

قَوْلًا حَسَنًا قَوْلًا لِمَنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا  
ترجمہ

اس سے بہتر کلام کس کا جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے

# فیوض دانی مہرم

ترجمہ

## الفتح الربانی

مترجمہ

حضرت مولانا الحاج المولوی عاشق الہی صاحب  
(مولوی فاضل) میرٹھی

ناشر

ایف ڈی پبلشنگ ہاؤس پرائیویٹ لمیٹڈ  
بھارت

NAZEER BOOK DEPOT

823, Quaid-e-millath Road,

Trinacane, Chennai - 600 007

☎: 28593421

جملہ حقوق کتابت محفوظ ہیں



تاریخ اشاعت \_\_\_\_\_ جنوری ۱۹۸۶ء

نام کتاب \_\_\_\_\_ فیوضِ یزدانی ترجمہ الفتح الربّانی

نام مترجم \_\_\_\_\_ حضرت مولانا عاشق الہی مولوی فاضل میرٹھی

بہ اہتمام \_\_\_\_\_ اعتقاد حسین صدیقی

پریس \_\_\_\_\_ اے۔ آفسیٹ ریسٹرز۔ دہلی نمبر ۲

۱۵۰۶

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۵۶۱۔ کوٹانہ اسٹریٹ، سویوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

کے ہر شعر  
انجام دیں

ہیں کر کے  
دکال کے  
کسی بزرگ  
وشہرت

جبکہ آپ  
کی اس دین

سے گیارہ  
پشت میں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مختصر سوانح

پیران پیر حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَكَفَى أَوْسَلَامٌ عَلَى عِبَادِكَ الْوَالِدِينَ اصْطَفَا

اقابل حق تعالیٰ شائے نے اپنے دین متین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، جو رجال دین کے ذریعہ پورا ہوتا ہے، دین کے ہر شعبہ کی حفاظت اور اس کو دجالوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے مقدس حضرات کو پیدا فرماتا ہے جو کما حقہ اس خدمت کو انجام دیکر دین کے صحیح فہم و حال کو ظاہر کرتے ہیں۔

سید الطائفہ شیخ طریقت، محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کا اسم گرامی اُمت مسلمہ قیامت تک فراموش نہیں کر سکتی کہ دین کے ہر شعبہ کی صحیح حفاظت اپنے دور میں جس قدر آپ نے فرما کر اُمت پر احسان کیا ہے شاید ہی کسی دور میں اتنی مجاہد و کمال کے ساتھ حفاظت کی گئی ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ قبول عام عطا فرمایا کہ سلوک و طریقت کے مختلف سلاسل و طبقات میں کسی بزرگ کے حصہ میں نہیں آیا، دوسرے بزرگوں کی شہرت و مقبولیت تو عموماً اپنے ہی حلقہ تک محدود رہی، لیکن حضرت شیخ کی مقبولیت و شہرت اپنے سلسلہ قادریہؒ سے نکل کر ہر شعبہ اور ہر سلسلہ کے عوام و خواص کی زبان تک مختلف القابوں کے ساتھ پہنچ گئی۔

## ولادت باسعادت

آپ کی تاریخ ولادت سنہ ۴۶۰ یا ۴۷۰ء بیان کی گئی ہے، ایران کے ایک مشہور قصبہ گیلان میں آپ کی ولادت ہوئی۔ جب کہ آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ۶۰ سال ہو چکی تھی جو عموماً ایسی عمر ہے جس میں اولاد پیدا نہیں ہوتی، گویا حضرت محبوب سبحانی رحمہ اللہ اس دنیا میں تشریف آوری سے پہلے یہ پہلی کرامت تھی۔

## اسم گرامی و نسب

آپ کا لقب محی الدین، کنیت ابو محمد اور نام عبد القادرؒ ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب: ! نئے والد ماجد سید ابو صالح رحمہ اللہ کی طرف سے گیارہویں پشت میں جا کر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور والدہ محترمہ اُم الخیر سیدہ فاطمہؓ کی جانب سے چودھویں پشت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے، اس طرح آپ نبی شرافت و سیادت سے منجانب اللہ نوازے گئے۔

## طفولیت

آپ کی عمر ۵ سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کی تربیت و نگرانی والدہ محترمہ کے حصہ میں آئی، وہ سوت کات کر گھر بھر کا گزارہ چلاتی تھیں، ادھر بھی فائدہ تک ثبوت پہنچتی تھی تو وہ صبر و رضا کی پیکر یہ کہہ کر کہ ”آج ہم انٹرمیاں کے مہان میں اپنی اور گھر بھر کی تسلی کر دیتیں، آپ نے پھوٹی سی عمر سے کتب جانا شروع کر دیا تھا اور اسی حالتِ طفولیت میں آپ کے سامنے عجیب غریب واقعات پیش آتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کیا تو مجھے ایک غیبی آواز آئی کہ ”بجانب من بیا اے مبارک“ یعنی اے بابرکت ہستی میرے پاس آ، آواز دینے والا دکھائی نہ دیا، آپ خوفزدہ سے ہوئے اور والدہ کی گود میں آ بیٹھے۔

## تکمیل علم

آپ نے فرمایا کہ ایک روز ۹ ذی الحجہ کو میں ذرا شہر سے باہر نکلا اور ایک گائے کی دُم پکڑ لی، گائے نے میری طرف رخ کر کے کہا کہ اے عبدالقادر! اللہ تعالیٰ نے تجھے نہ ان کاموں کے لئے پیدا کیا ہے نہ ان کا حکم دیا ہے، میں یہ بات سن کر خوفزدہ سا ہوا اور گھر آ گیا، پھر میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو اللہ تعالیٰ نے کہ معظہ تک تمام حجابات میرے سامنے سے اٹھا دیے اور میں میدانِ عرفات میں حاجیوں کو وقوف کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ چنانچہ آپ اشارہ غیبی کا مطلب سمجھ گئے اور والدہ محترمہ سے بگوں کی خدمت و صحبت اور تکمیل علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت طلب کی، آپ کی والدہ نے بخوشی اجازت دیکر رخصتِ سفرتیار کرنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ تمہارے والد نے کل ۴۰ دینار چھوڑے تھے جنہیں سے ۴۰ اشرفیاں تمہاری صدقہ کی تہ میں سی دی ہیں، لہذا بنام خدا جاؤ! ہمیشہ راست بازی اور استقامت کو اپنا شعار بناؤ۔

اتفاق سے راستہ میں ڈاکہ پڑا، ایک ڈاکو نے آپ سے بھی پوچھا کہ ”تیرے پاس بھی کچھ مال ہے“ آپ نے برجستہ فرمایا کہ ہاں چالیس اشرفیاں میری صدقہ میں رہی ہوئی ہیں، اس افراتفری کے عالم میں جب کہ لوگ اپنے مال کو چھپاتے پھرتے ہوں آپ کا اس طرح اپنے مال کو ظاہر کر دینا آپ کی اخلاقی قوت پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ڈاکو کو بھی اس طرح سچ بولنے سے تعجب ہوا اور اپنے سردار کے پاس آپ کو لے گیا، سردار نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمادیا کہ میری والدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی ہے، اللہ والوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں بجلی کی سی تاثیر ہوتی ہے، آپ کے بھی یہ الفاظ اس سردار کے دل پر اثر کر گئے اور اس نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ یہ لڑکا اپنی ماں کے حکم کی اتنی تعمیل کرتا ہے کہ جان و مال کے کسی خطرہ کی اس نے پروا نہیں کی اور میں خالقِ حقیقی کی نافرمانیوں میں مبتلا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے قافلے والوں کو تمام مال و اسباب واپس کر دیا اور سچی توبہ کر کے بقیہ زندگی اشرفیہ نذر داری میں گزار دی، کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے وقت کے اولیاء

میں سے ہوا، واللہ اعلم

تکمیل علم کے لئے آپ کا یہ سفر سنہ ۳۸۸ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کی تھی، پیش آیا۔

بغداد میں تشریف لانے کے بعد آپ نے جناب ابوسعید خدری حنبلی سے علم فقہ، احمد بن حنبلہ، ابوالغالب وغیرہ سے علم حدیث اور ابو ذکریا تبریزی سے علم ادب کی تکمیل فرمائی، آپ کے شیخ ظاہر و باطن ابوسعید خدری کو آپ کے ظاہری و باطنی کمالات پر اتنا اعتماد ہوا کہ جس مدرسہ کی بنیاد انھوں نے رکھی تھی اس کے تمام انتظام و انصرام آپ کے سپرد فرما کر خود علیحدہ ہو گئے۔

آپ اس مدرسہ کی ظاہری و باطنی ترقی میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کی تدریس خود شروع فرمائی، اور ساتھ ہی دعوۃ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ تھوڑے ہی دنوں میں تشنگانِ علوم کا ایک ہجوم ہو گیا اور مدرسہ کی موجودہ عمارت نامکافی ہو گئی، آپ کی ان خدمات کی وجہ سے یہ مدرسہ آپ ہی کے نام پر مدرسہ قادیہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

آپ کی تدریسی زندگی سنہ ۵۲۸ھ سے سنہ ۵۶۱ھ تک کل ۳۳ سال کے عرصہ تک ہے، جس میں آپ اول وقت تفسیر و حدیث ظہر کے بعد قرآن کریم اور بقیہ اوقات میں فقہ و اصول وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم ظاہری میں روح و کمال عطا فرمایا تھا کہ فتویٰ لکھتے وقت نہ کتاب دیکھتے اور نہ کچھ سوچتے اور آپ کا یہ جواب تمام علماء میں حجت مانا جاتا۔

## طریقت و سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حق تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر آپ نے ایسے ایسے مجاہدات کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ خود فرماتے ہیں کہ ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں اور ویرانوں کی خاک بیزی اس طرح کرتا رہا کہ نہ مجھے کوئی جانتا تھا اور نہ میں کسی کو چالیس سال تک نماز فجر عشر کے وضو سے ادا کرتا رہا اور پندرہ سال تک ایک رات میں پورا قرآن کریم نماز میں ختم کرتا رہا۔ اور تین دن سے چالیس دن تک ایسا بھی وقت آتا رہا کہ نہ کھانے کو کچھ ملتا تھا اور نہ آرام اور نیند ہی نصیب ہوتی۔

آپ کے فرزند شیخ موسیٰ رحمہ نے آپ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کسی ایسے ویران جنگل میں تھا جہاں نہ پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز، چند روز وہاں رہا اور مجھے ایک قطرہ تک نہ مل سکا۔ تشنگی سے میری بڑی حالت ہو گئی۔ اچانک ایک ابر نمودار ہوا اور بارش شروع ہو گئی، میں نے بقدر ضرورت اپنی تشنگی بجھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسی ابر میں سے ایک ایسی روشنی دیکھی جو آسمان کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی، اس روشنی میں سے ایک آواز آئی کہ اے عبد القادر میں ہوں تمہارا رب، اب میں تمہاری عبادت و ریاضت سے راضی ہو گیا، اور میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا، میں نے یہ سن کر اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھا اور کہا کہ اے ملعون دور ہو، کسی باتیں کرتا ہے، اس پر وہ روشنی ختم ہو کر دھواں سا چھا گیا اور آواز آئی کہ اے عبد القادر تم اپنے علم دفعہ کی وجہ سے محفوظ ہو گئے ورنہ اسی صحرا میں میں نے تم جیسے شریر لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اے ملعون میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی دستگیری سے محفوظ ہو گیا۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ

وہ سوت  
کے ہمارے  
میں عجیب  
مجھے ایک  
پ خود  
سرف  
زادہ  
اور میں  
بے زگوں  
تیار کرنا  
لہذا  
فرمایا  
تے ہوں  
سے تعجب  
ج بولنے  
اس  
کے کسی  
سبب  
ولیا

آپ نے کیسے پہچانا کہ یہ شیطان تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی بات سے کہ ”میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا“ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرام باتوں کا حکم فرماتا ہے نہ انہیں پسند کرتا ہے۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو دُوبین تسمیں پھیر کر، دوچار سجدے کر کے اور ٹوٹا جھوٹا لباس پہن کر اپنے آپ کو شریعت کی تمام قید و بند سے آزاد کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نماز، روزہ، یہ حلال و حرام اور یہ طہارت و نجاست کے مسائل تمہارے لئے نہیں ہماری نماز روحانی ہے، ہمارا روزہ روحانی ہے اور ہم شریعت کے پابند نہیں، وہ سر تاج اولیاء محبوب جانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ طریقت کا کوئی مرتبہ شریعت پر پابندی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، اپنے آپ کو شریعت سے آزاد کر کے مراتب روحانی کا دعویٰ کرنے والا زندگی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولیائے اُمت کو سیکڑوں کرامتوں سے نوازا ہے لیکن حضرت محبوب جانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مقام میں بھی خاص امتیاز حاصل ہے اور آپ کی بہت سی کرامات حد تو اترا تک پہنچی ہوئی ہیں، ایک معاصر بزرگ شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ سے زیادہ کرامت والا کوئی نہیں دیکھا، جب بھی جس کا دل چاہتا آپ کی کرامت کا مشاہدہ کر لیتا، دارا شکوہ نے تحریر کیا ہے کہ اگر آپ کی کرامتوں کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بھی اس کے لئے کافی نہ ہو سکے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت شیخ کی جانب ایسی باتیں منسوب کر دی جائیں جن کا نہ سر ہو نہ پیر اور نہ شریعت سے ہم آہنگ ہوں، اسی لئے علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں وَبِذَکَکُمْ عَنْ أَهْلِ أَهْلٍ وَأَهْلٍ أَكْثَرُهَا مَغَالَاةً یعنی بہت سے لوگ آپ کی طرف اکثر بے سرو پا واقعات منسوب کر دیتے ہیں۔

## سیرت و کردار

آپ نہایت خوش خور، مہربان، شفیق اور حسن اخلاق کا پیکر تھے، ہمانوں کی خدمت بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے، آپ نے اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہیں فرمایا ہاں خلاف شرع امور کو دیکھ کر آپ کے غضب کی انتہا نہ رہتی، امر اور سلاطین کے یہاں نہ تو تشریف لیجاتے اور نہ ان کے ہدایہ قبول فرماتے، بڑے سے بڑے خلیفہ وقت کو اس کی لغزشوں اور کوتاہیوں پر متنبہ فرماتے رہتے، ایک مرتبہ خلیفہ وقت مستنجد باللہ نے حاضر خدمت ہو کر اشرفیوں کے دس توڑے پیش کئے آپ نے حسبِ معمول انکار فرمادیا، ادھر سے شدید اصرار ہوا تو آپ نے ایک توڑا دیا میں ہاتھیں اور ایک بائیں ہاتھ میں نیکر اُنھیں رگڑا تو اشرفیوں خون بہنے لگا۔ پھر خلیفہ سے فرمایا کہ ”اللہ سے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون کھاتے ہو اور حج کر کے میرے پاس لاتے ہو“ یہ حالت دیکھ کر خلیفہ رونے لگا حتیٰ کہ غشی طاری ہو گئی۔

آپ کی مجلس ایسی بارعب اور پُر سکون ہوتی کہ بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم مارنے کی مجال نہ ہوتی لیکن ساتھ ہی ایسی تسلی بخش کہ کیسا ہی غزدہ آپ کی مجلس میں چلا جائے اس کے تمام رنج و غم فوراً دور ہو جائیں، انتفاع اس قدر عام ہوتا کہ ہر شخص یہی سمجھتا کہ مجھ پر سب سے زیادہ نگاہ کرم ہے۔

## وعظ و ارشاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کے وعظ میں عجیب و غریب سحر رکھا تھا، بڑے بڑے خطباء و فصحاء کا آتشیں کلام وہ اثر نہ کرتا تھا جو آپ کی زبان سے نکلے ہوئے چند معمولی الفاظ کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ کی مجلس وعظ سے کئی جنازے نکلا کرتے تھے، آپ کے وعظ سے متاثر ہو کر پانسو سے زیادہ ہمدرد نصاریٰ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے اور ایک لاکھ سے زیادہ بدکردار انسانوں نے توبہ کی، آپ کے وعظ کو قلمبند کرنے کے لئے چار سو آدمی پہنچتے اور جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا اُسے نوٹ کر لیتے، آپ عموماً ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے، ہفتہ اور منگل کو مدرسہ میں اور اتوار کو خانقاہ شریف میں مجلس وعظ آتشہ کاموں سے ایسی بھر جاتی کہ تل رکھنے کی جگہ بھی نہ رہتی، بعض اوقات آپ کی مجلس وعظ میں ستر ہزار سے زائد انسان شریک ہوتے، رجال الغیب اور جنات کی شرکت کا حد و شمار ہی نہیں،

## وفات

جب آپ کی عمر ۹۱ سال کی ہوئی تو محبت الہی نے جوش مارا اور آپ نے اس عالم سے رخصت ہو نیکاراۓ فرمایا، چنانچہ سنہ ۵۶۱ھ میں آپ کی وفات ہو گئی، تاریخ وفات میں شدید اختلاف ہے ۱۰۸، ۱۱، ۱۱۳، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰

## کچھ اس کتاب سے متعلق

زیر نظر کتاب "الفتح الربانی" حضرت محبوب سبحانیؒ کے ان مواعظ کا مجموعہ ہے جو آپ کے مرید خاص حضرت عقیف الدین المبارک نے آپ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کو مجلس وعظ میں قلمبند فرمایا تھا، یہ کم و بیش ساٹھ مجالس پر مشتمل آپ کے وہ علوم و معارف ہیں، جو جادہ پیمانی طریقت و شریعت کے لئے ایک زبردست رہنما ہیں، ان مواعظ کے پڑھنے میں اگرچہ وہ لطف اور تاثیر نہیں آسکتی جیسی کہ حضرت محبوب سبحانیؒ کی زبان مبارک میں ہوتی، تاہم پڑھنے والے خود اندازہ لگائیں گے کہ یہ مواعظ کس درجہ کے ہیں، آپ کے فیوض بڑی مخالفتوں اور جانفشانیوں کے بعد سنہ ۱۳۵۵ھ میں عام اور تام ہونا شروع ہوئے اور اسی وقت آپ کی طرف مخلوق کا رجوع بھی بکثرت ہوا، یہ مواعظ اسی زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کہیں اپنے مرید خاص کو خطاب فرماتے ہیں اور یا غلام کہہ کر بات شروع فرماتے ہیں اور کہیں "یا قوم" کہہ کر خطاب عام فرماتے ہیں۔

ان بلند و بالا مواعظ کا اردو ترجمہ مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھیؒ نے عرصہ ہوا فرما کر فیوض یزدانی کے نام سے طبع کرایا تھا ان مواعظ کے جتنے بھی تراجم ہوئے ہیں، ان سب میں یہ ترجمہ اپنی شگفتگی، صحت، حسن بندش اور اختصار و جامعیت کے اعتبار سے ممتاز تھا ایک دفعہ طبع ہونے کے بعد پھر دوبارہ اس کی طباعت کی نوبت نہیں آئی، جس کی وجہ سے یہ تقریباً نایاب ہو چکا تھا، ہم نے شرعی اور قانونی طریقہ سے اس کی طباعت کی اجازت حاصل کر کے پاکستان میں اپنے لئے اس کے ہملہ حقوق محفوظ کر لئے ہیں اور اب نئی آب و تاب کے ساتھ ایک کالم میں اصل عربی اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ نہایت جانفشانی اور صحت وغیرہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو حضرت محبوب سبحانیؒ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ وَمَا كُفِّرَتْ وَلَا يُكَفِّرُ إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ الْأَنْتَبُ، وَحَسْبُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرٍ خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۞

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے میرے اللہ اے پاک ذات جو اپنی حمد کے متعلق میرے عاجز ہونے کو جانتا ہے اُس (پیغمبر یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ جو تیری حمد کرنے والوں میں کامل تر ہے کہ جن کیلئے تو نے اپنے اسماء اور صفات کی حقیقتوں اور اپنی ذات کی تجلیات کے دقائق کو منکشف فرمایا پس انہوں نے تیری معرفت ایسی حاصل کی جو تیرے کمالات کو شایاں تھی اور اُسوقت تو نے ان کو اپنے وہ محامد الہام فرمائے جو انکے سوا کسی کو بھی الہام نہیں فرمائے جیسا کہ آئندہ تو ان کو اس سے دوگنا اور چوگنا الہام فرمائے گا اس (قیامت کے) دن جو ان کی اس یکتائی کے ظاہر ہو نیکار دن ہے جس میں انکے مظہر (حق) ہونے کا بدرجہ کمال ظہور ہو گا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو انکے سب سے زیادہ نفیس جو در ایسے درود سلام کا نازل فرما جو تیرے کمال قدس کو لائق ہے نیز یہ کہ جو بزرگ امتیں اور سلام تو ان پر نازل فرمائے اس کو انکے وجود حسی اور وجود منوی کو اور عالم خلق اور عالم امر کو جن کا تعلق انکے وجود حسی و منوی کے ساتھ ہے حادی بنایا تاکہ کہ اے ہمارے پروردگار اپنے پیرو اپنے رسولوں اپنے فرشتوں اور اپنے نیک بندوں میں سے کسی ایک کو بھی ایسا نہ چھوڑ جس کو وسیع فضل عظیم کی تعیم شامل نہ ہو جائے۔

## شیخ المشائخ حضرت محی الدین قدس سرہ کا نسب

آپ کا اسم مبارک عبد القادر اور کنیت ابو محمد ہے آپ کے والد کا نام ٹوٹی کنیت ابو صالح انکے والد عبد اللہ جلی انکے والد تاجی زاہدانکے والد محمد انکے والد داؤد انکے والد موسیٰ انکے والد عبد اللہ انکے والد موسیٰ انکے والد عبد اللہ انکے والد الحسن انکے والد حسن انکے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم عین

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ يَا مَنْ عَلَّمَ عَجْزِي عَنْ حَمْدِكَ ۖ أَسْأَلُكَ بِأَكْمَلِ حَامِدِيكَ ۖ الَّذِي كَشَفْتَهُ عَنْ حَقَائِقِ أَسْمَائِكَ وَصِفَاتِكَ ۖ وَدَقَائِقِ تَجَلِّيَاتِكَ ۖ ذَاتِكَ ۖ فَصَرِّفْهُ لِي بِمَعْرِفَةٍ تَلِيْقُ بِكَمَا لَا تَدْرِكُ وَالْهَمْمَةُ إِذْ ذَاكَ مِنْ قَهْرٍ إِذْ مَا لَمْ تُكَلِّمْهُ غَيْرُهُ ۖ كَمَا سَأَلْتَهُمْ ۖ ذَلِكَ مُضَاعَفًا فِي يَوْمٍ ظَهَرُ فِيهِ أَنْبِيَاؤُكَ ۖ الَّتِي يَكْمُلُ فِيهَا ظُهُورُ مَظْهَرِيَّتِكَ ۖ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَسَلَامًا لَا تُفِيْنُ بِكَمَا لَكَ الْأَقْدَاسُ ۖ عَلَى وَجُودِهِ الْأَنْفُسُ وَ أَنْ تَعْمَرَ مَا تَوَرَّدُهُ مِنْ شَرِّ رَائِفٍ صَلَوَاتِكَ وَ سَلَامِكَ ۖ دَوَائِرُ وَجُودِهِ الْحَسَنِيِّ وَوُجُودِهِ الْمُعْزِي وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِمَا مِنْ عَالَمِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ ۖ حَتَّى لَا تَدْعَى يَا رَبَّنَا أَحَدًا مِنْ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَصِدِّيقِي عَبْدِكَ إِلَّا وَقَدْ شَمَلَهُ التَّعْوِيمُ ۖ بِذَلِكَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۖ

## ذِكْرُ نَسَبِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الدِّينِ

هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْقَادِرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَسَنِيِّ بْنِ يَحْيَى التَّاهِدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَحْضِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمَشْنِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

الدين المبارك  
تاریخ، جو  
نہاں آسکتی بھی  
کے فیوض  
کا جمع بھی  
فرماتے ہیں  
کرا یا تھا  
سے متانتا  
شرعی اور  
ہیں  
اور صحت  
تہ  
خلوہ



## الْمَجْلِسُ الْأَوَّلُ

قَالَ سَيِّدُ نَا الشَّيْخِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
بُكَرَةُ يَوْمَ الْأَحَدِ بِالرَّيْطِ نَالَتْ شَوَّالِ سَنَةِ  
الْإِعْتِرَاضِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ نَزُولِ  
الْأَقْدَارِ مَوْتُ الدِّينِ : مَوْتُ التَّوْحِيدِ  
مَوْتُ التَّوَكُّلِ الْإِخْلَاصِ وَالْقَلْبُ الْمُؤْمِنُ  
لَا يَعْرِضُ لَهُ وَكَيْفَ لَا يَعْرِضُ بَلْ يَقُولُ بَلَى :  
الْنَفْسُ كُلُّهَا فَخَالِفَةُ مُتَارِعَةٍ : فَمَنْ أَرَادَ  
صَلَاةً أَوْ صِيَامًا أَوْ زَكَاةً أَوْ سَائِرَ عَمَلٍ  
كُلِّهَا شَرٌّ فِي شَرِّ عَوَاذِ الْجَوْهَرِ وَالطَّهَارَةِ  
صَارَتْ كُلُّهَا خَيْرًا فِي خَيْرِ تَصَدُّقٍ مُوَافَقَةٍ  
فِي جَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَفِي تَرْكِ جَمِيعِ الْمَنَاهِ  
فَيُنَبِّئُ يَقَالُ لَهَا يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ لَمْ طَمَعْتِ  
الْعِزَّ إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مُرَضِيَةً : يَصِحُّ  
لَهَا تَوَقُّانٌ : وَيُزَوَّلُ عَنْهَا شَرُّهَا وَلَا تَعْلَقُ  
بِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ : يَصِحُّ تَسْبُّهَا مِنْ  
أَرْبَعِهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ خَرَجَ  
عَنْ نَفْسِهِ وَبَقِيَ بَلَاهُوَ يَجُوزِي : وَقَلْبُهُ  
سَاكِنٌ : جَاءَهُ أَنْوَامٌ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ  
وَعَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِ فِي مُعَاوَنَةٍ وَهُوَ  
يَقُولُ : لَا أُرِيدُ مَعُونَتَكُمْ : عَلِمَهُ بِحَالِي  
يُعِينُنِي عَنْ سُؤَالِي : لَمَّا صَحَّ تَسْلِيمُهُ وَتَوَكَّلَهُ  
قِيلَ لِلتَّارِكُونِ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ هُوَ مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

## پہلی مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۳ شوال ۱۰۵۵ھ خانقاہ شریف)

نزدلی تقدیر کے وقت حق تعالیٰ شانہ پر اعتراض کرنا موت ہے زمین  
کی، موت ہے توحید کی موت ہے توکل و اخلاص کی، ایمان و الاقلب  
لفظ کیوں اور کس طرح "کو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا کہ" بلکہ کیا ہے۔  
اس کا قول تو یہاں ہے کہ حکم تقدیری کی موافقت کرتا ہے۔ اور  
چون و چرا کے ساتھ رائے زنی نہیں کرتا، نفس کی عادت ہی  
ہے کہ مخالفت اور نزاع کرے۔ پس جو شخص اس کی درستی چاہے وہ  
اس کو اتنا مجاہدہ میں ڈالے کہ اس کے شر سے بے خطر بن جائے  
نفس تو شر ہی شر ہے مگر جب مجاہدہ میں پڑتا اور طمئنہ بخاتا ہے  
تو خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اور تمام طاعتوں کے بجالانے اور مصیبتوں  
کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنے لگتا ہے پس اس وقت ارشاد  
ہوتا ہے کہ "اے اطمینان والے نفس لوٹ اپنے رب کی طرف  
کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش" اب اس کا جوش بھی  
صحیح اور اس کا شر بھی اس سے زائل ہو جاتا ہے اور مخلوقات میں سے  
کسی شے کیساتھ بھی وہ لگاؤ نہیں رکھتا اور اس کا نسب اپنے باپ  
ابراہیم کیساتھ صحیح بخاتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے  
نفس سے باہر نکل گئے اور بلا خواہش نفس اتنی رہ گئے اور آپ کا قلب  
صاحب سکون تھا (نار غرودی میں گرنے کے وقت) آپ کے پاس طرح  
طرح کی مخلوقات آئی اور انھوں نے آپ کی مدد کرنے کے لئے اپنے اپنے  
نفسوں کو پیش کیا اور آپ فرما رہے تھے کہ "مجھے تمہاری مدد درکار  
نہیں ہے وہ میرے حال سے واقف ہے اور اس لئے مجھے سوال  
کی بھی حاجت نہیں" جب شاہ تسلیم و توکل صحیح ہوئی تو آگ  
سے کہہ دیا گیا کہ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی دالی ابراہیم پر جو شخص

لِلصَّالِحِينَ ۖ فِي الدُّنْيَا يُغَيِّرُ حَسَابًا وَنَجْمًا  
 فِي الْآخِرَةِ يُغَيِّرُ حَسَابًا ۚ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا  
 يُؤْتِي الصَّالِحِينَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حَسَابٍ لَا يَنْفَعُ  
 عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ بِغَيْرِهِ مَا يَتَحَمَّلُ الْمُتَصَلِّونَ  
 مِنْ أَجْلِهِ أَصْلًا وَمَعَهُ سَاعَةٌ ۚ وَقَدْ رَأَيْتُمْ  
 لُطْفَهُ وَإِنَّمَا مَسِينِينَ الشَّجَاعَةَ صَابِرُ سَاعَةٍ  
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّالِحِينَ بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ أَصْلًا وَمَا  
 مَعَهُ وَإِنَّهُ هُوَ الْهَادِي وَلَا تَعْفُوا عَنْهُ لَا تُكْرَهُ  
 اتَّبِعْهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكُمْ إِلَّا تَابَهُ  
 فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْهَادِي قَبْلَ لِقَائِهِ  
 إِنَّهُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْتَبَهُوا إِلَّا أَمْرًا ۚ  
 فَتَنْدُمُوا وَقْتَ لَا يَنْفَعُكُمْ الْقَدَمُ ۚ وَأَصْلَحُوا  
 قُلُوبَكُمْ فَإِنَّهَا إِذَا أَصْلَحَتْ صَلَحَ لَكُمْ سَائِرُ  
 أَحْوَالِكُمْ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِ آدَمَ مُضْغَةً إِذَا أَصْلَحَتْ  
 صَلَحَ لَهَا سَائِرُ جَسَدِهِ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَهَا  
 سَائِرُ جَسَدِهِ ۚ وَالْأَوْحَى الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ  
 بِالنَّفْقَى وَالشَّوْكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْوَجْدُ  
 لَهُ ۚ وَالْإِخْلَاصُ فِي الْأَعْمَالِ وَفَسَادُهُ بَعْدَ ذَلِكَ  
 الْقَلْبُ طَائِرٌ فِي تَفْسِيلِ الْبُنْيَةِ كَمَا مَرَّ فِي حَقِّهِ كَمَا  
 فِي خَزَائِنِهِ ۚ قَالَ لَعَبَّارُ الْبَالَاءِ لَا يَلْقَى الْقَفْضَ بِالذَّرَّةِ  
 إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ بِالْمَالِ لَا يَبْخِرُ أَنْتَ اللَّهُمَّ أَشْغَلُ  
 بِجَوَارِحِنَا بِطَاعَتِكَ وَقُلُوبُنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَأَشْغَلُ  
 قُلُوبَ حَيَاتِنَا فِي لَيْلِنَا وَنَهَارِنَا ۚ أَجْعَلْنَا بِالذِّكْرِ  
 تَقْدَمُوا مِنَ الصَّالِحِينَ ۚ وَارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَهُمْ وَ

حق تعالیٰ کیساتھ اسکی قدر پر راضی بن کر صبر اختیار کرتا ہے اس  
 کے لئے دنیا میں خدا کی بیشمار مدد ہے اور آخرت میں بیشمار نعمت  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا پورا اجر بیشمار دیتا  
 اللہ پاک کو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اس کی نظر کے سامنے ہے جو کچھ بھی  
 برداشت کرے گا اس کی وجہ سے برداشت کرتے ہیں اس کے ساتھ  
 ایک ساعت کے لئے صبر کرو کہ برہا برس اس کے لطف انعام کو دیکھتے  
 رہو گے ایک ساعت کا صبر ہی تو شجاعت ہے بیشک اللہ صبر کرنے والوں  
 کا ساتھی ہے مدد کرنے اور کامیاب بنانے میں اس کے ساتھ باستقبال  
 رہو اور اس کے لئے بیدار ہو جاؤ اور اس سے غافل مت ہو دو اپنے  
 بیدار ہو نیکو موت کے بعد کے لئے نہ چھوڑو کہ اس وقت بیدار ہو نا تم  
 کو مفید نہ ہو گا اس کے لئے بیدار بنو اس سے ملنے سے قبل بیدار بنو،  
 اپنے غیر اختیاری بیدار ہو نیے قبل در نہ پشیمان ہو دو گے ایسے قت کہ بیشانی  
 تم کو مفید نہ ہو گی اور اپنے قلوب کی اصلاح کرو کیونکہ قلوب ہی ایسی چیز ہیں کہ  
 جب سنو جاتے ہیں تو سارے حالات سنو جاتے ہیں اور اسی لئے جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے  
 کہ جب وہ سنو جاتا ہے تو اسکی وجہ سے سارا بدن سنو جاتا ہے اور جب  
 دہی بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور وہ قلوب کا سنو جانا  
 پر ہیز گاری حق تعالیٰ پر توکل اس کی توحید اور اعمال میں اخلاص پیدا  
 کرنے سے ہے اور اسکا بگڑنا ان فحشوں کے معدوم ہونے سے قلوب گویا  
 بے بندہ بدن کے بنجرہ میں گویا موتی ہے دہی میں گویا مال ہے صندوق  
 میں پس اعتبار پرندہ کا ہر بنجرہ کا نہیں ہے اعتبار موتی کا ہر دہی کا نہیں ہے  
 اور مال کا ہے صندوق کا نہیں ہے اے میرے اللہ ہمارے اعضا کو اپنی  
 طاعت میں اور قلوب کو اپنی معرفت میں مشغول فرما اور مدت العمر ساری  
 رات اور ساکن دن اسی میں مشغول رکھ اور ہر کو شامل فرما نیکو کار اسلاف  
 کیساتھ اور ہر کو نصیب فرما جو ان کو نصیب فرمایا تھا اور ہمارا ہو جیسا

شریف

موت ہے بن

ان والقلب

بلکہ کیا ہے

نا ہے اور

سادت ہی

تی چاہے وہ

بن جائے

سنہ بخلا ہے

اور مصیول

نت ارشاد

کی طرف

کا جوش بھی

ت میں سے

نے باپ

م اپنے

کے قلب

س طرح

پنے اپنے

مدد رکھا

سوال

تو آگ

شخص

كُنْ تَنَا كَمَا كُنْتَ لَهُمْ اَمِيْنٌ يَا قَوْمُ كُوْنُوْا لِلّٰهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصّٰحِبُوْنَ لَهُ بِحَتِّ يَكُوْنُ  
 لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ يَكُوْنَ الْحَقُّ  
 عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فَاسْتَعِزُّوْا بِطَاعَتِهِ وَالصَّبْرِ  
 مَعَهُ وَالْإِصْطِبَاقِ فَعَالِهِ فَيَكُوْنُ فِيْ غَيْرِكُمْ الْقُوْمُ  
 زُهْدٌ وَّافِي الدُّنْيَا وَآخِذٌ وَّافِقَا لَهُمْ مِّنْهَا  
 مِدَى التَّقْوَى وَاَوْرَعٌ ثُمَّ طَلَبُوا الْآخِرَةَ  
 وَعَمِلُوا أَعْمَالَهَا عَصَوْا نَفْسَهُمْ وَطَاعُوا  
 رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَعَطَوْا نَفْسَهُمْ ثُمَّ وَعَطَوْا  
 نَفْسَ غَيْرِهِمْ يَا غُلَامُ عِظْ نَفْسَكَ أَوَّلًا  
 ثُمَّ عِظْ نَفْسَ غَيْرِكَ عَلَيْكَ مَوْصِيَّةُ نَفْسِكَ  
 لَا تَتَعَدَّ إِلَى غَيْرِكَ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدَكَ بَقِيَّةٌ  
 تَخْتَلِجُ إِلَى إِصْلَاحِهَا وَحُكْمِكَ أَنْتَ تَعْرِفُ  
 كَيْفَ تُخْلِصُ غَيْرَكَ أَنْتَ أَعْلَى كَيْفَ تَقُوْدُ  
 غَيْرَكَ إِنْ كَمَا يَقُوْدُ النَّاسُ الْبَصِيْرُ إِنَّمَا  
 يُخْلِصُهُمْ مِنَ الْبَحْرِ السَّلَامُ الْمَحْمُوْدُ إِنَّمَا  
 يُوَدُّ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرَفَةِ  
 أَمَّا مَنْ جَهَلَهُ كَيْفَ يَدُلُّ عَلَيْهِ لَا كَلَامَ  
 لَكَ فِي تَصَرُّفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُبُّكَ تَحُلُّ  
 لَهُ لَا يَغْتَرُّ وَتَخَافُ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرٍ هَذَا  
 بِالْقَلْبِ يَكُوْنُ لَا يَقْلِقَلَةَ اللِّسَانُ هَذَا فِي  
 الْخَلْوَةِ يَكُوْنُ لَا فِي الْجَلْوَةِ إِذَا كَانَ التَّوْحِيدُ  
 بِبَابِ الدَّارِ وَالشِّرْكُ دَاخِلَ الدَّارِ فَهُوَ النِّفَاقُ  
 بَعِيْثُكُمْ وَحُكْمُكُمْ أَنْتَ لِسَانُكَ يَتَّقِي وَقَلْبُكَ  
 يَفْجُو لِسَانُكَ يَشْكُرُ وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ قَالَ اللَّهُ

ان کا ہو گیا تھا۔ صاحبو۔ اللہ کے ہو جاؤ جیسا کہ نیک بندے اس  
 کے ہو گئے تھے یہاں تک کہ اللہ تمہارا ہو جائیگا جیسا کہ اُن کا ہو گیا  
 تھا، اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اسکی اطاعت اور  
 اس کے ساتھ صبر کرنے اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسروں  
 کے اندر صادر ہوں راضی ہونے میں مشغول ہو جاؤ۔ وہ لوگ  
 زاہد بنے تھے دنیا میں اور جو کچھ اپنا مقسوم انھوں نے لیا تھا تقویٰ  
 اور پرہیز گاری کے ہاتھ سے لیا تھا پھر وہ طالبِ آخرت بنے اور جو  
 اس کے کام تھے وہ انھوں نے کئے کہ اپنے نفسوں کا کہنا نہ مانا اور  
 اپنے رب عزوجل کی اطاعت کی اور اپنے آپکو نصیحت کی اور اسکے  
 بعد دوسروں کے ناصح بنے صاحبزادہ اول اپنے نفس کو نصیحت کر اسکے  
 بعد دوسرے کے نفس کو نصیحت کیجو خاص اپنے نفس کی اصلاح اپنے  
 ذمہ لازم سمجھ اور جب تک تیرے اندر کچھ بھی اصلاح کی ضرورت باقی ہے  
 دوسروں کی طرف مت جھک تجھ پر افسوس ہے کہ خود ڈوب رہا ہے  
 پھر دوسرے کو کیوں نہرہ جائے گا؟ تو خود اندھا ہے دوسرے کا ہاتھ  
 کس طرح تھامے گا لوگوں کا ہاتھ دہی پکڑتا ہے جو سوا نکھا ہو اور  
 اُن کو دریا سے وہی نکال سکتا ہے جو خوب تیرنا جانتا ہو اللہ تعالیٰ  
 تک لوگوں کو دہی پہنچا سکتا ہے جو اسکی معرفت حاصل کر چکا ہو  
 اور جو خود دہی اس سے جاہل ہے وہ کیوں نہرہ سکا راستہ بنا سکتا ہے  
 اگر تو اس کو محبوب سمجھتا خاص اسی کے لئے عمل کرتا اور صرف  
 اسی سے ڈرتا ہے نہ کسی دوسرے سے تو اللہ کے تصرفات میں کلام  
 مت کر۔ بیضون قلبیے تعلق رکھتا ہے نہ کہ زبان کی بک بک سے  
 اور یہ خلوت میں ہوتا ہے نہ کہ جلوت میں۔ جبکہ توحید گھر کے  
 دروازے پر ہو اور شرک گھر کے اندر تو یہی نفاق ہے۔ افسوس تجھ  
 پر کہ تیری زبان تقویٰ پکارتی ہے اور تیرا دل فاجر بن رہا۔ تیری  
 زبان خر کرتی ہے اور تیرا قلب معرض کر رہا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے

عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ خَيْرِي إِلَيْكَ نَازِلٌ وَ  
 شَرُّهُ إِلَى صَاعِدٍ وَيُحِبُّكَ تَدْعِي أُنْكَ  
 عَبْدُهُ وَطُيْعٌ سِوَاهُ تَوَاقَكَ عَبْدُهُ عَلَى  
 الْحَقِيقَةِ لِعَادَتٍ فِيهِ وَوَالَيْتَ فِيهِ الْمُؤْمِنُ  
 الْمُؤْمِنُ لَا يُطِيعُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَهَوَاهُ  
 لَا يَعْرِفُ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُطِيعَهُ لَا يُبَالِي  
 بِالْأَنْبِيَاءِ حَتَّى يَذُلَّ لَهُ بِأَلْفِ يَدَيْنِ وَيَطْلُبُ  
 الْآخِرَةَ فَإِذَا أَحْصَلَتْ لَهُ تَزَكَّاهَا وَأَتَمَّلَ بِمَوْلَاهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَخُلِصَ عِبَادَتُهُ لَهُ فِي جَمِيعِ أَوَاقَاتِهِ  
 سَمِعَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَمْرُؤُا إِلَّا لِيَعْبُدَ اللَّهَ  
 مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ دَعَا عَنْكَ  
 الشِّرْكَ بِالْحَقِّ وَوَجِدَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ  
 خَالِقُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعُهَا وَبَدْعُ الْأَشْيَاءِ جَمِيعُهَا  
 يَا طَالِبَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا أَنْتَ عَاقِلٌ  
 هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ فِي خَزَائِنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا  
 خَزَائِنُهُ يَا غَلَامُ نَمُوتُ تَحْتَ مِيزَابٍ لَقَدْ  
 مَتَوَسَّدًا بِالْهَيْدَرِ مُنْقَلِدًا بِالْمَوَاقِفِ  
 عَابِدًا يَا نَظِيرَ الْفَرَجِ فَإِذَا كُنْتَ هَكَذَا  
 صَبَّ عَلَيْكَ الْمَقْدَرُ مِنْ قَضَائِهِ وَمِنْهُ  
 مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَتَمَنَّاهُ يَا قَوْمُ  
 وَافِقُوا الْقَدْرَ وَاقْبَلُوا مِنْ عَبْدٍ الْقَادِرِ  
 الْمُجْتَمِعِ فِي مَوَاقِفِ الْقَدْرِ مُوَافِقِي  
 الْقَدْرِ تَقَدَّرَ مِنِّي إِلَى الْقَادِرِ يَا قَوْمُ  
 تَعَاذَرْنَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَادِرِ وَ

کہ اے ابن آدم میری طرف سے تو خیر تیری جانب اُترتی ہے اور  
 تیری طرف سے شر میری جانب چڑھتا ہے افسوس تجھ پر تو دعویٰ  
 کرتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کے ماسوا  
 کی۔ اگر تو واقعی اس کا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے عداوت کرتا اور  
 اسی کے لئے محبت، سچا مومن اپنے نفس اپنے شیطان اور اپنی  
 خواہش کی پیروی نہیں کیا کرتا، وہ شیطان کو بوجھتا ہی نہیں  
 اس کی اطاعت تو کیا کرے گا وہ دنیا کی پردہا ہی نہیں کرتا اس کے  
 سامنے ذیل تو کیا ہو گا بلکہ وہ دنیا کو خود ذیل سمجھتا اور آخرت  
 کا طالب بنتا ہے اور جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو بھی  
 چھوڑ دیتا اور اپنے مولیٰ عزوجل سے متصل ہو جاتا ہے کہ اپنے تمام  
 اوقات میں خالص اسی کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل  
 کا ارشاد سن چکا ہے کہ لوگوں کو نہیں حکم دیا گیا مگر اسی کا کہ وہ  
 اللہ کی عبادت کیا کہیں اسی کے لئے عبادت کو خالص بنا کر اور  
 یک جہت ہو کر مخلوق کو خدا کے ساتھ شریک کرنا چھوڑ دے  
 اور حق تعالیٰ عزوجل کو یکتا سمجھے، وہی تمام چیزوں کا پیدا  
 کرنے والا ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہیں تمام اشیاء اے غیر اللہ  
 سے کسی چیز کے مانگنے والے تو یہ یوقف کیا کوئی ایسی بھی چیز ہے جو اللہ  
 کے خزانوں میں نہ ہو؟ اللہ عزوجل فرماتا ہے کوئی چیز بھی نہیں مگر ہمارے  
 پاس ہیں اس کے خزانے صاحبزادہ صبر کا عکس کہ موافقت کا  
 پشکا باندھ کر کشائش کے انتظار میں عبادت کرتا ہوا تقدیر کے پرنام  
 کے نیچے سو جب تو ایسا ہو جائیگا تو مالک تقدیر اپنے فضل و  
 انعام تجھ پر اتنے برسائے گا جن کی طلبہ متناسبی تو ابھی طرح  
 نہ کر سکتا صاحبو تقدیر کی موافقت کرو اور عبد القادر کی بات  
 مانو جو تقدیر کی موافقت میں کوشاں ہے تقدیر کے ساتھ میری  
 موافقت ہی نے مجھ کو قادر کی طرف آگے بڑھایا صاحبو آؤ ہم

بندے اس  
 کا ہو گیا  
 طاعت اور  
 اور دوسروں  
 وہ لوگ  
 کیا تھا تو  
 بنے اور جو  
 مانا مانا اور  
 اور اس کے  
 عبادت کر کے  
 نالغ اپنے  
 باقی ہے  
 رہا ہے  
 کا ہاتھ  
 ہو اور  
 ہو اللہ تعالیٰ  
 کر چکا ہو  
 کہتا ہے  
 صرف  
 تین کلیم  
 بہت سے  
 سر کے  
 ہوس تجھ  
 یا میری  
 مانا ہے

فَعَلِمَ وَنَطَلَطِي رُؤُوسَ ظَوَاهِرِهَا وَكُوَاطِنِهَا  
لَوْ اِنْفِى الْقَدَرِ وَنَمَتْنِي فِي رِكَابِهِ ۚ لَا تَكُنْ  
رَسُولُ الْمَلِكِ ۚ نَكْرُمُهُ لِاجْلِ مُرْسِلَةٍ ۚ اِذَا  
فَعَلْنَا ذَٰلِكَ مَعَهُ ۚ حَمَلْنَا فِي صُغَيْتِهِ اِلَى  
الْقَادِرِ ۚ فَهَٰذَا لَكَ الْاُولَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۚ يَسْأَلُكَ  
الشَّرْبُ مِنْ بَحْرِ عَلَيْهِ ۚ وَالْاَكْلُ مِنْ بَيْطِ  
فَضْلِهِ ۚ وَالْاِسْتِنَاسُ بِاُنْسِهِ ۚ وَالتَّغَشُّدُ  
بِرَحْمَتِهِ ۚ هَٰذَا الْاَحَادُ اَفْرَادٌ مِنْ كُلِّ اَلِفٍ  
اَلِفٍ وَاحِدٌ مِنْ جَمِيعِ الْعَشَائِرِ وَالْقَبَائِلِ  
يَا غَلَامَ عَلِيَّكَ بِالتَّعْوِي ۚ عَلَيْكَ بِحُدُودِ  
الشَّرْعِ ۚ وَالْمُخَالَفَةُ لِلنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَ  
الشَّيْطَانِ ۚ وَاقْرَأِ السُّورَةَ الْاَوَّلِيْنَ فِي تَهَادٍ  
هُوَ لَا ۚ لَا يَنْكَشِفُ رَأْسُهُ عَنْ الْخَوْدِ ۚ لَا  
يَنْغَمِدُ سَيْفُهُ ۚ لَا يَغْرُوْا وَظَهَرَ قَرَسُهُ  
عَنْ قُرْبُوْيسَ سَرِيعَةً يَنَامُ نَوْمَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ  
اَكْلُهُمْ فَاَقَ ۚ كَلَامُهُمْ ضَرُورَةٌ ۚ الْخَرَسُ  
دَائِمٌ ۚ وَاسْمَاعُكَ دُرَرٌ ۚ يَنْطِقُ عَنْهُمْ ۚ فَعَلُ  
اللّٰهِ يَنْطِقُ عَنْهُمْ ۚ وَيُحَرِّكُ مَنْطِقَهُمْ فِي الدُّنْيَا  
كَمَا يُنْطِقُ الْجَوَارِحُ غَدَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ  
اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ هُوَ الَّذِي يُنْطِقُ كُلُّ نَاطِقٍ  
يَنْطِقُ عَنْهُمْ ۚ كَمَا يُنْطِقُ الْجَمَادُ ۚ هَيِّئْ لَهُمْ  
اَسْبَابَ النُّطْقِ ۚ فَيَنْطِقُوْنَ ۚ اِذَا اَرَادَ اَرْادَ اَمْرٌ  
هَيَّاَهُمْ لَكَلَا ۚ اَرَادَ اَنْ يُسَبِّحَ الْخَلْقُ  
بِالْتَدَادَةِ وَالْبَسَارَةِ لَا رَيْبَ اِلَّا بِمُجْزَاةٍ عَلَيْهِمْ  
فَاَنْطَقَ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۚ كُلَّمَا بَقِعَهُمْ

سب اللہ عز وجل اور اس کے فعل اور تقدیر کے سامنے جھکیں  
اور اپنے ظاہری و باطنی سروں کو جھکا دیں۔ تقدیر کی موافقت  
کریں اور اس کے ہر کاب بن کر چلیں اس لئے کہ وہ بادشاہ کی مجلس  
ہوتی ہے یہاں کے بھیجنے والے کی وجہ سے اس کی عزت کرنی چاہئے  
پس جب تم اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں گے تو وہ ہوگا اپنے ساتھ اٹھا کر  
قادر تک لے جائیگا اور اس جگہ ولایت اللہ پہنچے ہی کی ہے۔ اس کے  
دریے علم سے پینا اور اس کے خزان فضل سے کھانا اور اس کے انس  
سے مانوس ہونا اور اس کی رحمت میں چھپنا تجھ کو مبارک خوشگوار  
ہوگا۔ یہ ایک ایک بات لاکھوں میر فرد ہے تمام کنبوں اور  
قبیلوں میں سے گویا ایک ہم صاحبزادہ تقویٰ کو ضروری سمجھ۔  
شریعت کی حدود کو اپنے اوپر لازم کر۔ نفس اور خواہش اور شیطان  
اور بد ہم نظیروں کی مخالفت کا پابند ہو۔ ایمان والا بندہ ہمیشہ ان کے  
ساتھ جہاد میں رہتا ہے کہ نہ اس کے سر سے خود ہٹتا ہے نہ اس کی تلوار  
نیام میں جاتی ہے اور نہ اس کے گھوڑے کی پیٹھ اس کی زین سے خالی  
ہوتی ہے۔ ان کا سونا مل اشتر کی طرح غلبہ کی حالت میں ہوتا ہے۔  
خاقان کی خوراک ہے ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے گو نگار ہمارا ان  
کی عادت ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تقدیر خداوندی ان کو بولتی ہے  
اشتر کا فعل ہی ان کو بلانا اور ان کے لبوں کو حرکت دیتا ہے۔ ان کا  
بولنا دنیا میں ایسا ہے جیسے اعضاء کل کو قیامت کے دن بولینگے  
کہ خدا ہی ان کو گویائی عطا فرمایا جو ہر بولنے والے کو گویائی بخشا ہے  
وہی ان کو بھی گویائی عطا فرماتا ہے جیسا کہ پتھر کو گویائی دیدیتا ہے۔  
ان کیلئے بولنے کے سبب مہیا فرمادیتا ہے پس وہ بولنے لگتے ہیں۔  
جب ان سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو ان کو اس کیلئے تیار کر دیتا ہے  
اس نے چاہا کہ خدیق کو بشارت و تہدید کی تبلیغ ہو تاکہ ان پر حجت  
قائم ہو سکے تو انبیاء و مرسلین کو گویائی عطا فرمائی۔ پھر جب ان کو

إِلَيْهِ أَقَامَ الْعُلَمَاءُ الْعَمَالَ بِعِلْمِهِمْ  
فَيَنْظُرُهُمْ بِمَا يَصْلَحُ الْخَلْقَ نِيَابَةً عَنْهُمْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ  
وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ يَا قَوْمُ اشْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلَى نِعْمَةٍ وَانْظُرُوا هَامِنَةً فَإِنَّهُ قَالَ وَمَا بِكُمْ  
مِنْ تَعَمُّدٍ قِيمَنَ اللَّهُ إِنْ الشُّكْرُ مِنْكُمْ  
يَا مُتَّقِلِينَ فِي نِعْمَةٍ يَا مَنْ يُورِي نِعْمَةً مِنْ  
غَيْرِ تَارَةٍ تَرُونَ نِعْمَةً مِنْ غَيْرِ ذَرَارَةٍ  
تَسْتَفِئُونَهَا وَتَنْتَظِرُونَ إِلَى مَا لَيْسَ  
عِنْدَكُمْ وَتَارَةً تَسْتَعِينُونَ بِهَا عَلَى  
مَعَاصِيهِ يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ فِي خَلْقِكَ  
إِلَى وَرَعٍ يُخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزُّلُمَاتِ  
وَمُرَاقِبَةٍ تَذَكِّرُكَ نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْبَلَدِ  
أَنْتَ مُحْتَاجٌ مُضْطَرٌّ إِلَى أَنْ يَكُونَ هَذَا  
مَعَكَ فِي خَلْقِكَ أَنْتَ تَحْتَاجُ إِلَى مُعَاوَنَةِ  
النَّفْسِ الْهَوَى وَالشَّيْطَانِ خَرَابٌ مُعْظَمُ  
النَّاسِ مَعَ الزُّلُمَاتِ وَخَرَابُ السَّهَادِ  
مَعَ الشَّهَوَاتِ وَخَرَابُ الْأَبَدِ إِلَى مَعَ الْفِكْرِ  
وَالْحَوَاطِ فِي الْخَلَوَاتِ وَخَرَابُ الْوَصْدِ الْيَقِينِ  
الْحَفَاطَةِ شَعْلُهُمْ حِفْظُ قُلُوبِهِمْ لِزَكَاةِ  
بِنَامٍ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ هُمْ قِيَامٌ فِي مَقَامِ  
الدَّعْوَةِ يَدْعُونَ الْخَلْقَ إِلَى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزَالُونَ يَدْعُونَ الْقُلُوبَ  
يَقُولُونَ يَا أَيُّهَا الْقُلُوبُ يَا أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ  
يَا إِنْسُ وَيَا حَيُّ يَا مُرِيدِي الْمَلِكِ كَلِمَتُهُ

اپنے پاس بلالیا تو علماء کو جو انکے علم پر عامل تھے کھڑا کر دیا پس  
انہی طرف سے نیابتہ وہ باتیں پہنچانے کو جو مخلوق کے لئے مفید ہیں  
ان کو گویائی بخشتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ علماء دارث ہیں انبیاء کے صاحبزادے اور عزوجل کا  
شکر کرو اس کے انعام پر اور ان کو اسی کی طرف سے سمجھو۔ کیونکہ وہ  
فرماتا ہے جو کچھ بھی نعمت تمہارے شامل حال ہے وہ اللہ ہی کی طرف  
سے ہے۔ اے خدا کی نعمتوں میں کر ڈیں لینے والو تمہاری شکرگزاری  
کہاں گئی؟ اے وہ شخص جو اس کی نعمتوں کو غیر کی طرف سے  
سمجھتا ہے (تجھ کیا ہو گیا) کبھی تو اس کی نعمتوں کو تم غیر کی طرف سے  
سمجھتے ہو اور کبھی اپنے آپ کو ان کا مستحق سمجھ کر اس کے منتظر رہتے ہو جو  
تمہارے پاس نہیں ہے اور کبھی ان نعمتوں سے اس کی معصیتوں پر  
احانت حاصل کرنے لگتے ہو صاحبزادہ تجھ کو غفلت میں لینے غلوے  
کی حاجت ہے جو تجھ کو معصیتوں اور لغزشوں سے باہر نکالے اور  
ایسے مراقبہ کی ضرورت ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کا تیری طرف نظر رکھنا  
تجھ کو یاد دلاتا ہے۔ تو حاجت مند ہے کہ تیری خلوت میں حلیت تیری  
ساتھی ہو اسکے بعد تجھ کو حاجت ہے نفس اور خواہش اور شیطان  
کے ساتھ جنگ کرنے کی۔ عام لوگوں کی بربادی لغزشوں سے ہے۔  
اور زاہدوں کی تباہی خواہشات نفس سے اور باہدال کی ہلاکت  
خلوتوں میں خطرات سے اور صدیقین کی بربادی اور اُدھر اُدھر  
توجہ کرنے سے کہ ان کا شغل صرف اپنے قلوب کی حفاظت میں  
رہنا ہے اس لئے کہ وہ شاہی آستانے پر سونے والے ہیں۔ وہ  
دعوت کے مقام پر کھڑے ہونے والے ہیں کہ مخلوق کو اللہ عزوجل  
کی معرفت کی طرف بلائیں۔ وہ ہمیشہ قلوب کو بیکار تھے اور کہتے  
ہیں کہ اے قلوب اے ارواح اے انسان اے جن اے  
بادشاہ کے طلب گار و! چلو شاہی دروازہ کی طرف۔ پکوا اسکی

إِلَى بَابِ الْمَلِكِ اسْتَوَا إِلَيْهِ بِأَقْدَامِهِ  
 بِأَقْدَامِهِ تَقَوُّوا كَرُّ وَتَوْجِيدُكُمْ وَمَعْرِفَتُكُمْ  
 وَوَرَعُكُمْ السَّامِي وَالرَّهْدِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 وَفِي مَا سِوَى الْمَوْتِ هَذَا اشْغَلُ الْقَوْمَ بِهَمِّهِمْ  
 إِصْلَاحُ الْخَلْقِ بِهِمْ تَعْمُرُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ  
 مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الدَّرِيِّ يَا عَلَامُ دَعُ عَنْكَ  
 النَّفْسَ وَالْهَوَىٰ كُنْ أَصْنًا تَحْتَ أَقْدَامِ هَؤُلَاءِ  
 الْقَوْمِ تَرَابًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ أَلْحَقْ عَرْقَ وَجَلِّ تَحْوِجُ  
 الْحَيِّ مِنَ النِّمِيتِ وَيُحْوِجُ النِّمِيتَ مِنَ الْحَيِّ أَخْرَجْ  
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَبْوَيْهِ الْمَوْتِ  
 يَا كَلْبُكَ أَلْمُؤْمِنِ مَعِي وَالْكَافِرِ مَعِي أَلْمُؤْمِنِ  
 حَيٍّ وَالْمُؤْمِنِ مَعِي وَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 فِي بَعْضِ كَلَامِهِ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي إِبْلِيسُ  
 يَبْعُو عَصَائِي فَمَاتَ بِالْمَعْمُورَةِ هَذَا آخِرُ  
 الشَّامِ قَدْ ظَهَرَ سُوقُ التَّفَاقُّ سُوقُ الْكَذِبِ  
 لَا تَقْعُدُ وَامَعَ الْمُنَافِقِينَ الْكَاذِبِينَ الدَّجَالِينَ  
 وَيَحْلِقُ نَفْسُكَ مُنَافِقَةً كَاذِبَةً كَاوَةً  
 فَاجِرَةٌ مُفْزَكَةٌ كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَ مَا خَالَفَهَا وَلَا  
 تَوَافَقَهَا قَدْ هَادَ لَا تَطْلُقْهَا بِأَيْدِيهَا وَاجِرْ عَلَيْهَا  
 حَقْمًا الَّذِي لَا يَدُّ لَهَا مَنَّهُ إِنَّهُمْ بِهَا يَتَجَاهَدُونَ  
 وَأَمَّا الْهَوَىٰ فَارْكَبْهُ وَلَا تَحْمِلْهُ يَنْكَبُكَ  
 وَالطَّبْعُ فَلَا تَصْنَعْهُ فَإِنَّ طِفْلَ صَغِيرٍ لَا  
 عَقْلَ لَهُ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ طِفْلِ صَغِيرٍ  
 تَقْبَلُ مِنْهُ وَالشَّيْطَانُ فَهُوَ عَدُوٌّ وَعَدُوٌّ  
 لِمَنْكَ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جانب اپنے قلب کے قدموں سے اپنے تقویٰ اور توحید اور معرفت اور بارفت و رعب کے اور دنیا و آخرت اور ماسویٰ اللہ میں بے توجہی و ذہد کے قدموں سے، یہ ہے ان لوگوں کا شغل ان کی ہمیں مخلوق کی اصلاح میں مصروف ہیں۔ انہی ہمیں عرش سے لیکر تری تک آسمان و زمین کو شامل ہیں۔

صاحبزادہ نفس اور خواہش کو اپنے سے دور کر۔ ان مقدس لوگوں کے قدموں کے نیچے کی زمین ہو جائے ان لوگوں کے سامنے خاک بن جا۔ خدا تجھ میں حیات ڈال دیکھا کیونکہ حق تعالیٰ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے۔

ابراہیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا انکے والدین سے جو مردہ تھے بوجہ کفر کے، اوسن تو زندہ ہے اور کافر مردہ۔ صاحب نے حید زندہ ہے اور مشرک مردہ۔ اور اسی لئے حق تعالیٰ نے اپنے ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلا شخص جو میری مخلوق میں مردہ ہو وہ ابلیس یعنی اسے میری معصیت کی پس نافرمانی کے سبب مردہ بن گیا یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار اور جھوٹ کا بازار گرم ہے۔

مت بیٹھو منافقوں جھوٹوں اور دجالوں کے ساتھ۔ افسوس ہے تجھ پر۔ تیرا نفس منافق ہے جھوٹا ہے کافر ہے فاجر ہے مشرک ہے تو اس کیساتھ کس طرح بیٹھتا ہے؟ اسکی مخالفت کر۔ اس کی موافقت مت کر۔ اسکو قید کر۔ اسکو آزاد مت چھوڑ اسکو جیل میں بند کر اور اسکا حق جسکا ادا کرنا ضرور ہے اس کو پہنچاتا رہ۔ اس کو مجاہدوں سے کوٹ اور جسکا نام خواہش ہے اس پر سوار ہو جاؤ اس کو چھوڑے مت کہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گی۔ اور طبیعت کا ساتھ مت دے کیونکہ وہ ناسمجھ جھوٹے بچے کی مثل ہے تو پھر طفل صغیر سے کس طرح بڑھتا اور قبول کرتا ہے؟ اب رہا شیطان وہ تو دشمن ہے تیرا اور دشمن ہے تیرے باپ آدم علیہ السلام کا



كَيْفَ تَسْكُنُ إِلَيْهِ تَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ  
 دَمٌ وَعَذَابٌ قَدِيمٌ لَا تَأْمَنُ مِنْهُ فَإِنَّكَ  
 قَاتِلُ أَرْبَابِكَ وَأَوْلَاكَ فَإِذَا اتَمَكُنْ مِنْكَ قَتَلَكَ  
 كَمَا قَتَلْتَهُمَا اجْعَلِ التَّقْوَى سِلَاحَكَ وَالتَّوْحِيدَ  
 لِلَّهِ عِزًّا وَجَلًّا وَالْمُرَاقَبَةَ لَهُ وَالْوَرَعَ فِي الْخَلَوَاتِ  
 وَالصَّدَقِ وَالِاسْتِعَانَةَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَدُّكَ  
 هَذَا السَّلَاحُ وَهَذَا الْجُنْدُ هُمُ الَّذِينَ يَهْرَبُونَ  
 وَبِهِدْمُ مَوْنَهُ وَيُكْسِرُونَ وَجَبَتِ كَيْفَ لَا تَهْنِ مِنْهُ  
 وَأَنْتَ مَعَكَ يَا غَلَامُ أَقْرَبُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 وَاجْعَلْهُمَا فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَانْفِرْ بِمَوْلَاكَ عَزَّ  
 وَجَلَّ سَعْرًا يَأْتِي مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِلَادُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 لَا تُقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا بِحُجْرَةٍ أَوْ مَسَافَةٍ وَلَا تَتَّقِيَنَّ  
 بِالْخَلْقِ عَنِ الْخَلْقِ اقْطَعْ هَذِهِ الْأَسْبَابَ وَاحْلَمْ  
 هَذِهِ الْأَرْبَابَ فَإِذَا اتَمَكُنْتَ فَاجْعَلِ لَدُنِّي لِقَاءَ  
 وَالْآخِرَةِ لِقَابِكَ وَالْمَوْلَى لِسِرِّكَ يَا غَلَامُ لَا  
 تَكُنْ مَعَ النَّفْسِ لَا مَعَ الْهَوَى وَلَا مَعَ الدُّنْيَا  
 وَلَا مَعَ الْآخِرَةِ وَلَا تَتَابِعْ سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَقَدْ وَقَعْتَ بِالْكَذْبِ الَّذِي لَا يَفْنَى أَبَدًا جَنِّدِ  
 تَحِيَّكَ الْهِدَايَةِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي لَا تَهْلِكُ  
 بَعْدَهَا يَا نَبَّ عَنْ دُنُوبِكَ وَهَوَاؤِ عَتَمَاتِ إِلَى  
 مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَنْتَبْتَ فَلْيَنْتَبِ ظَاهِرُكَ  
 وَبَاطِنُكَ يَا نَوْبَةَ قَلْبِ دَوْلَةِ احْلَمْ نِيَابَ  
 الْمَعَاصِي بِالنَّوْبَةِ الْحَالِصَةِ وَالْحَبَاءِ مِنَ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ حَقِيقَةً لَا فِجَارًا هَذَا مِنْ أَعْمَالِ  
 الْقُلُوبِ بَعْدَ ظَهَارَةِ الْحُجُورِ بِأَعْمَالِ الشَّعْرِ

پھر اس سے تو کچھ نہ کرنا توں ہوتا اور اسکی بات مانتا ہے حالانکہ  
 تیرے اور اس کے درمیان خون اور پُرانی عداوت ہے تو اس سے  
 نہ رمت ہو کہ وہ قاتل ہے تیرے باپ (آدم) اور تیری ماں (حواء)  
 کا پس جب تجھ پر قابو پایگا تجھ کو بھی قتل کر دیگا جیسا کہ آنکھ قتل کیا  
 تھا۔ تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا اور اللہ عزوجل کی توحید کو اس کے  
 مراقبہ کو غلط توں میں پرہیز گار رہنے کو سچائی کو اور اللہ عزوجل سے  
 مدد چاہنے کو اپنا لشکر بنائیں یہی ہتھیار اور یہی لشکر ہے جو اس کو  
 ہزیمت اور شکست دیگا اور اس کے لشکر کو توڑ دیگا جبکہ حق تیرا  
 ساتھی ہے تو اس کو شکست کیوں نہ دے سکے گا؟ صاحبزادہ  
 دنیا اور آخرت کو بلا اور دونوں کو ایک جگہ رکھ دے اور بلا دنیا د  
 آخرت کے اپنے قلب کے اعتبار سے بالکل خالی ہو کر صرف اپنے مولا  
 عزوجل کا ہورہ اور ماسوا سے خالی ہوئے بغیر اسکی طرف متوجہ نہو  
 اور خالق سے جدا ہو کر مخلوق کے ساتھ مقید مت بن۔ ان اسباب  
 کو قطع کر دے اور ان ارباب کو جنہیں مسموم بنا رکھا ہے نکال  
 باہر کر پس جب اس پر قدرت ہو جائے تب دنیا کو اپنے نفس  
 کے لئے اختیار کر اور آخرت کو قلب کے لئے اور مولیٰ کو باطن  
 کے لئے صاحبزادہ ساتھ نہ دے نفس کا اور نہ خواہش کا اور  
 نہ دنیا کا اور نہ آخرت کا اور نہ پیچھے پڑ ماسوی اللہ کے پس  
 ایسا خزانہ پائے گا جو کبھی فنا نہ ہوگا اور حق تعالیٰ کی طرف  
 سے تیرے پاس وہ ہدایت آئے گی جس کے بعد گمراہی نہوگی  
 تو بہ کر اپنے گناہوں سے اور بھاگ اپنے مولا عزوجل کی طرف  
 جب تو توبہ کرے تو جانیے کہ تیرا ظاہر بھی توبہ کرے اور باطن  
 بھی۔ توبہ حکومت کی کا پلٹ ہے مصیبتوں کے کپڑے  
 اتار ڈال خالص توبہ کر اللہ عزوجل سے حقیقی حیا کر کے یہ قلوب  
 کے اعمال ہیں اعمال شریعت سے اعضاء کو پاک بنانیکے بعد

الْقَائِلُ لَهُ عَمَلٌ وَالْقَلْبُ لَهُ عَمَلٌ ۖ وَالْقَلْبُ إِذَا  
 حَوَّجَ فِي قِيَامِي لَا سَبِيلَ التَّعَلُّقِ بِالْخَلَائِقِ رَكِبَ  
 بَعْرُ التَّوَكُّلِ الْمَخْفِيَّةِ بِاللَّهِ عَمَلٌ وَجَلَّ وَالْعِلْمُ  
 بِهِ وَتَوَكُّلُ السَّبَبِ طَلِبُ لِمُسَبِّحَةٍ فَإِذَا تَوَسَّطَ  
 فِي هَذِهِ الْبَعْرِ فَهَذَا الَّذِي يَقُولُ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ  
 يَهْدِيَنِي فَيَهْدِيَنِي مِنْ سَاحِلٍ إِلَى سَاحِلٍ ۖ  
 مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ ۖ حَتَّى يَقِفَ عَلَى الْحَادِثَةِ  
 الْمُسْتَعْتَبَةِ فَكُلَّمَا ذَكَرَ رَبَّهُ تَجَلَّتْ جَادَتُهُ  
 وَانْكَشَفَ الدُّغَلُ عَنْهَا ۖ قَلْبُ الطَّالِبِ لِلْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَةَ وَيُخْلِفُ الْكُلَّ وَرَأَاهُ  
 فَإِذَا أَخَذَ فِي بَعْضِ لَطَائِفِ مِنَ الْهَلَاكِ بَرَزَ  
 إِيْمَانُهُ فَشَجَعَهُ فَتَحَمِلُ نِيرَانَ الْوَحْشَةِ وَالْحُجُوجِ  
 وَيَأْتِي بِدَلَالَتِهِمْ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَرَجِ بِالْقُرْبِ  
 يَا غُلَامُ إِذَا جَاءَكَ الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيْدِ  
 الصَّبْرِ وَاسْكُنْ حَتَّى يَجِيءَ الدَّاءُ فَإِذَا جَاءَ  
 الدَّاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيْدِ الشُّكْرِ فَإِذَا كُنْتَ عَلَى  
 هَذَا الْحَالِ كُنْتَ فِي لَعِينِ الْعَاجِلِ الْخَوْفِ مِنَ  
 النَّارِ يَقْطَعُ أَكْبَادَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَصْفَرُّ وَجْهُهُمْ  
 وَيُحْزِنُ قُلُوبَهُمْ فَإِذَا اسْتَكُنَّ هَذِهِ مِنْهُمْ صَبَّ اللَّهُ  
 عَنْ وَجَلٍ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهِ وَطَهَّرَ قُلُوبَهُمْ  
 بِأَبْلِ الْآخِرَةِ ۖ فَيَرَوْنَ مَا مَنَعَهُمْ فَإِذَا اسْكَنُوا وَأَطْمَأَنَّنُوا  
 وَارْتَأَوْا قَلِيلًا فَتَحَّ لَهُمْ بَابُ الْجَلَالِ فَقَطَعُوا قُلُوبَهُمْ  
 وَأَسْرَارَهُمْ وَكَلَّفُوهُمْ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ فَلَمَّا  
 تَمَّ لَهُمْ فَتَحَّ لَهُمْ بَابُ الْجَمَالِ فَسَكَنُوا وَأَطْمَأَنَّنُوا  
 وَتَلَبَّسُوا بِبَوَاهِجٍ وَادْرَجَتْ بِي طَبَقَتُكَ شَيْءٌ بَعْدَ شَيْءٍ

قالب کا بھی ایک عمل ہے اور قلب کا بھی ایک عمل ہے۔ قلب  
 جب اسباب اور مخلوقات کے تعلقات کے بیابانوں سے بھلجاتا ہے  
 تو سبب کو چھوڑ کر خالق سبب کی طلب اللہ کی معرفت اور اللہ کے  
 علم کے سمندر پر سوار ہوتا ہے پھر جب اس سمندر کے سط میں پہنچاؤ  
 تو اس وقت کہتا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھ کو راستہ دکھائیگا  
 تب اسکو ہدایت ہوتی رہتی ہے ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی  
 طرف اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کی جانب یہاں تک کہ راہ مستقیم پر  
 ٹھہرتا ہے پھر جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اسکا راستہ روشن  
 اور اس سے گرد و غبار دور ہونا رہتا ہے۔ طالب حق بندہ کا قلب  
 مسافروں کو قطع کرتا اور سب کو اپنے پیچھے چھوڑتا جاتا ہے پھر جب  
 کسی راستہ میں ہلاکت کا خوف کرتا ہے تو اسکا ایمان ظاہر ہوتا اور  
 اسکو شجاع بنا جاتا ہے پس حشت اور خوف کے شعلے بجھ جاتے اور  
 اسکے بدلہ انس اور قربت کی فرحت کا نور آجاتا ہے صاحبزادہ  
 جب تجھ کو کوئی مرض لاحق ہو تو صبر کے ہاتھ سے اسکا استقبال کراد  
 سکون رہ یہاں تک کہ اسکی دوا آجائے پھر جب دوا آدے تو اسکا  
 استقبال کرشکر کے ہاتھ سے کہ دنیا میں بھی تجھ کو عیش حاصل ہے گا۔  
 جہنم کا خوف مومنین کے کلیجے کا ٹٹا انکے چہروں کو زرد اور دل  
 کو محزون بناتا ہے اور جب کیفیت قائم ہو جاتی ہے تو اللہ عزوجل  
 انکے قلوب پر اپنی رحمت اور لطف کا پانی چھڑکتا اور آخرت کا دروازہ  
 کھولیتا ہے پس وہاں کی جائے امن کو دیکھتے ہیں اور جب سکون پاتے  
 ہیں اور کچھ مسرور ہوتے ہیں تو ان کیلئے جلال کا دروازہ کھولیتا ہے جو انکے  
 قلوب اور باطن کو کاٹ ڈالتا ہے اور انکا خوف پہلے سے زیادہ سخت  
 ہوتا ہے پھر جب حالت کمال کھینچ جاتی ہے تو اب انکے واسطے جمال کا  
 دروازہ کھولیتا ہے پس ساکن بناتے اور بیدار ہو جاتے اور درجات  
 میں جو اوپر سے طبقات میں یکے بعد دیگرے قیام کریں ہوتے ہیں

يَا غُلَامُ لَا يَكُنْ هَهُنَا مَا تَأْكُلُ وَمَا تَشْرَبُ وَلَا  
تَلْبَسُ وَمَا تَنْتَلِعُ وَمَا تَسْكُنُ وَمَا تَجْمَعُ كُلُّ هَذَا هُمُ  
النَّفْسُ الطَّبْعُ فَإِنَّ هَهُنَا الْقَلْبُ السَّرِيَّةُ وَهَهُنَا  
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هَهُنَا مَا أَهْمَكَ فَبَلِّغْ هَهُنَا  
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكَ اللَّهُ نَبَا الْهَابِدِ وَهُوَ  
الْآخِرَةُ وَالْخَلْقُ لَهُمْ بَدَلٌ وَهُوَ الْحَاقِقُ عَزَّ وَ  
جَلَّ كُلَّمَا تَرَكْتَ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْعَالِ حَذَرَ  
عَومَتِهِ وَخَيْرَ أَمْنِهِ فِي الْإِحْسَانِ فَإِنَّ قَدْ بَقِيَ مِنْ  
عُمُرِكَ هَذَا الْيَوْمُ فَحَسِبْ تَهَيَّأْ لِلْآخِرَةِ تَهَيَّأْ  
لِمَلِكِ الْمَوْتِ أَلَا نَبَا طَبَاخَةَ الْقَوْمِ  
وَالْآخِرَةُ مَعْمَرَةٌ لَهُمْ فَإِذَا جَاءَتْ الْغَدَاةُ مِنَ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا وَيَقَامُ التَّكْوِينُ  
مَقَامَ الْآخِرَةِ فَلَا يَحْتَابُونَ لَا إِلَى اللَّهِ نَبَا وَلَا  
إِلَى الْآخِرَةِ يَا كَذَّابُ أَنْتَ تُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ فِي حَالَةِ الْبُعْثَةِ فَإِذَا جَاءَ الْبَلَاءُ مَهْرَبَةً  
كَانَ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحِبُّوكَ إِنَّمَا  
يَتَّبِعُونَ الْعَبْدَ عِنْدَ الْإِخْتِيَارِ إِذَا جَاءَتْ  
الْبَلَاءُ يَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ ثَابِتٌ فَأَنْتَ  
مُحِبٌّ وَإِنْ تَغَيَّرْتَ بِأَنَّ الْكَذِبَ وَالْإِقْصَ  
الْأَوَّلُ وَذَهَبَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فَقَالَ اسْتَعِذْ  
بِالْفَقْرِ حَلْبًا بَاوَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَقَالَ اتَّخِذْ لِلْبَلَاءِ حَلْبًا بِأُحِبُّهُ اللَّهُ رَسُولُهُ  
مَقْرُوكًا وَكَانَ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ وَلِهَذَا قَالَ

ہے۔ قلب  
سے بچتا ہے  
ت اور اللہ کے  
ط میں پہنچاؤ  
راستہ دکھائیگا  
ساحل کی  
راہ مستقیم پر  
راستہ روشن  
بندہ کا قلب  
بے چرب  
ظاہر ہوتا اور  
جاتے اور  
اجزادہ  
قبال کراؤ  
سے تو اسکا  
ل ہے گا۔  
داد اور دل  
عز وجل  
کا درواز  
ن پاتے  
و جو اس کے  
سخت  
طہ جمال کا  
رجات  
تے ہیں

صاحبزادہ تیرا فکر یہ نہ ہونا چاہیے کہ کیا کھائیگا کیا پیے گا کیا  
پہنے گا کس سے نکاح کرے گی کہاں آرام کرے گی اور کیا جمع کرے گی؟ یہ  
سب تو نفس و طبیعت کا فکر ہے پس کہاں ہے قلب باطن کا  
فکر۔ یعنی حق تعالیٰ شانہ کی طلب؟ تیرا فکر وہی ہے جو تجھ کو شغول  
و محزون بنائے پس مناسب ہے کہ تیرا فکر تیرا بلکہ وہ چیز ہو جو رب کے  
پاس ہے۔ دنیا کا بدل بھی موجود ہے یعنی آخرت اور مخلوق کا بدل  
بھی موجود ہے یعنی خالق پس اس دنیا میں جس چیز کو بھی تو چھوڑے گی  
عقبیٰ میں اسکا عوض اور اس سے بہتر بدل تیرے لئے پیدا کر دے گی  
یوں سمجھ کہ تیری عمر میں صرف یہی ایک دن باقی رہ گیا ہے۔  
پس آخرت کے لئے تیار ہو اور ملک الموت کا نشانہ بن۔ دنیا  
لوگوں کی روٹی پکانے والی ہے اور آخرت اس کے آباد ہونے کا  
مقام ہے پس جب حق تعالیٰ کی طرف سے بغیر آتی ہے تو ان کے اور  
آخرت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور ان کو آخرت کے قائم مقام  
بنجاتی ہے پس یہ لوگ نہ دنیا کے تحمل رہتے ہیں نہ آخرت کے، اے  
کذاب تو نعمت کی حالتیں خدا کو محبوب سمجھتا ہے لیکن جب آتی ہے  
تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے گویا کہ شرع و جل تیرا محبوب تھا ہی نہیں۔

بندہ تو آزمائش ہی کے وقت ظاہر ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کی  
طرف سے بلائیں آویں اور تو جاہل ہے تو بیشک تو محب ہے اور اگر  
تیری حالتیں تغیر آجائے تو جھوٹ کھل گیا اور پہلا دعویٰ محبت کا  
ٹوٹ گیا۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو محبوب سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ فقر کو چادر  
بنانے کے لئے تیار ہو جا۔ اور دوسرا شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں اللہ عز وجل کو دوست  
سمجھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ "بلا کو چادر بنالے" اللہ اور اس کے  
رسول کی محبت فقر اور بلا کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور اسی لئے

بَعْضُ الصَّالِحِينَ وَحَلَّ الْبَلَاءُ بِأُولَئِكَ لَا  
يَدْرِي كَوَلَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ وَلَا كَانَ كُلُّ أَحَدٍ  
يَدْرِي مُحِبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَ الشَّبَابَ  
عَلَى الْبَلَاءِ وَالْفَقْرَ تَنْبِيْهَا عَلَى هَذِهِ الْمَحَبَّةِ  
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الثَّانِي

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ خَاسِرٌ شَالٍ  
عَمَّرَكَ اللَّهُ تَحِيَّكَ وَغَيْبَكَ عَنْهُ ۖ اِرْجِعْ  
عَنْ عَمْرٍاءَ تَكْ قَبْلَ أَنْ تُضْرَبَ دُفْتَانُ وَتُسْطَا  
عَلَيْكَ حَيَاتُ الْبَلَاءِ وَاعْفَارُ بَهَاكَ مَا دُفَّتْ  
طَعْمُ الْبَلَاءِ فَلَا جَوْرَ تَفْتَرُ لَا تَفْرَحُ بِمَحْسَبَةٍ مَا  
أَنْتَ فِيهِ فَهَوَّ شَيْءٌ مِنْ رِئَالٍ عَنْ قَرِيبٍ ۖ قَالَ  
اللَّهُ عَمْرٍاءَ وَحَلَّ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أَوْتُوا أَخَذَهُمْ  
بَغْتَةً ۖ إِنَّمَا يُظْفَرُ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِالصَّبْرِ ۖ وَلِهَذَا أَكَّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَ  
الصَّبْرِ الْفَقْرَ وَالصَّبْرَ لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا فِي حَقِّ  
الْمُؤْمِنِ الْمُجِبُّونَ يَنْتَوْنُ فَيَصْبِرُونَ وَ  
يُلْهَمُونَ فَعَلَّ الْخَيْرَ أَنْ تَمَّ بَلَاءُهُمْ وَصَبْرُهُمْ  
عَلَى مَا يَتَجَدَّدُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِمْ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ كَوَلَا الصَّبْرَ لَمَّا رَأَيْتُمُوهُ يَبْتَغِيكُمْ  
قَدْ جُعِلَتْ شَيْبَا كَالْصُّطَادِ الطَّيُورِ ۖ مِنْ  
كَيْفٍ إِلَى كَيْفٍ يُفْتَحُ عَنْ عَيْنِي وَيُخْلَى عَنْ  
رَحْلِي ۖ بِالنَّهَارِ ۖ مَغْمُضُ الْعَيْنَيْنِ وَدُحْنِي

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ بلا و مصیبت ولایت بر تعینات  
کردی گئی ہے تاکہ ہر کوئی دعویٰ ولایت نہ کر سکے اگر ایسا نہ ہوتا  
تو ہر شخص اللہ کی محبت کا مدعی بن بیٹھتا پس بلا اور فقر یہ جیسے  
کو خدا و رسول کی محبت کے لئے علامت بنا دیگیا۔ اسے ہمارے  
پروردگار عطا فرما کہ دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی  
اور بچاؤ ہم کو درخ کے عذاب سے۔

## دوسری مجلس

یوم سہ شنبہ ۵ شوال ۱۲۵۵ھ مدرسہ محمودہ

تیری علیحدگی اور خدا سے غیر حاضر رہنے نے تجھ کو خدا کے ساتھ مغرور بنا دیا  
اپنے غرور سے باز آ جا اس سے پہلے کہ تجھ پر مار پڑے ذیل کیا جائے  
اور مسلط کر دیے جائیں تجھ پر بیات کے سانپ اور بچھو تو نے بلا کا  
مغز نہیں چکھا پس ضرور ہوا کہ مغرور رہے جو کچھ تیرے پاس ہے اس پر اترائے  
مت کہ یہ سب عنقریب جاتا رہے گا اللہ عز و جل فرماتا ہے یہاں تک کہ  
جب لوگ اترائے اس مال و دولت پر جو ان کو دی گئی تھی تو ہم نے  
اچانک انکو پکڑ لیا جو نعمتیں اللہ پاک کے پاس ہیں ان سے بہرہ یابی  
صبر ہی کی بدولت ہو سکتی ہے اور اسی لئے اللہ پاک نے صبر کی جگہ  
جگہ تاکید فرمائی ہے فقر اور صبر دونوں جمع نہیں کئے مگر مومن کے  
حق میں جو بندے محبت کرتے ہیں وہ تکلیفوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں  
پس صبر کرتے ہیں اور انکو نیک کاموں کا بلا کے ساتھ ساتھ الہام  
کیا جاتا ہے اور جو نئی تکلیف انکو ان کے لب کی طرف سے پہنچتی  
رہتی ہے وہ اس پر جیسے ہستے ہیں اگر صبر نہ ہوتا تو تم مجھ کو اپنے اندر  
نہ دیکھتے میں گویا جال بنایا گیا ہوں جو پرندوں کا شکار کرتا ہے  
رات بھر کے لئے میری آنکھیں کھول دی جاتیں اور دین میں میرے  
پاؤں سے جال چھڑایا جاتا ہے در آخر ایک آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں

مَشْدُودَةً فِي الشَّبَكَةِ فُيْلَ ذَلِكَ لِمَصْلَحَتِكُمْ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ ۖ كَوْلًا مُوَافَقَةً الْحَقِّ عَمَّا  
جَلَّ وَلَا فَهْلَ مَا قُلَّ يَقْعُدُ فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ  
رَبِيعًا شَرُّ أَهْلِهَا ۖ قَدْ عَمَّ فِيهَا الرِّبَاؤُ وَالنِّفَاقُ  
وَالظُّلْمُ وَكَثُورَتِ الشُّبُهَةِ وَالْحَرَامُ ۖ قَدْ كَثُرَ  
لَكُمْ أَنْ يَنْعَمَ الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ وَالْإِسْتِعَانَةُ بِهَا  
عَلَى الْفُسُقِ وَالْفُجُورِ ۖ وَقَدْ كَثُرَ الْعَارِجُ  
فِي بَيْتِي ۖ أَلَمْ تَكُنْ فِي دُكَّانِهِ ۖ الزَّيْدُ يُقْ  
فِي شَرَّاهِ ۖ أَصْدَقُ عَلَى كُرْسِيِّهِ ۖ كَذَا  
الْحُكْمُ لَمْ تَكُنْ تَكْتُمُ بِمَا فِي بَيْتِكُمْ ۖ وَلَكِنْ لِي  
أَسَاسٌ يَحْتَاجُ إِلَى بِنَاءٍ ۖ لِي أَهْطَأَ يُجْعَلُونَ  
إِلَى تَرْبِيَةٍ ۖ نَوَ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِي كَانَ  
ذَلِكَ سَبَبَ الْفِرَاقِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ أَحْتَاجُ  
فِي هَذِهِ الْحَالَةِ الَّتِي أَنَا فِيهَا إِلَى قُوَّةِ  
الْيَسِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ ۖ أَحْتَاجُ إِلَى صَبْرٍ  
مَنْ تَقْدَرُ مِنْ أَدَمَ إِلَى زَمَانٍ ۖ أَحْتَاجُ إِلَى  
الْقُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ ۖ اللَّهُمَّ طُفًّا وَعَوْنًا وَ  
رِضًا ۖ أَمِينَ يَا عَلَامُ مَا خَلَقْتَ لِلْبَقَاءِ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ فَغَيِّرْ مَا أَنْتَ فِيهِ  
مِنْ مَكَارِهِ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ قَدْ قَنَعْتُ مِنْ  
طَاعَةِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ هَذَا لَا يَنْفَعُكَ  
حَتَّى تُضَيِّفَ إِلَيْهِ شَيْئًا  
آخَرَ ۖ أَلَا يَمَانُ  
قَوْلُ

(کہ چشم پوشیان کردن) اور میرا پاؤں جال میں بندھا رہتا ہے  
(کہ کہیں جانہ سکوں اور نصیحت سے آزاد منشوں کو پابندِ شرع اور  
غلامِ حق بنانا ہوں) یہ تمہاری ہی مصلحت کیلئے ہے مگر تم پہنچاتے  
نہیں اگر حق تعالیٰ کی موافقت (جو کیسے ذمہ فرض ہے) نہ ہوتی تو  
کوئی قتل ہے جو اس شہر میں بیٹھنا گوارا کرے اور اسکے باشندوں سے  
کہ عام طور پر اسیں ربا و نفاق اور ظلم اور شہادتِ حرام کی کثرت سے حق تعالیٰ  
کی نعمتوں کا شکر گزاری اور نعمتوں سے فسق و فجور پر اعانت حاصل کرنا پڑھا  
ہوا ہے کثرت سے وہ لوگ میں جو گھر میں بیٹھیں تو درمیانہ بیکار بنیں  
اور دکانون پر آئیں تو بٹے پر ہیزگار بنیں۔ کھانے پینے میں زانیق اور  
منہر پر آویں تو گویا صدیق ہیں۔ اگر حکم کا پابند نہ ہوتا تو میں بتا دیتا  
کچھ تمہارے گھر میں ہے لیکن میرے لئے ایک بنیاد ہے جو تعمیر کی ضرورت ہے  
اور میرے بہت کچھ (روحانی) بچے ہیں جو تربیت کے محتاج ہیں (پس  
نصیحت و تبلیغ کی بنیاد پر اصلاح خلق کی تعمیر و مردوں کی تکمیل و تربیت  
کے لئے مجھ کو پردہ پوش بنایا گیا ہے کہ لوگ متوش نہوں اور پاس اگر  
منتفع ہوتے ہیں، جو میرے پاس ہے اگر اسی سے کچھ بھی میں کھول دوں  
تو وہ میرے اور تمہارے درمیان مفارقت کا سبب بنائے میں اس  
حالت میں جسکے اندر اسوقت ہوں انبیاء و مسلمین کی طاعت کا جہتہ  
ہوں مجھ کو ضرورت ہے ان کے سے صبر کی جو آدم سے میرے مانے تک  
گذر چکے ہیں میں جہتہ ہوں ربانی قوت کا، اے میرے اللہ  
لطف اور مدد دکر اور رضا نصیب فرما آئین۔ صاحبزادہ تو دنیا  
میں رہنے اور یہاں کے مزے اڑانے کے لئے پیدا نہیں ہوا حق تعالیٰ  
کی ناراضیوں کی جس حالت میں تو مبتلا ہے اسکو بدل تو نے  
اللہ کی اطاعت میں صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لینے  
پر قناعت کر لی ہے حالانکہ جب تک اسکے ساتھ دوسری چیز  
(یعنی عمل کو) نہ ملائے گا یہ تجھ کو نافع نہوگا۔ ایمان مجموعہ قول کا

پر تعینات

اگر ایسا نہ ہوتا

مقرر مجھے ہے

اے ہمارے

میں بھی غری

ہو

تھ مغرور ناؤ

کیا جائے

نے بلا کا

پر اترائے

یہاں تک

میں نے

رو بانی

بر کی جگہ

دوس کے

تے ہیں

الہام

پہنچتی

پہنچاؤ

رہا ہے

میرے

تی ہیں

وَعَمَلٌ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ وَلَا يَنْفَعُكَ إِذَا أَتَيْتَ  
بِالْمَعَامَى وَالرَّالَاتِ وَمُخَالَفَةِ الْحَقِّ عَمْرَ وَجَلَّ  
وَأَصْرُرْتَ عَلَى ذَلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ  
وَالصَّدَقَةَ وَأَفْعَالَ الْخَيْرِ فَأَيُّ شَيْءٍ يَنْفَعُكَ  
الشَّهَادَتَانِ إِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ  
إِدْعَيْتَ يَقَالُ أَيُّهَا الْقَائِلُ أَلَاكَ بَيْتَةٌ مَا  
السَّيْنَةُ امْتِثَالُ الْأُمُورِ وَالْإِسْتِمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ  
وَالصَّبْرُ عَلَى الْأَفَاتِ وَالْتِسْلِيمُ إِلَى الْقَدَرِ  
هَذِهِ بَيْتَتُهُ هَذِهِ الدَّعْوَى إِذَا عَمِلْتَ هَذِهِ  
الْأَعْمَالَ مَا يَقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ  
لِلْحَقِّ عَمْرَ وَجَلَّ وَلَا يَقْبَلُ قَوْلٌ إِلَّا عَمَلٌ  
وَلَا عَمَلٌ إِلَّا إِخْلَاصٌ وَاصْبَابُ الشُّنَّةِ  
وَأَسْوَاقُ الْفَقْرِاءِ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُورِكُمْ لَا تَرُدُّوْا  
سَائِلًا وَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ أَنْ تَعْطُوهُ شَيْئًا  
قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا وَإِفْقُوا الْحَقَّ عَمْرَ وَجَلَّ  
فِي حُبِّهِ الْعَطَاءُ وَاشْكُرُوهُ كَيْفَ أَهْلَكُمُ  
وَأَقْدَرَكُمُ عَلَى الْعَطَاءِ وَنَجِّكَ إِذَا كَانَ  
السَّائِلُ هَدِيَّةَ اللَّهِ عَمْرَ وَجَلَّ وَأَنْتَ قَادِرٌ  
عَلَى اعْطَائِهِ فَكَيْفَ تَرُدُّ الْهَدِيَّةَ عَلَى هَدِيَّتِهَا  
عِنْدِي تَسْمَعُ وَتَسْمَعُ وَتَسْمَعُ وَإِذَا جَاءَ الْفَقِيرُ  
يَقْسُو قَلْبَكَ فَدَلَّ عَلَى أَنْ بُكَاءَهُ وَسَمَاعَكَ  
مَا كَانَ خَالِصًا لِلَّهِ عَمْرَ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ عِنْدِي  
أَوْ لَا يَلْتَرِثُ ثُمَّ يَالْقَلْبُ شَمَّ بِالْجَوَارِحِ فِي الْخَيْرِ  
إِذَا دَخَلْتَ عَلَى فَادْخُلْ وَقَدْ عَزَمْتَ عَلَيْكَ وَ  
عَمَلَكَ وَلِسَانَكَ وَنَسَبَكَ وَحَبَبَكَ مَعَ نَسِيَانِ

اور عمل کا۔ ایمان نہ مقبول ہوگا اور نہ مفید جبکہ تو معصیتوں و  
غیر شوں اور حق تعالیٰ کی مخالفت کا مرتکب ہوگا اور اس پر  
اڑا ہے گا اگر نماز روزہ اور صدقہ اور نیکوکاریاں چھوڑ بیگا تو  
وعدائیت و رسالت کی محض گواہی کیا نفع دیگی؟ جب تو نے  
لا الہ الا اللہ کہا کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے تو توحید کا مدعی  
بن گیا اب کہا جائیگا کہ تبا کوئی تیرا گواہ بھی ہے؟ وہ گواہ کیا ہے؟  
حکم ماننا، ممنوعات سے بعض رہنا، معصیتوں پر صبر کرنا، اور  
تقدیر کے سامنے گردن جھکانا یہ اس دعوے کے گواہ ہیں اور یہ بھی  
حق تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہونگے کیونکہ کوئی قول  
قبول نہیں ہوتا بلا عمل کے اور کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا بغیر  
اخلاص اور سنت کی موافقت کے۔

اپنے مال سے جو کچھ ہو سکے فقیروں کی غم خواری کرو۔ اگر کسی چیز کے  
دینے کی طاقت ہو خواہ ذرا سی ہو یا بہت سی تو سائل کو واپس  
نہ کرو۔ عطا کو محبوب سمجھنے میں حق تعالیٰ کی موافقت کرو، اور  
شکر گزار ہو کہ اس نے تم کو اسکا اہل بنایا اور عطا پر قدرت بخشی  
تجھ پر افسوس ہے جبکہ سائل اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے (جو تیرے  
پاس بھیجا گیا ہے) اور تو ہو کونینے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ہدیہ کو اس کے  
سمجھنے والے پر کس طرح رد کرتا ہے؟ ہمسے پاس بیٹھ کر دوست اور دشمن  
اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا قلب سخت بن جاتا ہے اس سے معلوم ہوگا کہ  
تیرا دانا اور کان لگا کر سننا خالص اللہ کے واسطے نہ تھا میرے  
پاس بیٹھ کر سننا اولاً باطن سے ہونا چاہئے پھر قلب سے اس  
کے بعد اعضاء کو نیکو کاریوں میں مشغول کرنے سے، جب تو  
میرے پاس آیا کرے تو ایسی حالت سے آیا کر کہ اپنے علم اور عمل اور  
زبان اور نسل کے حسبے یکو ہو اور مال اور اہل کو بھولا ہوا ہو۔ میرے  
سامنے بیٹھ کر ماسوائے اللہ سے قلب کو برہنہ بنا، یہاں تک کہ خدا

مَا لَكَ وَأَهْلِكَ تَقْبَلِينَ يَدَيَّ عُرْيَانَ الْقَلْبَ عَمَّا  
 سِوَى الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ حَتَّى يَكْسُوهُ بِهَرَمِهِ  
 وَقَعْلِهِ وَمِنْهُمْ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا عِنْدَ دُخُولِكَ  
 عَلَيَّ بِصَوْتٍ كَالطَّيْرِ تَغْدُو رُحْمًا صَا وَتَرْوَحُ  
 بِطَانًا بِمَوْرِ الْقَلْبِ مِنْ شَوْرِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ  
 وَلِهَذَا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُؤُوا  
 فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ  
 أَيُّهَا الْفَارِسِيُّ إِنَّتِ الْمُؤْمِنُ وَلَا تَدْخُلُ  
 عَلَيْهِ وَأَنْتَ مُكُونُتُ بِبِحَاسَةِ مَعَاصِيكَ  
 فَإِنَّهُ يَرَى بِنُورِ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ مَا أَنْتَ فِيهِ سِرِّي  
 شَرِّكَكَ وَبِقَافِكَ يَرَى عَمَلَتِكَ مُجْبَاةً تَحْتَ  
 تَبَابِكَ يَرَى قَضَائِكَ وَهَتَائِكَ مِنْ لَا  
 يَرَى مُفْلِحًا لَا يُفْلِحُ أَنْتَ كَهَوَسٍ وَهَذَا كَهَتَاكَ  
 لِأَهْلِ لَهْوٍ هَوَسٌ سَأَلَ سَائِلٌ هَذَا أَلْعَمَّ إِلَى  
 مَتَى فَقَالَ إِلَى أَنْ تَقَعَ بِالْقَلْبِ وَتَتَوَسَّدَ  
 بِعَتَبَتِهِ وَتُحْمِسَ ظَنَّاكَ فِيهِ وَتُرْزِلَ مِنْ  
 قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهُ وَتَأْخُذَ أَدْلَاكَ وَتَقْعُدَ  
 عَلَى بَاكِ وَتَصْبِرَ عَلَى مَرَارَةِ دَوَائِهِ فَجِيئَ بِ  
 يُزِيلُ الْعَصَى مِنْ عَيْنَيْكَ ذَلَّ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ  
 وَأُزِيلَ حَوَائِجُكَ وَلَا تَعُدَّ لِنَفْسِكَ  
 عَمَلًا بِأَلْقِهِ عَلَى قَدَمِ الْإِفْلَاحِ مِنْ أَعْلَى  
 أَبْوَابِ الْخَلْقِ وَافْتَحَ الْبَابَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ  
 وَاعْتَرَفَ بِدُنُوتِكَ وَاعْتَدَّ رَايَهُ مِنْ  
 تَقْصِيرِكَ وَتَيَقَّنَ أَنْ لَا مَنَاسَرَ وَلَا نَافِعَ وَلَا  
 مُنْطَى وَلَا مَانِعَ إِلَّا هُوَ

اس کو اپنے قرب اور فضل و احسانات کا جا پہنائے۔ میرے  
 پاس آنے کے وقت جب تو ایسا کرے گا تو اس پر نہ جیسا بن جائیگا  
 جو صبح کو بھوکا اٹھتا اور شام کو پیٹ بھرا واپس آتا ہے کہ خون  
 توکل سے بلا کسب کم سیر ہوتا ہے (حق تعالیٰ کے نور سے قلب  
 کو منور بنا اور اسی لئے جناب سول الشریعہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہے کہ مومن کی فراست سے درد کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے  
 اسے فاسق و مومن سے اور اپنے معاشی کی گندگی میں اٹھتا ہوا  
 اسکے پاس مت آ کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے اس حالت  
 کو دیکھتا ہے جس میں تو طوط ہے وہ دیکھتا ہے تیرے شرک کو تیرے  
 نفاق کو وہ دیکھتا ہے تیری اس حالت کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے  
 چھپی ہوئی ہے دیکھتا ہے تیری فضیحت کن اور ہتک الیٰ ہر اعمال  
 کو جو شخص اہل فلاح کو دیکھتا نہیں وہ فلاح نہیں پاتا تو ہوا ہوس  
 ہے اور تیرا میل جول بھی ہوا ہوسوں کیساتھ ہے کسی شخص نے شیخ  
 رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ یہ اندھا پن کتنا ہے کہ تو اپنے جو ابدی واجب  
 تک کہ تو کسی طبیع کے ہاتھ نہ پڑے اور اسکی چوکھٹ کو تکلیف نہ بنائے  
 کہ اس کے متعلق اچھے گمان رکھے اور اپنے قلب سے اس کیلئے ہمت  
 کو نکال پھینکے اپنے بال بچوں کو لیکر اس کے دروازہ پر جا بیٹھے  
 اور اس کی دوا کی تلخی پر صبر کرے پس اس وقت تیری آنکھوں سے  
 اندھا پن جاتا رہیگا۔ اللہ عزوجل کے لئے ذلت اختیار کر،  
 اور اپنی ساری حاجتیں اسی پر پیش کر کوئی عمل اپنے نفس کیلئے  
 مت کر۔ اس سے ملاقات کرا فلاس کے قد پر مخلوق کے  
 دروازوں کو بند کر دے اور اپنے اور خدا کے درمیان دروازہ  
 کھول لے، اپنے گناہوں کا مقرر ہو اپنی تقصیر کی اس کے حضور میں  
 کرا اور یقینی کہ کہ کوئی مضرت پہنچا نہ والا نہیں کوئی نفع دینے والا نہیں  
 کوئی عطا کرنا والا نہیں اور کوئی روکنے والا نہیں مگر وہی اللہ

صیتوں و  
 اور اس پر  
 اور بیکار تو  
 ب تو نے  
 بیکار، مدعی  
 راہ کیا ہے؟  
 زنا، اور  
 اور یہ بھی  
 کہ کوئی تو  
 نا بغیر  
 سی چیز کے  
 کو واپس  
 و اور  
 رت بخشی  
 تو تیرے  
 یہ کہ اسے  
 اور دنا  
 موم ہو کہ  
 غایرے  
 سے اس  
 ب تو  
 عمل او  
 میرے  
 خدا



فَيُخَيِّرُ يَزُولُ عَلَى عَيْنِ قَلْبِكَ وَخُجِرَ الْبَصَرُ  
وَالْبَصِيرَةُ يَأْخُذُ لَمْ لَيْسَ الشَّانُ فِي خُشُوعَةٍ  
نِيَابِكَ وَمَا كَوْنُكَ بِالشَّانِ فِي زُهْدِ قَلْبِكَ  
أَوَّلُ مَا يَلْبَسُ الصَّادِقُ فِي لُبِّهِ الصُّوفُ عَلَى  
بَاطِنِهِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى ظَاهِرِهِ فَيَلْبَسُ سُرَّةَ  
ثُمَّ قَلْبِهِ ثُمَّ نَفْسَهُ ثُمَّ جَوَارِحَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ  
كُلُّهُ مُتَخَشِّنًا جَاءَتْ يَدُ الرَّافَةِ وَالْحَمَةِ وَالْيَمَنِ  
فَعَلَّتْ عَلَيْهِ تَعْيِيْدًا عَلَى هَذَا الْمَهَابِ  
يَجْلَمُ عَنْهُ نِيَابُ السَّوَادِ وَيَقْلَعُ إِلَى نِيَابِ  
النَّفَرِ ثُمَّ يَنْبِذُ النِّقْمَةَ إِلَى التَّعْتَرِ وَالْبَقْصَةَ  
إِلَى الْفَرَحَةِ وَالْحَوْنَ إِلَى الْأَمْنِ وَالْبُعْدَ إِلَى  
الْقُرْبِ وَالْفَقْرَ إِلَى الْغِنَى يَأْخُذُ  
تَنَازُلِ الْأَقْسَامِ بِيَدِ الرَّهْطِ لَا يَبِيدُ الرَّغْبَةَ  
لَيْسَ مِنْ يَأْخُذُ كُلُّ وَبَيْتٍ كَمَنْ يَأْكُلُ وَيَصْحَكُ  
كُلُّ الْأَقْسَامِ وَقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ  
فَاتَكَ تَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا إِذَا أَكَلْتَ مِنْ يَدِ  
الطَّيِّبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَنْ تَأْكُلَ وَحْدَكَ  
مَا لَا تَعْلَمُ أَسْأَلُ مَا أَقْسَى قُلُوبِكُمْ الْأَمَانَةَ  
قَدْ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِكُمْ أَلَرَّحْمَةً قَدْ ذَهَبَ  
فِي مَا بَيْنَكُمْ أَحْكَامُ الشَّرْعِ أَمَانَةُ عِنْدَكُمْ  
وَقَدْ تَرَكْتُمُوهَا وَخُتَمْتُمْ فِيهَا وَيَحَاكُ  
إِنْ لَمْ تُخْرِجُوا الْأَمَانَةَ وَالْأَعْنَ قَرِيبٍ  
يَنْزِلُ الْمَاءُ إِلَى عَيْنِكَ وَلَسْتُ فِي يَدِكَ  
وَرَجْلِكَ وَيُعَلِّقُ الْحَقُّ عَنْ وَجَلٍ بَابُ  
رَحْمَتِهِ عَنْكَ

پس اس وقت تیرے قلب کی آنکھ کا اندھا پن زائل ہو جائیگا اور  
ظاہری و باطنی بنیائی حرکت کرنے لگے گی صاحبزادہ کھر درے  
اور موٹے کپڑے پہنے اور دکھا سوکھا کھانا کھانے میں شان نہیں  
ہے شان تیرے قلب کے زہد اختیار کر نہیں ہے۔ لباس میں سچا  
شخص سب سے پہلے اپنے باطن پر صوف پہنتا ہے اس کے بعد  
اسکا اثر ظاہر تک پہنچتا ہے پس اسکا باطن صوف پہنتا ہے  
پھر اسکا قلب اس کے بعد اسکا نفس اور اس کے بعد اس کے  
اعضا یہاں تک کہ وہ سرتاپا کھر در (کثیف الہیتہ) بنجاتا ہے تب  
شفقت رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا اور اس مصیبت زدہ کجالت  
میں تبدیلی پیدا کرتا ہے کہ اسکے بدن سے سیاہ کپڑے اُتار تا اور  
خوشی کے کپڑے پہنا دیتا ہے تکلیف کو راحت سے ناگواری کو  
فرحت سے خوف کو امن سے بُرد کو قرب سے اور فقر کو تو کھری سے  
بدلتا ہے صاحبزادہ طرح طرح کی غذائیں کھا مگر زہد کے ہاتھ سے  
نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے، جو شخص کھاتا اور دتا ہے وہ اسکی برابر  
نہیں ہو سکتا جو کھاتا اور نہنتا ہے (پس کھانیں مگر چہ دونوں برابر  
ہیں مگر دنیا دار کے کھانیکا انجام رونا ہے اور زاہد کے کھانے کا  
انجام ہنسنا) انواع واقسام کے کھانے کھا مگر درغائیک تیرا قلب حق تعالیٰ  
کے ساتھ ہو پس تو کھانے کے شر سے محفوظ رہیگا اگر تو طیب کے ہاتھ  
سے کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تنہا ایسی چیز کھائے جسکی تجھ کو  
اصلیت معلوم نہیں تمہارے دل کس درجہ سخت ہو گئے؟ تم سے  
امانت کا مضمون جاتا رہا تمہارے درمیان رحمت و شفقت اٹھ گئی  
شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے جن کو تم نے چھو دیا اور  
جنہیں (بدعتیں ایجاد کر کے) تم نے خیانت کی۔ تجھ پر افسوس اگر تو امانت  
کی حفاظت ضروری نہ سمجھے گا تو عنقریب تیری آنکھ میں پانی اُتر آئے گا  
تیرے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھکریاں اور بیڑیاں ہونگی حق تعالیٰ

وَيَتَّقِي فِي قُلُوبٍ خَلَقَهُ الْقِسَاوَةَ عَلَيْكَ وَ  
يَمْنَعُهُمْ عَنْ عَطَائِكَ ۖ احْفَظُوا أَرْوَاسَكُمْ  
مَعَ رِسْمِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْذَرُوا مِنْهُ ۖ فَإِنَّ  
أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ يَأْخُذُكُمْ مِنْ قَامِنِكُمْ  
مِنْ عَافِيَتِكُمْ مِنْ أَشْرِكُمْ مِنْ بَطْنِكُمْ خَائِفًا  
مِنْهُ ۖ كَهُوَ إِلَهُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ  
احْفَظُوا أَنْعَمَ بِالشُّكْرِ قَابِلُوا أَمْرًا وَهَيْبَةً  
بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ۖ قَابِلُوا الْعُسْرَ بِالصَّبْرِ  
وَالْيُسْرَ بِالشُّكْرِ ۖ هَكَذَا كَانَ مَنْ تَقَدَّمَ مَعَكُمْ  
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ يَشْكُرُونَ  
عَلَى النِّعَمِ وَيَصْبِرُونَ عَلَى النِّقَمِ فَوُتُوا مِنْ  
مَوَائِدِ مَعَاصِيهِمْ وَكُلُوا مِنْ مَوَائِدِ طَاعَتِهِ  
وَاحْفَظُوا أَحَدُودَهُ ۖ إِذَا جَاءَكُمْ الْعُسْرُ فَوُتُوا مِنْ  
ذُنُوبِكُمْ وَنَاقِشُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ إِذْ كَرُوا الْمَوْتَ وَمَا  
وَرَاءَهُ وَإِذْ كَرُوا الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَسَابَهُ  
وَنَظَرَ إِلَيْهِ إِلَيْكُمْ ۖ تَنَبَّهُوا إِلَى مَتْنِ هَذَا  
النُّوْمِ إِلَى مَتْنِ هَذَا الْجَهْلِ ۖ وَالْتَرَدُوا فِي  
الْبَاطِلِ وَانْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ الْهَوَايِ وَالْعَادَةِ لِمَ  
تَنَازَلُوا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَتَابَعَةِ  
شَرِّهِ الْعِبَادَةِ تَزُولُ الْعَادَةُ لِمَ تَنَازَلُوا  
بِأَدَابِ نَفْسِ الْإِنِّ وَكَلَامِ التَّوْبَةِ يَا غُلَامُ لَا  
تَخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعَمَى مَعَ الْجَهْلِ مَعَ الْغَفْلَةِ  
وَالنُّوْمِ خَاطِمُكُمْ بِالْبَصِيرَةِ وَالْعِلْمِ وَالْيَقَظَةِ

اپنی رحمت کا دروازہ تجھ سے بند کر لیا اپنی مخلوق کے دلوں میں  
تیرے ساتھ سخت دلی کارناؤں ڈال دیا اور ان کو تجھ پر عطا و بخشش  
کرنے سے روک دیا اپنے سرور کی اپنے رب عزوجل کیساتھ حفاظت  
کرو کہ بجز اس کے کسی کے سامنے نہ جھکنے پائیں، اس سے ڈرتے  
رہو کہ اس کی بکھر سکتی دردناک ہے تم کو پکڑ لیا تمہاری جائے امن  
سے تمہاری حافیت سے تمہارے متکبر کو اور تمہارے اترانے  
والے مغرور کو۔ ڈرو اس سے کہ وہ معبود ہے آسمان کا اور معبود  
زمین کا، اس کی نعمتوں کو شکر گزاری کیساتھ محفوظ رکھو اس کے حکم  
اور ممانعت کا سننے اور ماننے کیساتھ استقبال کرو تنگ حالی کا مٹا  
کر دوسرے اور خوشحالی کا شکر سے، یہی حال تھا تم سے پہلے  
گذر جانے والے نبیوں پیغمبروں اور نیک بندوں کہ شکر کرتے تھے  
نعمتوں پر اور صبر کرتے تھے مصیبتوں پر کھڑے ہو جاؤ اس کی مصیبتوں  
کے دسترخوانوں سے کھاؤ اس کی اطاعت کے دسترخوانوں سے اس کی  
قائم کی ہوئی حدود کی حفاظت کرو۔ جب خوشحالی تمہارے حال  
حال ہو تو اس کا شکر کرو اور جب تنگی آدے تو توبہ کرو اپنے گناہوں  
سے اور جھگڑا کرو اپنے نفسوں سے (کہ وہی اس کا سبب ہوئے ہیں)  
کیونکہ حق جل شانہ بندوں پر ظلم کرنا پسند نہیں ہے۔ یاد کرو مرنے کو اور  
اس کے بعد آنیوالے معاملات کو اور یاد کرو رب عزوجل کو اور اس کے  
حساب اپنی طرف دیکھتے رہنے کو۔ جاگ اٹھو کبتک سیگی یہ نیند  
کبتک سیگی یہ جہالت اور باطل میں متردد رہنا اور نفس خواہش کی  
پاسداری اور کیوں کی عادت، حق تعالیٰ کی عبادت اور اس کی  
شریعت کی متابعت سے ادب کیوں کیوں کی عادت کا چھوڑنا  
عبادت ہے، ادب پیکر قرآن اور کلام رسالت کے ادب سے  
صاحبزادہ۔ آندھیں جہالت اور غفلت و خواب کیساتھ لوگوں  
سے میل جول مت رکھو بلکہ بصیرت اور علم بیداری کیساتھ ان سے

جائے گاد  
ہ کھڑے  
س شان نہیں  
س میں سچا  
س کے بعد  
پہننا ہے  
بعد اس کے  
تا ہے تب  
ن زدہ کجالت  
تا رتا اور  
نا گواہی کو  
ن گری سے  
کے ہاتھ سے  
وہ اس کی برابر  
د دونوں برابر  
کے کھانے کا  
بق حق تعالیٰ  
تربیب کے ہاتھ  
جسکی تجھ کو  
تم سے  
وقت اٹھ گئی  
چھوڑ دیا اور  
اگر تو امانت  
نی اتر آئیگا  
حق تعالیٰ

فَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا تَحْمِلُهُ فَاتَّبِعْهُ ۖ وَإِذَا  
 رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَا يَسُوءُكَ فَاجْتَنِبْهُ ۖ وَسِوَا ذَلِكَ  
 أَنْتُمْ فِي عَقْدَةٍ مُّحْكَمَةٍ ۖ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ  
 عَنكَمُ بِالْقُطْبَةِ لَهُ ۖ عَلَيْكُمْ يَلْزَمُ الْمَسَاجِدُ  
 وَكَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَإِنَّهُ قَالَ تَوَكَّلْ مِنَ السَّمَاءِ نَارًا الْمَاجِئَاتِ  
 إِلَّا أَهْلَ الْمَسَاجِدِ إِذَا تَوَاسَيْتُمْ فِي الْمَلَائِكَةِ  
 انْقَطَعَتْ صَلَاتُكُمْ بِالْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ ۖ وَلِهَذَا  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا  
 يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا كَانَ سَاجِدًا ۖ  
 وَنَحْيَكَ ۖ كَمْ تَتَأَوَّلُ وَتَتَرَفَّعُ مِنَ الْعَمَلِ  
 غَادِرٌ نَبْتِنَا إِذَا رَكِبْنَا الْعَرَبِيَّةَ ۖ وَتَعَلَّقْنَا  
 بِالْإِجْمَاعِ ۖ وَالْخُلُصَانِ فِي أَعْمَالِنَا مُخْلِصَانِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ إِذَا تَأَوَّلْنَا وَتَرَفَّعْنَا  
 الْعَرَبِيَّةَ ذَهَبَتْ وَذَهَبَ أَهْلُهَا ۖ هَذَا زَمَانُ  
 الرَّحْمَنِ لَا زَمَانَ الْعَرَبِ ۖ هَذَا زَمَانُ  
 الرِّبَا وَالرِّفَاقِ وَاحْذِلَا مَوَالِي بَعْدَ الْحَقِّ ۖ  
 قَدْ كَثُرَ مَنْ يُصَلِّي وَيَصُومُ وَيَحُجُّ وَيُزَكِّي  
 وَيَعْمَلُ أَفْعَالِ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ ۖ لَا لِلْخَلْقِ  
 فَقَدْ صَارَ مَعْظَمُ هَذِهِ الْعَالَمِ خَلْقًا فِي خَلْقٍ  
 يَلَاخُلِقُ ۖ كُلُّكُمْ مَوْتٌ أَمْوَالُ أَحْيَاءٍ  
 التَّفَوُّسِ وَالْأَهْوَابَةِ ۖ طَالِبُونَ لِلدُّنْيَا ۖ  
 حَيَاةُ الْقَلْبِ بِالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ  
 وَالْقِيَامِ مَعَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ مِنْ حَيْثُ  
 الْمَعْنَى ۖ لِأَنَّ الصُّورَةَ لَا اِعْتِبَارَ لَهَا

بل جہل کہ جب ان کی طرف سے ایسی بات دیکھے جو تجھ کو ابھی معلوم ہو تو  
 اسکا اتباع کر اور جب ایسی بات دیکھے جو بری لگے تو اس سے خود بھی بچ  
 اور انکو بھی روک۔ تم حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے پوری غفلت میں  
 ہو اسکے لئے بیدار ہو جانے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور مسجدوں سے چمٹے  
 رہنے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کو  
 ضروری خیال کرو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر آسمان سے آگ نازل ہو  
 تو اس سے کوئی نجات نہ پائے بجز مسجد والوں کے جب تم کابل بنجاؤ  
 گے نماز کے بار میں تو منقطع ہو جائیں گے تمہارے تعلقات حق  
 تعالیٰ کیساتھ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ قرب جو بندہ کو اپنے رب سے حاصل ہوتا ہے  
 وہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو۔ افسوس تجھ پر تو مکتد  
 تاویلیں کرتا اور رخصتیں ڈھونڈتا ہے؛ تاویل کرنیوالا بد عہد  
 دباغی ہے اے کاش جبکہ ہم اہل عزیمت اختیار کریں اور جماع  
 امت کیساتھ وابستہ رہیں اور اپنے اعمال میں اخلاص کریں تب  
 ہی حق تعالیٰ سے نجات پا جائیں پھر کیا پوچھنا اسماءت کا جبکہ  
 ہم تاویلیں کرنے لگیں اور رخصت ڈھونڈھنے لگیں۔ عزیمت  
 جاتی رہی اور اس کے اہل بھی جاتے رہے یہ زمانہ رخصتوں کا رہ  
 گیا نہ کہ عزیمتوں کا یہ زمانہ تو ریادہ نفاق کا اور ناحق دوسروں کے  
 اموال لینے کا رہ گیا ہے کثرت کیساتھ وہ لوگ ہیں جو نماز، روزہ  
 حج زکوٰۃ اور جو کچھ بھی نیک کام کرتے ہیں وہ مخلوق کے لئے کرتے ہیں  
 خالق کے لئے نہیں۔ اس دنیا کا بڑا حصہ مخلوق ہی مخلوق بن گیا بلا  
 خالق کے (کہ کسی عمل میں بھی اکثروں کے اخلاص نہیں) تم سب مردہ  
 دل ہو۔ زندہ نفس ہو زندہ خواہش والے ہو اور طالب دنیا ہو قلب  
 کی زندگی اس میں ہے کہ مخلوق (کے خیال) سے نکل جائے اور حق  
 تعالیٰ کیساتھ قائم ہو معنی کے اعتبار سے نہ کہ صورت کے اعتبار سے

فِي هَذَا  
 الْحَقِّ  
 الصَّابِرِ  
 بِكَافِهِ  
 مَعَهُ  
 تَمَرِّدَ  
 فِي كَيْدِ  
 الْتَقَا  
 فَاشْتَب  
 شَيْطَانِ  
 قِيَامِ  
 وَجَلَّ  
 بِالْإِلَهِ  
 وَأَنَّ  
 كَلَامَ  
 الْأُمَمِ  
 وَهَذَا  
 لِلْخَلْقِ  
 يَقَا  
 مَعَ

فِي هَذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ بِإِمْتِنَانٍ أَمْرٌ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْإِنْتِهَاءُ عَنْ قَهْطِهِ: وَ  
 الْقَضَائِمُ عَلَى بَلَايَاهُ وَاقْضِيَّتِهِ وَقَدْ ارْتَدَّ  
 يَا غُلَامُ سَلِّمْ إِلَيْهِ فِي مَقْدُورٍ لَدَيْهِ ثُمَّ قُمْ  
 مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَلَا مَرِيضٌ حَاجٌّ إِلَى آسَاسٍ: وَ  
 تَحْمِيْنًا وَدَائِمًا عَلَى ذَلِكَ فِي كُلِّ الْأَوَاقِطِ: وَ  
 فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ: وَبِحُكِّكَ تَفَكُّرًا فِي أَمْرِكَ: وَ  
 التَّفَكُّرُ مِنْ أَمْرِ الْقَلْبِ فَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ حَسَنَةً  
 فَاشْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى: وَإِذَا رَأَيْتَ لَكَ سَيِّئَةً  
 فَتُبَّ مِنْهَا بِهَذِهِ التَّفَكُّرِ بِحَيَاةِ نَفْسِكَ: وَبِمَوْتِ  
 شَيْطَانِكَ وَلِلْهَذَا أَقْبَلُ تَفَكُّرًا سَاعَةً حَيَاتِي مِنْ  
 قِيَامِ لَيْلَةٍ يَا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ أَشْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ  
 وَجَلَّ: فَإِنَّهُ قَدْ قَنَعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ  
 بِالْإِصْنَاءَةِ إِلَى عَمَلٍ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْكُمْ أَلَمْ يَجِدْ  
 وَأَنْتُمْ أَلَا وَتَوْنُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُعْتَمِدًا  
 كَلَّا صَحِيحٌ مِثْلُهُ: أَنْتُمْ الْأُمَرَاءُ: وَعَلَيْكُمْ مِنَ  
 الْأَمْرِ الرَّعِيَّةُ: مَا دُمْتَ قَائِدًا فِي بَيْتِ نَفْسِكَ  
 وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ: لَا تَصِفْ مَا دُمْتَ مُنَازِعًا  
 لِلْحَقِّ فِيمَا فِي آيَاتِهِمْ مُسْتَحْبِلًا لِمَا فِي آيَاتِكَ وَ  
 يَقَافِكَ لَا صِحَّةَ لَكَ: مَا دُمْتَ وَائْتِاقًا بِقَلْبِكَ  
 مَعَ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا صِحَّةَ لَكَ: وَ  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ: وَ  
 آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
 الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
 عَذَابَ النَّارِ

کیونکہ یہاں صورت کا اعتبار نہیں قلب کی زندگی حق تعالیٰ کے  
 حکم کی تعمیل کرنے اور اس کی ممانعت سے باز رہنے اور اس کی  
 ڈالی ہوئی مصیبتوں اور قصاص و قدر پر صبر کرنے سے ہے۔  
 صاحبزادہ۔ مقدرات الہیہ میں اپنے آپکو اسکے حوالہ کر پھر  
 اس پر حمارہ کیونکہ ہر امر کو ضرورت ہے بنیاد کی اور اسکے بعد  
 تعمیر کی پس رضا و تسلیم بمنزلہ بنیاد کے ہے اور حق تعالیٰ کی یاد  
 پر بقا قیام بمنزلہ (تعمیر کے) اس پر جملہ اوقات میں مداومت رکھ  
 رات میں بھی اور دن میں بھی انوس ہے تجھ پر اپنے معاملہ میں فکر کر  
 اور فکر کرنا قلب کا کام ہے پس جب اپنے لئے کوئی خوبی دیکھے تو اللہ تعالیٰ  
 کا شکر کر اور جب کوئی بد حالی دیکھے تو اس کو توہر کر۔ اسی فکر سے تیرا  
 دین زندہ بنے گا اور شیطان مُردہ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک  
 ساعت کا تفکر شب بیداری سے بہتر ہے اے اُمّت محمد اللہ  
 عز وجل کا حکم کر کہ اسے تم سے پہلے گزر جائیو اے لوگوئی نسبت  
 تمہارے تھوڑے سے عمل پر اکتفا فرمایا تم (دنیا میں) وجود کے اعتبار سے  
 سب کے بعد ہو اور (مرتبہ کے اعتبار سے) اول ہو گے قیامت کے دن  
 جو شخص تم میں تندرست ہے، تو اس جیسا کوئی تندرست نہیں تم سرد  
 ہو اور تمہارا کھو اساری اُمّتیں رعیت ہیں، جب تک تم اپنے نفس اپنی  
 خواہش اور اپنی طبیعت کے گھر میں بیٹھا ہے گا تندرست نہ  
 بنے گا جب تک تم مخلوق سے جھگڑتا اور اس مال و متاع میں جو  
 ان کے پاس ہے رغبت والا اور اپنی ریا و دفاق سے اسکے حصول کا  
 خواہاں ہوگا تو تیرے لئے تندرستی نہیں اور جب تک تم دنیا میں غبت کھنے  
 والا ہو گیگا تیرے لئے تندرستی نہیں اور جب تک تم حق تعالیٰ کے ماسوا پر  
 دل سے اعتماد رکھو گے تو تیرے لئے تندرستی نہیں۔ اے میرے اشریکو  
 صحت عطا فرما اپنے ساتھ رکھ کر اور دے ہو کو دنیا میں بھی بھلائی  
 اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہو کو دوزخ کے عذاب سے۔

## الْمَجْلِسُ الثَّلَاثُ

قَالَ فِي اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ تَمُوتُ بَكَرَةً بِأَلَدٍ دَسْرَ الْمَعْمُورِ  
ثَامِرُ سُؤَالِ سَنَةِ تَمَسُّ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
أَيُّهَا الْفَقِيرُ لَا تَمَنَّ الْغِنَى فَلَعَلَّهُ سَبَبُ  
هَلَاكِكَ ۚ وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَرِيضُ ۚ لَا تَمَنَّ  
الْعَافِيَةَ ۚ فَلَعَلَّهَا سَبَبُ هَلَاكِكَ ۚ كُنْ  
عَاقِلًا ۚ احْفَظْ ثَمَرَكَ ۚ يَحْمَدُ أَمْرًا ۚ اِقْتَمِ  
هَذِهِ الْقَدْرَ الَّذِي مَعَكَ ۚ وَلَا تَطْلُبْ زِيَادَةً  
عَلَيْهِ كُلِّ مَا يُطِيقُكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ سُؤَالُكَ  
فَيَكُونُ كَذِبًا وَبَعْضُهُ ۚ قَدْ جَرَبْتُ هَذَا ۚ إِلَّا أَنْ  
يَوْمَ الْعَبْدِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ بِالسُّؤَالِ ۚ فَإِذَا أَمَرَ  
بِالسُّؤَالِ بَوْرَكَ لَهُ ۚ فَيَمَاسَاكُ وَأَرْبَعِينَ الْفَقْدَانُ  
هَنَةً ۚ وَيَكُنْ أَكْثَرُ سُؤَالِكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ وَالْعَافَا  
الدَّائِمَةُ فِي لَدُنِّيَا وَالْآخِرَةُ ۚ ائْتَمِرْ هَذَا فَحَسْبُكَ لَا  
تَتَجَبَّرْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَلَا تَتَجَبَّرْ ۚ فَإِنَّهُ  
يَقْضِيكَ ۚ لَا تَتَجَبَّرْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلِيفَتِهِ  
بِسَبَابِكَ وَمَوَاتِكَ وَمَالِكَ ۚ فَإِنَّهُ يَبْطِشُ بِكَ وَ  
يَأْخُذُكَ أَخَذَ مَنْ أَخَذَكَ فَإِنْ أَخَذَكَ الْيَمُّ  
شَدِيدٌ ۚ وَيُحْكِمُ لِسَانَكَ مُسْلِمًا ۚ أَمَّا قَلْبُكَ فَلَا  
تَوَلِّكَ مُسْلِمًا ۚ أَمَّا فَعْلُكَ فَلَا ۚ أَنْتَ فِي جَلْوَتِكَ  
مُسْلِمًا ۚ أَمَّا فِي خَلْوَتِكَ فَلَا ۚ أَمَّا تَعْلَمُ أَنَّكَ  
إِذَا أَصْلَبْتَ وَصُمْتَ وَقَعَلْتَ بِجَمِيعِ أَعْمَالِ الْخَيْرِ  
إِنْ لَمْ تُرِدْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ وَجَهَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَأَنْتَ مُنَافِقٌ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ

## تیسری مجلس

(وقت صبح - یوم جمعہ - ۸ شوال ۱۲۵۵ھ ہجری شمسی)

اے فقیر تو غنی بننے کی تمنائے کہ کیا عجیب ہے کہ وہ تیری بربادی  
کا سبب ہو اور اے مبتلائے مرض تو تندرستی کی آرزو مت کر شاید  
وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ صاحب عقل بن۔ اپنے غم کو محفوظ  
رکھ تیرا انجام محفوظ ہوگا۔ قناعت کر اسی پر جو تجھ کو حاصل ہے اور اس  
پر زیادتی کا خواہاں مت ہو جو چیز تجھ کو حق تعالیٰ تیرے مانگنے پر  
دیگا وہ مکرر ہوگی میں اسکو آرزو نہ کیا ہوں۔ البتہ اگر بندہ کو قلب کے  
اعتبار سے مانگنے کا حکم کیا جائے (تو سوال میں مضائقہ نہیں)  
کہ حکم کے وقت جو مانگے گا اسیں برکت دی جائیگی اور گندگیاں  
اس سے دور کر دی جائیں گی اور مناسب ہے کہ عفو جرائم و عافیت  
دارین اور دین و دنیا و آخرت میں دائمی معافی تیرا سوال اکثر  
ہے فقط اسی سوال پر قناعت کر۔ اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو  
انتخاب کر دکھ اپنی طرف سے تخصیص کر کے وہ شے مانگے جو حق تعالیٰ  
نے از خود تیرے لئے انتخاب نہیں کی، اور تکبر مت بن ورنہ تیرے  
تجھ کو توڑ دیگا۔ اپنی جوانی اور اپنی قوت اور اپنے مال کے  
گھمنے میں اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوق پر تکبر مت کر ورنہ وہ تجھ  
کو گرفتار کرے گا اور پکڑے گا ان کا سا پکڑنا جن کو پہلے پکڑ چکا ہے  
پس اسکی پکڑ سخت دردناک ہے تجھ پر افسوس کہ تیری زبان تو  
مسلمان ہے مگر قلب مسلمان نہیں تیرا قول مسلمان ہے مگر فعل مسلمان نہیں  
تو اپنی جلوت میں مسلمان ہے مگر خلوت میں مسلمان نہیں۔ کیا تجھے معلوم  
نہیں کہ جب تو نماز پڑھے گا روزہ بھی رکھے گا اور سارے نیک  
کام کریگا مگر ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود نہ  
سمجھے گا تو تو منافق ہے اور اللہ عزوجل سے دور ہے

تُبِ الْأَنَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعِ أَفْئَالِكَ  
وَأَتَوَالِكَ وَمَقَامِكَ اللَّهُ نَبِيَّ الْقَوْمِ لَيْسَ  
فِي أَعْمَالِهِمْ مَتَاقٌ لَهُمْ أَنْفَارُ زَوْنٌ لَهُمُ الْمُؤَقِّنُونَ  
الْمُؤَحِّدُونَ الْمُخْلِصُونَ الصَّابِرُونَ عَلَى بَلَاءِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقَانَةِ الشَّاكِرُونَ عَلَى نِعْمَائِهِ وَكَرَامَتِهِ  
يَذْكُرُونَهُ بِالسُّبُحَاتِ ثُمَّ يَقُولُونَ بِحَمْدِهِ ثُمَّ يَسْتَرْجِعُونَ  
إِذَا جَاءَهُمْ إِلَّا ذَايَا مِنَ الْخَلْقِ يَتَّبِعُونَهُمْ فِي دُجُوبِهِمْ  
مُؤَكَّدًا لِلَّهِ شَيْءًا عِنْدَهُمْ مَعْرُوضُونَ بِجَهَنَّمَ مَنْ فِي  
الْأَرْضِ عِنْدَهُمْ مَوْتٌ أَعْجَزِي مَوْضِعًا فَتُفْرَأُ الْحَبَّةُ  
بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ كَمَا تَحْتَ خَوَابِ النَّارِ بِالْإِضَافَةِ  
إِلَيْهِمْ وَمَعْدُودَةٌ لَا أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا سَاكِرُونَ  
فِيهَا تَتَّخِذُ رَحْمَتُهُمْ فَتَصِيرُ رَحْمَةً وَاحِدَةً  
كَأَنَّمَا مَعَ اللَّهِ نَبِيًّا وَأَهْلِيهَا ثُمَّ صَارُوا مَعَ الْآخِرِي  
وَأَهْلِيهَا ثُمَّ صَارُوا مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَالتَّحْقُوقُ  
بِهِ بِالْمُجِيبِينَ لَهُ بِسَارُوا مَعَهُ يَقُولُونَ لَهُمْ حَتَّى  
وَصَلُّوا إِلَيْهِ وَحَصَلُوا الرَّفِيقِ قَبْلَ الظَّاهِرِي  
فَتَقَرُّوُا الْبَابَ بَيْنَهُمْ وَسَيِّئَةً يَذْكُرُهُمْ تَارَةً أَوْ  
يَذْكُرُونَهُ حَتَّى حَقَّ الدِّكْرُ عَنْهُمْ أَوْ زَارَهُمْ  
فَقَدْ هُمْ مَعَ غَيْرِهِ وَوَجُودُهُمْ بِهِ سَمِعُوا قَوْلَهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فَادْكُرُونِي أَدْكُرْكُمْ وَأَشْكُرُوا لِي  
وَلَا تَكْفُرُونِي فَلَا زِمُوا الدِّكْرَ لَهُ بِطَمَعًا فِي  
ذِكْرِهِ لَهُمْ سَمِعُوا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ مَا  
تَكَلَّمَ بِهِ أَنَا جَلِيسٌ مِنْ ذِكْرِي فَهَجَرُوا  
فَجَالَسَ الْخَلْقَ وَقَبِلُوا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَحْصَلَ  
لَهُمُ الْمَجَالَسَةُ لَهُ يَا قَوْمُ

اب اللہ کی جناب میں اپنے تمام افعال و اقوال اور محسوس مقاصد سے  
توبہ کر فلاح پانوالے وہی لوگ ہیں جن کے اعمال میں (مخلوق کی خواہش)  
نہ ہو وہی لوگ صاحب یقین ہیں اہل توحید ہیں مخلص ہیں اللہ کی دلی  
ہوئی مصیبت و آفات پر صبر کرنے والے ہیں انکی نعمتوں اور عطا  
پر شکر کرنے والے ہیں اسکا ذکر کرتے رہتے ہیں اپنی زبانوں سے  
اپنے قلوب سے اور اسکے بعد اپنے باطن سے جب مخلوق کی طرف سے ان  
کو ایذا میں پہنچتی ہیں تو انکے رویہ وہ ہنستے ہیں پادشاہان انکے  
نزدیک معزول و بے اختیار ہیں اور زمین میں جو کچھ مخلوق آباد ہے  
انکے نزدیک سب مردہ ہیں عاجز ہیں بیمار ہیں اور محتاج ہیں۔ ان کے  
اعتبار سے جنت گو یا دیران ہے (کہ اسکی تمنا نہیں) و درخ ان  
کے اعتبار سے گویا بجلی ہوئی ہے (کہ انکے خوف سے) واسطہ نہیں نہ  
زمین ہے نہ آسمان اور اس میں کوئی باشندہ۔ انکی جہتیں متحد ہو کر صرف  
ایک جہت رہ جاتی ہے اول وہ دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر  
آخرت اور اہل آخرت کیساتھ ہو گئے اور اسکے بعد (اس سے بھی نظر ہٹ گئی  
اور) دنیا و آخرت کے یکساں تھے لاحق ہو گئے اللہ اور اس کے  
محبتیں کیساتھ چلے اسکی محبت میں اپنے قلوب سے یہاں تک کہ اس سے وہل  
ہو گئے اور رہتے چلنے سے پہلے رفیق کو حاصل کر لیا اپنے اور اسکے درمیان  
دروازہ کھول لیا کہ وہ انکو یاد فرماتا رہتا ہے جب تک کہ یہ انکو یاد کرتے  
رہتے ہیں یہاں تک کہ اس یادداشت نے انکے بوجھ اور گناہ اٹائے اتنا  
پھینکے غیر اللہ کیساتھ یہ مفقود ہیں اور حق تعالیٰ کیساتھ موجود۔ انھوں نے سنا  
حق تعالیٰ کا ارشاد کہ تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کرو تمکو اور میرا شکر کرو اور  
مناشکر مت بنو۔ پس انھوں نے اسی یاد کو لازم پکڑ لیا اس طبع میں کہ وہ  
انکو یاد فرمایا انھوں نے حق تعالیٰ کا قول منجملہ قوال کے سنا کہ میں اس کا  
ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے پس انھوں نے چھوڑ دیا مخلوق کی محبت  
کو اور ذکر حق پر اکتفا کیا کہ ان کو اسکی ہم نشینی حاصل ہو صاحبو

(مترجمہ)

ریا بادی

ست کر شاید

شر کو محض

بے اداس

ہے مانگنے پر

کہ وہ طلب کے

تہ نہیں

درگیاں

و عاقبت

ال اکثر

چیز کو

جو حق تھا

در نہ تھ

ل کے

وہ تجھ

بکا ہے

بان تو

نہیں

معلوما

یک

دنہ

لَا تَهْتَرِسُوا: أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ هَذَا الْعِلْمُ لَا  
يَنْفَعُكُمْ بِأَعْمَلٍ تَحْتَاجُونَ أَنْ تَعْمَلُوا بِهَذَا  
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ: وَهُوَ حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
تَعْمَلُونَ بِهِ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ: وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ  
حَتَّى تَقَعَ فِي أَيْدِيكُمْ ثَمَرَتُهُ يَا غُلَامُ عِلْمُكَ  
يُنَادِيكَ: أَنَا مُجْتَهِدٌ عَلَيْكَ إِنْ لَمْ تَعْمَلْ فِي بَدْوِ  
مُجْتَهِدٍ لَكَ إِنْ عَمِلْتَ فِي عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتَفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ  
فَإِنْ أَجَابَهُ وَلَا أَرْتَحِلْ: تَزُولُ بَرَكَتُهُ:  
وَيَتَفَقَّحُ مَحَنَّتُهُ: تَزُولُ شِفَاعَتُهُ لَكَ مِنْ مَوَلَا  
وَيَنْقُطُ دُخُولُهُ عَلَيْكَ فِي حَوَائِجِكَ: إِنْ تَحَلَّ  
لَكُمْ بِهِ بَقِي قُشُورًا: فَإِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ:  
لَا تَصَحُّ مَتَابَعَتُكَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: حَتَّى تَعْمَلَ بِمَا قَالَ: إِذَا عَمِلْتَ  
بِمَا أَمَرَكَ بِهِ اسْتَقْبَلَ قَلْبُكَ وَسِرُّكَ  
وَأَدْحَلَهُمَا عَلَى رَهْمَتِهِمَا عَزَّ وَجَلَّ عِلْمُكَ  
يُنَادِيكَ وَلَيْكَ لَا تَسْمَعُهُ: لَا تَنَّهُ لَا  
قَلْبُ لَكَ: اسْمَعُهُ بِأَذُنِ قَلْبِكَ وَسِرُّكَ  
وَأَقْبَلْ قَوْلَهُ: فَإِنَّكَ تَنْتَفِعُ بِهِ: أَلْعِلْمُ  
بِالْعَمَلِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْعَالِمِ الْمُنَزَّلِ لِلْعِلْمِ:  
إِذَا عَمِلْتَ هَذَا الْحُكْمَ الَّذِي هُوَ الْعِلْمُ الْأَوَّلُ  
نَبَعَتْ عَلَيْكَ عَيْنُ الْعِلْمِ الثَّانِي: يَصِيرُ  
عِنْدَ لَوْ عَيْنَانِ تَحْرِيَانِ: يُحْسِنُ قَلْبُهُ الْحُكْمَ  
وَالْعِلْمُ: الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ: حِينَئِذٍ يَجِبُ  
عَلَيْكَ زَكَاةُ ذَلِكَ:

یو اہوس مت بنو۔ تم لوگ سر تا پا ہوس ہو۔ یہ علم تم کو بغیر عمل  
کے مفید نہ ہوگا۔ تم حاجت مند ہو کہ عمل کرو کتاب اللہ پر جو حکم الہی  
ہے کہ نماز وغیرہ فرائض یومیہ پر روزانہ اور زکوٰۃ روزہ  
وغیرہ فرائض سالانہ پر ہر سال مدت العمر عمل کرتے رہو  
یہاں تک کہ اسکا پھل تمہارے ہاتھ آئے۔ صاحبزادہ تیرا  
علم تجھ کو پکار رہا ہے کہ میں تجھ پر حجت ہوں اگر تو نے مجھ پر عمل نہ  
کیا (کہ بے عملی کا مجرم بنانے کو سرکاری گواہ کلام دوں گا)  
اور تیرے لئے حجت ہوں اگر مجھ پر تو نے عمل کیا (کہ تیرا گواہ  
صفای بکر عالم باعمل ثابت کر دوں گا) جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ علم پکارا کرتا ہے عمل کو پس اگر  
عمل آجاتا ہے تو علم ٹھہرتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے علم کے چل جانے  
سے مراد یہ ہے کہ اسکی برکت چلی جاتی ہے اور محنت ہی محنت رہ جاتی  
ہے اپنے مولیٰ سے اسکا سفارش کرنا رخصت ہو جاتا ہے۔ اور  
تیری حاجتوں کے وقت اسکا تیرے پاس نہ رہتا ہو جاتا علم رخصت  
ہو جاتا ہے اسلئے کہ پوست ہی پوست رہ گیا کیونکہ علم کا مغز عمل ہے تیری  
متابعت جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صحیح نہیں جب تک  
اس شریعت پر عمل نہ کرے جبکہ اپنے تجھ کو حکم دیا ہے اور جب تو اپنے  
ارشاد پر عمل کریگا تو وہ تیرے قلب باطن کا استقبال کرینگے اور ان کو  
اپنے رب کے حضور میں پیش کرینگے تیرا عمل تجھ کو پکارتا ہے لیکن  
تو مستانہیں کیونکہ تیرے دل ہی نہیں اسکو من اپنے دل کے کان سے  
اپنے باطن کے کان سے اور اسکا کہنا مان کہ تو اس نفع پایہ گاہ علم  
جو عمل کیساتھ ہوگا تجھ کو مقرب بنایا علم کئے نازل فرمایا علم کا۔  
جب اس حکم پر عمل کریگا جو پہلا علم ہے تو دوسرے علم کا چشمہ تجھ پر جاری  
ہو جائیگا اور تجھے دو چشمے بہتے ہوئے حاصل ہونگے یعنی حکم و علم اور ظاہر و  
باطن جو تیرے قلب کو بھر دیں گے۔ اسوقت تجھ پر اس نعمت کی زکوٰۃ واجب



تَوَاسَىٰ بِهِ الْإِخْوَانُ وَالْعَرِيدُونَ زَكَاهُ  
 الْعِلْمُ نَشْرُودَ دَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَا غُلَامُ مَنْ صَبَرَ قَدْ رَاحَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ  
 كُلُّ بِكَسْبِكَ وَلَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ ۖ اِكْتَسَبَ  
 وَكُلُّ دَوَاسٍ مِنْهُ غَيْرُكَ ۖ اِكْتَسَبَ الْمُؤْمِنِينَ  
 الْهَبَاقُ الصِّدِّيقِينَ ۖ لَا حَظَّ الْحَرِّ فِيهِمْ إِلَّا  
 بِالْإِضَافَةِ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ يَتَمَتَّعُونَ  
 بِإِصْلَاحِ الرَّحْمَةِ إِلَى الْخَلْقِ ۖ يَطْلُبُونَ بِذَلِكَ  
 رِضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَبْلَتَهُ لَهُمْ يَسْمَعُوا  
 قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ النَّاسُ  
 عِيَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِبُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ بِأَنْ  
 لَا مَضَافَةَ إِلَى الْخَلْقِ مِنْهُمْ لَكُمْ عُنَى ۖ إِذَا  
 قُرِبَتْ قُلُوبُهُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُونَ  
 مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يُفْقِرُونَ غَيْرَهُ يَتَجَمَّعُ الْقُرْبُ  
 وَتَغْشَاهُمْ الْهَيْبَةُ ۖ وَتَقْبِلُهُمُ الْمَحَبَّةُ  
 عِنْدَ حُبِّهِمْ فَمِنْ بَيْنِ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ  
 لَا يَمِيلُونَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا ۖ لَهُمْ إِمَامٌ بِلَا  
 وَرَاءٍ ۖ يَخُذُ لَهُمُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ  
 وَأَنْوَاعُ الْمَخْلُوقَاتِ يَخُذُ لَهُمُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ  
 يُعَدُّ يَوْمَ الْفَضْلِ ۖ وَيُؤْتِيَهُمُ الْإِنْسُ ۖ مِنْ  
 طَعَامٍ فَضْلًا يَأْكُلُونَ ۖ وَمِنْ شَرَابٍ أَلْسَهُ  
 يَشْرَبُونَ ۖ عِنْدَهُمْ شَفَلٌ مِنْ سَمَاءٍ كَلَامُ  
 الْخَلْقِ ۖ فَهُمْ فِي وَادٍ وَالْخَلْقُ

ہوگی کہ اس سے بھائیوں اور مریدوں کی غم خواری کرے کیونکہ  
 علم کی زکوۃ اسکا پھیلانا اور مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔  
 صاحبزادہ۔ جس نے صبر کیا صاحب قدرت بنا۔ اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کا بھرپور اجر دیا جائیگا ان گنت  
 کھانپنے کے بجائے ذریعہ سے اور مت کھا اپنے دین کے ذریعہ سے کہ  
 دین کو بیچ کر معاش کما ناجرام ہے) کما اور کھا اور اس دو سڑوں  
 کی غم خواری بھی کر۔ مومنین کی کمائی صدیقین کے طبق ہیں (کہ جو  
 کماتے ہیں وہ صلحا کی نذر کرتے ہیں) ان کے درساں معاش تو صرف  
 فقراء و مساکین کی غرض سے ہیں۔ وہ مخلوق تک رحمت کے  
 پہنچانے کی آرزو میں رہتے اور اس سے حق تعالیٰ کی رضا اپنے  
 لئے اس کی محبت چاہتے ہیں۔ وہ سُن چکے ہیں جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی حق تعالیٰ کے عیال ہیں۔ اور  
 لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا پیارا اللہ کی عیال کو سب سے زیادہ  
 نفع پہنچانے والا شخص ہے۔ اولیاء اللہ مخلوق کے اعتبار سے گونگے  
 بہرے اندھے ہیں چونکہ اُن کے قلوب حق تعالیٰ سے قریب ہیں اُن  
 لئے وہ غیر کی بات سنتے نہیں غیر کو دیکھتے نہیں قرب ان کو متوال  
 بنائے رکھتا ہے ہیبت اُن پر چھائی رہتی ہے اور محبت انکو محبوب کے  
 پاس مقید رکھتی ہے پس وہ جلال و جمال کے درمیان رہتے ہیں کہ  
 نہ دائیں طرف جھکتے ہیں نہ بائیں طرف ان کے لئے صرف سامنے کا  
 رخ ہے جبکہ بچھا نہیں۔ ان کی خدمت میں لگے ہتے ہیں انسان  
 جنات اور فرشتے اور قسم قسم کی مخلوق۔ ان کا خادم ہے حکم اور علم  
 ان کو غذا پہنچاتا ہے فضل خداوندی اور سیراب کرتا ہے اُنس حق  
 وہ اس کے فضل کا کھانا کھاتے اور اس کے اُنس کا شربت  
 پیتے رہتے ہیں ان کے پاس ایسا شغل ہے جس نے مخلوق کی تپاں  
 سننے سے ان کو روک دیا ہے پس وہ ایک جنگل میں ہیں اور مخلوق

فِي وَادٍ يَأْمُرُونَ الْخَلْقَ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَيَنْهَوْنَ بِنَهْيِهِ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ أَنْوَارُ ثُلُثِ عَلَى الْحَقِيقَةِ  
سُغْلَمُ دُرِّ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
يَرْكَبُونَ حُجَّتَهُ عَلَيْهِمْ يُوقِعُونَ الْأَشْيَاءَ  
فِي مَوَاقِعَها يُعْطُونَ كُلَّ ذِي هَنْدٍ فَضْلًا  
لَا يَأْخُذُونَ حُقُوقَهُمْ وَلَا يَسْتَوْفُونَ  
لِقَوَّاسِهِمْ وَطِبَاءِهِمْ يُمِجُّونَ فِي اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَيُبْغِضُونَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّهُمْ  
لَهُ لَا لغيرِهِ فِيهِمْ نَصِيبٌ مَنْ تَمَرَّكَ هُ  
هَذَا أَفْقَدَ تَمَّتْ لَهُ الشَّجَبَةُ وَحَصَلَتْ لَهُ  
التَّجَاةُ وَالْفَلَاخُ وَيُحِبُّهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ  
وَالْمَلَائِكَةُ وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ يَا مُنَافِقُ  
يَا عَايِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ نَاسِيًا لِلْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ تَرِيدُ أَنْ يَفْقَرَ يَدُكَ هَذَا  
مَعَ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا كَرَامَةَ لَكَ وَلَا عِزَّازَةً  
أَسْلَمَ ثُمَّ رَبُّ ثُمَّ تَعَلَّمُوا وَعَمَلُوا وَأَخْلَصُوا  
وَالْأَفْلَاحُ هُدًى وَنَحَاكَ مَا يَمْنِي  
وَبَيْنَكَ عِدَاؤُهُ غَيْرَ آتِي أَقُولُ الْحَقُّ  
وَلَا أَحَابِيكَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
قَدْ تَرَكَيْتُ عَلَى خَشْوَةِ اللَّهِ كُلَّ الْمَشَايِخِ  
وَأَخْشَوْتِ الْعَرَبِيَّةَ وَالْفَقْرَ إِذَا ظَهَرَ مِنِّي  
إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ

دوسرے جنگل میں۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
نائب بن کر مخلوق کو احکامات خداوندی کا حکم دیتے اور منویات  
خداوندی کی ممانعت کرتے ہیں درحقیقت وارث دہی ہیں  
ان کا کام مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف لے چنا ہے (تبلیغ کر  
کر کے) لوگوں پر اللہ کی محبت قائم کرتے ہر چیز کو اسکے موقع پر  
رکھتے اور صاحب فضل کو اسکا فضل دیتے ہیں وہ دوسروں  
کے حقوق لیتے نہیں اور نہ اپنے حقوق جو کچھ وصول کرتے ہیں اپنے  
نفس اور طبیعت کے اقتضا سے نہیں کرتے وہ اللہ عزوجل ہی  
کے بارائیں محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے بارائیں بغض رکھتے  
ہیں وہ سرتاپا اللہ ہی کے ہیں غیر کا نہیں ذرا بھی حصہ نہیں جسکی  
یہ حالت تام ہوئی اسکی محبت کامل ہوئی اور نجات و فلاح حاصل  
ہوئی، اس سے محبت کرنے لگیں گے انسان و جنات و فرشتے  
اور زمین و آسمان۔ اے مخلوق اور اسباب کی پرستش کرنا الے اور  
حق تعالیٰ کو بھول جانا الے اور اے منافق تو چارستا ہے کہ یہ  
مرتبہ تیرے ہاتھ آجائے اور تیری یہی حالت (بے فکری و کسل و تو گری  
کی) ہے جو ایسے تیری کوئی حرمت اور عزت نہیں کہ بلا محبت  
کسب عطا کا مستحق ہو) گردن جھکا پھر توبہ کر اسکے بعد علم سیکھ  
عمل کر اور اخلاص پیدا کر اگر یہ نہ ہو تو کبھی ہدایت نہ پائیگا افسوس  
تجھ پر میرے اور تیرے درمیان کچھ عداوت نہیں ہے (کہ اسکی وجہ  
سے جھڑکتا ہوں) بجز اسکے کہ میں سچی بات کہتا ہوں (اور سچ  
بات تلخ معلوم ہوا کرتی ہے) اور اللہ کے دین کے متعلق تیرا لحاظ کام  
نہیں کہتا۔ بیشک میری تربیت مشائخ کے درشت کلام اور غربت  
و فقر کی درشتی پر ہوئی ہے (کہ بددینی دیکھ کر ضبط اللہ نصیحت  
کے وقت رو رعایت نہیں کر سکتا) جب میری طرف سے تجھ کو  
کوئی قول معلوم ہو تو اس کو اللہ عزوجل کی طرف سے سمجھ کر قبول

قَاتَهُ هُوَ الَّذِي أَنْطَقَنِي بِهِ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى  
فَادْخُلْ عُرْيَانًا عَنْكَ بِعُرْيَانًا عَنْ نَفْسِكَ وَ  
هُوَ الْوَالِدُ كَانَ لَكَ بَصِيرَةٌ لَكَ أَيْتَنِي أَيْضًا  
عُرْيَانًا وَلَكِنْ أَفْتِكَ فَهَمَّكَ الشَّقِيقُ بِمَا مَرَّ  
مُجْتَبِي وَالْإِسْفَاعُ عَرِيٌّ حَائِكِي كَيْسَ فِيهَا  
حَلَقِي وَلَا دُيَا وَلَا آخِرَةَ فَمَنْ يَتَوَبَّ عَلَى  
يَدَيَّ وَيَصْحَبْنِي وَيُحْسِنُ كَلِمَتَهُ فِي وَيَعْمَلُ  
بِمَا أَقُولُ بِهِ هَكَذَا أَيْ كُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيُرِيهِمْ الْحَقَّ عَرِيَّ وَجَلَّ  
بِكَلَامِهِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَيُرِيهِمْ بِحَدِيثِهِ الْحَقَّ  
هُوَ الْإِلَهَامُ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا تَهْمُ أَوْصِيَاءُ  
الْأَنْبِيَاءِ وَخَلْقًا وَهُمْ وَغُلَامَتُهُمُ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَلَّمَ  
لَا تَخْلُقُ بِكَلِمَةٍ الْخَالِقُ بِكَلِمَةٍ عَلَامُ الْغُيُوبِ  
كَلَّمَ بِكَلَامٍ هُمُّهُ وَبَلَّغَهُ إِلَى عَقْلِهِ بِلَا واسِطَةٍ  
وَكَلَّمَ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا واسِطَةٍ  
هَذَا الْقُرْآنُ حَبْلُ اللَّهِ لِمَتَيْنِ بِهِ هُوَ بَيْنُكُمْ وَ  
بَيْنَ رَبِّكُمْ جَلَّ وَعَلَا أَنْزَلَهُ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
أَنْزَلَهُ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا  
قَالَ وَاحِدٌ لَا يَجُوزُ أَنْ تَكْرُدَ لَكَ وَجُودُ  
اللَّهُمَّ اهْدِنَا لِكُلِّ وَتُبْ عَلَيَّ الْكُلِّ وَارْحَمِ  
الْكُلَّ حُكِّي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِيهِمُ اللَّهُ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّهُ قَالَ وَقَدْ حُضِرَ  
وَفَاتِهِ وَاللَّهُ إِلَى تَابِئِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کیونکہ وہی ہے جس نے مجھ سے کہلوا دیا۔ جب تو میرے پاس آیا کرے  
تو اپنے آپ سے برہنہ ہو کر آیا کر یعنی اپنے نفس اور اپنی خواہش  
کے کپڑے اتار کر۔ اگر تیرے دل کی آنکھیں ہوتیں تو مجھ کو بھی  
تو دیکھتا برہنہ (یعنی بے نفس بلا خواہش) مگر تیری بیماری سمجھتی ہے  
نئے آفت ہے (کہ بھلی بات عداوت و سختی معلوم ہوتی ہے) اے  
مجھ سے نفع اٹھانے اور میری صحبت میں رہنے کے خواہشمند میری  
حالت تو یہ ہے کہ نہ اسمیں مخلوق ہے نہ دنیا ہے نہ آخرت پس جو  
شخص میرے ہاتھ پر تو یہ کرے گا اور میری صحبت میں رہے گا اور میرے  
معلق اینا لگان اچھا رکھیں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اُس پر عمل کرے گا  
یہ ہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی وہ ہو جائیگا انبیاء کی تربیت  
حق تعالیٰ اپنے کلام سے فرماتا ہے اور ادا لیا کی تربیت اپنی خد  
سے۔ حدیث سے مراد الہام ہے جو انکے قلوب میں کیا جاتا ہے۔  
کیونکہ وہ انبیاء کے معنی ہیں انبیاء کے خلفاء و جانشین اور ان کے  
علام ہیں۔ اللہ عز و جل کلام فرماتا ہے چنانچہ موسیٰ سے کلام فرمایا  
نے اسے کلام فرمایا تھا کسی مخلوق نے نہیں، ان سے خالق ہی نے کلام  
فرمایا علام الغیوب ہی نے کلام فرمایا ایسا کلام جس کو انھوں نے سمجھ  
لیا اور بلا واسطہ ان کی عقل تک پہنچ گیا نیز اس نے کلام فرمایا ہمارا  
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ۔ یہ قرآن اللہ کی ایک  
مضبوط رسی ہے جو تمہارے درمیان اور تمہارے رب جل شانہ کے  
درمیان ہے (کہ اس کے واسطے سے خدا تک سائی ہوتی ہے) اس کو  
جبریل علیہ السلام نے آسمان کا خاص اللہ پاک کی طرف سے اتار دینا  
کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جیسا کہ فرمایا اور خبر دی ہے  
اس کا انکار کرنا جائز نہیں اے میرے اللہ سب کو ہدایت دے  
سب پر توجہ فرما اور سب پر رحم کر۔ امیر المؤمنین معتمد اللہ کی حکایت ہے کہ جب  
انکو موت آئی تو انھوں نے کہا کہ مجھ میں اللہ کی جانب میں تو بہ کرنا ہو

نہ علیہ وسلم کے  
کم دیتے اور منوع  
رہا وہی ہیں  
نہا ہے (تسلیم کر  
اس کے موقع پر  
سودہ دوسروں  
دل کرتے ہیں اپنے  
نہ عز و جل ہی  
بار میں بغض رکھتے  
بھی حصہ نہیں سکی  
ن و فلاح حاصل  
جنات و فرشتے  
بتش کرنیوالے اور  
چاہتا ہے کہ یہ  
نکری و کسل و تو گری  
نہ کہ بلا محبت  
نہ کے بعد علم سیکھ  
نہ نہ پانچا افسوس  
ہے کہ اسکی وجہ  
نہا ہو اور پھر  
معلق تیرا لحاظ  
ت کلام اور عزت  
ن ضبط اور نصیحت  
ری طرف سے تجھ کو  
نہ سے سمجھ کر قبول

مَتَاعَلْتُ فِي حَقِّ أَحْمَدَ بْنِ حَبْلٍ مَعَ كُونِي  
مَا تَقْلِدُ نَسْتُ مِنْ أَمْرِ شَيْءٍ وَغَيْرُكَانَ الْمُنْقَلِدِ  
لَكَ يَا مُسْكِينُ دَعَاكَ الْكَلَامَ نِيَا لِيَنْفَعُوا  
أُتْرِكَ التَّعَصُّبُ فِي الْمَذْهَبِ وَاشْتَغَلَ بِشَيْءٍ  
يَنْفَعُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَتَرِي عَنْ قَرَابِيبِ  
خَبْرِكَ وَتَدَكَّرَ كَلَامِي سَوْتُ تَرَى عِنْدَ الْفَلَا  
وَكَيْسَ عَلَى رَأْسِكَ خُودَةٌ: إِيَّاسُ يَتَمُّ عَلَيْهِ مِنْ  
الْجَوَاحِلِ: قَرِغَمَ قَلْبِكَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا  
فَاتَكَ مَا خُودُ مِنْهَا عَنْ قَرِيبٍ لَا تَطْلُبُ طَيْبَ  
الْعَيْشِ فِيهَا: مِمَّا يَنْفَعُ بَيْدَكَ قَالَ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ  
قَصْرُ أَمَلِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الشُّهُدُ فِي الدُّنْيَا  
لَا أَنَّ الشُّهُدَ كُلَّهُ قَصْرٌ لَا مِلَّ الْفُجْهُ أَفْرَانِ  
السُّوءِ: وَاقْطَعِ الْمُوَدَّةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ:  
وَاصِلُهَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الصَّالِحِينَ: أَهْلُهُ  
الْفَرِيبَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَفْرَانِ السُّوءِ  
وَاصِلِ لِبُعِيدِكَ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَفْرَانِ  
الْخَيْرِ: كُلٌّ مِنْ وَادَوْتَهُ صَارَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ  
قَرَابَةٌ فَانْظُرْ لِمَنْ تَوَادَدُ: (وَقِيلَ لِبَعْضِهِمْ)  
مَا الْقَرَابَةُ: قَالَ الْمُوَدَّةُ دَعَاكَ عَنْكَ طَلِبَ  
مَا قَسَمَ وَمَا لَمْ يُقَسِّمْ: فَإِنَّ طَلِبَكَ لِمَا قَدْ  
قَسَمَ نَعْبٌ: وَطَلِبَكَ لِمَا لَمْ يُقَسِّمْ مَقْدُ  
وَحْدٌ لَأَنَّ: وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةِ عُقُوبَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لِبُعِيدِ  
طَلِبِ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ

اس حرکت سے جو میں نے احمد بن حنبل کے بار میں کی حالانکہ میں ان  
کے (ایذا رسانی و اہانت کے) قصہ کا محرک نہ تھا اور دوسرے  
ہی اس کے بانی مبنی تھے مگر پھر بھی مجھ پر واجب تھا کہ دوسروں  
کے کہنے میں نہ آتا اور امام مدوح پر ظلم نہ کرتا اے مسکین ایسے معاملہ  
میں گفتگو کرنا چھوڑ دے جو تجھ کو نفع نہ دیں۔ مذہب کے بارے میں  
تعصب کو چھوڑ (اپنے امام کے سوا دوسروں پر طعن کرنے لگے، اور  
مشغول ہو ایسے کام میں جو تجھ کو فائدہ پہنچائے دنیا اور آخرت میں عنقریب  
اپنا انجام دیکھ لیگا اور یاد کر لیگا میری باتوں کو بہت جلد تو دیکھ گائیزہ  
بازی کی وقت جبکہ تیرے سر پر خود بھی ہوں گا کہ اس پہ کتنے پورے اور کاری  
زخم آئے اپنے قلب کو دنیا کے تفکرات سے خالی کر کہ تو عنقریب انے  
رفعت ہو جائیگا۔ دنیا کی خوش عیشی کا طالب مت بن کہ تیرے ہاتھ  
نہ آئیگی۔ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیش بہر آخرت  
کا عیش ہے اپنی آرزو کو کوتاہ کر کہ دنیا میں زہد حاصل ہو جائیگا کیونکہ  
سارا زہد آرزو کو کم کر لینا ہی ہے۔ برے ہم نشینوں کو چھوڑ اپنے اور  
انکے درمیانی محبت کے علاقہ کو توڑ اپنے اور نیکو کاروں کے درمیان  
اس تعلق کو جوڑ۔ اگر قریبی رشتہ دار بھی منجملہ بدکار ہم نشینوں کے ہوں تو  
اس سے الگ ہو جا اور دور والے سے دوستانہ کر بشرطیکہ وہ اچھا ہم نشین  
ہو جس سے تو دوستانہ کر لیگا تیرے اور اسکے درمیان قربت ہو جائیگی پس دیکھ  
لیا کہ کس شخص سے دوستانہ کرتا ہے بعض صلحا سے پوچھا گیا کہ قربت کیا ہے  
تو فرمایا دوستانہ جو تیرے حصہ میں لکھ دیا گیا اسکی طلب بھی چھوڑ اور جو نہیں  
لکھا گیا اسکی بھی طلب چھوڑ اسلئے کہ جو مقدر ہو چکا اسکی طلب  
محض مشقت ہے کہ بلا طلب بھی ضرور حاصل ہوتی ہے اور جو مقدر نہیں اسکی  
طلب عذاب رسوائی ہے کہ قصوں محنت بھی اٹھائی اور حق تعالیٰ کو بھی  
نا راض کیا اور اسی لئے جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ  
بھی بندہ پر اللہ کا عذاب ہے کہ جو چیز قسمت میں نہیں اسکا طالب ہو۔

يَا غُلَا  
تَقْزُرِي  
الْمُؤْمِنِ  
وَعَيْنَانِ  
مَا خَلَقَ  
يَا لَيْسَ  
فِي السَّمَاءِ  
عَنْ الْخَلْقِ  
وَأَنْفِي  
عِنْدَكَ  
وَقَفَحَ  
بِأَطْنَفِ  
مِنْ الْخَلْقِ  
الَّذِي يَرَى  
كَيْتَانِ  
نَهْدَ جِي  
شَمَالِكَ  
فِيهِ خَلْقُ  
الْخَلْقِ  
أَنَّ اللَّهَ  
عِبَادَهُ  
النَّارِ  
اللَّهُ مَوْ  
وَلَانِ  
نَحْنُ

يَا غُلَامُ اسْتَدِلْ بِصُنْعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ  
تَفَكَّرْ فِي الصَّنْعَةِ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الصَّانِعِ ۖ  
أَلَمْ تَرَ مِنَ الْمُؤَقِّنِ الْعَارِفِ لَهُ عَيْنَانِ ظَاهِرَتَا  
وَعَيْنَانِ بَاطِنَتَا فَيَرَى بِالْعَيْنَيْنِ الظَّاهِرَتَيْنِ  
مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ ۖ وَيَرَى  
بِالْعَيْنَيْنِ الْبَاطِنَتَيْنِ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي السَّمَوَاتِ ثُمَّ يُرْفَعُ الْحُجُبُ عَنْ قَلْبِ تَعْرَى  
عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ النَّفْسِ الطَّبَعِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ  
وَأَرْفَى مَقَامَ مَنْ كُنُو زَاكِرِينَ مِنَ بَيْدَةِ وَاسْتَوَى  
عِنْدَهُ الْحُجُورُ الْمَدْرُكُ كُنْ عَاكِفًا تَدْبُرُهَا أَقْوَلُ  
وَتَفْخَرُ بِهَا قَاتِي بِلَيْلِ الْكَلَامِ ۖ أَتَكَلَّمُ بِجَوْهَرٍ ۖ  
بِبَاطِنَةٍ نَصِيحَةٍ مَعَارِنِي يَا غُلَامُ لَا تَشْكُ  
مِنَ الْخَلْقِ إِلَى الْخَلْقِ بَلْ أَسْكُ إِلَيْهِ ۖ هُوَ  
الَّذِي يَقْدِرُ وَآمَّا غَيْرُهُ فَلَا مَنَ كُنُو زَاكِرِينَ  
كَيْتَمَانِ السِّرِّ وَالْمَصَابِيحِ الْأَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةِ  
تَهْدَى بِمِيسِكَ وَاجْتَهِدْ أَنْ لَا تَعْلَمَ بِ  
شِمَالِكَ أَحَدٌ رَمِ مِنْ بَحْرِ اللَّهِ نِيًّا فَقَدْ عَرِفَ  
فِيهِ خَلْقُ كَثِيرٍ ۖ مَا يَسْجُومُ مِنْهُ إِلَّا أَحَادُ  
الْخَلْقِ ۖ هُوَ بَحْرٌ عَمِيقٌ ۖ يُغْرِقُ الْكُلَّ غَيْرَ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَبِّئُ مِنْهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ  
عِبَادِهِ كَمَا يُنَبِّئُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ  
النَّارِ ۖ لَئِنْ الْكُلَّ يَعْبُرُونَ عَلَيْهَا ۖ وَيُنَبِّئُ  
اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَلَنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۖ كَانَ عَلَى رَبِّكَ  
نِعْمًا مُقْضِيًّا ۖ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّارِ

صاحبزادہ اللہ کی صنعت سے اس کے وجود پر دلیل پڑے غور  
کر اس کی صنایع میں کہ پہنچ جائیگا صنایع تک - صاحب نفیس  
معرفت کے لئے دو آنکھیں ظاہری ہیں اور دو آنکھیں باطنی - پس  
ظاہری آنکھوں سے تو ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو حق تعالیٰ نے  
آسمانوں میں پیدا فرمائی ہیں اسکے بعد قلب پر دے اٹھا دے جلتے ہیں  
پس حق تعالیٰ کو دیکھتا ہے بلا تشبیہ اور بلا کیفیت پس مقرب و  
محبوب بن جاتا ہے اور محبوب سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی  
جاتی، ہاں پر دے اسی قلب سے خواہش سے نفس سے اور شیطان  
ہو چکا ہو مخلوق سے طبیعت سے خواہش سے نفس سے اور شیطان  
سے اور اس کے ہاتھ سے زمیں کے خزانوں کی کنجیاں گراد - بجائی  
ہیں پس اس کے نزدیک پتھر اور ڈھیلے یکساں ہو جاتے ہیں -  
عقل مند بن اور سوچ کہ میں کیا کہتا ہوں سمجھ سے کام لے کہ میں  
کلام کے مغز پر پہنچا ہوا ہوں اور سنا ہوا ہوں، اسکا جوہر اسکا  
اندرون اور اسکے معانی کی نصیحتیں صاحبزادہ خالق کاشکودہ  
مخلوق سے مت کر بلکہ اسی سے کہ کہ وہی قادر ہے اور اسکے سوا  
دوسرے تو کچھ بھی نہیں - راز کا بھپانا مصیبتوں بیماریوں اور خیرات  
کا مخفی رکھنا منجملہ خوبیوں کے خزانوں کے ہے اپنے دانے ہاتھ  
سے خیرات دے اور کوشش کر کہ اسکی خبر تیرے بائیں ہاتھ کو بھی  
نہ ہو - اس بحر دنیا سے ڈر کہ بہتیری مخلوق اسیں ڈوب چکی ہے مخلوق میں  
کوئی کوئی اس سے نجات پاتا ہے - یہ بڑا گہرا سمندر ہے اس سے نجات  
کر سکتا ہے مگر ہاں اللہ عزوجل اپنے بندہ نہیں جسکو چاہتا ہے اس سے  
نجات دیدتا ہے جیسا کہ قیامت کے لئے ایمان والوں کو دوزخ سے  
نجات دیگا کہ سب ہی (پل صراط کے واسطے سے) اُس پر عبور کرینگے اور  
اللہ اپنے بندہ نہیں سے جسکو چاہے گا پجالیگا - اللہ فرماتا ہے تم میں  
کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر ہو کہ گدے یہ تیرے رب پر ضروری

مالا کہ میں ان  
فما اور دوسرے  
کہ دوسروں  
ن ایسے معاملہ  
کے بارے میں  
ر نے لگے، اور  
ت میں غمغینی  
دیکھ گایزہ  
لے اور کاری  
مقرب انے  
ن کہ تیرے ہاتھ  
یش ہن آخرت  
ہو جیا گایا کہ  
پڑ اپنے اور  
کے درمیان  
شینوں کے ہونو  
اچھا ہم نشین  
جائیگی میں کچھ  
ا کہ قرابت کیا  
پڑ اور جنہیں  
سکی طلب  
مقدور نہیں اسکی  
تعالیٰ کو بھی  
فرمایا کہ یہ  
طالب ہو -

گوئی بُرْدًا وَسَلَامًا حَتَّى يَجُوزَ عِبَادِي  
 الْمُؤْمِنُونَ بِإِلْحَافِ صُورَتِي بِأَلْوَابِ  
 فِي: الرَّاهِدُونَ فِي غَيْرِي: يَقُولُ لَهَا ذَلِكَ  
 كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِرَبِّهِ: أَوْ قَدْ هَاجَرَ حَتَّى يَجُوزَ  
 فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ يَا  
 مُحَمَّدٌ اللَّهُ يَا مَاءُ: لَا تَغْرُقْ هَذَا الْعَبْدَ الْمُرَادَ  
 الْمَحْبُوبَ فَيَنْجُو مِنْهُ وَيَصِيرُ عَلَى السَّرِّ كَمَا  
 تَجِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَوْمَهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَحْرِ  
 يُورِي قَضِيكَ مِنْ تَشَاءُ وَيَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ  
 حِسَابٍ أَخَذَ كَلْبًا سَيِّدًا: وَالطَّاءُ وَالْمَعْرُوبُ  
 وَالْفَعْلُ وَالْفَعْرُ بِيَدِهِ وَالْعَمُّ وَالذَّلُّ بِيَدِهِ مَا  
 لِأَحَدٍ مَعَهُ شَيْءٌ كَالْعَاقِلِ مَنْ يَلْزُمُ بَابَهُ: وَ  
 يُعِينُ عَنْ بَلَاءٍ غَيْرِهِ: يَا مَدِينَةُ أَرَأَيْتَ تَرْمِي الْخَلْقَ  
 وَتَسْطِطُ الْخَلْقَ: تَخْرُبُ: أَخْرَجْتَ بَعَادَةَ دُنْيَاكَ  
 عَنْ قَرِيبٍ أَنْتَ مَا تَحُودُ: يَا خُدَّاءُ الَّذِي أَخَذَهُ  
 الْيَهُودُ: أَخَذَهُ: أَنْوَاعُ كِبَرَةٍ: يَا خُدَّاءُ  
 بِالْعَمَلِ عَنْ وَلَا تَيْتَكَ: يَا خُدَّاءُ بِالْمَعْرِفَةِ وَالذَّلِّ  
 وَالْفَقْرِ: يَا خُدَّاءُ بِتَسْلِيطِ الشَّدَائِدِ وَالْعُومِ  
 وَالْهُمُومِ: يَا خُدَّاءُ بِتَسْلِيطِ السِّنَةِ الْخَلْقِ وَ  
 أَيْدِيهِمْ عَلَيْكَ: كُلَّ مَخْلُوقَاتِهِ يُسَلِّطُهَا  
 عَلَيْكَ: تَنْتَبِهْ يَا نَائِرُ: اللَّهُمَّ أَيْفُظْنَاكَ  
 وَلَكَ: آمِينَ: يَا غَلَامُ لَا تَكُنْ فِي أَخْدِكَ  
 لِلدُّنْيَا كَحَاطِلِكَ لِلدُّنْيَا: مَا يَدْرِي مَا يَقَعُ بِيَدِهِ  
 إِنِّي أَرَأَيْتُ فِي تَهْزُؤَاتِكَ كَحَاطِلِكَ بِيَدِهِ: فِي  
 كِبَرَةٍ ظَلَمَاءُ: لَا قَمَرٍ فِيهَا وَلَا ضَوْءَ مَعَهُ

طے شدہ بات ہے۔ اللہ عزوجل دوزخ سے فرما دیگا کہ ٹھنڈی اور سلاست  
 دلی بنی رہو یہاں تک کہ گذریں میرے بندے جو مجھ پر ایمان لائے  
 تھے جو میرے مخلص تھے جنہوں نے مجھ پر رغبت کی اور ماسوی سے زہد  
 دیے رغبتی اختیار کی آگ سے حق تعالیٰ یہ ارشاد فرمایا جیسا کہ نمودی  
 آگ سے فرمایا تھا جس کو اُس نے سلاگیا تھا تاکہ اسیں ابراہیم کو جلانے  
 (اسی طرح) اللہ عزوجل دنیا سے (جو گو یا غرق کن سند ہے) فرماتا ہے کہ  
 اے بحر دنیا اے پانی اس بندہ کو غرق مت کیجو جو میرا مظلوم محبوب ہے  
 پس اس سے نجات پا جاتا ہے اور کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی جیسا کہ موسیٰ  
 اور انکی قوم کو اس دریائے نیل سے نجات دی۔ وہ جس پر چاہے فضل  
 فرمائے اور جس کو چاہے رزق دے بیشمار۔ ساری بھلائی اس کے ہاتھ  
 میں ہے، دین اسکے ہاتھ میں ہے دنیا اسکے ہاتھ میں ہے تو نگر ہی اسکے  
 ہاتھ میں فقر اسکے ہاتھ میں ہے اور عزت و ذلت اسکے ہاتھ میں ہے  
 اسکے ساتھ کسی کے ہاتھ اختیار کچھ بھی نہیں پس عقلمند دہی ہے جو  
 اسکے دروازے کو چپٹ جائے اور دوسرے کے دروازے سے منہ پھیرے  
 لے مبتلائے ادب میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ مخلوق کو راضی کرتا ہے او  
 خالق کو ناراض۔ اپنی دنیا کی آبادی کے پیچھے اپنی آخرت کو دیران  
 کئے دیتا ہے عنقریب تو گرفتار ہوا چاہتا ہے تجھ کو پکڑیگا وہ کہ جس  
 کی پکڑ سخت دردناک ہے اس کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں تجھ کو پکڑیگا  
 تیری ولایت سے تجھ کو معزول فرما کر تجھ کو پکڑیگا مرض سے ذلت سے  
 اور فقر سے تجھ کو پکڑیگا سختیوں اور طح طرح کے رنج و غم مسلط فرما کر تجھ کو  
 پکڑیگا مخلوق کی زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے ادب پر حاکم بنا کر اپنی  
 ساری مخلوقات کو تیرے ادب پر مسلط کر دیگا۔ اے سونے والے بیدار ہو  
 اے میرے اللہ ہم کو بیدار فرما اپنے ساتھ اور اپنے لئے آمین۔

صاحبزادہ دنیا حاصل کرنے میں ایسا مت بن جیسے رات کی بوقت  
 لکڑیاں جھ کر نیا لاکھ اُسے خبر نہیں اس کے ہاتھ میں کیا آتا (یعنی

وَهُوَ فِي رَمَلَةٍ كَثِيرَةٍ الدَّغِلِ وَالْحَشَرَاتِ  
الْقَاتِلَةِ ۖ فَيُوشِكُ أَنْ يَقْتُلَهُ شَيْءٌ مِنْهَا ۖ عَلَيْكَ  
بِالْإِحْتِطَابِ ۖ هَآءَا فَإِنْ ضَوَّءَ الشَّمْسُ يَمْنَعُكَ  
أَنْ تَأْخُذَ مَا بَصُرَكَ ۖ كُنْ فِي نَصْرٍ فَإِنَّكَ مَعَ  
شَمْسِ التَّوْحِيدِ وَالشَّرِّعِ وَالنَّفَاقِ فَإِنَّ هَذِهِ  
الشَّمْسُ يَمْنَعُكَ عَنِ الْوُقُوفِ فِي شَبَكَةِ الْهَوَى  
وَالنَّفْسِ الشَّيْطَانِ وَالشَّرِّ إِذَا تَخَلَّوْا وَ  
تَمْنَعُكَ عَنِ الْعِجَلَةِ فِي السَّيْرِ ۖ وَمِنْكَ  
لَا تَجْعَلْ ۖ فَإِنْ مَنِ اسْتَعْجَلَ أَخْطَا أَوْ  
كَادَ ۖ وَمَنْ تَأْتَى أَصَابَ ۖ أَوْ كَادَ ۖ  
أَيُّ قَارِبَانَ يُصِيبُ الْعِجَلَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَالشُّوَدَّةِ مِنَ الرَّحْمَنِ ۖ أَكْثَرُ مَا يَحْمِلُكَ  
عَلَى الْعِجَلَةِ الْحِرْصُ عَلَى جَمْعِ الدُّنْيَا ۖ  
إِقْنَعْ ۖ فَإِنَّ الْقَنَاعَةَ كَثْرَ لَا يَنْفَدُ ۖ كَيْفَ  
تَطْلُبُ مَا لَا يَقْسَمُ لَكَ ۖ وَلَا يَقْعُدُ بَيْدَكَ  
نَظْمًا ۖ اْمْنَعْ نَفْسَكَ وَارْضَ بِهِ ۖ وَازْهَدْ  
فِي غَيْرِهِ ۖ اَلْزَمْ حَتَّى تَصِيرَ عَارِفًا بِاللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَيُخَيِّرُكَ تَصِيرُ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ  
شَيْءٍ يَشُقُّ قَلْبَكَ وَيَصْفُو اسْرَاكَ وَيَعْلَمُكَ  
رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَتَهْوُونَ الدُّنْيَا فِي عَيْلَتِي  
رَأْسِكَ ۖ وَالْآخِرَةُ فِي عَيْلَتِي قَلْبِكَ ۖ وَمَا  
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْلَتِي سِرِّكَ ۖ لَا  
يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ شَيْءٌ مِنْ الْأَشْيَاءِ سِوَى  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَيُخَيِّرُكَ تَعَظُّمُ عَمَلٍ  
كُلِّ الْخَلْقِ ۖ

کڑی ہے یا سانپ) میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے کاروبار میں ایک  
جیسے لکڑیاں جمع کر نیو الا سخت اندھیری رات میں کہ نہ اس میں چائے  
نہ کوئی روشنی اس کے ساتھ ہے نیز وہ بھی ایسے ریگستان میں ہے جہاں  
پھسلن اور کھڑے ہو کر بکثرت میں پس قریب ہے کہ انہیں سے کوئی  
اس کو قتل کر ڈالے۔ لکڑیاں جمع کرنے کے لئے دن کا وقت لازم  
پکڑنا کہ آفتاب کی روشنی تجھ کو ایسی چیز پر ہاتھ ڈالنے سے روکتی  
ہے جو تجھ کو نقصان پہنچانے والی ہو۔ پس اپنے کاروبار اور مشاغل  
میں توحید اور شریعت اور تقویٰ کے آفتاب کے ساتھ رہ کیونکہ  
یہ آفتاب تجھ کو خواہش اور نفس اور شیطان اور مخلوق کو شریک  
خدا سمجھنے کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھیں گے اور فتنہ میں غلبت  
کرنی سے روکے رہیں گے۔ تجھ پر افسوس ہے جلدی مت کر جو جلدی  
کرتا ہے وہ غلطی کھاتا یا غلطی کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جو اطمینان  
سے چلتا ہے وہ راہیاب ہوتا ہے یا قریب ہے کہ راہیاب ہو۔ جلد  
بازی شیطان کا کام ہے اور سوچ تجھ کو کام کرنا رکھتی۔ اکثر غلبت  
پر تجھ کو برا لگھتے کرتی ہے وہ دنیا جمع کرنے کی حرص ہے۔ قناعت  
اختیار کر کیونکہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسی چیز  
کا طالب کیوں ہوتا ہے جو تیرے لئے مفید رہیں اور جو تجھ کو کبھی  
ملے گی نہیں۔ روک لے اپنے نفس کو اور اسی سرحد پر راضی اور  
اس کے ماسوا سے بے رغبت بنجا۔ اس پر جا رہا ہوں کہ تو  
اشرع و جل کی معرفت والا بن جائے پس اس وقت تو ہر شے سے  
بے نیاز ہو جائیگا۔ قلب تیرا اعتماد کرے گیگا اور باطن تیرا صاف  
ہوگا اور تیرا رب عز و جل تجھ کو تعلیم فرمائیگا۔ پس دنیا تیرے  
چہرے کی ظاہری آنکھوں میں حقیر بن جائے گی اور آخرت تیرے  
قلب کی دونوں آنکھوں میں حقیر دکھلائی دیگی اور ماسوا ادا  
تیرے باطن کی دونوں آنکھوں میں حقیر معلوم ہونگے اور کوئی

کہ ہندی اور سلا مت  
مجھ پر ایمان لائے  
اور ماسوا سے زہد  
ایکا جیسا کہ خرو کی  
میں ابراہیم کو جلائے  
در ہے) فرماتا ہے کہ  
مطلوبہ محبوب ہے  
ہوتی جیسا کہ موسیٰ  
جس پر چاہے فضل  
ملای اس کے ہاتھ  
ہے تو نگرہی اسکے  
ان اسکے ہاتھ میں ہے  
مندی دہی ہے جو  
رانے سے منہ پھیر  
راضی کرتا ہے اور  
آخرت کو دیران  
دیکھو یگا وہ کہ جس  
میں تجھ کو پرمیگا  
من سے ذلت سے  
سلطفرما کر تجھ کو  
حاکم بنا کر اپنی  
نوائے بیدار ہو  
لئے آئیں۔

یہ رات کی بوقت  
کیا آدینی



يَا عَلَامُ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ لَا يَبْقَى بَيْنَ يَدَيْكَ  
بَابٌ مُغْلَقٌ فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفَاتَّقِهَا  
مِفْتَاحُ كُلِّ بَابٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ  
يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ  
لَا يَحْتَسِبُ لَا تُفَارِضِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَفْسِكَ  
وَلَا فِي أَهْلِكَ وَلَا فِي مَالِكَ وَأَهْلِكَ وَمَالِكَ  
تَسْتَحْيِي أَنْ تَأْمُرَهُ أَنْ يُغَيِّرَ وَيُبَدِّلَ  
أَنْتَ أَحْكَمُ مِنْهُ وَأَعْلَمُ مِنْهُ وَارْحَمُ  
مِنْهُ أَنْتَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادَةٌ هُوَ  
مُدَبِّرُهُ وَمُدَبِّرُهُمْ اِنْ اَرَدْتَ مَحَبَّةً  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَعْلِيكَ بِالسَّكُونِ  
وَالسَّكْوَةِ وَالْخَوَاشِ أَوْ لِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مُتَادِبُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَتَحَرَّكُونَ حَرَكَةً  
وَلَا يَخْطُونَ خُطْوَةً إِلَّا اِذَا بَادَنَ صَرْحُهُ  
مِنْهُ لِقُلُوبِهِمْ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الْأَشْيَاءِ  
الْمُبَاحَةِ وَلَا يَلْبَسُونَ وَلَا يَسْكُرُونَ وَلَا  
يَتَصَرَّفُونَ فِي جَمِيعِ أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنِ  
صَرْحِهِ لِقُلُوبِهِمْ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ قِيَامٌ مَعَ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ لَا  
قَرَارَ لَهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَلْقَوْهُ  
يَقْلُوبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَبِأَجْسَادِهِمْ فِي الْآخِرَةِ  
اَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَاءَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
لَا ذُنَا بِالْقُرْبِ مِنْكَ وَالرُّؤْيَا لَكَ  
اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَرَوْهُ صَرْحُكَ عَمَّا سَوَّاكَ وَ  
ارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

چیز بھی بجز حق تعالیٰ شانہ کے تیرے نزدیک با عظمت نہ رہی  
پس اس وقت ساری مخلوق کے نزدیک تو با عظمت بن جائیگا۔  
صاحبزادہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بھی بند  
نہ ہو تو اللہ عز و جل سے ڈرتا رہ پس یہ دروازہ کبھی ہے۔ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے نکلنے کے لئے  
راستہ کر دیتا ہے اور اس کو رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گناہ بھی  
نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ سے معاف نہ کر کہ ایسا کہوں کیا اور ایسا کیا  
نہ کیا نہ اپنے نفس کے باری میں نہ اپنے بال بچوں کے باری میں اپنے مال کے  
بار میں نہ اپنے ہمصوروں کے بارے میں کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ  
خدا پر حکم چلاتا ہے کہ اس حالت کو بدل دے اور تغیر کر دے تو اس سے بھی  
بڑا حاکم بڑا عالم اور بڑا رحیم ہو گیا تو اور ساری مخلوق اس کے غلام اور  
بندے ہیں وہی تیرا بھی مدبر ہے اور مخلوق کا منتظم۔ اگر تو اس کے  
ساتھ رہنا چاہتا ہے دنیا اور آخرت میں تو لازم پکڑ سکون اور خاموشی  
اور گونگے بن جانے کو۔ اولیاء اللہ اس کے حضور میں سجدہ کرتے ہیں۔  
اپنے قلوب کے لئے اس کی صریح اجازت ہوئے بغیر نہ حرکت کرتے ہیں  
اور نہ قدم اٹھاتے ہیں۔ مباح چیزوں میں سے بھی کوئی چیز نہیں  
کھاتے نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ اپنے اسباب میں کسی شے  
کے اندر کوئی تصرف کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے قلوب کو الہام کے ذریعہ  
صریح اجازت حاصل ہو۔ وہ دست بستہ قائم ہیں حق عز و جل کے  
حضور کھڑے ہوئے ہیں۔ مقبل القلوب والا بصار کے حضور انکو اپنے  
رب عز و جل کے باری میں قرار نہیں جیتک کہ وہ اس سے نہ ملیں دنیا  
میں اپنے قلوب کے ساتھ اور آخرت میں اپنے اجسام کیساتھ۔ یا اللہ  
ہم کو نصیب فرما اپنی لقائے دنیا میں اور آخرت میں ہم کو لذت بخش اپنے  
قرب اور اپنے دیدار کی ہم کو بنائے لوگوں میں جو تیرے سامنے چھوڑ کر تجھ  
سے راضی ہوتے ہیں اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت

حَسَنَةً وَ  
۲  
قَالَ كَذَلِكَ  
عَنِ النَّبِيِّ  
كَلِمَاتٍ مِنْ  
عَنْ يَاقُ  
دَامَ مَقْتُو  
الْحَيَّ مَاد  
وَلَا خُلُوف  
اِخْوَانِكُمْ  
اَبْنَاءُ مَا  
اَفْسَدُ تَم  
ارْجِعُوا اِل  
يَا عَلَامُ  
مَعَ الْحَاوِي  
كَانَتْ عِب  
وَالْفَقَارِ  
حَيْثُ سِر  
مُفَارِقُ اِل  
الْمَخْلُوقَا  
اَي شَيْء  
فَاِنَّ الْكُس  
فِي رُبْع  
وَجَلَّ عَلَيْكَ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ

قَالَ كَوْنُوا أَحَدًا بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مِنْكُمْ خَمْسَةَ خَمْسِينَ نَفْسًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ لَحْدًا  
يَكُ مِنْ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهَرَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يَكُونُ  
عَنْهُ يَأْتِيهِمْ أَنْتَهُمْ وَأَوْغَتْهُمْ أَيْلَابُ الْحَيَاةِ: مَا  
دَامَ مَفْتُوحًا عَنْ قَرِيْبٍ يُغْلِقُ عَنْكُمْ: اغْتَنَمُوا أَعْمَالَ  
الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ قَادِرِينَ عَلَيْهَا اغْتَنَمُوا أَيْلَابَ التَّوْبَةِ  
وَادْخُلُوا فِيهِ مَا دَامَ مَفْتُوحًا لَكُمْ بَابُ مُزَاحَمَةِ  
إِنْخِرَانِكُمُ الصَّالِحِينَ: فَهَوَ مَفْتُوحٌ لَكُمْ: يَأْتِيهِمْ  
أَبْنَاءُ مَا تَقَنَّنْتُمْ: اغْسِلُوا أَمَا يَجْسُمُونَ: اصْلَحُوا أَمَا  
أَفْسَدْتُمْ: صَفُّوا أَمَا كَذَرْتُمْ: رُدُّوا أَمَا أَخَذْتُمْ  
ارْجِعُوا إِلَى مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَيْلَابِكُمْ وَهَرَبْتُمْ  
يَا عَلَامَ مَا هَهَذَا إِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنْتُمْ  
مَعَ الْخَالِقِ قَانَتْ عَبْدُكَ: وَإِنْ كُنْتُمْ مَعَ الْخَالِقِ  
قَانَتْ عَبْدُكُمْ: لَا كَلَامَ لَكَ حَتَّى تَقْطَعَ الْفِيَا فِي  
وَالْقِفَارِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ: وَتَفَارِقَ الْكُلَّ مِنْ  
حَيْثُ سِرٌّ لَكَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ مَلَأَبَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ  
مُفَارِقُ الْكُلِّ: قَدْ تَبَيَّنَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ  
الْمَخْلُوقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ  
أَيِّ شَيْءٍ وَقَدْ تَحَجَّبَ بِهِ: يَا عَلَامَ لَا تَكْسَلُ  
فَإِنَّ الْكَسْلَانَ يَكُونُ أَبَدًا مَحْمُومًا: وَالتَّدَامَةُ  
فِي رُبْعَةٍ: جَوْدُ أَعْمَالِكَ وَقَدْ جَاءَ الْحَقُّ عَزَّ  
وَجَلَّ عَلَيْكَ بِالْكَفَرِ وَالْأَهْوَاةِ:

میں بھی جملائی اور پچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## چوتھی مجلس

(وقت صبح - یوم یکشنبہ - ۱۰ اشوال ۱۳۵۵ھ خاتقاہ شریف)

جناب سول اللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جس  
کے لئے خیر کا کوئی دروازہ کھولا جائے تو اسے چاہیے کہ اسکو غنیمت  
سمجھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب بند کر دیا جائیگا کھلا جو خوش ہو  
اور غنیمت سمجھو زندگی کے دروازہ کو جب تک کہ وہ کھلا ہوا ہے وہ غنیمت  
بند کر دیا جائیگا غنیمت سمجھو کیو کار یوں کو جب تک کہ تم انکے کرنے پر  
قادر ہو غنیمت سمجھو توبہ کے دروازہ کو اور اسیں داخل ہو جاؤ جب تک  
کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو دعا کے دروازے کو کہ وہ  
تمہارے لئے کھلا ہوا ہے غنیمت سمجھو اپنے دیندار بھائیوں کی روک  
ٹوک کے دروازے کو کہ وہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے اور نہ پھر کوئی  
بھی تم کو بد اعمالیوں سے روکنے یا نصیحت کرنے والا نہیں) تو گو بنا بوجہ  
کچھ توڑ چکے ہو، دھو لو جس کو نجس کر چکے ہو، سنو اور لو جس کو بگاڑ چکے ہو  
صاف کر لو جس کو مکدر کر چکے ہو اور تو نا دو جو کچھ لے چکے ہو اپنے  
فرار اور بھاگنے سے تائب ہو کر لوٹ آؤ اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف  
لے صا جزا وہ یہاں کوئی نہیں بجز خالق عزوجل کے پس اگر تو  
خالق کیساتھ ہے تب تو تو اسکا بندہ ہے اور اگر تو مخلوق کیساتھ ہے  
تب تو اسکا بندہ ہے تجھے واعظ بننا زیبا نہیں جب تک کہ اپنے قلب کی حیثیت  
سے بیابان اور جنگل میدان قطع نہ کرے اور اپنے باطن کے اعتبار سے با  
کو چھوڑ نہ دے کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ کا طالب سب سے سفارت  
اعتیار کرتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ مخلوقات میں سے ہر چیز بندہ او  
اس کے خدا کے درمیان پردہ ہے پٹن جس شے پر بھی ٹھہر گیا وہ حجاب  
بنکر اسکو چھپا لے گی صا جزا وہ کابل مت بن۔ کیونکہ کابل ہمیشہ

ملت نہ رہیگی  
بن جائیگا۔  
دروازہ بھی بند  
نہی ہے۔ اللہ  
نہی نکلنے کے لئے  
سکا گمان بھی  
کیا اور ایسا کیوں  
نہ اپنے مال کے  
نہیں آتی کہ  
تو اس سے بھی  
کے غلام اور  
اگر تو اس کے  
یوں اور خاموشی  
رہتے ہیں۔  
حرکت کرتے ہیں  
قی چیز نہیں  
بہر کسی شے  
ہم کے ذریعہ  
عزوجل کے  
در انکو اپنے  
نہ ملیں دنیا  
ساتھ۔ یا اللہ  
تجش اپنے  
کو چھوڑ کر تجھ  
دای اور آخرت

كَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ النَّجَّاشِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا جَبَدَيْنِ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ  
 اللَّهُمَّ جَبَادًا فَلَا يَطَاوِعُ لِسَانُهُ مِنْ ذَاكَ فَقَدْ  
 عَرَفْتُ حُسْنَ الْعِشْرَةِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْمُؤَافَاةِ  
 لَهُمْ مَعَ حُدُودِ الشَّرِّعِ وَرِضَاةِ حَسَنِ مُبَارَكٍ  
 وَأَمَّا إِذَا كَانَ ذَلِكَ مَعَ خَوْفِ حَدِّ مِنْ حُدُودِهِ  
 وَعَدَرِ رِضَاةٍ فَلَا وَلا كَرَامَةٍ لَهُمْ يَقْبُولُ  
 الطَّامَاتِ وَرَدِّهَا عَلَى مَلَائِكَةٍ عَنْ أَهْلِ لَهْفَاءِ  
 وَالْإِجْبَاءِ يَا عَلَامُ انْصَبْ شَبَكَةَ الدُّعَاءِ  
 وَارْجِعْ إِلَى الرِّضَا لَا تَدْرِي لِسَانُكَ وَقَلْبُكَ مُعْتَرِ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا فَعَلَ فِي  
 الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَالْتَدَامَةُ هُنَا لَا  
 يَنْفَعُ وَالذِّكْرُ ثَمَرٌ لَا يَنْفَعُ الشَّانُ فِي تَذَكُّرِ  
 الْيَوْمِ قَبْلَ الْمَوْتِ ذِكْرُ الْحَرِثِ وَالْبَذْرِ  
 وَقَدْ حَصَدَ النَّاسُ لَا يَنْفَعُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ الدُّنْيَا مَرْعَةُ الْآخِرَةِ  
 فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ غَيْبَةً وَمَنْ زَرَعَ  
 شَرًّا حَصَدَ نَدَامَةً إِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ  
 انْتَبَهْتَ وَقَدْ لَا يَنْفَعُكَ الْإِنْتِبَاهُ اللَّهُمَّ  
 جَهَنَّمَ مِنْ تَوَمُّ الْغَافِلِينَ عَنْكَ الْبَاهِلِينَ  
 بِكَ أَمِينٍ يَا عَلَامُ مُصْحَبَتِكَ لِلْأَشْرَارِ  
 تَوَقَّعْ فِي سُوءِ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ امْتَرَحْ  
 ظِلَّ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُوءَ رَسُولِهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَمْلَحْتَ يَا قَوْمُ اسْتَحْيُوا  
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ لَا تَعْلُوا

محرور رہتا ہے اور پشیمانی کی رسی اسکی گردن میں ہوتی ہے اپنے اعمال  
 کو عہدہ بنا کہ حق تعالیٰ تجھ پر دُنيا و آخرت کی سزا فرمائے گا۔ ابو محمد عجی  
 رحمتہ اللہ علیہ کہہ کرتے تھے کہ میرے اللہ ہر کو اچھے اعمال والا بنا دے  
 اگرچہ عجی ہونیکے سبب لفظ انکی زبان سے اچھی طرح ادا نہ ہوتا تھا مگر  
 مطلب یہی تھا کہ جس کو صاحبِ ذوق پہچانتا ہے مخلوق کیسا گنجی  
 سے میل جول رکھنا اور انکی موافقت کرنا اچھی بات اور مبارک ہے۔  
 بشرطیکہ شریعت کی حدود اور اسکی رضا کے ساتھ ہو لیکن اگر اسکی حدود  
 میں سے کسی حد سے تجاوز یا شریعت کی ناراضی لازم آئے تو اچھی نہیں  
 اور نہ ایسوں کی کوئی عزت ہے۔ طاعتوں کے مقبول اور مردود ہونے  
 کی علامتیں ہیں حکمہ صفائی اور بزرگی و اسے پہچان لیتے ہیں صاحبِ جزا وہ  
 دُعا کا جال کھرا کر اور رضا کی طرف لوٹ (یعنی دُعا مانگ کر ملنے اور نہ  
 ملنے پر ہر حال راضی رہو) زبان سے ایسی حالت میں دعا مت کر کہ  
 تیرا قلب اعتراض کر رہا ہو قیامت کے دن انسان یاد کرے گا جو کچھ بھلائی  
 بُرائی دنیا میں کر چکا تھا پس وہاں پشیمانی نفع نہ دیگی اور وہاں یاد  
 کرنا مفید نہ ہوگا موت سے پہلے آج یاد کر نہیں بیشک شان ہے۔ لوگوں  
 کے کہیتی کاٹتے وقت بیچ اور بونے جوتے کا تذکرہ سود مند نہیں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے ذریعہ دنیا و آخرت  
 کی کہیتی ہے پس جو شخص بھلائی بویگا وہ غبطہ کاٹے گا کہ لوگ اسکی  
 عمدہ حالت پر رشک کریں گے اور جو بدی بویگا وہ ندامت کاٹے گا  
 کہ بدی کا ثمرہ پشیمانی ہے، جب موت تیرے سامنے آکھڑی ہوگی  
 تب تو سیدار ہو گا ایسے وقت کہ بیدار ہو نہا تجھ کو فائدہ نہ دیگا یا اللہ ہو  
 ان لوگوں کی نیند سے بیدار کر جو تجھ سے غافل اور تیری ذات وصفا  
 سے جاہل ہیں۔ آمین صاحبِ جزا وہ تیرا بدکاروں کے ساتھ ہوتا تھا کہ  
 نیکو کاروں سے بدگمانی کے اندر ڈال دیگا۔ چل اللہ عز و جل کی  
 کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ کے

زَمَا كُمْ يَضِيْعُ قَدْ اسْتَعْلَمْتُمْ جَمِيعَ مَا لَكُمْ مَكُونٌ  
وَمَا مَكُونٌ مَا لَا تَذَرُكُونُ وَتَبْنُونَ مَا لَا  
تَسْكُنُونَ كُلُّ هَذَا يُحِبُّكُمْ عَنْ مَقَامِ  
رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يُمَجِّعُ ذِكْرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي قُلُوبِ الْعَارِفِينَ وَيُحِيطُ بِهَا وَيُسَيِّمُهَا  
ذِكْرُ كُلِّ مَنْ حُوِزَ فَادَاتِمَ هَذَا أَفَلَحْتُمْ هِيَ  
الْمَأْوَى الْجَنَّةُ الْمَعْقُودَةُ وَالْجَنَّةُ الْمَوْعُودَةُ  
الْمَعْقُودَةُ فِي الدُّنْيَا هِيَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ  
قُرْبُ الْقَلْبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُنَاجَاتُهُ  
لَهُ وَرَفْعُ الْحُجَابِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَيَصِيرُ  
صَاحِبَ هَذَا الْقَلْبِ فِي خُلُوقِهِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيفٍ وَلَا  
تَشْبِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
وَالْمَوْعُودَةُ هِيَ الْيَقِيْنُ وَعَدْلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْكَرِيمِ مِنْ  
غَيْرِ حِجَابٍ وَلَا شَكٍّ الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ اللَّهِ  
وَالشَّرُّ عِنْدَ غَيْرِهِ الْخَيْرُ فِي الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ  
وَالشَّرُّ فِي الْإِدْبَارِ عَنْهُ كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ  
عَنْهُ مَوْضِعًا فَهُوَ لَكَ وَكُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُكَ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَكَ إِذَا عَمَلْتَ وَطَلَبْتَ  
الْعَوَضَ كَانَ جَزَاؤُكَ بِمَخْلُوقٍ وَإِذَا عَمَلْتَ  
لِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَ جَزَاؤُكَ قُرْبًا مِنْهُ  
وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ ثُمَّ لَا تَطْلُبُ الْعَوَضَ عَلَى  
أَعْمَالِكَ فِي الْجَمْعَةِ أَيْشِ الدُّنْيَا وَآيَشِ  
الْآخِرَةِ وَمَا سِوَى اللَّهِ تَعَالَى بِالْإِصْنَافَةِ إِلَيْهِ

تی ہے اپنے اعمال  
ایکجا۔ ابو محمد عجی  
والا بنا دے  
انہ ہوتا تھا کہ  
وہ کیسا بخوبی  
در مبارک ہے۔  
اگر اسکی حد  
ہے تو جہی نہیں  
اور مردود ہو  
ہیں صا جزا وہ  
ہر ملے اور نہ  
دعوات کہ کہ  
نیکو کہ بھلائی  
اور وہاں یاد  
نا ہے۔ لوگوں  
دست نہیں۔  
کہ دنیا آخرت  
کہ لوگ اسکی  
مت کاٹے گا  
اکھڑی ہوگی  
دیکھا اللہ کو  
ذات وصفا  
ساتھ ہوتا تھا کہ  
شرع و جل کی  
کے سایہ کے

نیچے یقیناً فلاح پائیگا۔ صاحبو شراد حق تعالیٰ سے جیسا کہ شرمانا  
چاہئے غفلت میں نہ پڑے رہو تمہارا وقت بیکار جا رہا ہے تم شغل  
ہو ایسی چیز کے جمع کرنے میں جس کو کھانا نہ سکو گے آرزو رکھتے ہو ایسی  
چیزوں کی جن کو پانا نہ سکو گے اور تعمیر کرتے ہو ایسے مکانات جن میں وہ  
نہ سکو گے۔ یہ ساری چیزیں تم کو تمہارے رب کے مقام سے محجوب  
کرتی ہیں اللہ عزوجل کی یاد اہل عرفان کے دلوں میں خیمہ لگاتی  
اور ان کو گھیر لیتی اور ہر نہ کو رک کی یاد ان کو بھلا دیتی ہے پس جب  
یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تو اب جنت ٹھکانہ ہے ایک جنت نقد  
نقد اور دوسری جنت وہ جسکا وعدہ ہے۔ نقد نقد جو دنیا میں  
ملتی ہے وہ تو رضا بر قضا اور قلب اللہ تعالیٰ سے قرب اور اس کے  
ساتھ راز و نیاز اور اس کے اور خدا کے درمیان سے پردہ کاٹھ  
جانا ہے کہ ایسے قلب والا شخص اپنی خلوت میں ہر حالت کے اندر  
حق تعالیٰ کے ساتھ ہے بلا کیفیت اور بلا تشبیہ کے کہ اس کی مثل  
کوئی شے نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے پس اس محبت کی  
کوئی کیفیت کیا بیان کرے۔ اور جنت موعودہ وہ جسکا حق تعالیٰ  
نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا اور حق تعالیٰ کریم کا دیدار بلا حجاب  
کوئی شبہ نہیں کہ خیر و خوبی ہر قسم کی اللہ کی طرف سے ہے اور برائی  
و شر و دوسروں کی طرف سے۔ اسکی طرف متوجہ ہو نہیں خیر ہے اور  
اس سے رد گردانی میں شر۔ ہر عمل جسکا تو معاوضہ چاہے پس وہ  
تیرا ہے اور ہر عمل جس سے مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات ہو وہ اللہ تعالیٰ  
کا ہے۔ جب تو عمل کریگا اور طالب ہوگا معاوضہ کا تو اسکی جزا  
بھی مخلوق ہی ہوگی (خواہ جنت ہو یا حوریں) اور جب عمل کریگا  
خاص ذات حق کے لئے تو اس کی جزا اسکا قرب اور اسکا دیدار  
پس مناسب ہے کہ اپنے اعمال پر معاوضہ کا خواہاں مت ہو۔ کیا  
ہستی ہے دنیا کی کیا ہستی ہے آخرت کی اور ماسوی اللہ کی اسکی متغایہ

أَطْلُبُ النَّجَارَ قَبْلَ الدَّارِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكُونُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْأَقَاتِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَجَمُّعِ الْحَالَاتِ إِذَا أَمَمْتَ لَكَ هَذِهِ الثَّلَاثُ خَصَمًا جَاءَكَ الْمَلِكُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِيحُ وَهَذَا وَهَذَا تَنْظُرُ مَا تُرِيدُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَا لَتَوَكُّلٍ تَخْرُجُ الْأَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَتَدَخَّلُ عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَمَا سِوَى الْمُؤَلَّى تَأْتِيكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكَوَادِي وَالْحِمَايَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَمِّكَ السَّيِّئِ لَا يَبْقَى لَأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيلٌ يَسُدُّ عَنْكَ الْجَهْلَكَ وَيُعَاقِبُ عَنْكَ الْأَنْوَاعَ تَصِيدُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ إِنْ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ هُكَيْفَ يَكُونُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُؤَحِّدِينَ الْمُخْلِصِينَ الَّذِينَ لَا يَدْرُونَ الْخَلْقَ فِي أَعْمَالِهِمْ النَّطْقُ فِي الْهَيْمَانَةِ يَكُونُ لَافِي الْبِدَايَةِ الْبِدَايَةُ كُلُّهَا خَوْسٌ وَالْهَيْمَانَةُ كُلُّهَا أَنْطَقٌ لِلْخُلُصِ مُلْكٌ فِي قَلْبِهِ سُلْطَانٌ فِي سِرِّهِ لَا أَعْتَبَارُ بِالظَاهِرِ الْكَادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ مُلْكٍ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كُنْ أَبَدًا مُخْفِيًا بِمَا إِلَهُكَ لَا تَزَلْ كُنْ لَكَ حَتَّى تُكْمِلَ وَ يَصِلَ قَلْبُكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَكْمَلْتَ وَبَلَّغْتَ لَا تَبَالِي جَيْبِيكَ كَيْفَ تَبَالِي وَقَدْ تَحَقَّقَتْ

طالب بن منعم کا اور مست طلب کر نعمت کو طلب کر پڑوسی کو گھر سے پہلے رکھ اصل راحت پڑوس کے عمدہ ہونیسے ہے نہ کہ گھر سے۔ اسی طرح اصل راحت دیدار حق میں ہے نہ کہ جنت میں، دہی تھا پہلے ہر چیز کے دہی موجود کرنے والا ہے ہر شے کا اور دہی ہوگا ہر چیز کے بعد۔ موت کا یاد کرنا، مصیبتوں پر صبر کرنا اور تمام حالتوں میں حق تعالیٰ پر بھروسہ کھنا لازم سمجھ۔ جب تینوں فصلتیں تیرے لئے کامل ہو جائیں گی تب تیرے پاس بادشاہت آئیگی کہ موت کے یاد رکھنے سے تیرا ذہن صریح ہو جائیگا اور صبر کے سبب جو کچھ تو اپنے رب سے چاہیگا اس میں با مراد ہو جائیگا اور توکل سے ساری چیزیں تیرے قلب سے باہر نکل جائیں گی تیرا تعلق تیرے رب عز و جل سے ہو جائیگا تو دنیا و آخرت اور ماسوی الشریسے دور ہو جائیگا۔ تیرے پاس ہر طرف سے راحت آئیگی اور ہر جانب سے حفاظت و نگہبانی۔ تیرا آقا عز و جل تیری شش جہات سے حفاظت فرمایگا مخلوق میں کسی کو تجھ پر (حملہ کر نیگا) راستہ باقی نہ رہیگا۔ ساری جہتیں تیری طرف سے مسدود اور دروازے تیری طرف سے بند کر دئے جائیں گے۔ اور تو بنجملہ لوگوں کے بنجائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (اے شیطان) میرے دہ بندے بھی ہیں جن پر تجھے کسی قسم کی دسترس نہیں اسکو دسترس کس طرح سے ہو سکتی ہے موقد بن مخلصین پر جو اپنے اعمال میں مخلوق کا دکھاوا جانتے ہی نہیں گویا ی تو انہما میں ہوتی ہے نہ کہ ابتدا میں۔ ابتدا تو سارا گونگا پن ہے اور انتہا سارا گویا پن ہے مخلص کی بادشاہت اس کے قلب میں ہے اور سلطنت اس کے باطن میں۔ ظاہری حکومت کا اعتبار نہیں اور شاہنادر مخلص ایسے بھی ہوتے ہیں جو ظاہری و باطنی بادشاہت کے جامع بنتے ہیں ہمیشہ پوشیدہ حال بنا رہا ہنٹک کہ تو کامل بن جائے اور تیرا قلب تیرے رب عز و جل تک پہنچ جائے پس جب تو کمال پر پہنچ لیا تو اب (اظهار حال کی)

حَالُكَ وَأَقَمْتَ فِي مَقَامِكَ وَأَحَدَ قِي حُجْرًا سَلَا  
وَصَارَ الْخَلْقُ عِنْدَكَ كَالسَّوَارِي وَالْأَشْجَارِ  
وَأَسْتَوَى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ وَذَمُّهُمْ وَاقْبَالُهُمْ وَ  
إِدْبَارُهُمْ تَصِيرُ بَابِيَهُمْ وَنَاقِصُهُمْ تَتَصَرَّفُ  
فِيهِمْ بِإِذْنِ خَالِفِهِمْ يُعْطِيكَ الْحُلَّ وَالرِّبْطَ  
وَيُرِيدُ التَّوَقُّعَ إِلَى يَدِ قَلْبِكَ وَالْعَلَامَةَ إِلَى  
يَدِ سِرِّكَ لَا كَلَامَ حَتَّى يَصِيرَ هَذَا وَإِلَّا كُنْ  
عَاقِلًا لَا تَتَهَوَّسَ أَنْتَ أَعْنَى أَطْلُبُ مَنْ  
يَقْضُو لَكَ أَنْتَ جَاهِلٌ أَطْلُبُ مَنْ يُعْلِمُكَ  
فَإِذَا وَقَعْتَ بِهِ فَمَسَّكَ بِهِ وَاقْبَلْ قَوْلَهُ  
وَرَأْيَهُ وَاسْتَدِلَّ بِهِ عَلَى الْحَادِثَةِ فَلَمَّا  
وَصَلْتَ إِلَيْهَا فَاقْعُدْ هُنَا لَكَ حَقٌّ تَحْقُقُ  
مَعْرِفَتَكَ لَهَا فَيَنْبُذُ يَأْوِي إِلَيْكَ كُلُّ  
هَذَا وَتَصِيرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ  
مِنْ جُمْلَةِ الْفُقَرَاءِ حِفْظُ سِرِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْتَخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ إِنْ أَنْتَ  
مِنْ طَلِبِ الْحَقِّ وَالرِّضَا بِهِ عَمَّا سِوَاهُ أَمَّا  
سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ مَنْ يَشْرِي  
الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ هُوَ قَالَ  
فِي مَوْضِعٍ آخَرَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ هُوَ إِنْ سَعِدَ  
بِمُخْتِكَ جَاءَتْكَ يَدُ الْغَايَةِ خَلَصَتْكَ مَنْ  
يَكُنْ كُلُّ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
أَخَذَتْ إِلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ فَهَذَا لَكَ  
الْوَلَايَةُ

پر وہ نہیں رہا کیوں پر وہ اور حال یہ ہے کہ تیرا حال محقق بن چکا اور تو  
اپنے مقام پر قائم و صاحب تمکین ہو گیا۔ تیرے محافظ سپاہی تھک گھرے  
ہوئے ہیں مخلوق تیرے نزدیک ستون اور درختوں جیسی (بے اختیار) بن گئی اور  
تیرے نزدیک انہی طرح اور نہ مت اور توجہ اور دیگر دانی برابر ہو گئی۔ تجھے  
انکا بنایا والا اور تو نے الا ہے کہ انہیں اپنے خالق کے اذن سے تصرف کرتا  
عزل و نصب کا اختیار وہ تجھ کو عطا فرماتا اور تیرے قلب کے ہاتھ میں مکناسہ  
حوالہ کرتا اور تیرے باطن کے ہاتھ میں شناخت بخشا ہے۔ جب تک یہ  
حالت صحیح نہ ہو جائے و عطا کا موقع نہیں۔ صاحب عقل بن ہو س  
مت کر تو اندھا ہے اسکا طلبیگ رہو جو تیرا ہاتھ پکڑے۔ تو جاہل ہے  
پس ڈھونڈھ اس کو جو تجھے عالم بنائے اور جب ہاتھ آجائے تو اسکا  
دامن پکڑے اس کے قول اور رائے کو قبول کر اور اسکی رہبری سے رہ  
پر قدم رکھ پھر جب راستہ تک پہنچ جائے تو وہاں بیٹھا رہ یہاں تک  
کہ اسکی معرفت تیرے لئے متحقق ہو جائے (اور استقامت کی بدولت  
راہ حق کی شناخت پوری ہو جائے) پس اسوقت ہر جھولا جھٹکا تیری  
پناہ میں آئیگا اور تو فقرا و مساکین کا طباق بن جائیگا کہ حاجت مند  
مخلوق تجھ سے رہنمائی اور تربیت کا نفع اٹھائیگی جو امرِ حق تعالیٰ  
کے راہ کی حفاظت کرنا اور لوگوں سے خوش خلقی کا جوگر ہونا راے  
مخاطب) ماسوی اللہ کو چھوڑ کر حق تعالیٰ سے راضی ہونے اور طالبِ  
حق بننے سے تو کتنی دُور جا پڑا؟ کیا تو نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ  
بعض تم میں وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہیں جو  
آخرت چاہتے ہیں اور دوسری جگہ مخلصین کی شان اس طرح بیان  
فرمائی کہ وہ چاہتے ہیں اللہ کی ذات کو اس سے معلوم ہوا کہ طالبِ  
تین قسم کے ہیں جنہیں سب سے افضل وہی ہیں جو طالبِ ذاتِ حق  
ہیں اگر تیرا نصیب اچھا ہے تو عزت کا ہاتھ تجھ تک پہنچے گا جو تجھ  
کو جملہ ماسوی اللہ کے ہاتھ سے چھریگا اور قرب حق کے دروازہ

پر دوسری کو گھر  
ہے نہ کہ گھر سے۔  
ت میں) وہی تھا  
کا اور وہی ہوگا  
سب کرنا اور تمام  
ب تینوں فصلیں  
ہمت آئیگی کہ  
کے سبب جو کچھ  
ل سے ساری  
رے رب عز و  
دور ہو جائیگا۔  
طاعت و کجانی۔  
ایک مخلوق میں  
ی بہتیں تیری  
ر دے جائیگی۔  
تعالیٰ نے فرمایا  
کے کسی قسم کی  
ہو دین مخلصین  
گو یاری تو انتہا  
ہے اور انتہا سارا  
سلطنت اسکے  
نفس ایسے بھی  
ہیں ہمیشہ پوشیدہ  
رب عز و جل  
لہا حال کی)

إِنَّهُ الْحَقُّ إِذَا تَمَرَّكَ هَذَا جَاءَتْ لَكَ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَادِمَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ  
مَرٍّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ أَطْرُقُ بَابَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ وَابْتَدَأْتُ عَلَى بَابِهِ فَإِنَّكَ إِذَا  
ثَبَتَ هُنَاكَ بِأَنْتَ لَكَ الْخَوَاطِرُ فَتَعْرِفُ  
خَاطِرَ النَّفْسِ وَخَاطِرَ الْهَوَىٰ وَخَاطِرَ  
الْقَلْبِ وَخَاطِرَ الْبَلْبِسِ وَخَاطِرَ الْمَلَكِ  
يُقَالُ لَكَ هَذَا أَخَاطِرُ حَقٌّ وَهَذَا أَخَاطِرُ  
بَاطِلٌ تَعْلَمُ كُلَّ وَاحِدٍ بِعَلَامَةٍ تَعْرِفُهَا  
إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ أَتَاكَ خَاطِرُ  
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَدِّبُكَ وَيُثَبِّتُكَ وَ  
يُعَيِّنُكَ وَيُقَيِّدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسَكِّنُكَ وَ  
يَأْمُرُكَ وَيَنْهَىٰكَ يَا قَوْمُ لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ  
وَلَا التَّقْصَاتِ وَلَا التَّقَاتِ وَلَا التَّكَاثُرَ  
فَإِنَّ الْقَدَرَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ عَلَى  
حَدِّ قَدَرِهِ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ لَكَ كِتَابٌ وَتَارِيخٌ  
يُخَصِّصُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعَ  
رَجُلٌ مِنَ الْخَلْقِ وَالرِّقِّ وَالْأَجَلِ جَعَلَ  
الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ قَدْ فَرَعَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ  
شَيْءٍ قَضَاؤُهُ سَابِقٌ وَلَكِنْ جَاءَ الْحُكْمُ  
وَسَوَّرَ عَلَيْهِ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ وَالْأَمْرُ  
فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَّخِذَ عَلَى الْحُكْمِ سَابِقًا  
بَلْ يَقُولُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ  
يَا قَوْمُ أَعْمَلُوا هَذَا الظَّاهِرَ بِهَذَا  
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ

تمک لے آئیگا پس وہاں ولایت اللہ پہنچے ہی کی ہے۔ جب تیری یہ حالت  
کامل ہو جائے گی تو دنیا اور آخرت دونوں خادم بن کر بلا مضرت و بلا  
مشقت تیری طرف آئیں گی حق تعالیٰ کے دروازہ پر دستک دے  
اور اسی کے دروازہ پر چارہ۔ جب تو وہاں پڑا رہے گا تو خواطر کی صلیت  
تجھ پر واضح ہو جائیگی۔ پس تو پہچان لیگا خاطر نفس کی خاطر ہوا کو،  
خاطر قلب کو خاطر ابدیں کو اور خاطر فرشتہ کو تجھ سے پہلے۔ لیکن اگر یہ  
خاطر حق ہے اور یہ خاطر باطل۔ ہر ایک تجھ کو اس علامت سے  
معلوم ہو جائیگا جس کو تو پہچانتا ہوگا۔ جب تو اس مرتبہ پر پہنچ جا  
تو حق تعالیٰ کی طرف سے خاطر (جس کو الہام کہنا چاہیے) تجھے پاس  
آئے گی جو تجھ کو ادب سکھائے گی تجھ کو ثابت قدم بنائے گی وہی تجھ  
کو کھرا کرے گی وہی تجھ کو بٹھائے گی وہی حرکت دیگی وہی سکون  
دیگی وہی حکم دیگی اور وہی منع کرے گی صاحبو نہ زیادتی کے حکم  
ہونہ کی کے نہ آگے بڑھنے کے اور نہ پیچھے ہٹنے کے کیونکہ تقدیر تم میں  
سے ہر شخص کو جدا جدا محیط ہو چکی ہے تم میں کوئی ایسا نہیں جس کے  
لئے خاص لکھت اور مخصوص تحریر نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا رب فراغت پا چکا پیدائش  
اور رزق اور مدت زندگی سے خشک ہو چکا قلم اس سے جوہنے  
والا ہے۔ فارغ ہوا حق تعالیٰ ہر شے (کی لکھت) سے اس کی  
تقدیر کی لکھت سابق ہے لیکن بعد میں امر وہی اور الزام نے  
ان کو پر وہ اٹھا دیا ہے (کسی کو خبر نہیں کہ اس کی تقدیر میں اٹھا  
لکھی ہے یا مصیبت) پس کسی کو جائز نہیں کہ حکم پر حجت پکڑے  
پہلی لکھت سے (اور یوں کہے کہ جب میں نے اسی کے موافق کیا  
جو میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا  
تو پھر سزا کیوں دیجاتی ہے) بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حق تعالیٰ  
سے اسکی بازیگرس نہیں ہو سکتی جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ،

حَتَّى يَحْكُمَكَ  
إِذْ أَعْمَلْتَ  
الْبَاطِلِينَ  
قَلْبِكَ عَلَى  
لِسَانِكَ  
ذَلِكَ إِلَيْهِ  
طُوبَى لَكَ  
وَأَحَبُّتَهُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
مِنْ قَبْلِكَ  
فَعِدَّةٌ وَمَوْ  
وَأَنْ تَسْتَأْذِنَ  
إِذَا سَكَنْتَ  
أَبْغَضَ كُلَّ  
الْكَاذِبَةِ  
الْعَمِيِّ وَ  
وَأَثْبَتَ  
تَوْبَتِكَ  
الشَّانُ فِي  
تُفْصِيْلِهِ  
مُؤَافَقَةً  
وَالْفَقْرُ  
وَالْعَافِيَةُ  
أَرَى لَكُمْ  
إِذَا قَضَيْتَ

حَتَّى يَمْلِكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِبَاطِنِ هَذِهِ الْأَهْرِ  
إِذْ أَعْمَلْتَ هَذَا الظَّاهِرِ ۖ أَدَاكَ إِلَى فَهْمِ  
الْبَاطِنِ ۖ أَوَّلُ مَا يَقُمْ سِرُّكَ ۖ ثُمَّ يُعْمَلُ  
قَلْبُكَ عَلَى نَفْسِكَ ۖ وَتُعْمَلُ نَفْسُكَ عَلَى  
لِسَانِكَ ۖ وَتُعْمَلُ لِسَانُكَ عَلَى الْخَلْقِ ۖ يَتَعَدَّى  
ذَلِكَ إِلَيْهِمْ ۖ بِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ بِمَا  
طُوبَى لَكَ إِنْ وَافَقْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَحْبَبْتَهُ ۖ وَبِحُكْمِكَ قَدْ أَدْعَيْتَ تَحَبُّبَهُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهَا شَرَّاطِلَ  
مِنْ شَرِّ الْإِطْلَاقِ لَكُمْ مُوَافَقَتُهُ فَيْكَ وَرَفِي  
فَيْدِكَ وَمِنْ شَرِّ الْإِطْلَاقِ أَنْ لَا تَسْكُنَ إِلَى غَيْرِهِ  
وَأَنْ تَسْتَأْنِسَ بِهِ ۖ وَلَا تَسْتَوْحِشْ مَعَهُ ۖ  
إِذَا سَكَنْ حُبَّ اللَّهِ قَلْبُ عَبْدٍ أَلَسَ بِهِ ۖ وَ  
أَبْغَضَ كُلَّ مَا يَشْغُلُ عَنْهُ ۖ ثُبُّ مِنْ دَعْوَاكَ  
الْكَاذِبَةِ ۖ هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ إِلَّا بِالتَّحَلِّيِ وَ  
الْمُحِبِّ وَالْكَذِبِ فِي التَّفَاقُ وَالْتَصْنُوعِ ۖ ثُبُّ  
وَأَثْبَتُ عَلَى تَوْبِكَ ۖ فَلَيْسَ الشَّانُ فِي  
تَوْبِكَ ۖ الشَّانُ فِي ثُبُوتِكَ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ  
الشَّانُ فِي عَزْسِكَ ۖ الشَّانُ فِي ثُبُوتِهِ ۖ وَ  
تُفَصِّلُهُ وَتَمَرِّدُهُ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۖ الرُّبُ  
مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْبِاسَاءِ وَالضَّرَائِدِ  
وَالْفَقْرِ الْغَنَى ۖ وَالشَّدَّةُ وَالرَّخَاءُ فِي السَّقَمِ  
وَالْعَافِيَةِ ۖ فِي تَحْيِيرِ الْفَرَسِ فِي الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ مَا  
أَرَى لَكُمْ دَوَاءً إِلَّا الشُّلُومُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
إِذَا أَقْبَضَ عَلَيْكُمْ بَشِيئًا لَا تَسْتَوْحِشُوا مِنْهَا وَلَا

ہوتی ہے صاحبِ جو عمل کرتے رہو اس ظاہر پر اس سیاہی پر جو سفیدی کے اوپر  
یعنی کتابِ سنت پر یہاں تک کہ یہ ظاہر پر عمل کرنا تم کو اس کے باطن پر عمل  
کرنے پر آمادہ کرے۔ جب تو اس ظاہر پر عمل کر چکا تو یہ باطن کے سمجھے کیطرت  
تجھ کو پہنچا بیگا۔ پس اذل سمجھنے والا تیرا باطن ہو گا اس کے بعد قلب تیرے  
نفس پر القا کر چکا اور نفس زبان پر اور زبان مخلوق کو سنائے گی اور مخلوق  
تک ان باطنی مضامین کا پہنچنا ان کی مصلحتوں اور منفعتوں کے لئے ہو گا  
مبارک ہو تجھ کو اگر تو نے موافقت کی حق تعالیٰ کی اور اس کو محبوب سمجھا۔  
انہوں سے ہے تجھ پر دعویٰ کرتا ہے اللہ عز و جل کی محبت کا کیا تجھے معلوم  
نہیں کہ اس کی شرطیں بھی ہیں؟ پس اللہ کی محبت کی شرائطیں  
سے یہ بھی ہے کہ اس کی موافقت ہو اپنے نفس کے بارے میں اور  
دوسروں کے بارے میں اس کی شرائطیں یہ بھی ہے کہ ماسوی اللہ  
سے سکون نہ پائے اور اللہ ہی سے اُنس رکھے اور اسکے ساتھ دشت  
میں نہ پڑے۔ جب اللہ کی محبت بندے کے قلب میں ٹھہر جاتی ہے تو  
وہ اس سے مانوس ہوتا اور ہر اس چیز کو دشمن سمجھنے لگتا ہے جو اس  
کو اللہ کی طرف سے غافل بنا دے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔  
یہ بات ہوس اور آرزو اور جھوٹ اور نفاق اور تصنع سے حاصل  
نہیں ہوا کرتی۔ توبہ کر اور اپنی توبہ پر قائم رہ کیونکہ شانِ توبہ کرنے  
میں نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔ شانِ درخت لگانے میں  
نہیں ہے۔ شانِ توبہ درخت کے جھنے اور شاخوں کے پھوٹنے اور  
پھل لانے میں ہے۔ لازم پکڑو حق تعالیٰ کی موافقت رنج میں  
اور تکلیف میں آقا س میں اور تو نگر میں سختی میں اور آرزو میں  
میں بیماری میں اور تندرستی میں بھلائی میں اور بُرائی میں بخشش  
کے وقت اور ہاتھ رکھنے کے وقت۔ میرے نزدیک شانِ تسلیم  
کے سوا تمہاری کوئی دوا نہیں جب حق تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی  
حکم فرمائے تو اس سے گھبراؤ مت اور نہ اس کے متعلق آ

جب تیری یہ حالت  
بلا مضرت دہلا  
دے  
تو خود کی مصلحت  
خفا ہو کر،  
یہ لگا کہ یہ  
علامت سے  
تیرے پہنچ جا  
یہ تمہارے پاس  
لے گی مری تجھ  
نہی سکوں  
یاد دتی کے تھا  
کہ تقدیر تمہیں  
نہیں جس کے  
اللہ صلی  
کا پیدائش  
سے جو ہر نے  
سے اس کی  
الزام نے  
یرمیں اٹا  
محبت پکڑے  
لے مراقب کیا  
یا گیا تھا  
کہ حق تعالیٰ  
سے پوچھ



تَنَازَعُوهُ فِيهِ وَلَا تَشْكُرُوا مِنْهُ إِلَىٰ عِيْدِهِ كَانَ  
ذَلِكَ مَعَايِزِيْدُكُمْ بَلَاءً بَلْ سَكُونَا وَ سَكُونَا وَ  
حُمُولًا اُسْتَوَابِيْنَ يَدِيْهِ وَ اَنْظُرُوْا مَا ذَا يَعْمَلُ  
فِيْكُمْ وَ يَكْمُرُ تَقَرُّ حُوَاكِي تَغْيِيْرِهِ وَ تَبْدِيْلِهِ اِذَا  
كُنْتُمْ مَعَهُ هَلْكَ الْاَجْرُ مِ يَغْيَرُ لَوْ حَشَّةٌ بِالْاَنْسِ  
وَ التَّوْحِيْدُ بِالْفَوْحَةِ بِذِكْرِ اَللّٰهِمْ اَجْعَلْنَا فِيْ جَنَابِكَ  
وَمَعَكَ وَ اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ  
حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَا عَشْرَةَ بِالْمَدْرَسَةِ  
ثَانِي عَشَرَ سَوَالَ سَنَةِ سَمِيرَ وَ اَرْبَعِيْنَ وَ خَمْسِمِائَةٍ  
بِاَعْلَامِ اَبْنِ عَبُوْدِيَّةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَاتِ  
حَقِيْقَةَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَ وَحْدَ الْكِفَايَةِ فِيْ جَمِيْعِ  
اُمُوْرِكَ اَنْتَ عَبْدُ اِبْنِ مِّنْ مَّوْلَاكَ اِنْ رَجِعْ  
اِلَيْهِ وَ ذُلُّكَ وَ تَوَاضَعْ لَاهِرِهِ بِالْاِمْتِنَانِ  
وَلِنَهْيِهِ بِالْاِسْتِهَاءِ وَ لِقَضَائِهِ بِالصَّبْرِ  
وَالْمُوَافَقَةِ اِذَا تَمَّ لَكَ هَذَا تَمَّتْ عُبُوْدِيَّتُكَ  
لِسَيِّدِكَ وَ جَاءَتْكَ مِنْهُ الْكِفَايَةُ قَالَ اللهُ  
عَزَّ وَجَلَّ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا اِذَا صَحَّتْ  
عُبُوْدِيَّتُكَ لَهُ اَحْبَبَكَ وَ قَوَّىٰ حُبِّي فِيْ قَلْبِكَ  
وَ اَسْكَبْتَ وَ قَرَّبَكَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ تَعْيٍ وَلَا  
طَلَبٍ لَّكَ صُحْبَةٍ غَيْرَةٍ فَتَكُوْنُ رَاضِيًا عَنْهُ فِيْ  
جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ فَلَوْ ضَيَّقَ عَلَيْكَ الْاَرْضُ رَحْمَتُهَا  
وَسَدَّ عَلَيْكَ الْاَبْوَابَ بِسَعَتِهَا لَمْ تَسْخَطْ عَلَيْهِ

سے نزاع کرو اور نہ اس کی دوسروں سے شکایت کرو کیونکہ اس سے  
مصیبت اور بڑھیکی بلکہ سکون و خاموشی و تحمل اختیار کرو۔ مجھے ہو  
اس کے حضور میں اور دیکھتے رہو کہ وہ تمہارے اندر اور تمہاری بات  
کیا عمل فرماتا ہے پس خوش ہو اس کے تغیر و تبدل پر جب تم  
اس کے ساتھ اس طرح رہو گے تو بالضرور وحشت کو اُنس سے  
بدل دیا جائیگا اور اقرار تو حید کیا تمہ تو حید پر سرور ہوا ملا دیا  
جائے گا۔ یا اللہ ہو کہ اپنی باگاہ میں اور اپنے ساتھ اور عطا فرما  
ہو کہ دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہو کہ دوزخ کے عذاب

## پانچویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ ۱۲ شوال ۱۲۵۵ھ مدرسہ ممبورہ)

صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ شانہ کی غلامی کہاں گئی؟ سچی غلامی کو  
اختیار کرو اور اپنی تمام ضروریات میں کفایت خداوندی حاصل  
کرو۔ تو اپنے آقا کا بھاگا بھاگام ہے۔ لوٹ اس کی طرف اور  
اس کے حضور میں ذلت اختیار کرو۔ تو واضع اختیار کرو اس کے حکم  
کی تعمیل کر کے اور ممانعت سے باز رہو اور قضا و قدر پر صبر اور  
موافقت دکھا کر۔ جب تجھ کو یہ بات پوری طرح حاصل ہو جائیگی  
تب تیری غلامی اپنے آقا کے لئے کامل ہوگی اور وہ تیری ضرورت پات  
کا خود مکمل ہو جائے گا جن تعالیٰ فرماتا ہے کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی  
نہیں ہے؟ جب تیری غلامی صحیح ہو جائیگی تو وہ تجھ سے محبت  
فرمائیگا اور اپنی محبت تیرے قلب میں قوی کر دیگا اور تجھ کو اس  
سے مانوس بنا دیگا اور تجھ کو بلا شقت اور بغیر اسکے کہ تیرے  
اندر محبت غیر اللہ کی خواہش باقی ہے اپنا مقرب بنا لیا پس  
تو اس سے ہر حال میں راضی رہنے لگے گا پھر اگر وہ تیرے اوپر  
زمین کو باوجود اتنی دست کے تنگ اور دروازوں کو باوجود

تائیت کرو کیونکہ ہم  
ہفتیا کر دے۔ مجھے ہو  
اور تمہاری بات  
نیدیل پر جب تم  
ت کو اُس سے  
سرور ہنسا ملا دیا  
نے ساتھ اور عطا فرما  
ہو کہ دوزخ کے غنم

سہمہ (مسموہ)

ا سچی غلامی کو  
فدا وندی حاصل  
س کی طرف اد  
تیار کر اس کے حکم  
و قدر پر صبر اور  
ج حاصل ہو جائیگی  
وہ تیری ضرورت  
اپنے بندہ کو کافی  
تجھ سے محبت  
یگا اور تجھ کو اس  
برائے کہ تیرے  
قرب بنایا گیا ہے  
اگر وہ تیرے اوپر  
دوں کہ باوجود

وَلَوْ كُنْتُمْ رَبَّ بَلَّ غَيْرُهُ ۖ وَلَوْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِ  
غَيْرِهِ ۖ تَلْتَحِقُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ حَيْثُ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْمَوَاصِ  
مِنْ قَبْلِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَاهِدٌ ۖ  
فِي كُلِّ شَيْءٍ حَاضِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَرِيبٌ ۖ وَفِي  
كُلِّ شَيْءٍ قَرِيبٌ ۖ لَا غَلِيَّةَ لَكُمْ عَنْهُ ۖ مَا أَمَرَ الْأَنْكَارُ  
بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ ۖ وَيُحِبُّكَ تَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
تُحِبُّكُمْ تُحِبُّكُمْ لَا تَزْجَمُ عَنْهُ ۖ فَإِنَّكَ تُحَرِّمُ الْخَيْرَ  
كُلَّهُ ۖ إِمَّا بِدِرْمَةٍ ۖ وَلَا تَصْدِرُ عَنْهُ ۖ مَا عَلِمْتَ  
أَنْ مِنْ صَبْرٍ قَدْ رَزَقَ لَيْسَ هَذَا الْغَطْلُ ۖ أَيْسَرَ  
هَذِهِ النُّجْلَةُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا الصَّبْرُ وَاصْبِرُوا وَارْطَبُوا وَاتَّقُوا  
اللَّهُ تَعَالَى كَمَا تَعْلَمُونَ ۖ وَفِي الصَّبْرِ أَيْكُ كَيْدٍ  
فِي الْقُدْرَانِ ۖ تَدُلُّ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَالنَّجْوَى  
وَالْحُسْنِ الْجَزَاءِ وَالْعَطَاءِ وَالرَّاحَةِ دُنْيَا وَآخِرَى  
مَلَائِكَتِهِمْ ۖ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَآجِلًا  
عَلَيْكُمْ ۖ بِنَارِ قَةِ الْقُبُورِ وَالْقَصْدِ إِلَى الصَّالِحِينَ  
وَفِي الصَّبْرِ ۖ وَقَدْ اسْتَقَامَ أَمْرُكُمْ ۖ لَا تَكُونُوا  
مِنَ الَّذِينَ إِذَا عُطُوا الْمَرْغُوطَ إِذَا سَمِعُوا  
كَلِمَةً ۖ ذَهَابَ دِينُكُمْ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ ۖ  
الْأَوَّلُ ۖ إِنْكُمْ لَا تَعْمَلُونَ بِمَا تَعْمَلُونَ الثَّانِي  
إِنْكُمْ تَعْمَلُونَ بِمَا لَا تَعْمَلُونَ الثَّلَاثُ ۖ إِنْكُمْ لَا  
تَعْمَلُونَ مَا لَا تَعْمَلُونَ فَتَبْقُونَ بِهَا إِلَّا الرَّابِعُ  
إِنْكُمْ تَمْنَعُونَ النَّاسَ مِنْ تَعْلَمُ مَا لَا يَعْمَلُونَ  
يَا قَوْمُ ۖ إِذَا حَضَرَ لَكُمْ جَالِسٌ الذَّكَوَةُ فَخُذُوا

اتنی فراخی کے بند بھی کر دیگا تو نہ تو اس پر غصہ ہو گا نہ غیر کے لڑاؤ  
کو طلب کر یگا اور دوسرے کا کھانا کھائیگا۔ تو موسیٰ کے ساتھ جا  
شامل ہو گا کہ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان  
پر حرام کر دیا پستانوں کو کہ ماں کی پستان کے سوا باوجود نا بھ  
بچہ ہونیکے انہوں نے کسی دایہ کا دودھ پیا ہی نہیں ہمارا رب عز و  
جل ہر چیز پر گواہ ہے ہر چیز میں حاضر ہے ہر چیز پر گہبان ہے  
اور ہر چیز کے قریب ہے۔ تم اس سے بے نیاز کسی طرح نہیں ہو سکتے۔  
معرفت کے بعد پھر انکار کی وجہ کیا؟ تجھ پر افسوس حالانکہ تو بیچتا  
ہے اللہ عز و جل کو اور لوٹ جاتا اور اسکا انکار کرنے لگتا ہے۔ اس  
کے پاس سے واپس مت ہو ورنہ ساری خوبیاں محروم رہ جائیگا  
اسی کے پاس جمارہ اور اسکو چھو کر دوسری جگہ قرار مت بچا۔ کیا  
تجھے معلوم نہیں کہ جو صبر کرتا ہے وہ قدرت پاتا ہے پھر یہ سمجھ کیسی او  
یہ جلد بازی کیسی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو صبر کرو  
اور صبر دلاؤ اور جیسے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ صبر کے  
مستحق قرآن شریف میں بہتیری آیتیں ہیں جو بتا رہی ہیں کہ صبر  
میں کیا کیا بھلائی نعتیں اچھا معاوضہ اور عطا میں اور دنیا و آخرت  
کی راحتیں ہیں۔ صبر کو اپنے اوپر لازم کر لو پھر دیکھو دین و دنیا  
کی خوبیاں کتنی ملتی ہیں۔ ضروری سمجھو قدرت کو دیکھنا اور نہ کو کار  
بندوں کا قصد کرنا اور خیر کے کام تاکہ تمہارا کام ٹھیک ہو جائے  
ان لوگوں میں سے مت بوجھ کو نصیحت کیجاتی ہے تو وہ مانتے نہیں  
اور جب سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ تمہارے دین کی بربادی چار  
چیزوں سے ہے اول یہ کہ جو کچھ تم کو علم ہے اس پر عمل نہیں کرتے  
دوم یہ کہ جسکا علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو۔ سوم یہ کہ جو بات معلوم  
نہیں اسکا علم حاصل نہیں کرتے جاہل بنے رہتے ہو۔ چارم یہ کہ  
دوسروں کو روکتے ہو کہ جسکا انکو علم نہیں وہ اسکو سیکھیں صابو جو

لِلْفُرَجَةِ لَا لِمَدِّ أَوَاةٍ يُعْرِضُونَ عَنْ عِظَاوَالٍ عِظَا  
وَيَحْفَقُونَ عَلَيْهِ الْخَطَا وَالشَّالَ: وَتَسْتَهْزِئُونَ  
وَتَفْتَحُونَ وَتَلْعَبُونَ: أَنْتُمْ عَلَى طَرَفٍ مَوْسُكُ  
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَاتُوا مِنْ هَذَا لَا تَكْشِبُهُوا  
بِعَدْلٍ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَانْتَفِعُوا بِمَا سَمِعُونَ  
يَا عَلَامُ قَدْ تَقَيَّدَتْ بِالْعَادَةِ: وَقَدْ تَقَيَّدَ  
لِللَّهِ بِطَلَبِ الْقَسَامِ: وَأَلَوْ تَوَفَّيْتُمْ السَّبَبَ:  
وَنَسِيكَانَ الْمُسَيَّبَ: وَالْحَوَكِلَ عَلَيْهِ عَلَيْهِ  
بِاسْتِثْنَائِ الْعَمَلِ وَالْإِخْلَافِ فِيهِ: قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا  
لِيَعْبُدُونَهُ مَا خَلَقْتُ لَهُمْ لُحُومًا وَلَا لُحُومًا  
لِلْغَيْبِ مَا خَلَقْتُ لَهُمْ لُحُومًا وَلَا لُحُومًا  
لِلْغَيْبِ: تَتَّبِعُوا يَا عَقْلُ مِنْ عَفَا لَا تَنْكُرْ:  
يَخْطُوا قَلْبَكَ إِلَيْهِ خُطْوَةً: وَيَخْطُوا حُبَّهُ إِلَيْكَ  
خُطْوَاتٍ: هُوَ إِلَى لِقَاءِ الْمُحِبِّينَ أَشْوَقُ مِنْهُمْ  
يُرْزَقُ مِنْ نَشَاءٍ يُعَيِّرُ حَسْبَكَ إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ  
لَا مِرْهِيَاةَ لَهُ: هَذَا أَشْوَقُ يَتَعَلَّقُ بِالْمَعَانِي  
لَا بِالْمُؤَرِّ: إِذَا تَوَلَّى عَبْدٌ مَا ذَكَرْتُ: صَمَّ  
هَذَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْوَلِيِّ  
يَحْيِيهِ الصَّحَّةُ: يَحْيِيهِ الْقَرَبُ: يَحْيِيهِ  
الْمُلْكُ: وَالسُّلْطَنَةُ وَالْمَارَةُ يَحْيِيهِ: تَصَيَّرَ  
ذَرَّتْ جَبَلًا: فَطَرَتْهُ بَحْرًا: كَوْنَهُ  
قَمَرًا: قَمَرُهُ شَمْسًا: قَلِيلُهُ كَشِيرًا:  
نَحْوُهُ وَجُودًا: فَنَاءُ كَ بَقَاءُ: فَحَوْرُهُ  
نُبَاتُهُ تَعْلُوا شَجَرَتَهُ: وَتَشْتَمُّ إِلَى

تم وخطو ذکر کی مجلسوں میں آتے ہو تو سیر کے لئے آتے ہو معالجہ کے  
لئے نہیں تے۔ واعظ کے دغظ پر اعتراض کرتے ہو اسکی غلطیوں اور  
نعرشوں کی گرفت کرتے ہو مذاق اڑاتے ہو ہنستے ہو اور کھیلتے ہو اور  
اللہ تعالیٰ کے ساتھ قمار بازی کرتے ہو کہ جس اتفاق سے نفع ہو گیا  
نہ ہوا۔ اس سے تو یہ کہو کہ اللہ عزوجل کے دشمنوں کی سی صورت مت  
بناؤ اور جو کچھ سزاؤں سے نفع اُٹھاؤ صاخر اور تو اپنی عادت کا  
قیدی ہے کہ نماز بھی پڑھتا ہے تو صرف عادت ہو جائے کیوجہ سے  
اور مقید ہے اللہ سے طرح کی چیزیں مانگے گا اورفاق اسباب کے بھول  
کر سبب کے پاس ٹھہر جانے اور اسباب پر بھروسہ کر نیکا۔ از سر نو عمل  
کر اور اسمیں اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نہیں پیدا  
کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں اُن کو تو اس  
کے لئے پیدا نہیں کیا، کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا اور کھانے، پینے  
سونے اور نکاح کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اے غافل اپنی غفلتوں سے  
بیدار ہو۔ تیرا قلب اس کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو اسکی محبت  
تیری طرف کئی قدم چلتی ہے وہ اپنے عشاق سے ملنے کا عشاق  
سے زیادہ مشتاق ہے کہ عطا فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے ان گنت  
جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے لئے اسکے  
سامان جمع فرما دیتا ہے۔ ایسی بات ہے جسکا تعلق معنی سے ہے  
صورت سے نہیں۔ جب یہ مضمون جو میں نے ذکر کیا بندہ کے لئے  
کامل ہو جاتا ہے تو اسکا دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے بہد صحیح  
ہو جاتا ہے صحت اُس کے پاس آتی ہے۔ قرب اسکے پاس آتا ہے  
حکومت و سلطنت اسکے پاس آتی ہے اور سرداری اسکے پاس آ  
ہوتی ہے اس کا ذرہ پہاڑ بن جاتا ہے اسکا قطرہ دریا بن جاتا ہے  
اسکا ہتھاب آفتاب ہو جاتا ہے اسکا تنہا ابھی بہت ہو جاتا ہے  
اسکا عدم بھی وجود ہو جاتا ہے اسکی نوابا بن جاتی ہے اور اسکی

تے ہو مجالہ کے  
 واسکی غلیظوں اور  
 ہو اور کھیلے ہوا اور  
 نفاق سے نفع ہو گیا  
 جس صورت مت  
 ہو تو اپنی عادت کا  
 ہو جو انے کی وجہ سے  
 اپنی اسباب بھول  
 کیا۔ از سر نو عمل  
 میں نہیں پیدا  
 کریں ان کو ہوس  
 اور کھانے پینے  
 اپنی غفلتوں سے  
 تو اسکی محبت  
 ملنے کا عشاق  
 ہے ان گنت  
 کے لئے اس کے  
 غفلت معنی سے ہے  
 کیا بندہ کے لئے  
 اللہ نے ہدیہ  
 کے پاس آتا ہے  
 اس کے پاس مہ  
 دیا میں جاتا ہے  
 بہت ہو جاتا ہے  
 تی ہے اور اسکی

الْعَرْشِ وَأَصْلُهُمَا إِلَى التَّوْبَةِ وَيُظِلُّ أَغْصَا هُمَا فِي  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا هَذِهِ الْأَهْصَانُ الْحُكْمُ  
 وَالْعِلْمُ تَصِيرُ الدُّنْيَا عِنْدَكَ كَتَحْقِيقِ الْحَقِّ لَا  
 دُنْيَا تَمْلِكُ وَلَا أُخْرَى تُقَيِّدُ لَا يَمْلِكُ مَلِكٌ  
 وَلَا مَمْلُوكٌ لَا يَحْجُبُ حَاجِبٌ لَا يَأْخُذُ  
 أَحَدٌ لَا يَكْذِبُ كَذِبٌ فَإِذَا تَمَّ هَذَا أَصْلَهُ  
 هَذَا الْعَبْدُ لِلْوُفُوفِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْآخِ  
 يَأْتِي يَوْمٌ وَيَخْلَعُ صِدْقٌ مِّنْ جَوَالِدِ نَبِيٍّ فَإِنْ أَرَادَ  
 الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا جَعَلَهُ دَلِيلًا وَهَدًى  
 وَمَوْجِبًا وَمُكَرَّمًا وَتَرَدُّجًا هَمًّا وَسَائِجًا  
 وَمُخْتَلَمًا وَسَرَّاجًا وَشَمْسًا فَإِنْ  
 أَرَادَ مِنْ ذَلِكَ كَانَ وَلَا حَاجَةَ عِنْدَكَ  
 وَعَلَيْكَ عَنْ غَيْرِهِ أَحَادٌ آخِرٌ مِنْ هَذَا  
 الْجَنَسِ يَرُدُّهُمْ إِلَى الْخَلْقِ مَعَ الْحِفْظِ الْخَلْقِ  
 وَالسَّلَامَةِ الْخَلْقِ يَوْمَ قَتْلِهِمْ لِمَصْلَحَةِ الْخَلْقِ  
 وَهَذَا آيَتُهُمُ الرَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا يُبْتَلَى بِهَا  
 الْآخِرَةُ وَالرَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ يُبْتَلَى  
 بِدُنْيَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ قَدْ عَقَلْتُمْ كَأَنَّكُمْ  
 لَا تَمُوتُونَ وَكَأَنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا  
 تُحْشَرُونَ وَبَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ لَا تُحَاسِبُونَ  
 وَكُلُّ الصِّرَاطِ لَا تَجُوزُونَ هَذِهِ صِفَاتُكُمْ  
 وَأَنْتُمْ تَدَّعُونَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ بِ  
 هَذَا الْقُرْآنِ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ مَاذَا  
 كُمْ تَعْمَلُونَ بِهِمَا إِذَا احْضَرْتُمْ  
 عِنْدَ الْعُلَمَاءِ

حرکت ثبات بخاتی ہے اسکا درخت اونچا چڑھ کر عرش تک رعب  
 پاتا ہے اس کی جڑ تری تنگ پھیلتی ہے اسکی ٹہنیاں دنیا اور آخرت  
 پر سایہ پھیلاتی ہیں، وہ شاخیں کیا ہیں؟ حکم اور علم۔ دنیا اُس کے  
 نزدیک ایسی ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ۔ نہ دنیا اسکو غلام بنا سکتی ہے  
 اور نہ آخرت اسکو قید کر سکتی ہے نہ کوئی بادشاہ یا ماتحت اسکا آقا  
 ہو سکتا ہے اور کوئی دربان اسکو روک سکتا ہے نہ کوئی اسکو گرفتار  
 کر سکتا ہے اور نہ کوئی کہ درت اسکو مکدر کر سکتی ہے پس جب حالت  
 پوری ہو جائے تو اس بندہ کو مخلوق کے ساتھ ٹھہرنا اور انکی دستگیری  
 کرنا اور انکو بحر دنیا سے خلاصی دینا (یعنی شیخ بننا) صحیح ہو جاتا ہے  
 جب حق تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ مہملای کا ارادہ فرماتا ہے تو  
 اس کو لوگوں کا راہبر ان کا طبیب ان کا ادب سکھانے والا انکو مہذب  
 بنانے والا انکا ترجمان ان کو ترانے والا انکا میل کھیل کھرچنے والا  
 انکا چراغ اور انکا آفتاب بنا دیتا ہے۔ پس اگر بندہ سے یہ  
 (ارشاد و تربیت کا) کام لینا چاہتا ہے تو ایسا ہوتا ہے ورنہ اسکو  
 اپنے پاس چھپا لیتا اور اپنے اغیار سے غائب کر لیتا ہے (کہ کسی  
 کو اسکا پتہ ہی نہیں چلتا) اس نوع کے افراد میں سے کسی کسی کی پوری  
 حفاظت اور کامل سلامتی کیساتھ مخلوق کی طرف ٹوٹا دیتا ہے اور انکو  
 توفیق بخشتا ہے لوگوں کی مصلحتوں اور انکو ہدایت کرنیکی جو شخص صرف  
 دنیا سے بے رغبت ہو اسکی آزمائش آخرت سے ہوتی ہے اور جس  
 نے دنیا و آخرت دونوں سے زہد اختیار کیا وہ آزمایا جاتا ہے دنیا و  
 آخرت کے پردہ دگار سے تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو گویا مکو بوت  
 ہی نہ آئے گی گویا قیامت کنے میں مشرین لئے جاو گے حق تعالیٰ کے  
 حضور حساب نہ دو گے پھر صراط پر عبور نہ کرو گے؟ یہ تو بہت بڑی حالتیں  
 ہیں اور دعویٰ کرتے ہو اسلام اور ایمان کا۔ یہ قرآن اور علم تم پر  
 حجت بنیں گے اگر تم نے ان پر عمل نہ کیا۔ جب تم علماء کے پاس دُ

وَلَمْ تَقْبَلُوا مَا يَفُوتُونَ لَكُمْ ۖ كَانَ حُضُورُكُمْ  
عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ ۖ يَكُونُ عَلَيْكُمْ اِسْمُ  
ذَلِكَ ۖ كَمَا تَقْبَلُونَ الرَّسُولَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَمْ تَقْبَلُوا مِنْهُ ۖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْمُ الْخُلُقِ  
كُلُّهُمْ الْخَوْفُ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
عَظَمَتِهِ وَكَدِيرِ بَاسِهِ وَعَدْلِهِ ۖ تَذْهَبُ مُلُوكُ  
الدُّنْيَا وَيُنْفَخُ مُلْكُهُ ۖ يَرْجِعُ كُلُّ الْيَوْمِ  
الْقِيَامَةِ ۖ وَيُظْهِرُ مُلْكُ الْقَوْمِ ۖ يُظْهِرُ سِرَّهُمْ  
وَعَنَاهُمْ وَارْتَامَ الْحَقُّ عِزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْيَوْمِ  
شَحَوَاتُ الْعِبَادِ وَالْإِلَادِ ۖ وَأَوْتَادُ الْأَرْضِ ۖ  
قَوَامُ الْأَرْضِ عَلَيْهِمْ ۖ هُمْ أُمَرَاءُ الْخُلُقِ وَ  
رُؤَسَاءُ هُمْ وَتَرَابُ الْحَقِّ عِزَّ وَجَلَّ ۖ  
فَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى لَا مِنْ حَيْثُ الْمُتَوَرِّدِ  
الْيَوْمِ مَعْنَى وَعَدَّ مُتَوَرِّدًا ۖ شَيْعَةَ الْمُتَوَرِّدِ  
لِلْكَفَّارِ ۖ فِي لِقَائِهِمْ وَالْغَبَاتِ مَعَهُمْ ۖ  
وَشَيْعَةَ الصَّالِحِينَ ۖ فِي لِقَاءِ نَفْسِهِمْ  
وَالْأَهْوِيَةِ وَالطَّبَاعِ وَالشَّيَاطِينِ وَالْأَقْرَانِ  
السُّوءِ الَّذِينَ هُمْ شَيْخًا طِينًا إِلَّا نَسَ ۖ  
وَشَيْعَةَ الْخَوَاصِّ ۖ فِي الرُّهْدِ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْحَقِّ عِزَّ وَجَلَّ فِي  
الْجُمْلَةِ ۖ يَا عَلَامُ تَنْبَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْتَبَهُ  
بِلَا أَمْرٍ ۖ تَدَيِّنُ وَخَاطِطُ  
أَهْلَ الدِّيْنِ ۖ فَإِنَّهُمْ  
هُمُ النَّاسُ

اور جو وہ تم سے کہیں تم اس کو قبول نہ کرو تو یہ تمہارا انکے پاس آنا  
تم پر حجت بنے گا کہ اب سزا سے بچنے کے لئے کون مذر باتی رہا، اسکا  
گناہ تم پر ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم ملاقات کرتے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اور آپکا کہنا نہ مانتے۔ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے  
جلال و عظمت اور کبریائی و عدل کا خوف ساری مخلوق پر عام ہوگا  
شاہان دنیا جاتے رہیں گے اور اسی کی بادشاہت باقی رہے گی  
سب قیامت کے دن اس کی طرف ٹوٹ کر جائیں گے اور ظاہر ہو جائیگی  
اللہ و ان کی حکومت ظاہر ہو جائیگی ان کی عزت ان کی تو نگرانی اور  
جو کچھ حق تعالیٰ نے ان کا احترام فرمایا آج بھی وہ کو تو ال ہیں علیاکے  
اور شہروں کے اور اوتا د (میں) ہیں زمین کی کہ انکے سبب میں قائم  
ہے ہیں انکو جو مخلوق کا سردار اور رئیس اور حق تعالیٰ کا نائب کہا جاتا  
ہے تو معنی کے اعتبار سے ہے نہ کہ صورت کے اعتبار سے آج معنی  
ہیں اور کل (قیامت کے دن) صورت ہوگی کہ ظالم بادشاہان  
دنیا آج صورت با عزت اور معنی ذیل ہیں پس فردا قیامت کو  
معنی صورت سے بد لکر انکی ذلت و خواری کھل جائیگی اور ادلیا و  
اقتاب ابدال آج صورت محکوم اور معنی حاکم و سردار ہیں پس قیامت  
کے دن معنی اپنی صورت بیکرا انکی سیادت و شاہی مرتبہ کو کھول دیں گے  
کافروں سے مباحثہ و محامضت کرنے والوں کی شجاعت اہم ہے  
کہ ان سے ملیں اور جملے ہیں اور صالحین کی شجاعت اس میں ہے  
کہ اپنے نفس اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں شیطانوں اور بد ہم نشینوں  
سے جو شیاطین الانس ہیں ملیں (اور متاثر نہ ہوں) اور خواہش  
کی شجاعت دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے زہد اختیار کرنیں  
ہے (کہ ایک لحظہ کے لئے بھی دوسری طرف رغبت نہ کریں)  
صاحبزادہ بیدار ہو اس سے پہلے کہ اپنے اختیار کے بغیر بیدار  
ہوگا۔ دیندار اور اہل دین سے بل جل کیونکہ حقیقت میں آدمی

أَعْقَلَ النَّاسِ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ :  
وَأَجْهَلَ النَّاسِ مَنْ عَصَاهُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتْ يَدَايَ إِلَى يَعْنَى اذْهَبَتْ  
مَا أَثْرَابَ إِذَا اسْتَعْنَى : إِذَا خَالَطْتَ  
أَهْلَ الدِّينِ وَاحْبَبْتَهُمْ : اسْتَغْنَتْ يَدَايَ  
وَقَلْبُكَ يَهْوِي مِنَ التَّفَاقِ وَأَهْلِيهِ : الْمَنَافِقُ  
الْمَوَالِي لَا عَمَلَ لَهُ : مَا يَقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا  
مَا أَرَدْتَ بِهِ وَنَحْوَهُ : مَا يَقْبَلُ مِنْكَ صُورَةٌ  
عَمَلِكَ : وَإِنَّمَا يَقْبَلُ مِنْكَ مَعْنَاكَ : إِذَا  
عَاثَتْ نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَ  
دُنْيَاكَ فِي عَمَلِكَ قَبْلَهُ مِنْكَ : اِعْمَلْ وَ  
اخْلُصْ : وَلَا تَنْظُرْ إِلَى عَمَلِكَ فِي الْجُمْلَةِ  
لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا أَرَدْتَ بِهِ وَنَحْوَهُ : لَا وَجْهَ  
الْخَلْقِ وَجْهَكَ تَعْمَلُ لِلْخَلْقِ : وَتُرِيدُ  
أَنْ يَقْبَلَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا أَهْوَسُ  
مَعْنَى : دَعُ عَنْكَ الشَّعَاةَ وَالْبَطَرَ وَالْفَرَجَ  
قَلِيلَ فَرْحِكَ : وَكَثْرَ حُزْنِكَ فَإِنَّكَ فِي دَارِ  
الْحُزْنِ فِي دَارِ السَّجْنِ كَانَ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ التَّفَكُّرِ قَلِيلَ الْفَرَحِ كَثِيرَ  
الْحُزْنِ قَلِيلَ الْفَيْحَاءِ إِلَّا تَبَسُّمًا كَطَيْبًا  
لِقَلْبِهِ غَيْرُهُ : كَانَ فِي قَلْبِهِ أَحْزَانٌ وَاشْغَالٌ : وَلَا  
الْبَقَايَا وَأُمُورُ الدُّنْيَا وَلَا كَمَا كَانَ يَخُجُّ مِنْ  
بَلْبَتَةٍ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ يَا غَلَامُ إِذَا صَحَّتْ  
خُلُوتُكَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَهْشَ سِرِّهِ :  
وَصَفَا قَلْبِكَ :

وہی ہیں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے  
اور سب سے زیادہ نادان وہ ہے جو اس کی نافرمانی کرے۔ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ  
یعنی تو فقیر اور مستغنی بنے (پس یہ بددعا نہیں بلکہ عا ہے کہ کاش  
سوناد اور مٹی تیرے نزدیک برابر ہو جائے) جب تو اہل دین سے ملے  
مجھے گا اور ان سے محبت کریگا تو تیرے ہاتھ مستغنی بن جائیں گے اور تیرا  
قلب نفاق اور اہل نفاق سے بھاگے گا۔ منافق ریاکار کا کوئی عمل  
(مقبول) نہیں تجھ سے کوئی نیکی قبول نہ ہوگی جب تک کہ تو اس  
سے ذات حق کو مقصود نہ سمجھے گا تیرے عمل کی صورت قبول نہ ہوگی  
پس اس کے معنی قبول کئے جائیں گے (کہ اخلاص ہے یا نہیں) جب  
تو اپنے عمل میں مخالفت بنے گا اپنے نفس کا اپنی خواہش کا اپنی  
شیطان کا اور اپنی دنیا کا تو وہ اس کو قبول فرمایاں گا۔ عمل کر اور  
اخلاص کیساتھ کر اور اپنے کسی عمل کی طرف بھی نظر مت کر تیرا عمل  
وہی مقبول ہوگا جس سے تو ذات حق کو مقصود سمجھے گا نہ کہ وہ جس  
سے مخلوق مقصود ہو تجھ پر افسوس کہ عمل تو مخلوق کے لئے کرتا ہے  
اور چاہتا ہے یہ کہ حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے یہ ہوس ہی ہوس  
ہے تکبر و نخوت اور اترانے کو چھوڑ۔ اپنی خوشی کو کم کر اور حزن کو  
بڑھا کر تو دار الحزن اور (دنیا کے) قید خانہ میں ہے۔ ہمارے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ ہمیشہ فکر میں رہتے خوش کم ہوتے  
اور ننگین زیادہ رہتے تھے بہت کم ہنستے اور صرف تبسم فرماتے  
تھے وہ بھی دوسروں کا دل خوش کرنے کو۔ آپ کے قلب میں  
احزان و اشغال بھرے ہوئے تھے۔ اگر صحابہ اور دنیا کے  
معاملات (جن کی تکمیل کیلئے آپا مورتھے) نہ ہوتے تو آپ گھر سے باہر  
بھی نہ نکلتے اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے صاحبزادہ جب خن خن  
کے ساتھ تیری خلوت صبح ہو جائے گی تو تیرا باطن ہوش اور قلب

اور انکے پاس آنا  
مقرر رہا تھا اسکا  
رسول اللہ صلی اللہ  
عزوجل حق تعالیٰ کے  
مخلوق پر عام ہوگا  
ت باقی رہے گی  
لگے اور ظاہر ہو جائیگا  
ان کی تو نگری اور  
تو قال ہیں مایا کے  
کے سبب میں قائم  
کا نائب کہا جاتا  
تبار سے آج معنی  
ظالم بادشاہان  
زور و قیامت کو  
ایک اور ادبیا و  
ارہیں پس قیامت  
مرتبه کو کھول دیجئے  
عت ایں ہے  
ت اس میں ہے  
اور بدہم نشینوں  
یوں اور خواص  
اختیار کر نہیں  
ت نہ کریں  
تیار کے بغیر پیدا  
یقت میں آدمی

يَصِيدُ نَظْرَهُ عِبْرًا وَ قَلْبَهُ فِكْرًا : وَ رَوْحَكَ  
وَمَعْنَاكَ إِلَى الْحَقِّ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ لَتَفَكَّرُ  
إِلَّا أُعْطِيَ الْعِلْمُ بِأَحْوَالِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ :  
وَيُحْكَمُ تُفْنِيمُ قَلْبَكَ فِي الدُّنْيَا : وَقَدْ فَرَعَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَسْمَاكَ مِنْهَا : وَقَدْ قُدِّرَ  
لَهَا أَوْقَاتُهَا مَعْرُوفَةٌ عِنْدَكَ : كُلَّ يَوْمٍ يَجِدُ  
لَكَ رِزْقٌ جَدِيدٌ طَلَبْتَ أَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ :  
حِرْصَكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عِنْدَ  
الْخَلْقِ : بِنَقْصَانِ الْإِيمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ :  
وَبِزِيَادَتِهِ تَقَعُدُ عَنِ الطَّلَبِ وَيَكْمُلُ لَهُ  
تَمَامُهُ تَنَامُ عَنْهُ بِأَعْلَامِهِ لَا تَخْلُطُ الْجَدُّ  
مَالَهُمْ : فَإِنَّكَ مَا تَمَكَّنَ قَلْبَكَ مَعَ الْخَلْقِ  
نَيْفٌ يَجْعَلُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ : وَأَنْتَ مُشْرِءٌ  
بِالسَّبَبِ كَيْفَ تَكُونُ مَعَ الْمُسَبَّبِ : كَيْفَ  
يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ : مَا تَعْقِلُ وَمَا لَا تَعْقِلُ  
مَا عِنْدَ الْخَلْقِ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ : مَا أَجْهَلُ  
مَنْ كَسَى الْمُسَبَّبَ وَاشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ :  
وَقَفَ مَعَ الثَّانِي : وَتَرَكَ الْأَوَّلَ : نَسِيَ  
الْبَاقِيَ : وَفَرِحَ بِالْعَاقِبَةِ يَا غُلَامُ تَصْغَبُ  
الْجَهْلُ مَا قِيَتَعْدَى إِلَيْكَ مِنْ  
جَهْلِهِمْ : مُصْحَبَةُ الْأَحْمَقِ  
مُصْحَبَةُ غَدِيبِ أَصْحَابِ الْمُؤْمِنِينَ  
أَلْعَا مِلِينَ بِعِلْمِهِمْ :  
مَا أَحْسَنَ أَحْوَالِ  
الْمُؤْمِنِينَ :

صاف ہو جائیگا تیری نگاہ نگاہِ عبرت بخائیگی تیرا قلب فکر بخائیگا  
اور تیری رُوح اور اندرونِ حق تعالیٰ سے وصل ہو جائیگا دنیا کے  
متعلق فکر کرنا تو عذاب اور حجاب ہے اور آخرت کے متعلق فکر کرنا  
علم اور قلب کی حیات ہے، جس بندہ کو فکر عطا کیا جاتا ہے اسکو  
دنیا اور آخرت کے احوال کا علم عطا کیا جاتا ہے تیری حالت پر انور  
کہ تو دنیا کے بارے میں اپنے قلب کو برباد کر رہا ہے حالانکہ دنیا  
جو تیرے حصہ میں آئی ہے اس کی تقسیم سے حق تعالیٰ فارغ ہو چکا  
اور اس کے اوقات بھی مقرر فرما دیئے جن کا علم اسی کو حاصل ہے۔  
پس تو طلب کرے یا نہ کرے نیا رزق روزانہ تجھ کو پہنچتا رہیگا تیری  
حرص تجھ کو خواہ کر بھی خدا کے نزدیک بھی اور مخلوق کے نزدیک بھی تیرے  
ایمان میں نقصان ہوگا تو تو طالبِ رزق بنے گا اور زیادتی ہوگی  
تو طلب سے بیٹھ رہیگا اور جب ایمان کامل ہوگا تو طلب سے سو جائیگا  
کہ طلب کی اہلیت بھی سلب ہو جائے گی، صاحبِ جزا وہ دقت  
کو محول کے ساتھ مخلوط مت کر کیونکہ جب تو نے اپنے دل میں  
مخلوط کو جگہ دے لی تو اپنے خالق کے ساتھ مجتمع کیونکر ہو سکتا ہے  
تو سبب کو شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے پھر خالق سبب کے ساتھ کس  
طرح رہ سکتا ہے؟ ظاہر اور باطن اکٹھے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ نیز  
جس کو تو سمجھتا ہے اور جس کو نہیں سمجھتا اور جو خالق کے پاس ہے  
اور جو مخلوق کے پاس ہے؟ کس قدر نادان ہے جو خالق سبب کو بھول  
گیا اور سبب میں مشغول ہو گیا۔ سبب کے ساتھ ٹھیکر گیا اور خالق سبب  
کو چھوڑ دیا۔ باقی رہنے والے کو بھول لا اور فنا ہوئی والے سے سرور ہوا۔  
صاحبِ جزا وہ! تو جاہلوں کی صحبت اختیار کرتا ہے پس ان کا جہل  
تجھ تک بھی پہنچے گا۔ الحق کی صحبت بڑے نقصان کی صحبت ہے  
صحبت اختیار کر ایمان والوں کی ایقان والوں کی اطلاق عالموں  
کی جو اپنے علم پر عمل کر نیوالے ہیں کیا اچھی حالت ہے ایمان والوں کی

فِي جَمِيعٍ تَصَرَّفَاتِهِمْ مَا أَتَوْا اللَّهُ عَلَىٰ مَجَاهِدِ لِقَائِهِمْ  
وَقَهَرَهُمْ لِنَفْسِهِمْ وَأَهْوَىٰ تَوْبَتِهِمْ: وَلِهَذَا  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ  
فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ هَذَا مِنْ قُوَّةِ  
قَدَرِ عَلَىٰ أَنْ يَطْهَرَ الْبَشَرِ فِي وَجْهِهِ الْخَلْقِ  
وَيَكْتُمُ الْحُزْنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
هَمَّهُ دَائِمٌ كَثِيرُ التَّفَكُّرِ كَثِيرُ الْبُكَاءِ قَلِيلُ  
الْفُتُوحِ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا رَاحَةَ لِمُؤْمِنٍ غَيْرَ لِقَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
الْمُؤْمِنُ يَسْتَرْحُزُهُ يَبْشُرُهُ: طَاهِرُهُ يَتَحَرَّكُ  
فِي لَكْسَتِهِ وَبَاطِنُهُ سَاكِنٌ إِلَىٰ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
طَاهِرُهُ لِيَاكِلَهُ وَبَاطِنُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُفْنِي  
سِرَّهُ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَلِيَدِهِ وَجَارِهِ وَجَارَتِهِ وَلَا  
إِلَىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتِمُّ قَوْلُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْنَيْنَا عَنِ أُمُورِكُمْ  
بِالْكِتَابِ لَا يَزَالُ يَكْتُمُ مَا عِنْدَكَ: فَإِنْ  
جَاءَتْهُ غَلْبَةٌ: أَوْ مَنَّتْ مِنْ لِسَانِهِ كَلِمَةً: فَيَتَذَكَّرُ  
الْأَمْرَ: وَيُغَيِّرُ الْعِبَارَةَ: وَيَسْتَرْحُزُهُ: وَيَسْتَرْحُزُهُ  
يَعْتَذِرُ بِمَا بَدَأَ مِنْهُ يَا غُلَامُ اجْعَلْنِي مُرَاتَكَ  
اجْعَلْنِي مُرَاتَكَ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ: مُرَاتَكَ لَعَلَّكَ  
أَنْ تُرَىٰ قَاتَكَ تَرَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا لَا تَرَاهُ مَعَ  
الْبُعْدِ عَنِّي إِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ فِي دِينِكَ فَعَلَيْكَ  
بِي فَإِنِّي لَا أَحَابِيكَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
عِنْدِي وَقَالَ هُوَ تَرْجِعْ إِلَىٰ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
قَدْ رُبِّيتُ بِدَلِّ خَشْيَتِ عَيْنِ مُخْصَلَةٍ مَنَافِقَةٍ

ہر اقلب فکر بخوابیگا  
ہو جائیگا دنیا کے  
کے متعلق فکر کرنا  
کیا جاتا ہے اسکو  
یہی حالت پرانہ  
ہا ہے حالانکہ نیا  
تعالیٰ فارغ ہو چکا  
کی کو حاصل ہے۔  
پہنچنا رہیگاتیری  
نزدیک بھی تیرے  
اور زیادتی ہوگی  
طلبے سو جائیگا  
جزا وہ دقت  
اپنے دل میں  
کیونکر ہو سکتا ہے  
سب کے ساتھ کس  
ہو سکتے ہیں۔ نیز  
مناقیق کے پاس ہے  
حق سب کو بھول  
یا اور خالق سب  
سے سرور ہوا۔  
پس ان کا جہل  
ن کی صحبت ہے  
کی ادا ان عالموں  
ہ ایمان والوں کی

اُن کے جملہ تصرفات میں وہ لوگ کس قدر قوی ہیں اپنے مجاہد و نیس  
اور اپنے نفوس اور خواہشات کو مغلوب کرنے میں اور اسی لئے فرمایا  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کی سترت چہرے پر  
ہوتی ہے اور غم دل کے اندر یہ اُن کی قوت ہی کی بات ہے کہ سترت  
ظاہر کرتے ہیں مخلوق کے رد و رد اور چھپائے رہتے ہیں غم کو اپنے اور  
حق تعالیٰ کے درمیان ان کا غم دائمی ہے ان کا غم کثیر ہے انکا  
گر یہ زیادہ ہے اور ہنسنا کم۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے لئے راحت نہیں بجز اپنے رب  
عز و جل سے ملنے کے۔ مومن اپنے حزن کو چھپاتا ہے اپنی خندہ  
ردی سے۔ اسکا ظاہر حرکت کرتا ہے کسب میں اور باطن اسکا سکون  
رہتا ہے اپنے رب عز و جل کے حضور میں۔ اسکا ظاہر اسکے اہل و عیال  
کے لئے ہے اور اسکا باطن اسکے رب عز و جل کے لئے اس کا راز  
فاش نہیں ہوتا بل پر نہ اولاد پر نہ پڑوسی پر نہ پڑوس پر اور نہ مخلوق  
خداوندی میں سے کسی شخص پر۔ وہ سنا ہے جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے کاموں پر امانت چاہو اچھا کیا سنا  
پس وہ ہمیشہ انصاف کرتا ہے اپنی حالت کا پس اگر کبھی غلبہ ہوتا یا  
زبان سے کوئی بات نکل جاتی ہے تو بات کی تلافی کرتا عبادت کو بدلتا  
جو کھل گیا اسکو چھپانے کی فکر کرتا اور جو ظاہر ہو گیا اسکی معذرت  
کرتا ہے صاحبِ جزا وہ مجھ کو اپنا آئینہ بنا مجھ کو اپنے قلب اور باطن کا  
آئینہ بنا اپنے اعمال کا آئینہ بنا میرے قریب آ کہ تجھ کو اپنے اندر  
وہ (محبوب) نظر آئیں گے جو مجھ سے دُور رہ کر نظر نہ آئے۔ اگر تجھ کو  
دین سنبھالنے کی ضرورت ہے تو میرے پاس آنا ہر دین مجھ میں اللہ  
تعالیٰ کے دین کے متعلق تیری رو رعایت مطلق نہ کرو نہ دین کے  
بارے میں حیا کرنا میرا کام نہیں ہے میں ایسے سخت ہاتھوں پر ہوں  
کیا گیا ہوں جو نہ منافق تھے نہ طالبِ ہوس اپنی دنیا کو اپنے گھ



دَعَا دُنْيَاكَ فِي بَيْتِكَ وَادْنُ مِنِّي فَإِنِّي وَاقِفٌ عَلَى  
 كُلِّ الْأَخِرَةِ: قِفْ عِنْدِي: وَأَنْتُمْ قَوْنِي: وَالْحَمْلُ  
 بِهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ عَنْ فِرْيَاكَ الْإِثْمَ عَلَى الْخَوْفِ  
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخَشْيَةِ لَهُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ  
 خَوْفٌ مِّنْهُ فَلَا أَمْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: ۝  
 الْخَشْيَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْعِلْمُ بِعَيْنِهِ وَلِذَلِكَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ  
 مَا يَخْشَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْعُلَمَاءُ: أَلْعَمَاءُ  
 بِالْعِلْمِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ: وَلَا يَطْلُبُونَ  
 مِنَ الْحَقِّ عِزًّا وَجَلَّ جِزَاءُ عَلَى أَعْمَالِهِمْ بَلْ يُرِيدُونَ  
 وَجْهَهُ وَفَرَبَهُ يُرِيدُونَ عِجَّتَهُ وَالْخَلَاصَ بَعْدَهُ  
 وَجَاهَهُ يُرِيدُونَ أَنْ لَا يَغْلُقَ بَابُ فِي دُجُوهِهِمْ  
 دُنْيَا وَالْآخِرَةَ لَا يَزْعُمُونَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ  
 وَلَا فِيمَا سِوَاهُ: أَلَدُنْيَا لِقَوْمِهِ وَالْآخِرَةُ لِقَوْمِهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمِهِ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ الْمُؤَقِنُونَ  
 الْمُتَكَفِّرُونَ الْمُحِبُّونَ لَهُ: أَلْمُتَّقُونَ الْخَائِشُونَ  
 لَهُ الْمُحْزَنُونَ الْمُتَكَسِّرُونَ لَا حِيلَةَ قَوْمٌ يَخْشَوْنَ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَيْدِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْ عَيْنِهِ  
 ظُلُومٌ لَهُمْ: حَاضِرٌ تَصْبَحُونَ قُلُوبُهُمْ كَيْفَ لَا  
 يَخَافُونَ: وَهُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَغِيرُ وَأَوْ يَبْدِلُ  
 يَنْصُرُ هَذَا وَيَجْذُلُ هَذَا: يُجَيِّ هَذَا أَوْ يُسَيِّتُ هَذَا  
 يَقْبَلُ هَذَا أَوْ يَرُدُّ هَذَا: يَقْرِبُ هَذَا أَوْ يَبْعِدُ هَذَا: ۝  
 لَا يُسَالُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسَالُونَ: أَللَّهُمَّ  
 قَرِّبْنَا إِلَيْكَ وَلَا تَبَاعِدْ نَاعِدُكَ: وَأَيْتَا فِي  
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً: وَقَدْ عَاذَ اب

میں چھوڑ اور میرے قریب آ کیونکہ میں کھڑا ہوا ہوں آخرت کے  
 دروازے پر، کھڑا ہو میرے پاس اداسن میری بات کو اور اس  
 پر عمل کر اس سے پہلے کہ عنقریب موت آجائے۔ دار و مدار اللہ  
 کے خوف اور خشیت پر ہے جب تجھ کو اس کا خوف نہ ہوگا تو تیرے لئے  
 دنیا میں امن ہے نہ آخرت میں۔ حق تعالیٰ کا خوف ہی اصل  
 علم ہے اور اسی لئے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بس اللہ سے اہل علم ہی  
 ڈرتے ہیں۔ یعنی اللہ سے نہیں ڈرتے مگر وہ علماء جو علم پر عمل کر نیوالے  
 ہیں جو کرتے ہیں جو کچھ جانتے ہیں اور نہیں مانگتے اللہ تعالیٰ سے جزا اپنے  
 اعمال کی بلکہ چاہتے ہیں اس کی ذات اور اس کے قرب کو، چاہتے  
 ہیں اس کی محبت اور اسکے بعد حجاب سے خلاصی کو اور چاہتے ہیں کہ  
 ان کی طرف سے دیدار حق کا دروازہ بند نہ کیا جائے دنیا میں اور نہ  
 آخرت میں۔ نہ ان کو رغبت ہے دنیا کی نہ آخرت کی اور نہ سوا۔  
 اللہ تعالیٰ کے کسی مخلوق کی۔ دنیا ایک گزردہ کے لئے ہے۔ آخرت  
 ایک گزردہ کے لئے اور حق تعالیٰ جل شانہ ایک گزردہ کے لئے اور یہ  
 (میسر اگر وہ) ایمان والوں ایقان والوں اللہ کے پیادوں پر بہر  
 گاروں خشنوع والوں اور اس کے لئے غلین ہنے والوں اور مستر  
 خاطر و کل ہے۔ یہی لوگ ہیں جو ڈرتے ہیں اللہ عزوجل سے غائبانہ  
 کہ وہ غائب ہے ان کی ظاہری آنکھوں سے اور حاضر ہے قلوب  
 کی آنکھوں کے سامنے اس سے کیوں نہ ڈریں۔ وہ ہر دن ایک  
 جد اشغل میں ہے کہ ادنا بدلتا رہتا ہے اسکی مدد فرماتا ہے اگو  
 چھوڑتا ہے اسکو جلاتا ہے اسکو مارتا ہے اسکو قبول فرماتا ہے  
 اسکو مردود بناتا ہے اسکو قریب کرتا ہے اس کو دور کرتا ہے اس  
 سے پوچھ نہیں اسکے فعل کی اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے۔  
 یا اللہ ہم کو اپنے قریب کر لے اور اپنے سے دور مت فرما  
 ہم کو عطا کر دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بجا

النَّارِ

الْمَلِكِ

وَقَالَ رَبُّهُ

مُتَّصِفَةً

قُلُوبًا لِّقَوْمِهِ

ذَكَرَكَ اللَّهُ

لِلْآخِرَةِ: ۝

أَنْتُمْ تَحْجُو

مَشْغُولُونَ

مِنْ رَبِّكُمْ

لَهُمْ أَجْرُكَ

لَكَ مَا لَا

الْبَيْتِ صَكَّةَ

الْمُؤْمِنُونَ

بَيْنَهُ لَهُ

الْحَسَنَاتِ

سُبْحَانَ

جَعَلَهُ أَكْبَرُ

ذَلِكَ جَزَاءُ

عَزَّ وَجَلَّ

وَلَا الْآخِرَةَ

إِلَّا الْخَالِقِ

بِقَلَامِكُمْ

مُرِيدُكُمْ

ہم کو دوزخ کے عذاب سے -

## چھٹی مجلس

(یوم جمعہ ۱۵ شوال ۱۳۴۵ھ ۶ مدرستہ محمودہ)

اہل اللہ کے قلوب صاف ہوتے ہیں پاک ہوتے ہیں بھول جانے والے مخلوق کو، یاد رکھنے والے اللہ تعالیٰ کو، بھول جانے والے دنیا کو، یاد رکھنے والے آخرت کو، بھول جانے والے اس ناپائدار کو جو تمہارے پاس ہے، یاد رکھنے والے اُس پائدار کو جو اللہ کے پاس ہے، تم نا واقف ہو ان سے اور ان کیفیات سے جنہیں وہ مشغول ہیں تم مشغول ہو اپنی دنیا میں آخرت کو چھوڑ کر چھوڑے ہوئے ہوا اپنے رب عزوجل سے حیا کرنے کو بے شرم بنے ہوئے ہو اس کے بارہ میں اپنے صاحبِ ایمان بھائی کی نصیحت قبول کر اور اسکی مخالفت نہ کر کہ وہ تیری وہ حالت دیکھتا ہے جو تو خود اپنی نہیں دیکھ سکتا اور اسی لئے فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آئینہ ہے مومن کے لئے کہ اس کی واقعی حالت جانچ لیتا ہے (مومن عیشیہ اپنے مومن بھائی کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے اس سے بیان کر دیتا ہے جو کچھ اس پر پوشیدہ رہتا ہے اس کے لئے نیکو کاریوں کو بد کاریوں سے جدا کر دیتا اور اسکو پہچان کر دیتا ہے نافع مضر کی۔ پاک ذات ہے جس نے میرے قلب میں مخلوق کی خیر خواہی کا مضمون ڈالا اور اس کو میرا مقصودِ عظیم بنا دیا۔ میں خیر خواہ ہوں اور اس پر معاوضہ نہیں چاہتا۔ میری آخرت مجھ کو مل چکی ہے میرے رجبے پاس میں دنیا کا طالب نہیں ہوں میں نہ بندہ ہوں دنیا کا نہ بندہ ہوں آخرت کا اور نہ ماسوی اللہ کا میں بندہ ہوں صرف خالق کا جو کیسا دیگاہ اللہ تعالیٰ تمہاری خلاص میں میری خوشی ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں بچے مرید کا منہ دیکھتا ہوں جس نے میرے ہاتھوں پر فلاح

القارہ

## المجلس السادس

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ مَتَّصِفَ شَوْلَ سَنَةِ ثَمَنَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ قُلُوبًا نَعْمَ صَافِيَةً طَاهِرَةً نَاسِيَةً لِلْخَلْقِ ذَاكِرَةً لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَاسِيَةً لِلدُّنْيَا ذَاكِرَةً لِلْآخِرَةِ نَاسِيَةً لِمَا عِنْدَ كَرِّ ذَاكِرَةً لِمَا عِنْدَ أَنْتَرَفَ حُجُوبُونَ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعِ مَا هُمْ فِيهِ مَغْفُورُونَ بِدُنْيَا كَرِّ عَنْ آخِرَتِهِ تَارِكُونَ لِلْعِيَالِ مِنْ رِزْقِهِ عَزَّ وَجَلَّ مُتَوَاقِحُونَ عَلَيْهِ أَقْبَلُ لَكُمْ أَخِيكَ الْمُؤْمِنَ وَلَا تُخَالِفْهُ فَإِنَّ يَرَى لَكَ مَا لَا تَرَى أَنْتَ لِنَفْسِكَ وَلِيَهْدِي أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ صَادِقٌ فِي نَصِيحِهِ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَبِينُ لَهُ أَشْيَاءَ تَخْفَى عَلَيْهِ يُفَرِّقُ لَهُ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ يَعْرِفُهُ مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ سُبْحَانَ مَنْ أَلْفَى فِي قَلْبِي نَصِيحَةَ الْخَلْقِ جَلَّ أَكْبَرُ هَيْتِي إِنْ نَادَمْتُ وَلَا أُرِيدُ عَلَى ذَلِكَ جَوَاءً آخِرَتِي قَدْ حَصَلَتْ لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ مَا أَطَالِبُ دُنْيَا مَا أَنَا عَبْدُ الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةِ وَلَا مَاسُوِي الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ مَا عِبَدُ إِلَّا الْخَالِقَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الْقَدِيمَ فَهَاجِي بِفَلَاحِكُمْ وَغَيْبِي لِهَلَاكِكُمْ إِذَا رَأَيْتُ وَجْهَ مُرِيدٍ صَادِقٍ قَدْ أَفْلَحَ عَلَى يَدَيَّ شَبِعْتُ

ہوں آخرت کے بات کو اور اہل دار و مدار اللہ کا تو نہ تیری لئے نہ ہی اصل اللہ سے اہل علم ہی ہم پر عمل کرنا لے لی ہے جزا اپنے رب کو، چاہتے رہا چاہتے ہیں کہ دنیا میں اور نہ اور نہ سوائے ہے۔ آخرت کے لئے اور یہ پیاروں پر ریزہ الوں اور شکستہ جل سے غائب نہ رہے قلوب مردن ایک دفرا ہے اک ل فرماتا ہے اس کر رہا ہے اس ہوتی ہے۔ رمت فرما خوبی اور بجا

وَارْتَوَيْتُ وَالتَّسَيُّتُ وَفَرَحْتُ: كَيْفَ خَرَجَ  
مِثْلُهُ مِنْ تَحْتِ يَدِي يَا غَلَامُ مَرَادِي أَنْتَ لَا  
أَنَابَ إِنْ تَتَعَبَكَ أَنْتَ لَا أَنَا عَبْرْتُ: وَإِنَّمَا  
وَدَوَّخِي لِأَجْلِكَ: تَعَلَّقَ رِي: حَتَّى تَعْبَرَ بِالْجَلَّةِ  
يَا قَوْمُ دُعُوا التَّكَبُّرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
عَلَى خَلْقِهِ ائِمُّوا قَدْرَكُمْ: تَوَاضَعُوا فِي نُفُوسِكُمْ  
أَوْ لَكُمْ نُطْفَةٌ قَدَرَةٌ مِنْ مَاءٍ مِهْنَةٍ وَاجْتَنِبُوا  
حَيْفَةً مَلْفًا: لَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَفْقُدُونَ  
الطَّمَعُ: وَيَصِيدُ الْهَوَى: وَيَحْمِلُهُ  
الْهَوَى إِلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ فِي تَطَلُّبِ  
شَيْءٍ مِنْهُمْ كَمَا يُقَسِّمُ لَهُ: أَوْ يُطْلَبُ مِنْهُمْ  
مَا قَدْ قُسِمَ لَهُ بِالذِّلِّ وَالْإِمْنَانَةِ: عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:  
أَسَدٌ عُقُوبَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَبْدِهِ  
كَلِمَةٌ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ وَيُحِبُّكَ يَا جَاهِلًا  
بِالْقَدْرِ وَالْمَقْدَرِ لَهُ: أَتَلْتُمْ أَنْ أَبْتَأَ  
الدُّنْيَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُعْطَوْكَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ  
وَلَكِنْ هَذِهِ وَسُوسَةُ الشَّيْطَانِ: الَّذِي  
قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَرَأْسِكَ: لَسْتَ عَبْدَ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَطَلَمَا أَنْتَ عَبْدٌ لِنَفْسِكَ وَ  
هُوَ الْوَشَّيْطَانُ وَطَبْعُكَ وَدُرْهُمُكَ وَ  
دِينُكَ: إِحْمَدُ أَنْ تَرَى مُفْلِحًا: حَتَّى تَفْلَحَ  
بَطَرِيقَةٍ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ لَمْ يَزَلْ مُفْلِحًا لَا يَفْلَحْ: أَنْتَ تَرَى الْمُفْلِحَ  
بِأَنَّهُ تَرَاهُ بِمَعْنَى رَأْسِكَ لَا بِمَعْنَى قَلْبِكَ وَ

حاصل کی تو سیر ہو جاتا ہوں سیراب ہو جاتا ہوں صاحب لباس ہو جاتا  
ہوں اور سرور ہو جاتا ہوں کہ اس مبیا شخص میرے ہاتھ سے کس طرح  
نکل آیا صاحب جبرادہ میری مراد تو ہے میں خود نہیں ہوں۔ اگر تیری  
حالت میں تغیر آدے اور میں بدستور ہوں تو رد پڑتا ہوں اور میں اپنے  
اچکے جو محبوب بھتا ہوں تو صرف تیری ہی وجہ سے پس میرے ساتھ ملا  
رکھ کہ جلدی عبور کر سکے صاحب جو چھوڑ دے تیر کرنا اللہ تعالیٰ پر اور  
اس کی مخلوق پر اپنی حقیقت کو پہچاننا اور تواضع کر داپنے نفسوں  
میں۔ تمہاری ابتداء ایک نطفہ ہے جس سے گھن آدے۔ ذیل  
پانی (یعنی مٹی) اور تمہاری آتہا مردار ہے جس کو پھینک دیا جائیگا  
ان میں سے مت۔ جو جن کو حرص کھینچنے لئے جاتی خواہش ا کا  
شکار کرتی اور ان کو لادے ہوئے پھرتی ہے ذلت و خواری کے  
ساتھ بادشاہوں کے دروازوں پر کہ ان سے ایسی شے طلب کریں  
جو ان کی تقدیر میں نہیں یا ایسی چیز مانگیں جو ان کے نصیب میں  
لکھی جا چکی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے  
آپ نے فرمایا کہ سخت ترین مذاب اللہ کا بندہ کیلئے یہ ہے کہ وہ مانگتا  
پھرے ایسی چیز کو جو اس کے مقصود میں نہ ہو۔ تجھ پر افسوس اے تقدیر  
اور مقصود سے ناواقف، کیا تیرا لگان ہے کہ اہل دنیا اس چیز  
کے دینے کی قدرت رکھتے ہیں جو تیرے مقصود میں نہیں ہے؟ یہ شیطانی  
دوسرہ ہے جو تیرے قلب اور دماغ میں ٹھیر گیا ہے تو اللہ عز  
وجل کا بندہ نہیں۔ تو بندہ ہے اپنے نفس کا اپنی خواہش کا  
اپنے شیطان کا اپنی طبیعت کا اپنے درہم کا اور اپنی دنیا کا،  
کوشش کر کہ کسی فلاحیت والے کو دیکھے تاکہ تو بھی فلاح پائے  
اس کے طریق سے۔ بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ جسے فلاح  
دالے کو نہ دیکھا اس کو فلاح نہ ملی۔ لیکن تو اس کو دیکھے گا  
اپنے چہرہ کی آنکھوں سے نہ کہ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے

ایمان کی آنکھوں سے۔ ایمان تو ترے پاس ہے ہی نہیں ہیں ضرور ہے کہ بصیرت بھی نہوگی کہ اس سے دیکھ سکے اپنے غیر کو۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے پس آنکھیں اندھی نہیں ہو کر تیں لیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ جو شخص مخلوق کے ہاتھوں سے دنیا حاصل کرنے کی طرح میں رہتا ہے وہ بیچتا ہے اپنے دین کو بدلہ میں انجیر کے اور بیچتا ہے باقی رہنے والی کو بدلہ میں فنا ہو جانے والی کے۔ پس ضروری بات ہے کہ اس کے ہاتھ نہ یہ آئیگی نہ وہ۔ جب تک تیرے ایمان میں صنعت رہے تو اپنی معاش کی اصلاح کے درپے رہ تاکہ لوگوں کا محتاج نہ بنے کہ خرچ کرنے لگے ان کے لئے اپنے دین کو اور کھانے لگے انکے اموال کو دین کے بدلہ میں۔ پھر جب تیرا ایمان قوی اور کامل ہو جائے تو اللہ پر توکل رکھنے اسباب باہر نکل جانے اور باطل سے منقطع ہو جانے اور قلب سے تمام چیزوں کے چھوڑ دینے کو اختیار کر کہ اپنے قلب کو باہر نکال دے اپنے شہر سے اپنے متعلقین سے اپنی دکان سے اپنی ذاتیتوں سے اور سوئپ دے جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اپنے اہل کو اپنے بھائیوں کو اپنے دوستوں کو پس ایسا بن جائیگا گویا کہ ملک الموت نے تیری روح قبض کر لی۔ گویا کہ بیخہ موت نے تجھ کو اچک لیا۔ گویا کہ زمین بھٹ گئی اور تجھ کو بھگ لیا اور گویا کہ تقدیر اور غلبہ والی قدرت کی موجوں نے تجھ کو علم کے سمندر میں لیکر ڈبو دیا۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ گیا اس کو اسباب اختیار کرنا مضرب ہوگا کیونکہ اسباب اسکے ظاہر پر رہینگے نہ کہ باطن پر اور اسباب سردوں کے لئے ہونگے نہ کہ اس کے لئے صابجہ۔ اگر میرے کہنے کی موافق اسباب اور انکے ساتھ تعلق کو اپنے دلوں سے پوری طرح نکال دینے پر تمکو قدرت نہ تو کچھ حصہ و ضرر ہونا چاہیے کہ کل پر قدرت نہ ہو تو کیا بعض سے بھی کمی کر لی جائے؟

سَيَكُنْ لَكَ بَصِيرَةٌ تَنْصُرُهَا غَيْرُكَ ۖ قَالَ عَنْ وَجَلٍ ۖ فَأَمَّا وَتَعْنَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْنَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّلُوفِ الْكَامِمْ فِي أَخَذَ الدُّنْيَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ يَبِيعُ الدَّيْنَ بِالْبَيْعِ يَبِيعُ مَا يَبْقَى بِمَا يَفْقَى ۖ فَلَا جَرَمَ لَا يَفْقَهُ بَيْدٌ لَا هَلْ أَوْ لَا هَلْ أَوْ مَا دُمْتَ نَاقِصَ الْإِيمَانِ فَدُونَكَ وَاصْلَاكُمْ مَعِيشَتِكَ حَتَّى لَا تَخْتَارَ جَرَّ إِلَى النَّاسِ تَبَدُّلُ لَهُمْ دِينُكَ وَتَأْكُلُ أَمْوَالَهُمْ ۖ كَذَلِكَ قَوْلُ إِيْمَانِكَ وَكَمَلُ فَدُونَكَ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُخْرُجُ مِنَ الْأَسْبَابِ وَقَطْعُ الْأَرْبَابِ وَالْمُسَافَرَةُ عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِكَ تُخْرِجُ قَلْبَكَ عَنْ بَلَدِكَ وَأَهْلِكَ وَدُكَّانِكَ وَمَعَارِفِكَ ۖ وَتُسَلِّمُ مَا فِي يَدَيْكَ إِلَى أَهْلِكَ طَاحُورَانِكَ وَأَقْرَبَانِكَ فَتَقِيلُ كَأَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ أَخَذَ رُوحَكَ ۖ كَانَ خَطَاةَ الْمَوْتِ اخْتِطَفَكَ ۖ كَانَ الْأَذَى الشَّقِيَّةَ وَابْتَلَعَتْكَ كَأَنَّ أَمْوَاجَ الْقَدَرِ وَالْقُدْرَةِ السَّالِةَ أَخَذَ تِلْكَ فِي حُجْرِ الْعِلْمِ وَغَرَّ قَتْلًا ۖ مَنْ رَصَلَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْأَسْبَابُ لَا تَهَا تَكُونُ عَلَى ظَاهِرٍ لَا عَلَى بَاطِنٍ تَكُونُ الْأَسْبَابُ لَغْوِيَّةً لَا يَأْكُلُ قَوْمٌ إِنْ كَرِهَ تَقْدِيرُ مَا ذَكَرَ مِنْ تَحْرِيمِ الْأَشْيَاءِ التَّعَالِيَّهَا مِنْ حَيْثُ قُلُوبُكُمْ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فَيَكُونُ مِنْ وَجْهٍ إِذَا كَرِهَ تَقْدِيرُ مَا عَلَى الْكُلِّ فَلَا أَقْلَ مِنَ الْبَعْضِ كَانَ نَبِئْنَا

اجب لباس ہو جاتا ہاتھ سے کس طرح ہوں۔ اگر تیری دل اور میں اپنے میں میرے ساتھ عقلاً اللہ تعالیٰ پر اور مرد اپنے نفسوں آوے۔ ذیل نیک دیا جائیگا خواہش اسکا ت دعواری کے شے طلب کریں کے نصیب میں سے روایت ہے ہے کہ وہ مانگتا سو اسے تقدیر دنیا اس چیز ہے یہ شیطانی ہے تو اللہ عز و ان خواہش کا اپنی دنیا کا، تو بھی فلاح پائے جسے فلا جہد کو دیکھے گا باطن اور اپنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقَرُّعُوا مِنْ هُمُومِ  
الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ يَا عُلَمَاءُ إِنَّ قَدَرَتِ  
أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا فَاغْلَبْ وَلَا  
فَهْزُولُ يُغْلِبُكَ إِلَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعْلَقُ بِذِيْلِ  
رَحْمَتِهِ حَتَّى يَخْرِجَ هُمُومَ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ هُوَ الْقَادِرُ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَلَمْ يَخْلُقْ كُلَّ شَيْءٍ بِإِذْنِهِ كُلُّ شَيْءٍ  
أَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ وَسْطَهُ أَنْ يُظْهِرَ قَلْبَكَ مِنْ غُلْبِهِ وَ  
يُكَلِّمَهُ بِالْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ وَالْعِلْمِ بِمُغْفِرَتِهِ  
عَنْ خَلْقِهِ سَلَّمَ أَنْ يُعْطِيكَ الْيَقِينَ وَتُؤْنِسَ قَلْبَكَ  
بِهِ وَتُسَوِّدَ جَوَارِحَكَ بِطَاعَتِهِ أَطْلُبِ الْكُلَّ مِنْهُ  
لَا مِنْ غَيْرِهِ لَا تَدَلَّ لِمَخْلُوقٍ مِثْلَكَ بَلْ يَكُونُ  
لَهُ لَا لَغَيْرِهِ وَمَا مَلَأَ مَعَهُ وَلَهُ لَا غَيْرَ يَا  
عُلَمَاءُ فَتَمَّ السَّانِ بِأَعْمَالِ قَلْبِكَ لَا يُحْطِيكَ  
إِلَى الْحَيِّ خُطْوَةٌ أَلَسَيَّرَ سِيرَ الْعَالَمِ الْقَرِيبِ  
قَرِيبُ الْأَسْرَارِ الْعَمَلُ عَمَلُ الْمَعَالِي مَعَ حِفْظِ  
حُدُودِ الشَّرْعِ بِالْجَوَارِحِ وَالنَّوَاضِعِ لِلَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ لِيَعْلَمَ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهِ وَرَدًّا بِفُلَاوَتِهِ  
لَهُ مَنْ أَظْهَرَ أَعْمَالَهُ لِلْخَلْقِ فَلَا عَمَلَ لَهُ  
الْأَعْمَالُ مَكُونٌ فِي الْخَلْقِ لَا تَطْهَرُ فِي الْجَلَدِ  
سِوَى الْفَرَاغِ لَيْ لَا بُدَّ مِنْ أَظْهَارِهَا قَدْ بَسَقَ  
تَغْيِيرُكَ فِي أَحْكَامِكَ لِلَّاسِ بِمَا يَنْفَعُكَ  
أَحْكَامُكَ لِلْبِنَاءِ الَّذِي فَوْقَهُ إِذَا الْغَيْرُ  
الْبِنَاءُ وَالْأَسَاسُ فَكُمُّ قَدَرْتُمْ عَنْ تَجَبُّرِ  
الْبِنَاءِ أَسَاسُ الْأَعْمَالِ لِلتَّوْحِيدِ وَالْإِحْلَامِ مَنْ  
لَا تَوْحِيدَ لَهُ وَالْإِحْلَامَ لَهُ لَا عَمَلَ لَهُ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کے تفکرات سے  
فارغ ہو جہاں تک بھی ہو سکے صاحبزادہ اگر افکار دنیا سے  
فارغ ہونے کی تجھ میں طاقت ہے تو ضرور ایسا کر دے نہ بھاگ  
اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف اور اسکی رحمت کے دامن سے  
چیٹ جا یہاں تک کہ وہ دنیا کے تفکرات کو تیرے قلب سے نکال باہر  
کرے کہ وہ قادر ہے ہر چیز پر واقف ہے ہر چیز سے اور اسکے اختیار  
میں ہے ہر چیز پس اسکے دروازہ کو لازم پکڑ اور اس سے سوال  
کر کہ پاک کر دے تیرے قلب کو اپنے غیر سے اور اسکو بھر دے ایمان اور اپنی  
معرفت اور اپنے علم اور اپنی غنا سے کہ مخلوق کی تجھ کو پروا نہ رہے۔  
اس سے سوال کر کہ تجھ کو عطا فرمائے یقین اور اپنے ساتھ مانوس بنائے  
تیرے قلب کو اور مشغول رکھے تیرے اعضاء کو اپنی طاعت میں۔ سب کچھ  
اس سے مانگ کہ کسی دوسرے سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے سامنے ذیل  
مت ہی بلکہ سوال بھی اسی سے ہو غیر سے نہ ہو اور سارا معاملہ بھی  
اسی سے اور اسی واسطے ہے نہ غیر کے واسطے صاحبزادہ۔ ربانی  
علم قلب کے عمل کے بغیر تجھ کو حق کی طرف ایک دم بھی نہ چلا سکے گا۔  
رفقا قلب ہی کی رفتار ہے اور قرب باطن ہی کا قریب اور عمل معانی  
کا ہی عمل ہے بشرطیکہ اعضاء سے شریعت کی حدود کی محافظت ہو  
اور اللہ کے بندوں کے سامنے اللہ واسطے توہین جس نے اپنے نفس کی  
منزلت سمجھی اسکی کوئی منزلت نہیں، اور جس نے اپنے اعمال اپنے مخلوق  
کے لئے کئے اسکا کوئی عمل نہیں۔ اعمال غلو توں ہی میں ہوتے ہیں۔  
جلو توں میں نہیں ہوتے بحر فرائض کے کہ نکالنا ہر کرنا ضروری ہے  
تو اول بنیاد کے مضبوط کر نہیں کو تاہی کر چکا ہے پس اب اسکے اوپر چٹائی  
کی مضبوطی تجھ کو مفید ہوگی اگر بنیاد مضبوط ہو اور اوپر تعمیر میں تغیر آئے  
تو تعمیر کی تلافی تجھ سے ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد تو حید اور اخلاص ہے  
پس جس کے پاس تو حید اور اخلاص نہ ہو اسکے پاس کوئی عمل نہیں

مضبوط کر اپنے عمل کی بنیاد کو بذریعہ توحید کے اور اخلاص کے اس کے بعد اعمال کی تعمیر کر اللہ کی طاقت اور قدرت سے نہ کہ اپنی طاقت اور قدرت سے۔ توحید ہی کا ہاتھ ہے جو تعمیر کرتا ہے شرک اور نفاق کا ہاتھ نہیں کرتا۔ موعود ہی وہ شخص ہے جس کے عمل کا مہتاب اونچا اٹھتا ہے منافق کا نہیں اٹھتا۔ یا اللہ دور فرما ہم کو نفاق سے ہماری جملہ حالتوں میں اور عطا فرما ہکو دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہکو دوزخ کے عذاب سے۔

## ساتویں مجلس

(یوم یک شنبہ ۱۷ شوال ۱۳۴۵ھ ۶ خانقاہ شریف)

یا اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور ڈال ہم پر صبر اور جفا رکھ ہمارے پاؤں اور کثیر فرما ہمارے لئے اپنی عطا اور اس پر شکر گزاری ہکو نصیب فرما الخ صبر و صبر اختیار کرو کہ دنیا ساری ہی آفتوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے بحر شاذ نادر کے سوا اس کا اعتبار نہیں کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پہلو میں مصیبت نہ ہو کوئی خوشی نہیں جس کے ساتھ غم نہ ہو اور کوئی فراخی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا عطا کرو اپنی زندگی کو اور کھاؤ اس سے جو تمہارا مقوم ہے شریعت کے ہاتھ سے کہ وہی دوا ہے اس شے کے کھانے میں جو دنیا سے حاصل کیا جائے صاحبزادہ جس وقت تو میرے ہونے کے درجہ میں ہے تو اپنا مقوم حاصل کر شریعت کے ہاتھ سے اور جب تو خاص اور صدیق بن جائے تو امر الہی کے ہاتھ سے مقوم حاصل کر اور جب تو ہو جائے مطیع و مہل اور مقرر فی فعل خداوندی کے ہاتھ سے لے کہ خود بخود تیرا مقوم تیری جانب پہنچایا جائیگا اور حکم لینے والا تجھ کو حکم دیگا وہی تجھ کو روکیگا اور فعل حق تیرے اندر حرکت کرے گا کہ تجھ سے کام لینا تیرا کام نہ رہے گا

أَحْكُمُ أَسَاسَ عَمَلِكَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ ثُمَّ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِحَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُوَّتِهِ لَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ بِإِدِّ التَّوْحِيدِ هِيَ الْبَنَاءُ بِلَا يَدِ الشَّرِّ وَالنِّفَاقِ الْمُوَحَّدُ هُوَ الَّذِي يُرْتَفَعُ قَمَرُ عَمَلِهِ أَمَّا الْمُنَافِقُ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ مِثْنَا وَيَيْنِ النِّفَاقِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِنَا وَاتِّفَاقِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## المجلس السابع

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ الْاَحَدِ فِي الزَّيْبَادِ سَابِعَ عَشَرَ شَوَّالِ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَافْرِعْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبَّتْ أَقْدَامَنَا وَأَكْثِرْ عَطَاءَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَيْنَا إِلَى آخِرِ الدَّعَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا قَوْمُ رَاضِبُوا فَإِنَّ الدُّنْيَا كَالْمَاءِ أَفَادُ وَمَعْرَابٍ وَالْقَادِرُ مِنْهَا غَيْرُ ذَلِكَ بِمَا مِنْ يَعْصِي إِلَّا فِي جَنِبِهَا نَفْسٌ بِمَا مِنْ قُوَّةٍ إِلَّا وَمَعَهَا تَرْجَعُ بِمَا مِنْ سَعَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ضَيْقٌ أَعْطَلَ الدُّنْيَا حَيَاتَكُمْ وَتَنَادَوْا أَقْسَامَكُمْ مِنْهَا بِيَدِ الشَّرِّ وَالنِّفَاقِ هُوَ الَّذِي فِي تَنَاقُلِ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْيَا يَا قَوْمُ خُذُوا الْقِسْمَ بِيَدِ الشَّرِّ إِذَا كُنْتُمْ مُرِيدِينَ أَوْ بِيَدِ الْأَمْرِ إِذَا كُنْتُمْ خَائِفِينَ صَدِيقًا وَبِيَدِ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كُنْتُمْ قَائِمِينَ وَاصْلَحُوا مَقَرَّ بَابِ يَسَاقِي إِلَيْكَ بِأَمْرِ يَأْمُرُكَ بِجَهَنَّمَ وَالْفِعْلُ يَتَحَوَّلُ فِيكَ بِأَلْحَقِي عَلَى

یا اللہ کے تفکرات سے  
راہِ فکر و دنیا سے  
مکرور نہ بھاگ  
نہ کے دامن سے  
لبے نکال باہر  
اور اس کے اختیار  
اس سے سوال  
ہرے ایمان اور پنی  
کو پروا نہ رہے۔  
نہ مانوس بنائے  
ت میں سب کچھ  
کے سامنے ذیل  
سارا معاملہ بھی  
نہ زادہ۔ زبانی  
نہ چلا سکے گا۔  
سبح اور عملِ معانی  
کی محافظت ہو  
اپنے نفس کی  
عمل اپنے مخلوق  
س ہوتے ہیں۔  
ضروری ہے  
کے اوپر چنائی  
میں تغیر آئے  
اور اخلاص ہے  
کوئی عمل نہیں

ثَلَاثَةَ أَهْرَاجٍ : عَاقِبِي : وَخَاصَّتِي : وَخَاصُّ  
 الْخَاصِّ : فَالْعَاقِبِي : هُوَ الْمُسْلِمُ الْمُتَّقِي :  
 يَأْخُذُ الشَّرْعَ بِبَيْدَةٍ : يَلْتَزِمُ الشَّرِيعَةَ :  
 وَلَا يَفَارِقُهَا : يَعْمَلُ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَمَا آتَاكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَمَا نَهَاكَمْ  
 عَنْهُ فَأَنْتَ مُوَاهِدٌ فَإِذَا تَمَّ هَذَا فِي حَقِّهِ :  
 وَعَمِلَ بِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا : صَارَ قَلْبًا مُنَوَّرًا  
 يُبْصِرُ بِهِ فَإِذَا أَخَذَ شَيْئًا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ  
 اسْتَفْتَى قَلْبُهُ وَطَلَبَ الْإِهَامَ الْحَقِّيَّ عَنْ وَجَلٍ  
 لِأَنَّ الْإِهَامَ عَامَرٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ : قَالَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمَسْهَا ضُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا :  
 فَيَسْتَفْتِي قَلْبُهُ وَيَنْظُرُ الْإِهَامَ الْحَقِّيَّ عَنْ وَجَلٍ  
 وَعِلَامَتُهُ بِأَخْذِ ظَاهِرِهَا لَا مَرِيٍّ وَهُوَ أَنْ مَاتِي  
 دُكَّانَ هَذَا الْمُتَعَبِّينَ مُلْكُهُ وَبَيْدَةُ شَمْرِ  
 يَرْجِعُ وَيَسْتَفْتِي : مُنَوَّرَ قَلْبِهِ وَيَنْظُرُ مَا عِنْدَهُ  
 فِي ذَلِكَ : وَهَذَا ابْعَدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْعَمَلِ  
 بِالشَّرْعِ : عِنْدَ قُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَوْحِيدِهِ  
 بَعْدَ خُرُوجِ قَلْبِهِ مِنَ اللَّيْثِ وَالْخَلْقِ : وَقَطَعَ  
 قِيَامَ فِيهَا وَغُبُورَ بِمُجُورِهَا : حَيْثُ يُدْ  
 يَأْتِيهِ الصُّبْحُ : يَأْتِيهِ مُنَوَّرٌ  
 الْإِيْمَانِ : نُورُ الْقُرْبِ مِنْ  
 رَبِّهِ عَنْ وَجَلٍ : نُورُ الْعِلْمِ  
 مُنَوَّرُ الصَّبْرِ : مُنَوَّرُ  
 التَّوَكُّلِ وَ  
 الظَّالِمِيَّةِ

مخلوق تین طرح کی ہے۔ عامی اور خاص اور خاص الی خاص۔ پس  
 عامی تو وہ پرہیزگار مسلمان ہے جو شریعت کو اپنے ہاتھ میں لے کر  
 اسکا پابند رہتا ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا کہ عمل کرتا ہے حق  
 تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ جو کچھ تمکو رسول عطا فرمادیں اسکو لو اور  
 جس سے منع فرمادیں اس سے باز آؤ۔ پس جب یہ اتباع شریعت  
 پورا ہو جاتا اور مسلمان اس پر ظاہر و باطن کے ساتھ عمل کرتا رہتا  
 ہے تو قلب منور بن جاتا ہے کہ اس سے دیکھنے لگتا ہے پھر جب یہ  
 شخص شریعت کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے تو اسکا قلب اس سے  
 استغنا برتا اور طلب کرتا ہے حق تعالیٰ کے الہام کو کہ اسکا الہام  
 ہر چیز کو شامل ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے الہام فرمایا ہر  
 نفس کو اسکا تقویٰ اور اسکی بدکاری۔ پس اسکا قلب متقی بنتا اور منتظر  
 رہتا ہے حق تعالیٰ کے الہام اور اسکی علامت کا ظاہر صورت حال نیکر  
 اور وہ یہ ہے کہ اس کا دکاندار کی دکان میں جو کچھ مال ہے (ظاہر  
 حال اسکا گواہ ہے) کہ اسی کا ملوک اور اسی کا مقبوض ہے پس  
 اس سے خرید کر استعمال کرنیکی شرعاً اجازت ہے اور تقویٰ کا خلاف  
 نہیں یہ تو ابتدائی درجہ ہے (مرید اور عامی کا) اسکے بعد ٹوٹتا اور اپنے  
 قلب کے نور سے روشنی چاہتا اور غور کرتا ہے کہ اسکے اندر قلب کے نزدیک  
 کیا خرابی ہے پس باستغنا قلب میں کوئی مضرت مثلاً اسکی لذت  
 سے شہوت نفس کے قوی ہونیکا اندیشہ یا مال ملوک میں غصب رشوت  
 سے خریدے ہوئے کا احتمال پاتا ہے تو استعمال سے رک جاتا ہے۔ یہ  
 درجہ ہے خاص اور صدیق کا) اور یہ مرتبہ شرع پر عمل سے خارج ہو کر  
 ایمان اور توحید کی قوت کے ذوق اور قلب کے دنیا اور مخلوق کے نکل جانے  
 اس کے جنگلوں کو قطع اور بندر کو عبور کر لینے کے بعد حاصل ہوتا ہے  
 اس وقت اسکے پاس صبح شے آتی ہے ایمان کا نور آتا ہے رب عزوجل  
 کے قرب کا نور آتا ہے عمل کا نور آتا ہے صبر کا نور آتا ہے اور سکھ

كُلُّ هَذِهِ الشَّرْقَةُ بَعْدَ آدَاءِ حَقُوقِ الشَّرْعِ  
وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهِ وَأَمَّا الْإِبْدَالُ وَهُمْ  
خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ فَيَسْتَفْتُونَ ثُمَّ يَنْظُرُونَ  
أَمْرًا لَمْ يَحْزَنْهُمْ وَفَعَلَهُ وَتَحْرِيكَهُ وَ  
إِلْقَاءَهُ فَمَا دَرَاءَ هَذِهِ الْكَلَالَةِ هَلَاكُ  
فِي هَلَاكِ سَقَمٍ فِي سَقَمٍ حَرَامٍ فِي حَرَامٍ  
مُدَامٍ فِي رَأْسِ الدِّينِ دَبِيلُهُ فِي قَلْبِهِ  
سِلٌّ فِي جَسَدِهِ يَا قَوْمُ يَكُونُ نَصَارِيْفُهُ  
فِيكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ هَلْ تَتَّبِعُونَ  
أَوْ تَنْهَوْنَ مَنْ هَلْ تُصَدِّقُونَ أَوْ تُكَذِّبُونَ  
مَنْ لَا يُوَافِقُ الْقَدْرَ لَا يُوَافِقُ وَلَا يُوَافِقُ  
مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْأَقْصَى لَا يَرْضَ عَنْهُ  
مَنْ لَمْ يَعْطِ لَا يُعْطِ مَنْ لَمْ يَزِرْ لَا يَزِرْ  
يَا جَاهِلُ تُرِيدُ تُحَيِّرُ وَتُبَدِّلُ مَا يُرِيدُ  
أَنْتَ إِلَهٌ تَكُنْ تُرِيدُ أَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
يُوَافِقَكَ هَذَا إِيَّاكَ عَكْسُ عَكْسٍ تُصَبِّ  
لَوْ لَا الْإِقْدَارُ لَمَا عَرَفْتَ الدَّعَاوِي الْكَافِيَّةَ  
عِنْدَ التَّجَارِبِ تَتَّبِعُ الْجَوَاهِرَ أَفْكَرَ عَلَى  
نَفْسِكَ أَنْكَارَهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
إِذَا كُنْتَ مُنْكَرًا عَلَى نَفْسِكَ قَدَّرْتَ عَلَى  
الْإِنْكَارِ عَلَى غَيْرِكَ عَلَى قَدَرِ قُوَّةِ  
إِيمَانِكَ يُزِيلُ اللَّهُ مُكَرَاتِكَ  
وَعَلَى قَدَرِ ضَعْفِهِ  
تَقَعُ فِي  
بَيْتِكَ

مقل فی ص پس  
پنے ہاتھیں لے کر  
کہ عمل کرتا ہے حق  
فرما دیں اسکو اور  
یہ اتباع شریعت  
ساتھ عمل کرتا رہتا  
ہے پھر جب یہ  
اسکا قلب اس سے  
اک کو کہ اسکا اہام  
نے اہام فرمایا ہر  
سب متقی بننا اور منتظر  
ماہر صورت حال بیکر  
بھال ہے (ظاہر  
مقبوض ہے پس  
ورق توے کا خلافت  
کے بعد ٹوٹتا اور اپنے  
انہر قلب کے نزدیک  
رت مثلاً اسکی لذت  
میں غصہ رشوت  
رک جاتا ہے۔ یہ  
عمل سے فایز ہو کر  
اور مخلوق کے کل جانے  
بعد حاصل ہوتا ہے  
آتا ہے رب عزوجل  
جاتا ہے اور اسکو

اطمینان کا ڈھاتا ہے۔ یہ سارا شرع شریعت کے حقوق ادا کر نیکی  
بعد اور اسی کے اتباع کی برکت سے حاصل ہوتا ہے اور جو حضرات  
ابدال خاص انما ص ہوتے ہیں یہ اول فتویٰ لیتے ہیں شریعت سے ہی  
کے بعد منتظر رہتے ہیں حکم خداوندی کے پھر اس کے فعل کے اس کے  
حرکت دینے اور اس کے اہام فرمانے کے۔ پس ان تینوں درجوں کے  
سوا تو جو کچھ ہے وہ تباہی در تباہی ہے بیماری در بیماری ہے۔  
حرام در حرام ہے درد ہے دین کے سر کا دھل ہے دین کے قلب کا  
اور بس ہے دین کے بدن کی (جو مالے بغیر بھیچا چھوڑ نیوالی نہیں)  
صاحبو۔ حق تعالیٰ اپنے طرح طرح کے تصرفات تمہارے اندر جا کر  
فرماتا ہے تاکہ دیکھ کہ تم کیسے عمل کرتے ہو آیا مجھے بہتے ہو یا بھاگ  
کھڑے ہوتے ہو؟ آیا تصدیق کرتے ہو یا تکذیب جو شخص تقدیر  
کی موافقت نہ کرے گا اس کو رفیق نصیب ہو گا نہ توفیق۔ جو  
قضاء خداوندی پر راضی نہ ہو گا۔ حق تعالیٰ اس سے راضی نہ  
ہو گا۔ جو دیگا نہیں وہ لیگا بھی نہیں اور جو بوجھ نہ اٹھائے گا  
وہ سوار بھی نہ ہو گا اسے نادان! تو چاہتا ہے کہ جس شے  
کو چاہے بدلے۔ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ چاہتا ہے کہ اللہ  
عزوجل تیری موافقت کرے؟ یہ معاملہ برعکس ہو گیا اسکا  
عکس کر راہ صواب پائے۔ اگر تقدیر کی احکامات نہ ہوتے تو  
جھوٹے دعویٰ کی شناخت نہ ہوتی۔ تجربوں ہی سے جواہرات  
کھلتے ہیں۔ تیرا نفس جیسا حق تعالیٰ کے حکم پر راضی ہونے  
سے منکر ہے ایسا تو اپنے نفس کا منکر بن کیونکہ جب تو اپنے نفس  
کو انکار کرنے پر قادر ہو گا تو دوسروں پر بھی انکار کی قدرت رکھیں گا  
(یعنی نافرمانوں کو خلاف شرع اُمر سے روک سکے گا) اپنے ایمان  
کی قوت کیونکہ تو خلاف شرع باتوں کو مٹا سکتا ہے اور تمنا اسمیں  
ضعیف ہو گا اُس قدر (بزدل دماغ نیکیا) اور اپنے گھر میں گھس کر بیٹھے گا



وَتَحَارَسُ عَنْ زَالِمَاتِهِنَّ أَقْدَامُ إِلَّا يَمَانِ  
هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ لِقَاءِ شَيْطَانِ الْإِنْسِ  
وَالْحَيَّةُ هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ زُرُورِ الْبَلَايَا  
وَالْأَقَاتِ أَقْدَامُ إِيْمَانِكَ لَا ثَبَاتَ لَهَا  
فَلَا تَدْعِي إِلَى إِيْمَانٍ أَبْغَضَ إِلَيْكَ وَأَحَبَّ  
خَالِقِ الْكُلِّ فَإِنْ شَاءَ هُوَ أَنْ يُحِبَّ إِلَيْكَ  
شَيْئًا مِمَّا أَبْغَضْتَ كُنْتَ عَظُوفًا فِيهِ لِأَنَّهُ  
هُوَ الْمُحِبُّ لَا أَنْتَ وَلِهَذَا قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ  
دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الْطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ  
قُرْبِي عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ حُبِّبَ إِلَيَّ بَعْدَ الْبَعْضِ  
وَالزُّكْرِ وَالزُّهْدُ وَالْإِعْمَارُ مِنْ قُرْبِي أَنْتَ  
قَلْبِكَ مِمَّا سِوَاهُ حَتَّى يُحِبَّ هُوَ إِلَيْكَ  
مَا يَشَاءُ مِنْ ذَلِكَ

## المجلس الثامن

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِينَ  
بِالْمُدَّةِ تَامَةً عَشْرَتُونَ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسَةً  
الْمُرَاتِي تَوْبَةً لَطِيفَةً وَقَلْبُهُ مَجَسٌ يَزْهَدُ  
فِي الْمُبَاهَاةِ وَيُكْسِلُ عَنِ الْإِكْتِسَابِ  
وَيَأْكُلُ يَدِيهِ وَلَا يَتَوَرَّمُ جُمْلَةً  
يَأْكُلُ الْحَرَامَ الظَّرِيحَ وَيَخْفِ  
أَمْرًا عَلَى الْعَوَامِ وَلَا يَخْفِ  
عَلَى الْخَوَاصِ

اور ان کے شانے سے گونگابنے گلہ ایمان ہی کے پاؤں ہیں  
جو انسان جنات دونوں قسم کے شیطانوں کی جنگ کے وقت جم سکے  
ہیں دہی ہیں جو بلاؤں اور آفتوں کے زردل کے وقت ثابت قدم  
رہ سکتے ہیں۔ تیرے ایمان کے پاؤں کو جماد نہیں ہے۔ پس ایمان  
کا مدعی مت بن۔ سب کو مبغوض سمجھ اور سب کے پیدا کر نیوالے  
کو محبوب بنا۔ پھر اگر وہ چاہے گا کہ ان چیزوں میں سے جسکو تو نے  
مبغوض سمجھا ہے کسی چیز کو تیرا محبوب بنادے تو اس کے متعلق  
تیری حفاظت رکھی جائے گی کہ وہ قلب کو حادی ہو کر حجاب نہ  
بنے گی، کیونکہ اس وقت میں محبوب بنانا اولادہ خود ہے تو نہیں  
اور اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محبوب بنادی  
گئی ہیں میری جانب تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں خوشبو  
اور عورتیں اور تجویز کی گئی ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز  
میں۔ یہ چیزیں آپ کی محبوب بنائی گئیں مبغوض سمجھنے اور  
چھوڑنے کے بعد بے رغبت ہونے اور رد کر دانی کے بعد۔ تو  
اپنے قلب کو جملہ ماسویٰ اللہ سے خالی بنالے تاکہ پھر وہ خود  
اس میں سے جس چیز کو چاہے تیرا محبوب بنادے۔

## آٹھویں مجلس

(وقت شام: یوم سبہ شنبہ: ۱۰ ایشوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمرہ)  
ریاکار کا صرت کپڑا صاف ہے مگر قلب نجس کہ زاہد بنتا ہے مباح  
باتوں میں اور معاش سے کاہل بنتا (اور متوکل نام رکھ کر)  
دین کے ذریعہ سے کھاتا ہے (کہ لوگ بزرگ سمجھ کر خدمت  
کریں) اور پرہیز نہیں کرتا کسی چیز سے کہ رشوت کا پیسہ  
ہو یا سود کا سبب ہضم کر لیتا ہے) صریح حرام کھا رہا ہے  
عوام پر اس کی حالت مخفی ہے مگر خواص پر مخفی نہیں۔

ی کے پاؤں ہیں  
نگ کے وقت جم سکے  
وقت ثابت قدم  
س ہے۔ پس ایسا  
لے پیدا کر نیوالے  
س سے جکڑتوں نے  
اس کے متعلق  
دی ہو کر حجاب  
ہ خود ہے تو نہیں  
کہ محبوب بنادی  
چیزیں خوشبو  
لی ٹھنڈک نماز  
من سمجھنے اور  
نی کے بعد۔ تو  
نما کے پھر وہ خود  
۔۔۔

مدرسہ معمرہ  
بننا ہے مباح  
کل نام رکھ کر  
تھ کر خدمت  
شوت کا پیسہ  
م کھا رہا ہے  
مخفی نہیں۔

مَلِكٌ زُهْدٌ وَطَاعَةٌ عَلَى ظَاهِرٍ ۖ ظَاهِرٌ كَاغَامٌ  
وَبَاطِنٌ خَرَابٌ ۖ وَبِكَ طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِالْقَلْبِ لَا بِالْقَالِبِ كُلُّ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ تَتَعَلَّقُ  
بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارُ وَالْمَعَانِي ۖ تَعَزَّ مِمَّا أَنْتَ  
فِيهِ حَتَّى آخُذُكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَسُوءَةٍ  
لَا تَبْلَى عَوْمَنْ ۖ إِنْ خَلَمْتَ أَنْتَ حَتَّى يَكْسُوهُ  
إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ تَوَانِيكَ فِي حُقُوقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ وَقُوفِكَ مَعَ الْخَلْقِ وَشَرِّكَ  
بِهِمْ ۖ إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّغْوِ كَانَتْ  
وَالنَّجَبِ وَالنِّفَاقِ وَحَيْثُكَ لِلْقَبُولِ عِنْدَ الْخَلْقِ  
وَأَمَّا لِيَوْمَ عَلَيْكَ وَعَطَايَاهُمْ لَكَ إِنْ خَلَمْتَ ثِيَابَ  
الدُّنْيَا وَالْبَسَ ثِيَابَ الْآخِرَةِ ۖ إِنْ خَلِمْتَ مِنْ  
حَوْلِكَ وَقُوفِكَ وَوُجُودِكَ ۖ وَاسْتَطَرَّ  
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ وَلَا وَقُوفَ مَعَ سَبَبٍ وَلَا شَرِّكَ  
بِسُوءٍ مِنَ الْمَحْلُوقَاتِ ۖ يَا ذَا فَعَلْتَ هَذَا  
رَأَيْتَ الطَّافَةَ حَوَالِيكَ بِتَارَتِكَ رَحْمَتُهُ  
تَجْمَعُكَ ۖ وَنِعْمَتُهُ وَمِنَّتُهُ تَكْسُوكَ وَ  
تَضْمُكَ إِلَيْهَا ۖ أَهْلَبُ إِلَيْهِ النُّقْطَةُ إِلَيْهِ عَرِيَانًا  
بَلَا أَنْتَ وَعَائِدُكَ ۖ سِرُّ إِلَيْهِ مُنْقَطِعًا مُنْفَصِلًا  
عَنْ غَيْرِهِ سِرُّ إِلَيْهِ مُتَفَرِّقًا مُفَارِقًا ۖ حَتَّى يَجْمَعَكَ  
وَيُوصِلَكَ بِقُوَى ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ حَتَّى تَوْ  
عَلَّقَ الْأَكْوَانَ عَلَيْكَ وَحَمَلَكَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ  
لَا يَصْرُكَ ذَلِكَ ۖ بَلْ يَحْفَظُكَ فِيهِ مِنْ أَفْقَى  
الْخَلْقِ بَيْنَ تَوْحِيدٍ وَأَفْقَى

ان کا سارا زہد و ساری اطاعت ظاہری میں ہے اسکا ظاہر  
آباد ہے اور باطن ویران۔ تجھ پر افسوس اللہ کی طاعت قلب سے  
ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ ان ساری چیزوں کا تعلق قلب اور  
اسرار اور معانی سے ہے۔ تو جس حال میں ہے اس سے برہنہ  
بن تاکہ میں تیرے لئے حق تعالیٰ سے وہ لباس حاصل کر دوں جو  
کبھی پرانا نہ ہوگا۔ تو کپڑے اُتار یہاں تک کہ وہ خود ہی تھک جائے  
اللہ عزوجل کے حقوق کے متعلق اپنی کاہلی کے کپڑے اُتار مخلوق  
کے ساتھ قیام کرنے اور انکو خدا کا شریک ٹھہرانے کے کپڑے اُتار  
شہرتوں و غونگوں خود ستائی نفاق اور مخلوق کے نزدیک اپنے  
مقبول ہونے انکو اپنی طرف متوجہ کرنے اور تجھ کو عطا دینے  
کی محبت و خواہش کے کپڑے اُتار۔ دنیا کے کپڑے اُتار۔ اور  
آخرت کے کپڑے پہن۔ اپنی طاقت اور قدرت اور وجود سے  
باہر نکل اور حق عزوجل کے حضور میں بے قدرت و بے طاقت  
بن کر جا پڑ کہ نہ سبب پر نظر ہو اور نہ مخلوق میں سے کسی چیز کو اغما  
سمجھ کر اسکا شریک کرے جب تو ایسا کرے گا تو دیکھے گا اکی عنایتیں  
اپنے ارد گرد دیر سے پاس آئیں گی اسکی رحمت تجھ کو اکھا کرے گی  
اسکی نعمت اور احسان تجھ کو لباس پہنائے گا اور اپنے اندر چٹپٹائی کا  
بھاگ اسکی طرف اسی کا ہورہ سبب منقطع اور برہنہ ہو کر اپنے  
آپے سے بھی اور غیر سے بھی۔ چل اسکی طرف جدا ہو کر ماسویٰ سے  
چل اس کی طرف شکستہ اور صاحب فراق بن کر کہ وہ تجھ کو اکھا  
کرے گا اور تیری ظاہری اور باطنی قوتوں کے جوڑ سا کہ مضبوط کر دے گا  
کہ سارے عالم بند کر کے سب کو جو بھی تجھ پر لا دیا جائیگا تو وہ  
تجھ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا کیونکہ وہ خود تیری حفاظت  
فرمائیگا۔ جس شخص نے مخلوق کو فنا کر دیا اپنی توحید کے ہاتھ  
سے (کہ حق تعالیٰ کے سوا کسی کو صاحب ارادہ و اختیار نہ بھا)

اللَّيْلَ بَيْدَ زُهْدٍ ۖ وَاقْنِ مَا سَوَى رَبِّكَ  
عَنْ وَجَلٍ بَيْدَ الرُّغْبَةِ ۖ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الصَّلَاةَ  
وَالسَّجْدَةَ ۖ وَحَظِيَ بِحَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ عَلَيْكَ  
بِمَا آتَيْتَ نَفْسَكَ وَأَهْوَيْتَكَ وَشِئَا طَبِيعُكَ قَبْلَ أَنْ  
تَمُوتُوا عَلَيْكُمْ بِالْمَوْتِ الْحَامِ قَبْلَ الْمَوْتِ  
الْعَامِ رِيَا قَوْمٍ أَجِبُونِي فَإِنِّي دَاعِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
أَدْعُوكُمْ إِلَى بَابِهِ وَطَاعَتِهِ لَا أَدْعُوكُمْ إِلَى نَفْسِي ۖ  
الْمَنَافِقُ لَيْسَ يَدْعُو لِحَقِّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ  
دَاعِي إِلَى نَفْسِهِ هُوَ طَالِبُ الْحُظُوظِ وَالْقَبُولِ طَالِبُ  
الدُّنْيَا يَأْجَاهِلُ تَتَرَكُ سَمَاءَ هَذَا الْكَلَامِ ۖ  
وَتَقْعُدُ فِي صَوْمِ مَعْتَلٍ مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ ۖ  
تَحْتَاجُ أَذْلًا إِلَى صُغْبَةِ الشُّيُوعِ ۖ وَقَتْلَ النَّفْسِ  
وَالْقَلْبِ ۖ وَمَا سَوَى نَمُولِي عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَكْلُمُ بَابَ  
دُورِهِمْ أَعْنَى الشُّيُوعِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ تَقُولُ عَنْهُمْ  
وَتَقْعُدُ فِي صَوْمِ مَعْتَلٍ وَحْدَكَ مَعَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَإِذَا تَرْتَدَّدْتَ إِلَيْكَ مَوْتٌ دَوَاءٌ لِلْحَقِّ هَذَا يَأْجَاهِلُ  
يَا ذِي الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ لَسَانُكَ دَرْجٌ وَفِكَ  
فَاجْزِ لَسَانُكَ بِحَمْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَلْبُكَ  
يَعْتَرِضُ عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ ۖ وَبَاطِنُكَ كَافِرٌ ۖ  
ظَاهِرُكَ مُوَحِّدٌ ۖ وَبَاطِنُكَ مُشْرِكٌ ۖ زُهْدُكَ  
عَلَى ظَاهِرِكَ ۖ دِينُكَ عَلَى ظَاهِرِكَ ۖ وَبَاطِنُكَ  
خَوَابٌ ۖ كَيْفَا ضِئْ عَلَى بَيْتِ الْمَاءِ (أَيُّ الْخَلَاءِ)  
وَقُلْ عَلَى مَذْبَكِي إِذَا كُنْتُ هَكَذَا خَيْمَ  
الشَّيْطَانِ عَلَى قَلْبِكَ ۖ وَجَعَلَهُ مَسْكَنًا لَهُ  
لَكُمْ مَوْتٌ يَسْتَدِي بِعِمَارَةٍ بَاطِنُكُمْ ۖ

اور جس نے فنا کر دیا دنیا کو اپنے زہد کے ہاتھ سے اور فنا کر دیا ما  
سویٰ اللہ کو رغبت خدا کے ہاتھ سے پس اس نے صلاح و کامیابی کو  
جمع کر لیا اور دنیا و آخرت سے بہرہ یاب ہوا اپنے مرنے سے پہلے  
اپنے نفسوں کے ماننے کو اور اپنی خواہشوں اور اپنے شیطانوں کے  
مارنے کو ضروری سمجھ عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم پکڑ  
صاحبو۔ میرا کہنا مانو کہ میں اللہ تعالیٰ کا داعی ہوں کہ تم کو بلاتا  
ہوں اس کے دروازہ پر اور اس کی طاعت کی طرف اپنے نفس  
کی طرف نہیں بلاتا۔ منافق شخص مخلوق کو اللہ کی طرف نہیں بلایا  
کہ تادہ اپنے نفس کی طرف بلایا کرتا ہے۔ وہ طالب ہوتا ہے  
لذتوں کا اور لوگوں میں قبولیت کا اور وہ طالب ہوتا ہے دنیا  
کا اے نادان! تو اس دمیرے کلام کے سننے کو چھوڑتا  
اور اپنے نفس اور اپنی خواہش کو لیکر اپنے عبادت خانہ  
میں جا بیٹھا ہے۔ اور ضرورت تجھ کو مشائخ کی صحبت اختیار  
کرنے اور نفس کو طبیعت کو اور جملہ ماسویٰ اللہ کو قتل کرنیکی ہے  
کہ مشائخ کے گھروں کے دروازہ کو چھٹ جائے اسکے بعد نوان  
سے علیحدہ ہو کر تنہا اپنے حق عزوجل کیساتھ عبادت خانہ میں بیٹھ  
سکے گا۔ پھر جب یہ حالت تیری کامل ہو جائیگی تب تو بادل اللہ  
مخلوق کے لئے دوا اور رہنما درہاب بنیائے گاتیری زبان پر ہرگز کار  
ہے مگر قلب فاجر تیری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے مگر قلب  
تیرا اس پر اعتراض کر رہا ہے تیرا ظاہر مسلمان ہے مگر اندر کافر  
تیرا بیرون موحد ہے مگر باطن مشرک تیرا زہد تیرے ظاہر ہی پر  
ہے۔ تیرا دین صرف ظاہر ہی پر ہے اور باطن تیرا خراب ہے جیسے  
بیت الخمار پر قلنی اور نجاست کی گدڑی پر سوکھا درخت جب  
تیری ایسی حالت ہے تو شیطان نے تیرے قلب پر ڈیرہ لگا لیا  
اور اس کو اپنا مسکن بنالیا۔ مومن اول اپنا باطن سمجھ

ثُمَّ يَعْمَارَةُ  
عَلَى الدَّخْلِ  
خَوَابٌ فَإِذَا  
هَكَذَا الْبِدَا  
إِلَّا لِقَاتُ  
الْخَوَابِ ثُمَّ  
الْمَع  
وَقَالَ رَفِئ  
بِالْمَدِينَةِ  
وَأَرْبَعِينَ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَا  
وَلَكِنْ قَدْ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
تَعَوَّبَ ذَلِكَ  
بِالْبَلَاءِ وَصَا  
شَغْلَهُ رَبُّهُ  
بِالْإِنْيَا دَعُو  
فَأَكْمَرُ تَكْلُمُ  
مُعْرَضُونَ عَنْ  
عَنْ أُنْيَا لَكُمْ  
هُمْ خُلَفَاؤُهُ  
الْمُقَدَّرُ وَالْف  
عَنْ عَطَايَا  
لَكُمْ مَسْمُومٌ

ثُمَّ بَعَثَ رَسُولَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَعْلَمَ دَارَ الْبَيْتِ  
عَلَى الدَّخْلِ مِنْهَا مَبَالِغُ مِنَ الْمَالِ وَبَاهُهَا  
نَحْوَاتُ فَإِذَا اكْتَمَلَ عَمَلُهَا بَعْدَ ذَلِكَ يَعْلَمُ بَاهُهَا  
هَكَذَا الْبِدَايَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضَاةُ ثُمَّ  
إِلَى لِقَاءَاتُ إِلَى الْخَلْقِ بِإِذْنِهِ الْبِدَايَةُ بِتَحْقِيقِ  
الْآخِرَةِ ثُمَّ تَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ مِنَ الدُّنْيَا:

## الْمَجْلِسُ التَّاسِعُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَوْنِهِ الْجُمُعَةِ  
بِالْمَدِينَةِ سِتَّةَ ثَلَاثِي وَعَشْرِينَ شَوَّالَ سَنَةِ ثَمَنِينَ  
وَأَرْبَعِينَ وَتَمَّ بِمَائَةِ عَشْرِينَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِعَجْبَةٍ  
وَلَكِنْ قَدْ يَبْتَلِيهِ الْمُؤْمِنُ يَنْتَبِهُ عِنْدَهُ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيهِ بِشَيْءٍ إِلَّا لِيُفْلِحَ  
تُعَبِّدُ ذَلِكَ إِمَادَتِي أَوْ آخِرَةٍ فَهُوَ رَاضٍ  
بِالْبَلَاءِ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُتَمَرِّدٍ رَّبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
شَعَلَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ يَا مَسْغُولِينَ  
يَا أَيُّهَا دَعُوا عَمَلَكُمْ الْكَلَامَ فِي هَذِهِ الْمَقَالَةِ  
فَاكْمَلُوا تَكَلُّمَكُمْ بِالسُّنَنِ كَمَا رَاقِبُوا بِكُمْ أَنْتُمْ  
مُعْرِضُونَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهِ وَ  
عَنْ أُنْبِيَائِهِ وَاتَّبِعُوا عَمَلَكُمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ  
هُمْ خُلَفَاؤُهُمْ وَأَوْصِيَاءُهُمْ أَنْتُمْ مُنَادِعُونَ  
الْمَقْدَرِ وَالْقُدْرَةَ فَتَعْتَمِدُوا بِعَطَايَا الْخَلْقِ  
مَنْ عَطَايَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَنْتَبِهُ لَا كَلَامَ  
لَكُمْ مَسْمُومٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

کرتا ہے اس کے بعد ظاہر کو معذور کرتا ہے جیسے ایک شخص  
مکان بناتا ہے تو اس کے اندر دنی حصہ پر بہت کچھ روپیہ  
خرچ کر دیتا ہے اور اسکا دروازہ دیران ہی پڑا رہتا ہے -  
یہاں تک کہ جب اندرون کی تعمیر سے فارغ ہو لیتا ہے تب  
اسکا دروازہ بناتا ہے اسی طرح اول اللہ تعالیٰ اور اس کی  
رضا جوئی ہے اسکے بعد اس کے اذن سے مخلوق کی طرف التفات  
کرنا۔ ابتدا آخرت کی تحصیل سے ہونی چاہیے اس کے بعد دنیا  
میں جو کچھ مقسوم ہے اس کو کھانا مناسب ہے -

## نویں مجلس

(وقت صبح : یوم جمعہ : ۲۲ شوال ۱۲۵۵ھ مدرستہ مجتہدہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا  
کہ اللہ غذاب نہیں دیتا اپنے محبوب کو لیکن آزمائش فرماتا ہے  
مومن اس وقت ثابت قدم رہتا ہے اسکو یقین ہے کہ حق تعالیٰ  
جو اس کو کسی تکلیف میں مبتلا فرماتا ہے تو ضرور کسی مصلحت سے  
فرماتا ہے جو بعد میں حاصل ہوتی ہے خواہ دنیا میں ہو یا دین میں  
پس وہ بلا سے راضی اور اس پر صابر رہتا ہے نہ اپنے رب پر تہمت  
نہیں دھرتا۔ اسکو مشغول بنایا ہے یا۔ سے اسکے رب کے کسی  
درجہ سے بلا کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی، اسے دنیا میں مشغول  
رہنے والوں ان مقامات میں گفتگو کرنا چھوڑ دیکو نہ تم گفتگو کر  
ہو اپنی زبانوں سے نہ کہ اپنے قلوب سے۔ تم لوگ گرداں ہو اللہ  
عز وجل سے اسکے کلام سے، اسکے نبیوں اور انبیاء کے سچے متبعین  
سے جو انکے جانشین اور وصی ہیں۔ تم منازعت کر نیوالے ہو  
مقدر سے اور قدرت سے تم گفتگو کر بیٹھے ہو مخلوق کی عطایا پر  
خالق کی عطایا اور اسکے احسانات کو چھوڑ کر نہ تمہاری بات قلیل

اور فضا کر دیا ما  
ملح و کامیابی کو  
مرنے سے پہلے  
اپنے شیطان کو  
ت کو لازم کر دو  
ہوں کہ تم کو بلاتا  
طرف اپنے نفس  
طرف نہیں بلایا  
لب ہوتا ہے  
ہوتا ہے دنیا  
سننے کو چھوڑتا  
مبادت خانہ  
اختیار  
قتل کر سکی ہے  
اسکے بعد توان  
ت خانہ میں بیٹھ  
تب تو باذن اللہ  
ن زبان پر نیرکار  
تی ہے مگر قلب  
ہے مگر اندر دل فر  
سے ظاہر ہی پر  
خراب ہے جیسے  
درخت جب  
پر پڑیرہ لگایا  
باطن ممد

وَعِنْدَ عِبَادَةِ الصَّالِحِينَ كَحَتَّى تَتَوَبَّوْا وَتُخْلَصُوا  
بِالتَّوْحِيدِ وَتُثَبِّتُوا عَلَيْهِمَا وَتُؤَافِقُوا الْقَدَرَ  
الْقَضَاءُ فِيمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ فِيمَا لَيْسَ بِكُمْ  
فِي الْغَنَى وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ وَالْكَرَمِ فِيمَا  
تُجِبُونَ وَفِيمَا تَكْرَهُونَ يَا فُؤَادُكُمْ تَابِعُوا حَقَّ  
نَبَاتِ بَعْوَابِ أَخِي مُوَاحِدَةً مُوَافِقَةً لِمَا بَعُوهُ الْأَقْصِيَّةُ  
وَالْأَقْدَارُ وَاحِدٌ مُوَحَّدٌ حَقٌّ تَابِعُوا كُمْ وَ  
يَخُذْ مَكْمُورٌ ذَلُّوا إِلَهَا حَتَّى تَدُلَّ لَكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ  
كَمَا تَدِينُ تَدَانُ كَمَا تَكُونُوا يُؤْتَى عَلَيْكُمْ  
أَعْمَالُكُمْ عَمَلًا لَكُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَاهِرٍ  
لِلْعَيْنِ وَبِجَارِي عَلَى الْقَلِيلِ بِالْكَثِيرِ الصَّحِيحُ  
لَا يُسَمِّيهِ فَايِسًا وَالصَّادِقُ لَا يُسَمِّيهِ  
كَاذِبًا يَا غُلَامُ إِذَا أَخَذْتَ خِدْمَتَ  
إِذَا وَقَفْتَ وَقَفْتَ إِخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَلَا تَشْتَغِلْ عَنْهُ بِحَدِّ مَتِّهِ هُوَ لَا يَسْلُطُ  
الَّذِينَ لَا يَضُرُّونَ وَلَا يَنْفَعُونَ بَالِشٍ  
يُعْطُونَكَ يَعْطُونَكَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ  
أَوْ يَقْدِرُونَ يُقَسِّمُونَ لَكَ شَيْئًا لَمْ  
يُقَسِّمْهُ لَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَيْءٌ  
مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِ هُمْ إِنْ قُلْتَ إِنْ  
عَطَاءُ هُمْ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَقَوْلِهِ  
أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا مُعْطَى وَلَا مَانِعَ وَلَا  
ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُقَدِّمَ وَلَا مُؤَخَّرَ  
إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ قُلْتَ إِنْ  
أَعْلَمُ ذَلِكَ

سماعت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ اس کے نیک بندوں کے  
نزدیک یہاں تک کہ تم توبہ کرو اور توبہ بھی اخلاص کیساتھ اور جے  
رہو اس پر اور موافقت کرو قضا و قدر کی جو تمہارے لئے مفید ہو  
یا مضر عزت دے یا ذلت، تو نگرہی کے متعلق ہو یا افلاس کے،  
صحت کے یا بیماریں ہو یا مرض کے اور ایسی ہو جو تم کو بیماری معلوم  
دے یا ایسے امر کے متعلق ہو جو تم کو ناگوار کرے صاحبو!  
اتباع کرو یہاں تک کہ متبوع بن جاؤ۔ خدمت کرو کہ مخدوم بنو  
اتباع کرو قضا و قدر کا اور اس کے خادم بنے رہو یہاں تک کہ وہ  
تمہاری تابعدار اور خدمت گذار بن جاویں۔ تم جھکو ان کے سامنے  
وہ جھک جائیں گی تمہارے سامنے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ حبیب  
تو معاملہ کر گیا دیسا تیرے ساتھ کیا جائیگا، جیسے تم ہو گے جیسے  
حاکم تم پر مسلط ہونگے۔ تمہارے اعمال ہی تمہارے حکام ہیں۔ حق  
تعالیٰ اپنے بندوں پر مطلق ظلم کر نیوالا نہیں ہے۔ وہ قلیل کا  
صلہ کثیر عطا فرماتا ہے۔ صحیح کو فاسد قرار نہیں دیتا اور سچے کا نام جھوٹا  
تجویز نہیں فرماتا۔ صاحبزادہ جب خادم بنے گا تو مخدوم بن جائیگا۔  
اور جب کیگا تو روبرو کیا جائیگا۔ خدمت کر حق تعالیٰ شانہ کی اور  
اسکو چھوڑ کر ان بادشاہوں کی خدمتیں مشغول مت ہو جو تجھ کو نہ نقصان  
پہنچا سکتے ہیں نہ نفع۔ وہ تجھ کو دینگے کیا؟ کیا تجھ کو ایسی چیز دے  
دینگے جو تیرے مقصود میں نہیں؟ یا ان کو قدرت ہے کہ تیرے حصہ  
میں لگا دیں ایسی چیز جو حق تعالیٰ نے تیرے حصہ میں نہیں لگائی۔ کئی  
چیز انکی طرف سے مستقل نہیں ہے (بلکہ تقدیر کی لکھت کا ظہور ہے)  
اگر تو یہ کہے کہ انکی عطا مستقل اور ابتداء انکی طرف سے ہے تو کافر  
ہو گیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ کوئی نہیں عطا کر نیوالا اور نہ منہ کر نیوالا  
اور نہ نقصان پہنچا نیوالا اور نہ نفع دینے والا اور نہ آگے بڑھانیوالا  
اور نہ پیچھے ہٹانے والا مگر اللہ عز و جل۔ پس اگر تو کہے کہ یہ تو

نیک بندوں کے  
کیسا تھا اور جسے  
ہائے لئے مفید ہو  
ہو یا افلاس کے،  
جو تم کو پیاری معلوم  
زرے صاحبو!  
تو کہو کہ خودم بنو  
ہو یہاں تک کہ وہ  
م جھکوا انکے سامنے  
سنا نہیں کہ جیسا  
یہ تم ہو گئے یہ  
ہے حکام ہیں حق  
ہے۔ وہ قلیل کا  
اور سچے کا نام چوڑا  
خودم بن جائیگا۔  
مالی شانہ کی اور  
ہو تو تجھ کو نہ نقصان  
لو ایسی چیز دے  
ہے کہ تیرے حصہ  
ب نہیں لگائی ہوگی  
ت کا ظہور ہے،  
سے ہے تو کافر  
اور نہ منع کر نیوالا  
آگے بڑھائیوالا  
تو کہے کہ یہ تو

قُلْتَ لَكَ: كَيْفَ تَعْلَمُ هَذَا أَوْ تَقْدِّمُ عَلَيْهِ  
عَلَيْهِ: وَيَمُكِّفُ كَيْفَ تَفْسِدُ أَخْرَجَكَ  
بِدُنْيَاكَ: كَيْفَ تَفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّو  
جَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ  
وَالْخَلْقِ: كَيْفَ تَفْسِدُ تَقْوَاكَ بِشُكُوكِ إِلَى  
غَيْرِهِ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْلُقُ الْمُسْلِمِينَ  
وَنَاصِرَهُمْ: وَرَادُّ عَنْهُمْ: وَمُعَلِّمُهُمْ  
وَمُعْرِضُهُمْ: بِنَفْسِهِ: وَآخِذٌ بِأَيْدِيهِمْ  
وَمُجْبِلُهُمْ مِنَ الْمَكَارِهِ: وَنَاطِقٌ إِلَى قُلُوبِهِمْ  
وَرَازِقُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَعِ  
مَنِّي كَمَا تَسْتَعِي مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَعْلَى الْعَبْدُ  
أَبْوَابَهُ وَارْخَى اسْتَارَهُ وَاخْتَلَعَ مِنَ الْخَلْقِ وَ  
خَلَا بِمَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ جَعَلْتَنِي أَهْوَنَ النَّاطِقِينَ إِلَيْكَ

## المجلس العاشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةَ الْاِحَادِ رَابِعَ عَشَرَ  
شَوَّالَ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا  
وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ أُمَّتِي بَرَاءٌ مِنَ التَّكْلِيفِ  
الْقَلْبِيِّ لَا يَتَكَلَّفُ عِبَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
بِمَا صَارَتْ طَبْعُهُ: فَهُوَ يَبْذُلُ اللَّهُ بِظَاهِرِهِ  
بِطَانِهِ مِنْ غَيْرِ تَكْلِيفٍ مِنْهُ وَآ مَا الْمُنَافِقُ فَهُوَ

مجھے معلوم ہے تو میں کہوں گا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ تجھ کو  
معلوم ہو اور پھر غیر کو اس پر مقدم رکھے، تجھ پر افسوس تو  
اپنی دنیا کے سبب اپنی آخرت کو کیسا بگاڑ رہا ہے اپنے نفس اپنی خواہش  
عز و جل کی طاعت کو کیسا فاسد کر رہا ہے اپنے نفس اپنی خواہش  
اپنے شیطان اور مخلوق کی طاعت کر کے اور اپنے تقویٰ کو کیسا  
فاسد کر رہا ہے دوسروں سے سکھ کر کے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ  
تعالیٰ نگہبان ہے پرہیزگاروں کا، مددگار ہے اُن کا۔ انکی طرف  
سے مدافعت فرمائیوالا ہے اور انکو تعلیم دینے والا ہے اور اپنے نفس  
کی معرفت بخشنے والا ہے، ان کا دستگیر ہے اور ان کو نجات دیتا ہے  
مکر و دہات سے، دیکھ رہا ہے انکے قلوب کو، ان کو رزق پہنچائیوالا  
ہے جہاں سے ان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے  
اپنی بعض کتابوں میں کہ اے ابن آدم مجھ سے شرم جیسا کہ اپنے دیندار  
بڑوسی سے شرماتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ جب کوئی بندہ اپنے دروازوں کو بند کرتا اور پرے ڈال لیتا اور  
مخلوق سے چھپ کر خلوت میں حق تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے تو حق تعالیٰ  
فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب ہی سے  
زیادہ تجھ کو کمتر بنالیا کہ سب پر وہ کہنا ضروری سمجھا اور مجھ سے نہ  
شرمایا۔

## دسویں مجلس

(وقت صبح: یوم یکشنبہ: ۲۴ شوال ۱۲۵۵ھ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ  
”میں اور میری امت کے پرہیزگار بندے تکلف سے بری ہیں  
پرہیزگار بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ  
وہ اس کی طبیعت بنجاتی ہے پس وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اپنے  
ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی بلا تکلف اور جو منافق ہے وہ

فِي كُلِّ آخْوَالِهِ يَتَكَلَّفُ ۖ وَلَا يَسْتَمَانِي عِبَادَةً  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَتَكَلَّفُهَا ظَاهِرًا ۖ وَيَتَرَكُهَا  
 بَاطِنًا ۖ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ مَدْخَلَ الْمُتَّقِينَ  
 لِحُلِّ مَكَانٍ تَقَالُ ۖ وَكُلُّ عَمَلٍ رِجَالٌ ۖ  
 رِجَالٌ خُلِقَتْ ۖ يَا مَنْ أَفْقُونُ تُوْبُوْا مِنْ  
 تَغَاظِكُمْ ۖ وَارْجِعُوا مِنْ إِبَاظِكُمْ ۖ كَيْفَ تَتَزَوُّونَ  
 الشَّيْطَانَ يَصْنَعُ عَلَيْكُمْ ۖ وَيَسْتَعِي بِكُمْ ۖ إِنْ  
 صَلَيْتُمْ ۖ وَإِنْ صُمَّمْتُمْ ۖ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ لِلْخَلْقِ لَا  
 لِنَفْسِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهَكَذَا إِنْ تَصَدَّقْتُمْ وَ  
 زَكَيْتُمْ وَحَجَّجْتُمْ ۖ أَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ عَنْ  
 قُرَيْبٍ تُصَلُّونَ تَارًا حَامِيَةً ۖ إِنْ لَمْ تَدَارِكُوا  
 تَتَوَبُّوْا وَتَعْتِدُ زَوَابٍ عَلَيْكُمْ بِالْإِنْبَاءِ ۖ مِنْ غَيْرِ  
 ابْتِدَاءٍ ۖ عَلَيْكُمْ بِمَدِّ السَّلَاطِ لِمَا حَرَّمَ ۖ أَمْشُوا  
 الْجَادَّةَ الْمُسْتَقِيمَةَ لَا تَشْبِيهِ وَلَا تَعْطِيلَ ۖ بَلْ  
 إِبْقَاءَ السَّعَةِ ۖ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلَا تَطْبِيقٍ وَلَا تَشْدِيدٍ وَلَا  
 تَمَسُّدٍ ۖ وَلَا تَمْعِيلَ ۖ يَسْعَكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ كَانَ  
 تَجَلُّكُمْ وَبِحَالِكُمْ تَحْفَظُ الْقُرْآنَ ۖ وَلَا تَحُلُّ بِهِ ۖ  
 تَحْفَظُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا تَعْمَلُ بِهَا ۖ فَلَا تَبِيْ تَقْعَلُ ذَلِكَ تَأْمُرُ  
 النَّاسَ وَأَنْتَ لَا تَفْعَلُ ۖ وَتَنْهَاهُمْ وَأَنْتَ لَا تَنْهَى  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ  
 تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۖ لَهُ تَقْوُونَ وَتَخْلَعُونَ  
 مَا تَسْتَحْيُونَ ۖ لَمْ تَدْعُوا إِلَى الْإِيمَانِ فَكَا  
 تُوْمِنُونَ ۖ الْإِيمَانُ هُوَ الْمُقَامُ ۖ

اپنی ساری حالتوں میں تکلف کرتا ہے خصوصاً حق تعالیٰ  
 کی عبادت میں کہ ظاہراً بتکلف اس کو لاتا ہے اور باطناً اسکو  
 چھوڑتا ہے وہ قادر نہیں کہ داخل ہو سکے جہاں پر ہیزگار بندے  
 داخل ہوئے ہر محل کے لئے ایک جُدا گفتگو ہے اور ہر کام کے  
 لئے خاص مرد۔ لڑائی کے لئے خاص ہی آدمی پیدا کئے گئے  
 ہیں۔ اے منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے  
 فرار سے واپس آؤ۔ کس طرح شیطان کو چھوڑتے ہو کہ وہ تم  
 پر ہنسے اور اپنی جلن کی شفا پائے اگر تم نے نماز پڑھی روزہ  
 رکھا تو مخلوق کے لئے نہ کہ خالق کے لئے اور اسی طرح صدقات  
 و زکوٰۃ دی اور حج کیا تو مخلوق کے لئے (کہ لوگ حاجی و حجاج بنیں)  
 تم کام کرنے اور فضول مشقت اٹھانیوالے ہو عنقریب  
 داخل ہو گے جلتی ہوئی آگ میں اگر توبہ و معذرت نہ کی۔  
 اپنے اُدپر لازم سمجھو اتباع کو ایجاب و بدعات کے بغیر۔ لازم پکڑو  
 سلف صالحین کے مذہب کو، چلو راہ مستقیم پر جس میں نہ تشبیہ ہو  
 نہ تعطیل بلکہ اتباع ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 سنت کا بلا تکلف بلا تصنع بلا تشدد اور تسانی و عقل کے متبع چلائے  
 بغیر جس تمہارے پہلوں نے گنجائش سمجھی تم بھی گنجائش سمجھو۔ تجھ  
 پر افسوس کہ حافظ قرآن بننا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا پھر حفظ  
 کرتا کیوں ہے؟ لوگوں کو حکم دیتا ہے اور خود نہیں کرتا۔ دوسروں  
 کو منع کرتا ہے مگر خود باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غصہ  
 دلائن الی بڑی بات اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ تم کہو ایسی بات  
 جو خود نہ کرو۔ تم کیوں کہتے ہو جس کی خود مخالفت کرتے ہو  
 تم اوسرہ نہیں آتی۔ کیوں دعوے کرتے ہو ایمان کا حالانکہ  
 ایمان نہیں لاتے؟ ایمان ہی تو ہے جو مقابلہ کرنے والا  
 ہے۔

لِلْاَقَاتِ ۖ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقَلِنَا ۖ هُوَ الْمَصَاحِقُ  
 هُوَ الْمُقَابِلُ ۖ الْاِيْمَانُ هُوَ الْمُتَكَبِّرُ ۖ يَمَّا عِنْدَكَ  
 مِنَ الدُّنْيَا ۖ الْاِيْمَانُ يَتَكَبَّرُ ۖ يُوْجِبُ اللّٰهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ ۖ وَالْهَوَىٰ يَتَكَبَّرُ ۖ يُوْجِبُ الشَّيْطَانُ وَالْاَعْرَاضُ  
 النَّفْسُ مِنْ قَاتِهِ ۖ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلَيَّ  
 اَبْوَابُ الْحَقِّ ۖ مَنْ صَبَّحَ طَرِيقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 ضَلَّ عَنْهَا قَدْ عَلَيَّ طَرِيقُ الْحَقِّ ۖ مَنْ اَرَادَ  
 اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا اَعْلَقَ اَبْوَابَ الْحَقِّ فِي وَجْهِهِ ۖ  
 وَقَطَعَ عَطَاءَ هَمِّهِ عَنْهُ ۖ حَتَّى يَرُدَّكَ بِذَلِكَ الْبَيْتِ  
 لِقِيْمَةٍ ۖ مِنَ الْغَدْرِ لِي الشَّيْطَانُ لِقِيْمَةٍ ۖ مَنْ لَا مَقِيْلَ  
 لِي قَتْلِي ۖ وَيَحْكُمُ تَقَرُّحُ بَقْعُوْدِكَ عِنْدَ الْغَدْرِ  
 فِي الشِّتَاءِ عَنْ قَرِيْبٍ يَبْحَثُ الْصَيْفُ ۖ وَيَلْتَفُتُ  
 الْمَاءُ الَّذِي عِنْدَكَ ۖ فَتَمُوْتُ مَكَانَكَ الَّذِي  
 عِنْدَ الشَّوْقَانَةِ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقُطُ مَاءُهَا ۖ  
 وَفِي الشِّتَاءِ يَزِيْدُ وَيَكْتُمُ ۖ كُنْ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 تَكُنْ غَنِيًّا عَنْ زِيَادٍ ۖ اَمِيْرًا مُّؤْمِرًا ۖ اَدْلِيْلًا ۖ مَبْنِي  
 اسْتَفْضَىٰ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اَحْتَاَجَ الْيَرِيْلَ كُلَّ شَيْءٍ  
 وَهَذَا هُوَ لَا يَبْحَثُ بِاللَّحْظِ وَالْبَيْتِ ۖ وَلَكِنْ  
 بِشَيْءٍ وَفَرَّ فِي الْمُهْدِ وَرِوْصَدَةِ الْعَمَلِ ۖ  
 بَا غَلَامٍ لِيَكُنِ الْخَرَسُ دَا بُكَ وَالْحَمُولُ  
 لِبَاسُكَ ۖ وَالْهَرَبُ مِنَ الْحَاثِي كُلِّ مَقْصُوْدٍ  
 وَانْ قَدَرْتَ اَنْ تَنْقَبَ فِي الْاَرْضِ سَرَبًا  
 تُخْفِي فِيْهِ فَاَفْعَلْ ۖ يَكُوْنُ هَذَا اَدْلَبُ  
 اِلَى اَنْ يَنْتَزِعَ اِيْمَانُكَ ۖ وَيَقْوَىٰ قَدَمُ  
 اِيْقَانِكَ

آفتوں کا وہی توجھنے والا ہے ہمارے بوجھ کے نیچے وہی پکھارنے  
 والا ہے وہی لڑنے والا ہے۔ ایمان ہی وہ سخی ہے کہ جو کچھ دنیا  
 اس کے پاس ہے سب لٹا دیتا ہے۔ مومن سخاوت کرتا ہے  
 اللہ واسطے اور منافق سخاوت کرتا ہے شیطان کے لئے اور نفس  
 اغراض کیلئے جس سے حق تعالیٰ کا دروازہ چھوٹا دہ مخلوق کے  
 دروازوں پر بیٹھا اور جس نے حق تعالیٰ کے راستہ کو مصلع کیا اور  
 اس سے بھٹکا وہ مخلوق کے راستہ پر بیٹھا۔ جس شخص کے ساتھ  
 اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کی طرف سے مخلوق کے  
 دروازے بند کر دیتا اور ان کی عطا کو اس سے روک دیتا ہے  
 کہ اس طرح پر اس کو اپنی طرف پھیر لیتا۔ حوضوں سے ہٹا کر سند  
 کے کنارے کھڑا کر دیتا اور لاشے محض سے نکال کر شے کی طرف  
 لے آتا ہے تجھ پر افسوس کہ موسم سرما میں حوضوں کے پاس اپنے  
 بیٹھ جانے پر سرد ہوتا ہے سو عنقریب گرمی آئیگی اور جو کچھ تیرے  
 پاس پانی ہے اس کو سکھا دیگی پس تو وہیں مرے گا۔ ساحل سند  
 پر آ کہ گرمی میں اس کا پانی ختم نہیں ہوتا اور سرما میں زیادہ ادا  
 بخت ہو جاتا ہے، اللہ عزوجل کی معیت حاصل کر کہ تو نگر با عزت  
 حاکم سردار اور راہبر بن جائے۔ جو شخص اللہ عزوجل کو لیکر غنی  
 بنا ہر چیز اس کی محتاج ہو گئی۔ یہ چیز تیرے دامن سے حاصل  
 نہیں ہوتی بلکہ اس چیز سے حاصل ہوتی ہے جو سینو نہیں  
 قرار پاتی اور علی حالت اس کو سچا کر دکھاتی ہے۔  
 صاحبزادہ چاہے کہ گونگا بن تیری عادت گنما، تیرا  
 لباس اور مخلوق سے بھاگنا تیرا منتہائے مقصود بنا رہے۔  
 اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ زمین میں سُرنگ کھود کر اسیں گھس  
 بیٹھ تو ایسا کر۔ یہی عادت تیری اس وقت تک رہنی چاہئے کہ تیرا  
 ایمان جو ان دماغ ہو جائے تیرے ایمان کے پاؤں قوی ہو کر چنے

صاحب تعالیٰ  
 ہے اور باطن اس کو  
 پر ہیز گار بندے  
 اور ہر کام کے  
 ہی پیدا کئے گئے  
 کہ وہ اور اپنے  
 رتے ہو کہ وہ تم  
 ساز پڑھی روزہ  
 سی طرح صدقات  
 حاجی دینی نہیں  
 ہو عنقریب  
 عذرت نہ کی۔  
 غیر لازم پکڑو  
 نہیں نہ تشبیہ ہو  
 اللہ علیہ وسلم کی  
 عقل کے نیچے چلائے  
 تجھ بھلائی سمجھو۔ تجھ  
 نہیں کرتا پھر حفظ  
 نہیں کرتا۔ دوسرو  
 فرماتا ہے غصہ  
 تم کہو ایسی بات  
 نالافت کرتے ہو  
 ایمان کا حالانکہ  
 مقابلہ کرنے والا



وَيَتَزَيَّشُ جَنَّتَ صِدْقَكَ ۖ وَتَفْتَحُ عَيْنَا كُلِّكَ  
فَتَرْفَعُ مِنْ أَرْضِ بَيْتِكَ ۖ وَتَطِيرُ إِلَى جَوْعِلِ اللَّهِ  
تَطُوفُ الشَّرْقَ وَالْمَغْرِبَ ۖ الْبَرَّ وَالْبَحْرَ ۖ السَّهْلَ  
وَالْجَبَلَ ۖ تَطُوفُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ ۖ وَأَنْتَ  
مَعَ الدَّلِيلِ الْخَفِيِّ الرَّفِيقِ ۖ خَيْرٌ لِي أَطْلُقُ لِسَا  
فِي الْكَلَامِ ۖ وَأَحْلُمُ لِبَاسِ الْحُمُولِ ۖ وَأَتَرَكُ  
الْهَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَأَخْرَجَ مِنْ سَرِيكَ الْيَمِّ  
فَا نَكَ دَوَاءً لَهُمْ عَيْزٌ مُسْتَضَرٌّ فِي نَفْسِكَ ۖ  
لَا تُبَالٍ بِقِلَّتِهِمْ ۖ وَكَثْرَتِهِمْ ۖ وَأَقْبَلُ لَهُمْ  
إِدْبَارَهُمْ وَحُمْدَهُمْ ۖ وَذَرْتُهُمْ ۖ لَا تُبَالٍ آيَنَ  
سَقَطَتْ لَقَطَتٌ ۖ وَأَنْتَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
يَا قَوْمُ اعْرِضُوا هَذَا الْخَلْقَ ۖ وَتَأَدَّبُوا بَيْنَ  
يَدَيْهِ مَا دَامَتْ قُلُوبُكُمْ بَعِيدَةً عَنْهُ ۖ  
فَأَنْتُمْ سَيِّئُوا الْأَدَبَ عَلَيْهِ ۖ وَإِذَا قُرِبَتْ حَسَنُ  
أَدَبُهَا ۖ فَإِذَا رَكِبَ جَاءَ خَوْسُهُمْ ۖ وَحَسَنُ أَدَبُهُمْ  
لَا تَهْمُ قُرْبُ يَوْمٍ مِنْهُ ۖ كُلُّ مَتْلُومٍ يَهْرُبُ إِلَى  
ذُرْوِيَّةٍ ۖ الْإِقْبَالُ عَلَى الْخَلْقِ هُوَ عَيْنُ الْإِدْبَارِ  
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى تَخْلُصَ  
الْأَرْبَابَ ۖ تَقْطَعُ الْأَسْبَابَ ۖ وَتَتَرَكُ رُؤْيَا  
الْخَلْقِ فِي التَّقْصِ وَالصَّرِّ ۖ أَنْتُمْ أَصْحَاءُ مَرَضٍ  
أَعْيَاءُ فَقَرَاءٍ ۖ أَحْيَاءُ مَوْتَى ۖ مَوْجُودُونَ  
مَعْدُومُونَ ۖ إِلَى مَتَى هَذَا الْإِبْكَاءُ  
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْأَعْرَاضُ  
عَنْهُ ۖ إِلَى مَتَى عِمَارَةُ الدُّنْيَا  
تُخْرِيبُ الْآخِرَةَ

لکیں۔ تیرے صدق کے بازوؤں پر پر لگ آویں اور تیرے قلب  
کی آنکھیں کھل جاویں اسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے اٹھ  
اور علم خداوندی کے خلا میں طیران کرے اور گشت کرے مشرق  
و مغرب کا، خشکی و سمندر کا، نشیب اور پہاڑ کا اور گشت  
کرے زمین اور آسمانوں کا ہوشیار رفیق راہبر کو ساتھ لیکر  
پہل اسوقت اپنی زبان کو گفتگو میں کھول۔ گنہگار کے کپڑے  
اتار مخلوق سے بھاگنا چھوڑ اور اپنی سُرنگ سے ٹھکرا کر انکی طرف آ  
کہ اب تو انکے لئے دوا ہے کہ اپنے نفس میں نقصان نہیں پاسکتا  
پس پر دامت کرا انکی قلت و کثرت کی انکے متوجہ ہونے اور گرد  
بننے کی اور انکی مدح اور مذمت کی کچھ پر دامت کر، جہاں بھی  
تو گر گیا وہیں دانہ چمک لیگا اس لئے کہ تو اپنے رب عزوجل کے  
ساتھ ہے صاحبو! خالق کو پہچان لو اور اسکے حضور باادب بنو۔  
جب تک تمہارے قلوب اس سے دُور رہیں گے اسوقت تک تم بے  
ادب کہلاؤ گے اور جب قریب ہو جائیگے تو باادب ہو جاؤ گے  
غلاموں کی بک بک دروازہ پر بادشاہ کے (تخت) پر سوار  
ہونے سے پہلے ہی پہلے ہے اور اسوقت سواں ہو گیا تو سب گونگ  
بے زبان اور باادب بن جائے ہیں کیونکہ اپنے بادشاہ سے قریب  
ہیں۔ ہر ایک انہیں سے بھاگنے لگتا ہے گوشہ کی طرف کہ اپنی  
اپنی جگہ ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑے ہو جاویں، مخلوق کی طرف  
منہ کرنا بعینہ حق تعالیٰ کی طرف پشت کرنا ہے تجھے کبھی فلاح  
نہو گی جب تک کہ جھوٹے معبودوں کو نکال لیگا نہیں، اسباب کو قطع  
نہ کر گیا اور نفع و نقصان کے متعلق مخلوق کو دیکھنا چھوڑے گا  
نہیں تم بظاہر تندرست ہو مگر حقیقت میں بیمار، تو نگر ہو مگر  
مفلس زندہ ہو مگر مُردہ۔ موجود ہو مگر معدوم یہ حق تعالیٰ سے بھاگنا  
اور اس اعراض کرنا کہ بتک دنیا کا آبا د کرنا اور آخرت کو دیر بنانا

إِنَّمَا الْحَقُّ وَاجِبٌ  
بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ  
وَالْخَلْقُ كَيْفَ  
فِي قَلْبِ رَاحِلَةٍ  
عَلَيْهِمْ فَسَلِّمْ يَقُولُ  
إِنَّا بِنُحْنَمِ بِمَا  
ظَاهِرُ لَدُنِّي  
بَعْضُهُم الظَّاهِرُ  
عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ  
إِذَا وَقَعَ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَتَبَّ  
عِنْدَكَ ۖ وَتَوَلَّوْا  
فَقَدْ تَوَاضَعْتَ  
مَنْ تَوَاضَعْتَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
قَالَ مَا آتَاكَ  
ذَكَرَ السَّيِّئِ  
السَّيِّئِ التَّقْوَى  
عَنِ التَّوْبَةِ  
فَكَفَّرَ مِنْ شَيْءٍ  
عَلَيْهِ ۖ وَلَيْسَ فِي  
الْمُخْلِصُونَ  
الْمُعْرِضُونَ عَنْهُ

سین اور تیرے قلب  
زمین سے اٹھ  
گشت کرے شرق  
اور دکل اور گشت  
اہر کو ساتھ لیکر  
نامی کے کپڑے  
نکلر انکی طرف آ  
مان نہیں پاسکتا  
جہنم سے در در گرد  
ست کر جہاں بھی  
رب عز وجل کے  
صنوبر بادب بنو۔  
سوقت تک تم بے  
دب ہو جاؤ گے  
نخت، پر سوار  
وگیا تو سب گونگ  
دشاہ سے قریب  
کی طرف رک اپنی  
مخلوق کی طرف  
تجھے کبھی فلاں  
سب اسباب کو قطع  
یہنا چھوڑے گا  
را تو نہ ہو مگر  
یہ حق تعالیٰ سے کہ  
خزت کو دیر بنانا

إِنَّمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ ۖ فَكَيْفَ يُجِيبُ  
بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ الْخَائِضُ  
وَالْخَائِضُ كَيْفَ يَحْصُلُ هَذَا فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ  
فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ هَذَا الْكِتَابُ ۖ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكِتَابُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ كُلِّ  
إِنَاءٍ يَنْخُصُّ بِمَا فِيهِ أَعْمَالُكَ دَلَائِلُ عَلَى اعْتِقَادِ  
ظَاهِرِهِ لَدَلِيلٍ عَلَى بَاطِنِهِ وَلِهَذَا قَالَ  
بَعْضُهُم الظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ ۖ بِظَاهِرِكَ ظَاهِرُ  
عِنْدَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ وَعِنْدَ خَوَاصِّهِ مِنْ عِبَادِهِ  
إِذَا وَقَعَ بَيْنَكَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَتَأْدَبُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَتُبَّ مِنْ دُمُوكَ قَبْلَ لِقَائِهِ تَصَافِرُ  
عِنْدَكَ وَتَوَاضَعُ لَهُ ۖ إِذَا تَوَاضَعْتَ لِلْقَاضِي  
فَقَدْ تَوَاضَعْتَ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ ۖ تَوَاضَعُ فَإِنَّ  
مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسَنَ الْأَدَبِ  
بَيْنَ يَدَي مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ ۖ فَإِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ فِي أَكْبَرِكُمْ  
قَالَ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكُرَّ إِلَيْنَا تَحْسِبُ بَلَّ حَتَّى يَهْتَافَ إِلَى كِبَرِ  
السِّنِّ التَّقْوَى فِي امْتِنَانِ الْأَمْرِ ۖ وَالْإِنْشَاءُ  
عَنِ النَّبِيِّ وَمِلَازِمَةُ الْكِتَابِ السَّنَةِ ۖ وَلَا  
فَكْرٌ مِنْ شَيْءٍ لَا يَجُوزُ إِحْتِرَامُهُ وَلَا السَّلَامُ  
عَلَيْهِ ۖ وَلَيْسَ فِي دُونِهِ بَرَكَةٌ ۖ الْأَكْبَرُ الْمُتَّقُونَ  
الصَّاحِبُونَ الْمُتَوَرَّعُونَ الْعَامِلُونَ بِالْعِلْمِ  
الْمُخْلِصُونَ فِي الْعَمَلِ الْأَكْبَرُ الْفُلُوكُ  
الْمُعْرَمَةُ عَمَّا سِوَى اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ الْأَكْبَرُ

کب تک؟ تم میں سے ہر شخص کے پاس ایک ہی تو قلب ہے پھر  
اس سے دنیا اور آخرت دونوں کیساتھ کس طرح محبت کر سکتا ہے  
اسین خالق و مخلوق دونوں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ایک  
قلب کے لئے ایک حالت میں کس طرح حاصل ہو جاتی ہے؟ یہ صریح  
جھوٹ ہے اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ جھوٹ ایمان سے منافی ہے۔ ہر رتن سے دہی چھلکتا ہے جو  
اسیں ہوتا ہے۔ تیرے اعمال تیرے عقائد کا دلیلیں ہیں اور تیرا  
ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے  
فرمایا ہے کہ تیرا ظاہر عنوان ہے تیرے باطن کا، تیرا باطن حق تعالیٰ  
اور اسکے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ جب ان خواص میں  
سے کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو نو دبانہ اس کے سامنے کھڑا ہو  
اور اس کے ٹپے سے قبل اپنے گناہوں سے توبہ کر لے۔ اسکے سامنے  
چھوٹا بن اور پستی اختیار کر۔ جب تو نے صالحین کے سامنے پستی  
اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پستی اختیار کی اور جو شخص پستی  
اختیار کرتا ہے اللہ عز وجل اسکو رفعت بخشتا ہے، ادب اختیار  
کر اس کے سامنے جو تجھ سے بڑا ہو کیونکہ جناب سول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت تمہارے بڑوں میں ہے۔ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فقط عمر کی بڑائی نہیں ہے  
بلکہ عمر کی بڑائی کے ساتھ احکامات کی تعمیل اور منوعات سے باز  
رہنے میں بہرہ گیری اور کتاب سنت کی پابندی کو بھی ملانا  
چاہیے ورنہ بہتیرے بڑے ایسے ہیں جن کا نہ احترام جائز ہے  
نہ ان کو سلام کرنا اور نہ ان کی زیارت میں برکت ہے۔ بڑے ہی  
ہیں جو متقی ہوں اور نیکو کار ہوں محتاط ہوں، علم پر عامل ہوں اور  
عمل میں خلاص والے ہوں۔ بڑے دہی قلوب ہیں جو صاف  
ہوں اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہوں اور بڑے

الْقُلُوبُ الْعَارِفَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالِمَةُ الْقَرِيبَةُ  
 مِنْهُ كُلَّمَا كَثُرَ عِلْمُ الْقُلُوبِ قَرُبَتْ مِنْ مَوْلَاهَا  
 عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ قَلْبٍ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَهُوَ عَنِ  
 اللَّهِ مُجْجُوبٌ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِي حُبِّ الْآخِرَةِ  
 فَهُوَ عَنِ قُرْبِ اللَّهِ مُجْجُوبٌ يَقْدَرُ رَغْبَتَكَ  
 فِي الدُّنْيَا تَقْصُرُ رَغْبَتَكَ فِي الْآخِرَةِ: وَبَقْدَرُ  
 رَغْبَتِكَ فِي الْآخِرَةِ تَقْصُرُ حُبَّتَكَ لِلْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ اعْرِضُوا أَقْدَارَكُمْ: وَلَا تُؤْثِرُوا  
 أَنْفُسَكُمْ مَنْزِلًا كَرِهَ بَيْنَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 فِيهِ ذِكْرُ لِهَذَا أَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يُعْرِضْ قَدَرَهُ  
 عَرَفْتَهُ الْأَقْدَارُ قَدَرَكُ: لَا تَقْعُدُ فِي مَوْضِعٍ  
 تَقَامُ مِنْهُ: إِذَا دَخَلْتَ دَارًا فَلَا تَقْعُدُ مَوْضِعًا  
 لَمْ يُقْعُدْ لَهُ فِيهِ صَاحِبُ الدَّارِ: فَإِنَّكَ تَقَامُ  
 مِنْهُ بِلا أَمْرٍ: وَإِنْ امْتَنَعْتَ أَقَمْتَ  
 وَأَهْنَتْ وَأُخْرِجْتَ: يَا غُلَامُ قَدْ  
 ضَيَعْتَ الْعَمَلَ فِي كُتُبِ الْعِلْمِ وَحِفْظِهِ مِنْ  
 غَيْرِ عَمَلٍ: آيَسَ يَنْفَعُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ أَنْتُمْ كُنْتُمْ رِعَاةَ الْخَلْقِ  
 فَمَا صَنَعْتُمْ فِي رِعَايَاكُمْ وَيَقُولُ لِلْمُلُوكِ  
 وَالْأَعْيَانِ أَنْتُمْ كُنْتُمْ خُزُنَ كُنُوزِي:  
 هَلْ وَاصَلْتُمْ الْفُقَرَاءَ وَرَسَيْتُمْ الْإِيْتَامَ  
 وَأَخْرَجْتُمْ مِمَّا حَقَّقِي الَّذِي كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ  
 يَا قَوْمُ اتَّقُوا مَوَاعِظَ الرَّسُولِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قلوب وہی ہیں جو اللہ عزوجل کی معرفت والے ہوں علم والے  
 ہوں اور اس سے قریب ہوں۔ قلوب کا علم جوں جوں زیادہ ہوگا  
 دوں و دوں ان کو اپنے مولیٰ عزوجل سے قرب حاصل ہوگا۔ جس  
 قلب میں دنیا کی محبت وہ محبوب اللہ سے اور ہر قلب جس  
 میں آخرت کی محبت ہو وہ محبوب اللہ کے قریب (البتہ حسین خاص  
 حق تعالیٰ کی محبت ہو وہ مقرب)۔ حقیقت تیری رغبت دنیا میں  
 بڑھے گی اس قدر تیری رغبت آخرت سے کم ہوگی اور حقیقت تیری محبت  
 آخرت میں بڑھیں گی اس قدر تیری محبت حق تعالیٰ سے گھٹے گی۔ اپنی  
 حیثیت کو پہچاننا اور اپنے نفس کو ایسے مرتبہ میں آنا کہ جس میں ان کو  
 حق تعالیٰ نے نہیں آنا (کہ پیر بن بیٹھو حالانکہ ابھی مرید بننے  
 کے لائق بھی نہیں ہوئے) اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جس نے  
 اپنے مرتبہ کو نہ پہچانا اس کو تقدیر اسکے مرتبہ کی پہچان کراہیگی (کہ غیبی  
 مار پڑیگی اور ہوش ٹھکانے آجائینگے) ایسی جگہ مت بیٹھ کہ جہاں  
 اٹھا دیا جائے جب تم کسی گھر میں داخل ہوتو ایسی جگہ مت بیٹھو  
 جہاں مالک مکان نے تم کو بٹھایا نہیں اس لئے کہ بلا اختیار کے وہاں  
 سے اٹھا دئے جاؤ گے اور اگر تم اٹھنے سے انکار کرو گے تو جبراً  
 کھڑے کئے جاؤ گے اور ذلیل کر کے نکال باہر کر دئے جاؤ گے۔

صاحبزادہ! تو نے اپنی عمر برباد کر دی علم کے لکھنے اور یاد کرنا  
 بلا عمل کے۔ یہ تجھ کو کیا فائدہ دیگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 حق تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء سے فرمائے گا کہ تم مخلوق کے  
 محافظ تھے پس بتاؤ اپنی رعایا کے متعلق تم نے کیا کیا؟ اور فرمایا  
 بادشاہوں اور قونگرہوں سے کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے  
 پس فقراء کے ساتھ میل جول بھی رکھا یا نہیں؟ یتیموں کی  
 پرورش بھی کی اور مال میں سے وہ حق نکالا بھی جو میں نے  
 تم پر فرض کیا تھا۔ صاحبو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے ہوں علم والے  
جوں زیادہ ہوگا  
صل ہوگا جس  
اور ہر قلب جس  
(البتہ حسین خاص)  
ری رغبت دنیا میں  
اور جہد ریزی ریت  
سے گھٹے گی۔ اپنی  
آوارہ میں ان کو  
لانکہ ابھی مرے بنے  
رایا ہے کہ جس نے  
ن کرایگی کہ غیبی  
امت بیٹھ کہ جہاں  
ایسی جگہ مستی  
کہ بلا اختیار کے رہا  
کار کردے تو جبراً  
نے جاوے۔

وَاتَّبِعُوا قَوْلَهُ مَا أَفْسَسَ قُلُوبَكُمْ سُبْحَانَ مَنْ  
أَقْدَرَنِي عَلَى مَقَاسَةِ الْخَلْقِ ۖ كَلَّمَا رُمْتُ  
الظُّلَمَ أَنْ جَاءَ مِقْصُ الْقَدَرِ وَقَصَّ جَنَاحِي  
غَيْرَ أَنَّي أَسَلْتُ ۖ كَيْفَ وَأَنَا مُقِيمٌ فِي بَرَّاجِ  
الْمَلِكِ ۖ وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ تَمَتَّنِي خُرُوجِي مِنْ  
هَذِهِ الْبَلَدَةِ ۖ لَوْ تَحَوَّكْتُ تَبَدَّلَ الْأَمْرُ ۖ  
وَالْفَصْلُ الْأَعْيُنَاءُ ۖ وَتَغَيَّرَ الْحَدِيثُ ۖ وَ  
لَكِنْ أَخَافُ مِنْ عَقُوبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَجْلِ  
الْجَلَّةِ ۖ مَا أَنَا مُشْتَرِكٌ بِكَ عَلَى مُنَافِقَةٍ مِنْ  
الْقَدَرِ ۖ فَإِنَا مُؤَافِقُونَ لَهُ مُسَلِّمُونَ ۖ أَلَيْسَ اللَّهُمَّ  
سَلَامًا وَتَسْلِيمًا ۖ وَيْحَكَ تَسْتَهْزِئُ بِي ۖ  
وَأَنَا وَاقِعٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَدْعُوا  
الْخَلْقَ إِلَيْهِ سَوْفَ تَرَى جَوَابَكَ ۖ أَيْبُنِي  
إِلَى قُوَّتِي ذَرَا عَاوِلِي حَتَّى الْآخِرَةِ ۖ سَوْفَ تَرَوْنَ  
يَا مُنَافِقُونَ عَذَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِعْقَابَهُ  
دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ أَلْزَمَانُ جَلَّة ۖ سَوْفَ تَرَوْنَ  
مَا يَكُونُ مِنْهُ ۖ أَنَا فِي يَدِ تَقْلِيلِ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ تَارَةً يُصَيِّرُنِي جَبَلًا ۖ وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي  
دَرَّةً ۖ وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي بَحْرًا ۖ وَتَارَةً  
يُصَيِّرُنِي قَطْرَةً ۖ وَتَارَةً ۖ يُصَيِّرُنِي شَمْسًا  
وَتَارَةً يُصَيِّرُنِي لَمْعَةً وَرَقَّةً يُقَلِّبُنِي  
كَمَا يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۖ كُلُّ  
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۖ بَلْ كُلُّ  
لَحْظَةٍ ۖ أَلْيَوْمَ لَكُمْ ۖ  
وَاللَّحْظَةُ بِقَدْرِ كُمْ ۖ

کی نصائح سے نصیحت حاصل کرو اور آپ کے ارشاد کو قبول کرو۔  
تہاے دل کقدر سخت ہو گئے؟ پاک ذات ہے جس نے مجھ کو قدرت  
بخشی مخلوق کی نغیوں کی برداشت کی جب کبھی میں اڑنے کا قصد  
کرتا ہوں تو تقدیر کی مراض آتی اور میرے بازو تراش جاتی ہے  
کہ میں پابندی تقدیر کے سبب تمکو چھوڑ کر کہیں جا نہیں سکتا،  
کیونکہ پابند نہ بنوں کہ میں شاہی بارگاہ میں مقیم ہوں۔ اے  
منافق تجھ پر افسوس کہ میرے اس شہر سے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔  
اگر میں نے حرکت بھی کی تو معاملہ دگرگوں ہو جائیگا۔ جوڑ بڑا جدا  
ہو جائیں گے اور بات بدل جائیگی۔ لیکن میں مجتہد کر نہیں ڈرتا  
ہوں اللہ کے عذاب سے، میں مستعد نہیں ہوں بلکہ تقدیر کے مواقع  
پر جا ہوا ہوں، اسکی موافقت کر نیو اور اپنے آپ کو اسکے حوالہ  
کئے ہوئے ہوں۔ یا اللہ سلاستی و تفویض نصیب فرما۔ تجھ پر  
افسوس کہ میرا مذاق اڑاتا ہے حالانکہ میں کھڑا ہوں حق عزوجل  
کے دروازہ پر کہ مخلوق کو اس کی طرف بلاتا ہوں۔ بہت جلد  
تجھ کو اپنا جواب نظر آجائیگا۔ میں ادھر کی جانب ایک ہاتھ چنای کرتا  
ہوں تو نیچے کے رخ ہزاروں ہاتھ یعنی اہل مقصود میرا بنیاد اور  
اندرون اور جڑ کے استحکام کی تعلیم ہے گو فرغ و ثمرات کم ہوں)  
اے منافقو عنقریب تم دیکھو گے عذاب خداوندی دنیا اور  
آخرت میں۔ زمانہ حائلہ ہے جلد ہی تمکو نظر آجائیگا کہ اس سے کیا  
پیدا ہوتا ہے؟ میں حق تعالیٰ کے اٹنے پلٹنے والے ہاتھ میں ہوں  
کبھی وہ مجھ کو پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی ذرہ۔ کبھی وہ مجھ کو سمندر  
کر دیتا ہے اور کبھی قطرہ۔ کبھی وہ مجھ کو آفتاب بنا دیتا ہے اور  
کبھی چمک اور جھلک، مجھ کو پلٹتا رہتا ہے جیسے رات اور دن کو  
پلٹتا رہتا ہے۔ ہر دن وہ ایک شغل میں ہے بلکہ ہر لحظہ کیونکہ دن  
کا ذکر تمہارے اعتبار سے ہے اور لحظہ ہے دوسروں کے اعتبار سے

يَا غُلَامُ اِنْ اَدَدْتَ سَعَةَ الصَّدَقِ طَيِّبِ  
الْقَلْبِ فَلَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ الْخَلْقُ وَلَا  
تَلْفِتْ اِلَى حَدِيثِهِمْ اَمَّا تَعْلَمُ اَلَهُمْ مَا  
يَرْضَوْنَ عَنْ خَالِقِهِمْ فَكَيْفَ يَرْضَوْنَ عَنْكَ  
اَمَّا تَعْلَمُ اَنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَا  
يُبْصِرُونَ وَلَا يُؤْمِنُونَ بَلْ يُكَذِّبُونَ وَلَا  
يُصَدِّقُونَ اَتَتَّبِعُ الْقَوْمَ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ عَذِرُ  
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُونَ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا  
يُبْصِرُونَ غَيْرَهُ اَصْبِرْ عَلَى اَذِيَةِ الْخَلْقِ طَلِبًا  
لِرِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اَصْبِرْ عَلَى تَبْيِيكِ بِحَمْدِ  
بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا هَذَا اَدَابُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَعَ  
عِبَادِهِ الْمُصْطَفِينَ الْمُحِبِّينَ يَقْطَعُهُمْ عَنْ اَهْلٍ  
وَيَنْتَبِهُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْاَفَاتِ وَالْمَحَنِّ  
يُضَيِّقُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ  
اِلَى الثَّرَاتِي يُغَيِّقُ بِذَلِكَ وُجُودَهُمْ حَتَّى اِذَا  
اَفْنَى وُجُودَهُمْ اَوْ جَدَّ لَهُمْ لَهْ لَا يَغْبِرُهُ اَقَامَ  
مَعَهُ لَا مَعَ غَيْرِهِ يَنْشِئُهُمْ خَلْقًا آخَرَ كَمَا قَالَ  
عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَنْشَأْنَا لَهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ  
اللَّهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ هَا الْخَلْقُ الْاَوَّلُ مُشْكِرٌ  
وَهَذَا الْخَلْقُ مُقَرَّدٌ يُفَرِّدُهُ عَنْ اِخْوَانِهِ الْبَنَاءِ  
جَنِّهِ مِنْ بَنِي آدَمَ يَغْبِرُ مَعَهَا الْاَوَّلُ وَ  
يُبْدِلُ لَهُ يَصْبِرُ عَلَيْهِ سَافِلَةٌ يَصْبِرُ  
رَبَّانِيًا دُوحَانِيًا يَضِيقُ قَلْبَهُ عَنْ رُؤْيَا  
الْخَلْقِ وَيُسَدُّ بِلَبِّ سِرِّهِ عَنِ الْخَلْقِ يَصُورُ  
لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَجَمِيعُ

صاحبزادہ اگر تو فرانی سینہ اور رضا قلب کا خواہشمند ہے تو  
مت سن جو مخلوق کہے اور توجہ بھی نہ کر انکی باتوں کی طرف -  
کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ اپنے حلق ہی سے خوش نہیں ہیں پھر  
تجھ سے تو کس طرح ہونگے کیا تو نہیں جانتا کہ انہیں سے اکثر نہ  
عقل رکھتے ہیں نہ بصارت نہ ایمان بلکہ جھٹلاتے ہیں ، اور  
قصدین نہیں کرتے - اُن لوگوں کا تابع بن جو بجز حق تعالیٰ کے  
کچھ سمجھتے نہیں ، اس کے غیر کی سنتے نہیں اور اس کے سوا کسی  
کو دیکھتے نہیں - رضا خداوندی کی خواہش میں مخلوق کی اذیتوں  
پر صبر کر - صبر کہ قسم قسم کی مصیبتوں پر جن میں حق تعالیٰ تجھ کو مبتلا  
کرے - یہی عادت رہی ہے اللہ عزوجل کی اپنے برگزیدہ اور  
خاشع بندوں میں کہ ان کو سب سے بے تعلق بنانا طرح طرح کی  
بلاؤں آفتوں اور رنج و غم میں انکو مبتلا فرماتا ہے کہ ان پر  
تنگ کر دیتا ہے دنیا اور آخرت اور عرش سے لیکر ثریٰ تک کو  
اس طرح ان کے وجود کو فنا کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب انکا وجود  
فنا کر چلتا ہے تو اب انکو پیدا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ دوسروں  
کے لئے ان کو قائم فرماتا ہے اپنے ساتھ نہ کہ دوسروں کے خلقت  
فرماتا ہے انکی دوسری مرتبہ چنانچہ فرمایا ہے کہ پھر مجھے اسکو پیدا  
کیا دوسری پیدائش میں ، پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر  
پیدا فرمائیوالا ہے ، پہلی خلقت تو مشترک تھی کہ سب ہی پیدا  
ہوئے ، اور یہ خلقت یگانہ ہے کہ اسی کو ممتاز فرماتا ہے اسکے  
بھائیوں اور ابناء جنس بنی آدم میں سے جو اس کی پہلی حالت  
کو پلٹ دیتی اور اس کو بدل دیتی اس کے بالا کو زیر کر دیتی اور اس  
شخص کو اللہ والا روحانیت والا بنا دیتی ہے کہ مخلوق کے دیکھنے  
سے اسکا دل تنگ ہوتا اور مخلوق کی طرف سے اسکے باطن کا دروازہ  
بند ہو جاتا ہے - اس کو دنیا و آخرت جنت اور دوزخ تمام

الْمَخْلُوقَاتِ وَ  
يُسَلِّمُ ذَلِكَ الشَّيْءَ  
بِتَبَيُّنٍ فَيُخْرِجُ  
فِي عَصَا مُوسَى  
يُظْهِرُ قُدْرَتَهُ  
بَلَعَتْ عَصَا مُوسَى  
وَعَلِيهَا مِنَ الْاَلِ  
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
لَا حِكْمَةَ لَآ  
الْيَوْمَ كَانَ حُكْمُ  
عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ  
عَزَّوَجَلَّ عَزَّوَجَلَّ  
اَمِيرُ السَّحَرَةِ  
مُوسَى فِي آيَةِ  
كُونَهُ وَالْعَصَا  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ  
مِنْ سِحْرِهِ وَالْاَلِ  
ثُمَّ اَمِنْ بِهِ وَ  
تَقْوَمُ مِنَ الْحَيَاةِ  
عَمَلُكَ بِأَحْكَمِ  
مَتَى يُوَصِّلُكَ  
بَابُ قُدْرِكَ  
تَسْمِسُ الْمَعْرُوفَ  
وَالْخَوَاصِّ لَا  
بَلَاءٍ

نوازشمند ہے تو  
نوں کی طرف -  
ش نہیں ہیں پھر  
نیں سے اکثر نہ  
تے ہیں، اور  
حق تعالیٰ کے  
س کے سوا کسی  
مخلوق کی اذیت  
نہ تعالیٰ تجھ کو مبتلا  
پنے برگزیدہ اور  
ماتا طرح طرح کی  
تا ہے کہ ان پر  
یکہ شری تک کو  
کہ جب انکا جو  
ئے نہ کہ دوسرے  
رد کے خلقت  
برجئے اسکے پیدا  
جو سب سے بہتر  
کہ سب ہی پیدا  
فرماتا ہے اسکے  
س کی پہلی حالت  
زیر کردیتی اور اس  
مخلوق کے دیکھنے  
کے مابین کا دروازہ  
دردنوخ تمام

الْمَخْلُوقَاتِ وَالْأَكْوَانِ شَيْئًا وَاحِدًا ۖ ثُمَّ  
يُسَلِّمُ ذَلِكَ الشَّيْءَ إِلَى يَدِ سَيِّدِهِ فَيَبْتَلِعُهُ وَلَا  
يَتَبَيَّنُ فِيهِ يَظْهَرُ فِيهِ الْقُدْرَةُ كَمَا أَظْهَرَهَا  
فِي عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ سُبْحَانَ مَنْ  
يُظْهِرُ قُدْرَتَهُ فِيمَا يُرِيدُ ۖ عَلَى يَدِ مَنْ يُرِيدُ ۖ  
بَلَعَتْ عَصَا مُوسَى أَحْمًا لَا كَثِيرَةٌ مِنَ الْحَالِ  
وَعَايَهَا مِنَ الْأَشْيَاءِ ۖ وَكَمْ تَتَغَايَرُ نَظْمُهَا ۖ أَرَادَ  
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْلَمَهُمْ أَنَّ ذَلِكَ قُدْرَةٌ  
لَا حِكْمَةٌ ۖ لِأَنَّ مَا قَعَلَهُ السَّحَرَةُ فِي ذَلِكَ  
الْيَوْمِ كَانَ حِكْمَةً وَهَذَا سَهْوٌ وَمَا ظَهَرَ فِي  
عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قُدْرَةً مِنَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ خَرَقَ عَادَةً وَمُجْزَاةً وَلِهَذَا قَالَ  
أَمِيرُ السَّحَرَةِ لِوَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْفُطْرَ إِلَى  
مُوسَى فِي أَيْ حَالَةٍ هُوَ فَقَالَ لَهُ قَدْ تَغَيَّرَ  
لَوْحُكَ وَالصَّاحِبُ تَعَلَّى عَمَلُكَ فَقَالَ هَذَا مِنْ فِعْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مِنْ فِعْلِكَ فَإِنَّ السَّحَرَةَ لَا يَخْلُقُ  
مِنْ سِحْرِهِ ۖ وَالصَّابِرُ لَا يَخَافُ مِنْ صَنِيعَتِهِ  
ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَتَبِعَ أَصْحَابَهُ يَا عِلْمَامُ مَتَى  
تَقُومُ مِنَ الْحِكْمَةِ إِلَى الْقُدْرَةِ ۖ مَتَى يُؤْمِلُكَ  
عَمَلُكَ بِالْحِكْمَةِ إِلَى قُدْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
مَتَى يُؤْمِلُكَ إِخْلَاصُكَ فِي أَعْمَالِكَ إِلَى  
بَابِ قُدْرَتِكَ مِنْ دُرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى تُرِيدُ  
تَمَسُّسُ الْمَعْرِفَةِ وَجُوهَ قُلُوبِ الْعَوَامِ  
وَالْخَوَاصِّ لَا تَهْرَبْ مِنَ الْحَقِّ لِأَجْدِ  
بَلَائِهِ ۖ إِنَّكَ يَبْتَلِيكَ ۖ

مخلوقات اور سارے عالم ایک چیز محسوس ہوتے ہیں جن کو وہ  
اپنے باطن کے ہاتھ کے حوالہ کرتا ہے پس وہ ان کو بھگ جاتا ہے  
اور اسیں سکا پتہ بھی نہیں چلتا۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت اس میں  
ظاہر فرماتا ہے جس طرح موسیٰ کے عصا میں ظاہر فرمایا تھی۔ پاک  
ذات ہے جو ظاہر فرمادیتا ہے اپنی قدرت جس چیزیں بھی چاہتا ہے  
اور جس کے ہاتھ پر بھی چاہتا ہے۔ موسیٰ کا عصا جادو گروں کی بنی  
ا ہوئی، بہت کچھ ایسوں وغیرہ کے ہاتھ بھگ گیا اور اس کے پیٹ  
میں مطلق تیز نہ آیا۔ حق تعالیٰ نے چاہا کہ جادو گروں کو بتا دے  
کہ یہ قدرت ہے حکمت نہیں ہے اس لئے کہ جادو گروں نے جو کچھ  
اس روز کیا تھا وہ حکمت اور فن ہندسہ کی کارگزاری تھی اور موسیٰ  
علیہ السلام کے عصا میں جو بات ظاہر ہوئی وہ حق تعالیٰ کی قدرت  
تھی خارق عادت اور معجزہ اور اسی لئے جادو گروں کے سردار  
نے اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ موسیٰ کی طرف ذرا نگاہ تو کر کہ  
وہ کس حالت میں ہے تب اُسے کہا کہ خوف کے سبب انکے چہرے کا  
رنگ بدل گیا ہے اور عصا اپنا کام کئے جا رہا ہے تو سردار نے  
کہا کہ بس یہ اللہ عزوجل کا فعل ہے موسیٰ کا فعل نہیں ہے کیونکہ  
ساحرا اپنے سحر سے خوف نہیں کھایا کرتا اور صاحب اپنی صنعت  
سے ڈرتا نہیں۔ اس کے بعد وہ ایمان لا با موسیٰ پر اور اس  
کے ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

صاحبزادہ۔ تو کب کھڑا ہوگا حکمت کو چھوڑ کر قدرت کی  
طرف؟ تیرا حکمت پر عمل کرنا تجھ کو اللہ عزوجل کی قدرت تک  
کب پہنچا بیگا؟ تیرا اپنے اعمال میں اخلاص کرنا تجھ کو تیرے  
رب عزوجل کے دروازہ قرب کی طرف کب بیگا اور معرفت کا  
آفتاب تجھ کو عوام و خواص کے قلوب کے چہرے کب دکھلائے گا؟  
حق تعالیٰ سے اسکی بلا کے سبب بھاگے مت وہ تو تجھ کو آزماتا ہے

لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى السَّبَبِ وَتَتَوَلَّى بَابَهُ  
 أَمْ لَا: هَلْ تَرْجِعُ إِلَى الظَّاهِرِ أَوْ إِلَى الْبَاطِنِ  
 إِلَى مَا يَدْرُكُ أَوْ إِلَى مَا لَا يَدْرُكُ: إِلَى مَا يُرَى  
 أَوْ إِلَى مَا لَا يُرَى اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلْنَا اللَّهُمَّ  
 ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا  
 لُفْظًا اللَّهُمَّ قُرْبًا لَا بَعْدَ لَا طَائِفَةَ لَنَا عَلَى  
 الْبُعْدِ مِنْكَ ۝ وَلَا عَلَى مَقَاسَةِ الْبَلَاءِ ۝  
 فَأَرْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ تَارِ الْآفَاتِ  
 فَإِنْ كَانَ وَلَا بَدَلَ مِنْ تَارِ الْآفَاتِ فَاجْعَلْنَا  
 فِيهَا كَالسَّمْنَدَلِ ۝ الَّذِي يَبِيضُ وَيَفْرَحُ  
 فِي لَتَائِفِهِ لَا تَصْرُكُهُ وَلَا تُخْرِقُهُ ۝ اجْعَلْنَا  
 عَلَيْنَا كَارِ أِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ ۝ أَنْتَ حَوَالَيْنَا  
 عُسْبًا ۝ كَمَا أَنْتَ حَوَالِيهِ ۝ وَأَعْنُنَا عَنْ جَمِيعِ  
 الْأَشْيَاءِ كَمَا أَعْنَيْتَهُ ۝ وَارْسُنَا وَمَوْلَانَا كَمَا  
 تَرَوَيْتَهُ ۝ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُ ۝ اِرْمِ  
 اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَصَلَ الزَّفِيقُ قَبْلَ  
 الظَّرِيقِ ۝ وَالْحَارَ قَبْلَ الدَّارِ ۝ وَالْأَنْبِيسَ  
 قَبْلَ الْوَحْشَةِ ۝ وَالْحِمَةَ قَبْلَ الْمَرَضِ ۝ وَ  
 الصَّابِرَ قَبْلَ الْبَلِيَّةِ ۝ وَالرِّضَا قَبْلَ الْقَضَاءِ  
 تَعْلَمُوا مِنْ أَيْمُنِكُمْ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 رَأَيْتُمْ وَابِهِ فِي أَثْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ سُبْحَانَ مَنْ  
 لَطَفَ بِهِ فِي بَحْرِ بِلَاسَةٍ وَكَلَّفَهُ السَّيَاحَةَ  
 فِي بَحْرِ الْبَلَاءِ ۝ كَأَيْدِكَ مَعَهُ  
 كَلَّفَهُ الْحَمْلَ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ  
 مَعَ رَأْسِ الْفَرَسِ ۝

کہ تو اسکا دروازہ چھوڑ کر سبب کی طرف جاتا ہے یا نہیں؟ تو  
 ظاہر کی طرف لوٹتا ہے یا باطن کی طرف؟ اسکی طرف جاتا ہے یا  
 ادراک ہو سکتا ہے یا اس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا  
 اُس جانب جاتا ہے جو نظر آ سکتی ہے یا اُس جانب جاتا ہے  
 جو نظر نہیں آ سکتی؟ یا اللہ ہکو آزمائش میں نہ ڈال۔ یا اللہ  
 ہم کو نصیب فرما اپنا قرب بغیر بلا کے۔ یا اللہ قرب اور لطف  
 نصیب فرما۔ یا اللہ قرب بلا بعد کے بخش کہ ہم میں تجھ سے بعد  
 کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے برداشت کرنے کی سکت ہے۔  
 پس ہکو اپنا قرب نصیب فرما آتش آفات کے بغیر اور اگر آتش  
 آفات کا ہونا لازمی ہو تو ہکو اس کے اندر سمند کھانا نور بلا کے  
 جو آگ کے اندر اندھے بچے دیتا ہے اور آگ اسکو نہ نقصان  
 دیتی ہے نہ جلاتی ہے۔ آتش آفات کو بنادے ہمارے حق  
 میں اپنے خلیل ابراہیم کی آگ جیسا۔ آگ اگادے ہمارے  
 ارد گرد سبز گھاس جیسا کہ ان کے گرد آگادی تھی اور ہکو  
 بے نیاز بنادے تمام مخلوقات سے جیسا کہ اُن کو بے نیاز بنادیا  
 تھا اور ہم کو انس عطا فرما اور ہمارا کار ساز بن جیسا کہ اُن کا  
 کار ساز بنا تھا اور ہماری حفاظت فرما جیسی کہ انکی حفاظت  
 فرمائی تھی آمین۔ ابراہیم نے حاصل کر لیا تھا رفیق کو راستہ  
 سے قبل اور پڑوسی کو ممکن سے قبل انیس کو وحشت سے پہلے  
 اور پرہیز کو مرض سے پہلے صبر کو بلا سے قبل اور رضا کو قضا  
 سے قبل۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے سبق لو اور انکا  
 اقتدار و ان کے اقوال میں اور انکے افعال میں۔ پاک ذات  
 ہے جس نے اُن پر لطف فرمایا اپنی بلا کے سمندر میں اور اُن کو  
 مکلف بنایا بلا کے سمندر میں تیرنے کا اور خود ان کا ہاتھ تھا  
 اُن کو کھینچ بنایا دشمن پر حملہ کرنے کا اور خود گھوڑے کے سر کے

كَلَّفَهُ الصَّعْدَ  
 كَلَّفَهُ  
 مِنْ عَيْنِهِ  
 يَا غَلَامُ كُو  
 وَفَعَلَهُ حَتَّى  
 سَمِعْتَ بَعْلًا  
 وَتَبَّالَهُ وَتَدَّ  
 حِكْمَةُ اللَّهِ عَزَّ  
 كَثُورَةُ هَذِهِ  
 عَلَيْهِ اللَّهُمَّ  
 الْمُنَادِيَةَ  
 الْآخِرَةَ حَسَنًا  
 الْمَجْدِ  
 قَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
 بِالْمَدْرَسَةِ  
 يَا قَوْمُ اعْمُرُوا  
 اللَّهُ وَلَا تَدْرُسُوا  
 وَارْزُقُوا  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
 الْأَوَّلُ الْأَوَّلُ  
 الْأَوَّلُ اللَّهُ  
 لَا يُسْأَلُ عَنْ  
 هُوَ الْمَفْقَرُ

پاس موجود رہا۔ ان کو مکلف بنایا اور اپنی جگہ چڑھنے کا اور اپنا ہاتھ ان کی کمر میں ڈالے رہا۔ ان کو مکلف بنایا کھانکی طرف مخلوق کو بلا سکا اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے۔ اسی کا نام ہے عنایت باطنی و خفی صاحبزادہ حق تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ خاموش کھڑا رہنا کہ الطاف کثیرہ اس کی طرف سے تجھ کو نظر آئیں۔ کیا تو نے جالینوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سنا کہ کس طرح گونگا اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا یہاں تک کہ جو کچھ علم جالینوس کے پاس تھا اس نے سب سیکھ لیا۔ اللہ عز و جل کی حکمت تیرے قلب کی جانب تیری زیادہ بک بک اور اسکے ساتھ جھگڑنے اور اس پر اعتراض کرنے سے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ یا اللہ تم کو نصیب فرما موافقت اور ترک منازعت اور ہر کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہر کو درخ کے غناب سے

## گیارہویں مجلس

(وقت صبح: یوم جمعہ: ۱۹ شوال ۱۲۴۵ھ بمطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۲۴۵ھ)

صاحبو! اللہ کو پیچا نو اور اس سے جاہل نہ رہو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کی معصیت نہ کرو۔ اسکی موافقت کرو مخالفت نہ کرو اسکی تضایر رضا اختیار کرو اور اس سے منازعت نہ کرو اور معرفت حاصل کرو حق تعالیٰ کی اسکی صفت سے ہی ہے پیدا کر نیوالا رزق دینے والا سب سے پہلے سب کے بعد اور ظاہر و باطن، دہی ہے قدیم اور اول، دائم اورابدی۔ کر سکنے والا جو کچھ بھی چاہے کہ جو کرے اس سے باز پرس نہ ہو اور لوگوں سے باز پرس نہ ہوگی۔ دہی ہے تو نگر بنائیوالا۔ دہی ہے فقیر بنائیوالا۔ دہی ہے نفع پہنچائیوالا۔ زندہ کر نیوالا، مارنے والا، سزا دینے والا۔ دہی

كَلْفَهُ الصَّغُودَ إِلَى مَوْضِعٍ عَالٍ ۖ وَيَدَىٰ فِي قَلْبِهِ ۖ كَلْفَهُ دَعْوَةً إِلَى طَعَامٍ وَالتَّقِيَّةَ مِنْ عُنْدِهِ ۖ هَذَا هُوَ اللُّطْفُ الْبَاطِنُ الْخَفِيُّ ۖ يَا غَلَامَ كُنْ مَعَ اللَّهِ صَامِتًا عِنْدَ عَمِّي قَلْبًا وَفِعْلًا حَتَّىٰ تَرَىٰ مِنْهُ الطَّاقَا كَثِيرَةً أَمَا سَمِعْتَ بِغَلَامٍ جَالِينُوسِ الْحَكِيمِ كَيْفَ تَخَارَّ وَتَبَاَلَهَ وَتَسَاكَنَ ۖ حَتَّىٰ أَحْفَظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَهُ حِكْمَةُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ لَا تَجِيءُ إِلَىٰ قَلْبِكَ مِنْ كَثْرَةِ هَذَا يَانَاكَ وَمُنَا زَعَيْكَ لَكَ وَأَعْيُنًا عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْمَوَافَقَةَ ۖ وَتَرْكَ الْمُنَازَعَةِ ۖ وَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## المجلس الحادي عشر

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِأَلَمَدَ رَسُولَهُ تَامِسَ عَشْرِينَ سُؤَالَ سَنَةِ خَمْسِينَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ

يَا قَوْمُ اغْرِقُوا اللَّهَ وَلَا تَجْهَلُوهُ ۖ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَلَا تَعْصُوهُ ۖ وَأَطِيعُوا وَلَا تُخَالِفُوهُ ۖ وَارْضُوا بِقَضَائِهِ وَلَا تَنَازَعُوهُ ۖ وَاعْرِضُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصَنِيعَتِهِ هُوَ الْحَاقُّ السَّارِقُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ هُوَ الْقَدِيمُ الْأَوَّلُ الدَّائِمُ الْأَبَدِيُّ ۖ أَلْفَقَالَ لِمَا يُرِيدُ لَا يُسَالُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسَالُونَ هُوَ الْمَخْتَارُ هُوَ الْمُفْقَرُ ۖ هُوَ النَّافِعُ أُنْمِئِ لِمُسِيئَةِ الْمُعَاقِبِ

یا نہیں؟ تو  
رف جانا ہے جکا  
رک نہیں ہو سکتا  
جانب جانا ہے  
نہ ڈال۔ یا اللہ  
رب اور لطف  
میں تجھ سے بعد  
سکتا ہے۔  
غیر اور اگر آتش  
نہ کجا بنو رہا ہے  
سکون نقصان  
ہے ہمارے حق  
ہے ہمارے  
یہی تھی اور ہر کو  
دو بے نیاز بنا دیا  
جیسا کہ اُن کا  
انکی حفاظت  
غافل کو راستہ  
جنت سے پہلے  
اور رضا کو تضایر  
سبق نو اور انکا  
پاک ذات  
میں اور اُن کو  
ان کا ہاتھ تھا  
دور کے سر کے



الْمُخَوِّفِ الْمَرْجُوِّ خَافُوهُ وَلَا تَخَافُوا عَذَابَهُ  
وَارْجُوهُ وَلَا تَرْجُوا غَيْرَهُ ۖ دُورًا مَعَكُمْ قَدْ مَرَّ بِهِ  
وَحِكْمَتِهِ إِلَى أَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحَكْمَةَ ۖ  
تَأْكُلُ بَيُومًا مِمَّا السَّوَادُ عَلَى الْبَيَاضِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ  
مَا يَحُولُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ۖ تَكُونُوا مَحْضُوطِينَ  
مِنْ حَرْقِ حُلْدٍ وَدِ الشَّمْعِ ۖ الَّذِي أُشِيرَ إِلَيْهِ  
مَعْنَى لَا صُورَةَ ۖ لَا يَصِلُ إِلَى هَذَا الْأَمْرِ  
إِلَّا أَحَادُ الصَّبَاحِينَ ۖ مَا لَنَا حَاجَةٌ خَارِجَةٌ  
عَنْ دَائِرَةِ الشَّرْعِ ۖ مَا يَعْرِضُ هَذَا إِلَّا مَرَّةً  
إِلَّا مَنْ دَخَلَ فِيهِ فَا مَّا بِمَعْرِضِ الصِّفَةِ  
فَلَا تَعْرِضُ كَوْنًا جَمِيعًا مَوْرِكُ بَيْنَ يَدَيِ  
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَدِّدِينَ  
الْأَوْسَاطِ تَحْتَ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَإِتْبَاعِهِ إِلَى  
أَنْ يَدْعُوهُمْ الْمَلِكُ إِلَيْهِ فَيُخَيِّلِينَ اسْتِزَادُوا  
الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
ادْخُلُوا عَلَيْهِ ۖ إِنَّمَا سَعَى الْإِبْدَالُ أَبَدًا إِلَّا  
لَا تَهْمُ لَا يُرِيدُونَ مَعَ إِرَادَةِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُونَ مَعَ اخْتِيَارِهِ  
إِخْتِيَارًا يَعْهَدُونَ الْحُكْمَ الظَّاهِرَ وَيَعْمَلُونَ  
الْأَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ يَتَفَرَّدُونَ إِلَى  
أَعْمَالٍ تَخْصُمُهُمْ ۖ كُلَّمَا تَرَفَّتْ دَرَجَاتُهُمْ  
وَمَنَازِلُهُمْ يُزِيدُونَ أَمْرًا وَنَهْيًا بِإِلَهِ  
أَنْ يَبْلُغُوا إِلَى مَنْزِلٍ لَا أَمْرَ فِيهِ وَلَا  
نَهْيَ ۖ بَلْ أَوَامِرُ الشَّرْعِ تَفْعَلُ  
فِيهِمْ

ڈر کے قابل ہے اور وہی اُمید کے لائق ہے۔ اس سے ڈرو اور  
اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اُس سے آرزو رکھو اور کسی سے  
آرزو مت رکھو۔ گھومتے رہو اس کی قدرت اور حکمت کیساتھ  
یہاں تک قدرت غالب جائے حکمت پر۔ مودب بنو قرآن مجید کیساتھ  
یہاں تک کہ وہ حالت پیدا ہو جائے جو آڑ بجائے تمہارے اور اس  
کے درمیان کہ تم محفوظ ہو جاؤ حدود شریعت کی مخالفت سے جس  
کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں بلحاظ معنی نہ کہ باعتبار صورت،  
کیونکہ صورت اتباع شرع کبھی ساقط نہیں ہوتا اس مرتبہ پر نہیں  
پہنچتا مگر کوئی کوئی صالحین میں سے۔ جو چیز شریعت کے دائرہ  
سے باہر ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور اس کو وہی  
جان سکتا ہے جو اسمیں داخل ہو لیا ہو باقی محض تعریف سے  
تو اس کو پہچان نہیں سکتا۔ اپنے جملہ معاملات میں جناب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کمر بستہ ہو جاؤ آپ کے حکم اور  
مانعت اور اتباع کے تحت میں رہو یہاں تک کہ فرشتہ تمکو  
آپ کی طرف بلا لے پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اذن طلب کرو اور آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ابدال کا نام جو  
ابدال رکھا گیا ہے تو اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے ارادہ اور  
اختیار کو ارادہ و اختیار خداوندی سے بدل لیا کہ ارادہ خداوندی  
کے سامنے نہ وہ کوئی ارادہ کرتے ہیں اور نہ اختیار خداوندی کے  
سامنے کسی اختیار کو عمل میں لاتے ہیں۔ حکم ظاہری کو مستحکم اور  
اعمال ظاہرہ پر عمل کرتے رہتے ہیں اس کے بعد اس شغل میں  
لگ جاتے ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہے جوں جوں ان کے درجوں  
اور مرتبوں میں ترقی ہوتی ہے دُور دُور ان کے لئے امر و  
نہی بڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایسے مرتبہ تک پہنچتے ہیں  
جہاں امر نہ نہی بلکہ احکامات شرعیہ ان کے اندر اذیت پذیر ہوتے

وَتُصَنَّفَاتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعْرَلٍ لَا يَزَالُونَ  
 فِي غَيْبَةٍ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَيْنَا مَحْضَرَهُ  
 فِي وَقْتِ مَجِيئِ الْأَمْرِ وَالنَّبِيِّ يَحْفَظُونَ فِيهِمَا  
 حَقًّا لَا يُخَرَّبُونَ حَدًّا مِنْ حَدِّ وَدِ الشَّرْعِ  
 لِأَنَّهُ تَزَكَّى الْعِبَادَاتِ الْمَعْرُوفَاتِ زَكَاةً  
 وَارْتِكَابِ الْمَحْظُورَاتِ مَعْصِيَةً لَا تَشْقُطُ  
 الْفَرَائِضُ عَنْ أَحَدٍ فِي حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ  
 يَا عَلَامُ رَاعِلٌ بِحُكْمِهِ وَعِلْمُهُ وَلَا تَخْرُجُ  
 عَنْ الْحَيْطَةِ لَا تَنْشَأُ الْعَهْدُ بِجَاهِدِ نَفْسَكَ  
 وَهُوَ الْوَالِدُ وَشَيْطَانُكَ وَطَبْعُكَ وَدُنْيَاكَ  
 وَلَا تَبْتَاسَ مِنْ نَصْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا  
 تَأْتِيكَ مَعَ نُبَاتِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ هُوَ وَقَالَ إِنَّ حِزْبَ  
 اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ هُوَ وَقَالَ وَالَّذِينَ جَاهَلُوا  
 فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا أَمْسِكْ لِسَانَ  
 نَفْسِكَ عِنْدَ شَكْوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ  
 حَصَمًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا وَعَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ  
 تَأْمُرُهُمْ بِطَاعَتِهِ وَتَنْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ  
 تَنْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْإِبْتِدَاعِ وَ  
 إِبْتِدَاعِ الْهَوَى وَمَوَافَقَةِ النَّفْسِ وَ  
 تَأْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ  
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَوْمُ  
 اخْتَرُوا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْدُّوا مَعَهُ  
 هُوَ الْوَصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا  
 تَجْعَلُوهُ مَخْلُوقًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا

سے ڈرو اور  
 ہوا اور کسی سے  
 رکعت کیساتھ  
 قرآن مجید کیساتھ  
 تمہارے اور اس  
 الفت سے جس  
 بتبار صورت،  
 رہتے پر نہیں  
 یت کے دائرہ  
 اس کو دہی  
 تعریف سے  
 جناب سول  
 کے حکم اور  
 کہ فرشتہ تمکو  
 لے اللہ علیہ وسلم  
 وال کا نام جو  
 اپنے ارادہ اور  
 ارادہ خداوندی  
 خداوندی کے  
 کو مستحکم اور  
 شغل میں  
 ان کے درجوں  
 لئے امر  
 پہنچتے ہیں  
 تہذیب ہوتے

اور ان کی جانب منسوب کر دئے جاتے ہیں کہ شریعت کی موافق  
 کام خود بخود ان سے ہوتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ غائب رہتے  
 ہیں۔ حق تعالیٰ کی معیت میں اور حاضر ہوتے ہیں تو بس امر  
 یا نہی کے وقت اس میں (منجانب اللہ) ان کی حفاظت  
 رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ شریعت کی حدود میں سے ایک  
 حد کو بھی ضائع نہیں کر سکتے کیونکہ فرض عبادتوں کا چھوڑنا  
 زندگی بننا ہے اور ممنوعات کا مرتکب ہونا خدا کا نافرمان بننا ہے  
 کہ فرائض کسی حالت میں بھی کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

صاحبزادہ عمل کر اس کے حکم اور علم پر اور احاطہ سے باہر مت  
 نکل۔ عہد کو مت بھول جہاد کر اپنے نفس سے اپنی خواہش سے  
 اپنے شیطان سے اپنی طبیعت سے اور اپنی دنیا سے اور ناامید  
 نہ ہو اللہ عزوجل کی نصرت سے کیونکہ وہ ضرور آئے گی تیرے جہاد  
 کے وقت۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بیشک اللہ کا گردہ ہی غالب  
 رہنے والا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے راستے میں مجاہد  
 کرتے ہیں ہم انکو دکھا دیتے ہیں اپنے راستے جو قوت زبان  
 مخلوق سے شکوہ کرے تو اس کو روک لے اور اللہ کی طرف سے  
 اس زبان اور ساری مخلوقات کا مد مقابل بن کہ ان کو حکم کر  
 اس کی طاعت کا اور منع کر اسکی معصیت سے روک انکو اگر اہی  
 اور بدعتوں کے ارتکاب اور خواہش نفس کے اتباع اور نفس کی  
 موافقت سے اور حکم ان کو کتاب اللہ عزوجل اور سنت سول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا۔

صاحبو! احترام کرو اللہ کی کتاب کا اور باادب رہو  
 اس کے ساتھ دہی تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان  
 ذریعہ اتصال ہے۔ اس کو مخلوق مت کہو۔ اللہ تعالیٰ  
 تو فرماتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔

كَلَامِي تَقُولُونَ اَنْتُمْ لَا: مَنْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّو  
جَلَّ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا: فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ عَزَّو  
جَلَّ وَدَرَى مِنْهُ هَذَا الْقُرْآنُ: هَذَا الْقُرْآنُ  
الْمَتَكَلِّفُ هَذَا الْمَقْرُوءُ: هَذَا السَّمْعُ: هَذَا  
الْمَنْطُوقُ: هَذَا الْمَكْتُوبُ: بِنِي الْمَصَاحِفِ كَلِمَةً  
عَزَّوَجَلَّ: كَانَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَالْإِمَامُ  
أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ: الْقَلَمُ مَخْلُوقٌ  
وَالْمَكْتُوبُ بِهِ مَخْلُوقٌ وَالْقَلْبُ مَخْلُوقٌ وَ  
الْمَحْفُوظُ فِيهِ عَيْدٌ مَخْلُوقٌ يَا قَوْمُ انْصَحُوا  
الْقُرْآنَ بِالْعَمَلِ بِهِ: لَا بِالْمَجَادِلَةِ فِيهِ:  
الْإِعْتِقَادُ كَلِمَاتٍ تَسِيرُهُ: وَالْأَعْمَالُ كَثِيرُهَا:  
عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَانِ بِهِ: صَدَقُوا بِقَوْلِكُمْ:  
وَأَعْمَلُوا بِأَحْوَالِكُمْ: اسْتَعْلُوا إِمَامًا يَفْقَهُكُمْ:  
لَا تَلْتَفِتُوا إِلَى عُقُولٍ تَأْخِصُ رَيْبَتِهَا قَوْمُ  
الْمَنْقُولِ لَا يُسْتَنْبَجُ بِالْعَقْلِ: وَالنَّصُّ لَا  
يُتَكَلَّمُ بِالْقِيَاسِ: لَا تَتَرَاهُ الْبَيِّنَةُ وَتَقِفَ  
مَعَ جُحُودِ الدَّعْوَى: أَمْوَالُ النَّاسِ لَا تُؤْخَذُ  
بِالدَّعْوَى مِنْ غَيْبِ بَيِّنَةٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوَّاحِذَ النَّاسِ بَدْعًا  
وَرِيئًا لَا دَعَى قَوْمٌ دَمَاءَ قَوْمٍ وَأَمْوَالَهُمْ  
لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ  
أَنْكَرَ لَا يَنْفَعُ لِسَانَ عَلَيْهِمْ وَقَلْبُ جَاهِلٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ: أَمْخُوفُنَا أَخَافُ عَلَى بَيْتِي  
مِنْ مُنَافِقٍ

کلام ہے۔ (ادنا ہر ہے کہ جس طرح خدا کی ذات اور اسکی ساری صفات  
تیم اور غیر مخلوق ہیں اس طرح کلام بھی اسکی صفت ہے (جو کہ مخلوق نہیں  
کہہ سکتے) اور تم کہتے ہو کہ نہیں جس نے حق تعالیٰ کا قول رد کیا اور قرآن  
کو مخلوق بتایا اس نے کفر کیا اللہ عز وجل کا اور اس سے بیزار ہو گیا  
یہ قرآن۔ یہی قرآن جو پڑھا جاتا ہے یہی جس کی تلاوت ہوتی ہے یہی جو  
سننے میں آتا ہے۔ یہی جس پر نظر پڑتی ہے یہی جو مصحف میں لکھا  
ہوا ہے اللہ عز وجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی  
اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قلم مخلوق ہے مگر اس سے لکھا ہوا (قرآن) غیر  
مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے مگر (قرآن) جو اس میں حفظ ہوتا ہے غیر  
مخلوق ہے صاحبو! قرآن کے خیر خواہ بنو اس پر عمل کر کے نہ کہ اس میں  
مجادلہ کر کے۔ اعتقاد کے متعلق صرف چند باتیں ہیں البتہ اعمال  
بختہ ہیں۔ قرآن پر ایمان لانا ضروری سمجھو اسکو سچا مانو اپنے دلوں  
سے اور عمل کرو اپنے اعضاء سے اس میں مشغول ہو جو تمکو مفید ہو  
اور مت توجہ کرو ناقص اور کمزور عقول کی طرف صاحبو! منقول  
مضمون کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہو سکتا اور نص نہیں چھوڑی  
جاسکتی قیاس سے (البتہ عقل اور قیاس اگر نقل اور نص کی خلاف ہو  
تو عقل کو ناقص اور قیاس کو فاسد کہہ کر چھوڑ دیجئے) ثبوت کو چھوڑ کر  
محض دعوے کے ساتھ قائم مت ہو کہ لوگوں کے مال ثبوت کے بغیر  
محض دعوے سے نہیں لئے جاسکتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ اگر لوگ محض دعوے سے کامیاب ہو جاویں تو بہتر ہے  
لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے خون کے اور بہتر ہے لوگ  
دعوے کرنے لگیں لوگوں کے اموال کے (لیکن بار ثبوت ہے  
مدعی پر اور حلف ہے مدعا علیہ پر) یہ یہ مفید نہیں کہ زبان تو ہمارا  
ہو اور قلب نادان۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو بڑا اندیشہ  
جس کو اپنی اُمت کے لئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کی طرف

عَلَيْهِمُ السَّالِكِينَ  
فَأَيُّونَ اسْتِ  
بِقَوْلِكُمُ الْإِ  
نَحْتِ مَطَارِ  
عَلَى نَعْمَةٍ وَ  
طَاعَتِهِ كَأَنَّ  
كَرَامَةِ الْإِ  
فِي الدُّنْيَا وَ  
لَا يَبْقَى شَيْءٌ  
هَذَا فِي حَقِّ  
إِنْ تَسْمِيتِ  
لَا يَدُكَ  
ذَاكَ هَذَا  
أَفْرَادٍ مِنْ  
الْخَلْقِ: يَا  
رُؤُوسَ قُلُوبِ  
قُلُوبِهِمْ إِلَى  
سَلَامَتِهِمْ  
بَيْنَ يَدَيْهِ  
الْأَسْمَاءُ عَزَّ  
وَاللَّيَالِي وَالْ  
حَالَةِ وَاجِدِ  
هَمَّاءَ  
رَ

عَلَيْهِمُ اللَّسَانُ يَا عُلَمَاءُ يَا جَاهِلُ يَا حَاضِرُونَ وَيَا  
 مُؤْتُونَ اسْتَجِيبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَانظُرُوا  
 بِقُلُوبِكُمْ إِلَيْهِ ذُوَالْهِبَةِ صَبَرُوا أَنْفُسَكُمْ  
 تَحْتَ مَطَارِقِ قَدَرٍ وَالزُّمُوحُ بِاللَّشْكِ  
 عَلَى نَعِيَةٍ وَاصِلُوا الضِّيَاءَ بِالظُّلَامِ فِي  
 طَاعَتِهِ فَإِذَا نَ تَحَقَّقَ ذَلِكَ مِنْكُمْ بِجَاءِكُمْ  
 كَرَامَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَرَّةٌ وَجَنَّةٌ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا غُلَامِ اجْهَدْ أَنْ  
 لَا يَبْقَى شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا تُحِبُّهُ إِذَا تَحَرَّرَ  
 هَذَا فِي حَقِّكَ لَا تُتْرَكْ مِنْ نَفْسِكَ لِحَظَةٍ  
 إِنْ تَسَيَّتْ ذُرِّيَّتَكَ وَإِنْ عَفَلْتَ أَوْ قِطَعْتَ  
 لَا يَدُ عَنْكَ تَنْظُرُ إِلَى غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ مَنْ  
 ذَاكَ هَذَا أَفَقَدْ عَرَفَهُ هَذَا الْجَنَّةُ حَادٍ  
 أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ لَا يَقْبَلُونَ الشُّكُونَ إِلَى  
 الْخَلْقِ يَا مَنْ أَنْفَعُونَ الْأَفَاكُ وَالْبَلَايَا عَلَى  
 رُؤُوسِ قُلُوبِكُمْ أَنْفَعُوا كَلَّمَ أَنْظَرُوا بِأَعْيُنِ  
 قُلُوبِهِمْ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَعُوا  
 سَلَامَتَهُمْ فِي السُّكُونِ إِلَيْهِ وَالْإِسْطِطَارُ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْتِعَامَى عَنْ خَلْقِهِ وَ قَطْعُ  
 أَلْسِنَتِهِمْ عَنِ الْإِعْزَاضِ عَلَيْهِ فَتَقْلِبُ الْأَيَّامُ  
 وَاللَّيَالَى وَالْأَشْهُدُ السُّكُونُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ عَلَى  
 حَالَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَتَغَيَّرُونَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
 هُمْ أَعْقَلُ مَخْلُوقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَوْنُ  
 رَأْيُهُمْ لِقَائِهِمْ  
 فَجَاءَ بَيْنَ

سے ہے جس کی زبان خوب ماہر ہو" اے دانشمند وادراے نادانو!  
 اے موجودہ لوگو! اے غائبو! غیر حاضر! شرماؤ! شرع و جل سے  
 اور نظر کرو اس کی جانب اپنے قلوب سے۔ اس کے سامنے پستی اختیار  
 کرو۔ اس کی تقدیر کے گردوں کے نیچے اپنے نفوس کو رکھو کہ جس  
 طرح چاہے کچلے، نفوس پر لازم کرو اس کی لغتوں کا شکر ادا کرنا  
 اور اسکی فرمانبرداری میں روشنی کو اندھیروں سے ملا دو کہ رات دن  
 طاعت میں لگے رہو، جب تمہاری یہ حالت ہو جائیگی تب اللہ کا  
 اکرام اسکا احترام اور اسکی جنت تمہارے پاس آجائیگی۔ دنیا اور  
 آخرت دونوں جگہ۔ صاحبزادہ کوشش کر کہ دنیا میں کوئی چیز بھی  
 تیری محبوب باقی نہ رہے۔ جب تیرے حق میں یہ مضمون کامل ہو جائیگا  
 تو ایک لحظہ کے لئے بھی تو اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔  
 اگر تو چھوٹے کا تو یاد دلایا جائیگا اور غافل ہوگا تو بیدار کر دیا جائیگا  
 حق تعالیٰ تجھ کو نہ چھوڑے گا کہ تو غیر اللہ کی طرف بھی نظر کرے۔  
 الغرض جس نے یہ ذات پر لکھا اُسی نے اسکی معرفت بھی حاصل کی۔  
 پس اس قسم کے افراد مخلوق میں سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں کہ مخلوق  
 کے ساتھ سکون کو قبول نہیں کرتے اے منافقو! آفتیں  
 اور بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر (گھوم رہی) ہیں۔ اہل اللہ  
 نے جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے کسی چیز کو دیکھا (اور کسی  
 چیز کی محبت دل میں عکس ہوئی) تو فوراً اس کو خیر کر دیا ہے  
 ان کی سلامتی اسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کی طر سکون پاویں،  
 اس کے حضور میں پڑے رہیں اس کی مخلوق کی طرف سے اندھے  
 بنے رہیں اور اس پر اعتراض کرنے سے بچے رہیں پس رات اور  
 دن ادا کرتے اور صبح اور سال ان پر گزرتے بہتے ہیں مگر وہ ایک  
 حالت پر قائم ہیں کہ حق عزوجل کی محبت میں متغیر نہیں ہوتے یہی  
 اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں اگر تم انکو دیکھو تو دیوانہ کہو

کی ساری صفات  
 رجحان مخلوق نہیں  
 رکھتا اور قرآن  
 سے بیزار ہو گیا  
 ہوتی ہے یہی جو  
 صف میں لکھا  
 ام احمد رضی  
 اللہ عنہ (قرآن) غیر  
 ہوتا ہے غیر  
 کر کے نہ کہ اس  
 لبتہ اعمال  
 خواہ اپنے دلوں  
 ممکنہ مفید ہو  
 صواب منقول  
 نہیں چھوڑی  
 میں کھلافت ہو  
 دوت کو چھوڑ کر  
 نبوت کے بغیر  
 علیہ وسلم نے  
 میں تو بہتر ہے  
 ہیرے لوگ  
 ثابت ہے  
 کہ زبان تو ماہر  
 کو بڑا اندیشہ  
 منافق کی طرف

وَلَوْ رَأَوْكُمْ تَقَالُوا مَا مَنَّ اللَّهُ لَكُمْ يَوْمَ الدِّينِ  
قُلُوبُهُمْ خَزَائِنُ مُنْكَسِرَةٍ بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ  
عَنِ وَجَلٍ بَلَاءِ الْوَنُ خَالِفَيْنِ وَحِلِّينِ  
كُلَّمَا كُشِفَ قِنَاءُ جَلَالِهِ وَعُظِّمَتْ لِقُلُوبِهِمْ  
إِزْدَادُ خَوْفِهِمْ تَكَادَ قُلُوبُهُمْ تَنْقَطِعُ ۖ وَأَوْ  
صَالُهُمْ تَتَفَصَّلُ ۖ فَإِذَا رَأَى مِنْهُمْ ذَلِكَ ۖ  
فَتَمَّ أَجْوَابَ رَحْمَتِهِ وَجَمَالَهِ وَطُفُوهِ وَالزَّجَاءِ  
لَهُمْ فَيَسْكُنُ مَا هُمْ ۖ مَا أَحْبَبْتُ أَنْظُرُ إِلَّا  
بِطَائِبِي الْأَخِرَةِ وَطَائِبِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَ  
أَمَا طَالِبُ الدُّنْيَا وَالْحَقِّ وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ  
أَنْشَأَ عَمَلٍ بِهِ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُ مَدَاوَنَتَهُ ۖ لَا تَدْرِي  
مَرِيضٌ ۖ لَا يَصْدُرُ عَلَى الْمَرِيضِ إِلَّا الطَّبِيبُ  
وَيُحِلُّ تُخْفِي أَمْرَكَ عَلَيَّ ۖ وَهُوَ لَا يُخْفِي ۖ  
تُظْهِرُنِي أَتَاكَ طَالِبُ الْأَخِرَةِ ۖ وَأَنْتَ طَالِبُ  
الدُّنْيَا ۖ هَذَا الْهُوسُ الَّذِي فِي قَلْبِكَ مَكْتُوبٌ  
عَلَى حَبِيبِكَ ۖ سُرُّكَ فِي عِلَاقَةِ نَيْتِكَ ۖ إِلَّا يَنَادُ  
الَّذِي فِي يَدِكَ بَهْرُجٌ فِيهِ دَافِقٌ ذَهَبٌ وَالْبَاقِي  
فِضَّةٌ ۖ لَا تَبْهَرُجُ عَلَى قَائِي رَأَيْتُ كَثِيرًا  
مِثْلَهُ ۖ سَلِمْتُ إِلَيْكَ مَكِّيَّ مِنْهُ حَتَّى أَشْبَكَ  
وَأَخْلَصُ مَا فِيهِ مِنَ الذَّهَبِ وَارْزُقِي بِالْبَاقِي  
جَبَدٌ قَلِيلٌ خَيْرٌ مِنْ رَدِي كَثِيرٌ مَكِّيَّ  
مِنْ دِينَارٍ لَبَنًا نَاصِرًا ۖ وَعِدُّنِي اللَّهَ ذَلِكَ  
تُبْنِي الرِّبَا وَالنِّفَاقَ وَلَا تَسْتَحْيِي مِنَ الْفَرَارِ  
عَلَى نَفْسِكَ ۖ وَالْغَالِبُ مِنَ الْمُخَاصِمِينَ كَأَوْثَانٍ مُعَيَّنَةٍ  
وَلِهَذَا قَاتَلَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةً اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ

اور اگر وہ تمہیں دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ روز جزا پر ایمان ہی  
نہیں لائے اُن کے قلوب غلیں اور حق تعالیٰ کے سامنے شکستہ ہیں۔ وہ  
ہمیشہ خائف و ترساں رہتے ہیں۔ جب حق تعالیٰ کی عظمت و جلال  
کا پردہ ان کے قلوب کے لئے کھل جاتا ہے تو ان کا خوف اتنا بڑھ  
جاتا ہے کہ قریب ہی انکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بندہ اجداد ہو جائیں  
پس جب حق تعالیٰ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور  
جمال اور لطف اور اُمید کے دروازے اُن کے لئے کھول دیتا ہے۔  
پس ان کی طبیعت ٹھیر جاتی ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ بحر طالب  
آخرت اور طالب حق کے کسی کو دیکھوں جو شخص طالب ہے دنیا اور آخرت  
اور نفس امارت ہوئی کا مجھے اسکا کیا کرنا۔ بحر اس کے کہ اسکا علاج  
پسند کرتا ہوں کہ وہ بیمار ہے اور بیمار پر صبر نہیں کر سکتا مگر طبیب  
تجھ پر افسوس کہ اپنی حالت مجھ سے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپ  
نہیں سکتی تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ تو آخرت کا طالب ہے حالانکہ  
تو طالب ہے دنیا کا۔ یہ ہوس جو تیرے دل میں ہے، تیری  
پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تیرا روزِ علانیہ ہے جو دنیا تیرے ہاتھ  
میں ہے وہ کھوتا ہے جس میں سونا ایک دانگ وزن کا ہے  
اور باقی سب چاندی ہے کھوتا روپیہ میرے سامنے پیش نہ کر  
کہ میں نے اس جیسے بہتیرے دیکھے ہیں۔ اس کو میرے حوالہ کر  
اور مجھ کو اختیار دے کہ میں اس کو پگھلاؤں اور جتنا اس میں سونا ہے  
اس کو الگ کر کے باقی پھینک دوں کہ قلیل چیز جو عمدہ ہو  
اس کثیر سے بہتر ہے جو ردی ہو۔ اپنے دنیا پر مجھ کو اختیار  
دے کہ میں بسکے گر ہوں اور میرے پاس اسکا آلہ موجود ہے  
تو یہ کر لیا اور نفاق سے اور اپنے نفس پر اسکا اقرار کرنے سے  
مت شرم کہ اکثر اخلاص والے پہلے منافق ہی تھے اور اسی  
لئے ایک بزرگ نے کہا ہے کہ اخلاص کی بچان ریا کا ہی کوہنٹی

الْإِخْلَاصِ إِلَّا  
يُخْلَصُ مِنْ أَوْ  
أَوَّلَ أَمْرِهِمْ يَكُونُ  
وَيُوقِعُونَ أَنْفُسَهُمْ  
مِنْ أَبَائِهِمْ وَ  
وَكَلَّمَ رَبُّ الْعَفْ  
بِالْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ  
بِهِ خَيْرًا يَتَى  
وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ  
فَيَهْدِكُمْ دِينًا وَ  
وَالَّذِي بَالِغُ الْمَعَادِ  
دَاءً وَالْعَدْلُ دُونَ  
وَالْحَالَةَ بِالْحَقِّ  
الَّذِي تَوْبَدُوا  
فَارَقَتْ الْحَقِّ  
عَنِ وَجَلٍ ۖ وَ  
وَرُوحَكَ وَ  
بِقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ  
الْحَقِّ فِي الْعَمَلِ  
مِنْهُ حَتَّى لَا يَكُونَ  
مَعَ رَبِّكَ عَنِ  
الْحَقِّ بِظَاهِرِكَ  
رَبِّكَ تَهَادَا كَمَا  
إِنْ لَمْ تُطْعَمُوا  
عَاقِبَتُهُمْ بِسَاطِ

دیں اخلاص کے لئے اول ریا کار ہونا اکثر یہ قاعدہ ہے) اور  
شاذ نادر ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو شروع سے آخر تک غلص  
ہوں بچے شروع میں جھوٹ بھی بولتے ہیں اور مٹی اور بنائستوں سے  
کھیلے بھی ہیں اپنے آپ کو خطرناک جگھوں میں ڈالتے اور اپنے  
ماں باپ کی چوریاں بھی کرتے اور چغلیاں بھی کھایا کرتے ہیں۔ مگر  
جوں جوں عقل انہیں اثر کرتی ہے وہ ایک ایک بات کو چھوڑتے  
اور اپنے ماں باپ اور اُستادوں کا طریقہ اختیار کرتے جاتے ہیں  
حق تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ ادب سے بھگتا  
اور پہلی حالت چھوڑتا جاتا ہے اور جس کے ساتھ شر کا ارادہ  
فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر جیتا رہتا ہے پس دنیا اور آخرت  
دونوں میں برباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری دونوں  
پیدا کی ہیں بمعیتیں بیماری ہیں اور طاعت دوا ہے ظلم بیماری  
ہے اور عدل دوا ہے خطا بیماری ہے اور صواب دوا ہے۔  
حق تعالیٰ شانہ کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں کے نشہ سے توبہ  
کرنا دوا ہے۔ دوا کا پورا اثر سمجھ کر اُس وقت ہوگا جبکہ مخلوق کو اپنے  
قلب سے جدا کرے اور اپنے رب سے اس کو ملائے اور اسکی جانب  
اسکو چڑھائے کہ قلب آسمان میں ہو اور روح اور تیرا بدن زمین میں  
ہو۔ دل سے حق تعالیٰ کے ساتھ اس کے علم میں منفرد ہو اور حکم  
شرعی پر عمل کرنے میں مخلوق کا شریک۔ کہ حکم کی کسی خصلت میں  
بھی انکی مخالفت نہ کرے تاکہ ان کو اور حق تعالیٰ کو سمجھ پر الزام کا  
موقع نہ ملے۔ اپنے اندرون سے حق تعالیٰ کیساتھ منفرد ہو اور  
اپنے بیرون سے مخلوق کے ساتھ، تو اپنے نفس کا سر ادنیٰ اٹھا  
ہو امت چھوڑ۔ اگر تو اس پر سوار ہو گیا فہا در نہ وہ تجھ پر سوار ہو گیا  
اگر تو نے اسکو بچھا لیا تو ہرے در نہ وہ تجھ کو بچھا ڈلیگا۔ حق تعالیٰ  
کی جو طاعت تو چاہے اگر وہ ہیں تیرا کتنا مان لے فہا در نہ اسکو سزا دے

الْإِخْلَاصِ إِلَّا الْمُرَائِيَّ ۖ لَنَأَدْرِمَنَّكَ نَارًا  
يُحْلِسُ مِنْ أَوَّلِ أَمْرِ إِلَى آخِرَةٍ ۖ الصَّبِيحَانِ فِي  
أَوَّلِ أَمْرِهِمْ يَكُونُونَ وَيَلْعَبُونَ بِالْأَثَرِ وَالْجَنَاسَةِ  
وَيُوقِعُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي الْمَهَالِكِ ۖ وَيَسْرِقُونَ  
مِنْ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ۖ وَيَسْتَوْنَ بِالْثَمِيمَةِ ۖ  
وَكُلَّمَا رَأَتْ الْعَقْلُ فِيهِمْ تَرَكُوا شَيْئًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونُوا  
بِالْإِبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ وَالْمُعَلِّمِينَ ۖ مَنْ يُؤَيِّدُ اللَّهَ  
بِهِ خَيْرًا يَتَأَدَّبُ ۖ وَ يَنْزُكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ  
وَمَنْ يُؤَيِّدُ اللَّهَ بِهِ شَرًّا يَتَعَشَّ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ ۖ  
فِيهِكَ دُنْيَا وَآخِرَةٌ ۖ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَخْلُقُ الدَّاءَ  
وَالدَّوَاءَ ۖ الْمَعَاصِيَ دَاءٌ وَالطَّاعَةُ دَوَاءٌ ۖ وَالظُّلْمُ  
دَاءٌ وَالْعَدْلُ دَوَاءٌ ۖ وَالْخَطَا دَاءٌ وَالصُّوَابُ دَوَاءٌ  
وَالْحَقُّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ دَاءٌ وَالتَّوْبَةُ مِنْ سُكْرٍ  
لِلدُّوْبِ دَوَاءٌ ۖ إِنَّمَا يَتَعَرَّكَ الدَّاءُ إِذَا  
نَارَتْ الْخَلْقُ بِقَلْبِكَ ۖ وَأَوْصَلَتْهُ بِرَبِّكَ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَرَفَعَتْ إِلَيْهِ يَصِيرُ فِي السَّمَاءِ  
وَرُوحَكَ وَبَيْتَكَ فِي الْأَرْضِ ۖ تَتَفَرَّدُ  
بِقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَعْزُكَ ۖ وَتَشَارِكُ  
الْخَلْقُ فِي الْعَمَلِ بِالْحُكْمِ ۖ لَا تُخَالِفُهُمْ فِي خَصْلَةٍ  
مَنْهُ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ وَكُفُّمْ عَلَيْكَ حُجَّةٌ ۖ تَتَفَرَّدُ  
مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَاطِنِكَ ۖ وَتَكُونُ مَعَ  
الْخَلْقِ بِظَاهِرِكَ لَا تَخْلُفُ لِنَفْسِكَ رَأْسًا مَثَلًا ۖ إِنْ  
رَكِبْتَهُمَا وَالْأَمْرُ بَيْنَكَ وَإِنْ صَوَّغْتَهُمَا وَالْأَمْرُ عَنْكَ  
إِنْ لَمْ تُطْعَمْ فَيَمَّا تُزِيدُ طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَأَنَّ  
عَلَيْهِمَا سِيَاطَ الْجُوعِ وَالطَّعْنِ وَالذِّلِّ وَالْعَرَى وَالْخَلْوَةِ

جزا پر ایمان ہی  
شکستہ ہیں۔ وہ  
کی عظمت و جلال  
کا خوف اتا رہے  
بہر اید اہو جائیں  
یعنی رحمت اور  
کھول دیتا ہے۔  
تاکہ بحر طالب  
سے دنیا اور مخلوق  
لہ اسکا علاج  
کر سکتا مگر طیب  
حالانکہ وہ چھپ  
لا بیٹھ حالانکہ  
میں ہے، تیری  
دنیا تیرے ہاتھ  
ب وزن کا ہے  
سامنے پیش نہ کر  
و میرے حوالہ کر  
بتنا اسیں ہوتا ہے  
بہر جو عمدہ ہو  
تجھ کو اختیار  
کا کہ موجود ہے  
قرار کرنے سے  
تھے اور اسی  
ریا کاری کو ہوتی

فِي مَوْضِعٍ لَا أَرَى فِيهِ مِنَ الْخَلْقِ وَلَا شَيْءٍ  
 لَهُذِهِ السَّيَاكُ عَنْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ وَتُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ  
 وَجَلَّ فِي كُلِّ حَالٍ فَإِذَا أَطْمَأْنَنْتَ لَا تَحْتَلِ الْمَعَاذَةَ  
 بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَا تَبْسُ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا : وَإِنْ فَهَمَ  
 حَتَّى لَا تَرَالِ مِنْكَ : إِنَّمَا تَنْتَعِيزُ عَلَى هَذَا  
 جَمِيعَهُ : بِطَلَبِ مُرَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتُؤَافِقُهُ  
 وَتَرْكِ مَعَاصِيهِ وَأَنْ يَكُونَ ظَاهِرًا وَلَكِنَّهُ  
 وَاحِدٌ تَصِيرُ مُوَافَقَةً بِإِطْعَامِ لَفْظٍ : طَاعَةً بِإِ  
 مْعَاصِيَةٍ : شُكْرًا بِإِكْفَائِهِ : ذِكْرًا بِإِلَاسِيَانٍ :  
 خَيْرًا بِإِلَاسِيَةٍ لَا فَلَاحَ لِقَلْبِكَ وَفِيهِ أَحَدٌ  
 عَزَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ سَجَدَتْ لَهُ أَلْفُ عِلْمٍ  
 عَلَى الْحَجَرِ أَنْتَ تُقِيلُ بِقَلْبِكَ عَلَى غَيْرِهِ : لَمَّا  
 نَفَعَكَ ذَلِكَ : لَا عَاقِبَةَ لَهُ وَهُوَ يُجِيبُ  
 غَيْرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا تَسْعُدُ مُحِبِّهِ  
 حَتَّى تُعْذِمَ الْكُلَّ : إِنِّي نَفَعَكَ إِظْهَارُ  
 الرُّهُدِ فِي الْأَشْيَاءِ : مَعَ اقْبَالِكَ عَلَيْهَا  
 بِقَلْبِكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ  
 مَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ : مَا سَتَّحَجَّ : يَقُولُ  
 يَلْسَانُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ : وَفِي قَلْبِكَ غَيْرُهُ  
 يَا عَلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِحَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ  
 فَإِنْ بَطَشَهُ شَيْءٌ : لَا تَغْتَرَّ بِهَوْلِهِ  
 الْعُلَمَاءُ الْجَهْلَاءُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 كُلُّ عِلْمِهِمْ عَلَيْهِمْ لَا كَمُ  
 هُمْ عُلَمَاءُ عِبَادِهِمْ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مہوگ پیاس ذلت برہنگی اور ایسی جگہ پر خلوت نشینی کے چاکوکی  
 جہاں مخلوق میں سے کوئی مونس نہ ہو۔ ان چاکوکیوں کو اس سمت ہشا  
 یہاں تک کہ وہ اطمینان حاصل کر لے اور ہر حال میں حق تعالیٰ کا  
 فرمانبردار بن جائے اس کے بعد جو وہ مطمئن ہو جائے تب بھی عتاب کو  
 ترک مت کر کہ تو نے ایسا اور ایسا نہ کیا تھا پس اب ایسا کر گیا تو پھر  
 دہی سزا ملے گی، اسکو ملوث بنائے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے  
 ان سب باتوں پر اگر تو اعانت چاہے تو بس اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ  
 تو اللہ کے مقصد اور اسکی موافقت اور معصیتوں کے چھوڑنے کا  
 طالب ہو اور یہ کہ تیرا ظاہر دباطن یکساں ہو جائے کہ بن جائے سرتاپا  
 موافقت جمیں مخالفت کا شائبہ بھی نہ ہو۔ سرتاپا طاعت کہ نام  
 کو معصیت نہ ہو سرتاپا شکر بلا کفران کے۔ سرتاپا یاد دہانیان  
 کے اور سرتاپا غیر بلا کسی قسم کے شرکے جب تک تیرے قلب میں  
 اللہ کے سوا کوئی ایک بھی ہوگا اسکو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی۔ اگر  
 تو اس کو ہزار سال بھی چنگاری پر سجدہ کرتا ہے درانحالیکہ تیرا قلب  
 اسکی غیر مطروغ متوجہ ہو تو یہ تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دے گا۔ اسکا کچھ نتیجہ  
 نہیں جبکہ وہ اپنے مولیٰ کے سوا کسی کو محبوب سمجھتا ہو جب تک تو  
 سب کو معدوم نہ کر دے گا اس کی محبت سے بہرہ یاب نہ ہوگا دنیا  
 کی چیز و نمیں تیرے غیبی اور زہد ظاہر کرنا تجھ کو کیا مفید ہو سکتا ہے  
 جبکہ تو اپنے قلب سے ان پر متوجہ ہے کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ باخبر ہے  
 ان باتوں سے جو دنیا جہاں کے سینوں میں ہیں تجھے شرم نہیں آتی  
 زبان سے تو کہتا ہے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور تیرے قلب  
 میں غیر اللہ موجود ہے صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ کی بر دباری سے  
 دھوکہ مت کھا کیونکہ اسکی پیکر بہت سخت ہے ان مولیوں سے  
 جو حق تعالیٰ سے جاہل ہیں دھوکہ مت کھا کہ انکا سارا علم  
 ان کے اوپر وبال ہے نافع نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے صرف احکام کے

جُحَالُ الْيَاسِ  
 وَلَا يَمْتَنُّو  
 عَنْهُ : يَدْعُو  
 مِنْهُ : يَبْكَ  
 عِنْدِي مُو  
 تَبَّ عَلَى وَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 اللَّهُمَّ لَا تَدُسَّ  
 بَعْضُكَ بَعْضُ  
 الْمَحْ  
 وَقَالَ رَضِيَ  
 تَأَنَّى ذِي الْقَفَّةِ  
 يَا عَلَامُ مَا  
 وَيَطْلُبُ غَيْرَهُ  
 كَثْرَةً : وَمِنْ  
 عَنْ وَجَلَّ  
 قَلِيلٌ هُمْ  
 هُمْ أَحَادٌ  
 هُمْ وَاحِدٌ  
 الْأَرْضِ مُلُوكُ  
 يُدْفَعُ الْبَلَاءُ  
 اللَّهُ السَّمَاءُ  
 يَغْفِرُونَ مِنْ

عالم ہیں اور خدا کی ذات سے جاہل ہیں۔ لوگوں کو ایک کلام کا حکم دیتے ہیں مگر خود اس کو نہیں کرتے ان کو ایک کلام سے منع کرتے ہیں مگر خود اس سے باز نہیں آتے دوسروں کو حق تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں ان کے نام میرے پاس لکھے ہوئے گئے ہوئے موجود ہیں۔ یا اللہ توجہ فرما میرا اور ان پر اور ہم سب کو غلام بنا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کا۔ یا اللہ ہم میں ایک کو دوسرے پر مسلط مت فرما اور ایک کو دوسرے سے نفع پہنچا اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل کر کے آمین

## بارہویں مجلس

(وقت صبح : یوم یکشنبہ : ۲ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ : خانقاہ شریف)  
صاحبزادہ حق تعالیٰ کے لئے تیری ارادت صبح نہیں ہوئی، اور نہ تو اس کا طالب ہے، کیونکہ جو شخص دعویٰ کرے حق تعالیٰ کو مطلوب سمجھنے کا اور طلب کرے غیر کو تو اس کا دعویٰ باطل ہے۔ طالبان دنیا کی کثرت ہے اور طالبان آخرت کی قلت ہے اور طالبان حق اور اس کی ارادت میں پتے تو بہت ہی کم ہیں کہ کیا بی نیائی میں کبریت احمر جیسے ہیں، اس درجہ شاذ نادر ہیں کہ ایک آدمی پایا جاتا ہے۔ وہ گنیوں قبیلوں میں سے ایک ایک دو دو ہیں۔ وہ معدن ہیں زمین میں۔ بادشاہ ہیں زمین کے۔ کو تو ال ہیں شہروں اور باشندوں کے۔ ان کے طفیل مخلوق سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور ان پر بارشیں برسی ہیں ان کی برکت سے حق تعالیٰ آسمانوں سے پانی برساتا ہے ان کی وجہ سے زمین روئیدگی لاتی ہے۔ وہ اپنے ابتداء حال میں بھاگتے پھرتے ہیں ایک بہاؤ کی چوٹی سے دوسری چوٹی پر ایک شہر سے دوسرے

جُہَالُ بِاللّٰهِ عَنْ وَحَلَّ بِیَا مُرَوَّنَ النَّاسِ بِأَمْرٍ  
وَلَا يَمْتَنِلُونَهُ وَيَكْفُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْهَوْنَ  
عَنْهُ يَدْعُونَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ يُفَرِّقُونَ  
مَنْهُ يَبْكَرُونَ بِمَا صَبَّحُوا زَلَّاتِ اسْمَاءُ وَهُمْ  
هَذَا مَوْجَعٌ مَكْتُوبَةٌ مَعْدُودَةٌ أَللّٰهُمَّ  
تُبَّ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ وَهَبْنَا كُلَّنَا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْفِرْنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
أَللّٰهُمَّ لَا تَسْلُطْ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَنْفَعْ  
بَعْضَنَا بِبَعْضٍ وَأَدْخِلْنَا كُلَّنَا فِي نَحْمَتِكَ آمِينَ

## المجلس الثاني عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ يَكُونُ بِالرَّيَا  
كَانِي ذُو الْقَعْدَةِ سِتَّةَ عُمُرٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
يَا غُلَامَ مَا صَحَّتْ اِرَادَتُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
يَطْلُبُ غَيْرَهُ فَقَدْ بَطَلَ دَعْوَاهُ وَمُرِيدُ الدُّنْيَا فِيهِمْ  
كَثْرَةٌ وَمُرِيدُ الْاٰخِرَةِ فِيهِمْ قَلَّةٌ وَمُرِيدُ الْحَقِّ  
عَنْ وَجَلَّ الصَّادِقُونَ فِي اِرَادَتِهِ اَخْلَ مِنْ كُلِّ  
قَلِيلٍ هُمْ فِي الْاَقْلَةِ وَالْعَدَمِ كَالْفَرْدِ لَيْتَ الْاَحْمَرُ  
هُمْ اَحَادٌ اَمْ اَدْنَى الشَّدُوْدُ وَالشُّدُوْدُ حَتَّى يُجْعَدَ  
مِنْهُمْ وَاحِدٌ هُمْ نَزَاعُ الْعَتَاوَةِ هُمْ مَعَادُنُ رَحْمَةِ  
الْاَرْضِ مَلُوكٌ فِيهَا هُمْ شَيْءٌ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ هُمْ  
يُدْفَعُ الْبِلَادُ عَنْ الْحَقِّ وَهُمْ يُمْطَرُونَ وَهُمْ يُمْطَرُونَ  
اللّٰهُ السَّمَاءُ وَهُمْ تَبَتُّ الْاَرْضُ فِي بَيْدَايَةِ اَمْرِهُمْ  
يَغْفِرُونَ مِنْ شَاهِقٍ اِلَى شَاهِقٍ مِنْ بَلَدٍ اِلَى بَلَدٍ

بنی کے چاکر بنی

سکست ہشتا

حق تعالیٰ کا

بھی عتاب کو

بسا کر گیا تو پھر

شیشہ شکستہ رہے

ت ہو سکتی ہے جبکہ

کے چھوڑنے کا

بن جائے سرتاپا

طاعت کہ نام

پایا دہلا نسیان

رے قلب میں

بیت ہوگی۔ اگر

راغنا لیکر قلب

اس کا کچھ نتیجہ

تا ہو جب تک تو

بے ہوگا دنیا

مفید ہوکتا ہے

شر باخبر ہے

شرم نہیں کرتی

اور تیرے قلب

کی بربادی سے

نہ لوہیوں سے

انکا سارا علم

رف احکام کے



مِنْ خَرَابٍ إِلَى خَرَابٍ كُلُّمَا عَرَفُوا فِي مَوْضِعٍ تَحَوَّلُوا  
 مِنْهُ يَزْمُونَ الْكُلَّ وَرَأَوْهُمْ رَهْمٌ وَيُسَلِّمُونَ  
 مَقَاتِلَهُمُ الدُّنْيَا إِلَى أَهْلِهَا لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ إِلَى أَنْ  
 تُبْنَى الْقِلَاعُ حَوَالِيَهُمْ وَتُجْعَلَ لَأَهْلِهِ إِلَى قُلُوبِهِمْ  
 وَتُحَاطَرُ بِهِمْ جُودٌ مِنْ قَبْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ  
 مَنْهَرٍ يَفْرُجُ إِلَيْهِ بِالْحَرَسَةِ لِيَكُونَ مَوْجِدٌ وَيَحْفَظُونَ  
 دِيُونَهُمْ عَلَى الْحَقِّ كُلُّ هَذَا مِنْ وَرَاءِ عَقُولِهِمْ  
 فَيُحْيِي وَيُصِيرُ أَقْبَا لَهُمْ عَلَى الْحَقِّ قَرِيبَةً يَعْبُدُونَ  
 كَالْأَمْلِيَّةِ وَبَقِيَّةِ الْحَقِّ مَوْضِعُهُ وَيُحْيِي تَدْعِي  
 إِلَيْكَ مِنْهُمْ مَا عَلِمْتَهُمْ عِنْدَكَ مَا عَلِمْتَهُمْ خَرَابِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُطْفِئُ فِي آتِي مَنْزِلِهِ أَنْتَ عِنْدَ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي آتِي مَقَامِ السُّلْكِ دَلَالَتِكَ  
 فِي الْمَلَكُوتِ الْأَعْلَى عَلَامٌ يُعَلِّقُ بِأَبْكَ كُلُّ  
 لَيْلَةٍ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ مُبَاحٌ أَوْ حَلَالٌ وَطَلَبُكَ  
 نُضَاجُ الدُّنْيَا أَوْ الْآخِرَةِ أَوْ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 مَنْ أَرَادَ فِي الْوَحْدَةِ مَنْ جَلَسَ فِي الْخَلْقِ  
 بِأَكْدَابِ أَرَادَ فِي الْوَحْدَةِ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ  
 وَهُوَ الْوَحْدَةُ وَالْمُتَكَلِّمُ فِي دُنْيَاكَ وَفِي لُجُوجِ شَيْطَانِ  
 الْإِنْسَانِ الَّذِينَ هُمْ أَقْرَبُ الشُّعْرِ وَأَصْحَابُ الْفَيْلِ  
 وَالْعَالِ هَذَا شَيْءٌ يُدْعَى بِالْهَدْيِ يَكُونُ وَجْهًا  
 لِلدُّعْوَى كَلَامُكَ فِي هَذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ عَلَيْهِ  
 بِالسُّكُونِ وَالْمَعْمُولِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَتَرْكُ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ  
 التَّكَلُّمِ فِي هَذَا فَيَكُونُ كَلَامُكَ فِيهِ عَلَى سَبِيلِ  
 التَّبَرُّكِ بِهِ وَالتَّابَرُكِ بِهِ يَنْكُرُ أَهْلَهُ ۝

شہر کی طرف اور ایک دیرانہ سے دوسرے دیرانہ کی جانب - جب  
 کسی جگہ پر پہچان لئے جاتے ہیں تو وہاں سے چل جیتے ہیں سب  
 کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ہینکتے دنیا کی کنجیاں اہل دنیا کے حوالہ کرتے  
 اور برابر اسی حالت پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے گرد قلعے  
 تعمیر کر دئے جاتے ہیں (کہ کہیں جانیں سکتے) نہریں انکے قلوب  
 کی طرف بہنے لگتیں اور حق تعالیٰ کی طرف سے لشکر انکے ارد گرد  
 پھیل جاتا ہے اور ہر ایک کی جدا حفاظت کی جاتی ہے سب کا اعزاز  
 کیا جاتا اور نگہبانی ہوتی اور انکو مخلوق پر حاکم بنایا جاتا ہے۔ یہ ساری  
 باتیں عام عقول سے باہر ہیں پس سوقت ان کو مخلوق پر توجہ کرنا  
 فرض نہ جاتا ہے۔ وہ طبیبوں جیسے ہوتے ہیں اور ساری مخلوق بیمار  
 جیسی - تجھ پر انوس - دعویٰ کرتا ہے کہ تو بھی انیس ہے۔ پس  
 بتا ان کی کون علامت تجھ میں موجود ہے؟ حق تعالیٰ کے قرب  
 اور اس کے لطف کی کیا نشانی ہے؟ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور  
 کس مقام میں ہے؟ ملکوتِ اعلیٰ میں تیرا نام اور لقب کیا ہے؟ ہر  
 شب کو تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے؟ تیرا کھانا اور  
 پینا مباح ہے یا حلالِ خالص؟ تیری خواجگاہ دنیا ہے یا آخرت  
 یا قرب حق تعالیٰ؟ تنہائی میں تیرا انیس کون؟ خلوت میں تیرا  
 ہم نشین کون ہے؟ اے دروغ گو تنہائی میں تو تیرا انیس تیرا  
 نفس اور شیطان اور خواہش اور دنیا کے تفکرات ہیں، اور  
 خلوت میں شیطاں الانس ہیں جو بدترین ہم نشین اور فضول  
 بکواس والے ہیں۔ یہ بات بکواس اور محض دعوے سے نہیں آتی  
 اس میں تیری گفتگو محض ہوس ہے جو تجھ کو مفید نہیں۔ لازم پکڑ  
 سکون اور گمنامی کو حق تعالیٰ کے حضور میں اور بے ادبی سے احتراز۔  
 اور اگر ہمیں تیرا ہونا ضروری ہی ہو تو حق تعالیٰ کے ذکر سے اور اہل  
 اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کیلئے ہونا چاہیے نہ اس طرح کہ تو

لَا تَأْتِكَ تَدْعٍ  
 كُلُّ ظَاهِرٍ لَا  
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ  
 مَنْ قُلْتُ يَا كَرِيمُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝  
 وَالْمُطَهَّرَاتِ فَ  
 الْأَتَامِ ۝ اح  
 الْحَسَنَاتِ كَمَا  
 مَنْ أَفْلَحَ قَطُّ  
 النَّاسِ وَاحِدٌ  
 الْمَعْشَرَةِ فِي قَوْلِ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 فَإِنَّهَا تَتَرَدَّدُ  
 وَالْأَدْيَانِ ۝  
 وَتَحْشَرُ دِينَكَ  
 هَذِهِ هِيَ الْحَقُّ  
 مَا فِي هَذِهِ  
 أَحَدٌ مِثْلُهُ  
 عَلَى بَكَدَاوِ  
 ثُمَّ تَشْهَدُ بِأَل  
 صَادِقٍ عَنْ  
 وَحْكُمُ اللَّهِ تَعَالَى  
 بِأَدَبِ الشَّرْعِ  
 مِنْ فِيهِ هَذِهِ  
 هُوَ مَوْضِعُهُ

کی جانب - جب  
پہلے جیتے ہیں سب  
دنیا کے حوالہ کرتے  
تہ کہ ان کے گرد قلعے  
نہیں اچھے قلوب  
سے لشکر ان کے ارد گرد  
جاتی ہے سب کا اعتراف  
ایلا جاتا ہے یہ ساری  
کو مخلوق پر توجہ کرنا  
ساری مخلوق بیاد  
انہیں ہے۔ پس  
حق تعالیٰ کے قرب  
دیک کس مرتبہ اور  
عقب کیا ہے؟ ہر  
ہے تیرا کھانا اور  
ہ دنیا ہے یا آخرت  
مخلوت میں تیرا  
میں تو تیرا نہیں ترا  
مکرات ہیں، اور  
مشین اور فضول  
عوے سے نہیں آتی  
یہ نہیں۔ لازم پڑ  
ہے ادبی سے احتراز۔  
کے ذکر سے اور اہل  
یہ نہ اس طرح کہ تو

لَا اِنَّكَ تَدْعِيهِ بِظَاهِرِكَ مَعَ خُلُوِّ قَلْبِكَ مِنْهُ  
كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُوَافِقُهُ الْبَاطِنُ فَهُوَ هَذِيكَا  
أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَأْمَأَمُ  
مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لِحُومِ النَّاسِ وَقَدْ بَيَّنَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنَّاسِ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ  
وَالْمُطَرَّاتِ فَحَسْبُ: بَلْ حَتَّى يُضَاهَا إِلَى تَرْكِ  
الْأَكَامِ: أَحَدُ رُوَا مِنْ الْغَيْبَةِ: فَإِنَّهَا تَأْكُلُ  
الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ مَا تَعُوذُهَا  
مَنْ أَفْلَمْ قَطُّ: وَمَنْ عَرَفَ هَذَا قَلَّتْ حُرْمَتُهُ عِنْدَ  
النَّاسِ وَاحِدُ رُوَا مِنْ النَّظَرِ بِهَوَا: فَإِنَّهُ يَزْدَرُ  
الْمَعْصِيَةَ فِي قُلُوبِهِمْ وَعَاقِبَتُهُ غَيْرُ مَعْرُودَةٍ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: وَاحِدُ رُوَا مِنْ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ  
فَإِنَّهَا تَتْرُكُ الدِّيارَ بِلَا قَرَمٍ تَذْهَبُ بَرْكَةُ الْأَمْوَالِ  
وَالْأَدْيَانِ: وَحَيْثُ تُنْفَقُ مَالُكَ يَا كَيْفَ تَكُونُ الْكَاذِبَةِ  
وَتُحْشَرُ مِنْكَ: كَوَيْلُكَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلَّمْتُ أَنَّ  
هَذِهِ هِيَ الْحَسَارَةُ بَيْنَهُمَا: تَقُولُ وَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مَا فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ مِثْلُ هَذَا التَّكَاثُرِ: وَلَا أَحَدٌ  
أَحَدٌ مِنْهُمْ: وَاللَّهِ إِنَّهُ يَسْتَوِي كَذَلِكَ أَيْ وَانَّهُ  
عَلَى بَيْتِهِ أَوْ كَذَلِكَ: وَأَنْتَ كَذَلِكَ فِي كُلِّ مَا قُلْتَهُ:  
ثُمَّ تَشْهَدُ بِالزُّورِ وَتَحْلِفُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّكَ  
مُحَادِقٌ: عَنْ قَرِيبٍ يَحْيِيكَ الْعَهْدُ وَالزَّمَنُ تَأْدَبُوا  
رَحِمَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ تَعَرَّفَتْ أَوْ  
بِأَذَى الشَّرِّعِ أَدَبَتْهُ النَّارُ قَوْمٌ لَقِيعَةُ سَالِهٍ سَالِبٍ نَقَالَ  
مَنْ فِي هَذِهِ الْحَسْرِ خَصَالٍ أَوْ بَعْضُهَا تَعْمَرُ بِبَطْلٍ  
مُؤَمَّرٌ مَوْجُودٌ نَقَالَ صَوْمُهُ دُورٌ مَوْجُودٌ لَا يَبْطُلُ

اسکا مدعی بنائے اپنے ظاہر سے حالانکہ تیرا قلب اس سے خالی ہے  
ہر ظاہر کہ باطن اس کے موافق نہ ہو ہذیان ہے۔ کیا تو نے بنائے ہول  
الشر علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جو شخص (غیبت کر کے)  
دن بھر لوگوں کے گوشت کھاتا رہا اس کا روزہ نہیں ہوا آپ نے بیان  
فرما دیا کہ کھانا پینا اور انکار کرنے والی چیزوں ہی کے چھوڑنے کا  
نام روزہ نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ کئی ہوں کا چھوڑنا بھی اضافہ کرنا  
چاہیے۔ پس جو غیبت سے کہ وہ نیکوں کو اس طرح کھا لیتی ہے جیسے  
آگ سوکھی کھڑی کو کھا لیتی ہے جس شخص کی تقدیر میں فلاح ہے وہ اچھی  
عادت کبھی نہیں ڈالتا اور جو غیبت میں مشہور ہو جاتا ہے اسکی  
لوگوں میں حرمت کم ہو جاتی ہے اور جو مشہور کیساتھ گاہ کنبیہ  
کہ وہ تمہارے قلوب میں مصیبت کا بیج بودیگی اور اسکا انجام دنیا  
میں اچھا ہے نہ آخرت میں۔ اور جو چھوٹی قسم کھانیسے کہ وہ آباد  
شہروں کو چٹیل بیابان بنا چھوڑتی ہے کہ مال اور دین دونوں کی  
برکت لی جاتی ہے۔ تجھ پر افسوس کہ اپنی تجارت کو چھوٹی قسم سے  
رواج دیتا اور اپنے دین کا خسارہ اٹھاتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو  
جانتا کہ اصل خسارہ یہی ہے تو کہتا ہے کہ خدا کی قسم اس جیسا مال شہر  
بھر میں کہیں نہیں اور نہ کسی کے پاس موجود ہے خدا کی قسم یہ اتنے کا  
ہے اور خدا کی قسم مجھ کو اتنے میں پڑا ہے حالانکہ تو اپنی ساری گفتگو میں  
جھوٹا ہے پھر اپنے جھوٹ پر گواہی دیتا اور اللہ عزوجل کی قسم بھی  
کھاتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ عنقریب وقت آئیگا کہ تو اٹھا اور اپنا راج  
ہوگا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ حق تعالیٰ کے حصہ میں بادب ہو جو شخص  
شریعت کے آداب سے ادب نہ کیے گا اسکو قیامت کین آگ دیکھا گی  
اس مقام پر کسی نے سوال کیا کہ پھر جس شخص میں یہ پانچوں خصلتیں دعویٰ  
کمال غیبت نظر با مشہور، کذب اور دروغ بانی، ہول اس کے روزہ  
اور وضو کے اٹل ہونیکا حکم دینا چاہیے؟ اپنے فرمایا کہ نہیں روزہ اور

وَلَكِنْ هَذَا لِحَاظٍ عَلَى سَبِيلِ لَوْعُظٍ وَالْحَقُّ يَرُدُّ النَّحْوِيَّةَ  
بِأَعْلَامٍ لَمْ يَدْرُ إِتَابِي دَانَتْ مَقْصُودٌ مِنْ ظَهَرَ  
الْأَرْضِ مَوْجُودٌ فِي لَقَائِزٍ أَوْ لَعَلَّ هَذَا يَكُونُ نِسْبَةً  
أُخْرَى أَيْ هَذِهِ الْفَضْلَةُ مَا أَفْسَهُ قُلُوبُكُمْ مَحْضُورٌ  
أَنْتُمْ أَقُولُ لَكُمْ وَغَيْرِي يَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَى  
حَالَةٍ وَاحِدَةٍ الْقُرْآنُ يَنْصَحُ عَلَيْكُمْ وَأَخْبَارُ الرُّسُلِ  
وَسَيِّدُ الْأَوْلِيَاءِ نَصَحَ عَلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْتَبِرُونَ  
وَلَا تَتَجَلَّبُونَ وَلَا تَتَغَيَّرُ أَعْمَالُكُمْ كُلٌّ مَنْ يَخْصُرُ  
بِبَقْعَةٍ فِيهَا وَعُظٌ وَلَمْ يَتَّعِظْ فَمَهْوٍ فِي خَيْرِ الْبَقَاعِ  
وَهُوَ شَرُّ الْأَحْدِيَا أَعْلَامُ رَأْسَتِهَا تَمُوتُ بِأَدَمِ لِيَاءِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
تَقُولُ هُوَ لَا مَسْئُونَ لَمْ لَا يَتَعَيَّنُونَ مَعْنَا  
لَمْ لَا يَفْعَدُونَ مَعْنَا تَقُولُ هَذَا لِيُجْهَلَكَ بِنَفْسِكَ  
لَمَّا قُلْتَ مَعْرِفَتَكَ بِنَفْسِكَ قُلْتَ مَعْرِفَتَكَ بِأَقْدَارِ  
النَّاسِ عَلَى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ بِالْذُّنُوبِ وَأَعَايِبِهَا  
يَجْهَلُ قَدْرُ الْآخِرَةِ : وَعَلَى قَدْرِ قِلَّةِ مَعْرِفَتِكَ  
بِالْآخِرَةِ يَجْهَلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مُشْتَفِلًا  
بِالْذُّنُوبِ عَنْ قَرِيبِ الْخُسْرَانِ وَالْتَدَامَاكَ عِنْدَكَ  
ظَاهِرٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَظْهَرُ تَدَامَاكَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَوْمَ التَّعَابُنِ : يَوْمَ الْفَضِيحَةِ : يَوْمَ  
الْتَدَامَاكَ وَالْخُسْرَانِ حَاسِبِ نَفْسِكَ قَبْلَ تَحْيٍ  
الْآخِرَةِ : وَلَا تَعْتَبِرْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَكَ  
كَرِيمِهِ عَلَيْكَ : أَنْتَ قَائِمٌ عَلَى أَسْوَأِ الْأَحْوَالِ مِنَ  
الْمَعَامِيِّ الَّذِي لَا يَدْرُ ظُلُمُ النَّاسِ لِمَا هُوَ بِرَيْدِ الْكُفْرِ  
كَمَا أَنَّ الْحَقَّ يَرِيدُ الْمَوْتَ عَلَيْكَ بِالنَّوْبَةِ قَبْلَ

وضو تو باطل ہو گا لیکن یہ ارشاد لطیف و عطا در تہدید و تحویف کے  
ہے صاحبزادہ کیا عجب کہ کل کا دن ایسی حالت میں آوے کہ  
تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر موجود ہو بلکہ کیا عجیب کہ اگلی ساعت  
اسی میں ایسا ہو جائے کیا ٹھکانا ہے اس غفلت کا تہا کے دل کس قدر  
سخت ہیں ؟ تم سر تپا پتھر ہو کہ میں بھی تم کو سنا تا ہوں اور دوسرے  
بھی سناتے ہیں مگر تم ایک حالت پر قائم ہو قرآنِ کبیر پڑھا جا رہا  
پیغمبر کے ارشادات اور اگلوں کے حالات تم کو سناتے جاتے ہیں مگر  
تم عبرت نہیں پکھڑتے نہ بچتے ہو اور نہ اپنے اعمال میں بدلتے ہو جو شخص  
ایسی جگہ آئے جہاں وعظ ہو رہا ہو اور نصیحت نہ پکھڑے تو وہ  
بدترین اہل ہے جو بہترین موقع پر حاضر ہوا صاحبزادہ تیرا  
اولیاء اللہ کو ذیل سمجھنا حق تعالیٰ کی معرفت کم ہونے کے سبب ہے  
تو انکو متہم کرتا اور اعتراض کرتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ حزمے  
کیوں نہیں اڑاتے ہمارے پاس بیٹھے اٹھتے کیوں نہیں ؟ میرا کہنا  
اس لئے ہے کہ تو اپنے نفس سے جاہل ہے جبکہ تجھ کو اپنے نفس کی پہچان  
کم ہوئی تو لوگوں کے مرتبوں کی پہچان کم ہو گئی جتنی تیری دنیا اور  
اسکے انجام کی شناخت میں کمی آئی اسی قدر تیری آخرت کی شناخت  
میں کمی آئی اور جتنی آخرت کی شناخت میں کمی آئی اس قدر حق تعالیٰ  
کی معرفت میں کمی آئی اے دنیا میں مشغول ہو نیوالے غم قریب  
خسارہ اور پشیمانیاں تجھ پر دنیا اور آخرت میں کھل جائیں گی تیری  
پشیمانیاں ظاہر ہوں گی قیامت کے دن جو نقصان کا دن ہے  
رُسوائی کا دن ہے پشیمانیوں اور خسارہ کا دن ہے آخرت کے آنے  
سے قبل اپنے نفس سے حسابے اور حق تعالیٰ کے حلم اور اپنے اوپر  
انعام و اکرام سے دھوکہ مت کھا تو معصیتوں مغزشوں اور لوگوں پر ظلم  
زیادتیوں کے بدترین حالات پر قائم ہے معصیتیں کفر کی قاصد ہیں  
جس طرح بخار موت کا قاصد ہے ضروری سمجھ تو یہ کہ موت سے پہلے

الْمَوْتِ قَبْلَ رَحِيءِ الْمَلِكِ أَلَمْ يَكُنْ لِكُلِّ بَلَاءٍ أَذْوَابٌ  
يَأْشُرُ بِمُؤَبَّرَاتِهَا تَرَوْنَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
يَبْتَلِيكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتَّى تَتُوبُوا ۖ وَأَنْتُمْ لَا تَعْقِلُونَ  
وَتَصَرُّونَ عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يَنْتَهَى أَحَدٌ فِي هَذَا  
الزَّمَانِ إِلَّا أَحَادًا أَمْزَأُ لَكُمْ نَفْسُهُ لَا نِعْمَةً  
عُقُوبَةُ اللَّهِ تُؤَيِّدُ لَا زِيَادَةَ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ  
الْقَوْمُ يَبْتَلُونَ لِيَرْفَعَنَّ دَرَجَاتُهُمْ عِنْدَ مَلِكِهِمْ ۖ  
يَصْبِرُونَ مَعَهُ ۖ لَا تَكُنْ مُرِيدُونَ وَنَحْنُ بِهِ إِذًا نَحْمُ  
لَهُمْ هَذَا فَقَدْ تَعَرَّكُمُ الْمَلِكُ ۖ وَإِذَا أَلَمْ يَتَّخِذْ لَهُمْ  
هَذَا الْعَقْدَ وَالْأَنَّهُمْ فِي هَٰذَا أَلَمْ يَتَّخِذْ لَهُمْ  
نَسْأَلُكَ الْقُرْبَيْنَا ۖ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا يَقُولُونَ بِنَا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ بَاعِثِنَا  
يَا قَوْمُ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ  
وَفَرَحَهُ ۖ فَإِنَّ قَرِيبَهُ لَا تَتَّبِعُ ۖ فَإِنَّ الصَّانِعَ  
اللَّهُ لَا تَدْرِي كَعَلَّ اللَّهُ يُجِدُّ بَعْدَ ذَلِكِ  
أَمْزَأُ أَهَمَّ بَيْنَ الْبَلَاءِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ مَعَ الصَّبْرِ  
أَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ ۖ أَسَاسٌ لِنُبُوَّةٍ وَالرَّسَالَةِ  
وَالْوَلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْحِكْمَةِ الْبَلَاءُ ۖ وَإِذَا أَلَمْ  
تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ فَلَا أَسَاسَ لَكَ ۖ لَا بَقَاءَ  
لِبِنَا ۖ إِلَّا بِأَسَاسٍ ۖ أَرَأَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلَى  
مُؤَبَّرَةٍ رُبُوعَةٍ ۖ إِنْ مَا تَعَرَّ مِنْ الْبَلَاءِ وَالْآفَاقِ  
لِكُونَكَ لَا حَاجَةَ لَكَ فِي الْوَلَايَةِ وَالْمَعْرِفَةِ  
وَالْقُرْبِ مِنَ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ ۖ إِصْبِرْ وَاعْمَلْ  
حَتَّى تَسْرِيَ بِعِلْمِكَ وَسِرِّكَ وَرُوحِكَ إِلَى بَابِ  
الْقُرْبِ مِنْ رَبِّكَ عَنَّا وَجَلَّ ۖ أَلْعُلَمَاءُ وَالْإِطْلَاقُ

میر و تخوین کے  
میں آوے کہ  
میں اگلی عت  
لئے ل کتہ  
اور دوسرے  
رٹھا جاتا  
سے بجاتے ہیں مگر  
ہو جو شخص  
کے لئے تو وہ  
حیرانہ تیرا  
کے سبب ہے  
ساتھ مزے  
میں تیرا کہنا  
سے نفس کی پیر  
ری دنیا اور  
کی شناخت  
بقدر حق تعالیٰ  
الے غمگین  
میں کی تیری  
کادن ہے  
فرت کے آنے  
در اپنے اوپر  
در لوگوں پر ظلم  
کی قاصد ہیں  
وت سے پہلے

اور اس فرشتہ کے آنے سے پہلے جو اداح قبض کرنے پر تینا تے۔  
اے جوانو! توبہ کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حق تعالیٰ تم کو بلا  
میں مبتلا کرتا ہے تاکہ تم توبہ کرو۔ مگر تم سمجھتے نہیں اور اڑے  
ہوئے ہو اس کی معصیتوں پر۔ اس زمانہ میں بجز خاص خاص  
افراد کے جو شخص بھی بلا میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس کے لئے خدا  
ہے نعمت نہیں ہے اور گناہوں کی سزا ہے زیادتی درجہ کرامت  
نہیں ہے البتہ اہل اللہ جو مبتلا ہوتے ہیں تو اس لئے کہ ان کے  
مراتب بلند ہوں انکے بادشاہ کے نزدیک۔ وہ انکے ساتھ صبر کرتے  
ہیں اس لئے کہ اسی کی ذات کے طالب ہیں۔ جب ان کے لئے یہ تمام  
ہو جاتا ہے تو ان کی بادشاہت پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام نہیں ہوتا  
تو ان کو یقین ہوتا ہے کہ وہ ہلاکت میں ہیں۔ اے میرے اشتیاقانہ  
کیجو ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے قرب کا اور تیرے دیدار کا دنیا اور  
آخرت دونوں میں کہ دنیا میں تجھ کو اپنے دل کی آنکھوں سے (دیکھیں)  
اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے صاحبو اللہ کی رحمت اور کشائش  
سے مایوس مت ہو کہ وہ قریب ہے۔ نا امید مت ہو کیونکہ صانع تو  
اللہ ہے اور کیا عجیب ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی صورت پیدا فرما دے  
بلا سے بھاگے مت کہ وہ بلا جو صبر کے ساتھ ہو ہر قسم کی بھلائی کی  
بنیاد ہے نبوت کی۔ رسالت کی دلالت کی معرفت کی اور محبت کی  
سب کی بنیاد بلا ہی ہے۔ پس جب تو نے بلا پر صبر نہ کیا تو  
تیرے لئے بنیاد نہ رہی اور بنیاد کے بغیر تعمیر کو پا نہ اسی نہیں، کیا  
تو نے کوئی تعمیر بلند زمین کی گودی پر بھی قائم دیکھی ہے؟ پس تو  
جو بلا اور آفتوں سے بھاگتا ہے تو بس اس لئے کہ تجھے  
معرفت اور دلالت اور قرب الہی کی کچھ حاجت نہیں ہے صبر کر اور  
عمل کرتا رہ یہاں تک کہ تو اپنے قلب اور اپنے باطن اور اپنی  
روح سے حق تعالیٰ کے قریب کے دروازہ کی طرف چلنے لگے علماء اور اولیاء

وَالْأَبْدَالُ وَرَأَتْ الْأَنْبِيَاءَ الْأَنْبِيَاءَ السَّمَاوِيَّةَ  
وَهُوَ لَاءُ الْمُنَادُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ۖ وَالْمُؤْمِنُونَ لَا  
يَخَافُونَ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَا يُرْجَوْنَ غَيْرَ اللَّهِ ۖ قَدْ  
أُعْطِيَ الْقُوَّةَ فِي قُلُوبِهِمْ ۖ وَسِرُّهُمْ كَيْفَ لَا تَكُونُ  
قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ قُوَّةً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَدْ  
أَسْرَىٰ بِهَا إِلَٰهٌ لَا تَزَالُ عِنْدَهُ ۖ الْقُلُوبُ عِنْدَكَ ۖ  
وَالْقَالِبُ فِي الْأَرْضِ ۖ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَآمَنَّا بِعَدْنَا  
لِمَنِ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۖ يُصْطَفُونَ عَلَىٰ أَهْلِهِمْ  
وَأَهْلُ زَمَانِهِمْ ۖ تَسْمِيَتُ مَعَانِيَهُمْ ۖ وَتَتَنَوَّرُ  
مَعَانِيَهُمْ ۖ وَرَهْزَانُ قَوَائِمِ الْخَلْقِ ۖ وَرَهْزَانُ  
الْمَوَافَاتِ ۖ سَاوُوا إِلَىٰ قَدَامِ ۖ وَبَكَتِ الْعُشْبُ  
وَرَأَتْهُمْ ۖ مَا بَقِيَ لَهُمْ رُجُوعٌ ۖ اسْتَأْذَنُوا  
بِالْوَحْدَةِ ۖ اخْتَارُوا الْحُرَابَ ۖ وَسَوَّجُوا الْحَارَ  
وَالْبَرَارِ ۖ وَالْقَفَارَ ۖ لَا الْعُمَانَ ۖ يَا ن  
مِنْ يَقُولُ الصَّمَارِ ۖ وَكَيْسَرُ بُونِ مِنْ عُدْرَانِ  
بِصَبْرُونَ ۖ كَأَنَّهُمْ مَوْحُوشٌ هُنَاكَ يَغْرَبُ قُلُوبُهُمْ  
وَيُؤْنِسُهُمْ ۖ تَوَقَّفُ مَعَانِيَهُمْ مَعَ مَعَانِي  
الْمُسْلِمِينَ ۖ وَالصِّدِّيقِينَ ۖ وَالشُّهَدَاءَ ۖ وَتَوَقَّفُ  
مَعَانِيَهُمْ مَعَ ۖ لَا يَزَالُونَ وَتَوَقَّفُ فِي الْحَدِيثِ  
لِيَلْمَهُمْ وَهَارَهُمْ خُلُوعًا وَرَاحَةً الشَّافِقِينَ ۖ  
طَبِيبَةُ الْمُتَسَانِسِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَا غَلَامُ  
لَا يَدُّ مِنَ الْخَلَاوَةِ الرَّارَةِ ۖ وَالصَّلَاحِ  
وَالْفَسَادِ ۖ وَالْكَدَرِ وَالصَّفَاءِ ۖ فَإِنْ أَرَدْتُ  
الصَّفَاءَ الْكُلِّيَّ ۖ فَفَارِقْ بِقُلُوبِكَ الْخَلْقَ ۖ وَ  
وَاصِلُهُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَارِقِ الدُّنْيَا ۖ

اور ابدال وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے۔ انبیاء سوداگر ہیں  
اور یہ لوگ ان کے پیش دست آواز دینے والے۔ بندہ مومن خدا  
کے سوا نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کسی سے توقع رکھتا ہے اس کے قلب اور  
باطن میں ایک خاص قوت عطا کر دی گئی ہے۔ مومنین کے قلب  
کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر قوت کیوں نہ حاصل ہو دراصل ایکہ اس  
نے خود ہی ان کو اپنی طرف جڑھلایا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کے پاس رہیں  
پس ان کے قلب اس کے پاس ہیں اور قلب زمین پر، حق تعالیٰ  
فرماتا ہے اور بیشک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ و منتخب  
لوگوں میں سے ہیں کہ منتخب ہوتے ہیں اپنے متعلقین اور اہل  
زمانہ میں سے کہ ان کے اندرون تمازا اور بیرون منور ہوتے ہیں  
اور اسی لئے وہ مخلوق سے جدائی اختیار کرتے اور مرغوب سے  
بے رغبت بنتے اور آگے کے رخ چلتے ہیں کہ پیچھے گھاس اُگ آتی  
ہے اور بوٹنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ تنہائی سے مانوس  
ہوتے، آبادیوں کو چھوڑ کر دیرانوں اور سمندروں کے کناروں اور  
بنوں اور بیابانوں کو اختیار کرتے ہیں جنگلوں کی گھاس پات  
کھاتے اور تالابوں کے پانی پیتے اور جنگلی جانوروں کی مثل  
بن جاتے ہیں اس وقت حق تعالیٰ ان کے دلوں کو قرب نصیب  
فرماتا اور ان کو اپنے ساتھ اُس نجستہ ہے ان کے اجسام کو  
پیغمبروں صدیقیوں اور شہیدوں کے اجسام کیساتھ کھڑا کرتا  
اور ان کے اندرون کو اپنے ساتھ قائم بناتا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی  
فی مشیت کھڑے رہتے ہیں ان کارات اور دن خلوت میں گزرتا ہے  
اور شتاقوں کی راحت اور اُس چاہنے والوں کی خوش عشی اللہ  
جل جلالہ ہی سے ہے صاحبزادہ ضرور ہے شیرینی اور تلخی،  
سنوار اور بگاڑ۔ میلان اور صفائی۔ پس اگر تو پوری صفائی چاہے  
تو اپنے دل کو مخلوق سے جدا کر اور حق تعالیٰ سے ملا۔ دنیا اور

وَدَعَا أَهْلَكَ ۖ وَسَلَّمَهُمْ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَخْرَجَ قَلْبَكَ عَوْيَانًا عَنِ الْكَلْبِ ۖ وَاقْرَبُ  
مِنْ بَابِ الْآخِرَةِ ۖ ثُمَّ ادْخُلْهَا ۖ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ  
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ۖ فَاخْرُجْ مِنْهَا ۖ هَارِبًا  
طَالِبًا لِلْقُرْبِ مِنْهُ ۖ إِذَا وَجَدْتَهُ وَجَدْتَ  
مُلَّ الصَّفَاءِ عِنْدَهُ ۖ مَا يَفْعَلُ الْمُحِبُّ لِلَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ بَعِيرُهُ ۖ فَتَجِدُهُ دَارَ طَارِبِي الدَّارِ ۖ دَارُ  
التَّجَارِ بَاعُوا الدُّنْيَا هَاهَا وَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ  
الْأَعْيُنُ ۖ مَا ذُكِرَ الْقَلْبُ مَا ذُكِرَ السِّرُّ مَا ذُكِرَ  
الْمَعْنَى ۖ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَامْنُ الْفَوَامِ الْتَارِكِينَ  
الرَّاهِدِينَ فِي الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ يَا عُوا  
طَعَامًا بِطَعَامٍ ۖ بُسْطَانًا بِبُسْتَانٍ ۖ دَارًا  
بِدَارٍ ۖ أُرِيدُ مِنْكُمْ أَعْمَالًا ۖ بِلَا كَلَامٍ  
الْعَارِفُ الْعَامِلُ يُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
سَدَنًا يُدْفِقُ عَلَيْهِ وَيُغَيِّرُ وَيَبْدَلُ  
هُوَ أَحْرَسُ ۖ الْقَوْمُ لَا يُصِرُّونَ غَيْرَ اللَّهِ ۖ  
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْمَعُونَ غَيْرَهُ ۖ لَهُمْ  
جَنَانٌ بِلَا لِسَانَ ۖ لَهُمْ قَانُونٌ عَنْهُمْ وَعَنْ  
غَيْرِهِمْ ۖ لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ ۖ وَإِذَا شَاءَ اللَّهُ  
الْأَشْرَهُمْ ۖ جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا ۖ كَأَنَّهُمْ  
مُبْتَجُونَ يَأْخُذُ هُمُ الْمَلِكُ إِلَيْهِمْ  
رَافِقُهُ وَرَحْمَتُهُ ۖ يَصُومُهُمْ

لَا

اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر اور انکو اپنے رب عزوجل کے حوالہ کر  
اور سب سے اپنے قلب کو پرہیز کر کے نکال اور آخرت کے دروازہ کے  
پاس آپ بھر اسیں داخل ہو جائیں اگر وہاں بھی اپنے رب عزوجل  
کو نہ پائے تو وہاں سے بھی بھاگتا ہو اور قرب حق کو ڈھونڈتا ہو  
باہر آجا۔ جب تو اس کو پالیکا تو پوری صفائی تجھ کو اس کے  
پاس ملے گی۔ اللہ کا محبوب دوسری چیز کو لیکر کیا کرے گا؟ جنت تو  
طلب گاران درجات کا مکان ہے۔ سوداگروں کا مکان ہے۔  
جنہوں نے دنیا کو پیچکر اسے خریدا۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے  
کہ جنت میں موجود ہے جو کچھ خواہش کریں نفس اور لذت پائیں  
آنکھیں، قلب کا ذکر نہیں فرمایا کہ انکی مرغوبات بھی موجود ہونگی  
یا نہیں) جنت ان کے لئے ہے جنہوں نے روزے رکھے، شب  
بیداریاں کیں۔ شہوتوں اور لذتوں میں زہد اختیار کیا اور انکو چھوڑ  
دیا پس ان لوگوں نے (دنیا کا بے مزہ) طعام پیچکر (مزیدار)  
طعام خریدا (دنیا کا باغ پیچکر (جنت کا باغ خریدا) (نپا پندار) گھر کے  
بدلہ (پا پندار) گھر خریدا۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں گشتار کا نہیں  
عارف جو خالص اللہ عزوجل کی ذات کے لئے عمل کرتا ہے اس  
کی طرح ہے کہ اس پر پوہے کو خوب کوٹا جاتا ہے اور وہ بوتا نہیں  
زمین کی طرح ہے کہ اسکو مخلوق قدموں سے روندتی ہے۔ پلٹی  
پلٹی رہتی ہے مگر وہ گونگی بنی ہوئی ہے۔ اہل اللہ غیر اللہ کو  
دیکھتے ہیں اور نہ غیر اللہ کی سنتے ہیں ان کے دل ہیں بغیر زبان  
کے وہ فنا ہو چکے اپنے آپ سے اور مخلوق سے، سدا ایسی ہی ہوتے  
ہیں اور جب اللہ چاہتا ہے تو ان کو زندہ کر دیتا اور قلب کو زبان  
بنادیتا ہے گویا کہ وہ متوالے ہیں۔ بادشاہ انکو اپنی طرف کھینچ لیتا  
ہے اپنی شفقت اور رحمت کے ہاتھ سے۔ ان کو  
دُعا ہے اپنے لئے

یا سوداگر ہیں  
بندہ مومن خدا  
میں اس کے قلب  
میں نہیں کے قلب  
ہو دراخلیکہ اس  
اس کے پاس رہیں  
نہ پر حق تعالیٰ  
میں مزیدہ منتخب  
مخلوقین اور اہل  
میں سوزا رہتے ہیں  
اور مرغوب سے  
اس آگ آتی  
میں سے مانوس  
میں کے کناروں ادا  
میں گھاس پات  
میں کی مثل  
میں کو قرب نصیب  
میں اجسام کو  
میں تھکھڑا کرتا  
میں ہمیشہ اسکی  
میں میں گزرتا ہے  
میں خوش عیشی اللہ  
میں رہی اور تنہی  
میں صفائی چاہے  
میں۔ ملا۔ دنیا اور

وَيُشْمَعُونَ لَهُ لَا يَفِرُّونَ ۖ يُصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهِ ۖ كَمَا  
صَنَعَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ صَيَّرَ قَالَهُ وَاصْطَفَا  
لِنَفْسِهِ هَلِيسَ كَمَثَلِ شَيْءٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
جَعَلَ رَاحَةً بِلَا تَعْيٍ ۖ أَسَابِلًا وَحَشَةً ۖ نِعْمَةً بِلَا  
نِقْمَةٍ ۖ فَرَحَةً بِلَا بَقْصَةٍ ۖ حَلَاوَةً بِلَا مَرَارَةٍ ۖ  
مُلْكًا بِلَا هُلَاكَ ۖ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۖ مَنْ  
وَصَلَ إِلَىٰ هَذِهِ الْحَالَةِ ۖ تَجَعَّلَتْ لَهُ الرَّاحَةُ  
وَأَتَمَّ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ لَا يَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا  
لَا تَهْمًا دَارَ الْكَدِّ ۖ دَارَ الْأَفَاتِ ۖ لَا بُدَّ لَكَ  
مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهَا ۖ فَعَلَيْكَ بِأَخْرَجِهَا مِنْ  
قَلْبِكَ دُونَ تَيْدٍ لَكَ ۖ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ ۖ فَاتْرُكْهَا  
فِي يَدَيْهِ ۖ وَأَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ ۖ فَإِذَا قَوَّيْتَ  
فَأَخْرِجْهَا مِنْ تَيْدٍ لَكَ ۖ وَأَعْطِهَا لِنَفْسِكَ ۖ إِنَّهَا كُنَتْ  
عِيَالًا لِحَقِّ عَنٍّ وَجَلَّ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ مَالَكُ مِنْهَا لَا  
يَقُوتُكَ لَا بُدَّ مِنْ إِيْيَانِهِ سَوَاءٌ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ  
فَقِيرًا ۖ وَهَذَا أَوْ رَاغِبًا ۖ الدَّائِرَةُ عَلَىٰ صِحَّةٍ  
قَلْبِكَ وَسِرَّاهُ وَصِفَتُهُ لَا تَسْمَايُصْفُوهُ ۖ تَعْلَمُ  
الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ ۖ وَالْإِخْلَاصَ فِي الْعَمَلِ ۖ وَالصِّدْقَ  
فِي طَلِبِ الْحَقِّ عَنٍّ وَجَلَّ ۖ يَا غُلَامُ ۖ مَا سَمِعْتَ  
تَفَقَّهُ ۖ ثُمَّ اعْتَزَلْ ۖ تَفَقَّهُ بِالْفَقْرِ الظَّاهِرِ ۖ ثُمَّ  
اعْتَزَلْ ۖ إِلَى الْفَقْرِ الْبَاطِنِ ۖ عَمَلٌ هَذَا الظَّاهِرِ  
حَتَّى يَقَرَّ بِكَ الْعَمَلُ ۖ إِلَى عِلْمِهِ لَمْ يَكُنْ تَفَقَّهُ ۖ  
هَذَا الْعِلْمُ الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ ۖ وَالْبَاطِنُ ضِيَاءُ  
الْبَاطِنِ ۖ هُوَ ضِيَاءُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ ۖ عَنٍّ وَجَلَّ ۖ  
كُلَّمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ قَرَّبَتْكَ بِقَبْلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور نیا جسم عطا فرماتا ہے اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ خاص  
بناتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا چنانچہ ان کے لئے  
فرماتا ہے کہ میں نے تم کو بنایا ہے خاص اپنے لئے اور اسکی صورت  
کوئی کیا بیان کرے کہ اسکی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے  
والا جانتے والا ہے اُس نے بنادی راحت بلا مشقت اُس بلا مشقت  
نعمت بلا نعمت۔ مسرت بلا حزن۔ شیرینی بلا تلخی۔ سلطنت بلا اذل  
اس جگہ حکومت انشاء ہے جیسی کی ہے جو اس حالت تک پہنچ گیا۔  
اس کو دنیا ہی میں راحت مل گئی اور اس حالت سے جس میں  
تو مصروف ہے تو دنیا میں بھی راحت نہیں پاسکتا کیونکہ دنیا تو  
کہ درتوں اور آفتوں ہی کا گھر ہے۔ تجھے اس سے نکلنا ضرور  
ہے پس اپنے دل اور اپنے ہاتھ سے اسکو پہلے ہی نکال دے  
اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو صرف ہاتھ میں ہٹے دے اور اپنے دل  
سے نکال دے پھر جب تجھ میں توت آجائے تو ہاتھ سے بھی نکال  
دیجو اور فقر و مساکین کو جو اللہ کی عیال ہیں سوئپ دیجو  
اور باوجود اسکے جو تیرا مقوم ہے وہ تجھ سے فوت نہوگا۔ وہ  
ضرور آکر ہے گا خواہ تو غنی ہو یا فقیر۔ اور رغبت کرے یا نہ  
کرے۔ مدار قلب اور باطن کی صحت و صفائی پر ہے اور انکی  
صفائی علم سیکھنے اس پر عمل کرنے عمل میں اخلاص لانے اور  
حق تعالیٰ کی سچی طلب اختیار کرنے سے ہوتی ہے صاحبزادہ  
کیا تو نے متا نہیں کہ فقہ حاصل کر اسکے بعد عزت نشین بن یعنی  
اول ظاہری فقہ حاصل کر اسکے بعد باطنی فقہ کی تحصیل میں عزت  
اختیار کر۔ ظاہر شرع پر عمل کرتا رہا یہاں تک کہ یہ عمل تجھ کو اس علم  
تک پہنچا دے جو تو نے سیکھا نہیں یہ ظاہری علم نور ہے ظاہر کا  
اور باطنی علم نور ہے باطن کا۔ نور ہے تیرے اور تیرے رب کے درمیان  
جتنا تو اپنے علم پر عمل کر گیا اسی قدر حق تعالیٰ کی طہرت تیرا راستہ

اور تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان دروازہ کشادہ ہوتا جائیگا اور  
اس دروازے کے پٹ کھل جائیں گے جو تیرے لئے مخصوص ہو گا  
اے ہمارے رب ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی  
خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## تیسویں مجلس

(وقت شام: یوم سہ شنبہ: ۴ ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ: مدرسہ معمرہ)  
صاحبزادہ آخرت کو دنیا پر مقدم سمجھ۔ دونوں میں نفع پایگا۔  
اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم سمجھ گا تو دونوں میں خسارہ  
اٹھائیگا اور یہ اس کی سزا ہو گی کہ جس کا تجھ کو حکم نہ تھا اُس میں  
کیوں مشغول ہوا؟ اور جب تو دنیا کے ساتھ مشغول ہو گا تو حق  
تعالیٰ اس پر اعانت فرما کر تیری مدد کرے گا اور تجھ کو دنیا لیتے وقت  
توفیق بخشے گا اور جب تو اس میں سے کچھ لے گا تو اس میں برکت عطا  
فرمائیگا۔ مومن شخص دنیا بھی کماتا ہے اور آخرت بھی مگر دنیا صرف  
اُسی قدر جتنے کی اس کو حاجت ہے اسکو اتنی مقدار قانع بنادیتی  
ہے جتنا سوار کا تو شہ۔ وہ زیادہ مقدار میں دنیا حاصل نہیں کرتا  
نادان کا سارا اہتمام دنیا ہی دنیا ہے اور عارف کا سارا اہتمام آخرت  
ہے اور آخرت کے بعد مولیٰ تعالیٰ شانہ۔ جب دنیا کی معاش میں  
ایک دلی تیرے سامنے آجائے اور تیرا نفس تجھ سے منازعت کرے کہ  
اتنا کم کیوں لایا، اور خواہشات کا طالب ہو تو اس وقت اس شخص کے  
حال پر نظر کر جسے کچھ بھی میسر نہیں، جب تک تو حق تعالیٰ کے معاملہ میں  
اپنے نفس کو مغفوض اور اپنا دشمن سمجھے گا اس وقت تک تجھے فلاح  
نہ ہوگی۔ صدیقین باہم ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں کہ ہر  
صدیق دوسرے صدیق سے مقبولیت و صدق کی بوسہ نگاہ ہے  
اے حق تعالیٰ سے اور اسکے صدیق بندوں سے اعراض کر نیوالے

وَاتَّسَعَ الْبَلَدُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ۖ وَرَفَعَ مَصْرَاعَ الْبَابِ  
الَّذِي يَخْضَعُكَ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ  
فِي الْآخِرَةِ قَحْصَنَةٌ وَقَدْ آمَدَ ابْنُ النَّارِ

## المجلس الثالث عشر

وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيَّةً  
بِاللَّهِ سِرِّ رَابِعٍ ذِي الْقَعْدَةِ فِي سَنَةِ ثَمَنِيٍّ وَخَمْسِينَ  
يَا عَلَامُ قَدِمَ الْآخِرَةُ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّكَ تَرَى بَيْنَهُمَا  
بَحْمِيًّا ۖ وَإِذَا قَدِمَتِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ خَسِرْتُمَا  
بَحْمِيًّا ۖ عُقُوبَةٌ لَكَ ۖ كَيْفَ اخْتَلَعْتَ بِمَا لَمْ تَوْمَرُ  
بِهِ ۖ إِذَا لَمْ تَشْعَلْ بِالْأُتْيَا ۖ أَمَدَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
بِالْمَعُونَةِ عَلَيْهِ ۖ وَرَفَعَكَ الْخَرَفَيْنِ وَقْتَ الْإِخْدِ  
بَيْنَهُمَا ۖ وَإِذَا اخْدَنْتَ مِنْهُمَا شَيْئًا وَضَعْتَ فِيهِ  
الْبَرَكَةَ ۖ الْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِدُنْيَا ۖ وَآخِرَتِهِ  
يَعْمَلُ لِدُنْيَا ۖ بَلَفَتْ ۖ بَقْدَرُ مَا يَخْتَارُ ۖ إِلَيْهِ يَنْقَعُ  
مِنْهَا كَرَادُ الرَّاكِبِ ۖ لَا يَحْصُلُ مِنْهَا الْكَثِيرُ ۖ الْحَا  
كُلُّ هَيْهَةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْعَارِفُ كُلُّ هَيْهَةِ الْآخِرَةِ ۖ شَمَّرَ  
الْمَوْلَى ۖ إِذَا حَصَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ رَغِيفٌ مِّنَ  
الدُّنْيَا ۖ وَمَا زَعَمْتَكَ لِنَفْسِكَ وَطَلَبْتَ الشَّهَوَاتِ  
فَاظْهَرْ حِينَئِذٍ إِلَى مَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى كَسْرَةٍ ۖ فَإِنَّهُ  
لَا قَلَامَ لَكَ حَتَّى تُبْعِضَ نَفْسَكَ وَتُعَادَ بَهَا جَانِبَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الصِّدِّيقُونَ يَعْرِضُونَ بَعْضُهُمْ  
بَعْضًا ۖ يَشْمُرُ كُلُّ وَاحِدٍ هَمَّهُ رَاغِبًا إِلَى الْقَبُولِ  
وَالصِّدِّيقِ مِنَ الْآخِرَةِ ۖ يَا مُعْرِضًا عَنِ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ وَعَنِ الصِّدِّيقِينَ مِنْ عِبَادِهِ ۖ

خاص  
ان کے لئے  
اور اسکی صورت  
اور وہ سننے  
تس اُس بلاد  
طفت بلا زوال  
تک پہنچ گیا۔  
ت سے جس میں  
کیونکہ دنیا تو  
سے نکلا ضرور  
ی ہی نکال دے  
اور اپنے دل  
سے بھی نکال  
سوپ دیجو  
ت ہو گا وہ  
ن کرے یا نہ  
ہے اور انکی  
ص لئے اور  
صاحبزادہ  
نین بن یعنی  
دل میں غلت  
تجھ کو اس علم  
ہے ظاہر کا  
ر کے درمیان  
تیرا اس



مُقْبِلًا عَلَى الْخَلْقِ مُشْتَرِكًا بِهِمْ ۖ إِلَىٰ مَتَىٰ أَتَىٰكَ  
عَلَيْهِمْ ۖ أَلَيْسَ يَنْفَعُوكَ ۚ لَيْسَ بِأَيِّدِهِمْ ضَرٌّ  
وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ وَلَا مَنَعٌ ۚ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ سَائِرِ الْجَمَادَاتِ ۖ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الضَّرَرِ  
وَالنَّفْعِ ۚ الْمَلِكُ وَاحِدٌ ۚ الصَّخْرَةُ وَاحِدَةٌ  
الْتَّافِعُ وَاحِدٌ ۚ الْمَجْرَى وَالْمَسْكَنُ وَاحِدٌ ۚ  
الْمُسْلِطُ وَاحِدٌ ۚ الْمُسْتَجِرُّ وَاحِدٌ ۚ الْمُعْطَى  
وَالْمَانِعُ وَاحِدٌ ۚ الْخَائِنُ وَالزَّائِنُ هُوَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ ۚ هُوَ الْقَدِيمُ الْأَرْكَبِيُّ الْأَبَدِيُّ ۚ هُوَ مَوْجُودٌ  
قَبْلَ آبَائِكُمْ وَأُمَّهَاتِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ هُوَ خَالِقُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ لَيْسَ  
كَشَيْءٍ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۚ وَسَفَاعَتِكُمْ  
يَخْلُقُ اللَّهُ مَا تَعْرِفُونَ خَالِقَكُمْ حَقٌّ مَعْرِفَتِهِ ۚ  
إِنْ كَانَ لِي فِي الْقِيَامَةِ شَيْءٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَأَحْمِلَنَّ أَثْقَالَكُمْ مِنْ أَوْكُمْ إِلَى الْخُرُوجِ  
يَا مُقْرَأُ ۚ اقْرَأْ عَلَى وَحْدِي مِنْ دُونِ أَهْلِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلُّ مَنْ يَعْمَلْ يَجْعَلْ  
صَادِقًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ كُلُّ مَنْ حُلَّ  
قَلْبُهُ مِنْهُ عَلَيْهِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَالِمُ ۚ مُسْتَغْلٍ  
بِالْقَالِ وَالْقَيْلِ وَجَمْعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ  
يُؤَلِّمُكَ ۚ فَلَا جَوْحَ يَقَعُ بَيْنَكَ مِنْهُ  
الْمُؤَوَّدُ دُونَ الْمُنْعَةِ ۚ إِذَا أَرَادَ  
اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ عِبِيدِهِ  
خَيْرًا أَعْلَمَهُ ۚ

اور مخلوق کو شریک خدا بنا کر ان پر متوجہ ہونے والے۔ یہ مخلوق پر  
تیری توجہ کتنا ہے گی؟ وہ تجھے کیا نفع دے سکتے ہیں؟ نہ ان کے  
ہاتھ میں نقصان ہے نہ نفع۔ نہ عطا ہے نہ منع۔ نفع اور نقصان  
متعلق تو انہیں اور جمادات میں کچھ فرق نہیں ہے۔ بادشاہ ایک  
ہی ہے نقصان پہنچانے والا ایک ہی ہے نفع پہنچانے والا ایک  
ہی ہے۔ حرکت دینے والا وہی ایک سکون دینے والا۔ وہی ایک  
مسلط کرنے والا۔ وہی ایک سحر بنانے والا۔ وہی ایک معطی اور مانع  
وہی ایک اور خالق روزی رساں وہی ایک یعنی اللہ عزوجل  
وہی قائم اور ازلی وابدی ہے وہی موجود تھا۔ مخلوق سے  
پہلے۔ تمہارے باپ اور ماں سے پہلے اور تمہارے دوستوں  
سے پہلے وہی پیدا کرتا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور  
ان چیزوں کا جو ان کے اندر ہیں اور ان چیزوں کا جو ان کے  
درمیان ہیں۔ اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سب دلیسر ہے۔  
افسوس تمہارے اللہ کی مخلوق کہ تم اپنے خالق کو نہیں پہچانتے جیسا  
کہ پہچانا چاہیے۔ اگر قیامت کے متعلق حق تعالیٰ کے نزدیک  
مجھے کچھ بھی اختیار حاصل ہو تو میں اول سے لیکر آخر تک سب  
کے بوجہ ضرور اٹھاؤں اے قرآن پڑھنے والا اہل آسمان و زمین  
کو چھوڑ کر صرف مجھی پر قرآن پڑھ کہ مجھی کو اسکا خطا مل حاصل  
ہوتا ہے (جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور  
حق تعالیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس سے  
اسکا قلب اس کی بارگاہ میں داخل ہوتا ہے اور اے مولوی  
تو تو قیل وقال میں مشغول اور اپنے علم پر عمل کر نیکی بجائے مال  
کے جمع کر نیکی مصروف ہے پس یقیناً تیرے ہاتھ علم کی صرف  
صورت آئیگی نہ کہ معنی۔ جب حق تعالیٰ اپنے بند نہیں سے کسی  
بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو علم عطا فرماتا اور

ثُمَّ أَلْهَمَهُ الْعَمَلَ وَالْإِخْلَاصَ وَمِنْهُ أَدْنَاكَ  
وَالْيَهُ قَرَبَهُ وَعَرَفَهُ وَعَلَّمَهُ عِلْمَ الْقُلُوبِ  
وَالْأَسْرَارِ فَخُتَارَةً لَهُ دُونَ غَيْرِهِ بِمَجْنِبِيهِ كَمَا  
أَجْتَبَىٰ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ لَهُ أَصْطَنَعْتُكَ  
لِنَفْسِي لَا لِغَيْرِي لَا لِلشُّهُورَاتِ وَاللَّذَاتِ  
وَالْتُرُكَّاتِ لَا لِلْأَرْضِ وَلَا لِلسَّمَاءِ لَا لِلْجَنَّةِ  
وَلَا لِلنَّارِ لَا لِلْمَلِكِ وَلَا لِلْمَلَكِ لَا يُقِيدُكَ  
شَيْءٌ مِّمَّنِي وَلَا يَشْغُلُكَ شَأْنٌ غَيْرِي وَلَا  
تُقِيدُكَ عَيْنِي صُورَةٌ وَلَا تُحْبِبُكَ عَيْنٌ خَلِيفَةٌ  
وَلَا تُغْنِيكَ عَيْنٌ شَهْوَةٌ يَا عَلَامُ لَا تَبْأَسْ  
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُحِبَّةٍ أَرْتَكِبُهَا  
بَلْ أَعِشْ نَجَاسَةً تَوْبُ دِينِكَ بِمَاءِ التَّوْبَةِ  
وَالنَّيَّاتِ عَلَيْهَا وَالْإِحْلَاصِ فِيهَا وَهَلِيبَةٌ  
وَبَحْرَةٌ يُطِيبُ الْمَعْرِفَةَ أَحَدٌ مِنْ هَذَا  
الْمَنْزِلِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَإِنَّكَ كَيْفَمَا  
الْتَفَقْتَ فَالِيسَا عُحُولُكَ وَالْأَذْيَا لِقُصْدِكَ  
تَحَوَّلْ عَنْهُ وَارْجِعْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
بِقَلْبِكَ لَا تَأْكُلْ بِطَبْعِكَ وَشَهْوَتِكَ  
وَهَوَاكَ لَا تَأْكُلْ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ  
عَدْلَيْنِ وَهُمَا الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ثُمَّ  
اطْلُبْ شَاهِدَيْنِ آخَرَيْنِ وَهُمَا قَلْبُكَ  
وَفِعْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا ذُنُ الْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ وَقَلْبِكَ أَنْ تَنْظُرَ الرَّابِعَ وَهُوَ  
فِعْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُنْ كَحُطْبِ اللَّيْلِ  
يَمُطُّ وَلَا يَدْرِي مَا يَقَعُ بِبَيْدِهِ -

اس کے بعد عمل اور اخلاص القا فرماتا ہے اور اپنے نزدیک کر لیتا  
اپنا مقرب بنا لیتا۔ اپنی معرفت بخشا اور قلوب اور اسرار کا  
وہ علم اس کو نصیب فرمادیتا ہے جو اُس کے لئے مخصوص ہوتا ہے  
منتخب فرماتا ہے جیسا کہ منتخب فرمایا موسیٰ کو اور اُن سے فرمایا کہ  
میں نے تم کو خاص اپنے لئے بنایا ہے نہ دوسرے کے لئے نہ  
شہوتوں کے لئے نہ لذتوں اور خرافات کے لئے نہ زمین کے لئے  
اور نہ آسمان کے لئے اور نہ دوزخ کے لئے نہ جنت کے لئے نہ  
سلطنت کے لئے نہ ہلاکت کیلئے۔ نہ کوئی چیز تم کو مجھ سے مقید کر سکے  
اور نہ بحر میرے کوئی مشغول کر نیوالا تم کو مشغول بنا سکے نہ کوئی صورت  
تم کو مجھ سے قید کر سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش تم کو مجھ سے غنی بنا سکتی  
میں ڈال سکتی ہے اور نہ کوئی خواہش تم کو مجھ سے غنی بنا سکتی  
ہے صاحبزادہ کسی معصیت کے ارتکاب کے سبب حق تعالیٰ  
کی رحمت سے ناامید مت ہو بلکہ اپنے دین کے کپڑے کی نجاست  
کو توبہ اور اسمیں اخلاص اور اس پر قائم رہنے کے پانی سے دھو ڈال  
اور معرفت کی خوشبو سے اس کو دھونی دے اور معطر بنا۔ اس منزل  
سے جس میں تو ہے ڈرتا رہ کہ بدر بھی تو دیکھے گا تیرے گرد درندے  
ہی درندے ہیں اور ایندائیں تجھ کو اپنا مقصود سمجھ ہوئے ہیں یہاں  
سے رُخ پھیر اور اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف لوٹ۔ مت کھا اپنی طبیعت  
اپنی خواہش اور اپنی شہوت سے۔ مت کھا مگر دو عادل گواہ بنا کر  
اور وہ دونوں گواہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ پھر  
انکے بعد دوسرے دو گواہوں کا طالب بن اور یہ دو گواہ تیرا قلب  
اور حق تعالیٰ کا فعل ہیں کہ جب کتاب اور سنت اور تیرا قلب  
تینوں اجازت دیدیں تو چوتھے کی اجازت کا منتظر رہ یعنی اللہ  
عزوجل کے فعل کا۔ رات کے وقت لکڑیاں جمع کر نیوالے کی طرح مت  
بن کہ وہ لکڑیاں کٹھی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ میں کیا

لے۔ یہ مخلوق پر  
س؟ نہ ان کے  
فتح اور نقصان  
بادشاہ ایک  
نے والا ایک  
دہی ایک  
معطی اور مانع  
اللہ عزوجل  
مخلوق سے  
ارے دو مقتدر  
زمین کا اور  
کا جو ان کے  
و بصیر ہے۔  
بھیانتے جیسا  
الی کے نزدیک  
خرتک تم سب  
آسمان زمین  
کامل حاصل  
س کے اور  
ہے جس سے  
راے موہوی  
یکے بجائے مال  
علم کی صرف  
دنیں سے کسی  
افرمانا اور

يَكُونُ الْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ هَذَا شَيْءٌ لَا يَخْلُقُ شَيْءًا يَخْلُقُهُ  
وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ وَالْمَخْلُوقُ وَلَكِنْ هُوَ شَيْءٌ مُؤَمَّرٌ  
فِي الْقُدْرَةِ وَصَلَّاهُ الْعَمَلُ بِأَيِّ عَمَلٍ أَعْمَلُ  
الَّذِي أُرِيدُ بِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى يَا غُلَامُ الْعَالَمِيَّةُ  
فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الْعَالَمِيَّةِ وَالْعَفْوُ فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الْعَفْوِ  
وَالدَّوَاءُ فِي تَرْكِهِ طَلِبُ الدَّوَاءِ كُلُّ الدَّوَاءِ فِي  
التَّسْلِيمِ إِلَى الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ وَكَلِمَةُ الْأَسْبَلِ وَخَلْعُ  
الْأَرْبَابِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ الدَّوَاءُ فِي تَوْحِيدِ اللَّهِ  
عَنْ وَجَلٍ يَا تَالِقَاتُ لَا يَالَسَّكَ فَحَسْبُ التَّوْحِيدِ وَالزُّهْدِ  
لَا يَكُونُ نَارُكَ الْجَسَدِ السَّلْبِ التَّوْحِيدُ فِي الْقَلْبِ فَلَمْ يَكُنْ هَذَا  
فِي الْقَلْبِ التَّقْوَى فِي الْقَلْبِ وَالْمَعْرِفَةُ فِي الْقَلْبِ الْعِلْمُ  
يَا الْحَيُّ عَنْ وَجَلٍ فِي الْقَلْبِ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ وَالْقَلْبِ  
وَالْقُرْبُ مِنْهُ فِي الْقَلْبِ كُنْ عَائِدًا لَا تَكْهُوسُ وَلَا  
تَتَصَمَّمُ وَلَا تَتَكَلَّفُ وَأَنْتَ فِي هَوَسٍ وَتَصَنُّعٍ  
وَتَكَلُّفٍ وَكَذِبٍ بِرِيَاءٍ وَزِنَاقٍ كُلُّ هَذَا اسْجَلَا  
الْخَلْقِ إِلَيْكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ كُلَّمَا خَطَوْتَ بِقَلْبِكَ  
خُطْوَةً إِلَى الْخَلْقِ بَعُدَتْ مِنْ الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ تَدْرِي  
أَنَّكَ طَالِبُ الْحَيِّ عَنْ وَجَلٍ وَأَنْتَ طَالِبُ الْخَلْقِ مَتَلَا  
مِثْلُ مَنْ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَمُضِيَ إِلَى مَكَّةَ وَتَوَقَّعَ  
إِلَى حُرَّاسِكَ فَبَعُدَ مِنْ مَكَّةَ تَدْرِي أَنَّ قَلْبَكَ قَدْ خَرَجَ  
مِنَ الْخَلْقِ وَأَنْتَ تَخَافُهُمْ وَتُخَوِّفُهُمْ ظَاهِرُكَ الزُّهْدُ  
بِاطْنُكَ الْخَلْقُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَخْفَى بِمُقَلَقَةِ اللِّسَانِ  
هَذِهِ الْحَالَةُ كَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةُ  
وَلَا مَا سِوَى اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ فِي الْجُمْلَةِ هُوَ وَاحِدٌ  
وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا وَاحِدًا

آتا ہے۔ خالق بھی ہوا اور مخلوق بھی؟ (یہ نہیں ہو سکتا) یہ بات  
تزین اور تمنا اور تکلف اور تصنع سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک  
چیز ہے جو سینہ میں جگہ پاتی ہے اور عمل اسکی تصدیق کیا کرتا ہے  
لیکن کونسا عمل؟ وہ جس سے مقصود اللہ عزوجل کی ذات ہو۔  
صاحبزادہ عافیت اسی میں ہے کہ عافیت کی طلب چھوٹ جائے  
اور تو نگری ہی ہے کہ تو نگر بننے کی طلب ترک کر دے اور دوا ہی  
ہے کہ دوا کی طلب جاتی ہے۔ ساری دوا دل سے اسباب کو  
قطع ارباب کو ترک اور جملہ معاملات کو حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے میں  
ہے۔ دوا حق تعالیٰ کو دل سے بچتا جاننے میں ہے نہ کہ فقط زبان  
سے توحید اور زہد بدن اور زبان پر نہیں پڑتی۔ توحید بھی قلب میں پڑتی  
ہے اور زہد بھی قلب میں اور تقویٰ بھی قلب میں اور معرفت بھی  
قلب میں حق تعالیٰ کا علم بھی قلب میں اور اللہ عزوجل کی محبت  
بھی قلب میں اور اسکا قرب بھی قلب میں۔ سمجھا دین بڑا ہوس  
مست بن نہ تصنع کر نہ بناوٹ۔ تو ہوس اور تصنع و تکلف اور  
کذب اور ریا و نفاق میں مبتلا ہے تیرا سارا فکر مخلوق کو اپنی طرف  
کھینچنا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کبھی تو مخلوق کی طرف ایک قدم  
چلے گا تو حق سے دُور پڑ جائیگا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو طالب حق  
ہے حالانکہ تو مخلوق کا طالب ہے۔ تیری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص  
کہے کہ میں مکہ جا رہا ہوں اور سمت اختیار کرے خراسان کی۔ پس  
مکہ سے دُور ہوتا چلا گیا۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے  
باہر نکل لیا حالانکہ تو انھیں سے دُرا اور انھیں سے اُمید رکھتا ہے  
تیرا ظاہر زہد ہے مگر باطن سرتاپا رغبت تیرا ظاہر حق ہے اور تیرا  
باطن خلق ہی خلق۔ یہ بات زبان کی بک بک سے نہیں آیا کرتی  
یہ وہ حالت ہے جس میں نہ خلق ہے نہ دُنیا نہ آخرت اور نہ اللہ کے  
ماسویٰ کوئی چیز ایک ہے۔ نہ نہیں قبول فرماتا مگر ایک کو

ہو سکتا، یہ بات  
بہ ہوتی بلکہ یہ ایک  
بدلتی کیا کرتا ہے  
کی ذات ہو۔

طلب چھوٹ جائے  
نئے اور دواہی  
سے اسباب کو  
کے حوالہ کر دیں  
ہے نہ کہ نظر رہا  
تبی بیداری طلب میں آتی  
معرّفت بھی  
عزوجل کی محبت  
اور ابن بواہوس  
تبع و تکلف اور  
ملوک کو اپنی طرف  
محیط ایک قدم  
ہے کہ تو طالب حق  
ہے جیسے کوئی شخص  
اسان کی۔ پس  
راق قلب مخلوق سے  
سے امید رکھنا کہ  
حق ہے اور تیرا  
ہے نہیں آیا کرتی  
اور نہ اللہ کے  
نا مگر ایک کو

وَأَحَدٌ لَا يَقْبَلُ الشَّرَّ بِكَ بِقَاتٍ يُدِيرُ أَمْرَكَ وَ  
أَهْلٌ مَا يُقَالُ لَكَ الْخَلْقُ عَجَزَةٌ لَا يَصُدُّونَكَ  
وَأَنْ يَنْفَعُوا نَفْسَكَ إِنَّمَا الْخَلْقُ عَزَّ وَجَلَّ يَجُوزِي ذَلِكَ  
عَلَى أَيْدِيهِمْ فَعَلُوا يَتَصَرَّفُونَ فِيكَ وَفِيهِمْ جَرَى  
الْقَلَمُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ لَكَ وَعَلَيْكَ  
الْمَوْحَدُونَ الصَّاحِبُونَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى بَقِيَّةِ  
الْخَلْقِ مِنْهُمْ مَنْ يَتَعَرَّى عَنِ الدُّنْيَا مَنْ حَيْثُ  
طَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَحَسْبُ لَا يَرَى الْخَلْقَ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلَى بَوَاطِنِهِمْ مَتَمَّا شَاءَ تِلْكَ الْقُلُوبُ الصَّافِيَةُ  
مَنْ قَدَّرَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أُعْطِيَ الْمُلْكَ مِنَ الْخَلْقِ  
هُوَ الشَّجَاعُ الْبَطْلُ الشَّجَاعُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ  
وَمَا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَفَ عَلَى بَابِ  
بَسِيفِ التَّوْحِيدِ وَصَمَّ صَامَةً لِّلشَّرْعِ لَا يُخَلِّي  
شَيْئًا مِنَ الْمَعْلُوقَاتِ يَدْخُلُ إِلَيْهِ يَجْمَعُ  
قَلْبَهُ بِقَلْبِ الْقُلُوبِ الشَّرْعُ هَيْدُ الظَّاهِرِ  
وَالتَّوْحِيدُ وَالْمَعْرِفَةُ هَيْدُ بَابِ الْبَاطِنِ بَيَا  
هَذَا آيَاتِنَا قَالُوا وَقُلْنَا مَا يَجِيئُ شَيْءٌ تَعْمَلُ  
هَذَا أَحْرَامٌ وَأَنْتَ مُرْتَكِبٌ وَهَذَا أَحْلَالٌ وَ  
أَنْتَ لَا تَفْعَلُهُ وَلَا تَسْتَعْلَهُ أَنْتَ هَوَسٌ فِي  
هَوَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
وَيْلٌ لِلنَّجَاهِ لِمَرَّةٍ وَلِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَوَيْلٌ  
وَأَحَدٌ لِلنَّجَاهِ كَيْفَ لَمْ يَعْلَمْ وَوَيْلٌ وَاحِدٌ  
لِلنَّجَاهِ كَيْفَ لَمْ يَعْلَمْ وَوَيْلٌ لِهَذَا الْعَالِمِ سَبْعَ  
مَرَّاتٍ لَا تَعْلَمُ مَا عَمِلَ

کہ خلق کو چھوڑ کر اسی کا ہو ہے) یگانہ شریک کو قبول نہیں کیا کرتا  
پس وہی تیرے حال کی تدبیر فرمایا گیا جو تجھ سے کہا جاتا ہے اس کو  
مان۔ ساری مخلوق عاجز ہے نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ  
نقصان۔ پس حق تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھوں سے کر دیتا ہے۔  
اسی کا فعل تیرے اندر اور مخلوق کے اندر تصرف فرماتا ہے جو کچھ  
تیرے لئے مفید یا مضر ہے۔ اس کے متعلق اللہ کے علم میں قلم چل  
چکا ہے (اسکے خلاف نہیں ہو سکتا) جو موحّد اور نیکو کار ہیں وہ  
باقی مخلوق پر اللہ کی محبت ہیں۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ظاہر  
اور باطن دونوں اعتبار سے دنیا سے برہنہ ہیں (کہ نہ قلب میں  
دنیا ہے نہ ہاتھ میں) اور بعض وہ ہیں جو صرف باعتبار قلب کے  
دنیا سے برہنہ ہیں (گو وہ تمند ہیں مگر) حق تعالیٰ اُن کے اندر دل  
پر دنیا کا کوئی اثر بھی نہیں پاتا۔ یہی قلوب ہیں جو صاف ہیں۔ جو  
شخص اس پر قادر ہو اس کو مخلوق کی بادشاہت مل گئی۔ وہی بہاد  
پہلوان ہے۔ بہاد وہی ہے جس نے اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے  
پاک بنایا اور قلب کے دروازہ پر توحید کی تلوار اور شریعت کی شمشیر لیکر  
کھڑا ہو گیا کہ مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس میں داخل نہیں ہونے دیتا  
اپنے قلب کو مقلب القلوب سے وابستہ کرتا ہے، شریعت اس کے  
ظاہر کو تہذیب کھاتی ہے اور توحید و معرفت باطن کو ہند بناتی  
ہیں اسے شخص اس بات سے کچھ حاصل نہیں کہ انھوں نے یوں  
کہا۔ اور ہم نے یوں کہا تو کہتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے مگر اس کا  
مرتکب ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حلال ہے مگر نہ اسکو کرتا ہے نہ شعل  
میں لاتا ہے۔ تو ہوس دہوس ہے۔ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ تباہی ہے جہل کے لئے ایک  
مرتبہ اور عالم کے لئے سات مرتبہ جہل کے لئے تو ایک ہی ہے کہ عالم  
کیونہ بنا اور عالم کیلئے سات بار اسلئے کہ اسے جانا بوجھا اور پھر عمل نہ کیا

ارْتَفَعَتْ عَنْهُ بَرَكَۃُ الْعِلْمِ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ حُجَّتُهُ  
تَعْلَمُ ثُمَّ اَعْلَمَ ثُمَّ اَنْفَرُ دُنِيَ خَلْقِكَ عَنِ الْخَلْقِ  
وَاسْتَغْنَى بِحُبَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا صَحَّ  
لَكَ الْإِنْفِرَادُ وَالْحُبَّةُ قُرْبَكَ إِلَيْهِ وَادْنَا  
مِنْهُ وَأَمَّا فِيهِ ثَمَرَانِ شَاءَ يُشْهِرُكَ وَيُظْهِرُكَ  
لِلْخَلْقِ وَيُرُدُّكَ إِلَى اسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ أَمَرَ  
رَبُّكَ سَابِقَتَهُ فَعَلِمَ فِيكَ فَهَمَّتْ عَلَى جِبْطَانِ  
خَلْقِكَ فَكَارَسَتْ رَهَابَهُ وَأَظْهَرَ أَمْرَكَ لِلْخَلْقِ  
فَنَكُونُ بَيْنَهُمَا بِهِ لَا بِكَ تَسْتَوِي أَسْأَمَكَ  
مَعَ عَدَمِ شَوْءٍ التَّحْقِيقِ الطَّلِعِ وَالْهَوَى يَرُدُّكَ  
إِلَى أَسْأَمَكَ لَعَلَّا يَبْطُلَ قَاوُنٌ عَلَيْهِ فِيكَ  
تَسْتَوِي الْأَقْسَامَ وَقَلْبِكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
اسْمَعُوا وَأَعْمَلُوا يَا جَهْلًا لَا بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
أَوْ لِيَا شَيْءَ يَا طَاعِنِينَ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي  
أَوَّلِيَايَ الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْبَاطِلُ أَنْتُمْ  
يَا خَلْقُ بِنَا الْحَقُّ هُوَ فِي الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي  
وَالْبَاطِلُ فِي التَّقْوَى الْهَوَى وَالطَّبَاعِ  
وَالْعَادَاتِ وَالذُّنُوبِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
هَذَا الْقَلْبُ لَا يُفْلِحُ حَتَّى يَتَقَبَّلَ بِعُزْبِ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَدِيمِ الْأَدْبِيِّ الدَّائِمِ لَا يَدِي  
لَا تَزَا جَرْمُ يَا مُنَافِقُ فَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ  
هَذَا أَنْتَ عَبْدُ خُبْرَاءٍ وَرَادِمِكَ وَحَلَاوَتِكَ  
وَنِيَابِكَ وَفَرَسِكَ وَسُلْطَانِكَ الْقَلْبُ لِلصَّادِقِ  
يُسَافِرُ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ يَرَى فِي  
الْطَّرِيقِ إِلَّا شَيْءَ يَسْلَمُ عَلَيْهَا

علم کی برکت اس سے اٹھ گئی اور حجت باقی رہ گئی۔ اول یہ کہ  
اس کے بعد عمل کر اور اس کے بعد اپنی خلوت میں مخلوق سے سیکر ہو اور  
حق تعالیٰ کی محبت میں مشغول پس جب سیکر ہوئی اور محبت تیرے  
لئے صحیح ہو جائیگی تو وہ تجھ کو اپنا مقرب بنا لیگا اپنے نزدیک  
کر لیگا اپنی ذات میں فنا فرما لیگا اس کے بعد اگر چاہیگا تو  
تیری شہرت فرما کر تجھ کو مخلوق کیلئے ظاہر کر دیگا اور مقسم پورا  
کرنے کی طرف تجھ کو نوادہ گیگا تیرے متعلق اپنے علم اور تقدیر سابق  
کی ہوا کو حکم دیگا پس وہ تیرے خلوت خانہ کی دیواروں پر چلے گی اور  
انگوٹھ کر دیگی اور تیرا حال مخلوق پر کھول دیگی۔ پس ایسی حالتیں  
تو اپنی گمنامی و شہرت کے درمیان خدا ہی کے ساتھ ہو گا نہ کہ  
اپنے نفس کے۔ اور اپنی دنیا کا مقسم پورا کر لیگا نفس اور طبیعت  
اور خواہش کی نحوست کے بغیر کیونکہ تجھ کو تیرے مقسم کی طرف خدا  
ہی نے لٹایا ہے تاکہ اس کے علم کا قاون تیرے متعلق غلط نہ  
ہو جائے تو اپنا نصیب حاصل کر لیگا اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے  
ساتھ ہو گا۔ ستو اور عمل خود اے حق تعالیٰ اور اس کے اولیا سے  
ناواقف اور اے حق تعالیٰ اور اس کے اولیا پر طعن کر نہیو۔ حق  
دہی حق تعالیٰ شانہ ہے اور باطل تم ہو اے مخلوق جو حق ہے  
وہ قلوب میں باطن میں اور معانی میں ہے اور باطل نفوس اور  
خواہشات اور طبیعتوں اور عادات اور دنیا اور ماسوی اللہ میں ہے یہ  
قلب بھی فلاح نہ پائیگا جب تک کہ مصل نہ پہچائے حق تعالیٰ کے  
قرب سے جو قدیم ہے ازلی ہے دائم ہے ابدی ہے۔ اے منافق مرزا  
ست کہ تیرے پاس اس سے بہتر نہیں ہے۔ تو بند مہلے پنی روٹی  
کا اپنے سالن کا اپنی مٹھائی کا اپنے کپڑوں کا اپنے گھوڑے کا اور  
اپنی حکومت کا۔ سچا قلب مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی طرف سفر کرتا ہے  
اور راستہ میں بہتیری چیزیں دیکھتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہوا

وَيَجُودُ الْعِلْمُ  
هُمْ وَرَدَهُ الْأَيُّ  
يُنْ أَيْدِيَهُمْ  
وَيَهْوِيَهُمْ  
وَالْأَيُّ عَلَيْهِ  
مِنْ رَهْمُ عَزَّ  
الْعَالَمِ الَّذِي  
كَمَثَلِ الْحِمَامِ  
كَمَثَلِ الْعِلْمِ  
مَا يَقَعُ بَيْنَ  
إِنْ دَادَ عِلْمُ  
وَجَلَّ وَطَوَّاءُ  
مِنْ خَوْذِ اللَّهِ  
أَيُّ اعْتَرَاكَ  
لِلصَّيَاءِ بِالطَّلَعِ  
تَأْدِيكَ لِنَا  
وَعَدَا وَهَذَا  
وَالْأَكْلِ دَا  
مَعَ الْخَلْقِ وَالْأَشْيَاءِ  
يَجِيئُكَ فِي  
الْإِنْتَظَارِ  
وَجَلَّ قَمَ  
مِنْهُ يَا غَا  
صَلَّى

گئی۔ اول سیکھ  
حق سے سیکھو ہوا  
نی اور محبت تیرے  
کا اپنے نزدیک  
خدا اگر چاہیگا تو  
یگا اور مقسم پورا  
م اور تقدیر سبق  
روں پر چلے گی او  
ہل سی حال میں  
ساتھ ہوگا نہ کہ  
نفس اور طبیعت  
نوم کی طرف خدا  
سے متعلق غلط نہ  
حق تعالیٰ کے  
س کے اولیائے  
ن کر نیوالو۔ حق  
لوق جو حق ہے  
باطل نفوس اور  
اللہ میں ہے یہ  
حق تعالیٰ کے  
اے منافق مڑا  
نہد ہے اپنی روتی  
پنے گھوڑے کا اور  
بطرف سفر کرتا ہے  
کو سلام کرتا ہوا

وَيَحْزَنُوا الْعُلَمَاءُ الْعَمَّالُ يُعَلِّمُهُمْ نَوَافِلَ سَلَفِهِمْ  
هُمْ وَرَدَتْهُمُ الْإِنْبِيَاءُ وَبَقِيَّةُ الْخَلْفِ هُمْ مَقْدَمُونَ  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُهُمْ بِالْعَمَلِ فِي مَدِينَةِ الشَّرْعِ  
وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنْ خُرُوجِهَا يَجْتَمِعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هُمْ  
وَالْإِنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَوْفُونَ لَهُمُ الْجُزْءَ  
مِنْ رِزْقِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ مَثَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
الْعَالِمَ الَّذِي لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ بِالْحِمَارِ فَقَالَ  
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَجْمَلُ اسْفَارَاهُ لَا اسْفَارَهُ  
كَسِبَ الْعِلْمُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْحِمَارُ بِكَيْتَابِ الْعِلْمِ  
مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهَا سِوَى التَّعْبِ وَالْتَّصَبُّ مِنْ  
إِنْ دَادَ عِلْمُهُ يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ دَعْوُهُ مِنْ رِزْقِهِمْ  
وَجَلَّ وَطَوَاعِيَّتُهُ لَهُ يَا مَدَنِي الْعِلْمُ أَيْنَ بُكَاءُكَ  
مِنْ خَوْفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ حَدْرُوكَ وَخَوْفُكَ  
أَيْنَ اعْتِرَافُكَ بِذُنُوبِكَ أَيْنَ مَوَاصِلُكَ  
لِلْعِصْيَاءِ بِالْظُلَامِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ  
تَأْدِيبُكَ لِنَفْسِكَ وَمُجَاهَدَتُكَ فِي جَانِبِ الْحَقِّ  
وَعَدَاةُكَ فِيهِ أَنْتَ هُمْ مَتَكَ الْقَبِيضُ وَالْعَامَّةُ  
وَالْأَكْلُ وَالنَّكَمُ وَاللُّزُومُ وَاللَّيْنُ وَالْفُتُورُ  
مَعَ الْخَلْقِ وَالْإِلَاسِ هَيْمُ نَحْمُوتِكَ عَنْ هَذِهِ  
الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا فَإِنْ كَانَ لَكَ فِيهَا قَسَمٌ فَإِنَّ  
يَجْنِبُكَ فِي وَقْتِهِ وَقَلْبِكَ مُسْتَرْجِعٌ مِنْ تَعَبِ  
الْإِنْتِهَارِ وَثِقَلِ الْحُزْنِ قَاتِمٌ بِمَنْ أَلْحَقَ عَزَّ  
وَجَلَّ فَمَا لَكَ وَهَذَا التَّعَبُ فِي شَيْءٍ مَفْرُوعٍ  
مِنْهُ يَا غُلَامَ خَلُوتِكَ فَاسِدَةٍ مَا  
صَحِيحَةٍ بِحَسَبِ مَا ظَهَرَتْ

(کہ جس مجھے معاف رکھو) آگے بڑھ جاتا ہے۔ علماء جو اپنے علم پر  
عامل ہیں وہ سلف کے جانشین ہیں۔ وہ انبیاء کے وارث اور  
بقیۃ الخلف ہیں۔ وہ پیغمبروں کے پیش دست ہیں کہ لوگوں کو شریعت  
کے شہر کو آباد کرنے کا حکم دیتے اور اس کو دیران کرنے سے منع کرتے  
ہیں۔ قیامت کے دن وہ اور انبیاء علیہم السلام ایک جگہ جمع ہوں گے  
اور انبیاء علیہم السلام اپنے رب عزوجل سے ان کی پوری مزدوری  
ان کو دلوائیں گے حق تعالیٰ نے اُس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں  
کرتا گدھے کی مثل فرمایا ہے کہ وہ اس گدھے کی مثل ہے ”جو علم کی  
کتابیں لادے ہوئے ہے“ گدھے کو علم کی کتابوں سے کیا نفع  
بجز تعب و مشقت کے اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ جس شخص  
کا علم بڑھے تو چاہیے کہ حق تعالیٰ سے اس کا خوں اور اطاعتیں  
بڑھیں۔ اے علم کا دعویٰ کرنے والے مولوی۔ حق تعالیٰ کے خوف  
سے تیرا رونا کہاں ہے۔ تیرا ڈر اور حذر کہاں ہے تیرا اپنے گناہوں کا  
اقرار کرنا کہاں ہے۔ تیرا اللہ کی اطاعت میں روشنی (یعنی دن) کو  
تاریکی (یعنی رات) سے ملانا کہاں ہے۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا  
اور حق تعالیٰ کے متعلق اس کو مجاہدہ میں ڈالنا اور اس کی وجہ سے  
(اس کے دشمنوں کو) بُرا سمجھنا کہاں ہے؟ تیری ساری ہمت کرتہ۔ عامہ  
کھانے پینے۔ نکاح۔ مکانات۔ دکانوں۔ غلوں کے ساتھ اٹھنے  
بیٹھنے اور انہیں کے ساتھ مانوس رہنے میں مصروف ہے۔ اپنی  
ہمت کو ان تمام چیزوں سے علیحدہ کر لے پھر اگر ان میں سے کوئی  
شے تیرے نصیب میں ہوگی تو وہ اپنے وقت پر خود تیرے پاس  
آجائے گی۔ تیرا قلب انتظار کی تکلیف اور حرص کی گرانی سے آرام میں  
اور حق تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے گا۔ پھر ایسی چیزیں جس سے (رو نازل  
ہی میں) فراغت ہو چکی شقت اٹھانے سے بچھ کو کیا حاصل۔ صاحبزادہ  
تیری خلوت فاسد ہے صحیح نہیں ہوئی۔ نجس ہے پاک نہیں ہوئی

أَيُّسَ أَعْمَلُ بِكَ : قَلْبُكَ مَا صَمَّ فِيهِ التَّوْحِيدُ  
وَالْإِحْلَاصُ يَا نِيَا مَا لَا يَنَامُ عَنْهُمْ : مُعْرِضِينَ  
لَهُ يُعْرِضُ عَنْهُمْ : يَا نَا سَيِّئِينَ لَا يُسَوِّنُ : يَا نَا رَكِبِينَ  
لَا يُلَوِّكُونَ : يَا جَهْلًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ  
أَنْتُمْ كَحَشِيَّةٍ مَمْدُودَةٍ تُجَرُّ لَا يَصِلُحُ لَشَيْءٍ :  
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةٌ وَفَنَا عَلَى الْكَارَةِ

## الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَكَّةَ بِالْمَدِينَةِ  
سَابِعِ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ حَمِيسٍ أَرْبَعِينَ خُمَاةَ  
يَا مُنَافِقُ كَهَرَوَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ مِنْكَ  
مَا يَكْفِيكَ زَعَاكَ حَتَّى تَفْتَابَ الْعُلَمَاءَ وَالْأَدْلِيَاءَ  
وَالصَّالِحِينَ بِأَكْلِ مَحْذُومِهِمْ : أَنْتَ وَرِثَاؤُكَ  
الْمُنَافِقُونَ مِثْلَكَ : عَنْ قَرِيبٍ بِأَكْلِ لَدَيْكَ  
السِّنَتُكُمْ وَحُومُكُمْ وَتَقَطُّعُكُمْ وَكَمَرُكُمْ : وَ  
الْأَرْضُ تَضَعُكُمْ وَتَسْحَقُكُمْ : وَلَقَوْلُكُمْ لَا فَلَاحَ  
لِمَنْ لَا يُحْسِنُ طَعْنَهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبِّعَادِهِ  
الصَّالِحِينَ وَيَتَوَاضَعُ لَهُمْ : لِمَنْ لَا تَوَاضَعُ لَهُمْ :  
وَهُمْ الرُّسَاءُ وَالْأَمْرَاءُ : مَنْ أَنْتَ بِالْإِهْمَاقَةِ  
إِلَيْهِمْ : لَحَقَّ عَذْرُ وَجَلَّ قَدْرُ سَلَمِ الْحِلِّ وَالرَّابِطِ  
إِلَيْهِمْ : هُمْ مَطَرُ السَّمَاءِ وَنَبْتُ الْأَرْضِ : كُلُّ الْخَلْقِ  
سَعْيُهُمْ : كُلُّ وَاحِدٍ كَالْجَبَلِ لَا تُرْعِزُهُ  
وَلَا تُجَرِّكُهُ رِيَا حُ الْآفَاتِ وَالْمَصَائِبِ :

میں تجھے نیک کیا کروں؟ تیرا قلب ایسا ہے جس میں توحید و اخلاص  
صحیح نہیں ہوئی۔ اے سونے والو کہ دوسرے ان کی طرف سے  
غافل نہیں ہو سکتے اور اے اعراض کرنے والو کہ دوسرے ان سے  
اعراض نہیں کر سکتے اور اے بھول جانے والو کہ دوسرے انکو بھول  
نہیں سکتے اور اے چھوڑ دینے والو کہ دوسرے انکو نہیں چھوڑ سکتے  
اے حق تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سب گلوں بچوں  
سے بے خبر۔ جاہلو۔ تم لمبی سوکھی لکڑی ہو، جو کچینخ کر ڈال دی  
جائے کہ کسی مصرف کی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمکو عطا فرما  
دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اے اللہ کو بچاؤ دوزخ کے غلاب سے

## چودھویں مجلس

(وقت صبح : یوم جمعہ : ۷ ذیقعدہ ۸۳۵ھ بمطابق ۱۷۰۰ء)  
اے منافق۔ اللہ تعالیٰ عزوجل زمین کو تجھ سے پاک کرے  
کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہ ہوا کہ علماء و صلحاء اور اولیاء کی غیبت  
کر کے انکے گوشت کھانے لگا تو اور تجھ جیسے تیرے منافق بھائی  
عنقریب کیڑوں کی غذا بنیں گے جو انکی زبانوں اور گوشت کو کھالیں  
گے تم سب کو ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کر دیگے زمین تکو بیچنے کی  
بس پسینگی اور اکٹ پٹ کر دیگی۔ جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے  
نیک بندوں کیساتھ اچھا لگا نہ رکھے اور ان کے سامنے تواضع نہ  
کرے اسکو فلاح نصیب ہوگی۔ تو انکے سامنے تواضع کیوں نہیں  
کرتا حالانکہ سردار اور امیر ہیں اُن کے مقابلے میں تیری کیا  
ہستی ہے۔ حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا (یعنی نظام ملکی)  
انکے حاکم کیا ہے۔ انکی بدولت آسمان بارش برساتا اور زمین  
روئیدگی لاتی ہے۔ ساری مخلوق ان کی رعایا ہے ان میں ہر شخص  
پہار کی طرح ہے کہ اسکو آفات و مصائب کی آندھیاں ہلا سکتی

توحید و اخلاص  
سے ان کی طرف سے

دوسرے ان سے

دوسے انکو بھول

انکو نہیں چھو سکتے

اور سب اگلوں پچھلوں

کچھ کھینچ کر ڈال دی

اور دگر ہکو عطا فرما

جو بچا دوزخ کے عذاب سے

لے کر ستر مورہ

تو تجھ سے پاک کرے

را دیار کی غیبت

سے منافق بھائی

اور گوشت کو کھائیں

کے زمین کو بیچنے کی

شرع و دل اور اس کے

کے سامنے تواضع نہ

نے تو وضع کیوں نہیں

بلے میں تیری کیا

(یعنی نظام ملکی)

برساتا اور زمین

ہے ان میں ہر شخص

اندھیان ہلا سکتا

لَا يَذْعَرُونَ مِنْ أَمْنَةٍ تَوْحِيدِهِمْ وَرِضَاهُمْ  
عَنْ مَوْلَاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: طَلَبِينَ لَا لِنَفْسِهِمْ  
يَعْلَمُونَ: تَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْتَدِ رُفَا  
الْيَدِ وَاعْتَدِ رُفَا بَيْتِكُمْ وَبَيْتَهُ وَ  
نَهَضُوا بَيْنَ يَدَيْهِ: أَيْشَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ كَوْنُ  
عَرَفْتُمْ لَكُمْ عَلَى غَيْرِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ: تَأَذُّبُوا  
بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: كَمَا كَانَ يَتَأَذَّبُ  
مَنْ سَبَقَكُمْ: أَنْتُمْ فَخَانِبْتُ وَنِسَاءً بِالْإِصْفَافَةِ  
الْيَوْمَ: شَجَاعَتَكُمْ عِنْدَ مَا تَأْمُرُكُمْ بِهِ نَفْسُكُمْ  
وَأَهْوَيْتُمْ وَطَبَا عُمْرُ: الشَّجَاعَةُ فِي الدِّينِ  
تَكُونُ فِي قَضَاءِ حَقِّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: لَا  
تَسْتَجِيبُوا بِكَلِمَاتِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُلَمَاءُ فَإِنْ كَلَامُهُمْ  
دَوَاءٌ وَكَلِمَاتُهُمْ كَمَرَّةٌ وَحِجْلٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَلَّيْنِ  
بَيْنَكُمْ بَيْنَ مَوْجُودٍ وَبُصُورَةٍ حَتَّى تَتَّبِعُوهُ فَإِذَا  
الْمُتَعَمِّلُ الْمَتَّبِعِينَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُحَقِّقِينَ فِي اتِّبَاعِهِ كَمَا كُنَّا قَدْ اتَّبَعْتُمُوهُ  
وَرَأَوْا أَيْ مَوْجُودَهُمْ وَكَمَا كُنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ: (مُحَبَّبُوا  
الْعُلَمَاءُ الْمُتَّقِينَ: فَإِنْ صَحَّحْتُمْ لَهُمْ بَرَكَةً  
عَلَيْكُمْ: وَلَا تَصْحَحُوا الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ  
بِعِلْمِهِمْ: فَإِنْ صَحَّحْتُمْ لَهُمْ تَتَوَمَّنُ عَلَيْكُمْ: إِذَا  
صَحَّحْتَ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَالْعِلْمِ  
كَانَتْ صَحَّتُكَ لَهُ بَرَكَةٌ عَلَيْكَ: وَإِذَا صَحَّحْتَ  
مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فِي السِّنِّ وَلَا تَقْوَى  
وَلَا عِلْمَ لَهُ: كَانَتْ صَحَّتُكَ لَهُ شَوْءٌ مَا عَلَيْكَ  
إِعْمَلْ لِلَّهِ:

ہیں نہ جنبش دے سکتی ہیں وہ اپنی توحید کے مقام سے ہلے بھی  
نہیں اور اپنے نفسوں اور دوسروں کے لئے اپنے مولیٰ کی خوشنودی  
کے طلب گار بننے سے ہٹتے ہیں۔ توبہ کرو اللہ کی جناب میں  
اور معذرت کرو۔ اقرار کرو اپنے اُن گناہوں کا جو تمہارے  
اور اس کے درمیان (لوگوں کی نظر سے مخفی) ہیں اور اس کے  
حضور میں گر گزراؤ۔ تمہارے سامنے کیا چیز ہے؟ اگر تمکو معرفت  
حاصل ہوتی کہ موت اور شاہنشاہی دبدبار کی پیشی سامنے آرہی  
ہے (تو جس حالت پر ہو اس کو بدل کر دوسری حالت پر آجاتے  
باادب بنو حق تعالیٰ کے سامنے جیسے کہ تمہارے اسلاف باادب  
رہتے تھے تم ان کے مقابلہ میں ہجر طے اور عورتیں ہو۔ تمہاری  
شجاعت انھیں باتوں میں ہے جن کا تم کو تمہارے نفس تمہاری  
خواہش اور تمہاری طبیعتیں حکم دیتی ہیں۔ شجاعت دین کے  
بارہ میں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں ہوا کرتی ہے۔  
علماء اور علماء کے کلام کو حقیر مت سمجھو کہ ان کا کلام دوا ہے اور ان  
کے کلمات حق تعالیٰ کی وحی کا ثمرہ ہیں۔ تمہارے درمیان صورت  
نبیؐ موجود نہیں کہ تم اسکا اتباع کرو۔ پس جب تم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اتباع کر نیوالوں اور آپ کے حقیقی فرمانبرداروں کا اتباع  
کر وگے تو گویا تم نے نبیؐ کا اتباع کیا اور جب انکو دیکھا تو گویا نبیؐ  
ہی کو دیکھ لیا۔ پرہیز گار علماء کی صحبت اختیار کرو کہ تمہارا انکی  
صحبت اختیار کرنا تمہارے لئے برکت ہے اور علماء کی صحبت مست  
اختیار کر دو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے کہ تمہارا انکی صحبت اختیار کرنا  
تمپر نحوست ہے (اے مخاطب) جب تو اس شخص کی صحبت  
اختیار کر گیا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو یہ صحبت تیرے لئے  
برکت ہوگی اور جب ایسے کی صحبت اختیار کر گیا جو تجھ سے عمریں بڑا ہے  
مگر نہ اسکی پاس تقویٰ ہے نہ علم تو یہ صحبت تیرے لئے منحوس ہوگی۔ عمل کر



عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ لِنَفْسِكَ إِنَّكَ لَهُ يَدِي لَا  
تَنُومُ لِنَفْسِكَ إِنَّ الْعَمَلَ لِنَفْسِكَ أَهْمُكَ وَاللَّكُوزَ لِنَفْسِكَ  
رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفْ هَذَا أَيْ وَتَعْمَلْ غَيْرَ هَذَا أَهْمُكَ  
فِي هَوْنٍ عَنْ قَرِيبٍ يَأْتِي الْمَوْتُ يَقْطَعُ هَوْمَكَ  
وَيُجَلِّدُ وَأَصْلُ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَاطِعُ غَيْرِهِ  
مِنْ حَيْثُ قُلَيْكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعِدُوا  
صَلُّوا مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ  
قُلُوبَ الصَّالِحِينَ يَا عَلَاءُ مَنْ وَجَلَّتْ عَيْنُهُ  
تَفَرَّقَ بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ عِنْدَ أَقْبَالِهِمْ  
مَلِيكَ فَلَا فَلَاحَ لَكَ أَكْرِمِ الْفُقَرَاءَ الصَّابِرِينَ  
وَتَبَرَّكْ لَهُمْ وَيَلْقَاهُمْ وَالْجُلُوسِ مَعَهُمْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُقَرَاءُ  
الْقُصْبُ جُلُوسَاءُ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُلُوسَاءُ  
الْيَوْمِ يَقُولُ لَهُمْ وَعَدًا بِأَجْسَادِهِمْ هُمُ  
الَّذِينَ زَهَدَتْ قُلُوبُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأَعْرَضَتْ  
عَنْ زِينَتِهَا وَاحْتَارُوا وَأَفْقَرَهُمْ عَلَى غَنَائِهِمْ  
وَصَبَرُوا وَعَلِيَتْ فَلَمَّا تَمَّ لَهُمْ هَذَا أَخْطَبَتْهُمْ  
الْآخِرَةُ وَأَعْرَضَتْ نَفْسُهَا عَلَيْهِمْ فَانْصَلُوا  
هَهَا فَلَمَّا خَصَلَتْ لَهُمْ رَأَوْا أَنَّهُمْ غَيْرُ رَهْمٍ  
عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَقَالُوا مِنْهَا وَحَادُوا ظُهُورَ  
قُلُوبِهِمْ إِلَيْهَا وَهَرَبُوا مِنْهَا حَيَاءً مِنَ  
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَيْفَ وَقَفُوا مَعَ غَيْرِهِ  
وَسَكَنُوا إِلَى الْمُحَلِّثِ وَاسْتَأْنَسُوا

ب

اللہ عزوجل کے لئے اور نہ عمل کر غیر اللہ کے لئے چھوڑ دگنا ہوں کو  
اس کیلئے اور نہ چھوڑ غیر کے لئے کہ غیر اللہ کے لئے (کوئی نیک) عمل  
کرنا کفر ہے اور غیر اللہ کیلئے (کسی گناہ کا) ترک کرنا ریا ہے جو شخص  
اس سے واقف نہ ہو اور اس کے خلاف کرے تو وہ مبتلائے ہوس ہے  
کہ عنقریب موت آئے گی اور اسکی ہوس کو کاٹ ڈالے گی تجھ پر اسکا  
اپنے دل کے ساتھ اپنے پروردگار عزوجل سے علاقت جو راد غیر اللہ سے  
توڑ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو راد اس علاقت کو جو تمہارے اور  
تمہارے پروردگار کے درمیان ہے کہ سعادت پاؤ گے۔ صابر کھودہ معاً  
جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے صالحین کے قلوب  
کی نگہداشت سے صاحبزادہ اگر تو غنی اور فقیر کے درمیان دو دو  
کے اپنے پاس آتے وقت کچھ فرق پائے تو ہرگز تجھے فلاح  
نصیب نہ ہوگی۔ اکرام کر صابر فقرا کا ان سے اور انکی ملاقات  
اور انکے پاس بیٹھنے سے برکت حاصل کر جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبر کر نیوالے فقرا پر روز قیامت  
رحمن کے ہم نشین ہونگے آج اس کے ہم نشین ہیں اپنے قلوب کے  
اعتبار سے اور کل کو ہم نشین ہونگے اپنے اجسام کے اعتبار سے  
یہی وہ لوگ جن کے قلوب نے دنیا میں زہد اختیار کیا۔ دنیا کی  
زیب زینت سے منہ پھیرا۔ اپنے فقر کو تو نگری پر ترجیح دی اور  
اس پر صابر بن کر جسے پس جب یہ حالت ان کیلئے نام ہوگا  
تو آخرت نے انکے پاس پیام نکاح بھیجا اور اپنا نفس اپن پریش  
کیا پس نکو آخرت سے وصل حاصل ہوا اور جب ان کو حاصل  
ہوگئی تو انہوں نے دیکھا کہ یہ بھی انکے پروردگار عزوجل کی غیر  
ہے پس انہوں نے آخرت سے عقد کو نسخ کر لیا اور اپنے قلوب  
کی پشت اسکی طرف سے پھیر لی اور اس سے بھاگے حق تعالیٰ سے شرا کر  
کہ غیر کے پاس کیوں ٹھہرے اور مخلوق سے انس و سکون کیوں چاہا

سَأْمُوا إِلَيْهَا أَلَا  
مِنْ الظَّالِمَاتِ  
فِي ظُلْمٍ مَوَاطِنَهُمْ  
لَكَ جُودًا مِنْ أَفْئِدَةٍ  
مُوجِدٍ لَهُمْ يَدُ  
وَالْآخِرَةُ الظَّالِمَاتِ  
فِي صَادُورِ  
فِي حَقِّقِهِمْ وَرَأَى  
الْأَخْيَارَ قُلُوبُهُمْ  
مَعَانِيهِمْ عِنْدَ  
الْحَقِّ إِذَا تَمَّ  
دُنْيَا وَلَا آخِرَ  
يَسْتَعِينُ بِالْأَهْلِ  
عَنِ الْغَيْرَةِ يَدُ  
فِي الدُّنْيَا وَدُونِهَا  
لَا يَسْتَيْقِظُ أَفْئِدَةً  
السَّابِقَةَ وَالْآخِرَةَ  
عَلِيمُ اللَّهِ وَقَضَى  
يُطَوِّنُونَ عَلَى وَجْهِ  
وَهُوَ وَارِدٌ  
عِنْدَهُمْ فِي غَيْرِ  
الْحَقِّ بِاللَّهِ  
إِلَى الْحَقِّ  
الْمُحَلِّثِ

رنگا ہوں کو) کوئی نیک عمل ناریا ہے جو شخص ملائے ہوس ہے لے گی تجھ پر اسے جو راد و غیر اسے لے جو تمہارے اور مٹا رکھوہ معاً صالحین کے قلوب درمیان دوٹو تجھے فلاح اور انکی ملاقات ب رسول اللہ (بروز قیامت) اپنے قلوب کے اعتبار سے بارگیا۔ دنیا کی ہر ترجیح دی اور ان کیلئے نام ہوگی نفس اپنی پیش ان کو حاصل عو دل کی غیر در اپنے قلوب حق تعالیٰ سے شکر گزریں کیوں چاہا

سَلِّمُوا إِلَيْهَا الْأَعْمَالُ وَالْحَسَنَاتُ وَجَمِيعَ مَا عَمِلُوا مِنَ الطَّاعَاتِ ثُمَّ طَارُوا إِلَيْهِ بِأَجَنَّةٍ صَدَقَهُمْ فِي طَلَبِ مَوَالِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ تَرَكُوا عِنْدَهَا الْقَصَصَ كَتَبُوا مِنْ أَقْنَامٍ وَجُودِهِمْ وَطَارُوا إِلَى مُوْجِدِهِمْ طَلَبُوا الرِّفْقَ الْأَعْلَى طَلَبُوا الْوَلَّ وَالْأَخْرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ صَارُوا إِلَى بُرْجِ قَرِيْبٍ صَارُوا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَكِنِ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارَ قُلُوا لَهُمْ عِنْدَنَا وَهُمْ عِنْدَنَا وَمَعَانِيَهُمْ عِنْدَنَا أَلْبَابُهُمْ عِنْدَنَا دُنْيَا وَآخِرَةٌ إِذَا تَمَّ هَذَا الْقَوْمَ لَا يَأْتِي عِنْدَهُمْ دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ تَنْطَوِي السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا بِالْأَصْفَادِ إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ يُفْتِنُهُمْ عَنْ غَيْرِهِ وَيُجِدُّ لَهُمْ بِهِ وَإِنْ كَانَ لَهُمْ أَقْنَامٌ فِي الدُّنْيَا رَدُّهُمْ إِلَى أَدْبِقَتِهِمْ وَبَشَرَتِهِمْ لَا يُسَيِّفُ أَقْسَامَهُمْ كَيْلًا يَبْدُلُ الْعِلْمُ وَالسَّابِقَةَ وَالْفَنَاءَ فَيُحْسِنُونَ الْأَدَبَ مَعَ عِلْمِ اللَّهِ وَفَضَائِهِ وَقَدَرِهِ وَيَتَنَبَّهُونَ مَا يُصْطَوْنَ عَلَى قَدَمِ الزُّهْدِ وَالزُّلْمِ لَا يَنْفُسُ وَهُوَ رَادَّةٌ وَالْحُكْمُ الظَّاهِرُ مَحْفُوظٌ عِنْدَهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ لَا يَجْعَلُونَ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا الدُّنْيَا وَكَوَقَدْ رَوَّاقَتْ بُوْهُمُ كَاهِنَهُمْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى بَقِيَّةٌ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُحَدَّثَاتِ رَفِي قُلُوبِهِمْ وَزُنْ ذَرَّةً

پس اعمال و حسنات اور جو کچھ طاعتیں کی تھیں سب آخرت کے حوالہ کر دیں اور اپنے مولے کی طلب میں اپنے صدق کے پردوں سے اس کی طرف اڑے۔ آخرت کے پاس بخیر چھوڑا اور اپنے وجود کو بخیروں سے باہر نکال کر اپنے موجد کی طرف پرواز کی۔ انہوں نے طلب کیا رفیق اعلیٰ کو۔ طلب کیا اسکو کہ وہی مادل ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اسکے قرب کے برج تک جا پہنچے اور بن گئے ان لوگوں میں سے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیشک ہماری سرکار میں منتخب اور برگزیدہ ہیں کہ انکے قلوب بھی ہمارے ہی پاس ہیں۔ انکی ہمتیں بھی ہمارے پاس ہیں انکے اندرون بھی ہمارے پاس ہیں اور ان کی عقلیں بھی دنیا اور آخرت میں ہمارے ہی پاس ہیں۔ یہ حالت جب تام ہو جاتی ہے تو انکے نزدیک نہ دنیا آتی ہے نہ آخرت۔ آسمان اور زمین اور انکے اندر جو کچھ بھی ہے انکے قلوب اور باطن کے اعتبار سے سب لپٹ جاتے (اور گویا معدوم ہو جاتے) ہیں حق تعالیٰ ان کو اپنے غیر سے فنا کر دیتا اور اپنے ساتھ موجود فرماتا ہے پھر اگر دنیا میں انکے لئے کوئی حصہ مقدر ہوتا ہے تو ان کو انکا مقسوم پورا کرنے کیلئے انکی آدمیت اور بشریت کی طرف واپس فرما دیتا ہے تاکہ علم اور قضا و قدر میں تغیر نہ آئے پس وہ بشر بنا کر اپنا مقسوم لیتے وقت اللہ کے علم اور قضا و قدر کیساتھ حسن ادب ملحوظ رکھے اور جو کچھ انکو عطا کیا جاتا ہے اسکو زہد اور ترک کے قدم پر کھڑے ہو کر لیتے ہیں۔ نفس اور خواہش اور ارادہ سے نہیں لیتے اور جملہ حالتوں میں حکم شریعت انکے نزدیک محفوظ رہتا ہے۔ دنیا کے متعلق مخلوق سے بغل نہیں کرتے اور اگر انکو قدرت ہو تو ساری مخلوقات کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیں۔ مخلوق اور محدثات میں سے کسی چیز کی انکے قلوب میں ذرہ برابر وقعت نہیں رہتی

مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ بِالْآخِرَةِ  
وَمَا دُمْتَ مَعَ الْآخِرَةِ فَلَا اِتِّصَالَ لَكَ  
بِالْمَوْلَى بِكُنْ عَامِلًا لَا تَتَّجَاهِلُ بِأَنْتَ  
وَمَنْ أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ مَجْلَةٍ مُوَاصَلَةٍ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُوَاصِلَ الْفُقَرَاءَ بِكَيْفٍ مِنْ  
مَالِكَ بِأَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّلَاةَ مُعَامَلَةٌ مَعَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ عِنْدَ كَرِيمٍ وَهَلْ  
يُعَامِلُ الْعَبْدَ الْكَرِيمَ مِنْ يَحْسُرُ بِتُسْفُقٍ  
لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَرَّةٌ يُعْطِيكَ جَبَلًا  
تُسْفُقُ قَطْرَةً يُعْطِيكَ بِحَرَانِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ  
يُؤْفِكُ أَحْوَاكَ وَثَوَابَكَ يَا فَوْضُو إِذَا مَا لَمْ تُمْ  
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَرْكُضُوا أَرْزَعُهُمْ وَتَحْرِي أَهْلَهُمْ  
وَيُورِقُ وَيُضْضُ وَيُتِمُّ أَشْجَادَهُمْ بِمُزَوَّالٍ مَعْرُوفٍ  
وَأَهْوَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصُّرُودِ دِينَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ بِوَعَادٍ وَافِيَةٍ بِالصَّيِّدِينَ مُزَيَّنَةً  
فِي الْحَيَاةِ تَدْوِمُ صَدَاقَتَهُ فِي الْخَلْقِ وَ  
الْجُلُودِ فِي السَّرَّاءِ وَالْفَقَرِ فِي الشَّدَاةِ  
وَالرِّخَاءِ أَطْلُبُوا حَوْلَ تَجَكُّرٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهِ وَإِنْ كَانَ وَ لَا  
بَدَّ مِنَ الْخَائِي قَادُ خُلُوعًا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ  
جَلَّ يَقُولُ بِكُمْ فَإِنَّ إِلَهُكُمْ الْقَلْبَ مِنْ  
جَهَةِ مِنَ الْجَهَاتِ فَإِنْ مُنْعَمٌ أَوْ  
أَعْطِيْتُمْ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ لَا مِنْهُمْ الْقَوْمُ  
أَخْرَجُوا هَمَّ أَرْزَاقِهِمْ مِنْ قُلُوبِهِمْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا  
مَقْدَرٌ فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ

(اے مخاطب) جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے تو آخرت کے  
ساتھ تجھ کو اتصال نصیب نہ ہوگا اور جب تک تو آخرت کیساتھ رہے گا  
تو مولیٰ کے ساتھ وصل نصیب ہوگا۔ صاحب عمل بن۔ جان بوجھ کر  
جہل مت بن۔ تو انہیں سے ہے جن کو اللہ نے علم دیگر گمراہ بنادیا  
نجمہ حق تعالیٰ کی مواصلت کے یہ بھی ہے کہ تو اپنے کسی قدر مال  
سے فیقروں کی بھی دستگیری کرے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صدقہ  
حق تعالیٰ شانہ سے معاملہ کرنا ہے جو غنی اور کریم ہے اور کیا غنی اور  
کریم کیساتھ معاملہ کرنا بھی کبھی خسارہ میں رہا ہے؟ تو بوجہ شرا یک  
ذرہ خرچ کر بیگا تو وہ تجھ کو بہار عطا فرمایگا۔ تو ایک قطرہ خرچ کر بیگا  
تو وہ تجھ کو سمندر عطا فرمایگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تیرا جزا اور  
تیرا ثواب بھر پور دیگا صاحبو۔ جب تم حق تعالیٰ سے معاملہ کرو گے  
تو تمہاری کینیاں پھلیں گی۔ تمہاری نہریں بہ پڑیں گی۔ تمہارے  
درختوں پر پتے بھی آئیں گے۔ شاخیں بھی پھوٹیں گی اور پھل بھی  
پیدا ہونگے۔ نیک کام کا حکم کرو اور بُرے کام سے منع کرو۔ اور  
اللہ عز و جل کے دین کی مدد کرو اور اسی کے بارہ میں عداوت  
کرو۔ صدیق وہی ہے جو خدا سے سچی دوستی کرے نیکو کاری میں  
اصلی دوستی خلوت و جلوت اور رنج و راحت اور تنگ حالی و بد  
حالی ہر حال میں قائم رہتی ہے۔ اپنی حاجتیں حق تعالیٰ ہی سے مانگو اس  
کی مخلوق سے مت مانگو اور اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو  
اول اپنے قلوب کے اعتبار سے حق تعالیٰ پر داخل ہوؤ پس وہ  
تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا اہم فرما دیگا  
اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل بن جائیگا پھر اگر تم کو وہاں سے  
بلا یا نہ ملا تو دونوں امر خدا ہی کی طرف سے ہونگے نہ کہ مخلوق کی طرف  
سے۔ اہل اللہ نے رزق کی فکر کو اپنے دلوں سے نکال ڈالا۔ انہوں  
نے جان لیا کہ رزق تو اوقات معینہ پر ملنے کیلئے مقدر ہو چکا ہے

ہے تو آخرت کے  
تکسنت کیساتھ رہے گا  
بن۔ جان بوجھ کر  
علم دیکر گمراہ بنا دیا  
پتے کسی قدر مال  
م نہیں کہ صدقہ  
اور کیا غنی اور  
تو لو جو شر ایک  
ب قطرہ خرچ کر گیا  
س بھی تیرا جزا اور  
سے معاملہ کر دے  
گی۔ تنہا رہے  
س گی اور بھل بھی  
سے رخ کرد۔ اور  
رہ میں عداوت  
ے نیکو کاری میں  
ترنگ حالی دب  
تعالیٰ ہی مانگو ہا  
بر چارہ نہ ہو تو  
عل ہو پس وہ  
کا اہام فرما دیگا  
را اگر تم کو وہاں سے  
نہ کہ مخلوق کی طرف  
ال ڈالا۔ انہوں  
نے مقدر ہو چکا ہے

فَتَذَكَّرُ الْأَنْفَالَ لَهَا: وَاسْتَوْطِنُوا عَلَىٰ بَابِ  
مَلِكِهِمْ: اسْتَعْنُوا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُرْبِهِ وَعَلَيْهِ: فَلَمَّا تَمَّ لَكُمْ  
هَذَا: صَارُوا قِبَلَةَ الْخَلْقِ: وَخُطَبَاءَ لَهُمْ  
فِي الدُّخُولِ عَلَىٰ مَلِكِهِمْ: يَا خَدُونِ بَايُنِ  
فُلُوْهُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ: يَكْلُونَ لَهُمْ مِنْهُ خَلْمُ الْقَوْلِ  
وَالْوَضَاعَتُمْ: عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى  
عَلَيْهِ: أَنَّهُ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ  
تَحَقَّقَتْ عُيُودُ كَيْفَتِهِمْ لَهُ: لَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ دُنْيَا  
وَلَا آخِرَةً: وَإِنَّمَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ هُوَ: لَا  
عَمَلَهُ: اللَّهُمَّ اهْدِ جَمِيعَ الْخَلْقِ إِلَىٰ بَابِكَ  
هَذَا أَبَدَ أَسْوَإِي: وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ: هَذَا  
دَعَاءُ عَامَّةٍ أَثَابَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ: إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ  
إِمْتَلَأَ رَحْمَةً وَشَفَقَةً عَلَىٰ الْخَلْقِ عَنْ  
بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَتَّخَذَهُ قَالَ  
الْمُؤْمِنُ مَنْ يَفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيرًا: وَلَا  
يَتْرُكُ الدُّنْيَا إِلَّا الصَّالِحُ يَقُونُ الصَّالِحِينَ  
يَتْرُكُ الْكِبَارَ وَالصَّغَارَ: ثُمَّ يُدْفِقُ دَرَعَهُ  
يَتْرُكُ الشَّهَوَاتِ: ثُمَّ الْمَبَارِحَ الْمُشْتَرِكِ:  
وَيَغْلِبُ الْحَلَالَ الْمُطْلَقَ: الصَّالِحِينَ لَا يَزَالُ  
فِي مَعْظَمِهَا: وَلَيْلِهِ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ: يُخْرِقُ عَوَائِدَ  
الْخَلْقِ: فَلَا جَرَمَ تَخْرِقُ  
لَهُ الْعَادَةُ:

سوا انہوں نے اس کی تلاش چھوڑی اور اپنے بادشاہ کے آستانہ  
پر ڈیرہ جا لگایا۔ اللہ عزوجل کے فضل اس کے قرب اور اس کے  
علم کی بدولت ہر شے سے بے نیاز بن گئے۔ پس جب یہ ان کے لئے  
تمام ہو گیا تو وہ قبلہ مخلوقات بن گئے اور اپنے بادشاہ کے دربار  
میں مخلوق کو داخل کرنے کے لئے خطیب قرار پائے کہ ان کو اپنے  
دل کے ہاتھوں سے پھر پھر کر اس تک پہنچاتے اور ان کے لئے  
مقبولیت اور خوشنودی کی خصلتوں کا حق تعالیٰ سے باصرار  
سوال کرتے ہیں۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ شانہ کے وہ بندے جن کی عبودیت متحقق ہو چکی ہے  
حق تعالیٰ سے نہ دنیا مانگتے ہیں نہ آخرت بلکہ اس سے صرفائی  
کو مانگتے ہیں کہ بس تو حاصل ہو جا، اے میرے اللہ ساری عطا  
کو اپنے دروازہ کا راستہ دکھلا دے۔ میرا سوال تو ہمیشہ یہی ہے  
اور اخفیا تیرے ہاتھ ہے۔ یہ عام دعا ہے جس پر مجھے ثواب ملے گا  
اور کرنیوالا حق تعالیٰ ہے کہ اپنی مخلوق کے متعلق جو چاہے کرے  
جب قلب صحیح نجاتا ہے تو مخلوق پر شفقت اور ترس کھانے سے  
بریز ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ مومن وہ ہے  
جو اکثر نیک کام کرے کیونکہ سارے گناہوں کو صدیق ہی چھوڑ  
سکتے ہیں۔ صدیق ہی ہے جو کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کو چھوڑتا  
ہے اس کے بعد اپنے تقویٰ کو دقیق بناتا ہے کہ خواہشات کو ترک  
کرتا اور پھر اس مباح کو بھی جو عام مخلوق میں مشترک ہے چھوڑتا اور  
حلال خالص کی تلاش کرتا ہے (جو اپنے ارادہ و تدبیر کے بغیر محض  
توکل سے حاصل ہو) صدیق ہمیشہ اپنی رات اور دن کا بڑا حصہ  
اپنے رب کی عبادت میں گزارتا اور مخلوق کی عادتوں و کسل و  
طلب معاش و افکار دنیا وغیرہ کا پھارنے والا بنتا ہے پس ضرور  
ہے کہ اس کیلئے حق تعالیٰ کی طرف سے خارق عادت افراط ہر ہو

وَيُرْتَفَى مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۖ يُعْطَى وَيُؤْتَرُ  
بِالْتَّوَكُّلِ ۖ يَخْلُصُ لَهُ الْأَشْيَاءُ وَتَصْفُو لَهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا الْمَاضِي وَكُسِرَتْ حَوَائِجُهُ فِي مَدَدِهِ  
وَصَلَّى عَلَى كُسْرِ أَعْرَاضِهِ ۖ وَرَدَّ فِي جَمِيعِ  
أَحْوَالِهِ كَانَ يَدْعُو أَفَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ ۖ يَسْأَلُ  
فَلَا يُعْطَى سَوْأَهُ ۖ يَشْكُرُ فَيَزِدُّهُ مِمَّا شَكَرَهُ  
يَطْلُبُ الْفَرَحَ فَلَا يَجِدُهُ ۖ يَتَّقَى وَلَا يَرَى فَوْجِيًّا  
يُوجِدُ وَيُخْلِصُ فِي أَعْمَالِهِ فَلَا يَرَى قَوْلًا مِنْ  
الْعَامِلِ لَهُ ۖ كَأَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤَحَّدٍ  
وَمَعَ هَذَا أَكْبَلَهُ كَانَ مُدَارِيًا صَابِرًا عَلَى  
مُدَارَاةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ عِلْمُهُ أَنَّ صَبْرَهُ دَوَاءٌ  
لِقَلْبِهِ وَسَبَبٌ لِصَفَائِهِ وَتَقَرُّبِهِ وَأَنَّ  
الْحَيْرَ يَأْتِيهِ بَعْدَ هَذَا الْإِحْتِيَارِ عَلَى أَنَّ  
هَذَا الْإِحْتِيَارَ لِيَتَّبِكَ الْمُؤْمِنُ مِنَ  
الْمُنَافِقِ ۖ وَالْمُؤَحَّدُ مِنَ الْمُشْرِكِ ۖ  
وَالْمُخْلِصُ مِنَ الْمُرَائِي ۖ وَالشَّجَاعُ  
مِنَ الْجَبَانِ ۖ وَالثَّابِتُ مِنَ  
الْمُتَحَرِّجِ ۖ وَالصَّابِرُ مِنَ الْمَجْرِعِ  
وَالْمُحَقِّقُ مِنَ السُّطَلِ وَالصَّادِقُ  
مِنَ الْكَاذِبِ ۖ وَالْمُجِبُّ مِنَ  
الْبُغْضِ ۖ وَالْمُتَّقِي مِنَ الْبُتْدِ  
إِسْمُهُ قَوْلُ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَنْ  
يَسْدَادِي  
جُورِحَةُ

کہ بلا اسباب اس کی حاجات پوری کی جادیں) اور اسکو رزق  
دیا جائے ایسی جگہ سے جہاں کسی کا گمان بھی نہ جاسکے۔ اس کو دیا  
جاتا ہے اور اس کے لینے کا اس کو حکم کیا جاتا ہے ساری چیزیں  
اس کے لئے خالص اور صاف ہو جاتی ہیں اسلئے کہ مدت در  
تک اسکی یہ حالت رہی ہے کہ اس کو کچھ نہیں دیا گیا اس کی  
حاجتوں کا اسکے سینہ میں چڑا کر دیا گیا اور وہ اپنی اغراض کے  
شکستہ ہونے پر صبر کرتا رہا۔ تمام حالتوں میں اسکو بے نیل مرام  
ٹوٹا دیا جاتا تھا (اور وہ اُٹ نہ کرتا تھا) دُعائیں مانگا کرتا تھا  
اور وہ قبول نہ کی جاتیں تھیں درخواست کرتا تھا مگر اسکی درخواست  
منظور نہ کی جاتی تھی شکوہ کرتا تھا اور جس مصیبت کا شکوہ کرتا تھا  
اس کو اور بڑھا دیا جاتا تھا وہ خوشی مانگتا تو اس کو پاتا نہ تھا۔  
خوف کھاتا تھا اور کہیں خلاصی نصیب نہ ہوتی تھی۔ موقد اور  
مخلص بن کر عمل کرتا تھا اور جس ذات کے لئے عمل کرتا تھا اس کا  
قرب نظر نہ آتا تھا گویا کہ نہ مومن ہے نہ موقد اور باوجود ان  
بے انتفایتیوں کے ہمیشہ مدارا اور صبر کر نیوالا بنارہا کہ ان اشیاء  
کی خاطر داریاں کرتا اور جلتا رہا کہ صبر ہی اس کے قلب کی دوا  
اور اسکی صفائی و تقریب کا سبب ہے اور اس آزمائش کے بعد خیر  
ضرور بالضرور آئیگی۔ علاوہ ازیں سمجھتا رہا کہ یہ امتحان اسلئے ہے  
تاکہ مومن تمیز ہو جائے منافق سے اور موقد کھل جائے مشرک سے  
اور معلوم ہو جائے کہ کون مخلص ہے اور کون ریاکار؟ کون بہادر  
ہے کون بزدل؟ کون جمنے والا ہے کون بچانے والا؟ کون صابر ہے  
کون گھبراجانیو والا؟ کون اہل حق ہے کون اہل باطل؟ کون سچا  
ہے کون جھوٹا؟ کون درست ہے اور کون دشمن؟ کون متبع ہے  
اور کون مبتدع؟ کون ایک بزرگ کیا فرماتے ہیں۔ دُنیا میں ایسا بن  
جیسے زخمی مصیبت زدہ کہ اپنے زخم کی دوا کرتا اور بلا کے

وَيَصِيرُ عَلَى مَرَاتَةِ الدَّاءِ رَجَاءً لِّذَوِّ  
الْبَلَاءِ بِحُلِّ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرِ بِشَرْكَهِ  
بِالْحَقِّ وَرَوْيَتُهُمْ فِي الصِّرَافِ وَالنَّفْعِ وَالنَّكَاحِ  
وَالْمَنْعِ وَكُلِّ الدَّاءِ وَذَوِّ الْبَلَاءِ  
فِي خُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ وَغَرْمِكَ عِنْدَ  
رُؤُوسِ الْأَفْصِيَةِ وَالْقَدْرِ وَأَنْ لَا تَطْلُبَ  
الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ وَالْعُلُوَّ عَلَيْهِمْ وَ أَنْ  
يَتَجَرَّدَ قَلْبُكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَصْغُوا  
سُرُوكَ لَهُ وَتَعْلُوا إِلَهُتُكَ إِلَهِيَّةً إِذَا  
تَحَقَّقَ لَكَ هَذَا أَبَدًا نَفَعَتْ قَلْبُكَ وَرَاحَتُ  
صُفُوفِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
وَالصَّالِحِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ  
كُلَّمَا دَامَ لَكَ كِبَرٌ وَعِظَمٌ وَدَفِئٌ وَ  
قُدْرَةٌ وَوَلِيَّةٌ وَأَمْرٌ يَرُدُّ إِلَيْكَ مَا تَرُدُّ  
تَوَلَّى مَا تَوَلَّى تَعْطَى مَا تُعْطَى الْمَحْرُومُ مِنْ  
حُرْمِ سَمَاءِ هَذَا الْكَلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْإِحْتِرَامِ  
لَاكُلِّهِ يَا مُشْفُوعِينَ بِمَعَالِيهِمْ عَنِّي الْمَعِيشَةُ  
عِنْدِي وَالْآزِلَةُ عِنْدِي وَمَتَاعُ الْآخِرَى عِنْدِي  
وَأَمَّا مُنَادٍ تَارَةً وَبِسْمِ سَارٍ أُخْرَى وَمَا لَكَ  
الْمَتَاعُ الْآخِرَى أُعْطِيَ كُلُّ شَيْءٍ حَقَّهُ إِذَا  
حَصَلَ شَيْءٌ مِنَ الْآخِرَةِ عِنْدِي لَا أَكُلُهُ  
وَحْدِي لِأَنَّ الْكُفْرَ لَا يَأْكُلُ وَحْدَهُ كُلُّ  
مَنْ الطَّلَعَ عَلَى كُرْسِيِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَجِدُ عِنْدَكَ  
بُخْلًا كُلُّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هَانَ عِنْدَكَ  
مَا سِوَاهُ الْبُخْلِ مِنَ النَّفْسِ وَالنَّفْسِ الْعَارِفِ

زائل ہونے کی طرح میں دوا کی تلخی پر صبر کرتا ہے ساری بلائیں  
اور بیماریاں بس یہ ہیں کہ تو مخلوق کو شریک خدا ٹھہرائے  
اور نفع و نقصان اور عطا و منہ کے متعلق ان پر نگاہ ڈالے اور  
ساری دوا اور بلاؤں کا ازالہ اس میں ہے کہ مخلوق تیرے قلب سے  
نکل جائے اور تضاد قدر کے نازل ہوتے وقت تو پختگی کے ساتھ  
جما ہے مخلوق پر حکومت و رفعت کا طالب نہ بنے اور تیرا قلب  
حق تعالیٰ کے لئے خالص تیرا باطن اس کے لئے صاف اور تیری ہمت  
اسکی جانب بلند ہوتی ہے۔ جب تیرے لئے امر متحقق ہو جائیگا تو  
تیرا قلب درخشاں ہوگا اور نبیوں پیغمبروں شہیدوں نیکو کاروں اور  
مقرب فرشتوں کی صفوں میں جا شامل ہوگا اور جتنی بھی تجھ کو اس  
پرفعا حاصل ہوگی اسی قدر تو بڑھنے گا۔ باعظمت بنایا جائیگا۔ صاحب  
رفعت ہوگا آگے بڑھایا جائیگا حاکم اور امیر قرار دیا جائیگا۔ آئیگا  
تیرے پاس جو کچھ بھی آئیگا۔ ولایت نصیب ہوگی تجھ کو جیسی بھی  
نصیب ہوگی اور داد و دہش سے نوازا جائیگا جتنا کچھ بھی نوازا جائیگا  
حرمان نصیب دہی ہے جو اس کلام کے سننے اسکا یقین لانے اور  
جن کو یہ حاصل ہے اسکا احترام کرنے عزم رہا۔ اے وہ لوگو! جو  
مجھے چھوڑ کر اپنی معاش میں مشغول ہو اصل معاش میرے  
پاس ہے منافع میرے پاس ہے اور آخرت کا سودا میرے پاس ہے  
میں کبھی تاجر کا پیشہ نہ کرتا ہوں کہ گناہوں کو آواز دوں اور کبھی  
سوداگر ہوں اور کبھی خود متاع کا مالک کہ ہر شے کو اسکا حق عطا  
کروں۔ جب آخرت کی کوئی چیز مجھ کو حاصل ہوتی ہے تو میں اسکو  
تنہا نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ کرم تنہا خور نہیں ہوتا۔ ہر وہ شخص جو حق  
تعالیٰ کے کرم سے آگاہ ہو گیا ہے تو اس کے پاس بخل نہ پائیگا۔ ہر وہ  
شخص جو اللہ عزوجل کو پہچان گیا ہے اس کے نزدیک اللہ کے سوا ہر چیز  
بے قدر بن گئی ہے۔ بخل تو خصلت ہے نفس کی اور صاحب معرفت

اور اسکو رزق  
سکے۔ اس کو دیا  
ہے ساری چیزیں  
سلے کہ مدت در  
دیا گیا اس کی  
نی اغراض کے  
و بے نیل مرام  
مانگا کرتا تھا  
اسکی درخواست  
کا شکوہ کرتا تھا  
کو پاتا نہ تھا۔  
نی۔ موقع اور  
کرتا تھا اس کا  
برادہ و ان  
ہا کہ ان اشیاء  
تے قلب کی دوا  
ش کے بعد خیر  
تھا سلے ہے  
تے مشرک سے  
کون بہادر  
کون صابر ہے  
کون سچا  
کون متبع ہے  
میں ایسا بن  
اور بلا کے

مَيْتَةً بِالْإِخْتِافَةِ إِلَى نُفُوسِ الْعَالَمِينَ هِيَ مُطَبَّقَةٌ  
سَائِكَةً إِلَى وَعْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: خَائِفَةٌ مَرْغُوبَةٌ  
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ النُّفُوسَ وَارْتَا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## المجلس الخامس عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاِحْدِ بِالْاِبَاطِ تَارِعَةً  
ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ تَحْسٍ وَارْتَبَعِينَ وَخَسْمِائَةِ  
الْمُؤْمِنِينَ يَتَزَوَّدُ: وَانْكَافِرَ يَتَمَتَّعُ: الْمُؤْمِنُ مِنْ  
يَتَزَوَّدُ لَا تَعْلَى طَرِيقٍ: يَقْتَعُ بِالْيَسِيدِ مِنْ تَالِغٍ  
وَيَقْتَعُ الْكَلْبُ إِلَى الْآخِرَةِ: يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ بِهَقَّةٍ  
زَادَ الرَّابِعُ بِقَدَرٍ مَا يَحْمِلُهُ: كُلُّ مَا لَمْ يَفِ الْآخِرَةِ:  
كُلُّ قَلْبٍ وَهَمَّتِهِ هُنَاكَ هُوَ مُنْقَطِعٌ مِنَ الْفُلْهِ كَأَنَّ  
مِنَ الدُّنْيَا: يَبْعَثُ جَمِيعَ طَاعَاتِهِ إِلَى الْآخِرَةِ:  
لَا إِلَى الدُّنْيَا: وَأَهْلُهَا بِإِنْ كَانَ عِنْدَكَ طَعَامٌ  
طَبِيبٌ: يُؤْتِيهِ الْفُقَرَاءُ: يَعْلَمُ أَنَّهُ فِي الْآخِرَةِ  
يَطْعَمُ خَيْرًا مِنْهُ: غَايَةُ هَمِّ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ  
الْعَالِمِ بِآلِ الْغُرُوبِ مِنَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ  
يَصِلُ قَلْبُهُ إِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ:  
الْقُرْبُ مِنَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ غَايَةُ خُطُواتِ  
الْقَلْبِ وَمَسَارَاةِ السَّرِّ: إِلَى آدَاكَ فِي قِيَامِ  
وَقُعُودٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَسَهْمٍ وَتَعَبٍ:  
وَقَلْبِكَ لَا يَبْرَحُ مِنْ مَكَانِهِ وَلَا يَخُوضُ مِنْ  
بَيْتٍ وَجُودِهِ: وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهِ:  
أَمْدُوقِي فِي طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَدْ

کا نفس مخلوق کے نفوس کے مقابل میں مرا ہوا ہے وہ مطمئن ہے اور اللہ  
عزوجل کے وعدہ پر ٹھیرا ہوا اور اسکی وعید سے خائف ہے۔ یا اللہ کہو بھی  
نصیب فرما جو تو نے نصیب فرمایا اولیاء کو اور دے کہو دنیا میں بھی بھلائی  
اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا کہو دوزخ کے عذاب سے۔

## پندرھویں مجلس

یوم یکشنبہ: ۹ ذیقعدہ ۸۵۵ھ: خانقاہ شریف  
مومن زاد راہ لیتا ہے اور کافر مرنے اُڑاتا ہے۔ مومن زاد راہ لیتا  
ہے کیونکہ وہ بر سر راہ ہے پس اپنے تھوڑے سے مال پر قنات  
کرنا اور بڑا حصہ آخرت کی طرف آگے بھیج دیتا ہے اپنے نفس  
کے لئے اسی قدر رہنے دیتا ہے جتنا سوار کا نوشہ ہوتا ہے  
اور جس کو وہ اٹھا سکتا ہے اسکا سارا مال آخرت میں ہے اس کا  
سارا دل اور ساری ہمت وہیں معروف ہے۔ اسکا دل دنیا  
سے ہٹ کر وہیں کا ہو رہتا ہے وہ اپنی ساری طاعتوں کو آخرت  
ہی کی طرف چلتا کر دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف۔ اگر اس  
کے پاس عمدہ کھانا ہوتا ہے تو اسکو ایشا کرتا ہے فقرا پر دہ جانتا  
ہے کہ آخرت میں اس سے بہتر کھانے کو ملے گا مومن عارف و عالم  
کی ہمت کا انتہی حق تعالیٰ کے قریب دروازہ ہے اور یہ کسی طرح  
اسکا قلب آخرت سے قبل دنیا ہی میں دہاں تک پہنچ جائے قلب کے  
قدموں اور باطن کی رفتار و سیر کی غایت حق تعالیٰ شاہ کا قریب ہے۔  
اے مخاطب میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ کبھی قیام میں ہے کبھی قعود میں  
کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں کبھی بیداری میں اور کبھی دوسری  
(عبادت کی) محنت و مشقت میں۔ مگر تیرا قلب اپنی جگہ سے  
نہیں ٹپکتا۔ نہ اپنے وجود کے گھر سے باہر نکلتا ہے اور نہ اپنی خوشی  
اور عادت سے باز آتا ہے اپنے مولا کی طلب میں سچا بن کہ:

طمن ہے اور اللہ  
یا اللہ کو بھی  
دیا میں بھی بھلا  
نذاب سے۔

ہ شریف

ن زاد راہ لیتا  
سے مال پر قنات  
ہے اپنے نفس  
نوشہ ہوتا ہے  
میں ہے اس کا  
اس کا دل دنیا  
اعتوں کو آخرت  
کی طرف اگر اس  
تقرار پر رہ جاتا  
عارف و عالم  
دیر کسی طرح  
پہنچ جائے قلب کے  
شانہ کا قریب  
کسی قعد میں  
اور کسی دوسری  
اپنی جگہ سے  
ہے اور نہ اپنی نحو  
میں سچا بن کہ

أَفَنَاكَ صِدْقُكَ عَنْ كَيْفٍ مِنَ الْعَذَابِ : أَلَمْ تَرَ  
بَيِّنَةً وَجُودَهُ يَمْنَقَارُ صِدْقَكَ : وَأَلَمْ تَرَ  
حَيْطَانَ رُؤْيَاكَ الْخَلْقِ وَالْتِقَائِهِمْ بِمَعَاوِلِ  
الْإِخْلَاصِ وَتَوْجِيدِهِ : أَلَمْ تَرَ قَفْصَ طَلِيكَ  
لِلْأَشْيَاءِ يَبِيدُ زُهْدَهُ فِيهَا : وَطَرِيقَكَ حَتَّى  
تَقَعَّ عَلَى سَجَلِ تَجَرُّدِكَ مِنْ رَبِّكَ عَرْوَلُ غَيْبِيَّةِ  
يَا نَبِيَّكَ مَلَأَهُ السَّابِقَةُ : وَمَعَهُ سَفِينَةُ الْعَنَاءِ  
فَيَأْخُذُ : وَيَعْبُرُكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ :  
هَذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ : وَإِنَّمَا لَكَ سَفِينَتُهُمَا : وَلِهَذَا قَالَ  
لَهُمَّ اإِنِّكَ تَحْكُمُ رَحْمَةً اللَّهُ يَا بَنِي الدُّنْيَا بَحْرٌ  
وَالْإِيمَانُ السَّفِينَةُ : وَالْمَلَائِكَةُ الطَّاعَاتُ :  
وَالسَّاعِلُ الْإِحْوَا : يَا مُصْرَبِينَ عَلَى الْمَعَاصِي  
عَنْ قَرِيبٍ يَا نَبِيَّكُمْ الْغَنَى وَالْقَمَمُ وَالزَّمَنُ وَ  
الْفَقْرُ وَفَسَادُ قُلُوبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ تَنْهَبُ  
أَمْوَالَكُمْ بِالْخَسَارَةِ وَالْمَصَادِكَةِ وَالسَّرَقَاتِ  
تَكُونُوا عَقْلًا : تَوْبُو إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ : لَا  
تَشْرِكُوا بِأَمْوَالِكُمْ : وَتَكُونُوا عَلَيْهِمَا : لَا تَقْفُوا  
مَعَهَا : أَخْرِجُوها مِنْ قُلُوبِكُمْ : وَاجْعَلُوا هَلَاكِي  
بُيُوتِكُمْ وَحُيُوتِكُمْ : وَمَعَ غِلْمَانِكُمْ وَوُكَلَاءِكُمْ :  
وَارْتَبُوا الْمَوَدَّةَ : قَلْبُوا حِرْمَتَكُمْ : وَقَصِّرُوا  
أَمَّا لَكُمْ : (عَنْ أَبِي بَرِيدٍ السَّطَّارِيِّ) رَحِمَهُ اللَّهُ  
مَلِيَّةٌ أَذَى قَالَ : أَلَمْ يُؤْمِرُوا الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ  
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ : وَلَا مَا  
يَطْلُبُ مِنْ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ يَا غُلَامُ ارْجِعْ  
بِقَبْلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سچا بننا تجھ کو بہتری مشقت سے بے نیاز بنا دیا اپنے وجود  
کے اندے کو اپنے صدق کی چوچ سے کھٹک اور اس مخلوق پر نگاہ  
رکھنے اور انکے ساتھ مقید رہنے کی دیواروں کو اخلاص اور  
توحید کے پہاڑوں سے ڈھادے۔ اپنے اشیا کی طلب کے پنجر  
کو ان چیزوں میں نہ بہ اختیار کر لینے کے ہاتھ سے توڑ ڈال۔ اور  
اپنے قلب سے پرواز کر یہاں تک کہ تو قرب حق تعالیٰ کے ساحل  
سمندر پر آتے پس اس وقت تقدیر خداوندی کا ملاح تیرے پاس  
آئیگا کہ اس کے ساتھ عنایت حق کی کشتی ہوگی۔ پس وہ تجھ  
کو لیگا اور عبور کر کے تیرے رب عزوجل تک پہنچا دیگا۔ یہ دنیا  
ایک سمندر ہے اور تیرا ایمان اس کی کشتی ہے اور اسی لئے لقمان  
حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹے دنیا سمندر ہے  
اور ایمان کشتی ہے اور طاعات ملاح ہیں اور آخرت ساحل ہے  
اے معصیتوں پر اصرار کرنا وہ دقت آیا جاہت ہے کہ انھیں  
تمہارے نہ ہونگی۔ کان تمہارے نہ ہونگے تم اپنا بیج ہو گئے مجلس  
ہو گئے اور مخلوق کے قلوب تم پر سخت ہونگے کہ کوئی تم پر ترس نہ  
کھائیگا، تمہارا مال درجہ اتار ہیگا خاڑوں میں ٹپکس اور  
تادان میں اور چوریوں میں۔ سمجھا رہو۔ توبہ کر دو اپنے رب  
عزوجل کے حضور میں اپنے اموال کو شریک خدمت ٹھیراؤ کہ ان  
پر بھروسہ کر بیٹھو۔ ان کے ساتھ ٹھیرو بھی مت ان کو نکال دو  
اپنے دلوں سے اور ان کو رکھ دو اپنے گھر دلوں اور جیبوں میں اور  
اپنی حرص کو کم کر دو اور آرزوں کو کوتاہ۔ ابو یزید سبہانی رحمۃ اللہ  
علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ مومن عارف اللہ عزوجل سے  
نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت بلکہ اپنے مولائے سولہ کی کو مانگتا ہے۔  
صاحبزادہ۔ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کر۔



التَّائِبُ إِلَى اللَّهِ هُوَ الرَّاجِعُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ عَزَّ  
وَجَلَّ وَيُنَبِّئُ إِلَى رَبِّكَ أُنْزِلُوا إِلَى رَبِّكُمْ  
يَعْنِي أَرْجِعُوا سَلِمُوا كُلَّ إِلَهٍ سَلِمُوا أَنْفُسَكُمْ  
إِلَى اللَّهِ وَأَطِيعُوا بَيْنَ يَدَيْ قَضَائِهِ وَقَدْ رَدَّ  
أَمْرَهُ وَهُنَالَيْهِ وَتَقْلِيلُ بَابَةٍ وَأَطِيعُوا قُلُوبَكُمْ  
بَيْنَ يَدَيْهِ بِلَا أَسْتِغْنَاءٍ بِلَا أَيْدٍ بِلَا أَجْلِ  
بِلَا أَعْيُنٍ بِلَا كَيْفٍ وَلَا لِمٍ وَلَا مَنَازِعَةٍ  
بِلَا مُحَافَظَةٍ بِلَا مَوَاقِفَةٍ وَتَصْدِيقُ قَوْلُوا  
صَدَقَ الْأَمْرُ صَدَقَ الْقَدْرُ صَدَقَ السَّائِقَةُ  
إِذَا تَنَزَّاهُ كَذَلِكَ لَا جَرَمَ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ  
مُنِيبَةً إِلَيْهِ مُشَاهِدَةً لَهُ لَا تَسْتَأْذِنُوا شَيْئًا  
بَلْ تَسْتَوْحِشْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَمَازُجَتِ الْعَرْشُ  
إِلَى السَّمَاءِ تَهَرَّبُ مِنْ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ  
تَتَّبِعِي مُنْخَلَعَةً مُنْقَطِعَةً مِنْ سَائِرِ الْأُمُحْدِ ثَابِتَةٍ  
لَا يُحْسِنُ الْأَدَبَ مَعَ الشَّيْءِ إِلَّا مَنْ  
قَدْ خَدَعَهُمْ وَأَظْلَمَ عَلَى بَعْضِ أَخْوَالِهِمْ  
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفُوسُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْدَ  
وَالذِّمَّ كَالصَّيْفِ وَالشِّتَاءِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
وَكَلَّا لَهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا تَكُنْ لَا يَقْدِرُ بِكَ إِلَّا بِهِمَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فَلَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ لَمْ يَعْتَدُوا  
بِالْحَمْدِ دِينَ وَلَمْ يُجَارِبُوا الدَّائِمِينَ وَلَمْ  
يَسْتَعْلُوا إِلَهُهُمْ خَرَجَ مِنْ قُلُوبِهِمْ حُبُّ الْخَلْقِ وَ  
بَعْضُهُمْ لَا يُحِبُّونَ وَلَا يُبْغِضُونَ بَلْ يُرْحَمُونَ  
أَبَشَرُ يَنْفَعُكَ عِلْمُ بِلَا صَدَقٍ قَدْ أَصْلَكَ اللَّهُ

اللہ سے توبہ کرنیوالا ہی اس کی طرف رجوع کرنیوالا ہے حق تعالیٰ  
کا ارشاد ہے کہ رجوع کر داپنے رب کی طرف یعنی ہر چیز کو اس  
کے حوالہ کر دو۔ اپنے نفوس کو اسکے سپرد کر دو اور انکو اسکی قضاء  
و قدر اور امر و نہی اور تصرفات کے سامنے ڈال دو کہ بطرح  
چاہے تصرف فرمائے اور اپنے قلوب کو اسکے آگے پھینک دو  
کہ نہ زبانیں ہوں نہ ہاتھ۔ نہ پاؤں ہوں نہ آنکھیں۔ نہ پول  
ہوں نہ چرا۔ نہ منازعت ہوں نہ مخالفت بلکہ ہر امر میں بوفت  
ہو اور ہر شان میں تصدیق۔ کہو کہ بیشک سچا ہے حکم۔ سچی ہے  
تقدیر اور سچا ہے علم سابق۔ جب تم ایسے بن جاؤ گے تو ضرور تمہارے  
قلوب اسکی طرف رجوع کرنیوالے اور اسکا مشاہدہ کرنیوالے  
بن جائیں گے کہ کسی چیز سے بھی مانوس ہونگے بلکہ عرش سے  
لیکر فرش تک ہر چیز سے وحشت کھائیں گے ساری مخلوقات  
سے بھاگیں گے اور جملہ مددثات سے الگ تھلگ ہیں گے مشائخ  
کا سرین ادب وہی کر سکتا ہے جو ان کا خادم رہ چکا اور ان کے  
کسی قدر ان حالات سے جو الشریعہ و جل کے ساتھ ہیں گاہ ہو چکا  
ہو۔ اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف و مذمت کو ایسا سمجھ لیا ہے  
جیسے گرمی اور سردی یا جیسے رات اور دن کہ ان دونوں کو حق تعالیٰ  
ہی کی طرف سے جانتے ہیں کیونکہ بحر اللہ عز و جل کے کسی کو بھی  
قدرت نہیں کہ مدح کو لائے یا بجز کو پس جب انکے نزدیک مستحق  
ہو گیا تو نہ انھوں نے تعریف کرنیوالوں کا اعتبار کیا اور نہ بجز کرنے  
والوں سے جنگ کی اور ان کے ساتھ مشغول ہوئے ان کے  
قلوب سے مخلوق کا محبوب اور مبغوض سمجھنا دونوں نکل چکے نہ وہ  
کسی سے محبت کرتے ہیں نہ بغض بلکہ (محبت اور بغض رکھنے  
والوں پر) ترس کھاتے ہیں (کہ افسوس کس بلا میں مبتلا ہیں)  
صدق کے بغیر تجھ کو علم کیا نفع دے گا؟ تجھ کو خدا نے علم دیکر

عَلَىٰ عِلْمِهِ شَعْرًا  
يَقْرَأُ إِلَيْكَ  
يَمْدُ حَوْلَهُ فِي  
يَحْضُلُ لَكَ  
وَالْعَدَابُ  
وَبَيْنَهُمْ  
حَصْلَتُهُ  
وَالْعُقُوبَةُ  
مَحْرُومٌ أَنْتَ  
نَاصِبَةٌ غَدًا  
أَهْلُهَا إِلَّا  
الْمَقْرَبُونَ  
بِالْعِلْمِ نُو  
الْأَنْبِيَاءِ  
يَا مَسْغُولِ  
الْقَلْبِ  
أَنْتَ عَلَى  
هُوَ الْأَسَاءُ  
كَمَتُ لَكَ  
فِي قَلْبِكَ  
سُلْطَانِكَ  
عَلَى كَسْبِكَ  
وَسَمَّ  
إِلَى

عَلَىٰ عِلْمٍ شَعَلَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ وَتَصُومُ لِلْخَلْقِ ۖ حَقًّا  
يَقْرَأُ إِلَيْكَ ۖ وَيُبْدِلُ لَكَ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَ  
يَمْدُحُوكَ فِي بُيُوتِهِمْ وَجَنَابِهِمْ ۖ قَدْ رَأَتْ  
يَحْضُلُ لَكَ هَذَا مِنْهُمْ ۖ فَإِذَا أَجَاءَكَ الْمَوْتُ  
وَالْعَذَابُ وَالصَّيْقُ وَالْأَهْوَالُ ۖ يَحَالُ بَيْنَكَ  
وَبَيْنَهُمْ ۖ وَلَا يُغْنُونَ عَنْكَ شَيْئًا وَ مَا  
حَصَلَتْهُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ يَا كَلِّهِ غَيْرُكَ ۖ  
وَالْعُقُوبَةُ وَالْحِسَابُ عَلَيْكَ يَا مُدْبِرُ يَا  
مُحَرِّمُ أَنْتَ مِنَ الْعَالِمَةِ النَّاصِبَةِ فِي الدُّنْيَا  
نَاصِبَةٌ عَدَا فِي النَّارِ ۖ أَلْعِبَادَةُ صُنْعُهُ وَ  
أَهْلُهَا الْأَوْلِيَاءُ وَالْأَبْدَالُ ۖ أَلْخُلُوصُ  
الْمُقَرَّبُونَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلْعُلَمَاءُ الْعُلَمَاءُ  
بِالْعِلْمِ ۖ نَوَابُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَرُسُلُهُ ۖ وَارْتُوا  
الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ ۖ لَا أَنْتُمْ يَا مُهَوِّسِينَ  
يَا مَشْغُولِينَ بِفَلَقَةِ اللِّسَانِ ۖ وَفَقَهُ  
الْقَاهِرِ مَعَ جَهْلِ الْبَاطِنِ يَا غُلَامُ مَا  
أَنْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ إِلَّا سَلَامٌ مَا هُمْ لَكَ إِلَّا سَلَامٌ  
هُوَ الْأَسَاسُ الَّذِي يُبْنَىٰ عَلَيْهِ الشَّهَادَةُ مَا  
كُنْتُ لَكَ ۖ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ وَتَكْذِبُ  
فِي قَلْبِكَ جَمَاعَةً مِنَ الْأَلِهَةِ ۖ خَوْفُكَ مِنْ  
سُلْطَانِكَ وَوَالِي مَخْلَقِكَ إِلَهَةٌ ۖ اِعْتِمَادُكَ  
عَلَىٰ كَسْبِكَ وَرَبِّكَ وَخَوْفُكَ وَقُوَّتُكَ  
وَسَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَبَطْنُكَ  
إِلَهَةٌ ۖ رُبُّكَ لِلصَّغِيرِ  
وَالشَّعْمِ وَالْعَطَاءِ

گمراہ بنایا۔ تیرا علم سیکھنا نمازیں پڑھنا اور دزے رکھنا مخلوق  
کے لئے ہے تاکہ لوگ تیری ضیافتیں کیا کریں۔ اپنے اموال تجھ  
پر خرچ کریں اور اپنے گھروں اور مجموعوں میں تیری تعریفیں کریں۔  
مان لے کہ یہ تجھ کو حاصل بھی ہو گیا مگر جب تجھ کو موت آئیگی  
اور عذاب اور تنگی اور ہول و ہراس کا سامنا ہو گا تو تیرے  
اور ان کے درمیان آڑ ہو جائے گی اور وہ لوگ تیرے کچھ بھی کام  
نہ آسکیں گے جو کچھ ان سے تو نے مال حاصل کیا تھا اس کو  
کھائیں گے دوسرے اور عذاب و حساب تجھ پر ہو گا۔ اے  
بتلائے ارباب اور اے بے نصیب تو ان میں داخل ہے جو  
بتلائے مشقت ہیں کہ یہاں دنیا میں بھی اعمال اور انکار معاش  
کی مشقت میں مبتلا ہیں اور وہاں دوزخ میں بھی مبتلائے  
مشقت۔ عبادت ایک صنعت ہے اور اس کے اہل ادلیار  
و ابدال اور خالصین اور حق تعالیٰ کے مقربین ہیں وہ علماء جو علم  
پر عمل کرتے ہیں درحقیقت اللہ کے نائب ہیں اس کی زمین ہیں  
اور اس کے پیغام رساں ہیں۔ وہی انبیاء و مرسلین کے وارث  
ہیں نہ کہ تم اے بوالہوسوز بان کی بک میں اور باطن کی  
جہالت کے ساتھ ظاہر کے فقہ میں مشغول رہنے والو۔

صاحبزادہ۔ تو کچھ بھی نہیں۔ نہ تیرا اسلام ہی صحیح ہوا جو بنیاد ہے  
اور جس پر تعمیر ہوتی ہے اور نہ تیری شہادت (توحید و رسالت)  
تام ہوئی۔ تو کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے مگر جھوٹ  
کہتا ہے کیونکہ معبودوں کا ایک بڑا گروہ تیرے قلب میں موجود  
ہے۔ اپنے بادشاہ اور اپنے میر محلہ سے تیرا ڈرنا تیرے  
معبود بنے ہوئے ہیں اپنی کمائی اپنے نفع اپنی طاقت اپنی  
قوت اپنی سماعت اپنی بصارت اور اپنی گرفت پر تیرا اعتماد  
کرنے والے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تیرا نفع اور نقصان اور عطا

یو اللہ ہے حق تعالیٰ  
یعنی ہر چیز کو اس  
اور انکو اسکی قضاء  
و اذکار کہ حیطہ  
آگے پھینک دو  
نہ آنکھیں نہ پوچھا  
ہر امر میں بوقت  
ہے حکم۔ سچی ہے  
لے تو ضرور تمہارے  
سادہ کر نیوالے  
نگے بلکہ عرش سے  
ساری مخلوقات  
ملک ہیں گئے شائع  
ہے چکا اور ان کے  
تھ ہیں گاہ ہو چکا  
ایسا سمجھ لیا ہے  
ن دو نو نکوش تھا  
ہیں کسی کو بھی  
کے نزدیک سچیتن  
ا کیا اور نہ ہو کرنے  
ہوئے ان کے  
دوڑوں نکل چکے نہ  
اور بعض رکھنے  
لا میں مبتلا ہیں  
نہ کو خدا نے علم دیکر

وَالْمَنْعُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَهًا ۖ كَثِيرٌ مِّنَ الْخَلْقِ  
مُتَّكِئُونَ عَلَىٰ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ يَقُولُ هُمْ لَا يَرْوُونَ  
أَنَّهُمْ مُّتَوَكِّلُونَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ قَدْ  
صَارَ ذِكْرُهُمُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَاطَةً بِأَلْسِنِهِمْ  
لَا يَقُولُ هُمْ ۖ فَإِذَا حَقَّ قَوْلِي ذَلِكَ حَرُودًا ۖ  
وَقَالُوا كَيْفَ يَقَالُ لَنَا هَكَذَا ۖ أَلَيْسَنَا  
مُسْلِمِينَ ۖ غَدَا اثْنَيْنِ الْفَضَائِلُ وَتُظْهَرُ  
الْمُحَبَّاتُ وَيُحْكَمُ شُرَيْدِي فِي قَوْلِي هَذَا  
قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا نَفْسِي كَلْبِي ۖ وَإِلَّا اللَّهُ إِنَّمَا  
كَلْبِي لَهُ ۖ لَا بَغْيَ ۖ فَأَيُّ وَقْتٍ اعْتَمَدَ  
قَلْبُكَ عَلَى شَيْءٍ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ  
كَذَّبْتَ فِي إِثْبَاتِكَ ۖ وَصَارَ إِلَهُكَ الَّذِي  
اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ لَا اعْتِبَارَ بِالْقَاهِرَةِ الْقَلْبُ  
هُوَ الْمُؤْمِنُ ۖ هُوَ الْمُوَحَّدُ ۖ هُوَ الْمُخْلِصُ  
هُوَ الْمُتَّقَى ۖ هُوَ الْوَارِعُ ۖ هُوَ الزَّاهِدُ ۖ هُوَ  
الْمُوقِنُ هُوَ الْعَارِفُ ۖ هُوَ الْعَامِلُ ۖ هُوَ الْوَارِثُ  
وَمَنْ سِوَاهُ جُنُودُهُ وَاتَّبَاعُهُ ۖ إِذَا قُلْتُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ فَقُلْ أَوْ لَا بِقَلْبِكَ ۖ ثُمَّ  
بِلِسَانِكَ ۖ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ ۖ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ  
دُونَ غَيْرِهِ ۖ اُسْغُلْ ظَاهِرَكَ بِالْحُكْمِ  
وَبَاطِنَكَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اُخْرِجْ الْخَيْرَ  
وَالشَّرَّ عَلَى ظَاهِرِكَ وَاسْتَغْلِ بِبَاطِنِكَ  
مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَن عَرَفَهُ دَلَّ لَهُ  
وَكُلَّ لِسَانُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَوَاضَعُ لَهُ دُلُوبُ  
الصَّالِحِينَ ۖ وَتَضَاعَفَتْ هُمَمُهُ وَغَمَّتْ وَبَكَاءُ ۖ

اور منع میں مخلوق پر نظر پڑتا ہے میرے معبود بنے ہوئے ہیں۔ مخلوق  
میں بہتیرے لوگ ہیں جو اپنے قلوب سے ان چیزوں پر بھروسہ  
کئے ہوئے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ان کا بھروسہ خدا پر ہے  
ان کا حق تعالیٰ کو یاد کرنا محض عادت ہے اور وہ بھی صرف  
زبانوں سے نہ کہ قلوب سے اور جب اس کی چارخ کھجاتی ہے  
تو بھر مک اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہکو ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا  
ہم مسلمان نہیں ہیں بلکہ کو ساری فضیلتیں کھل جائیں گی۔ اور  
مخنیات ظاہر ہو جائیں گے۔ تجھ پر افسوس جب تو کچھ کہتا ہے  
تو اپنی بات کی پیروی کرتا ہے۔ لا الہ۔ کئی نفی ہے اور لا الہ کئی  
اثبات ہے کہ معبودیت اللہ ہی کے لئے ہے کسی غیر کے لئے نہیں  
پس جس وقت بھی تیرے قلب نے اللہ عزوجل کے سوا کسی شے پر  
اعتماد کیا تو معبودیت کو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص کرنے میں  
تو جھوٹا بن گیا اور وہی تیرا معبود بنا جس پر تو نے اعتماد کیا ظاہر  
کا کچھ اعتبار نہیں (مضرب زبانی کلمہ تو منافق بھی پڑھتے تھے) قلب ہی  
ہے جس کے ساتھ ایمان کا تعلق ہے وہی سوا ہے وہی مخلص۔  
وہی متقی وہی پرہیزگار۔ وہی زاہد وہی صاحب یقین وہی عارف  
وہی عامل اور وہی سردار باقی سب اس کے حکم اور ماتحت ہیں  
جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ اس کے بعد زبان  
سے اور اسی پر توکل کر اور اسی پر اعتماد۔ اس کے سوا کسی پر بھی  
بھروسہ مت رکھ۔ اپنے ظاہر کو شریعت کے ساتھ مشغول رکھ  
اور باطن کو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ۔ بھلائی اور برائی کو اپنے  
ظاہر پر چھوڑ اور اپنے باطن سے بھلائی و برائی کے پیدا کر نیوالے  
کیا ساتھ مشغول ہو جسے اللہ کو پہچان وہ اسکا مطیع ہوا۔ اکی زبان  
اس کے حضور میں گونگی بن گئی اور وہ اس کے نیکو کار بندوں  
کے سامنے متواضع بن گیا۔ اسکا فکر و غم اور گریہ المضاعف ہو گیا

تھے ہیں۔ مخلوق  
جنہوں پر پھر وہ  
وسہ خدا پر ہے  
وہ بھی صرف  
پانچ بجاتی ہے  
کہا جاتا ہے کیا  
میں گی۔ اور  
تو کچھ کہتا ہے  
اور اللہ اللہ کی  
غیر کے لئے نہیں  
سو کسی شے پر  
بوص کرنے میں  
اعتماد کیا ظاہر  
تھے تھے قلب ہی  
ہے ہی مخلص۔  
یقین وہی عارف  
راور ماتحت ہیں  
س کے بعد زبان  
کے سو کسی پر بھی  
ساتھ مشغول رکھ  
برائی کو اپنے  
پیدا کر نیوالے  
ح ہوا۔ اسی زبان  
یکو کار بندوں  
ضعف ہو گیا

وَكَثُرُ خَوْفُهُ وَرَجْلُهُ ۚ وَكَثُرَ حَيَاؤُهُ ۚ وَكَثُرَ  
لَهُ عَلَى مَا قَعَدَ لَهُ مِنْ تَغْرِيطِهِ وَتَشَدُّ دَحْدَتِهِ  
وَخَوْفُهُ مِنْ ذَوَالِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَ  
الْعِلْمِ وَالْقُرْبِ ۚ لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَعَالَ  
لِمَا يُرِيدُهُ لَا يَسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ  
يَا ذُرِّيَّةُ بَيْنَ يَدَيْنَا ۚ أَلَمْ نَكُنْ مِنْ تَغْرِيطِهِ  
وَوَقَّاحَتِهِ وَهَمَّالَتِهِ وَطَرِيهٍ ۚ فَيَذَرُوبُ مِنَ  
الْحَيَاةِ وَيَخَافُ مِنَ الْمَوْتِ أَخَذَتْهُ ۚ وَيَنْظُرُ إِلَى  
مُسْتَقْبَلِ الْحَالِ ۚ هَلْ يَقْبَلُ أَوْ يَرُدُّ ۚ هَلْ  
يُسَلِّبُ مَا أُعْطِيَ أَوْ يُحْلِلُ لَهُ عَلَى حَالِهِ هَلْ يَكُونُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَحَبَّةِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ فِي الْكَافِرِينَ  
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّ كَرُوهٍ خَوْفًا مِنْ  
جُنُودِ الْعَارِفِينَ فِي التَّنْذِيرِ وَالتَّنْذِيرُ مَنْ  
يَأْتِيهِ الْأَمْنُ يُتْلَى عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَكُمْ ۚ يَعْلَمُ  
بِمَوْلَاهُ وَمَا يَكُونُ مَعِدَّةً إِلَيْهِ يَقْرَأُ سِرَّهُ  
مَا لَهُ فِي التَّوْحِ الْمَحْفُوظِ ۚ ثُمَّ يَطْلُبُ الْقَلْبَ عَلَى  
ذَلِكَ ۚ وَيَأْمُرُهُ بِكَيْفِهِ ۚ وَأَنْ لَا تَطْلُبَ النَّفْسُ  
عَلَى ذَلِكَ ۚ ابْتَدَأَ هَذَا الْأَمْرَ الْإِسْلَامُ وَ  
الْمُتَنَالُ الْأَمْرُ الْإِسْلَامِيُّ سَمِعَ النَّبِيَّ وَالصَّبْرُ  
عَلَى الْأَقَاتِ ۚ وَذَلِكَ مَا وَهُ الرُّهْدُ فَمَا سَوَى الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَأَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَكَ الدَّهَبُ وَ  
الذُّرَابُ ۚ وَالْحَمْدُ وَالذِّمَّةُ ۚ وَالْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ  
وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ۚ وَالْبِعْثَةُ وَالنَّقْمَةُ ۚ وَالْفَقْرُ  
وَالْفَقْرُ ۚ وَوُجُودُ الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ ۚ فَإِذَا

خوف اور خشیت بڑھ گیا۔ اس کی حیا زیادہ ہو گئی۔ اپنی گزشتہ  
تقصیر پر اس کی پشیمانی بڑھ گئی اور جو کچھ معرفت و علم اور قربا ہے  
اس کے جاتے رہنے کا اندیشہ و ڈر بڑھ گیا۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ  
فعال لما یرید ہے جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے کوئی نہیں پوچھ سکتا  
کہ وہ کیا کرتا ہے اور مخلوق سے باز پرس ہوتی ہے۔ عارف دو  
نگاہوں کے درمیان متردد رہتا ہے کبھی تو اپنی گزشتہ کوتاہی  
دبے حیائی و نادانی و بیباکی پر نگاہ کرتا ہے تو شرم کے مارے پگھلا  
جاتا اور مواخذہ کے اندیشہ سے گھلا جاتا ہے اور کبھی آئندہ کی حالت  
پر نگاہ کرتا ہے کہ دیکھے مقبول ہوتا ہے یا مردود؟ اور جو کچھ عطا ہوا ہے  
وہ چھتا ہے یا اپنے حال پر باقی رکھا جاتا ہے اور دیکھے قیامت  
کے دن ایمان والوں کی معیت نصیب ہوگی یا کافروں کی؟ اور  
اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے  
زیادہ حق تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اس سے  
ڈرن والا ہوں۔ عارفین کے گردہ میں شاذ و نادر ہی وہ لوگ  
ہوتے ہیں جن کو بجائے خوف کے امن نصیب ہوتا ہے کہ جو کچھ  
علم خداوندی میں ان کے لئے مقدر ہوا ہے وہ پڑھ کر ان کو سنا دیا  
جاتا ہے کہ وہ اپنا انجام اور وہ انعام جس کی طرف انکو لوٹ کر جانا  
ہے معلوم کر لیتے ہیں۔ ان کا باطن اسکو پڑھ لیتا ہے جو اس کے لئے لوح  
محفوظ میں مسطور ہے اسکے بعد وہ قلب کو اس سے آگاہ بناتا اور  
پوشیدہ رکھنے کی اس کو تاکید کر دیتا ہے کہ نفس اس پر مطلع نہ ہونے  
پائے۔ اس امر کی ابتدا تو اسلام لانا حکم کی تعمیل کرنا۔ ممنوع سے بچنا  
اور آفتوں پر صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ما سوا اللہ سے رغبت کا ہٹنا  
ہے اور یہ کہ اس کے نزدیک سونا اور مٹی، مدح اور ذم عطا  
اور منہ، جنت اور دوزخ، نعمت اور نفقت تو عمری اور فلاس  
مخلوق کا وجود اور ان کا عدم سب یکساں ہو جائے پس جب

تَمَّ هَذَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ  
كُلِّهِ ثُمَّ يَأْتِي التَّوْفِيقُ مِنْهُ بِالْأَمَادَةِ وَ  
الْوَلَايَةِ عَلَى الْخَلْقِ كُلِّ مَنْ رَأَهُ يَتَّقِيهِ  
لَهَيْبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَرُّدِ الْمَلَكِ بِه  
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ السَّادِسُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيَّةً بِالْمَدْرَسَةِ  
حَادِي عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ ثَمَرِسَةَ وَارْتَبَيْنُ خَمَلًا بَعْدَ كَلَامِ  
قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَهْبُوا الدُّنْيَا  
فَإِنَّهَا أَدْلَى لَا تُطَيَّبُ إِلَّا بَعْدَ إِهَابِهَا يَا أَعْلَامُ  
الْعَمَلِ بِالْفَرِيقِ أَنْ يُوتَفَقَ عَلَى مُنْزِلِهِ وَالْعَمَلِ  
بِالسُّنَّةِ يُوتَفَقَ عَلَى الرَّسُولِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُرُ بِقَلْبِهِ وَهَمَّتِهِ مِنْ  
حَوْلِ قُلُوبِ الْقَوْمِ هُوَ الْمُطِيبُ وَالْمُبْخِرُ  
لَهَا هُوَ الْمَصْرِقُ لَا تَرَارِهِمْ وَالْمُرَيْنُ لَهَا  
هُوَ الْمُسْتَفْتِي بَابِ الْقُرْبِ لَهَا هُوَ الْمَا شَطَةُ  
هُوَ السَّفِيرُ بَيْنَ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَبَيْنَ  
رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ كَلِمًا تَقْدَمُ إِلَيْهِ  
خُطْوَةٌ إِذَا دَادَ فَرَحًا مِنْ شَرِّ رِزْقِ  
هَذَا الْحَالِ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ  
أَنْ يَشْكُرَ وَتَزْدَادَ طَوَاعِيَّتُهُ  
أَمَّا الْفَرْحُ بِغَيْرِ هَذَا أَهْوَى  
أَجْمَاهِلُ يُفْرَحُ

جب بھی یہ تمام ہو جاتا ہے تو اب سب کے بعد اللہ ہی اللہ ہے کہ  
بجز اس میں فنا اور مستغرق رہنے کے اور کوئی کام ہی نہیں اس کے  
بعد حق تعالیٰ کی طرف سے مخلوق پر اس کے سردار اور حاکم ہونے  
کا فرمان شاہی اس کے پاس آ جاتا ہے۔ جو کوئی بھی اس کو  
دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے نذر کی وجہ سے  
جو اس کا لباس بنا ہوا ہے نفع اٹھاتا ہے۔ اسے ہمارے پروردگار  
ہم کو عطا فرمادینا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا  
ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## سولہویں مجلس

(یوم شنبہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ بمدرستہ معمرہ)

(اول کچھ اور تقریر کی اس کے بعد فرمایا) حسن بصری رحمہ اللہ علیہ  
نے فرمایا ہے کہ دنیا کی امانت کر دکھ خدا کی قسم وہ اپنی امانت کے  
بعد ہی لذیذ بنتی ہے صاحبزادہ قرآن پر عمل کرنا تجھ کو قسر آن  
کے نازل فرمانے والے کے پاس لیجا کر کھڑا کر گیا اور سنت پر عمل  
کرنا پیغمبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیجا کر کھڑا  
کر گیا۔ آنحضرت اپنے قلب اور اپنی ہمت و توجہ سے بندگان  
اہل اللہ کے قلوب سے کسی وقت ہٹتے نہیں۔ آپ ہی ان کو معطر اور  
خوشبودار بنانے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے باطن کا تصفیہ کرنے  
اور زینت بخشنے والے ہیں۔ آپ ہی ان کے لئے قرب کا دروازہ کھولنے  
والے ہیں۔ آپ ہی بناؤ سنگار کرنے والے ہیں اور آپ ہی قلوب  
اسرار اور انکے رب عزوجل کے درمیان سفیر ہیں۔ جب تو آپ کی  
طرف ایک قدم بھی بڑھے گا تو آپ کی مسرت بڑھے گی جس شخص کو یہ  
حال نصیب ہوا اس پر واجب ہے کہ شکر کرے اور اس کی طاعتیں اٹھ جائے  
اور اس کے علاوہ تو خوش ہونا موسیٰ ہی ہوس ہے جاہل شامان ہوتا ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
الْقَدَرُ وَيُنَادِرُ  
يَا مُسْكِينُ  
فَتَهْلِكَ بِالدَّ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَتَلْفَاحُ رُبَّ  
سِرِّكَ وَمَعْنَا  
عَزَّ وَجَلَّ وَرُ  
أَنْ قَدَرْتُ أَنْ  
فَإِنَّ خَيْرُكَ  
مَلَكَتِ الدُّنْيَا  
كُنْتُ لَا تَمْلِكُ  
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
يُحْكُمُ بَيْنَ الْ  
وَيْحِكَ أَعْرُ  
إِلَيْهِمْ أَنْتَ  
وَالنِّكَاحُ وَجَدَّ  
أُمُورُ الدُّنْيَا  
لَحْمِكَ وَتَهْلِكَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَدِّ  
لِللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَعَشِيَّةً بِ  
وَابْتِغَاؤِ الْإِلَهِ  
فِي جَمِيعِ نَم  
يُنِي فِي الدُّنْيَا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نِعَمَ فِيهَا: الْحَاكِمُ يُنَاطِرُ  
الْقَدْرَ وَيُنَازِعُهُ: وَالْعَالِمُ يُوَافِقُهُ وَيَرْضَى  
بِأَمْرِهِمْ لَا يُنَاطِرُ الْقَدْرَ وَتُشَاقِقُهُ  
فَتَهْلِكُ: الدَّائِرَةُ عَلَى أَنْ تَرْضَى بِأَفْعَالِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَأَنْ تُخْرِجَ قَلْبَكَ مِنَ الْحَقِّ  
وَتَقْلِبَ بِهِ رَبَّ الْحَقِّ: تَلْقَاكَ بِقَلْبِكَ وَ  
سِرِّكَ وَمَعْنَاكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى مُتَابَعَةِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ: أَنْ  
قَدَرْتَ أَنْ تَخْذَمَ الصَّالِحِينَ فَافْعَلْ: بَلْ  
فَإِنَّ خَيْرَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: بَلْ  
مَلَكَتِ الدُّنْيَا كَلَهَا وَكَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ كَقَلْبِهِمْ  
كُنْتَ لَا تَمْلِكُ ذَرَّةً: كُلُّ مَنْ يُصْلِحْ قَلْبَهُ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَعَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: يَحْكُمُ  
بَيْنَ الْعَوَامِّ وَالْخَوَاصِّ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَيُحْكِمُ أَعْوَفَ قَدْرٍ أَفْشَى أَنْتَ بِالْإِضَافَةِ  
إِلَيْهِمْ: أَنْتَ مُلْكُ هَمِّكَ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ وَاللَّبْسُ  
وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ الدُّنْيَا وَالْخَوْصُ عَلَيْهِمْ عَمَلٌ فِي  
أُمُورِ الدُّنْيَا بَطَالٌ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ: تُعَبِّئُ  
لِحَمِّكَ وَتَقْدِرُ لَللَّهِ وَدَّ وَحَشَرَاتِ الْأَرْضِ: عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكَ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَكَا يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ عُدَّةً  
وَعَشِيَّةً يَا بَنِي آدَمَ لِدُّوْا الْمَوْتَ وَابْنُوْا الْحَوَادِثَ  
وَابْجَعُوا الْأَعْدَاءَ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ نَيْتُهُ صَاحِبُهُ  
فِي جَمِيعِ نَصَارِيغِهِ لَا يَعْصِلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا  
يُنْفِى فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ: كَيْفَ الْمَسْجِدُ وَالْقَنَا طَرْدَا

رومی الشریعہ کہ  
یہ نہیں، اس کے  
قادر اور حاکم ہونے  
کی بھی اس کو  
نور کی وجہ سے  
ہم ہمارے پروردگار  
بھی بھلائی اور بچا

سرمعمرہ

رومی رحمہ اللہ علیہ  
اپنی امانت کے  
اتجہ کو قسرت  
دوست پر عمل  
دوسرے لجا کر کھڑا  
توجہ سے بندگان  
ہی ان کو معطر اور  
کا تصفیہ کرنے  
ریکا دروازہ کھولا  
ور آپ ہی قلب  
ب۔ جب تو اپنی  
لی جس شخص کو  
طاعتیں ٹھہ جاویں  
بہل شان ہوتا

دنیا میں۔ اور عالم نگین رہتا ہے دنیا میں۔ نادان مناظرہ اور  
منازعت کرتا ہے تقدیر سے اور نادان اس سے موافقت کرتا اور  
اس پر راضی رہتا ہے اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت  
مت کرو ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ مدار اس پر ہے کہ توحق تعالیٰ کے  
افعال پر راضی ہو اور اپنے قلب کو مخلوق سے باہر نکال لے اور اس  
قلب سے خالق مخلوقات کے ساتھ ملاقات کرے۔ جب توحق تعالیٰ  
اور اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تابعداری میں رہیگا  
توحق تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ اپنے قلب اپنے باطن اور اپنے  
اندرون سے۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ صاحبین کی خدمت میں رہے  
تو ضرور ایسا کر کہ یہ تیرے لئے بدرجہا بہتر ہے دنیا میں بھی اور آخرت  
میں بھی۔ اگر تو ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے مگر تیرا قلب اہل  
اللہ کے قلوب کی طرح نہ ہو تو گویا تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں ہو  
ہر وہ شخص جس کا قلب اللہ عزوجل کے لایق بن جاتا اور اس کے ساتھ  
دنیا اور آخرت ہوتی ہے تو وہ حق تعالیٰ کے حکم سے عوام اور خواص  
میں حکومت کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اپنے مرتبہ کو پہچان۔  
ان کے سامنے تو چیز ہی کیا ہے؟ تیرا سارا فکر کھانا پینا نکاح و دنیا  
جمع کرنی اور اس پر حریص بننا رہنا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بڑا کار گزار  
اور آخرت کے متعلق بڑا کام چور۔ تو اپنے گوشت کو فریہ کر رہا اور اس کو  
زمین کے کیرٹے مکڑوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے  
جو روزانہ صبح اور شام اس طرح نذا دیتا کہ اے بنی آدم جنوم نے  
کے لئے اور بناؤ ویرانی کے لئے اور جمع کرو دشمنوں کے لئے مومن  
کی نیت اس کے تمام تصرفات میں نیک ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں  
رہ کر دنیا کے لئے ایک کام بھی نہیں کرتا۔ دنیا میں کوئی کام بھی بنانا  
تو آخرت کے لئے کہ مسجد بنواتا ہے۔ پل بنواتا ہے۔ مدرسے اور

لَمَدَ اِرْسَ وَالرَّيْبُ وَهَذَا طَرَقَ الْمُسْلِمِينَ وَ  
 اِنْ بَنَى غَيْرَ هَذَا اَفْلَعِيكَالِ وَالْاَرَامِلِ وَ  
 الْفُقَرَاءِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ بِفَعْلٍ ذَلِكَ  
 حَتَّى يَنْبَغِيَ لَهُ فِي الْاُخْرَةِ بَدَلُهُ لَا يَنْبَغِي لِطَبِيعِهِ  
 وَهَوَاهُ وَنَفْسِهِ اِذَا صَحَّ ابْنُ آدَمَ كَانَ  
 مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهِ بِصِدْقٍ  
 فَقَدْ كَلَّمَ بِاللَّهِ وَوُجُودُكَ بِاللَّهِ يَتَحَقَّقُ قَلْبُهُ  
 بِالْبَيِّنَاتِ وَالْمُرْسَلِينَ بِقَبْلِ مَا جَاءُوا بِهِ  
 قَوْلًا وَعَمَلًا وَآيْمَانًا وَآيْقَانًا لَا حَرَمَ يَلْتَحِقُ  
 بِهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً اَلَا اَكْرِهَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 اَيْدِ الْحَقِّ يَنْتَقِلُ مِنْ حَيَاةٍ اِلَى حَيَاةٍ فَلَا مَوْتَ  
 لَهُ سِوَى لَحْظَةٍ اِذَا تَمَكَّنَ الذِّكْرُ فِي  
 الْقَلْبِ دَامَ ذِكْرُ الْعَبْدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَرَأَى لَمْ يَدْكُرْهُ يَلْسَانُهُ كَلَّمَ دَامَ  
 الْعَبْدُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَامَتْ مُوَافَقَتُهُ  
 لَهُ وَرِضَاةُ يَافِعَالِهِ اِنْ لَمْ تَوَافِقْ  
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَجَى الصَّيْفِ وَالْاَكَاكَ  
 مِنَ الصَّيْفِ اِنْ لَمْ تَوَافِقْهُ  
 فِي مَجْعَى الشِّتَاءِ وَالْاَبْرَدَا  
 الشِّتَاءُ بِمُوَافَقَةٍ فِيهِمَا  
 يُزِيلُ اَدْبِيَّتَهُمَا وَشِدَّةَ  
 فِعْلِهِمَا وَهَكَذَا الْمَوَافَقَةُ  
 فِي بَلَايَا وَالْاَفَاتِ  
 يُزِيلُ الْعُكُوبَ  
 وَالصَّبَبَ وَالْحَرَجَ وَالْمَجْجَرَ

خانقاہیں بناتا ہے۔ مسلمانوں کے راستے اور طریقے صاف کرتا ہے  
 اور اس کے علاوہ بھی کوئی مکان بناتا ہے تو بال بچوں کے لئے  
 رانڈوں اور محتاجوں کے لئے یا مسکونہ مکان جس کے بغیر چارہ نہیں ہے  
 یہ ساری تعمیرات اس لئے کرتا ہے تاکہ (مقبول ہو کر) آخرت میں  
 اس کے لئے اس کا بدلہ تعمیر ہو۔ اس کی تعمیر طبیعت کے لئے ہوتی  
 ہے نہ نفس کے لئے اور نہ خواہش کے لئے۔ جب ابن آدم صحیح قلب  
 بن جاتا ہے تو اپنے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔  
 اس کا گم ہونا بھی اللہ سے اور وجود بھی اللہ سے۔ اس کا قلب جالتا  
 ہے نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کہ جو کچھ بھی وہ لے کر آئے تھے  
 اس کو قبول کرتا ہے (زبان سے ان کا) قابل ہو کر اور (اعمال سے)  
 عمل کر کے اور (قلب سے) ایمان لا کر اور یقین رکھ کر پس ضرور  
 ہے کہ ان کے شامل رہے (دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) اللہ  
 عزوجل کو یاد رکھنے والا سدا زندہ ہے کہ ایک حیات سے  
 دوسری حیات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پس ایک لحظہ کے سوا  
 اس کو کبھی موت نہیں۔ ذکر جب قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ  
 کا اللہ عزوجل کو یاد رکھنا دائمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ زبان سے  
 یا دہمی نہ کرے اور جب بندہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی یاد میں رہتا ہے تو  
 اس کی موافقت اور اس کے افعال پر راضی رہنا دائمی ہو جاتا ہے  
 اگر گرمی کا موسم آئے اور ہم حق تعالیٰ کی موافقت نہ کریں تو گرمی  
 ہم کو پریشان کر دے گی۔ اسی طرح سردی کا موسم آئے میں اس کی  
 موافقت کریں تو بہتر ہے ورنہ جاڑا ہم کو ٹھنڈا کرے گا اور ان  
 دونوں موسموں میں موافقت کا اختیار کرنا ان کی اذیت اور  
 اثر کی شدت کو زائل کر دے گا (کہ نہ گرمی کی تکلیف معلوم ہوگی  
 نہ سردی کی) یہی حال تمام بلاد و مصائب اور آفات کا ہے کہ ان کے  
 نزول کے وقت ان کی موافقت کرنا کرپ اور ضیق اور تنگی اور تنگدلی

وَالْإِلَٰهَ نَرْعَاهُ وَفَتْ نَزُولُهَا مَا نَحْبِبُ أُمُورَ  
الْقَوْمِ وَمَا أَحْسَنَ آخَوَانَهُمْ كُلَّ مَا يَأْتِيهِمْ  
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ هُمْ طَيْبٌ ۚ قَدْ  
سَقَاهُمْ بِحُبِّ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَقَّاهُمْ فِي حِجْرِ لُطْفِهِ  
وَأَسَمَهُمْ بِأَنْسِبَةٍ فَلَا جَرَمَ لِيُطِيبَ لَهُمُ الْمَقَامَ  
مَعَهُ ۚ وَالْعَاقِبَةُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ ۚ لَا تَزَالُونَ  
مَوْتَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مَلَكَتْهُمْ الْهَيْبَةُ ۚ وَإِذَا  
شَاءَ أَتَشَرُّهُمْ وَأَقَامَهُمْ وَأَحْيَاهُمْ وَتَبَّهَهُمْ  
هُمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي كَهْفِهِمْ ۚ  
الَّذِينَ قَالَ فِي حَقِّهِمْ ۚ وَتَقَلَّبَ مَرَدَاتِ الْيَمِينِ  
وَذَاتِ الشِّمَالِ هُمْ أَعْقَلُ النَّاسِ يُؤْمِنُونَ  
مِنْ دَرَجَتِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ الْمَغْفِرَةَ وَالْحِجَاةَ فِي جَمِيعِ  
الْأَحْوَالِ ۚ هَذَا إِهْمَتُهُمْ وَنَحْوُكَ تَعْمَلُ مَعْلُ  
أَهْلُ النَّارِ وَتَرْجُو الْجَنَّةَ ۚ فَانْتَ طَائِعٌ فِي  
مَنْزِلِ مَوْضِعِ الظُّلَمِ ۚ لَا تَغْتَرَّ بِالْعَارِيَّةِ وَ  
تَقْنُطُهَا لَكَ ۚ عَنْ قَرِيبٍ مُؤَخَّذٌ مِنْكَ الْخَيْرُ  
عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعَارَكَ الْحَيَاةَ حَتَّى تَطِيعَهُ  
فِيمَا حَسِبْتُمْهَا لَكَ ۚ وَعَمِلْتَ فِيهَا مَا أَرَدْتَ  
وَكَذَلِكَ الْعَارِيَّةُ عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ ۚ وَكَذَلِكَ  
الْغَنَى عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ ۚ وَكَذَلِكَ الْأَمْنُ وَالْجَأُ  
وَجَمِيعُ مَا عِنْدَكَ ۚ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَّةٌ عِنْدَكَ  
لَا تُفَرِّطْ فِي هَذِهِ الْعَوَارِئِ فَإِنَّكَ تُطَالِبُ بِهَا وَ  
تُشِيرُ أَلْعَمَّهَا وَعَنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّنْهَا جَمِيعُ مَا عِنْدَكَ  
مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَاسْتَعِينُوا بِهَا  
عَلَى الطَّاعَةِ ۚ جَمِيعُ مَا تَرْغَبُونَ فِيهِ أَنْتُمْ عِنْدَ

مان کرتا ہے  
کے لئے  
مبارک نہیں ہے  
فخرت میں  
کے لئے ہوتی  
آدم صبح القلب  
ہوتا ہے۔  
عاقب جاننا  
کے لئے تھے  
اور (اعضائے)  
پس ضرور  
سب (بجای) اللہ  
ت سے  
نظر کے سوا  
ہے تو بندہ  
ہاں سے  
ہوتا ہے تو  
یہ برہان ہے  
میں تو گری  
میں اسکی  
اور ان  
ت اور  
معلوم ہوگی  
کہ ان کے  
رنگدلی

اور اضطراب کو نازل کر دیتا ہے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی  
اہل اللہ کے معاملات بھی کیسے عجیب اور انکے حالات کس قدر  
پیارے ہیں کہ ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی پہنچتا ہے  
وہ ان کو لذیذ معلوم ہوتا ہے چونکہ حق تعالیٰ نے انکو اپنی شراہ  
معرفت پلا دی ہے اور اپنے لطف کی گود میں سٹالیا ہے اور  
اپنے انس سے مانوس بنا دیا ہے اس لئے ضرور ہے کہ انکے  
لئے حق تعالیٰ کے ساتھ قیام اور ماسوائی اللہ سے غیر ضروری خوشگوار  
ہو۔ وہ حق تعالیٰ کے حضور ہمیشہ مُردہ بنے رہتے ہیں کہ ہیبت اُپر  
مستط ہے پس جب چاہے گا انکو اٹھا کر کھڑا کر دیگا اور حیات عطا  
فرما کر بیدار کر دیگا۔ وہ اسکے حضور میں ایسے ہیں جیسے اصحاب کہف  
اپنے غار میں کہ انکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم انکو کڑ  
دیتے رہتے ہیں داہنی طرف کی اور بائیں طرف کی۔ وہی سب سے  
زیادہ عقلمند ہیں اور ہر حال میں اپنے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ سے حضرت  
دنجات کی لو لگائے رہتے ہیں یہی ان کی ہمت ہے تجھ پر انوس کہ  
کام تو دوزخیوں کے کرتا ہے اور آرزو رکھتا ہے جنت کی سوتیری  
طبع بے عمل ہے عاریت پر مغرور ہو اور اسکو اپنا مت سمجھ کہ وہ غریب  
تجھ سے لپیٹائے گی اُس نے تجھ کو زندگانی عاریت دی ہے تاکہ ہمیں  
تو اسکی اطاعت کرے مگر تو نے اسکو اپنی ہی چیز سمجھ لیا اور کرنے  
لگا جو چاہا، اسی طرح عافیت بھی تیرے پاس عاریت ہے۔ تو نگری  
بھو تیرے پاس عاریت ہے اور امن معرت وغیرہ اور جو کچھ بھی تیرے  
پاس نعمتیں ہیں سب تیرے پاس عاریت ہیں۔ ان عاریتوں میں  
کو تا ہی مت کمر کہ تجھ سے ان کا مطالبہ ہوگا اور نہیں سے ہر ہر  
چیز کے متعلق تجھ سے باز پرس ہوگی۔ تنہا رہے پاس جتنی بھی نعمتیں  
ہیں سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں پس ان سے اعانت حاصل کر  
طاعت پر۔ اور تمام وہ چیزیں جن کو تم مرغوب سمجھتے ہو اہل اللہ



النَّوْمُ شُغْلٌ وَشَاغِلٌ لَا يَزِيدُكَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً عَنْ بَعْضِهِمْ  
أَنَّهُ قَالَ: وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ  
وَلَا تُوَافِقِ الْخَلْقَ فِي الْحَقِّ: إِنَّكَ تَكْثُرُ مِنْ  
إِنْكَسَارٍ وَانْجِبَارٍ مِنَ الْغَيْبِ وَتَعْلَمُ مَوَافَقَةَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادَةِ الصَّادِقِ الْحَقِّ الْمَوْافِقِينَ

## الْمَجْلِسُ السَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بَكَرَةً بِالسَّاعَةِ  
رَابِعَةِ عَشْرَةٍ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمْنِينَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسَمِائَةٍ  
لَا تَهْتَمُّ بِرُزُقِكَ فَإِنَّ طَلِبَكَ لَكَ أَشَدُّ مِنْ  
طَلِبِكَ لَكَ إِذَا حَصَلَ لَكَ رِزْقُ الْيَوْمِ فَلَمْ  
عَنْكَ الْاِثْمُ تَلَامُ بِرِزْقِكَ كَمَا تَرَكْتَ امْرَأَتَكَ  
وَعَدَّ لَا تَنْدَرِي هَلْ يَصِلُ إِلَيْكَ أَمْ لَا: اسْتَعْلُ  
بِیَوْمِكَ: لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ: لَا سَتَعْلَمُ  
بِهِ عَنْ طَلِبِ الرِّزْقِ: كَأَنَّهُ هَبْنَتْهُ تَسْعَةً  
عَنِ الطَّلِبِ مِنْهُ لِأَنَّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
كُلَّ لِسَانَهُ: لَا يَزَالُ الْعَارِفُ آخِرُ السَّانِ  
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: حَتَّى يَرُدَّ إِلَى  
مَصَارِحِ الْخَلْقِ: فَإِذَا رَدَّ إِلَى يَوْمِ رَفْعِ الْكُلَّالِ  
عَنِ لِسَانِهِ وَالنَّجْمَةِ عَنْهُ: مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَمَّا كَانَ يَرْغِي الْغَنَمَ كَانَ فِي لِسَانِهِ لَكْنَةٌ وَوَعْلَةٌ  
وَنَجْمَةٌ وَوَقْفَةٌ: فَلَمَّا أَرَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ  
يَرُدَّ إِلَى الْهَمَّةِ: حَتَّى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي  
يَفْقَهُوا قَوْلِي: هُكَانَ يَقُولُ لَمَّا كُنْتُ فِي الْبَرِّيَّةِ

کے نزدیک مشغول بنایا والے مشغول ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت میں حق  
تعالیٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتے۔ ایک بزرگ سے  
منقول ہے کہ خلق کے معاملہ میں حق تعالیٰ کی موافقت کر۔ اور  
حق تعالیٰ کے معاملہ میں خلق کی موافقت مت کر۔ ٹوٹ جائے جسے  
ٹوٹنا ہے اور جوڑ جائے جسے جوڑنا ہے۔ حق تعالیٰ کی موافقت کرنا  
تم اس کے نیک بندوں سے کھوجو اس کی موافقت کرنے کے عادی ہیں۔

## سترہویں مجلس

(وقت صبح: یوم جمعہ: ۱۲ ذیقعدہ ۵۵۵ھ: مدینہ منورہ)

اپنی روزی کے فکر میں مت پڑ کہ جتنا تو اس کی تلاش کرتا ہے  
اس سے بدرجہا زیادہ تجھ کو ڈھونڈ رہی ہے۔ جب تجھ کو ایک دن کی  
روزی مل جائے تو کل کی روزی کا فکر مت کر جس طرح یوم گذشتہ کو تو  
چھوڑ گیا کہ وہ گذر گیا۔ یوم آئندہ کے متعلق تجھے خبر نہیں کہ تجھ تک  
پہنچے گا یا نہیں پس آج ہی کئے میں مشغول رہ۔ اگر تجھ کو حق تعالیٰ  
کی معرفت حاصل ہوتی تو اس کے ساتھ مشغول ہو کر تو رزق کی  
طلب سے غافل بن جاتا۔ اس کی ہیبت تجھ کو طلب معاش سے روک  
دیتی کیونکہ جو عارف حق بن جاتا ہے اس کی زبان عاجز بن جاتی ہے۔  
عارف ہمیشہ حق تعالیٰ کے سامنے زبان کا گونگا بنا رہتا ہے یہاں  
تک کہ وہ اس کو مخلوق کی مصلحتوں کے لئے واپس فرمائے پس جب  
اس کو مخلوق کی طرف واپس بھیجتا ہے تو اس کی زبان سے مانگی  
اور گونگی پن کو مرتفع فرما دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب تک  
بکریاں چراتے رہے تو ان کی زبان میں کلکتہ اور غلٹ اور رکاوٹ  
دیکھلا ہٹ رہی مگر جب حق تعالیٰ نے ان کو مبعوث فرمایا چاہا تو ان کو لہام  
فرما دیا کہ انہوں نے دعا کی الہی میری زبان سے گرہ کھولے کہ لوگ میری  
بات سمجھیں گو یا کہ وہ عرض کرتے تھے کہ جب تک میں بکریاں چراتے کو

فِي رَغْبِي الْغَنَمِ  
شَغْلِي مَعَ الْكَلَالِ  
الْكَلَالِ مِنْ  
فَكَانَ يَنْتَكِلُ  
بَعْدَ مَا يَنْتَكِلُ  
وَصَغْرُهُ رَامَ أَنْ  
فَرُغُونَ وَاسْمُ  
يَا غُلَامُ أَرَأَيْتَ  
وَلَا سَوْفَ قَدْ  
وَجَلَّ وَابَدَ  
أَنْتَ خَالٍ مِنْ  
بَيْتٍ فَارْعَ  
دَرْفُهَا: عَمَّا  
بِالتَّحْقِيقِ فِي  
سَلَامُ كَلَامُكَ  
نَفْسِكَ وَغَيْرِ  
مِنَ الْخَلْقِ: وَ  
عَنْهُمْ: فَإِذَا  
وَكَسَالَهُ وَرَ  
فِيكَ وَفِيهِمْ  
وَسَلَّمَ وَالْمُ  
يَا مُرِيدُ:  
بِهِ: كُلُّ  
وَجَلَّ: أَفَ

را آخرت میں حق  
ایک بزرگ سے  
افتت کر اور  
ٹوٹ جائے جسے  
موافقت کرنا  
نے کے عادی ہیں۔  
بدستورہ  
تلاش کرتا ہے  
تجھ کو ایکنی  
یوم گذشتہ کو تو  
نہیں کہ تجھ تک  
ہ۔ اگر تجھ کو تو  
ہو کر تو رزق کی  
عاش سے رک  
بازر بخاتی ہے  
بنارہا ہے یہاں  
لئے پس جب  
زبان سے زندگی  
سلام جب تک  
نت اور کاوٹ  
رانا چاہا تو کولہا  
ہوئے کو کو میری  
بحریاں چرائے کو

فِي رُغْبِي الْغَوْثَ لَمْ أَحْتَمِ إِلَى هَذَا وَالْآنَ نَذْجَاهُ  
شَعْلَى مَعَ الْحَيْنِ وَالْكَلامِ كَلِمَةً فَأَعْتَى بَيْنَ هَا بِ  
الْكَلامِ مِنْ لِسَانِي فَوْفَ الْعُقْدَةِ مِنْ لِسَانِي  
فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِتَسْعِينَ كَلِمَةً فَصِيحَةً مَفْهُومَةً  
بَعْدَ مَا يَتَكَلَّمُ غَيْرُهُ كَلِمَةً سِيدَةً فِي حَالِ  
صَغِيرٍ رَامَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي غَيْرِ حِينِهِ بَيْنَ يَدَيِ  
فِرْعَوْنَ وَارِسِيَةٍ فَلَقَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجُمْرَةَ  
يَا غُلَامُ أَرَأَيْكَ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَبِرَسُولِهِ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ بِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَابْدَأْ أَنْبِيَائِهِ وَخُلَفَائِهِ فِي خَلْقِهِ  
أَنْتَ خَالٍ مِنْ مَتَعِي أَنْتَ تَقْصُصُ بِلَا طَارِئِ  
بَيْتٍ قَارِئٍ خَوَّابٍ شَجَرَةٍ قَدْ يَبْسُتُ وَتَنَازَرُ  
وَرُفْهَا عِمَارَةُ قَلْبِ الْعَبْدِ بِالْإِسْلَامِ ثُمَّ  
بِالْحَقِيقَةِ فِي حَقِيقَتِهِ وَهِيَ الْإِسْتِسْلَامُ  
سَلَّمَ كَلِمَتَكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَلَّمَ إِلَيْكَ  
نَفْسُكَ وَغَيْرَكَ بِ تَخْرُجُ بِفَيْدِكَ مِنْكَ وَ  
مِنْ الْحَيْنِ تَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ نَاعَنَكَ وَ  
عَنَّهُمْ فَإِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْبَسْكَ  
وَكَسَاةً وَرَدَّكَ إِلَى الْحَقِّ فَمَنْ تَبَلَّ أَمْرَهُ  
فِيكَ وَفِيهِمْ بِرِضَا الرَّسُولِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالْمُرْسِلُ بِ ثُمَّ تَقِفُ مُنْتَظَرًا لِمَا  
يَأْمُرُ بِهِ بِ مُوَافَقًا لِكُلِّ مَا يَحْكُمُ عَلَيْكَ  
بِهِ بِ كُلُّ مَنْ تَجَرَّدَ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ وَوَقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى  
أَقْدَامِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ

جنگل میں رہا تو مجھے اس کی حاجت نہ ہوئی مگر اب مخلوق کے ساتھ  
میری مشغولیت اور ان سے گفتگو کرنے کا موقع آیا تو میری زبان  
سے ماندگی کو دور فرما کر میری مدد کر۔ چنانچہ انکی زبان کی گڑبھا  
گئی کہ جتنی دیر میں دوسرا شخص چند کلمات ادا کر سکتا تھا اتنی دیر  
میں آپ نوے کلمات فصاحت والے بول سکتے تھے جو اچھی طرح  
سمجھ میں آتے تھے۔ چونکہ بچپن میں فرعون اور آسیہ کے سامنے نادت  
آپ نے بولنے کا قصد کیا تھا اس لئے چنگاری کو آپ کا لقمہ بنا  
دکڑ زبان کو جلوا دیا گیا صاحبزادہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ  
اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی معرفت بھی تجھ کو کم ہے۔ اور  
اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور اس کے نبیوں کے جانشین ابدال کی معرفت  
بھی کم ہے جو مخلوق میں اس کے خلفاء ہیں۔ تو معنی سے بالکل  
خالی ہے۔ تو بغیر پرند کا پتھر ہے۔ تو خالی اور دیر ان مکان ہے  
اور ایسا درخت ہے جو سوکھ گیا اور اس کے پتے بھر گئے۔ بندہ  
کے قلب کی آبادی اسلام سے ہے۔ اس کے بعد حقیقت اسلام  
کی تحقیق یعنی اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دینے سے تو اپنے آپ کو  
بالکل خدا کے حوالہ کر دے۔ وہ تیرا نفس اور اسکے سوا سب کچھ تیرے  
حوالہ کر دیا۔ اپنے قلب کے ساتھ تو اپنے نفس سے اور ساری مخلوق  
سے باہر نکل آئیگا۔ انانیت سے بہرہ منہ ہو کر اس کے حضور میں کھڑا  
ہو جائیگا۔ پھر جبنے چاہے گا تو تجھ کو لباس دیگا۔ تجھ کو کپڑے  
پہنائیگا اور مخلوق کی طرف واپس کر دیگا۔ پس تو اپنے اندر اور مخلوق  
کے اندر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے بھیجنے والے خدا کی خوشنودی  
کے ساتھ اسکے حکم کی تعمیل کرے گا اور اسکے بعد حکم کے انتظار میں  
کھڑا ہو جائیگا کہ اب کیا حکم فرماتا ہے؟ درانحالیکہ تو موافقت  
کر نیوالا ہوگا ہر حکم کی جو تجھ پر صاف فرمادے جو شخص ماسوی اللہ سے  
مجرد ہو کر اپنے قلب اور باطن کے قدموں پر حق تعالیٰ کے سامنے

فَقَدْ قَالَ بِلِسَانِ الْحَالِ كَمَا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ: وَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى عَزَلْتُ  
 دُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَجَمِيعَ الْخَلْقِ: قَطَعْتُ  
 الْأَسْبَابَ وَخَلَعْتُ الْأَسْرَ بَابَ: وَجَلْتُ  
 إِلَيْكَ مُسْتَجِلًّا لِتَرْضَى عَنِّي: وَتَغْفِرَ لِي  
 دُفُوقِي مَعَهُمْ مِنْ قَبْلِ: يَا جَاهِلُ مَا لَكَ  
 وَلِهَذَا: أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ: مُشْرِكُ دَهْمُ  
 لَا تَكَ تَرَاهُمْ فِي الصِّرَ وَالْتَفِعِ: وَأَنْتَ  
 عَبْدُ الْحِكْمَةِ تَرْجُوا دُخُولَهَا: وَأَنْتَ عَبْدُ  
 النَّارِ تَخَافُ مِنْ دُخُولِهَا: أَيْنَ اسْتَمَرُّ  
 كَلْمُكَ مِنْ مُقْلَبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ: الْقَائِلُ  
 بِلِقَائِي: كُنْ نِيكَوْنُ يَا عَلَامُ لَا تَغْتَرَّ  
 بِطَاعَتِكَ وَتَعْجُبْ بِهَا: إِنْ سَأَلَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ  
 وَتَعَالَى قُبُولَهَا: وَاحْذَرُ وَخَفْ أَنْ يَنْقَلِكَ  
 إِلَى غَيْرِهَا: أَيْشُ أَمَّا أَنْ يُقَالَ بِطَاعَتِكَ  
 كُوفِي مَعْصِيَةً: وَلِصِفَائِكَ كُنْ كِدْرًا: مَنْ  
 عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ:  
 وَلَا يَغْتَرُّ بِشَيْءٍ: لَا يَأْ مِنْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ  
 الدُّنْيَا عَلَى سَلَامَةٍ دِينِهِ: وَحِفْظِ مَا بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ  
 بِأَعْمَالِ الْقُلُوبِ وَدِخْلِهَا  
 وَإِلْخِلَاصِ الْكَامِلِ هُوَ  
 مِمَّا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 جَلَّ: وَمَعْرِفَةُ  
 اللَّهِ

آکھڑا ہوا تو وہ زبان حال کہہ رہا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام  
 نے کہا تھا کہ "اے میرے پروردگار میں تیری طرف جلد آ گیا ہوں  
 تاکہ تو خوش ہو جائے" چھوڑ آیا میں اپنی دنیا کو۔ اپنی آخرت  
 کو اور ساری مخلوق کو۔ اسباب کو قطع کر چکا۔ اور باب کو ترک  
 کر چکا اور بجلت تیرے پاس آ حاضر ہوا تاکہ تو مجھ سے خوش ہو جاؤ  
 اور اس سے قبل جو مخلوق کے ساتھ میں ٹھہرا ہا اس کو بخند رہے۔  
 اے نادان! تجھے ان باتوں سے کیا مناسبت ہے؟ تو بندہ  
 بنا ہوا ہے خلق کا کہ ان کو شریک نہ بنائے ہوئے ہے کیونکہ  
 نفع اور نقصان میں تیری نگاہ اُن پر جاتی ہے تو بندہ بنا ہوا ہے  
 جنت کا کہ آرزو مند ہے اُس میں داخل ہونے کا اور بندہ بنا ہوا  
 ہے دوزخ کا کہ خائف ہے اس میں داخل ہونے سے تم سب  
 کہاں (دور چلے) گئے اس ذات سے جو قلوب اور ابصار کا  
 پلٹنے والا ہے اور جس شے کا وجود چاہے اس کو کُن فرما کر موجود  
 کر دینے والا ہے؟ صاحبزادہ! اپنی طاعت پر مغرور مت  
 ہو اور نہ اس پر گھمڈ کر۔ حق تعالیٰ سے اس کے قبول ہو جانے  
 کی درخواست کر اور ڈر کہ وہ تجھ کو معصیت کی طرف منتقل نہ  
 فرمادے۔ بھلا تیرے لئے اس بات سے مطمئن بنانے کی کوئی وجہ  
 ہے کہ کہہ یا جائے تیری طاعت سے کہ معصیت بن جا اور تیری صفات  
 سے کہ مگر بن جا جس شخص کو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل ہو جاتی  
 ہے وہ نہ کسی سے قرار پکڑتا ہے اور نہ کسی شے پر مغرور ہوتا ہے۔  
 اور جب تک اپنے دین کو سلامت اور اس معاملہ کو جو اس  
 کے اور حق تعالیٰ کے درمیان ہے محفوظ لے کر دنیا سے چلا نہ  
 جائے نڈر نہیں ہوتا۔ صاحبو! قلوب کے اعمال اور ان کے  
 اخلاص کو اختیار کرو۔ پورا اخلاص اللہ کے سوا سب سے خالص  
 کرنے کا نام ہے۔ اور اللہ عزوجل کی معرفت سب کی جڑ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام  
طرف جلد آگیا ہوں  
کو۔ اپنی آخرت  
ارباب کو ترک  
مجھ سے خوش ہو جاؤ  
اس کو بخندے۔  
بیت ہے، تو بندہ  
ہوئے ہے کیونکہ  
تو بندہ بنا ہوا ہے  
اور بندہ بنا ہوا  
رنے سے تم سب  
ب اور البصار کا  
کو کون فرما کر موجود  
ت پر مغرور مت  
کے قبول ہو جانے  
ن طرف منتقل نہ  
نجانے کی کوئی چیز  
ن جا اور تیری صفات  
رفت حاصل ہو جاتی  
پر مغرور ہوتا ہے۔  
عالم کو جو اس  
کر دنیا سے چلا نہ  
اعمال اور ان کے  
سوا سب سے خالص  
سب کی جڑ ہے۔

عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْأَصْلُ مَا أَرَى أَكْثَرَ كُمْزَا  
كَدَائِبِنَ فِي الرِّبَا نَوَالِ الْأَفْعَالِ فِي الْخَلْقَاتِ  
وَالْجَلَوَاتِ مَا لَكُمْ ثَبَاتٌ لَكُمْ أَقْوَالٌ بِلَا أَفْعَالٍ  
وَأَفْعَالٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَلَا تَوَحِيدٍ إِنْ تَحْيَيْتَ  
الْبَيْتَ الَّذِي بِيَدِي وَرَضِيكَ أَكْثَرَ  
يَنْفَعُكَ سَبِيحٌ أَنْ يَقْبَلَكَ دَرَضًا أَوْ الْحَقُّ عَزَّ وَ  
جَلَّ عَنْ قَرِيبٍ تَقْتَضِيهِ قُرْآنُكَ عِنْدَ السَّبْرِ  
وَأَيْقَادُ النَّارِ يُقَالُ هَذَا بِيَضَاءٍ هَذَا  
سُودَاءٍ هَذَا شِبْهٌ فَيُخْرِجُ الْكُلَّ مَذْبُورًا  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لِمَجْمُوعِ أَعْمَالِكَ الَّتِي نَافَقْتَ  
مِنْهَا هَكَذَا عَلَى مَعْمَلٍ بِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِاطِلٌ أَعْمَلُوا وَاجْتَبُوا وَاصْبِرُوا وَأَطِيعُوا مَنْ  
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْقَوَا  
ثِمَ أَقْبِتُوا أَنْفُسَهُ مَا لَا يَلِيْقُ بِهِ وَأَقْبِتُوا  
لَهُ مَا يَلِيْقُ بِهِ وَهُوَ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَرَضِيَ  
لَهُ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا فَعَلْتُمْ هَذَا زَالِ الشَّيْءُ وَالتَّعْطِيلُ  
مِنْ قَوْلِهِمْ بِرَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ  
وَالصَّاحِبِينَ مِنْ عِبَادَةٍ بِالْإِحْلَالِ وَالْإِعْظَامِ  
وَالْإِحْتِرَامِ إِنْ أَرَدْتُمْ الْفَلَاحَ فَلَا يَخْضُرُ أَحَدٌ  
مِنْكُمْ عِنْدِي إِلَّا بِحَسَنِ الْأَدَبِ وَالْإِفْلَاحُ يَخْضُرُ  
مَا تَزَاوَنَ فِي فَضُولٍ فَأَتَوْكُمُ الْفَضُولُ هَذِهِ  
السَّاعَةُ الَّتِي تَكُونُونَ عِنْدِي فِيهَا رُبَّمَا  
كَانَ فِي الْجَمْعِ مَنْ يَحْتَرِمُ وَيَحْسِنُ الْأَدَبَ مَعَهُ  
مَنْ وَرَأَى عَفْوَهُ لَكُمْ وَأَوْهَرَ مَكْرَهُ الطَّبَاخَ كَيْفَ تَرَوْنَ

معرفت سب کی جڑ ہے۔ میں تم میں اکثر کو مخلوقوں اور مخلوقوں میں  
اقوال میں اور افعال میں بھٹوٹا دیکھ رہا ہوں۔ تمہیں قیام ہی نہیں۔  
تمہارے اقوال ہیں بلا افعال کے اور افعال ہیں بلا اخلاص اور توحید  
کے۔ اگر تو نے اس کوئی جو میرے ہاتھ میں ہے دھوکہ بھی دیدیا  
اور وہ تجھ سے خوش بھی ہو گئی تو یہ تجھ کو فائدہ کیا دیگا؟ تو چاہتا ہے  
کہ حق تعالیٰ بھی اس کو قبول کرے اور راضی ہو جائے؟ سو عنقریب  
آگ کے دھونکے اور تپا کر ڈھالنے کے وقت تیرے پتروں کا  
فضیحتہ ہو جائیگا اور کہہ دیا جائیگا کہ یہ سفید ہے اور یہ سیاہ اور یہ  
ملع۔ پس سب کو نکال دیا جائیگا۔ قیامت کے دن تیرے اعمال سے  
جنہیں تو نے نفاق برتا ہے ہی کہا جائیگا۔ ہر عمل جو غیر اللہ کے لئے  
کیا جائے باطل ہے۔ کام کرو اور محبت کے ساتھ کرو صحبت  
اختیار کرو اور طالب بنو اسکے جس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سب  
کی سننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے۔ اول نفی کرو اس کے بعد  
اثبات۔ یعنی نفی کرو اس سے ہر اس چیز کی جو اس کو مشاغل نہیں اور  
اسکے لئے ثابت کرو ہر اس شے کو جو اس کے لئے شایان ہے۔ اور  
وہ وہی صفات ہیں جن کو اُس نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے اور  
جن کو اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پسند فرمایا ہے جب  
تم ایسا کرو گے تو تشبیہ اور تعطیل تمہارے قلوب سے زائل ہو جائیگی  
ساتھ ہو اللہ عزوجل اور اسکے رسول اور اسکے نیکو کار بندوں کے  
راہی نظم اور حکیم و احرام کر کے کہ سبھی ان کیساتھ رہتا ہے۔ اگر  
تم فلاح چاہتے ہو تو جو کوئی بھی تم میں سے میرے پاس آوے  
وہ حسن ادب کیساتھ آوے ورنہ نہ آیا کرے۔ تم ہر وقت فضولیتیں کرتے  
ہو پس جتنی دیر میرے پاس آکر دہیں تو فضولیت کو چھوڑ دو کہ باوقاس  
وقت مجمع میں وہ (فرشتے اور ارواح طیبہ) ہوتے ہیں بولیں احرام اور  
حسن ادب کے لائق ہیں جو تمہاری عقل اور دہم سے باہر ہے۔ باورچی

طَلَبَتْهُ وَالْخَبَرُ يُبَيِّنُ حُبَّكَ ۖ وَالصَّانِعُ  
يَعْرِفُ مَصْنَعَتَهُ ۖ وَصَاحِبُ الدَّعْوَةِ يَعْرِفُ  
الْمَدْعُوَيْنِ إِلَيْهَا الْحَاضِرِينَ فِيهَا دُنْيَاكُمْ  
قَدْ أَهَمَّتْ قُلُوبَكُمْ ۖ فَمَا بَصُرُونَ بِهَا شَيْئًا  
أَحَدًا زُومًا ۖ فَمَنْ تَمَكَّنَكُمْ مِنْ نَفْسِهَا تَارَةً  
بَعْدَ أُخْرَى ۖ حَتَّى تَذَرَكُمْ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ  
تَذَرُكُمْ ۖ تُسْقِيكُمْ مِنْ شَرَاهَا وَتَجْعَلُكُمْ  
تَقَطُّمَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ ۖ وَتَسْمُلُ أَعْيُنَكُمْ  
فَإِذَا ذَهَبَ النَّبِيُّ ۖ وَجَاءَتِ الْإِفَاقَةُ ۖ  
رَأَيْتُمْ مَا صَنَعَتْ بِكُمْ ۖ هَذَا عَاقِبَةُ  
حَبِ الدُّنْيَا وَالْعَذُ وَخَلْفَهَا وَالْحَرَمُ  
عَلَيْهَا وَعَلَى جَمْعِهَا ۖ هَذَا أَفْعَلُهَا فَاحْذَرُوا  
مِنْهَا يَا عُلَمَاءُ لَا فَلَاحَ لَكَ وَأَنْتَ مُجْتَبَاهُ  
أَنْتَ يَا مَدْعَى حُبِّ النَّحْيِ عَزَّ وَجَلَّ لَا  
فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِحَّةَ وَأَنْتَ تُحِبُّ الْآخِرَةَ  
أَوْ شَيْئًا قِصَمًا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۖ الْعَارِفُ  
الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ هَذِهِ وَلَا هَذِهِ وَلَا مَا  
سِوَى النَّحْيِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا تَمَرَّحْتُمْ لَهُ  
وَتَحَقَّقَ ۖ أَنْتُمْ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا  
مُهْتَاةٌ مُكْفَاةٌ ۖ وَكَذَلِكَ إِذَا وَصَلَ  
إِلَى الْآخِرَةِ ۖ فَجَسِيمُ مَا تَرَكَهُ وَرَاءَ  
ظَهْرِهِ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ النَّحْيِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
قَدْ سَبَقَهُ إِلَى هَذَا ۖ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ  
لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُعْطَى أَوْلِيَاءَهُ  
أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ

اپنے پکائے ہوئے کھانے کو پہچانتا ہے۔ نان بائی اپنی روٹی کو  
پہچانتا ہے۔ صنّاع اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور دعوت کرنیوالا  
ان کو پہچانتا ہے جن کی دعوت کی ہے اور جو اگر شریک ہوئے (اسی  
طرح اہل بصیرت ارواح و ملائکہ کو خوب پہچانتے ہیں) تمہاری  
دنیا نے تمہارے قلوب کو اندھا بنا دیا ہے۔ پس تمکو ان سے کچھ بھی نظر  
نہیں آتا۔ دُرو دنیا سے کہ اول وہ تم کو اپنے نفس پر آہستہ آہستہ  
قدرت دیگی یہاں تک کہ تمکو لپیٹ لیگی اور اخیر میں تمکو ذبح کر ڈالگی  
اول تمکو اپنی شراب اور بھنگ پلا کر متوالا بنا لیگی اس کے بعد  
تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گی اور آنکھوں میں گرم بخوں کی سلاخی  
پھیرے گی۔ پس جب قبر میں پہنچ کر بھنگ کا نشہ اُتر جائیگا اور ہوش  
آئیگا اسوقت تم دیکھو گے کہ اُسے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ  
ہے انجام دُنیا سے محبت رکھنے کا اور اس کے پیچھے دوڑنے اور اس کے  
اکٹھا کرنے کی حرص کرنیکا اور یہ ہے اسکا برتاؤ پس بخواس سے۔  
صاحبزادہ! دُنیا سے کچھ بھی محبت رکھے گا تو ہرگز تجھ کو فلاح  
نصیب ہوگی اور اسے حق تعالیٰ کی محبت کے مدعی جب تک تو  
آخرت کو یا حق تعالیٰ کے سوا کسی ایک چیز کو بھی محبوب سمجھے گا  
تو ہرگز تجھ کو فلاح نہوگی۔ عارف محب نہ اسکو محبوب رکھتا ہے  
نہ اُسکو اور نہ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو۔ جب اسکی محبت حق  
تعالیٰ کے ساتھ کامل اور محقق ہو جاتی ہے تو دنیا کے عیش جو اس  
کے مقسوم میں ہیں مبارک اور خوشگوار بن کر اس کے پاس آتے ہیں  
اور اسی طرح جب وفات پا کر آخرت میں پہنچے گا تو تمام چیزیں  
جن کو اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ گیا تھا سب کو حق تعالیٰ کئے روازہ  
کے پاس رکھے گا کہ وہ اس سے پہلے وہاں حاضر ہو گئیں اسلئے  
کہ اسے اللہ عزوجل ہی کے لئے چھوڑا تھا۔ حق تعالیٰ اپنے  
اولیاء کو وہ چیزیں جو ان کے مقسوم میں ہیں عطا فرماتا ہے اور وہ

فِي مَعَزٍ عَنْهَا حُطُوطُ الْقَلْبِ بِرَاطِنَةٍ ۖ وَ  
حُطُوطُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ ۖ فَحُطُوطُ الْقَلْبِ لَا  
تَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَنِّ النَّفْسِ حُطُوطُهَا ۖ فَإِذَا  
امْتَنَعَتْ ۖ كَانَتْ أَبْوَابُ حُطُوطِ الْقَلْبِ  
حَتَّى إِذَا اسْتَعْنَى الْقَلْبُ بِحُطُوطِهِ مِنْ  
الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ جَاءَتْ الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ  
يُقَالُ لِهَذِهِ الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ ۖ  
فَيَأْتِيهَا حَيْثُ يَنْدُ حُطُوطُهَا ۖ فَتَنَادِلُهَا  
وَبُحَى مُطْمَئِنَّةٌ ۖ دَعُ مُجَالَسَةَ مَنْ  
يُرْعَبُكَ فِي الدُّنْيَا ۖ وَاطْلُبْ مُجَالَسَةَ مَنْ  
يَزْهَدُ لَوْ فِيهَا ۖ الْجَنُّ يَمِيلُ إِلَى  
الْجَنِّ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلْحُبِّ  
عَلَى الْمُحِبِّينَ ۖ حَتَّى يَجِدَ حُبُّوبَهُ عِنْدَهُمْ  
الْمُحِبُّونَ لِلَّهِ يَتَحَابُّونَ فِيهِ ۖ فَلَا جَرَمَ  
يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضُهُمْ  
بِبَعْضٍ ۖ يَتَعَاوَنُونَ عَلَى دَعْوَةِ الْخَلْقِ  
يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ  
وَالْإِحْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ ۖ يَأْخُذُونَ  
بِأَيْدِيهِمْ وَيُوقِفُونَهُمْ عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ خَدَمَ خِدْمًا ۖ وَمَنْ  
أَحْسَنَ مَحْسَنٍ إِلَيْهِ ۖ وَمَنْ يُعْطَى  
يُعْطَى ۖ إِذَا عَمِلْتَ لِلتَّارِكِ كَانَتْ  
التَّارِكُ فَدَاكُمَا تَدِينُ  
تِلْكَ أَنْ يَكْمَا تَكُونُ لَوْ  
عَلَيْكُمْ ۖ أَعْمَالُكُمْ

کیسے ہوتے ہیں۔ قلوب کے خطا (جنس) دلوں کو مرہ آتا ہے) باطنی  
ہیں اور نفس کے خطا ظاہری ہیں۔ پس جب تک نفس کو اسکی خطا  
والی چیزوں سے نہ روکا جائے تو قلوب کو خطائے والی چیزیں  
نصیب نہیں ہوتیں اور جب نفس اپنے خطوط سے مرک جاتا ہے  
تو خطوط قلب کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب قلب  
بھی اپنے ان خطوط سے جو حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں استغناء  
برتا ہے کہ مجھے یہ بھی درکار نہیں بلکہ مولیٰ درکار ہے تو امتحان  
ختم ہو جاتا ہے اور نفس کیلئے رحمت آتی ہے اور اس بندہ سے کہہ دیا  
جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل مت کر پس اسوقت خطوط نفس بھی  
آجاتے ہیں اور انکو استعمال کرتا ہے مطمئن بن کر (اسے مخاطب)  
ان لوگوں سے میل جول ترک کر جو تجھ کو دنیا کی رغبت دلائیں اور  
انکی ہم نفسی تلاش کر جو تجھ کو اس سے بے رغبت بنائیں ہر جس  
اپنے ہم جنس کی طرف جھکا کرتی ہے اور ہر قماش کا شخص اپنے  
ہم قماش ہی کے گرد چکر لگایا کرتا ہے۔ محب تو مجن ہی کے گرد رہتا  
ہے یہاں تک کہ اپنا محبوب انکے پاس پالے اور مجن خدا چونکہ  
حق تعالیٰ ہی کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں پس وہ لا بد انکو محبوب  
بناتا اور انکی تائید فرماتا اور انہیں ایک کو دوسرے سے تقویت پہنچاتا  
ہے پس وہ مخلوق کو تبلیغ کر نہیں ایک دوسرے کے معاون بنتے ہیں  
کہ ایمان و توحید اور اخلاص میں پیدا کرنے کی طرف لوگوں  
کو بلاتے ہیں۔ لوگوں کے ہاتھ پکڑتے اور ان کو حق عزوجل کے  
راستے پر لاکھڑا کرتے ہیں۔ جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنا  
اور جو احسان کرتا ہے اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور  
جو کسی کو دیتا ہے اسی کو دیا بھی جاتا ہے جب تو آگ کے کام کرے گا  
تو کل کو تیرے لئے آگ ہی ہے۔ جیسا کہ بیگا دیا بھر بیگا جیسے تم  
ہو گے ویسے تم پر حاکم بنائے جائیں گے تمہارے کرتوت ہی تمہارا

نہاں اپنی روتی کو  
دعوت کر نوا  
ریم ہوئے اسی  
تہ ہیں) تہاری  
وانے کچھ بھی نظر  
پراستہ آستہ  
لو ذبح کر ڈالے گی  
اس کے بعد  
مخوں کی سلائی  
بائیگا اور ہوش  
اسلوک کیا یہ  
نے ادا کے  
جو اس سے  
کر تجھ کو فلاح  
ی جب تک تو  
ببوس سمجھے گا  
ب رکھتا ہے  
ی محبت حق  
لے عیش جو اس  
پاس آتے ہیں  
نام چیزیں  
ال کے روازہ  
گئیں اسلئے  
لے اپنے  
نا ہے اور وہ

عَمَّا لَكُمْ فِي تَعْمَلْ عَمَلْ أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُوْنَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ۖ كَيْفَ تَتَمَتَّى الْجَنَّةَ  
 مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَرَبَابُ الْقُلُوبِ  
 فِي الدُّنْيَا الَّذِينَ عَمِلُوا بِقُلُوبِهِمْ لَا بِجَوَارِحِهِمْ  
 فَحَسْبُ الْعَمَلِ يُغَيِّرُ مَوَاطِنَ الْقَلْبِ أَتَيْشُ يَعْمَلُ  
 الْمَوَارِثُ يَعْمَلُ بِجَوَارِحِهِ وَالْمُخْلِصُ يَعْمَلُ  
 بِقَلْبِهِ جَوَارِحُهُ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ قَبْلَ جَوَارِحِهِ الْمُؤْمِنُ  
 حَقٌّ ۖ وَالْمَنَافِقُ مَيْتٌ ۖ وَالْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْمَنَافِقُ يَعْمَلُ لِلْخَلْقِ ۖ يَطْلُبُ  
 مِنْهُمْ الْمَدْحَ وَالْعَطَاءَ عَلَى عَمَلِهِ عَمَلُ الْمُؤْمِنِ  
 فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ فِي خُلُوتِهِ وَجَلُوتِهِ فِي  
 الشَّرَاءِ وَالضَّرَاءِ وَعَمَلُ الْمَنَافِقِ فِي جَلُوتِهِ  
 فَحَسْبُ عَمَلِهِ عِنْدَ انْتِزَاعٍ فَإِذَا جَاءَتِ الضَّرَةُ  
 لَأَعْمَلُ لَهُ ۖ لَا مُصْحَبَةَ لَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا يُؤْمِنُ  
 لَهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ كَتُمْبَةٍ لَا يَدْكُرُ  
 الْحَشَرَ وَالنَّشْرَ وَالْحِسَابَ ۖ إِسْلَامُهُ لَيْسَ كُمْ  
 لَأُسُهُ وَمَا لَهُ فِي الدُّنْيَا لَا لِيَسْلَمَ فِي الْآخِرَةِ  
 مِنَ النَّارِ إِنِّي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ ۖ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيُفِرُّ أَلِيمًا بِجَدَاءِ النَّاسِ  
 فَإِذَا خَلَا عَنْهُمْ رَجَعَ إِلَى شِعْبِهِ فَكُفِّرَهُ اللَّهُ ثُمَّ  
 إِنَّا نَحْنُ ذِيكَ مِنْ هَذِهِ الْحَالَةِ ۖ تَنَا لَكَ لَخْلَاكُمَا  
 فِي الدُّنْيَا وَخَلَاصًا عِنْدَ أَمِينٍ يَا عِلَامُ  
 عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ وَأَرْقَمُ بِصَرَافِ  
 عَنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ الْعِزِّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ  
 أَعْمَلُ لَوْحِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا لِنِعْمِهِ ۖ كُنْ

افسریں۔ تو کام تو دو چیزوں کے سے کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے  
 اشرع و جل سے جنت کی۔ تعجب ہے کہ عمل کے بغیر جنت کی آرزو کس  
 طرح کرتا ہے؟ اہل جنت تو وہ دنیا میں اہل دل تھے کہ دل سے کام  
 کئے تھے نہ کہ صرف اعضاء سے۔ قلب کی موافقت کے بغیر عمل  
 کیا کام دے سکتا ہے؟ ریاکار اپنے اعضاء سے عمل کرتا ہے اور  
 مخلص اپنے قلب اور اپنے جوارح دونوں سے عمل کرتا ہے اور  
 اعضاء سے بھی پہلے قلب سے عمل کرتا ہے۔ مومن زندہ ہے اور  
 منافق مردہ۔ مومن عمل کرتا ہے اشرع و جل کے لئے اور منافق  
 عمل کرتا ہے مخلوق کے لئے کہ اپنے عمل پر انھیں سے عطا و ربح  
 چاہتا ہے مومن کا عمل ظاہر میں بھی ہے اور باطن میں بھی خلوت  
 میں بھی اور جلوت میں بھی راحت میں بھی اور تکلیف میں بھی  
 اور منافق کا عمل فقط جلوت میں ہے۔ اس کا عمل صرف  
 راحت کے وقت ہے اور جب تکلیف کا وقت آتا ہے تو  
 نہ اس کا عمل رہتا ہے نہ حق تعالیٰ کی معیت۔ نہ اشرع و جل پر  
 ایمان رہتا ہے اور نہ اسکے رسولوں اور کتابوں پر۔ نہ وہ حشر و نشر  
 کو یاد رکھتا ہے اور نہ حساب کتاب کو۔ اس کا مسلمان ہونا صرف  
 اس لئے ہے کہ دنیا میں اس کا سر اور مال محفوظ رہے۔ اس لئے نہیں ہے  
 کہ آخرت میں اس آگ سے محفوظ رہے جو حق تعالیٰ کا عذاب ہے اس کا  
 رذہ نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے ہی رد و برد ہے پس جب ان سے جدا  
 ہو کر خلوت میں جاتا ہے تو اسی اپنے شغل اور کفر کی طرف لوٹ  
 آتا ہے۔ یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس حالت سے اور تجھ  
 سے سوال کرتے ہیں اخلاص کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آمین  
 صاحبزادہ۔ اعمال میں اخلاص اختیار کر اور اپنے عمل سے اور  
 نیز اس پر خلق یا خالق سے اس کا معاوضہ چاہنے سے نظر اٹھالے  
 عمل کر خاص اللہ کے لئے نہ کہ اس کی نعمتوں کے لئے ان لوگوں سے بن

توقع رکھتا ہے  
ت کی آرزو کس  
کہ دل سے کام  
وقت کے بغیر عمل  
کرتا ہے اور  
کرتا ہے اور  
زندہ ہے اور  
اور در مسافرت  
عطا اور صبح  
س بھی خلوت  
لیف میں بھی  
س صرف  
آتا ہے تو  
شرع و جل پر  
وہ خسرو و شر  
وہ ناصر  
نہیں ہے  
ادب اسکا  
ان سے جدا  
ن لوٹ  
سے اور تجھ  
ر بھی آئیں  
دل سے اور  
ظراٹھا لے  
نیں سے بن

بَيْنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ أَطْلُبُ وَجْهَهُ حَتَّى  
يُعْطِيكَ ۖ فَإِذَا أَعْطَاكَ ذَلِكَ حَصَلَ لَكَ  
الْجَنَّةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ فِي الدُّنْيَا  
الْقُرْبُ مِنْهُ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهِ  
وَالْجَزَاءُ الْمَوْعُودُ ۖ بَيْنَهُ وَضَمَانٌ يَأْتِي  
عَلَاهُمْ سَلَامٌ نَفْسِكَ وَمَا لَكَ إِلَى يَدِ قَدِيرٍ  
وَعَمَلِهِ وَقَضَائِهِ ۖ سَلِمَ الْمُشْتَرِي إِلَى  
الْمُشْتَرِي ۖ وَغَدَا يُعْطِيكَ الثَّمَنُ ۖ عَبْدُ  
اللَّهِ ۖ سَلِمُوا نَفْسَكُمْ إِلَيْهِ الثَّمَنُ وَ  
الْثَّمَنُ ۖ قُولُوا النَّفْسُ وَالْمَالُ وَالْجَنَّةُ  
لَكَ ۖ وَمَا سِوَاكَ لَكَ ۖ مَا يُرِيدُ شَيْئًا سِوَا  
الْجَنَّةِ قَبْلَ الدَّارِ ۖ أَلَزِفْتُكَ قَبْلَ الظُّلُمِ  
يَا مَنْ يُرِيدُ الْجَنَّةَ ۖ فَسِرْ أَوْهَا وَعِمَارَتَهَا  
الْيَوْمَ ۖ لَا غَدًا ۖ أَكْثَرُ أَنْهَارَهَا وَأَجْوَدُ  
الْمَاءِ فِيهَا الْيَوْمَ ۖ لَا غَدًا يَا فَتَى  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَكَلَّبُ الْقُلُوبُ وَلَا بُصَارَ ۖ  
يَوْمَ تَنْزِلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُومُ عَلَى قَدَمِ إِيْمَانِهِ  
وَمَقْوَاهُ ثَبَاتُ الْأَقْدَامِ عَلَى قَدَرِ الْإِيْمَانِ  
فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ يَقْضَى الْكَلَامُ عَلَى يَدَيْهِ ۖ  
كَيْفَ ظَلَمَ ۖ وَيَقْضَى الْمَقْصِدُ عَلَى يَدَيْهِ  
كَيْفَ أَفْسَدَ وَكَمْ يُصْلِحُ ۖ كَيْفَ أَبْنَى مِنْ  
مَوْلَاهُ يَا غَلَامَ لَا تَفْكَرْ  
بِعَمَلٍ ۖ فَإِنَّ  
الْأَعْبَالَ

جو اس کی ذات کے طالب ہیں تو بھی اس کی ذات کا طالب بننا  
یہاں تک کہ وہ تجھ کو عطا فرمادے۔ پس جب وہ تجھ کو اپنی ذات عطا  
فرمادے گا تو دنیا اور آخرت دونوں جگہ تجھ کو جنت مل جائے گی کہ دنیا  
میں اس کا قرب اور آخرت میں اس کا دیدار اور وہ جزا جس کا وعدہ  
ہے۔ یہ ایک بیع ہے اور ضمانت (جو خریدار بنے گا اس تک بیع  
پہنچانے کا خدا ضمانت ہے) صاحبزادہ۔ اپنے نفس اور اپنے  
مال کو اس کے حکم اور قضاء و قدر کے سپرد کر دے۔ (سودا یعنی  
جان و مال اور اعمال جن کی قیمت جنت قرار پائی ہے) خریدار  
(یعنی حق تعالیٰ) کے حوالہ کر دے۔ کل کو وہ قیمت تجھے دیدیگا  
اے اللہ کے بندو۔ اپنے نفسوں کو اس کے حوالہ کر دے۔ قیمت  
بھی اسی کے حوالہ اور سودا بھی اسی کے حوالہ۔ یوں کہہ دو کہ نفس بھی  
تیرا مال بھی تیرا اور جنت بھی تیری اور تیرا سوا سب کچھ تیرا۔ ہم کچھ بھی  
نہیں چاہتے سوا تیرے۔ پڑوسی حاصل کو مکان سے پہلے اور زمین  
حاصل کو راستہ سے پہلے۔ اے وہ شخص جو جنت چاہتا ہے  
اس کی خریداری اور آبادی کے لئے آج کا دن ہے کل کا دن نہیں  
ہے۔ پس آج کل (عمل کر کے جتنا ہو سکے) بڑھا لو اس کی نہروں  
کو اور بہاؤ ان میں پانی۔ کل (قیامت) کو یہ نصیب نہ ہوگا (کیونکہ  
وہ جزا کا دن جو گناہ نہ عمل کا) صاحبو۔ قیامت کا دن قلوب  
کو اور البصار کو اٹ پلٹ دے گا۔ وہ ایسا دن ہے جس میں بہترے پاؤں  
پھیلیں گے۔ مومنین میں سے ہر شخص اپنے ایمان اور تقویٰ کے  
قدم پر کھڑا ہوگا اور قدموں کا جھاؤ ایمان کی مقدار کے موافق ہوگا  
اس دن ستم کار اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ آہ کیسا ستم  
کیا۔ مفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیسا نساہد چھایا  
اور اصلاح نہ کی۔ اپنے آقا سے کیسا بھلا پھرا (اور تو بہ نہ کی)  
صاحبزادہ۔ کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ اعمال کا



يُحَوِّثُهُمْ عَلَيْكَ بِسُؤَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 أَنْ يُصْلِحَ خَاتَمَتَكَ وَيَقْبِضَكَ عَلَى أَحَبِّ  
 الْأَعْمَالِ إِلَيْكَ يَا لَكَ شَمُّ آيَاكَ إِذَا بُتَّ أَنْ  
 تَنْقُضَ ثُمَّ تَرْجِعْ إِلَى الْمَعْصِيَةِ لَا تَرْجِعْ عَنْ تَوْبَتِكَ  
 بِقَوْلِ قَائِلٍ لَا تَوَافِقْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَ  
 طَبْعَكَ وَتُخَالِفْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَلْمَعْصِيَةِ  
 بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَعَدًا إِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَ  
 جَلَّ يَحْدُثُ لَكَ وَلَا يَنْصُرُكَ اللَّهُ هَرَمَ النَّصْرَ نَا  
 بِطَاعَتِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا مَعْصِيَتَكَ وَاتِّبَانِي  
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ اللَّهُ

## الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَوَّةُ الْأَحَدِ بِالْبَابِ سَادِسًا عَشَرَ  
 زَيْلَقْدَ قَسَنَةً خَمْسٍ وَارْبَعِينَ تَمَامًا بَعْدَ كَلَامِهِ  
 قَدْ أَخْبَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُجَاهَدَيْنِ ظَاهِرٍ  
 وَبَاطِنٍ ذَالِبِاطِنِ مُجَاهِدِ النَّفْسِ وَالْهَوَى الْكَلْبِ  
 وَالشَّيْطَانِ وَالتَّوْبَةِ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزُّلُمَاتِ  
 وَالشَّبَابِ عَلَيْهَا وَتَوَكُّلِ الشَّهَوَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ  
 وَالظَّاهِرِ مُجَاهِدِ الْكُفَّارِ وَالْمَعَانِدِينَ لَهُ وَوَلَّوْهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُقَاسَاةَ سَيِّئِهِمْ وَوَلَّوْهُمُ  
 وَرَسْمًا مِنْهُمْ يَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ فَالْمُجَاهِدُ الْبَاطِنِ  
 أَصْعَبُ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ لِأَنَّهُ شَيْءٌ مُلَازِمٌ  
 مُتَكَرِّرٌ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ أَصْعَبَ مِنَ الْجِهَادِ  
 الظَّاهِرِ وَهُوَ قَطْعُ مَا تُؤْكَلُ النَّفْسُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ  
 وَهَجْرَانِهَا وَامْتِنَالُ أَوَامِرِ الشَّرْعِ -

اعتبار خاتمہ پر ہے حق تعالیٰ سے یہ درخواست لازمی سمجھ کہ وہ  
 تیرا خاتمہ بخیر فرمادے اور اس عمل پر تیری روح قبض فرمادے جو  
 اسکو سب زیادہ پیارا ہو۔ جب تُو توبہ کرے تو یوح اور بہت بچ  
 کہ اس کو توڑ بیٹھے اور پھر معصیت کی طرف لوٹ جائے کوئی بھی  
 کہے تو اپنی توبہ سے ہرگز رجوع مت کر۔ اپنے نفس اپنی خواہش  
 اور اپنی طبیعت کی موافقت میں اللہ عزوجل کی مخالفت نہ کر بس  
 معصیت آج تک تھی اور توبہ کے بعد کل کو جب تو حق تعالیٰ  
 کی معصیت کر گیا تو وہ تجھ کو رُسوا فرمایگا اور تیری مردنہ کر گیا۔ اے  
 میرے اللہ ہماری مدد فرما اپنی اطاعت کی توفیق دیکر اور ہم کو  
 رسوانہ فرما اپنی معصیت سے اور ہکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی  
 اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہکو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

## اٹھارویں مجلس

(وقت صبح : یوم یک شنبہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ خانقاہ شریف)  
 حق تعالیٰ نے تجھ کو دو جہادوں کی اطلاع دی ہے۔ ایک ظاہری  
 اور ایک باطنی پس باطنی جہاد تو نفس و خواہش اور طبیعت و  
 شیطان سے لڑنا معصیتوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا۔ اس توبہ  
 پر قائم رہنا اور شہوتوں اور حرام چیزوں کا ترک کرنا ہے اور ظاہری  
 جہاد اُن کا فرد کُڑنا ہے جو خدا رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی تلواروں اور انکی برجھیوں اور انکے  
 تیروں کی سختیوں کا جھیلنا کہ قتل کریں اور قتل کئے جاویں پس جہاد  
 باطن زیادہ سخت ہے جہاد ظاہر سے۔ اسلئے کہ وہ ہر وقت اور بار  
 بار کا جہاد ہے اور جہاد ظاہر سے زیادہ سخت کیوں نہ ہو جبکہ وہ  
 نام ہے تمام انگشت در غبت والی حرام چیزوں کے قطع کر نیکار اور  
 انکے چھوڑنے کا۔ اور شریعت کے جملہ احکام بجالانے اور تمام

نہ لازمی سمجھ کر وہ  
فرض فرما دے جو  
توبہ اور بہت بڑی  
جائے کوئی بھی  
نہ فصل نئی خوش  
نہ مخالفت نہ کریں  
بیب تو حق تعالیٰ  
رو نہ کریگا۔ اے  
بقیہ دیکر اور ہم کو  
میں بھی بھلائی  
نذاب سے۔

خاندانہ شریف،

ہے۔ ایک ظاہری  
ش اور طبیعت و  
کرنا۔ اس توبہ  
ہے اور ظاہری  
تعالیٰ اور اس کے رسول  
برجیوں اور ان کے  
جاوین پس جہاد  
ہر وقت اور بار  
ہو جبکہ وہ  
لے قطع کر نیکا اور  
لانے اور تمام

وَالْإِنَّمَاءُ عَنْ تَهْنِئَةٍ ۖ فَمَنْ امْتَثَلَ أَمْرًا لِلَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجِهَادِ دِينٍ حَصَلَتْ لَهُ الْمَجَازَاةُ  
دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ أَلْجَوَاحَاتُ فِي جَسَدِ الشَّهِيدِ  
كَالْفَصْدِ فِي يَدِ أَحَدٍ كَرُمٌ ۖ لَا أَلَمَ لَهَا عِنْدَكَ  
وَالْمَوْتُ فِي حَقِّ الْمُجَاهِدِ لِنَفْسِهِ النَّائِبِ  
مِنْ دُونِهِمْ ۖ كَشَرْبِ الْعُطْشَانِ لِلْمَاءِ الْبَارِدِ  
يَا قَوْمُ مَا كُنْتُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَنَعَطِيكُمْ  
خَيْرًا مِنْهُ ۖ أَلْمَرَادُ كُلُّ مُحْتَظَةٍ لَهُ أَمْرٌ  
نَهَى يَخْصُصُهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ بِخِلَافِ بَقِيَّةِ  
الْخَلْقِ ۖ بِخِلَافِ الْمُنَافِقِينَ ۖ أَعْدَاءُ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَرَسُولُهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَعَدَاؤُهُمْ لَهُ يَدُ خُلُوفِ النَّارِ ۖ كَيْفَ لَا  
يَدْخُلُونَهَا ۖ وَقَدْ كَانُوا فِي الدُّنْيَا يَخْلَعُونَ  
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيُؤَافِقُونَ نَفْسَهُمْ وَ  
أَهْوِيَّتَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَعَادَاتِهِمْ وَشِيَاظَهُمْ  
وَيُؤْتِرُونَ دُنْيَاهُمْ عَلَى أَخْوَاهُمْ ۖ كَيْفَ لَا  
يَدْخُلُونَ النَّارَ وَقَدْ سَمِعُوا هَذَا الْمُرَادَ  
وَكَمْ يُؤْمَرُونَ ۖ وَلَمْ يَعْمَلُوا بِأَمْرٍ  
وَيَنْتَهُمُوا عَنْ تَوَاهِيهِ يَا قَوْمُ امْنُوا  
عَنِ الْقُرْآنِ وَاعْمَلُوا بِهِ ۖ وَأَخْلَصُوا  
فِي أَعْمَالِكُمْ ۖ لَا تَرَاوَا وَكَأَنَّ  
تَنَافَقُوا فِي أَعْمَالِكُمْ وَلَا تَطْلُبُوا  
الْحَسَدَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْأَعْوَاضَ  
عَلَيْهَا مِنْهُمْ ۖ

منوعات سے باز رہنے کا۔ تو جس شخص نے دونوں جہادوں کے  
متعلق حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اس کو دنیا اور آخرت دونوں  
جگہ انعام ملا۔ شہید کے بدن میں جو زخم لگتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے  
تم میں سے کسی شخص کے ہاتھ میں فصد کھولی جائے کہ شہید کو ان کا  
ذرا بھی درد نہیں ہوتا اور اپنے نفس پر جہاد کرنے والے اور  
گناہوں سے توبہ کرنے والے شخص کے حق میں موت ایسی ہے  
جیسے پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پینا کہ تکلیف تو درکنار دصال  
محبوب کا وسیلہ ہونے کے سبب پیاسی معلوم ہوتی ہے) صاحبو  
ہم تم کو جس شے کی تکلیف دیتے ہیں اس سے بہتر تم کو عطا بھی  
کرتے ہیں (پس جہاد نفس کی تکلیف سے گھبراؤ مت کہ دشمن  
نفس کے بدلے دوست نفس ملیگا) اور دنیا کی ناپائدار لذتوں کے  
بدلہ آخرت کی پائدار لذتیں) محبوب کے لئے ہر لحظہ ایک خاص  
امراور خاص نہی ہے جو لحاظ قلب اسی کے لئے مخصوص ہے۔  
بخلاف باقی مخلوق کے (کہ وہ صرف ظاہری احکام شریعت کے مکلف  
ہیں) اور بخلاف منافقوں کے کہ جو خدا و رسول کے دشمن ہیں کہ  
حق تعالیٰ سے نا آشنا اور دشمنی رکھنے کے سبب دوزخ میں  
جائیں گے (پس انکو موت سے گھبراہٹ ہوتی ہے) اور کیوں نہ  
جائیں جبکہ یہ لوگ دنیا میں مخالفت کرتے رہے حق تعالیٰ کی اور نبوت  
کرتے رہے اپنے نفسوں اپنی خواہشوں اپنی طبیعتوں اپنی عادتوں  
اور اپنے شیطانوں کی اور ترجیح دیتے رہے اپنی دنیا کو اپنی آخرت  
پر وہ دونوں میں کیوں نہ جائیں حالانکہ انہوں نے قرآن کو سنا  
اور اس پر ایمان نہ لائے نہ اس کے احکام پر عمل کیا اور نہ اس کی  
منہیات سے باز آئے صاحبو اس قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر  
عمل کرو اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو۔ نہ اپنے اعمال میں  
ریا کار و منافق بنو اور نہ مخلوق سے مرع اور اعمال پر معاوضہ چاہو

أَحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْخَلْقِ : يَوْمَ مَوْتِهِ هَذَا الْقَرَارُ  
يَعْمَلُونَ بِحَسَبِ رُوحِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَهُلْ أَقْلَ  
الْمُخْلِصُونَ وَكَثَرُ الْمُنَافِقُونَ : مَا أَكْسَلَكُمْ فِي  
طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَقْوَاكُمْ فِي طَاعَةِ عُلُوِّهِ  
وَعَدُوِّهِ : وَكَمْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمُ : الْقَوْمُ يَتَمَتُّونَ  
أَنْ لَا يَخْلُؤُوا مِنْ تَكَالُفِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : قَدْ  
عَلِمُوا أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى تَكَالُفِهِ وَأَقْضِيَّتِهِ  
أَكْبَارُ دَرَجَةٍ خَيْرٌ أَكْبَرًا : دُيَا وَآخِرَةٌ : يَوْمَ أَفْجَوْهُ  
فِي تَصَادُفِهِ : تَكَالُفُهُ : تَأْسَفُ فِي الصَّبْرِ وَتَأْسَفُ  
فِي الشُّكْرِ : وَتَأْسَفُ فِي الْفَرْقِ : تَأْسَفُ فِي الْبُعْدِ : تَأْسَفُ  
فِي الشَّعْبِ : تَأْسَفُ فِي الرَّاحَةِ : تَأْسَفُ فِي الْفَقْرِ : وَتَأْسَفُ  
فِي الْفَقْرِ : تَأْسَفُ فِي الْعَاقِبَةِ : وَتَأْسَفُ فِي الْمَرْحُومِ :  
كُلُّ أَمْرٍ يُتَوَكَّلُ عَلَيْهِ حِفْظُ قُلُوبِهِمْ : الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
هَذَا أَهْوَاهُمْ الْأَشْيَاءَ إِلَيْهِمْ : يَتَمَتُّونَ سَلَامَتَهُمْ  
وَسَلَامَةَ الْخَلْقِ مَعَ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ : مَا  
يَزَالُونَ يَسْتَأْذِنُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَصَالِحِ  
الْخَلْقِ يَا عَلَامُ كُنْ صَحِيحًا : تَكُنْ صَحِيحًا :  
كُنْ صَحِيحًا فِي الْحُكْمِ : كُنْ صَحِيحًا فِي الْإِيمَانِ : كُنْ  
صَحِيحًا فِي السُّبْحِ : تَكُنْ صَحِيحًا فِي الْعَلَانِيَةِ : كُلُّ السَّلَامَةِ  
فِي ظِلِّهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : وَهِيَ أَمْتَالُ جَمِيعِ مَا أَمْرُهُ  
وَالْإِيمَانُ عَنْ جَمِيعِ مَا يُؤْتِي عَنْهُ : وَالصَّبْرُ عَلَى جَمِيعِ  
مَا قَفَّ بِهِ مِنْ شَيْءٍ أَبَدَ اللَّهُ عَنْ كُلِّ أَحِبَابَةٍ : مِنْ  
أَطَاعَةٍ طَوَّمَهُ لَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ : يَا قَوْمُ أَقْبَلُوا مِنِّي :  
فَإِنِّي تَائِبٌ : لَكُمْ : أَنَا تَائِبٌ : عَفَا عَنْكُمْ : فِي  
جَمِيعِ مَا كَانَتْ فِيهِ : أَنَا تَائِبٌ : عَنْهُ : أَعْفَا عَنْهُمْ : عَنْهُ

مخلوق میں بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جو اس قرآن پر ایمان لاتے  
اور خالص اللہ کے لئے اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی لئے خلاص  
والوں کی قلت ہے اور نفاق والوں کی کثرت۔ تم لوگ کس درجہ  
سست ہو اللہ کی اطاعت میں اور کس درجہ چست ہو اللہ کے  
دشمن شیطان عین کی طاعت میں۔ اہل اللہ تمنائیں کرتے ہیں کہ  
تکالیفِ خداوندی سے کبھی خالی نہ رہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انکی  
تکلیف اور اس کے قضاء قدر پر صابر رہنے میں دنیا اور آخرت  
کی بہت کچھ بھلائی ہے۔ وہ موافقت کرتے ہیں حق تعالیٰ کی اس  
کے تصرفات اور انکی تبدیلیوں میں۔ وہ کبھی صبر میں ہیں اور کبھی  
شکر میں کبھی قرب میں اور کبھی بعد میں کبھی مشقت میں کبھی راحت  
میں کبھی تو نگر میں کبھی فقر میں کبھی عافیت میں اور کبھی مرض  
میں ان کی ساری آرزو اپنے قلب کی حق تعالیٰ کے ساتھ حفاظت  
رکھنا ہے یہی ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہے۔ تمنائیں کرتے  
ہیں کہ کاش ان کو اللہ ساری مخلوق کو حق تعالیٰ کے ساتھ سلامتی  
نصیب ہو وہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے مخلوق کی بہبودی کا سوال کرتے  
ہیں۔ صاحبزادہ صبح بن کہ فصیح ہو جائیگا تو حکم میں صبح  
بن کہ تم میں کو تاہی نہ ہو علم میں فصیح بن جائیگا کہ اس کے  
چشمے زبان سے جاری ہو پڑیگی پوشیدہ صبح بن علانیہ فصیح  
بن جائیگا۔ ساری سلامتی حق تعالیٰ کی طاعت میں ہے کہ جو  
کچھ بھی وہ فرمائے سب کی تعمیل ہو اور جس شے سے بھی منع فرمائے اس  
باز رہے اور حکم قضاء و قدر و حواصا در فرمائے اس پر صبر ہو جو شخص اللہ  
کی بات مانتا ہے تو اللہ اسکی بات مانتا ہے اور جو اللہ کی طاعت  
کرتا ہے اللہ اپنی ساری مخلوق کو اسکا طبع بنا دیتا ہے صبا جو میرا  
کہنا مانو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ میں جس حالت میں ہوں کیوں ہوا اپنے  
وجود سے اور تم سے میں اس سے الگ ہوں کہ سیر کرتا رہتا ہوں انھیں

ایمان لاتے  
نئے اخلاص  
لوگ کس درجہ  
ہو اللہ کے  
کرتے ہیں کہ  
نئے ہیں کہ اکی  
ور آخرت  
تعالیٰ کی اس  
ہیں اور کبھی  
کبھی راحت  
کبھی مرض  
ساتھ حفاظت  
میں کرتے  
ساتھ سلامتی  
سوال کرتے  
کم میں صحیح  
کہ اس کے  
ملائیہ فصیح  
س ہے کہ جو  
فرمائے اس  
جو حضور اللہ  
طاعت  
ماجو میرا  
ہو پو اپنے  
ہتا ہوا انا

فَعْمَلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي وَفِيكُمْ ۖ لَا تَكْفُرُوا  
قَالُوا إِنْ كُنَّا لَكُمْ مَا أُرِيدُ لِنَفْسِي ۖ قَالَ الْبَيْتُ أَصْلُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ لَا يَكْمَلُ الْمُؤْمِنُ إِيمَانَهُ حَتَّى  
يُرِيدَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُرِيدُ لِنَفْسِهِ هَذَا أَقُولُ  
أَمِيرَنَا وَرَبِّنَا وَكَامِلَنَا وَقَائِدَنَا وَسَفِيرَنَا وَشَفِيعَنَا  
مُقَدِّمُ الْبَيْتَيْنِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالصِّدِّيقِينَ مِنْ  
زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ قَدْ  
تَقَى كَمَالَ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ  
مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ۖ إِذَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ أَطْيَبَ  
الْأَطْعَمَةِ وَأَحْسَنَ الْكِسْوَةِ وَأَطْيَبَ الْمَنَازِلِ وَ  
أَحْسَنَ الْمَوْجُوهِ وَكَثْرَةَ الْأَمْوَالِ ۖ وَأَحْبَبْتَ لِكُلِّ  
الْمُسْلِمِ بِالصِّدْقِ مِنْ ذَلِكَ ۖ فَقَدْ كُنْتَ فِي دَعْوَاكَ  
كَمَالَ الْإِيمَانِ ۖ يَا قَلِيلَ التَّكْلِيفِ ۖ لَكَ جَارٌ  
فَقِيرٌ ۖ وَلَكَ أَهْلٌ فَقَرَاءٌ ۖ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ  
رَكَاتٌ ۖ وَلَكَ دِينٌ كُلُّ يَوْمٍ رُبُّهُ فَوْقَ رُبِّهِ ۖ وَ  
مَعَكَ قَدْ رَزَيْدٌ عَلَى قَدْ رَحَا جَدِّكَ الْيَسِيرِ ۖ  
فَمَنْعَكَ كَمُّ عَنِ الْعَطَاءِ ۖ هُوَ الْبِرُّ صَابِغٌ هُمْ فِيهِ  
مِنَ الْفَقْرِ ۖ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ نَفْسُكَ وَهُوَ أَكْ  
شَيْطَانُكَ وَرَأَاكَ ۖ فَلَا جَرَمَ لَا يَسْمَلُ عَلَيْكَ  
فَعْمَلُ الْخَيْرِ ۖ مَعَكَ قُوَّةٌ حَرِيصٌ وَكَثْرَةُ أَمَلٍ  
وَحُبٌّ لِلدُّنْيَا وَقَلَّةٌ تَقْوَى وَإِيمَانٌ ۖ  
أَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَبِمَالِكَ وَبِأَخِي  
وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ كَثْرَةِ  
رَغْبَتِهِ فِي  
الدُّنْيَا ۖ

خداوندی کی جو میرے اور تمہارے اندر وقوع میں آتے ہیں مجھ کو  
متہم مت کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے نفس  
کے لئے چاہتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا  
ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے  
وہی نہ چاہے جو اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔ یہ ارشاد ہے ہمارے  
سردار کا ہمارے افسر کا ہمارے حاکم کا ہمارے سپہ سالار کا ہمارے  
سفیہ کا ہمارے شفیع کا اور اُس پیارے رسول کا جو زمانہ آدم سے  
لے کر قیامت تک کے سارے پیغمبروں اور نبیوں کا سردار ہے۔ کہ  
نفسی فرمادی کمال ایمان کی اس شخص سے جو اپنے مسلمان بھائی کے  
لئے اُس جیسی چیز کو محبوب نہ سمجھے جس کو اپنے لئے محبوب سمجھ رہا ہے۔  
پس جب تو نے اپنے نفس کے لئے تو مرنے دار کھانے اور نفیس کپڑے  
اچھے مکان۔ حسین صورتیں اور ہر قسم کے بکثرت اموال کو محبوب  
سمجھا اور اپنے بھائی مسلمان کے لئے ان کے برخلاف پسند کیا  
تو اپنے کمال ایمان کے دعوے میں تو جھوٹا ہے۔ اے کم عقل  
تیرا بڑا دوسرا فقیر ہے اور تیرے متعلقین حاجتمند ہیں اور تیرے پاس  
اتنا مال موجود ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور تجھ کو (تجارت میں)  
ہر روز نفع حاصل ہوتا ہے جو دن بدن رو بہ ترقی ہے اور تیرے  
پاس تیری مزدورت سے زائد موجود ہے اس پر بھی ان کو نہ دینا نہ حقیقت  
ان کے فقر پر جس میں وہ مبتلا ہیں رضا مند ہونا ہے (اور یہی دعویٰ کمال  
ایمان کے کذب کی شناخت ہے) لیکن جب تیرا نفس تیری خواہش  
اور تیرا شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہے تو بے شک خیرات  
کرنا تجھ کو آسان نہیں۔ تیرے ساتھ تو حرص کی قوت امیدوں کی  
کثرت دُنیا کی محبت اور تقویٰ اور ایمان کی قلت لگی ہوئی ہے  
تو اپنے نفس، اپنے مال اور مخلوق کو شریک خدا بنائے ہوئے  
ہے اور تجھ کو خبر نہیں۔ جس نفس میں دُنیا کی رغبت زیادہ ہوئی

وَأَشْتَدَّ حُوصَهُ عَلَيْهَا وَنَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ  
الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَ ۖ وَلَوْ يَفْقَهُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَ  
الْحَرَامِ ۖ فَقَدْ تَشَبَّهَ بِالْكَفَّارِ الَّذِينَ قَاتَلُوا  
مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَىٰ وَمَا  
يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ كَأَنكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ ۖ  
وَلَكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِإِلَاسْلَامٍ ۖ وَقَدْ حَقَّقْتَ  
دَمَكَ بِالشَّهَادَةِ تَبَيَّنَ وَوَأَقَفْتَ الْمُسْلِمِينَ فِي  
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ مَادَّةً ۖ لِأَعْبَادَةٍ ۖ يُظْهِرُ  
لِلنَّاسِ إِيَّاكَ تَقِي ۖ وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ ۖ مَا يَفْعَلُكَ  
ذَلِكَ يَا قَوْمُ أَتَيْتُمْ يَفْعَلُكُمْ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ  
بِالنَّهَارِ ۖ وَالْإِفْطَارُ عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ تَصُومُونَ  
بِالنَّهَارِ ۖ وَتَصُومُونَ بِاللَّيْلِ ۖ يَا كَلَّةَ الْحَوَامِ ۖ  
أَنْتُمْ تَمْنَعُونَ نَفْسَكُمْ شُرْبَ الْمَاءِ بِالنَّهَارِ ثُمَّ  
تَفْطِرُونَ عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَمِنْكُمْ  
مَنْ يَصُومُ بِالنَّهَارِ ۖ وَيَفْسُقُ بِاللَّيْلِ ۖ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ أَنَّهُ قَالَ  
لَا تَخْذُلْ أُمَّتِي مَا عَظُمُوا شَهْرُ مَضَانَ ۖ  
تَحْطِئُهُمُ التَّقْوَىٰ فِيهِ ۖ وَإِنْ تَصُومُوا  
لِوَجْهِ اللَّهِ ۖ مَعَ حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ ۖ  
يَا غُلَامُ هُمْ ۖ وَإِذَا افْطَرْتُمْ وَأَمِلْتُمْ نَفَقَاءَ  
بَشِيءٍ مِّنْ إِفْطَارِكُمْ ۖ لَا تَأْكُلُوا وَحْدًا  
فَإِنْ مِنْ أَكَلٍ وَحْدَةً وَلَمْ يُطْعَمْ ۖ  
يَخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُدْيَةِ  
يَا قَوْمُ تَشْبَعُونَ ۖ وَ  
جَيْرَانُكُمْ جِيَاءٌ

اور اس پر حرص بڑھی اور وہ مرنے اور حق تعالیٰ سے ملنے کو بھولا  
اور حلال و حرام میں تمیز نہ کی پس وہ ان کافروں کے مشابہ  
ہو گیا جنہوں نے کہا تھا کہ بس ہماری زندگی تو یہی دنیا کی زندگی  
ہے اور ہم کو نہیں ہلاک کرتا مگر زمانہ۔ گویا انہیں میں سے ایک  
تو بھی ہے مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلمہ شہادت  
سے اپنی جان کو (جہاد و قتل سے) محفوظ کر لیا اور نماز دروزہ  
میں مسلمانوں کی فرض عادت کے درجہ میں موافقت کرنے لگا ہے  
نہ بطور عبادت۔ تو لوگوں سے ظاہر کرتا ہے کہ مستحق ہے حالانکہ  
تیرا قلب فاجر ہے یہ تجھ کو فائدہ مند نہ ہوگا صاحبو (روزہ دار  
بن کر) دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا اور رات کو حرام پر افطار کرنا  
تم کو کیا کار آمد ہوگا؟ دن کو تم روزے رکھتے ہو اور رات کو  
معصیتیں کرتے ہو۔ اے حرام خورد۔ تم دن میں تو اپنے نفسوں کو  
پانی پینے سے روکتے ہو اور جب افطار کا وقت آتا ہے تو مسلمانوں  
کے خون سے افطار کرتے ہو کہ ان پر ظلم کر کے اور ان کے دل کڑھا کر  
جو مال حاصل کیا اسکو لگتے ہو) اور بعض تم میں وہ ہیں جو دن  
بھر روزہ دار بنے رہتے ہیں اور رات کو فاسق فاجر بن جاتے ہیں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میری  
اُمت ذلیل و خوار نہ ہوگی جب تک کہ ماہ رمضان کی عظمت  
کرتی رہے گی۔ اس کی عظمت یہ ہے کہ اس میں تقویٰ ہو اور یہ  
کہ اس میں روزہ رکھو خالص اللہ واسطے شریعت کی حدود کی  
حفاظت کے ساتھ صاحبزادہ روزہ رکھ اور جب افطار کرے  
تو اپنی افطاری میں سے کچھ فقرا کو بھی دیا کر۔ تنہا رست کھا  
کیونکہ جو شخص تنہا کھاتا ہے اور دوسرے کو کھلاتا نہیں اس پر  
اندیشہ ہے محتاج اور بھیک منگاہن جانیکا صاحبو (افسوس کہ)  
تم سیر ہو کر کھاتے ہو حالانکہ تمہارے پڑوسی بھوکے ہیں اور

سے ملنے کو بھولا  
کے مشابہ  
دنیا کی زندگی  
میں سے ایک  
اور کلمہ شہادت  
اور نماز و روزہ  
تک کرنے لگا  
تقی ہے حالانکہ  
حیو (روزہ دار  
م پر افطار کرنا  
اور رات کو  
اپنے نفس کو  
تکاتا ہے تو مسلمانوں  
ان کے لڑکھاکر  
ہیں جو دن  
جرن جلتے ہیں  
فرمایا کہ میری  
ن کی غفلت  
نوی ہو اور یہ  
کی حدود کی  
بے افکار کرے  
ہا مت کھا  
انہیں اس پر  
و (افسوس کہ)  
ہو کے ہیں اور

وَتَبَّ عَوْنُ أَتَّكُوْهُ مُؤْمِنُوْنَ ۖ مَا عَمَّ اِيْمَانُكُمْ  
يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيَّ اَحَدُكُمْ طَعَامٌ كَعَنْبِرٍ  
يَفْضِلُ عَنْهُ ۖ وَعَنْ اَهْلِهِ وَيَقِفُ السَّائِلُ  
عَلَى بَابِهِ ۖ وَيَزِدُّ خَائِبًا ۖ عَنْ قَرِيْبٍ تُبْصِرُ  
خَيْرًا ۖ عَنْ قَرِيْبٍ تَصْبِرُ مِثْلَهُ ۖ وَتَرُدُّ  
كَمَا رَدَّدْتَهُ مِمَّا اَلْقَدْرَةُ عَلٰى عَطَائِهِ وَنَحِيْكَ  
فَلَا قِمَّتَ وَاَخَذْتَ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَعْطَيْتَهُ  
تَجَمُّعُ بَيْنَ الْحَالِيْنَ ۖ اَلْتَوَاضَعُ فِيْ قِيَامِكَ  
وَالْعَطَاءُ مِنْ مَّا لَكَ ۖ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ  
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ كَانَ يُعْطِي السَّائِلَ بِيَدِهِ  
وَيَعْلِفُ نَاقَتَهُ ۖ وَيَجْلِبُ شَاتَتَهُ ۖ وَيَحْبِيْظُ  
فَيْصَصَهُ ۖ كَيْفَ تَدْعُوْنَ مُتَابِعَتَهُ ۖ وَاسْتَمْرُ  
مُخَالِفَتِهِ لَهٗ فِيْ اَقْوَالِهِ وَاَفْعَالِهِ ۖ وَاَنْتُمْ  
فِيْ دَعْوٰى عَرِيْضَةٍ ۖ يَلَا بَيِّنَةَ ۖ يُقَالُ فِي  
الْمَثَلِ ۖ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ يَهُودِيًّا حَالِصًا  
اِلَّا فَلَآ تَتَوَلَّوْا بِالْمُتَوَرَّاةِ ۖ وَهٰكَذَا اَقُوْلُ  
لَكُمْ ۖ اِمَّا اَنْتَ تَاْتِيْ بِشَرَائِطِ الْاِسْلَامِ ۖ  
وَالَا فَلَآ تَقُلْ اَنَا مُسْلِمٌ ۖ عَلَيَكُمْ بِشَرَائِطِ  
الْاِسْلَامِ ۖ عَلَيَكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْاِسْلَامِ وَهِيَ  
الْاِسْتِسْلَامُ بَيْنَ يَدَيَّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
وَاسِ الْخَلْقِ الْيَوْمَ ۖ حَقَّ يَوْمَاسِكَ الْحَقُّ  
عَزَّوَجَلَّ عَلَ الْاَوْحِيَّةِ اَرْحَمَ مَنْ فِي الْاَرْضِ ۖ  
حَقَّ يَوْمَ تَحْمَكُ مِنْ فِي السَّمَاءِ وَقَالَ بَعْدَ كَلَامِهِ  
مَا دُمْتُ تَاْمًا مَعَ نَفْسِكَ لَا تَصِلْ اِلٰى هٰذَا النَّقَامِ  
مَا دُمْتُ مُوَصِّلًا اِلَيْهَا حُطَّوْظَهَا فَاَنْتَ

پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان ہرگز صحیح نہیں  
حالانکہ تم میں سے ایک شخص کے سامنے اتنا زیادہ کھانا ہوتا  
ہے جو اس سے اور اس کے بال بچوں سے فاضل ہے۔ اور  
سائل دروازہ پر کھڑا رہ کر ناکام واپس ہو جاتا ہے قریب سے  
وہ وقت کہ تجھ کو اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ غریب تو بھی  
ایسا ہی بن جائیگا کہ جس طرح دینے کی قدرت کے باوجود تو نے  
اس کو رد کر دیا ہے تجھ کو بھی رد کیا جائیگا۔ تجھ پر افسوس۔ تو کھڑا  
کیوں نہ ہو گیا کہ جو کچھ تیرے سامنے رکھا ہوا تھا اس کو اٹھاتا  
اور اُسے دیدیتا کہ دونوں خصلتوں کا جاح بن جاتا یعنی خود  
کھڑے ہونے میں تواضع اور اپنے مال کے دینے میں سخاوت  
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو اپنے ہاتھ سے دیا کرتے  
تھے خود ہی اپنی ادنیٰ کو چارہ ڈالتے۔ خود ہی اسکا دودھ دیتے  
اور خود ہی اپنا کرتہ سی لیا کرتے تھے تم آپ کی متابعت کا دعویٰ  
کس طرح کرتے ہو حالانکہ آپ کی مخالفت کر رہے ہو آپ کے اقوال و  
افعال میں سب میں تمہارا دعویٰ تو بڑا لبا بڑا ہے مگر گواہ کوئی  
نہیں۔ کہادت کہی جاتی ہے کہ یا تو خالص یہودی بن ورنہ تورت  
کی محبت مت بھگار۔ اسی طرح میں تجھ سے کہوں گا کہ یا تو مسلمان  
کی جملہ شرائط کا پابند ہو ورنہ یوں مت کہہ کہ میں مسلمان ہوں۔  
اسلام کی شرائط بجا لاؤ اور اسلام کی حقیقت یعنی حق تعالیٰ  
کے سامنے گردن محمد کانے اور سب کچھ اس کے حوالہ کر دینے کو اختیار  
کرو۔ آج تو مخلوق کی غمخواری کر۔ کل کو حق تعالیٰ اپنی رحمت  
سے تیری غمخواری فرمایا۔ تو رحم کر زمین والوں پر۔ تجھ پر رحم کر گیا  
وہ جو آسمان میں ہے (اس کے بعد کچھ اور تقریر کی اور پھر فرمایا)  
جب تک تو اپنے نفس کیساتھ ہے اس وقت تک اس مقام تک نہ پہنچو گا  
اور جب تک نفس کو اس کی لذتیں اور حظوظ پہنچا رہیگا اس وقت تک

فِي قَيْدِهَا: وَقَهَا حَقًّا: وَأَمْنَهَا حَظًّا: بِ  
بَابِضَالٍ لِحَقِّ إِلَيْهَا بَقَاؤُهَا وَبَابِضَالٍ الْحُظِّ  
إِلَيْهَا هَلَاكُهَا: حَقُّهَا مَا لَا يَدُّ مِنْهُ مِنَ  
الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالشَّرَابِ وَمَوْضِعِ تَسْكُنُ  
فِيهِ وَحَظُّهَا الدَّلَالَةُ وَالشَّهَوَاتُ: خُدُّ  
حَقُّهَا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ: وَكُلُّ حَظِّهَا إِلَى لَقْدَرِ  
وَالسَّابِقَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَطْعَمَهَا  
الْمُبَاحَ لَا الْحَرَامَ: أَقْعَدَ عَلَى بَابِ الشَّرْعِ  
وَأَلَيْنَ مَهْلًا بِحُدِّ مَتِّهِ وَقَدْ أَفْلَحَتْ: أَمَا  
سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا أَنَا كَرُّ  
الرَّسُولِ مُحَمَّدٌ وَهُوَ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْهَؤْا  
إِنتَهَ بِالْيَسِيرِ: وَظَنُّ نَفْسَكَ عَلَيْهِ فَإِنْ جَاءَ  
الْكُثْبُ مِنْ بَدَلِ سَابِقَةٍ وَالْعِلْوُ كُنْتُ فِيهِ  
إِذَا قَنَعْتَ بِالْيَسِيرِ مَا هَظَلْتُ نَفْسَكَ: وَلَا  
يَفْعُوهُمَا مَا قَسَمَ لَهَا: كَانَ الْحَسَنُ الْبَصِيرِ  
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: يَكْفِي الْمُؤْمِنَ مَا  
يَكْفِي الْعَنِيزَ: كَفْتُ مِنْ حَشْفٍ وَشَرَبَةٍ  
مَاءٍ: الْمُؤْمِنُ يَتَّقُوهُ: وَالْمُتَأَنِّي يَتَمَتَّهُ  
الْمُؤْمِنُ يَتَّقُوهُ: لَا تَهْ فِي الطَّرِيقِ: مَا  
وَصَلَ إِلَى الْمَنْزِلِ: قَدْ عَلِمَ أَنَّ لَهُ فِي  
الْمَنْزِلِ كُلِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ: وَالْمُتَأَنِّي  
لَا مَنَزِلَ لَهُ: لَا مَقْصِدَ لَهُ: مَا أَكْثَرَ  
تَغْرِيطَكُمْ فِي الْأَيَّامِ وَالشُّهُورِ تَقْطَعُونَ  
الْأَعْمَارَ بِلَا نَفْعٍ: أَرَأَيْكُمْ لَا تَغْرِطُونَ  
فِي دُنْيَاكُمْ:

تو اس کی قید میں ہے۔ اس کا حق تو اس کو پورا دے اور اسکے  
خط سے اس کو باز رکھ۔ اس کا حق اس تک پہنچا دینے میں اسکی  
بقا ہے۔ اور اسکا خط اس کو پہنچانے میں اسکی ہلاکت ہے۔ اسکا  
حق تو صرف اتنی مقدار کھانا اور پانی اور کپڑا اور پڑھنے کے  
قابل مکان ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اسکا حظ لذتیں اور  
خواہشات ہیں اور اسکا حق بھی (جسکا پہنچانا ضروری ہے) شریعت  
کے ہاتھ سے لے اور اسکے حظ کو تقدیر اور حق تعالیٰ کے علم سابق  
کے حوالہ کر کہ مقدر ہو گا تو اسی طرف سے حکماً پہنچے گا، اسکو حلال  
غذا کھلا۔ حرام مت کھلا۔ شریعت کے دروازہ پر بیٹھ اور پابندی  
کے ساتھ اس کی خدمت کرتا رہ کہ ضرور فلاح پائیگا۔ کیا تو نے حق  
تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ جو کچھ تم کو رسول دیں اسکو لو اور جس  
سے وہ تم کو منع کریں اس سے باز رہو۔ تھوٹے پر قناعت کر اور  
اسی پر اپنے نفس کو جائے رکھ پھر اگر علم سابق اور تقدیر کے ہاتھ سے  
زیادہ آئیگا تو اسیں خود ہی مشغول ہو جائیگا۔ جب تو تھوڑے  
پر قناعت کریگا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو کچھ اسکے مقصود میں ہے  
وہ اس سے جانے سکے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے  
کہ مومن کو تو اتنی مقدار کافی ہے جتنی بکری کے بچہ کو کافی ہے یعنی  
ایک مٹھی ناقص چھوڑے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن تو زاد راہ لیتا  
ہے اور منافق مزے آتا ہے۔ مومن بقدر ضرورت لیتا ہے کیونکہ  
وہ راستہ میں ہے کپڑاؤں تک ابھی پہنچا نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ  
کے لئے پڑاؤ پر ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور منافق کا نہ کوئی  
پڑاؤ ہے نہ کوئی مقصد (جہاں پہنچنے کے قصد سے چلا ہو پھر  
اس کو دنیا جمع کرنے میں کیوں تامل ہو) ایام اور مہینوں میں  
کس درجہ تمہاری کوتاہی بڑھی ہوئی ہے تم اپنی زندگیاں بفیادہ  
ختم کر رہے ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اپنی دنیا کے معاملہ میں تو

دے اور اسکے  
بچا دینے میں اسکی  
اکت ہے۔ اسکا  
اور پڑھنے کے  
مکافہ لہذا تیرا  
ری ہے شریعت  
کی کے علم سابق  
ہے گا، اسکو حلال  
بیٹھ اور پابندی  
کیا تو نے حق  
اسکو لو اور جس  
قناعت کراور  
تقدیر کے ہاتھ سے  
ب تو تھوڑے  
کے مقصود میں  
یہ فرمایا کرتے تھے  
کو کافی ہے یعنی  
من تو زار اور الیتا  
لیتا ہے کیونکہ  
ہ جاتا ہے کہ  
نفق کا نہ کوئی  
سے چلا ہو پھر  
اور مہینوں میں  
تدگیوں بیفانہ  
سے معاملہ میں تو

وَمَقْرُطُونَ فِي آدِيَا نِكْمُرْ اَعْكُسُوا تَصِيْبُوْنَ  
الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلَى اَحَدٍ وَهَكَذَا لَا تَبْقَى  
عَلَيْكُمْ يَا قَوْمُ اَمَعَكُمْ تَوْفِيقٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ بِالْحَيَاةِ مَا اَقْلَ تَدْبِيرُكُمْ مَنْ تَعْمُرُ  
دُنْيَا غَيْرِمْ بِمَجْرَابِ اٰخِرَةٍ يَحْتَمِلُ الدُّنْيَا لِقَائِهِمْ  
يَتَقَرَّقُ دِينُهُ يُوَفِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ وَتَحْتَظُّ عَلَيْهِ لِرِضَا خَلْقٍ وَمِنْهُمْ  
كُوْنِهِمْ وَيَتَقَرَّقُ اَنَّهُ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيْبٍ بِحَاضِرٍ  
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَآيَةُ فُحَّاسٍ  
عَلَى جَمِيعٍ تَصَرُّفَاتِهِ لَا قَصْرَ عَنْ كَيْفِيَّتِهِمْ  
اَعْمَالِهِمْ عَنْ لُقْمَنِ الْحَكِيمِ رَحِمَهُ اللهُ  
عَلَيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ كَمَا تَعَرَّضُ  
وَلَا تَدْرِي كَيْفَ تَعَرَّضُ هَكَذَا اَتَمُوتُ وَ  
لَا تَدْرِي كَيْفَ تَمُوتُ اَحَدٌ ذَكَرُكُمْ وَاهَاكُمْ  
وَلَا تَخْذَرُونَ وَلَا تَسْتَهْوُونَ يَا غَائِبِينَ عَنْ  
الْخَيْرِ مَشْغُولِينَ بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيْبٍ  
نُشِبَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا تَحْزَنُكُمْ وَلَا يَنْفَعُكُمْ  
مَا جَمَعْتُمُوهُ مِنْ يَدِهَا وَلَا تَلَذُّ دُكْمُهَا  
بَلْ يَكُوْنُ جَمِيعُ ذَلِكَ وَبِالَا  
عَلَيْكُمْ يَا غُلَامُ عَلَيْكَ  
بِالْاِحْتِمَالِ وَقَطْعُ الْغَرِّ لِلْكَلْبَةِ  
اَخَوَاتٍ اِذَا كَلِمَتُكَ وَاجِدٌ  
مِنْهُمْ كَلِمَةٌ ثُمَّ اَجَلَتْهُ  
عَنْهَا جَاءَتْ كَلِمَتُهَا  
لَشَمَّ

کرتے نہیں اور اپنے دین کے بارے میں کوتاہیاں کرتے ہو۔ اس  
برعکس کر دو کہ راہ صواب پر آ جاؤ گے۔ دنیا کسی کے پاس ہے،  
نہیں رہی اور اسی طرح تمہارے پاس بھی نہ ہے گی۔  
صاحبو۔ کیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے زندگی کا کوئی  
پروانہ آگیا ہے؟ تمہاری انجام دہی کس درجہ کمزور ہو گئی؟ (کہ موت  
سے اطمینان ایک سانس بھی نہیں اور سامان ہے ہزار برسوں کا)  
جو شخص اپنی آخرت کو دیران کر کے دوسروں کی دُوبی کو آباد کرتا  
ہے وہ اپنے دین کو ٹکڑے کر کے دوسروں کے لئے دُنیاجمع کرتا  
اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان پردہ ڈالتا۔ اور اپنی جیسی مخلوق  
کی رضا مندی کے لئے خدا کا غصہ اپنے اوپر لیتا ہے۔ اگر اس  
علم اور یقین ہو کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے اور حق تعالیٰ  
کے حضور میں حاضر ہونے والا اور اپنے مجملہ حرکات افعال کا  
حساب دینے والا ہے تو اپنی بہت کچھ بد اعمالیوں سے روک جائے  
لنھان حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے انھوں نے اپنے بیٹے  
سے کہا کہ بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جاتا ہے اور تو نہیں سمجھتا کہ  
کس طرح بیمار ہو گیا۔ اسی طرح ایک ان تو مرنے والا ہے۔ مجملہ سائنہ  
کہ کس طرح موت آگئی؟ میں تم کو ڈراتا اور مرنے کو دیتا ہوں مگر تم نہ درتے  
ہو اور نہ باز آتے ہو۔ لے بھلائی سے غیر حاضر اور دنیا کے مشغولین  
سے والو قریب ہے وہ وقت کہ دنیا تم پر حملہ کرگی اور تمہارے گلے  
کھوٹ دیگی۔ اور جو کچھ تم نے اس کے ہاتھ سے بیکر جمع کیا تھا، وہ  
تمہارے کام آئے گا اور نہ وہ لذتیں جن کے تم نے مرنے اڑائے تھے  
بلکہ یہ ساری چیزیں تم پر وبال ہو جائیں گی۔ صاحبزادہ بردبار  
اور قطع شرکی عادت وال۔ باتوں کے بہت کچھ بھائی بہن ہیں۔  
جب کوئی شخص چھ سے ایک بات کہتا ہے اور اس کے بعد تو اس کو  
اس بات کا جواب دیتا ہے تو اس کے بھائی بہن موجود مچتے ہیں (اور نہ)



يُخَصِّرُ الشَّرَّ بَيْنَكُمْ أَحَادًا أَوْ أَفْرَادًا مِنَ الْخَلْقِ  
يُؤْكَلُونَ لِنَاغِيَةِ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَهُمْ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ إِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ هُمْ  
نِعْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ نِقْمَةٌ عَلَى الْمُنَافِقِينَ  
أَعْدَاءُ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيدِ  
وَبِخَيْرِنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِي الْجَمَلَةِ  
يَا مُوَحِّدِينَ يَا مُشْرِكِينَ كَيْسَ بِيْلَاحِدٍ  
مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ الْكُلُّ عَجْزٌ الْكُلُّ لَوْ  
وَالْمَسَالِيكُ وَالسَّلَاطِينُ وَالْأَغْنِيَاءُ وَالْفُقَرَاءُ  
كُلُّهُمْ أَسْرَاءُ قَدْ رَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَهُمْ بِيْلَهُ  
يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ كَيْسَ كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ  
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ لَا تَسْتَمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّمَا  
تَأْكَلُكُمْ كَمَنْ يَأْخُذُ كَلْبًا ضَارِيًا فَإِنَّ يَدَهُ  
وَيُسَيِّمُهُ وَيَحْمِلُوهُ مَعَهُ فَلَا جُورَ يَأْكُلُهُ  
لَا تُطْلِقُوا عَنْهُ النَّفْسَ وَتَحْدُوا سَكَابِنَهَا  
وَإِنَّمَا تَرْمِي بِكُمْ فِي أَوْدِيَةِ الْهَلَاكِ  
وَتَحْنُكُمْ إِنْ قَطَعُوا مَوَادَّهَا وَ  
لَا تُطْلِقُوا هَآ فِي شَهْوَاتِهَا  
اللَّهُمَّ آعِنَا عَلَى نَفْسُونَا  
إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ  
وَرَمْنَا عَذَابَ  
النَّارِ

سوال و جواب ہو کر بات بڑتی جاتی ہے پھر تم دونوں کے  
درمیان شر آموجود ہوتا ہے (کہ لڑائی ہونے لگتی ہے۔ پس اگر  
پہلی ہی بات کو برداشت کر جاتا تو نہ جواب کی نوبت آتی نہ شر پہنچتا  
مخلوق میں بہت کم افراد ہیں جنہیں مخلوق کو حق تعالیٰ کے دروازے  
کی طرف بلانے کی خدمت کا اہل بنایا جاتا ہے۔ اگر لوگ ان کے  
بلوائے کو متبول نہ کریں تو یہ ان پر حجت ہیں۔ مومنین کے حق میں  
نعمت ہیں اور منافقین کے حق میں جو دین خداوندی کے دشمن ہیں  
نقمت اور عذاب ہیں۔ یا اللہ ہم کو عطر توحید سے معطر فرما  
اور مخلوق سے اور مجملہ ماسوی سے فنا ہو جانے کی دھونی دے  
اے موحّد اور اے مشرک! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں بھی  
کچھ نہیں۔ سب عاجز ہیں۔ کیا بادشاہ اور کیا غلام۔ کیا سلاطین  
اور کیا اغنیاء اور کیا نفت رار سب تقدیر خداوندی کے قیدی ہیں  
سب کے قلوب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ کہ ان کو جس طرح  
چاہتا ہے اُلٹا پلٹتا ہے۔ اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اور وہ  
سب کی سُننے والا اور سب کو دیکھنے والا ہے۔ اپنے نفسوں  
کو موٹا مت کرو ورنہ وہ تم ہی کو کھائیں گے۔ جیسے کوئی شخص  
شکاری کتے کو لے کر پالے اور کھلا پلا کر اس کو فریب کرے۔  
اور اس کے ساتھ تہائی رکھے تو ضرور ہے کہ وہ اسی کو  
کھائے۔ نفسوں کی باگ مت چھوڑو اور اس کی پھربوں کو  
تیز نہ ہونے دو ورنہ وہ تم کو ہلاکت کے جنگل میں پھینکے گا اور  
تہاے ساتھ دھوکہ کرے گا۔ اس کے مواد کو قطع کر دو اور اس کی  
شہوتوں میں اس کو آزاد نہ پھرنے دو۔ یا اللہ ہمارے نفسوں کے  
مقابلہ میں ہماری مدد کر اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی  
بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور سچا ہم کو نفع  
کے عذاب سے۔

## الْمَجْلِسُ الثَّاسِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ  
عَشْرِيَّةً بِأَلَدُرْسَةٍ ثَمَانٍ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ

حُسَيْنٌ وَادْبُعَيْنَ وَخَمْسِيَّةً

وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلٌ أَنْ يُخَافَ وَيُرْجَى :  
وَكُلُّكُمْ يَخْلُقُ جَنَّةً وَلَا تَأْلَافَ أَطِيعُوهُ طَلَبًا  
رُوحِيَّةً مِمَّا عَلَيْكُمْ مِنْ عَطَائِهِ وَعِقَابِهِ طَاعَةً  
فِي أَمْتِنَالِ أَمْرِهِ : وَلَا لِيَتَمَاءَ عَنْ تَهْمِهِ وَ  
الصَّبْرِ مَعَ أَقْدَارِهِ : تَوَوُّدًا لِلَّهِ : إِنْ كُنْتُمْ بَيْنَ  
يَدَيْهِ : دَلَّوْا لَهُ بِدُعَائِهِمْ وَفُلُوحِهِمْ :  
الْبُكَاءُ عِبَادَةً : وَهُوَ مَبَالِغَةٌ فِي الدَّلَالَةِ :  
إِذَا مَنَّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ وَ  
الْأَعْمَالِ التَّوَكُّلِ : نَفَعَكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَتَتَوَلَّى مَجَازَاةَ الْمُظْلُومِينَ : لِأَنَّ كَيْسَرَ  
كُفْرًا مِنْ يُظْهِرُ رَحْمَتَهُ وَرَأْفَتَهُ لِلطَّائِعِينَ لَهُ  
عَلَيْكَ بِحَبِّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : اجْعَلْ  
حُبَّكَ أَهْمَ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ : لَا يَدُلُّكَ مِنْهَا  
فِي الْإِنْفِ تَنْفَعَكَ : كُلُّ مَنْ خَلَقَ يُرِيدُ لَهُ  
لَهُ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ لَهُ : يَا قَوْمُ  
مُتَوَسَّكُمُ تَدْعِي إِلَى الْإِلَهِيَّةِ : وَمَا عِنْدَكُمْ  
خَيْرٌ : لَا تَهْمَا تَتَحَيَّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
يُرِيدُ غَيْرَ مَا يُرِيدُ : وَتُحِبُّ عَدُوَّهُ  
الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ : وَلَا تُحِبُّهُ : وَلَا إِذَا جَاءَ  
أَقْضَيْتَهُ لَا مُوَافِقَ وَلَا تَصَدِّدَ

## اُنیسویں مجلس

(وقت شام - یوم - شنبہ - ۱۸ ذیقعدہ ۱۰۸۰ھ مدرسہ معمولہ)  
اگر حق تعالیٰ شانہ دوزخ اور جنت کو نہ پیدا فرماتا تب بھی اس کی  
ذات اس کی مستحق تھی کہ اسی سے ڈرا جائے اور اسی سے امید کی جائے  
پس اس کی اطاعت کرو اس کی ذات کے طالب بن کر (گویا کہ نہ تم پر  
اس کی عطا ہے نہ سزا۔ اس کے حکم کی تعمیل کرنے۔ اس کی مانعت  
پر رک جائے اور اس کے احکام قضاء و قدر پر صبر کرنے میں اس کی  
اطاعت ہے۔ اس کے سامنے گریہ و زاری کرو اور اپنی آنکھوں اور  
قلوب کے آنسوؤں سے رو رو کر بھی عبادت ہے کیونکہ وہ کمال  
درجہ کی عاجزی ہے (اے مخاطب) جب تو توبہ اور نیت صالح  
اور پسندیدہ اعمال پر مڑے گا تو حق تعالیٰ تجھ کو نفع بخشے گا اور  
آفت رسیدوں کے مکافات کا سر پرست بن جائے گا۔  
کیونکہ وہاں (اس کے سوا) کوئی نہیں جو اپنی طاعت کر نیوالوں  
پر اپنی رحمت و شفقت کا اظہار فرمائے۔ تو دنیا اور آخرت دونوں  
میں اسی کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر اور اسی کی محبت کو اپنے  
نزدیک ہر چیز سے زیادہ اہتمام کے قابل بنائے کہ اس کے بغیر  
تجھ کو چارہ نہیں اور وہی تیرے لئے مفید بھی ہے۔ ساری مخلوق  
تجھ کو چاہتی ہے اپنے فائدے کے لئے اور وہ تجھ کو چاہتا ہے تیرے  
ہی نفع کے لئے۔ صاحبو! تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کر رہے  
ہیں اور تم کو خبر نہیں۔ اس نے کہ وہ ترجیح دیتے ہیں حق تعالیٰ پر  
اور جو کام وہ چاہتا ہے تمہارے نفس اس کے غلات چاہتے ہیں  
اس کے دشمن شیطان ملعون کے ساتھ محبت کرتے ہو اور اس  
کے ساتھ محبت نہیں رکھتے اور جب اس کے احکام آتے ہیں تو  
تمہارے نفس نہ ان کی موافقت کرتے ہیں نہ ان پر صابر رہتے ہیں

میرے دو دنوں کے  
لگتی ہے۔ پس اگر  
وہ بت آتی نہ شر پڑھتا  
تعلیٰ کے دروازے  
اگر لوگ ان کے  
مومنین کے حق میں  
وندی کے دشمن ہیں  
مید سے معطر فرما  
دے دھونی دے  
کے ہاتھ میں بھی  
غلام کیا سلاطین  
ری کے قیدی ہیں  
کو جس طرح  
چیز نہیں۔ اور وہ  
اپنے نفسوں  
جیسے کوئی شخص  
س کو فرہ کرے۔  
کہ وہ اسی کو  
کی چھریوں کو  
میں پھینکے گا اور  
قطع کر دو اور اسکی  
ہائے نفسوں کے  
نیا میں بھی  
بچا ہم کھنچ

بَلْ تُعَارِضُونَ ثُنَا زَعُ مَاعِنْدَهَا مِنَ  
 الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَدْ قِنَعَتْ بِاسْمِ  
 الْإِسْلَامِ وَلَهَذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يُجِدُّ  
 عَلَيْهَا نَفْعًا يَا غَلَامُ لَا زِمَ الْخَوْنِ وَلَا  
 تَأْمَنُ بِحَقِّ اَلْحَقِّ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَقِرُّ  
 قَدَمُكَ عَلَيْكَ وَيُسَيِّرُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُؤَمِّنُ  
 تَوَقُّعُ الْإِيمَانِ فِي يَدَيْكَ حِينَئِذٍ يَكُنِي  
 لَكَ أَنْ تَأْمَنُ إِذَا أَمَنَكَ رَأَيْتَ عِنْدَكَ  
 خَيْرًا كَثِيرًا إِذَا أَمَنَكَ فَاسْتَقِرَّ لِأَنَّ  
 إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِذَا اصْطَفَى عَبْدًا قَرِيبَهُ وَأَدْنَاهُ وَ  
 كَلَّمَاهُ عَلَيْهِ الْخَوْفُ أَلْفَ عَلَيْهِ مَا  
 يُزِيلُ ذَلِكَ وَيُسْكِنُ قَلْبَهُ وَسُرَّاهُ  
 فَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَيُحَاكِمُ  
 يَا جَاهِلُ تَعْرِضُ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 تُخَالِفُهُ وَرَاءَ ظَهْرِ قَلْبِكَ وَتَسْتَوِلُ بِجَهْلِكَ  
 الْخَلْقُ اسْتَغْلَوْا بِخُدْمَةِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَّبَ قُلُوبَهُمُ إِلَيْهِ لَعَرَفُوا  
 إِلَيْهَا فَعَرَفْتُهُ إِذَا أَحَدُهُمْ إِذَا عَرَفَ  
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَّغَ مِنْ مَحَاكِبِهِ  
 نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعِهِ وَشَيْطَانِهِ وَخَلْعِهِ  
 مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاكَ وَفَقَمَّ لَهُ الْحَقُّ عَزَّ  
 وَجَلَّ بَابَ قُرْبِهِ يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهُ  
 فَيَقَالُ لَهُ ارْجِعْ وَرَاءَكَ وَاسْتَغْلِ  
 بِخُدْمَةِ الْحَقِّ

بلکہ معارضہ اور نزاع کرتے ہیں کہ یوں کیوں ہوا اور یوں کیوں ہوا  
 ان کو گردن جھکانے کی خبر ہی نہیں کہ (کیا چیز ہے) وہ اسلام کے  
 صرف نام پر قناعت کر بیٹھے۔ سو یہ ان کو مفید نہیں اور اس سے  
 ان کی کوئی کار براری نہ ہوگی صاحبزادہ۔ جب تک تو حق تعالیٰ  
 سے جانے لے اور تیرے قلب اور بدن کے پاؤں اس کے سامنے  
 مضبوطی کے ساتھ قائم نہ ہو جائیں اور جب تک تیرے ہاتھوں میں  
 امان کی دستاویز حوالہ نہ کر دی جائے اس وقت تک برابر ڈرتا رہا  
 اور نڈر مت ہو۔ ہاں شاہی فرمان ملنے پر تجھ کو زیبا ہے کہ مطمئن  
 ہو جائے۔ جب وہ تجھ کو امان نصیب فرمائے گا تو اس کے پاس تجھ کو  
 بہت کچھ بھلائیاں نظر آئیں گی اور جب وہ تجھ کو امان دیکھا تو اس کو  
 قرا بھی ہوگا۔ اس لئے کہ وہ جو کچھ عطا فرماتا ہے اس کو واپس نہیں لیتا  
 حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو نوازتا ہے تو اس کو قریب کر لیتا اور  
 پاس بلا لیتا ہے اور جب اس پر خوف غالب ہوتا ہے تو اس پر ایسی  
 چیز القا فرماتا ہے جو خوف کو دور کر دیتی اور اس کے قلب اور باطن  
 کو سکون بخشی ہے۔ پس بندہ اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ معاملہ  
 رہتا ہے۔ اے نادان تجھ پر افسوس کہ حق تعالیٰ سے رخ پھیرتا  
 اور اس کو اپنے قلب کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مخلوق کی خدمت میں  
 مشغول ہوتا ہے۔ اہل اللہ نے حق تعالیٰ کی خدمت کا شغل اختیار  
 کیا تو حق تعالیٰ نے ان کے قلوب کو اپنے قریب کر لیا اور ان کو اپنی  
 شناخت کرا دی پس وہ اس کو پہچان گئے۔ ان میں سے جب کوئی  
 حق تعالیٰ کا عارف بنتا اور اپنے نفس و خواہش اور طبیعت و  
 شیطان کی جنگ سے فارغ ہوتا اور ان دشمنوں سے اور اپنی رُشنا  
 سے غلامی پاتا اور حق تعالیٰ اس کے لئے قرب کا دروازہ کھول دیتا  
 ہے تو وہ کسی خدمت کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کو کرتا رہے پس اس کو  
 ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے پچھلے رخ لوٹ اور مخلوق کی خدمت کا

اور یوں کیوں ہوا  
وہ اسلام کے  
س اور اس سے  
توحق تعالیٰ  
س کے سامنے  
رے ہاتھوں میں  
ک برابر ڈرتا رہا  
باہر کہ مطمئن  
کے پاس تجھ کو  
ن دیکھا تو اس کو  
لو واپس نہیں لیا  
کر لیتا اور  
ہے تو اس پر ایسی  
لب اور باطن  
درمیان یہ معاملہ  
سے رخ پھیرتا  
خدمت میں  
کا شغل اختیار  
اور ان کو اپنی  
سے جب کوئی  
طبیعت و  
س اور اپنی دنیا  
انہ کھول دیتا  
ہے پس اس کو  
خدمت کا

وَدَلِّمُ عَلَيْهِمْ عَلَيْنَا أَخِي مُوَالِ الْطَّلَابِ وَالْزَيْدِ بْنِ  
لَنَا: أَنْتُمْ عَمَلُ عَمَّا الْقَوْمُ فِيهِ: تَوَاصُلُكَ  
الضَّيَاءَ بِالْظَّلَامِ فِي الْكَدِّ عَلَى التَّفَوُّزِ الْيَ  
عَدَّ وَتَكْمُلُ: تَرْطُوبُونَ أَرْوَاجَكُمْ بِسُخْرٍ تَكْمُلُ  
عَزَّ وَجَلَّ: كَثِيرٌ مِّنَ الْخَلْقِ يَقْدِرُونَ رِضًا أَوْ  
وَأَوْلَادِهِمْ عَلَى رِضَا الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّهُ أَرَى  
خَرَكَاتِكَ وَسَكَاتِكَ وَحُلَّ هَمِّكَ لِنَفْسِكَ وَ  
زَوْجِكَ وَوَلَدِكَ وَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَيِّ عَزَّ وَ  
جَلَّ خَبْرٌ وَمِجَالٌ أَنْتَ لَا تَعُدُّ مِنَ الرِّجَالِ  
الرَّجُلُ الْكَامِلُ فِي رِجْوَالِيَّتِهِ لَا يَمُكِّلُ لِأَحَدٍ  
سِوَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ عَمِيتْ عَيْنَا قَلِيلًا  
وَكَلَدَ رَصْفَاءُ سِرِّكَ: وَقَدْ حَبَبْتَ عَنْ رَبِّكَ  
عَزَّ وَجَلَّ: وَمَا عِنْدَكَ خَبْرٌ: وَلِهَذَا قَالَ  
بَعْضُهُمْ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَيْلٌ لِّلْمُحْجُوزِينَ  
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مُجْبُزُونَ وَمِجَالُكَ  
فِي قِتْيَتِكَ رُجَابٌ مُّكْسَرٌ: وَأَنْتَ تَأْكُلُهُ  
وَلَا تَعْلَمُ بِهِ لِقْوَةً فَتَرْهَكَ وَغَلَبَتْ شَهْوَانُكَ  
وَهُوَ الْمَوْشِدَةُ حَرْصُكَ: بَعْدَ سَاعَةٍ تَقْطَعُ  
مَعْدَتَكَ وَهَمْلِكَ: كُلُّ بَلَاءٍ لَّكَ لَبْعِدٍ: عَنْ  
مُرُورِكَ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِخْتِيَارُكَ لِعَلِيٍّ: لَوْ  
خَبَرْتَ الْخَلْقَ كَبَعْضَتِهِمْ: وَأَحْبَبْتَ خَالِقَهُمْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْ  
تَقْلَهُ: يَفْنَى تَبْعُضٌ: أَنْتَ مُحِبٌّ وَتُبْغِضُ مِنْ  
غَيْرِ اخْتِيَارٍ: الْعَهْلُ يُخْتَبَرُ وَلَا عَقْلَ لَكَ  
الْعَلْبُ يُخْتَبَرُ وَلَا قَلْبَ لَكَ: أَلْقَلْبُ

شغل اختیار کر اور ان کو ہم تک پہنچنے کا راستہ بتاتا رہا۔ اور  
خدمت کرتا رہا ہمارے طالبوں اور ہمارے چاہنے والوں کی صواب  
اہل اللہ جن شغل میں ہیں تم اس سے غافل ہو۔ تم اپنے نفوس کیلئے  
جو تمہارے دشمن ہیں۔ رات اور دن محنت میں مشغول ہو۔ اپنے  
رب عزوجل کو ناراض کرتے اور اپنی بیبیوں کو راضی کرتے ہو۔  
میں دیکھتا ہوں کہ تیری سب حرکات و سکنات اور تیرا سارا  
فکر نفس اور بی بی اور بچوں کے لئے ہے اور حق تعالیٰ شانہ  
سے بالکل بے خبر ہے۔ مخلوق میں بہت لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں  
اور بچوں کی خوشی کو حق تعالیٰ کی خوشنودی پر مقدم سمجھتے  
ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ تیرا شمار مردوں میں نہیں ہو سکتا کیونکہ  
مرد جو اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے حق تعالیٰ کے سوا کسی  
دوسرے کے لئے عمل نہیں کرتا تیرے قلب کی دونوں ٹھیں اندھی  
ہو گئیں۔ تیرے باطن کی صفائی مکدر بن گئی۔ توحق تعالیٰ سے  
محبوب ہو گیا۔ اور تجھے خبر نہیں۔ اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا  
ہے کہ داسے حسرت اُن مجوبین پر جن کو اپنا محبوب ہونا بھی معلوم  
نہیں۔ تجھ پر افسوس تیرے ہر سہ میں کج کا چورا ملا ہوا ہے اور  
تو اس کو کھائے جاتا ہے اور غلبہ شہوت و قوت حرص اور شدت  
ہوس کے سبب اس سے آگاہ نہیں۔ گھڑی بھر کے بعد وہ تیرے  
معدہ کے ٹکڑے کر دے گا اور تو ہلاک ہو جائیگا۔ تیری ساری مصیبت  
اپنے مولیٰ سے دور پڑ جانے اور غیر اللہ کو اختیار کرنے کی وجہ سے  
ہے اگر تو مخلوق کی حاجت کرتا تو ضرور ان کو مبغوض سمجھتا اور ان کے  
خالق کو محبوب بناتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے کہ "حاجت لے مبغوض سمجھنے لگے گا" تو جانچے بغیر بغض و محبت  
رکھتا ہے۔ جانچنے کے لئے عقل چاہیے اور عقل تیرے پاس ہے  
نہیں۔ جانچنے والا قلب ہے اور قلب تجھ کو نصیب نہیں قلب ہی

يَتَعَكَّرُ وَيَسْتَكْزِرُ وَيَتَعَطَّيْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 إِنِّي ذُلِيلٌ كَذَلِكَ كَرِي لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ  
 أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۚ إِنَّ قَلْبَ الْعَقْلِ  
 قَلْبًا ۚ وَانْقَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا ۚ وَانْقَلَبَ السِّرُّ  
 فَنَاءً ۚ وَانْقَلَبَ الْفَنَاءُ وَجُودًا ۚ أَدَمُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَالْأَنْبِيَاءُ كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَ  
 رَغَبَاتٌ ۚ غَيْرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُخَالِفُونَ نَفْسَهُمْ  
 وَيَطْلُبُونَ رِضَاءَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَدَمُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ اشْتَهَى شَهْوَةً وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ ۚ  
 وَنَزَلَ رَزَقٌ وَاحِدٌ وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ۚ ثُمَّ  
 تَابَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَوْرَةٌ ۚ وَكَانَتْ شَهْوَتُهُ  
 مَحْمُودَةً فَإِنَّهُ لَكَلْبٌ أَنْ لَا يَفَارِقَ جِوَارَ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا  
 زَالُوا يُخَالِفُونَ نَفْسَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَشَهْوَتَهُمْ  
 حَتَّى التَّحَقُّوا بِالْمَلَايِكَةِ مِنْ حَيْثُ  
 الْحَقِيقَةُ ۚ لِكَثْرَةِ مُحَاهَدَاتِهِمْ وَ  
 مَكَابِدَاتِهِمْ لَا نَفْسِيهِمْ ۚ الْأَنْبِيَاءُ  
 وَالْمُرْسَلُونَ وَالْأَوْلِيَاءُ يُصْبِرُونَ وَأَنْتُمْ  
 أَيْضًا وَانْفُوهُمْ فِي الصَّبْرِ بِأَعْلَامٍ  
 أَصْبِرْ لِمَصْرَبَةٍ عَدُوْلَةٍ فَقِي قَرِينِ  
 نَفْسِيهِ وَتَقْتُلْهُ وَتَأْخُذْ  
 سَلْبَهُ ۚ ثُمَّ تَأْخُذْ الْخَلْعَةَ  
 مِنَ الْمَلِكِ وَالْأَقْطَافِ  
 بِأَعْلَامٍ  
 وَانْجُدْ

سوچا اور عبرت و نصیحت پکڑا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے  
 ”بیشک اس قرآن میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے قلب  
 ہو یادہ کان لگا کر سنے بحضور قلب“ عقل ہی منقلب ہو کر قلب  
 بن جاتی ہے اور قلب باطن بن جاتا ہے اور باطن فنا بن جاتا ہے  
 اور فنا منقلب ہو کر وجود بن جاتی ہے۔ حضرت آدم اور دیگر انبیاء  
 علیہم السلام میں بھی شہوتیں اور رغبتیں موجود تھیں۔ مگر وہ اپنے  
 نفوس کی مخالفت کرتے اور اپنے رب عزوجل کی خوشنودی  
 کے خواہاں رہتے تھے۔ آدم علیہ السلام نے جنت میں رہنے  
 کی حالت میں صرف ایک خواہش کی اور صرف ایک لغزش کھائی  
 اس کے بعد توبہ کر لی اور پھر کبھی ایسا نہ کیا۔ حالانکہ ان کی خواہش  
 بھی ممودھی کیونکہ انہوں نے چاہا کہ کسی طرح حق تعالیٰ کے پردوس  
 سے جدا نہ ہوں (اور شیطان نے قسبیں کھا کر یقین دلایا تھا کہ اگر  
 اس ممنوع درخت کا پھل کھاؤ گے تو سدا یہیں رہو گے پس خواہش  
 کے تسخین ہونے کے باوجود محض تدبیر میں لغزش کھانے کی جب  
 یہ سزا ملی تو کیا پوچھنا ان کا جن کی خواہش بھی ذلیل ہے اور تدبیر  
 بھی ذلیل) انبیاء علیہم السلام اپنے نفوس اپنی شہوات اور اپنی  
 طبائع کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے نفوس کو  
 مقتول میں ڈالنے اور مجاہدوں کی کثرت کے سبب حقیقت کے  
 اعتبار سے فرشتوں سے جالاحق ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اور  
 اولیاء اللہ صبر کیا کرتے ہیں۔ پس تم بھی صبر کرنے میں ان کی  
 موافقت کرو۔ صاحبزادہ اپنے دشمن کی مار پر صبر کر لے۔  
 بیت جلد وہ وقت آئے گا کہ (اپنے صبر کے صلہ میں) تو اس کو  
 ماریگا بھی اور قتل بھی کرے گا۔ اور اس کے سامان پر بھی مال  
 غنیمت بنا کر قبضہ کرے گا اور ان سب کے بعد بادشاہ کی طرف سے  
 خلعت و جاگیر اجنت بھی حاصل کرے گا۔ صاحبزادہ کو شش کر

ن ارشاد فرماتا ہے  
 لئے جس کے قلب  
 سب ہو کر قلب  
 من فاس بانا ہر  
 اور دیگر انبیاء  
 میں۔ مگر وہ اپنے  
 دل کی خوشنودی  
 جنت میں رہنے  
 لب نغزش کمان  
 ان کی خواہش  
 تعالیٰ کے پڑوس  
 دلایا تھا کہ اگر  
 ہو گے پس خواہش  
 ہلانے کی جب  
 دل ہے اور تدبیر  
 ہوا ت اور اپنی  
 اپنے نفسوں کو  
 ب حقیقت کے  
 رسلین اور  
 میں ان کی  
 پر مبر کرے۔  
 میں تو اس کو  
 پر بھی مال  
 کی طرف سے  
 کو بخش کر

اِنَّكَ لَا تُعْزِي اَحَدًا ۚ وَاَنْ تَكُوْنُ نِيَّتُكَ  
 صَاحِبَةً لِّكُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مِنْ اَمْرِ الشَّرْعِ  
 بِاِذْنِي ۖ فَادْنِ سَكَ لَهٗ عِبَادَةٌ ۚ الصَّلَاةُ وَالْحَجُّ  
 الصَّدَقَاتُ يَفْعَلُونَ قَدْ نَفِخْ فِي صُورِهِمْ ۚ وَقَدْ اَقَامُوا  
 الْقِيَامَةَ عَلٰى نَفْوِ سَهْمِهِ ۚ وَاعْرَضُوا عَنِ  
 الدُّنْيَا هَمَمِهِمْ ۚ وَعَبَرُوا الصِّرَاطَ بِتَصَدِيقِهِمْ  
 سَادُوا بِسُلُوْهِهِمْ ۚ حَتّٰى وَقَعُوا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ  
 وَقَعُوا عِنْدَ الطَّبَقِ وَقَالُوا لَا نَاْكُلُ وَلَا  
 نَشْرَبُ وَحَدَّثَا ۚ لِاَنَّ الْكَذِبَ لَا يَاْكُلُ  
 وَحَدَّثَا ۚ فَرَجَعُوْا اِلَى الدُّنْيَا فَهَقَرُوْا ۚ اَيُّ  
 يَدْعُوْنَ النَّاسَ اِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ  
 وَيُخْبِرُوْنَهُمْ بِمَا هُنَا ۚ فَيَسْتَلُوْنَ اَلْمُؤْمَرِ عَلَيْهِمْ  
 مِنْ قُوٰى اِيْمَانِهِ وَتَتَمَكَّنُ فِيْ اَيْقَانِهِ رَاٰى  
 بِقَلْبِهِ بِحَقِّهِ مَا اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ  
 اُمُوْر الْقِيَامَةِ ۚ يَرٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا  
 فِيْهَا ۚ يَرٰى الصُّوْرَ وَالْمَلَكَ الْمُوَكَّلَ  
 بِهٖ ۚ يَرٰى الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ ۚ يَرٰى الدُّنْيَا  
 وَزَوَالَهَا وَانْقِلَابَ دُوْلِ اَهْلِهَا ۚ يَرٰى  
 الْخَلْقَ كَمَا تَهْمُ قُبُوْرٌ يَمْشُوْنَ ۚ اِذَا  
 اجْتَاَزَ عَلَى الْقُبُوْرِ اَحْسَنَ بِمَا فِيْهِ مِنْ  
 الشُّعْبِ وَالْعَذَابِ ۚ يَرٰى الْقِيَامَةَ وَمَا  
 فِيْهَا مِنْ الْقِيَامِ وَالْمَوَاقِفَةِ ۚ يَرٰى  
 رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَذَابَهُ ۚ يَرٰى  
 الْمَلَائِكَةَ قِيَامًا وَالْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ  
 وَالْاَبْدَالَ وَالْاَوْلِيَاءَ عَلٰى مَوَازِينِهِمْ ۚ

کہ تجھ سے کسی ایک کو بھی ایذا نہ پہنچے اور یہ کہ ہر شخص کے لئے تیری  
 نیت بخیر ہو مگر ہاں جس کو ایذا پہنچانے کا شریعت حکم دے وہاں  
 اس کو ایذا پہنچانا ہی عبادت ہے۔ صاحبان عقل و شرافت  
 صدیقین کا نفع صورت و قورع میں آچکا انہوں نے اپنے نفسوں پر  
 پہلے ہی قیامت قائم کر لی۔ اپنی ہمتوں سے انہوں نے دنیا کی  
 طرف سے رخ پھیر لیا۔ تصدیق سے پل صراط کو عبور کیا اور اپنے  
 قلوب سے چلے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ پر جا بٹھرے  
 وہ لوگ طبق کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نہ ہم تنہا  
 کھائیں گے نہ تنہا پیئیں گے اس لئے کہ کریم تنہا نہیں کھایا کرتا پس  
 دنیا کی طرف اپنے اُٹے پاؤں لوٹ آئے کہ لوگوں کو اللہ عزوجل  
 کی طاعت کی طرف بلاتے اور وہاں کی نعمتوں کی ان کو خبریں سناتے  
 ہیں تاکہ (داخل جنت کے) سامان ان کے لئے بھی آسان بنادیں  
 جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا اور یقین جم جاتا ہے وہ قیامت کے  
 سارے معاملات جن کی حق تعالیٰ نے خبر دی ہے قلب کی آنکھوں  
 سے دیکھتا ہے۔ دیکھتا ہے جنت اور دوزخ کو اور جو کچھ راخیں او  
 تکلیفیں ان میں ہیں سب کو وہ دیکھتا ہے صورت کو اور اس فرشتہ  
 کو جو اس پر تعینات ہے۔ وہ دیکھتا ہے تمام چیزوں کو جیسی کہ  
 حقیقت میں وہ ہیں۔ وہ دیکھتا ہے دنیا کا زوال اور اہل دنیا  
 کی دولت و حکومت کے انقلاب کو۔ وہ دیکھتا ہے مخلوق کو گنا  
 کہ وہ قبروں کے مدفون مردے ہیں جو چل پھر رہے ہیں۔ جب قبروں  
 پر اس کا گذر ہوتا ہے تو اس کو محسوس ہوتا ہے وہ عذاب و ثواب  
 جو اس کے اندر ہو رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے قیامت کو اور جو کچھ اس میں  
 ہو نیوالا ہے یعنی پیشی اور مخلوق کا ایک جگہ ٹھہرنا وغیرہ وغیرہ دیکھتا ہو  
 حق تعالیٰ کی رحمت کو اور اس کے عذاب کو۔ دیکھتا ہے فرشتوں کو  
 کھڑا ہوا اور انبیاء مرسلین اور ابدال و اولیاء کو اپنے اپنے

يَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ يَكْنُزُونَ ۖ وَأَهْلَ النَّارِ  
فِي النَّارِ يَتَعَادُونَ ۖ مِنْ صَمْتٍ نَظَرُهُ نَظَرَ  
بَعِيْنٍ رَأْسِهِ الْخَلْقُ ۖ وَبَعِيْنٍ قَلْبِهِ إِلَى فِعْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ۖ يَرَى تَحْرِيكَهٗ وَ  
تَسْكِيْنَتَهُ لَهُمْ ۖ فَهَذَا النَّظَرُ الْعَزِيْزُ ۖ مِنْ  
أَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مَنْ إِذَا نَظَرَ إِلَى  
شَخْصٍ رَأَى ظَاهِرَهُ ۖ بَعِيْنٌ رَأْسِهِ ۖ وَبَاطِنَهُ  
بَعِيْنٌ قَلْبِهِ ۖ وَمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَبْعِيْنِي سِرِّي  
مَنْ خَدَمَ خَدَمَ كَانَ إِذَا جَاءَهُ الْقَدَرُ وَافَقَهُ  
إِنْ حَمَلَهُ إِلَى الْبَرِّ أَوْ الْبَحْرِ إِلَى السَّهْلِ أَوْ  
إِلَى الْجَبَلِ ۖ أَطْعَمَهُ جُلُوءًا أَوْ مُرَّاتٍ وَافَقَهُ  
فِي الْعِزِّ وَالذُّلِّ ۖ وَالْغِنَى وَالْفَقْرَ ۖ وَالْعَافِيَةَ  
وَالسَّقَمَ ۖ مَشَى مَعَ الْقَدَرِ ۖ حَتَّى إِذَا فَلَاحَ  
الْقَدَرُ آتَتْهُ قَدْ تَعَبَ ۖ نَزَلَ وَارْكَبَهُ  
مَكَانَهُ ۖ وَصَارَ رَكَابًا لَهُ ۖ وَخَدَمَهُ  
وَتَوَاصَلَ لَهُ ۖ لِقُرْبِهِ مِنَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتِهِ لَهُ ۖ وَكُلُّ ذَلِكَ  
لِمَا لَفِيَتْهُ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبِيعَتِهِ  
وَعَادَاتِهِ وَشَيْطَانِهِ وَأَقْرَانِ  
السُّوءِ ۖ اَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مُوَافَقَةً  
قَدْرًا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
وَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ  
النَّارِ

مرتبوں پر۔ وہ دیکھتا ہے غنیمتوں کو کہ ایک دوسرے کے پاس بننے  
جلنے کو آ جا رہے ہیں اور دیکھتا ہے دوزخیوں کو کہ آگ کے اندر  
ایک دوسرے سے دشمنی کر رہے ہیں۔ جس شخص کی نظر صحیح ہو جاتی  
ہے وہ اپنے سر کی آنکھوں سے مخلوق کو دیکھتا ہے اور اپنے قلب  
کی آنکھوں سے اللہ عزوجل کے فعل کو جو مخلوق میں صادر ہو رہا  
ہے۔ اس کو نظر آتا ہے حق تعالیٰ کا مخلوق کو حرکت دینا اور  
سکون دینا پس یہ نگاہ عزت ہے (جس سے حق تعالیٰ نے ان کو  
نوازا ہے) حضرات اولیاء اللہ ہی ایسے ہیں کہ جب کسی شخص پر  
نگاہ ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں اس کے ظاہر کو اپنے سر کی آنکھ سے  
اور اس کے اندرون کو قلب کی آنکھ سے اور اپنے مولا عزوجل کو  
اپنے باطن کی آنکھ سے۔ جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بنتا ہوا ان کی  
یہ حالت تھی کہ جب تقدیر خداوندی ان کے متعلق آتی تو یہ اس کی  
موافقت کرتے تھے خواہ وہ ان کو خوشی میں لے جائے یا ستمد میں  
نرم زمین میں پہنچا دے یا پتھر ملی زمین میں اور میٹھا کھلاے یا کڑوا  
یہ اس کی موافقت کرتے تھے عزت کے متعلق بھی اور ذلت کے  
متعلق بھی۔ تو مخموری کے متعلق بھی اور افلاس کے متعلق بھی۔  
تندرستی کے متعلق بھی اور بیماری کے متعلق بھی۔ یہ تقدیر  
کے ساتھ ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ جب تقدیر نے جان یا  
کہ یہ تمھارے گناہوں کے نزدیک اس کے محترم اور مقرب ہو چکی  
وجہ سے وہ اتر پڑی اور اپنی جگہ اس کو سوار کر دیا۔ خود اس کے ہر کام  
بن کر چلی۔ اس کی خادم بن گئی اور اس کے سامنے تواضع سے جھک گئی  
یہ سب کچھ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اپنی عادات اپنے شیطان  
اور برے ہم نشینوں کی مخالفت کی بدولت نصیب ہوا۔ میرے اللہ  
ہم کو تمام حالتوں میں اپنی تقدیر کی موافقت نصیب فرما اور ہم کو عطا کر دینا  
میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچاؤ ہم کو دوزخ کے عذاب سے

## الْمَجْلِسُ الْعَشْرُونَ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةٌ يَلِدُكَ رَسَدَةً  
عَشْرِينَ مِنْ دُونَ الْقَعْدَةِ سَنَةِ تَحِيْرٍ وَارْتِعَابٍ وَنَحْوِهَا  
يَا أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ ۖ قَدْ كَثُرَ الْتِفَافُ فِيكُمْ وَ  
قَلَّ الْإِخْلَاصُ وَقَدْ كَثُرَتِ الْأَقْوَالُ بِِلَا أَعْمَالٍ  
قَوْلُ بِلَا عَمَلٍ لَا يَسُوْنِي شَيْءٌ ۖ بَلْ هُوَ حَتَّةٌ لَا حُجَّةَ  
أَلْقَوْلُ بِلَا عَمَلٍ ۖ كَدَّ اِبْرَ بِلَا بَابٍ وَلَا مَرَافِقٍ ۖ  
كَزُرًا يُنْفَقُ مِنْهُ ۖ هُوَ مُجَرَّدٌ دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ  
مُؤَوَّرَةٌ بِلَا رُوحٍ ۖ صَنَمٌ لَا يَدَّ اِنْ لَهْ وَلَا دِرْجَانٍ  
وَلَا بَطْشٍ ۖ مُعْظَمُ أَعْمَالِكُمْ كَجَسَدٍ بِلَا  
رُوحٍ ۖ أَرُوحٌ هُوَ الْإِخْلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّابُ  
عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ۖ لَا  
تَخْفَلُوا اِنْكَبِسُوا الصُّبُحُوا اِبْرَ اَمْثَلُوا اَلَا مَرَّ ۖ  
وَاَنْتُمْ هُمَا عَيْنُ التَّحِيْرِ وَوَأَقْبُوا الْقَدَرَ ۖ اَحَادُ  
أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ تُسَفِّقُوا قُلُوبَهُمْ بِسَبْحِ الْأَنْسِ  
وَالْمَشَاهِدَةِ وَالْقَرْبِ ۖ فَلَا يَحْشَوْنَ بِالْأَمِّ الْقَدَرِ  
وَبَلَايَا ۖ فَتَنْفَقِي أَيَّامُ الْبَلَاءِ وَلَا يَعْلَمُونَ  
بِهَا ۖ فَيَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتَكَبَّرُونَ  
كَيْفَ لَمْ يَكُونُوا مُوجَّهِينَ حَتَّى لَا  
يَعْتَرِضُوا عَلَى رَحْمَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الْأَقَاتُ تَنْزِلُ  
عَلَى الْقَوْمِ كَمَا تَنْزِلُ عَلَيْكُمْ ۖ فَمِنْهُمْ  
مَنْ يَصْبِرُ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَغِيْبُ عَنِ الْأَقَاتِ  
وَعَنِ الصَّبْرِ عَلَيْهِمَا ۖ النَّصْرُ رُغْدٌ ضَعُوفُ  
الْإِيْمَانِ ۖ عِنْدَ كَوْنِهِ طِفْلًا ۖ

## بیسویں مجلس

(وقت صبح - یوم جمعہ - ۲۱ رذیقہ ۱۲۵۵ھ - مدرسہ مہمورہ)  
اے باشندگان بغداد تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا اور اخلاص کم  
ہو گیا۔ اقوال بڑھ گئے بلا اعمال کے۔ سوعمل کے بغیر قول کسی کام  
کا نہیں بلکہ وہ حجت ہے نہ کہ قرب حق کا) راستہ۔ قول بلا عمل کے  
ایسا ہے جیسے مکان بغیر دروازہ اور حق آسائش کے گویا خزانہ  
ہے جس سے خرچ نہیں کیا جاتا وہ محض دعویٰ ہے بلا گواہ کے۔  
وہ صورت ہے بلا روح کی اور بُت ہے جس کے ہاتھ میں ناپاؤں  
اور نہ گرفت کی طاقت۔ تمہارے اعمال کا بڑا حصہ گویا بدن ہے  
جس میں روح نہیں۔ کیونکہ روح تو اخلاص و توحید اور کتاب اللہ  
وسنت رسول پر قائم رہنا ہے (اور وہ اکثر اعمال سے نکل چکی ہے)  
غفلت مت کرو اور حالت کو پلٹو کہ راہِ ثواب پاؤ۔ حکم کی تعمیل  
کرو۔ منوعات سے باز آؤ اور تقدیر کی موافقت کرو۔ مخلوق  
میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کو اُنس و مشاہدہ اور  
قرب کی شراب پلا دی جاتی ہے کہ ان کو تقدیر اور مصیبتوں کا  
تکلیفوں کا حس نہیں رہتا۔ مصیبت کے دن گزر بھی جاتے ہیں اور  
ان کو خبر بھی نہیں۔ پس وہ اللہ عزوجل کی حمد و شکر کرتے ہیں  
کہ (الحمد للہ) مصیبت کے وقت (شراب اُنس کی مدہوشی  
کے سبب) موجود ہی نہ تھے جو اپنے رب عزوجل پر اعتراض کرنے  
کی نوبت آتی۔ آفات و مصائب اہل اللہ پر بھی ایسی ہی نازل ہوتی  
ہیں جیسی تم پر۔ لیکن بعض ان میں وہ ہیں (جن کو حس ہوتا ہے)  
مگر وہ صبر کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آفات اور ان پر صبر  
کرنے دونوں سے (شراب اُنس کی مدہوشی کے سبب) غائب ہوتے  
ہیں تکلیف کا ماننا ایمان کی کمزوری اور ایمان کی طفولیت کے

کے پاس ملے  
آگ کے اندر  
نظر صحیح ہو جاتی  
ہے اور اپنے قلب  
میں صادر میجر مل  
رکت دینا اور  
تعالیٰ نے ان کو  
سبب کسی شخص پر  
سر کی انکھ سے  
مولا عزوجل کو  
موم بنتا ہوں کی  
آئی تو یہ اس کی  
سے یا سمند میں  
کا کھلائے یا کروا  
اور ذلت کے  
متعلق ہی۔  
یہ تقدیر  
نہ دیر نے جان لیا  
اور مقرب ہوئی  
خود اس کے ہر کاب  
ع سے جھک گئی  
وات اپنے شیطان  
والے میرے اللہ  
اور ہم کو عطا کر دینا  
فرخ کے عذاب سے



وَالصَّبْرُ عِنْدَ كَوْنِهِ شَايِئًا مُرَاقِبًا ۖ وَ  
 الْمَوَافَقَةُ عِنْدَ كَوْنِهِ بِالْعَاقِبَةِ ۖ وَالرِّضَا عِنْدَ  
 كَوْنِهِ قَرِيبًا يَنْظُرُ بَعْلِهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَالْغَيْبَةُ وَالْفَنَاءُ عِنْدَ وَجُودِ الْقَلْبِ وَالسَّيَرُ  
 عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَمِنْ حَالَةِ الْمَشَاهِدَةِ  
 وَالْمَحَادَثَةِ ۖ يَعْنِي وَجُودَهُ ۖ وَنُمْنِي  
 بِالْإِضَافَةِ إِلَى الْخَلْقِ ۖ وَيُوجَدُ عِنْدَ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُمْنِي وَيَذُوبُ هُنَاكَ ذَوَابًا ۖ  
 كَمَا إِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَشْرَكَ ۖ إِذَا  
 أَرَادَ عَادَتَهُ أَعَادَهُ ۖ وَجَمَعَ مُتَلَاشِيَةً  
 وَ مُتَفَرِّقَةً ۖ كَمَا جَمَعَ أَجْسَادَ الْخَلْقِ بِجَمْعِ  
 الْقِيَامَةِ بَعْدَ التَّقْطُعِ وَالتَّمَرُّقِ ۖ يَجْمَعُ  
 عِظَامَهُمْ وَلُحُومَهُمْ وَشَعُورَهُمْ ثُمَّ يَأْمُرُ  
 إِسْرَافِيلَ بِفَتْحِ الْأَرْوَاحِ فِيهَا ۖ هَذَا فِي  
 حَقِّ الْخَلْقِ ۖ أَمَّا هَؤُلَاءِ يُعِيدُهُمْ بِلَا  
 وَاسِطَةٍ ۖ نَظَرُهُ تَعْلِيمُهُ ۖ وَنَظَرُهُ تَعْيِيدُهُمْ  
 شَرْطُ الْمُحِبَّةِ أَنْ لَا تَكُونَ لَكَ  
 إِرَادَةٌ مَعَ تَحْبُوبِكَ ۖ وَأَنْ لَا تَتَخَيَّلَ  
 عَنْهُ بِدُنْيَا وَلَا آخِرَةٍ وَلَا خَلْقٍ ۖ  
 حُبُّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْسَتْ هَيْبَتُهُ  
 حَتَّى يَدَّعِيَهَا كُلُّ أَحَدٍ ۖ  
 كَمْ مَن يَدَّعِيهَا وَهِيَ  
 بَعِيدٌ عَنْهُ ۖ وَكَمْ  
 مَن لَا يَدَّعِيهَا وَ  
 هِيَ عِنْدَهُ

زمانہ میں ہوتا ہے اور جب ایمان نوجوان و قریب بلوغ بن جاتا ہے  
 تو صبر ہوتا ہے اور اس کے کمال جوانی کو پہنچ جانے کے وقت  
 موافقت ہوتی ہے اور اس وقت جبکہ وہ (منہا کے) قریب پہنچ  
 جاتا ہے تو مرتبہ رضا حاصل ہوتا ہے کہ دیکھنے لگتا ہے اپنے علم سے  
 اپنے رب عزوجل کو اور غیبت و فنا ہوتی ہے اس وقت جبکہ  
 قلب اور باطن (دو نیا سے کوچ کر جائے اور) موجود ہو حق تعالیٰ  
 کے پاس۔ پس یہ حالت مشاہدہ اور ہم کلامی کی ہے۔ کہ مخلوق  
 کے اعتبار سے اس کا باطن بھی فنا کر دیا جاتا ہے اور اس کا وجود  
 بھی فنا اور محو کر دیا جاتا ہے۔ اور حاق عزوجل کے پاس موجود  
 ہوتا ہے کہ وہ اس کو مٹاتا اور وہیں اس کو بگھلا ڈالتا ہے۔  
 اس کے بعد اگر چاہتا ہے تو اس کو حیات دیکر اٹھا بٹھاتا ہے  
 اور جب اس کو لوٹنا چاہتا ہے تو لوٹا دیتا ہے کہ اس کے  
 متفرق اور منتشر اجزاء کو اکٹھا فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ قیامت  
 کے دن مخلوق کے اجسام کو ان کے پھٹ جانے اور ٹکڑے  
 ہو جانے کے بعد اکٹھا فرمے گا کہ ان کی ہڈیوں اور گوشت اور  
 بالوں کو جمع فرمایا گیا پھر ان میں روئیں پھونک دینے کا اسرافیل  
 کو حکم دیگا۔ یہ تو عام مخلوق کے حق میں ہے لیکن اہل اللہ کا جو  
 فنایت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاتے ہیں) بلا واسطہ اعادہ  
 فرمایا گیا کہ ایک نگاہ ان کو فنا کر دیگی اور ایک نگاہ ان کو پھر پہلی  
 حالت پر لے آئیگی۔ شرط محبت یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ نہ تیرے  
 لئے ارادہ باقی رہے اور نہ اس کو چھوڑ کر دُنیا یا آخرت یا کسی مخلوق  
 سے مشغولیت ہو۔ اللہ عزوجل کی محبت کوئی آسان بات نہیں  
 ہے کہ ہر کوئی اس کا دعویٰ کرنے لگے۔ بہتیرے لوگ اس کے  
 مدعی ہیں حالانکہ وہ ان سے کوسوں بعید ہے اور بہتیرے ایسے ہیں  
 جو اس کے مدعی نہیں ہیں اور وہ ان کے پاس موجود ہے

لَا تَخْضَعُوا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَإِنْ أَسْرَارُ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَبْدُورَةٌ فِيهِمْ ۖ تَوَاضَعُوا  
فِي أَلْسِنَتِكُمْ وَلَا تَتَكَبَّرُوا عَلَى عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
تَكَبَّرُوا مِنْ غَفْلَةٍ تَكْبَرُ مَا أَنْتُمْ إِلَّا فِي غَفْلَةٍ  
عَظِيمَةٍ ۖ كَانَتْ لَكُمْ قَدْ حُوسِبَتْمْ وَعَبَّرَتْكُمْ  
الصِّرَاطُ وَإِنْ تَمَّ مَنَازِلُكُمْ فِي الْجَنَّةِ ۖ مَا هَذَا  
إِلَّا غَيْرُ أَرْوَاحِكُمْ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قَدْ فَصَّلَى  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَاصِيَ كَثِيرَةً ۖ وَهُوَ لَا يَتَفَكَّرُ  
فِيهَا وَلَا يَتَوَبُّ مِنْهَا ۖ وَيُطِنُّ أَهْلُهَا قَدْ لُسِيَتْ  
بِهَا مَكْتُوبَةٌ فِي صَحَافِكُمْ بِتَوَارِيخٍ أَوْفَاقِهَا  
يُجَاسِبُ وَيُعَاقِبُ عَلَى الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ  
مِنْهَا ۖ اسْتَغْفِرُوا يَا غَفْلٌ ۖ اسْتَبْشِرُوا يَا نِيَامُ  
كَعَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مِنْ  
اشْتَدَّتْ مَعَاصِيهِ وَزَلَّ أَتُّهُ ۖ وَأَصْرَرَّ  
عَلَيْهَا وَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْدَمْ ۖ فَقَدْ جَاءَ  
بَرِيدُ الْعَقْرِ ۖ لَمْ يَتَدَارَكَ إِلَّا مَرَّةً يَأْتِيَا  
بِلَا أُخْرَى ۖ يَا خَلْقًا يَا خَالِينَ ۖ مَا تَخَافُ  
سِوَى الْفَقْرِ ۖ مَا تَرْجُوا سِوَى الْغِنَى  
وَمِنْكَ الرِّزْقُ مَقْسُومٌ ۖ لَا يَزِيدُ وَلَا  
يَنْقُصُ ۖ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَأَخَّرُ ۖ أَنْتَ  
شَاكٍ فِي ضَمَانِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَرِيصٌ  
عَلَى طَلَبِ مَا لَمْ يَقْسَمْ لَكَ حِرْصُكَ قَدْ  
مَتَّعَكَ عَنِ الْحُمُورِ عِنْدَ الْعُكَّاءِ وَ  
مَشَاهِدِ الْخَيْرِ ۖ تَخَافُ أَنْ تَنْقُصَ  
أَرْبَاحُكَ ۖ وَأَنْ يَقُولَ رَبُّكَ وَمِنْكَ

کسی مسلمان کو بھی حق تعالیٰ کے اسرار ان کے اندر  
(تخم ریزی کی طرح) بھیر دیئے گئے ہیں۔ (پس کیا پتہ ہے کہ کس کا  
قلب کب بار آور ہو کر ولی بن جائے) اپنے نفسوں میں تواضع اُتقیاء  
کو اور بندگان خدا پر کبر مت کرو۔ اپنی غفلتوں سے جاگ اُٹھو  
کہ تم بڑی گہری غفلت میں ہو گویا کہ تم حساب سے فارغ  
ہو چکے اور پل صراط کو عبور کر چکے اور جنت میں اپنے مکانات  
دیکھ چکے ہو۔ کیا ٹھکانا اتنے بڑے دھوکے کا؟ تم میں سے ہر شخص  
حق تعالیٰ کی بہتری کچھ نافرمانی کر چکا ہے مگر ان میں فکر کرتا  
ہے۔ اور نہ ان سے توبہ کرتا ہے۔ یوں گمان کئے ہوئے ہے  
کہ وہ معصیتیں بھولی بسری ہو گئیں حالانکہ وہ تہائے نامہ اعمال  
میں (اپنے) اوقات کی تاریخوں کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے  
ہر قلیل اور کثیر کا حساب لیا جائیگا اور سزا دی جائے گی۔ بیدار  
ہو جاؤ اے غفلت شعار۔ جاگ اُٹھو اے سونے والو۔ حق تعالیٰ  
کی رحمت کے سامنے آ جاؤ جس شخص کی معصیتیں اور لغزشیں شدید  
ہو گئیں اور وہ ان پر اڑا رہا کہ نہ توبہ کی اور نہ نادوم ہو اُپس اگر  
اُس نے معاملہ کی تلافی نہ کی تو (سمجھ لو کہ) کفر کا قاصد آ گیا اے دنیا  
دنیا (کرنے والے جسے) واسطہ آخرت سے نہیں اور اے مخلوق  
(کے شیدا) کہ خالق سے غرض نہیں تو اگر ڈرتا ہے تو صرف  
افلاس سے اور آرزو ہے تو صرف تو تگر کی کی۔ تیرے حال پر  
افسوس۔ رزق تقسیم ہو چکا ہے نہ زیادہ ہو سکتا ہے نہ کم اور  
نہ مقدم ہو سکتا ہے نہ مؤخر تھو کہ حق تعالیٰ کی ذمہ داری میں  
شک ہے اور تو حریص ہے اس کی طلب کا جو تیرے مقسوم میں  
نہیں ہے۔ تیری حرص نے تجھ کو روک دیا علماء کی خدمتوں اور  
خیر کے جلسوں میں جانے سے تجھ کو اندیشہ ہے کہ تیرے نفع میں کمی  
آجائے گی اور تیری منفعتیں قلیل رہ جائیں گی۔ تجھ پر افسوس۔ بھلا

روغ بن جاتا  
نے کے وقت  
قرب ہوئے  
پنے علم سے  
وقت جبکہ  
ہو حق تعالیٰ  
کہ مخلوق  
اس کا وجود  
س موجود  
تا ہے۔  
نا بٹھاتا ہے  
س کے  
قیامت  
مکرمے  
وشت اور  
کا اسرافیل  
بل اشکاجو  
لم اعاده  
کو پھر پہلی  
ساتھ نہ تیرے  
یا کسی مخلوق  
بات نہیں  
اس کے  
ایسے ہیں  
موجود ہے

مَنْ أَطْعَمَكَ وَأَنْتَ طِفْلٌ فِي بَطْنٍ أُمِّكَ  
أَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ ۖ وَعَلَى الْخَلْقِ ۖ وَ  
دَنَابِيرُكَ ۖ وَدَرَاهِمُكَ ۖ وَعَلَى بَيْعِكَ  
وَشِرَاكِكَ ۖ وَعَلَى سُلْطَانٍ بَلِيدٍ ۖ كُلُّ  
مَنْ اعْتَمَدَ عَلَيْهِ فَهُوَ الْهَلَكُ ۖ وَكُلُّ  
مَنْ خَفَّتْهُ وَرَحْوَتُهُ فَهُوَ الْهَلَكُ ۖ كُلُّ مَنْ  
رَأَيْتَهُ فِي الصُّبْرِ وَالنَّقْصِ وَلَمْ تَرَ أَحَدًا الْحَقَّ  
عَزَّ وَجَلَّ مُجْرِي ذَلِكَ عَلَى يَدَيْهِ فَهُوَ الْهَلَكُ ۖ  
عَنْ قَلِيلٍ تَوَيَّ خَيْرُكَ ۖ يَأْخُذُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَيَبْطِشُكَ وَمَا لَكَ  
وَبَحِيمٌ مَا اعْتَمَدْتَ عَلَيْهِ دُونَهُ وَيَقْطَعُ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ۖ وَيُقْبِضُ أَيْدِيَهُمْ عَنْكَ  
وَيَقْبِضُ أَيْدِيَهُمْ عَنْكَ ۖ وَيَغْنَمُكَ عَنْ  
شَخْلِكَ ۖ وَيُغْلِقُ الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ ۖ  
يُرَدُّ ذَاكَ مِنْ بَابٍ إِلَى بَابٍ وَلَا يُعْطِيكَ  
لَهْمَةً وَلَا ذَرَّةً ۖ وَإِذَا دَعَوْتَهُ فَلَا يُجِيبُكَ  
كُلُّ ذَلِكَ لِشُرْكَكَ بِهِ ۖ وَاعْتِمَادُكَ عَلَى  
غَيْرِهِ ۖ وَطَلَبُكَ نِعْمَةً مِنْ غَيْرِهِ ۖ وَاسْتِعَانُكَ  
بِهَا عَلَى مَحَاصِبِهِ ۖ هَذَا أَقْدَرُ رَأْيَتِهِ جَرَى  
عَلَى كَثِيرٍ مِنْ هَذَا الْحَشِيشِ ۖ وَهُوَ الْأَعْلَبُ  
فِي الْعَاصِيَيْنِ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَدَارَكُ  
الْأَمْرَ بِالتَّوْبَةِ ۖ يَتَقَبَّلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
تَوْبَتَهُ ۖ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِ بِالنَّوْحَةِ ۖ وَيَعَاوِلُهُ  
بِالْكَرَمِ وَاللُّطْفِ ۖ يَا خَلْقَ اللَّهِ شُؤْبُ  
يَا عُلَمَاءُ

جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو اس وقت تجھ کو کس نے  
کھانا دیا تھا؟ آج تو اعتماد کر رہا ہے اپنے نفس پر۔ مخلوق پر۔ اپنے  
دیناروں پر۔ اپنے درہموں پر۔ اپنی خرید و فروخت پر۔ اور اپنے شہر  
کے حاکم پر۔ ہر چیز کہ جس پر تو اعتماد کرے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ  
شخص جس سے تو خوف کرے یا توقع رکھے وہ تیرا معبود ہے اور ہر وہ  
شخص جس پر نفع اور نقصان کے متعلق تیری نظر پڑے اور تو یوں  
نہ سمجھے کہ حق تعالیٰ ہی اس کے ہاتھوں اس کا جاری کرنے والا ہے  
تو وہ تیرا معبود ہے۔ عنقریب تجھے اپنا انجام نظر آ جائیگا کہ حق تعالیٰ  
تیری سماعت تیری بصارت تیری قربت گرفت تیرا مال اور ہر وہ  
چیز جس پر تو نے اس کو چھو کر اعتماد کیا تھا لے لیگا اور تیرے اور  
مخلوق کے درمیان قطع تعلق کر دے گا۔ ان کے قلوب تجھ پر سخت  
بنا دیگا کہ ماریں گے اور ترس نہ کھائیں گے، ان کے ہاتھ تیری طرف  
سے کھینچ لے گا کہ ایک جبہ جسے تجھ کو کوئی نہ دیگا (تجھ کو تیرے شغل سے  
برخواست کر دیگا کہ تجارت بھی نہ ہو سکے گی) اور تیرے چہرے پر  
سارے دروازوں کو بند کر دیگا کہ کہیں مراد پوری ہوتی نظر نہ آئیگی  
تجھ کو در بدر ہر ایک کا اور پھر بھی نہ ایک لقمہ دیگا نہ ذرہ اور جب تو  
اس سے دعا مانگے گا کہ اس حالت کو دور کر دے تو اس کو  
قبول نہ فرمائے گا۔ یہ سب اس لئے کہ تو نے اس کا شریک گردانا اور  
اس کے غیر پر اعتماد کیا اور اس کی نعمتیں غیروں سے طلب کیں اور  
ان سے اس کی معصیتوں پر اعانت حاصل کی۔ میں اس قسم کے لوگوں  
میں بہتروں کے ساتھ ایسا ہوتا ہوا دیکھ چکا ہوں اور نافرمانوں کے  
متعلق اکثر یہی طریقہ رہا ہے۔ ہاں بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں  
جو توبہ سے تلافی کر لیتے ہیں۔ پس حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا  
بہ نگاہ رحمت اس کی طرف دیکھتا اور لطف و کرم کا اسکے ساتھ  
برتاؤ فرماتا ہے۔ اے اللہ کی مخلوق توبہ کرو۔ اے مولو

يَا فَتَاهُ  
مَنْ يَحْتَمِلُ  
فِي حَيَاتِهِ  
أَوَّاهُ  
عِنْدَ مَوْتِهِ  
أَحَدُكُمْ  
النَّفَقَةُ  
الْحَقُّ عَزَّ  
أَنْ أَصْدَكَ  
عَلَى الصَّدَقَةِ  
عَزَّ وَجَلَّ  
كَانَ بِمَا لَكَ  
حَلَالٌ  
وَلَكِنْ  
عِزُّهُ الْفَقْرُ  
يَا غُلَامُ  
فِي قَلْبِكَ  
فِي قَلْبِكَ  
أَوْحَتْ  
لَا تَرَوْنَ  
دَارَهُ  
مِنْ الْوَدَعِ  
كَأَقْصَى  
الَّذِي لَا  
تَرَاهُ بَعْدَ

يَا فُقَهَاءُ، يَا زُهَّادُ، يَا عِبَادُ، مَا مِنْكُمْ إِلَّا  
 مَنْ يَحْتَاجُ إِلَى تَوْبَةٍ: أَخْبَارُكُمْ عَنِ  
 فِي حَيَاتِكُمْ وَمَا يَكُمُ إِذَا أَشْكَلَتْ عَلَيْ  
 أَوَّلُ أُمُورِكُمْ أَنْ تَكْشِفَ لِي فِي آخِرِهَا  
 عِنْدَ مَوْتِكُمْ: إِذَا خَفِيَ عَلَيْكَ أَصْلُ مَالٍ  
 أَحَدِكُمْ أَنْ تَنْظُرَ خُرُوجَهُ: فَإِنْ خَرَجَتْ  
 التَّفَنُّةُ عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَفُقَرَاءِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَادِقِ الْخَلْقِ: عَلِمْتُ  
 أَنَّ أَصْلَهُ جَاءَ مِنْ حَلَالٍ: وَإِنْ خَرَجَ  
 عَلَى الصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ: عَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ وَتَحْصِيلَهُ  
 كَانَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِلَّا  
 حَلَالٌ طَلَبْتُ: لَسْتُ مَعَكُمْ فِي أَسْوَاقِكُمْ  
 وَلَكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَمْوَالِكُمْ  
 عِزَّةَ الظَّرِيقَةِ: وَبَغْيَهَا مِنَ الظُّلْمِ  
 يَا غلامُ أَحَدَهُمْ أَنْ يَرَى الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
 فِي قَلْبِكَ غَيْرَهُ قَتَلْتَهُ: أَحَدُهُمْ أَنْ يَرَى  
 فِي قَلْبِكَ خَوْفَ غَيْرِهِ: أَوْ جَاءَ غَيْرُهُ  
 أَوْ حُبَّ غَيْرِهِ: طَهَّرُوا قُلُوبَكُمْ مِنْ غَيْرِهِ:  
 لَا تَرَوْا الظُّمْرَ وَالتَّفَنُّعَ إِلَّا مِنْهُ بَأْتُمْ فِي  
 دَارِهِ وَضِيَا فَيْتِهِ يَا عَلَامُ كُلِّ مَا تَرَاهُ  
 مِنَ الْوُجُوهِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَتَجِبَتُهُ: هُوَ حُبُّ  
 نَاقِصٌ أَنْتَ مُعَاقِبٌ عَلَيْهِ الْحُبُّ الصَّحِيحُ  
 الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ حُبُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: هُوَ الَّذِي  
 تَرَاهُ بِعَيْنِ قَلْبِكَ وَهُوَ حُبُّ الصِّدِّيقِينَ

اے فقیہو! اے زاہدو! اے عابدو۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جو توبہ  
 کا حاجت مند نہ ہو میرے پاس تمہاری اموات اور تمہاری حیات  
 کی ساری خبریں ہیں۔ جب تمہارے امور کی ابتدا (تمہاری  
 ظاہرداری کے سبب) مجدد پر مشتبہ ہو جاتی ہے تو انجام کار تمہاری  
 موت کے وقت مجھ کو انکشاف ہو جاتا ہے (کہ ابھی موت مراد مومن  
 ہونا کھل گیا اور بُری موت مراد منافق ہونا ظاہر ہو گیا) جب تم  
 میں سے کسی کے مال کی اصلیت مجھ پر پوشیدہ ہوتی ہے تو میں اس  
 کے خرچ کا منتظر رہتا ہوں۔ پس اگر اولاد اور اہل کے نفع میں  
 یا حق تعالیٰ کے فقیروں اور مخلوق کی مصلحتوں میں خرچ ہوا تو  
 میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال حلال طریقہ سے آیا تھا۔ اور  
 اگر ان صدیقین پر خرچ ہوا جو حق تعالیٰ کے خواص ہیں تو  
 میں جان لیتا ہوں کہ اصل مال اور اس کی تحصیل حق تعالیٰ  
 شانہ پر توکل سے ہوئی اور یہ کہ وہ خالص حلال ہے۔ پس  
 بازاروں میں تمہارے ساتھ نہ تھا۔ مگر حق تعالیٰ نے اس طریقہ  
 سے اور نیز دوسرے طریقوں سے تمہارے اموال مجھ پر ظاہر فرمائے  
 ہیں (کہ حلال ہیں یا حرام) صاحبزادہ۔ اس سے بچ کہ حق تعالیٰ  
 تیرے قلب میں اپنے غیر کو دیکھے۔ پس تو ذلیل ہو۔ بچ اس سے کہ  
 وہ تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف یا غیر سے توقع یا غیر کی محبت  
 ملاحظہ فرمائے۔ غیر اللہ سے اپنے قلوب کو پاک کرو اور نفع اور نقصان  
 کو مست بھو مگر اللہ کی طرف سے کہ تم اس کے گھر میں ہو اور اسی  
 کی ضیافت میں ہو۔ صاحبزادہ جو کچھ بھی حسین صورتیں تجھ کو نظر  
 آ رہی ہیں اور ان کو تو محبوب سمجھتا ہے یہ سب ناقص محبت ہے  
 جس پر تجھ کو سزا دی جائے گی۔ صحیح محبت جس میں کسی تغیر نہ آوے  
 وہ اللہ عز و جل کی محبت ہے۔ وہی ہے جس کو تو اپنے قلب کی آنکھوں  
 سے دیکھے گا اور وہی ہے صدیقین اور روحانیت والوں کی محبت

محبت تجھ کو کس نے  
 مخلوق پر۔ اپنے  
 پر اور اپنے شہر  
 معبود ہے اور ہر وہ  
 معبود ہے اور ہر وہ  
 پڑے اور تویوں  
 جلدی کرنے والا ہو  
 آجائیکا کہ حق تعالیٰ  
 تیرا مال اور ہر وہ  
 لگا اور تیرے اور  
 قلوب تجھ پر سخت  
 کے ہاتھ تیری طرف  
 کو تیرے فضل سے  
 تیرے چہرے پر  
 ہوتی نظر نہ آئیگی  
 اور جب تو  
 ہے تو اس کو  
 شریک گرداناؤ  
 سے طلب کیں اور  
 قسم کے لوگوں  
 مافراؤں کے  
 ایسے بھی ہیں  
 بہ قبول کرتا  
 کا اسکے ساتھ  
 سے مولو

الرُّوحَانِيَيْنِ ۖ مَا أَحْبَبُوا إِلَّا إِلَهًا يَكُنْ  
بِإِلَاقَانٍ وَالْعَيْنِ كُنْهِتِ الْحُجُبُ عَنْ أَعْيُنِ  
قُلُوبِهِمْ ۖ قَرَأُوا مَا فِي الْغَيْبِ ۖ رَأَوْا مَا لَا يَكُونُ لَهُمْ  
شَرَحُهُ ۖ أَلْهَمْنَا رُفْقًا حَبَشَكَ مَعَ الْعَفْوِ  
وَالْعَافِيَةِ ۖ أَقْسَاكُمْ مُودَعَةً عِنْدَ الدُّنْيَا  
إِلَى أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ ۖ عِنْدَ الْحَقِّ عَمَلٌ وَجَلَّ  
مَا يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ مِنْ تَسْلِيمِهَا  
إِلَيْكُمْ وَفَنَ حَقِّي الْإِذْنِ مِنْ مَلَكَمَا  
هِيَ تَصْحُوكُ يَا لِحَائِنٍ وَتَسْخَرُ عَقُولَهُمْ ۖ  
وَتَسْتَهْزِئُ بِهِمَا ۖ وَتَنْصَحُكَ مِنْ يَطْلُبُ  
مِنْهَا مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَطْلُبُ  
فَسَمَهُ مِنْهَا بَغِيرًا دُونَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّو  
جَلَّ يَا قَوْمُ ۖ إِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنْ بَارِكَا  
وَأَقْبَلْتُمْ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ خَرَجَتْ  
وَتَبِعْتُمْ ۖ أَطْلُبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
الْعَقْلَ ۖ إِذَا أَقْبَلْتِ الدُّنْيَا عَلَى أَوْلِيَاءِ  
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَاتُوا إِلَهَا مَرِيٍّ غَيْرِي  
غَيْرَنَا نَحْنُ قَدْ عَرَفْنَاكَ ۖ قَدْ رَأَيْنَاكَ  
لَا تَجْبِرْ بَيْنَنَا قَدْ عَرَفْنَا فَخْبَرِي ۖ لَا  
تَبْهَرْنِي عَلَيْنَا ۖ فَإِنْ دِينَارِي حُسْنٌ  
رَبَّنَاكَ عَلَى صَنِيعٍ مُجَوِّدٍ مِنْ خَشْيِ  
لَا رُوحَ فِيهِ ۖ أَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا  
مَعْنَى ۖ مَنْظَرٌ بِلَا خَبَرٍ  
الْمَنْظَرُ  
الْمُخْبَرُ

کہ انہوں نے اس کو محض ایمان سے محبوب نہیں سمجھا کہ صرف کہنے  
سے مان لیا ہو بلکہ ایقان اور معائنہ سے سمجھا ہے کہ ان کے قلوب  
کی آنکھوں سے سارے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں پس جو کچھ غیب  
میں تھا وہ ان کو نظر آگیا اور انہوں نے ایسا نظارہ دیکھا جس کی  
شرح ان سے ہو نہیں سکتی۔ یا اللہ ہم کو عفو اور عافیت کے ساتھ  
اپنی محبت نصیب فرما۔ تمہارے مقسوم ان اوقات پر پہنچانے کے لئے  
دُنیا کے پاس امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو حق تعالیٰ کو معلوم ہیں  
اور کسی کی طاقت نہیں ہے کہ ان کے مالک کی اجازت آجانے  
کے وقت ان کو تمہارے حوالہ ہونے سے روک سکے۔ پس وہ  
مخلوق پر ہنستے اور ان کی عقلوں پر آواز کستے اور ان کا مذاق  
اڑاتے ہیں (کہ جب ہم ..... خود ہی بالضرور آنے والے ہیں  
تو ہماری فکر میں دوڑ دھوپ کیسی) اور ہنستے ہیں اُس پر بھی  
جو ایسی طلب کرے جو اس کے مقسوم میں نہیں ہے۔ اور اُس پر  
بھی جو دُنیا کا کوئی حصہ حق تعالیٰ کی اجازت کے بغیر طلب کرتے  
ہیں (کیونکہ بیش از قسمت اور قبل از وقت کسی کو ملنا محال ہے)  
صاحبو۔ اگر تم نے ان کے دروازہ سے منہ پھیر لیا اور حق تعالیٰ  
کے دروازہ کی طرف رخ کر لیا تو وہ خود نکل کر تمہارے پیچھے  
آئیں گے۔ تم حق تعالیٰ سے عقل مانگو۔ جب دُنیا اولیاء اللہ سے  
متوجہ ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جاکسی دوسرے کو دھوکہ دے جو۔  
ہم تجھ سے واقف ہیں۔ ہم تجھ کو خوب دیکھ چکے ہیں۔ ہم کو  
مت آزما کہ ہم تیری حقیقت جان چکے ہیں۔ اپنے کھوٹے  
دینار کی بھڑک ہم کو مت دکھا کہ تیرا دینار صرف ظاہری حسن  
لئے ہوئے ہے۔ تیرا سنگھار لکڑی کے کھوکھرے بُت پر  
ہے جس میں روح نہیں! تو ظاہر محض ہے بلا معنی کے اور فقط  
دکھا دے بغیر حقیقت کے۔ دیکھنے اور پرکھنے کی چیز تو

لَا خَرَفَ: لَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الدُّنْيَا عِنْدَ الْقَوْمِ  
 كَهَبُوا مِنْهَا: وَلَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ  
 غَابُوا عَنْهُمْ: وَكَهَبُوا مِنْهُمْ: وَاسْتَوْحَشُوا مِنْهُمْ  
 وَاسْتَأْثَرُوا بِالْصَّكَّارِيِّ وَالْبَرَّارِيِّ وَالْحَرَّابِ  
 وَالْكُهَّانِ وَالْحِجِّ وَالْمَلَائِكَةِ السَّائِحِينَ  
 فِي الْأَرْضِ: تَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَالْجِنُّ عَلَى  
 صُورٍ غَيْرِ صُورِهِمْ: يَظْهَرُونَ لَهُمْ فِي بَعْضِ  
 الْأَوْقَاتِ عَلَى صُورِ الزُّهَّادِ وَالرُّهْبَانِ بِالْحُجَّاءِ:  
 وَعَلَى صُورِ الْوُحُوشِ: يَظْهَرُونَ فِي آتِي مُتَوَكِّفٍ  
 أَرَادُوا: وَالصُّورُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْحِجِّ كِشَافُ  
 مُعَلَّفَةٍ: عِنْدَ أَحَدِ كُفَرٍ فِي بَيْتِهِ: يَلْبَسُ  
 آيَتَهَا شَاءَ: الْمُرِيدُ الصَّادِقُ فِي ارَادَةِ الْحَقِّ  
 عَنْ وَجَلٍ: فِي بَدَايَةِ أَمْرِهِ يُصْنِقُ عَنْ دُورٍ  
 الْخَلْقِ: وَعَنْ سَمَاءٍ كَلِمَةٍ مِنْهُمْ: وَعَنْ  
 رُؤْيَا ذِكْرَةٍ مِنَ الدُّنْيَا: لَا يَقْدِرُ أَنْ يَرَى  
 شَيْئًا مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ: يَكُونُ قَلْبُهُ تَائِمًا  
 وَعَقْلُهُ غَائِبًا وَبَصَرُهُ شَاخِصًا: لَا يَزَالُ كَذَلِكَ  
 حَتَّى يَقَعَ يَكُ الرُّسْمَةِ عَلَى رَأْسِ قَلْبِهِ قِيَامُ نِيَّةِ  
 السُّكُونِ: لَا يَزَالُ سَكْرًا حَتَّى يَسْتَنْشِقَ  
 رَائِحَةَ الْهَرَبِ مِنْ دَرَمٍ عَزَّ وَجَلَّ: فَيَحْدِثُ  
 يُصْنِقُ: وَإِذَا تَمَكَّنَ فِي تَوْجِيدِهِ وَخَلَّاهُ  
 وَمَعْرِفَتِهِ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ بِمُحَبَّتِهِ  
 لَهُ: جَاءَهُ الثَّبَاتُ وَاتَّسَعَ الْخَلْقُ تَأْتِيهِ الْقُوَّةُ  
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَيَحْصِلُ اتِّقَانُكُمْ بِرَبِّكُمْ كَقُوَّةِ  
 يَفْقَهُ مِنْهُمْ وَيُطْلَبُ مِنْهُمْ: وَيَكُونُ كُلُّ شَيْءٍ فِي مَصْلَحَتِهِمْ

در حقیقت آخرت ہے۔ اہل اللہ پر جب دنیا کے عیوب کھل گئے  
 تو وہ اس سے بھاگے، اور جب مخلوق کے عیوب اُن پر ظاہر ہوئے  
 تو وہ ان سے بھی غائب ہو گئے اور بھاگے اور ان سے متوحش ہو کر  
 مانوس ہوئے جنگلوں سے بنوں سے ویرانوں سے غاروں سے  
 اور جنات اور اُن فرشتوں سے جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں  
 کہ فرشتے اور جنات اپنی صورتیں بدل کر ان کے پاس آتے ہیں۔  
 کسی وقت زاہدوں اور نیچی ڈاڑھیوں والے راہبوں کی صورت  
 میں اور کبھی جنگلی جانوروں کی شکل میں۔ غرض جس صورت میں  
 چاہتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں کیوں کہ فرشتوں اور جنات کے  
 نزدیک مختلف شکلیں ایسی ہیں جیسے تم میں سے کسی کے پاس  
 مختلف قسم کے کپڑے لٹکے ہوئے ہوں کہ جس کو چاہے پہن لے  
 مرید جو حق تعالیٰ کی ارادت میں سچا ہوتا ہے اپنی ابتدائی حالت  
 میں مخلوق کے دیکھنے اور ان سے کوئی بات سُنانے اور دنیا کا  
 ایک ذرہ دیکھنے سے بھی تنگ دل ہوتا ہے۔ وہ مخلوقات میں کسی  
 ایک چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا قلب حیران، اس کی عقل  
 گم اور اس کی نگاہ پھرائی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ برابر اسی حالت  
 میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے قلب کے سر پر حجت کا ہاتھ اٹھیرتا ہے  
 پس اس کو قرار آ جاتا ہے (اس کے بعد) مست بنا رہتا ہے۔  
 یہاں تک کہ قرب کی بو اس کی ناک میں پہنچتی ہے تب اس کو ہوش  
 آتا ہے۔ اور جب اپنی توحید و اخلاص اور اپنے رب عز و جل کی  
 معرفت اس کے علم اور اس کی محبت میں راسخ بن جاتا ہے تو  
 استقامت اور مخلوق کی گنجائش آتی ہے۔ اللہ عز و جل کی طرف سے  
 وہ طاقت آتی ہے کہ مخلوق کے بوجھ کلفت کے بغیر اپنے اوپر لا دیتا  
 ہے اُن کا قرب اختیار کرتا اور ان کا طالب بنتا ہے اور اس کا شغل  
 ان کی مصلحتوں میں منحصر ہو جاتا ہے (اور با ایں ہمہ) اپنے رب

بجھا کہ مرث کہنے  
 کہ ان کے قلوب  
 بن جو کچھ غیب  
 وہ دیکھا جس کی  
 یافیت کے ساتھ  
 پہ پہنچانے کے لئے  
 کو معلوم ہیں  
 نزلت آ جانے  
 سکے۔ پس وہ  
 ران کا مذاق  
 رانے والے ہیں  
 ہیں اس پر بھی  
 ہے۔ اور اس پر  
 بغیر طلب کرتے  
 کو ملنا محال ہے  
 یا اور حق تعالیٰ  
 مارے و بچے  
 با اولیاء اللہ  
 دھوکہ و جھوٹ  
 بلکہ ہیں۔ ہم کو  
 پہنے کھولے  
 ظاہری حسن  
 رہے بت پر  
 نے کے اور فقط  
 کی چیز تو

وَهُوَ لَا يَسْتَعْلِفُ عَنْ رِيَّتِهِ عَزَّ وَجَلَّ طَوْفَةً عَلَيْهِ :  
 الْمَرْهَدُ الْمَبْدِيُّ فِي زُهْدٍ : يَهْرُبُ مِنَ  
 الْخَالِقِ : وَالزَّاهِدُ الْكَامِلُ فِي زُهْدٍ : لَا يَهْرُبُ  
 مِنْهُمْ : لَا يَهْرُبُ مِنْهُمْ بَلْ يُطْلِبُهُمْ : لَا يَكْفُرُ  
 بِصَبْرٍ عَادٍ فَالْبَصِيرُ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ عَرَفَ اللَّهَ  
 لَا يَهْرُبُ مِنْ شَيْءٍ وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ سِوَاهُ  
 الْهَيْدِ : يُطْلِبُهُمْ : كَيْفَ لَا يُطْلِبُهُمْ وَكُلُّ  
 دَوَائِهِمْ عِنْدَهُ : وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ : لَا يَفْضَحُ فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ  
 إِلَّا الْعَارُ : مَنْ كَمَلَتْ مَعْرِفَتُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 صَادَ الْأَعْيُنُ عَلَيْهِ : يَصِيرُ شَبَكَةً يَهْطَأُ بِهَا  
 الْخَلْقُ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا : يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتَّى  
 يَهْرُبَ مِنْ ابْلِيسَ وَجُنْدِهِ : يَأْخُذُ الْخَلْقُ مِنْ  
 أَيْدِيهِمْ : يَا مَنْ اعْتَزَلَ بِزُهْدِهِ مَعَ جَهْلِهِ  
 تَقَدَّمَ وَاسْتَمَعَ مَا أَقُولُ : يَا زُهَادَ الْأَرْضِ  
 تَقَدَّ مُوَاخِرُوا صَوَامِعَكُمْ : وَأَقْرَبُوا  
 مِثْقَى : قَدْ قَعَدَ ثَمَرِي خَلَوَاتِكُمْ مِنْ عِلِّيِّ  
 أَصْلٍ : مَا وَقَعْتُمْ بِشَيْءٍ : تَقَدَّ مُوَا  
 وَالْفُطُوَا أَشَارَ إِلَى كَمَرٍ : رَحِمَكُمُ  
 اللَّهُ مَا أُرِيدُ بِحَيْدِكُمْ :  
 بَلْ أُرِيدُ لَكُمْ يَا عُلَامُ  
 تَحْتًا جُ تَتَعَبُ حَتَّى  
 تَتَعَلَّمَ الصَّنِيعَةَ :  
 تَبْنِي وَ  
 تَنْقُصُ

عزوجل سے پلک جھپکنے کے برابر بھی غافل نہیں ہوتا۔ جو شخص  
 اپنے زہد میں مبتدی ہے کہ باتکلف زاهد بنتا ہے وہ تو مخلوق کے  
 بھاگا کرتا ہے اور اپنے زہد میں کامل بن جانے والا شیخ مخلوق کی  
 پروا بھی نہیں کرتا نہ اُن سے بھاگتا ہے بلکہ اُن کا طالب بنتا ہے۔  
 کیوں کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کو پہچان گیا ہے۔ اور جو حق تعالیٰ کو پہچان  
 گیا ہے وہ نہ کسی چیز سے بھاگے اور نہ خدا کے سوا کسی شے سے ڈرے  
 مبتدی تو فاسقوں اور نافرمانوں سے بھاگا کرتا ہے اور منہتی ان کو  
 طلب کرتا ہے اور طلب کیوں نہ کرے کہ ان کی ساری دوا اسی کے  
 پاس ہے۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ فاسق کے  
 منہ پر نہیں ہستا مگر عارف جو شخص حق تعالیٰ کی معرفت میں کامل  
 ہو جاتا ہے وہ اس تک پہنچانے کے لئے راہبر اور مال بجاتا  
 ہے کہ اس کے ذریعہ سے مخلوق کا دنیا کے سمندر میں سے  
 شکار کیا جاتا ہے (کہ لوگوں کو جبر پھانس کر ڈوبنے والی دنیا سے  
 باہر نکالتا ہے) اس اتنی قوت دی جاتی ہے کہ ابلیس اور اس کے  
 لشکر کو بھاگ دیتا اور ان کے ہاتھوں سے مخلوق کو (پھینک دیتا ہے  
 اسے وہ شخص جو جہالت کو لئے ہوئے زاهد بن کر گوشہ میں جا بیٹھا  
 ہے آگے بڑھ اور سُن کہ میں کیا کہتا ہوں۔ اُسے دُنیا بھر کے  
 زاهد و آگے بڑھو، اپنے ان خلوت خانوں کو دیران کر دو  
 اور میرے قریب آؤ۔ تم اپنی خلوتوں میں اصل کے بغیر جا بیٹھ  
 ہو۔ تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ آگے بڑھو اور حکمت و دانش  
 کے پھل چنو (جو میرے منہ سے جھڑ رہے ہیں) اللہ تم پر رحم فرمائے  
 میں تمہارا آنا اپنی غرض کے لئے نہیں چاہتا۔ بلکہ تمہاری ہی غرض  
 کے لئے چاہتا ہوں۔

صاحبزادہ۔ تو مشقت اٹھانے کا ما جہتمند ہے یہاں تک کہ  
 صنعت کو اچھی طرح سیکھ جائے۔ جب ہزار مرتبہ بسائے گا اور

الْفَرَاقَ مَرَّةً ۖ حَتَّىٰ تَنْتَفِيزَ مَا لَا يَنْتَفِيزُ ۖ  
 إِذَا أَقْبَيْتَ فِي الْبَيْتِ وَالْمَقْبَضِ بَنَىٰ لَكَ الْحَقُّ  
 عَرْوًا وَجَلَّ بِنَاؤُهُ لَا يَنْتَفِيزُ يَا قَوْمُ مَتَى  
 تَعْمَلُونَ ۖ مَتَىٰ تُدْرِكُونَ الَّذِي أُشِيرَ إِلَيْهِ  
 طَوْفُوا عَلَىٰ مُرَيْدِي الْحَقِّ عَرْوًا وَجَلَّ ۖ  
 فَإِذَا وَقَعْتُمْ بِهِمْ فَأَخِذُوا بِهِمْ بِأَمْوَالِكُمْ  
 وَالْأَنْفُسِ كَمَا الْغُرَيْدُونَ الصَّادِقُونَ لَهُمْ  
 رَوَاحِي ۖ لَهُمْ عَلَامَاتٌ ظَاهِرَةٌ نِيرَانٌ عَلَىٰ  
 وَجْهِهِمْ ۖ وَلَكِنَّ الْأَفْهَامَ فِيكُمْ وَفِي  
 بَصَائِرِكُمْ وَفِي أَهْلَامِكُمُ السَّقِيمَةِ ۖ مَا  
 تُفَرِّقُونَ بَيْنَ الصَّادِقِ وَالزَّالِمِ نَدْبِي بَيْنَ  
 الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۖ بَيْنَ الْمُسْتَوْفِ وَغَيْرِ  
 الْمُسْتَوْفِ ۖ بَيْنَ الشُّرِّ وَالْمَوْحِدِ ۖ  
 بَيْنَ الْمُتَعَلِّقِ الْمَنَافِقِ ۖ بَيْنَ الْعَامِ وَالْعَلَّامِ  
 بَيْنَ مُرَيْدِ الْحَقِّ عَرْوًا وَجَلَّ ۖ وَبَيْنَ مُرَيْدِ  
 الْخَلْقِ أَخِذُوا الشُّيُوخَ الْعُمَالِ يَا أُولِي الْأَبْصَارِ  
 يُعْرِضُ قَوْمُ الْأَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ۖ اجْتَهِدُوا فِي مَعْرِفَةِ  
 الْحَقِّ عَرْوًا وَجَلَّ ۖ فَإِنَّمَا إِذَا عَرَفْتُمُوهُ عَرَفْتُمْ  
 مَا سِوَاهُ ۖ أَعْرِفُوا ثُمَّ يَجُوزُ ۖ إِذَا كُنْتُمْ تَأْتِرُونَهُ  
 بِأَعْيُنِ رُؤُوسِكُمْ ۖ فَالظُّرُوفُ بِأَعْيُنِ قُلُوبِكُمْ ۖ إِذَا  
 كَانَتْ لَكُمْ الْبَنَمُ مِنْهُ أَحَبُّ مِمَّا فَتَرُونَهُ ۖ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ أَحَبُّ إِلَهُ لِمَا يُعَذِّبُكُمْ  
 مِنْ نِعْمَةٍ ۖ وَاحْبَبُونِي بِحُبِّ اللَّهِ عَرْوًا وَجَلَّ ۖ لِي  
 أَهْلُكُمْ قَدْ عَدَاكُمْ بِنِعْمَةٍ ۖ وَأَنْتُمْ فِي  
 بَطْلُونِ أَمَّاتِكُمْ ۖ وَبَعْدُ عَوْجُكُمْ مِنْهَا

توڑے گا تب ایسا عمدہ بنا کے گا جس کے توڑنے کی نوبت نہ آئے گی  
 جب تو بننے اور توڑنے میں فنا ہو جائے گا تب حق تعالیٰ تیرے  
 لئے وہ تعمیر بنائے گا جو کبھی نہ ٹوٹے گی۔ صاحبو۔ تم کو عقل کب  
 آئے گی؟ جس کی طرف میں اشارہ کرنا چاہ رہا ہوں اس کو تم کب پاؤ گے؟  
 طالبانِ حق کی (تلاش میں چار طرف) گھومو اور جب وہ تمہارے ہاتھ  
 آجائیں تو ان کی خدمت کرو اپنے مال اور جان سے۔ بچے  
 طالبانِ حق کے لئے ایک خاص خوشبو ہے۔ ان کے لئے  
 ملامتیں ہیں کھلی ہوئی جو ان کے چہروں پر دکھتی ہیں۔ مگر آفت  
 تمہارے اندر اور تمہاری آنکھ اور تمہاری بیماریاں سمجھ کے اندر ہے  
 کہ نہ صدیق اور زندیق میں امتیاز کرتے ہو نہ حلال اور حرام میں  
 نہ زہر آلودہ اور بغیر زہر کے کھانے میں نہ مشرک اور موحد  
 میں نہ مخلص اور منافق میں۔ نہ نافرمان اور فرمانبردار  
 بندہ میں اور نہ طالبانِ حق اور طالبانِ خلق میں۔ اُن مشائخ  
 کی خدمت کرو جو علم کے حامل ہیں کہ وہ تم کو تمام چیزوں  
 کی اصل حالت کی پہچان کرا دیں گے۔ حق تعالیٰ سے واقف  
 بننے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ جب تم اس سے واقف  
 ہو جاؤ گے تو جملہ مایوسا سے واقف ہو جاؤ گے۔ اس کو پہچانو  
 اس کے بعد اس سے محبت کرو۔ جب تم اس کو اپنے سر کی  
 آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے تو اپنے قلوب کی آنکھوں سے  
 دیکھو۔ جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھو گے تو ضرور اس  
 محبت بھی کرو گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ  
 سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جن کو وہ تمہاری غذا بناتا ہے  
 اور مجھ سے محبت کرو بایں وجہ کہ اللہ عزوجل مجھ سے محبت فرماتا  
 صاحبو۔ اُس نے اپنی نعمتوں کو تمہاری غذا بنایا جبکہ تم  
 اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ان سے باہر نکلنے کے بعد بھی

ہوتا۔ جو شخص  
 ہے وہ تو مخلوق  
 والا شیخ مخلوق کی  
 طالب بنتا ہے  
 جو حق تعالیٰ کو پہچان  
 اسی شے سے ہے  
 ہے اور منتہی ان کو  
 ساری دوا اسی کے  
 ہے کہ فاسق کے  
 معرفت میں کامل  
 رہ اور حال بخبات  
 بند میں سے  
 نے والی دنیا سے  
 اس اور اس کے  
 کو (چھین) لاتا ہے  
 گوشہ میں جا بیٹھا  
 سے دنیا بھر کے  
 کو ویران کر دو  
 کے بغیر جا بیٹھے  
 ست و دانش  
 اللہ تم پر رحم فرمائے  
 تمہاری ہی غرض  
 رہے یہاں تک کہ  
 نہ لے گا اور



ثُمَّ أَعْلَمَكُمْ الْعَوَافِي وَالْقَوَى وَالْبَطْشَ ۖ وَ  
 رَزَقَكُمْ طَاعَتَهُ ۖ وَجَعَلَكُمْ مُسْلِمِينَ  
 مُتَّبِعِينَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَيْنَ شُكْرُهُ وَتَحِبَّتُهُ شُكْرُهُ وَتَحِبَّتِهِ  
 إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّعْنَةَ مِنْهُ ۖ زَالَتْ حُبَّتُهُ الْخَلْقِ  
 مِنْ قُلُوبِكُمْ ۖ الْعَارِفُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَبُ  
 لَهُ النَّاطِرُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي قَلْبُهُ الَّذِي يَسْرَى  
 الْإِحْسَانَ وَالْإِسَاءَةَ مِنْهُ ۖ لَا يُبْقِي لَهَا  
 نَظْرًا إِلَى مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَيُسِيئُ مِنْ  
 الْخَلْقِ ۖ إِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِحْسَانٌ لَاهُ بِتَسْخِيرِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنْ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِسَاءَةٌ  
 لَاهَا بِتَسْلِيْلَةٍ يَنْتَقِلُ نَظْرُهُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى  
 الْخَائِبِ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ يُعْطِي الشَّرَّ حَقَّهُ ۖ وَلَا  
 يُسْقِطُ حُكْمَهُ ۖ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ يَنْتَقِلُ  
 مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ ۖ حَتَّى يَقْوَى زُهْدُهُ  
 فِي الْخَلْقِ ۖ وَالزُّلَّةُ لَهُمْ ۖ وَالْإِعْرَاضُ عَنْهُمْ  
 وَيَرْغَبُ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيَقْوَى  
 تَوَكُّلُهُ عَلَيْهِ بِإِدْنِهِ عَنْهُ أَخَذَ الْأَشْيَاءَ  
 مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَيَبْقَى عِنْدَ أَخْذِهَا مِنَ  
 الْخَلْقِ عَلَى يَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 يَتَأَكَّدُ وَيَتَأَيَّدُ عَقْلُهُ  
 الْمَشْرُوكُ بَيْنَهُ وَ  
 بَيْنَ الْخَلْقِ  
 وَبُرَادُ عَقْلٍ  
 أَحَدُ

پھر تم کو تندرستیاں اور قوتیں اور گرفت کی طاقت بخشی اور تم کو  
 اپنی طاعت نصیب فرمائی اور تم کو مسلمان اور متبع بنایا اپنے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پس آپ کی شکرگزاری اور محبت حق تعالیٰ  
 کی شکرگزاری اور محبت کی برابر کس طرح ہو سکتی ہے جب تم نعمتوں کو  
 اس کی طرف سے سمجھو گے تو مخلوق کی محبت تمہارے قلوب سے  
 جاتی رہے گی۔ (کہ جب کسی سے نفع نہیں تو محبت کیسی) حق تعالیٰ  
 کا عارف اس کا محب اور اپنے قلب کی آنکھوں سے اس کا دیکھنے  
 والا وہ ہے جو سلوک و بد سلوک سب اسی خدا کی طرف سے سمجھتا ہے  
 کہ مخلوق میں جو کوئی اس کے ساتھ سلوک یا بد سلوک کرتا ہے اس کی  
 نظری اس کی طرف نہیں رہتی۔ اگر مخلوق کی طرف سے سلوک ظاہر  
 ہو تو اس کو حق تعالیٰ کے مسخر بنانے کی وجہ سے سمجھتا ہے اور اگر  
 ان کی طرف سے بد سلوک ظاہر ہو تو حق تعالیٰ کے مسلط کر دینے کی  
 وجہ سے سمجھتا ہے۔ اس کی نظر مخلوق کی طرف سے خالق کی طرف  
 منتقل ہو جاتی ہے اور باوجود اس کے شریعت کا حق شریعت کو  
 برابر دیتا رہتا ہے اور اس کے حکم کو ساقط نہیں کرتا (کہ بد سلوک کو  
 نصیحت بھی کرتا ہے اور منعم کا شکر گزرا بھی بنتا ہے) عارف کا قلب  
 ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے،  
 یہاں تک کہ مخلوق سے بے رغبتی اور ان کا چھوڑ دینا اور ان سے رخ  
 پھیر لینا قوت پکڑ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ میں رغبت بڑھ جاتی ہے اور ان  
 توکل قوی ہو جاتا ہے۔ مخلوق سے اشیاء کا لینا اس سے جاتا رہتا ہے  
 اور مخلوق سے اشیاء کے لینے وقت حق تعالیٰ کے ہاتھ پر لینا  
 باقی رہ جاتا ہے (کہ جس وقت کسی شخص نے کوئی چیز ان کو دی تو  
 سمجھتے ہیں کہ جس نے دی اس نے خدا کو دی اور خدا کے ہاتھ سے ہم نے لی)  
 ان کی وہ عقل بھی جو ان کے اور ساری مخلوق کے مشترک ہے قوی اور  
 مؤید ہو جاتی ہے اور ایک دوسری عقل کا اضافہ کیا جاتا ہے

وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا فَقِيرَ  
الْخَلْقِ يَا مُشِيرَ كَامِهِمْ : اِحْدَرَا اَنْ يَأْتِيَكَ  
الْمَوْتُ وَانْتَ عَلَى مَا اَنْتَ فِيهِ : مَا يَفْقَهُ  
اللَّهُ لِرُوحِكَ بَابَهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا إِلَّا  
غَضَبًا عَلَى كُلِّ مُشِيرٍ مُّعْتَدٍ عَلَى غَيْرِهِ :  
عَلَيْكَ بِالْخُلُوعِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِالْخُلُوعِ عَنِ  
الْخَلْقِ : ثُمَّ بِالْخُلُوعِ عَنِ الدُّنْيَا : ثُمَّ بِالْخُلُوعِ  
عَنِ الْآخِرَةِ : ثُمَّ بِالْخُلُوعِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلَى  
إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْلُوَ مَعَ الْمَوْلَى فَاخْلُ مَعَهُ  
وَجُودًا وَتَذَبُّدًا وَهَذَا بَيَانُكَ وَبِحَاثُكَ  
تَقَعُدُ فِي صَوْمِ مَعْتِكَ وَقَلْبِكَ فِي مَيُوتِ الْخَلْقِ  
مَنْتَظِرٌ لِسَجِينِهِمْ وَهَذَا يَا هُمْ : ضَاعَ زَمَانُكَ  
وَجُعِلَتْ لَكَ الصُّورَةُ بِلا مَعْقُولٍ لَا تُؤْهِلُ  
لِنَفْسِكَ لِنَفْسٍ كَرِيْمٍ يَهْلِكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَعْدُ  
إِنْ كَرِهَ يَا تِك التَّأَهُلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَّا  
مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ أَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ : إِذَا أَرَادَكَ  
إِلَّا مَوْهَبًا لَكَ : إِذَا كَرِهْتَ لَكَ بَاطِلٌ صَنِعُهُمْ  
وَقَدْ خَالَ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْعُدُ  
الْخُلُوعَ لَا يَنْفَعُكَ اللَّهُمَّ أَنْفَعُ بِمَا أَقُولُ :  
وَالنَّعْمُ بِمَا أَقُولُ وَيَسْتَمْعُونَ :

الْمَجْلِسُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيَّةً  
بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْلَةِ سَنَةِ  
خَمْسِ مِائَتَيْنِ وَخَمْسَمِائَةٍ

اور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے خاص عقل ہے۔ اے مخلوق کے  
محتاج اور اے ان کو شریک خدا قرار دینے والے ڈر کہ اسی حالت  
موت نہ آجائے جس میں تو مبتلا ہے۔ پس نہ حق تعالیٰ تیری مروج  
کے لئے اپنا دروازہ کھولے گا اور نہ اس کی طرف نظر فرمائے گا کیونکہ  
وہ ہر ایسے شخص سے جو مشرک اور غیر اللہ پر اعتماد کرنے والا ہو سخت  
ناراض ہے۔ اول اپنے نفس سے علیحدہ ہونے کو ضروری سمجھو  
اس کے بعد مخلوق سے کیسوی اختیار کر پھر دنیا سے خلوت کر اس کے بعد  
آخرت سے علیحدگی اور اس کے بعد مولیٰ کے سوا مجملہ اشیاء سے  
گوشہ نشین بن جانے کو لازم پکڑ۔ جب تو مولیٰ کے ساتھ خلوت  
رکھنے کا ارادہ کرے تو اپنے وجود اپنی تدبیر اور اپنی بکواس سے خالی ہوجا  
تجھ پر افسوس کہ بیٹھا تو اپنے خلوت خانہ میں ہے اور تیرا دل مخلوق کے  
گھروں میں پڑا ہے کہ ان کے آنے اور ان کے نذرانوں کا منتظر ہے تیر  
وقت ضائع کیا اور تیرے لئے صورت رہ گئی بلا معنی کے۔ اپنے نفس کو  
ایسی چیز کا اہل مت سمجھ جس کی اہلیت تجھ کو حق تعالیٰ نے عطا نہیں  
فرمائی۔ اگر تیرے پاس اہلیت حق تعالیٰ کی طرف سے نہ آئی ہوگی تو  
تو اور ساری مخلوق مل کر بھی اس کو نہ لاسکے گی جب تجھ کو کسی کام کیلئے  
چاہیگا تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دیگا اور جب تجھ کو باطن  
میں نصیب نہیں اور نہ ماسوائی اللہ سے خالی ہوجانے والا قلب  
حاصل ہے (جو اس کی علامت ہے کہ خدا نے تجھ کو خلوت کا اہل نہیں بنایا)  
تو محض خلوت تجھ کو مفید نہیں۔ یا اللہ مجھ کو بھی نفع دے اس کلام سے  
جو میں کہہ رہا ہوں اور حاضرین کو بھی نفع دے اس سے جو میں کہہ رہا  
ہوں اور وہ سن رہے ہیں۔

اکیسویں مجلس

(وقت شام۔ یوم سہ شنبہ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۱۵۵ ہجری شمسی)

اللَّهِ نَبَاً حَبَابٌ عَنِ الْآخِرَةِ ۖ وَالْآخِرَةُ حَبَابٌ  
عَنِ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ ۖ كُلُّ مَخْلُوقٍ حَبَابٌ  
عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَهْمَا وَقَفْتَ مَعَهُ تَهَوَّ  
حَبَابُ بِكَ ۖ لَا تَلْقَتْ إِلَى الْخَالِقِ وَلَا إِلَى  
اللَّهِ نَبَاً وَلَا إِلَى مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ حَتَّى  
تَأْتِيَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ سِرِّكَ  
وَصَحْوَةِ زُهْدِكَ فِيمَا سِوَاهُ ۖ عَزَّ بَانَا عَنِ  
الْكُلِّ ۖ مُتَحَيِّزًا فِيهِ مُسْتَعِينًا إِلَيْهِ ۖ  
مُسْتَعِينًا بِهِ ۖ نَاطِرًا إِلَى سَائِقِيهِ وَعِلْمِهِ  
فَإِذَا تَحَقَّقَ وَضُوءُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَدَخَلَ  
عَلَيْهِ وَقَرَّبَكَ قَادُكَ وَحَبْلَكَ وَدَلَّكَ  
عَلَى الْقَلْبِ ۖ وَأَمَرَكَ عَلَيْهِمَا وَجَعَلَكَ طَبِيبًا  
لَهُمَا ۖ فَحَبِيبُكَ التَّقَى إِلَى الْخَالِقِ وَاللَّهِ نَبَاً ۖ  
فَيَكُونُ الْبِقَاتُكَ إِلَيْهِمْ نِعْمَةً فِي حَقِّهِمْ ۖ  
وَأَخْذُكَ لِلدُّنْيَا مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدُّكَ هَا  
إِلَى فَقْرِهِمْ وَاسْتِيفَاؤُكَ لِقَسَمِكَ  
مِنْهُمْ عِبَادَةً وَطَاعَةً وَسَلَامَةً ۖ مَنْ  
أَخَذَ الدُّنْيَا عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ لَا تَهْمُكَ  
بَلْ يَسْكُمُ مِنْهَا وَيَصْفُو لَهُ أَقْسَامُهَا مِنْ  
نَتَنِ كَدِّهَا ۖ أُولَئِكَ لَهَا عِلَامَةٌ  
فِي وَجْهِهِ الْأُولِيَاءِ ۖ يَعْرِفُهَا أَهْلُ الْعِلَاسَةِ  
إِلَّا شَارَاتُ تَنْطِقُ بِأُولَئِكَ لَا اللِّسَانُ  
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَبْذُلْ  
نَفْسَهُ وَمَالَهُ لِلْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ

دُنیا حجاب ہے آخرت کے لئے اور آخرت حجاب ہے دنیا اور آخرت کے  
پروردگار سے اور ساری مخلوق حجاب ہے (او جمل کرنے والی) خالق  
عزوجل سے۔ جب تو کسی شے کے ساتھ دل لگائے گا تو وہ  
تیرے لئے حجاب بن جائے گی۔ انتفات نہ کر مخلوق کی طرف اور نہ  
دُنیا کی طرف اور نہ حق تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی طرف یہاں تک کہ  
تو اپنے باطن کے قدموں سے اور ماسوائی اللہ میں زہد کے صحیح  
ہو جانے سے حق تعالیٰ کے دروازہ پر بائیں حال نہ پہنچ جائے  
کہ سب سے عریاں اور مجرد ہو اسی میں متحیر ہو۔ اسی کی طرف فریاد  
کر رہا ہو اسی سے مدد چاہ رہا ہو اور اسی کے علم اور قدرت پر کی  
طرف نظر جمائے ہوئے ہو۔ پس جب تیرے قلب اور تیرے  
باطن کا وصول متحقق ہو جائے اور یہ دونوں اس کی بارگاہ میں  
داخل ہو جائیں اور وہ تجھ کو مقرب کر لے اور اپنے پاس بلا لے  
اور تجھ کو محبوب بنا لے اور قلوب پر تجھ کو حکومت بخشے اور ان پر  
تجھ کو افسر تدارے اور تجھ کو ان کا طبیب بنائے تو اس وقت  
مخلوق اور دنیا کی طرف ضرور انتفات کر کہ اب ان کی جانب تیرا  
انتفات کرنا ان کے حق میں نعمت ہے۔ اور تیرا ان کے ہاتھوں  
دنیا کا لینا اور انہیں کے مساکین پر واپس کر دینا اور اس میں سے  
اپنے مقسوم کا پورا کر لینا عبادت اور طاعت اور سلامتی ہے۔ جو  
شخص دُنیا اس کیفیت سے لے گا تو وہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گی  
بلکہ یہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو چیزیں اس کے مقسوم میں  
ہیں اپنے نکرہ کی مہفوت سے اس کے لئے صاف بن جائیں گی  
ولایت کی خاص علامت ہے جو اولیاء اللہ کے چہروں پر نمودار  
ہوتی ہے۔ اس کو اہل فراست پہچانتے ہیں کیونکہ ولایت کی خبر  
اشائے ہی دیا کرتے ہیں نہ کہ زبان۔ جو شخص صلاح چاہے اس  
چاہیے کہ حق تعالیٰ کے لئے اپنا مال اور اپنی جان خرچ کرے اور

آخرت کے  
والی خات

کا تو وہ  
طرف اور

ماں تک کہ  
کے صحیح

پہنچ جائے  
رف فریاد

تسیر کی  
ر تیرے

بارگاہ میں  
بلالے

اور ان پر  
اس وقت

ماں تیرا  
ہے ہاتھوں

اس میں سے  
قی ہے جو

پہنچائے گی  
مقسوم میں

سبائیں گی  
پہنودار

تسیر کی خبر  
پا ہے اس

پہنچ کرے اور

وَيَعْرِضُ بِقَلْبِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَاللَّيْلِ كَهَرُوجٍ  
الشَّعْرَةِ مِنَ الْعَجِينَ وَاللَّبَنِ وَهَلْكَدَا  
مِنَ الْأَشْرَى وَهَلْكَدَا مِنْ جَمِيعِ مَا سَوَى  
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَيَمِينُ تَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ  
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَأْكُلُ أَقْسَامَكَ مِنَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ عَلَى بَابِهِ وَهَمَّا قَائِمَتَانِ  
خَادِمَتَانِ لَا تَأْكُلُ فَتَمَكُّ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ  
قَائِمَةٌ وَأَنْتَ قَائِمٌ بَلْ أَكَلَمَا عَلَى بَابِ  
الْمَلِكِ وَأَنْتَ قَائِمٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ وَالطَّبَقُ  
عَلَى رَأْسِهَا تَحْدُمُ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ  
عَزَّوَجَلَّ وَتُذِلُّ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِهَا  
كُلُّ مَنْهَا عَلَى قَدَمِ الْغِيَا وَالْغَيْرِ بِالْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
الْقَوْمِ رَهْمًا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْأَفْلَاسِ  
فِي الدُّنْيَا وَرَضُوهُ مِنْهُ بِالْآخِرَةِ أَنْ  
يُقَرَّرَ هُوَ إِلَيْهِ مَا يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
سَوَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا مَقْسُومَةٌ  
فَتَرَكُوا الطَّلَبَ لَهَا وَعَلِمُوا أَنَّ دَرَجاتِ  
الْآخِرَةِ وَنَعِيمَ الْجَنَّةِ مَقْسُومَةٌ أَيْضًا  
فَتَرَكُوا طَلَبَ ذَلِكَ وَالْعَمَلُ لَهُ لَا يُرِيدُونَ  
سَوَى وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ إِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ  
لَا يَفْقَهُونَ عَمِيْقَهُمْ حَتَّى يَرَوْا وَجْهَ الْحَقِّ  
عَزَّوَجَلَّ أَحَبُّ النَّجْوَى وَالنَّفَرِيْدِ مَنْ لَمْ  
يَكُنْ قُلُوبُهُ مَجْذُوًّا دَاخِلِ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَاطِ لَا يَقْدِرُ  
بَسْلُكُ جَاذِقَةِ النَّبِيِّينَ وَالْوَهْدِ نُهَيْنَ وَالصَّالِحِينَ  
حَتَّى يَقْنَمَ بِالْيُسْرِ مِنَ الدُّنْيَا وَيُسَلِّمَهُ الْكَثِيرُ إِلَى

اپنے قلب سے مخلوق اور دنیا کو چھوڑ کر ایسا نکل جائے جیسے بال  
آئے اور دودھ میں سے نکل جائے اور اسی طرح آخرت سے  
نکل جائے اور اسی طرح جملہ ماسوائی اللہ سے پہلے اس وقت تو ہر  
صاحب حق کو اس کا حق ادا کر لیا حق تعالیٰ کے روبرو اور دنیا  
و آخرت کا جتنا حصہ تیرے مقسوم میں ہے اس کو کھائے گا ایسی  
حالت سے کہ تو اس کے آستانہ پر کھڑا ہوگا اور دنیا و آخرت  
دونوں خادم بنی ہوئی تیرے سامنے کھڑی ہوں گی۔ دنیا میں سے  
اپنا مقسوم اس طرح مت کھا کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور کھڑا ہو  
بلکہ اس کو بادشاہ کے دروازے پر اس طرح کھا کہ تو بیٹھا ہو  
اور وہ طباق اپنے سر پر رکھے ہوئے کھڑی ہو۔ دنیا  
خدمت کرتی ہے اس کی جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے  
اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو ذلیل کرتی ہے۔  
کھا حق تعالیٰ کے ساتھ عزت اور تو عکس کی قدم پر۔ اہل اللہ  
راضی ہوئے افلاس پر دنیا میں اور راضی ہوئے آحضرت میں  
اس بات سے کہ وہ اپنے قریب فرما لے۔ وہ اللہ عزوجل سے بجز اسکی  
ذات کے کچھ نہیں مانگتے۔ انھوں نے جان لیا کہ دنیا تقسیم کجا چکی ہے  
اس لئے وہ اس کی تلاش کو چھوڑ بیٹھے اور انھوں نے جان لیا کہ  
آخرت کے درجات اور جنت کی نعمتیں بھی مقسوم ہو چکی ہیں۔ لہذا  
اس کی طلب اور اس کے لئے عمل کرنے کو بھی انھوں نے چھوڑ دیا۔  
اور بجز ذات حق کے کچھ بھی نہیں چاہتے۔ جب وہ جنت میں جائینگے  
تو جب تک حق تعالیٰ کی ذات کا نور نہ دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں  
کو کھولنے کے بھی نہیں (اے مخاطب) تجھ پر اور تفریق کو  
محبوب سمجھ، کیوں کہ جس شخص کا قلب مخلوق اور اسباب کے مجرد نہ ہو  
وہ انبیاء و صدیقین اور صالحین کے راستہ پر چل نہیں سکتا۔  
جب تک تھوڑی سی دنیا پر قناعت اور زائد کو تقدیر کے ہاتھ کے

بِإِدْنِ الْقُدْرِ لَا تَعْتَرِضُ بِطَلَبِ الْكَثِيرِ فَإِنَّكَ تَهْلِكُ  
 إِذَا اجْتَاءَكَ الْكَثِيرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ  
 غَيْرِ اخْتِيَارِكَ كُنْتَ خَفُوفًا فِي عَيْنِ الْحَسَنِ  
 الْبَصِيرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
 عِظِ النَّاسَ بِعِلْمِكَ وَكَلَامِكَ يَا وَاعِظًا  
 عِظِ النَّاسَ بِصِفَاءِ سِرِّكَ وَتَقْوَى قَلْبِكَ وَ  
 لَا تَعْطِمْ بِتَحْسِينِ عِلَانِيَتِكَ مَعَ قِيَمِ سِرِّكَ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ  
 الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ : هَذِهِ سَلْبَقَةُ  
 وَلَا يَجُوزُ الْوُقُوفُ مَعَ السَّلْبَقَةِ وَالْإِيمَانُ  
 عَلَيْهِمَا بَلْ يَجْتَهِدُ وَيَعْتَرِضُ وَيُبْذُلُ  
 الْمَجْهُودَ : يَجْتَهِدُ فِي تَحْصِيلِ الْإِيمَانِ وَ  
 الْإِيْقَانِ : وَيَعْتَرِضُ لِنَفَاكِ الْحَقِّ عَزَّ وَ  
 جَلَّ : وَيَلْزِمُ الْمَوْقُوفَ عَلَى يَكْبَةِ قُلُوبِنَا  
 يَجْتَهِدُ فِي الْكَيْسَابِ الْإِيمَانِ : فَكُلُّهُ الْحَقُّ  
 عَزَّ وَجَلَّ يَهْبُهُ لَنَا مِنْ غَيْرِ كَسْبٍ وَلَا تَعْيِشَ  
 أَمَا تَسْتَحْيُونَ : يَصِفُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
 نَفْسَهُ بِصِفَاتِ بَرِّهَا هَالِكَةً تَنَاقُوتُهَا وَ  
 تَرُدُّوَهَا عَلَيْهِ مَا يَسْعَاكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ  
 تَقَدَّرَ مَكْرُومُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ :  
 رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ : مِنْ  
 غَيْرِ تَشْلِيلٍ وَلَا تَعْطِيلٍ وَلَا تَحْسِينٍ أَللَّهُمَّ  
 ارْزُقْنَا وَفَقَّنَا وَجَوِّبْنَا الْإِبْتِلَاءَ وَاتَّنَا فِي  
 الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
 عَذَابَ النَّارِ هـ

حوالہ نہ کرتے۔ زائد کا طالب مت بن ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ زائد  
 دنیا جب تیرے اختیار کے بغیر حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے پاس  
 آئے گی تو اس میں محفوظ رکھا جائے گا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ  
 منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو نصیحت کر لینے علم اور  
 اپنے کلام سے۔ اے واعظ لوگوں کو وعظ کر لینے باطن کی  
 صفائی اور اپنے قلب کے تقوے سے اور ان کا داعظمت بن  
 اپنے ظاہر کو خوبصورت بنا کر کہ تیرا باطن بگڑا ہوا ہو حق تعالیٰ  
 نے مومنین کے قلوب میں ان کے پیدا کرنے سے قبل ہی ایمان  
 لکھ دیا ہے۔ اس کا نام سابقہ اور تقدیر ہے مگر سابقہ کے ساتھ  
 ٹھیر جانا اور اس پر بھروسہ کر لینا کہ اب ایمان کے فکر و تحصیل کی کیا  
 ضرورت ہے) جائز نہیں ہے بلکہ کوشش اور بہت کرے اور جہاں تک  
 ہو سکے ایمان و ایقان کی تحصیل میں جدوجہد کو ختم کر دے۔ اور  
 حق تعالیٰ شائے کی خوشبوؤں اور بہک کے سامنے آوے،  
 اور اس کے دروازے پر برابر پڑا ہے۔ پس ہماری قلوب کو ایمان  
 کے اکتساب میں کوشش ضرور کرنی چاہیے پھر کیا عیب کہ حق تعالیٰ  
 ہم کو کسب اور شفقت کے بغیر ایمان بخش دے۔ تم کو شرم نہیں آتی  
 کہ حق تعالیٰ تو اپنے نفس کے لئے ایسی صفات بیان فرماتے ہیں جن کو  
 اپنے لئے پسند کرتا ہے اور تم ان میں تاویل کرتے اور ان کو حق تعالیٰ  
 پر رد کئے دیتے ہو (کیہ مناسب نہیں ہیں) کیا تمہیں گنجائش نہیں ہے  
 جو تمہارے مقدس صحابہ اور تابعین کو بھی کہ (حق تعالیٰ نے فرمایا  
 تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا تو انھوں نے اس کو بجا ہوا رکھا کہ)  
 واقعی ہمارا رب عزوجل عرش پر ہے (مگر) بلا مشابہت اور بلا تبطیل  
 اور بلا جسمیت۔ یا اللہ ہم کو رزق دے اور توفیق بخش اور بجا ہم کو  
 بدعتوں کی ایجاد سے اور ہم کو عطا فرما دینا میں بھی بھلائی اور آخرت  
 میں بھی بھلائی اور بجا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

المجلس

وَقَالَ رَحِمَى اللَّهِ

الْقُدْرَةُ سَنَةً

سَاكِلَ سَاكِلَ

قَلْبِي فَقَا

وَابْنَاهَا كَيْه

تُعَدُّ جُودَ خَلْقِهِ

دَرْجَةٍ حَقِّهِ

مِنْ رِقْلِهِمْ

فَبَيْنَمَا هُمْ فَرِحُوا

عَلَيْهِمْ وَخَدُّوا

كَيْتَنَ تَهْمُهُمْ وَ

الْعُلَى عَلَى رُؤُوسِهِمْ

أَهْلِكُوا أَوْ

إِلَى جَدِّهِمَا يَدُ

بِكَيْدِهِمْ مِنْ

مِنْ لَدُنْ أَدْنَى

الْقِيَامَةِ

كَمْ شَوْخُورُهُمْ

تَنْجُمُهُ وَالْأَلْوَانُ

يَعْلَمُهَا وَلَا

يُسْكُرُ مِنْ شَرِّهَا

إِكْمَالُهَا

## بانیسویں مجلس

(وقت صبح - ختم ذیقعدہ ۱۴۵ھ - خانقاہ شریف)  
 (کچھ گفتگو کے بعد ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ میں اپنے قلب سے  
 دنیا کی محبت کس طرح نکالوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا کے اپنے  
 بچوں اور اپنے صاحبوں کے ساتھ انقلاب میں غور کر کہ یہ ان پر  
 کیسی چالیں چلتی ہے۔ ان کے ساتھ کھیلتی اور ان کو اپنے پیچھے  
 دوڑاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو درجہ بدرجہ ترقی دیتی ہے یہاں تک  
 کہ ان کو بہتری مخلوق سے اونچا کرتی اور لوگوں کی گردنوں پر ان کو  
 قبضہ دلاتی ہے۔ اپنے خزانوں اور اپنے عجائبات کو ظاہر کرتی  
 رہتی ہے۔ پس ایسی حالت میں کہ وہ اپنی رفعت اپنے اختیارات  
 اور اپنی خوش عیشی اور دنیا کو اپنا خادم بنا ہوا دیکھ کر گمن ہوتے ہیں  
 کہ دفعہ ان کو پکڑ کر قید کرتی اور دھوکا دے کہ اس بندی  
 سے نیچے سروں کے بل پھینک دیتی ہے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے  
 اور پارہ پارہ ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ کھڑی اُن پر  
 ہنستی ہے اور شیطان اس کے پہلو میں کھڑا اس کے ساتھ  
 ہنستے ہے۔ یہ ہے اس کا برتاؤ آدم علیہ السلام کے زمانے سے  
 لے کر قیامت تک بہتیرے سلاطین اور بادشاہوں اور توں گروا  
 کے ساتھ کہ اس طرح اونچا اٹھاتی اور پھر نیچا دکھاتی ہے۔ اول  
 آگے بڑھاتی ہے پھر پیچھے ہٹاتی ہے۔ تو نگہ بناتی ہے اور  
 پھر فقیر کر دیتی ہے۔ پرورش کرتی ہے اور پھر فزع کر ڈالتی ہے  
 اور شاذ نادر ہیں وہ لوگ جو اس سے سالم ہے کہ اس پر غالب  
 آگئے اور وہ ان پر غلبہ نہ پاسکی۔ ان کی دنیا کے مقابلہ پر مدد گیتی  
 اور وہ اس کے شر سے بچے ہے اور وہ معدومے چند امتدادیں  
 پس دنیا کے شر سے وہی بچا رہتا ہے جس نے اس کو پہچان لیا ہو۔

## المجلس الثاني والعشرون

وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بُكَوْا بِالْاَيَّامِ ذِي  
 الْقَعْدَةِ سَنَةً تَمُرُّ بِالرَّجُلَيْنِ وَخِسْمَانَةٍ بَعْدَ كَلَامِهِ  
 سَأَلَ سَائِلٌ كَيْفَ أُخْرِجَ حُبُّ الدُّنْيَا مِنْ  
 قَلْبِي؟ فَقَالَ انْظُرْ اِلَى تَقْلِيْمِهَا بِاَرْبَاقِهَا  
 وَابْنَانِهَا كَيْفَ تَحْتَالُ عَلَيْهِمْ وَتَسْتَكْشِي بِهِمْ وَ  
 تُعَدُّ لَهُمْ خَلْفَهَا: ثُمَّ تَرْتَقِيْمُ مِنْ دَرَجَةٍ اِلَى  
 دَرَجَةٍ حَتَّى تُؤَلِّمَهُمْ عَلَى الْخَلْقِ وَتُمَكِّنَهُمْ  
 مِنْ رِقْلِهِمْ: وَتُظْهِرُ كُتُورَهَا وَعِجَابِهَا  
 فَيَسْتَأْمِرُ فِرْعَوْنُ بِعُلُوِّهِمْ وَتُمَكِّنُهُمْ وَطَيْبَةُ  
 عَلَيْهِمْ وَخَدَّ مَتْنِهَا لَهُمْ: اِذَا اخَذَ ثَمَرُ  
 كَيْلِ ثَمَرٍ وَغَزَّ ثَمَرٌ وَرَمَتْ بِهِمْ مِنْ ذَلِكَ  
 الْقُلُوبُ عَلَى رُءُوسِهِمْ تَقْطَعُوْا وَتَمَزُّوْا  
 اَهْلِكُوْا وَهِيَ وَاِقْفَهُ تَضَحُّفُ بِهِمْ وَابْلِيُوْ  
 اِلَى جَنِيْنٍ يَضْحَكُ مَعَهَا: هَذَا اِفْعَالُهَا  
 بِكَثِيْرٍ مِنَ السَّلَاطِيْنِ وَالْمُلُوْكِ وَالْاَغْنِيَاءِ  
 مِنْ لَدُنْ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ: بِذَلِكَ تَرْفَعُ ثُمَّ تَضَعُ: تُقَدِّمُ  
 ثُمَّ تُؤَخِّرُ: تُغْنِيْ ثُمَّ تُفْقِرُ: تُرَبِّحُ ثُمَّ  
 تُخْسِرُ: وَالتَّادِيْرُ مِنْهُمْ مَنْ يَسْلَمُ مِنْهَا: وَ  
 يُعْلِبُهَا وَلَا تُغْلِبُهُ: وَيَعَانُ عَلَيْهَا وَ  
 يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا: وَهُمْ اَحَادٌ اَفْرَادٌ:  
 اِنَّمَا يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا مَنْ  
 عَرَفَهَا

ہو جائے گا۔ زائد  
 سے تیرے پاس  
 رحمت اللہ علیہ  
 کراپنے علم اور  
 ط کراپنے باطن کی  
 واعظمت بن  
 وجہ تعالیٰ  
 بل ہی ایمان  
 بقہ کے ساتھ  
 کراپنے تحصیل کی  
 رے اور جہاں تک  
 تم کرنے اور  
 منے آوے،  
 لوب کو ایمان  
 کہ حق تعالیٰ  
 ہم نہیں آتی  
 ماتے جن کو  
 حق تعالیٰ  
 نہیں ہے  
 نے فرمایا  
 ہمارا رکھا کہ  
 اور تھیل  
 بچا ہم کو  
 نی اور آخرت

وَاحْتَدَّ حَدَرًا مِّنْهَا وَمِنْ حِيلِهَا:

يَا سَائِلُ إِن مَطَرَتْ يَغْنَقُ قَلْبُكَ إِلَى  
غِيُورِهَا قَدَرْتَ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَرَأَيْتَ تَنْظُرَتْ  
إِلَيْهَا بَعِيْنُ رَأْسِكَ اسْتَفْلَتَ بِرَيْتِهَا عَنْ  
غِيُورِهَا وَكَمْ تَقْدِرُ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ  
وَالرُّهُدُ فِيهَا وَتَقْتُلُكَ كَمَا قَتَلْتَ غَيْرَكَ:  
جَاهِدْ نَفْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ: فَإِذَا اطْمَأْنَنْتَ  
عَوَفَتْ غِيُوبُ الدُّنْيَا وَزَهَدَتْ فِيهَا:  
طَمَأْنِنَتْهَا أَلْهَا تَقْبَلُ مِنَ الْقَلْبِ:  
مُؤَافِقُ السَّرِّ: وَتُطِيعُهُمَا فِيمَا يَأْمُرَانِ  
بِهِ وَيَنْهِيَانِ عَنْهُ: وَتَقْنَمُ بِعَطَائِهِمَا  
وَتَصْبِرُ عَلَى مَنُوعِهِمَا: إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً  
إِلْهَضَا قَتُّ إِلَى الْقَلْبِ: وَسَكَنْتُ إِلَيْهِ:  
تَرَى تَاجَ الشَّقْوَى عَلَى رَأْسِهِ وَخِلْمَ الْقُرْبِ  
عَلَيْهِ: عَلَيْهِمْ بِالْإِيمَانِ وَالتَّصَدُّقِ  
وَتَرْكِ التَّكْذِيبِ لِلْقُدْرَةِ وَالْمَجَادَلَةِ  
لَهُمْ: لَا تَنَادِرْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُلُوكُ رَفِيقِ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مَلَكَو قُرْبَ الْحَيِّ عَمَّا  
وَجَلَّ مَلَكَو مَا سِوَاهُ: الْحَيُّ عَزَّ وَجَلَّ  
قَدْ أَخْفَى قُلُوبَهُمْ وَمَلَأَهَا مِنْ قُرْبِهِمْ  
وَالْأَنْسِ بِهِ وَمِنْ أَنْوَارِهِ وَكَوْنِ أَمَّتِهِمْ لَا  
يَبْأَلُونَ بَيْدَ مَنْ تَكُونُ الدُّنْيَا

وَمَنْ يَأْكُلُهَا:

لَا يَنْظُرُونَ إِلَى

أَوَّلِهَا:

اور جو دنیا اور اس کی چالوں سے بہت بچتا ہو۔

اے سائل۔ اگر تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دنیا کے  
عیوب کی جانب نظر کرے گا تو اس کو قلب کے باہر کال سکیگا اور  
اگر اس کو دیکھیں گے اپنے سر کی آنکھوں سے تو اس کے عیوب کے  
بدلہ اس کی آرائش کے ساتھ مشغول ہو جائے گا اور اس کو اپنے  
قلب سے نکالنے اور اس میں زہد اختیار کرنے پر قادر نہ ہو سکیگا اور  
جس طرح وہ دوسروں کو قتل کر چکی ہے تجھ کو بھی قتل کر ڈالے گی، اپنے  
نفس سے جہاد کرتا رہ یہاں تک کہ وہ مطمئن بن جائے پس جب وہ  
مطمئن بن جائے گا تو دنیا کے عیوب سے واقف ہو جائے گا  
اور اس میں زہد رہے رغبت بن جائے گا۔ اور اس کا مطمئن بننا یہی  
کہ وہ قلب کی بات کو قبول اور باطن کی موافقت کرنے لگے اور  
ان دونوں کا فرماں بردار بن جائے اُن احکام میں بھی جن کا یہ  
دونوں اس کو حکم دیں اور ان ممنوعات میں بھی جن سے دونوں  
اس کو منع کریں اور قانع بن جائے ان دونوں کے دیئے ہوئے پر  
اور جو چیز یہ اس کو نہ دیں اس پر صابر بنائے۔ پس جب وہ مطمئن  
بن جائے گا تو قلب سے جاملے گا اور اس کے پاس سکون پائیگا  
تقویٰ کا تلج اپنے سر پر اور قرب کی خلعت اپنے بدن پر اس کو  
نظر آئیں گے۔ صابرو۔ ایمان اور تصدیق کو اور اہل اللہ کو  
جھٹلانے اور ان سے منازعت کے پھوڑنے کو ضروری سمجھو  
تم ان سے منازعت نہ کرو کہ وہ بادشاہ ہیں دنیا میں اور آخرت  
میں۔ وہ مالک ہوئے قرب خداوندی کے پس مالک ہو گئے  
جملہ ماسوا کے۔ حق تسلط لانے ان کے قلوب کو غنی بنا دیا اور  
اپنے قرب اور اپنے ساتھ اُنس اور اپنے انوار و کرامت سے ان کو  
لبریز کر دیا ہے۔ ان کو یہ واہیں ہوتی کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی  
ہے اور کون اس کو کھاتا ہے۔ وہ دنیا کے مشرعوں کو نہیں دیکھتے

يَنْظُرُونَ إِلَى عَاقِبَتِهَا وَفَنَاءُهَا يَجْعَلُونَ الْحَقَّ  
عَرًّا وَجَلَّ نَصَبٌ عِندَهُمْ سِرًّا لَهُمْ ۖ لَا يُفِيدُهُمْ  
خَوْفًا مِنَ الْمَلِكِ وَلَا رَجَاءً لِلْمَلِكِ خَلْفَهُمْ  
لَهُ وَلَدٌ لَهُمْ صُحْبَتِهِ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ  
هُوَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ هَ الْمَنَافِقُ إِذَا وَقَعَتْ  
كَذِبٌ ۖ وَذَا أَوَعَدَ أَخْلَفَ ۖ وَذَا الْإِيمَنُ  
حَانَ ۖ مَنْ بَرَّئَ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ الَّتِي  
ذَكَرَهَا الْمَتَّبِعُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ  
بَرَّئَ مِنَ النِّفَاقِ ۖ هَذِهِ الْخِصَالُ الَّتِي الِصْحَافُ  
وَالْفِرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمَنَافِقِ ۖ عُدُّ هَذَا  
الْمِصْحَكِ وَهَذِهِ السُّرْمَةُ ۖ وَابْتَصُرْهَا وَجِبَ  
قَلْبِكَ ۖ أَنْظِرْ هَلْ أَنْتَ مُؤْمِنٌ أَوْ مَنَافِقٌ  
مُؤَيَّدٌ أَوْ مُضَرٌّ ۖ كُلُّ الدُّنْيَا فِتْنَةٌ وَ  
مَشْغَلَةٌ إِلَّا مَا أَخَذَ بِيَدَيْهِ صَلَاحٌ لِلْآخِرَةِ  
إِذَا صَلَحتِ النِّيَّةُ فِي الشَّهْرِ فِي الدُّنْيَا  
صَادَتْ آخِرَةٌ ۖ كُلُّ نِعْمَةٍ تَقُولُوا مِنَ الشُّكْرِ  
لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ نِعْمَةٌ ۖ قَبِلُوا نِعْمَ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ بِشُكْرِهِ ۖ الشُّكْرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
شَيْنَانِ الْأَوَّلُ الْإِسْتِعَانَةُ بِالنِّعَمِ عَلَى الطَّاعَةِ  
وَالْمُؤَاسَاةُ لِلْفَقَرَاءِ مِنْهَا ۖ وَالثَّانِي الْإِحْسَانُ  
بِهَا لِلنِّعَمِ بِهَا وَالشُّكْرُ لِمَنْزِلِهَا وَهُوَ الْحَقُّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ  
قَالَ ۖ كُلُّ مَا يُشْفِقُكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مَوْعِدٌ عَلَيْكَ مَنَعٌ ۖ إِنْ شَغَلَكَ ذِكْرُكَ  
عَنْهُ فَهُوَ

سے دُنیا کے  
ہر حال سکیگا اور  
س کے میوب کے  
کا اور اس کو اپنے  
پر قادر ہو سکیگا اور  
ل کر لے گی، اپنے  
جائے پس جب  
نف ہو جائے گا  
اس کا مطلب بنائیے  
ت کرنے لگے اور  
س بھی جن کا یہ  
ی جن کے دونوں  
کے دیئے ہوئے پ  
س جب وہ مطمئن  
پاس سکون پا گیا  
پنے بدن پر اس کو  
کو اور اہل اللہ کو  
نوع مری سمجھو  
یا میں اور آخرت  
س مالک ہو گئے  
نی بنا دیا اور  
کر امت سے ان  
کے ہاتھ میں جاتی  
نوع کو نہیں دیکھتے

بلکہ اس کے انجام اور فنا کو دیکھتے ہیں۔ وہ حق عزوجل کو ہر وقت  
اپنے باطن کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ نہ وہ ہلاکت کے  
خوف سے عبادت کرتے ہیں اور نہ بادشاہت کی طمع میں۔ اس  
ان کو پیدا فرمایا ہے اپنے لئے اور سدا بنی صحبت میں رکھنے  
کے لئے۔ اور وہ پیدا فرماتا ہے ان کو جنہیں تم جانتے نہیں اور  
وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ منافق جب کوئی بات کہتا ہے تو جھوٹ  
بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے۔ اور جب  
اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے  
پس شخص ان خصلتوں سے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ذکر فرمایا ہے بری ہو تو وہ شخص بری ہے نفاق سے یہی  
خصلتیں کسوٹی ہیں مومن و منافق کے درمیان ماہ الفرق  
ہیں۔ اس کسوٹی اور اس آئینہ کو لے اور اس میں اپنے قلب کا  
منہ دیکھ، پھر غور کر کہ آیا تو مومن ہے یا منافق؟ اور موصد ہے یا  
مشرک؟ ساری دنیا فتنہ ہے اور شغلہ ہے بجز اس مقدار کے  
جو آخرت کے لئے اچھی نیت سے لے جائے۔ دنیا میں تعریف کینکے  
متعلق جب نیت درست ہوتی ہے تو وہ آخرت ہی بن جاتی ہے  
ہر وہ نعمت جو حق تعالیٰ کے شکر سے خالی ہو وہ نعمت ہے۔ حق تعالیٰ  
کی نعمتوں کو اس کے شکر سے معذور کر دے شکر گزار بنو گے تو وہ جانے کی  
حق تعالیٰ کی شکر گزاری کے دو جز ہیں۔ ایک یہ کہ ان نعمتوں سے  
طاعتوں پر اعانت چاہی جائے اور حاجت مندوں کی غم خواری  
و مند ہو۔ اور دوم یہ کہ نعمتوں کے بخشے والے خدا کیلئے ان نعمتوں کا  
اعتراف کرے اور ان کے نازل فرمانے طے یعنی حق تعالیٰ شکر لیا کرے  
ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجھ کو  
حق تعالیٰ سے غافل بنا کر اپنے ساتھ مشغول کرے وہ تیرے لئے  
منحوس ہے۔ اگر اللہ کا ذکر بھی تجھ کو اس سے مشغول بنائے تو وہ



عَلَيْكَ مَشْنُومٌ : الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالْحَجُّ  
وَجَمِيعُ أَعْمَالِ الْخَيْرِ فَكُلُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ  
مَشْنُومٌ : إِذَا شَأْنُكَ نَعِمَ عَنْهُ فَمَنْ عَلَيْكَ  
مَشْنُومٌ : قَابَلَتْ نِعْمَتَهُ بِمَعَاصِيهِ وَالرَّجُوعِ  
فِي السُّهُمَاتِ إِلَى غَيْرِهِ : قَدْ تَمَكَّنَ الْكَذِبُ وَ  
الْإِنْفَاقُ فِي حَرَكَاتِكَ وَسَكَنَاتِكَ وَصُورَتِكَ  
وَمَعْنَاكَ : فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ : قَدْ اخْتَالَ  
عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَزَيَّنَ لَكَ الْكَذِبَ وَ  
الْأَعْمَالَ الْفَبِيحَةَ : تَكْذِبُ حَتَّى فِي صَلَاتِكَ  
لَا تَكَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَكْذِبُ :  
لَا أَنْ فِي قَلْبِكَ إِلَهًا غَيْرُهُ : كُلُّ مَا تَعْبُدُ  
عَلَيْكَ فَهُوَ إِلَهُكَ : كُلُّ شَيْءٍ خَافَ مِنْهُ وَ  
تَرْجُوهُ فَهُوَ إِلَهُكَ : قَلْبُكَ لَا يُؤَافِقُ سَانَكَ  
فَعَلَّكَ لَا يُؤَافِقُ قَوْلَكَ : قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ  
أَلَمْ تَرَ قَوْلَ بَقْلِكَ : وَمَرَّةً يَلْسَانُكَ : مَا  
تَسْتَعِجُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَ  
أَلَمْ مَعْبُودٌ غَيْرُهُ : ثُبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مِنْ جَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ : وَأَنْتَ يَا مَنْ يُعَلِّمُ  
الْعِلْمَ وَقَدْ قَنِعَ مِنْهُ بِالْأَسْمَدُونَ الْعَمَلُ  
أَيْشَ يَنْفَعُكَ : إِذَا قُلْتَ أَنَا عَالِمٌ فَقَدْ  
كَذَبْتَ : كَيْفَ تَرْفَعُ لِنَفْسِكَ إِنَّكَ تَأْمُرُ  
غَيْرَكَ بِأَلَّا تَعْمَلَهُ أَنْتَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ لِمَ تَفْعَلُ لَوْ مَا لَا تَفْعَلُونَ هُ  
وَبِحُكِّ تَأْمُرُ النَّاسَ بِالْإِصْدَاقِ وَأَنْتَ  
تَكْذِبُ

تیرے لئے منحوس ہے۔ اور نماز، روزہ، حج، اور تمام افعال خیر تیرے  
لئے منحوس ہیں اگر وہ تجھ کو اس سے مشغول بنائیں اور جب اسکی نعمتیں  
تجھ کو اس کی طرف سے غافل و مشغول بنائیں تو وہ بھی تیرے لئے  
منحوس ہیں تو نے اس کی نعمتوں کا مقابلہ کیا معصیتوں سے اور بہت  
میں دوسروں کی طرف رجوع کرنے سے۔ واقعی جھوٹ اور نفاق  
جگہ پکڑ گیا تیری حرکات و سکنات اور صورت و معنی میں تیری بات  
میں بھی اور تیرے دل میں بھی۔ بیشک شیطان کا حیلہ تیرے اوپر چل گیا۔  
اور اس نے جھوٹ اور بد اعمالیوں کو تیری نظر میں آراستہ کر دکھا  
ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اپنی نیت از میں بھی (اس سے  
نہیں چوکتا) کیوں کہ زبان سے کہتا ہے اللہ اکبر (کہ اللہ سب سے بڑا)  
اور جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ تیرے قلب میں دوسرا معبود موجود  
ہے۔ ہر وہ چیز کہ جس پر تو اعتماد کرتا ہے تیرا معبود ہے اور ہر وہ  
شے جس سے تو خوف کرے یا آرزو رکھے وہ تیرا معبود ہے۔ تیرا  
قلب تیری زبان سے موافق نہیں اور تیرا فعل تیرے قول کی نفی  
نہیں کرتا۔ اللہ اکبر اپنے قلب سے ایک ہزار مرتبہ کہہ اور  
اپنی زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ زبان سے کہتا ہے  
لا الہ الا اللہ (کہ کوئی معبود نہیں سب خدا کے) حالانکہ  
تیرے لئے اس کے علاوہ ہزار معبود ہیں۔ جس حال میں تو مبتلا ہے  
اللہ عزوجل کے حضور میں سب سے توبہ کر اور اے وہ شخص  
جو علم پڑھتا ہے کہ عمل چھوڑ کر علم کے صرف نام پر قناعت کر بیٹھتا ہے  
یہ تجھ کو نافع نہ ہوگا۔ جب تو نے کہا کہ میں عالم ہوں تو بیشک تو نے  
جھوٹ بولا۔ تو اپنے نفس کے لئے اس بات پر کس طرح راضی ہو گیا  
کہ دوسروں کو حکم دے ایسی باتوں کا جس پر خود عمل نہ کرے حتیٰ کہ  
فرماتا ہے کہ "کیوں کہتے ہو ایسی بات جس کو خود کرتے نہیں۔"  
تجھ پر افسوس کہ لوگوں کو حکم کرتا ہے سچ بولنے کا اور خود جھوٹ بولتا

تَا مَرُّهُمْ بِالْفَوْحِ جِدَّ وَأَنْتَ مُشْرِكَ ۚ  
 تَا مَرُّهُمْ بِالْأَحْلَاصِ وَأَنْتَ مُنَافِقُ ۚ  
 تَا مَرُّهُمْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي وَأَنْتَ تَزَكُّ بِهَا  
 قَلِيلًا تَفْعَمُ الْحَيَاءُ مِنْ عَيْنَيْكَ ۚ كَذَلِكَ  
 لَكَ إِيمَانٌ لَا سَتِيحَتْ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ ۚ لَا  
 إِيمَانُ لَكَ وَلَا إِيقَانُ لَكَ وَلَا أَمَانَةٌ ۚ  
 خُنْتَ الْعِلْمَ فَذَهَبَتْ أَمَانَتُكَ وَكُتِبَتْ عِنْدَ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوَانًا ۚ لَا أَعْرِفُ لَكَ دَوَاءً إِلَّا  
 التَّوْبَةَ وَالشَّيْبَانَ عَلَيْهِمَا ۚ مَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ  
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِقَدْرِ سَلَمٍ كُلِّ أَمْرٍ  
 إِلَيْهِ ۚ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ شَرِيكَ فِيهَا ۚ لَا شَرِيكَ  
 بِالْخَلْقِ وَالْأَسْيَابِ وَلَا تَفْتِكُ بِهَا عَتَهُ ۚ  
 فَإِذَا تَحَقَّقَ فِي هَذَا سَلَمُهُ مِنَ الْآفَاتِ  
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ۚ ثُمَّ يَنْتَقِلُ مِنَ الْإِيمَانِ  
 إِلَى الْإِيقَانِ ۚ بِشَرْحِ تَأْنِيهِ الْوَلَايَةِ الْبَدَلِيَّةِ ۚ  
 ثُمَّ الْغَوْثِيَّةِ ۚ وَرُبَّمَا أَنْتَ فِي آخِرِ أَحْوَالِهِ  
 الْقَطْبِيَّةِ ۚ يُبَاهِي بِهِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ  
 كُلِّ خَلْقِهِ ۚ أَلْجُجُ وَالْأَسُّ وَالْأَرْوَاحُ ۚ  
 يُقَدِّمُهُ وَيُقَرِّبُهُ وَيُؤَلِّمُهُ عَلَى خَلْقِهِ ۚ  
 وَيُمَلِّكُهُ وَيُسَكِّنُهُ وَيُجَنِّبُهُ وَيُحِبِّبُهُ  
 إِلَى خَلْقِهِ وَكُلُّ هَذَا  
 آسَاسُهُ وَبِدَايَتُهُ  
 الْإِيمَانُ بِهِ  
 وَبِرُسُلِهِ

آن کو حکم کرتا ہے توحید کا اور خود مشرک بنا ہوا ہے۔ آن کو حکم کرتا ہے  
 اخلاص کا اور خود ریاکار منافق بنا ہوا ہے۔ آن کو حکم کرتا ہے  
 معصیتوں کے چھوڑنے کا اور خود ان کا مرتکب ہوتا ہے۔ تیری  
 آنکھوں سے شرم اٹھ گئی۔ اگر تیرے پاس ایمان ہوتا تو ضرور تجھ کو  
 شرم آتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”شرم جزو ہے ایمان کا“  
 اور تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت داری۔ تو نے  
 خیانت کی ہے علم کی۔ پس تیری امانت داری جاتی رہی اور تو  
 اللہ کے ہاں سخت خیانت کرنے والا لکھا گیا۔ میں تیرے لئے  
 بجز توبہ اور اس پر قائم رہنے کے اور کوئی دوا نہیں پاتا۔ جس  
 شخص کا ایمان اللہ عزوجل اور اس کی تقدیر پر صحیح ہو جائے  
 وہ اپنے جملہ امور کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور ان میں کسی کو  
 بھی اس کا شریک قرار نہیں دیتا۔ تو مخلوق اور اسباب کو شریک  
 مت قرار دے اور نہ خدا کو چھوڑ کر ان کی قید میں پڑ پس جب  
 مومن کی یہ حالت متحقق ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو جملہ حالتوں  
 میں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ درجہ ایمان سے  
 درجہ ایقان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو ولایت بدلیہ  
 (جو ابدال کا نمونہ امتیاز ہے) نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد ولایت  
 غوثیہ آتی ہے اور بسا اوقات باری حالتوں کے آخر میں لایزال قطبیہ  
 حاصل ہو جاتی ہے (جو نام ہے نیابت نبوت کا اور سزائی ہے  
 مجلہ اویار زمانہ کی) کہ اس کے ذریعہ سے حق تعالیٰ اپنی ساری مخلوق  
 یعنی جن وانس اور ملائکہ و ارواح پر فخر فرماتا ہے اس کو آگے  
 بڑھاتا۔ اپنا مقرب بناتا اور اپنی مخلوق کا سرپرست متداردیتا  
 آن کا بادشاہ گردانتا اور ان پر اختیار بخشتا ہے۔ خود بھی اس کو  
 محبوب سمجھتا اور اپنی مخلوق کا بھی اس کو محبوب بنا دیتا ہے اور  
 اس سب کی بنیاد و ابتداء حق تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لانا

عام افعال خیر پر  
 اور جب اسکی نسبتیں  
 بھی تیزے لئے  
 تیرے سے اور بہت  
 ثبوت اور نفاق  
 میں تیری بات  
 بدلے تیرے اوپر چل گیا  
 اس آراستہ کر دکھا  
 میں بھی اس سے  
 (کہ اللہ سب پر)  
 معبود موجود  
 دوسرے اور ہر وہ  
 معبود ہے۔ تیرا  
 قول کی نفی  
 ر مرتبہ کہہ اور  
 ن سے کہتا ہے  
 کے حالانکہ  
 میں تو مبتلا ہے  
 وہ شخص  
 نسبت کر بیٹھا ہے  
 بیشک تو نے  
 راضی ہو گیا  
 نہ کرے حق تعالیٰ  
 تے نہیں  
 دھوٹ پوتا

وَالْتَهْدِيْنِيْهُمَا بِاَسَاسٍ هَذَا لَا مَرِ  
 اِلَاسْلَامٍ ثُمَّ اِلَإِيْمَانٍ ثُمَّ اِلْعَمَلُ بِكِتَابِ  
 اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهِيَ يُعَيِّرُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ثُمَّ اِلْخِلَاصُ فِي الْعَمَلِ مَعَ تَوْجِيْدِ  
 الْقَلْبِ عِنْدَ كَمَالِ الْإِيْمَانِ : اَلْمُؤْمِنُ يُعْطِ عَنْهُ  
 وَعَنْ عَمَلِهِ وَعَنْ كُلِّ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّو  
 جَلَّ : فَيَعْمَلُ الْاَعْمَالُ وَهُوَ فِي مَعْزِلٍ  
 عَنْهَا مَا زَالَ يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَالْحُلُوْ كَانَهُمْ  
 فِي جَنْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى هَذَا اِلَ  
 سَبِيْلِهِ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ  
 جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِنَا لَنَهْدِيْهُمْ سُبُلَنَا هُمْ كُوْنُوْا  
 زَاهِدِيْنَ فِي الْاَشْيَاءِ وَقَدْ نَصِبْتُمْ سَبِيْلِيْ  
 يُقَلِّبُهُمْ فِيْ يَدٍ قَدْرٍ فَلَا ذَاوَافْقُوْا نَفْسَهُمْ  
 اِلَى قُدْرَتِهِ : يَا طُوبَى لِمَنْ وَافَقَ الْقَدْرَ  
 وَانْتَظَرَ فِعْلَ الْمُقَدَّرِ : وَعَمِلَ بِالْقَدْرِ  
 وَسَادَ مَعَ الْقَدْرِ : وَلَمْ يَكْفُرْ نِعْمَةً  
 الْاَقْدَارِ : وَآيَةُ نِعْمَةِ الْمُقَدَّرِ رَحْمَتُهُ  
 وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَالْغِنَى بِهِ عَنْ كُلِّ خَلْقَةٍ  
 اِذَا وَصَلَ قَلْبُ الْعَبْدِ اِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ  
 اَعْنَاهُ بِهِ عَنِ الْخَلْقِ : يُقَرِّبُهُ وَيُبَكِّنُهُ  
 وَيُمْلِكُهُ : يَقُوْلُ لَهُ اِنَّكَ  
 الْبَدْرُ كَدَيْتَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ  
 يَسْتَحْلِفُهُ فِي مُلْكِهِ كَمَا  
 اسْتَحْلَفَ صَاحِبُ  
 مِصْرَ

اور خدا و رسول کو سچا سمجھنا ہے۔ اس کی بنیاد اسلام ہے اس کے  
 بعد ایمان اس کے بعد اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا اور اس کے بعد عمل میں  
 اخلاص پیدا کرنا اور کمال ایمان کے ساتھ قلب کا توحید میں مستحکم ہونا  
 مومن فنا ہو جاتا ہے اپنی ذات سے اپنے عمل سے اور جملہ ماسوی  
 اللہ سے پس وہ اعمال کرتا ہے مگر ان سے یک سو ہوتا ہے۔ وہ ساری  
 مخلوق کو حق تعالیٰ کے ایک جانب بٹھا کر اپنے نفس کے مجاہدہ میں  
 مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اس کو اپنے راستہ کی ہدایت  
 فرما دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو لوگ مجاہدہ کرتے ہیں  
 ہماری طلب میں ہم ان کو ضرور ہدایت دیتے ہیں اپنے راستوں کی“  
 صما جو۔ حق تعالیٰ کی تدبیر پر راضی ہو کر تمام اشیاء میں بے رغبت  
 بن جاؤ۔ وہ ان کو اپنی تقدیر کے ہاتھ میں اُلتا پلتا رہتا ہے۔  
 پھر جب لوگ اس کی موافقت کرتے ہیں تو وہ ان کو منتقل فرماتا ہے  
 اپنی قدرت کی جانب (کہ اول بواسطہ اسباب ملتا تھا اور اب  
 محض قدرت سے سب کچھ عطا فرماتا ہے) پس مبارک ہو اس کو  
 جس نے تقدیر کی موافقت کی اور تقدیر لکھنے والے کے فعل (اور  
 ظہور) کا منتظر رہا۔ تقدیر پر عمل کیا اور تقدیر کے ساتھ ساتھ چلا  
 اور قوتیں نصیب ہونے کی نعمت کا ناشکر گذار نہ بنا۔ اور خالق تقدیر  
 کی نعمت کی علامت اس کی رحمت اس کا قرب اور اس کے سبب  
 اس کی ساری مخلوق سے استغنا حاصل ہو جاتا ہے۔ بندہ کا  
 قلب جب اپنے پروردگار جل جلالہ تک وصول پالیتا ہے  
 تو حق تعالیٰ اس کو اپنے ساتھ مشغول بنا کر مخلوق سے بے پروا کر دیتا  
 اپنا قرب نصیب فرماتا صاحب اختیار اور بادشاہ بنا دیتا اور اس سے  
 ارشاد فرماتا ہے کہ ”بیشک آج تو ہماری نزدیک صاحب مرتبہ مانتا ہے  
 اس کو اپنے ملک میں خلیفہ بنا دیتا ہے جس طرح شام مصر دریان بن الولید نے

يُؤَسِّفَ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۖ وَفَوَضَ إِلَيْهِ أَمْرَ  
 مُلْكِهِ وَحَوَاشِيَهُ وَتَدْبِيرَ مُلْكِهِ وَأَسْبَابَهُ  
 وَجَعَلَهُ أَمِينًا عَلَى خَزَائِنِهِ ۖ لَهْكَذَا الْقَلْبُ  
 إِذَا صَحَّ وَظَهَرَتْ مَجَابَتُهُ وَظَهَارَتْهُ عَمَّا  
 سَوَى مُؤَلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَكْنَهُ مِنْ قُلُوبِ  
 عِبَادِهِ وَمِنْ قَمَلِكْتِهِ دُنْيَاكَ وَأَخْرَاجُ  
 قَيْصِرُ كَعْبَةِ الْعَرِيدِ بْنِ الْقَاصِدِ يَت ۖ  
 الطَّرِيقُ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا لِعِلْمِ  
 الظَّاهِرِ ۖ لَا تَتَعَزَّ الْبَطَالَةُ وَالْكُسَلُ  
 عَنْ طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِنَّهُ يَنْتَلِيكَ  
 عُقُوبَةُ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّهُ قَالَ إِذَا قَصَرَ الْعَبْدُ فِي الْعَمَلِ ابْتِلَاكَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا لَهُمُ ۖ يَنْتَلِيهِ بِهَيِّوَمَا لَمْ  
 يُقَسِّمْ لَهُ ۖ وَهَمَّ الْعِيَالُ ۖ وَآذِيَةُ الْأَهْلِ  
 وَنَقْصَانُ الرِّزْقِ فِي الْمَعِيشَةِ ۖ وَعَصِيَانُ  
 الْوُلْدِ لَهُ ۖ وَمُعَافَرَةُ الزَّوْجَةِ ۖ وَابْتِنَاءُ  
 تَوَجُّهِ يَعُذُّ ۖ كُلُّ ذَلِكَ عُقُوبَةُ  
 لِتَقْصِيرِهِ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاشْتَغَالُهُ  
 عَنْهُ بِالْذُّنُوبِ وَالْخَلْقِ ۖ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا  
 يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَدَايِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ  
 آمَنْتُمْ وَلَا تَجُوزُ إِلَّا حِدَانُ  
 يَحْكُمُ عَلَيْهِ بِقَضَائِهِ  
 وَقَدَرِهِ ۖ لَكَ  
 النَّصْرُ  
 وَالْحُكْمُ

یوسف علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور اپنے ملکی معاملات اُن کے  
 حوالہ کئے اور اپنے نوکر چاکر اپنے ملک کا انتظام اور اس کے  
 وسائل ان کی سپردگی میں دے کر اپنے خزانوں کا ان کو امین مقرر  
 کیا۔ اسی طرح جب قلب صحیح ہو جاتا اور اس کی شرافت ماسوی اللہ  
 سے طہارت ظاہر ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے  
 قلوب پر قبضہ بخشتا اور اپنی مملکت یعنی دنیا و آخرت پر اس کو  
 اختیار عطا کر دیتا ہے۔ پس وہ مریدین و طالبین کا کعبہ بن جاتا ہے  
 (کہ آفاق ارض سے سب اس کی طرف جوق جوق کھینچے چلتے  
 ہیں) اس کا طریقہ علم دین کا سیکھنا اور علم ظاہر پر عمل کرنا  
 ہے۔ حق تعالیٰ کی طاعت سے کسل مند اور بے کار  
 پڑے رہنے کا خوگر مت بن کہ وہ تجھ کو مبتلائے حذاب کر دیگی  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے  
 فرمایا کہ "بندہ عمل میں جب کوتاہی کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو  
 فکر میں مبتلا کر دیتا ہے۔" اُن چیزوں کے فکر میں مبتلا کرتا ہے  
 جو اُس کے مقسوم میں نہیں۔ اس کو مبتلا کرتا ہے اہل عیال  
 کے فکر میں۔ بی بی بچوں کی تکلیف میں۔ معیشت کے اندر  
 منافع کی کمی میں۔ اولاد کے نافرمان بن جانے اور بی بی  
 کے ساتھ باہم نفرت ہو جانے میں۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے  
 ٹھوکر کھاتا ہے۔ یہ سب سزا ہے حق تعالیٰ کی طاعت میں کوتاہی  
 کرنے کی اور اس کو چھوڑ کر دنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول  
 ہونے کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تم کو سزا دیکر کیا کرے گا  
 اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لے آؤ" اور کسی کو جائز نہیں کہ  
 اس کی قضاء و قدر سے اس پر حجت لانے لگے (کہ جب ہماری  
 تقدیر میں یہی لکھا ہے تو ہم اس کے کرنے میں معذور ہیں) کیونکہ  
 اس کو ہر قسم کے تصرف اور حکم کا اختیار ہے۔ جو وہ کرے

و اسلام ہے اس کے  
 اور اس کے بعد رسول اللہ  
 کے بعد عمل میں  
 سب کا توحید میں محکم ہونا  
 سے اور مجملہ ماسوی  
 سو ہوتا ہے۔ وہ ساری  
 نفس کے مجاہد میں  
 اپنے راستہ کی ہدایت  
 مجاہدہ کرتے ہیں  
 بس اپنے راستوں کی  
 شیار میں بے رغبت  
 پلٹتا رہتا ہے۔  
 کن کو منتقل فرمائیے  
 ملتا تھا اور اب  
 مبارک ہو اُس کو  
 فہ والے کے فعل (اور  
 کے ساتھ ساتھ چلا  
 بنا۔ اور خانی تقدیر  
 اور اس کے سبب  
 نام ہے۔ بندہ کا  
 وصول پالیتا ہے  
 سے بے پروا کر دیتا  
 بنادیتا اور اس سے  
 بہ مرتبہ مانتا ہے  
 (ریان بن الولید نے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ه  
وَيُحَكُّ إِلَىٰ مَنْ تَشْتَغِلُ بِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ  
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِعَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ أَتَىٰ قَالَ إِذَا تَعَلَّمْتَ وَلَدَكَ لَفْظَ  
النَّوَىٰ فَأَعْرِضْ عَنْهُ وَاشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ مَعَ  
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِهِ أَتَىٰ إِذَا عَلِمَ أَنَّ  
النَّوَىٰ يَصْلِحُ بِشَيْءٍ وَإِنْ لَهُ ثَمَنًا فَقَدْ  
تَعَلَّمْتَ يَكُنْ لِنَفْسِهِ فَلَا تُضَيِّتْ زَمَانَكَ  
فِي الْكِبَرِ عَلَيْهِ فَإِنَّ اسْتَعْنَىٰ عَنْكَ  
عَلَّمَ أَوْلَادَكَ الصَّحَابَةَ وَتَفَرَّغَ لِعِبَادَةِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ الْإِهْلَ وَالْوَلَدَ لَا  
يُغْنُونَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أَلَزِمَ لِنَفْسِكَ  
وَأَهْلِكَ وَلَدَكَ الْقَنَاعَةَ بِمَا لَا يَدُّ لَكَ  
عَنْهُ وَتَفَرَّغَ أَنْتَ وَهُمْ بِطَاعَةِ مَوْلَاكُمُ  
عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِي الْغَيْبِ سَعَةٌ  
الرِّزْقِ فِيهِ تَأْتِي فِي وَقْتِهَا الْمُقَدَّرِ عِنْدَ  
اللَّهِ تَرَاهَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَتَخَلَّصُ  
مِنَ الشَّرِّ بِالْخُلُقِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ  
عِنْدَ الْقَدْرِ ذَلِكَ فَعِنْدَ لَا غِنَىٰ عَنْ  
جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِزُهْدِكَ وَقَنَاعَتِكَ  
الْمُؤْمِنِينَ الْقَائِمِينَ إِذَا احْتَجَّ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنَ  
الدُّنْيَا دَخَلَ عَلَىٰ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِأَقْدَامِ سُؤْلِهِ وَتَضَرَّعَ وَ  
ذُلِّهِ وَتَوَبَّعَ فَإِنْ أَعْطَاهُ  
الَّذِي يُرِيدُ

اس کی اس سے پوچھ نہیں ہوگی اور دوسروں سے پوچھ ہوگی۔  
تجھ پر افسوس۔ حق تعالیٰ سے (غافل رہ کر) اپنے نفس اور اپنے  
بال بچوں کے ساتھ کب تک مشغول رہے گا؟ ایک بزرگ سے  
منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب تیرا کچھ لو لے کی گھٹیلوں کا  
چکنا سیکھ جائے تو اس کی طرف سے توجہ ہٹالے اور خود اپنے  
خدائے عز و جل کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اس کا مطلب ہے  
کہ جب بچہ سمجھنے لگے کہ چھو لے کی گھٹیلیاں بھی کسی کام آیا کرتی  
ہیں اور ان کے ٹکے حاصل ہو سکتے ہیں تو (سمجھ لو) کہ وہ (معاشر  
حاصل کرنا سیکھ گیا کہ اپنی ذات کے لئے خود مشقت اٹھا سیکھا  
پس اب تو اپنا وقت اُس پر مشقت اٹھانے میں مت  
ضائع کر۔ اس لئے کہ اُس کو تیری حاجت نہیں رہی۔ اپنی  
اولاد کو کسی قسم کی صنعت سیکھائے اور ناسخ ہو کر اللہ کی  
عبادت میں مشغول ہو جا۔ کیونکہ بی بی بیچے اللہ کے سامنے تیسے  
کچھ کام بھی نہ آئیں گے۔ اتنی مقدار پر جس کے بغیر چارہ نہ ہو  
قناعت کرنا اپنے نفس پر بھی لازم کر اور اپنے بی بی بچوں پر بھی  
اس کے بعد تو اور وہ سب اپنے مولیٰ کی عبادت کے لئے فارغ  
ہو جاؤ۔ پھر اگر غیب میں تہائے رزق کی فراخی (مقدار ہوگی  
تو اپنے وقت مقررہ عند اللہ پر خود ہی آجائے گی کہ تو اس کو  
خدا کی طرف سے سمجھے گا اور (اسباب کو محض واسطہ عطا الہی  
جان کر) شرک بالخلق سے بچا ہے گا۔ اور اگر تقدیر میں تمہارے لئے  
فراخی نہ ہوگی تو اپنے زہد اور قناعت کے سبب تجھ کو  
تمام چیزوں سے غنی حاصل ہی ہے۔ قانع مسلمان جب دنیا  
کی کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے تو اپنے سوال اور تضرع اور  
ذلت اور توبہ کے قدموں پر چل کر اپنے رب کے سامنے حاضر  
ہوتا ہے۔ پس اگر وہ اس کو اس کی مراد عطا فرما دیتا ہے

سے پوچھ ہوگی۔  
 اپنے نفس اور اپنے  
 بزرگ سے  
 بولے کی گھٹیلوں کا  
 لے اور خود اپنے  
 کا مطلب ہے  
 کسی کام آیا کرتی  
 (ہو) کہ وہ (معاش  
 وقت اٹھا لیکر  
 نے میں مت  
 رہی۔ اپنی  
 ہو کر اللہ کی  
 شے کے سامنے تھے  
 بغیر چاہ نہ ہو  
 جانی بچوں پر بھی  
 کے لئے فارغ  
 فی (مقدر) ہوگی  
 مگی کہ تو اس کو  
 اسطو عطا الہی  
 قدر میں تھے لے  
 سبب تھ کو  
 سلمان جب دنیا  
 اور تضرع اور  
 کے سامنے حاضر  
 فرما دیتا ہے

شُكْرًا عَلَى عَطَايَةٍ وَإِنْ كُنْ يُعْطَى وَافَقَهُ  
 فِي الْمَنِّمْ وَصَبْرًا مَعَهُ عَلَى إِرَادَتِهِ مِنْ غَيْرِ  
 إِعْتِزَالٍ وَمَنَازَعَةٍ لَا يَطْلُبُ الْغَنَاءَ بِيَدَيْهِ  
 وَبِرِيَاثِهِ وَنَفَاقِهِ وَتَمَسُّهُ كَمَا تَفْعَلُ  
 أَنْتَ يَا مُنَافِقُ يَا رِيَاءُ وَالنِّقَاطُ وَالْعَلَا  
 سَبَبُ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالظُّرْمِ مِنْ بَابِ الْحَيِّ  
 عَرَى وَجَلَّ عَنِ الْمَرَائِي الْمُنَافِقُ يَا خُنْ  
 الدُّنْيَا بِدِينِهِ وَتَزَيُّعُهُ بِرِوَايَاتِ الْحَيِّ  
 مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيهِ يَنْكَرُ يَكْلَهُمْ  
 وَيَتَلَبَّسُ بَيْنِيَاهُمْ وَلَا يَعْمَلُ مِثْلَ  
 عَمَلِهِمْ يَدْرِي النَّسَبَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ  
 هُوَ مِنْ تَسْبِيهِمْ قَوْلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 دَعْوَى وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَتَقَنَّكَ بِهِ وَأَعْرَاضُ  
 قُلُوبِهِ عَنْ غَيْرِ بَيْتِهِ يَا كَذِبُ الْبَيْنِ أُمْلُوا  
 يَا هَارِبِينَ مِنْ مَوَلَا هُمْ ارْجِعُوا أَمْ قَصِدُوا  
 رَفَلُوا بِكُمْ بَابُ الْحَيِّ عَرَى وَجَلَّ وَصَالِحُ الْخَوَاصِّ  
 اعْتَنُوا رُؤَا الْيَوْمِ فِي حَالَةِ الْإِيمَانِ تَأْخُذُ مِنْ  
 الدُّنْيَا بِمَبَاحِ الشَّرْعِ وَفِي حَالِ الْوَلَايَةِ  
 تَأْخُذُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ شَهَادَةِ تَمَسُّ  
 لَهُ يَعْنِي مَعَ شَهَادَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ  
 وَفِي حَالَةِ الْبَدَلِيَّةِ وَالْقَطْبِيَّةِ تَأْخُذُ  
 بِفِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَفْوُضُ الْأَشْيَاءَ إِلَيْهِ  
 يَا غُلَامُ مَا تَسْتَجِبِي بِإِبْلِكَ عَلَى نَفْسِكَ  
 يَا كَذِبُ قَدْ حَرَمْتَ الصَّوَابَ وَالْعَوْفِيَّةَ  
 مَا تَسْتَجِبِي بِتَكْوُنِ الْيَوْمِ طَائِعًا وَغَدًا عَصِيًّا

تو وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے عطا پر اور اگر عطا نہیں فرماتا تو عزت  
 و منازعت کے بغیر اس کی مشیت پر صابر بنا رہتا ہے۔ وہ اپنے  
 دین اور ریا و نفاق اور ملتے کاری کے ذریعہ سے تو نگری کا خواہاں  
 نہیں بنتا جیسا کہ لے مُناقق تو بنا ہوا ہے۔ ریا و نفاق اور فرمایا  
 فقر و ذلت اور حق تعالیٰ کے دروازے سے دھکے ملنے کا سبب ہے  
 ریا کار منافق و دنیا بیا کرتا ہے اپنے دین کے ذریعہ سے اور باوجود  
 نا اہل ہونے کے نیکیوں کی سی صورت بنا کر کہ اُن جیسی باتیں نہ  
 اور اُن کا سلباس پہنتا ہے حالانکہ اُن جیسے کام نہیں کرتا اُن کی  
 طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس کی (بد اعمالی کے  
 سبب) ان کی طرف نسبت نہیں ہے۔ تیرا لا الہ الا اللہ کہنا ایک  
 دعویٰ ہے اور اللہ پر توکل اور اس پر بھروسہ رکھنا اور اپنے قلب کو  
 غیر اللہ سے ہٹا لینا گواہ ہیں (پس جب گواہ نہیں تو دعویٰ توحید  
 و ایمان جھوٹا ہوا) لے جھوٹو۔ سچے بنو اور اے اپنے آقا سے  
 بھاگنے والو۔ ٹوٹ آؤ اپنے دلوں سے اللہ کے دروازے کا  
 قصد کرو اور (دہاں پہنچ کر) صلح اور معذرت کرو۔ تو بحالت  
 ایمان جو کچھ دنیا لے گا با اجازت شرع لے گا (کہ جو شریعت نے  
 مباح کیا ہے وہی حاصل کرے گا) اور ولایت کی حالت میں  
 امر خداوندی کے ہاتھ سے لے گا مع کتاب و سنت کی گواہی کے (کہ  
 اول شرعاً حلال ہونا متحقق کرے گا اور پھر حکم خداوندی کا بھی منظر  
 ہمے گا) اور جب بدلیہ و قطبیہ کی حالت ہوگی (جو عام ولایت سے بالا  
 اور ابدال و اقطاب کے درجے ہیں) تو اللہ عز و جل کے فعل سے لگا  
 کہ ساری چیزوں کو اس کے حوالہ کر دے گا (اور وہی کھلائے گا تو  
 کھائے گا کہ نہ اختیار ہو گا نہ انتظار) صاحب جزا وہ تجھے شرم نہیں آتی  
 اپنے نفس پر رو کہ تو راہ صواب اور توفیق سے محروم ہو گیا تجھے  
 شرم نہیں آتی آج فرماں بردار بنتا ہے اور کل کو نا فرمان (بن جائے)

الْيَوْمَ غُلْصًا وَغَدًا مُشْرِكًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ قَالَ مَنِ  
 اسْتَوَى يَوْمًا فَهُوَ مَعْبُودٌ وَمَنِ كَانَ  
 أَمْسَهُ خَيْرًا مِنْ يَوْمِهِ فَهُوَ مَعْبُودٌ  
 يَا عَلَامُ بِكَ لَا يَحْيِي مَشْنَى وَلَا يَدُ  
 مِنْكَ إِجْتِهَدٌ وَالْمَعُونَةُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّو  
 جَلَّ : تَحْرُكَ فِي هَذَا الْبَحْرِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ  
 وَالْأَمْوَاجُ تَرْفَعُكَ وَتُقَلِّبُكَ إِلَى السَّاحِلِ :  
 الدُّعَاءُ مِنْكَ وَالْإِجَابَةُ مِنْهُ الْإِجْتِهَادُ  
 مِنْكَ وَالتَّوْفِيقُ مِنْهُ : أَلْتَرَكُ مِنْكَ  
 وَالْحِكْمَةَ مِنْهُ : أَصْدُقُ فِي طَلَبِكَ : وَ  
 قَدْ أَرَاكَ بَابَ قُرَيْبِهِ : تَرَى يَدَ رَحْمَتِهِ  
 مُسْتَدَّةً إِلَيْكَ : وَلُطْفَهُ وَكَرَمَهُ وَ  
 حُبَّتَهُ مُشْتَاقِينَ لَكَ : وَهَذَا هُوَ عَايَةُ  
 الْمَطْلُوبِ الْقَوْمِ : أَيُّشْ أَعْمَلُ بِكُمْ يَا  
 عَبِيدَ الثَّقُوسِ وَالطَّيَّارِ وَالْأَهْوِيَةِ وَ  
 الشَّيَاطِينِ : مَا عِنْدِي إِلَّا حَقٌّ فِي حَقِّ  
 لُبِّي فِي لُبِّ : صَفَاءٌ فِي صَفَاءٍ : قَطْعٌ وَ  
 وَصْلٌ : قَطْعٌ مَا سَوَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ : وَوَصْلٌ  
 بِهِ : لَا أَقْبَلُ مِنْ هُوَ سِوَاكُمْ : يَا مُنَافِقُونَ  
 يَا مُدْعُونَ يَا كَذَّابُونَ : لَا اسْتَحْيَ  
 مِنْ وَجْهِكُمْ : كَيْفَ اسْتَحْيَ  
 مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مَا اسْتَحْيُونَ  
 مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ :  
 وَتَوَافَقُونَ عَلَيْهِ

آج مخلص اور کل کو مشرک (اس تلون اور تنزل کا کیا ٹھکانہ)  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
 کہ جس شخص کے دو دن مساوی ہوں (کہ ترقی نہیں کی بلکہ جس درجہ  
 پر کل تھا اسی پر رُک رہا) تو وہ نقصان میں ہے۔ اور جس کا گندہ راہ  
 دن آج سے بہتر رہا تو وہ بد نصیب ہے (کہ بجائے ترقی کے وہ تنزل  
 ہے) صاحبزادہ تجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا اور تیرے  
 کئے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس کوشش تو کر۔ مدد کرنا حق تعالیٰ  
 کا کام ہے۔ اس سمندر (دنیا) میں جس کے اندر تو ہے ہاتھ پاؤں  
 ضرور ہلا۔ موجیں تجھ کو اٹھا کر اور پلٹے دے دلا کر کنارہ تک لے ہی  
 آئیں گی۔ تیرا کام دُعا مانگنا ہے۔ اور قبول کرنا اس کا کام۔  
 تیرا کام سہی کرنا ہے اور توفیق دینا اس کا کام۔ تیرا کام (مصلحتوں کا)  
 چھوڑنا ہے اور بجائے رکھنا اس کا کام ہے۔ تو اس کی طلب  
 میں سچا بن جا یقیناً وہ تجھ کو اپنے قُرب کا دروازہ دکھلا دے گا۔  
 تو دیکھے گا کہ اُس کی رحمت کا ہاتھ تیری طرف دراز ہو گیا اور اس کا  
 لُطف و کرم اور اس کی محبت تیری مشتاق بنی ہوئی ہیں اور یہی  
 اہل اللہ کا غایت مقصود ہے۔

اے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں اور شیطاں کے بندو  
 میں تمہارا کیا بناؤں۔ میرے پاس تو حق ہی حق ہے۔ مغز در مغز  
 صفائی در صفائی۔ توڑنا اور جوڑنا۔ یعنی توڑنا ماسوی اللہ سے  
 اور جوڑنا اللہ سے۔ اے منافقو، اور اے مدعیو، اے جھوٹو  
 میں تمہاری ہوس کا قائل نہیں ہوں (کیوں کہ باتیں بنانا اور  
 کام کچھ نہ کرنا جو س ہے طلب نہیں ہے) میں تمہارے چہروں سے  
 شرماتا نہیں ہوں (کہ لحاظ کے سبب بواہوس کہنے کی جرأت نہ  
 کر سکوں) اور تم سے شرمادوں کیوں؟ حالانکہ تم نہیں شرماتے  
 اپنے حق تعالیٰ سے۔ اس کے روبرو بے حیائیاں کرتے اور اس کی نظر

وَلَسْتَ هَيِّنُونَ بِنَظَرِهِ وَمَلَأَ مَكْتَبَهُ الْمُؤَكَّلِينَ  
يَكُونُ عِنْدِي صَدَقٌ أَقْطَعُ بِهِ رَأْسَ كُلِّ كَافِرٍ  
وَمُنَافِقٍ كَذَّابٍ لَا يَتُوبُ وَيَرْجِعُ إِلَى رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ تَوْبَتِهِ وَأَعْتَدَ آدَمَ عَنْ  
بِقَعْنِهِ رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: الْصَّدَقُ  
سَيْفُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ مَا وَضَعَ عَلَى  
شَيْءٍ إِلَّا قَطَعَهُ: ائْتَلُوا مِنِّي فَلَا تَنَافِسُوا لَكُمْ  
أَرِيدُ لَكُمْ لَكُمْ: أَنَا مَيْتٌ عَنْكُمْ: وَصَحِّي بِالْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ صَدَّقَنِي فِي الطَّعْمَةِ انْتَفَعْ  
وَأَقْلَمَ: وَمَنْ كَذَّبَنِي وَكَذَّبَ فِي مَعْجِيئِي حُجُومٍ  
وَعُقُوبَةٍ عَاجِلَةٍ وَاجْلَةٍ مِنْ جُمْلَةِ أَسْبَابِ  
مَعْرِفَتِهِ تَزَادُ الْمَنَازِعَةُ لَهُ وَالْإِعْتِرَاضُ  
عَلَيْهِ وَالرَّضَا بِتَدْبِيرِهِ: وَلِهَذَا قَالَ مَا لَكَ  
بِي دِينَارٌ لَبِصٌّ مُرِيدُ يَهْ: إِنْ أَرَدْتَ مَعْرِفَةَ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَادْرُسْ تَدْرِيضَهُ وَقَتْلُ يَرْ: وَلَا  
تُفْعَلْ نَفْسَكَ وَهُوَ لَكَ وَطَبْعَكَ وَإِرَادَتَكَ  
شَرَّكَاءَ لَهُ فِيهِمَا: يَا أَصْحَاءَ الْإِحْسَادِ: يَا  
مُتَّقِي غِيَنِ مِنَ الْأَعْمَالِ: آيَشُ يَقُو نَحْمُ مِنْ  
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ أَطْلَعْتَ قُلُوبُكُمْ عَلَيَّ  
ذَلِكَ لَتَحَسَّرْتُمْ وَنَدِمْتُمْ: اِسْتَعْمُوا يَا  
قَوْمَ! أَنْتُمْ عَنْ قَرِيبٍ مَوْتِي: ائْتَلُوا  
عَلَى أَنْفُسِكُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَنِي  
عَلَيْكُمْ: لَكُمْ دُتُوبُكُمْ مِنْ رَحْمَةٍ  
عَلَى مَا قَبِيتُمْ مِنْهُمْ  
قُلُوبُكُمْ مَرَضَى

اور اس کے اُن فرشتوں کی نظر کو جو تم پر تعینات ہیں (ادیبوں کی  
نظر سے بھی) حقیر سمجھتے ہو (کہ خلوتوں میں معصیت کرتے ہو حالانکہ  
خدا اور فرشتے دیکھ رہے ہیں) میرے پاس صدق ہے کہ اس سے  
ہر کافر کذاب و منافق کا سر قطع کرتا ہوں جو نہ توبہ کرتا ہے اور  
نہ اپنی توبہ اور معذرت کے پانوں سے اپنے رب کی طرف  
لوٹتا ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ صدق  
اللہ کی تلوار ہے اس کی زمین میں جس کے سر پر بھی رکھی  
جاتی ہے اس کو کاٹ ڈالتی ہے۔ "میرا کہنا مانو کہ تمہارا خیر خواہ  
ہوں۔ تم کو چاہتا ہوں تمہارے نفع کے لئے۔ میں تم سے مرہ  
ہوں (کہ کوئی واسطہ نہیں رکھتا) اور زندہ ہوں حق تعالیٰ کیسٹ  
جس نے میری سچی صحبت اختیار کی وہ مستغنی اور بائرا ہوا۔ اور  
جس نے مجھ کو جھٹلایا اور میری صحبت میں جھوٹا ہوا وہ محروم  
اور دنیا و آخرت میں سزایاب ہوا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ منازعت  
اور اس پر اعتراض کا ترک کرنا اور اس کی تدبیر پر راضی ہونا  
معرفتِ الہی کے اسباب میں سے ہے اور اسی لئے مالک بن دینار  
نے اپنے مرید سے فرمایا تھا: اگر معرفتِ الہی چاہتا ہے تو اس کی  
تدبیر اور تقدیر پر راضی ہو جا اور اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت  
اور اپنے ارادہ کو تدبیر و تقدیر کے بائے میں خدا کا شریک نہ بنا۔  
(کہ ان کی بتائی ہوئی تدبیر پر اعتماد کرنے لگے) لے تندرستو اور  
لے اعمال سے بے فکر ہو جانے والو۔ حق تعالیٰ سے تمہارا کیا کچھ  
صانع ہو رہا ہے۔ اگر تمہارے دل اس سے آگاہ ہو جائیں تو تم کو  
بڑی حسرت ویشیامانی ہو۔ جاگو لے صاحبو۔ عنقریب تم مرجانے والے  
ہو۔ رو دو اپنے نفسوں پر اس سے پہلے کہ دوسرے تم پر روئیں تمہارے  
لئے اتنے گناہ ہیں کہ اُمیرِ ثلے پڑھ گئے اور انجامِ مہم ہے (کچھ بتہ  
نہیں کہ توبہ کی توفیق ہوگی یا نہیں) تمہارے دل دُنیا کی

س کا کیا ٹھکانہ ہے  
ت ہے آپ نے فرمایا  
ہیں کی بلکہ جس درجہ  
اور جس کا گذر رہا  
تے ترقی کے وہ منزل  
سکتا اور تیرے  
مند کرنا حق تعالیٰ  
ر تو ہے ہاتھ پاؤں  
رہ تک لے ہی  
رنا اس کا کام۔  
ر کام معصیتوں  
اس کی طلب  
ہ دکھلا دے گا۔  
ر ہو گیا اور اس کا  
ہوئی ہیں اور یہی  
یا طین کے بند  
ہے۔ مغز در مغز  
ما سوی اللہ سے  
ندعیو لے جھوٹ  
تیں بسنا اور  
سے چہروں سے  
ہے کی جرات نہ  
میں شرماتے  
رتے اور اس کی نظر



سُبُّ الدُّنْيَا وَالْجُحُوصِ عَلَيْهَا دَاوُودُهَا بِالرُّهْدِ وَ  
 التَّوْبَةِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ سَلَامَةٌ  
 الدِّيْنِ رَأْسُ الْمَالِ ۚ وَالْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ بِهِيَ  
 الْأَرْبَاحُ ۚ أَمْ تَوَكُّوا الظَّلْمَ لِمَا يُطْعِمُكُمْ ۚ  
 وَانْتَعَوْا بِمَا يَكْفِيكُمْ الْعَاقِلُ لَا يَفْجُرُ بِشَيْءٍ ۚ  
 حَلَالُهُ حِسَابٌ وَحَرَامُهُ عِقَابٌ ۚ أَكْثَرُكُمْ  
 قَدْ نَسُوا الْعِقَابَ وَالْحِسَابَ يَا غُلَامَ إِذَا حَضَرَ  
 بَيْنَ يَدَيْكَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا وَرَأَيْتَ قَلْبَكَ  
 يَشْمُزُّ مِنْهُ فَأَتْرُكْهُ ۚ وَلَكِنْ لَا قَلْبَ لَكَ ۚ  
 كَلَّمَ نَفْسٍ وَطَمَعٌ وَهَوًى ۚ اصْحَبْ أَرْبَابًا ثَلَاثَةً  
 حَتَّى يَهْدِيَ لَكَ قَلْبٌ ۚ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ شَيْءٍ حَكِيمٍ  
 عَامِلٍ يَحْكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِيكَ وَيُعَلِّمُكَ وَ  
 يَنْصَحُكَ ۚ يَا مَنْ بَاعَ كُلَّ شَيْءٍ بِلا شَيْءٍ ۚ  
 وَاشْتَرَى لَا شَيْءٌ بِكُلِّ شَيْءٍ ۚ قَدْ اشْتَرَيْتَ  
 الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَبِعْتَ الْآخِرَةَ بِالدُّنْيَا ۚ  
 أَنْتَ هَوَسٌ فِي هَوَسٍ ۚ عَدَمٌ فِي عَدَمٍ ۚ يَجْهَلُ  
 فِي جَهْلٍ ۚ تَأْكُلُ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ مِنْ  
 غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَلَا احْتِسَابٍ وَلَا سُؤَالَ مَنْ غَيْرِ  
 يَتَمَتَّعُ ۚ مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ مِنْ غَيْرِ فِعْلٍ ۚ الْمُؤْمِنُ  
 يَأْكُلُ مَبَاحَ الشُّرَعِ ۚ وَالْوَلِيُّ يُؤْمَرُ بِالْأَكْلِ  
 وَيَنْهَى عَنْهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ ۚ وَالْبَدَلُ  
 لَا يَهْتَمُّ بِشَيْءٍ ۚ بَلْ يَفْعَلُ فِيهِ  
 الْأَشْيَاءَ وَهُوَ فِي غَيْبَتِهِ  
 مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 كُنَائِهِ فِيهِ ۚ

محبت اور حرص کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کا علاج کروڑوں ہزار  
 ترک دنیا اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے۔ اصل دین کا محفوظ  
 رہنا رأس المال ہے اور اعمال صالحہ اس کے منافع ہیں جو چیز  
 تم کو سرکش بنائے اس کی طلب چھوڑ دو اور اس پر قناعت کرو  
 جو تم کو کافی ہو جائے۔ سمجھ دار شخص کسی چیز پر خوش نہیں ہوا  
 کرتا (کیونکہ فکر آخرت میں ڈوب رہتا ہے) اس کا حلال حساب ہے  
 (قیامت کو پوچھا جائے گا کہ اس کے معاوضہ میں کیا عمل کئے)  
 اور حرام عذاب ہے (کہ کیوں کھایا) تم میں بہتروں نے تو عذاب  
 اور حساب کو بھلا ہی دیا (اس لئے ہر وقت ہنستے اور جو چاہتے کھاتے  
 پیتے رہو) صاحبزادہ جب دنیا کی کوئی چیز تیرے سامنے آئے  
 اور تو اپنے دل کو اس سے منقبض دیکھے تو اس کو ترک کر۔ مگر  
 تیرے پاس دل ہی نہیں (پھر کسی شے سے منقبض ہو تو کون) تم  
 تو سرتاپا نفس اور طبیعت اور خواہش ہے۔ اہل ل کی صحبت اختیار  
 کرنا کہ تو بھی صاحب دل ہو جائے۔ تیرے لئے ضرورت ہے شیخ کی جو  
 سمجھ دار اور حکم خداوندی کی تعمیل کرنے والا ہو کہ تجھ کو ہدایت دے۔  
 علم پڑھانے اور نصیحت کرے۔ اے وہ شخص جس نے (آخرت کو جو) کوئی  
 چیز تھی (دنیا کے) بدل میں جو کوئی چیز بھی نہیں بیچ ڈالا اور ناچیز کو خرید یا  
 چیز کے بدلہ میں۔ تو نے خرید لیا دنیا کو آخرت کے بدلہ تو ہوس  
 در ہوس ہے عدم در عدم ہے جہل در جہل ہے کھاتا ہے جیسے  
 چوپائے کھایا کرتے ہیں کہ نہ تحقیق ہے نہ تفتیش۔ نہ پوچھ کچھ نہ  
 کوئی نیت۔ نہ حکم (کا انتظار نہ فعل کا۔ بندہ مومن کھاتا ہے  
 شریعت سے مباح کی تحقیق کر کے اور ولی کو کھانے کا قلب کے ذریعہ  
 حکم ہوتا ہے (تب وہ کھاتا ہے) اور ممانعت کی جاتی ہو (تو وہ رک جاتا ہے)  
 اور ابدال کھانے اور نہ کھانے میں کسی چیز کا بھی اہتمام نہیں کرتے بلکہ خود چیزیں  
 ان میں بنا اثر کرتی ہیں اور وہ اپنے رب عزوجل کی معیت میں ان سے غائب اور غائب

المجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَدَقَ  
 قَالَ إِنْ هَذَا  
 قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ  
 الذِّكْرُ ۚ الْقُرْآنُ  
 مَا حَبَّه بِمَا  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا علاج کروڑ ہزار  
اصل دین کا محفوظ  
کے منافع ہیں جو چیز  
س پر قناعت کرو  
خوش نہیں ہوا  
کا حلال حساب  
میں کیا عمل کئے  
بروں نے تو عذاب  
تے اور جو چاہتے کھاتے  
نیرے سامنے آئے  
کو ترک کر۔ مگر  
قبض ہو تو کون  
ہل کی صحبت اختیار  
ضرورت کے شیخ کی جو  
تجہ کو مہذب بنائے  
نے (آخرت کو جو کوئی  
لا اور ناچیز کو خریدیا  
کے بدلہ تو ہوس  
کھاتا ہے جیسے  
نہ پوچھ کچھ نہ  
مومن کھاتا ہے  
نے کا قلب کے ذریعے  
ہو (تو وہ رک جاتے)  
وں کے بلکہ خود چیزیں  
ان سے غائب نہیں

كَانُوا لِي قَائِمٌ مَّتَّ الْأَمْرُ: وَالْبَدَلُ مُسْلُوبٌ  
الْإِخْتِيَارُ وَكُلُّ ذَلِكَ مَعَ حِفْظِ حَدِّ الشَّرْعِ  
أَلَا نِي عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ يَحْفَظُ حَدُّ الشَّرْعِ  
لَمْ يَسْتَصْرِخْ نِي بَحْرِ الْقُدْرَةِ: فَأَمَّا وَاجَهٌ تَزَكَّى  
كَالْأَكَاةِ وَتَحَظُّطُهُ أُخْرَى: وَتَقْلِبُهُ عَلَى السَّاحِلِ  
تَارَةً وَتَوَقُّعُهُ فِي وَسْطِ اللَّجَّةِ أُخْرَى: يَصِيدُ  
حَاصِمًا بِالْكُهْفِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي حَقِّهِمْ: وَتَقْلِبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ  
مَا كَانَ لَهُمْ عَقْلٌ وَلَا تَدْبِيرٌ وَلَا حِسٌّ: كَأَنَّا  
فِي بَيْتِ اللَّطْفِ وَالْمَرْبِ مُغْمَضِينَ الْأَعْيُنَ  
فَلَاهِرًا وَبَاطِنًا: فَهَكَذَا هَذَا الْمُقَرَّبُ قَدْ  
عَمَّصَ عَيْنِي عَلَيْهِ عَمَّا سَوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا  
يَنْظُرُ إِلَّا لَهُ وَبِهِ: وَلَا يَسْمَعُ إِلَّا مِمَّا مَرَّ  
أَفْنَاءَ عَمَّا سَوَى اللَّهِ: وَأَوْجِدْنَا بَكَ: وَإِنَّا فِي الْغَيْبِ  
حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## المجلس الثالث والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكَوْنِهِ الْجُمُعَةِ بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِي  
عَشَرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَخَمِيسًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ: إِنْ هَذِهِ الْقُلُوبُ لَتَصْدُقُ وَإِنْ جَلَّاهَا  
قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَذِكْرُ الْمَوْتِ وَحُضُورُ عَجَائِلِ  
الْذِّكْرِ: الْقَلْبُ يَصْدُقُ: إِنْ كَانَ تَكَدَّرَكَ  
مَحَاجِبُهُ بِمَا وَصَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِلَّا: انْتَقَلَ إِلَى السَّوَادَةِ

ہوتے ہیں۔ پس ولی قائم ہے حکم کے ساتھ اور ابدال مسلوب اختیار  
ہیں اور یہ سب کچھ حدود شریعت کو محفوظ رکھ کر ہے۔ جو شخص اپنے  
وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے وہ حدود شریعت کو محفوظ رکھتا  
ہے اور اس کے بعد قدرت کے سمندر میں جیتا ہے (اگلے قدرت  
کے میری دستگیری فرما) پس اس کی موجیں کبھی اس کو اوپر اٹھاتی ہیں اور  
کبھی نیچے بٹھا دیتی ہیں۔ کبھی ساحل پر لا ڈالتی ہیں اور کبھی منجھار  
میں گراتی ہیں (مگر وہ ان تصرفات خداوندی و انقلابات کے  
امتحان میں صابر و ساکت بنا رہتا ہے) وہ اصحاب کھف جیسا  
ہو جاتا ہے۔ جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو  
اُرتے بدلتے رہتے ہیں داہنی طرف اور بائیں طرف۔ ان کے لئے  
ذم عقل ہے نہ تدبیر اور نہ جس وہ لطف اور شرب کے مکان میں  
ظاہر و باطن آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ پس اسی طرح اس مقرب  
بندہ نے بھی اپنے قلب کی آنکھوں کو ماسوی اللہ سے بند کر لیا۔  
پس وہ نہیں دیکھتا مگر اسی کے لئے، اور نہیں سنتا مگر اسی کی  
بات کو۔ اے میرے اللہ ہم کو فنا کر اپنے ماسوی سے اور موجود کر  
اپنے ساتھ اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی  
بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## تیسویں مجلس

(وقت صبح۔ یوم جمعہ۔ ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ مدرّ معوہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ "ان قلوب پر بھی رنگ آجاتا ہے اور قرآن پڑھنا موت کو یاد  
رکھنا اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا ان کی صیقل ہے۔" قلب  
رنگ آلود ہوتا ہے۔ پس اگر صاحب قلب نے اس کا تدارک کیا جس طرح  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بہتر ہے ورنہ رنگ سیاہی بجا آئے

يَسُودُ لِبَعْدِهِ عَنِ النُّورِ : يَسُودُ لِحُجُبِهِ الدُّنْيَا  
وَالشَّجَوِيْرُ عَلَيْهِمَا مِنْ غَيْرِ وَرَدٍ : لِأَنَّ مَنْ تَمَكَّنَ  
مِنْ قَلْبِهِ حُبَّ الدُّنْيَا زَالَ دَرَعُهُ : فَيَجْمَعُهَا  
مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ : يَرْوُلُ تَبْيِيزُهُ فِي جَمْعِهِ  
يَرْوُلُ حَيَاةً مِنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَرَاتِبِهِ  
يَا قَوْمُ امْكُثُوا مِنْ نَيْمِكُمْ وَاجْلُوا صَبْرًا  
فَلَوْ يَكُنْ بِاللَّهِ وَالَّذِي قَدْ وَصَفَهُ لَكُمْ : تَو  
أَنْ يَأْخُذَ كُمْ مَرَضًا وَوَصَفَ بَعْضُ الْأَطْبَاءِ  
دَوَاءً لَهُ : لَمَّا أَهْنَاهُ الْعَيْشُ حَتَّى يَسْتَعِجِلَهُ  
رَاقِبُو أَرْجُلِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي خَلْوَاتِكُمْ وَجَلُوا نَكْمُ  
اجْعَلُوا نَصَبَ أَعْيُنِكُمْ حَتَّى كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ  
فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا تَرَوْنَهُ فَهُوَ يَرَاكُمْ : مَنْ  
كَانَ ذَاكِرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِغَلِيظِهِ فَهُوَ الْإِكْرَامُ  
وَمَنْ لَمْ يَدْرِكْ كُرُوهًا بِقَلْبِهِ فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ :  
اللسان غلام القلب وَتَبِعْ لَهُ : دَاوِمًا عَلَى  
سَمَاعِ الْمَوَاعِظِ عَمِي : حَقِيقَةُ التَّوْبَةِ  
كُفَيْظُهُمْ أَمْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ : التَّعْظِيمُ  
لَا مَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّفَقَةُ عَلَى  
خَلْقِهِ : كُلُّ مَنْ لَا يُعْظَمُ  
أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُنْفَقُ  
عَلَى خَلْقِ اللَّهِ فَهُوَ  
بَعِيدٌ مِنَ  
اللَّهِ

اور قلب سیاہ ہو جاتا ہے نور سے دور ہو جانے کے سبب۔ کالاً قلوباً  
ہے دنیا کو محبوب سمجھنے اور تقویٰ کے بغیر (انہما بن کر) اس پر  
گرنے کی وجہ سے۔ کیونکہ دنیا کی محبت جس کے قلب میں جگہ رکھ جاتی  
ہے اس کا تقویٰ جاتا رہتا ہے اور وہ دنیا جمع کرنے لگتا ہے خواہ  
حلال سے ہو یا حرام سے۔ اس کے جمع کرنے میں اس کی تیز آٹھ جاتی  
ہے اور حق تعالیٰ سے اور اس کے ملاحظہ سے شرمنازا نسل ہو جاتا ہے  
صاحبو اپنے نبی کے ارشاد کو قبول کرو اور اپنے دلوں کا زنگ  
اس دوا سے جو آپ نے تم پر ظاہر کر دی ہے۔ صاف کر لو۔ اگر تم  
میں کسی شخص کو کوئی مرض لاحق ہو جائے اور کوئی طبیب اس کی  
دوا بتائے تو جب تک اس کا استعمال نہیں کر لیتے زندگی دوبھر  
پڑ جاتی ہے (پھر قلب کے مرض میں پیغمبر کی بتائی ہوئی دوا کے  
استعمال سے بے پرواہی کیوں ہے) اپنی خلوتوں اور اپنی  
خلوتوں میں اپنے رب عز وجل کا مراقبہ رکھو۔ اس کو اپنا  
نصب العین بنا لو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو  
نہیں دیکھتے تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے (پس اس کا ہر وقت تم کو  
دیکھتے رہنے کا دل سے دھیان رکھنا ہی مراقبہ ہے) ذکر وہی ہے  
جو اپنے قلب سے اللہ کا ذکر کرے۔ اور جو قلب ذکر نہ کرے وہ ذکر  
نہیں۔ زبان تو قلب کی غلام اور خادم ہے (اور اعتباراً کا کہ  
ذکر غلام کا) وعظ کے سننے پر مداومت کر کیوں کہ قلب وعظ کے  
سننے سے جب غیر حاضر رہنے لگتا ہے تو اندھا بن جاتا ہے توبہ  
کی حقیقت یہ ہے کہ جملہ احوال میں حق تعالیٰ کے امر کی عظمت  
ملحوظ رہے اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ ساری بھلائی  
دو باتوں کے اندر ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کے حکم کی عظمت کو ملحوظ  
رکھنا اور اس کی مخلوق پر شفقت کرنا۔ ہر وہ شخص جو حق تعالیٰ کے  
حکم کی عظمت نہ کرے اور اللہ کی مخلوق پر شفقت نہ رکھے وہ اللہ سے

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ  
إِزْمَحْ حَتَّى أَرَا  
رَحْمَتَهُ وَادْعُهُ  
بِهَاءِ عُمْرِكَ  
فَسِرْنَا : وَلَكِنْ  
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ  
وَالشَّجَاهَاتِ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
الْمُوَافَقَةِ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَفِيهِ : صَدَقَ  
كَلِمَةُ الْقُرْبِ  
وَأَهُوَ يَقِينُ  
مَعَهُمْ : وَ  
فَأَسْتَقْبَلْتُمْ  
وَالْغَمُومُ  
الْعَرِيَّ  
يَهَاؤُكُمْ يَرِ  
حَمَاهُمْ  
سَيَرُهُمْ  
لَهُمْ بَقَا  
يَا قَوْمُ  
وَأَسْتَحْيِي  
مِنْ اللَّهِ  
فِي مَا يَرْجُو

أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
 اِرْحَمْ حَتَّى أَرْحَمَكَ ۖ إِنَّ رَحِيمِي مَنْ رَحِمَ  
 رَحْمَتُهُ وَأَدْخَلْتَهُ جَنَّتِي ۖ فَيَا طُوفِي لِلرَّحْمَاءِ  
 مَا عَمَّرَكُمْ فِي أَكْلُوا وَكَلْنَا ۖ وَشَرُّوْا  
 شَرُّنَا ۖ وَلِكِسُوا وَلِكْسَنَا ۖ وَتَجَمَّعُوا وَتَجَمَّعْنَا ۖ  
 مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصِدْ نَفْسَهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ  
 وَالشُّبُهَاتِ وَالشَّهَوَاتِ ۖ وَيَصِدْ عَلَى أَدَاءِ أَمْرِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْإِنْتِمَاءِ عَنْ هَيْبِهِ وَعَلَى  
 الْمُوَافَقَةِ لِقَدَرِهِ ۖ أَنْتُمْ صَبِرُوا مَعَ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَمْ يَصِدْ وَأَعْنَهُ ۖ صَبِرُوا لَهُ  
 وَفِيهِ ۖ صَبِرُوا إِلَيْكُمْ نَوَامِعُهُ ۖ طَلَبُوا لِيُحْصَلَ  
 لَهُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ ۖ خَرَجُوا مِنْ مَيُوتِ نَفْسِهِمْ  
 وَأَكْهَوِيَّتِهِمْ وَطَبَاعِهِمْ ۖ وَاسْتَضَمُّوا إِلَيْهِ  
 مَعَهُمْ ۖ وَسَارُوا إِلَى رَحْمَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 فَاسْتَقْبَلَهُمُ الْآفَاتُ وَالْأَهْوَالُ وَالْمَصَائِبُ  
 وَالْعُزُومُ وَالْهَمُومُ وَالْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَ  
 الْعَرَى وَالْدَّلُّ وَالْعَمَانَةُ ۖ فَلَمْ يَبَالُوا  
 بِهَا وَلَمْ يَرْجِعُوا عَنْ سَبِيلِهِمْ ۖ وَلَمْ يَتَغَيَّرُوا  
 عَمَّا هُمْ عَلَيْهِ ۖ وَهُمْ إِلَى قُدَامٍ لَا يَغْتَرُّ  
 سَبِيلُهُمْ لَا يَرَوْنَ كَذَلِكَ حَتَّى يَكْتَفَى  
 لَهُمْ بَقَاءُ الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ ۖ  
 يَا قَوْمُ اْعْمَلُوا لِلْقَاءِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 وَاسْتَحْيُوا مِنْهُ قَبْلَ لِقَائِهِ حَيَاءُ الْمُؤْمِنِ  
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَرٌّ مِنْ خَلْقِهِ ۖ إِلَّا  
 فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الدِّينِ وَخَرَقَ حَدُّوهُ السَّمْعُ

سبب کا لا چکا  
 ہاں کس اس پر  
 بس جگر بڑھاتی  
 نے گناہ خواہ  
 س کی تیز آہ جاتی  
 نازا نازل ہو جاتے  
 نوں کا زنگ  
 ف کرو۔ اگر تم  
 طیب اس کی  
 تے زندگی دو بھر  
 ہوئی دوا کے  
 اور اپنی  
 س کو اپنا  
 اگر تم اس کو  
 ہر وقت تسکو  
 ذکر دہی ہے  
 وہ ذکر  
 اعتبار آقا کا ہے  
 قلب و عظم  
 جاتا ہے توبہ  
 امر کی عظمت  
 کساری بھلائی  
 عظمت کو ملحوظ  
 جو حق تعالیٰ کے  
 نہ رکھے وہ اسے

دور ہے۔ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی کہ تم کہ  
 تاکہ میں تجھ پر رحم کروں۔ میں بڑا رحیم ہوں۔ جو رحم کرتا ہے  
 (میری مخلوق پر) میں اُس پر رحم کرتا ہوں اور اس کو اپنی جنت  
 میں داخل کر لیتا ہوں۔ پس مبارک ہو رحم کرنے والوں کو تمہاری  
 تو عمر اس قصہ میں برباد ہوئی کہ انھوں نے یہ کھایا اور ہم نے یہ  
 کھایا۔ انھوں نے یہ پیلا اور ہم نے یہ پیلا۔ انھوں نے پہنا اور ہم نے یہ  
 پہنا۔ انھوں نے اجتماع کیا اور ہم نے اجتماع کیا۔ جو شخص فلاح چاہے  
 اس کو چاہیے کہ اپنے نفس کو محرمات اور شہوات اور خواہشات سے  
 روکے اور حق تعالیٰ کے حکم کو بجالائے اور ممنوعات سے باز رہے  
 اور اس کی تقدیر کی موافقت کرنے پر مجاہد ہے۔ اہل اللہ حق تعالیٰ  
 کی معیت میں صابر بنے ہے اور خدا سے صبر نہ کر سکے۔ انھوں نے  
 صبر کیا اس کے لئے اور اُسی کے متعلق۔ انھوں نے صبر کیا تاکہ اس کی  
 معیت نصیب ہو اور طالب بنے تاکہ اُس کا قرب ان کو حاصل ہو جائے۔  
 وہ اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں اور اپنی طبیعتوں کے گھر سے  
 باہر نکل گئے۔ شریعت کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے رب عزوجل کی نظر  
 چل کھڑے ہوئے۔ پس ان کے سامنے آفتیں آئیں۔ بھول اور مصائب  
 بھی آئے غم و ہوم بھی آئے۔ بھوک پیاس بھی آئی۔ بے سنگی بھی آئی  
 ذلت و خواری بھی آئی مگر انھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہ کی نہ اپنی فناء  
 سے باز آئے اور اپنی طلب سے جس پر متوجہ تھے متغیر ہوئے۔ اُن کا  
 رُخ آگے کی جانب رہا اور اُن کی چال سست نہ پڑی برابر اُن کی  
 یہی حالت رہتی ہے یہاں تک کہ قلب اور قالب کا بقا متحقق  
 ہو جاتا ہے۔ صابو حق تعالیٰ سے ملنے کے لئے کام کرو۔ اور  
 اس کی ملاقات سے پہلے اس سے شرمناؤ (کہ کیا منہ دیکر سامنے جائیگی)  
 مومن کی حیا و اول حق تعالیٰ سے ہے اس کے بعد اس کی مخلوق سے۔  
 البتہ اس صورت میں جس کو تعلق ہو دین سے اور شریعت کی حدود کے ہنسکے

فَإِنَّهُ لَا يَجْعَلُ لَهُ أَنْ يَسْتَنْجِي بِهِ بَلْ يَتَوَاقَعُ فِي  
 دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُقِيمُ حُدُودَهُ وَ  
 يَمْتَنِعُ أَمْرَهُ عَنِ وَجَلٍّ وَلَا تَأْخُذُ كُفْرُهُمَا  
 رَأْفَةً فِي دِينِ اللَّهِ مِنْ صَحَّتْ تَبِعِيَّتُهُ  
 لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسَ  
 دُرْعَةً وَخُودَةً وَقَلْبًا لِرُسُوفِهِ وَمُحَلِّيَةً  
 مِنْ أَدَبِهِ وَشِمَاكِ أَخْلَاقِهِ وَخَلَمَ عَلَيْهِ مِنْ  
 خَلِيعِهِ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُ بِهِ كَيْفَ هُوَ مِنْ أُمَّتِهِ  
 وَيَشْكُرُ كَرَمَهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ يَنْتَمِيحُهُ  
 نَائِبًا لَهُ فِي أُمَّتِهِ وَدَرِيلاً وَدَاعِيًا لَهُمْ إِلَى  
 بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ هُوَ الدَّاعِي وَ  
 الدَّلِيلُ وَلَمَّا قَبِضَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَقَامَ  
 لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ مَنْ يَخْلُفُهُ فِيهِمْ وَهُوَ أَحَادُ  
 أَفْرَادٍ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفْسِ  
 وَاحِدٍ بِدِلُونِ الْحَقِّ وَيَصِيرُونَ عَلَى  
 أَذَاهُمْ مَعَ دَوَائِمِ التَّصْبِيحِ لَهُمْ يَتَبَسَّمُونَ  
 فِي وَجْهِهِ الْمُنَافِقِينَ وَالْفَاسِقِينَ وَيَجْتَالُونَ  
 عَلَيْهِمْ بِكُلِّ حِيلَةٍ حَتَّى يُخْلَصُوا هُمْ  
 مِمَّا هُمْ فِيهِ وَيَجْمَلُوا هُمْ إِلَى بَابِ  
 رَحْمَةِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ  
 رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَا يَصْحَكُ فِي وَجْهِهِ  
 الْفَاسِقُ إِلَّا الْكَارِفُ يَصْحَكُ فِي وَجْهِهِ  
 وَيُرِيهِ أَنَّهُ مَا يَعْرِفُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ بِجَرَابِ  
 بَيْتِ دِينِهِ وَسَوَادِ وَجْهِ قَلْبِهِ وَ  
 كَثْرَةِ غُلْبِهِ وَكَدْرَةِ

تو اس وقت اس کو حیار کرنا جائز نہیں (بلکہ اللہ عزوجل کے دین کے  
 بارے میں شرم کو بالائے طاق رکھ دے اور بے باک بن کر بلا رورعت  
 نصیحت کرے) دین کی حدود کو قائم کرے اور حق تعالیٰ کے حکم  
 کی تعمیل کرے (کیونکہ وہ حکم فرماتا ہے کہ) دین خداوی کے بارے  
 میں مجرموں کو سزا دینے وقت تم کو شفقت نہ ہونی چاہیے۔ جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہونا جس شخص کے لئے صحیح ہو جائے  
 تو حضرت اس کو اپنی زہ اور خود پہناتے، اپنی تلوار اس کے گلے  
 میں ڈالتے اپنے ادب اور اپنے خصائل و عادات سے اس کو  
 آراستہ کرتے اور اپنی خلعتوں میں سے اس کو خلعت بخشتے  
 ہیں اور اُس سے نہایت خوش ہوتے ہیں کہ آپ کی امت میں  
 کیسا ہونہار نکلا اور اس پر اپنے پروردگار کا شکر ادا فرماتے ہیں۔  
 (کہ ایسی سعادت مند روحانی اولاد عطا فرمائی) پھر اس اپنی امت میں  
 اپنا نائب امت کا راہ نما اور ان کو دروازہ خداوندی کی طرف بلانے والا  
 بناتیے ہیں۔ بلانے والے اور راہ نما آپ ہی تھے مگر جب آپ کو حق تعالیٰ  
 نے اٹھالیا تو آپ کے لئے امت میں سے وہ لوگ قائم کر دیئے جو ان میں  
 آپ کا جانشین بنتے ہیں اور وہ لاکھوں بلکہ ان گنت مخلوق میں سے  
 ایک ہی دو ہیں۔ وہ مخلوق کو راستہ بتاتے ہیں اور ان کی ایذاؤں کو  
 برداشت کر کے ہر وقت ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے ہیں منافقوں  
 اور فاسقوں کے منہ پر ہنستے اور طح طح کی تدبیریں کرتے ہیں کہ کسی  
 طح ان کو اس حالت سے بچھڑائیں جس میں وہ مشغول ہیں اور حق تعالیٰ  
 کے دروازہ پران کو لاڈ لیں۔ اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے  
 کہ فاسق کے منہ پر نہیں ہنستا مگر عارف۔ یعنی عارف اس کے منہ  
 پر ہنستا اور ایسا ظاہر کرتا ہے گویا اس سے واقف ہی نہیں۔ حالانکہ وہ  
 آگاہ ہے اس کے دین کے گھر کی ویرانی سے اور اس کے دل کے چہرہ  
 کی سیاہی سے۔ اور اس کے کھوٹ اور تکدر کی کشرت سے۔

وَالْفَاسِقُ وَ  
 يَبِيهِ وَكَمْ كَيْفَ  
 مَا يَخْفِيَانِ  
 وَكَلِمَةٍ وَخَرَّ  
 وَبَاطِنِهِمْ  
 تَخْفُونَ عَلَى  
 إِلَى أَبِي وَفِي  
 أَطْلَبُوا مِنْ  
 يَا مُهْلًا لَعَنَ  
 الْقُلُوبِ  
 أَصْنَامَ حَوْلِ  
 أَمْوَالِهِمْ  
 الَّتِي يَنْدَهُو  
 عَنِ اللَّهِ عَزَّ  
 الصَّرَّ وَاللَّ  
 يَعْبُدُ لَهُ  
 فَهُوَ الْيَوْمَ  
 فِي نَارِ جَهَنَّمَ  
 جَلَّ إِلَّا الْ  
 النَّاسِبُونَ  
 النَّوْبَةُ فَ  
 وَهُوَ الْوَا  
 ثَبَّتْ قَلْبَهُ  
 قَلْبَكَ وَجْهَ  
 شَرَابِكَ

وَالْفَاسِقُ وَالْمُنَافِقُ يُطْلَانِ أَتَمَّافَدَحَفِيَا  
 يَهُ وَيَهُ وَكَمْ يَعْرِفُهُمَا لَا وَلَا كَرَامَةً لَهُمَا  
 مَا يُخْفِيَانِ عَلَيْهِ يَعْرِفُهُمَا بِلُجْهِهِ وَنَظَرِهِ  
 وَكَلِمِهِ وَحَرَكَتِهِ يَعْرِفُهُمَا عِنْدَ ظَاهِرِهِ  
 وَبَاطِنِهِ وَلَا شَكَّ فِي ذَلِكَ تَطْطَوْنَ أَكْثَرُ  
 يُخْفَوْنَ عَلَى الصِّدِّيقِينَ الْعَارِفِينَ الْعَالَمِينَ  
 إِلَى آتِي وَفِي تَضَمُّنُونَ عَمْرُكُمْ فِي لَا شَيْءٍ  
 أَطْلَبُوا مِنْ يَدِ لَكُمْ عَلَى طَرِيقِ الْآخِرَةِ  
 يَا صِلَا لَا عَمَّا: اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْتَ  
 الْقُلُوبِ يَا مُشْرِكِينَ بِالْأَسْبَابِ يَا عَابِدِينَ  
 أَصْنَامَ حَوْلِهِمْ وَقَوَاهُمْ وَمَعَالِيهِمْ وَرُؤُوسِ  
 أَمْوَالِهِمْ وَسَلَاطِينِ بِلَادِهِمْ وَبِحَارِهِمْ  
 الَّتِي يَنْتَهُونَ إِلَيْهَا: أَكْثَرُ مَحْجُوزُونَ  
 عَنِ اللَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ: كُلُّ مَنْ يَتَرَى  
 الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَمْرٌ وَجَلَّ قَلْبَيْنِ  
 يَعْبُدُ لَهُ: هُوَ عَبْدٌ مَنْ رَأَى ذَلِكَ مِنْهُ:  
 فَهُوَ الْيَوْمَ فِي نَارِ الْمَقْتِ وَالْحِجَابِ وَغَدًا  
 فِي نَارِ جَهَنَّمَ: مَا يَسْلَمُ مِنْ تَارِ اللَّهِ عَمْرٌ وَ  
 جَلَّ إِلَّا الْمُتَّقُونَ الْمُؤَجَّدُونَ الْمُخْلِصُونَ  
 النَّاسِ: تَوَبُّوا يَقُولُكُمْ شَمَّ بِالْسَلْتِ كُمْ  
 التَّوْبَةُ قَلْبٌ دَوْلَةٌ: تَقْلِبُ دَوْلَةَ نَفْسِكَ  
 وَهُوَ الْوَشَّيْطَانُ نَكَ وَأَفْرَا نَكَ الشَّوْءُ: إِذَا  
 ثُبَّتَ قَلْبُكَ سَمِعَكَ وَبَصَرَكَ وَلِسَانَكَ وَ  
 قَلْبَكَ وَجَمِيعَ جَوَارِحِكَ وَتَضَمَّنَ طَعَامَكَ وَ  
 شَرَابَكَ مِنْ كَدِّ الْحَرَامِ وَالشَّجْهَةِ: وَتَوَرَّعَ

فاسق اور منافق تو یوں گمان کرتے ہیں کہ ہمارا حال اس سے مخفی  
 رہا اور اس نے ہم کو پہچانا نہیں۔ نہیں نہیں۔ ان کی کوئی عزت  
 نہیں (جس کے سبب ان کا حال مخفی ہے) وہ عارف سے مخفی  
 نہیں سکتے۔ عارف ان کو پہچان لیتا ہے۔ نگاہ اور نظر اور بات  
 اور حرکت سے۔ ان کو شناخت کر لیتا ہے ان کے ظاہر اور باطن سے  
 اور اس میں مطلق شک نہیں۔ افسوس تم گمان کرتے ہو کہ تمہاری  
 حالت صدیقین و عارفین و عالمین سے پوشیدہ رہتی ہے۔  
 تم کس وقت تک اپنی عمروں کو نلیز کے اندر ضائع کرتے رہو گے۔  
 لے گمشدگان راہ۔ اس کے طالب بنو جو تم کو آخرت کا راستہ  
 بتائے۔ اللہ برتر تم سب پر بالائے۔ لے مرہ دلو! اور اسے  
 اسباب کو شریک خدا سمجھنے والو! اور اسے اپنی طاقت اپنی قوت  
 اپنی معاش، اپنے رأس المال کے بتوں کو اور اپنے شہروں اور جن  
 اطراف کی جانب پہنچ رہے ہو ان کے بادشاہوں کو پوجنے والو!  
 یہ سب اللہ عزوجل سے محبوب ہیں۔ ہر شخص جو نفع اور نقصان  
 کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ وہ اسی کا  
 بندہ ہے جس کی طرف سے نفع نقصان سمجھائیں وہ آج غصہ اور  
 حجاب کی آگ میں ہے اور کل کو جہنم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ کی آگ سے  
 وہی بچ سکتے ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ صاحب توحید ہوں۔ مخلص  
 ہوں اور تائب ہوں۔ توبہ کرو اپنے دلوں سے اس کے بعد اپنی زبانوں  
 سے۔ توبہ حکومت کی کا یا پلٹ ہے۔ جو تیرے نفس تیری خواہش،  
 تیرے شیطان اور تیرے بد ہم نشینوں کی حکومت کو پلٹ دیتی ہو  
 (کہ پہلے وہ تجھ پر حاکم تھے اور اب غلام بن گئے۔ اور شریعت جو  
 پہلے متروک تھی اب تیری حاکم بنی) جب تو توبہ کرتا ہے تو اپنے  
 کان اپنی آنکھ اپنی زبان اپنے دل اور اپنے سارے اعضاء کو پلٹ  
 دیتا ہے۔ اپنے خورد و نوش کو حرام اور شبہ کی کدورت سے صاف

تو جل کے دین کے  
 کن کر بلا رو عتات  
 نعلے کے حکم  
 دوی کے بائے  
 بائے۔ جناب  
 کے لئے صبح ہو جا  
 ر اس کے گلے  
 سے اس کو  
 لعت بخشتے  
 لی امت میں  
 افرماتے ہیں۔  
 اس اپنی امت میں  
 طرف بلانے والا  
 ب آپ کو حق تھا  
 کہیے جو ان میں  
 مخلوق میں سے  
 کی ایداؤں کو  
 ہے ہیں منافق  
 تے ہیں کہ کسی  
 اور حق تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے  
 اس کے منہ  
 میں۔ حالانکہ وہ  
 کے دل کے چہرہ  
 شرت سے۔

نَحْمَعِشْكَ وَنَبْعُوكَ وَنُكْرُوكَ ۖ وَتَجْعَلَ  
 عَلَىٰ هَيْمِكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَزِيلُ الْعَاثَةَ  
 وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الْعِبَادَةَ ۖ تَزِيلُ الْمُعْصِيَةَ  
 وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الطَّاعَةَ شَرُّهُ تَحَقُّقُ فِي  
 الْحَقِيقَةِ مَعَ صِحَّةِ الشَّرِيعَةِ وَشَهَادَتِهَا ۖ  
 لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فِيهِ  
 زَنْدَقَةٌ ۖ فَإِذَا تَحَقَّقَ لَكَ هَذَا ۖ جَاءَكَ  
 الْفَنَاءُ عَنِ الْأَخْلَاقِ الْمَذْمُومَةِ عَنِ  
 رُؤْيَا سَائِرِ الْخَلْقِ ۖ فَيَحِيدُ يَكُونُ  
 ظَاهِرًا مَحْفُوظًا ۖ وَبَاطِنًا بَرِيكَ عَزَّ وَ  
 جَلَّ مَشْغُولًا ۖ فَإِذَا تَمَّ لَكَ هَذَا فَكُلُّ  
 جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا بِحَدِّهَا ۖ وَمَكْنَتُكَ  
 مِنْهَا ۖ وَتَبْعَكَ الْخَلْقُ بِأَجْمَعِهِمْ مَنْ تَقَدَّمَ  
 وَمَنْ تَأَخَّرَ ۖ لَمْ يَمُرَّكَ ذَٰلِكَ وَلَمْ يُغَيِّرْكَ  
 عَنْ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَلْكَ قَائِلٌ مَعَهُ  
 مُقِيلٌ عَلَيْهِ ۖ مَشْغُولٌ بِهِ ۖ بِظَاهِرٍ إِلَىٰ جَلَالِهِ  
 وَجَمَالِهِ ۖ إِذَا انْظَرْتَ إِلَىٰ جَلَالِهِ تَفَرَّقْتَ ۖ  
 وَإِذَا انْظَرْتَ إِلَىٰ جَمَالِهِ اجْتَمَمْتَ ۖ تَخَافُ  
 عِنْدَ رُؤْيَا الْجَلَالِ ۖ وَتَرْجُو عِنْدَ رُؤْيَا  
 الْجَمَالِ ۖ تَتَمَحَّىٰ عِنْدَ رُؤْيَا الْجَلَالِ وَتَتَبَسَّ  
 عِنْدَ رُؤْيَا الْجَمَالِ ۖ فَطَوْنِي لِمَنْ ذَاكَ هَذَا  
 الطَّعَامُ ۖ أَلَلَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ  
 قُرْبِكَ ۖ وَاسْقِنَا مِنْ شَرَابِ أَلْسِكَ ۖ وَ  
 ائْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
 حَسَنَةً وَفَنَاعِدَا أَبَ الْكَارِ

کرتا اپنی معاش اور خرید و فروخت میں پرہیزگار بننا ہے اور اپنا  
 سارا مقصود اپنے مولیٰ عزوجل کو بنالینا ہے۔ عادت کو زائل کرتا  
 اور اس کی جگہ عبادت کو رکھتا ہے۔ معصیت کو مٹاتا اور طاعت  
 کو اس کا قائم مقام بناتا ہے۔ اس کے بعد شریعت کی درستی  
 اور شریعت کی شہادت کے ساتھ حقیقت میں رسولؐ پاتا ہے کیونکہ  
 ہر حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے وہ زندہ ہے۔ پس جب تیرے  
 یہ حال متحقق ہو جائے گا تو اس وقت تجھ کو فنا حاصل ہوگی باظاہر و باطن  
 سے اور ساری مخلوق کی طرف نظر کرنے سے (کہ بجز خدا کے کوئی نظر نہ  
 لے گا) پس اس وقت تیرا ظاہر محفوظ بن جائے گا کہ خلاف شرع کام  
 صادر نہ ہونے پائے گا) اور تیرا باطن اپنے رب کے ساتھ مشغول ہوگا  
 پس جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی تو اگر دنیا سے اپنے  
 جملہ تعلقات کے بھی تیرے پاس لے آئے اور تجھ کو اپنے اوپر اختیار قدرت  
 دے اور اگلی پچھلی ساری مخلوق بھی تیری تابع بن جائے تو نہ تیرے لئے  
 مضر ہوگا اور نہ تجھ کو تیرے مولیٰ عزوجل کے دروازہ سے ٹوٹا سکے گا۔  
 اس لئے کہ توقع قتل کے ساتھ قائم، اس پر متوجہ، اس کے ساتھ  
 مشغول اور اس کے جلال و جمال کی طرف نظر رکھنے والا ہے کہ جب  
 اس کے جلال کی طرف نظر کرے گا تو پارہ پارہ ہو جائے گا اور جب  
 اس کے جمال کی طرف نظر کرے گا تو مجتمع ہو جائے گا۔ جمال کو  
 دیکھتے وقت تو خائف ہوگا اور جمال کے دیکھنے کے وقت متوقع۔  
 جلال پر نظر پڑنے کے وقت نابود ہو جائے گا۔ اور جمال پر  
 نظر پڑنے کے وقت موجود بن جائے گا۔ پس مبارک ہو اس کو  
 جس نے اس کھانے کا مزہ چکھا۔ یا اللہ ہم کو اپنے شرب کا  
 کھانا کھلا۔ اور ہم کو اپنے اُنس کی شراب پلا اور ہم کو عطا فرما دنیا  
 میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو سچا دوزخ  
 کے عذاب سے۔

فیوض یزدانی  
 کہ جس  
 وَقَالَ رَبِّیُّ اللّٰہُ  
 عَشْرَ ذِی الْحِجَّةِ  
 لَا تُشَارِكُوْهُ فِی  
 سُبُوْغِیْ سُبُوْغِیْ  
 فِیْکُمْ وَفِیْ عِیْ  
 اَکْہَ قَالَ وَآءِ  
 وَلَا تُؤَافِقُوْہُ  
 وَانْجَبَ مِنْ  
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ  
 اَلْعِلْمُ جُعِلَ  
 عَلَی الْخَلْقِ بِ  
 اِذَا عَلِمْتَ ثَمَّ  
 سَكَتَ تَكَلَّمَ  
 بِلسَانِ الْوَلَدِ  
 اللّٰہِ عَلَیْہِ  
 وَعَظْمُہُ الْعَظْمِ  
 وَغَیْرَہُ ۖ اِذَا  
 یَشَاءُ عَلَی  
 وَاِلَّا فِی  
 لَکَ  
 وَلِکَ  
 کَا

## الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَفِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَ الْاَحَدِ بِالرَّابِعِ رَابِعٍ  
عَشَرَ ذِی الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانِیْنَ وَارْبَعِیْنَ وَهَمَائَةِ  
لَا تُشَارِكُوهُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَدْبِیْرِهِ وَعِلْمِهِ  
بِنَفْسِهِمْ وَرَأْهُو بَیِّنُكُمْ وَطَبَاعُكُمْ : وَانْقُوهُ  
فِیْكُمْ وَفِیْ غَیْرُكُمْ : عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ  
اَنْتَ قَالَ وَارْفِیْ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ  
وَلَا تُوَافِقُهُمْ فِیْهِ اِنْ كَسَرَ مِنْ اِنْ كَسَرَ  
وَاِنْ جَبَرَ مِنْ اِنْ جَبَرَ : تَعَلَّمُوا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادَةِ الصَّالِحِیْنَ الْمُوَافِقِیْنَ  
الْعِلْمُ جَعَلَ لِلْعَمَلِ لَا لِجَعْدٍ اِلْحِفْظِ وَارَادَ  
عَلَى الْخَلْقِ : تَعَلَّمُوا وَعَمَلُوا : ثُمَّ عَلَّمَ غَیْرَهُ  
اِذَا عَلِمْتَ ثُمَّ عَمِلْتَ تَكَلَّمُوا الْعِلْمَ عَنْكَ : وَرَأَیْ  
سَكَتَ تَكَلَّمُوا بِسَانَ الْعَمَلِ : اَكْتَفَى بِمَا یَنْتَفِعُكُمْ  
بِلِسَانِ الْعُلَمَاءِ : وَلِهَذَا اَقَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ  
اللّٰهِ عَلَیْهِ مَنْ لَا یَنْفَعُكَ لِحْظُهُ لَا یَنْفَعُكَ  
وَعِظُهُ الْعَامِلُ بِعِلْمِهِ یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ هُوَ  
وَعِیْرُهُ : لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُطِیْقُ بِمَا  
یَشَاءُ عَلَى قَدَرِ اَحْوَالِ الْمُحْصِنِ عِنْدَیْ :  
وَالَا فِیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ عَدَاوَةً : عَرَضَیْ  
لَكُمْ مَبْدُؤٌ وَلَوْ مَارِیْ :  
وَلَیْسَ لِیْ قُوَّةٌ : وَرَأَیْ  
كَانَ لِیْ شَیْءٌ فَمَا اَمْتَنَعُكُمْ  
مِنْهُ :

## چوبیسویں مجلس

(وقت صبح - یوم یک شنبہ - ۱۴ ذی الحجہ ۱۰۵۵ھ - خانقاہ شریف)  
حق تعالیٰ کی تدبیر اور اس کے علم میں اپنے نفسوں اور اپنی طبیعتوں  
کو اس کا شریک مت بناؤ (کہ خدا کی طرح ان کو اپنی مصلحتوں کا واقف  
اور صاحب تدبیر سمجھنے لگو) اور اس سے ڈرو اپنے معاملات میں  
بھی اور دوسروں کے معاملات میں بھی - ایک بزرگ سے روایت ہے  
وہ فرماتے ہیں کہ مخلوق کے معاملات میں حق تعالیٰ کی موافقت  
اختیار کر اور حق تعالیٰ کے معاملات میں مخلوق کی موافقت مت کر  
ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو - اور جڑ جائے جسے جڑنا ہو - حق تعالیٰ  
کی موافقت کرنا اس کے نیکو کار اور موافقت کرنے والے بندوں  
سے سیکھو - علم تو عمل کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ حفظ کرنے اور  
مخلوق پر پیش کرنے کے لئے - علم سیکھ اور عمل کر اس کے بعد  
دوسروں کو پڑھائیو - جب تو عالم بن کر عامل بن جائے گا تو اگر  
خاموش بھی رہے گا تو تیرا علم کلام کرے گا اور عمل کی زبان سے کلام  
کرے گا - اکثر علم ہی کی زبان سے بات کی جاتی ہے (اس لئے مؤثر نہیں  
ہوتی نصیحت وہی ہے جو عمل کی زبان سے ہو یعنی خود عملی حالت دکھا کر  
اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس کی نگاہ تجھ کو نافع نہ ہو اُس کا  
دعظ بھی نافع نہیں - جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ اپنے علم سے  
خود بھی منتفع ہوتا ہے اور دوسرے بھی منتفع ہوتے ہیں - کیوں کہ  
حق تعالیٰ میرے پاس حاضر ہونے والوں کے حالات کے اندازہ  
پر جو چاہتا ہے مجھ سے کلام کرتا ہے (اور اسی وجہ سے وہ نافع  
ہوتا ہے) اور ایسا نہ ہو تو (بجائے نفع کے) میرے تہاے درمیان  
عداوت ہو جائے - میری آبرو اور مال سب تم پر نشانہ ہے - اور  
کچھ میرے پاس ہے نہیں - اور اگر کچھ ہوتا تو میں اُس کو بھی تم سے

ربنا ہے اور اپنا  
عداوت کو زائل کرتا  
مٹاتا اور طاعت  
براعت کی درستی  
خ پاتے کیونکہ  
ہیں جب تیرے  
ہوگی براغیاں  
دل کے کوئی نظر  
خلاف شرع کام  
ساتھ مشغول ہوگا  
مردنیات اپنے  
پر اختیار قدرت  
تو نہ تیرے لئے  
سے ٹوٹا سکے گا  
اس کے ساتھ  
والا ہے کہ جب  
سے گا اور جب  
حسب حال کو  
وقت متوقع  
رجس سال پر  
رک ہو اُس کو  
نہ شرب کا  
وعطا فرما دینا  
کو بچا دوں



مَا يَنْفَعُ وَبَيْنَكُمْ سَوَى الصَّحْحَةِ : أَنْصَحُكُمْ  
عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرَى : وَأَفِيقُ الْقُلْدَ : وَلَا  
يَمُك : إِمُش مَعَهُ عَلَى إِخْتِيَارِهِ  
إِلَّا تَحْرُكَ : كُنْ رَكَا بَابَيْنِ يَدِيهِ إِلَى  
أَنْ يَرْحَمَكَ وَيُرْدُ فُكْ خَلْفَهُ : بِدَايَةِ  
أَمْرِ الْقَوْمِ الْكَسْبُ يَا خُدُونِ مِنَ الدُّنْيَا  
عَلَى قَدْرِ الْحَاجَةِ بِيَدِ الشَّرْعِ : حَتَّى إِذَا  
مَجَزَتْ مَبَانِيهِمْ عَنِ الْكَسْبِ جَاءَ التَّوَكُّلُ  
فَخَلَّمَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَقَيَّدَ جَوَارِحَهُمْ : جَاءَتْهُمْ  
أَقْسَامُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَهْنَةً مُكْفَاةً مِنْ  
غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا عَنَاءٍ : أَلَوْاحِدٌ مِنَ الْمُتَقَرَّبِينَ  
فِي الْآخِرَةِ يَتَلَبَّسُ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ عَلَى غَيْرِ  
إِرَادَةٍ مِنْهُ : بَلْ يُوَارِقُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي ذَلِكَ : كَمَا وَافَقَهُ فِي التَّلَبُّسِ  
بِالْأَفْسَاهِ الَّتِي كَانَتْ فِي الدُّنْيَا  
يُوقِعُهُمْ أَقْسَامُهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةً :  
لَا أَنَّهُ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلتَّعْيِيدِ  
يَا غَلَامَ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِكَ  
تُعْطَى : أَبْعَدَ عَمَّا سَوَى الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ يَغْلِبُكَ حَتَّى تَتَقَرَّبَ  
مِنْهُ : مَتَّعْنَاكَ وَعَيْنُ  
الْخَلْقِ : وَقَدْ رُفِعَتْ  
الْحُبُّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
رَبِّكَ عَزَّ وَ  
جَلَّ

نہ روکتا بجز نصیحت اور خیر خواہی کے میرے تمہارے درمیان کوئی  
علاقہ نہیں۔ میں تم کو محض اللہ واسطے نصیحت کرتا ہوں نہ کہ اپنے  
نفس کے لئے۔ تقدیر کی موافقت کرو ورنہ وہ تیری گردن توڑے گی۔  
اس کے ارادہ کے موافق اس کے ساتھ چل ورنہ وہ تجھ کو برباد کر دے گی۔  
اس کے سامنے سوار ہو جا یہاں تک کہ اس کو تجھ پر ترس آدے۔  
اور وہ تجھ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھائے۔ اہل اللہ کے امر کا آغاز  
کسب سے ہوتا ہے کہ بقدر ضرورت دنیا شربیت کے ہاتھ سے  
لیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے جسم کسب سے تھک جاتے  
ہیں اور توکل آتا ہے تو ان کے قلوب پر (صبر و سکون کی) ہر لگا دیتا  
اور ان کے اعضاء کو قید کر لیتا ہے (کہ نہ کسب میں ہاتھ چلے ہیں  
اور فکر و غماش سے ان کے دل پریشان ہوتے ہیں) دنیا میں جو  
کچھ ان کا مقسوم ہے وہ ان کے پاس خوشگوار اور کافی بنکر بلااشت  
و تکلف آتا رہتا ہے۔ مقرب بندوں میں سے ہر ایک جنت کی  
نعمتوں میں اپنے ارادہ کے بغیر داخل ہوگا (کیونکہ اس کی مراد صرف  
ذاتِ حق ہے نہ کہ جنت) بلکہ اس میں بھی وہ حق تعالیٰ کی  
موافقت کریں گے (کہ اس نے حکم فرمایا تو یہاں آ بیٹھے) جیسا کہ اسی  
موافقت کرتے ہے اس مقسوم کے حاصل کرنے میں جو ان کے لئے  
دنیا میں تجویز ہوا تھا (اگرچہ انھوں نے نہ دنیا چاہی نہ آخرت  
چاہی مگر حق تعالیٰ اُن کو دنیا و آخرت میں ان کا مقسوم بھروسہ پور  
عطا فرماتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔  
(کہ نیکو کار کو یہاں فادہ سے یا وہاں جہنم سے ہلاک کرے) صاحبزادہ  
جنتی تیری ہمت ہوگی اسی قدر تجھ کو ملیگا (پس عالی ہمت بن کر حق تعالیٰ  
کو طلب کر کہ وہ بھی ملے اور تیری جنت اور دنیا بھی ملے) اپنے نفس  
سے ماسوی اللہ کو دور کرتا کہ اللہ کا شرب حاصل ہو۔ اپنے نفس  
اور مخلوق سے مر جا کہ تیرے اور خدا کے درمیان کے پرے اٹھ جائیں گے

قَالَ كَيْفَ أَمُوتُ؟ مِتُّ عَنْ مُتَابَعَةِ نَفْسِكَ  
 وَهَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَعَادَاتِكَ وَهَنْ مُتَابَعَةِ  
 الْخَلْقِ وَأَسْبَابِهِمْ: وَأَيْسَ مِنْهُمْ وَاتْرُكِي  
 الشَّرَّاءَ بِهِمْ وَعَنْ طَلَبِ شَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ  
 عَنْ وَجَلٍ: اجْعَلْ أَعْمَالَكَ كُلَّهَا رِجْلَهُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا يَطْلُبُ نَعِيمَهُ: بِإِضْرَافٍ  
 يَتَذَكَّرُ بِدِرِّهِ وَقَضَائِهِ وَأَفْعَالِهِ فَإِذَا فَعَلَتْ  
 هَذَا أَفْقَدَ مِتَّ عَنْكَ وَحَيِّتُ بِهِ: يَصِيرُ  
 قَلْبُكَ مَسْكَنَهُ: يَقْلِبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ:  
 يَصِيرُ فِي كَعْبَةٍ قَرْيَةٍ مُتَعَلِّقًا بِأَسْوَاقِهَا  
 ذَاكِرًا لَهُ نَاسِيًا لِمَا سِوَاهُ: مِفْتَاحُ  
 الْجَنَّةِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
 اللَّهِ الْيَوْمَ وَعَدَا: بِفَنَائِكَ عَنْكَ وَعَنْ  
 غَيْرِكَ: وَعَنْ كُلِّ مَا سِوَاهُ: مَعَ حِفْظِ  
 حَدُودِ الشَّرْعِ: قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةِ  
 الْقَوْمِ: وَبَعْدَ هُمْ عَنْهُ نَارُ هُمْ: لَا  
 يَرْجُونَ إِلَّا هَذِهِ الْجَنَّةَ: وَلَا يَخَافُونَ  
 إِلَّا هَذِهِ النَّارَ: أَيْ عَلَى النَّارِ عِنْدَهُمْ  
 حَتَّى يَخَافُوا مِنْهَا: بِهِيَ تَسْتَفِيتُ مِنْ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَتَهْرُبُ مِنْهُ فَكَيْفَ لَا تَهْرُبُ  
 مِنَ الْمُجِبِّينَ الْمُخْلِصِينَ: مَا أَحْسَنَ حَالِ  
 الْمُؤْمِنِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: هُوَ فِي الدُّنْيَا  
 لَا يُبَالِي عَلَى أَيْ حَالٍ كَانَ فِيهَا: بَعْدَ  
 أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَافِي  
 عَنْهُ: أَيْ مَا سَقَطَ لَفْظُ

اگر کوئی کہے کہ مَرَس طح جازس؟ مَرَجَا اپنے نفس اور خواہش اور  
 طبیعت اور عادتوں کی پیروی اور مخلوق اور اسباب کے پیچھے  
 پڑنے سے (کہ ان سے آنکھیں بند اور کان بہرے اور زبان کو  
 گونگی بنائے) اور سب سے ناامید ہو جا اور ان کو شریکِ خدا  
 بنانا اور خدا کے سوا دوسروں سے کسی شے کا خواستگار ہونا  
 چھوڑ دے۔ اپنے سائے اعمال کو حنا بصِ اللہ کی ذات کیلئے  
 بنا، نہ کہ اُس کی نعمتوں کی طلب کے لئے۔ اس کی تدبیر اس کی قضاء  
 و قدر اور اُس کے افعال پر راضی ہو۔ پس جب تو ایسا کر لیگا  
 تو مَرَجَا گے اپنے نفس سے اور زندہ ہو گا حق تعالیٰ سے۔  
 تیرا دل اس کا مسکن بن جائے گا کہ جس طرح چاہے اس کو پلٹے  
 اور اس کے کعبہ قُرب کے پردوں کو پچڑے ہوئے ہو گا کہ اس کی  
 یاد رہ جائے گی اور باقی سب کو بھول جائے گا۔ آج اور کل (دونوں  
 عالم میں) جنت کی کُنْجی لا اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا ہے (مگر نہ صرف زبان سے  
 بلکہ اپنے نفس اور اپنے غیر اور اللہ کے سوا ہر چیز سے فنا ہو جانے سے  
 کہ بجز اللہ کے کوئی مطلوب و موجود نظری نہ آئے اور یہ حالت  
 بھی) حدودِ شریعت کی حفاظت کے ساتھ ہو (ورنہ الحاد و زندہ قہری  
 حق تعالیٰ کا قُرب اہل اللہ کی جنت ہے اور اس کا بعد ان کی فسخ  
 ہے۔ وہ اسی جنت کے متوقع ہیں اور اسی دوزخ سے حائف ہیں  
 (ورنہ) اس دوزخ کی ان کے نزدیک سوزش ہی کیا ہے جس سے  
 وہ خوف کریں۔ وہ تو مومن سے پناہ مانگتی اور بھاگتی ہے۔ پھر جلا  
 محبتیں مخلصین سے تو کیوں نہ بھاگے گی۔ مومن کا حال بھی دُنیا اور  
 آخرت میں کتنا اچھا حال ہے کہ (راحت و تکلیف کی) کسی حالت  
 میں کیوں نہ ہو، اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ حق تعالیٰ مجھ سے  
 خوش ہے تو پھر اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی (وہ متوکل بگر  
 پرند جیسا ہو جاتا ہے کہ) جہاں بھی اُترا اپنے مقسوم کا دانہ چُکات

در میان کوئی  
 پس نہ کہ اپنے  
 ن توڑے گی۔  
 کو فوج کڑا لگی  
 رس آدے۔  
 کے امر کا آغاز  
 کے ہاتھ سے  
 شک جاتے  
 کی ہر لگاتار  
 ہاتھ ملتے ہیں  
 نونیا میں جو  
 بکر بلا حقت  
 جنت کی  
 کی مراد صرف  
 تعالیٰ کی  
 جیسا کہ اسی  
 یوں کے لئے  
 آخرت  
 نوم بھر پور  
 نہیں ہے۔  
 ما جبرادہ  
 بن کر حق تھا  
 اپنے دل  
 اپنے نفس  
 اٹھ جائے گی

قَسَمَهُ وَرَضِيَ بِهِ ۖ أَيُّهَا تَوَجَّهَ نَظَرَ يَتَوَرَّ اللَّهُ  
عَنْ وَجَلٍ ۖ لَا ظُلُمَةَ عِنْدَهُ كُلُّ إِشَارَاتِهِ  
إِلَيْهِ ۖ كُلُّ اعْتِمَادٍ عَلَيْهِ ۖ كُلُّ تَوَكُّلٍ عَلَيْهِ  
إِحْدَارُ مَنْ أَدَّى الْمُؤْمِنِينَ فَالْتَمَاسُهُ  
فِي جَسَدٍ مُؤَذَّيْنٍ وَسَبَبٍ لِفَقْرٍ وَعُقُوبَتِهِ  
يَا جَاهِلًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَجْوَاضُهُ لَا تَنْفِي  
طَعْمَ غَيْبِهِمْ ۖ فَالْتَمَاسُهُ قَاتِلٌ ۖ إِيَّاكَ  
نَحْمَدُ إِيَّاكَ ۖ إِيَّاكَ نَحْمَدُ إِيَّاكَ ۖ أَنْ تَتَعَرَّضَ  
لَهُمْ يَسُوءٌ ۖ فَإِنْ لَمْ يَنْفَعَهُمْ عَلَيْهِمْ  
يَا مُنَافِقًا قَدْ عَلِمْتُ شَكَّ التَّفَاقُ فِي قَلْبِكَ  
وَقَدْ مَلَكَ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ ۖ اسْتَغْلِ  
التَّوْحِيدَ وَالْإِحْلَاصَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
وَقَدْ شَفِيتَ وَذَهَبَ شَكُّكَ ۖ مَا أَكْثَرَ  
مَا تُخْرِقُونَ حُدُودَ الشَّرْعِ ۖ وَتُمَرِّقُونَ  
دُرُوعَ تَقْوَاكُمْ ۖ وَتَنْجَسُونَ نِيَابَ  
تَوْحِيدِكُمْ ۖ وَتُطْفِئُونَ نُورَ إِيْمَانِكُمْ ۖ  
وَتَتَّبِعُكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ  
أَفْعَالِكُمْ وَأَحْوَالِكُمْ ۖ إِذَا أَفْلَحَ  
الْوَاحِدُ مِنْكُمْ وَعَمِلَ طَاعَةً فِيهِ مَشُورَةٌ  
بِالنَّجِيِّ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ وَطَلَبِ الْحَمْدِ  
مِنْهُمْ عَلَيْهِمَا ۖ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ  
يُعِيدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَعْتَزِلْ  
عَنِ الْخَلْقِ ۖ فَإِنْ رُؤْيَاكُمْ  
لِلْأَعْمَالِ مُبْطِلَةٌ  
لَهَا ۖ

اور اس پر راضی ہو گیا۔ جہر بھی منہ کیا حق تعالیٰ کے نور  
سے (سب کچھ) دیکھ لیا۔ اس کے نزدیک اندھیرے کا وجود  
ہی نہیں۔ اس کے سامنے اشائے اللہ ہی کی طرف ہیں۔ اس کا  
پورا اعتماد اُسی پر ہے اور اُس کا سارا توکل اُسی پر۔ مومن  
کی ایذا سے بچو کہ وہ ایذا رساں کے بدن میں بمنزلہ زہر  
کے ہے۔ اور اس کے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ  
اور اس کے خاص بندوں سے ناواقفو! خاصانِ خدا کی غیبت  
و بدگوئی کا ذائقہ مت چکھو کہ وہ ہم قاتل ہے (ہلاک کے بغیر  
نہ چھوڑے گی) بچاؤ اپنے آپ کو بچاؤ۔ بچاؤ اور پھر کہتا ہوں  
کہ اپنے آپ کو بچاؤ اس سے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی بھی  
جُرأت سے پیش آؤ۔ کیونکہ ان کا (ایک بڑی قدرت والا آقا)  
ہے جس کو ان پر غیرت آتی ہے (کہ ان کے ساتھ کسی کی بدسلوکی  
برداشت نہیں کر سکتا) اے منافق تیرے قلب میں نفاق  
کا شک وابستہ ہو گیا اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بن چکا۔  
تو ہر وقت توحید و اخلاص کا استعمال رکھ کہ شفا پائے گا۔ اور  
تیرا شک جاتا ہے گا۔ کس درجہ کثرت کے ساتھ تم شریعت کی  
حُدود کو پھاڑتے اور اپنے تقویٰ کی زرہ کو پارہ پارہ کرتے  
اور اپنی توحید کے کپڑوں کو ناپاک بناتے اور اپنے ایمان کی  
رُوشنی کو بجھائے ڈالتے اور اپنے تمام احوال و افعال میں  
اپنے خدا کے دشمن بنے جاتے ہو۔ جب تم میں کوئی فلاح پاتا  
اور نیک کام کرتا بھی ہے تو اُس میں آمیزش ہوتی ہے۔  
خود پسندی اور مخلوق کے دکھائے اور اس پر ان سے  
تعریف کی خواہش کی۔ تم میں جو شخص اللہ کی عبادت کرنی چاہا  
تو اُس کو مخلوق سے کسارہ کش ہو جانا چاہئے کیونکہ  
اعمال میں مخلوق کا دکھاوا اعمال کو باطل کر دینے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعَزَلَةِ فَإِنَّهَا عِبَادَةٌ وَإِنَّهَا  
 دَابُّ الصَّالِحِينَ: مِنْ قَبْلِكُمْ: عَلَيْكُمْ  
 يَا إِيْمَانُ: شَمُّ يَا لِيَقَانُ: شَمُّ الْفَنَاءِ  
 وَالْوُجُودِ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا يَكُ وَلَا يَغْيِرُكَ  
 مَعَ حِفْظِ الْحُدُودِ: مَعَ إِرْضَاءِ الرَّسُولِ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَ رِضَا الْمَلَكُوتِ  
 الْمَسْمُومِ الْمَقْرُوعِ: لَا كَرَامَةَ لِمَنْ يَقُولُ  
 غَيْرَ هَذَا: هَذَا الَّذِي فِي الْمَصْحُوفِ الْأَوَّلِ  
 كَلَامُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: طَرَفٌ بَيِّنٌ وَطَرَفٌ  
 بَائِدٌ يَنَاقُ عَلَيْكَ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِلَّا نِقْطَةً إِلَيْهِ وَالتَّعَلُّقُ بِهِ: فَإِنَّهُ  
 يُغْفِيكَ مَوْنَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: وَ  
 يُحْفَظُكَ فِي الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ: وَيَدُبُّ  
 عَنْكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ: عَلَيْكَ هَذَا  
 السَّوَادُ عَلَى الْبَيَاضِ: إِحْدَاهُ حَتَّى  
 يَخْذُلَ مَكَدٌ: يَأْخُذُ بِبَيْدِ قَلْبِكَ: وَيُوقِفُ  
 بَيْنَ يَدَي رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: أَلْعَمَلُ بِهِ  
 يُرِي بِشُجْنَا حَتَّى قَلْبِكَ فَيُطَيِّرُ بِهِمَا إِلَى  
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مَنْ قَدْ لَبِسَ الصُّوفَ  
 لِبَسِ الصُّوفَ لِيَسْرَكَ شَمُّ لِقَائِكَ شَمُّ  
 لِنَفْسِكَ ثُمَّ لِيَبْدَا نَكَ: بَدَايَةُ  
 الرُّهْدِ مِنْ هُنَاكَ تَكُونُ:  
 لَا مِنَ الظَّاهِرِ إِلَى  
 الْبَاطِنِ:

والی چیز ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے  
 آپ نے فرمایا کہ ”گوشہ نشینی کو لازم پکڑو کہ وہ عبادت ہے  
 اور ان صالحین کی عادت ہے جو تم سے پہلے تھے“ لازم پکڑو ایمان  
 کو، اس کے بعد ایقان اور اس کے بعد فنا اور وجود کو اللہ عزوجل  
 کے ساتھ نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔ حدود  
 شریعت کو محفوظ رکھ کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کے  
 اور کلام اللہ کو خوشنود بن کر جو تلاوت کیا جاتا سنا جاتا اور  
 پڑھا جاتا ہے۔ جو شخص اس کے خلاف کہے اُس کی عزت نہیں  
 (کہ اُس کا قول قابل اعتبار ہو) یہی قرآن جو کاغذوں اور  
 تحیقوں میں لکھا ہوا ہے اللہ عزوجل کا کلام ہے کہ ایک کنارہ  
 اس کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ ہمارے ہاتھ میں ہے  
 (پس اللہ تک پہنچنے کا واسطہ بنا ہوا ہے) اللہ عزوجل  
 کو اختیار کر۔ اُسی کا ہورہ اور اُسی سے تعلق رکھ کہ وہ  
 دُنیا اور آخرت کی ساری ضروریات میں تجھ کو کافی ہو جائے گا  
 اور تیری حفاظت فرمائے گا حیات و ممات میں (اور ساری عالمات  
 میں تجھ سے) مفرقت رنج کرتا ہے گا۔ اس کی سیاهی کو جو سپیدی  
 پر ہے (یعنی اوراق پر لکھے مجھے کلام اللہ کو) مضبوط پکڑ۔ اس کی  
 خدمت کر۔ تاکہ وہ تیری خدمت کرے کہ تیرے قلب کا ہاتھ پکڑے  
 اور اس کو اپنے رب عزوجل کے سامنے لا کھڑا کرے۔ تجھ کو خدا  
 تک پہنچانے کی بڑی خدمت اس طرح انجام دے گا کہ اس پر عمل کرنا  
 تیرے قلب کے بازوؤں پر پڑے گا دیکھا۔ پس تو اُن سے اپنے رب  
 عزوجل کی طرف اُڑ جائے گا۔ اے وہ شخص جس نے (صوفی بننے کیلئے)  
 صوف پہن رکھا ہے اول اپنے باطن کو صوف پہنا۔ اس کے بعد اپنے  
 قلب کو پھرنس کو اور پھر اپنے بدن کو۔ زہد کی ابتداء اسی جگہ (یعنی  
 باطن) سے ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے باطن کی طرف۔

تعالیٰ کے نور  
 پھیرے کا وجود  
 طرف ہیں۔ اس کا  
 اُسی پر۔ مومن  
 میں بمنزلہ زہر  
 ہے۔ اے اللہ  
 مان خدا کی غیبت  
 ہے (ہلاک کے بغیر  
 پھر کہتا ہوں  
 ہی قسم کی بھی  
 قدرت والا آقا  
 کسی کی بدلو کی  
 غلب میں نفاق  
 مالک بن چکے  
 پائے گا۔ اور  
 تم شریعت کی  
 رہ پارہ کرتے  
 اپنے ایمان کی  
 افعال میں  
 کوئی نفاق پاتا  
 ہوتی ہے۔  
 پر ان سے  
 عبادت کرنی چاہی  
 پائے کیونکہ  
 لیل کر دینے

إِذَا صَفَقْنَا السَّيْفَ تَعَدَّى الصَّفَاءُ إِلَى الْقَلْبِ  
 وَالتَّقْوَى وَالْجَوَارِحِ وَالْمَاكُولِ وَالْمَكْبُوسِ  
 وَتَعَدَّى إِلَى جَمِيعِ أَحْوَالِكَ بِأَوَّلِ مَا يَعْمُرُ  
 لِأَجْلِ الدَّارِ ۖ وَإِذَا كُنْتَ عِمَارَتَهَا أَخْرَجَ  
 إِلَى عِمَارَةِ الْبَابِ ۖ لَا كَانَ ظَاهِرًا بِلَا طَاطِنٍ ۖ  
 لَا كَانَ الْخَلْقُ بِلَا خَالِقٍ ۖ لَا كَانَ بَابٌ بِلَا دَاخِلٍ  
 لَا كَانَ قُفْلٌ عَلَى خَرِيقَةٍ ۖ بِأَدْنَى بِلَا أُخْرَى ۖ  
 يَا خَلْقًا بِلَا خَالِقٍ ۖ جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا يَنْفَعُكَ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ يُضُرُّكَ ۖ هَذَا السَّنَاءُ  
 الَّذِي مَعَكَ مَا يُبْتَغَى مِنْكَ هُنَاكَ ۖ  
 مَتَاعُكَ الرِّيَاءُ وَالتَّقَاتُ وَالْمَعَاوِي ۖ  
 وَهِيَ شَيْءٌ لَا يُنْفِقُ فِي سُوقِ الْآخِرَةِ صَحِيحٌ  
 إِلَّا سَلَامٌ شَرُّكُمْ نَاوِلٌ ۖ إِلَّا سَلَامٌ مُشْتَقٌّ  
 مِنَ الْإِسْتِسْلَاحِ ۖ وَأَنْ تُسَلِّمَ أَمْرًا لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِلَى اللَّهِ ۖ تُسَلِّمُ نَفْسَكَ إِلَيْهِ  
 وَتَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ۖ وَتَسْئِلُ حَوْلَكَ وَفَوْقَكَ  
 وَمَا بِيَدِكَ مِنَ الدُّنْيَا تُنْفِقُهُ فِي طَاعَتِهِ ۖ  
 تَعْمَلُ بِالطَّاعَاتِ وَتُسَلِّمُ إِلَيْهِ وَتَسْأَلُهَا ۖ  
 كُلُّ عَمَلِكَ جَوْزٌ قَارِعٌ ۖ كُلُّ عَمَلٍ لَا  
 إِلَّا اخْلَاصٌ فِيهِ فَهُوَ قِشْرٌ لَا لُبُّ  
 فِيهِ ۖ خَشَبَةٌ مَمْدُودَةٌ جَسَدٌ  
 بِلَا رُوحٍ ۖ صُورَةٌ بِلَا  
 مَعْنَى ۖ وَهَذَا عَمَلُ  
 الْمُنَافِقِينَ

جب باطن صاف ہو جائے گا تو صفائی قلب اور نفس اور اعضاء  
 اور لباس تک پہنچ جائے گی اور تیری ساری حالتوں میں دُور  
 جائے گی۔ اوّل مکان کا اندرون تعمیر کیا جاتا ہے۔ پھر جب  
 اس کی تعمیر پوری ہو جائے تو اب دروازہ بنانے کیلئے باہر  
 آئے۔ یہ کہ ظاہر ہو اور باطن نڈارد۔ اور نہ یہ کہ خلق (سے اُس) ہو  
 اور خالق (کا دھیان بھی) نہیں اور نہ یہ کہ دروازہ ہو مکان کے بغیر  
 اور قفل ہو دروازہ پر (کہ دیکھنے والے سمجھیں اندر خزانہ ہے حالانکہ  
 بجز کھنڈر کے خاک بھی نہیں) اسے سرتاپا دُنیا کہ آخرت سے  
 واسطہ نہیں اور لے خلق (کے شیدا) کہ خالق سے غرض نہیں  
 جن (خیالات و مشاغل) میں تو ہے ان میں کچھ بھی تیرے  
 لئے قیامت کے دن مفید نہ ہوگا بلکہ (اُٹا) ضرر پہنچائے گا جو  
 سودا تیرے پاس ہے وہ وہاں تجھ سے خریدا نہ جائے گا۔ تیرا  
 سودا ریا اور نفاق اور نافرمانیاں ہے اور وہ ایسی چیز ہے  
 جس کا آخرت کے بازار میں رواج نہیں ہے۔ اسلام صحیح کر  
 اس کے بعد (جو دُنیا میں ہے وہ) بچو۔ اسلام مشتق ہے استسلام  
 سے (جس کا ترجمہ اپنے آپ کو دوسرے کے حوالہ کر دینا ہے) اور یہ کہ  
 توحی تعالے کا کام اس کے سپرد کرے (کہ روزی پہنچانا اس نے  
 اپنے ذمہ لیا ہے سو خود پہنچا رہا ہے گا) اپنا نفس تو اسکو سونپے  
 اس پر بھروسہ رکھے اپنے زور اور طاقت کو بھول جائے اور جو کچھ  
 دُنیا اپنے پاس ہو اس کو اس کی طاعت میں خرچ کر ڈالے۔ نیک  
 کام کرے اور ان کو بھی اسی کے حوالہ کر کے بھول جائے (کہ  
 معاوضہ کا متوقع نہ ہے) تیرا سارا عمل خالی اخروٹ ہے کیونکہ  
 ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو وہ محض جھلک ہے جس میں گری نہیں  
 لکڑی ہے جس کو (کھینچ لاڈ الا گیا کہ بجز جلانے کے کسی مصرف کی نہیں)  
 جسم ہے بلا روح کا اور صورت ہے بلا معنی کے اور یہ منافقوں کا عمل ہے۔

بیا  
 و حَلَّ  
 فَمَنْ  
 وَرَأَى  
 بَعْضَهُ  
 الْحَقِّ  
 أَنْتَ  
 بَيْنَكَ  
 فَتَجْعَلُ  
 يَا مُنْفَكَّ  
 بِهِ شَيْءٌ  
 وَالْهُوَ  
 اسْتَفْجَا  
 بِأَقْدَامِ  
 مِنْ آيَةٍ  
 هَلَاكَ  
 سَمَلِ  
 الْفَعْلَمُ  
 الْقَمْسُ  
 الْجَمَلُ  
 وَشَجَرَةٌ  
 تَحْتَهُ  
 وَأَنْتَ  
 أَوْ قَدْ جِ  
 بِلَا  
 حَقِّقُ



بِمَا يَلْبَسُ الصَّغَارُ ۖ اِحْدَرُ مِنْ مُخَاظَةِ  
الْجَهْلِ وَالْخُلُوعِ بِالنِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ ۖ  
اصْحَبِ الشُّيُوخَ الْمُتَعَتِينَ ۖ وَاهْرُبْ مِنَ  
الشَّبَابِ الْجَاهِلِينَ ۖ قُمْ نَاحِيَةً عَنِ لَقَمِ  
فَمَنْ جَاءَ مِنْهُمْ اِلَيْكَ فَكُنْ بِهٖ كَالطَّيِّبِ  
لَهُمْ ۖ كُنْ لِلْخَلْقِ كَالْاَبِ الشَّيْفِ عَلَا  
اَوْلَادِہٖ ۖ اَكْفِرْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ  
فَاِنَّ طَاعَتَهُ ذِكْرُہٗ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی  
عَلَيْہِ وَسَلَّمْ اَقَّہٗ قَالَ ۖ مَنْ اطَاعَ اللّٰہَ  
عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ذَكَرَہٗ ۖ وَارِثُ فَلَکَ  
صَلَاتُہٗ وَصِيَامُہٗ وَقِرَاءَتُہٗ الْقُرْآنُ ۖ وَ  
مِنْ عَصَاہٗ فَقَدْ نَسِیَہٗ وَانْ کَثُرَتْ صَلَاتُہٗ  
وَصِيَامُہٗ وَقِرَاءَتُہٗ الْقُرْآنُ ۖ اَلْمُؤْمِنُ  
مُطِیْعٌ لِّرَّبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٌ لِّہٖ صَابِرٌ  
مَّعَہٗ ۖ یَقُوفُ عِنْدَ حُلُوظِہٖ وَکَلِمَہٗ وَ  
اَکْلَہٗ وَلَبْسَہٗ وَجَمِیْعُ نَصْرِہٖ فَاَتَہٗ ۖ  
وَالْمُنافِقُ لَا یَبَالِیْ بِہِذِہٖ الْاَشْیَاءِ فِی جَمْعِہٖ  
اَحْوَالِہٖ ۖ  
یَا غُلَامُ تَفَكَّرْ فِیْ اَمْرَکَ وَحَاقِقِ  
نَفْسَکَ مَا لَیْسَ فِیْکَ ۖ مَا اَنْتَ  
صَادِقٌ وَلَا صَدِیقٌ وَلَا حُبٌّ وَلَا مُوَافِقٌ  
وَلَا رَاضٍ وَلَا عَارِفٌ ۖ قَدْ اِدْعِیْتَ  
الْمَعْرِفَۃَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۖ قُلْ لِّیْ مَا  
عِلَامَۃٌ مَّعْرِفَہٖ ۖ اَیْشَ تَرٰی فِی قَلْبِکَ  
مِنَ الْحُکْمِ وَالْاَنْوَالِہٖ

کیل رہا ہے جو بچے کھیلنا کرتے ہیں۔ جاہلوں کے میل جول اور  
عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ غلامانہ رکھنے سے بچ۔ پرہیزگار  
بوڑھوں کی صحبت اختیار کر اور نادان نوجوانوں سے بھاگ  
لوگوں سے ایک کنارہ ہو کر کھڑا ہو جا۔ پھر ان میں سے جو کوئی  
تیرے پاس آجائے تو اس کے حق میں ایسا ہی جیسے طیب  
مخلوق کے لئے ایسا (خیر خواہ) ہو جیسے شفیق باپ اپنے بچوں  
کے لئے۔ اللہ عزوجل کی طاعت زیادہ کر کہ اس کی طاعت  
ہی اُس کو یاد رکھنا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے حق تعالیٰ  
کی طاعت کی پس بے شک اس نے خدا کو یاد رکھا۔ اگرچہ  
اس کی نماز روزہ اور تلاوت قرآن قلیل ہو اور جس نے  
اس کی نافرمانی کی بے شک اُس نے بھلا دیا اگرچہ اس کی نماز  
روزہ اور تلاوت قرآن کثیر ہو۔ مومن اپنے رب کا مطیع اُسکی  
موافقت رکھنے والا اور اس کے ساتھ صبر کرنے والا ہوتا ہے  
کہ اپنی لذتوں اپنے کلام اپنے کھانے اپنے پہننے اور اپنے سارے  
تفرقات میں توقف کرتا ہے (کہ اجازت و خوشنودی خدا کے معلوم  
ہوئے بغیر استعمال کی جرات نہیں کرتا اور اسی کا نام طاعت ہے)  
اور منافق اپنی تمام حالتوں میں ان چیزوں کے اندر بے پروا بناتا رہتا  
ہے۔ صاحبزادہ۔ اپنے معاملہ میں فکر کر اور اپنے نفس میں وہ بات  
ثابت کر جو تجھ میں موجود نہیں ہے۔ نہ تو (طلب میں) سچا ہے  
نہ (اہل اللہ کا) دوست ہے نہ (خدا کا) محب ہے۔ نہ (نفس پر)  
وقدہا کی موافقت کرنے والا نہ (تفرقات الہی پر) راضی ہو  
اور نہ صاحب معرفت۔ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دعویٰ  
کرتا ہے مجھے بتا کہ اس کی معرفت کی علامت کیا ہے تو اپنے  
قلب میں کون سی حکمتیں اور انوار دیکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے

مَا عَلَّمَ مَنَّا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابَدَالِ  
 أَنْبِيَائِهِ تَكُنْ أَنْ كُلِّ مَنِ ادَّعَى شَيْئًا سَلَّمَ  
 إِلَيْهِ وَلَا يُطَاكَبُ بِالْبَيِّنَةِ وَلَا يَخْلَفُ فِي نِيَارِهِ  
 عَلَى الْحَقِّ : مِنْ جُمْلَةِ صِفَاتِ الْعَارِفِ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصْبِرَ عَلَى الْفَاتِ وَيُوضَعَ  
 بِجَمِيعِ أَقْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقْدَارِهِ فِي جَمِيعِ  
 الْآخِرِ : فِي نَفْسِهِ وَآهْلِهِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ  
 يَا غَلَامُ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحُبُّ غَيْرِهِ  
 لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي شَيْءٍ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالْحَاقُّ وَالْمَخْلُوقُ  
 لَا يَجْتَمِعَانِ : أَنْتَرِكُ الْأَشْيَاءَ الْغَافِيَةَ  
 حَتَّى يَحْصُلَ لَكَ شَيْءٌ لَا يَفُتُّ : أَبْدَلْ نَفْسَكَ  
 وَمَا لَكَ حَتَّى تَحْصُلَ لَكَ الْجَنَّةُ : قَالَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِنْ اللَّهُ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
 أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ هُمْ  
 أَبْدَلُ مِنْ قَلْبِكَ الرُّغْبَةَ فِيمَا سِوَاهُ : حَتَّى  
 يَحْصُلَ لَكَ الْقُرْبُ مِنْهُ : وَتَكُونَ فِي صُحْبَتِهِ  
 دُنْيَا وَآخِرَةُ : يَا حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُرِّ  
 قَدْرِهِ كَيْفَ مَادَارَ : وَطَهَّرْ قَلْبَكَ الَّذِي هُوَ مَسْكَنُ  
 قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : أُنْشِئْ مَعَكُمْ سِوَاهُ : وَاقْعُدْ  
 عَلَى بَابِهِ بِسَيْفِ التَّوْحِيدِ الْإِحْلَاصِ وَالْهَدْيِ  
 وَلَا تَقْلَعْهُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَلَا تَسْغُلْ زَاوِيَةً مِنْ  
 أَوْيَا قُلُوبِكَ بِغَيْرِهِ : يَا الْعَابِدِينَ مَا عِنْدَ لِي بِكُمْ  
 يَا مُشُورَ مَا عِنْدِي سِوَى اللَّهِ : عِنْدَ الْإِحْلَاصِ

اولیاء اور انبیاء کے جانشین ابدال کی کیا علامت ہے؟ تیرا گمان  
 یہ ہے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کا دعویٰ کرنے لگے گا وہ تسلیم کر لیا  
 جائے گا اور نہ شہادت طلب کی جائے گی اور نہ اس کے دینار  
 کو کوئی پرپر کھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے عارف کی علامتوں میں  
 (کھلی علامت) یہ ہے کہ وہ مصیبتوں پر صبر کرتا اور تمام حالتوں میں  
 اپنے نفس اپنے اہل و عیال اور ساری مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کے  
 جملہ احکام قضا و قدر پر راضی رہتا ہے۔ صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ  
 کی محبت اور غیر کی محبت ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتیں حتیٰ تا  
 نے فرمایا ہے کہ اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے اندرون میں  
 دو قلب نہیں بنائے۔ دُنیا اور آخرت جمع نہیں ہو سکتیں، اور  
 خالق و مخلوق (ایک جگہ) جمع نہیں ہو سکتے۔ ناپائدار اشیاء کو چھوڑ  
 تاکہ وہ شے حاصل ہو جسے فنا نہیں۔ اپنے نفس اور مال کو خرچ کر  
 تاکہ تجھ کو جنت حاصل ہو۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بیشک اللہ  
 نے مومنین سے ان کے نفس اور مال کو خرید لیا اس (نیت)  
 پر کہ ان کے لئے جنت ہے" اس کے بعد (جنت وغیرہ) جملہ  
 ماسویٰ اللہ کی رغبت بھی اپنے قلب سے نکال ڈال تاکہ اس کا قرب  
 تجھ کو حاصل ہو جائے اور تو اس کی محبت میں رہنے لگے دُنیا اور  
 آخرت میں۔ اے محب خدا اس کی قضا و قدر کے ساتھ گھومتا رہ  
 جس طرح بھی وہ گھومے اور اپنے قلب کو جو قرب حق کی سکونت کا  
 مقام ہے۔ پاک رکھ۔ ہمارے دوسے کہ ماسویٰ اللہ سے اس کو صاف کر  
 اور توحید اور اخلاص اور صدق کی تلوار لیکر اس کے دروازہ پر بیٹھ جا  
 اور خدا کے سوا کسی کے لئے بھی اس کو مت کھول اور اپنے قلب کے  
 گوشوں میں سے کسی گوشہ کو بھی غیر اللہ سے مشغول مت بنا۔ اے  
 ہو و لعب والو میرے پاس ہو و لعب نہیں ہے اور اے چھلکے  
 میرے پاس بجز مغز کے کچھ نہیں۔ میرے پاس تو اخلاص ہے۔

قول اور  
 پرہیزگار  
 ہے بھاگ  
 سے جو کوئی  
 ہے طیب  
 اپنے بچوں  
 مطاعت  
 علیہ وسلم  
 حق تعالیٰ  
 اگرا۔ اگرچہ  
 بس نے  
 اس کی ناز  
 کا طبع اسکی  
 ہوتا ہے  
 اپنے سارے  
 کے معلوم  
 ہوتا ہے  
 پر و بار رہتا  
 میں وہ بات  
 سچا ہے  
 نہ (قضا  
 راضی ہو  
 دعوے  
 ہے تو اپنے  
 تعالیٰ کے



بِلَا نِفَاقٍ ۖ وَصِدْقٍ ۖ يَلَاكُذِبُ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
يُرِيدُ التَّقْوَى وَالْإِحْلَاصَ مِنْ قُلُوبِكُمْ ۖ مَا  
يَنْظُرُ إِلَى ظَاهِرِ أَعْمَالِكُمْ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَنْ تَبَالِ اللَّهُ مُحُومَهَا وَلَا دُمَاوَهَا وَلَكِنْ  
يَبَالِهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ ۖ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّ مَا فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَخْلُوقٌ لَكُمْ ۖ فَأَيْنَ شُكْرُكُمْ  
فَإِنْ تَقَوَّاكُمْ وَإِشَارَاتُكُمْ إِلَيْهِ وَآخِذُواكُمْ  
لَا تَعْبُوا وَتَعْمَلُوا أَعْمَالًا يَلَاكُزُوكِ الْأَعْمَالُ  
لَهَا أَرْوَاحٌ وَهِيَ الْإِحْلَاصُ ۖ

## المجلس الخامس والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي تَارِيخِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ  
سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ

عَنْ عَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَرَفَ  
رَأْسَهُ طَلَبَ سِدَّ أَنْفِهِ وَقَالَ هَذَا مِنْ الدُّنْيَا  
هَذَا الْحِجَابُ عَلَيْكُمْ يَا مَدِينَةَ الزُّهْدِ يَا قَوْمَ الزُّهْدِ  
وَأَعْمَالَكُمْ ۖ قَدْ تَلَبَّسْتُمْ بِنِجَابِ الْأَهْوَاءِ ۖ وَ  
بَوَاطِنُكُمْ مَلَأَى رُغْبَةً وَحَسْرَةً عَلَى الدُّنْيَا ۖ  
لَوْ خَلَعْتُمْ هَذِهِ النِّجَابَ وَأَظْهَرْتُمْ الرُّغْبَةَ  
الَّتِي فِي قُلُوبِكُمْ لَقَدْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ وَ  
أَبْعَدَ لَكُمْ مِنَ النِّفَاقِ ۖ الصَّادِقُ فِي زُحْدِهِ  
يَجِيءُ إِلَيْهِ أَشْغَامُهُ وَيَتَنَا وَلَهَا يَتَلَبَّسُ  
ظَاهِرُهَا وَقَلْبُهُ مَمْلُوءٌ مِنَ الزُّهْدِ فِيهَا وَفِي  
فَيْزِهَا ۖ وَلِهَذَا أَمَرْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلا نفاق کے اور سچائی ہے بلا دروغ کے حق تعالیٰ تمہارے قلوب  
سے تقویٰ اور اخلاص کا خواہاں ہے۔ وہ تمہارے ظاہری اعمال  
کو نہ دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تک قربانیوں کے گوشت  
اور خون ہرگز نہ پہنچیں گے، لیکن اس تک تمہارا تقویٰ پہنچے گا۔  
اے بنی آدم۔ جو کچھ بھی دنیا اور آخرت میں ہے سب تمہارے  
ہی لئے پیدا کیا گیا ہے پھر تمہارا شکر کہاں چلا گیا؟ تمہارا تقویٰ  
اور اس کی طرف اشارات اور تمہاری خدمتیں کہاں گئیں؟  
ایسے اعمال سے تم تھکتے نہیں جن میں روح نہیں ہے۔ اعمال  
کے لئے بھی روہیں ہوتی ہیں اور وہ روح اخلاص ہے۔

## پچیسویں مجلس

(۱۹ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ)

عینی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی خوشنواں کی ناک  
میں آتی تو اپنی ناک بند کر لیا کرتے اور یوں فرماتے تھے کہ یہ بھی  
دنیا ہی ہے۔ "اے اپنے قول اور فعل سے زہد کا دعویٰ کرنے  
والو۔ یہ تم پر حجت ہے۔ تم نے کپڑے تو زاہدوں کے سے پہن لئے  
اور تمہارے اندرون رغبت اور دنیا پر حسرت سے بھرے ہوئے ہیں  
اگر تم ان کپڑوں کو اتار ڈالتے اور جو رغبت تمہارے دلوں میں  
ہے اس کو ظاہر کرنے لگتے تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا اور نفاق  
سے دور لے جانے والا تھا۔ جو شخص اپنے زہد میں سچا ہوتا ہے  
وہ دنیا کے پیچھے تو نہیں پھرتا مگر جب اس کا مقصود اس کی  
طرف آتا ہے (تو وہ اس سے متنفر بھی نہیں ہوتا) اور اس کو  
لے لیتا ہے پس اس کا بیرون اس سے منتفع ہوتا ہے اور اس کا  
قلب اس کی اور اس کے سودا دوسری چیزوں کی بے رغبتی سے  
بھرا ہوا ہوتا ہے اور اسی لئے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ أَزْهَدَ مِنْ عَيْشِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
 مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 عَزَّ اللَّهُ قَالَ حَبِيبُ الْإِي مِنْ دُنْيَاكُمْ  
 ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ  
 عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ أَحَبَّ ذَلِكَ مَعَ  
 زُهْدِهِ فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ لِأَنَّ ذَلِكَ كَانَ  
 مِنْ قِسْمِهِ قَدْ سَبَقَ بِهِ عِلْمُ رَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يَكْنَى لَهُ أَمْتًا لَا  
 إِلَّا مَرْءٍ وَامْتِنَالُ الْأَمْرِ طَاعَةٌ فَكُلُّ  
 مَنْ يَتَنَاوَلُ أَقْسَامَهُ عَلَى هَذَا الْبَصَرِ  
 فَهُوَ فِي طَاعَةٍ وَإِنْ كَانَ مُتَكَلِّفًا  
 بِالْأَنْبِيَاءِ كَلِمًا يَا زُهَادًا عَلَى قَدَمِ  
 الْجَهْلِ اسْمَعُوا وَصِدِّقُوا لَا  
 تَكُنْ بَوَايَ تَعَلَّمُوا هَذَا لَحْنًا  
 لَا تَرُدُّوا عَلَى الْقَدْرِ يَجْهَلُكُمْ  
 كُلُّ جَاهِلٍ بِالْعِلْمِ مُسْتَعِينٍ  
 بِرَأْيِهِ قَابِلٌ كُلُّهُمْ نَفْسُهُمْ وَكَلَامُهُ  
 وَشَيْطَانُهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِثَلَاثِ  
 تَابِعٌ لَهُ قَدْ جَعَلَهُ شَيْخَهُ يَا  
 جُهَّالًا وَيَا مَنَا فُقِيرِينَ  
 مَا أَظْلَمَ قُلُوبَكُمْ  
 وَمَا أَنْتُمْ رَوَاهُكُمْ  
 وَمَا  
 أَكْثَرُ  
 لَقَلْبَةٍ

کے قلوب  
 کی اعمال  
 کے گوشت  
 و بچے کا  
 ہمارے  
 را اقول  
 گیتیں؟  
 اعمال  
 ہے۔

کی ناک  
 کہ یہ بھی  
 کرنے  
 بہن نے  
 ہوئیں  
 لوئیں  
 زینفاق  
 تاج  
 س کی  
 اس کو  
 اس کا  
 سے  
 و سلم

(جنہوں نے) قلبی زہد کے ساتھ دنیوی نعمتیں اپنے مقسوم کی  
 سب کچھ استعمال کیں) زہد میں حضرت علیہ السلام سے  
 (جنہوں نے اپنے بیرون کو بھی نعمتوں سے بچایا) اور ان کے  
 علاوہ دوسرے انبیاء علیہم السلام سب زیادہ بڑے ہو  
 تھے (کیونکہ بدن کے لذت اٹھانے پر بھی قلب میں رغبت  
 نہ آتا کمال زہد ہے) ہاں آپ نے خود فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا  
 میں سے تین چیزیں میری محبوب بنائی گئی ہیں یعنی خوشبو اور  
 عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں رکھی گئی ہے۔  
 تو باوجودیکہ آپ کو نہ ان چیزوں میں رغبت تھی اور نہ ان کے  
 علاوہ کسی اور چیز میں مگر پھر بھی آپ نے ان کو محبوب سمجھا تو  
 اس لئے کہ یہ چیزیں آپ کے مقسوم میں تھیں اور ان کے ساتھ  
 حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا تھا پس آپ (علم غلوذری  
 کی موافقت کے حریص بن کر) حکم کی تعمیل میں ان چیزوں کا  
 استعمال فرماتے تھے اور تعمیل حکم عین اطاعت ہے۔ تو جو شخص  
 اپنا مقسوم اس صورت سے لے گا وہ طاعت ہی میں مشغول ہے  
 اگرچہ ساری دنیا سے بھی منتفع کیوں نہ ہو۔ اے جہالت کے قدموں  
 پر زہد بننے والو سنو اور سچا بھو جھٹلاؤ مت۔ اس (معدی) زہد کو  
 سیکھو تاکہ اپنی جہالت سے (مقسوم کی نعمتوں کے چھوڑنے کو زہد سمجھ کر  
 تقدیر پر) اس کی عطاؤں کو رو نہ کرے لگو کہ یہ علم خداوندی کو خلافت  
 بنانے کے درپے ہونا ہے جو بڑی مصیبت ہے) جو شخص علم سے  
 ناواقف اپنی رائے پر (بڑوں کے مشورہ سے) مستغنی اور اپنے  
 نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کی بات ماننے والا ہے وہ  
 ابلیس کا بندہ اور اس کا تابع ہے کہ اس کو اپنا پیر بنا لیا ہے۔  
 اے تاوانو اور اے منافقو۔ تمہارے دل کس درجہ سیاہ  
 اور تمہاری بوکس درجہ گندی اور تمہاری زبانوں کی بک بک کس درجہ

أَلَسَتْ كُمْ تَوْبُوا مِنْ جَمِيعِ مَا أَنْتُمْ فِيهِ ؟  
وَأَتْرَكُوا الطَّعْنَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي  
أَوْلِيَائِهِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ؟ وَلَا  
تَعْتَرِضُوا عَلَيْهِمْ فِي تَنَاولِ الْأَقْسَامِ ؟  
فَإِنَّهُمْ مُتَنَائِدُونَ يَا لَا مَرَّةَ لَا يَأْهُوَانِ  
عِنْدَهُمْ شِدَّةٌ فِي مُحِبَّتِهِمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟  
وَالشُّوقِ إِلَيْهِ ؟ وَالرَّهْصِ فِيهَا سِوَاهُ ؟  
وَأَعْرَاضِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ عَنِ الْكُلِّ  
وَلَكِنْ لَهُمْ أَقْسَامٌ قَدْ سَبَقَ بِهَا الْعِلْمُ ؟  
لَا بَلَّ لَهُمْ مِنْ تَنَاولِهَا أَشَدُّ الْبَلَاءِ  
عَلَيْهِمْ قِيَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا ؟ وَبَقَاؤُهُمْ  
فِيهَا ؟ وَتَلَبُّسُهُمْ بِأَقْسَامِهِمْ ؟ وَرُؤْيِيَّتُهُمْ  
لِلْمُرَكَّبِ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَهُمْ ؟  
يَا عَلَامُ أَهْجَرِ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ  
مَا دُمْتَ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاؤِكَ ؟  
مَتَّعَكَ الْكَلَامُ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
إِذَا آتَاكَ لَا يَخْرُجُ هَيَاةً لَهُ إِذَا شَاءَ  
أَنْشَرَكَ وَأَهْلَكَ وَأَثْبَتَكَ بِمَا كُنَّ  
هُوَ الْمَظْهَرُ لَا أَنْتَ ؟ سَلِمَ نَفْسَكَ وَ  
كَلَامَكَ وَجَمِيعَ أَحْوَالِكَ إِلَى قَدَرِهِ  
وَأَشْتَغَلَ بِالْعَمَلِ لَهُ ؟ كُنْ عَمَلًا بِلَا  
شُرَيْهِ ؟ حُمُولًا بِلَا ذِكْرِ  
خَلْوَةٍ بِلَا جَلْوَةٍ ؟  
بَاطِنًا بِلَا  
ظَاهِرٍ ؟

کثیر ہوگی؟ جس بد حالی میں تم مبتلا ہو اس سے توبہ کرو۔ اللہ  
عز و جل اور اس کے اولیاء میں جن کو وہ محبوب سمجھتا اور وہ اسکو  
محبوب سمجھتے ہیں۔ طعن کرنا پھوڑو اور مقسوم کے استعمال کرنے  
میں ان پر اعتراض نہ کرو (کیونکہ وہ حکماً استعمال کر رہے ہیں نفسانی  
خواہش سے نہیں۔ ان کے پاس حق تعالیٰ کی محبت اس کا اشتیاق  
اس کے سوا ہر چیز میں بے رغبتی اور ظاہر و باطن کا سب سے رُخ  
پھیر لینا بہ شدت موجود ہے) جس کا متفقہ یہ ہے کہ کسی ادنیٰ چیز کے  
استعمال کو بھی ان کا دل گوارا نہیں کرتا، لیکن ان کے مقسوم جن کے  
ساتھ حق تعالیٰ کا علم پہلے ہی متعلق ہو چکا ہے کہ یہ یہ چیز استعمال  
میں لائیں گے) ان کے استعمال کے بغیر ان کو چارہ نہیں (بہن کا  
استعمال کرنا دوسرا مجاہدہ ہے کہ گودل نہ چاہے مگر حکم خداوندی کی  
پوری تعمیل کریں) ان کے لئے دنیا میں قیام اور اس عالم میں رہنا  
اور اپنے مقسوم سے منتفع ہونا اور جو حق تعالیٰ کے اور ان کے  
جھٹلانے والے ہیں ان کو دیکھنا ایک سخت ترین مصیبت ہے  
(مگر وہ اس پر راضی اور استقلال کے ساتھ جمے ہوئے ہیں)  
صاحبزادہ۔ جب تک تو اپنے نفس اور اپنی خواہش کے ساتھ  
قائم ہے (مخلوق کو وعظ کہنا ترک کر اور نا صمانہ) گفتگو سے مر جا  
پس حق تعالیٰ جب تم سے کوئی کام لینا چاہے گا اس کے لئے خود تجھکو  
تیار کر دے گا۔ وہ جب چاہے گا تجھ کو زندہ کرے گا اور اہلیت لغیب  
فرمائے گا اور تجھ کو او عظم کے لئے) قائم کر دیگا (اس وقت) وہی ظہر  
کرنے والا بنے گا کہ تو خود اپنے نفس اپنے کلام اور اپنے جملہ احوال  
کو اس کی تقدیر کے حوالہ کر کہ جب جو کچھ مقدر ہوگا ہو رہے گا) اور  
خود اس کے کام میں مشغول ہو جا۔ علی بن بلا گفتگو کے۔ اخلاص بن  
بلاریکے۔ سر تاپا تو حید بن بلا شرک کے۔ گنامی بن بلا شہرت کے  
خلوت بن بلا جلوت کے اور باطن بن بلا ظاہر کے۔ اور

وَأَسْتَعِزُّ بِالْبَاطِلِ بِإِطْلَالِ التَّيْبَةِ ۖ أَنْتَ  
مُخَاطَبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَشِيرُ إِلَيْهِ بِعَوْلِكَ  
إِيَّاهُ نَعْبُدُ وَإِيَّاهُ نَسْتَعِينُ هَذَا  
خُطَابُ الْحَاضِرِ ۖ يَا حَاضِرُ اعْبُدْ عِي ۖ يَا  
عَالِمُ إِنِّي قَرِيبٌ مَقِي ۖ يَا شَاهِدُ اعْلَمْ ۖ  
خَاصُّوهُ فِي صَلَاتِكَ وَغَيْرِهَا هَذِهِ التَّيْبَةُ ۖ  
عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْبِدُ اللَّهَ  
كَأَنَّكَ تَرَاهُ ۖ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ  
يَرَاكَ يَا غُلَامُ صُفِّ قَلْبَكَ بِأَكْلِ  
الْحَلَالِ ۖ وَقَدْ عَرَفْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
صُفِّ لِقَمَّتَكَ وَخَرَقَتَكَ وَقَلْبَكَ ۖ وَقَدْ  
صُرْتَ صَافِيًا ۖ الصُّوفُ مَشْتَقٌّ مِنْ  
الصَّفَاءِ ۖ يَا مَنْ لَيْسَ الصُّوفُ ۖ الصُّوفِيُّ  
الصَّادِقُ فِي تَصَوُّفِهِ يَصْفُو قَلْبَهُ عَمَّا  
سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهَذَا اشْتِئَا  
يَعْنِي تَغْيِيرَ الْخَرَقِ ۖ وَتَغْيِيرَ الْوُجُوهِ  
وَجَوْمِ الْأَكْتَانِ ۖ وَلَقَلَّتْهُ اللِّسَانِ  
بِحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ ۖ وَتَحْرِيكِ  
الْأَصْبَاحِ بِالنَّسْبِ وَالِاتِّهْلِيلِ ۖ وَلَئِنَّمَا  
يَعْنِي بِالصِّدْقِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالزَّهْدِ فِي الدُّنْيَا ۖ وَالْخَوَاجِ  
الْخَلْقِ مِنَ الْقَلْبِ وَتَجَرُّدَهُ عَمَّا  
سِوَى مَوْلَاهُ  
عَزَّ وَجَلَّ

اور ارادہ کو باطل کر دینے سے باطن کے ساتھ مشغول ہو۔ تو اپنے  
قول ایک نجد و ایک نستعین میں حق تعالیٰ کو خطاب کرتا اور  
اس کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور  
تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (یہ لفظ یعنی تجھ ہی کو) خطاب ہے حاضر  
کے لئے کہ اے وہ ذات جو میرے قریب حاضر ہے۔ اے وہ ذات  
جو مجھ سے واقف اور میرے قریب ہے اور اے وہ ذات جو مجھ  
مطلع ہے۔ پس اپنی نمازیں اور اس کے علاوہ دوسری حالتوں  
میں اسی طرح اور اسی نیت سے اس کو خطاب کیا کرو اور اسی لئے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت کہ  
گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ  
تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

صاحبزادہ۔ حلال کھانے سے اپنے قلب کی صفائی کر لیتا  
حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ اپنے نواز اپنے لباس  
اور اپنے دل کو صاف کر کہ (صوفی) صافی بن جائے گا۔ تصوف  
لفظ صفا سے مشتق ہے (صوف سے نہیں ہے پس) اے وہ  
شخص جس نے (صوفی بننے کے لئے صوف پہن رکھا ہو چاہے  
تصوف میں سچا صوفی ہے اس کا قلب مولا کے سوا تمام چیزوں  
سے صاف ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جو (گیمین نمک  
کپڑوں کے متغیر کرنے اور ریاکاری کی ریاضتیں کر کے) چروں  
کو زرد بنانے اور (پیروں کی صورت بنا کر) کندھوں کو اکٹھا  
کرنے اور (داعیہ تقاریر بن کر) بزرگوں کی حکایتیں بیان  
کرنے میں زبان چلانے اور کثرت درود و وظائف اختیار کر کے  
تسبیح و تہلیل میں اُٹھکیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بس  
حق تعالیٰ کی طلب میں سچا بننے دنیا سے بے رغبت ہو جانے  
مخلوق کو قلب سے باہر نکالنے اور اپنے مولا کے سوا سب سے غالی

رو۔ اللہ  
اور وہ اسکو  
دل کرنے  
ہیں نفسانی  
شتیاق  
سے رُخ  
نی چیز کے  
سوم جن کے  
ستعمال  
پسین کا  
ندی کی  
عالم میں رہنا  
ن کے  
بت ہے  
سے ہیں  
کے ساتھ  
سے مر جا  
لئے خود تجھکو  
ت نصیب  
وہی ظہر  
جملہ احوال  
ہے گا اور  
خلاص بن  
مرت کے  
اور

عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَتَى قَالَ :  
 تَلَّخْتُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي : إِلَهِي لَا تَسْتَعْنِي  
 مَا يَفْعَلُنِي وَلَا يَصْرُفُكَ : وَكَثُرَتْ ذَلِكَ  
 ثُمَّ نُمْتُ : فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ قَائِلًا  
 يَقُولُ لِي : وَأَنْتَ أَيْضًا لَا تَمْتَنِعُ : مِنْ  
 عَمَلٍ مَا يَنْفَعُكَ : وَأَمْتَنُ مِنْ عَمَلٍ مَا يَصْرُفُكَ  
 صَبَحُوا النَّاسُ بَكْرًا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَعَتَ تَبِعِيكَ لَهُ  
 فَقَدْ هَمَّ كَسْبُهُ : وَأَمَّا يَقُولُ إِنَّكَ إِنَّا مِنْ  
 أُمَّتِهِ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةٍ لَا يَنْفَعُكَ :  
 إِذَا تَبِعْتُمُوهُ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ كُنْتُمْ  
 مَعَهُ فِي صُحْبَتِهِ فِي دَارِ الْآخِرَةِ : أَمَّا  
 سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَنَا كَمَا الرَّسُولُ  
 فَخُذُوا مَا هَاكُمْ عَنْهُ فَاسْتَمُواهُ أَمْتَنُوا  
 مَا أَمَرَكُمْ : وَأَسْتَمُوا عَمَّا نَهَاكُمْ : هَذَا  
 قَدْ قَرَأْتُمْ مِنْ رِيتِكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي  
 الدُّنْيَا يَقُولُ بِكُمْ : وَفِي الْآخِرَةِ  
 يَنْفَعُكُمْ وَأَجْسَادُكُمْ يَارْهُادُ  
 أَمَا تَحْسَبُونَ تَزْهَدُونَ : تَزْهَدُونَ  
 بِأَنْفُسِكُمْ وَأَهْوَابِكُمْ : تَسْتَقْبِلُونَ  
 بِرَأْيِكُمْ : اسْتَبِعُوا وَاصْبِرُوا الشَّارِعَ  
 الْعَارِفِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَالَمِينَ  
 الْعَامِلِينَ الْمُتَعَلِّقِينَ عَلَى الْحَلِيِّ  
 بِلسَانِ التَّوْبِيحَةِ  
 وَزَوَالِ الطَّمَعِ

ہو جانے سے حاصل ہو کر تی ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے  
 وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے عرض کیا کہ یا اللہ ان نعمتوں  
 (کو) مجھ سے مت روک جن کے (ملنے سے) میرا تو فائدہ ہے اور  
 تیرا کچھ نقصان نہیں۔ اور بار بار یہی دعا مانگی اس کے بعد سو گیا  
 تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی کہنے والا یوں کہتا ہے۔ اور  
 تو بھی تو ایسے عمل (طاعت) سے مت روک جن کے (کرنے میں)  
 تیرا نفع ہے اور ایسے (ناجائز) کام کرنے سے باز آجا جن سے  
 تیرا نقصان ہے کہ نعمتوں کے مستحق تو کام کے کرنے والے ہیں اور  
 جسے اپنے نفع نقصان کا خود فکر نہ ہو وہ ہم سے سوال کس منہ سے  
 کرتا ہے، صابحوہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
 اپنے انتساب کو صحیح کرو۔ آپ کا امتناع جس کے لئے صحیح ہو جاتا  
 ہے اس کا انتساب بھی صحیح ہو جاتا ہے اور اتباع کے بغیر انوں  
 کہنا کہ میں آپ کا امتی ہوں تیرے لئے مفید نہیں۔ جب تم آپ کے  
 اقوال اور افعال میں آپ کے متبع بن جاؤ گے تو دارِ آخرت میں تم  
 کو آپ کی مصاحبت نصیب ہوگی۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد  
 نہیں سنا کہ جو کچھ تم کو پیغمبر دیں اس کو اور جس سے باز رکھیں اس  
 سے باز آ جاؤ۔ آپ جو کچھ تم کو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس بات  
 کی بھی ممانعت کریں اس سے رک جاؤ۔ یقیناً دُنیا میں حق تعالیٰ کے  
 قریب ہو جاؤ گے۔ قلوب کے اعتبار سے۔ اور آخرت میں قریب  
 ہو گے اجسام اور نفوس کے اعتبار سے۔ اے زاہدو۔ تم پہاڑ بہ  
 اختیار نہیں کرتے۔ اپنے نفس اور اپنی خواہشات کے موافق زاہر  
 بننے ہو اور اپنی رائے کو مستقل سمجھتے ہو (خود رائے مت بنو)  
 تابع بنو اور اللہ کی معرفت والے اُن مشائخ کی صحبت اختیار  
 کرو جو عالمِ باعمل اور بغیر کسی لالچ کے خالص خیر خواہانہ نصیحت  
 کی زبان سے مخلوق پر متوجہ ہیں کہ اپنے قلوب کا رُخ تم



سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ فَلَقَدْ كَانَ فِقِيمًا زَاهِدًا  
وَرَقَابًا تَعْلَمُ الْعِلْمَ وَعَمِلَ بِحَقِّهِ ۖ أَعْطَاهُ  
حَقَّهُ بِالْعَمَلِ ۖ وَاعْطَى الْعَمَلَ حَقَّهُ  
بِالْإِخْلَاصِ فِيهِ ۖ وَأَعْطَاهُ الْحَقُّ عِزًّا  
وَجَلَّ رِضَاهُ بِالْقَصْدِ إِلَيْهِ ۖ وَأَعْطَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَاهُ بِالْمُتَابَعَةِ  
لَهُ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ  
الصَّالِحِينَ وَعَلَيْكُمْ أَمَةٌ ۖ كُلُّ مَنْ كَرَّمَ  
يَكْتُمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
يَأْخُذُ شَرِيعَتَهُ فِي يَدِهِ ۖ وَالْكِتَابُ  
الْمُذَلُّ عَلَيْهِ فِي الْبَيْدِ الْأُخْرَى ۖ وَلَا  
يَصِلُ فِي طَرِيقِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
يَهْلِكُ وَيَهْلِكُ يَهْلِكُ وَيَهْلِكُ ۖ هُمَا دَلِيلَانِ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الْقُرْآنُ دَلِيلُكَ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالسُّنَّةُ دَلِيلُكَ  
إِلَى الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ  
اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ نَفْسِنَا ۖ وَ  
أَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةً وَتَنَا عَذَابَ النَّارِ ۖ

## المجلس السادس والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرِّبَاطِ عِشْرِينَ  
ذِي الْحِجَّةِ سَنَةً ثَمَانِينَ وَارْبَعِينَ وَتَمَّ مَلَكُهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۖ  
مَنْ كُوِّزَ الْعَرْشُ كَمَا كَانَ الْمَهْدُ ۖ يَأْمَنُ

اور یہ ٹرہ تھا ان کے خوف درجائیں مساوات رکھنے کا ان پر اللہ  
کا سلام نازل ہو۔ واقعی وہ بڑے فقیہ بڑے زاہد و متقی تھے۔ علم  
بھی سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا۔ علم کا حق علم کو دیا اس پر عمل کر کے  
اور عمل کا حق عمل کو دیا اس میں اخلاص برت کر پس حق تعالیٰ  
نے ان کو اپنی خوشنودی بخشی کیونکہ انہوں نے اسی کو اپنا مقصود  
بنایا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوشنودی  
عطا فرمائی اس لئے کہ انہوں نے آپ کی متابعت کی تھی۔ اللہ کی  
رحمت ہو ان پر اور تمام صالحین پر اور ان کے ساتھ ہم پر بھی ہر وہ  
شخص جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے اور  
اپنے ایک ہاتھ سے آپ کی شریعت کو اور دوسرے ہاتھ میں آپ  
کی کتاب (قرآن) کو جو آپ پر نازل ہوئی تھی نہ تھامے اور آپ کے  
پلے ہوئے راستہ میں حق تعالیٰ کی طرف نہ پلے۔ وہ ہلاک  
ہو اور پھر ہو۔ گمراہ ہو اور پھر ہو۔ یہی دونوں (قرآن و شریعت)  
حق تعالیٰ کی طرف کا راستہ چلانے والی ہیں۔ قرآن تیرا رہبر ہے  
حق تعالیٰ تمکین پہنچانے کو اور سنت تیری راہبر ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم تمکین پہنچانے کو۔ اے میرے اللہ دوری ڈال دے  
ہمارے اور نفوس کے درمیان کہ ایک دوسرے کے پاس  
نہ پہنچ سکے، اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی  
خوبی اور ہم کو بچا دو زرخ کے عذاب سے۔

## چھبیسویں مجلس

(۲۰ ذی الحجہ ۴۴۵ھ فائز شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ مصیبتوں کا مٹھ  
رکھا بھی ہے۔ اے وہ شخص جو کسی تکلیف پر ہلے واولا مچا

يَشْكُو إِلَى الْخَالِقِ مَصَائِبَهُ ۖ آيَاتُ يَنْفَعَكَ  
 شَكْوَاكَ إِلَى الْخَلْقِ ۖ لَا يَنْفَعُونَكَ وَلَا  
 يَضُرُّونَكَ ۖ وَإِذَا عَمَّكَ عَلَيْهِمْ وَ  
 أَشْرَكَكَ فِي بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 يُبْعِدُونَكَ ۖ وَفِي سَخَطِهِ يُوَقِّعُونَكَ ۖ  
 وَعَنْهُ يُحْجِبُونَكَ ۖ أَنْتَ يَا جَاهِلٌ تَدَّعَى  
 الْعِلْمَ ۖ مِنْ جُمْلَةِ جَهْلِكَ طَمَعُكَ  
 الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ نَهْأَعَزَّ وَجَلَّ تَطْلُبُ  
 الْخَلَاصَ مِنَ الشَّدَايِدِ بِشَكْوَاكَ إِلَى  
 الْخَلْقِ وَيُحِبُّكَ إِذَا كَانَ هَذَا الْكَلْبُ  
 الشَّرُّهُ يَتَعَلَّمُ حِفْظَ الصَّيْدِ ۖ وَيُزِيلُ  
 شَرَّهُهُ وَطَبْعَهُ ۖ وَهَذَا الظَّالِمُ أَيْضًا  
 بِالتَّعْلِيمِ يُخَالِفُ طَبْعَهُ ۖ وَيَتْرُكُ مَا  
 كَانَ عَلَيْهِ مِنْ أَكْلِ الطَّيْرِ وَالْحَيِّ  
 تَجْعَلُ لَهُ ۖ فَتَنْفُسُكَ أَوْ لِي بِالتَّعْلِيمِ  
 عِلْمُهَا وَقَهْمُهَا حَتَّى لَا تَأْكُلَ دِينَكَ ۖ  
 وَتَمْرُقَكَ ۖ وَلَا تَخُونُ فِي أَمَانَاتِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْمُدَّةَ عِنْدَ هَا ۖ دَيْنُ  
 الْمُدَّةِ عِنْدَ هَا لَحْمُهُ وَدَمُهُ ۖ لَا  
 تُصَحِّحُ مَا قِيلَ تَعْلِيمُكَ لَهَا ۖ  
 إِذَا تَعَلَّمْتَ وَفَهِمْتَ  
 وَأَطَاعَتْ حِينَئِذٍ  
 لَا سَتَضِيغُهَا  
 آيَاتُهَا  
 تَوْجِهُتْ

کا ان پر اشارہ  
 مقلی تھے۔ علم  
 پر عمل کر کے  
 حق تعالیٰ  
 اپنا مقصود  
 بنی خوشنودی  
 تھی۔ اللہ کی  
 پر بھی ہر وہ  
 نہ کرے اور  
 ہاتھ میں آپ  
 مے اور آپ کے  
 وہ ہلاک  
 و شریعت  
 رہے  
 ل شریعت  
 ل دے  
 کے پاس  
 میں بھی  
 آپ نے  
 کا نسخہ  
 و لایا

اس کو ظاہر کرتا اور) اپنی مصیبتوں کا مخلوق سے شکوہ کرنا بظہر:  
 یہ مخلوق سے شکوہ کرنا تجھ کو کیا مفید ہوگا۔ وہ نہ (تیرے دے  
 بن کر) تجھ کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ (دشمن بن کر) تیرا کچھ  
 بگاڑ سکتے ہیں (پس ان پر اپنی مصیبت ظاہر کر کے عرش کے  
 خزانہ سے بھی ہاتھ دھویا اور بجائے فائدہ کے خسارہ اٹھایا کہ  
 جب تو نے ان پر اعتماد کیا اور ان کو (مصیبت دور کرنے والا)  
 شریک خدا سمجھا تو وہ تجھ کو حق تعالیٰ کے دروازہ سے دور کر دینگے  
 اور اس کے غصہ میں تجھ کو گرا دیں گے اور اس سے تجھ کو محبوب  
 بنا دیں گے اے جاہل تو علم کا دعویٰ کرتا ہے اور ثبوت جہالت  
 کا دے رہا ہے کیونکہ تیرا دنیا کو پروردگار دنیا کے سوا دوسرے سے طلب  
 کرنا منجملہ تیری جہالت کے ہے کہ تو مخلوق تک اپنا شکوہ پہنچا کر  
 مصیبتوں سے رہائی چاہتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ جب حرص کرتا جیوں  
 ہو کر شکاری کی تعلیم سے) شکار کا اپنے مالک کے لئے محفوظ رکھنا  
 سیکھ لیتا اور اپنی حرص اور اپنی طبیعت کو ترک کر دیتا ہے۔ اور یہ  
 (عقاب دباؤ وغیرہ) پرند بھی تعلیم کی بدولت اپنی طبیعت کی مخالفت  
 کرنے لگتا اور ان شکار کئے ہوئے جانوروں کے کھانے کی عادت  
 بدل ڈالتا ہے جن کو وہ اپنے نفس کے لئے شکار کیا کرتا تھا تو تیرا نفس  
 (انسان بن کر) تعلیم کا زیادہ مستحق ہے (کہ اپنی خوئے بدچھوڑ کر اپنے اعمال  
 کو اپنے آقا کی نذر گزارنے) اس کو تعلیم دے اور بھاتا کہ وہ تیرا دین نہ  
 کھائے تجھ کو پارہ پارہ نہ کرے اور حق تعالیٰ کی ان امانتوں میں خیانت  
 نہ کرے جو اس کی نگرانی میں دی گئی ہیں۔ مومن کے نزدیک اس کا  
 دین گویا اس کا خون اور گوشت ہے کہ اس کا تباہ کرنا کسی طرح گوارا  
 نہیں (تعلیم دینے سے پہلے نفس کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ جب وہ  
 تعلیم پا جائے اور (مالک کی اطاعت کا حق) سمجھ لے اور  
 مطیع بن جائے تو اس وقت حد ضروری وہ جائے اس کے ساتھ



لَا تَقْدِرُ فَمَا فِي تَجَمُّعِ الْأَحْوَالِ إِذَا ظَلَمْتَ  
 صَارَتْ حَلِيمَةً غَالِيَةً وَإِنْ يَأْتِيكَ  
 الْقَدْرُ مِنْ الْأَمْرِ لَا تَغِيظْ بَيْنَ لَيْفِ  
 الْحُطَّةِ وَخَيْرِ الشُّرُوفِ تَعْمُ فَمَا لِلْحُطَّةِ  
 تَصَدُّقٌ لَدُنَّ لَا تَأْكُلُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ تَأْكُلُ  
 تَأْكُلُ مَسَاعِدَةً لَنْ عَلَى فَعْلٍ الْخَيْرِ وَ  
 الطَّائِفَةُ وَالْإِيْفَانُ يَنْتَقِلُ طَبْعُهُمْ بِقِيَمَةِ  
 كَرَمِهِ بِالْهَيْدَةِ فِي الدَّيْلِ أَعْيُنُ فِي الْأَجْرِ  
 إِذَا رَهْدَتْ فِي الْأَجْرِ وَطَلَبُ الْمَرْغَى لَمْ يَكُنْ  
 مَعَكَ وَسَارَتْ مَعَهُ قَلْبُهُ إِلَى بَابِهِ فَحَسْبُكَ  
 تَجَمُّعُ السَّلَافَةِ بِتَقْوَى لَمْ يَأْمَنْ لَمْ يَأْكُلْ  
 وَاشْرَبَ يَأْمَنْ لَمْ يَشْرَبْ بِمَا لَمْ يَفِضْ الْبَقَاؤُ  
 لَا يَأْكُلُ الْأَكْمَلُ يَكُنْ لَطِيفٌ وَأَوْفَى  
 مَعَ دَوَامِ الْأَكْمَلِ وَالْقِيَمُ وَتَرْتِيبُ الشَّرَفِ  
 فِي حَضْرَةِ وَفِيهِ يَأْكُلُ شَرُّكَ لَمْ يَسْتَجِبْ  
 طَعَامُ رَقْدٍ خُلِّيَ لَكَ مِنْ تَقْدِيرٍ يَأْكُلُهُ  
 غَيْرُكَ لَمْ يَأْكُلْ وَتَمَكَّنْ وَمَنْ وَرَبُّكَ  
 قَدْ خُلِّيَ لَكَ مِنْ تَقْدِيرٍ تَبَيَّنَ وَتَلَبَّسَ  
 غَيَّرَكَ أَنْتَ هَلْ لَكَ الْجَمَلُ مَا لَكَ نَبَاتٌ  
 وَلَا عَقْلٌ وَلَا إِيْهَانٌ وَلَا تَسْبِيحٌ تَرْتِيبُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأْكُلُ كَارِي إِذَا عَمِلْتَ مَعَ رَيْلِ  
 كَرِيمٍ فَكَأَيُّ شَوْءٍ لَا تَطْلُبُ لُزُومَةَ وَالْأَجْرَةَ  
 قَهْمًا يَحْصُلَانِ لَكَ مِنْ عَيْنِ طَلَبٍ وَسُوءِ  
 آدَبٍ إِذَا مَا لَكَ تَوَكَّلْتَ الشَّرَّ وَالطَّلَبُ  
 وَسُوءُ الْأَدَبِ يَسْتَكِلُكَ

اور کسی حالت میں بھی اس سے جبرائی منت اختیار کر جبہ اطمینان  
 والا بن جائے گا اور برباد و واقف کا اور اس قسم پر رضا مند بن  
 جائے گا جو تقدیر سے اس کے پاس آئیں گی تو گنہگاروں کے میرہ اور جو  
 دنی میں کچھ فرق نہ سمجھے گا اور جو توفیق کا حاصل صرف مرہ امان ہے  
 اور رنج ہو جائیں گی فاجہ اس کو کھائے سے زیادہ پیارا معلوم ہوگا  
 اور کار خیر اور اطاعت اور ایثار پر تیرا قوت بازو ہوگا طبیعت اس  
 کی بدل جائے گی سخی اور کریم و فیاض سے بے رغبتی اور آخرت میں  
 بار غبت بن جائے گا اس کے بعد جو بے رغبتی سے بار غبت  
 اور دوزخ کا طلب گار بنے گا تو وہ بھی تیرے ساتھ اس کا طالب بنے گا  
 اور تیرے قلب کے ساتھ اس کے دروازہ کی طرف چلے گا پس اس وقت  
 قہمت آئے گی اور وہ اس کے کھائے اے وہ شخص جس نے کچھ کھائیں  
 اور پی لے اے وہ شخص جس نے کچھ پیا نہیں سمجھ رہے ہیں کسی کے ساتھ  
 نہیں کھاتا بحر طیب کے یا اس کے حکم سے اور ہمیشہ اس کا ادب  
 ملحوظ رکھتا۔ اس کی بات ماننا اور اس کی موجودگی و عدم موجودگی دونوں  
 حالتوں میں حرص کو چھوڑنے کا ارادہ ہے اے جریس اور اے جلد باز  
 وہ کھانا جو حقیقت تیرے لئے پیدا کیا گیا ہے تیرے سوا  
 کس کی طاقت ہے کہ اس کو کھائے یا اس سے لگاں سواری اور  
 بیوی جو تیرے لئے بنا دی گئی ہیں تیرے سوا کس کی طاقت ہے کہ  
 ان کو لے یا اپنے پھر یہ نادانی کیسی نہ تھے قرار ہے نہ عقل ہے نہ  
 ایمان ہے اور نہ حق تعالیٰ کے وعدہ کو سمجھا اے مزدور جب  
 تو کسی کریم شخص کا کوئی کام کرے تو ادب کے ساتھ رہ اور ثروت  
 و اجرت مت مانگ کہ وہ دونوں سوال اور (تقاضا وغیرہ) کی  
 بے ادبی کے بغیر ہی تجھ کو حاصل ہو جائیں گی۔ جب وہ جمع ہو  
 دیکھے گا کہ تو حرص اور طلب اور بے ادبی کو چھوڑ چکا ہے تو وہ  
 تجھ کو تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہیں

عَلَى أَصْحَابِ  
 وَأَقْدَرُ  
 لَا يَصْحَبُ  
 يَصْحَبُ  
 وَالْبَاطِلُ  
 وَافَقَ  
 عَزَّ وَجَلَّ  
 مَعَهُ لَا  
 بِهِ مَيْتٌ  
 فَتَكَلَّمُ  
 بِنَيْتِهِ  
 الْعَمَلُ فَلَا  
 سَكَنَ  
 سَكُونُكَ  
 الْأَحْوَالُ  
 لَا جَلَّ لَقْدُ  
 نَعْمَةً بِرِ  
 جَبَّارُونَ  
 وَلَمْ فَعَلُوا  
 هَذَا أَبْعَدُ  
 ابْنِ أَدَبٍ  
 مَهْمَا  
 وَدَّ  
 كُ

جب زمین  
درضا مند بن  
مید اور جو  
نہ مرہ اڑا رہا ہے  
امعلوم ہوگا  
طبیعت اس  
خرت میں  
ہے بارفت  
اطالب بنے گا  
پس اس قوت  
سے کچھ کھائیں  
سی کے ہاتھ  
اس کا ادب  
موجودگی دونوں  
دولے جلد باز  
سورے رسوا  
سوار اور  
قت ہے کہ  
عقل ہے نہ  
مزدور جب  
اور ثروت  
اور غیرہ کی  
وہ جمع کو  
کا ہے تو وہ  
ہے ہیں

عَلَى أَصْحَابِكَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مَعَكَ وَفَعَاكَ  
وَأَقْعَدَ لَهُ مُشِيرًا عَلَيْهِمْ بِالْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ  
لَا يَصْحَبُ مَعَ الْإِعْزَاضِ وَالْمَنَافِعَةِ وَلَا تَأْمَا  
يَصْحَبُ مَعَ حُسْنِ الْأَدَبِ وَسُكُونِ الظَّاهِرِ  
وَالْبَاطِنِ وَالْمُوَافَقَةِ الدَّائِمَةِ بِكُلِّ مَنٍّ  
وَأَقَى الْقَدْرَ دَامَتْ لَهُ الْفُضُولَةُ مَعَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِاللَّهِ الْعَالِمُ بِهِ بِقَائِمٍ  
مَعَهُ لَا مَمَّ عَلَيْهِ مُوَافِقٌ لَهُ لَا يَخْلِفُهُ حَقٌّ  
بِهِ مَيْتٌ نَقِيٌّ عَلَيْهِ يَا عَلَامُ إِذَا تَكَلَّمْتَ  
فَتَكَلَّمْ بِبَيِّنَةٍ صَالِحَةٍ وَإِذَا سَكَتَ فَاسْكُتْ  
بِذِيَّةٍ صَالِحَةٍ كُلُّ مَنْ لَمْ يُقَدِّمِ الْيَتِيَّةَ قَبْلَ  
الْعَمَلِ فَلَا عَمَلَ لَهُ يَا أَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ أَوْ  
سَكَتَ فَإِنَّ فِي ذَنْبٍ بِرَأْسِكَ لَا تُصَيِّرْ يَتِيَّتَكَ  
سَكُوتُكَ وَكَلَامُكَ بَعْدَ السُّنَّةِ عِنْدَ تَغْيِيرِ  
الْأَحْوَالِ وَصِفَقَةِ الْأَذْوَانِ تَغْيِيرُونَ عَلَيْهِ  
إِلَّا جَلَّ لَعْنَتُهُ عِنْدَ كَثْرَةِ عُرُضِ تَكْفُرُونَ كُلَّ  
بِعْمَةٍ إِلَّا جَلَّ تَوَالٍ فَرْدِ بَعْمَةٍ كَأَنَّكُمْ  
جَبَّارُونَ تَكْفُرُونَ عَلَيْهِ إِحْضَلْ وَلَا تَقْعَلْ  
وَلَمْ فَعَلْتَ وَكَانَ يُسَلِّحِي أَنْ يَكُونَ كَذَا  
هَذَا أَبْعَدُ وَمَقْتُ وَطَرْدُ مَنْ أَنْتَ يَا  
ابْنَ آدَمَ يَا أَنْتَ مَخْلُوقٌ مِنْ طَائِفَةِ  
مِهْيَبٍ بِتَوَاضُعٍ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَذَلَّ لَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ تَقْوَى  
فَكُسَتْ بِكَرِيمٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَلَا عِشَلْ

ممتاز بنائے گا آسودگی بخشے گا اور تجھ کو ان سب سے اوشیج بخائے گا  
حق تعالیٰ کی مصاحبت اعتراض اور منازعت سے حاصل نہیں  
ہو کرتی بلکہ حسن ادب اور ظاہری اور باطنی سکون اور دائمی موافقت  
سے حاصل ہوتی ہے جو شخص تقدیر کی موافقت کرتا ہے تو اس کیلئے  
حق تعالیٰ کی مصاحبت دائمی بن جاتی ہے۔ جو شخص اللہ کا عارف  
اور اُس سے واقف ہوتا ہے وہ اسی کے ساتھ قائم رہتا ہے،  
نہ کہ دوسرے کے ساتھ۔ اسی کی موافقت کرتا ہے نہ کہ دوسرے  
کی اور اسی کے ساتھ زندہ ہوتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مردہ  
صاحبزادہ! جب تو کلام کرے تو اچھی نیت سے کلام کر  
(کہ مقصود حق تعالیٰ کی اطاعت اور مخلوق کو نصیحت کرنا ہو)  
اور جب خاموش ہو تو خاموش بھی اچھی نیت سے ہو کہ مقصود فکر  
و مراقبہ اور کلام لایعنی سے پرہیز کرنا ہی جو عمل سے پہلے نیت کو مقدم  
اس کا کوئی عمل نہیں۔ تو اگر کلام کرتا ہے تو اور چپ ہو ملے تو بہر حال  
گناہ میں ہے کیونکہ تو اپنی نیت کو درست نہیں کرتا۔ تیرا سکوت اور  
تیرا کلام دونوں خلاف سنت ہیں کہ حالت کے تغیر ہونے اور  
رزق میں تنگی پیش آنے کے وقت ایک نوالہ کی وجہ سے تم حق تعالیٰ  
پر (غصہ ہو کر لال پیلے بننے اور) رنگ بدل ڈالتے ہو۔ آبرو میں ذرا سا  
فرق آنے کے وقت نعمت کا ایک فرد زائل ہونے کی وجہ سے  
ساری نعمتوں کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا کہ تمہاری ہی حکومت  
ہے کہ اُس پر حکم چلاتے ہو کہ "یوں کر" اور "یوں مت کر" ایسا کیوں  
کیا" اور "یوں کر ناجائز ہے تھا" اسی کا نام لعنت اور غصہ اور  
راندہ درگاہ ہوتا ہے۔ اسے ابن آدم تو کون ہے؟ تیری پیدائش  
ایک ذلیل پانی سے ہے۔ اپنے رب عزوجل کے سامنے تواضع  
اختیار کر اور اس کے سامنے جھک جا۔ جب کسی قسم کا تقوا سے  
نہیں تو نہ حق تعالیٰ کے نزدیک تیری کچھ عزت ہے اور نہ اس کے

عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ۚ اَللّٰهُ يَاجْكُمُ ۚ وَالْحُجَّةُ  
 كُلُّهَا قُدْرَةٌ ۚ يَا قَوْمٌ عَلَيْكُمْ رُقْبَاءُ ۚ  
 اَسْتَمِرُّ فِي تَوْكِيدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَ  
 كُمْ خَبَرٌ ۚ كُفُّوا عَقْلَاءَ ۚ اِفْتَحُوا اَعْيُنَ  
 قُلُوبِكُمْ ۚ اِذَا احْضَرَ اَحَدًا كُفُّوا عَنْ بَيْتِهِ  
 جَمَاعَةً ۚ فَلَا يَكُنْ مُبْتَدِئًا بِالْكَلَامِ ۚ  
 بَلْ يَكُونْ كَلَامُهُ جَوَابًا ۚ وَلَا يَسْأَلْ عَمَّا  
 لَا يَعْنِيهِ ۚ اَلتَّوَحُّيدُ فَرَضٌ ۚ وَطَلَبُ  
 الْحِكْمِ فَرَضٌ ۚ وَطَلَبُ مَا لَا يَبْدُ مِنْهُ  
 مِنَ الْعِلْمِ فَرَضٌ ۚ وَالْاِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ  
 فَرَضٌ ۚ وَتَرْكُ الْعَوْنِ عَلَى الْعَمَلِ  
 فَرَضٌ ۚ اَلْهَرَبُ مِنَ الْفَاسِقِينَ وَ  
 الْمَنَافِقِينَ ۚ وَالتَّحَقُّقُ بِالصَّالِحِينَ  
 الصِّدْقُ يُفِي ۚ اِذَا اَشْكَلَ عَلَيْكَ  
 اَلْأَمْرُ ۚ وَكَمْ تَفَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاحِ  
 وَالمُنَافِقِ ۚ فَقُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَصَلِّ  
 رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ يَا رَبِّ دُكْنِي عَلَى  
 الصَّالِحِينَ مِنَ خَلْقِكَ ۚ دُكْنِي عَلَى  
 مَنْ يَدُ لِيْ عَلَيْهِ ۚ وَكُطِّعْنِي  
 مِنْ طَعَامِكَ ۚ يَسْقِنِي مَنْ  
 شَرَابِكَ ۚ يَكُلْ عَيْنِي بِشَوَارِ  
 قُورِكَ ۚ وَيُجِدْنِي بِسَادَرِ اُمِّي  
 عَيَانًا لَا تَقْلِيدًا ۚ اَلْقَوْمُ اَكْلُوا  
 مِنْ طَعَامِ فَضْلِ اللّٰهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ

نیکو کار بندوں کے نزدیک ۔ دنیا تو حکمت کا گھر ہے (کہ ہر شے کو  
 سبب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے ۔ پس کسی عزت کے لئے تقویٰ کا  
 ہونا لازمی ہے) اور آخرت سر تا پا قدرت ہے (کہ ہر شے بلا سبب  
 اور محض قدرت سے ظہور پائے گی) صاحبو! تم پر (فرشتے) نگراں  
 مقرر ہیں (جو خفیہ پولیس کی طرح تمہارے قدم قدم کی نگرانی اور ساری  
 حرکتیں قلمبند کرتے رہتے ہیں) تم حق تعالیٰ کی (شاہی) حرمت  
 میں ہو (کہ کہیں جا نہیں سکتے) اور تم کو کچھ خبر نہیں (کہ کھلم کھلا  
 بغاوت کا کیا حشر ہوگا) سمجھ وار بنو، اپنے دلوں کی آنکھیں کھولو  
 جب تم میرے کچھ شخص کے مکان پر کچھ لوگ بل کر بھی آئیں تو تم کو چاہیے  
 کہ خود گفتگو میں ابتداء نہ کرو بلکہ چپ رہو ۔ اور جب وہ  
 خود بات کریں تو اس کا کلام جواب بنے ۔ اور ایسی بات نہ پوچھے  
 جس سے کوئی فائدہ نہ ہو ۔ توحید بھی فرض ہے طلب  
 حال بھی فرض ہے ۔ اور بقدر ضرورت علم کی طلب بھی فرض  
 ہے ۔ عمل میں اخلاص بھی فرض ہے اور عمل پر ہر قسم کے معاوضہ  
 کا چھوڑنا بھی فرض ہے ۔ فاسقوں اور منافقوں سے بھاگ ادا  
 نیکو کار صدیقین کے ساتھ لائق ہو اور جب تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو  
 (کہ نیکو کار اور منافق میں فرق نہ کر سکے) تو رات کو (تہجد کے وقت)  
 اُٹھ اور دو رکعت (نفل بہ نیت حصول معرفت) پڑھ ۔ اس کے بعد  
 عرض کر کہ ”اے میرے پروردگار اپنی مخلوق کے نیکو کار بندوں  
 پر مجھ کو مطلع کر۔ مجھ کو واقف بنا اس شخص سے جو مجھ کو تیرا راستہ  
 دکھلائے اور مجھ کو تیرے کھانے کھلائے اور تیری شراب (محبت)  
 پلائے اور میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قرب کی روشنی کا  
 سرمہ لگائے اور مجھ کو ان (مغیبات) سے باخبر کرے جس کو وہ  
 آنکھوں سے دیکھ چکا (اور مشاہدہ سے ایسا نہ لایا) ہے،  
 نہ کہ دوسروں کی تقلید سے“ اہل اللہ نے حق تعالیٰ کے فضل کا

کہ ہر شے کو  
لئے تقویٰ کا  
بلا سبب  
رشتے نگراں  
ذاتی اور ساری  
ہی حراست  
کہ کھلم کھلا  
ہیں کھو لو  
تم کو چاہیے  
اور جب وہ  
ت نہ پوچھے  
طلب  
بھی فرض  
کے معاوضہ  
ہاگ اور  
مستقبلہ  
بذکر کے  
س کے بعد  
کار بندوں  
راستہ  
ب (مجتہ)  
روشی کا  
کو وہ  
ہے  
فضل کا

وَشَرِبُوا مِنْ شَرَابِ الْيَسْرِ ۖ وَشَاهَدُوا  
بَابَ قَرْيَةٍ ۖ لَمْ يَقْنَعُوا بِالْخَيْرِ ۖ بَلْ جَاهَلُوا  
وَصَابِرُوا ۖ وَسَافَرُوا عَنْهُمْ ۖ وَعَنِ الْخَلْقِ  
حَتَّى صَارَ الْخَبْرُ عِنْدَ هُمْ عَيَانًا ۖ لَمَّا وَصَلُوا  
إِلَى زَيْمِمْ ۖ أَدْبَمُ ۖ وَهَدَّ بَنُومُ ۖ وَعَلَمَهُمُ  
الْحُكْمُ وَالْعُلُومُ ۖ اظْلَعَهُمْ عَلَى مُلْكِهِ ۖ  
وَعَزَّزَهُمْ أَنْ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
غَيْرُهُ ۖ وَلَا مَطْعَى غَيْرُهُ ۖ وَلَا مَأْنٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا حَرْوٌ وَلَا  
مُسْكِنٌ غَيْرُهُ ۖ وَلَا مَقْدَرٌ وَلَا مَقْصِدٌ غَيْرُهُ ۖ وَلَا مَعْنَى  
وَلَا مُذِلٌ غَيْرُهُ ۖ وَلَا مُسْلِطٌ وَلَا مُسْجِرٌ  
غَيْرُهُ ۖ وَلَا قَاهِرٌ غَيْرُهُ ۖ يُرِيهِمْ مَا  
عِنْدَكَ ۖ وَيُزَوِّنُهُ بِأَعْيُنٍ فَلَوْ هُمْ وَ  
أَسْرَارِهِمْ ۖ فَلَا يَبْقَى لِلدُّنْيَا وَمُلْكِهَا  
عِنْدَهُمْ قَدَرٌ وَلَا دَوْرٌ ۖ  
اَللّٰهُمَّ اِرْزَاكُمَا اَرَيْتُم مَعَ الْعَفْوِ  
الْعَافِيَةِ ۖ وَارْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً ۖ وَقَنَا عَذَابَ الْكَارِهِ  
يَا قَوْمُ تَوُوبُوا مِنْ تَرْكِكُمُ التَّقْوَى التَّقْوَى  
دَوَاءٌ وَتَرْكُهَا دَاءٌ ۖ تَوُوبُوا فَإِنَّ التَّوْبَةَ  
دَوَاءٌ وَالذُّنُوبَ دَاءٌ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ لَا صَحَابَةَ  
إِلَّا أَعْلِمَكُمْ مَا دَاؤُكُمْ وَدَوَاؤُكُمْ  
فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ دَاؤُكُمْ الذُّنُوبُ وَدَوَاؤُكُمْ  
دَوَاؤُكُمْ التَّوْبَةُ ۖ

کھانا کھایا ہے اُس کے اُس کی شراب پی ہے اور اُس کے قریب  
دروازہ دیکھ لیا ہے۔ اُنھوں نے محض خبر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ  
(عبادتوں میں) مجاہدہ اور تکالیف پر صبر اور اپنے نفوس اور  
مخلوق سے نظر ہٹا کر رب کی طرف سفر کرتے رہے یہاں تک کہ  
(کانوں سے سُنی ہوئی) خبر ان کے نزدیک آنکھوں دیکھی بن گئی۔  
جب وہ اپنے رب تک پہنچے تو اس نے ان کو ادب سکھایا۔ اور  
جہت ب بنایا۔ حکمتوں اور علوم کی تعلیم دی۔ اپنی مملکت پر مطلع کیا  
اور ان کو بتا دیا کہ درحقیقت آسمان اور زمین میں اس کے سوا  
کوئی نہیں ہے۔ نہ اس کے سوا کوئی فیض والا ہے نہ اس کے سوا  
کوئی روکنے والا۔ نہ اس کے سوا کوئی حرکت یا سکون دینے والا ہے  
نہ اس کے سوا کوئی قصار و قدر والا، نہ اُس کے سوا کوئی عیب  
یا ذلت دینے والا ہے۔ نہ کوئی (دشمن کو کسی پر) مسلط کر نیرالا ہے  
اور نہ کوئی (کسی کا کسی کو) مسخر بنانے اور نہ اس کے سوا کوئی زبرد  
قدرت والا۔ جو (اُمور غیبیہ) اس کے پاس ہیں وہ ان کو دکھاتا،  
کہ یہ ان کو اپنے قلوب اور باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔  
پس ان کے نزدیک دُنیا اور اس کی بادشاہت کی نہ کوئی قدر باقی  
رہتی ہے نہ منزلت۔ یا اللہ عفو اور عافیت کے ساتھ ہم کو بھی  
دکھلائے جو تو نے ان کو دکھلایا ہے۔ اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں  
بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے  
صاحبو! تقوٰے کو چھوڑ بیٹھنے سے توبہ کر دو۔ تقوٰی دوا ہے۔  
اور اس کا چھوڑنا مرض ہے۔ توبہ کر دو کہ توبہ دوا ہے اور گناہ  
مرض ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن  
اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم کو نہ بتاؤں کہ کیا چیز تمہاری دوا ہے۔  
اور کیا چیز تمہارا مرض ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت  
(ضرورت بلے) تب آپ نے فرمایا کہ تمہارا مرض تو گناہ ہیں اور تمہاری دوا تو بچہ

اَلَّذِي يُبْرِئُ الْوَدَّاعِ الْاِيْمَانِ وَالْمَوَاطِنَ عَلَى حَبَابِ  
 اَلَّذِي كُوِّمَتْ اَلْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ شِفَاءُ لَهَا :  
 تَوْبُوْا بِلِسَانِ الْاِيْمَانِ : وَفَدَّ جَاءَ كُمْ الْفَلَاحُ  
 تَكْمُوْا بِلِسَانِ التَّوْحِيْدِ : وَالْاِحْلَاصِ وَفَدَّ جَاءَ كُمْ  
 الْفَلَاحُ : اَجْعَلُوْا الْاِيْمَانَ سَلَا حَكْمًا : عِنْدَ رَحْمَةِ  
 الْاَزَاقَةِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ : وَكَانَ يَقُوْلُ رَحْمَةُ  
 اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَبْنَاءِ كُلِّ نَحْلٍ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِيْنَ : يَكْتُمُ رَهْا كَلَامَ مَرَاتٍ وَاسْتَلَّتْ  
 عَقِبَ كُلِّ مَرَّةٍ لِحَظَةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ : عَدَدَ خَلْقِهِ  
 وَرَنَةَ عَرْشِهِ وَرَمْنَاءَ نَفْسِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
 وَمُنْتَهَى عَلَيْهِ وَجْمَعِهِ مَا شَاءَ وَخَلَقَ وَذَرَأَ وَ  
 بَرَأَ : عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الْكَرِيْمُ  
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْغَزِيْرُ الْكَرِيْمُ : وَاشْهَدُ  
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ  
 الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ  
 لَا يَمُوْتُ يَبِيْدُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيْرٌ : وَرَبُّهُ الْمَوْجِدُ وَاشْهَدُ  
 اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ : اَرْسَلَهُ  
 بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى  
 اَلْبَلَدِيْنَ كُلِّهَا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 اٰلِ مُحَمَّدٍ : وَاحْفَظِ الْاِمَامَ  
 وَالْاُمَمَةَ وَالسَّرَاعِيَّ  
 وَالرَّعِيَّةَ :

تناء ایمان کو بیمار (ضعیف) بنا دیتے ہیں اور ذکر خیر اور اطاعت  
 حق کے جلسوں پر مداومت رکھنا ان کے لئے شفا ہے۔ بزبان  
 ایمان (سچی) توبہ کرو کہ یقیناً فلاح نصیب ہو گی۔ اور بزبان توحید  
 و اخلاص کلام کرو کہ ضرور تم کو فلاح حاصل ہو گی۔ حق تعالیٰ  
 کی طرف سے مصیبتوں کے آنے کے وقت اپنے ایمان کو تھیا رہناؤ  
 (یعنی شکوہ و شکایت نہ کرو کہ ان کی اذیت سے محفوظ رہو گے)  
 حضرت شیخ قدس سرہ اپنے ہر وعظ کا افتتاح اس خطبہ سے  
 کیا کرتے تھے ”حمد اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہان کا پالنے  
 والا ہے (اس کلمہ کو تین بار کہتے اور ہر بار فرمانے کے بعد کچھ  
 سکوت کرتے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے) اتنی حمد جو اس کی مخلوقات  
 کی شمار اور اس کے عرش کے وزن کی برابر اور اس کے نفس کی  
 خوشنودی اور اس کے علم کی حد کے موافق اور ان تمام پیروں  
 کی رغبت کے مساوی ہو جو اس کی مشیت میں داخل ہیں اور جن کو اس نے  
 پیدا کیا اور بنایا اور اُتکایا ہے۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے  
 نہایت رحم فرمانے والا ہے بڑا مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ غایت  
 درجہ پاک ہے۔ سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ میں صدق دل  
 سے اقرار کرتا ہوں کہ پرستش کے لائق کوئی نہیں مگر اللہ یگانہ نہ کہ اس کا  
 کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد۔ وہی جلالتا  
 اور مارتا ہے اور وہ سدا زندر رہنے والا ہے کہ فنا نہ ہوگا۔ اسی کے  
 ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی کی  
 طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں  
 کہ محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں جن کو اس نے ہدایت اور  
 دین برحق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اس کو جملہ مذہبوں پر غالب کرے۔ اگرچہ  
 ناگوار گذرے مُشرکوں کو۔ یا اللہ رحمت کا ملہ نازل فرما محمد اور آلِ محمد  
 پر اور حفاظت فرما امام اور اُمت کی اور پاسبان اور رعیت کی۔

اور اطاعت

- بزبان

بربان توحید

تعالیٰ

تہیاب و بناؤ

طر ہو گئے

خطبہ سے

جہان کا پالنے

بے حد کچھ

کی غلو فات

کے نفس کی

تمام چیزوں

بن کر اس نے

سننے والا ہے

- غایت

صدق دل

کا ذکر اس کا

وہی جلالتا

ہو گا۔ اسی کے

در اسی کی

فرار کرتا ہوں

ہدایت اور

کرے۔ اگرچہ

مذہب اور آل محمد

اور رعیت کی

اَللّٰهُ بَيْنَ كَلْمٍ وَهَمٍّ فِي الْخَيْرَاتِ بِرَدِّ قَدَمٍ  
 شَرِّ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ اَللّٰهُمَّ وَاَنْتَ  
 الْعَالَمُ بِسِرِّ اَثَرِنَا فَاصْلِحْهَا : وَاَنْتَ الْعَالَمُ  
 بِمَحْوِ اَمْنِنَا فَاقْضِهَا : وَاَنْتَ الْعَالَمُ بِدُنُو بِنَا  
 فَاعْصِرْهَا : وَاَنْتَ الْعَالَمُ بِقِيُو بِنَا فَاسْتَوْهَا  
 لَا تَرْنَا حَيْثُ تَهْنِئُنَا : لَا تَقْعُدُنَا حَيْثُ  
 اَمْرُنَا : لَا تَنْسِنَا ذِكْرًا : وَلَا تَوْمِنُنَا مَكْرًا  
 لَا تُخَوِّجْنَا اِلَى غَيْرِكَ : لَا تَجْعَلْنَا مِنْ  
 الْغَافِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَلْهَمَّنَا رُشْدًا : وَ  
 اَعِزَّنَا مِنْ شَرِّ الْاَنْفُسَانَا : اَشْغَلْنَا بِكَ  
 عَنْ سِوَاكَ : اِقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا  
 عَنْكَ : اَلْهَمَّنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَ  
 حُسْنَ عِبَادَتِكَ : ثُمَّ يَلْتَقِ عَنْ يَمِينِهِ  
 وَيَقُولُ : لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ :  
 ثُمَّ يَقُولُ يَلْقَاءُ وَجْهَهُ هَلْكَ اَبَدٍ ثُمَّ يَقُولُ  
 لَا تَبْدِ اَخْبَارَنَا : وَلَا تَهْنِكْ اَسْتَارَنَا وَلَا  
 تُؤَاخِذْنَا بِسُوءِ اَعْمَالِنَا : لَا تُخَيِّنَانَا فِيْ غَفْلَتِنَا  
 وَ لَا تُؤَاخِذْنَا عَلٰى غَرَرَةٍ : رَبَّنَا لَا  
 تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَّسِنَا اَوْ اَخْطَا نَا : رَبَّنَا  
 وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ  
 عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا : رَبَّنَا وَلَا  
 تُحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ  
 وَاعْفُ عَنَّا  
 وَاعْفُ

سائے نیک کاموں میں ان کے قلوب کو باہم متفق بنا اور ان میں ایک کا  
 شر و دوسرے سے دور فرما۔ یا اللہ تو ہمارے باطنی حالات سے واقف  
 ہے، پس ان کی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتوں سے آگاہ ہے پس  
 ان کو پورا فرمائے۔ تو ہمارے گناہوں سے واقف ہے، پس ان کو  
 بخش دے۔ اور تو ہمارے عیوب سے واقف ہے، پس ان کو چھپلے۔  
 ایسے موقعوں پر ہم کو حاضر نہ دیکھو جن سے تو ہم کو منع فرما چکا ہے۔ اور  
 ایسے موقعوں سے ہم کو غیر حاضر مت رکھو جن کا تو ہم کو حکم دے چکا ہے۔  
 ہم کو اپنی یاد نہ بھلاؤ اور ہم کو اپنی سزا سے نڈر نہ کیجیو۔ ہم کو اپنے غیر کا  
 محتاج نہ بنایا اور ہم کو غفلت والوں میں شامل نہ کیجیو۔ یا اللہ ہماری  
 نیک خیالی ہمارے قلوب میں ڈال دے اور ہم کو ہمارے نفس کے شر  
 سے پناہ دے۔ اپنے ماسوا سے پھیر کر ہم کو اپنے ساتھ مشغول رکھ۔  
 اور جو قطع کرنے والا ہمارا تعلق تجھ سے قطع کرے اس کا تعلق ہم سے  
 قطع کر دے۔ اپنا ذکر اور اپنا شکر اور اپنی اچھی عبادت ہم کو القا فرما۔  
 (اس کے بعد آپ دہنی طرف رخ پھیر کر فرماتے) کوئی معبود نہیں سچ  
 اللہ کے۔ جو اس نے جام (وہ ہو کر رہا) ہم میں نہ زور ہے نہ طاقت مگر  
 اللہ برتر و بزرگ کی مدد سے (اس کے بعد آپ سامنے کے رخ پر ہنر  
 کر کے یہی کلمات فرماتے اور پھر بائیں طرف رخ پھیر کر بھی یہی ارشاد  
 فرماتے اور اس کے بعد یہ کہتے) ہماری خبریں آشکارا نہ فرمائیو۔ ہلے  
 پوشیدہ (عیوب) کا پردہ نہ اٹھائیو۔ اور ہماری بد اعمالیوں پر  
 ہماری گرفت نہ کیجیو۔ ہماری زندگی غفلت میں نہ گزرے۔ اور ہم کو  
 اچانک مت پکڑو (کہ توبہ کا بھی وقت نصیب نہ ہو) لے ہمارے  
 پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے مواخذہ نہ  
 کیجیو۔ اور لے ہمارے پروردگار ہم پر ایسے بوجھ نہ ڈالیو جو ہم سے  
 پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ اور لے ہمارے پروردگار ہم سے اتنا بوجھ  
 نہ اٹھاؤ جس کی ہم میں سکت نہیں۔ اور ہم کو معاف فرما اور ہماری

لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ هُمْ يَشْرِعُونَ فِي الْكَلَامِ بِمَا يَقُولُهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ مِنْ تَفْوِجِ الْغَيْبِ مِنْ غَيْرِ تَقْرِيرٍ وَلَا تَعْيِيَةٍ بِكَلَامٍ وَفِي النَّادِرِ مِنَ الْمَجَالِسِ يَكُونُ قَدْ حَفِظَ خَيْرًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةً حَكِيمَةً مِنْ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ مِنْ مُهَلَّةٍ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ فَيَبْدَأُ بِذِكْرِ خَلْقِ تَبْدُؤِ كَلَامِهِ وَيَشْرَعُ وَيَنْتَبِئُ الْكَلَامَ عَلَيْهِ

## الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَرَّةٍ أَجْمَعَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ سَلَامٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَآخِرُ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ - كُنْ عَاقِلًا وَلَا تُكُنْ بَيْتَ نَقُولُ أَنَا خَائِفٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ تَخَافُ مِنْ عَذَابِهِ لَا تَخْشَعُ حِينَئِذٍ وَلَا رَيْبًا وَلَا فُلْكَاءَ وَلَا تَخْشَعُ شَيْئًا مِنَ الْخَلْقِ النَّاطِقَةِ وَالصَّمَامَةِ لَا تَخْشَعُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَا تَخْشَعُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَأَنْتَا تَخَافُ مِنَ الْمَعْدِيَةِ بِالْعَدَايَةِ الْعَاقِلُ لَا يُخَافُ كَوْمَةً لَا دِيْمَ فِي جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ أَمَامُ عَنْ كَلَامِ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ كُلُّهُمْ مُعِنْدَ عَجْزَةٍ مَرْضِيَةٍ فَقَرَأَ هَذَا أَوْ امْتَالَهُ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ يُنْقِصُ بَعْلِهِمْ الْعُلَمَاءُ بِالشَّرْعِ وَحَقَائِقِ الدِّينِ هُمُ أَطِبَاءُ الَّذِينَ أَلْجَأُوا لِكُسْرِهِ يَأْمَنُ قَدْ كُسِرَ دِينُهُ لَقَدْ مُمِ إِلَيْهِمْ بِحُكْمِهِمْ وَكَسْرُهُ

مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ پس ہماری مدد فرما کا فر قوم کے مقابلہ میں: اس کے بعد حق تعالیٰ غیبی فتوحات میں سے جو کچھ بھی آپ کی زبان پر جاری فرمائے آپ بلا تقریب اور کسی مضمون کی تہید کے اس کا وعظ شروع فرمائیے تھے۔ اور بعض مجالس میں ایسا بھی ہوا کہ جو مضامین آپ پر (من جانب اللہ) الہام کئے جاتے تھے اس میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث یا حکما میں سے کسی شیخ کا کوئی کلمہ آپ محفوظ رکھتے اور تبرکاً اول اس کو ذکر فرماتے اور پھر وعظ شروع کر کے تفسیر کو اپنا متفرع فرماتے تھے۔

## سِتِّائِیسُوں مجلس

(وقت صبح - بروز جمعہ - ۷ جمادی الثانی ۱۲۵۵ھ مدرسموہ)

عَاقِلُ بَنٍ اور جھوٹ مت بول۔ تو کہتا تو یہ ہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں، حالانکہ ڈرتا ہے دوسروں سے۔ نہ کسی جن سے ڈرتا، نہ انسان سے، نہ فرشتہ سے اور نہ کسی جانور ناطق یا غیر ناطق سے۔ نہ دنیا کے عذاب سے ڈرتا اور نہ آخرت کے عذاب سے۔ بس ڈرتا تو اسی سے چاہیے جو عذاب دینے والا ہے (یعنی حق تعالیٰ) عقلمند شخص حق تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کر کی ملامت سے ڈرتا نہیں کرتا۔ وہ غیر اللہ کی بات سے بہرا ہے (کہ کسی کی بات پر بھی کان نہیں دھرتا) ساری مخلوق اس کے نزدیک (گویا) بے کس اور بیمار اور محتاج ہے۔ یہی شخص اور جن کی بھی اس جیسی حالت ہو اصل علمائے جن کے علم سے نفع پہنچتا ہے۔ جو شریعت اور حقانیت اسلام کے عالم ہیں وہ دین کے طبیب ہیں کہ دین کی شکستگی کو چھوڑتے ہیں۔ اے وہ شخص جس کا دین شکستہ ہو گیا ہے، ان کی طرف قدم برعصا تاکہ وہ تیری شکستگی کی بندش

کریں۔ جس (خدا) نے بیماری اتاری ہے وہی دوا بھی اتارے (پس علاج سے نا امید مت ہو۔ باقی رہا بیماری میں مبتلا کرنا تو خاص مصلحت کی وجہ سے ہے اور) وہ مصلحت کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ تو اپنے رب پر اس کے فعل میں شہمت مت رکھو (کہ بلا وجہ بیمار بنا دیا) الزامات اور ملامت کے لئے تیرا نفس دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سختی ہے۔ نفس سے کہدے کہ عطا اس کے لئے ہے جو اطاعت کرے اور عصار اس کے لئے ہے جو معصیت کرے۔ (پس نہ تو معصیت کرتا نہ امراض کی لاشیاں کھاتا) جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو (اس کی صحت و دولت) چھین لیتا ہے۔ پس اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کو رفعت بخشتا ہے خوش عیشی نصیب فرماتا۔ عطاؤں سے نوازتا اور سرمایہ عطا فرماتا ہے۔ یا اللہ ہم تجھ سے قرب کا بغیر بلا کے سوال کرتے ہیں۔ اپنی قضا و قدر میں ہمارے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر۔ اور شریروں کی شرارت اور بدکاروں کی مکاری سے ہم کو بچا اور ہماری حفاظت فرما جس طریقہ سے بھی تو چاہے اور جس طرح چاہے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں دین میں اور دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اعمال صالحہ کی توفیق کا اور اعمال میں اخلاص کا۔ ہماری دعا کو مستجوب فرما لے۔

ایک شخص ابو یزید بٹطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور دائیں بائیں طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابو یزید بٹطامیؒ نے اس سے فرمایا کہ میان کیا بات ہے؟ اُس نے کہا کہ میں صاف سُتھری جگہ ڈھونڈتا ہوں کہ نماز پڑھ لوں۔ تب آپ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے قلب کو پاک کر اور جہاں چاہے نماز پڑھ (کہ قلب کے پاک ہونے پر ایسی جگہ بھی نماز پڑھنا نطف سے

الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الدَّاءَ ۖ هُوَ اعْرِفْ بِالْمَصْلِحَةِ مِنْ غَيْرِهِ ۖ لَا تَحْتَمِلُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِي فِعْلِهِ لَفْسُكَ ۖ أَوَّلِي بِالْمُتَّهِمِ وَاللَّوْمِ مِنْ غَيْرِهَا ۖ قُلْ لَهَا الْعَطَاءُ بِمَنْ أَطَاعَ ۖ وَالْعَصَا لِمَنْ عَصَى ۖ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا سَلَبَهُ ۖ فَإِنْ صَبَرَ ۖ رَفَعَهُ ۖ وَطَبَّخَهُ ۖ وَأَعْطَاهُ وَأَقْنَاهُ ۖ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ ۖ أَلْطَفَ بِنَا فِي تَصَارِيكَ وَقَدَّرَ لَكَ أَكْفَنَ شَرِّ الْأَشْرَارِ وَكَيْدَ الْفُجَّارِ ۖ أَحْفَظْنَا كَيْفَ شِئْتَ وَكَمَا شِئْتَ ۖ نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ نَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ لِلْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ أَمِينُ ۖ

دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي يَزِيدَ الْبُطْطَامِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ فَسَمِعَهُ يُنْظِرُ يَمِينًا وَشِمَالًا ۖ فَقَالَ أَبُو يَزِيدَ لَهُ مَا لَكَ ۖ قَالَ أُرِيدُ مَوْضِعًا لَطِيفًا أَصَلِّي بِهِ ۖ فَقَالَ لَهُ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ ۖ

ہماری مدد  
غیبی فتوحات  
مہربان اور کسی  
اور بعض مجلس  
نسا الہام کے  
علیہ وسلم کی کی  
ظہر رکھتے اور  
تقدیر کو اپنی

(ترجمہ معنویہ)  
اللہ عزوجل سے  
سے ڈر نہ  
مناطق سے۔  
بہیں ڈرنا تو  
لے عقل مند  
ست سے ڈرنا  
ت پر بھی کان  
بے کس اور  
حالت ہو  
شریعت اور  
کہ دین کی خوشگلی  
ہو گیا ہے  
بندش



لَا يَعْرِفُ الرِّبَاءَ إِلَّا الْمُخْلَصُونَ ۖ كَانُوا  
 فِيهِ وَتَخَلَّصُوا مِنْهُ ۖ هُوَ عَقِبُهُ فِي طَرِيقِ  
 الْقَوْمِ ۖ لَا يَدَّ لَهُمْ مِنَ الْعُيُورِ عَلَيْهِمَا ۖ  
 أَرْبَابَهُ وَالْجَبَّ وَالنِّفَاقُ مِنْ مَجْلَدِ سَهَامِ  
 الشَّيْطَانِ الَّتِي يُرْمِي بِهَا إِلَى الْقُلُوبِ ۖ  
 اقْبَلُوا مِنَ الْمَشَارِئِ وَتَعَلَّمُوا مِنْهُمْ السَّيْرَ  
 فِي الطَّرِيقِ الْمَوْصِلِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 فَإِنَّهُ طَرِيقٌ قَدْ سَلَكُوهُ ۖ سَلَوْهُمْ عَنْ  
 أَفَاتِ الْفُجُورِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالطَّبَاعِ ۖ  
 فَإِنَّهُمْ قَدْ قَاسُوا فَأَرْتُمْ ۖ وَعَرَفُوا غَوَايَكُمْ  
 وَفَخَاضْتُمْ ۖ بِقَوَائِنِي ذَلِكَ زَمَانًا ۖ  
 كَبَعْدَ كَمْ وَكَمْ ۖ حَتَّى عَلَبُوا عَلَيْهِ وَعَلَبُوهُمْ  
 وَمَلَكُوهُمْ ۖ لَا تَخْتَرُ بَفْجِ الشَّيْطَانِ  
 فِيكَ ۖ وَلَا تَهْمِزْ مِنْ سَهَامِ النَّفْسِ ۖ  
 فَإِنَّهَا تَرْمِيكَ بِسَهَامِهِ ۖ فَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ  
 عَلَيْكَ إِلَّا بِطَرَفَيْهَا ۖ شَيْطَانُ الْجِنَّ لَا  
 يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا شَيْطَانُ الْإِنْسِ ۖ وَهُوَ  
 النَّفْسُ وَأَقْرَانُ الشُّوْرِ ۖ اسْتَغْنِ بِاللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَاسْتَعِزْ بِهِ عَلَى هَوَى لَاءِ  
 الْأَعْدَاءِ فَإِنَّهُ يُغِيثُكَ ۖ فَإِذَا وَجَدْتَهُ  
 وَرَأَيْتَ مَا عِنْدَكَ وَحَظَّيْتَهُ بِهِ ۖ  
 ارجِعْ مِنْ عِنْدِ ۖ إِلَى  
 الْعِيَالِ وَالْخَلْقِ ۖ  
 وَخُلْهُمْ

خالی نہیں جو پاک تو ہے مگر صاف سُتھری نہیں) ریا کی حقیقت کو  
 مخلص ہی خوب پہچانتے ہیں (کیونکہ اخلاص تو نام ہی ریا کے کھینٹنے  
 کا ہے پس) وہ ریا میں تھے اور اس سے خلاصی پائے گئے ہیں۔ ریا اہل اللہ  
 کے راستہ کی ایک گھاٹی ہے جس پر گزرتے بغیر ان کو چارہ نہیں۔  
 ریا اور خود پسندی اور نفاق شیطان کے تیر ہیں جن کو وہ قلو  
 کی طرف پھینکتا ہے (تاکہ ان کو ہلاک کرے) پس اس سے  
 ڈرنا چاہیے کہ بُزدلی ہے۔ البتہ ان کی زد سے بچنے کی تدبیر  
 کرنی چاہیے جو کمال شجاعت ہے۔ اور وہ تدبیر صرف مشائخ  
 بتائیں گے) ثم مشائخ کا کہنا مانو اور حق تعالیٰ تک پہنچانے والے  
 راستہ میں چلنا ان سے سیکھو، کیونکہ وہ لوگ اس راستہ پر چل چکے  
 ہیں۔ نفس اور خواہش اور طبیعت کی آفتیں انہیں سے پوچھو کہ وہ انکی  
 آفتیں تھیل چکے اور ان کی مُفترتوں اور خیانتوں سے آگاہ ہو چکے  
 ہیں۔ وہ زمانہ ورازتک اس میں مبتلا رہ چکے اور کیا کچھ مدت  
 گزرنے کے بعد ان پر غالب آئے اور ان کے مالک بنے ہیں (اے مخاطب)  
 شیطان نے جو تیرے اندر چھونک مار دی ہے (کہ تو اپنے نفس کو کبھی سمجھے  
 لگا) اس پر غور نہ ہو۔ اور نفس کے تیروں سے شکست کھاتے کہ نفس  
 تجھ پر شیطان کے تیر چلاتا ہے کیونکہ شیطان کو تجھ پر نفس ہی کے راستہ  
 سے قدرت حاصل ہوتی ہے (پس اگر نفس کا چلایا ہو خود پسندی کا تیر  
 کار گر ہو گیا تو شیطان تجھ پر تسلط ہو کر برباد کے بغیر نہ چھوڑے گا) نوع جنت  
 کا شیطان نوع انسان کے شیطان کے (یعنی نفس اور بدہم نشینوں کے)  
 واسطہ بغیر تجھ پر قابو نہیں پاسکتا۔ حق تعالیٰ سے فریاد کر، اور ان  
 دشمنوں پر اس سے مدد مانگ کہ وہ ضرورتیری فریاد رسی کرے گا۔  
 پس جب (ان دشمنوں پر فتح پاکر) حق تعالیٰ کو پا جائے، اور  
 جو کچھ وہاں ہے اس کو دیکھ لے اور اس سے بہرہ یاب ہو جائے  
 تو اس کے پاس سے (اس کے) عیال اور مخلوق کی طرف لوٹنا

اور ان کو لے کر اس کی طرف جا۔ ان سے (حضرت یوسفؑ کی طرح) کہہ دے کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سائے کنبہ کو۔ یوسفؑ جب ملک سلطنت سے کامیاب ہو گئے تو انھوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ لے آؤ میرے پاس اپنے سائے کنبہ کو (کہ سب عیش آرام سے گزاریں) بد نصیب وہی ہے جس کو حق تعالیٰ نصیب نہ ہوا۔ اور اس کو دنیا و آخرت میں اُس کا قُرب ہاتھ نہ آیا۔ حق تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ لے ابن آدم اگر میں تیرے ہاتھ نہ آیا تو کچھ بھی تیرے ہاتھ نہ آیا، اور حق تعالیٰ تیرے ہاتھ سے کیوں نہ جائے جبکہ تو اس سے اور اس کے ایمان والے بندوں سے رُوگردان ہے۔ اپنے قول اور فعل دونوں سے ان کا ایذا رساں اور اپنے ظاہر اور باطن دونوں کا بُخ ان سے پھیرے ہوئے ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "مومن کو ایذا دینا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کو منہم کرنے سے پندرہ گنا زیادہ گناہ عظیم ہے۔" شجرہ پراسوس لے وہ شخص جو ہمیشہ اللہ کے فقیروں کو ایذا میں پہنچاتا ہے۔ یعنی اللہ پر ایمان لانے والوں اس کے لئے نیک کام کر نیوالوں اس کے بچانے والوں اور اس پر توکل کرنے والوں کو۔ شجرہ پراسوس عنقریب تو مریض ہے کہ کھینچ کر باہر نکال دیا جائے گا اپنے گھر سے اور تیرا وہ مال جن کو گھمنہ کرتا ہے ٹوٹ لیا جائے گا کہ نہ شجرہ کو نفع پہنچا سکیگا اور نہ (تکلیف عذاب کو) روک سکیگا۔

## اٹھائیسویں مجلس

(۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۵ھ۔ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ایک شخص بچی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اللہ واسطے آپ کے ساتھ محبت

إِلَيْهِ قُلْ لَهُمُ امْتَوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝  
يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَاظُهُ بِالْمَلِكِ وَالْمَلِكُ  
قَالَ لِأَهْلِهِ امْتَوْنِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ أَخْرَجَهُمُ  
مَنْ حُرِّمَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ  
دُنْيَا وَآخِرَةً ۝ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ  
يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّ فُتُوكَ فَاثِكُ كُلِّ شَيْءٍ ۝ كَيْفَ  
لَا يَهْدِيكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ مُعْرِضٌ عَنْهُ  
وَعَنِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِبَادَةٍ ۝ مُؤْذِيًا لَهُمْ  
بِقَوْلِكَ وَفِعْلِكَ ۝ مُعْرِضًا عَنْهُمْ بِظَاهِرِكَ  
وَبَاطِنِكَ ۝ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۝ إِذْ يَتَذَكَّرُ الْمُؤْمِنُ مِنْ آعْظَمِ  
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَقْضِ الْكُفَّةِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ  
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً اسْمُكَ وَيْلَكَ يَا مَنْ لَمْ  
يَزَلْ يُؤْذِي فَقَرَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ  
بِهِ الصَّالِحُونَ لَهُ الْعَارِفُونَ بِهِ الْمُتَوَكِّلُونَ  
عَلَيْهِ وَيْلَكَ أَنْتَ عَنْ قَرِيبٍ مَيْتٌ مَسْخُوبٌ  
مُخْرَجٌ مِنْ بَيْتِكَ ۝ وَمَا لَكَ إِلَّا تَفْتَحُ خُرُ  
يَمُ مَسْخُوبٌ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَرْدُّ عَنْكَ ۝

## المجلس الثامن والعشرون

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بِالرِّبَاطِ تَسَاعَى  
بِحَمْدِ الْأَخِيَّةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسَةٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ۝ فَقَالَ لَهُ إِنِّي أَجْبُكَ  
فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

کی حقیقت کو  
یہ کہ بچنے  
ہیں۔ ریا اہل اللہ  
کو چارہ نہیں۔  
یہ جن کو وہ قاتل  
اس سے  
کی تدبیر  
رف مشائخ  
پہنچانے والے  
راستہ پر چل چکے  
پوچھو کہ وہ اکی  
آگاہ ہو چکے  
کیا کچھ مدت  
س (لے مخاطب)  
نفس کو کچھ سمجھ  
نکالت کہ وہ نفس  
س ہی کے راستہ  
و پسندی کا تیر  
و (نکا) نوع جنت  
اور بیم نشینوں کے  
فریاد کر اور ان  
فریاد رسی کر گیا۔  
جائے، اور  
ب ہو جائے  
کی طرف لوٹنا

فَقَالَ لَهُ اَتَاخِذُ الْبَلَاءَ جَلْبَابًا اَتَاخِذُ الْفَقْرَ  
جَلْبَابًا يَا اَبَاكَ تَرِيدُ تَتَصَفَّرُ بِصِفَتِي تَتَكَوَّمُ  
بِي ۚ لَئِنْ مِنْ شَرِّطِ الْمُحِبَّةِ الْمُوَافَقَةِ اَبُو بَكْرٍ  
الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِتَابًا صَدَقَ فِي مُحَبَّةِ  
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ اَنْفَقَ عَلَيْهِ  
جَمِيعَ مَالِهِ ۚ وَاتَّصَفَرَ بِصِفَتِهِ وَشَارَكَ  
فِي الْفَقْرِ ۚ حَتَّى تَحُلَّ بِالْعِبَاءِ ۚ وَافَقَهُ  
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ۚ سِرًّا وَعَلَانِيَةً ۚ وَأَنْتَ  
يَا كَذَّابُ تَدْعِي مُحَبَّةَ الصَّالِحِينَ وَ  
تُخَيِّئُ عَنْهُمْ دَنَائِيَةً وَدَرَاهِمًا وَتُرِيدُ  
الْقُرْبَ مِنْهُمْ وَالْمُصَاحَبَةَ لَهُمْ ۚ كُنْ  
عَاقِلًا ۚ هَذَا مَحَبَّةٌ ۚ كَاذِبَةٌ ۚ الْمَحَبَّةُ لَا يُخَيِّئُ  
عَنْ تَحْبُوبِهِ شَيْئًا ۚ وَيُؤْثِرُهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
كَانَ الْفَقْرُ مُلَازِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَارِقُهُ ۚ وَلِهَذَا قَالَ لِفَقْرٍ  
أَسْرَعَ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنْ سَبِيلِ الْمَاءِ إِلَى  
مُتَمَتِّهَا ۚ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ عَلَيْنَا كِدْرَةً عِشْرَةً  
مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَلَمَّا فُضِنَ مَبِيتُ النَّبِيِّ  
عَلَيْنَا صَبًا ۚ فَشَرُّ طَائِفَةِ الرَّسُولِ الْفَقْرُ ۚ  
وَشَرُّ طَائِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَلَاءُ ۚ عَنْ بَعْضِهِمْ  
أَنَّهُ قَالَ وَحِلَّ الْبَلَاءِ بِأَوْلَادِهِ كَيْلًا لِيَعْرِفَ  
مُحَبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ كُنِيَ وَنِفَاقِهِ وَرِيَابِهِ  
إِنْهُمْ عَنْ دَعْوَالِهِ وَكُنِيَ بِكَ لَا تُخَاطِرُ بِرَأْسِكَ

رکھتا ہوں، تو آپ نے اس سے فرمایا کہ بلا کو چادر بنالے۔ فقر  
چادر بنالے۔ کیونکہ تو میری سی حالت بنانی اور میری کیفیت اختیار  
کرنی چاہتا ہے (پس جس طرح میں نے فقر و تکلیف کو پسند کیا اسی طرح  
تو بھی اس کو پسند کر) کیونکہ (محبوب کی) موافقت کرنا محبت کی  
شرط ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی محبت میں سچے بنے تو انھوں نے اپنا سارا مال آپ  
پر خرچ کر دیا اور آپ کی سی حالت بنائی۔ اور فقر میں آپ کے  
مشربک ہو گئے یہاں تک کہ صرف ایک عبلے بدن ڈھانپنا  
ظاہر و باطن اور کھلے اور چھپے طرح آپ کی موافقت کی۔ اور تو  
اے دروغ گو۔ دعویٰ کرتا ہے دین داروں کے ساتھ محبت کا  
اور اپنے دنیا و درہم ان سے چھپاتا ہے (کہ کہیں کسی کو کچھ دینا  
نہ پڑے) حالانکہ ان کے قرب اور ان کی مصاحبت کا خواہاں ہے  
سمجھ دو ابن۔ یہ محبت جھوٹی ہے۔ محب اپنے محبوب کے کسی چیز کو بھی نہیں  
چھپایا کرتا اور اس کو ہر چیز پر ترجیح دیا کرتا ہے۔ افلاس جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگا ہوا تھا کہ جدا نہ ہوتا تھا اور  
اسی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ جس قدر پانی کی رو لپنے سنتی کی طرف  
دوڑتی ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ فقر اس کی طرف چلتا ہے  
جو مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
کہ جب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ہے تو ہمیشہ  
دنیا ہم پر مکر رہی اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو دنیا کا ہم پر بوسلاہا  
میں نہ رہنے لگا۔ پس محبت رسول کی شرط فقر و افلاس اور حق تعالیٰ  
کی محبت شرط ہے بلا و تکلیف۔ ایک بزرگ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے  
ہیں کہ "بلا و ولایت پر تعینات کر دی گئی ہے۔ تاکہ جھوٹ اور  
دکھائے اور نفاق کے ساتھ حق تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ نہ کیا  
جاسکے۔ تو اپنے دعوے اور جھوٹ سے باز آ۔ اپنی جان کے ساتھ خطہ

إِن كُنْتَ جِئْتَ مُصَدِّقًا ۖ وَإِلَّا فَلَا تُنْعِبْنَا  
لَا تُخَبِّرْ عَلَى الصَّيِّفِ فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ  
مِنْكَ وَيَفْضَحُكَ ۖ لَا تَتَوَلَّعْ بِالْحَيَّةِ وَالسَّحَابِ  
فَإِنَّهُمَا يَهْلِكَا نَفْسًا ۖ إِنْ كُنْتَ حَقًّا  
فَتَقَدَّمْ إِلَى السُّبْحِ ۖ طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّو  
جَلَّ يَخْتَاجُ إِلَى الصَّادِقِ ۖ وَيَخْتَاجُ إِلَى  
نُورِ الْمَعْرِفَةِ بِهِ ۖ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ  
طَالِعَةٌ فِي قَلْبِ الصَّادِقَيْنِ ۖ لَا تَعُوبُ  
كَيْلًا وَلَا نَهَارًا ۖ

يَا عَلَا هُمْ أَغْرَضَ عَنِ الْمُنَافِقِينَ  
الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَقْرُبْ أَكْثَرُ  
أَهْلِ الزَّمَانِ ذُنُوبٌ عَلَيْهِمْ تِيَابُ  
خُدْ مِرَاةَ الْفِكْرِ وَالظُّرُوفِ فِيهَا  
وَأَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ  
يُبَصِّرَكَ بِكَ وَهَمِّهِ ۖ إِنْ قَدْ  
خَبَرْتُ الْخَلْقَ وَالْخَالِقَ ۖ  
فَوَحَّدْتُ اللَّهَ عِنْدَ الْخَلْقِ  
وَالْخَلْقَ عِنْدَ الْخَالِقِ ۖ اللَّهُمَّ  
سَلِّمْ نَا مِنْ شَرِّ وَرَهْمٍ  
وَارْزُقْنِي خَيْرَكَ دُنْيَا  
وَاخِرَةً ۖ إِنْ لَمْ  
أُرِيدُكُمْ لَكُمْ فِي  
جِبَالِكُمْ أَقْبَلُ  
مَا أَخَذُ

معاملہ نہ کر اگر تو (دعویٰ محبت میں) سچا بن کر آیا ہے تو آجا اور  
ہمیں نہ تھکا ہم کھوٹے کھڑے کے بچانے والے صراف ہیں  
(پس) اپنے کھوٹے دینار کو صراف کے سامنے پیش نہ کر کہ وہ  
اس کو تجھ سے قبول نہ کرے گا۔ اور (تیری جعل سازی ظاہر کر کے) تجھ کو  
رُسوا کر دے گا۔ (محبت خدا اور رسولؐ ایذا رساں جانوروں کی طرح  
خوفناک شے ہے پس) سانپ اور درندہ کے ساتھ عشق مت بگھار  
کہ وہ دونوں تجھ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ ہاں اگر تو سپنیرہ ہے (کہ سچا  
کے زہر کا آثار جانتا ہے) تو بیشک سانپ کی طرف قدم بڑھا اور اگر  
تجھ میں طاقت ہے (کہ گرفت کو سہار سکتا ہے) تو درندہ کی طرف  
بے شک بڑھ۔ حق تہلے کے راستہ کو سچائی کی حاجت ہے (کہ ظاہر  
صادق ہو) اور اس کی معرفت کے نور کی حاجت ہے (کہ کسی عارف  
کا واسطہ پکڑے) معرفت کا آفتاب صدیقین کے قلب میں چمکاتا ہے  
کہ نہ رات کو چھپتا ہے نہ دن کو۔ صاحبزادہ غضب خداوندی  
کے نشانہ بنے ہوئے منافقوں سے اعراض کر عاقل بن اور  
(ان کے پاس بھی نہ پھٹک) اس زمانہ کے اکثر لوگ حقیقت  
بھیڑتے ہیں کہ ان پر کپڑے ہیں (پس صورت میں تو انسان ہیں  
اور سیرت میں موذی شیطان) فکر کا آئینہ لے اور اس میں  
نظر کر (تاکہ اپنی حالت میں غور کرنے سے نفاق و اخلاص کا پتہ  
چلے) اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ وہ تجھ کو تیرا نفس اور ان منافقوں  
کو دکھائے۔ میں مخلوق اور خالق دونوں کا تعبیر کر چکا ہوں۔  
پس میں نے شر تو مخلوق کے پاس پایا اور خیر خوبی خالق کے  
پاس۔ یا اللہ ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت  
میں اپنی خوبی تجھ کو نصیب فرما۔ میں تمہارا خواہاں اپنے لئے نہیں  
ہوں بلکہ تمہارا خواہاں ہوں تمہارے ہی لئے۔ میں تمہاری رسیوں  
میں بل دیتا ہوں (کہ تم کو مضبوط و کارآمد بناؤں) میں جو کچھ بھی

لے فقر  
نیت احتیاج  
کیا اس طرح  
محبت کی  
صلی اللہ  
مال آپ  
آپ کے  
وصایا  
اور تو  
محبت کا  
کو کچھ دینا  
ہو اماں ہے  
کو بھی نہیں  
جناب  
ہوتا تھا  
ہی کی طرف  
چلتا ہے  
ہاں فرمائی ہیں  
تو ہمیشہ  
پر مولا دعا  
رحمتی تھے  
وہ فرماتے  
ط اور  
نے کیا  
ساتھ خط

مِنْكُمْ شَيْئًا إِلَّا لَكُمْ لَاحِقٌ فِي عَمَلِكُمْ  
فِي مَا يَخْصِي غَنَى عَمَّا اخَذْتُمْ مِنْكُمْ مَا  
عِنْدِي إِلَّا الْكَسْبُ أَوِ التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ لَا أَنْظُرَ مَا تَأْتُونِي بِهِ كَمَا  
يَنْتَظِرُكُمْ هَذَا الْمُنَافِقُ الْمُرَائِي الْمُتَوَكِّلُ  
عَلَيْكُمْ النَّاسِي لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ أَتَا حِلَّتْ  
أَهْلُ الْأَرْضِ فَكُونُوا عَقْلَاءَ وَلَا تَكُونُوا  
عَلَى فَإِنِّي أَعْرِفُ جَيْدَكُمْ مِنْ رَدِيكُمْ  
يَتَوَفَّقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأْهِلِيلِي بِإِنْ  
أَرَدْتُ الْفَلَاحَ فَكُنْ سَدًّا أَنَا لِقَضِيئِي  
حَتَّى أَقْرَعَ دَمَافَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ  
وَشَيْطَانِكَ وَأَعْدَائِكَ وَأَقْرَانِكَ الشُّوْخَ  
اسْتَعِينُوا بِرَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هُوَاكَ  
الْأَعْدَاءِ وَالْمَنْصُورُ مَنْ يَصْبِرْ عَلَيْهِمْ  
وَالْمَخْذُولُ مَنْ وَكَّلَ إِلَيْهِمْ الْأَفَاتُ  
كَثِيرَةً وَمَنْزِلَهَا وَاحِدَةً الْأَمْرَاضُ  
كَثِيرَةٌ وَطَبِيبُهَا وَاحِدٌ يَا مَرْهَ النَّفُوسِ  
سَلِّمُوا أَنْفُسَكُمْ إِلَى الطَّبِيبِ لَا تَكْتَهُمُوهُ  
فِي مَا يَفْعَلُ بِكُمْ فَهُوَ أَرَأَنُ بِكُمْ مِنْكُمْ  
عَلَى مَحْوَسِكُمْ إِخْرُسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا  
تُعَارِضُوهُ وَقَدْ رَأَيْتُمْ الْخَيْرَ كَلِمَةً فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْقَوْمُ فِي سَكُوتٍ  
خَلِيٍّ وَدَهْشَةٍ كَلِمَةٍ بِفَاذَا  
تَسْمَعُ لَهُمْ ذِكْرًا وَ  
دَامُوا عَلَيْكُمْ

تم سے (ہدیہ وغیرہ) لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لئے لیتا ہوں (کہ تم کو  
اجرو نفع ملے) اپنے لئے نہیں لیتا۔ میرے پاس تو اس (خوان) توکل  
میں جو میرے لئے مخصوص ہے اس (روپیہ پیسہ) کی طرف سے جو  
تم سے لیتا ہوں بے نیازی ہے۔ میرے پاس یا کسب، اور یا خدا پر  
توکل میں تمہاری لائی ہوئی چیزوں کا اس طرح منتظر نہیں رہتا  
جس طرح یہ ریاکار منافق منتظر ہا کرتا ہے جو تم پر توکل کئے ہوئے اور  
اپنے خدا کو بھلا ہوئے۔ میں باشندگان زمین کی کسوٹی ہوں۔ پس  
سمجھ دار بنو اور ظاہری ٹیپ ٹاپ مجھ کو مت دکھاؤ کہیں حق تعالیٰ  
کی توفیق اور اہلیت عطا فرمائے کی بدولت تمہارے کھوٹے  
اور کھرے کو خوب پہچانتا ہوں (اے مخاطب) اگر تو فلاح  
چاہتا ہے تو میرے متوڑے کاہر بن جا، تاکہ میں تجھے نفس تیری  
خواہش، تیری طبیعت، تیرے شیطان اور تیرے دشمنوں اور تیرے  
بدہم نشینوں کا دماغ کچلوں (اور سب کو سیدھا کر دوں) ان دشمنوں  
کے مقابلہ میں اپنے پروردگار کی مدد چاہو۔ اور مدد اسی کی ہوتی ہے  
جو ان کے مقابلہ میں جمائے (کہ پسپا اور مغلوب نہ ہو) اور بے یار و  
مدد کار وہ ہے جو ان کے حوالہ کر دیا جائے (کہ جس طرح چاہیں اس  
کام لیں) آفتیں بہتیری ہیں مگر ان کا نازل کرنے والا ایک ہی ہے  
امراض بہتیرے ہیں مگر ان کا طبیب ایک ہی ہے۔ اسے بیمار نفس  
والو! اپنے نفوس کو طبیب کے سپرد کرو اور جو کچھ وہ ان کے ساتھ  
(دوا بخلاؤ اور شتر زنی کا تکلیف دہ) برتاؤ کرے اس میں اس پر الزام  
مت دھرو۔ (کہ محض ایذا پہنچانے کو ہم پر ظلم کیا) کیونکہ وہ تمہارے  
نفوس پر تم سے بھی زیادہ شفیق ہے۔ اس کے سامنے بے زبان بخاؤ۔  
اور اس سے معارضہ نہ کرو۔ یقیناً دنیا و آخرت میں پوری بھلائی  
پاؤ گے۔ اہل اللہ پورے سکوت۔ پوری انفرادی اور پوری مدہوشی  
میں رہتے ہیں۔ پس جب یہ ان کے لئے کامل ہو جاتا اور اس پر وہم

ہوں (کہ تم کو)

خوان توکل

رف سے جو

اور یا خدا پر

رہتا

ہوئے اور

ہوں۔ پس

حق تعالیٰ

کے کھوٹے

گر تو فلاح

نفس تیری

اور تیرے

ان دشمنوں

کی ہوتی ہو

در بے یار و

جاہیں سے

یک ہی چیز

بیمار نفس

کے ساتھ

سے الزام

تہا سے

نہان بخاؤ

بھلائی

ی مدد دہی

س پر دم

طَهُمُ كَمَا يَنْطِقُ الْحَمْدُ أَيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 لَا يَنْطِقُونَ إِلَّا إِذَا نَطِقُوا يَأْخُذُونَ إِلَّا  
 إِذَا عَطُوا لَا يَنْبَسُطُونَ إِلَّا إِذَا بَسَطُوا  
 لَتَحَقِّقَتْ قُلُوبُهُمْ يَقُولُ الْمَلَأُكَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا  
 أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ هُ التَّحَقُّوا  
 بِالْمَلَأُكَ وَزَادُوا عَلَيْهِم بِالْمَلَأُكَ  
 زَادُوا عَلَيْهِم بِالْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِلْمِ  
 بِهِ وَالْمَلَأُكَ غُلَمًا هُمُ وَأَتْبَاعُهُمْ  
 يَسْتَفِيدُونَ مِنْهُمْ لِأَنَّ الْحَكْمَ تَصَبَّ  
 فِي قُلُوبِهِمْ صَبًا قُلُوبُهُمْ تَحْرُوسُهُ مَنْ  
 جَمِيعِ الْأَقَاتِ تَأْتِي إِلَى جَوَارِحِهِمْ وَ  
 مَبَانِيهِمْ وَنُفُوسِهِمْ أَمَّا قُلُوبُهُمْ فَلَا  
 إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَعَلَيْكَ  
 بِتَحْقِيقِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ تَرَكِ الدُّنْيَا مَا ظَهَرَ  
 مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ثُمَّ انْوَرِعْ لِلثَّانِي ثُمَّ  
 الزُّهْدِ فِي مَبَاحِ الدُّنْيَا وَحَلَا لَهَا ثُمَّ  
 الْإِسْتِغْنَاءِ بِفَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ  
 الزُّهْدِ فِي فَضْلِهِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ بِقُرْبِهِ  
 وَإِذَا أَصَحَّ لَكَ الْإِسْتِغْنَاءُ بِقُرْبِهِ صَبَّ  
 عَلَيْكَ فَضْلُهُ وَفَتَحَ عَلَيْكَ  
 أَبْوَابَ أَسْمَاءِ بِبَابِ لُطْفِهِ  
 وَرَحْمَتِهِ وَمِلَّةِ قَبْضِ  
 عَلَيْكَ الدُّنْيَا ثُمَّ بَسَطَهَا لِي  
 نَهَايَةِ وَهَلَا

حاصل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو گویائی عطا فرماتا ہے (کہ وہ ناسخ  
 و راسخ بنیتے ہیں) جس طرح قیامت کے دن جادات کو گویائی عطا  
 فرمائے گا (کہ زمین بھی بولنے لگے گی) اہل اللہ اسی وقت بولتے ہیں  
 جبکہ بلائے جاتے ہیں اور اسی وقت بولتے ہیں جبکہ دیئے جاتے ہیں  
 اور اسی وقت انبساط حاصل کرتے ہیں جبکہ انبساط میں لائے جاتے  
 ہیں ان کے قلوب فرشتوں کے قلوب سے جا ملے (جن کے  
 حق میں) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہو  
 اس میں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس بات کے لئے مامور  
 ہوتے ہیں اس کو بجالاتے ہیں "وہ ملائکہ کے ساتھ لاحق ہوتے  
 اور مرتبہ میں ان سے بھی بڑھ گئے۔ حق تعالیٰ کی معرفت اور  
 اس کے علم میں ملائکہ پر فوقیت لے گئے۔ فرشتے ان کے خادم اور  
 ان کے ملازم ہیں کہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ کیونکہ حکمتوں کی  
 (موسلا دھار بارش) ان کے قلوب پر برسانی جاتی ہے۔ ان کے  
 قلوب جلد آفتوں سے محفوظ ہیں۔ آفتیں ان کے اعضاء ان کے  
 اجسام اور ان کے نفوس تک آتی ہیں۔ لیکن ان کے قلوب تک  
 نہیں آتیں۔ اگر تو ان کے مرتبہ تک پہنچنا چاہے تو اول حقیقت  
 اسلام حاصل کر۔ اس کے بعد کھلے اور چھپے سارے گناہ چھوڑ  
 پھر کامل احتیاط اختیار کر۔ اس کے بعد دنیا کی مباح اور حلال چیزوں  
 سے رغبت اٹھا پھر فضل خداوندی کا غنا حاصل کر کہ بجز فضل حق کے  
 کسی شے کی بھی حاجت نہ رہے) اس کے بعد اس کے فضل میں بھی زہد اختیار  
 کر اور اس کے قرب تو نگری اختیار کر پس جب اس کے قرب کی تو نگری میں  
 لئے صحیح ہو جائے گی تو وہ تجھ پر اپنے فضل کا مینہ برسائے گا اور طرح طرح  
 کے فضل کے دروازے اپنے لطف اپنی رحمت اور اپنے احسان کا  
 دروازہ تجھ پر کھول دیگا۔ اول دنیا تجھ پر تنگ فرمائے گا اس کے بعد اپنے  
 اس کو فراخ کر دے گا۔ یہ (وسعت دنیا) اولیاء و صدیقین میں سے

(أَحَادٍ أَوْ أَفْرَادٍ مِنَ الْأَقْرَبِيَاءِ وَالصَّدَاقَةِ يُقِينُ  
 لِعَوْلِهِمْ بِتَقْوَاهُمْ : فَإِنَّهُمْ لَا يَسْتَغْلُونَ عَنْهُ  
 بِشَيْءٍ : وَأَمَّا الْغَالِبُ مِنْهُمْ فَالَّذِي نَسِيَ عَنْهُ  
 مَقْبُوضَةً : إِنَّكَ يَجِبُ فَرَاغُهُمْ لَهُ وَ  
 دُخُولُهُمْ عَلَيْهِ وَطَلَبُهُمْ مِنْهُ : وَلَوْ أَعْطَا  
 هُمُ الدُّنْيَا لَعَلَّاهُمْ كَانُوا يَسْتَغْلُونَ بِهَا  
 عَنْ خِدْمَتِهِ وَيَقْعُدُونَ مَعَهَا : هَذَا  
 هُوَ الْأَعْلَبُ وَذَلِكَ كَادِرٌ : وَالنَّادِرُ لَا  
 يَتَعَلَّقُ عَلَيْهِ حُكْمٌ : بَيْنَمَا صَلَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةٍ مِنْ عُرَى مَدَّتْ عَلَيْهِ  
 الدُّنْيَا فَلَمْ يَسْتَغْلِلْ بِهَا عَنْ خِدْمَتِهِ : لَمْ  
 يَلْتَفِتْ إِلَى الْأَقْسَامِ مَعَ كَمَالِ الرُّحْدِ  
 وَالْإِعْرَاضِ بِعُرْضَتِ عَلَيْهِ مَقَاتِلِهِمْ وَكَتُوزِ  
 الْأَرْضِ فَرَدَّهَا : وَقَالَ رَبِّ اجْعَلْ مَسْكِنَنَا  
 وَآمِنَتِي مَسْكِنًا وَآخِرَتِي مَعَ السَّائِكِينَ :  
 أَلْزَهُدُ نِيَّةً صَالِحَةً : وَإِلَّا فَسَا  
 يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَزُوْهَدَ قَسَمَهُ  
 أَلْمُؤِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَقْلِ  
 الْحُجَرِ : لَا يَشْرُكُ وَلَا يَسْتَغْلِلُ  
 وَهَذَا فِي الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِهِ وَ  
 أَعْرَضَ عَنْهَا بِسُورَةٍ وَاشْتَغَلَ  
 بِمَا أَمْرٌ بِهِ :  
 وَعَلِمَ أَنَّ  
 قَسَمَهُ لَا  
 كِفْؤُهُ

کسی کسی کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ ان کے تقویٰ سے  
 واقف ہے پس جانتا ہے کہ وہ کسی چیز میں بھی مشغول ہو کر اسکو  
 نہیں چھوڑ سکتے (پس دنیا بکثرت دیدنیا ان کے لئے مضر نہیں) باقی  
 اکثر اولیاء کی یہی حالت ہوتی ہے کہ دنیا ان سے سمیٹ لی جاتی ہے  
 کیونکہ اسکو ان کا اپنے ہی لئے فارغ۔ اپنے ہی دوا میں حاضر اور  
 اپنا ہی طالب بنائے رکھنا پسند آتا ہے پس ان کو مال و منال عطا  
 نہیں فرماتا، اگر ان کو دنیا عطا فرماوے تو شاید وہ اسکے شغل میں  
 اسکی خدمت سے غافل ہو جائیں اور دنیا ہی کے ساتھ بیٹھ رہیں  
 یہ قاعدہ تو اکثر ہے اور وہ نادر ہے اور نادیکر کیا تھ حکم کا تعلق نہیں  
 ہوتا (اس لئے عام طور پر یہی حکم نگایا جاتا ہے کہ طالب حق کے لئے  
 فقر اور عکسہ ستی لازمی ہے) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی  
 میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی مگر انھوں نے خدا کی خدمت  
 کو چھوڑ کر اس میں مشغول ہونا پسند نہ کیا۔ کمال زہد اور اعراض کی وجہ  
 سے مقوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ پر روئے زمین کے خزانوں  
 کی کنجیاں پیش کی گئیں تو آپ نے ان کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ اے  
 میرے رب مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین ہی ہونے کی  
 حالت میں موت دے اور مساکین ہی کے ساتھ میرا حشر فرما۔  
 زہد در حقیقت عمدہ نیت کا نام ہے کہ دل میں کسی شے کی رغبت  
 نہ ہو اور جو کچھ لے وہ تعمیل خداوندی کی نیت سے لے، ورنہ اپنے  
 مقوم سے زہد اختیار کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں ہے (زہد بھی لیتے  
 ہیں اور حرص بھی مگر نیت کا فرق ہے کہ مومن حرص کی گرائی سے  
 راحت میں رہتا ہے نہ طمع کرتا ہے نہ جلدی مچاتا ہے اپنے دل  
 سے تمام چیزوں میں بے رغبت اور اپنے باطن کے ساتھ ان سے  
 روگردان بننا اور حکم خداوندی کی تعمیل میں مشغول رہتا ہے۔ اور  
 جانتا ہے کہ اسکا مقوم اس کے ہاتھ سے جانے سکے گا پس اسکا

فَلَمْ يَطْلُبْهُ ۖ تَرَكَ الْأَهْلَامَ نَعْدًا وَاحْلَفَهُ وَ  
تَدَلَّ وَتَسَّأَلَهُ قَبُولَهَا ۖ

يَا عَلَامَ نَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ يُسَيِّرُكَ فِي  
طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَ إِلَى إِيْمَانٍ تُثَبِّتُكَ  
فِيهَا ۖ نَحْتَاجُ فِي أَوَّلِ سُلُوكِكَ فِي هَذَا  
الطَّرِيقِ إِلَى هُمَيَّانٍ ۖ وَ فِي آخِرِهِ إِلَى  
إِيْمَانٍ ۖ يَخْلُفُ طَرِيقَ مَكَّةَ ۖ بَعْضُهُمْ قَالَ  
طَرِيقُ مَكَّةَ يَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ وَ هُمَيَّانٍ  
وَهَذِهِ الطَّرِيقُ الَّتِي قَدْ أَشْرَفْتَ لِيَمَّا نَحْتَاجُ  
إِلَى هُمَيَّانٍ وَ إِيْمَانٍ بِدَايَةِ وَ نَهَايَةِ ۖ  
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
أَنَّهُ أَوَّلُ مَا طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ عَلَى

وَسَطِهِ هُمَيَّانٍ فِيهِ خَمْسُ مِائَةِ دِينَارٍ

يُبْفِقُ مِنْهُ وَيَتَعَلَّمُ وَيَدُقُّ عَلَيْهِ

بَيْدٌ وَيَقُولُ ۖ كَوْلَا لَوْ لَتَمَسَدْتُ لَوْ

يُنَا ۖ فَلَئِمَّا حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَ

عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقَ مَا

بَقِيَ مَعَهُ عَلَى الْفَقْرِ وَ فِي يَوْمٍ

وَاحِدٍ ۖ وَقَالَ لَوْ أَنَّ السَّمَاءَ

حَدِيدٌ لَا تُمْطَرُ وَلَا أَرْضٌ

صَحْرٌ لَا تَنْبُتُ وَاحْتُمَتِ

بِرُوحِي فِي الطَّلَبِ

رَأَيْتُ كَأَفْرِ

طالب نہیں بنتا۔ جو چیزیں اس کے مقصود میں ہیں انکو چھوڑ دینا  
ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتی اور عاجزانہ درخواست کرتی ہیں  
کہ ہکو قبول کرلو۔ صاحبزادہ تجھ کو اذل ایمان کی ضرورت ہے  
جو تجھ کو حق تعالیٰ کے راستہ میں چلائے اور پھر ایمان کی حاجت  
جو تجھ کو اس راستہ میں ثابت قدم رکھے کیونکہ یقین کے بغیر محض  
سنی سنائی باتوں کے مان لینے سے اٹلے پاؤں کوٹ آجیگا اندیشہ  
ہے۔ اس راستہ (طریقت) میں چلنے کی ابتدائی حالت میں تجھ  
کو ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرو مال) کی (کہ کہیں بے زری اور  
تنگدستی متوحش بنا کر راہزنی نہ کرے) اور آخر میں جا کر تجھ کو ضرورت  
ہے ایمان کی (کہ ایمان بچتے ہو جانے پر فقر مضر نہیں بلکہ نفع ہے) بخلاف  
مکہ کے راستہ کے (جس کو سفر حج کہتے ہیں) کہ وہاں ابتدائیں ضرورت  
ایمان کی (کہ اس کے بغیر نہ حج فرض ہوتا ہے اور نہ توفیق سفر ہوتی ہے)  
اور بعد میں ضرورت ہے ہمیانی (یعنی زرو مال) کی (کہ جب راہ راہ آہائے  
تو سفر کا ہتھیار ہو) اور اس راستہ میں جبکی طرف میں اشارہ کر چاہوں  
ابتدا میں ضرورت ہے ہمیانی کی اور انتہا میں ایمان کی سفیان ثوری  
سے منقول ہے کہ ابتداء طالب علمی میں ان کی کمربد ایک ہمیانی  
تھی جس میں پانچ سو دینار تھے۔ اس میں سے خرچ کرتے اور  
علم پڑھتے اور اس پر اپنا ہاتھ مار کر یوں فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو  
نہ ہوتی تو لوگ ہم کو رد مال بنا لیتے (کہ ان کے پس خوردہ سے  
بیٹ بھر نے پر ہماری نظر رہتی اور پڑھنا پڑھانا خاک ہوتا، پس  
جب ان کو علم حاصل ہو گیا اور عارف حق بن گئے تو جو کچھ ان کے  
پاس بچ رہا تھا سب ایک ہی دفعہ میں فقیروں پر خرچ کر دیا اور  
فرمایا کہ اگر آسمان لوہا بن جائے کہ ایک بوند بھی نہ برائے اور زمین پتھر  
ہو جائے کہ ایک دانہ بھی نہ اگائے اسپر بھی اگر میں اپنے رزق کی طلب  
نکرتا تھا مگر تو میں کفر ہوں (کہ روزی رساں کے سچے و علم پانچا نہ تھا

مفقو سے  
ہو کر اسکو  
نہیں باقی  
بجاتی ہے  
جس حاضر اور  
منال عطا  
شغل میں  
بیٹھیں  
غلط نہیں  
تک کے لئے  
ان ہی  
خدمت  
میں کیونکہ  
خیر خواہی  
فرمایا کہ  
دنوں کی  
مشر فرما  
کی غبت  
نہ اپنے  
بھی لیتے  
نی سے  
نے دل  
ان سے  
ہے۔ اور  
اسکا



عَلَيْكَ بِالْكَسْبِ وَالتَّعَلُّقِ بِالسَّبَبِ إِلَى أَنْ  
يَقْوَى إِيْمَانُكَ : خَيْرٌ أَنْ تَهْلُ مِنَ السَّبَبِ  
إِلَى الْمُسِيْبِ : أَلَا نُنَبِّئُكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
اِكْتَسَبُوا وَاقْتَرَضُوا وَتَعَلَّقُوا بِالْأَسْبَابِ  
فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ : وَفِي الْآخِرِ تَوَكَّلُوا بِجَهَنَّمَ  
بَيْنَ الْكَسْبِ وَالتَّوَكُّلِ بِدَائِمَةٍ وَهَيَاةٍ :  
شَرِيعَةٍ وَحَقِيقَةٍ :

بِأَمْرِهِمْ لَا تَخْلُ مِنْ يَدِ كَسْبِ  
الْكَسْبِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى مَا فِي آيَةِ  
النَّاسِ وَتُكْذِبُ مِنْهُمْ : فَتَكْفُرُ نِعْمَةُ الْإِقْدَارِ  
فِي مَقْتُلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبْعِدُ لَوْ تَزَلُّ  
الْكَسْبِ وَالْكُدْيَةِ مِنَ النَّاسِ  
عُقُوبَةٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ :  
سُكْرَانٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا زَالَ مُلْكُهُ  
عَاقِبَتُهُ بِأَشْيَاءٍ مِنْ جُمْلَتِهَا الْكُدْيَةُ  
مِنَ النَّاسِ : كَانَ فِي أَيَّامِ مَمْلُكَتِهِ  
يَكْتَسِبُ وَيَأْكُلُ : فَلَمَّا صَبَقَ الْحَقُّ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَحْرَجَهُ مِنْ مَمْلُكَتِهِ وَ  
صَبَقَ عَلَيْهِ طُرُقَ الْأَرْزَاقِ حَتَّى أَكْدَى  
مِنَ النَّاسِ : وَكَانَ سَبَبُ ذَلِكَ عِبَادَةُ  
أَمْرَةٍ فِي بَيْتِهِ تَمَثَّلًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا :  
فَبَقِيَ فِي الْعُقُوبَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمٌ  
يَوْمٌ : الْقَوْمُ لَا فَرْحَةَ لِعَيْتِهِمْ وَلَا دَوَّاهُمْ  
لَحْيَتِهِمْ : لَا قَرَارَ لِعَيْتِهِمْ : لَا سَكُونًا  
لَا مَصَادِرَ هُمْ يَلْقَوْنَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا عَزَّ وَجَلَّ

(اے مخاطب) اپنے ایمان کے قوی ہونے تک تو کسب کرنا  
اور سبب کے ساتھ تعلق رکھنا لازمی سمجھ۔ اس کے بعد جب ایمان  
قوی ہو جائے تو سبب خالق سبب کی طرف منتقل ہو جا کہ جس  
خدا نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ بلا سبب بھی دے سکتا ہے) انبیاء  
علیہم السلام نے اپنی ابتدائی حالت میں کسب بھی کیا۔ قرض بھی  
لیا اور اسباب کے ساتھ تعلقات بھی رکھے اور آخر میں (سب کو  
چھوڑ کر) توکل اختیار کیا۔ پس ابتداء و انتہاء بڑے شریعت و  
طریقت کسب اور توکل دونوں کے جامع بنے۔

اے بد نصیب لوگوں کے مال و متاع پر بھروسہ رکھ کر کہ ان  
سے بھیک مانگنے لگے محنت مزدوری کو اپنے ہاتھ سے رت چھوڑ، کہ  
(جسمانی) طاقتوں کی نعمت کا ناشکر بن جائیگا پس (اس کی سزا  
میں) حق تعالیٰ تجھ پر ناراض ہو گا اور تجھ کو دور بھینک دیگا۔  
کسب چھوڑنا اور لوگوں سے بھیک مانگنا بندہ کے لئے حق تعالیٰ  
کا عذاب ہے۔ سیمان کی سلطنت جب حق تعالیٰ نے زائل کی تو ان  
کو چند قسم کی سزائیں دیں۔ منجملہ ان کے لوگوں سے بھیک مانگنا بھی  
تھا۔ اپنی سلطنت کے زمانہ میں آپ کسب کر کے کھاتے تھے پس  
جب حق تعالیٰ نے ان پر تنگی فرمائی تو ان کو ان کی مملکت سے باہر  
کر دیا اور چالیس دن تک رزق کے راستے ان پر تنگ رکھے  
کہ نوبت سوال کی پہنچ گئی اور اس کا سبب ایک عورت کا آپ کے  
مکان میں چالیس دن تک ایک مورت کی پرستش کرتے ہونا  
تھا جس کی آپ کو خبر نہ تھی مگر شان نبوت کے سبب تنی ہی بات  
عقاب کے لئے کافی تھی کہ خبر کیوں نہ لی۔ پس اُس کی بت پرستی  
کے ایک ایک دن کا بدلہ آپ کی سزا کا ایک ایک دن قرار پایا۔

اہل اللہ جب تک اپنے رب سے جاہ ملیں ان کے غم کو خوشی نصیب ہے۔ نہ  
ان کے بوجھ کو (سر سے) اُترنا۔ نہ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور نہ ان کی

وَلَقَدْ أَهْلُ  
لِقُلُوبِهِمْ  
الْأُخْرَى :  
الْمَنَادُ الْفَلَا  
وَقَالَ رَبِّ  
يَا غُلَامُ  
أَطْعِمْ هَٰذَا  
الْمَلَأَنُ  
مِنَ الْخَلْقِ  
اللَّهُ  
السَّجْدِ  
وَقَالَ رَبِّ  
جَمَادَى الْآخِرَةِ  
عَنِ النَّبِيِّ  
قَالَ مَنْ  
ذَهَبَ لِي  
هَذَا الْبَلَدِ  
مَامَ وَحَدَّثَ  
بِاللَّهِ عَزَّ  
رَسُولِهِ  
فِي التَّوْبَةِ  
وَيَكُنْ  
تَوْبَتُهُ

مصببت کو تسلی۔ اور ان کے (حق تعالیٰ سے) ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک دنیا میں ملنا اپنے قلوب اور باطن سے اور یہ تو شاذ نادر ہے اور دوسرا (مرنے کے بعد) آخرت میں ملنا (جو عام ادویار کو نصیب ہوگا) جب وہ اپنے رب سے جا ملیں گے تب راحت و خوشی ان کو حاصل ہوگی۔ لیکن اس سے پہلے تو ان کی مصیبت ہر وقت ہی کی ہے (پھر نفس کے متعلق کچھ گفتگو کی اور اس کے بعد فرمایا) صاحبزادہ! نفس کو خواہشات اور لذتوں سے باز رکھ اور اس کو پاکیزہ کھانا کھلا جو نجس نہ ہو۔ پاکیزہ تو حلال ہے اور حرام نجس ہے۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) کہ اس کو حلال کی غذا دے تاکہ وہ نہ تکبر کرے نہ اتر لے اور نہ بے ادب بنے۔ یا اللہ ہم کو اپنی معرفت بخش تاکہ ہم تیرے عارف بن جائیں۔ آمین۔

## انتیسویں مجلس

(الجمادی الثانیہ ۸۵۲ھ۔ مدرسہ معرود)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مالدار (کی تعظیم) کے لئے اس مال کی خواہش میں جو اس کے ہاتھ میں ہے اپنی جگہ سے ہلاتو اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ سن لو اے منافقو۔ یہ اس شخص کے لئے ہے جس نے مالداروں کے لئے حرکت کی۔ پھر کیا پوچھنا اس کا ناز روزہ اور حج بھی انہیں کے لئے ہو اور ان کی چوکھٹوں کو چومنا ہے۔ اے شریک خدا قرار دینے والو (کہ مالداروں کو خدا کی طرح حاجت روا اور مستحق صوم و صلوٰۃ سمجھتے ہو) تمہیں حق تعالیٰ اور اس کے رسول کی مطلق خبر نہیں۔ مسلمان بنو اور توبہ کرو اور توجہ میں اخلاق کی شان حاصل کرو تاکہ تمہارا ایمان سندرست اور تمہارا ایقان قوی ہو جائے اور تمہاری توحید کو نشو و نما حاصل ہو کہ اس کی شافیں عرش تک

وَلَقَاؤُهُمْ عَلَىٰ صُرُبَيَّيْنِ ۖ لِقَاءُ فِي الدُّنْيَا لِقَاؤُهُمْ وَأَسْرَارُهُمْ وَهُوَ نَادِرٌ ۖ وَلِقَاءُ فِي الْآخِرَةِ ۖ إِذَا الْقَوَارِبُ هُمْ عَتَرٌ وَجَلَّ جَاءَهُمُ الْمَوْتُ وَالْفَرَحُ أَمَّا قَبْلَ هَذَا فَمَصَابِرُهُمْ وَرَأْمُهُ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِ النَّفْسِ يَا غُلَامُ اِمْنَعِهَا السَّمَوَاتِ وَاللَّائِتِ وَأَطْعِمَهَا طَعَامًا طَاهِرًا لَا يَكُونُ فِجْسًا ۖ الظَّاهِرُ الْخِلَالُ وَالْحَرَامُ النَّجِسُ ۖ شَعْرًا قَالَ قَدْ هَا مِنْ الْخِلَالِ حَتَّى لَا تَبْطُرَ وَتَشْمَخَ وَتُسْوِ الْأَذَى اللَّهُمَّ عَرِّفْنَا بِكَ حَتَّى نَعْرِفَكَ أَمِينٌ ۖ

## المجلس الثامن والعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِأَمْرِ رَسُولِهِ عَادِي عَشْرَ بَحْمَادِي الْآخِرَةِ سَنَةً خَمْسِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ مَنْ تَزَعَزَعَ لِعَنَى طَلِبًا لِمَا فِي يَدَيْهِ وَهَبَ ثَمَنًا دِينَهُ ۖ اِسْمَعُوا يَا مُنَافِقُونَ ۖ هَذَا الِئِمْنُ تَزَعَزَعَ لِأَغْنِيَاءَ فَيَكْفُ مَنْ صَلَّى وَهَامَ وَحَمَّ لَهُمْ وَقِيلَ أَعْتَابَهُمْ يَا مُشْرِكِينَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا عِنْدَكُمْ مِنْهُ وَلَا مِنْ رَسُولِهِ خَبَرٌ ۖ اَسْلِمُوا وَاتَّخِذُوا وَاحِدًا وَاخْلَصُوا فِي التَّوْبَةِ ۖ حَتَّى يَبْدَأَ اِيْمَانُكُمْ وَتَزَعَزَعَ اِيْقَانُكُمْ ۖ وَيَنْشُرَ تَوْحِيدُكُمْ فَتَصْعَدَ قُرُوعُهُ اِلَى الْعَرْشِ ۖ

سب کرنا  
ب ایمان  
جا کہ جس  
ہے انبیاء  
قرض بھی  
سب کو  
نریعت و

کہ کر کہ  
چھوڑ کہ  
س کی سزا  
ک دیگا۔  
حق تعالیٰ  
مل کی توان  
ناگنا بھی  
تھے پس  
ت سے باہر  
نگ رکھے  
دست کا آپکے  
کرتے ہنا  
نئی ہی بات  
بت پرستی  
زار پایا۔

بیستم۔ نہ  
رک اور نہ انکی

يَا عَلَامُ اِذَا تَرَوْنِي اِيْمَانُكَ وَصَعِدَتْ  
شَجَرَتُهُ بِاَعْنَانِكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَنْكَ وَ  
عَنِ الْخَلْقِ يُعْنِيكَ عَنْ كَيْفِكَ وَعَنِ الْكِتَابِكَ  
الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ يُشْفِي نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ وَ  
سِرَّكَ : يُوقِفُكَ عَلَى بَابِهِ وَيُعْنِي فَقْرَكَ  
بِذِكْرِهِ وَقُرْبِهِ وَالْاُمْنُ بِهِ وَلَا تَبْلَى  
بِمَنْ اَكَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ بِهَا : لَا  
تُبَالِي بِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ : فَصَيِّرْ دُؤْبَكَ  
لَهُ رَحْمَةً وَكَلِمَةً : يَا مَنْ يَدُ عِ  
الْعِلْمِ وَيَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ اَبْنَائِهَا وَيَدُلُّ لَهُمْ  
قَدْ اَمَلَكَ اللهُ عَلَى عِلْمِهِ : ذَهَبَتْ بَرَكَهَةٌ  
عَلَيْكَ : ذَهَبَ لُبُّهُ وَبَقِيَ قَشْرُهُ : وَأَنْتَ يَا  
مَنْ يَتَنَبَّاهِ الصَّادِقُ وَقَلْبُهُ يَعْبُدُ الْخَلْقَ وَ  
يَخَافُهُمْ وَيَرْجُوهُمْ : ظَاهِرُ عِبَادَتِكَ لِلَّهِ  
عَزَّوَجَلَّ وَبَاطِنُهَا لِلْخَلْقِ : كُلُّ طَلَبِكَ  
وَهَمِّكَ لِمَا يَأْتِيهِمْ مِنَ الدُّرْهِمِ  
الَّذِي نَارُ وَالْحَطَامِ : تَرْجُو اِحْسَنَهُمْ وَتَنْهَاهُمْ  
وَتَخَافُ مِنْهُمْ وَتَرْجُو عَطَاءَهُمْ بِكَثْرَةِ  
تَعَادِيكَ وَتَخَافُكَ وَلَيْسَ كَلَامُكَ  
عَلَى اَبْوَاهِهِمْ وَيُحِبُّكَ أَنْتَ مُشْرِكٌ  
مُنَافِقٌ مُرَائِي مُدَاخِلٌ زُنْدِيقٌ  
وَيُحِبُّكَ عَلَى مَنْ تَتَبَرَّجُ بِهِ عَلَى  
مَنْ يَعْلَمُ خَائِفَةَ الْاَعْيُنِ  
وَمَا تَخْفَى  
الطُّدُورُ

ہاچڑھیں۔ صاحبزادہ۔ جب تیرا ایمان پرورش پا جائے گا  
اور اس کا درخت اونچا چڑھ جائے گا تو حق تعالیٰ تجھ کو خود تجھ سے  
اور ساری مخلوق سے بے نیاز بنا دے گا۔ تجھ کو تیرے کسب و کتاب  
سے بے پروا کر دے گا۔ حق تعالیٰ تیرے نفس تیرے قلب و تیرے  
باطن کا پیٹ بھر دے گا۔ تجھ کو اپنے آستانہ پر کھڑا کرے گا۔ اور  
تیرے فقر کو اپنے ذکر اور اپنے قرب اور اپنے ساتھ انس کی تو نگری  
بخشے گا۔ پھر تجھ کو پروا نہ رہے گی کہ کون دنیا کو کھاتا اور اس میں مشغول  
رہتا ہے۔ تو پروا نہ کرے گا کہ دنیا کس کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ اب  
تیرا اس (دُنیا دار) کو دیکھنا اس کے مال کی حرص میں نہ ہوگا بلکہ  
بطور شفقت اور کلفت اور ظلمت ہوگا کہ افسوس کس تباہی  
میں مبتلا ہے، اے وہ شخص جو علم کا دعویٰ کرتا اور دُنیا داروں  
سے دُنیا کا طالب بنتا اور ان کے سامنے عاجزی کرتا ہے حق تعالیٰ  
نے تجھ کو علم دے کر گمراہ بنا دیا کہ تیرے علم کی برکت جاتی رہی ہے۔  
مغر جاتا رہا اور پوست باقی رہ گیا اور اے وہ شخص جو عبادت کا  
دعویٰ کرتا اور اس کا قلب مخلوق کی پرستش کرتا رہا اور انہیں سے  
ڈرتا اور انہیں سے توقع رکھتا ہے۔ تیری عبادت ظاہر تو اللہ تعالیٰ  
کے لئے ہے اور باطن میں مخلوق کے لئے۔ تیری ساری طلب اور  
سارا فکر وہی درہم و دینار اور مال و اسباب ہے جو ان کے ہاتھوں میں ہے  
تو ان کی تعریف و توصیف کا آرزو مند رہتا اور ان کی مذمت بُرخی  
سے ڈرتا ہے۔ تو مخالفت ہے ان کے ہاتھ روک لینے سے اور متوقع  
ہے ان کی بخشش کا (جس کی علامت یہ ہے کہ) تو اکثر ان کے دروازوں  
پر پڑا رہتا اور چا پلوسی کرتا اور نرم و میٹھی باتیں بناتا رہتا ہے۔ تجھ پر  
افسوس کہ تو مشرک ہے۔ منافق ہے۔ ریاکار ہے۔ بد دین ہے اور  
زندیق ہے۔ تجھ پر افسوس ہے مٹنے کاری کی بھڑک کس پر پیش کر رہا ہے  
کیا اس ذات پر جو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز سے آگاہ ہو؟

رَيْكَ  
وَأَنْتَ  
أَكْبَرُ  
وَلَا تُنْ  
كُنْ  
لَا تَعْمُ  
لِلْمَنْعِ  
مَا قُلْتَ  
بُدْ مِنْ  
مِنْهُ  
قَصْرًا  
وَقَدْ  
جَمِيعِ  
مِنْ مُؤْ  
ظَوَاهِرِ  
وَأَهْوَى  
عَنْكُمْ  
عَنْكُمْ  
جَهَانِكَ  
الْمَوْتُ  
عَنْ أَبَدِ  
ثُمَّ بَعْدُ  
الْأَكْبَرُ  
عَلِمْتُ فِي  
أَنْتَ صَدِّ

رَيْكَ تَقِفُ فِي الصَّلَاةِ وَتَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَأَنْتَ تَكْذِبُ فِي قَوْلِكَ : أَكَلْتُ فِي قَلْبِكَ  
أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ثُبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَلَا تَعْمَلْ حَسَنَةً لِّغَيْرِهِ : لَّا لِلَّهِ نَبَا وَلَا لِّلْآخِرَةِ  
كُنْ مِمَّنْ يُرِيدُ وَجْهَهُ : أَعْطِ الزُّبُورَ بِحَقِّهَا  
لَا تَعْمَلْ لِّلْحَمْدِ وَالنَّعَاءِ : لَا لِلْعَطَاءِ وَلَا  
لِلْمَنَحِ : وَيَحْكُ رُفْقَكَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ :  
مَا قَدْ قَضَى عَلَيْكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَا  
يَدَّ مِنْ حَقِّيهِمْ : فَلَا سَتْرَ لِي بِمَعْنَى قَدْ فَرَعَ  
مِنْهُ : وَاسْتَوِلْ بِطَاعَتِهِ : قَلِيلٌ حِرْصٌ وَ  
قَصَرٌ أَمْلَكَ : رَاجِعِلِ الْمَوْتَ فَصَبَّ عَيْنَيْكَ :  
وَقَدْ أَفْلَحْتَ عَلَيْكَ بِمُوَافَقَةِ الشَّرْعِ : فِي  
جَمِيعِ أَحْوَالِكَ يَا قَوْمُ الْكَيْسِ قَدْ بَقِيَ عِنْدَكُمْ  
مِنْ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ قَلِيلٌ تَرَكْتُمُوهُ مِنْ أَيْدِي  
طُغَاهِرِكُمْ وَبَوَاطِنِكُمْ وَتَبَعْتُمْ نَفْسَكُمْ  
وَأَهْوَاؤَكُمْ وَامْتَرَزْتُمْ بِحِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
عَنْكُمْ يَوْمَ مَا بَعْدَ يَوْمِ يَرْجِعُ الْعَذَابُ وَالنَّكَالُ  
عَنْكُمْ : وَفِي الْآخِرَةِ يُنْزَلُ عَلَيْكُمْ مِنْ جَمِيعِ  
جَهَائِكُمْ : يَأْخُذُ لَكُمْ وَيَبْطِشُ بِكُمْ : ثُمَّ يَحْيِيكُمُ  
الْمَوْتُ وَاللَّزُولُ إِلَى الْقَبْرِ : فَتَلْقَى ضِيقَهُ وَ  
عَذَابَهُ : فَتَقْبِضُ فِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ :  
ثُمَّ يُعَادُ إِلَيْكَ بَنِيَّتُكَ : وَتُخَشَرُ إِلَى الْعَرْصِ  
الْكَبِيرِ : فَتُحَاسِبُ عَلَى الذَّنَائِبِ وَعَلَى جَمِيعِ مَا  
عَمِلْتَ فِي السَّامَاتِ تُسْأَلُ عَنِ الْقَبِيلِ وَالْكَفْرِ  
أَنْتَ صَنْمٌ بِلَا رُوحٍ جُلْدٌ تَابِسٌ بِلَا مَعْنَى وَلَا

تجھ پر افسوس ہے کہ نازیں کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے : کہ اللہ  
سب سے بڑا ہے ، حالانکہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے ۔ ( کیونکہ )  
مخلوق تیرے قلب میں حق تعالیٰ سے بڑا ہے ۔ اللہ سے توبہ کر ۔  
اور کوئی نیکی اس کے سوا کسی کے لئے مت کر نہ دُنیا کے لئے  
اور نہ آخرت کے لئے ۔ اُس گروہ میں سے بن جو اسی کی ذات  
کے طالب ہیں ۔ ربوبیت کا حق ادا کر ۔ کوئی عمل نہ حمد و ثنا کیلئے  
کر نہ عطا و منع کے لئے تجھ پر افسوس ہے ۔ تیرا رزق نہ کم ہو سکتا ہے نہ  
زیادہ ۔ بھلائی اور بُرائی جو کچھ تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے اس کا اتنا  
ضروری ہے پس جس چیز سے فراغت ہو چکی اس میں مشغول مت ہواؤ  
حق تعالیٰ کی طاعت میں مشغول ہو ۔ اپنی حرص کو کم کر اور اُمید کو کوتاہ ۔  
اور موت کو ہر وقت نظر کے سامنے رکھ یقیناً فلاح پائے گا اپنی  
ساری حالتوں میں شریعت کی موافقت کو ضروری سمجھ ۔  
صاحبو ۔ کیا شریعت کی کسی قسم کی موافقت تمہارے نزدیک  
باقی نہیں رہی ؟ تم اس کو چھوڑ چکے اپنے ظاہر اور باطن دونوں کے  
ہاتھوں سے ۔ اور پیچھے لگ لئے اپنے نفسوں اور اپنی خواہشوں  
کے ۔ اور حق تعالیٰ کی دن بدن بُردباری سے دھوکا کھایا ۔ وہ  
عذاب اور سزا کو تم سے ( دُنیا میں ) اٹھائے ہوئے ہے اور آخرت  
میں تمہاری ہر جانب سے اس کو نازل فرما دیگا تجھ کو پکڑے گا اور  
گرفتار کر لے گا ۔ پھر تجھ کو موت آئے گی اور قبر میں اُترنا ہوگا ۔ پس  
اس کی تنگی اور اس کا عذاب تجھ کو پیش آئے گا اور قیامت تک تو  
اسی میں مبتلا رہے گا اس کے بعد تیرا جسم دوبارہ پیدا کیا جائیگا اور  
تجھ کو بڑی پستی کی طرف لایا جائے گا اِس وقت ذرہ ذرہ کا اور  
منٹ منٹ میں جو کچھ بھی تو نے کیا تھا سب کا تجھ سے حساب  
یا جائیگا ۔ اور کم ہو یا بیش ہر بات کی تجھ سے باز پرس ہوگی ۔ تو  
محض بت ہے بلا روح کے اور سو کھا چڑھ ہے بلا معنی اور بلا قوت کے

جائے گا  
وہ تجھ سے  
بے کتاب  
اور تیرے  
لے گا ۔ اور  
لی تو تیری  
میں مشغول  
ہے ۔ اب  
ہوگا بلکہ  
س تیری  
نیاداروں  
حق تعالیٰ  
زہی ۔ ہا  
بادت کا  
انہیں سے  
تو اللہ تعالیٰ  
سب اور  
وں میں سے  
تیرے  
اور متوقع  
دروازوں  
جو ۔ تجھ پر  
ہے اور  
بکر ہے  
گاہ جو ؟

قُوَّةَ لَا تُصْلِحُ إِلَّا لِلنَّارِ عِبَادُكَ لَا أَحَدَهُمْ  
فِيهَا إِذَا أَرَادُوا فِيهَا لَا تُصْلِحُ أَنْتَ وَعِبَادُكَ  
إِلَّا لِلنَّارِ مَا تَحْتَاجُ تَتَعَبُ ۖ إِنْ لَمْ تُخْلَصْ  
فِي الْأَعْمَالِ مَا يُفِيدُ مِنْهَا شَيْءٌ ۖ أَنْتَ مِنَ  
الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ ۖ عَامِلَةٌ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ  
فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ إِلَّا أَنْ تُؤَيَّرَ وَتَقْتَدِرَ  
قَبْلَ رَحْمَتِي الْمَوْتِ ۖ ارْجِعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِتَجَدِيدِ الْإِسْلَامِ وَحُسْنِ التَّوْبَةِ وَالْإِحْلَافِ  
فِيهَا قَبْلَ أَنْ يَخْتِجِيَ الْمَوْتُ ۖ فَيُعَلِّقُ الْبَابَ  
فِي وَجْهِكَ ۖ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى الْبَدْخُولِ إِلَى بَيْتِ  
التَّوْبَةِ ۖ ارْجِعْ إِلَيْهِ بِأَقْدَامٍ قَلْبِكَ حَيًّا  
لَا يُعْلِقُ فِي وَجْهِكَ بَابَ فَضْلِهِ وَيُحْلِكَ إِلَى  
نَفْسِكَ وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ ۖ وَلَا  
يُبَارِكُ لَكَ فِي شَيْءٍ مَا أَنْتَ فِيهِ وَيُحْكُ  
مَا اسْتَسْتَحْيَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ جَعَلْتَ  
دِينَارَكَ رَبَّكَ ۖ وَدِرْهَمَكَ هَمَّكَ ۖ وَ  
نَسِيئَتَهُ بِالْكُفْيَةِ عَنْ قُرْبَى تَرَى خَيْرَكَ  
وَيُحْكُ اجْعَلْ دُكَانَكَ وَمَالَكَ لِبَيْتِكَ  
تَكْسِبُ لَهُمْ بِأَمْرِ الْقُدْرَةِ ۖ وَيَكُونُ قَلْبُكَ  
مَتَوَكِّلًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَطْلُبْ رِزْقَكَ  
وَرِزْقَهُمْ مِنْهُ لَا مِنْ الْمَالِ وَالذَّكَائِنِ  
فَيَجْرِي رِزْقُكَ وَرِزْقُهُمْ عَلَى يَدِكَ  
وَيُجْعَلُ فَضْلُهُ وَقُرْبَى  
وَالْأُنْسَ بِهِ  
لِقَلْبِكَ ۖ

تو سوائے آگ کے اور کسی کام کا نہیں تیری عبادت کی یہ مٹا ہے کہ اس میں نام کو بھی اخلاص نہیں (اور وہی عبادت کی طرح مٹی۔ پس جب اس میں رُوح ہی نہیں تو تو اور تیری عبادت۔ بحر آگ کے کسی کام کی نہیں۔ پھر تجھے مشقت ہی اٹھانے کی کیا حاجت ہے اگر تو نے اعمال میں اخلاص پیدا نہ کیا تو ان میں سے کچھ بھی تجھ کو مفید نہ ہو گا۔ تو اس گروہ میں سے ہے جن کے متعلق حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ عمل کرنے والے اور مشقت اٹھانے والے ہیں یعنی دُنیا میں عمل کرنے والے اور قیامت کے دن آگ میں مشقت اٹھانے والے۔ مگر یہ کہ تو موت آنے سے پہلے توبہ اور معذرت کر لے (تو بیشک اس گروہ سے باہر نکل آئے گا) از سر نو مسلمان بن کر اور اچھی توبہ اور اس میں اخلاص لا کر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کر اس سے پہلے کہ موت آجائے۔ پس ترے سامنے دروازہ بند کر دیا جائے کہ پھر توبہ کے دروازے میں تو داخل نہ ہو سکے گا۔ اپنے دل کے پانوں سے اس کی طرف رجوع کر۔ کہیں اپنے فضل کا دروازہ تجھ پر بند نہ کر دے اور اپنی مدد و توفیق بٹا کر) تجھ کو تیرے نفس اور تیری طاقت و زور اور تیرے مال کے حوالہ نہ کرنے اور کچھ بھی برکت نہ بخشے تیری کسی حالت میں تجھ پر انھوں سے کہ حق تعالیٰ سے شرماتا نہیں اور تو نے اپنے دینار کو اپنا رب اور درہم کو اپنا مفعولِ غلم قرار دے رکھا اور خدا کو بالکل بھلا دیا ہے۔ عقریب تجھ کو اپنا انجام نظر آجائے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اپنی دوکان اور اپنا مال تو اپنی بی بی بچوں کے لئے تجوِ زکرِ حکم شریعت کے موافق ان کے لئے لکھا نہ رہے درآخالیکہ تیرا دل حق تعالیٰ پر بھروسہ کئے ہوئے ہو۔ اپنا اور ان کا رزق اسی سے مانگ نہ کہ مال اور دوکان سے پس وہ تیرا دران کا رزق تیرے ہاتھ کے واسطے سے جاری فرمائے گا اور بہت افضل و قرب اور اپنے ساتھ اس کو تیرے قلب کے لئے تجویز فرمائے گا کہ

يُعْنِي عِيَالَكَ عَنْكَ وَيُعْنِيكَ بِهِ ۖ يُعْنِيهِمْ  
بِمَا شَاءَ وَكَيْفَ يَشَاءُ ۖ وَيُقَالُ لِقَلْبِكَ  
هَذَا أَلَكْ وَهَذَا لِعِيَالِكَ ۖ كَيْفَ تَصِلُ إِلَى  
هَذَا الْمَقَالِ وَأَنْتَ عَمْرُكَ كُلُّهُ مُشْرِكٌ  
عَجَبٌ مَطْرُودٌ ۖ لَا تَشَبِعُ مِنَ الدُّنْيَا وَ  
تَجْمَعُهَا ۖ أَعْلَى بَابِ قَلْبِكَ وَآيَتُكَ لِكُلِّ  
مِنَ الدُّخُولِ إِلَيْهِ وَآيَتُكَ فِيهِ ذِكْرُ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ حَسْبُ ۖ وَتُبَّ تَوْبَةً فِي لَابِئَتَيْهِ  
مِنْ أَعْمَالِكَ ۖ وَتَلَّ أَمَةً فِي إِيْرَتِهَا أَمَةً  
مِنْ تَجَرِّيكَ وَسُوءِ آدَبِكَ ۖ وَكَثُرَ  
الْبُكَاءُ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ ۖ وَوَأَسِ  
الْفُقَرَاءُ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِكَ ۖ لَا تَبْخُلْ بِهِ  
فَعَنْ قَرِيبٍ تُفَارِقُهُ ۖ أَلَمْؤُومٌ الْمُؤْمِنُ  
بِالْخُلُقِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا يَكُونُ  
يُخْلَى عَنْ عَيْنَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ  
قَالَ لِإِبْلِيسَ مَنْ أَحَبَّ الْخُلُقَ إِلَيْكَ ۖ  
قَالَ مُؤْمِنٌ يُخْلَى ۖ قَالَ وَمَنْ أَبْغَضَهُ  
إِلَيْكَ ۖ قَالَ فَاسِقٌ كَرِهَهُ ۖ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ  
ذَلِكَ قَالَ لِأَنِّي أَرْجُو الْمُؤْمِنَ أَنْ يَفْعَلَ أَنْ  
يُوقِعَهُ بَخْلَهُ فِي الْمَعْصِيَةِ ۖ وَآخِافُ  
مِنَ الْفَاسِقِ الْكَرْبُ لِأَنَّهُ تُمْخِي سَيِّئَاتِهِ  
بِكَرَمِهِ ۖ اسْتَغْلِ بِالْأَنْبِيَاءِ لِلدُّنْيَا  
الشَّرْعُ اسْمًا شَرَعَ الْكُفْرُ لِيَسْتَعْلَى  
بِهِ عَلَى طَاعَةِ الْحَقِّ  
كَثُرَ وَجَلَّ

تیرے بی بی بچوں کو تجھ سے بے نیاز کر دے گا اور تجھ کو اپنی ذات  
سے تو نکر بنا دے گا اور ان کو تو نگر بنائے گا جس چیز سے بھی چاہیگا  
اور جس طریقہ سے بھی چاہے گا اور تیرے قلب کہہ دیا جائے گا کہ یہ  
(غنا قلبی) تیرے لئے ہے اور یہ (غنا ظاہری) تیرے بی بی بچوں  
کے لئے تو اس مرتبہ تک کیونکر پہنچ سکتا ہے حالانکہ تو اپنی ساری  
عمر مبتلائے شرک محبوب اور رائدہ درگاہ بنارہا کہ دنیا اور اس کے  
سمیٹے سے تیرا ہیٹ نہیں بھڑتا۔ اپنے قلب کا دروازہ بند کر لے  
اور سب کو اس میں داخل ہونے سے ناامید کر دے اور صرف  
حق تعالیٰ کی یاد کو اس میں اُتار اور اپنی بد اعمالیوں سے پلے درپلے  
توبہ کر اور اپنی دلیری و بے ادبی سے یکے بعد دیگرے پشیمان ہو۔  
اور جو کچھ ہو چکا اس پر بکثرت رُو اور اپنے کچھ مال سے فقیروں کی  
غم خواری کر۔ اس میں بخل نہ کر کہ عنقریب تجھ کو اس سے جدا ہونا ہو  
بندہ مومن جس کو دنیا و آخرت میں اپنے صدقہ کا بدلہ ملنے کا یقین  
ہوتا ہے۔ وہ بخل نہیں ہوا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے  
کہ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ مخلوق میں تیرا سب سے زیادہ  
محبوب کون شخص ہے؟ اُس نے کہا کہ بخل مسلمان "آپ نے فرمایا اؤ  
سب سے زیادہ بغض کون ہے؟ اُس نے کہا کہ گناہ گار سخی" اس کے  
بعد اپنے دریافت فرمایا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا  
کہ بخل مسلمان سے تو مجھے توقع رہتی ہے کہ اس کا بخل اس کو ایک  
نہ ایک معصیت میں ڈال دے گا (اور میرا منشا پورا ہو جائے گا)  
اور گناہ گار سخی سے مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ اس کی سخاوت کی  
بدولت اس کے گناہ مٹ نہ جاویں (پس آیا اوایا شکار ہاتھ سے  
نکل جائے گا) دنیا کا شغل دنیا ہی کے لئے رکھ۔ شریعت نے جو  
کسب کو مشروع کیا ہے تو بس اس لئے کہ اس سے حق تعالیٰ کی طاعت  
پر اعانت حاصل کی جائے (کہ بغیر کھانے پینے عبادت نہیں ہو سکتی)

عبادت کی یہ ماحول  
عبادت کی طرح  
عبادت بجز  
نے کی کیا حاجت  
کچھ بھی تجھ کو  
حق تعالیٰ کا  
نے والے ہیں  
ن آگ میں  
پلے توبہ اور معذرت  
سب نو مسلمان  
کی طرف  
سامنے دروازہ  
نہ ہو سکے گا۔  
اپنے فضل  
بٹا کر تجھ کو  
حوالہ نہ کرے  
غصوس ہے کہ  
ب اور درہم  
جلاد یا ہے۔  
اپنی دوکان  
یت کے موافق  
بروسہ کئے ہوئے  
دوکان سے  
ی فرمایا گاؤ  
فرمائے گا کہ

أَمَّا أَنْتَ إِذَا كُتِبَتْ : اسْتَعْنَتْ بِهِ عَلَى  
الْمَعْصِيَةِ : وَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَفَعَلَ الْخَيْرَ  
وَلَمْ تُخْرِجِ الزَّكَاةَ : فَأَنْتَ فِي مَعْصِيَةِ  
لَا فِي طَاعَةٍ : يَصِلُكَ كَسَبُكَ كَقَطْعِ  
الطَّرِيقِ : عَنْ قَرِيبٍ يَبْغِي الْمَوْتَ قَيْمُحُ  
بِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَعْتَمُ لَهُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْكَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَمَتَّى أَنْهُ  
مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةَ لَمَّا يَزِي  
مِنْ كَرَامَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَيْنَ النَّاسِ  
الْقَائِمُ عَلَى تَرْبَتِهِ : أَيْنَ الْمُسْتَحْيِ مِنْ  
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرَاقِبُ لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
أَيْنَ الْمُتَعَفِّفِ عَنِ الْمَحَارِمِ فِي خُلُوتِهِ  
وَجَلُوتِهِ : أَيْنَ الْغَاصِّ لِبَصَرِ قَلْبِهِ وَ  
قَالِهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْكَ قَالَ إِنَّ الْعَبِيدَ لَيَذُرِّيَانِ  
وَرِثَتَاهُمَا النَّظَرُ إِلَى الْمُحَرَّمَاتِ : كَمْ  
تَزْنِي عَيْنُكَ بِالنَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمَاتِ مِنَ النَّسَاءِ  
وَالصَّبِيَّانِ : أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ كُلُّ نَفْسٍ مِّنْ نَّمِيعٍ يَعْصُوا مِنْ أَمْرِهِمْ  
يَا فَخْمُ اضْبُرْ عَلَى فَخْرِكَ : يَا فَخْرُ  
الدُّنْيَا يَنْقُطُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ تَجْعَلِي مَرَارَةً  
الدُّنْيَا لِنَعِيرِ الْآخِرَةِ

لیکن توجہ کسب کرتا ہے تو اس سے معصیت پر اعانت حاصل کرے  
اور اس میں منہمک ہو کر نماز اور جملہ نیکو کاریاں چھوڑ بیٹھتا۔  
اور زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ پس تو سرتاپا معصیت میں ہے نہ کہ طاعت  
میں تیرا کسب گویا راہزنی (ڈاکر) ہے۔ (کہ تحصیل مال میں شاہی  
قانون پس پشت ڈال کر باغی اور واجب القتل قرار پایا) غفریب  
موت آئے گی پس مومن تو اس سے مسرور ہوگا اور کافر و منافق  
اس سے غموم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مومن جب مرنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ  
کی جو عنایتیں اپنے لئے دیکھتا ہے ان کی وجہ سے تنہا کرتا ہے کہ  
کاش دُنیا میں ایک ساعت کے لئے بھی نہ رہتا۔ کہاں ہیں  
توبہ کرنے والے جو اپنی توبہ پر قائم رہیں؟ اور کہاں ہیں  
حق تعالیٰ سے شرمانے والے جو اپنی ساری حالتوں میں اس کو  
میں نظر رکھیں؟ کہاں ہیں اپنی خلوت و خلوت دونوں حالتوں میں  
حرام سے بچنے والے؟ اور کہاں ہیں اپنے بدن اور قلب کی  
نظر پچی رکھنے والے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آنکھیں بھی زنا کیا کرتی  
ہیں اور ان کا زانا نامحرموں کی طرف نگاہ کرنا ہے۔ (اے  
مخاطب) تیری آنکھ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو دیکھ دیکھ کر  
کتنی کچھ زنا کرتی ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ  
(اے محمد) کہہ دو مومنین سے کہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں۔  
اے فقیر اپنے فقر پر صابر رہ کہ دُنیا کا فقر ختم ہو جائے گا۔  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے  
عائشہ دُنیا کی تلمی کا گھونٹ آخرت کی لذت کے شوق میں  
پی جاؤ۔ (کہ یہاں کی تنگی وہاں کے عیش کا وسیلہ ہے) تو

مَا تَدْرِي مَا أَسْمُهُ مَعَ الْقَوْمِ شَيْءٌ أَمْ  
 سَعِيدٌ مَعْلُومٌ أَنْ هَذَا إِنِّي عَلِمْتُ لَلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَسَلْبَقَتِهِ لَكِنْ لَا تَتْرِكُ الْخَوْفَ وَتَتَّكِئُ  
 عَلَى الْعِلْمِ وَالسَّلَاقَةِ فَمَنْ عَنِ حِلَالِ الْفَرْعِ  
 اجْهَدْ فِي فِعْلٍ مَا أَمَرْتُ بِهٖ وَمَا عَلَيْكَ  
 مِنْ هَذَا الْعِلْمِ السَّابِقِ هَذَا شَيْءٌ مِمَّا نَعْلَمُهُ  
 أَنْتَ وَلَا غَيْرُكَ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْعِيُوثِ  
 الْقَوْمِ طَوَّافِ الْأَشْيَاءِ وَتَتَخَوَّعُهَا  
 وَقَا مُوَابِينَ يَدِي مُوَلَاهُمْ وَاشْتَغَلُوا  
 بِحَدِّ مَتَبِهِ مَعَ خَدَمِهِ يَأْخُذُونَ مِنْهَا  
 تَزُودًا لَا تَنْتَعَاهُ بَلْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ خُذُورَةً  
 يَقُومُونَ بِبَيْنَاتِهِمْ عَلَى الْعِبَادَةِ وَهُمْ مُحْصُونَ  
 فَرَوْحُهُمْ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ وَمَكْرِهِ  
 يَمْتَنِعُونَ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ بِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَيَسْمَعُونَ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فِي إِمْتِنَانِ  
 الْأَوَامِرِ وَاتِّبَاعِ السُّنَنِ هُمْ مَعَ نُبُوِّ  
 الْإِهْمَةِ وَقُوَّةِ الزُّهْدِ فِي كُلِّ الْأَشْيَاءِ  
 اَللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاعِدًا عَلَيْنَا مِنْ  
 بَرَكَاتِهِمْ أَمِينٌ يَا غَلَامُ مَا دَامَ  
 حُبُّ الدُّنْيَا فِي قَلْبِكَ لَا تَزَلْ شَيْئًا مِنْ  
 أَحْوَالِ الصَّالِحِينَ مَا دُمْتَ مُكْدِيًا  
 مِنَ الْخَلْقِ مُشْرِكًا هُمْ لَا تَنْفَرُ عَيْنَا  
 قَلْبِكَ لَا كَلَامَ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا  
 وَالْخَلْقِ كُنْ مُجْتَمِدًا

نہیں جانتا کہ لوگوں کے ساتھ (خدا کے نزدیک) تیرا کیا نام ہے؟  
 یعنی بد نصیب یا خوش نصیب؟ ظاہر ہے کہ یہ (انجام کا پتہ)  
 اللہ کے علم اور اس کی لکھت ہی میں ہے۔ البتہ اس علم اور  
 لکھت پر بھروسہ کر کے (کہ جب تقدیر میں انجام لکھا جا چکا تو پھر  
 عمل بیکار ہے) خوف مت چھوڑ دیجو کہ شریعت کی حد سے باہر  
 نکلنے لگے۔ تجھ کو جن باتوں کا حکم ہے ان کے بجالانے میں  
 کوشش کر اور اس علم سابق کی تجھ پر ذمہ داری نہیں ہے  
 وہ ایک چیز ہے جس کو نہ تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا۔ وہ منجملہ  
 علم غیب کے ہے (جس کا علم صرف خدا کو ہے) اہل اللہ نے دنیا کا  
 بستر تہہ کر دیا اور اس سے یکسو ہو کر اپنے آقا کے حضور میں کھڑے  
 ہو گئے اور اس کے خادموں کے ساتھ خود بھی اس کی خدمت  
 میں مشغول ہو گئے۔ وہ جو کچھ دنیا لیتے ہیں تو نہ آخرت بنانے  
 کو لیتے ہیں۔ نہ کہ مزے اڑانے کو۔ بلکہ اتنا بھی بہ ضرورت کرتے ہیں  
 تاکہ (کھاپی کر) اپنے بدن عبادت پر قائم رکھ سکیں اور (نکل کر کے)  
 اپنی شرم گاہوں کو شیطان کے مکر و فریب سے بچا سکیں۔ اس میں بھی  
 وہ اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرتے اور اپنے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرتے ہیں۔ ان کی ساری مشغولیت  
 احکامات کی تعمیل اور سنت کے اتباع میں ہے (ورنہ) ان کو  
 تمام چیزوں میں بلند حوصلگی اور کمال زہد حاصل ہے۔ یا اللہ  
 ہم کو بھی انہیں میں سے بنا اور ان کی برکات ہم پر نازل فرما آمین  
 صاحبزادہ۔ جب تک دنیا کی محنت تیرے دل میں رہے گی  
 صاحبین کے احوال میں سے کچھ بھی تو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو  
 مخلوق سے بھیک مانگتا اور ان کو شریک خدا سمجھتا ہے گا تیرے قلب  
 کی آنکھیں نہ کھلیں گی۔ جب تک تو دنیا اور مخلوق کے متعلق بے رغبت  
 نہ بن جائے تیرا گفتگو کرنا صحیح نہیں ہے۔ کوشاں بن کہ تجھ کو وہ



تَرَمَّا لَا يَرَاهُ عَيْنُكَ ۖ تَخْرُقُ لَكَ  
 الْعَادَةُ ۖ إِذَا تَرَكْتَ مَا هُوَ فِي حَسَابِكَ  
 جَاءَكَ مَا هُوَ فِي غَيْرِ حَسَابِكَ ۖ إِذَا  
 اعْتَمَدْتَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَالثَّقِيَّةِ  
 خَلُوعًا وَجَلُوعًا رَزَقَكَ مِنْ حَيْثُ لَا  
 تَحْتَسِبُ ۖ أَتُرِيدُ أَنْتَ يُعْطِكَ هُوَ ۖ  
 إِنْ هَذَا أَنْتَ يَرْغَبُكَ هُوَ ۖ فِي الْيَدِ آيَةُ  
 الْكُذْبِ ۖ وَفِي الْآخِرَةِ الْاِحْتِدُ ۖ فِي يَدٍ  
 الْأَمْرِ تَكْلِيفُ الْقَلْبِ بِتَرْكِ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَنْبِيَاءِ ۖ وَفِي آخِرِهِ تَنَاوُلُهُمَا ۖ الْأَكْلُ  
 لِلْمُسْتَوِينَ ۖ وَالثَّانِي لِلْأَيْدِ الْوَاصِلِينَ  
 إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ يَا مُرَائِي يَا  
 مُنَافِي يَا مُشْرِكُ لَا تُزَاحِمُهُمْ فِيمَا  
 حَتَرُوا ۖ هُمْ مُعَدُّو دُونَ ۖ لَا تَطْلُبُ  
 أَحْوَالَهُمْ فَمَا يَقُمُ بَيْنَكَ هُمْ خَرَفُوا  
 الْعَادَاتِ وَأَنْتَ حَفِظْتَهُمَا ۖ فَلَا جَرَمَ  
 خَدَرْتَ لَهُمُ الْعَادَاتِ  
 وَلَمْ تَخْرُقْ لَكَ ۖ  
 قَامُوا عِنْدَ تَوْبِكَ  
 صَامُوا عِنْدَ  
 لَافْطَارِكَ ۖ

ۛ

چیز نظر آئے گی جو دوسروں کو نظر نہ آئے گی۔ تیرے لئے خارق عادت  
 امور ظاہر ہوں گے۔ جب تو دنیا کا زرو مال جو تیری شمار میں داخل  
 ہے چھوڑ دے گا تو وہ (نعمتیں خزانہ غیب سے) تیرے پاس  
 آئیں گی جو تیری شمار سے باہر ہیں۔ جب تو حق تعالیٰ پر اعتماد کر لے گا  
 اور غلوت و جلوت میں اس سے ڈرنا رہے گا تو وہ تجھ کو رزق پہنچائے گا  
 ایسی جگہ سے جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تو مال جمع کرنا، چھوڑ  
 وہ خود تجھ کو عطا فرمائے گا۔ تو رغبت دل سے نکال دے وہ خود تجھ کو  
 دے گا۔ ابتدا میں (دنیا کا) چھوڑنا ہے اور آخر میں اس کا لینا۔  
 شروع میں شہوتوں اور دنیا کو چھوڑ کر دل کو کلفت پہنچانا  
 ہے۔ اور آخر میں ان چیزوں سے منتفع ہونا۔ اول حالت  
 (یعنی ترک دنیا) پر سیزگاروں کے لئے ہے اور دوسری حالت  
 (یعنی دنیا کو لینا) ابدال کے لئے جو طاعت خداوندی تک  
 پہنچ لئے ہیں۔ اے ریاکار اے منافق۔ اے مشرک۔ تو جس (دنیا  
 کی لذت) کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس میں ان حضرات سے مزاحمت  
 نہ کر (کہ جب یہ دنیا کی کوئی لذت نہیں چھوڑتے تو ہم کیوں چھوڑ دیں)  
 وہ گنتی کے لوگ ہیں۔ تو ان کے حالات کا طالب مت ہو کہ  
 وہ تیرے ہاتھ نہ آئیں گے (کیونکہ تو مبتدی ہے۔ جس کو زہد  
 کی حاجت ہے اور وہ منہتی ہیں کہ ان کو اصلح خلق کے لئے  
 دنیا سے تعلق رکھنے کی ضرورت ہے) انہوں نے عادتوں کے  
 خلاف کیا کہ راحت و آرام چھوڑ کر طاعت میں مرکبے اور  
 تو نے عادتوں کو محفوظ رکھ چھوڑا ہے۔ پس ضرور ہے کہ ان کے  
 لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) عادت کے خلاف کیا جائے کہ  
 بلا کسب روزی ملے اور دنیا میں مشغولی مضرب ہو اور تیرے لئے  
 عادت کے خلاف نہ کیا جائے۔ وہ تیرے سونے کے وقت تہجد میں  
 کھڑے ہوئے۔ انہوں نے تیرے افطار کے وقت روزے رکھے۔

خَا فَوَاعِدُكَ آمَنُكَ ۖ اِمْنُوا عِنْدَ خَوْفِكَ ۖ  
 بَنَ لَوْ اَعِدُ اِمْسَاكَ ۖ عَمَلُوا الْغَنَى عَزَّوَجَلَّ  
 وَعَمِلْتَ اَنْتَ لَغَيْرِهِ ۖ اَرَادُوهُ وَاَرَدْتَ اَنْتَ  
 غَيْرُهُ سَلِمُوا الْاَمْرَ اِلَيْهِ وَجَادَلْتَهُ ۖ اَنْتَ وَ  
 حَارِيتُ ۖ فَغَنُوا بِقَضَائِهِ وَقَطَعُوا اَلْسِنَتَهُمْ  
 عَنِ الشُّكُوَى اِلَى الْخَلْقِ وَكَمْ تَفْعَلُ اَنْتَ كَذَلِكَ  
 صَبِرُوا عَلَى الْمَرَارَةِ كَا تَنْقَلِبُ فِي حَقِّهِمْ حَلَاكَةً  
 سَكَكِتَ الْقَدْرَ تَقْطَعُ مَحْوَمَهُمْ وَلَكَيْلًا لَوْ  
 وَلَا يَتَأَلَّمُونَ ۖ وَذَلِكَ لِرُؤُوسِهِمُ الْمُؤَلِّمِ  
 وَدَهْشَتِهِمْ بِهِ ۖ اَلْخَلْقُ مِنْهُمْ فِي رَاحَةٍ لَا  
 يَتَعَدَّى مِنْهُمْ اِلَى اَحَدٍ اَلَمْ يَقُلْ اِنَّ  
 الْاَبْرَارَ الَّذِينَ لَا يُؤْذُونَ الدَّارَ وَاللَّاهُوهَ  
 نَمْلٌ صَعَارٌ لَا يَكَادُ يَرِي اَوْ اَصْلُونَ الْحَقِّ  
 عَزَّوَجَلَّ بِالتَّعَاذَةِ ۖ وَالْخَلْقُ بِحُسْنِ الْعِشْرَةِ  
 وَالْاَهْلُ بِالِصَّلَاةِ ۖ هُمْ فِي نَعِيمٍ دُنْيَا وَآخِرَةٍ  
 فِي الدُّنْيَا نَعِيمُ الْقُرْبِ وَفِي الْآخِرَةِ نَعِيمُ  
 الْجَنَّةِ ۖ وَرُؤُوسُهُمْ لِلْعِزِّ عَزَّوَجَلَّ وَدُؤُوهُمْ مِنْهُ  
 وَالسَّمَاءُ لِكَلَامِهِ وَالشَّكْلُ بِمَجْلَعِهِ مَا عَلَيْكَ  
 مِنْهُمْ اَسْتَغْلِ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَوَقَّاحَتِكَ  
 عَلَى رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَتَعَوَّذْكَ عَلَيْهِ ۖ وَبِكَ  
 اَحْيَاءُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَكُونُ لَا مِنَ الْخَلْقِ  
 هُوَ الْكَارِئُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ فَتَسْتَعِي مِنَ الْخَوْفِ  
 وَتَوَاقِعِهِ عَلَى الْقَدْرِ ۖ هُوَ الْكَرِيمُ وَغَيْرُكَ لَيْتَمُ ۖ  
 هُوَ الْغَنِيُّ وَغَيْرُكَ الْفَقِيرُ ۖ دَابُّهُ الْعَطَاءُ  
 وَدَابُّ غَيْرِهِ الْمَنَعُ ۖ اَرْحِمِ بِمَوَاسِيكِ اَلَيْهِ قَاةُ

تیرے نڈر ہونے کے وقت خائف ہے اور تیرے خوف کے وقت  
 نڈر بنے۔ تیرے بخل کے وقت انہوں نے خرچ کیا اور انہوں نے  
 عمل کئے حق تعالیٰ کے لئے اور تو نے عمل کئے غیر اللہ کے لئے۔  
 انہوں نے اللہ کو مراء بنایا اور تو نے غیر اللہ کو مراء بنایا۔ انہوں نے  
 سارا معاملہ خدا کے سپرد کیا اور تو نے خدا سے کشاکش اور جنگ و  
 جدال کی وہ قضا و قدر سے تو نگر بنے اور مخلوق سے شکوہ کنیوالی  
 زبانوں کو کاٹ ڈالا اور تو نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تلخی پر صابر رہے  
 پس تلخی ان کے حق میں مٹھاس بن گئی۔ تقدیر کی چھریاں ان کا  
 گوشت کاٹا کرتی تھیں اور وہ پروا کرتے تھے اور نہ دکھ مانتے  
 تھے کیونکہ ان کی نظر دکھ دینے والے پر تھی اور وہ اس کے  
 ساتھ مدبوش تھے۔ مخلوق ان کی طرف سے آرام میں تھی کہ  
 ان کی جانب سے کسی بیک کو بھی تکلیف نہ پہنچتی تھی۔ چنانچہ  
 کہا جاتا ہے کہ "ابرار وہ ہیں جو اس چھوٹی چوٹی کو بھی نہ ستاویں  
 جس کا نظر آنا بھی مشکل ہے" وہ حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال حاصل  
 کرتے تھے طاعت سے اور مخلوق کے ساتھ معاشرت اور بال بچوں  
 کے ساتھ صلہ رحمی سے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں بگدیش میں ہیں  
 کہ دنیا میں قرب کی لذت ہے اور آخرت میں جنت اور حق تعالیٰ  
 کے دیدار اور اس کے کلام کی سماعت اور اس کے خلعت کے  
 پہننے کی لذت۔ تجھ کو ان سے کیا مانا سبت؟ تو اپنے گناہوں اور  
 حق تعالیٰ کے حضور بے شرمی دے باکی سے توبہ کرنے میں مشغول  
 ہو۔ تجھ پر افسوس۔ بشرم حق تعالیٰ سے ہونی چاہئے نہ کہ مخلوق سے  
 وہی ہر چیز سے قبل تھا پس (تعجب ہے کہ) تو فانی (مخلوق) سے  
 جیا کرتا ہے اور قدیم ذات سے بے حیائی برتا ہے۔ سخی وہی ہے اور  
 دوسرے بخل۔ وہ غنی ہے اور دوسرے فقیر۔ اس کی عادت بخشش  
 ہے اور دوسروں کی بخل۔ اپنی حاجتیں اسی کے پاس لے کر آ کہ وہ

أَوَّلِي مِنْ غَيْرِي ۖ إِسْتَدِلُّ عَلَيْهِ بِصُنْعَتِهِ ۖ  
حَافِظًا عَلَى حُدُودِ شَرْعِهِ وَلَا زِمَ تَقْوَاهُ ۖ  
فَإِنَّكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى تَقْوَاهُ ۖ دَلَّكَ عَلَيْهِ ۖ  
وَاشْتَقَلَّتْ بِهِ عَنِ الْمَصْنُوعِ ۖ إِسْتَدِلُّ عَلَيْهِ  
وَأُطْلِبْهُ ۖ وَأَعْرِضْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ فَإِنَّ مَالَكَ  
مِنْهُمَا يَأْتِيكَ وَلَا يَفُوتُكَ ۖ تَذَكَّرْ لِمَا سِوَاهُ  
يُضْفِي قَلْبَكَ مِنَ الْاِكْتِرَارِ ۖ إِنْ لَمْ يَدِلُّكَ  
قَلْبُكَ عَلَيْهِ ۖ فَأَنْتَ كَالْبَهَائِمِ بِلا عَقْلٍ قَمِ  
عَنِ الدُّنْيَا وَتَعَالِ إِلَى الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ دَلَّهُمْ  
عَقْلُهُمْ عَلَى اللَّهِ سَعَوْجَلًا ۖ فَتَعْلِمِ الْعَقْلُ  
مِنْهُمْ ۖ وَأَعْرِضْ بِهِ نَفْسَكَ وَرَبَّكَ  
وَيُحْكَمْ عُمْرُكَ يَدُوبُ وَمَا عِنْدَكَ  
خَبْرٌ ۖ إِلَى مَتَى هَذَا الْإِعْرَاضُ عَنِ الْآخِرَةِ  
وَالْإِقْبَالُ عَلَى الدُّنْيَا وَيُحْكَمْ رِزْقُكَ لَا  
يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ۖ مَوْضِعُكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ  
النَّارِ لَا يَسْكُنُهُ غَيْرُكَ ۖ قَدْ مَكَتَكَ  
الْغَفْلَةُ ۖ وَأَسْرَكَ الْهَوَى ۖ كُلُّ هَمِّكَ  
فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالنِّكَاحِ وَالنُّومِ وَ  
بُلُوغِ أَغْرَاضِكَ ۖ هَمُّكَ هُمُّ الْكُفَّارِ  
وَالْمُنَافِقِينَ ۖ بَعْدَ مَا تَشَبَّهَ مِنْ حَلَالٍ  
أَوْ حَرَامٍ مَا عَلَى قَلْبِكَ كَانَ لَكَ دَيْنٌ  
أَوْ لَا يَا مُسْكِينُ ۖ ابْنِكَ عَلَى نَفْسِكَ ۖ  
يَمُوتُ وَكَذَلِكَ مَقُومُ الْقِيَامَةِ عَلَيْكَ  
وَيَمُوتُ دِينُكَ وَلَا تَبَالِي وَلَا تَبْخِي  
عَلَيْهِ ۖ أَلَمْ لَا تَكُنْ

اس کا دوسروں سے زیادہ مستحق ہے۔ اس کی صناعت کو اس کی دلیل  
قرار دے۔ اس کی شریعت کی حدود کے اندر داخل رہ۔ اس سے  
تقویٰ اختیار کرنے کو لازم سمجھ کیونکہ جب تو ہمیشہ اس کا تقویٰ رکھے گا  
تو وہ اپنی ذات پر تجھ کو مطلع کرے گا اور تو مصنوع کو چھوڑ کر اس  
(صانع) کے ساتھ مشغول ہو جائے گا۔ اس پر (عالم سے) دلیل لا۔  
کہ جس نے اتنا بڑا کارخانہ بنایا وہ ضرور موجود ہے، اور اس کو طلب کر۔  
اور دنیا و آخرت دونوں کو چھوڑ۔ کیونکہ ان دونوں میں جو کچھ بھی  
تیرا حصہ ہے وہ ضرور مل کر رہے گا اور تجھ سے فوت ہو سکے گا؛  
ماسوی اللہ کو تیرا چھوڑ دینا تیرے قلب کو کہ درتوں سے صاف  
بنادے گا۔ اگر تیرا قلب تجھ کو اس کی رہبری نہ کرے تو تو چوپایوں  
کی مثل ہے کہ خاک عقل نہیں دُنیا سے کھڑا ہو اور اُن عقلاء کے  
پاس آجن کی عقل نے اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی رہبری کی ہے پس  
ان سے عقل سیکھ اور اس عقل سے اپنے نفس اور اپنے رب کو پہچان  
(کہ نفس کیا ہے اور پروردگار کیا ہے) تجھ پر افسوس تیری عمر گھل  
رہی ہے۔ اور تجھے خبر نہیں۔ یہ آخرت سے روگردانی اور دنیا پر  
توجہ کب تک؟ تجھ پر افسوس (اطمینان رکھ کہ) تیرا روزِ تیرے  
سوا کوئی نہ کھائے گا اور جنت یا دوزخ میں جو نہا بھی تیرا امکان ہے  
اس میں بجز تیرے کوئی سکونت نہ کرے گا غفلت نے تجھ پر قبضہ جایا۔  
اور خواہشِ نفس نے تجھ کو قید بنا لیا ہے۔ تیرا سارا فکر کھانے پینے  
نکاح کرنے۔ سونے اور اپنی اغراض حاصل کرنے کے متعلق ہے۔  
تیرا اہتمام کفار اور منافقین کا سا اہتمام ہے۔ حلال سے ہو یا حرام  
سے اپنا پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل پر بھی اثر نہیں کہ تجھ پر کچھ  
فرض ہے یا نہیں؟ اے مسکین اپنے نفس پر رو۔ تیرا بچہ  
مر جاتا ہے تو تجھ پر قیامت ہو جاتی ہے اور تیرا دین مرنے سے تو تجھ کو  
پر و ابھی نہیں ہوتی اور نہ اس پر روتا ہے۔ فرشتے جو تجھ پر

کی دلیل

اس سے

ہوئی رکھے گا

اگر اس

دلیل لا۔

مطلب کر۔

کچھ بھی

سکے گا۔

اسے صاف

چوبایوں

لار کے

ہے پس

بوجہ ان

میں غفل

اور دنیا پر

نہ تیرے

مکان ہے

منہ جایا۔

مانے پینے

میں ہے۔

دیاحرام

تجو پر کچھ

تیرا بچہ

ہے تو تجھ کو

جو تجھ پر

اَلْمُؤَكَّلُونَ بِكَ يَبْكُونَ عَلَيْكَ ۖ لَمَّا يَرُونَ  
 مِنْ خُسْرَانِكَ فِي بَضَاعَةٍ مِنْكَ ۖ مَا لَكَ  
 عَقْلٌ ۖ كَوَكَانَ لَكَ عَقْلٌ بَنَيْتَ عَلَى ذَهَابٍ  
 دَيْنِكَ ۖ مَعَكَ رَأْسُ مَالٍ ۚ وَانْتَ لَا تَتَجَرَّبُهُ  
 هَذَا الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ هُمَا رَأْسُ الْمَالِ ۖ وَ  
 اَنْتَ مَا تُحْسِنُ اَنْ تَتَجَرَّبَهُمَا ۖ عَلِمَ لَا تَعْلَمُ  
 بِهِ وَعَقْلٌ لَا تَنْتَفِعُ بِهِ وَحَيَاءٌ لَا تَقْيِدُ ۖ  
 كَيْبَيْتَ لَا يُسَكِّنُ وَكَذِبَ لَا يُعَرِّفُ وَطَعَا يَرَلَا  
 يُؤْكُلُ ۖ اِذَا اَنْتَ لَا تَعْرِفُ مَا اَنْتَ فِيهِ قَا نَا  
 اَعْرَفُ ۖ مَعِيَ مِرَاةُ الشَّرِّعِ الَّذِي هُوَ الْحَكْمُ  
 الْقَاهِرُ ۖ وَمِرَاةُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي  
 هُوَ الْعِلْمُ الْبَاطِنُ ۖ اِنْتَبِهْ مِنْ تَوَمُّدِ الْعَقْلِ  
 وَاعْسِلْ وَجْهَكَ بِمَاءِ الْيَقَظَةِ ۖ كَا تَنْظُرُ مَا اَنْتَ  
 مُسْلِمٌ اَوْ كَافِرٌ ۖ مُؤْمِنٌ اَوْ مُنَافِقٌ ۖ مُوَحِّدٌ  
 اَوْ مُشْرِكٌ ۖ مُرَائِيٌّ اَوْ مُخْلِصٌ ۖ مُوَافِقٌ اَوْ  
 مُخَالَفٌ ۖ رَاضٍ اَوْ سَاخِطٌ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
 لَا يُبَالِي بِكَ ۖ رَضِيتَ اَمْ سَخَطْتَ ۖ ضَرُرٌ  
 هَذَا اَوْ مُنْفَعَتُهُ عَائِدٌ اِنْ اِلَيْكَ ۖ سُبْحَانَ  
 الْكَرِيمِ الْحَلِيمِ الْمُتَفَضِّلِ ۖ اَلْكُلُّ تَحْتَ  
 لُطْفِهِ وَفَضْلِهِ ۖ كَوْلُهُ يَلُطْفُ بِنَا لَهْلَكْنَا ۖ  
 كَوْ قَابِلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَا حَقِيقَةُ الْمُقَابَلَةِ  
 عَلَى فِعْلِهِ لَهْلَكْنَا اَجَمَّ يَا غَلَامُ  
 تَمَنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَتِكَ ۖ  
 مَعَ سَهْوِكَ وَرِيَاؤِكَ وَنِفَاقِكَ ۖ  
 وَتَطَلُّبِ

تعینات ہیں وہ تیرے دین کے متعلق راس المال کا خا رہ دیکھ کر  
 تجھ پر روتے ہیں کہ نفع تو درکنار اہل پونجی بھی غارت ہوئی تجھے  
 مطلق عقل نہیں مگر تجھ میں کچھ بھی عقل ہوتی تو اپنے دین کے  
 جانے پر ضرور روتا۔ تیرے پاس راس المال ہے اور تو اس سے  
 تجارت نہیں کرتا یہ عقل اور زندگانی دونوں چیزیں راس المال  
 ہیں جن سے آخرت کی جاوید لذتوں کا بہتر نفع حاصل ہو سکتا ہے  
 مگر تو ان سے تجارت کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔ وہ علم جس پر عمل نہ ہو  
 اور وہ عقل جس سے نفع نہ ہو اور وہ زندگی جو فائدہ نہ پہنچائے  
 تینوں ایسے ہیں جیسے وہ مکان جس میں سکونت نہ ہو اور وہ خزانہ  
 جس کا پتہ نشان نہ ملے۔ اور وہ کھانا جو کھایا نہ جائے۔ اگر تو اپنی حالت  
 سے ناواقف ہے تو (مجھ سے پوچھ کہ) میں خوب واقف ہوں۔ میرے  
 پاس ایک آیت شریعت کا ہے جو ظاہری حکم ہے اور ایک آیت  
 حق تعالیٰ کی معرفت کا ہے کہ وہ علم باطن ہے (دونوں میں تیرا منہ  
 دکھا کر بتلا دوں گا کہ نہ تیرا ظاہر دوست ہے اور نہ باطن) خواب  
 غفلت سے جاگ اور بیداری کے پانی سے اپنا منہ دھو پھر دیکھ کہ  
 تو کیا چیز ہے؟ آیا مسلمان ہے یا کافر؟ مومن ہے یا منافق؟ موحّد  
 ہے یا مشرک؟ ریاکار ہے یا مخلص؟ موافق ہے یا مخالف اور  
 راضی ہے یا ناراض؟ تو راضی رہے یا ناراض ہو حق تعالیٰ کو  
 تیری پروا نہ ہوگی۔ اس کا نفع اور نقصان دونوں تیری ہی طرف  
 لوٹیں گے۔ وہ تو پاک ہے۔ سخی بُردبار اور صاحب فضل ہے  
 کہ ہر چیز اس کے لطف اور فضل کے تحت میں ہے۔ اگر وہ  
 ہم پر لطف نہ فرمائے تو ہم برباد ہو جائیں۔ اگر اپنے بڑاؤ پر ہم  
 سے ہر شخص کے (بڑاؤ) کا پورا مقابلہ فرمائے تو ہم سب ہلاک ہو جائیں  
 صاحبزادہ۔ تو اپنی سہو اور ریاکاری و نفاق سے ملی ہوئی عبادت  
 کا اللہ تعالیٰ پر احسان جاتا اور اپنے لئے اس کی عزت افزائی

كَرَامَتِهِ لَكَ ۖ وَ شَرَّاحِ الْمَكَالِحِينَ مَعَ  
 قَسَادِهِ ۖ مَا لَكَ وَالَّذِ كُرْ لَهُمُ وَاللَّعْنُ  
 لِمَعْرِفَتِهِ ۖ يَا أَبِیْ یَا شَارِدُ یَا خَارِجًا  
 دَائِرَةِ الْمُخْلِصِينَ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ  
 هَذِهِ الْأُمَّةِ ۖ وَیَحْكُ أَبِیْكَ حَتَّى یُبْكِ  
 مَعَكَ ۖ أَفَعُدُّ فِی مُصِیْبَتِكَ وَالْبَسَّ ثِیَابَ  
 الْعُرَاءِ حَتَّى یُقْعَدَ مَعَكَ ۖ أَنْتَ مُحْجُوبٌ  
 وَ مَا عِنْدَ لِهَ خَبَرٌ ۖ قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِیْنَ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَیْهِ وَبَلَ لِّلْمُحْجُوبِیْنَ  
 الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مُحْجُوبُونَ وَیَلْكَ  
 أَمَّی شَقَّ قَلْبِكَ ۖ أَمَّی كُنَّ تَعْمَلُ ۖ اِلَی  
 مَنْ تَشْكُو ۖ اِلَی مَنْ تَسْتَغِیْثُ ۖ مِمَّنْ  
 تَنَامُ ۖ اِذَا وَقَعَتْ فِی شِدَّةٍ بَعْنُ نَحْشٍ ۖ  
 حَدِّ ثَنِی ۖ اَمَّی اَعْرَفُ كَدَّ بَكَ وَنِفَاقَكَ  
 أَنْتَ وَالتَّحَنُّ عِنْدِی كَالْبَقِی ۖ الصَّادِقُ  
 مِنْكُمْ اَنَا عَلِیمُهُ وَحَاكِمُهُ ۖ اِنْ اَرَادَ  
 اَنْ یُحْمِلَ بِنِی اِلَی السُّوْقِ یَبِیْعُنِی اَوْ یَكَاثِبُنِی  
 فَلَیْفَعْلُ ۖ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَاْخُذَ ثِیَابِی وَ مَا  
 یَبْدِی اَوْ یَاْمُرْنِی حَتَّى اَلْذِی فَلَیْفَعْلُ ۖ  
 أَنْتَ لَا صِدْقَ لَكَ وَلَا تَوْحِیدَ  
 وَلَا اِیْمَانَ ۖ اَنْتَ اَنْتَ اَعْمَلُ بِكَ  
 اَسْدُ بِكَ الشَّقَّ ۖ أَنْتَ حَشْبُ  
 تَجْرُو لَا ضَلِیْلُ اِلَّا لَكَ اَر  
 یَا قَوْمَ الدُّنْیَا تَنْ هَبُ  
 وَالْاَعْمَا رُ تَعْنِی

کا خواہاں ہوتا اور باوجود اپنے فساد کے اہل صلاح کا مقابلہ  
 کرتا ہے۔ اے آقا سے بھاگے ہوئے غلام۔ اے مفرد اور  
 اے اس اُمت کے اخلاص و اہل توحید کے دائرہ سے خارج  
 شخص۔ تجھے صاحبین کے تذکرہ اور ان کی معرفت کے دعوے  
 سے کیا نسبت؟ تجھ پر افسوس۔ اتنا رو کہ دوسرے بھی تیرے  
 ساتھ رونے لگیں۔ مانتی لباس پہن کر اپنی مصیبت میں بیٹھ کہ  
 دوسرے بھی (تیری غمگین حالت پر ترس کھا کر تعزیت کے  
 لئے) تیرے پاس آ بیٹھیں۔ تو محبوب ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں۔  
 ایک صالح کا قول ہے کہ افسوس ان مجبوروں پر جن کو اس کا بھی  
 علم نہیں کہ وہ محبوب ہیں۔ تیرا دل چیز ہے؟ گوشت ہے یا پتھر؟  
 تو کیا سمجھتا ہے؟ کس سے شکوہ کرتا ہے؟ کس سے فریادری  
 چاہتا ہے؟ کس کے پاس سوتا ہے؟ جب سختی میں پڑتا ہو  
 تو کس پر بھروسہ کرتا ہے؟ مجھے بتا تو سہی۔ میں تیرے  
 دروغ اور نفاق سے خوب واقف ہوں کہ نام کرتا ہے  
 خدا کا اور کام لینا چاہتا ہے مخلوق سے) تو اور ساری مخلوق  
 میرے نزدیک پشتہ کی برابر ہے۔ جو شخص تم میں سچا طالب  
 ہے اس کا تو میں ادنیٰ غلام اور خادم ہوں اگر وہ بازار میں  
 لے جا کر بیچنا یا مکاتب بنادینا چاہے (تب بھی مجھے کچھ غدر  
 نہیں) اس کا جی چاہے تو کر دیکھے۔ اگر وہ چاہے کہ میرے  
 بدن کے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے سب لے لے اور  
 مجھ کو کلمہ دے کہ میں بھیکے مانگتا پھروں تو کر دیکھے (مجھے انکار  
 نہ ہو گا مگر) تیرے پاس نہ سچائی ہے اور نہ توحید اور نہ ایمان،  
 پھر تجھے لے کر کیا کروں؟ کیا پھٹن کا بیوند بناؤں؟ تو تو لکڑی ہے  
 جو کھینچ کر ڈال دیا گیا کہ بجز آگ کے کسی لائق نہیں ہے۔  
 صاحبو۔ دنیا ختم ہو رہی ہے اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور

وَالْآخِرَةُ  
 بَلْ هُمْ  
 نَعْمَ اللَّهُ  
 شَرُّ نَظْمٍ  
 حَيْثُ تَد  
 عَزَّ وَجَلَّ  
 مِنْكُمْ  
 وَسَلَّمُ  
 عَلَى عَبْدٍ  
 الْقَوْمُ جَ  
 الْأَشْيَاءِ  
 وَاحِدًا  
 مِنَ الرِّبَا  
 الْعُبُودِ  
 عِبِيدُ الْحَي  
 الْحَيِّ وَالْ  
 مَا ذِكْرُ  
 إِلَّا مَنْ  
 هَذَا اَبْعَدُ  
 يَخَافُ ز  
 يَخَافُ  
 يَعْبُدُ اَل  
 خَالِقًا  
 مِنْهَا وَلَا  
 وَمَا اَلْحَمْدُ

وَالْآخِرَةُ قَرِيبَةٌ مِّنْكُمْ وَمَا هُمْ بِمَعْلُومِينَ  
 بَلْ هُمْ كُفْرًا لِلَّهِ وَجَمْعًا أَنتُمْ أَعْدَاءُ  
 نِعْمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ كَانَ مِنْكُمْ إِلَهٌ  
 سِوَا اللَّهِ تَعَالَى : وَلَوْ كَانَ مِنْكُمْ إِلَهٌ  
 خَيْرٌ تَكْفُومُونَ : إِذَا كُفْتُمْ نِعْمَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَشْكُرُوهُ عَلَيْهَا سَلَمًا  
 مِنْكُمْ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 عَلَى عَبْدٍ : نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ تُرَى عَلَيْهِ :  
 الْقَوْمُ جَعَلُوا لَهُمْ هَمًّا وَاحِدًا : أَخْرَجُوا  
 الْأَشْيَاءَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَأَسْكَنُوا هَاشِيئًا  
 وَاحِدًا : لَا كَلَا شَيْءٍ : أَخْلَصُوا عِبَادًا  
 مِنَ الرِّبَاءِ وَالرِّفَاقِ وَالشَّمْعَةِ : حَقَّقُوا  
 الْعِبَادَةَ لِلرَّبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَسْتَمُوا  
 عَيْنُ الْخَلْقِ عَيْنُ الرِّبَاءِ وَالرِّفَاقِ عَيْنُ  
 الْخَلْقِ وَالْأَهْوِيَّةِ وَالْخَطْوِ وَالشَّكَاةِ :  
 مَا ذِكْرُكُمْ مَنْ تَحَقَّقَتْ لَهُ الْعِبَادَةُ  
 إِلَّا مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَحَادُ أَفْرَادُ  
 هَذَا الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ دَوَامُهَا وَ  
 يَخَافُ زَوَالَهَا : وَهَذَا الْعَبْدُ الْخَلْقُ  
 يَخَافُ مِنْهُمْ وَيَرْجُوهُمْ وَهَذَا  
 الْعَبْدُ الْجَنَّةُ يَرْجُو نِعْمَتَهَا وَلَا يَرْجُو  
 خَالِقَهَا : وَهَذَا الْعَبْدُ النَّارُ يَخَافُ  
 مِنْهَا وَلَا يَرْجُو مِنْ خَالِقِهَا : مَا الْخَلْقُ  
 وَمَا الْجَنَّةُ وَمَا النَّارُ وَمَنْ سِوَاكَ

آخرت تمہارے قریب آگئی اور تمہیں اسکا مطلق فکر نہیں۔ بلکہ تمہارا  
 سارا فکر دنیا اور اس کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تم حق تعالیٰ کی  
 نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اس کی طرف سے تم کو بُرائی پہنچتی ہے تو  
 اسکو ظاہر کرتے ہو۔ اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اسکو چھپاتے  
 ہو جب تم نے حق تعالیٰ کی نعمتوں کو چھپایا اور ان پر اس کا شکر  
 ادا نہ کیا تو اس نے ان کو تم سے چھین لیا (اور یہی انکے ساتھ  
 دشمنی ہے کہ ان کو تم اپنے ساتھ رکھ نہ سکے) جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ  
 کسی بندہ کو کوئی نعمت بخشا ہے تو پسند فرماتا ہے کہ وہ ظاہر ہو  
 اور اس پر بھی جائے "اہل اللہ نے اپنے لئے صرف ایک ہی  
 فکر رکھا۔ ساری چیزوں کو اپنے دلوں سے باہر نکال دیا اور  
 ایک ایسی چیز کو انہیں جگہ دی جو دوسری چیزوں کی طرح نہیں ہے  
 انہوں نے اپنی عبادتوں کو دکھائے، مناسبات اور نفاق سے خالص  
 بنایا اور اپنے پروردگار کے لئے عبودیت کو ثابت کیا اور تم بندے  
 بنے ہوئے ہو مخلوق کے بندے بنے ہوئے ہو ریاد نفاق کے بندے  
 ہو مخلوق اور خواہشات و لذات اور مدح کے تمہیں کوئی بھی نہیں  
 جس کے لئے بندگی متحقق ہو الا ما اشار اللہ کہ چند شاذ و نادر افراد  
 مستثنیٰ ہیں (اور باقی سب کی یہ حالت ہے کہ) یہ پرستش کر رہا ہے  
 دنیا کی اور خواہشمند ہے اس کے ہمیشہ باقی رہنے کا اور خائف ہے  
 اس کے زوال سے اور یہ پرستش کر رہا ہے مخلوق کی کہ اس کے  
 دل میں انہی کا خوف ہے اور انہی سے توقع۔ یہ پرستش کر رہا ہے  
 جنت کی اور آرزو مند ہے اسکی نعمتوں کی کہ انکے پیدا کرنے والے کی  
 مطلق آرزو نہیں کرتا اور یہ پرستش کر رہا ہے دوزخ کی کہ صرف  
 اسی سے ڈرتا ہے اور اسکے پیکار کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ مخلوق  
 جنت اور دوزخ اور جو کچھ خدا کے ماسوا ہے وہ چیز ہی کیا ہے۔

قَالَ اللَّهُ مَرْغُوبًا وَجَلَّ وَمَا أَمْرُؤُا لَّا يَعْجِدُ وَ  
 اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ۚ الْعَارِفُونَ  
 الْعَالَمُونَ بِهِ عَبْدُ وَهُ لَهُ لَا يَغِيْرُهُ ۚ أَغْلَمَا  
 الرُّبُوبِيَّةَ وَالْعُبُودِيَّةَ حَقَّهَا ۚ عَبْدُ وَهُ  
 اِمْتَنَالْ أَمْرُهُ وَخَبِيَّتُهُ لَهُ ۚ لَا لِمَعْنَى آخَرَةٍ  
 وَعَنَوَاهُ دُونَ غَيْرِهِ ۚ وَتَرَكُوا مَا سِوَاهُ  
 اَنْتُمْ صَوْرٌ بِلَا اَرْوَاحٍ ۚ اَنْتُمْ ظَاهِرُ  
 الْقَوْمِ بَاطِنٌ ۚ اَنْتُمْ مَبَانِي الْقَوْمِ مَعَالِي  
 اَنْتُمْ جَهْرٌ وَهُمْ سِرٌّ ۚ الْقَوْمُ رَجَالَةٌ  
 الْاَنْبِيَاءُ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ وَ  
 قَدَامِهِمْ وَوَرَاءِهِمْ بَقَا يَا طَعَامِهِمْ وَ  
 شَرَابِهِمْ لَهُمْ ۚ يَعْمَلُونَ بِعُلُوِّهِمْ فَصَحَّ  
 الْوَرَاثَةُ لَهُمْ مِنْهُمْ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الرُّسُلِ  
 اِذَا عَمِلُوا بِعُلُوِّهِمْ كَمَا مَوَّاهُ خُلَفَاءُ  
 الرُّسُلِ وَوَرَثَتِهِمْ وَوَرَثَتِهِمْ وَبِكَ لَا  
 يَبْقَى ۚ بِمَخْصِنِ الْعِلْمِ تَحْسِبُ ۚ كَمَا لَا تَنْفَعُ  
 دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ لَا يَنْفَعُ عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ ۚ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ  
 قَالَ يَهْتَفُ الْعُلَمَاءُ بِالْعَمَلِ اِنْ اَجَابَهُ  
 وَارَا اَرْحَلَ ۚ تَرْجُلُ بَرَكَتُهُ وَتَبْقَى  
 دِرَاسَتُهُ ۚ تَبْقَى فَشُورُهُ وَيَدُ هَبْ لُبُهُ ۚ  
 يَا تَارِكِينَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ ۚ اَحَدُكُمْ  
 يَحْدِقُ الشَّعْرَ يَعْجَبُ رَيْبَهُ وَفَصَاحَتَهُ  
 بِلَا عَمَلٍ وَكَيْفَ لَهُ عَمَلٌ وَلَا اِحْلَاصٌ ۚ

(جس کا خوف یا آرزو ہو) حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اور لوگوں کو  
 صرف اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ پرستش کریں اللہ کی اسی کے لئے  
 عبادت کو خالص بنا کر کیسہ ہو کر، جن کو اس کی معرفت اور علم حاصل  
 ہے انہوں نے اس کی پرستش کی اسی کے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔  
 انہوں نے ربوبیت اور عبودیت کا حق ادا کر دیا۔ حق تعالیٰ کی  
 عبادت کی اس کے حکم کی تعمیل میں اور اس کی محبت کے سبب نہ کہ  
 کسی دوسری وجہ سے اور انہوں نے اسی کو مطلب سمجھا نہ کہ دوسری  
 چیز کو۔ اور چھوڑ دیا اسکے سوا سب کو۔ تم محض صورت ہو بلا روح  
 کے تم ظاہر ہو اور اہل اللہ باطن ہیں۔ تم الفاظ ہو اور اہل اللہ  
 معانی ہیں۔ تم علانیہ ہو اور اہل اللہ سرمد خفایں۔ اہل اللہ  
 انبیاء علیہم السلام کے پیادے ہیں۔ ان کے دائیں بائیں  
 اور آگے پیچھے کہ اُن کے کھانے اور پانی کا بچا بچایا ان کیلئے  
 ہے۔ وہ اُن کے علوم پر عمل کرتے ہیں پس ان کی وراثت اُن کے  
 لئے صحیح ہو گئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 کہ علماء وراثت ہیں انبیاء کے جبکہ انہوں نے ان کے علوم پر عمل  
 کیا تو انبیاء کے جانشین اور ان کے وارث اور اُن کے قائم  
 مقام بن گئے۔ تجھ پر افسوس۔ یہ مرتبہ فقط خالی علم سے حاصل  
 نہیں ہو سکتا۔ جس طرح دعویٰ بغیر گواہ کے نافع نہیں اسی طرح  
 علم بغیر عمل کے مفید نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ علم بیکار اگر تارہا ہے عمل کو  
 پس اگر وہ اس کی تعمیل کرتا ہے فہا در نہ وہ چل دیتا ہے اس  
 کی برکت چل دیتی ہے اور صرف پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے اسکا  
 پوست رہ جاتا ہے اور مفر جاتا رہتا ہے۔ اے علم پر عمل کے چھوٹنے  
 والو! کوئی تم میں شعر گوئی کا ماہر ہے (اور کوئی شرکی) عبادت آرائی اور  
 فصاحت و بلاغت میں (مہر) لکھتا ہے اور اس کے پاس نہ عمل ہے

لَبَّ هَدَبَ قَلْبِكَ لَهْدًا بَتَّ جَوَارِحُكَ ۖ  
 لَا تَهْ مَلِكُ الْجَوَارِحِ ۖ فَإِذَا تَهْدَبَ الْمَلِكُ  
 تَهْدَبَتْ الزَّعِيَّةُ ۖ الْعِلْمُ قَشْرٌ وَالْعَمَلُ لُبٌّ  
 إِنَّمَا يُحْفَظُ الْقَشْرُ حَتَّى يُحْفَظَ اللَّبُّ ۖ وَإِنَّمَا  
 يُحْفَظُ اللَّبُّ حَتَّى يُسْتَخْرَجَ مِنْهُ الدُّهْنُ ۖ  
 فَإِذَا أَلْمَرَ يَكُنْ فِي الْقَشْرِ لُبٌّ مَّا يُصْنَعُ بِهِ  
 وَإِذَا أَلْمَرَ يَكُنْ فِي اللَّبِّ دُهْنٌ فَمَا يُصْنَعُ  
 بِهِ ۖ الْعِلْمُ قَدْ ذَهَبَ ۖ لَا تَكُنْ إِذَا ذَهَبَ الْعِلْمُ  
 بِهِ فَقَدْ ذَهَبَ ۖ كَيْفَ يَنْفَعُكَ حِفْظُهُ وَ  
 دِرَاسَتُهُ بِلا عَمَلٍ ۖ يَا عَالِمُ إِنِ ارْدُتْ  
 خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاَعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَ  
 عِلْمِ النَّاسِ ۖ وَيَا غَنِيَّ إِنِ ارْدُتْ خَيْرَ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَوِاسِ الْفُقَرَاءِ بِشَيْءٍ  
 مِنْ مَالِكَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّاسُ عِيَالٌ لِلَّهِ ۖ  
 وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَعُهُمْ  
 لِعِيَالِهِ ۖ سُبْحَانَ مَنْ أَخْرَجَ الْبَعْضَ إِلَى  
 الْبَعْضِ ۖ لَهُ فِي ذَلِكَ حِكْمٌ ۖ يَا غَنِيَّ  
 تَهَرَّبْ مِنِّي ۖ أَنَا أَخَذْتُ مِنْكَ لَكَ ۖ  
 سَيَجِيئُنِي الْخَيْرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 يُعْزِي عَنِّي عَنْكُمْ وَيُخْرِجُكُمْ إِلَيَّ ۖ كَانَ  
 أَبُو إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى  
 قَلَةً صَبَرَ الْفَقِيرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَسْمٌ  
 عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا وَزَهْدٌ نَا  
 فِيهَا

نہ اخلاص (حالانکہ کام چلتا ہے کام کرنے سے نہ کہ نظر و شری بھڑک  
 دکھانے اور بائیں بنانے سے) اگر تیرا قلب مہذب ہو جاتا تو تیرے  
 اعضاء بھی مہذب بن جاتے کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہے پس  
 جب بادشاہ مہذب بنتا ہے تو رعیت بھی مہذب بنتی ہے علم چھلکا  
 ہے اور عمل گری ہے۔ چھلکے کی حفاظت اسی لئے کی جاتی ہے کہ گری  
 محفوظ رہے اور گری کی حفاظت اسلئے کی جاتی ہے کہ اس میں سے  
 روغن نکالا جائے۔ سو جب چھلکے میں گری نہ رہی تو خالی چھلکے کا  
 کیا بنایا جائے اور جب گری میں روغن نہ رہا تو (سوکھی) گری  
 کو لے کر کیا کیا جائے علم جاتا رہا اس لئے کہ جب اس پر عمل جاتا  
 رہا تو گویا علم ہی جاتا رہا عمل کے بغیر اس کا پڑھنا اور حفظ  
 کرنا تجھے کیا نفع دے سکتا ہے؟ اے عالم اگر تو دنیا اور  
 آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو  
 پڑھا اور اے تونگر اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو  
 اپنے کچھ مال میں سے فقروں کی غم خواری کر۔ جناب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی اللہ  
 کی عیال میں اور حق تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا وہ شخص  
 ہے جو اسکے عیال کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ پاک فات  
 ہے جس نے ایک کو دوسرے کا حاجت مند بنایا (تاکہ دوسرے کی غم خواری  
 کا ہر شخص نفع اٹھا سکے) اس میں اس کی بہت کچھ حکمتیں ہیں۔ اے  
 مالدار شخص تو مجھ سے بھاگتا ہے (کہ کہیں کچھ دینا نہ پڑے) میں تجھ  
 سے تیرے ہی لئے لیتا ہوں کہ (تجھ کو نفع پہنچے) میرے پاس  
 عنقریب اللہ کی طرف سے وہ تو نگر کی آبنو لی ہے جو مجھ کو تم سے عیناً  
 اور تم کو میرا حاجت مند بنا دیگی۔ ابراہیمؑ جب کسی فقیر کی بے مبر دیکھتے  
 تو ان کو مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ ہم پر دینا وسیع فرما۔ اس میں ہرگز  
 بخشش کہ ہاتھ میں نیا بکترت ہو مگر دل میں اس کی رغبت مطلق نہ ہو

اور لوگوں کو  
 اسی کے لئے  
 اور علم حاصل  
 کر کے لئے۔  
 حق تعالیٰ کی  
 سبب نہ کہ  
 ہانہ کدو کی  
 ہو بلا روح  
 اہل اللہ  
 اہل اللہ  
 میں بائیں  
 ان کیلئے  
 ثبات ان کے  
 فرمایا ہے  
 ہم پر عمل  
 کے قائم  
 سے حاصل  
 میں اسی طرح  
 علیہ وسلم  
 ہے عمل کو  
 ہوتا ہے اس  
 بنانا ہے اسکا  
 کے چھوٹے  
 ت آراى او  
 نہ عمل ہے



وَلَا تُزْوَها عَنَّا وَتَرْغَبْنَا فِيهَا فَهَؤُلَاءِ يَطْلُبُونَ  
اللَّهُمَّ انْفُتِنَا فِي أَقْصِيَّتِكَ وَ  
أَقْدَارِكَ

## الْمَجْلِسُ لِمَوْفَى الثَّلَاثِينَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكَرَةُ بْنُ الْبَرْبَاطِ سَادِسُ  
عَشَرَ جُمَادَى الْخَيْرَةِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَتَمَامُهُ  
يَا طُوبَى لِمَنْ اعْتَرَفَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِنِعْمِهِ  
وَإِضَافَةِ الْكُلِّ إِلَيْهِ وَغَرَى نَفْسَهُ وَإِسْبَابَهُ  
وَحَوْلَهُ وَقُوَّتَهُ ۚ الْعَاقِلُ الَّذِي لَا يَحْسِبُ  
عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمَلًا ۚ وَلَا يَطْلُبُ مِنْهُ جَزَاءً  
فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَيُكَلِّفُ أَنْتَ تَعَبُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ وَتَزْهَدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ  
وَتَأْخُذُ الدُّنْيَا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ ذَلِكَ حِجَابٌ  
فِي حِجَابٍ ۚ مَقْتَرٌ فِي مَقْتٍ ۚ لَا تُمَيِّزُ الْخَيْرَ  
مِنَ الشَّرِّ ۚ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ مَا هُوَ لَكَ وَمَا  
هُوَ عَلَيْكَ ۚ مَا تُعْرِضُ صَدِيقَكَ مِنْ  
عَدُوِّكَ ۚ كُلُّ ذَلِكَ لَجَهْلِكَ بِحُكْمِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَتُزَكِّى لِحَدِّ مَنِ الشُّيُوءِ  
شُيُوءُ الْعَمَلِ وَشُيُوءُ الْعِلْمِ يَدُكَ تُوَكِّدُ  
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ الْقَوْلُ أَوْلَاوَالْعَمَلُ  
ثَابِتًا ۚ وَبِهِ تَصِلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ  
وَمَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ إِلَّا بِالْعِلْمِ - وَ  
الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضُ عَنْهَا يَا لِقَلْبِ  
وَالْقَالِبِ ۚ الْمَزْهَدُ

اور اس دنیا کو ہم سے تہمت کرادہم کو اس کی رغبت نہ دے ورنہ ہم  
ہلاک ہو جائیں گے اس کی طلب میں (کہ ہاتھ میں جب پیسہ نہ ہوگا  
اور دلوں میں اس کی رغبت بھری ہوگی تو لا محالہ طلب کے پیچھے  
پڑ کر بربادی چھائے گی) یا اللہ! اپنے احکام قضاء و قدر میں ہم پر  
لطف کا برتاؤ فرما۔

## تیسویں مجلس

(صبح ۱۶ جمادی الثانی ۸۵۵ھ ص خانقاہ شریف)

مبارک ہو اس کو جس نے حق تعالیٰ کی نعمتوں کا اس کے لئے  
اقرار کیا اور ساری نعمتیں اسی کی طرف منسوب کیں اور اپنے نفس  
اور اسباب اور طاقت و لذت کو خالی کر لیا (کہ انہیں کسی کو بھی نعمت  
کا دینے والا نہ سمجھا) عقلمند وہی ہے جو کسی عمل کا بھی حساب حق  
تعالیٰ سے نہیں کرتا اور نہ اس سے کسی حالت میں معاوضہ کا طالب سمجھ  
دیکر نہ حساب اور اُبرت و معاوضہ آقا اور غلام کے درمیان نہیں ہوتا  
کرتا) تجھ پر انوس۔ تو حق تعالیٰ کی عبادت بغیر علم کے کرتا ہے  
اور نہ ہی علم کے بغیر اور دنیا کا نام بھی علم کے بغیر یہ حجاب حجاب ہے  
اور غصہ در غصہ۔ نہ تجھ کو بھلائی اور بُرائی میں امتیاز ہے۔ نہ اپنے  
مفید اور مضر میں فرق کرتا ہے اور نہ اپنے دوست اور دشمن کو  
پہچانتا ہے۔ اس کی وجہ تیری حکم خداوندی سے نادانیت اور  
مشائخ کی خدمت کا چھوڑ بیٹھنا ہے۔ عمل اور علم کے مشائخ  
ہی تجھ کو حق تعالیٰ کا راستہ دکھلاتے (مگر تو ان کے پاس جاتا نہیں)  
اول قول (یعنی علم کی ضرورت ہے) اور دوبارہ عمل کی۔ اسی سے  
تو حق تعالیٰ تک پہنچے گا جن کو بھی وصول حاصل ہوا ہے علم کے  
ذریعہ سے اور اپنے قلب اور جسم سے دنیا میں بے رغبتی اور اعراض  
اختیار کرنے سے حاصل ہوا ہے۔ جو شخص بہ تکلف زاہد بنتا ہے۔

يُخْرِجُ الدُّنْيَا مِنْ يَدِهِ ۖ وَالزَّاهِدُ الْمُتَحَقِّقُ  
 فِي زُهْدِهِ يُخْرِجُهَا مِنْ قَلْبِهِ ۖ زَهْدُ وَافِي الدُّنْيَا  
 بِقُلُوبِهِمْ ۖ فَصَارَ الزُّهْدُ طَبْعًا لَهُمْ ۖ خَاكًا  
 قُلُوبَهُمْ ۖ وَبَوَاطِينَهُمْ ۖ انْطَقَتْ كَارِيَةُ  
 طَبَائِعِهِمْ ۖ اِنْكَسَرَتْ اَهْوَاؤُهُمْ ۖ اِهْمَاكَتْ  
 نُفُوسُهُمْ ۖ وَاسْتَحَالَ شَرُّهَا يَا غَلَامُ  
 هَذَا الزُّهْدُ لَيْسَ هُوَ صَنْعَةٌ ۖ تَعْمَلُهَا الْبَنِينَ  
 هُوَ شَيْءٌ تَأْخُذُكَ بِيَدِهِ لَوْ تَزَمَّيْتُ بَلْ هُوَ  
 خَطْوَاتُكَ ۖ اَوْ لَهَا التَّظَهُّرُ فِي وَجْهِ الدُّنْيَا  
 فَتَرَاهَا كَمَا جِي عَلَى صُورَتِهَا عِنْدَ مَنْ  
 تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ ۖ وَعِنْدَ  
 الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَكْبَادِ ۖ الَّذِينَ كَمْ يَحُلُّ مِنْهُمْ  
 زَمَانٌ ۖ اِنَّمَا قَصَبُ رُؤْيَاكَ لَهَا بِاتِّبَاعِ  
 مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ ۖ اِذَا  
 اتَّبَعْتُمْ رَأْيَتِ مَا رَأَوْا ۖ وَاذْكَرْتُ عَلَى اَثَرِ  
 الْقَوْمِ قَوْلًا ۖ وَفِعْلًا ۖ خُلُوعًا ۖ وَحُلُوعًا ۖ عَلَمًا ۖ وَ  
 عَمَلًا ۖ صُورَةً ۖ وَمَعْنَى تَهْوُمُ كَيْسِيَّةٍ مِنْهُمْ وَ  
 تَهْوِيلُ كَيْسِيَّةٍ مِنْهُمْ ۖ وَتَأْخُذُكَ كَأَخْذِهِمْ ۖ وَتَتَذَكَّرُ  
 كَتَذَكُّرِهِمْ ۖ وَتُحْيِيهِمْ فَيَحْيِيكَ ۖ يُعْطِيكَ اللَّهُ  
 نُورًا تَرَى بِهِ نَفْسَكَ وَغَيْرَكَ ۖ يُبَيِّنُ لَكَ  
 عُيُوبَكَ وَعُيُوبَ الْخَلْقِ ۖ فَكَزْهَدُ فِي نَفْسِكَ  
 وَفِي الْخَلْقِ أَجْمَعٍ ۖ فَإِذَا اصْحَحْتَ لَكَ ذَلِكَ  
 جَاءَتْ أَنْوَارُ الْقُرْبِ إِلَى  
 قَلْبِكَ ۖ صِرَتْ مُؤَمِّنًا مُؤَقِّنًا  
 عَارِفًا عَالِمًا ۖ فَتَرَى

وہ دنیا صرف اپنے ہاتھ سے دُور کرتا ہے۔ اور جو واقعی زاہد ہوتا ہے  
 وہ دنیا کو اپنے قلب سے باہر نکالتا ہے کہ اپنے دلوں سے وہ دُبا  
 میں بے رغبت بن گئے پس زہدان کی طبیعت ہو گیا اور ان کے ظاہر  
 باطن میں گھل مل گیا۔ ان کی طبیعتوں کی حرارت بجھ گئی۔ ان کی  
 خواہشات شکستہ ہو گئیں۔ ان کے نفوس مطمئن بن گئے اور ان  
 کا شرم رفع ہو گیا صاحبزادہ! یہ نہ کہ کوئی صناعتی نہیں ہے جس  
 کو تو خود بنا سکے اور نہ وہ کوئی ایسا معمولی کام ہے جس کو تو ہاتھ میں  
 لے اور کر کے ڈال دے بلکہ وہ چند قدم ہیں جن کو طے کرنے کے  
 لئے مدت ورازا اور مشائخ کی خدمتوں کی ضرورت ہے۔ سب  
 سے پہلے دنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا ہے کہ اس کو اس کی اصلی  
 صورت پر دیکھے جو گذشتہ انبیاء و رسل اور ان اولیاء و ابدال  
 کے نزدیک (اسکی اصلی صورت ہے) جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں  
 رہا۔ اور تیرا دنیا کو اصلی صورت پر دیکھنا جملہ اقوال و افعال میں  
 متقدمین کا اتباع کرنے ہی سے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ انکا اتباع  
 بنجائیکا تو حجت کو بھی وہ نظر آئیگا جو ان کو نظر آیا تھا اور جب حق اہل شرف  
 کے نشان قدم پر پڑ جائیگا تو قول میں اور فعل میں خلوت میں اور  
 جلوت میں علم میں اور عمل میں۔ صورت میں اور سیرت میں  
 کہ روزے رکھیگا انہیں کے سے روزے اور نماز پڑھیگا ان کی  
 سی نماز اور لیگا ان کا سالیق اور چھوڑیگا ان کا سا چھوڑنا اور ان  
 کو محبوب سمجھے گا تو اس وقت تجھ کو حق تعالیٰ ایک نور عطا فرمایگا  
 جس سے تو اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھے گا اور وہ تجھ پر تیرے  
 عیوب اور مخلوق کے عیوب کھول دیگا پس تو بے رغبت بن جائے گا  
 اپنے نفس میں بھی اور ساری مخلوق میں بھی۔ پھر جب تیرے لئے یہ  
 صحیح ہو جائیگا تو قریب کے انوار تیرے قلب کی طرف آئیں گے اور تو بہن  
 جائیگا۔ مومن صاحب ایقان صاحب معرفت صاحب علم۔ پس

دے ورنہ ہم  
 پیسہ نہ ہوگا  
 ب کے پیچھے  
 قدر میں ہم پر  
 (ن)  
 س کے لئے  
 را اپنے نفس  
 کی کو بھی نعمت  
 صاحب حق  
 کا طالب ہے  
 ہاں نہیں ہا  
 م کے کرتا ہے  
 بے حجاب ہے  
 نہ اپنے  
 در دشمن کو  
 قنیت اور  
 مشائخ  
 طاہرین  
 اسی سے  
 ہے علم کے  
 ن اور اعراض  
 بنتا ہے۔

الْأَشْيَاءُ عَلَى صُورِهَا وَمَعَانِيهَا تَرَى اللَّهُ نَبِيًّا  
 كَمَا رَأَاهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الرَّاهِدِينَ الْمُتَعَذِّرِينَ  
 تَرَاهَا فِي صُورَةٍ كَجُوزِ شَوْهَاءٍ قَلْبِي حَسَّةٌ  
 السَّنْطَرِ ۖ فَيَوْمَ عِنْدَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ عَلَى هَذِهِ  
 الصَّفَةِ ۖ وَعِنْدَ الْمُلُوكِ كَالْعُرُورِ السَّجِلَةِ  
 فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ ۖ هِيَ عِنْدَ الْقَوْمِ حَفِيَّةٌ  
 ذَلِيلَةٌ يُخْرِقُونَ شَعْرَهَا وَيُخْرِقُونَ ثِيَابَهَا  
 وَيَغُشُّونَ وَجْهَهَا وَيَأْخُذُونَ أَقْسَامَهُمْ  
 مِنْهَا قَهْرًا وَجَبْرًا عَلَى رَعِيمِ أَيْهَا وَهُمْ  
 فِي صُحْبَةِ الْآخِرَةِ يَا عَلَامُ إِذَا صَحَّ لَكَ  
 الرَّهْدُ فِي اللَّهِ نَبِيًّا فَارْهَدْ فِي اخْتِيَارِكَ  
 فِي الْخَلْقِ ۖ فَلَا تَخَافَهُمْ وَلَا تَرْجُوهُمْ ۖ  
 وَفِي جَمِيعِ مَا تَأْمُرُ بِهِ نَفْسُكَ فَلَا تَقْبَلْ  
 مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ نَجْحِي أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 وَالْغَالِبُ لَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِطَرِيقِ  
 إِلَهُكَ أَوِ السَّمَاءِ ۖ نَاخِرًا مُعْرِضًا  
 عَنْ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ ۖ وَإِنْ سَكَنْتَ  
 جَوَارِحَكَ فَلَا عِبْرَةَ ۖ لَا يَضُرُّكَ ذَلِكَ  
 الْعِبْرَةُ يَسْكُونُ الْقَلْبُ هُوَ الدَّاحِيَةُ  
 انْقَطَعِي ۖ لَا سَكُونَكَ حَتَّى تَمُوتَ  
 نَفْسُكَ وَطَبْعُكَ وَهَوَاؤُكَ وَمَا سِوَا  
 مَوْلَاكَ ۖ فَيَمْنَعُكَ تَحْيَا بِمَقَرِّهِ ۖ مَوْتُ  
 ثُمَّ نَشْرُ ۖ ثُمَّ إِذَا شَاءَ اسْتَرْكَ لَهُ  
 رَدَّكَ إِلَى الْخَلْقِ لَتَنْظُرَ فِي مَصَالِحِهِمْ  
 وَتَرُدَّهُمْ إِلَى بَابِهِ ۖ

تمام چیزوں کو ان کی صورت اور حالت پر دیکھنے لگے گا۔ دنیا کو دیکھنے کا  
 جیسا کہ لکھ زاہدوں اور اعراض کریموں نے دیکھا تھا۔ وہ تجھ کو  
 نظر لے گی ایک بڑی پھوس بد شکل عورت کی صورت میں کیونکہ  
 وہ اہل اللہ کے نزدیک اسی صورت کی ہے اور دنیا دار  
 بادشاہوں کے نزدیک ایسی ہے جیسے بنی سوری خور صورت  
 دہن۔ وہ اہل اللہ کے نزدیک فقیر و ذلیل ہے کہ وہ اس  
 کے بالوں کو آگ دکھاتے۔ اس کے کپڑوں کو چاک کرتے  
 اس کے منہ پر گھرٹے مارتے اور اپنے مقصود اس سے جبراً قہراً  
 بادل نخواستہ وصول کر لیتے ہیں اور خود وہ آخرت کی مصائب  
 میں ہیں صاحبزادہ۔ جب دنیا کے بارے میں تیرا زہد صحیح  
 ہو جائے کہ اس کی رغبت نہ رہے تو اپنے اختیار اور مخلوق  
 میں زہد اختیار کر کہ نہ ان سے ڈرے اور نہ آرزو رکھے۔ اور  
 جو تجھ کو تیرا نفس حکم دے اس سبب میں زہد اختیار کرے کہ جب  
 تک حق قتلے کا حکم اور بواسطہ غراب یا الہام قلب کی حیثیت  
 سے غلبہ پانیوالی حالت نہ آجائے اس وقت تک تو اس کی  
 کوئی بات بھی نہ مانے کہ تمام مخلوقات سے متنفر اور رُخ پھیرے  
 ہوئے ہو۔ اور اگر تیرے اعضاء ساکن رہیں (کہ کسب میں  
 حرکت نہ رہیں تو اس کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یہ تیرے لئے مضر ہے  
 اعتبار قلب کے سکون کا ہے (کہ وہ بھٹکتا نہ پھرے) دہی بڑا  
 بھاری کام ہے اور سکون تجھ کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ  
 تیرا نفس تیری طبیعت تیری خواہش اور مولا کے ماسوا پر نظر  
 رکھنا نہ جائے۔ ہاں اس وقت تو اس کے قریب سے زندہ ہو گا۔  
 اول نفس کا مرنا ہے پھر زندہ ہونا اور اسکے بعد جب چاہیگا تجھ  
 کو اٹھا کھڑا کرے گا اپنے لئے کہ تجھ کو ہادی و مصلح بنا کر مخلوق کیلئے  
 لڑنا دیکھاتا کہ تو انہی مسلمانوں میں غور کرے اور حکمت علی کے

يَبْحَثُ لَكَ  
 أَقْسَامًا  
 مُقَاسَاةً  
 وَتَمَكِّثُ  
 ذَلِكَ فَيَوْمَ  
 عَنْ غَيْرِ  
 الْخَالِقِ  
 هُوَ الْكَ  
 لِكُلِّ شَيْءٍ  
 دُنُوبُكَ  
 كُلِّ تَحْطِ  
 بَطَرُ أَنْتَ  
 أَنْتَ عِبَادُ  
 وَخَاطِبُ  
 يُخَلِّدُونَ  
 تَدْعِي إِدَارَ  
 أَوْلِيَاءِهِ  
 عَلَيْكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ  
 الْكَدَّ  
 قَدْ أَحْصَا  
 كَثِيرًا  
 أَلَمْ

يَبْعِي لَكَ الْمَيْلُ إِلَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَتَتَذَوَّبَا  
 أَسْمَاكَ مِنْهُمَا تَبْعِي لَكَ الْقُوَّةَ عَلَى  
 مُفَاسَاةِ الْخَلْقِ فَتَرُدُّهُمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ  
 وَتَمْتَلِكُ أَمْرَهُ فِيهِمْ ۚ إِنَّ لَعَوْنَتَنَا  
 ذَاكَ قَبِي فَرَبِّهِ لَكَ كَفَالَةٌ وَمَنْدُوحَةٌ  
 عَنْ غَيْرِهِ ۚ مَا تَقْتَمُ بِالْخَلْقِ بَعْدَ حُضُورِ  
 الْخَالِقِ الْمَكُونِ بِأَشْيَاءٍ قَبْلَ وَجُودِهَا  
 هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَكُونُ  
 لِكُلِّ شَيْءٍ ۚ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ  
 وَنُوبُكُمْ كَالْأَمْطَارِ ۚ فَلَتَكُنْ تَوْبَانُكُمْ  
 كُلَّ لَحْظَةٍ فِي مُقَابَلَتِنَا وَنَحْنُ أَنْتَ  
 بَطَرٌ أَنْتَ أَشْأَنْتَ شَبَقٌ أَنْتَ هَوَى  
 أَنْتَ عِبَادَةٌ ۚ أَنْظُرْ إِلَى الْقُبُورِ إِلَى الرِّسَةِ  
 وَخَاطِبِ أَهْلِهَا بِلِسَانِ الْإِيمَانِ فَإِنَّهُمْ  
 يُخْبِرُونَكَ عَنْ أَحْوَالِهِمْ يَا عَلَامُ  
 تَدْعِي إِرَادَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِرَادَةَ  
 أَوْلِيَائِهِ ۚ وَأَدَمُكَ لَا أَحْتَمِلُكَ إِلَّا عَيْدُ  
 عَلَيْكَ ۚ أَنَا مُتَسَبِّبٌ عَلَيْكُمْ بِإِذْنِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَقْطَعُ أَقْفِيَةَ الْمُنَافِقِينَ  
 الْكَذَّابِينَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ  
 قَدْ احْتَسَبْتُ عَلَى الْخِيُوضِ مَرَارًا  
 كَثِيرَةً ۚ حَتَّى صَحَحْتُ إِكْتِ  
 الْحَسْبَ ۚ يَا أَهْلَ الْأَرْضِ  
 اتَّخِذُوا أَعْمَالَكُمْ  
 بِلَا مَلِجٍ

ساتھ ان کو اس کے دروازہ کی طرف لے آئے اس وقت دنیا اور آخرت  
 کی طرف تجھ کو رغبت حاصل ہوگی تاکہ تو ان دونوں سے اپنا مقصود  
 حاصل کرے اور تجھ کو مخلوق کی ایذا میں برداشت کرنیکی طاقت ملے گی  
 کہ تو گھبرائے گا نہیں بلکہ ان کو ان کی گمراہی سے باز رکھے گا اور  
 ان کے متعلق حکم خداوندی کی تعمیل کرے گا۔ اگر توبہ خدمت نہ بھی  
 پایمگا تو گوشہ گنہاں میں بھی اس کا قرب جو تجھ کو حاصل ہے کافی  
 اور دوسروں سے بے نیاز بنائیوالا ہے۔ خالق کے دصول کے بعد  
 جو ہر چیز کے وجود سے پہلے ادا ان چیزوں کا خالق ہے تو مخلوق پر  
 قناعت نہ کر سکے گا کہ وہی ہر چیز سے پہلے تھا اور وہی ہر چیز  
 کا موجد کر نیوالا ہے اور وہی ہر چیز کے بعد رہے گا۔ تمہارا گناہ  
 بارش کی طرح مسلسل و بھرت ہیں لہذا ان کے مقابلہ میں تمہاری توبہ  
 بھی ہر لمحہ ہونی چاہیے۔ تجھ پر افسوس کہ تو بڑا سفور نہایت متکبر فیات  
 درجہ حریر سے تپا خواہش اور مجسم لغزش ہے ٹوٹی پھوٹی قبر کی طرف  
 نظر کر اور ان کے گردوں سے زبان ایمان گفتگو کر۔ کہ وہ تجھ کو اپنی  
 حالتوں سے باخبر کر دیں گے کہ ایک دن وہ بھی تیری طرح سخت  
 پسند تھے اور آج ہزار ذات ٹھوکریں کھا رہے ہیں صاحبزادہ  
 تو حق تعالیٰ کی ارادت اور اولیاء اللہ کی ارادت کا مدعی ہے۔  
 (جس کے لئے امتحان کی ضرورت ہے) کیا میں تجھ کو چھوڑ دوں۔  
 کسوٹی پر کسوں نہیں اور تجھ کو عار نہ دلاؤں (کہ دعویٰ اتنا بڑا اور  
 ثبوت خاک نہیں) میں بحکم خداوندی تمہارا معتب ہوں کہ ان  
 منافقوں کی گردنیں جو اپنے اقوال اور افعال دونوں میں  
 جھوٹے ہیں کاٹ ڈالوں۔ بہترے مشائخ یا رہا میرے معتبہ  
 چکے ہیں یہاں تک کہ منصب احتساب میرے لئے صحیح ہو گیا ہے  
 باشندگان زمین آگاہ گو نہ خود یعنی عمل کرو جو شک سیر ہو نیکادریہ  
 ہے تمہارے اعمال میں نمک نہیں (اس لئے اس میں چاشنی نہیں)

دیکھو گا  
 وہ تجھ کو  
 کیونکہ  
 دنیا دار  
 بصورت  
 اس  
 کرتے  
 براہِ حق  
 مصائب  
 زہرِ صبح  
 اور مخلوق  
 ہے۔ اور  
 کہ جب  
 نیت  
 سی  
 پھر  
 میں  
 ضرے  
 ہی بڑا  
 تاکہ  
 نظر  
 کا۔  
 کا تجھ  
 بیرون  
 کی کے

تَعَاوُاْ خُذُواْ لَهُ مِلْحًا ۖ يَاسَّارِي الْمِلْحِ تَقَدَّمْ  
يَا مَنَافِقِينَ عَجِّنْكُمْ بِلَا مِلْحٍ فَطِيْرٌ ۖ هُوَ  
مُحْتَاجٌ اِلَى حَمِيْرِ الْعِلْمِ وَ مِلْحِ الْاِخْلَاصِ  
يَا مَنَافِقُ اَنْتَ مَجْعُوْنٌ بِالتَّفَاقِ ۖ عَنْ  
قَرِيْبٍ يَنْقَلِبُ عَلَيْكَ نِفَاقُكَ نَاسِرًا ۖ  
اَخْلَصْ قَلْبَكَ مِنَ التَّفَاقِ وَ قَدْ  
تَخَلَّصَ ۖ اِذَا اَخْلَصَ الْقَلْبُ اَخْلَصَتِ  
الْجَوَارِحُ وَ تَخَلَّصَتْ ۖ الْقَلْبُ سَارِعًا  
الْجَوَارِحُ فَاِذَا اسْتَقَامَ اسْتَقَامَتْ ۖ اِنَا  
اسْتَقَامَ الْقَلْبُ وَ الْجَوَارِحُ كَمُلَ اَمْرُ  
الْمُؤْمِنِ وَ صَارَ رَاعِيًا عَلَى اَهْلِهِ وَ  
حَيْزًا يَهُ وَ اَهْلٌ بَلَدٌ يَرْفَعُ حَالَهُ عَلَى  
قَدْرِ قُوَّةِ اِيْمَانِهِ وَ قُرْبِهِ مِنْ مَوْلَاهُ ۖ  
يَا قَوْمُ اَحْسِنُوا الْعُسْرَةَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَ اَحْذَرُوا مِنْهُ ۖ اَعْمَلُوا بِحُكْمِهِ ۖ فَاِنَّهُ  
كَتَفَكُمْ الْعَمَلُ بِحُكْمِهِ لَا اِلَّا شَتَّالٌ بِالْعِلْمِ  
السَّابِقِ فِيْكُمْ ۖ اَعْمَلْ هَذَا الْحُكْمَ وَ  
اَقْضِ حَقَّهُ ۖ فَاِنَّكَ اِذَا عَمِلْتَ بِهِ اَخَذَ  
الْعَمَلُ بِبَيْدٍ لَّهِ وَ اَدْخَلَكَ عَلَى مَنْ عَمِلْتَ  
لَهُ ۖ فَتَسْتَفِيْدُ مِنْهُ عِلْمًا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ  
فَتَكُوْنُ مَعَهُ بِعِلْمِهِ وَ مَعَ خَلْقِهِ  
بِحُكْمِهِ ۖ اَنْتَ اَوَّلُ مَا عَمِلْتَ بِهِ ۖ  
تَطْلُبُ الثَّانِي ۖ اِذَا اسْتَقَرَّتْ  
اَقْدَامُكَ فِي الْاَوَّلِ حَيْثُ بَدَأْتَ  
اَطْلُبِ الثَّانِي

اَو اس کے لئے نمک لو۔ اے نمک کے خریدار آگے آکر اس نمک  
میرے پاس ہے) اے منافقو۔ تمہارا گندھا ہوا آٹا بغیر نمک کے  
بلا خمیر ہے۔ وہ محتاج ہے علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا۔  
اے منافق تو نفاق سے مرکب ہے۔ عنقریب تیرا نفاق آگ بن کر  
تجھ پر اُلٹ پڑے گا۔ اپنے قلب کو نفاق سے خالص بنا کہ ضرور  
اس کو خلاصی نصیب ہوگی۔ جب قلب نخلص بن جاتا ہے تو سارے  
اعضاء نخلص بن جاتے اور خلاصی پالیتے ہیں۔ قلب اعصار کا محظوظ  
ہے کہ جب وہ سیدھا ہو جاتا ہے تو اعصار بھی سیدھے  
ہو جاتے ہیں۔ اور جب قلب و اعصار سیدھے ہو جاتے ہیں تو  
مومن کا کام پورا اور وہ اپنے بال بچوں اور پڑوسیوں اور اہل  
شہر کا محافظ بن جاتا اور اس کی حالت اس کے ایمان کی قوت  
اور اپنے مولا سے قرب کی مقدار کے موافق بلند ہوتی رہتی ہے  
صاحبو۔ حق تعالیٰ کے ساتھ معاشرت کو عمدہ بناؤ اور اُس سے  
ڈرتے رہو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہو کہ اُس نے تم کو اپنے  
حکم کی تعمیل ہی کا سکھایا ہے نہ کہ تمہاری مابت اپنے علم سابق  
(یعنی تقدیر) میں مشغول ہونے کا۔ تو اس حکم کے موافق عمل کرو اور  
اس کا حق ادا کرو۔ کیونکہ جب تو اس پر عمل کرے گا تو عمل تیرا ہاتھ  
پیر کر اس ذات پر داخل کرے گا جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔  
پس تو اس کی طرف سے ایسے علم کا فائدہ حاصل کرے گا جو تجھ کو  
حاصل نہ تھا۔ پس تجھ کو اس کی معیت نصیب ہوگی۔ اس کے  
علم کے ساتھ اور اس کی مخلوق کی معیت حاصل ہوگی اس کے  
حکم کے ساتھ تو نے اول (یعنی حکم ظاہر) پر تو عمل کیا نہیں اور دوسرے  
(یعنی قرب و علم باطن) کا طالب ہے (سو یہ لا حاصل ہے) جب  
اول میں تیرے پاؤں جم جائیں (کہ شریعت پر عمل کرتے ہیں  
تکلف باقی نہ رہے) تو اس وقت دوسرے (یعنی علم ذات و

الْغَلَامُ مَا لَقِيتَ كَيْفَ تَلَقَّى الْأُسْتَاذَ :  
 اِرْجِعْ إِلَى وَرَائِكَ وَكُنْ عَاقِلًا حَصِيلُ  
 الْوَلَمِ شَمَّ الْعَمَلِ وَأَخْلِصُ : قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهُهُ شَمُّ  
 اِعْتَدِلُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ يَتَّبِعْكُمْ مَا يَجِبُ  
 عَلَيْهِ شَمُّ يَعْتَدِلُ عَنِ الْخَلْقِ وَيَخْلُقُ  
 بِعِبَادَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : عَرَفَ الْخَلْقَ  
 فَبَخَّصَهُمْ : وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْبَبَهُ  
 وَطَلَبَهُ وَخَدَمَهُ : تَبِعَهُ الْخَلْقُ فَهَرَبَ وَ  
 طَلَبَ غَيْرَهُمْ : زَهَّدَهُمْ وَرَغِبَ فِي غَيْرِهِمْ  
 عَلِمَ أَنْ لَا ضَرْوَ وَلَا نَفْعَ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرَّ فِي  
 أَيْدِيهِمْ : وَإِنْ جَرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ  
 ذَلِكَ فَهُوَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْهُمْ : قَرَأَ  
 أَنَّ الْبُعْدَ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْقُرْبِ : رَجَعَ  
 إِلَى الْأَصْلِ وَتَرَكَ الْفُرْعَ : عَلِمَ أَنَّ الْفُرْعَ  
 كَثِيرٌ وَالْأَصْلُ وَاحِدٌ : فَتَمَسَّكَ  
 بِهِ : نَظَرَ فِي مِرَاةِ الْعِكْرِ قَرَأَ  
 أَنَّ الْوُفُونَ عَلَى بَابٍ وَاحِدٍ  
 خَيْرٌ مِنَ الْوُفُونَ عَلَى أَبْوَابٍ  
 كَثِيرَةٍ : فَوَقَفَ عَلَيْهِ مَحْزُورٌ  
 وَتَسَّكَ بِهِ : الْمُؤْمِنُ الْمُؤَقَّنُ  
 الْمَخْلُصُ عَاقِلٌ بَقْدَ اعْطَى  
 عَقْلَ الْعُقُولِ : وَلَهُمَا  
 هَرَبَ مِنَ النَّاسِ وَآخَذَ  
 عَنْهُمْ جَانِبًا :

صفات و نسبت یا و داشت) کو طلب کر۔ شاگرد سے توتیری  
 ملاقات ہوئی نہیں۔ پھر استاد سے کیوں کر ملاقات ہو سکتی ہے  
 اپنے پچھلے پاؤں لوٹ اور سمجھدار بن۔ علم سیکھ اس کے بعد عمل  
 اور اخلاص حاصل کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ فقہ حائل کر اس کے بعد گوشہ نشین بن۔ مومن  
 وہ ہے جو اہل بقدر واجب علم حاصل کرے اس کے بعد  
 مخلوق سے یک سوئی اختیار کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت  
 میں غفلت نشین بنے۔ اُس نے مخلوق کو بیچا ناپس ان کو مغضوب سمجھا  
 اور حق تعالیٰ کو بیچا ناپس اس کو محبوب بنایا اور اس کا طالب و  
 خادم بن گیا۔ مخلوق اس کے پیچھے پڑی پس وہ بھاگا۔ اور کسی  
 اور ہی کو طلب کیا۔ وہ مخلوق میں بے رغبت بنا اور کسی دوسرے  
 ہی کی رغبت کی۔ اُس نے جان لیا کہ ان کے ہاتھ میں نہ نقصان ہے  
 نہ نفع اور نہ بھلائی ہے نہ بُرائی۔ اگر اس میں سے کوئی چیز  
 ان کے ہاتھوں پر جاری بھی ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص نفع  
 یا نقصان پہنچاتا نظر آتا ہے، تو درحقیقت وہ حسدِ اہی کی  
 طرف سے ہے نہ کہ ان کی طرف سے۔ پس اس نے سمجھ لیا  
 کہ ان سے دور رہنا ہی ان کے پاس رہنے سے بدرجہا بہتر  
 ہے۔ اس نے جڑ کی طرف رجوع کیا۔ اور شاخ کو چھوڑ دیا۔  
 اس نے جان لیا کہ شاخیں بہتری ہیں اور جڑ صرف ایک ہے  
 پس اس نے اسی کو مضبوط مقام لیا۔ شکر کے آئینہ میں اس نے  
 نظر کی پس دیکھا کہ ایک دروازہ پر پڑا رہنا بہتر ہے دروازوں پر  
 پڑنے سے بہتر ہے۔ پس وہ دیں پڑا رہا اور اسی کا ہو رہا۔  
 جس میں ایمان و ایقان اور اخلاص ہو وہی عقلمند ہے کہ  
 عقول کی عقل اس کو عطا ہوئی اور اسی لئے وہ آدمیوں سے  
 بھاگا اور ان سے ایک کنارہ ہو رہا۔

## الْمَجْلِسُ الْحَادِي وَالثَّلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْمَدِينَةِ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ مِائَةً  
بِحَادِي الْخَمْسَةِ سِتَّةَ مِائَتَيْنِ أَرْبَعِينَ وَتَمَّ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ  
الْغَضَبُ إِذَا كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مُؤَدِّو  
إِذَا كَانَ يَغْيِرُهُ فَهُوَ مَذْمُومٌ ۖ أَلَمْؤُومٌ يُجْتَدُّ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهِ ۖ يَحْتَدُّ نَفْسَرَةً  
لِدِينِهِ لَا نَفْسَرَةً لِنَفْسِهِ ۖ يَغْضَبُ إِذَا خَرَقَ  
حُدًّا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَمَا يَغْضَبُ  
النَّمِرُ إِذَا أَخَذَ وَاصِيدَهُ ۖ فَلَا جَرَمَ يَغْضَبُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظَمَتِهِ وَيَرْضَاهُ لِرِضَاةٍ ۖ لَا  
تُظْهِرُ الْغَضَبَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِنَفْسِكَ  
فَتَكُونُ مُتَافِقًا وَمَا أَشَبَّهُ ذَلِكَ ۖ لِأَنَّ مَا  
كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَدِئُ وَيُنْقِئُ وَيَزِيدُ وَمَا  
كَانَ يَغْيِرُهُ يَنْتَغِيرُ وَيُزُولُ ۖ يَا ذَا أَفْعَلْتَ  
فَعَلًا فَأَزَلَّ نَفْسَكَ وَهُوَ الْوَالِدُ وَشَيْطَانُكَ  
مِنْهُ ۖ وَلَا تَفْعَلْهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
أَمْتًا لَا رَمِيَّةَ ۖ لَا تَفْعَلْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ  
حَزْمٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِمَّا بِوَاسِطَةِ  
الشَّرْعِ أَوْ بِالْهَامِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لِقَلْبِكَ مَعَ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ ۖ إِنْ هَذَا  
فِيكَ وَفِي الْخَلْقِ وَفِي الدُّنْيَا ۖ يَرُوحُكَ  
مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَارْعَبْ فِي  
الْأَنْسِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّاحَةِ  
بِغُفْرِهِ ۖ

## اكتیسویں مجلس

(وقت شام - ۱۸ جادی الثانی ۱۳۴۴ھ - مدرسہ محمودہ)  
غفہ جب اللہ واسطہ ہو تو محمود ہے اور جب غیر اللہ کے لئے  
ہو تو مذموم ہے۔ مومن اللہ کے لئے غفب ناک ہو اگر تاہے نہ کہ  
اپنے نفس کے لئے۔ وہ بھڑکتا ہے اس کے دین کی مدد کے لئے  
نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لئے اس کو غفہ آتا ہے۔ جبکہ اللہ کی مدد  
میں سے کسی مدد سے بڑھنا ظاہر ہو۔ جیسا کہ چیتے کو غفہ آتا ہے جبکہ  
اس کا شکار دوسرے لے لیں۔ اس کے غفہ کی وجہ سے حق  
تعالیٰ کو غفہ آتا اور اس کے راضی ہونے سے حق تعالیٰ  
راضی ہوتا ہے۔ اپنے غفہ کو اور جو کچھ بھی اس جیسی (کوئی حالت  
ہو) جبکہ وہ تیرے نفس کے واسطے ہے تو اس کو اللہ کے  
واسطے مت ظاہر کر کہ منافق یا اس کے مشابہ بن جائے گا کیونکہ  
جو چیز اللہ کے واسطے ہوتی ہے وہ کمال پر پہنچتی اور پائدار  
بنتی اور ترقی پایا کرتی ہے اور جو چیز دوسروں کے لئے ہوتی ہے  
وہ بدل جاتی اور مٹ جایا کرتی ہے پس جب تو کوئی کام کیا کرے  
تو اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے شیطان کو اس سے دور کر دیا  
کر اور اس کو مست بر مگر اللہ واسطے اور اس کے تعمیل حکم کی  
غرض سے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے یعنی حکم کے بغیر کوئی کام نہ کر  
(اور یعنی حکم یا شریعت کے واسطے سے ہو گا یا تیرے قلب پر  
شریعت کے موافق حق تعالیٰ کے الہام فرمانے سے) کیونکہ خلاف  
شرع الہام بھی معتبر نہیں ہے (زہد اختیار کر اپنی ذات اور  
مخلوق اور ساری دُنیا میں) کہ کسی کی بھی رغبت نہ رکھ (حق تعالیٰ  
تجہ کو مخلوق سے راحت دیدے گا کہ کوئی ایذا نہ پہنچا سکے گا۔  
اور رغبت کر حق تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے اور اس کے قرب سے

لَا أُنْسَ إِلَّا الْأُنْسُ بِهِ ۖ وَلَا رَاحَةَ إِلَّا مَعَهُ ۚ  
 بَعْدَ الصَّغَاءِ مِنْ كُدُورَاتِ نَفْسِكَ  
 وَهُوَ الْوَجُودُ لَكَ كُنْ مَعَ الْقَوْمِ ۚ  
 فَتَنَّا كَيْدًا يَبِيدُهُمْ وَتَبَصَّرْ بِبَصَرِهِمْ وَ  
 يُبَايِعُ بِكَ كَمَا يُبَايِعُ بِهِمْ ۚ يُبَايِعُ  
 بِكَ الْمَلِكُ بَيْنَ بَقِيَّةِ الْمَمَالِكِ ۚ طَهَّرْ  
 قَلْبَكَ مِنْ سِوَاهِ قَائِكَ تَرَى بِحَقِّ  
 مَا سِوَاهِ فِي الْجُمْلَةِ ۚ تَرَاهُ ثُمَّ تَرَى  
 بِهِ أَعْمَالَهُ فِي خَلْقِهِ ۚ كَمَا لَا يَحِلُّ أَنْ  
 تَدْخُلَ عَلَى الْمُلُوكِ مَعَ نَجَاسَةِ ظَهْرِكَ  
 لَوْ تَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ الْمُلُوكِ الَّذِي هُوَ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ نَجَاسَةِ بَاطِنِكَ ۚ  
 أَنْتَ خَاطِبُهُ مَلَأَنَ وَرْدِي ۚ أَلَيْشُ  
 يَعْمَلُ بِكَ ۚ أَقْلِبْ مَا فِيكَ وَتَطَهَّرْ ۚ  
 وَبَعْدَ ذَلِكَ يَكُونُ الدُّخُولُ عَلَى الْمُلُوكِ  
 فِي قَلْبِكَ مَعَاصِي وَخَوْفٌ مِنَ الْخَلْقِ وَ  
 رَجَاءٌ لَهُمْ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۚ وَ  
 كُلُّ هَذَا مِنْ تَجَاسَةِ الْقُلُوبِ ۚ لَا  
 كَلَامَ حَقِّ تَتَوَتَّ نَفْسُكَ وَتَعْمَلُ عَلَى  
 نَعْتِ صِدْقِكَ ۚ حَيْثُ لَيْسَ بِإِقْبَالِكَ  
 عَلَى الْخَلْقِ ۚ أَمَا مَا دَامَ عِنْدَكَ  
 وَجُودُهُمْ وَأَنْتَ تَرَاهُمْ  
 فَلَا تَمُدُّ يَدَكَ  
 إِلَيْهِمْ

آرام پانے میں۔ اس کے اُنس کے سوا کوئی اُنس نہیں ہے اور  
 اس کی معیت کے سوا کہیں راحت نہیں ہے۔ اپنے نفس اپنی  
 خواہش اور اپنے وجود کی کدورتوں سے معافی پانے کے بعد اہل اللہ  
 کا ساتھ اختیار کر کہ ان کی تائیدات سے تیری بھی تائید ہوگی اور ان کی  
 بینائی سے تو بھی بینائی پائے گا اور جیسا اُن پر فخر کیا جاتا ہے اسی  
 طرح تجھ پر بھی فخر کیا جائے گا کہ بادشاہ اپنے دوسرے غلاموں سے  
 ممتاز بنا کر تجھ پر فخر فرمائے گا کہ دیکھو بندے ایسے فرماں بردار  
 ہو کرتے ہیں، اپنے قلب کو اللہ کے سوا سب سے پاک کر کہ جملہ  
 ماسویٰ کو تو اس سے دیکھ گھا۔ اول تو اس کو دیکھے گا اس کے  
 بعد اس کے افعال کو دیکھے گا جو اس کی مخلوق میں جاری ہو رہے  
 ہیں۔ جس طرح ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہوں کے حضور  
 میں جانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اپنے باطن کی نجاست  
 کے ساتھ شاہنشاہ یعنی حق تعالیٰ کے سامنے نہیں جاسکتا۔ تو  
 تلچھٹ کا لبریز مشکا ہے۔ وہ تجھے لے کر کیا کرے گا؟ جو کچھ تیرے  
 اندر ہے اس کو اُلٹ دے اور دھو دھلا کر صاف کر۔ اس کے بعد  
 بادشاہوں کے دربار میں داخل ہوگا۔ تیرے قلب میں معصیتیں  
 مخلوق کا خوف انہیں سے آرزو اور دنیا و مافیہا کی محبت بھری  
 ہوتی ہے اور یہ سب قلوب کی نجاستیں ہیں (جن کو پھینک کر  
 آپ شریعت سے قلب کو دھونا چاہئے) جب تک تیرا نفس مرنے جاے  
 اور اس کا جنازہ تیرے صدق کے نعش پر اٹھایا نہ جائے (یعنی  
 نفسانیت معدوم اور سچی لہیت پیدا نہ ہو جائے) اس وقت تک  
 واعظ بننا جائز نہیں (کہ اس سے نفس پھولے گا) البتہ نفس کے  
 مرجانے کے وقت کچھ پردانہیں کہ تو مخلوق پر متوجہ ہو لیکن جب تک  
 تیرے نزدیک مخلوق کا کچھ وجود ہے اور تیری ان پر نظر مانی ہے  
 (کہ عطا و سزا کے یہ لوگ مالک ہیں) تو اپنا ہاتھ انکی طرف ہرگز نہ دے۔

معمورہ)  
 اللہ کے لئے  
 کرتا ہے نہ کہ  
 مدد کے لئے  
 بلکہ اللہ کی مدد  
 آتا ہے جبکہ  
 جس سے حق  
 حق تعالیٰ  
 کوئی حالت  
 اللہ کے  
 لئے گا کیونکہ  
 اور پائدار  
 لئے ہوتی ہے  
 کام نیا کرے  
 سے دور کر دیا  
 تعین حکم کی  
 ی کام نہ کر  
 سے قلب پر  
 کیونکہ خلاف  
 ت اور  
 حق تعالیٰ  
 پاس کے گا۔  
 اس کے قریب



حَتَّى يَقُولُوا: لَا كَلَامَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَكَ  
هَهِئَةَ يَفْقَرِيهِ: فَيَكُونُ عِنْدَكَ شَغْلٌ  
مِنْهُمْ وَمِنْ تَقْبِيلِهِمْ بَدَلًا وَمِنْ عَطَائِهِمْ  
وَمَنْعِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ: إِذَا اصْحَبْتَ  
النَّوْبَةَ صَحَّ الْإِيمَانُ وَارْدَادُهُ عِنْدَ  
أَهْلِ السَّنَةِ أَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ  
يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ: هَذَا  
فِي حَقِّ الْعَوَامِّ: وَأَمَّا الْخَوَاصُّ فَيَزِيدُ  
إِيمَانًا تَهَمُّ بِخُرُوجِ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ:  
وَيَنْقُصُ بِدُخُولِهِمْ إِلَيْهَا: يَزِيدُ بِسُكُوتِهِمْ  
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَيَنْقُصُ بِسُكُوتِهِمْ  
إِلَى غَيْرِهِ: عَلَى رَهْمٍ يَتَوَكَّلُونَ وَبِهِ  
يَتَّقُونَ وَإِلَيْهِ يَسْتَنْدُونَ وَمِنْهُمْ  
يَخَافُونَ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُونَ لَهُ يُوجِدُونَ  
وَعَلَيْهِ يَعْتَدُونَ فَلَا يُشْرِكُونَ  
عَلَى ذَلِكَ يُفْتَنُونَ: تَوْجِدُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ  
وَمُدَّ أَرَائِهِمْ لِلْخَلْقِ فِي ظُلُومِهِمْ:  
إِذَا جَهِلَ عَلَيْهِمْ لَا يَجْهَلُونَ: قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ: وَإِذَا خَالَطَهُمُ  
الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا عَلَيْكَ بِالصَّمَةِ  
وَالْجُلُوعِ عَنْ جَهْلِ الْجَاهِلِ وَشَوَارِبِ  
طَبَائِعِهِمْ وَمَقُوسِهِمْ وَأَهْوِيَّتِهِمْ:  
أَمَّا إِذَا أَرْتَكَبُوا مَعْصِيَةَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا صَدَقَ  
لَا نَكَبَ يَحْرُمُ

تاکہ وہ اس کو بوسہ دیں۔ واعظ بنے سے بیچ یہاں تک کہ پتھر کو  
قرب کی مدہوشی حاصل ہو جائے۔ پس تجھ کو پوری بے خبری ہو لوگوں  
کی طرف سے اور ان کے تیرے ہاتھ کو جو منے اور ان کی بخشش اور  
انکار اور تعریف اور مذمت کی طرف سے۔ جب توبہ صحیح ہو جاتی ہو  
تو ایمان بھی صحیح اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اہل سنت میں بعض اماموں  
کے نزدیک ایمان کم اور زیادہ ہو کر تا ہے کہ طاعت کی وجہ سے  
زیادہ ہوتا ہے اور معصیت کی وجہ سے کم۔ یہ تو عوام کے حق میں  
ہے اب رہے خواص سوان کے ایمان کی زیادتی ان کے دلوں  
سے مخلوق کے نکل جانے سے ہوتی ہے۔ اور کی مخلوق کے دلوں  
میں گھسنے سے۔ ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ دل کو  
ٹھہرانے سے اور کی ہوتی ہے غیر اللہ کے ساتھ دل ٹھہرانے  
سے وہ اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے اسی پر اعتماد رکھتے اسی کے  
سہارے جیتے اسی سے ڈرتے اسی کی طرف رجوع کرنے اسی کو گناہ  
سمجھتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ پس کسی کو اس کا شریک  
نہیں سمجھتے اور اسی پر بستے رہتے ہیں (کہ کسی قسم کے نفع و  
نقصان میں کسی دوسرے پر نظر جاتی ہے یا نہیں؟) ان کی توجہ  
ان کے دلوں میں ہے، اور مخلوق کے ساتھ مدارات ان کے  
ظاہر میں۔ جب ان کے ساتھ کوئی جہالت برتا ہے تو وہ اس کے  
ساتھ جہالت نہیں برتتے۔ ان کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے  
کہ ”جب جہالت والے ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں  
بس سلام ہے“ (ہمیں معاف کیجئے ہم آپ کا جواب نہیں دے  
سکتے، چپ ہو جانا اور جاہل کی جہالت اور ان کی طبیعت و نفس اور  
خواہشات کے جوش پر بردباری و تحمل کو ضروری سمجھ کر جب تک  
تیری ذات پر حملہ رہے اس کا جواب نہ دے) البتہ جو وقت وہ حق تعالیٰ  
کی معصیت کے مرتکب ہوں تو اس وقت چپ نہانا چاہئے کیونکہ حرام

يَصِيرُ الْكَلَامُ عِبَادَةً وَتَذَكُّهُ بِمُعْصِيَةٍ  
 إِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ  
 عَنِ الْمُنْكَرِ فَلَا تَقْصُرْ عَنْهُ فَإِنَّهُ بَابُ خَيْرٍ  
 قَدْ فَتَحَ فِي وَجْهِكَ مَبَادِرُ الدُّخُولِ فِيهِ كَانَ  
 عَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا كُلُّ مَنْ حَسَّاشِشِ  
 الصَّخْرَاءِ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْعُدْرَانِ  
 وَيَأْوِي إِلَى الْكُهْوفِ وَالْخَرَابِ إِذَا نَامَ  
 تَوَسَّدَ بِصَخْرَةٍ أَوْ بِدُرٍّ رَاعِهِ ۚ الْمُؤْمِنُ  
 يَفْعَلُ هَكَذَا وَيَعِزُّهُ أَنْ يَلْقَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 عَلَى هَذَا الْقَدَمِ ۚ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَقْسَامُ  
 فِي الدُّنْيَا فَيُفْعَلُ بِحَبِيئَتِهِ فَيَتَلَسَّسَ بِهَا ظَاهِرُهُ  
 وَيَسْتَوْفِيهَا بِنَفْسِهِ ۚ وَقَلْبُهُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ عَلَى الْقَدَمِ الْأَوَّلِ ۚ كَمْ يَتَغَيَّرُ بِرَأْيِ  
 الزُّهْدِ إِذَا تَمَكَّنَ فِي الْقَلْبِ لَا يُعْبِرُهُ رُحَى  
 الدُّنْيَا وَتَنَاوُلُ الْأَقْسَامِ ۚ الْمُؤْمِنُ كَوُكَّانٍ  
 مُحِبِّ الدُّنْيَا وَآهْلِهَا وَشَمَاطِهَا وَلَكِنَّهَا  
 مَا كَانَ يَصْبِرُ عَنْهَا لِحُظَّةٍ ۚ مَشْغُولًا بِهَا فِي  
 لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ ۚ وَمَا كَانَ يَتَعَبَّدُ وَيَتَسَلَّكُ  
 وَلَا يَنْتَرِخُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُطِيعُهُ ۚ  
 قَبْضَرُهُ اللَّهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ قَتَابُ مَهْمَا  
 وَنَدَمَ عَلَيْهِمَا عَلَى مَا فَرَّطَ مِنْهُ فِي أَيَّامِهِ  
 الْحَالِيَةِ ۚ وَبَقَرُهُ بِعُيُوبِ الدُّنْيَا بِطَرِيقِ  
 الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ وَالشُّيُوخِ ۚ نَجَاءُ الزُّهْدِ  
 فِيهَا ۚ فَكُلَّمَا نَظَرَ إِلَى عَيْبِ أَنْفَرٍ مُحِبِّهَا آخَرِ  
 فَعَلِمَ أَنَّهَا قَانِيَةٌ ۚ عُمُرُهَا إِلَى أَمَدٍ قَرِيبٍ لَعْنُهَا

اس وقت کلام کرنا عبادت اور کلام نہ کرنا معصیت بن جاتا ہے  
 جب تو نیک کام کے حکم اور گناہ کی ممانعت پر قادر ہو تو اس میں کوتاہی  
 مت کر کیونکہ وہ خیر کا دروازہ ہے جو تیرے سامنے کھول دیا گیا ہے۔  
 پس اس کے اندر داخل ہونے میں ہلکی کر۔ عینی علیہ السلام جنگل کی  
 گھاس پات کھایا کرتے۔ صحرائی تالابوں کا پانی پیا کرتے۔ غاروں اور  
 دیرانوں میں رہا کرتے۔ اور جب نیند آتی تو کسی پتھر کا یا اپنی کلائی کا  
 تکیہ بنا کر پڑھتے تھے۔ مومن ایسا ہی کیا کرتا۔ اور اسی حالت پر  
 اپنے پیروکار سے ملنے کا (ہر وقت) عزم رکھتا ہے اور اگر دُنیا  
 میں کچھ لذت و آرام اس کے مقصوم کا ہوتا ہے تو وہ خود ہی اس  
 کے پاس آ جاتا ہے۔ پس اس کا ظاہر اس سے منتفع ہوتا اور وہ اسکو  
 اپنے نفس کے لئے لے لیتا ہے۔ مگر اس کا قلب پہلی ہی (زادہ) حالت  
 پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے وہ نہیں بدلتا۔ کیونکہ  
 زہد جب قلب میں جگہ پکڑ جاتا ہے تو دُنیا کی آمد اور مقصوم  
 کا استعمال اس کو بدل نہیں سکتا۔ مومن اگر (دل سے) دُنیا  
 اور اہل دُنیا اور اس کی شہوتوں اور لذتوں کو محبوب سمجھتا تو ایک  
 لمحہ بھی ان سے صبر نہ کر سکتا۔ رات اور دن انہیں میں مشغول  
 رہتا۔ نہ عبادت کر سکتا نہ ریاضت اور نہ اللہ کا ذکر کر سکتا نہ  
 اس کی اطاعت۔ سو حق تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیوب  
 اس کو دکھا دیئے پس وہ ان سے تائب ہو گیا اور گزشتہ ایام  
 میں اس سے جو کوتاہی ہو چکی ہے اس پر پشیمان ہوا۔ اور حق تعالیٰ  
 نے اس کو کتاب اور سنت اور مشائخ کے واسطے سے دُنیا  
 کے عیوب دکھا دیئے تو اس میں بے رغبتی اس کو حاصل ہو گئی  
 پس جس وقت بھی اس نے کسی ایک عیب پر نظر ڈالی تو دوسرے  
 عیوب بھی دیکھ لئے۔ پس اس نے جان لیا کہ یہ (دُنیا سرتاپا عیب دار)  
 فنا ہوجانے والی ہے اور اس کی عمر تھوڑے ہی دنوں کی ہے اس کے

کہ بھڑکے ہو لوگوں بخشش اور ہوجاتی ہر نسا ماموں کی وجہ سے بے حق میں کے دلوں کے دلوں کو بٹھرانے تے اسی کے سی کو گناہ شریک کے نفع و ن کی تومید ان کے وہ اس کے نے فرمایا ہے دیتے ہیں نہیں دے نفس اور جب تک ت وہ جی تک حرام

زَائِلٌ ۖ وَحُسْنُهَا مُتَغَيِّرٌ ۖ أَخْلَاقُهَا  
شَرِيسَةٌ ۖ يَدُهَا ذَائِمَةٌ ۖ كَلَامُهَا  
سَمُومٌ ۖ ذَوَاقُهَا مُطْلَاقَةٌ ۖ لَيْسَ لَهَا  
مَرْجُوعٌ وَلَا أَصْلٌ وَلَا عَهْدٌ ۖ أَلْفِيَامُ  
فِيهَا كَالْبِنَاءِ عَلَى الْمَاءِ ۖ فَلَا  
يَأْخُذُهَا قَرَارٌ أَلْفِيَامُ وَلَا دَارَ آلَةٍ ۖ  
هَمْزٌ يَتَرَقَّى دَرَجَةً وَيَقْوَى تَمَكُّنُهُ  
فَيَبْعُوثُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَلَا يَأْخُذُ  
الْآخِرَةَ أَيْضًا قَرَارًا أَلْفِيَامُ بَلْ يَتَّخِذُ  
قُرْبَهُ مِنْ مَوْلَاهُ قَرَارًا آلَةٍ فِي دُنْيَاهُ وَ  
آخِرَتِهِ ۖ يَنْبَغِي لِسِرِّهِ وَكَلِمِهِ دَارًا هُنَاكَ ۖ  
فَيَتَّخِذُ لَهَا كَضْرَةَ عِمَارَةِ الدُّنْيَا وَكُو  
بَنَى أَلْفًا مِنَ الدُّوَرِ ۖ لِأَنَّهُ يَنْبَغِي لِبَعْدِهِ  
لَا كَهٗ ۖ يَسْتَمِثِلُ أَمْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي  
ذَلِكَ وَيُؤَانِقُ قَضَاءَكَ وَقَدْرَكَ ۖ يَقِيمُهُ  
فِي جَدِّهِ الْخَلْقِ وَرَأْيُكَ الزَّاحَةِ  
الْيَمِّ ۖ يُوَاصِلُ الْيُسْيَامَ بِالظُّلَامِ فِي  
الظُّلْمِ وَالْخَبِيرَ وَلَا يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ  
ذَرَّةً ۖ يَصْبِرُ لَهُ طَعَامٌ يَحْمِلُهُ لَا  
يُشَارِكُهُ فِيهِ غَيْرُهُ فَيَكُونُ مُفْطَرًا  
عِنْدَ طَعَامِهِ ۖ صَائِمًا مَحْمُومًا عِنْدَ  
طَعَامِ غَيْرِهِ ۖ أَلْزَاهِدُ صَائِمٌ  
عَنِ الطَّعَامِ وَالْهَرَبِ وَالْعَارِ  
صَائِمٌ عَنْ غَيْرِ  
مَعْرُوفٍ

مٹ جانے والے ہیں اور اس کا رنگ وردپ بدل جائے والا ہر  
اس کی خصلتیں بد ہیں اس کا ہاتھ ذبح کرنے والا ہے اس کا کلام بڑ  
بے وقار ہو جاتی ہے کہ ہزاروں کی زوجیت کا مزہ چکھنے والی  
اور (ہزاروں کی) طلاق دی ہوئی ہے۔ نہ اس کا کہیں ٹھکانہ ہو  
نہ اس کی کچھ اصل اور نہ عہد و قرار۔ اس میں رہنا ایسا اچھے ثبات  
ہے جیسے پانی پر عمارت۔ لہذا وہ اس کو نہ اپنے قلب کا ٹھکانہ  
بناتا ہے اور نہ اپنا گھر۔ اس کے بعد ایک درجہ اور ترقی کرتا  
اور اس کے (زہد کا) قلب میں) جگہ پکڑ لینا قوی ہو جاتا ہے  
تو وہ حق تعالیٰ کا عارف بن جاتا ہے۔ پس آخرت کو بھی اپنے  
قلب کا ٹھکانہ نہیں بناتا بلکہ اپنی دنیا و آخرت میں اپنے مولا کے  
قرب کو اپنا ٹھکانہ قرار دیتا اور وہیں اپنے باطن اور قلب کا گھر  
بنالیتا ہے۔ پس اس وقت دنیا کی تعمیرات اگرچہ وہ ہزار  
گھر بھی بنائے اس کو مفر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے  
ہی کے لئے بناتا ہے اپنے لئے نہیں بناتا۔ وہ اس میں  
حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی قضا و قدر کی موافقت  
کرتا ہے کہ چونکہ تقدیر میں اُس نے لکھ دیا ہے اس لئے  
مکانات تعمیر کرتا ہے کہ مقدور و علم الہی کے خلاف نہ ہو اس  
کو مخلوق کی خدمت اور اس کے آرام کے لئے قائم کرتا ہے۔  
پکانے اور روٹیاں تیار کرنے میں رات دن مصروف رہتا ہے  
اور خود اس میں سے درہ برابر بھی نہیں کھاتا اس کے لئے کھانا  
دوسرا ہی ہے (یعنی قرب و اس حق) جو اسی کے لئے مخصوص ہے  
اور اس میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس  
وہ اپنی خوراک آنے کے وقت افطار کرتا اور دوسروں کی خوراک کے  
وقت روزہ دار اور بھوکا رہتا ہے۔ زاہد تو کھانے اور پینے کا روزہ  
رکھتا ہے اور عارف اپنے محبوب کے سوا سب (پرہیز کرنے کا)

تَهُوَ حُجُومٌ لَا يَأْكُلُ مِنْ عَيْدٍ يَدُ طَبِيبٍ دَاءُ  
الْبُعْدُ وَدَوَاؤُهُ الْفَرْبُ صَوْمُ الزَّاهِدِ  
تَهَارًا وَصَوْمُ الْعَارِفِ تَهَارًا وَكَيْلًا لَا فِطْرَ  
لِصَوْمِهِ حَتَّى يَكْفُرَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِ: الْعَارِفِ  
صَائِمِ الدَّهْرِ إِثْمُ الْحَيَّةِ صَائِمِ الدَّهْرِ بِقَلْبِهِ  
تَحْمُومٌ بِسِرِّهِ: قَدْ عَلِمَ أَنَّ اشْفَاءَ كَالِقَاءِ رَجُلٍ  
وَقَوْلِهِ مِنْهُ يَا عَلَامُ إِنْ أَدْرَكَ الْفَلَامُ فَخَرَجَ  
الْحُلُقُ مِنْ قَلْبِكَ لَا تَخْشَمُ وَلَا تَرْجَمُ وَلَا  
تَسْتَأْنِسُ بِهِمْ وَلَا تَسْتَعْنُ إِلَيْهِمْ بِهِمْ وَلَا عَيْنَ  
الْحُلُقِ وَاسْمُكَ مِنْهُمْ كَأَنَّهُمْ مَيْتَاتٌ جِيفٌ  
فَإِذَا صَمَّ لَكَ هَذَا فَقَدْ صَحَّتْ لَكَ الظَّمَانُ يَنْتَهُ  
عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَزْعَجْ عَنْهُ ذِكْرُ غَيْرِهِ

## الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً فِي  
الْمَدْرَسَةِ جَادِي وَعِشْرِينَ تَحَادِي الْأَجْرَةِ  
سَنَةِ خَمْسِ أَرْبَعِينَ وَخَمْسًا ثَلَاثَةً تَعَدُّ كَلَامَ  
إِدَّ الْأَمْرُ وَأَنْتَ عِيَالِي وَأَصْبِرْ عَلَى هَذِهِ الْأَكَاذِ  
وَكَقْرَبُ بِالنَّوَافِلِ وَقَدْ سَمِعْتَ مُسْتَقِظًا عَابِلًا  
أَطْلُبُ التَّوْفِيقَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ إِجْهَادِهِ  
وَتَوَدُّكَ تَكْلِفُ الْحُضُورَ بِأَبِ الْعَمَلِ كَهُو الْمُسْتَعْلِ  
لَكَ بِسَلِّهِ وَتَدْنُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَهَيِّجَ  
لَكَ أَسْبَابَ الطَّاعَةِ: فَإِنَّهُ إِذَا أَرَادَ لَوْ لَا مَرَّ  
حَيَاتِهِ لَهُ بِقَدْرِ أَمْرِهِ بِالسَّارِعَةِ مِنْ حَيْثُكَ  
رَبُّنْجَهُ إِلَيْكَ التَّوْفِيقَ مِنْ حَيْثُهِ:

روزہ رکھتا ہے پس وہ سدا بھوکا ہے کہ اپنے طبیب کے سوا کسی دوسرے  
کے ہاتھ سے نہیں کھاتا۔ محبوب کے دوری اس کے لئے مرض ہوا اور اسکا  
قرب اس کی دوا ہے۔ زاہد کا روزہ صرف دن میں ہوتا ہوا اور عارف  
کا روزہ رات اور دن ہر وقت رہتا ہے۔ اس کے روزے کے لئے  
انظار کا وقت ہی نہیں یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ہاتھ نہ  
عمر بھر کا روزہ دار اور ہر وقت کا تپ زدہ ہے کہ اپنے قلب سے  
ہمیشہ روزہ دار ہے اور اپنے باطن سے سدا مبتلا ہے بخارج  
اس نے جان لیا کہ اس کی شفا صرف اپنے رب سے ملنا اور اس کا  
قرب ہی ہے۔ صا جبرادہ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے دل سے  
مخلوق کو نکال دے۔ نہ اُن سے خوف رکھ اور نہ توقع۔ اور نہ اُن سے  
مانوس ہوا اور نہ اُن سے دل لگا۔ صبح بھاگ اور ایسا مستقیق ہو  
گو یا کہ وہ مُردار تو تھڑے ہیں۔ پس جب تیرے لئے یہ کیفیت صحیح  
ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے وقت تیرا اطمینان پانا اور غیر اللہ کی  
یاد کے وقت تیرا گھبرانا بھی صحیح ہو جائے گا۔

## بیتیسویں مجلس

جمعۃ المبارک۔ بوقت صبح ۲۱ رجاوی الثانیہ ۱۲۸۵ھ مدرّسہ ممبول  
(کچھ اور تقریر کے بعد آپ نے فرمایا کہ) حکم کی تعمیل کرو اور ممنوع سے  
باز آ اور ان تکلیفوں پر صبر کرو اور نوافل کے ذریعہ سے قرب حاصل  
کر کہ تیرا نام بیدار اور کار گزار رکھ دیا جائے گا۔ اپنی سعی و کوشش  
کر کے اور عمل کے دروازہ پر ماضی میں تکلف برتنا چھوڑ کر  
حق تعالیٰ سے توفیق کا خواہاں ہو۔ تجھ سے کام لینے والا تو وہی ہے  
اسی سے مانگ اور اس کے حضور میں عاجزی کر کہ طاعت کے اسباب  
و سامان تیرے لئے ہیّا فرمائے۔ کیونکہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا  
چاہیگا تو اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا۔ جہاں تو کھڑا ہو جاں لپکنے کا

جائے والا ہو  
اس کا کلام نہ  
ہ چکنے والی  
میں ٹھکانہ نہ  
الاجے ثابت  
ب کا ٹھکانہ  
ور ترقی کرتا  
ہو جاتا ہے  
ت کو بھی اپنے  
مولا کے  
ب کا گھر  
ہے وہ ہزار  
دوسرے  
ہ اس میں  
کی موافقت  
اس لئے  
ت نہیں اس  
م کرتا ہے۔  
ت رہتا ہے  
کے لئے کھانا  
فصوص ہے  
ہو سکتا ہے  
کی خواہش  
پینے کا روزہ  
نہ کرنے کا

أَلَا مَرُظَاهِرُ وَالتَّوْفِيقُ بَاطِنٌ ۖ أَلَتَّحَى  
 عَنِ الْمَعَاصِي ظَاهِرُهُ وَالْحِمِيَّةُ عَنْهَا بَاطِنُهُ  
 بِتَوْفِيقِهِ تَتَمَسَّكَ وَبِحَبِيَّتِهِ دَعِصَتُهُ تَنَزُّو  
 وَبِقُوَّتِهِ تَصِيدُ ۖ أَحْضَرُوا عِنْدِي بِعَقْلِ  
 وَثَبَاتٍ وَرَبِيَّةٍ وَغَرِيْبَةٍ ۖ وَارْحَمِ اللَّهُمَّة  
 لِي وَحُسْنِ الْكَلَمِ نِي ۖ وَقَدْ تَفَعَّلُوا مَا  
 أَقُولُ وَفِيهِمْ مَعَايِي ۖ يَا مُمْلِكِي فَنَدَا  
 يَتَّبِعُنْ لَكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ ۖ لَا تُؤَاوِئِي  
 فِيمَا أَنَا عَلَيْهِ ۖ قَلْبُكَ يَنْهَضُ وَتَغْلِبُ ۖ  
 أَلْتَقَالَ الدُّنْيَا عَلَى رَأْسِي وَأَلْتَقَالَ الْآخِرَةُ  
 عَلَى قَلْبِي وَأَلْتَقَالَ الْحَقُّ عَرْوَجَلًا عَلَى  
 سِرِّي فَهَلْ لِي مِنْ مُعَاوِينَ ۖ مَنْ يَجْبُرُ  
 يَتَقَدَّمُ إِلَيَّ وَيُخَاطِرُ بِرَأْسِهِ ۖ بِرَحْمَتِي  
 اللَّهُ ۖ عَرَّ وَجَلَّ مَا أُحْتَاجُ إِلَى مُعَاوَنَةٍ  
 أَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ ۖ كُونُوا  
 عَقْلَاءَ وَآخِصُوا الْأَدَبَ مَعَ الْقَوْمِ فَإِنَّهُمْ  
 زُرَاعُ الْعَشَاكِزِ ۖ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْمَبَادِ  
 بِهِمْ يُحْفَظُ الْأَرْضُ ۖ وَإِلَّا آيَسُرُ  
 يُحْفَظُ بِرِيَاكُمْ وَنِفَاقِكُمْ وَشُرُوكِكُمْ  
 يَا مُنَافِقِينَ يَا أَعْدَا اللَّهَ عَرَّ وَجَلَّ  
 وَرَسُولِهِ يَا حَطَبَ النَّكَارِ  
 اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ  
 اللَّهُمَّ  
 أَيْقِظْنِي  
 وَأَيْقِظْهُمْ

حکم دے تو اس نے تجھ کو دیا ہے اور جہاں وہ ہے وہاں سے توفیق  
 کو تیری طرف متوجہ کرنے کا حکم تو ظاہر ہے اور توفیق باطن ہے  
 معصیتوں کی ممانعت اظہار ہے اور ان سے پرہیز ہونا باطنی امر  
 اسی کی توفیق سے تو (تعمیل احکام کو) مضبوط تمام سکتا اور اسی کی  
 حفاظت و بچاؤ سے تو (معصیتوں کو) چھوڑ سکتا اور اسی کی طاقت سے  
 تو (تکالیف پر) صبر کر سکتا ہے (خود کچھ بھی نہیں کر سکتا اس لئے توفیق  
 و اعانت کا سوال کرنا ضروری ہے عقل و ثبات اور نیت خیر و نیک  
 لے کر اور مجھ پر الزام قائم کرنا چھوڑ کر اور میرے متعلق حسن ظن رکھ کر  
 میرے پاس آؤ اس وقت میری باتیں تمہارے لئے مفید ہوں گی  
 اور تم ان کا مطلب سمجھ سکو گے۔ اے مجھ پر الزام قائم کرنے والے  
 جس حال کے اندر میں ہوں کل کو سب ظاہر ہو جائے گا (میری  
 حالت کا مدعی بن کر) تو میرا مقابلہ مت کر کہ (تیرا ظرف اس کا تحمل  
 ہی نہیں کر سکتا پس) تیرا قلب دب جائے گا اور تو مغلوب ہو جائیگا  
 دُنیا کی اصلاح و فلاح و تربیت کے) بوجھ میرے سر پر ہیں اور  
 آخرت کے (فکر و اعمال و مجاہدہ کے) بوجھ میرے قلب پر اور  
 حق تعالیٰ شانہ کی معرفت (و محبوبیت و مشاہدہ) کے بوجھ میرے باطن  
 پر۔ پھر کوئی ہے مددگار؟ اور ہے کوئی جو میری طرف قدم بڑھائے  
 اور اپنی جان پر کھیل جائے۔  
 بھرا اللہ میں حق تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں سمجھو  
 بنو اور اہل اللہ کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھو کہ وہ دُنیا بھر کے  
 چیدہ افراد ہیں وہ مالک اور باشندگان زمین کے کو تو ال ہیں  
 انہیں کی وجہ سے زمین محفوظ ہے ورنہ اے منافقو! دشمنانِ خدا  
 در رسول اور اے دونخ کے ایندھن بننے والو! تمہاری ریاکاری  
 و نفاق اور شرک سے تو حفاظت کیا ہوتی؟ یا اللہ مجھ پر اور ان پر  
 سب پر توجہ فرما۔ یا اللہ بیدار فرما دے مجھ کو بھی اور ان کو بھی

وَارْحَمْنِي وَارْحَمَهُمْ ۖ فَرَمَ قُلُوبَنَا وَجَوَادِ حَنَا  
لَكَ ۖ وَإِنْ كَانَ وَلَا بَدَّ ۖ فَالْجَوَارِحُ لِلْعِيَالِ فِي  
أُمُورِ الدُّنْيَا ۖ وَالنَّفْسُ لِلْآخِرَى ۖ وَالْقَلْبُ  
وَالسِّرُّ لَكَ ۖ أَمِينُ يَا عَلَامَ لَا يَخْفِي مِنْكَ  
شَيْءٌ ۖ وَلَا بَدَّ مِنْكَ ۖ وَحَدَّ لَا يَخْفِي مِنْكَ شَيْءٌ  
وَلَا بَدَّ مِنْ حُضُورِكَ ۖ أَثَبْتُ بِأَلْعَمَلِ حَتَّى  
يَسْتَعْمَلَكَ لِلْبِنَاءِ ۖ أَنْتَ وَالتَّوْفِيقُ هَلْكَدَا ۖ  
أَنْتَ دُوكَارِي ۖ وَالتَّوْفِيقُ مُسْتَعْمَلٌ ۖ وَمَا حَبَّ  
الْعَمَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ قُلْ أَمْرًا بِالسَّاعَةِ  
إِلَى طَاعَتِهِ وَهُوَ مِنْهُ التَّوْفِيقُ وَبِحُكْمِكَ قَدْ  
قَيَّدَ نَفْسَكَ بِالْخَوْفِ مِنَ الْخَلْقِ وَالرَّجَاءِ  
لَهُمْ ۖ أَرَلْ هَذِهِ الْفِيُودُ مِنْ رَجَائِكُمَا وَقَدْ  
قَامَتْ إِلَى خِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَ  
مَهَارَتْ مُطْمَئِنَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ زُهِدْهَا  
فِي الدُّنْيَا وَشَهْوَاتِهَا وَنِسَائِهَا وَحَمِيمِ  
مَا فِيهَا ۖ فَإِنْ كَانَ لَهَا فِي السَّابِقَةِ  
شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ يَجِيءُ إِلَيْهَا بِلَا  
أَمْرٍ وَلَا طَلَبِكَ ۖ وَتُسْتَشَى عِنْدَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ زَاهِدًا ۖ وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ  
بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ ۖ وَالْقَسْمُ لَا يَقُوتُ ۖ  
مَا دُمْتَ مُتَّكِئًا عَلَى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ  
وَمَا فِي يَدَيْكَ لَا يَجِيئُكَ مِنَ الْغَيْبِ  
شَيْءٌ ۖ قَالَ بَعْضُهُمْ مَا دَامَ فِي الْجَبِيبِ  
شَيْءٌ لَا يَجِيءُ مِنْ  
الْغَيْبِ شَيْءٌ ۖ

اور رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی۔ ہم سب کے قلوب اور اعضاء کو  
اپنے لئے فارغ کر لے اور اگر مشغولیت کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو بس  
اعضاء تو دنیا کے کاموں میں بال بچوں کے لئے رہیں اور نفس آخرت  
کے لئے اور قلب اور باطن خاص تیرے لئے رہے۔ آمین  
صاحبزادہ تیرے کئے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور تیرے کے بغیر  
چارہ بھی نہیں۔ تجھ سے تنہا سے تو کچھ ہونہ سکے گا اور تیری موجودگی  
کے بغیر چارہ بھی نہیں (پس تو ہمت اور سعی سے غفلت نہ کر۔  
اب رہا کام سو جس کا کام ہے وہ خود تجھ سے کر لے گا تو سخت  
مزدوری کے دروازہ پر جا کھڑا رہاں تک کہ مالک تجھ کو تعمیر کے  
کام میں لگا دے (اور عمارت پوری کر لے) تو اور توفیق ایسی ہیں  
کہ تو گویا معمار ہے اور توفیق گویا کام لینے والا (مستری) اور  
کام والا (مالک) اللہ جل جلالہ ہے۔ اس نے تجھ کو اپنی طاعت  
کی طرف پکرنے کا حکم دیا ہے۔ اب رہی توفیق سو وہ اس کی طرف  
سے آئے گی۔ تجھ پر افسوس۔ تو نے اپنے نفس کو مخلوق کے خوف  
اور انہیں کی توقع کا قیدی بنا دیا۔ اس کے دلوں پانوں سے  
ان بیڑیوں کو دوڑ کر کہ وہ اپنے پروردگار کی خدمت کیلئے کھڑا  
ہو جائے گا اور اس کے حضور مطمئن بن جائے گا۔ دنیا اور دنیا کی  
شہوتوں عورتوں اور ہر اُس چیز کے متعلق جو دنیا میں ہے اسکو  
بے رغبت بنا لے۔ پس اگر تقدیر میں اس کے لئے ان چیزوں میں سے  
کوئی چیز مقدر ہوئی ہوگی تو وہ تیرے قصد اور تلاش کے بغیر اس کے  
پاس خود آجائے گی اور تیرا نام حق تعالیٰ کے نزدیک زاہد قرار  
پا جائیگا اور وہ تجھ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گا اور مقسوم بھی ہاتھ سے  
نہ جائیگا تو جیتک اپنے زور اپنی طاقت اور ان چیزوں پر بھروسہ رکھے گا  
جو تیرے ہاتھ میں ہیں اس وقت تک غیب تیرے پاس کچھ نہ آئے گا ایک  
بزرگ کا قول ہے کہ "جیتک جیب میں کچھ رہے گا غیب کچھ نہ آئے گا"

س سے توفیق  
طن ہے  
نا باطنی اس  
دراسی کی  
کی طاعت  
سے توفیق  
خیر و غلی  
طن رکھ کر  
بد ہوں گی  
کرنے والے  
میری  
س کا تحمل  
ہو جائیگا  
میں اور  
ب پر اور  
میرے باطن  
بڑھائے  
س۔ سمجھ دار  
بھر کے  
ال ہیں  
نات خدا  
یا کاری  
ران پر  
کو بھی

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْكَالِ عَلٰى الْاَسْوَءِ  
وَالْوَقُوْفِ مَعَ الْهَوٰى وَالْاَهْوٰى وَالْعَادٰىثِ  
نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ فِى سَائِرِ الْاَحْوَالِ بِرَبِّكَ  
اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ ثُبُوْثٌ فِى الرِّبَا  
كَالْثَعْلُوْنِ مِنْ حِمَادِى الْاُخْرٰى سَنَةً تَحْمِيْ وَكَوْنُوْنَ  
وَحَسْبُ مَا نَحْنُ

مَنْ رَاى مُحِبًّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ رَاى مَنْ  
رَاى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهِ دَخَلَ عَلَيْهِ سِرٌّ  
عَزَّوَجَلَّ شَيْءٌ مَوْجُوْدٌ مَرُوْنٌ قَالَ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم سَتَرُوْنَ رُبُّكُمْ  
كَمَا تَكُوْنُ الْقَمَسُ وَالْقَرَّ لَا تَضْمَانُوْنَ فِى  
نُؤْيِنِهِ يَرٰى الْيَوْمَ بِأَعْيُنِ الْقُلُوْبِ وَ  
عَدَايَا عَيْنِ الرَّؤُوسِ كَيْسَ كَيْثُ شَيْءٍ  
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْمُبِيْنُونَ لَهُ  
رَضَوَايِمٌ دُونَ غَيْرِهَا اسْتَعَا نَوَايِمٌ وَانْتَصَرُوا  
عَمَّنْ سِوَاهُ صَادَتْ مِرَارَةٌ الْفَقْرُ عَنْهُمْ  
حَلَاوَةٌ الْفَقْرُ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ وَالرِّثْمَا  
يَمُ عَنْهُمْ وَالتَّعْبُ عَنْهُمْ عَنْهُمْ وَغَنَاهُمْ  
فِى قَفْرِهُمْ تَعْبُهُمْ فِى اسْقَايِهِمْ اَلْسَمُ  
فِى وَجْهِهِمْ وَفَرَّهُمْ فِى بَعْدِهِمْ رَاحَتُهُمْ  
فِى تَعْبِهِمْ

یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اسباب پر بھروسہ رکھتے اور ہوس  
اور خواہشات اور عادات میں پڑے رہنے سے ہم شر سے تیری پناہ  
مانگتے ہیں تمام حالتوں میں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا  
فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو  
دوزخ کے عذاب سے۔

## تینتیسویں مجلس

(یک شنبہ۔ بوقت صبح ۲۳ بجادی اشانی ۱۳۳۵ء خانقاہ شریف)  
جس نے اللہ کو محبوب سمجھنے والے کی زیارت کر لی اُس نے سب کچھ  
دیکھ لیا۔ جس نے اپنے قلب سے اللہ جل جلالہ کو دیکھ لیا وہ اپنے باطن  
سے اس کے حضور میں داخل ہو گیا۔ ہمارا پروردگار جل جلالہ موجود  
ہے اور دیکھا جاسکتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ عنقریب تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے جس طرح  
چاند اور سورج کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں باہم کشاکش  
نہ ہوگی۔ اس کو آج قلوب کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور کل  
(قیامت کے دن) چہروں کی آنکھ سے دیکھا جائے گا مگر اس  
دیکھنے کی کوئی کیفیت نہیں بتا سکتا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں  
(جس سے تشبیہ دے کر اس کو سمجھایا جاسکے) اور وہ سب کی  
سُننے والا سب کو دیکھنے والا ہے۔ جو لوگ اس کے محب ہیں وہ  
اسی سے راضی رہتے ہیں نہ کہ غیر سے اور وہ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔  
اور اس کے سوا سب ٹک جلتے ہیں۔ فقر کی تمنیٰ ان کے نزدیک  
مٹھاس بن جاتی ہے۔ دنیا کا فقر ان کے پاس موجود ہے اس پر  
رضا ان کو حاصل ہے اور اُس کے ساتھ لذت پانا ان کو نصیب ہے  
ان کی تو فکری فقر میں ہے ان کی لذت بیماری میں ان کا اُنس  
وحشت میں ان کا قرب (سب) دور رہنے میں اور ان کا آرام مشقت

طُولُ لَكُمْ يَصْبِرُوا يَا ذَاهِبِينَ يَا تَائِبِينَ عَنْ  
 نَفْسِهِمْ وَأَخْوِيَتِهِمْ بِأَقْوَمٍ  
 وَافْعُوهُ وَأَفْعُوهُ بِأَفْعَالِهِمْ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ  
 لَا تَتَعَالَمُوا وَكَلَّمَعَقُولًا عَلَى مَنْ هُوَ  
 آعَقَلُ مِنْكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَاللَّهُ  
 يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ هَ قِفُوا بَيْنَ  
 يَدَيْهِ عَلَى أَقْدَامِ الْإِفْلَاسِ مِنْ غَفْوَلِكُمْ  
 وَعُلُوبِكُمْ لَسْنَا تَوَاعِلُهُمْ تَحْيَرُوا  
 وَلَا تَتَحَيَّرُوا فِيهِ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ الْعِلْمُ  
 بِهِ أَلْتَحَيَّرُوا أَوَلَا تَعْلَمُ الْكَانِيَا  
 تَعْلَمُ الْوُصُولُ إِلَى الْمَعْلُومَاتِ كَالسَّاءِ  
 الْقَصْدُ تَعْلَمُ الْوُصُولُ إِلَى الْمَقْصُودِ  
 إِلَّا رَادُّهُ تَعْلَمُ حُصُولُ الْمُرَادِ اِسْمَعُوا  
 وَاعْمَلُوا فَإِلَى أَفْتِلُ فِي جِبَالِكُمْ  
 أَفْتِلُ جِبَالِكُمْ الرِّخْوَةِ وَأَصْلُ  
 الْمُفْطَمِ مِنْهَا كَيْسَ لِي هَمُّ الْإِلَا  
 هَمُّكُمْ كَيْسَ لِي غَمُّ الْإِعْمُكُمْ  
 إِنِّي طَائِرٌ أَيْنَمَا سَكَطْتُ لَقَطْتُ  
 الْكُلَّ مِنْكُمْ يَا أَحْمَدُ أَمْرٌ مَيَّةٌ  
 يَا مَقْعِدُ بَيْنَ مَقْعِدَيْنِ يَا مَقْعِدُ  
 يَا مَقْعِدُ بَيْنَ مَقْعِدَيْنِ  
 يَا لَاهُويَةِ أَلَلَهُمَّ  
 اَرْحَمِنِي  
 وَأَرْحَمِهِم

اٹھانے میں ہے۔ مبارک باد آئے صبر والو آئے رضا والو اور آئے  
 اپنے نفسوں سے مرٹنے والو۔ صاحبو۔ حق تعالیٰ کی موافقت  
 اختیار کرو اور اس کے افعال پر جو تمہارے اور دوسری مخلوق کے  
 اندر جاری ہوتے ہیں راضی رہو۔ اس ذات کے مقابلہ پر جو تم سے  
 زیادہ عقل رکھتی ہے اپنا علم اور عقل مت بگاڑو۔ حق تعالیٰ فرماتا  
 ہے اور "اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے" (پھر اس کے جاری  
 کئے ہوئے فعل کو نامتنا سب سمجھنا گویا اپنے آپ کو اس سے زیادہ  
 عاقل و عالم سمجھنا نہیں تو کیا ہے) اپنی عقلوں اور اپنے علوم کو بالاک  
 طاق رکھو اور ان سے ہتیدستی کے پائوں پر خدا کے سامنے کھڑے  
 ہو جاؤ تاکہ اس کے علم کو حاصل کر سکو۔ (اس کے تصرفات قدرت  
 کے تماشے دیکھ کر) حیران ہو (اپنی رائے زنی سے کہ یوں نہ ہونا چاہیے  
 تھا) انتخاب نہ کرو۔ اس میں متحیر بنے رہو۔ یہاں تک کہ اس کی  
 (مصلحت سے) واقفیت تم کو حاصل ہو (اور حیرت جاتی ہے) اول  
 متحیر ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر واقفیت اور اس کے بعد  
 تیسرے نمبر پر معلومات تک پہنچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے  
 بعد مقصود تک پہنچنا۔ پہلے ارادہ ہے اور اس کے بعد ارادہ کا حاصل  
 ہونا سنو اور عمل کرو کیونکہ میں تمہاری رستیاں بٹاتا (اور تم کو کارآمد و  
 مضبوط بناتا) ہوں۔ تمہاری ڈھیلی رستیوں میں بل دیتا ہوں اور جوتاں  
 اس میں ٹوٹ گیا سے اس کو جوڑتا ہوں۔ تمہارے فکر کے سوا مجھے  
 کوئی فکر نہیں اور بجز تمہارے غم کے مجھے کوئی غم نہیں۔ میں تو  
 (خدا کی) پرند ہوں کہ جس (کھیت) میں بھی گراؤں وہاں دانہ چک یا  
 (پھر معاش یا دنیا کے غم سے کیا تعلق) فکر تو تمہارے متعلق ہے  
 اے پھینک دیئے ہوئے پتھر و۔ اے سرنیوں پر بیٹھ جانے والو جو میں  
 دے ہو و اور اے نفس کی قیدیں جکڑے اور خواہشات بند میں بند ہو و  
 کہ تمہاری دنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی) یا اللہ رحم فرما مجھ پر بھی اور ان پر بھی

اور ہوس  
 ستری پناہ  
 ہم کو عطا  
 بچا ہم کو

ماہ شریف  
 (سب کچھ)  
 بنے باطن  
 بلا موجود  
 لیے وسلم  
 جس طرح  
 کشمکش  
 اور کل  
 اس  
 فی چیز نہیں  
 سب کی  
 ہیں وہ  
 نے ہیں۔  
 کے نزدیک  
 اس پر  
 صیب  
 انس  
 مشقت



## الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ الْقَوْمُ شَغْلُهُمُ  
الْبَدَلُ وَإِيَّادِ الرَّاحَةِ لِلْخَلْقِ كَمَا بَوْنُ  
وَمَا بَوْنُ يَكْتَبُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
رَحْمَتِهِ وَيَكْتَبُونَ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ  
الْمُصِيبَتِ عَلَيْهِمْ يَقْضُونَ الدُّيُونَ عَنِ  
الْمَدِينَتَيْنِ الْعَاجِزَيْنِ عَنْ قَضَائِهِ هُمْ  
الْمُلُوكُ لَا مُلُوكَ الدُّنْيَا فَإِنَّهُمْ يَكْتَبُونَ  
وَلَا يَكْتَبُونَ الْقَوْمُ يُؤْتِرُونَ بِالْمَوْجُودِ  
يَنْتَظِرُونَ الْمَقْضُودَ يَا خُدُونِ مَنْ يَبِي  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ الْكِتَابُ  
جَوَارِحِهِمُ لِلْخَلْقِ وَلَا كِتَابُ قُلُوبِهِمْ كِتَابُ  
يُفْقُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَلْهَوِي وَ  
أَعْرَاضِ التَّقْصِيرِ لَا لِلْحَمْدِ وَالْكَثَاءِ  
دَعَا عَنْكَ التَّكَبُّرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَعَلَى الْخَلْقِ فَإِنَّهُ مِنْ صِفَاتِ الْجَبَابِرَةِ  
الَّذِينَ يَكْبَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى  
وَجْهِهِمْ فِي نَارِ الْجَحِيمِ إِذَا غَضِبْتَ  
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ تَكَبَّرْتَ عَلَيْهِ  
إِذَا أَدَانَ الْمُؤَدَّنُ فَلَكَ تَجِبُهُ بِقِيَامِكَ  
إِلَى الصَّلَاةِ فَقَدْ تَكَبَّرْتَ عَلَيْهِ  
إِذَا ظَلَمْتَ أَحَدًا مِنْ  
خَلْقِهِ فَقَدْ تَكَبَّرْتَ  
عَلَيْهِ

## چونتیسویں مجلس

کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا، اللہ والوں کا شغل و سہاوت اور  
مخلوق کی راحت کا سامان کرنا ہے۔ وہ لوٹنے والے ہیں اور خوب  
لٹانے والے ہیں کہ حق تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت (کی بکھیر)  
لوٹتے ہیں اور فقراء و مساکین پر جو تنگی میں مبتلا ہیں لٹا دیتے ہیں۔  
ان قرضداروں کی طرف سے جو اپنے قرض کے ادا کرنے سے عاجز ہیں  
ان کے قرض ادا کرتے ہیں۔ بادشاہ وہی ہیں نہ کہ بادشاہ دنیا  
کیونکہ یہ صرف لوٹتے ہیں اور لٹاتے نہیں۔ اللہ والے  
جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس میں اپنے اوپر دوسروں کو  
ترجیح دیتے اور جو موجود نہیں ہوتا اس کے منتظر رہتے ہیں کہ  
کب آئے اور کب خیرات کریں، وہ حق تعالیٰ کے ہاتھ سے  
لیتے ہیں نہ کہ مخلوق کے ہاتھوں سے۔ ان کے اعضاء کی کمائی  
مخلوق کے لئے ہے اور قلوب کی کمائی اپنے لئے۔ وہ اللہ کے  
واسطے خرچ کرتے ہیں نہ کہ خواہش اور نفسانی اغراض کے لئے  
اور نہ تعریف و توصیف کے لئے۔ حق تعالیٰ پر اور مخلوق پر تکبر کرنا  
چھوڑ دے کہ یہ ان منکبروں کی خصلت ہے جن کو حق تعالیٰ ان کے  
منہ کے بل دونخ کی آگ میں جھونکے گا۔ جب تو اپنے حق تعالیٰ سے  
ناراض ہو تو اس پر تکبر ہی تو کیا کیونکہ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے  
وہی اس سے خفا ہوا کرتا ہے جس کو چھوٹا سمجھے، جب مؤذن نے  
اذان دی (جو ناز کا بلاوا ہے) اور تو نے ناز کے لئے کھڑے ہو جانے  
سے اس کی تعمیل نہ کی نہ اس پر تو نے تکبر ہی کیا (اور نہ جو کوئی اپنے  
آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے وہ بڑے شخص کے بلاوے پر وقت سے  
بھی پہلے پہنچا کرتا ہے) جب تو نے اس کی مخلوق میں سے کسی پر  
ظلم کیا تو اس پر تکبر ہی تو کیا (کیونکہ کسی کی رعیت پر زیادتی

ثُبَّ إِلَيْهِ وَأَخْلَصَ فِي تَوْبَتِكَ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكَ  
بِأَضْعَفِ خَلْقِهِ ۖ كَمَا أَهْلَكَ تَمْرُودَ وَغَيْرَهُ  
مِنَ الْمَوْتِ كَمَا تَكْبُرُ وَعَلَيْهِ ۖ أَذْ لَّهُمْ  
بَعْدَ الْعِزِّ ۖ أَفَقَرُّهُمْ بَعْدَ الْغِنَى ۖ عَدَّ لَهُمْ  
بَعْدَ النَّعِيمِ ۖ أَمَا تَرَوْهُمْ بَعْدَ الْحَيَاةِ ۖ كَوْنُوا  
مِنَ الْمُتَّقِينَ ۖ أَلِشْرَكَ فِي الظَّاهِرِ وَ  
الْبَاطِنِ ۖ الظَّاهِرُ عِبَادَةُ الْأَصْنَامِ وَالْبَاطِنُ  
الْإِتِكَالُ عَلَى الْخَلْقِ وَرُؤْيَاكُمْ فِي الضَّرِّ  
وَالنَّفْعِ ۖ وَفِي النَّاسِ مَنْ يَكُونُ الدُّنْيَا  
بَيْدَ ۖ وَلَا يُحِيطُهَا بِبَيْلُهَا ۖ وَلَا تَعْلَمُهَا ۖ  
تُحِبُّهُ ۖ وَلَا يُحِبُّهَا ۖ تَعُدُّوْا خَلْقَهُ ۖ وَلَا يَعُدُّوْا  
خَلْقَهَا ۖ يَسْتَحْذِرُهَا ۖ وَلَا تَسْتَحْذِرُهَا ۖ  
يُفَرِّقُهَا ۖ وَلَا تَفَرِّقُهَا ۖ قَدْ صَلَحَ قَلْبُهُ لِلَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَا تَقْدِرُ الدُّنْيَا يُفْسِدُهَا ۖ  
فَيَتَصَرَّفُ فِيهَا ۖ وَلَا تَتَصَرَّفُ فِيهِ ۖ وَلِهَذَا  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نِعْمَ أَمَالُ الصَّالِحِ لِلزَّجَلِ الصَّالِحِ ۖ أَوْ  
قَالَ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِمَنْ قَانَ هَلَكًا  
وَهَلَكًا ۖ أَوْ أَشَارَ إِلَى أَنَّهُ يُفَرِّقُهَا  
بَيْدَ يَهْ فِي وَجْهِهِ الْبَرِّ وَالْمَلَائِكَةِ  
خُذُوا الدُّنْيَا فِي أَيْدِيكُمْ  
لِمَصَالِحِ عِيَالِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَأَخْرِجُوْهَا  
مِنْ قُلُوبِكُمْ

وہی کرتا ہے جو ان کے حاکم کو اپنے سے کمزور اور چھوٹا سمجھے  
اس کے حضور میں توبہ کر اور مخلصانہ توبہ کر اس سے پہلے کہ  
وہ اپنی کمزوری سے کمزور مخلوق کے ذریعہ سے تجھ کو ہلاک کر دے  
جیسا کہ ہلاک کر دیا تَمْرُودَ وغیرہ بادشاہوں کو جبکہ انہوں نے اس پر  
تکبر کیا۔ عزت کے بعد ان کو ذلت نصیب فرمائی۔ تو نگرہی کے  
بعد ان کو فقیر بنا دیا۔ لذت کے بعد ان کو مبتلائے عذاب کر دیا  
اور زندگی کے بعد ان کو مردہ بنا دیا۔ ظاہر و باطن دونوں کے  
شرک سے پرہیز گار بنو۔ شرک ظاہر تو بتوں کی پرستش کرنا ہے  
اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا اور نفع اور نقصان میں  
اُن پر نگاہ ڈالنا۔ آدمیوں ہی میں وہ لوگ بھی ہیں جن کے ہاتھ  
میں دنیا ہوتی ہے اور وہ اس کو محبوب نہیں سمجھتے۔ وہ دنیا کے  
مالک ہوتے ہیں دنیا اُن کی مالک نہیں ہوتی۔ دنیا اُن سے محبت  
کرتی ہے اور وہ اس سے محبت نہیں رکھتے۔ دنیا ان کے پیچھے  
دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے۔ وہ دنیا کو مذمت گار  
بناتے ہیں۔ دنیا ان کو خادم نہیں بناتی۔ وہ دنیا کو بانٹتے ہیں دنیا  
ان کو نہیں بانٹتی۔ ان کا دل اللہ کے قابلِ سنور گیا اور دنیا  
کی طاقت نہیں کہ اس کو بگاڑ دے۔ پس وہ دنیا میں تصرف  
کرتے ہیں۔ دنیا ان میں تصرف نہیں کرتی۔ اور اسی لئے جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیکو کار شخص  
کے لئے حلال مال بھی کیا نعمت ہے۔ "یا یوں فرمایا ہے کہ دنیا  
میں مطلق سہلائی نہیں مگر اس شخص کے لئے جس نے یوں اور یوں  
کیا۔ یعنی دست مبارک سے اشارہ فرما کر بتایا کہ دو ہتھوڑ بھر کر  
نیک اور اچکی جگہوں پر تقسیم کیا، اللہ تعالیٰ کی عیال یعنی مخلوق  
کی نفع رسانی کے لئے دنیا کو صرف اپنے ہاتھوں میں رہنے دواور  
اپنے دلوں سے نکال باہر کرو (کہ محبت مطلق نہ ہونے پائے) پھر یقیناً

فَلَا جَزَاءَ لَإِيْضَ لَّكُمْ ۚ وَلَا يَنْزُكُكُمْ لَعْنَهُمْ ۚ وَ  
 لِيُكَلِّمَهُمَا ۚ فَكُنْ قَرِيْبًا تَذْهَبُوْنَ وَتَذْهَبُ  
 يَدُكَ ۚ يَا غُلَامُ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنِّيْ بِرَأْيِكَ ۚ  
 فَاِنَّكَ تَهْلِكُ ۚ مِّنْ اسْتَعْنَىٰ بِرَأْيِهِ ضَلَّ ذَلٰلًا  
 وَرَلًا ۚ اِذَا اسْتَشْفَيْتَ بِرَأْيِكَ حُرِمْتَ الْهُدٰى اِيَّ  
 وَالْحِمَايَةِ ۚ لَا تَكُ مَا طَلَبْتُمَا وَلَا دَخَلْتَ  
 فِيْ سَبِيْمَا ۚ تَقُوْلُ اَنَا مُسْتَغْنِيْ عَنِ عِلْمِ الْعُلَمَآءِ  
 وَتَدْعِيْ الْعِلْمَ كَاَيِّنَ الْعَمَلِ ۚ مَا تَأْتِيْهِ هٰذِهِ  
 الدَّعْوٰى ۚ مَا مَصْدَرُ أَهْمَا ۚ اِنَّمَا تَتَّبِعُنَّ مِصْحَقًا  
 وَدَعْوَاكَ لِلْعِلْمِ بِالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاصِ وَالصَّبْرِ  
 عِنْدَ الْبِلَآءِ وَأَنْ لَا تَتَّخِذَ وَلَا تَجْرَعَ وَلَا  
 تَشْكُوْا إِلَى الْخَلْقِ ۚ أَنْتَ أَعْنَى كَيْفَ تَدْعِي  
 الْمَبْصَرَ ۚ أَنْتَ سَقِيْمُ الْفَهْمِ كَيْفَ تَدْعِي الْفَهْمَ  
 ثَبَّ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَعَلَيْكَ بِهٖ دُونَ فَايَا ۚ تُعْرِضُ عَنِ الْكَلِّ  
 وَتَطْلُبُ خَالِقَ الْكَلِّ ۚ مَا عَلَيْكَ مِمَّنْ  
 انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ وَهَلَكَ أَوْ مَلَكَ ۚ عَلَيْكَ  
 بِمُخَوِّصَةِ نَفْسِكَ إِلَى أَنْ تَطْمَئِنَّ وَتَعْرِفَ  
 رَكْعَتَهَا عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَخَيِّبِيْنَ النَّفْسِ إِلَى فَايَا ۚ  
 عَلَيْكَ بِمَجَادَّةٍ مَُّرَادَةٍ ۚ أَطْلُبْ صُحْبَةَ رَفِيٍّ  
 الدِّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِالنُّفُوْى وَالتَّجَوُّدِ  
 وَالْفَقْرِ عَمَّنْ سِوَاهُ عَلَيْكَ  
 بِالْمُخَوِّبَةِ لَا تَثْبُتْ نَفْسَكَ فِي  
 تَمْنٍ إِلَّا فِي الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاصِي ۚ  
 فَاِنَّهُ

نہ وہ تم کو مضر ہوگی اور نہ اس کی لذت اور زینت تم کو مفرد  
 بنا سکے گی عنقریب تم کو جو کج راہ کے اور تمہارے بعد وہ بھی کج راہیگی۔  
 صاحبزادہ اپنی رائے کو کافی سمجھ کر مجھ سے مستغنی مت بن ورنہ  
 گمراہ ہو جائے گا۔ جو کوئی بھی اپنی رائے پر مستغنی ہوا ہے وہ گمراہ  
 بنا ذلیل ہوا اور لغزش کھائی ہے۔ جب تو اپنی رائے پر مستغنی  
 ہوگا تو ہدایت اور حفاظت سے محروم ہو جائے گا کیونکہ نہ تو نے  
 حفاظت کو طلب کیا اور نہ اس کا ذریعہ اختیار کیا۔ تو کہتا ہے کہ  
 مجھے علماء کے علم کی حاجت نہیں اور عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں  
 (اگر تیرا دعویٰ صحیح ہے تو بتا) عمل کہاں گیا؟ اس دعوے کا اثر  
 اور مصداق کیا ہے؟ عالم ہونے کے دعوے کی سچائی تو عمل  
 اور اخلاص اور مصیبت کے وقت صبر اور اسی حالت کو ظاہر  
 ہوگی کہ نہ تیری حالت میں تغیر آوے نہ تو گھبرائے اور نہ مخلوق سے  
 شکوہ کرے۔ تو اندھا ہے۔ بینائی کا دعویٰ پھر کس طرح کرتا ہے؟  
 تیری سمجھ بیمار ہے۔ سمجھ کا دعویٰ کسے کرتا ہے؟ اپنے بھولے دعوے  
 سے حق تعالیٰ کے سامنے توبہ کر اور دوسروں کو بھڑک کر اسی کو  
 مضبوط تھام لے۔ سب سے منہ موڑ لے اور سب کے پیدا  
 کرنے والے کا متلاشی ہو۔ کوئی ٹوٹے یا جڑے اور مالک ہو یا  
 تباہ ہو تو ذمہ دار نہیں۔ تو صرف اپنے نفس کی فکر کر باتیک کہ  
 وہ مطمئن اور اپنے پروردگار کا عارف بن جائے پس اس وقت  
 تو دوسروں کی طرف توجہ کر۔ حق تعالیٰ کے مقصود (یعنی عبادت)  
 کا راستہ اختیار کر دینا اور آخرت میں اس کی صحبت کا طالب ہو۔  
 پرہیزگاری اور تجرید اور ماسوائی اللہ سے یکسوئی کو ضروری سمجھو اور  
 ہمیشہ محو رہنے کو ضروری جان کہ احکام و فروعی کے سوا کسی چیز میں بھی  
 تو اپنے نفس کو (محویت سے) ہوشیار نہ کرے (ہاں احکام و شریعت کے  
 وقت اپنے آپے میں آجانا ہی حسبِ خداوندی ہے) کیوں کہ آپ

هُوَ أَضْيَقُ إِلَيْكَ فِيهَا يَا رَجُلًا وَيَا نِسَاءً قَدْ أَفْلَحَ  
مَنْ كَانَتْ مَعَهُ ذَرَّةٌ مِنَ الْإِحْلَاصِ  
ذَرَّةٌ مِنَ التَّقْوَى ذَرَّةٌ مِنَ الصَّبْرِ الْعُكْرُ  
إِنِّي أَرَاكُمْ مَقَالِينِ

## الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ مِنَ التَّلَاكُوتِ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَيَحْكُمُ  
يَا مُتَكَلِّمِينَ عِبَادَ اللَّهِ لَا تَدْخُلُوا الْأَرْضَ  
إِنَّمَا تَصْعَدُ النُّكُمُ الْقُلُوبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ  
يَرْفَعُهُ رَبُّنَا عَرْزًا وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ  
اسْتَوَى وَ عَلَى الْمَلِكِ احْتَوَى وَعِلْمُهُ  
مُحِيطٌ بِأَشْيَاءٍ مُبْدِئُ سَبْعِ آيَاتِ مِنَ  
الْقُرْآنِ فِي هَذَا النُّعْنُ لَا يُكَلِّمُنِي عَنْهَا  
لَا جَلَّ جَهْلُكَ وَرَعُو نَبِيَّكَ تَقْذَعْنِي  
بَسِيفِكَ مَا أَفْرَعُنِي تَرْفَعْنِي فِي مَا لَكَ مَا  
أَرْعَبُ إِنَّمَا أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا  
أَخَافُ غَدْرَهُ لَا أَرْجُوهُ وَلَا أَرْجُوا غَيْرَهُ  
أَعْبُدُهُ وَلَا أَعْبُدُ غَيْرَهُ أَأَعْمَلُ لَهُ وَلَا  
أَعْمَلُ لِغَيْرِهِ رِزْقِي عِنْدَهُ وَبَيْدُهُ  
كُلُّ لَهُ أَلْعِيدُ وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاكَ  
وَذَكَرَاتُهُ أَسْلَمَ عَلَى بَيْدِهِ

قَدْ رُخِصَ مِثْلُ لَفْسٍ وَ

تَابَ أَكْثَرُ مِنْ

عَشْرِينَ

أَلْفًا

اس حالت میں اسی نے تجھ کو تائب کیا ہے (تو خود قسم ہوا کہ محبت  
کا خلاف لازم آوے) اے مرد و ادراے عورت تو تم میں سے جس کے  
پاس ذرہ برابر اخلاص ذرہ برابر تقویٰ اور ذرہ برابر صبر اور  
شکر ہو اس کو فلاح نصیب ہوئی (مگر افسوس کہ) میں تجھ کو  
مغفل تلاش دیکھتا ہوں۔

## پینتیسویں مجلس

اے محکم کرنے والو تم پر افسوس بہاری عبادتیں زمین کے اندر  
نہیں جایا کرتیں بلکہ آسمان کی طرف چڑھا کرتی ہیں (پھر کیا وجہ ہے کہ  
عبادتوں کو باشندگان زمین مخلوق کے نامزد کئے دیتے ہو اور مالک  
عرش خدا کے مخلص عابد نہیں بنتے ہو اپنے آپ کو حقیر بندہ اور حق تعالیٰ  
کو با عظمت معبود سمجھ کر عبادت کر دے تو بیشک اوپر چڑھنا نصیب ہوگا  
وہ فرماتا ہے کہ اللہ ہی طرف پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور نیک اعمال کو  
وہ اوپر چڑھتا لیتا ہو ہمارا پروردگار عرش پر قائم اور ملک پر حاوی اور اس کا  
علم ہر چیز کو محیط ہے۔ اس مضمون کی سات آیتیں اس قرآن مجید میں نازل  
فرمائی ہیں جن کو تیری جہالت اور غفلت کی وجہ سے میں مٹا نہیں سکتا  
تو مجھے اپنی تلوار سے ڈراتا ہو حالانکہ میں ڈرتا نہیں ہوں۔ تو مجھے مال کی  
ترغیب دیتا ہے اور میں رغبت نہیں کرتا۔ بس میں تو اللہ ہی سے ڈرتا ہوں  
اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں تو اسی سے توقع رکھتا ہوں اور کسی سے توقع  
نہیں رکھتا۔ میں اس کی پرستش کرتا ہوں اور ہجر اس کے کسی کی پرستش  
نہیں کرتا۔ اسی کے لئے عمل کرتا ہوں اور غیر اللہ کے لئے عمل نہیں  
کرتا۔ میرا رزق اس کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب اسی  
کے ہیں غلام۔ اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے سب آقا کا ہو۔ نیز  
آپ نے تذکرہ فرمایا کہ پانچ سو آدمی کے قریب میرے ہاتھ پر سلمان  
ہوئے اور میں ہزار سے زیادہ افسوس نے توبہ کی اس کے بعد فرمایا

قَالَ وَهَذَا مِنْ بَرَكَاتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ  
عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مِنْ أَرْضَةٍ مِنْ رَسُولٍ  
الْغَيْبِ عِنْدَكَ فَأَقْرَبُ مِنْهُ حَتَّى تَرَاهُ وَتَرَى  
مَا عِنْدَكَ: دَعَا أَهْلَكَ وَمَا لَكَ وَبَكَدَ لَهُ وَ  
زَوَجَتْكَ وَأَوْلَادَكَ: وَ أَخْرَجَ عَنْهُمْ قُلُوبَكَ  
وَدَعَا الْكُلَّ وَ سَرَّ لِي بَابِهِ: إِذَا وَصَلْتَ  
إِلَى بَابِهِ فَلَا تَسْتَعِزْ بِعِلْمَانِهِ وَسُلْطَانِهِ  
وَمُلْكِهِ: إِنْ قَدْ مُوَالَكَ طَبَقًا فَلَا  
تَأْكُلْ: إِنْ أَسْكَنُوكَ فِي حُجْرَةٍ فَلَا  
تَسْكُنْ: إِنْ زَوَّجُوكَ فَلَا تَزَوِّجْ: لَا  
تَقْبَلُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَلْقَاهُ كَمَا أَنْتَ  
بِثَنِيَابِكَ وَتَعْبِكَ وَغُبَارِ سَفَرِكَ وَشَعْنِكَ  
فَيَكُونُ هُوَ الْمُخَيَّرُ عَلَيْكَ: الْمَطْعِمُ  
الْمُسْقِي الْمُوْنِسُ يَوْحِشُكَ: الْمَفْرِجُ  
لَكَ الْمُرِيحُ يَتَعَبِكَ الْمُوْنِسُ يَخَوْفُكَ:  
يَكُونُ يَقْرُبُكَ لَكَ غَنَاءَكَ وَبُرُؤِيَّتَهُ  
لَكَ طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ وَلِبَاسَكَ  
مَا مَعَهُ تَوَلَّى الْخَلْقَ هُوَ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ  
لَهُمُ وَالسَّكُونُ إِلَيْهِمُ وَالثَّقَّةُ بِهِمْ  
هَذَا مَعْنَى تَوَلَّى  
الْخَلْقَ

یہ سب برکت ہے ہمارے نبی محمد کی۔ حق تعالیٰ ان پر رحمت کلد نازل  
فرمائے جو غیب کا جاننے والا ہو کہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر  
جس پیغمبر کو بھی پسند فرمائے۔ غیب خدا ہی کے پاس ہے۔ پس  
اس کے قریب آکر اس کو بھی دیکھے اور جو (غیب) اس کے پاس ہے  
اس کو دیکھے۔ اپنے کنبہ اپنے مال اپنے شہر اپنی بیوی اور اپنے بچوں  
کو چھوڑا اور اپنے قلب کو ان سے باہر نکال (کہ حقوق معاشرہ سب کے  
آدا ہوں مگر دل کسی سے نہ لگے) سب کو چھوڑا اور حق تعالیٰ کے  
دروازہ کی طرف چل۔ جب تو اس کے دروازہ پر پہنچ جائے تو نہ  
اس کے غلاموں میں مشغول ہونے اس کی سلطنت میں اور نہ اس کے  
ملک میں۔ اگر اس کے غلام یا یا باشندگان ملک تیرے سامنے  
طباقت پیش کریں تو کھامت۔ اگر کسی کمرے میں ٹھہرائیں تو ٹھہرمت،  
اگر تجھ کو زوجہ عطا کریں تو لے مت (کیونکہ تو شاہی مہان ہے رعایا  
سے تجھے کیا سروکار) اس میں سے کوئی چیز بھی قبول مت کر یہاں تک  
کہ تو اپنے (انہیں) (سفر کے) کپڑوں (اسی مکان اور سفر کے غبار اور انہیں) (بھبھے  
ہوئے بالوں کے ساتھ) اس محالقات کرے پس وہی تیرے کپڑے بدلنے والا ہو ہی  
کھلائو (اپلانے والا) تیری وحشت کو اُن سے بدلنے والا تجھ کو کُناش دینے والا  
تیرے مکان کو راحت بخشنے والا۔ اور تیرے خوف کو امن نصیب فرمانے  
والا۔ تیرے لئے اس کا قرب تیری تو نگری ہو اور اس کا دیدار تیرا  
کھانا پانی اور لباس۔ مخلوق کو سر پرست سمجھنے کے اور معنی  
کیا؟ مخلوق سے ڈرنا ان سے توقع رکھنی انکی طرف جھکنا اور ان پر  
بھروسہ کرنا یہی تو مخلوق کو سر پرست سمجھنے کے معنی ہیں (جس کی  
مانعت ہے مگر افسوس کہ تم سمجھتے نہیں)۔

لہ یعنی علام الغیوب خدا اپنے پیغمبروں میں جس پیغمبر کو بھی چاہتا ہے اس کو لوگوں کی استعداد و قلوب کی حالت ان کے قوت و منفعت اور اسباب و ادبیت تا غیر نافع غرض بہتر یا کسی  
چیزوں پر لگا کر دنیاوی بلکہ دُشمنوں کے بھی معنی میں اور اسکی وجہ سے انکے تصرفات باطنی کی قوت قدسیہ طریقی کی کہ مخلوق مغلوب متاثر ہو کر حق و باطل اور انکے ہاتھ پر تو بکرتی  
ہے پس جو شخص اس پیغمبر کی برکات سے مستفیض ہوتا ہے وہ اس فیضانِ نبوی نواز ہوتا ہے اور اس بھی بہتری خلقت کو توبہ و ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے چنانچہ حضرت محبوب سبحانی کو  
جنابِ رسول اشعلیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا بھی فیضان عطا ہوا تھا کہ سینکڑوں کافر مشرک و اسلام اور ہزار ہا مسلمان تابع بیعت ہو کر فاجر المرام ہوئے ۱۲ مترجم۔

## چھتیسویں مجلس

## الْمَجْلِسُ السَّادِسُ الثَّلَاثُونَ

وَقَالَ رَبُّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ الثَّلَاثَةَ عَشَرَ نَجَاتِي رَجَبَيْنِ سَنَةِ تَحْسِينٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِينَ بَعْدَ كَلَامِهِ هَذِهِ الدُّنْيَا سُوقٌ ۚ بَعْدَ سَاعَةٍ لَا يَبْقَى فِيهِ أَحَدٌ ۚ عِنْدَ هَاجِي النَّيْلِ يَنْ هَبُّ أَهْلِهِ مِنْهُ ۚ اِجْتَمِدُوا أَنْتُمْ لَا تَتَّبِعُونَ وَلَا تَشْتَرُونَ فِي هَذَا السُّوقِ إِلَّا مَا يَنْفَعُكُمْ عِدَا فِي سُوقِ الْآخِرَةِ ۚ فَإِنَّ النَّاقِدَ يَصْدُرُ تَوْجِيهُ الْحَقِّ عَنِ وَجَلٍ ۚ الْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ لَهُ هُوَ الْمَنَافِعُ هُنَاكَ وَهُوَ قَلِيلٌ عِنْدَكُمْ ۚ يَا عِلَّامُ كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَسْتَعْجِلْ ۚ فَإِنَّهُ مَا يَقَعُ بَيْنَكَ شَيْءٌ ۚ بِعَجَلَتِكَ لَا تَبْجِي وَفَتْ الْغُرُورِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ فَهَلَّا صَبَرْتَ وَتَشَأَلْتَ حَتَّى تَبْجِي وَفَتْ الْمَغْرِبِ وَتَبَالَ مَا تُرِيدُ ۚ كُنْ عَاقِلًا وَتَأَدَّبْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلِيفَتِهِ لَا تَظْلِمِ الْخَلْقَ وَتَطْلُبْ مِنْهُمْ مَا لَيْسَ لَكَ عِنْدَهُمْ ۚ لَا كَلَامَ حَتَّى يَأْتِيَ التَّوْقِيعُ إِلَى الْوَكِيلِ ۚ فَمِنْ نَزْدِ تَرَى الْعَطَاءَ ۚ قَبْلَ التَّوْقِيعِ لَا تُعْطَى ذَرَّةٌ ۚ لَا يُعْطُونَكَ ذَرَّةٌ وَلَا بَذَرَةٌ وَلَا بَحْرًا وَلَا قَطْرَةً إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوْفِيقِهِ وَالْهَامِ لِقُلُوبِهِمْ ۚ كُنْ عَاقِلًا هَذَا هُوَ الْعَقْلُ

(سہ شنبہ - بوقت شام ۲ رجب ۱۲۵۵ھ مدرسہ ممورہ)  
یہ دنیا ایک بازار ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد یہاں کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ رات کے آجانے پر سب بازار والے یہاں سے چلے جائینگے کوشش کرو کہ اس بازار میں تم خرید و فروخت نہ کرو مگر ایسی چیز کی جو کل کو آخرت کے بازار میں تم کو نفع دے کیونکہ پرکھنے والا (یعنی حق تعالیٰ شانہ) بڑا دانہ ہے (اس کے سامنے کھوٹا سکہ چل جانے کی توقع ہرگز مت رکھو) حق تعالیٰ کی توحید اور عمل میں اخلاص ہی وہاں چلنے والا (سکہ) ہے اور وہی تمہارے پاس کم ہے۔ صاحبزادہ - سمجھدار بن (اعمال کا صلہ چاہنے میں جلدی مت کر کہ جلدی کرنے سے کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ تیری جلدی چجانے سے نہ غروب کا وقت آسکتا ہے نہ صبح کا۔ پھر صابر بننا ہوا اپنے کام میں کیوں نہیں لگا رہتا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے، (اور دنیا کا بازار بند ہو کر آخرت کا بازار کھل جائے) اور تو اپنی مراد حاصل کرے۔ عاقل بن اور حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ باادب رہ۔ نہ مخلوق پر ظلم کر اور نہ ان سے ایسی چیز کا خواہاں ہو جو (بحکم تقدیر) تیرے لئے ان کے پاس نہیں ہے۔ جب تک وکیل کے ہاتھ میں (گفتگو کی اجازت کا) پروانہ نہ آجائے گفتگو درست نہیں ہے (ہاں فرمان شاہی آنے پر سرکاری وکیل بن اور مخلوق کو وعظ و نصیحت کر کہ اس وقت تو عطائیں دیکھے گا سند سے پہلے تجھ کو ذرہ بھی نہیں مل سکتا۔ حق تعالیٰ کے اذن اور فرمان اور ان کے قلوب میں القا فرمادینے کے بغیر تو لوگ تجھ کو نہ ذرہ دے سکتے ہیں نہ دیناروں کی پھیلی اور نہ سمنڈ سے سکتے ہیں ایک قطرہ عاقل بن اور عقل یہی ہے کہ عطا کنندہ خدا ہی کو سمجھے (تو حق تعالیٰ کے

تکد نازل  
میں کرتا مگر  
پس  
کے پاس ہے  
ور اپنے بچوں  
شرہ سب کے  
لے کے  
جلے تو نہ  
رہ اس کے  
بے سامنے  
مہر مت  
ہے رعایا  
یہاں تک  
میں مجھے  
نے والا ہو گیا  
ن دینے والا  
فرمانے  
دار تیرا  
اور معنی  
ان پر  
جس کی  
بہتری ایسی  
نہ ہو کر  
سب جان کر  
مجزا

أَنْتَ مَكَانَكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ عِنْدَكَ وَيَسِيرٌ ۝  
وَيُحْكَمُ بِأَيِّ وَجْهِ تُلْقَاهُ عَدُوٌّ أَوْ أَنْتَ  
تُنَازِعُهُ فِي الدُّنْيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقْبِلٌ عَلَى  
خَلْقِهِ مُشْرِئٌ بِهِ ۝ تَنْزِيلُ خَوَائِكَ بِهِمْ  
وَتَتَكَلَّمُ فِي الْيُحْمَاتِ عَلَيْهِمْ ۝ الْحَاجَةُ  
إِلَى الْخَلْقِ حَقٌّ لَا كَثْرَتِ السَّائِلِينَ ۝ فَأَتَمُّ  
مَا خَرَجَ إِلَى السُّؤَالِ إِلَّا بِإِذْنِ مُؤَدِّهِمْ ۝  
وَالْأَقْلُ مِنْهُمْ يَكُونُ ذَلِكَ بِإِكْرَاهَةٍ  
فِي حَقِّهِمْ ۝ إِذَا سَأَلْتَ وَأَنْتَ مُعَاقِبٌ  
تَكُونُ مُحْرَمًا يَمْنَعُكَ الْعَطَاءُ بِمَا  
عَلَّامُ الْإِذَى عِنْدِي فِي حَالِ ضَعْفِكَ أَنْ  
لَا تَطْلُبَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ لَا يَكُونَ  
لَكَ شَيْءٌ ۝ لَا تَعْرِفُ وَلَا تُعْرَفُ ۝ لَا تُرَى  
وَلَا تُرَى ۝ وَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُعْطَى وَكَأَنَّكَ  
تَأْخُذُ فَا فَعَلْ ۝ وَتَحْتَدِّمُ وَلَا تَطْلُبُ  
الْحُدْمَةَ مِنْ غَيْرِكَ فَا فَعَلْ ۝ أَلْقَوْا  
عَمَلُوا لَهُ وَمَعَهُ ۝ فَإِذَا هُمْ عَجَائِبُهُ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝ أَرَاهُمْ نُطْفَةً بِهِمْ  
كَوْلِيهِ لَهُمْ يَا عَلَّامُ إِذَا أَلَمْ يَكُنْ لَكَ  
إِسْلَامٌ فَمَا يَكُونُ لَكَ إِيْمَانٌ ۝ وَإِذَا أَلَمْ  
يَكُنْ لَكَ إِيْمَانٌ فَلَا يَكُونُ لَكَ إِيْقَانٌ ۝  
وَإِذَا أَلَمْ يَكُنْ لَكَ إِيْقَانٌ فَمَا  
يَكُونُ لَكَ مَعْرِفَةٌ ۝

لَهُ

حضرت اپنی جگہ پر چارہ کیونکہ رزق قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ جو  
اسی کے پاس ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہے (پھر مال دنیا کی ہوس میں  
و غلط کئے اور مقتدا بننے سے کیا فائدہ) تجھ پر افسوس۔ کل (روز قیامت)  
تو کیا منہ لے کر اس سے ملے گا جبکہ تو دنیا میں اس سے جھگڑا کر رہا  
اس سے ٹخ پھیرے ہوئے اس کی مخلوق کی طرف تو جہ کئے ہوئے  
اور (ان کو) اس کا شریک سمجھے ہوئے ہے کہ اپنی حاجتوں کو ان کے  
پیش اور ہمت میں ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ مخلوق سے حاجت  
ظاہر کرنا اکثر بھیک مانگنے والوں کے لئے عذاب ہے کہ وہ  
بھیک مانگنے کے لئے نہیں نکلتے مگر اپنے گناہوں کی شامت میں  
اور بہت ہی کم ہیں وہ سائل جن کے حق میں ضرورت مند ہونے کے  
سبب (بھیک مانگنا بلا کراہت ہو۔ پس جب تو نے بھیک مانگی اور  
(اس طرح) تو گرفتار عذاب ہو (تو یقیناً) محروم رہے گا کہ وہ تجھ پر چلا کو  
رک دے گا۔ صاحبزادہ۔ تیرے ضعف کی حالت میں میرے نزدیک تیرے  
یہ ہے کہ نہ تو کسی سے کچھ مانگے اور نہ تیرے پاس کچھ ہو (کیونکہ ضعیف ایمان  
کو تو نگری شک و غافل اور عیاش بنا دیتی ہے) نہ تو کسی سے واقف ہو  
نہ تجھ سے کوئی واقف ہو نہ تو کسی کو دیکھے نہ تجھے کوئی دیکھے۔  
(کیونکہ شہرت مبتدی کا نفس پھیلا دیتی ہے) اور اگر تجھ سے  
ہو سکے کہ دوسروں کو دے اور خود نہ لے اور خدمت کرے  
اور کسی دوسرے سے خدمت نہ لے تو (اس سے بہتر کیا ہے)  
ضرور ایسا کر۔ اللہ والوں نے (جو کچھ) عمل کئے اللہ کے واسطے  
اور اسی کے ساتھ کئے۔ پس اس نے دنیا و آخرت میں اپنے عجاibat  
ان کو دکھائے ان پر اپنی شفقت اور ان کے لئے اپنی کار سازی  
ان کو ملاحظہ کرائی۔ صاحبزادہ۔ جب تیرے پاس اسلام ہی نہ  
ہوگا تو ایمان ہی نہ ہوگا اور جب ایمان نہ ہوگا تو ایقان بھی نہ ہوگا  
اور جب ایقان نہ ہوگا تو نہ اللہ کی معرفت ہوگی نہ اس کو

وَعَلِمَ بِهِ هَذِهِ دَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ ۖ إِذَا هُوَ  
لَكَ الْإِسْلَامُ صَمَّكَ لَكَ الْإِسْتِسْلَامُ ۖ كُنْ  
مُسْلِمًا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ مَعَ  
حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ وَالْمَلَاذِمَةِ لَهُ ۖ سَلِّمْ لَهُ  
فِي حَقِّ نَفْسِكَ وَغَيْرِكَ ۖ أَحْسِنِ الْأَدَبَ مَعَهُ  
وَمَعَ خَلْقِهِ ۖ لَا تَظْلِمُ نَفْسَكَ وَلَا غَيْرَكَ ۖ  
فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ الظُّلْمُ  
يُظْلِمُ الْقَلْبَ وَيَسْوَدُّ الْوَجْهَ وَالصُّحُوفَ ۖ  
لَا تَظْلِمُ وَلَا تُعَاوَنَ ظَالِمًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ۖ أَيْنَ الظَّالِمَةُ ۖ أَيْنَ أَعْوَانُ الظَّالِمَةِ  
أَيْنَ مَنْ بَرَى لَهُمْ قُلَمًا ۖ أَيْنَ مَنْ لَاقَى لَهُمْ  
دَوَاةً ۖ اجْمَعُوهُمْ وَاجْعَلُوهُمْ فِي تَابُوتٍ  
مِنْ نَارٍ ۖ أَهْمُ رَبِّ مِنَ الْخَلْقِ وَاجْهَدُ أَنْ لَا  
تَكُونُ مَظْلُومًا وَلَا ظَالِمًا ۖ وَإِنْ قَدَرْتَ  
فَكُنْ مَظْلُومًا وَلَا تَكُنْ ظَالِمًا ۖ مَقْهُورًا  
وَلَا كَاهِرًا ۖ نَصْرُهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَظْلُومِ  
وَلَا يَسِيْرًا إِذَا تَمَيَّجَدُ نَاصِرًا مِنَ الْخَلْقِ ۖ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۖ  
إِذَا ظَلَمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَاصِرًا غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَإِنَّهُ يَقُولُ لَا نَصْرَ نَكَ وَكَوْ بَعْدَ حِينٍ  
النَّصْرُ سَبَبٌ لِلنَّصْرَةِ وَالرِّفْعَةِ  
وَالْعِزَّةِ ۖ اللَّهُمَّ إِنَّا لَنَسْأَلُكَ  
النَّصْرَ مَعَكَ وَ  
نَسْأَلُكَ

واقفیت۔ یہ درجات اور طبقات ہیں (یکے بعد دیگرے حاصل ہوتے ہیں) جب تیرا اسلام درست ہو جائے گا تو فرمانبرواری درست ہو جائے گی۔ اپنی تمام حالتوں میں حدود شریعت کی حفاظت اور اس کی پابندی کے ساتھ (جملہ امور کو) حق تعالیٰ کے حوالہ کر دینے والا بن۔ اپنا اور نیز دوسروں کا معاملہ سب اسی کے حوالہ کر نیز اس کے اور اس کی مخلوق کے ساتھ حسنِ ادب رکھ۔ نہ اپنے نفس پر ظلم کر اور نہ کسی دوسرے پر کہ ظلم دنیا و آخرت میں ظلمتوں کا مجموعہ ہے ظلم دل کو تارک اور چہرہ اور نامہ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہے۔ نہ ظلم کر اور نہ ظلم کرنے والے کی اعانت کر کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا (فرشتہ) ندا دیکے گا کہ کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم بنایا تھا؟ کہاں ہیں جنہوں نے ظالموں کے لئے دوات گھولی تھی؟ ان سب کو جمع کر اور آگ کے صندوق میں رکھ دو۔ مخلوق سے بھاگ اور کوشش کر کہ نہ تو مظلوم بنے اور نہ ظالم (کیونکہ مظلومیت بھی بعض دفعہ مخلوق سے شکوہ و شکایت یا فکر انتقام کی وجہ سے معصیت کا سبب بن جاتی ہے) اور اگر تجھ سے ہو سکے تو (صابر مظلوم بن اور ظالم مت بن۔ مظلوم بن اور غالب مت بن۔ حق تعالیٰ کی مدد مظلوم کے لئے مخصوص ہے خصوصاً جبکہ اس کو مخلوق میں مددگار نصیب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب کسی ایسے شخص پر ظلم ہوتا ہو جس کا بجز حق تعالیٰ کے کوئی مددگار نہ ہو تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور ہا ضرورتی مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت سے) کچھ دقت کے بعد ہو۔ صبر کرنا سببِ نصرت و رفعت اور عزت کا یا اللہ تم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیرے ساتھ صابر رہنے کا اور تجھ سے سوال کرتے

ہے۔ جو  
ہوں میں  
وزیر  
اکر رہا  
تے مجھے  
کو ان کے  
عاجت  
کہ وہ  
ستیں  
نے کے  
کی اور  
تہ پر  
دیکھتے  
فایان  
فہو  
کھے۔  
تہ سے  
رے  
ہے  
واسطے  
جائبات  
سازی  
ہی نہ  
مانہ ہو  
س کو



الْفَقْرَى وَالْكَفَايَةَ وَالْفَرَامَ مِنَ الْكُلِّ وَ  
 لَا شَيْخَالَ بِكَ وَرَفَعَ الْحُجْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ  
 اِرْفَعُوا الْوَسَائِلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ فَإِنْ وَفَّقَكُمْ  
 مَعَهَا هُوَسٌ لَا مَمْلَكَ وَلَا سُلْطَانٌ وَلَا عِزٌّ وَلَا  
 عِزٌّ إِلَّا لِلْحَقِّ عِزٌّ وَجَلَّ بِكَ مُنَافِقٌ إِلَى مَتَى  
 تُرَائِي وَتُنَافِقُ بِأَيْشٍ يَقَعُ بِيَدِهِ وَمَنْ تُنَافِقُ  
 لِأَجَلٍ وَلَيْلِكَ أَمَا تَسْتَحْيِي مِنْهُ عِزَّ وَجَلَّ وَمَا  
 مَوْءُ مِنْ بِلْقَائِهِ عَنْ قَرِيبٍ تَعْمَلُ عَمَلًا لَهُ وَ  
 بَاطِلًا لِنَفْسِهِ تَخَادَعُهُ وَتَسْتَعِجُّ فِي بِحُلُمِهِ  
 بِكَ اِرْجُحْ وَتَدَارِكْ أَمْرًا وَأَصْلِحْ نَيْتَكَ  
 لَهُ اِحْمَدُ أَنْ لَا تَأْكُلَ لِقْمَةً وَلَا تَمْشِيَ  
 خُطْوَةً وَلَا تَعْمَلَ شَيْئًا فِي الْجُمْلَةِ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ  
 صَاحِبَةٍ تَصْلُحُ لِلْحَقِّ عِزٍّ وَجَلَّ إِذَا صَحَّ  
 لَكَ هَذَا أَفْكُلْ عَمَلُ تَعْمَلُ يَكُونُ لَهُ  
 لَا يَغْيِرُ تَزُولُ عَنْكَ الْكُلْفَةُ وَتَصِيرُ  
 هَذِهِ النِّيَّةُ طَبْعًا لِلْعَبْدِ إِذَا صَحَّتْ  
 عُبُودِيَّتُهُ لِرَبِّهِ عِزَّ وَجَلَّ لَا  
 يَخْتَارُ إِلَى تَكْلِيفٍ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ  
 يَتَوَلَّاهُ وَإِذَا تَوَلَّاهُ أَعْنَاهُ  
 وَحُجْبَهُ عَنِ الْخَلْقِ كَلَا  
 يُخْتَارُ إِلَيْهِمْ فَالتَّعَبُ  
 مَا دُمْتَ مُرِيدًا  
 قَاصِدًا  
 سَائِرًا

ہیں پرہیزگاری اور کفالت اور سب سے فارغ ابالی کا اور تیرے  
 ساتھ مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان سے پردے  
 اٹھ جانے کا (صاحبو) اپنے اور اس کے درمیان سے (مخلوق کے)  
 واسطوں کو اٹھا دو کیونکہ تمہارا ان واسطوں کے ساتھ پڑا رہنا  
 ہوس ہی ہوس ہے۔ حکومت و سلطنت اور تو نگر و عزت  
 بحر حق تعالیٰ کے کسی کے لئے بھی نہیں۔ اے منافق  
 تو کب تک ریا اور نفاق کرتا رہے گا؟ جس کی وجہ سے تو نفاق  
 برت رہا ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ پڑے گا۔ تجھ پر افسوس  
 کیا تجھے حق تعالیٰ سے شرم نہیں آتی اور غمغریب اس سے ملنے کو  
 سچا نہیں سمجھتا۔ تو صورتاً تو عمل اس کے لئے کرتا ہے حالانکہ اس کا  
 اندرون غیر کے لئے ہے۔ تو اس کو دھوکا دیتا ہے اور اس کو مفید  
 سمجھتا ہے کیونکہ وہ تیرا تھم کا برتاؤ فرماتا ہے (اس لئے سزا  
 نہیں دیتا اور تو سمجھتا ہے کہ میرا دھوکا چل گیا) باز آ اور اپنے  
 برتاؤ کی تلافی کر اور نیت کو اس کے لئے درست کر۔ اس کی  
 کوشش کر کہ ایسی نیک نیتی کے بغیر جو حق تعالیٰ کے لئے شایان  
 ہونے کو کوئی نوالہ کھائے اور نہ ایک قدم چلے اور نہ کسی قسم کا  
 کوئی عمل کرے۔ جب تیرے لئے یہ مضمون درست ہو جائے گا تو  
 پھر ہر کام جس کو تو کرے گا اسی کے لئے ہوگا غیر کے لئے (کسی عمل  
 میں بھی) تکلف نہ آئے گی اور یہ نیت طبیعت بن جائے گی کہ  
 ہر نیک کام ایسا بے تکلف ہونے لگے گا جیسے سانس لینا جب  
 بندہ کی شانِ عبدیت حق تعالیٰ کے لئے صحیح ہو جاتی ہے تو اس کو  
 کسی کام میں بھی تکلف کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اس کا ساز  
 بن جاتا ہے اور جب وہ ساز بن جاتا ہے تو اس کو بے نیاز  
 بنا دیتا اور مخلوق سے چھپا لیتا ہے کہ وہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا  
 الغرض (عمل میں) مشقت اسی وقت تک محسوس ہوگی جب

إِذَا وَصَلْتَ وَالْقَطْعَتْ مَسَافَةً سَفَرًا فَصِرْتَ  
 فِي بَيْتِ قُرْبٍ رَيْكَ عَزَّوَجَلَّ زَالَ التَّكَلُّفُ  
 فَيَبْتُ الْأُنْسُ بِهِ فِي قَلْبِكَ وَتَزْدَادُ حَتَّى  
 تَأْخُذَ بِجَوَانِيهِ : تَكُونُ أَوْ لَا صَغِيرًا  
 ثُمَّ تَكْبَرُ : فَإِذَا كَبُرْتَ امْتَلَأَ الْقَلْبُ بِاللَّهِ  
 عَزَّوَجَلَّ : فَلَا يَبْقَى لِيْغِيْرِهِ طَرِيقٌ إِلَيْهِ وَلَا  
 زَاوِيَةٌ فِيهِ : إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى هَذَا  
 فَكُنْ مَعَ امْتِثَالِ أَمْرَةٍ وَالْإِسْتِمَاءِ عَنْ  
 تَهْنِئِهِ وَالتَّسْلِيمِ إِلَيْهِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَ  
 الْخِيَةِ وَالْفَقْرِ وَالْعِزِّ وَالذَّلِّ : عِنْدَ بُلُوغِ  
 الْأَعْرَاضِ وَكُسْرِهَا فِي أُمُورِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ :  
 تَعْمَلُ لَهُ وَلَا تُطَالِبُ بِدَرَّةٍ مِنَ الْكِبَرِ :  
 تَعْمَلُ وَيَكُونُ قَصْدُكَ رِضَا الْمُسْتَعِجِلِ  
 وَقُرْبِهِ : قَالَ أَجْرَةٌ تَكُونُ رِضَاكَ عَنْكَ وَ  
 قُرْبُكَ مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةٌ : فِي الدُّنْيَا  
 لِقَلْبِكَ وَفِي الْآخِرَةِ لِقَالِكَ : إِنْ أَعْمَلُ  
 وَلَا تَنَافُسُ لَا عَلَى ذَرَّةٍ وَلَا عَلَى بَدْرَةٍ :  
 لَا تَنْظُرُ إِلَى عَمَلِكَ بَلْ تَكُونُ جَوَارِحًا  
 تَتَحَرَّكُ بِالْعَمَلِ وَقَلْبِكَ مَعَ الْمُسْتَعِجِلِ  
 فَإِذَا تَحَرَّكَ هَذَا أَصَادَ رِقْلُكَ عُمَيْيُونَ  
 تَنْظُرُ بِهَا : صَارَ الْمَعْنَى صُورَةً وَالْعَلَابُ  
 حَاضِرًا وَالْخَيْرُ مُعَايِنَةً : الْعَبْدُ  
 إِذَا صَلَّاهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ مَعَهُ  
 فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ يُعَدُّهُ  
 وَيَسْبِلُ لَهُ

تک کہ تو (وصول الی اللہ) کے قصد اور ارادہ میں ہے (اور اس  
 راہ طریقہ میں) چل رہا ہے اور جب پہنچ گیا اور تیرے سفر  
 کی مسافت ختم ہو چکی (کہ صاحب نسبت بن گیا) تو قرب غلامی  
 کے مکان میں آگیا۔ اب تکلف جاتا رہے گا اور تیرے قلب  
 میں اس کے ساتھ اُنس بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ بڑھتا رہے گا۔  
 یہاں تک کہ قلب کے سارے کناروں کو گھیر لے گا۔ اول تو چھوٹا  
 ہو گا اس کے بعد بڑا بنے گا۔ پس جب تو بڑا بنے گا تو قلب  
 حق تعالیٰ سے ہرگز ہوجائے گا اور کسی دوسرے کے لئے اس  
 تک پہنچنے کا نہ کوئی راستہ باقی رہے گا اور نہ اس میں کوئی گوشہ  
 اگر تو اس درجہ تک پہنچنا چاہے تو اس کے حکم کی تعمیل کرنے  
 اور مانعت سے باز آنے میں اور بھلائی و برائی، تو بخیر و افلاس  
 عزت و ذلت اور اغراض کے پورا ہونے اور نہ ہونے کو اس کے  
 حوالہ کرنے میں مشغول ہو کہ اس کے لئے عمل کرے اور اجرت کا ذرہ  
 برابر بھی مطالبہ نہ کرے۔ کام کرے اور مقصود کام لینے والے کی  
 خوشنودی اور اس کا قرب ہو۔ پس اس کا تجھ سے راضی اور تیرا  
 دنیا و آخرت میں اس کا مقرب بن جانا ہی اجرت بنے۔ کہ دنیا میں  
 (اس کا قرب ہو) تیرے قلب کے لئے اور آخرت میں بدن کے  
 لئے۔ کام کر اور لالچ مت کرنے ایک ذرہ کا اور نہ دیناروں کی  
 تعمیل کا۔ اپنے کام کی طرف نظر مت کر بلکہ تیرے اعضاء کو تو کام  
 میں ہلنا چاہیے اور تیرا دل کام لینے والے کے ساتھ لگا رہے  
 پس جب یہ حالت کامل ہو جائے گی تو تیرے قلب کے لئے  
 آنکھیں ہوں گی جن سے تو دیکھے گا۔ معنی صورت بن جائیں گے  
 اور غائب حاضر بن جائے گا اور خبر معائنہ بن جائیں گی۔ بندہ  
 جب حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کا  
 ہر حال میں ساتھی ہوتا ہے کہ اس میں تغیر تبدیل فرماتا اور

وَيَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ ۖ يَصِيرُ كُلُّهُ  
 مَعْنَى ۖ يَصِيرُ كُلُّهُ إِيْمَانًا وَإِقْنَانًا وَمَعْرِفَةً  
 وَقُرْبًا وَمُشَاهَدَةً ۖ يَصِيرُ نَهْأً بِلَا كَيْلٍ ۖ  
 ضِيَاءً بِلَا ظُلَامٍ ۖ صَفَاءً بِلَا كَدٍ ۖ قَلْبًا  
 بِلَا نَفْسٍ ۖ رِسْلاً بِلَا قَلْبٍ ۖ قَنَاءً بِلَا وُجُودٍ ۖ  
 غَيْبَةً بِلَا حُضُورٍ ۖ يَصِيرُ غَائِبًا عَنْهُمْ وَعِنْدَهُ  
 كُلُّ هَذَا أَسَاسُهُ الْإِنْسَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا  
 كَلَامَ حَقِّ يَتَمُ هَذَا الْإِنْسَانُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ۖ  
 أَخْطَا عَنِ الْخَلْقِ خُطْوَةً ۖ لَا ضَرَّ لَهُمْ وَلَا  
 نَفْعَ لَهُمْ فَقَدْ جُرَّ نَفْسُهُ ۖ وَأَخْطَا عَنِ النَّفْسِ  
 خُطْوَةً وَلَا شَوْأَ فِيهَا وَعَادَهَا فِي رِضَاكَ رَبِّكَ  
 عَنْ وَجَلٍ وَقَدْ جُرَّ نَفْسُهَا ۖ فَالْخَلْقُ وَالنَّفْسُ  
 بِحَرَامٍ نَارَانٍ ۖ وَإِذَا كَانَ مُهْلِكًا كَانَ ۖ إِعْزَمَ  
 وَجْزُ هَذَا الْهَلَكِ وَقَدْ وَقَعَتْ فِي الْمَلِكِ ۖ  
 الْأَوَّلُ دَاءٌ وَالثَّانِي دَوَاءٌ ۖ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَ دَوَاءٍ ۖ وَالْأَمْرَاضُ كُلُّهَا  
 لَهَا أَدْوِيَةٌ عِنْدَهُ وَبَيِّدُهُ ۖ لَا يَمْلِكُهَا  
 أَحَدٌ سِوَاهُ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْوَحْدَةِ جَاءَكَ  
 الْإِنْسَانُ بِالْوَحْدِ ۖ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْفَقْرِ  
 جَاءَكَ الْغِنَى ۖ أَنْزَلَ إِلَيْنَا شَمْرَ أَطْلَبِ  
 الْآخَرَى شَمْرَ أَطْلَبِ الْقُرْبَ مِنَ الْمَوْتِ  
 أَنْزَلَ الْخَلْقَ شَمْرَ ارْجِعْ إِلَى الْخَالِقِ  
 وَيُحَلِّكْ خَلْقٌ وَخَالِقٌ  
 لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ  
 دُنْيَا

اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے۔ وہ  
 سرتاپا معنی اور سرتاپا ایمان و ایقان و معرفت و مشاہدہ بن جاتا  
 ہے۔ اس کا دل بلا شب روشنی بلا ظلمت صفائی بلا کدورت  
 قلب بلا نفس باطن بلا قلب فنا بلا وجود اور غیبت بلا حضور یعنی  
 ہر کمال بلا زوال بن جاتا ہے کہ وہ ساری مخلوق بلکہ اپنے وجود  
 سے بھی غائب ہو جاتا ہے (کہ کسی سے بھی واسطہ نہیں رکھتا)  
 اس سب کی بنیاد حق تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونا ہے۔  
 جب تک تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان یہ انس کامل نہ ہو جائے  
 واعظ بنادرست نہیں۔ ایک قدم مخلوق سے پرے ہٹ۔ نہ ان  
 کی ضرر رسانی کوئی چیز ہے نہ نفع رسانی (یہ مضمون حاصل ہوا) اور ان کے  
 علیحدگی نصیب ہوئی اور ایک قدم نفس سے پرے ہٹ اور اس کی  
 موافقت نہ کر بلکہ حق تعالیٰ کی رضا کے متعلق اس کو دشمن سمجھ کہ اس سے  
 بھی علیحدہ ہو جائے گا۔ پس مخلوق اور نفس آگ کے دو سمندر اور ہلاک  
 کرنے والے دو جنگل ہیں (جن میں بہتیرے ڈوب چکے جل چکے اور  
 بھٹک کر مر چکے ہیں) پنچنگی کے ساتھ اس ہلاکت سے عبور کر جا  
 کہ بادشاہت ہاتھ آئے گی اول (یعنی مخلوق و نفس میں مبتلا رہنا) مرض ہے  
 اور دوسری (یعنی ان سے عبور کر کے خالق کو پکڑنا) دوا ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 ہی نے بیماری اور دوا تار پی ہے اور جملہ امراض کے لئے دوائیں ہیں  
 جو اسی کے پاس اور اسی کے ہاتھ میں ہیں کہ ان کا مالک اس کے سوا  
 کوئی نہیں۔ جب تو توحید پر جا رہے گا تو واحد (یعنی حق تعالیٰ کے ساتھ  
 تجھ کو انس نصیب ہوگا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا تو تجھ کو تو نگر  
 نصیب ہوگی۔ دنیا کو چھوڑ اور آخرت کو طلب کر۔ اس کے بعد  
 مولا کا قرب طلب کر۔ مخلوق کو چھوڑ اور خالق کی طرف رجوع کر۔  
 تجھ پر افسوس مخلوق اور خالق جمع نہیں ہو سکتے (پس یہ طے کی تودہ  
 ہاتھ سے جائے گا اور وہ طے گا تو یہ ہاتھ سے چھوٹے گی) دُنْیَا

وَأُخْرَى فِي الْقَلْبِ لَا يَجْمَعَانِ لَا تَصَوِّرُ لَا يَصْعَقُ  
 لَا يَجِي مُنْجِي شَيْءٌ إِلَّا مَا الْخَلْقُ وَمَا الْخَالِقُ  
 إِمَّا الدُّنْيَا وَإِمَّا الْآخِرَةُ ۖ وَقَدْ يَتَصَوَّرُونَ  
 يَكُونُ الْخَلْقُ فِي ظَاهِرِكَ وَالْخَالِقُ فِي بَاطِنِكَ  
 وَالْدُّنْيَا فِي يَدِكَ وَالْآخِرَةُ فِي قَلْبِكَ ۖ إِمَّا فِي  
 الْقَلْبِ فَلَا يَجْمَعَانِ ۖ أُنْظِرْ لِنَفْسِكَ وَاخْتَرْ كَمَا  
 فَإِنْ أَرَدْتَ الدُّنْيَا فَاخْرِجِ الْآخِرَةَ مِنْ  
 قَلْبِكَ ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَاخْرِجِ الدُّنْيَا  
 مِنْ قَلْبِكَ ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْمَوْلَى فَاخْرِجِ الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةَ وَمَا سِوَاهُ مِنْ قَلْبِكَ لِأَنَّ مَا دَامَ  
 فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا  
 تَرَى قُرْبَهُ عِنْدَكَ وَلَا يَتَحَقُّ لَكَ الْإِنْسُ  
 وَالسُّكُونُ إِلَيْهِ ۖ مَا دَامَ فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ  
 مِنَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْآخِرَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ ۖ وَمَا  
 دَامَ فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِنَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى  
 تَقَرِّبُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كُنْ عَاقِلًا لَا تَأْتِي  
 إِلَى بَابِهِ إِلَّا بِإِقْدَامِ الصَّدَقِ فَإِنَّ  
 النَّاقِدَ بَصِيرٌ وَمُحْكَمٌ تَسْتَرْعِي الْخَلْقَ  
 لَا عَنِ الْخَالِقِ ۖ كَيْفَ تَسْتَرْعِي فِرْيَبُ  
 تُنْهَكَ عِنْدَ الْخَلْقِ وَتَأْخُذُ الْعَمَلَةَ  
 مِنْ جَنِيكَ وَبَيْتِكَ ۖ يَا نَارَكَ الشُّجَاعِ  
 الْمَكْسَرِ عِنْدَ أَكْلِكَ فِي فَيْتِكَ يُبَيِّنُ لَكَ  
 الْخَبَرَ ۖ يَا أَكِلَ السَّمِّ عَنْ قَرِيْبٍ يَتَبَيَّنُ  
 فِعْلُهُ فِي جَسَدِكَ ۖ أَكُلِ الْحَرَامَ  
 سَمٌّ لِحَسَدِ دِينِكَ ۖ

اور آخرت قلب میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ نہ اس کی کوئی صورت  
 ہے اور نہ یہ ہو سکے اور نہ اس سے کچھ حاصل۔ بس یا تو مخلوق ہوگی یا  
 خالق ہوگا یا صرف دُنیا رہے گی یا صرف آخرت ہاں یہ ہو سکتا ہے  
 کہ مخلوق تیرے ظاہر میں ہو کہ بدن سب سے بڑے، اور خالق تیرے  
 باطن میں کہ دل اس کے سوا کسی سے نہ لگے، اور دُنیا تیرے  
 ہاتھ میں ہو اور آخرت تیرے قلب میں۔ باقی طلب کے اندر دونوں جمع  
 ہو جائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ سوا اب تو اپنے نفس کے لئے دیکھ لے کہ دُنیا  
 چاہیے یا آخرت، اور اس کو اختیار کر لے پس اگر دُنیا چاہتا ہے تو  
 آخرت (کے خیال) کو اپنے دل سے نکال دے اور اگر آخرت چاہتا ہے  
 تو دُنیا کو قلب سے نکال دے اور اگر مولا کو چاہتا ہے تو دُنیا اور آخرت  
 اور جہلماسوئی اللہ کو اپنے دل سے نکال دے۔ کیونکہ جب تک حق تعالیٰ  
 کے سوا ایک ذرہ بھی تیرے قلب میں رہے گا تو نہ تو اس کا قرب  
 دیکھ سکے گا اور نہ اُنس اور نہ اس کے ساتھ دل لگانا تجھے نصیب ہوگا  
 جب تک دُنیا کا ایک ذرہ بھی تیرے دل میں رہے گا اُنس وقت  
 تک تو آخرت کو اپنے سامنے نہ دیکھے گا اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ  
 بھی تیرے قلب میں رہے گا اس وقت تک حق تعالیٰ کا تقرب تجھ کو نظر  
 نہ آئے گا۔ سمجھ دار بن کہ اس کے دروازہ پر نہ آگر صدق کے بانوں سے  
 کہ پرکھ والا (خدا) بڑا نا ہے۔ تجھ پر افسوس تو نے مخلوق سے پردہ کیا  
 خالق سے نہ کیا۔ تیرا پردہ کیا مفید ہو سکتا ہے۔ عنقریب مخلوق کے  
 نزدیک بھی تیرا پردہ فاش ہو جائے گا کہ کارکنانِ قضاء و قدر تیری  
 جیب اور تیرے گھر کے اندر سے سب جمع پونجی نکال لیں گے۔ اے  
 ٹوٹے ہوئے کچ کو اپنے کھانے کے اندر نکالے بغیر چھوڑ دینے والے  
 اپنے ہریسے کے کھاتے وقت تجھ کو حقیقت واضح ہو جائے گی اور آئے  
 زہر کھانے والے عنقریب اس کا اثر تیرے بدن میں ظاہر ہو جائے گا  
 حرام غذا کھانا تیرے دین کے بدن کے لئے زہر ہے اور (اپنے خدا کی)

رتا ہے وہ  
 ماہر بن جاتا  
 دورت  
 (احضور یعنی)  
 اپنے وجود  
 رکھتا،  
 ہوتا ہے۔  
 نہ ہو جائے  
 ٹ۔ نہ ان  
 (اور ان  
 اور اس کی  
 کہ اس سے  
 نہ اور ہلاک  
 چکے اور  
 سے عبور کر جا  
 رہنا، مرض ہے  
 اللہ تعالیٰ  
 روایتیں ہیں  
 کے سوا  
 کے ساتھ  
 نو نگر  
 کے بعد  
 جمع کر۔  
 لے گی تو وہ  
 دُنیا

تَزَادُ الشُّكْرَ عَلَى الْيَعْوِ سَمَّ لِيُنِيكَ عَنْ قَرِيبٍ  
يُعَاقِبُكَ الْحَيُّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَقْرِ وَالشُّوَالِ لِلْخَلْقِ  
وَرَفِيعَ الرَّحْمَةِ مِنْ قُلُوبِهِمْ لَكَ يَا  
تَارِكُ الْعَمَلِ يَعْلِمُهُ عَنْ قَرِيبٍ يُسَيِّمُكَ  
الْعِلْمَ وَيَدُ هَبْ بَرَكَتَهُ مِنْ قَلْبِكَ يَا هَاطِلًا  
لَوْ نَعَرَفْتُمُوهُ عَرَفْتُمْ عَقُوبَاتِهِ أَحْسِنُوا الْأَدَبَ  
مَعَهُ وَمَعَ خَلْقِهِ قُلُوبًا مِنَ الْكَلَامِ فِيمَا  
لَا يُعِينُكُمْ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِينَ أَنَّهُ قَالَ  
رَأَيْتُ شَايَا يَكْدِي قُلْتُ لَهُ كَوْنِي كَانَتْ  
أَحَبُّ إِلَيْكَ فَعَوَّيْتُ بَانَ حُرْمَتُ قِيَامِ  
اللَّيْلِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ يَا عَلَامَ فِيمَا يُعِينُكَ  
شُغْلُ عَمَّا لَا يُعِينُكَ أَخْرِجْ نَفْسَكَ مِنْ  
قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ فَأَتَاهَا حَيُّ الْكَدَّارَةُ  
الْمُكَدَّرَةُ بَعْدَ خُرُوجِهَا بَحْيً الصَّفَاءُ  
عَبَّرَ وَقَدْ غُبِرَتْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ  
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ  
يَا إِنْسَانُ اسْمَعْ يَا نَاسُ اسْمَعُوا يَا  
مُكَفِّفِينَ اسْمَعُوا يَا بَلَّغَ يَا عَقْلَ كَلَامِ  
الْبَارِي عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْبَارُهُ وَهُوَ أَصْدَقُ  
الْقَائِلِينَ فَيَذَرُ الْوَالِدَ مِنْ نُفُوسِكُمْ مَا  
يَكْرَهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِكُمْ مَا تَحِبُّونَ  
الطَّرِيقُ وَاسْمَعْ آيَشُ بِكُمْ يَا مَتَّى  
قَوْمُوا وَكَسَبُوا بِأَعْمَلُوا وَلَا  
تَفْعَلُوا مَا دَامَ الْحَبْلُ  
بِطَرَفِيهِ بِأَيْدِيكُمْ

نمتوں کا شکر چھوڑنا تیرے دین کے لئے زہر ہے۔ حق تعالیٰ تجھ کو  
محتاجی اور مخلوق سے بھیک مانگنے اور ان کے دلوں سے تجھ پر ترس  
کھانا نکال لینے کی سزا دے گا۔ اور اے اپنے علم پر عمل کے چھوڑنے  
والے تجھ کو غنقریب وہ تیرا علم بھلا دیگا اور تیرے قلب اس کی برکت  
دور کر دیگا اے جاہلو اگر تم اس کو بیچا تے تو اس کی سزاؤں کو بھی بیچتے  
اس کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ اچھے ادب کا برتاؤ کرو اور لا طائل  
کلام کو کم کرو۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے ایک جوان کو بھیک  
مانگتے دیکھا تو اس سے کہا کہ کاش تو محنت مزدوری کرتا تو تیرے لئے  
اچھا ہوتا کہ معصیت خداوندی اور ذلت و تحقیر دونوں سے محفوظ رہتا،  
پس مجھ کو اس کی یہ سزا ملی کہ چھ مہینے تک تجھ سے محروم رہا (چونکہ ان کو  
اس نصیحت کا منصب نہ تھا اس لئے یہ کلام لا طائل و بے فائدہ ہوا  
جس پر تنبیہ کی گئی) صاحبزادہ۔ کارآمد باتوں میں تیرے لئے اتنا شغل ہے  
کہ بیکار باتوں کی ہمت نہ ملے۔ اپنے قلب سے نفسانیت کو نکال، کہ  
بھلائی تجھ کو نصیب ہوگی کیونکہ اصل کدورت جو دوسروں کو بھی مکدر بنا دیتی  
وہی (نفسانیت) ہے اس کے نکل جانے کے بعد صفائی آئے گی) اپنی  
حالت بدل کہ تیرے ساتھ حق تعالیٰ کا برتاؤ بھی بدل جائے گا۔  
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک  
کہ وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدل لیں۔ اے انسان سن۔ اے  
صاحبزادہ۔ اے (شریعت کے) مکلف عاقلو بالغو حق تعالیٰ  
شانہ کارشاد اور اطاعتیں سنو اور وہ سب کہنے والوں سے زیادہ سچا ہے  
تم اس کے لئے اپنی اس حالت کو بدلو جو اس کو ناپسند ہے تاکہ وہ  
تم کو وہ چیز عطا کرے جو تم کو پسند ہے۔ راستہ بہت کشادہ ہے  
تہیں کیا ہو گیا۔ اے لوئے نگر و کھرٹے ہو جاؤ اور (اس کا دامن  
مضبوط تمام لو۔ کام کرو غفلت نہ کرو۔ جب کہ رستی کے دونوں کنارے  
تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ زندگی بھی موجود ہے اور توبہ و

اسْتَعِينُوا بِهِ عَلَى مَا يَصْلِحُكُمْ ۖ تَقُولُ  
 اَرْكَبُوْهَا وَاِلَّا رَكِبْتُكُمْ ۖ هِيَ اَمَّا رَاةٌ بِالسُّوْ  
 فِي الدُّنْيَا وَكَوَامَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ ۖ اَهْرُؤُوا  
 مِمَّنْ يَشْغُلُكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ  
 كَهَرَبِكُمْ مِنَ السَّبِيحِ ۖ عَا مِلُوْهُ فَاِنَّهٗ  
 مِّنْ عَامِلَةٍ رَّحِيْمٍ ۖ مِّنْ اَحَبِّهٖ اَحَبُّهٖ ۖ  
 مِّنْ اَرَادَ اَرَادَ ۖ مِّنْ تَقَرَّبَ اِلَيْهِ  
 قَرَّبَ مِنْهُ ۖ مِّنْ تَعَرَّفَ اِلَيْهِ عَرَّفَهُ  
 نَفْسَهُ ۖ اِسْمَعُوْا مَعِيَ وَاقْبَلُوْا قَوْلِيْ ۖ  
 فَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِّنْ يَّتَكَلَّمُ  
 عَلٰى النَّاسِ عَلٰى حَالَتِهِ غَيْرِيْ ۖ اُرِيْدُ  
 الْخَلْقَ لَهُمْ كَلَامِيْ ۖ وَاِنْ طَلَبْتُ الْاٰخِرِيْ  
 طَلَبْتُهَا لَهُمْ ۖ كُلُّ كَلِمَةٍ اَتَكَلَّمُ  
 بِهَا لَا اُرِيْدُهَا اِلَّا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
 اَنْتُمْ عَلٰى مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرِيْ وَبَيْنَهُمَا  
 وَهُوَ يَعْلَمُ صِدْقِيْ لَا تَكُنَّ عَلَامَةُ الْغِيُوْثِ  
 تَعَاكُلُوْا اِلَيَّ ۖ اَنَا حَلَقُ ۖ اَنَا صَاحِبُ  
 الْكُوْرَةِ وَدَارِ الصُّرْبِ ۖ يَا مُنَافِقُ  
 اَيْشَ تَهْدِيْ ۖ هٰذَا يَانَكَ فَارِغٌ  
 كَمْ تَقُوْلُ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ ۖ  
 وَبِكَ تَرٰى غَيْرَكَ وَتَقُوْلُ اَنَا  
 اَرَادَ ۖ تَاَنَسُ بِغَيْرِهِ وَ  
 تَقُوْلُ اَنَا اَلْسِنْ بِهٖ  
 لُسَيْيُ نَفْسِكَ  
 رَا ضِيًّا وَذٰلِكَ

رحمت خداوندی کا بھی دروازہ کھلا ہوا ہے) تو اس سے ان اعمال پر  
 مدد و جو تم کو نیکو کار بنا دے۔ اپنے نفس پر تم سوار ہو جاؤ۔ ورنہ وہ  
 تم پر سوار ہو جائے گا۔ نفس دنیا میں تو معصیت کی ترغیب دینے والا  
 ہے اور آخرت میں طاعت کرنے والا۔ اس شخص سے جو تم کو حق تعالیٰ  
 سے غافل بنائے ایسا بھاگو جیسے درندہ سے بھاگتے ہو۔ خدا سے  
 معاملہ کرو کیونکہ جس نے اس سے معاملہ کیا اس نے فائدہ اٹھایا  
 جس نے خدا سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی۔ جس نے  
 خدا کو چاہا خدا نے اس کو چاہا۔ جو خدا کے قریب آیا خدا اس کے  
 قریب آیا اور جس نے خدا کو پیچھا چاہا خدا نے اس کو اپنی معرفت  
 نصیب فرمائی۔ میری بات سنو اور میرا کہنا مانو کہ میرے سوا  
 سطح زمین پر کوئی نہیں جو بلا امتیاز غریب و امیر، تمام لوگوں  
 سے ایک حالت پر کلام کرے۔ میں مخلوق کا خواہاں ہوں انہیں کچھ  
 نفع کو نہ کہ اپنے نفع کو اور اگر آخرت طلب کرتا ہوں تو صرف نہیں  
 کے لئے۔ جو بات بھی میں بولتا ہوں اس سے صرف حق تعالیٰ ہی  
 مقصود ہے۔ دنیا اور آخرت اور جو کچھ بھی ان دونوں میں ہے  
 اس سے مجھے واسطہ کیا؟ وہ میری سچائی سے واقف ہے کیونکہ  
 وہ تمام چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ میری طرف آؤ کہ میں کسوٹی  
 ہوں۔ میں (سیم و زر تپانے کی) بھٹی اور (سکہ ڈھالنے کی)  
 کھال والا ہوں (کہ کھوٹا کھرا پہچانتا) اور مٹی کے ڈھیر کو شامی  
 منظور نظر بناتا ہوں) اے منافق تو بکتا کیا ہے؟ تیری بکواس  
 بے معنی ہے۔ تو بار بار میں کیا کرتا ہے۔ حالانکہ تو ہے کیا؟  
 تجھ پر انسوس کہ تیری نظر دوسروں پر ہے اور کہتا یہ ہے کہ  
 میری نظر خدا پر ہے۔ تو مانوس ہوتا ہے غیروں سے اور کہتا ہوں  
 ہے کہ میں خدا سے مانوس ہوں۔ تو نام تو رکھتا ہے اپنے نفس  
 کا راضی (کہ اس کو رضا برتتا حاصل ہے) حالانکہ وہ ہمیشہ

تعالیٰ تجھ کو  
 تجھ پر ترس  
 کے چھوڑنے  
 اس کی برکت  
 اس کو بھی پہنچے  
 در لاطائل  
 جان کو بیک  
 تو تیرے لئے  
 محفوظ رہتا  
 نہ کہ ان کو  
 فائدہ ہوا  
 اتنا شغل ہے  
 و نکال کہ  
 بھی کد بتا  
 گی اپنی  
 سے گا۔  
 تا جب تک  
 ن۔ اے  
 تعالیٰ  
 یادہ سچا  
 تا کہ وہ  
 یادہ ہے  
 کا دامن  
 کناس  
 بہ و

مَعَارِضُهُ تَسْمِيَةً صَابِرَةً وَبَقَّةً تُرْجَعُ  
وَتُكْفَرُ لَا كَلَامَ حَتَّى يَصِيرَ لِحَمَتِكَ مَيْتًا  
لِتَكْتُمَ الْأَلَامَ وَالْأَفَاتِ فِيهِ فَلَا تُولِمَهُ  
مَقَارِئِصُ الْأَفَاتِ فَتَقْصِيرُ كُلِّ حَلَوَةٍ  
بِهِ يَحْلُو أَقْلَبُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَكُونُ  
فِي عَدَمٍ بِإِلْصَاقٍ الْيَمَامَةِ إِلَى مَا فِيهَا  
وَوُجُودُهُ عِنْدَ امْتِنَالِ الْأَمْرِ وَالْإِتِمَانِ  
عَنِ الشَّيْءِ فَإِنَّهُ يُوجِدُ لَوْ وَقَعَهُ يُجَرِّكُكَ  
وَيُسَكِّنُكَ وَأَنْتَ فِي غَيْبَةِ مَعَهُ لَا تَنْتَبُ  
لَكَ مَقَامٌ حَتَّى يَصِغَ لَكَ هَذَا الْمَقَامُ  
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُطْلَبُ مِنَ الْعَبْدِ صُورَتُهُ  
إِنَّمَا يُطْلَبُ مَعْنَاهُ وَهُوَ تَوْحِيدُهُ وَ  
إِخْلَاصُهُ وَإِزَالَةُ حَبْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ  
قَلْبِهِ وَأَنْ يَصِيرَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ فِي مَعْرِفِ  
عَنْهُ فَإِذَا تَمَرَّلَهُ هَذَا الْحَبْلُ وَقَرَّبَهُ  
وَرَفَعَهُ عَلَى غَيْرِهِ يَا وَاحِدُ وَحْدُنَا  
لَكَ حَوْلُنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلَصْنَا لَكَ  
صَحْبَهُ دَعَاوِينَ بِبَيْتِنَا فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ  
أَطِيبْ قُلُوبَنَا وَبَسِّرْ أُمُورَنَا إِنْ جَعَلْتَ  
أَنْسَابَكَ وَوَحْشَانَا بِمَنْ سِوَاكَ  
إِنْ جَعَلْتَ هُمُومَنَا هَمًّا وَاحِدًا وَهُوَ  
الْهَمُّ بِكَ وَالْقُرْبُ مِنْكَ دُنْيَانَا  
وَأُخْرَانَا رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ  
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابَ  
النَّارِ

اعتراف کرنے کا عادی ہے تو نام رکھتا ہے اس کا ماہر حاکم  
ایک چھوٹا پتھر کو اپنی نیش زنی کی ذرا سی تکلیف سے مضطرب  
کر دیتا اور ناشکر گزار بنا دیتا ہے۔ بس جب تک کہ تیرا گوشت مٹا  
و تکلیف کی کثرت سے مردار نہ بن جائے کہ مصائب کی قینچیاں  
اس کو تکلیف ہی نہ دیں اس وقت تک واعظ بننا ٹھیک نہیں ہیں  
اس وقت تو سر تا پا خلوت بن جائیگا کہ تیرا قلب دنیا اور آخرت  
دونوں سے خالی اور ان کے اور ان کے اندر کی چیزوں کے اعتبار  
سے معدوم ہوگا اور ارشاد کی تعمیل اور مانعت سے باز آنے کے وقت  
موجود ہوگا کہ وہی (اس وقت) تجھ کو موجود کرے گا اور اس کا فعل  
ہی تجھ کو ہلائے اور پھر اے گا اور تو اس سے غائب ہوگا حق تعالیٰ کی  
محبت میں جب تک یہ مرتبہ تیرے لئے صحیح نہ ہو جائے تیرے لئے کوئی  
مرتبہ متحقق نہیں حق تعالیٰ بندہ سے اس کی صورت کا خواہاں نہیں ہے  
بس وہ تو مجھے کا خواہاں ہے اور وہ اس کی توحید اس کا اخلاص اور  
اپنے دل سے دنیا اور آخرت کی محبت کا دور کر دینا اور یہ حالت ہو  
کہ جملہ اشیاء اس سے برطرف ہو جائیں۔ پس جب اس کی یہ حالت  
کامل ہو جائی ہے تو حق تعالیٰ اس کو محبوب و مقرب بناتا۔ اور پھر  
دوسروں کو رفعت بخشتا ہے۔ اے واحد (خدا) ہم کو اپنا موعود بنا  
مخلوق سے ہم کو رہائی دے اور خالص اپنا بنا لے۔ ہمارے دعووں  
کو اپنے فضل و رحمت کے گواہوں سے سچا کر دے۔ ہمارے  
دلوں کو معطر فرما۔ ہماری مشکلیں آسان کر۔ اپنا اُنس دے  
اور اپنے ماسویٰ سے وحشت نصیب کر۔ ہمارے انکار کو  
صرف ایک فکر بنا دے کہ ہم کو دنیا اور آخرت میں صرف  
تیرا اور تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ اے ہمارے پروردگار  
عطا کر ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا  
ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

وَقَالَ رَجُلٌ  
خَامِسٌ  
عَنِ النَّبِيِّ  
عُودُوا إِلَى  
يُنْزِلُ  
اللَّهُ تَعَالَى  
الْآخِرَةِ  
تُجِبُونَ  
وَبَيْنَهُمَا  
الَّذِي أَنْ  
يَحْمِلُكُمْ  
يَا هَمَّ  
خُلِقْتُ لِلَّهِ  
جَعَلَتْ هَمَّ  
إِلَّا يَنْتَارِقُوا  
بِالْعِشْرَانِ  
تَقُولُ لَكُمْ  
هَكَذَا أَوْ هَذَا  
الشَّيْبُ فِي  
بِالسَّوَادِ  
مَلِكُ الْمَوْتِ  
إِذَا انْقَطَعَ  
حِيلَةُ تَحْتَا

## سینتیسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۵ رجب ۱۲۵۵ھ - مدرسہ معمرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میاروں کو پوچھا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو کہ یہ تم کو آخرت یاد دلائے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے یہ قصد فرمایا ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو اور تم اس کی یاد سے بھاگتے اور دنیا کو محبوب سمجھتے ہو غریب تمہارے اختیار کے بغیر تمہارے اور دنیا کے درمیان آرٹھو جائیگی کہ جس پر تم خوش ہو رہے ہو اس کو تمہارے ہاتھوں سے لے لیا جائے گا۔ ناگواری تمہارے پاس آموحد ہوگی اور مسرت کے بدلہ غم چھا جائے گا۔

اے غافل - اے نادان ہوشیار ہو تو دنیا کے لئے نہیں بنایا گیا۔ تو آخرت کے لئے بنایا گیا ہے۔ اے اس چیز سے غافل جس کے بغیر چارہ نہیں۔ تو نے اپنا فکر غمناشت و لذات اور دینار پر دینار جوڑنا ہی قرار دے لیا اور اپنے اعضاء کو ہود و لعب میں مشغول کر دیا اگر کوئی یاد دلانے والا تجھ کو آخرت اور موت یاد دلاتا ہے تو تو کہتا ہے کہ میرا پیش مکدر کر دیا اور ادھر اور ادھر اپنا سر ٹھکانے لگتا ہے۔ موت کا ڈر آنے والا تیرے پاس آیا وہ بالوں کی سپیدی ہے (جو بڑھاپے میں پیدا ہو کر موت کی اطلاع دیتی ہے) اور تو اس کو یا تو (قیحی سے) کاٹ دیتا ہے یا (خضاب کی) سیاہی سے اس کو متغیر کر دیتا ہے۔ جب تیری اجل آجائے گی، اس وقت کیا کر لے گا؟ جب تیرے پاس ملک الموت (حضرت عزرائیل علیہ السلام) مع اپنے ساتھیوں کے آئیں گے تو ان کو تو کس چیز سے واپس کرے گا؟ جب تیرا رزق ختم اور تیری مدت تمام ہو جائے گی تب کون سی پال چلے گا؟ اس ہوس کو چھوڑ

## الْمَجْلِسُ لِسَائِمِجٍ وَالتَّلَاوُثُ

وَقَالَ رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ بَيْتُهُ فِي الْجَمْعَةِ فِي الْمَدِينَةِ  
خَامِسَ رَجَبِ سَنَةِ حَمِيزٍ وَارْتَعَانِ وَحَمِيزًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ عَالِمٌ  
عَمُودُ الْمَرْصُفِ وَاهْتَبِطُوا الْجَنَائِزَ فَإِنَّكُمْ  
يُنْذَرُكُمْ الْآخِرَةَ ۖ قَصَدَ الرَّسُولُ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَنْ تُدْرِكُوا  
الْآخِرَةَ وَأَنْتُمْ تَهْرَبُونَ مِنْ ذِكْرِهَا وَ  
تُحِبُّونَ الْعَالِجَةَ ۖ عَنْ قُرَيْبٍ يُحَالُ بِسَبِّكُمْ  
وَبَيْتِكُمْ لَا أَمْرُكُمْ ۖ يُؤْخَذُ مِنْ أَيْدِيكُمْ  
الَّذِي أَنْتُمْ فَرَحُونَ بِهِ ۖ تَحْبِبُكُمْ الْبَغْضَةُ ۖ  
تَحْبِبُكُمْ التَّرَحُّمَةُ بَدَلُ الْفَرَحَةِ ۖ يَا عَاقِلُ  
يَا هَمِيمُ انْتَبِهْ ۖ مَا خُلِقْتَ لِلدُّنْيَا وَإِنَّمَا  
خُلِقْتَ لِلْآخِرَةِ ۖ يَا غَافِلًا عَمَّا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ قَدْ  
جَعَلْتَ هَذَكَ لِلْمَمُوتِ وَاللَّائِثِ وَجَمِيعِ  
الَّذِينَ تَارِقُونَ الدُّنْيَا ۖ وَأَشْغَلْتَ جَوَارِحَكَ  
بِالْعَيْشِ إِنْ ذَكَرَكَ مَذَكَّرَكَ الْآخِرَةَ وَالْمَوْتَ  
تَقُولُ لَقَضَيْتُ عَلَى قَلْبِي وَتَكُونُ بِدُورِكَ  
هَكَذَا أَوْ هَكَذَا ۖ قَدْ جَاءَكَ نَذِيرُ الْمَوْتِ وَكُلُّ  
الشَّيْءِ فِي شَعْرَةٍ ۖ وَأَنْتَ تَقْضِيهِ أَوْ تُعْطِيهِ  
يَا سَوَادُ إِذَا جَاءَ أَجَلَكَ أَلَيْشَ تَعْمَلُ إِذَا جَاءَكَ  
مَلِكُ الْمَوْتِ وَمَعَهُ أَعْوَانُ ۖ يَا بَيَّ شَيْءٍ تَرُدُّكَ ۖ  
إِذَا انْقَطَعَ رِزْقُكَ وَانْقَضَتْ مُدَّتُكَ يَا بَيَّ  
خِلَافَةَ تَحْتَالُ ۖ دَعُ عَنْكَ هَذَا الْهَوَسَ ۖ

بر حاکم

مضطرب

اگر کشت متنا

کی قینچیاں

نہیں ہاں

اور آخرت

کے اعتبار

رآنے کے وقت

اس کا نفل

حق تعالیٰ کی

لئے کوئی

ہاں نہیں ہے

افلاص او

یہ حالت ہر

کی یہ بات

اتا۔ اور پھر

بناموعد بنا

دے دعویٰ

ہمارے

اُنش وے

افکار کو

نہیں صرف

پروردگار

ملائی اور بجا



الدُّنْيَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْعَمَلِ إِذَا عَمِلْتَ فِيهَا أُعْطِيتَ  
 الْآخِرَةَ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلْ نَمَّا نَقُطُ بِهِيَ دَارَ الْإِهْمَالِ  
 وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ بِهِيَ دَارُ التَّعَبِ الْآخِرَةُ  
 دَارُ الرِّاحَةِ الْمُؤْمِنُ يُتَعَبُ نَفْسَهُ فِيهَا فَلَا  
 جَرَمَ يَسْتَرْحِمُ ۖ وَأَمَّا أَنْتَ تَعَجَّلْتَ بِالرَّاحَةِ  
 وَتَسْأَلُ بِالتَّوْبَةِ وَتَسْأَلُ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَ  
 شَهْرًا بَعْدَ شَهْرٍ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ نَقَضَ  
 أَجَلَكَ ۖ عَنْ قَرِيبٍ تَذُنُّمٌ كَيْفَ مَا قَبِلْتَ  
 التَّصَنُّعَ وَكَيْفَ مَا أَنْتَبَهْتَ وَصَدَقْتَ  
 فَمَا صَدَقْتَ ۖ وَجِلَّكَ جِدُّ سَقْفِ حَيَاتِكَ  
 قَدْ انْكَسَرَ ۖ إِلَيْهَا الْمَعْرُورُ حَيْثُ حَيَاتِكَ  
 تَتَوَارَقُ ۖ هَذِهِ الدَّارُ الَّتِي أَنْتَ هَا تَحْتَزِبُ  
 تُحَوِّلُ مِنْهَا إِلَى أُخْرَى ۖ أَطْلُبْ دَارَ الْآخِرَةِ  
 وَانْقُلْ رَجُلَكَ إِلَيْهَا ۖ مَا هَذِهِ الرَّجُلُ بِهِيَ  
 الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ ۖ قَدْ مَآلَكَ إِلَى الْآخِرَةِ  
 حَتَّى تَجِدَ وَفَتْ وَصُولِكَ إِلَيْهَا يَا مَعْرُورًا  
 بِاللُّغْيَا يَا مُسْتَغْلَا بِأَشْيَاءٍ مِنْ شَرِّكَ  
 السَّرِيَّةِ وَاسْتَنْدِلَ بِالْحَدِّ أَمَةٍ وَجِلَّكَ  
 الْآخِرَى لَا تَجْتَنِمُ مَعَهَا لِأَنَّهَا لَا تَوْصَاهَا كَلَامٌ  
 أَخْرَجُهَا مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ الْآخِرَةَ  
 كَيْفَ تَجِيءُ وَتَسْتَوِلِي عَلَى قَلْبِكَ ۖ فَإِذَا  
 تَمَرَّكَ هَذَا نَادَاكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَيَمْنِيذِ خَلِّ الْآخِرَى وَاطْلُبْ ۖ  
 فَمِنَّا لَكَ تَكْمُلُ صِحَّةُ الْقَلْبِ  
 وَصَفَاءُ السَّرِّ

دُنیا کی بنا تو کام پر ہے جب یہاں کام کرے گا تب اُجرت پائے گا،  
 اور اگر کام نہ کرے گا تو کچھ بھی نہ ملے گا۔ یہ تو اعمال کا اور مصیبتوں کا  
 گھر ہے یہ مشقت کا گھر ہے اور آخرت راحت کا گھر ہے۔ مومن  
 چونکہ یہاں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالتا ہے پس ضرور ہے کہ رات  
 پائے۔ لیکن تو نے راحت میں جلدی مچائی ذکر دُنیا ہی میں آرام  
 کیا، اور توبہ میں ٹال مٹول اور دنوں اور مہینوں اور برسوں آج  
 کل کرتا رہتا ہے۔ تیری زندگی ختم ہو رہی ہے۔ غنقریب تو پشیمان  
 ہو گا کہ نصیحت کیوں نہ مان لی اور متنبہ کیوں نہ ہوا اور بچا کیوں  
 نہ سمجھا؟ تجھ پر افسوس کہ تیری زندگی کی چھت کا ہتھیر ٹوٹ چکا  
 (اور غنقریب گرا پڑتا ہے مگر تجھے ہوش نہیں آتا) اے مغرور  
 تیری زندگی کی دیواریں گرتی جا رہی ہیں۔ یہ گھر جس میں تو آباد ہے  
 ویران ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں جانا ہے۔  
 آخرت کا گھر طلب کر اور اس کی طرف اپنا قدم بڑھا، کون سا تم  
 وہ قدم اعمال صالحہ ہیں (کہ ان کو آخرت کی طرف چلانا چاہیے)  
 اپنا مال اپنے سے پہلے آخرت کی طرف روانہ کر تاکہ اپنے وہاں  
 پہنچنے کے وقت تو اس کو پائے۔ اے دُنیا پر مغرور اور اے  
 ناچیز کے ساتھ مشغول ہونے والے اور اے وہ شخص جس نے بی بی  
 کو چھوڑا اور نوکرانی کے ساتھ مشغول ہوا۔ تجھ پر افسوس۔ آخرت (جو  
 بمنزلہ بی بی کے ہو دُنیا کے ساتھ (جو بمنزلہ نوکرانی کے ہو) نہیں رہتی  
 کیونکہ وہ اس سے راضی نہیں ہے (بلکہ رقابت کے سبب اس سے  
 متنفر ہے) نوکرانی کو اپنے قلب سے باہر نکال پھر دیکھ کہ آخرت کس  
 طرح آتی اور تیرے قلب کو گھیر لیتی ہے (کہ اس کے سوا کسی طرف  
 دل مائل ہی نہ ہوگا) پس جب یہ مضمون تیرے لئے کامل ہو جائے گا  
 تو حق تعالیٰ کا قرب تجھ کو نوا دے گا (کہ اب (دھر آؤ) پس اس وقت آخرت  
 کو چھوڑ اور اس کا طالب ہو کہ قلب کی تندرستی اور باطن کی صفائی

بَاغِلًا  
وَاللَّامِ  
مُدَّعٍ  
أَنْتَ تَذُنُّ  
لَكَ هَـ  
وَلَا تَذُنُّ  
رُؤْيَا  
خَدَّ شَا  
سِرِّكَ  
تُرِيدُ  
فَهُوَ عَبْدٌ  
بِهِ وَبِغَيْرِهِ  
الْحَلَقُ  
يَجْعَلُونَ  
عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْحَقُّ  
فَاطِلُ  
فَاتِ الْإِلَهِ  
لَهُ ۖ  
فَاطِلُ  
الْحَقُّ  
يَطُ

جبر پائے گا۔  
 اور مصیبتوں کا  
 سر ہے۔ مومن  
 ضرور رہے کرتا  
 یا ہی میں آرام  
 اور برسوں آج  
 قریب تویشان  
 ہوا اور سچا کیوں  
 کا ہتیر ٹوٹ چکا  
 (تا) اے مغرور  
 میں تو آباد ہے  
 میں جانا ہے۔  
 صا، کون سائنم  
 چلا ناپا بیٹے  
 نہ اپنے وہاں  
 رور اور اسے  
 جس نے بی بی  
 س۔ آخرت (جو  
 ہے) نہیں رہتی  
 سبب اس سے  
 کہ آخرت کس  
 ہوا کسی طرف  
 کامل ہو جائے گا  
 اس وقت آخرت  
 باطن کی صفائی

يَا غَلَامُ اِذَا مَرَّ قَبْلَكَ شَهِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَاُولُوا الْعِلْمِ يُقِيمُ لَكَ  
 مَدْعٍ يَدْعِي وَيَشْهَدُ هُوَ لَكَ فَمَا تَحْتَاجُ  
 اَنْتَ تَشْهَدُ بِعَمَلِكَ لِنَفْسِكَ : فَاِذَا اسْتَمَرَّ  
 لَكَ هَذَا انْقِصِدْ جَبَلًا لَا تُزِيلُهُ الرِّيَاحُ  
 وَلَا تَنْقُصُهُ الرِّمَاحُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِيكَ  
 رُؤْيَا الْحَقِّ وَفِي لَطَمَتِهِمْ وَلَا تَخْذَلُ  
 خَدَّ شَيْءٍ فِي قَلْبِكَ وَلَا تُكْذِبُ رُصْفَاءَ  
 سِرِّكَ يَا قَوْمُ مَخْلُوقًا مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا  
 يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ الْخَلْقِ وَثُبُو لَهُمْ لَهُ :  
 فَهُوَ عَبْدُ ابْنِ عَدُوٍّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَاِفِرٍ  
 بِهِ وَبِنِعْمَتِهِ فَحُجُوبٌ مَقْمُورٌ مَلْعُونٌ  
 اَخْلَقَ يَسْلُبُونَ الْقَلْبَ وَالْخَيْرَ وَالِدَيْنِ  
 يَجْعَلُونَكَ مُشْرِكًا هُمْ نَاكِسِي لَرَبِّكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ : يُرِيدُونَكَ لَهْمُ لَا لَكَ :  
 وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ لَكَ لَا لَكَ :  
 فَاطْلُبْ مَنْ يُرِيدُ لَكَ وَاسْتَعْلِ بِهِ :  
 فَاِنْ اِلَّا اسْتَعَالَ بِهِ اُولَى مَنْ يُرِيدُ لَكَ  
 لَهُ : اِنْ كَانَ وَلَا يُدَّكَ لَكَ مِنَ الطَّلَبِ  
 فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ خَلْقِهِ فَاِنْ اَبْغَضَ  
 الْخَلْقَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ  
 يَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ خَلْقِهِ اسْتَفْزِ  
 بِهِ اَلَيْتُ هُوَ الْغَنَى وَالْخَلْقُ  
 كُلُّهُمْ  
 فَقَرَاءُ :

وہیں کامل ہوگی۔ صاحبزادہ۔ جب تیرا قلب تندرست ہو جائیگا  
 تو حق تعالیٰ اور فرشتے اور صاحبان علم (اس کی تندرستی کی) شہادت  
 دیں گے (مگر یوں نہیں کہ تو اپنی تندرستی کا خود دعویٰ کرے بلکہ وہی  
 دعویٰ کر کھڑا کرے گا جو مدعی بنے گا اور وہی خود گواہی دے گا۔ پس  
 اپنی ذات کے لئے اس کی تندرستی کی گواہی دینے کی سچے کو ضرورت نہ  
 ہوگی۔ پس جب یہ معنوں تیرے لئے پورا ہو جائے گا تو (استقامت  
 کی بدولت) تو اٹل پہاڑ بن جائے گا کہ نہ آندھیاں اس کو مٹا  
 سکیں گی اور نہ برچھیاں اس کو توڑ سکیں گی۔ مخلوق کا دیکھنا اور  
 ان سے ملنا جلنا نہ تیرے اندر اثر کر سکے گا اور نہ تیرے قلب میں  
 خراش ڈال سکے گا اور نہ تیرے باطن کی صفائی کو گدلا کر سکے گا صلح  
 جو شخص عمل کرتا ہے اور اس سے مقصود مخلوق کی ذات اور ان میں اپنی  
 مقبولیت کو قرار دیتا ہے اس کو چھوڑ دو کہ وہ آقا سے بھاگا ہوا  
 غلام حق تعالیٰ کا دشمن اس کا اور اس کی نعمتوں کا ناشکر گزار  
 اور محبوب و مردود و ملعون ہے۔ مخلوق تیرے قلب اور خیر اور  
 دین سب کو چھین لے گی اور تجھ کو مشرک بنا دے گی کہ تو ان کو  
 شریک خدا سمجھے گا اور اپنے پروردگار کو بھول جانے والا بن  
 جائے گا۔ وہ تیرے خواہاں اپنے لئے ہیں نہ کہ تیرے لئے اور حق تعالیٰ  
 تیرا خواہاں تیرے ہی نفع کے لئے ہے نہ کہ اپنے نفع کیلئے پس اسی کا طلب  
 بن جو تیرا خواہاں تیرے لئے ہوا اور اسی میں مشغول ہو جا کیونکہ اس کے  
 ساتھ مشغول ہونا اس (مخلوق میں مشغول ہونے سے) بدرجہا بہتر ہے  
 کہ جو تیرا خواہاں اپنے نفع کے لئے ہے اور اگر دوسری چیز (جادو وال  
 وغیرہ) کی طلب کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو وہ بھی اسی سے مانگ نہ کہ اس کی  
 مخلوق سے کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ  
 ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو دنیا اس کی مخلوق سے مانگے۔ اس کی بارگاہ  
 میں اسی کی فریاد لاکہ وہی تو تخر ہے اور مخلوق ساری کی ساری فقیر ہے۔

لَا يَمْلِكُونَ لَآ نَفْسِهِمْ وَلَا يَغْيِرُ هُمْ صَرْفًا  
وَلَا نَفْعًا أَطْلَبُهُ وَأَرَدُهُ فَإِنَّهُ يُرِيدُكَ  
فِي الْيَدِ آيَةٌ تَكُونُ مُرِيدًا وَهُوَ الْمُرَادُ وَفِي  
الْزِمَانَةِ تَكُونُ مُرَادًا وَهُوَ الْمُرِيدُ الصَّغِيرُ  
فِي حَالٍ صَغِيرَةٍ يُطْلَبُ أُمُّهُ فَإِذَا كَبُرَ  
تُطْلَبُ أُمُّهُ إِذَا عَلِمَ صِدْقَ إِرَادَتِكَ  
لَهُ أَرَادَ أَنْ إِذَا عَلِمَ صِدْقَ حُبِّكَ لَهُ  
أَحَبَّكَ وَذَلِكَ قَلْبُكَ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ  
كَيْفَ تَقْلِبُهُ وَقَدْ تَرَكْتَ يَدَ نَفْسِكَ وَ  
هُوَ أَلَوْ وَطْبُوكَ وَشَيْطَانِكَ عَلَى عَيْنِي  
قَلْبِكَ بِنَجْهِ هَذِهِ الْأَيْدِي وَقَدْ رَأَيْتَ  
الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ بِنَجْهِ نَفْسِكَ بِمَجَاهِدَتِكَ  
لَهَا وَخُفَاكَ فَتَكَ بِنَجْهِ يَدِ هُوَاكَ وَطْبُوكَ  
وَشَيْطَانِكَ فَإِنَّكَ بِخُذْكَ بِنَجْهِ هَذِهِ  
الْأَيْدِي وَقَدْ ارْتَفَعْتَ أَجْجَبُ بَيْنِكَ وَ  
بَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَتَنْظُرُ بِهِ مَا سِوَاهُ  
تَرَى نَفْسَكَ وَتَرَى غَيْرَكَ بِتَرَى عُيُوبَكَ  
فَتَجْتَنِبُهَا وَتَرَى عُيُوبَ غَيْرِكَ فَتَهْرَبُ  
مِنْهَا فَإِذَا اتَّمَّ لَكَ هَذَا أَقْرَبَكَ  
أَعْطَاكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ  
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِكَ بِنَجْهِ يَخْذُ  
سَمِعَ قَلْبِكَ وَسَرَّكَ وَصَوَّرَهَا وَفِي حُجَّتِهَا  
وَيَكُونُ هُما وَيَخْلَعُ عَلَيْهَا خَلْعَ كَرَامَتِهِ  
يُؤَلِّبُكَ بِوَلَايَتِهِ وَيُعِينُكَ وَيُسَلِّطُكَ  
وَيَمْلِكُكَ

کر نہ اپنے نفس کے لئے کسی قسم کے نقصان یا نفع کی مالک نہ دوسروں  
کے لئے۔ تو اس کی محبت چاہ کہ وہ تجھ کو چاہنے لگے گا۔ ابتداء میں  
تو تو طالب ہوگا اور وہ مطلوب اور انتہا میں تو مطلوب ہوگا اور  
وہ مطلوب بھی ہوگا اور وہی طالب۔ پھر اپنے بچپن میں اپنی ماں کا  
طالب ہوتا ہے اور جب بڑا ہو جاتا ہے تو اب ماں اس کی طالب  
ہوتی ہے جب وہ تیری سچی طلب مانج لے گا۔ تب تیرا طالب بنے گا  
اور جب اپنے ساتھ تیری سچی محبت معلوم کریگا تب تجھ کو محبوب بنائیگا  
تیرے قلب کی رہبری فرمائے گا اور تجھ کو اپنے قریب کر لے گا۔ تو  
فلاح کس طرح پاسکتا ہے حالانکہ تو نے اپنے قلب کی آنکھوں پر  
اپنے نفس اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کا ہاتھ رکھ  
چھوڑا ہے۔ ان کے ہاتھوں کو ہٹا کہ ساری چیزیں اہل حالت پر  
تجھ کو نظر آجائیں گی۔ نفوس کو مجاہدہ میں ڈال کر اور مخافت کر کے  
علیحدہ کر اپنی خواہش اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ کو  
الگ کر کہ تجھ کو خدا مل جائے گا۔ ان ہاتھوں کو ہٹا کہ تیرے اور  
حق تعالیٰ کے درمیان سے پردے اٹھ جائیں گے پس تو اس سے  
ماسوا کو دیکھ لے گا۔ اپنے آپ کو دیکھ لیگا۔ دوسروں کو دیکھ لے گا۔  
اپنے عیبوں کو دیکھ لے گا۔ پس ان سے بچے گا اور دوسروں کے عیبوں  
کو دیکھ لے گا۔ پس ان سے بھاگے گا۔ پھر جب یہ مضمون تیرے  
لئے پورا ہو جائے گا تو وہ تجھ کو مقرب بنائے گا اور وہ عطائیں  
بخئے گا جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سیں اور نہ کسی بشر  
کے دل پر خطرہ کے درجہ میں بھی گذریں۔ تیرے قلب اور باطن  
کی سماعت تیز کر دے گا اور بصارت بخئے گا اور ان کو صحیح کر دیگا  
کہ غلطی نہ ہونے پائے گی اور ان کو اپنی کرامت کے فعلت بخئے گا  
اور پہنائے گا۔ اپنی ولایت سے تجھ کو نوازا کر حاکم قرار دے گا اور  
تیری مدد فرما کر تجھ کو سلطان و بادشاہ بنائے گا۔ اور اپنی

وَفِي سَائِرِ خَلْقِهِ يُشِيرُ حُكَّ ۚ يَجْعَلُكَ حَارِثًا  
 قَلْبِكَ وَيَخْدُمُ لَكَ مَلَائِكَتُهُ ۚ وَيُرِيكَ  
 أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ فَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ  
 مِنَ الْخَلْقِ خَافِيَةٌ يَا عَلَامُ أَطْلُبْ هَذَا  
 الْمَقَامَ وَتَمَنَّاكَ ۚ وَاجْعَلْهُ هَمَّكَ ۚ وَدَعِ  
 الْأَشْتَغَالَ بِطَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَا تُشْبِعُكَ ۚ  
 فَاشْتَغِلْ بِهِ فَإِنَّهُ يُشْبِعُكَ ۚ إِذَا حَصَلَ لَكَ  
 حَصَلَ الْغِنَى دُنْيَا وَآخِرَةً ۚ يَا غَافِلًا ارْزُقْ مَنْ  
 يُؤَيِّدُكَ ۚ أَطْلُبْ مَنْ يَطْلُبُكَ ۚ أَحِبَّ مَنْ  
 يُحِبُّكَ ۚ رَاسْتَقِ إِلَى مَنْ يَسْتَقِ إِلَيْكَ ۚ  
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ  
 وَقَوْلَهُ فِيمَا تَكَلَّمَ بِهِ ۚ وَإِنِّي إِلَى لِقَائِكُمْ  
 لَا شَوْقٌ ۚ قَدْ خَلَقَكَ لِجَادَتِهِ فَلَا تَلْعَبْ ۚ  
 أَرَادَكَ لِصُحْبَتِهِ فَلَا تَسْتَغْلِلْ بِغَيْرِهِ ۚ لَا  
 تُحِبَّ مَعَهُ فِي حُبِّكَ أَحَدًا إِنْ أَحْبَبْتَ  
 غَيْرَهُ حُبَّ رَافَةٍ وَرَحْمَةٍ وَلَطْفٍ يَجُوزُ ۚ  
 حُبُّ الْمُتَّقِينَ يَجُوزُ ۚ أَمَّا حُبُّ الْفُلُوفِ  
 فَلَا يَجُوزُ ۚ حُبُّ السِّرِّ لَا يَجُوزُ ۚ أَدَمُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ لَمَّا اشْتَغَلَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الْجَنَّةِ وَ  
 أَحَبَّ الْمَقَامَ فِيهَا قَرَىٰ بَيْنَهُ وَ  
 بَيْنَهَا ۚ وَآخِرَ جَهَنَّمَ نَظَرَ بَيْنَ  
 أَكْلِ الثَّمَرَةِ مَالِ قَلْبِهِ إِلَىٰ حَوَاءَ  
 قَرَىٰ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا وَجَعَلَ  
 بَيْنَهُمَا مَسِيرَةَ ثَلَاثِينَ مِائَةً  
 مَسَّةً ۚ

ساری مخلوق میں تیری شہرت کراتے گا۔ تجھ کو تیرے قلب کا چوکیدار  
 بنائے گا اور اس کے فرشتے تیرے خادم بن جائیں گے اور وہ اپنے  
 انبیاء و رسل کی رو میں تجھ کو دکھا دے گا۔ پس مخلوق میں سے کوئی جیسی  
 سے جیسی چیز بھی تجھ سے بھی ہوئی نہ رہے گی۔ صاحبزادہ اس مرتبہ کا  
 طالب و متمنی بن۔ اس کو اپنا فکر قرارے اور دنیا کی طلب میں مشغول  
 ہونا چھوڑ کہ وہ تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی اور نہ خدا کے ماسوا کوئی چیز تیرا  
 پیٹ بھر سکے۔ پس خدا کے ساتھ مشغول ہو کہ وہ تجھ کو شکم سیر کر دیگا۔  
 جب وہ تجھ کو مل گیا تو دنیا اور آخرت کی تو نگر ہی تجھے مل گئی۔  
 اسے غافل اسی کو چاہ جو تجھے چاہتا ہے۔ اسی کو طلب کر جو تجھے  
 طلب کرتا ہے اسی سے محبت کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اسی  
 کا مشتاق بن جو تیرا مشتاق ہے۔ کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد  
 نہیں سنا کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت  
 کرتے ہیں۔ نیز اس کا یہ ارشاد جو اس نے ایک مقام پر فرمایا جو  
 کہ "بیشک میں تمہاری ملاقات کا (تم سے زیادہ) مشتاق ہوں" اس نے  
 تجھ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس کھیلے مت اور اس نے تجھ کو  
 اپنی محبت کے لئے چاہا ہے پس اس کے غیر کے ساتھ مشغول مت ہو  
 اس کی محبت میں شریک بنا کر اس کے ساتھ کسی کو بھی محبوب مت سمجھ۔  
 اگر تو دوسرے کے ساتھ شفقت دہر بانی اور کرم گستری کی محبت رکھے  
 تو یہ البتہ جائز۔ نفوس کی محبت بیشک جائز۔ باقی قلوب کی محبت جائز  
 نہیں۔ باطن کی محبت جائز نہیں (کیونکہ یہ دونوں صرف حق تعالیٰ  
 سے محبت رکھنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں) آدم کا قلب جب جنت کی  
 محبت میں مشغول ہوا اور ہمیشہ جنت میں رہنے کو محبوب سمجھا تو ان کے  
 اور جنت کے درمیان حق تعالیٰ نے مفارقت کر دی اور ان کو پھسل  
 کھا لینے کے ذریعہ سے اس سے باہر نکال دیا۔ ان کا دل حضرت خواہ پر مائل ہوا  
 تو ان دونوں میں تفریق فرمادی اور تین سو برس کی مسافت ان کے درمیان ڈال دی



وَأَسْرَعَتْ خُطَاهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِذَا  
 أَطْعَمْتَ طَعَامَكَ لِمُنَافِقٍ مُرَاءٍ عَاصٍ ۖ  
 وَسَاعَدْتَهُ فِي أُمُورِ دُنْيَاةٍ بِكُنْتَ شَرِيكُهُ  
 فِيمَا يَعْمَلُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُقُوبَتِهِ شَيْءٌ ۖ  
 لَا تَكْ أَعْنَتَهُ عَلَى مَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 فَيَرْجِعُ شَرُّهُ إِلَيْكَ ۖ يَا جَاهِلًا تَعْلَمُ الْعِلْمَ  
 فَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةِ بِلَا عِلْمٍ ۖ وَلَا خَيْرَ فِي  
 إِيْقَانٍ بِلَا عِلْمٍ ۖ تَعْلَمُ وَاعْمَلْ ۖ فَإِنَّكَ  
 تُهْلِكُ دُنْيَا وَآخِرَى ۖ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ صَبْرٌ  
 عَلَى تَحْصِيلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ ۖ كَيْفَ تُهْلِكُ ۖ  
 أَلْعِلْمُ إِذَا أُعْطِيَتْهُ كُلُّكَ أَعْطَاكَ بَعْضُهُ ۖ  
 قِيلَ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ۖ  
 بِمَ قُلْتَ هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي مَعَكَ ۖ فَقَالَ  
 بِنَاكُورَةِ الْغُرَابِ وَبَصِيرَةِ الْجَمَلِ وَخُوصِ  
 الْخُزَيْرِ وَبِمَكِّي الْكَلْبِ كُنْتُ أَبْكُو عَلَى  
 أَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ كَمَا يَبْكُرُ الْغُرَابُ إِلَى  
 الظُّلُمِ ۖ وَكُنْتُ أَصْبِرُ عَلَى اتِّقَالِهِمْ  
 كَصَبْرِ الْجَمَلِ عَلَى الْأَثْقَالِ وَكُنْتُ أَخْرُسُ  
 عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ خَوْصِ الْخُزَيْرِ عَلَى شَيْءٍ يَأْكُلُهُ  
 وَكُنْتُ أَسْمُقُ لَهُمْ كَسْمُقِ الْكَلْبِ بِبَابِ  
 دَارِ صَاحِبِهِمْ حَتَّى يُطْعَمَ شَيْئًا ۖ يَا طَالِبَ الْعِلْمِ  
 اسْمَعْ مَقَالَةَ هَذَا الْعَالِمِ وَاعْمَلْ بِهَا إِنْ  
 أَرَدْتَ الْعِلْمَ وَالْفَلَاحَ ۖ أَلْعِلْمُ حَيَاةٌ وَ  
 الْجَهْلُ مَوْتٌ ۖ أَلْعَالِمُ الْعَامِلُ يَعْلَمُ  
 الْمُخْلِصُ فِي عَمَلِهِ الصَّادِقُ عَلَى تَعْلِيمِهِ ۖ

(اس کا پیٹ بھرنے کی وجہ سے) اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف  
 بڑھو گئے۔ اور جب تو نے اپنا کھانا ریاکار نافرمان منافق کو  
 کھلایا اور اس کے دنیوی معاملات میں اس کی مدد کی تو جو کچھ وہ  
 بد اعمالیاں کرے گا اس میں تو بھی شریک ہو گیا اور اس کی سزا میں  
 کچھ کمی نہو گی۔ کیونکہ (اس کو روٹی کھلا کر حق تعالیٰ کی نافرمانی میں  
 تو اس کا مددگار بنا ہے۔ پس اس کا بد اثر تیری طرف بھی لوٹے گا  
 اے جاہل۔ علم حاصل کر کہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی  
 خوبی نہیں۔ اور بلا علم کے ایقان میں کوئی خوبی نہیں۔ علم  
 حاصل کر اور عمل کر کہ دنیا و آخرت دونوں میں فلاح پائے گا  
 جب علم کی تحصیل اور اس پر عمل کرنے پر تجھ کو صبر و استقلال  
 نصیب نہیں تو فلاح کیونکر حاصل ہوگی؟ جب علم کو تو اپنا کل حوالہ  
 کر دے گا کہ اس کی طلب میں مرکبے) تب وہ تجھ کو اپنا کچھ حصہ دینگا  
 ایک عالم سے کسی نے پوچھا تھا کہ یہ علم جو تم کو حاصل ہے کس طرح  
 ملا؟ انھوں نے جواب دیا کہ کوئے کے علی الصباح اُٹھنے اور  
 اونٹ کے صبر کرنے اور خنزیر کی حرص اور کتے کی چاپلوسی  
 (سے سبق لینے) کی وجہ سے۔ کہ جس طرح کوآسویرے ہی پر دواز  
 کرتا ہے میں علماء کے دروازوں پر صبح ہی پکٹتا تھا اور ان کی  
 (ڈالی ہوئی) مشقوں پر صبر کرتا تھا جیسا کہ اونٹ اپنے بوجھ پر  
 صبر کرتا ہے اور طلب علم کا ایسا حرص تھا جیسا خنزیر اپنی خواہش  
 کا حرص ہوتا ہے اور ان (استادوں کی خوشامد ایسی کیا کرتا  
 تھا جس طرح کتا اپنے مالک کے دروازہ پر جب تک کہ مالک  
 اس کو کچھ کھلانے دے چاہے پلوں سے کتا جاتا ہے۔ اے طالب علم  
 اگر تو علم اور فلاح چاہتا ہے تو اس عالم کا قول سن اور اس پر  
 عمل کر۔ علم حیات ہے اور جہالت موت ہے۔ جو شخص عالم اور  
 اپنے علم پر عامل اور عمل میں مخلص اور دوسروں کو پڑھانے پر

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

جلد ۳

لِحَقِّ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ لَا مَوْتَ لَهُ بِرَلَاتِهِ إِذَا  
مَاتَ النَّفْسُ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَدَامَتْ حَيَاتُهُ  
مَعَهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَالْإِحْلَاصَ فِيهِ ۝

## الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكْرُهُ الْأَحَدُ فِي السَّابِلِ  
سَلَّمَ رَجَبَ سَنَةِ تَحْمِيسٍ وَأَرْبَعِينَ وَتَحْمِيسًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَتَهُ  
قَالَ اصْنُوا شَيْأَ طَيِّبًا كُمْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ  
يُضْنِي بِهَا كَمَا يُضْنِي أَحَدُكُمْ بِعِيَرَةٍ  
بِكَثْرَةِ رُكُوعِهِ وَشَيْلِ أَحْمَالِهِ عَلَيْهِ يَا قَوْمُ  
اصْنُوا شَيْأَ طَيِّبًا كُمْ بِالْإِحْلَاصِ فِي قَوْلِ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَمْجُرِدُ اللَّفْظَ ۝ التَّوْحِيدُ  
يَجُورُ شَيْطَانُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ بِرَلَاتِهِ  
نَادٍ لِلشَّيْطَانِ وَنُورٌ لِلْمَوْحِدِينَ ۝ كَيْفَ  
تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِكَ كَمَالُ اللَّهِ ۝  
كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّلُ عَلَيْهِ وَتَتَّقِيهِ دُونَ اللَّهِ فَهُوَ  
صَمٌّ ۝ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيدُ اللِّسَانِ مَعَ شُرُوكِ  
الْقَلْبِ لَا يَنْفَعُكَ طَهَارَةُ الْقَالِبِ مَعَ بَخَاسَةِ الْقَلْبِ  
الْمَوْحِلُ يُضْنِي شَيْطَانَهُ وَالْمُتَرَكِّفُ يُضْنِيهِ  
شَيْطَانُهُ ۝ الْإِحْلَاصُ لُبُّ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ  
لَا تَهْمُ إِذَا اخَلَّتْ مِنْهُ كَانَتْ قَسْرًا لِأَلْيَةِ وَالْقَسْرُ  
لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلنَّارِ اسْتَمِعْ كَلَامِي وَاعْمَلْ بِهِ ۝  
يَا مُحَمَّدُ نَادِ طَبْعُوكَ وَيَكْسِرُ شَوْكَةَ نَفْسِكَ ۝

صابر ہو وہ اپنے پروردگار سے جاملتا ہے۔ اس کے لئے موت  
نہیں کیونکہ جب (علم و عمل اور اخلاص کی بدولت نفس) مر گیا  
تو اپنے پروردگار سے جاملتا۔ پس اس کی حیات ہمیشہ اس کی  
سعیت میں ہے یا اللہ کہو علم نصیب فرما اور اس میں اخلاص عطا کر۔

## اَلْعِصْوِيں مَجْلِس

(یک شنبہ - ۱۲ رجب ۱۰۲۵ھ - خاتماہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر شیطان کو  
لاغر بنا دو۔ کیونکہ کلمہ طیب سے شیطان ایسا لاغر ہو جاتا ہے  
جیسے تم میں کوئی شخص اپنے اونٹ کو اس پر بکثرت سوار ہونے اور  
بکثرت بوجھ لادنے سے لاغر بنا دیتا ہے۔ صاحبو! کلمہ لا الہ الا اللہ  
کے صرف لفظ سے نہیں بلکہ اس کو اخلاص سے کہہ کر اپنے شیطانوں  
کو لاغر بنا دو۔ توحید افسان و جنات (دونوں قسم کے) شیطانوں  
کو جلا دیتی ہے کیونکہ وہ نار ہے شیطانوں کے لئے اور نور ہے اہل  
توحید کے لئے۔ تو لا الہ الا اللہ کس طرح کہتا ہے حالانکہ تیرے قلب میں  
کیا کچھ معبود بھرے ہوئے ہیں۔ اللہ کے سوا ہر چیز جس پر تو اعتماد  
اور بھروسہ کرے وہ تیرا بت ہے۔ قلب کے مشرک ہونے پر زبان  
کی توحید تجھ کو مفید نہ ہوگی۔ دل کی گسٹگی کے ساتھ جسم کی پاکی  
تجھ کو نفع نہ دے گی۔ صاحب توحید اپنے شیطانوں کو لاغر  
بنا دیا کرتا ہے اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے  
اقوال اور افعال کا مغز اخلاص ہے اس لئے کہ وہ جب اس سے  
خالی ہوتے ہیں تو بلا مغز کا چھلکا رہ جاتے ہیں اور چھلکا بجز آگ  
کے اور کسی مصرف کا نہیں۔ میری گفتگو سن اور اس پر عمل کر کہ  
وہ تیری طبیعت کے جوش کو بجھا دے گی اور تیرے نفس کی شوکت کو

لَا تَحْضُرُ مَوْضِعًا تَخْوَرُ فِيهِ نَارُ طَبْعِكَ فَتُخْرِبُ  
بَيْتَ دِينِكَ وَإِيمَانِكَ بِتَوَرُّ الطَّبْعِ وَالْهَوَى  
وَالشَّيْطَانِ فَيَذْهَبُ بِيَدِ بَيْتِكَ وَإِيمَانِكَ وَ  
إِيْقَانِكَ لَا تَسْمَعُ كَلَامَ هَؤُلَاءِ الْمَنَافِقِينَ  
الْمُتَصَنِّعِينَ الْمُزْخَرَفِينَ فَإِنَّ الطَّبْعَ يَسْكُنُ  
إِلَى كَلَامِهِ مُزْخَرَفٍ مُصَنِّعٍ هَوِيشٍ كَيِّفٍ قَطِينٍ  
يَلَا مِلَّةً يُوْذِي بَطْنَ أَكْلِهِ وَيَهْلِكُ بَنِيَّتَهُ يَعْلَمُ  
يُؤْخَذُ مِنْ أَقْوَامِهِ الرِّجَالِ لَا مِنَ الصُّخُوفِ مَنْ  
هُوَ لَاهِ الرِّجَالِ رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَّقُونَ  
الْقَارِئُونَ الْوَارِثُونَ الْعَارِفُونَ الْعَامِلُونَ  
الْمُحْلِصُونَ مَا هُوَ غَيْرُ التَّقْوَى هَوًى وَبَاطِلٌ  
أُولَايَةُ لِمُتَهِنِينَ دُنْيَا وَآخِرَةً إِلَّا سَأَلَ الْبِنَاءُ  
لَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يُحِبُّ مَرْغَبُهُ  
الْمُتَهِنِينَ الصَّابِرِينَ الصَّابِرِينَ كَوْنًا لَكَ  
خَاطِرٌ صَحِيحٌ عَرَفْتُمْ وَأَحْبَبْتُمْ وَصَحَبْتُمْ إِنَّمَا  
يَعْلَمُ الْخَاطِرُ إِذَا تَوَرَّ الْقَلْبُ بِعَرَفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا تَسْكُنُ إِلَى خَاطِرٍ حَقِّهِ الْعَرَفَةُ وَيَتَلَيَّنُ  
لَكَ مِنْهُ الْحَيُّ وَالصَّحَّةُ غَنَى بَصَرًا عَنْ  
السَّارِ وَالْمِيلَ لِنَفْسِكَ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَعَوْدُ  
نَفْسِكَ أَكْلَ الْحَلَالِ وَاحْفَظْ بَاطِنَكَ بِالْمَوَاقِبَةِ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَظَاهِرَكَ بِاتِّبَاعِ السُّنَنِ وَقَدْ مَارَ  
لَكَ خَاطِرٌ صَحِيحٌ مُهَيَّبٌ وَقَدْ لَكَ الْمَعْرِفَةُ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَرَى الْعُقُولَ وَالْقُلُوبَ أَمَا  
التَّقْوَى وَالطَّبَاءُ وَالْعَادَاتُ فَلَا وَلَا كَرَامَةُ  
يَا غَلَامَ تَعَلَّمِ الْعِلْمَ وَاخْطِصْ حَقَّهُ

توڑ دے گی۔ ایسی جگہ مت جا جہاں تیری طبیعت کا جوش بھر کے،  
وہ تیرے دین اور ایمان کا گھر ویران کر دیگی۔ طبیعت اور خواہش  
نفس اور شیطان بھرک اٹھیں گے۔ پس تیرے دین اور ایمان  
اور ایقان کو طیامیٹ کر دیں گے۔ ان منافقوں نصیحت کرنیوالوں ملے  
بازوں کی گفتگو مت سن کیونکہ طبیعت ملے کئے ہوئے بناوٹی سرتایا  
ہو اس کلام کی طرف مائل ہو ا کرتی ہے (حالانکہ) اس کی مثال بے  
نمک روٹی کے آٹے کی سی ہے کہ (دیکھنے میں مرغوب ہو مگر) کھانے  
والے کے پیٹ کو تکلیف پہنچاتی اور اس کے بدن کو گراتی ہے۔ علم  
کتابوں سے حاصل نہیں ہوا کرتا بلکہ مردوں کے منہ سے حاصل  
ہوا کرتا ہے۔ وہ مرد کون؟ مردانِ خدا مستحق تارک الدنیا وارثِ انبیاء  
صاحبانِ معرفت باعلیٰ اور مخلص بندے جو چیز تقویٰ کے مغایر  
ہے وہ ہوس اور ا مر باطل ہے۔ ولایت دنیا اور آخرت میں اہل تقویٰ  
ہی کی ہے دنیا اور آخرت میں بنیاد اور تعمیر ان ہی کے لئے ہے حق  
تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف تقویٰ شعار نیکوکار صابرین ہی کو  
محبوب رکھتا ہے۔ اگر تیری طبیعت درست ہوتی تو انکو تو پہچانتا  
اور محبوب سمجھتا اور ان کی صحبت اختیار کرتا۔ طبیعت اسی وقت  
درست ہو سکتی ہے جبکہ قلب حق تعالیٰ کی معرفت سے منور ہو جائے  
جب تک معرفت صحیح نہ ہو اور خوبی و درستی ظاہر نہ ہو جائے اس وقت  
تک اپنے خیالات پر مطمئن نہ ہو۔ اپنی نگاہ کو محام سے روک اور نفوس  
کو شہوتوں سے باز رکھ اور اپنے نفس کو طلالِ خدا کا غور بنا اور اپنے  
باطن کو حق تعالیٰ کے مراقبہ میں اور اپنے ظاہر کو سنت کے تبارع میں  
مخفوض رکھ کہ تجھ کو درست اور صائب لرائے طبیعت حاصل ہو جائے  
گی اور حق تعالیٰ کی معرفت تیرے لئے صحیح بن جائیگی۔ میں تو بس  
عقول اور قلوب کی تربیت کرتا ہوں۔ نفوس اور طبیعتوں اور عادات  
کی نہیں اور نہ انہیں کوئی خوبی۔ صاحبزادہ علم سیکھ اور مخلص بن

لئے موت  
سج، مرگیا  
اس کی  
عطا کر۔

آپ نے  
بطان کو  
دجنا ہے  
ہوئے اور  
اللا اللہ  
فیطانوں  
فیطانوں  
ہے اہل  
قلب میں  
تو اعتماد  
بر زبان  
م کی پاکی  
اغیر  
تیا ہے  
سے  
نہ آگ  
کی کر کہ  
وکت کو



مَخْلُصٌ مِنْ شَبَكَةِ التَّفَاقُ وَفِيهِ : أَطْلَبِ الْعِلْمَ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِخَلْقِهِ وَلَا لِدُنْيَا هُ : عَلَامَةُ  
 طَلَبِكَ الْعِلْمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفُكَ وَوَجَلَكَ مِنْهُ  
 عِنْدَ عِيٍّ الْأَمْرِ النَّهْيِ تَرْاقِبَهُ وَتَذَلُّ لَهُ فِي  
 نَفْسِكَ وَتَتَوَاضَعُ لِلْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِمْ  
 لَا طَمَعًا فِيمَا فِي أَيْدِيهِمْ : وَتَصَادِقُ فِي اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَتُعَادِي فِيهِ : لِأَنَّ الصِّدْقَ أَقْبَى فِي  
 غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَاوَةً : أَوْ كَذِبًا فِي غَيْرِهِ  
 زَوَالٌ : أَلْعَطَاءُ فِي غَيْرِهِ حَرَمٌ : قَالَ السَّيِّ  
 صَلَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْإِيمَانُ نِصْفَانِ  
 نِصْفٌ صَلَاةٌ وَنِصْفٌ شُكْرٌ : إِذَا لَمْ تَصِبْ عَلَى  
 النِّعَمِ وَلَمْ تَشْكُرْ عَلَى النِّعَمِ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ :  
 حَقِيقَةُ الْإِسْلَامِ الْإِسْلَامُ لِلَّهِمَّ أَحْيِ قُلُوبَنَا  
 بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَبِالطَّاعَةِ لَكَ بِأَلَدِّكَ بِأَلْمَا  
 لَكَ : بِالتَّوَكُّلِ لَكَ : لَوْ لَا رَجُلٌ فِي قُلُوبِهِمْ هَذِهِ  
 الْحِكْمَةُ هُمْ مُبَدِّدُونَ فِي الْأَرْضِ لَهْلَكْتُمْ لِأَنَّ  
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ عَذَابَهُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ  
 بِدُعَائِهِمْ : صُورَةُ السُّبُوحَةِ ارْتَفَعَتْ وَمَعْنَاهَا  
 بَاقٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : وَإِلَّا فَكَلَّ إِلَى شَيْءٍ كَانَ  
 يَبْقَى فِي الْأَرْضِ أَرْبَعُونَ مِنْهُمْ مَنْ فِيهِ مَعْنَى  
 مِنْ مَعْنَى السُّبُوحَةِ : قَلْبُهُ كَقَلْبِ وَاحِدٍ مِنَ  
 الْأَنْبِيَاءِ : مِنْهُمْ خُلَفَاءُ اللَّهِ وَرُسُلُهُ فِي الْأَرْضِ  
 أَقَامَ الْعِلْمَانِ فِي الرِّسَالَةِ عَنِ الْأُسْتَاذِينَ :  
 وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ :

تاکہ نفاق کے جال اور اس کی قید سے خلاصی پائے۔ علم کا طالب۔  
 بن خاص اللہ واسطے نہ کہ مخلوق کے لئے اور نہ دنیا کے لئے! اللہ واسطے  
 علم طلب کرنے کی شناخت یہ ہے کہ ارشاد اور مخالفت کے وقت  
 تو خائف اور ترساں ہو۔ دل میں حق تعالیٰ کا دھیان رکھے اور  
 عاجزی کرے اور مخلوق کا جہتد اور ان کے ہاتھوں کے مال و  
 متاع کا حرص ہوئے بغیر ان کے سامنے تواضع برتے اور محبت و  
 عداوت اللہ واسطے رکھے کیونکہ غیر اللہ کے لئے دوستی رکھنا درحقیقت  
 عداوت ہے اور غیر اللہ میں ثبات حقیقت میں زوال ہے اور غیر  
 اللہ میں بخشش درحقیقت محرومیت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کے دو جزو ہیں۔ آدھا صبر  
 اور آدھا شکر۔ جب تو نے تکالیف پر صبر نہ کیا اور احسانات  
 پر شکر نہ کیا تو تو مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت گردن  
 جھکانا ہے کہ رنج و راحت دونوں حال میں تسلیم خم رہے یا  
 اللہ ہمارے قلوب کو زندگی بخش اپنے اوپر توکل سے۔ اپنی طاعت  
 سے۔ اپنے ذکر سے۔ اپنی موافقت سے اور اپنی توحید سے۔  
 اگر وہ لوگ نہ ہوتے جن کے قلوب میں یہ حیات موجود ہے کہ وہ زمین  
 میں پھیلے ہوئے ہیں تو تم سب لوگ ہلاک ہو جاتے کیونکہ انہیں  
 کی دعا سے حق تعالیٰ اپنا عذاب اہل زمین سے اٹھاتا ہے۔  
 نبوت کی صورت اٹھ چکی ہے مگر اس کے معنی قیامت تک  
 باقی ہیں۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کس بنا پر باقی رہتے کہ  
 ان میں سے ہر ایک کے اندر نبوت کے معنی موجود ہیں اور ہر  
 ایک کا قلب کسی نہ کسی نبی کے قلب پر ہے۔ یہی حضرات زمین  
 میں اللہ اور اس کے رسولوں کے نائبین ہیں کہ حق تعالیٰ نے  
 اُستادوں کا قائم مقام شاگردوں کو بنا دیا ہے اور اسی لئے جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء وراثت ہیں انبیاء کے

هُمْ وَرَحْمَةُ حِفْظًا وَعَمَلًا وَقَوْلًا وَفَعْلًا لَآئِقَ  
الْقَوْلِ بِلَا فِعْلٍ لَا يَسَاوِي شَيْئًا وَاللَّغْوَى  
الْمَجْرُودَةُ بِلَا بَيِّنَةٍ لَا تَسَاوِي شَيْئًا يَا عَلَامُ  
بَيِّنَتِكَ مَلَا زَمَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ هَيَّا  
وَالْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ ۚ إِنِّي أَرَىٰ عِلْمَاءَ كُمُ  
مُجْتَمِلًا زُهَادًا كَرَّ طَالِبِي الدُّنْيَا وَرَاغِبِينَ فِيهَا  
مُسْتَرْكِلِينَ عَلَى الْخَلْقِ نَاسِيْنِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ  
الْبَقَّةُ بِغَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبُ اللَّعْنَةِ ۚ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّ قَالَ مَلْعُونٌ  
مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ نَفْسُهُ يَخْلُقُ بِمَثَلِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوقٍ فَقَدْ ذَلَّ  
وَنَجِكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنَ الْخَلْقِ صِدْرَتَكَ مَعَ الْخَلْقِ  
بِعَرَفِكَ مَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ تُمَيِّدُ بَيْنَ مَا لَكَ وَ  
بَيْنَ مَا لِبَعِي ۚ عَلَيْكَ بِالشُّبْكَةِ وَاللَّوَاهِ عَلَى  
بِلَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقُطِعَ الْأَسْبَابُ مِنْ قَلْبِكَ ۚ  
وَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْرَ عَاجِلًا وَآجِلًا هَذَا أَشْيَأُ لَا  
يَتِمُّ وَالْخَلْقُ وَالرِّبَا فِي قَلْبِكَ ۚ وَالْآخِرَى ۚ  
وَمَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ ۚ وَلَا مَقْدَارَ  
ذَرَّةٍ مِنْ ذَلِكَ ۚ إِذَا التَّصَبُّرُ لَا دِينَ لَكَ ۚ  
لَا رَأْسَ لِإِيمَانِكَ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ  
مَعْنَى الصَّبْرُ نَكَ لَا تَشْكُو إِلَى أَحَدٍ لَا تَتَعَلَّقُ  
بِسَبَبٍ وَلَا تَتَوَكَّلُ وَجُودَ الْبَلِيَّةِ وَلَا تُحِبُّ وَالْهَاءُ  
الْعَبْدُ إِذَا مَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَالٍ فَقَرَّه  
وَقَاتَبَهُ

وہ حفاظت اور عمل اور قول و فعل (ہر مضمون میں) وارث ہیں  
اس لئے کہ قول بلا فعل کے کچھ بھی نہیں۔ اور بغیر گواہ کے محض دعویٰ  
کوئی چیز نہیں۔ صاحبزادہ! قرآن اور سنت کا پابند رہنا  
اور ان پر عمل کرنا اور عمل میں اخلاص کرنا تیرے (دعویٰ ایمان کا)  
گواہ ہے۔ میں تمہارے عالموں کو جاہل اور تمہارے زاہدوں کو طائر  
دُنیا۔ دنیا میں با رغبت۔ مخلوق پر اعتماد رکھنے والا اور حق تعالیٰ  
کو بھلا دینے والا دیکھ رہا ہوں۔ حق تعالیٰ کے سوا دوسرے  
پر بھروسہ کرنا لعنت کا سبب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں: ”ملعون ہے  
ملعون ہے وہ شخص جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو“ نیز آپ نے  
فرمایا ہے کہ جس نے مخلوق سے عزت چاہی وہ بیشک ذلیل ہوا۔ تجھ  
پر افسوس۔ جب تو مخلوق سے باہر ہو جائے گا تب خالق کی میت  
حاصل ہوگی کہ وہ تجھ کو تیرے نفع نقصان سے آگاہ کر دے گا۔  
اور تو اپنی اور غیر کی چیز میں تمیز کرنے لگے گا کہ مال جس کو چھوڑ کر  
جانا ہے غیروں کا ہے اور اعمال جو ساتھ جانے ہیں وہ اپنے ہیں )  
حق تعالیٰ شانہ کئے دروازہ پر پڑا اور جہاں رہنا اور اپنے قلب سے  
اسباب کو قطع کر دینا اختیار کر کہ دُنیا و آخرت میں خوبی دیکھے گا۔  
جب تک تیرے قلب میں مخلوق اور ریا اور آخرت یا حق تعالیٰ  
کے سوا کوئی چیز ذرہ برابر بھی رہے گی یہ مقام کامل نہ ہوگا۔ جب  
تو نے صبر نہ کیا تو نہ تیرا دین ہے اور نہ تیرے ایمان کا سرقا تم ہے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”صبر کو ایمان سے وہ  
نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے“ صبر کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کسی  
سے شکایت کرنے اور نہ سبب کے ساتھ تعلق رکھے اور نہ وہ  
تکلیف کا وجود ناگوار سمجھے اور نہ اسکا دور ہونا چاہے بندہ جب  
اپنے فقر و فاقہ میں حق تعالیٰ کے سامنے جھکتا اور اس کے ارادہ

نے علم کا واسطہ  
بائے لئے الشراط  
ماعت کے وقت  
دھیان رکھے اور  
تھوں کے مال و  
برتنے اور محبت  
دستی رکھنا اور حقیقت  
مال ہے اور غیر  
رسول اللہ صلی  
ہیں۔ آدھا صبر  
اور احسانات  
نیفت گردن  
مخم رہے یا  
اپنی طاعت  
توحید سے۔  
ہے کہ وہ میں  
نے کیونکہ انہیں  
اٹھاتا ہے۔  
یامت تک  
باقی رہتے کہ  
ہیں اور ہر  
ضرورت زمین  
نے لئے  
نے لئے جناب  
میں انبا کے

وَصَلَّوْا مَعَهُ عَلَى مُرَادِهِ ۖ وَلَمْ يَسْتَنْكِفْ مِنْ  
الْصِفَةِ الْمُبَاحَةِ ۖ وَوَصَلَ الصِّيَاءَ بِالْظُلَامِ  
بِالْعِبَادَةِ وَالْكَسْبِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ بَعَيْنِ الرَّحْمَةِ ۖ  
يُغْنِيهِ وَيُعْنِي عِيَالَهُ مِنْ جَهَّةٍ لَمْ تَكُنْ فِي  
حِسَابِهِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ  
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ  
أَنْتَ كَالْعَجَامِ تُخْرِجُ الدَّاءَ مِنْ غَيْرِهِ وَفِيكَ  
دَاءٌ فَخُصُّ مَا تَخْرِجُهُ ۖ إِنْ أَرَاكَ تَزَادَ عِلْمًا  
ظَاهِرًا وَجَهْلًا بَاطِنًا ۖ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ  
مَنْ أَرَادَ عِلْمًا فَلْيَزِدْ وَوَجَعَا ۖ مَا هَذَا  
الْوَجَعُ ۖ هُوَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالذُّلُّ  
لَهُ ۖ وَلِإِعْبَادِهِ ۖ إِذَا الْمَرِيكُنْ لَكَ عِلْمٌ تَعْلَمُ  
لَا إِذَا الْمَرِيكُنْ لَكَ عِلْمٌ وَلَا عَمَلٌ وَلَا إِخْلَاقٌ  
وَلَا آدَبٌ وَلَا حُسْنُ ظَنٍّ بِالشُّيُوعِ فَكَيْفَ  
يَبْعِي مُنْكَ شَيْءٌ ۖ قَدْ جَعَلْتَ هَكَذَا الدُّنْيَا  
وَحُطَامًا عَنْ قَرِيبٍ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا  
أَبْنُ أَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ هُمْ هُمْ  
وَاحِدٌ ۖ يُرَاقِبُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَوَاطِينِهِمْ  
كَمَا يُرَاقِبُونَ فِي طَوَارِهِمْ ۖ يَهْدِي بُونَ  
الْقَلْبَ كَمَا يَهْدِي بُونَ الْجَوَارِحَ ۖ حَتَّى إِذَا أَنْتَ  
لَهُمْ هَذَا أَكْفَاهُمْ هَمَّ الشَّهَوَاتِ بِأَسْرَافِهَا  
فَلَا يَبْنِي فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا شَهْوَةً  
وَاحِدَةً ۖ وَهِيَ طَلِبُ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُوبَةُ  
وَحُبُّنُهُ فَحَسْبُ ۖ

مشیت پر اس کے ساتھ صبر کرنا اور (پیشہ یا مزدوری وغیرہ کی)  
کسی مباح صورت سے عار نہیں کرتا اور رات دن عبادت اور کسب  
میں ایک کر دیتا ہے تو حق تعالیٰ بہ نگاہِ رحمت اسکو دیکھتا اور اسکو  
اور اس کے ہاں بچوں کو ایسی جہت سے تو نگرانی عطا فرماتا ہے جو اسکے  
خیال میں بھی نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے  
ڈرتا ہے وہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا اور اس کو ایسے طریقے  
سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہاں اسکا گمان بھی نہیں جاتا۔ تیری حالت  
پچھنے لگانے والے کی سی ہے کہ دوسرے کی بیماری نکالتا ہے اور  
اپنے اندر جو خالص بیماری موجود ہے اس کو نہیں نکالتا۔ میں  
تجھ کو دیکھتا ہوں کہ ظاہرِ عالم میں ترقی کر رہا ہے اور باطن  
جہل بڑھا رہا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ جس شخص کا علم بڑھے  
تو چاہیے کہ درد بڑھے۔ وہ درد کیا ہے؟ حق تعالیٰ کا خوف  
اور اس کے اور اس کے بندوں کے سامنے عاجزی۔ جب تجھ  
کو علم نہ ہو تو اس کو حاصل کر۔ جب تجھ میں نہ علم ہو گا نہ عمل  
نہ اخلاص اور نہ ادب اور نہ مشائخ کے ساتھ حسن ظن تو پھر تجھ کو  
کوئی چیز کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ تو نے اپنا سارا مقصود دنیا اور  
اسکے مال و متاع کو قرار دے لیا ہے۔ غنقریب تیرے اور اس کے  
درمیان آڑ ہو جائیگی۔ تجھ کو ان سے کیا نسبت جن کا سارا  
مقصود صرف ایک ہی مقصود ہے کہ جس طرح اپنے ظاہر میں  
حق تعالیٰ پر نگاہ رکھتے ہیں اسی طرح باطن میں بھی اسی کا دھیان  
رکھتے ہیں جن طرح اعضاء کو مہذب بناتے ہیں اسی طرح قلب کو  
مہذب بناتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کا یہ حال کامل ہو جاتا ہے تو  
جملہ خواہشات کے فکر و اہتمام سے کفایت کر جاتا ہے پس ان کے  
قلوب میں بجز ایک خواہش کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ خواہش  
فقط حق تعالیٰ شانہ اور اسکے قرب و محبت کی طلب ہے۔

يُحْيِي أَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَصَابَتْهُمْ شِدَّةٌ فَأُجْمَعُوا  
إِلَى بَنِي مِنْ أُنْيَا لَهُمْ فَقَالُوا لَهُ أَخْبِرْنَا بِمَا يُرْضِي  
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى نَنْبَعَهُ فَيَكُونُ سَبَبًا  
لِدَفْعِ هَذِهِ الشَّدَّةِ عَنَّا ۖ فَسَأَلَ الْحَقُّ عَزَّ  
وَجَلَّ عَنْ ذَلِكَ ۖ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ قُلْ لَكُمْ  
إِنْ أَرَدْتُمْ رَحْمَتِي فَأَرْضُوا الْمَسَاكِينَ فَإِنْ  
أَرْضَيْتُمْهُمْ رَضِيْتُ وَإِنَّا نَخْطُمُوهُمْ نُخْطَمُ  
اسْمَعُوا يَا عَقْلُ أَنْتُمْ مَا تَزَالُونَ تُسْخَطُونَ  
الْمَسَاكِينَ وَتُرِيدُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا  
يَقَعُ بِأَيْدِيكُمْ رَحْمَةً بَلْ أَنْتُمْ مُتَقَلِّبُونَ فِي  
سُخْطِهِمْ ۖ أُخْبِتُوا عَلَى خُشُونَةٍ كَلَّا لِي وَقَدْ أَقْلَحْتُمْ  
الْخُبَاتِ بَنَاتٍ ۖ مَا كُنْتُ أَهْرَبُ مِنْ كَلَامِ  
الشُّيُوءِ وَفَضَاظِيهِ وَخُشُونَتِهِ ۖ بَلْ كُنْتُ  
أَحْرَسَ أَعْيَى ۖ أَلَفَاتُ قَوْلِي عَلَى مِنْهُمْ وَ  
أَنَا سَاكِنٌ ۖ وَأَنْتَ لَا تَصْبِرُ عَلَى كَلَامِهِمْ وَ  
تُرِيدُ تَغْلِيهِمْ وَلَا كَرَامَةً ۖ لَا تَغْلِيهِمْ حَتَّى  
تَوَافِقَ الْقَدِيرَ لَكَ وَعَلَيْكَ ۖ وَتَحْبَبَ الشُّيُوءَ  
مَعَ أَزَالَةِ التَّهْمِ فِي حَظِّكَ وَنَصِيْبِكَ ۖ وَ  
تَلْبَعَهُمْ وَتَوَافِقَهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ  
جَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ ائْتِمُوا مَا  
أَقُولُ وَاعْمَلُوا بِهِ ۖ أَلْفَهُمْ لَا عَمَلٍ  
لَا مُسَاوِي شَيْئًا ۖ أَلْعَمَلُ بِلَا  
إِخْلَاصٍ طَمَعٌ فَإِنَّهُ ۖ الظَّمْعُ  
كُلُّ حُرُوفِهِ  
فَارِغَةٌ

حکایت ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ تنگ حالی میں مبتلا ہوئے تو  
سب اکٹھے ہو کر اپنے ایک نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ کام  
بتائیے جس سے حق تعالیٰ شانہ راضی ہو کہ ہم اس کو کریں اور وہ ہماری  
اس مصیبت کے دفع ہو جانے کا سبب بن جائے پس نبی نے حق  
تعالیٰ شانہ سے اس کام کی بابت سوال کیا تو حق تعالیٰ نے انکی طرف  
وحی فرمائی کہ ان سے کہہ دو کہ اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو تو ممکن  
کو راضی کرو۔ پس اگر تم نے ان کو راضی کر لیا تو میں راضی ہو جاؤں گا  
اور ان کو ناراض رکھا تو میں ناراض رہوں گا۔ سن لو اے عقل  
والو۔ تم ہمیشہ مساکین کو ناراض رکھتے ہو اور پھر حق تعالیٰ کی خوشنودی  
چاہتے ہو۔ اُس کی خوشنودی تمہارے ہاتھ کبھی نہ آئیگی۔ تم ہر پہلو  
اسکی ناراضی میں ہو میرے کلام کی درستی پر ثابت قدم رہو کہ ضرور  
فلاح پاؤ گے ثابت قدمی ہی رویدگی ہے کہ درخت ثابت قدم  
رہ کر ہی پھل پھول پاتا ہے، میں مشائخ کے کلام اور اس کی سختی و  
درستی سے بھاگتا تھا بلکہ گونگا اور اندھا بن جاتا تھا۔ انکی طرف  
سے مجھ پر آفتیں ٹوٹا کرتی تھیں اور میں خاموش رہتا تھا۔ اور تو ان  
کے کلام پر صبر نہیں کرتا اور چاہتا ہے کہ فلاح پائے۔ نہیں ہرگز  
عزت حاصل نہ ہوگی جب تک تو تقدیر کی موافقت نہ کر لیا خواہ  
وہ تیرے فائدہ کے متعلق ہو یا نقصان کے اور جب تک اپنے حصہ  
اور نصیب میں مشائخ کی طرف الزام قائم کرنا چھوڑ کر انکی صحبت اختیار  
نہ کر لیا کہ مشائخ سے اگر نفع نہ پہنچے تو اپنا قصور سمجھو۔ انکا نقصان یا  
بُخل نہ سمجھو، اور جب تک جملہ حالتوں میں مشائخ کا اتباع اور اُن کی  
موافقت نہ کر لیا اس وقت تک فلاح نہ پائیگا۔ ہاں اگر ایسا کریگا تو  
بیشک دنیا و آخرت دونوں میں فلاحیت حاصل ہوگی۔ سمجھ میں کیا  
کہتا ہوں اور اس پر عمل کرو۔ عمل کے بغیر سمجھنا کسی کام کا نہیں ہے اور اخلاص  
کے بغیر عمل خالی طبع ہی طبع ہے۔ طبع کے سارے حسد و خالی اور

دوری وغیرہ کی  
عبادت اور کسب  
کردیکھنا اور اسکو  
فرماتا ہے جو اسکے  
جو شخص بشر سے  
کو ایسے طریقے  
تیری حالت  
ن نکالتا ہے او  
ن نکالتا۔ میں  
اور باطن  
کا علم بڑھے  
نی کا خوف  
جب تجھ  
ہو گا نہ عمل  
تو پھر تجھ کو  
صودہ دینا او  
دراس کے  
کا سارا  
ظاہر میں  
کا دھیان  
قلب کو  
بتاتا ہے تو  
ان کے  
وہ خواہش

فَجَوَّهَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا الْعَوَامُ لَا يَعْرِفُونَ  
بَهْرَجَتَكَ ۖ أَلَصَّيْرُ فِي يَعْرِفُ بَهْرَجَتَكَ  
ثُمَّ يَعْلَمُ الْعَوَامُ حَتَّى يَحْدُثَ رُؤُوسُهُ لَوْ صَبَرَتْ  
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَأَيْتَ عَجَائِبَ مِنْ لُطْفِهِ ۖ  
يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا صَبَرَ عَلَى الْاِحْزَانِ  
وَالْعُبُودِيَّةِ وَالسَّجْنِ وَالذِّلِّ وَوَأَقْبَ فَعَلَ  
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَحَّتْ مُجَابَتُهُ وَصَارَ مَلِكًا  
نَقَلَ مِنَ الذِّلِّ إِلَى الْعِزِّ مِنَ السُّوْبِ إِلَى  
الْحَيَاةِ ۖ فَهَكَذَا أَنْتَ إِذَا اتَّبَعْتَ الشَّرْعَ  
وَصَبَرْتَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَفْتَ مِنْهُ وَ  
رَجَوْتَهُ وَخَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ  
نَقَلْتَ مِنْ هَذَا الدُّنْيَا إِلَى غَيْرِهَا ۖ  
تَنْقُلُ مِمَّا تَكْرَهُ إِلَى مَا تُحِبُّ ۖ اِجْهَدْ وَ  
اجْتَهِدْ فَإِنَّكَ بِكَ لَا تَجِيءُ وَلَا بَدَأَ مِنْكَ ۖ  
اجْتَهِدْ وَقَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ ۖ مَنْ هَلَبَ  
وَجَدَ وَجَدَ ۖ اِجْهَدْ فِي أَكْلِ الْحَلَالِ  
وَإِنَّكَ يُبَوِّرُ قَلْبَكَ وَتُخْرِجُهُ مِنْ ظُلُمَاتِهِ ۖ  
أَنْفَعُ الْعَمَلِ مَا عَزَّكَ نِعَمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
أَقَامَكَ فِي شُكْرِهِ أَوْ أَمَّا نَكَ عَلَى الْإِعْتِرَافِ  
بِهَا وَبِمَقْدَارِهَا يَا غُلَامُ مَنْ عَرَفَ بَعِيْنَ  
الْيَقِيْنَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ  
جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ وَفَرَعَهَا لَا  
يَطْلُبُ مِنْهُ شَيْئًا حَيَاءً مِنْهُ يَسْتَعْلُ  
بِذِكْرِهِ عَنْ مَطَالِبَتِهِ  
لَا يَسْأَلُهُ

کھو کرے ہیں کہ تینوں حرفوں میں کسی ایک پر نقطہ تنک بھی نہیں پھر  
معنی میں نفع کی توقع کیا ہوگی) عوام تیری کھوٹ سے واقف نہ  
ہوں گے مگر صراف تیرے کھوٹ کو پہچان لیگا اس کے بعد عوام  
کو مطلع کر دیا تاکہ وہ تجھ سے پیسے۔ اگر تو حق تعالیٰ کے ساتھ صبر  
کر گیا تو اسکے عجیب لطف دیکھ گاہ۔ یوسفؑ نے جب گرفتاری  
و غلامی و قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے پروردگار جل شانہ  
کے فعل کی موافقت کی (کہ ہر تقدیر کی گردش پر راضی رہے) تو ان کی  
شرافت صحیح ثابت ہوئی اور بادشاہ بنے کہ منتقل ہوئے حالت  
ذلت سے عزت کی طرف اور موت سے حیات کی طرف پس اسی طرح  
تو بھی جب شریعت کا تابع بنے گا اور حق تعالیٰ شانہ کیساتھ صبر کر گیا اور  
اسی سے ڈرے گا اور اسی سے توقع رکھے گا اور اپنے نفس اپنی خواہش  
اور اپنے شیطان کی مخالفت کرے گا تو اپنی موجودہ حالت سے  
دوسری حالت کی طرف منتقل ہوگا کہ ناپسند سے پسندیدہ حالت  
کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ سخی اور کوشش کر تجھ سے کچھ ہو  
بھی نہیں سکتا اور تیری ضرورت بھی ہے کوشش کر کہ یقیناً خوبی حاصل  
ہوگی۔ جو طلب کرتا اور سعی و کوشش کرتا ہے وہ (ضرور ملے)  
پاتا ہے۔ حلال غذا کھانے میں سعی کر کہ وہ تیرے قلب کو منور  
بنادگی۔ اور دل کو اس کی تاریکیوں سے باہر لے آئے گی۔ مفید  
ترین عقل وہ ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ شانہ کی نعمتوں سے آگاہ  
بنائے اور تجھ کو ان کی شکر گزاری میں کھڑا کرے اور نعمتوں اور ان  
کی مقدار کے اقرار پر تیری مدد کرے صاحبزادہ جس کو عین یقین  
سے اس کی معرفت حاصل ہو گئی کہ ساری چیزوں میں حق تعالیٰ  
نے مقسوم تجویز فرمادئے اور ان سے فراغت پالی تو وہ حیا کے  
سبب اس سے کوئی چیز بھی طلب نہیں کرتا۔ وہ اسکا مطالبہ چھوڑ کر ذکر  
الہی میں مشغول ہو جاتا ہے نہ حق تعالیٰ سے اس کا سوال کرتا ہے۔

تَعْمَلُ فَبَيْنَهُ وَلَا أَنْ يُعْطِيَهُ قَسَمَ غَيْرُهُ : دَابُّهُ  
 الْحُمُولُ وَالسُّكُوتُ وَحُسْنُ الْأَدَبِ وَتَرْكُ  
 الْإِعْتِرَاضِ لَا يَشْكُو إِلَى الْخَلْقِ لَا فِي قَلِيلٍ  
 وَلَا فِي كَثِيرٍ : الْكَدِّيَّةُ مِنَ الْخَلْقِ بِالْقَلْبِ  
 كَالْكَدِّيَّةِ مِنْهُمْ بِاللِّسَانِ : عِنْدِي لَا فَرْقَ  
 بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ الْحَقِيقَةُ : وَلَيْكَ مَا تَسْتَعِي  
 تَطْلُبُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ  
 مِنْ غَيْرِهِ : تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ مَا لَا حَاجَةَ بِكَ  
 إِلَيْهِ : مَعَكَ كُنُزٌ مَكْنُونَةٌ وَأَنْتَ تُزَاحِمُ  
 الْفُقَرَاءَ عَلَى حَبَّةٍ وَذَرَّةٍ : إِذَا مَتَّ افْتَقَمَتْ  
 تُظْهِرُ فَخَائِكَ وَمَكَامَتِكَ : وَتَأْخُذُكَ  
 اللَّعْنَةُ مِنْ جَوَانِيكَ : لَوْ كُنْتَ عَاقِلًا  
 لَكُنْتَ دُرَّةً مِنَ الْإِيمَانِ : تَلَقَّى اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ بِهَا : وَلَكِنَّتَ تَهْتَبُ الصَّلَاحِينَ وَ  
 تَسَاءَدَ بِهِمْ بِأَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ : حَتَّى لَذَا  
 تَزْعُمُ : إِيْمَانُكَ وَتَمَّ إِيْقَانُكَ اسْتَخْلَصَكَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَتَوَلَّى أَدَبَكَ وَأَمَرَ لَكَ  
 لَهْمِكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ : يَا عَلِيٍّ لَا تَصْنَعِ الزِّيَادَ  
 مَا تَشْتُمُ قُرْبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ  
 يَا مُشْرِكًا بِالْخَلْقِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمْ بِقُلُوبِهِمْ أَعْرَضَ  
 عَنْهُمْ : فَلَيْسَ مِنْهُمْ ضَرَرٌ وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ  
 وَلَا مَنْعٌ : لَا تَدْرِي تَوْحِيدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 مَعَ الشِّرْكِ الْمَلَاذِمِ لِقَلْبِكَ : فَمَا  
 يَقَعُ بِسَيْدِكَ مِنْهُ  
 شَيْءٌ

کہ اس کا مقصود جلد مل جائے اور نہ یہ کہ دوسرے کا مقصود عطا فرماؤ  
 اس کی عادت گمنامی اور خموشی اور حسن ادب ہے اور اعتراض سے  
 بچا رہنا۔ وہ مخلوق سے نہ قلیل کا شکوہ کرتا ہے نہ کثیر کا دل میں  
 مخلوق سے گد اگری ایسی ہی (بڑی ہے) جیسا زبان سے بھیک  
 مانگتا۔ میرے نزدیک حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں میں کوئی  
 فرق نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا کے سوا  
 دوسروں سے مانگتا ہے حالانکہ وہ دوسروں کی بہ نسبت تجھ سے  
 زیادہ قریب ہے (پس پاس دالے کو چھوڑ کر دو جانا کوئی عقل مند  
 ہے) تو مخلوق سے وہ چیز مانگتا ہے جس کی تجھ کو ضرورت بھی نہیں  
 حالانکہ تیرے پاس خزانہ گمراہ ہے اور تو ایک دانہ اور ایک ذرہ  
 پر (ہوس کے مارے) فقیروں کی صف میں گھسا جاتا ہے جب تجھ کو  
 موت آئے گی تو سوا ہونا پڑے گا کہ تیرے راز اور چھپے ہوئے حالات  
 کھل جائیں گے اور تجھ کو چار طرف سے پھٹکار پڑے گی۔ اگر تو عقل مند  
 ہوتا تو ذرہ برابر ہی ایمان کما تا کہ اس کو لے کر حق تعالیٰ سے جا ملے  
 صاحبین کی صحبت اختیار کرتا اور ان کے اقوال و افعال میں ان کے  
 ادب حاصل کرتا یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوی اور یقین  
 کامل ہو جاتا تو حق تعالیٰ تجھ کو خالص اپنے لئے تجویز فرماتا اور تیرے  
 قلب کے اعتبار سے تیرے اردو نبی اور تیرے ادب کا کفیل و کار ساز  
 بن جاتا۔ اے ریا کے بُت کی پرستش کرنے والے تو حق تعالیٰ  
 کے قرب کی بو بھی نہ سونگھ سکے گا نہ دُنیا میں اور نہ آخرت میں،  
 اے مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے اور دل سے ان پر توجہ  
 ہونے والے مخلوق سے اعراض کرنے ان کی طرف سے نقصان ہے  
 نہ فائدہ اور نہ بخشش ہے نہ محرومیت اپنے قلب کے ساتھ چھپے ہوئے  
 شرک کے ہوتے ہوئے توحید حق کا مدعی مت بن کہ اس سے  
 تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے گا۔

یہی نہیں پھر  
 واقف نہ  
 کے بعد عوام  
 ساتھ صبر  
 مگر قاری  
 رجل شامہ  
 تو ان کی  
 حالت  
 ہر سی طرح  
 مگر بیکار اور  
 تو خواہش  
 سے  
 حالت  
 کے کچھ ہو  
 خوبی حال  
 ضرورت  
 کو منور  
 مفید  
 آگاہ  
 اور ان  
 ان یقین  
 تعالیٰ  
 کے  
 پورے ذکر  
 بنا ہے

## الْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَرَّةُ الْجَمْعَةُ فِي الزَّيَّاطِ ثَلَاثِي عَشَرَ  
رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَمِنٍ وَارْبَعِينَ وَتِسْمِائَةَ  
إِنْ أَرَدْتَ الْمُلْكَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَاجْعَلْ مُلْكَكَ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيرُ أَمِيرًا وَرَئِيسًا عَلَى نَفْسِكَ  
وَعَلَى غَيْرِكَ ۚ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فَاقْبَلْ نَصِيحَتِي  
قَدْ صَدَقْتُكَ فَصِدِّقْنِي ۚ إِذَا كَذَبْتَ وَكُذِّبْتَ  
كُنْ بِتِ وَكُذِّبْ لَكَ ۚ وَإِذَا صَدَقْتَ وَصَدِّقْتَ  
صَدِّقْتَ وَصِدِّقْ لَكَ ۚ كَمَا تَدِينُ ثَدَانُ ۚ  
خُذْ مِنْ دَوَاءِ لَمَحْنِ دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْهُ وَ  
قَدْ جَاءَتْهُ الْعَافِيَةُ ۚ مَنْ كَفَّاهُ كَأَنَّا  
يَطُوفُونَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ فِي طَلَبِ الْأَوْلِيَاءِ  
وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ هُمْ أَطِبَاءُ الْفُلُوبِ وَ  
الَّذِينَ ۚ فَإِذَا حَصَلَ لَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ  
طَلَبُوا مِنْهُ دَوَاءَ لَدُنْيَانِهِمْ ۚ وَانْتَمَ الْيَوْمَ  
أَبْنُ الْيَوْمِ الْفَقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ الَّذِينَ  
هُمْ الْمُؤَدَّبُونَ وَالْمُعَلِّمُونَ ۚ فَلَا حَرَمَ لَا يَقُومُ  
بِأَيِّ يَكُمُ الدَّوَاءُ ۚ أَكْثَرُ نَيْفَعٍ عَلَيَّ وَطَيِّبُ مَعَاذٍ  
فَكُلُّ يَوْمٍ أَسْبَغْتُ لَكَ أَسَاسًا وَأَنْتَ تَنْفَعُهُ  
أَصِفْ لَكَ دَوَاءً وَلَا تَسْتَعْمِلْهُ ۚ أَقُولُ لَكَ لَا  
تَأْكُلْ هَذَا الْقَمْعَ فِيمَا سَمَّيْتُ كُلَّ هَذِهِ فِيمَا دَوَاءً ۚ  
فَتَحْتَ الْيَمِينِ وَتَأْكُلُ الْيَمِينِ فِيهَا اسْمٌ ۚ عَنْ قُرَيْبٍ يَكُونُ لَكَ  
فِي بَيْتِهِ دِينُكَ وَإِيمَانُكَ بِأَنِّي أَهْصَلُكَ وَلَا أَفْزَعُ  
مَنْ يَنْفَعُكَ وَلَا أَرِيدُ ذَهَبَكَ ۚ مَنْ يَكُونُ مَعَ اللَّهِ يَكُونُ جَلَّ

## اُنْتَالِيسُوِيں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۱۲ رجب ۱۲۵۵ھ - خانقاہ شریف)  
اگر تو دنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ  
کے حوالہ کر دے۔ پس اپنے نفس پر اور دوسروں پر حاکم و سرور بن  
جائیگا۔ میں تیرا خیر خواہ ہوں میری نصیحت مان لے۔ میں تجھ سے  
پرہیز کہتا ہوں، تجھ کو سچا سمجھ لے۔ جب تو جھوٹا بنے گا اور جھٹلایگا  
تو تجھ سے جھوٹ بولا جائیگا اور تجھ کو بھی جھٹلایا جائیگا اور جب  
تو سچا بنے گا اور سچا سمجھے گا تو تجھ سے سچ بولا جائے گا اور تجھ کو  
سچا سمجھا جائے گا جیسا کریگا ویسا بھریگا۔ اپنے دین کے مرض  
کی دوا تجھ سے لے۔ اور اسکا استعمال کر۔ یقیناً تندرستی حاصل  
ہوگی۔ متقدمین کی یہ حالت تھی کہ وہ دین اور دلوں کے طبیبوں یعنی  
اولیاء و صالحین کی تلاش میں پورب اور بچم میں گشت لگاتے  
تھے اور جب انہیں سے کوئی ملتا تو اپنے دین کی دوا اس سے چاہا  
کرتے تھے اور تمہاری آج یہ حالت ہے کہ تمہارے نزدیک سب سے  
زیادہ بعض کتابل فقہاء اور علماء اور اولیاء ہی ہیں جو ادب و علم کھانے  
والے ہیں پس ضرور ہے کہ دوا تمہارے ہاتھ نہ آئے۔ میرا علم اور  
میری طبابت تیرے لئے کیا مفید ہو سکتی ہے کہ ہر روز میں تیرے لئے  
ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اس کو توڑ دیتا ہے۔ میں تجھ کو دوا  
بتاتا ہوں اور تو اسکا استعمال نہیں کرتا۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ  
یہ نتمہ مت کھا کہ اس کے اندر زہر ہے اور یہ نتمہ کھا کہ اس میں  
دوا ہے مگر تو میری مخالفت کرتا اور وہی کھاتا ہے جس میں زہر ہے  
سو عنقریب اسکا اثر تیرے دین اور ایمان کے بدن میں ظاہر ہو جائے  
گا۔ میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں اور نہ تیری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ  
تیرے زر کا خواہاں ہوں۔ جس کو اللہ کی معیت نصیب ہو جاتی ہے

شریف

ہے آپ کو اللہ

نامک و سواد بن

ہے۔ میں تجھ سے

گاہا و جبلا سیکا

بیجا اور جب

ئے گا اور تجھ کو

دین کے مرض

رستی حاصل

طیبوں یعنی

شت لگاتے

س سے چاہا

یک سب سے

اب علم کھانے

بیر علم اور

س تیرے لئے

تجھ کو دوا

کہتا ہوں کہ

کہ اس میں

نہ نہ رہے

ظاہر ہو جائے

ہوں اور نہ

ہو جاتی ہے

لَا يَفْقَهُ مِنْ أَحَدٍ فِي الْجَمَلَةِ لَا مِنْ حَبٍ وَلَا مِنْ أَشْيٍ  
وَلَا مِنْ حَشْرٍ أَيْ الْأَرْضِ وَسِبَاغِهَا وَهَوَاهُ وَلَا  
مِنْ حَيٍّ مِمَّنْ الْمَخْلُوقَاتِ بِأَسْرَافٍ لَا تَزْدُرُوا  
بِالشُّيُوعِ الْعُقَالِ بِأَعْلَى أَنْفَعُهَا بِاللَّهِ تَزْجَلُ  
وَلَسْلَهُ وَالصَّاحِبِينَ مِنْ عِبَادِهِ الْوَاقِفِينَ مَعَهُ  
الرَّامِينَ بِأَعْمَالِهِمْ كُلُّ السَّلَامَةِ فِي الرِّضَا  
بِالْقَضَاءِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا  
فَإِذَا رَأَيْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ضَعْفًا وَنُكْرًا بِرُكُوبِ  
الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرَّبُونَ إِلَيَّ بِأَمْعَلٍ مِنْ أَدَاءِ  
مَا أَفْتَضَلْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا بِإِزَالِ عِبْدِي يَتَقَرَّبُ  
إِلَيَّ بِالتَّوَاضُّعِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ  
كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيدًا وَمُؤَيِّدًا فَبِئْسَ  
يَسْمَعُ وَبِئْسَ يَبْصُرُ وَبِئْسَ يَبْطِشُ بِبُصْرٍ جَمِيعٍ  
أَعْمَالِهِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَبِهِ يَخْرُجُ مِنْ حَوْلِهِ وَ  
قُوَّتِهِ وَرُؤْيَا نَفْسِهِ وَغَيْرِهِ تَصِيرُ حَرَكَاتُهُ  
وَحَوْلُهُ وَقُوَّتُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِهِ وَلَا لِأَيِّ  
الْخَلْقِ يَعْزِلُ نَفْسَهُ وَدُنْيَا وَآخِرَتَهُ  
كُلُّهُ طَاعَةً فَلَا جَرَمَ تَقَرُّبُهُ طَاعَتُهُ  
تَكُونُ سَبَابًا لِمَحَبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّ  
بِالطَّاعَةِ يُحِبُّ وَيُقَرِّبُ وَيُفْتَضِلُّ بِأَلَمِ الْعَصِيَّةِ  
يُبْغِضُ وَيُعِيدُ بِالطَّاعَةِ يَحْصُلُ  
الْأُنْسُ وَالْمَعْصِيَّةُ تَحْصُلُ الْوَحْشَةُ  
لِأَنَّ مَنْ أَسَاءَ

وہ کسی چیز سے بھی نہیں ڈرتا نہ جن سے نہ بشر سے نہ زمین کے کیرٹے  
کوڑوں سے نہ درندوں سے نہ سانپ پتھر زہریلے جانوروں سے  
اور نہ ساری مخلوقات میں کسی سے۔ علم پر عمل رکھنے والے مشائخ  
کو حیرت سمجھو۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں اور اس کے  
بندوں میں اُن نیکوکاروں سے واقف نہیں ہو جو اس کی معیت  
میں قائم اور اس کے افعال پر راضی رہنے والے ہیں۔ ساری سلامتی  
قضا و قدر پر راضی رہنے اور آرزو کو کوتاہ کرنے اور دنیا کی غربت  
کھودینے میں ہے۔ پس جب تم اپنے نفوس میں کمزوری پاؤ  
(کہ دنیا کی محبت دور نہ کر سکو) تو موت کو یاد رکھنا اور آرزو کو  
کوتاہ کرنا لازم پڑو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حق تعالیٰ شانہ سے حدیث قدسی نقل فرمائی ہے کہ قرب کے طلب  
کرنے والوں نے فراموشی اور کرنے سے زیادہ کسی چیز سے بھی میرا  
قرب نہیں پایا اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ سے میرا مقرب  
بتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں پھر جب  
اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بھارت اور  
ہاتھ اور پشت پناہ بن جاتا ہوں کبھی ہی سے سُنتا ہے مجھ ہی سے  
دیکھتا ہے اور مجھ ہی سے تھا مٹا ہے "اپنے جملہ افعال کو حق تعالیٰ ہی  
سے سمجھنے لگتا اور اس کی وجہ سے اپنی طاقت اپنے زور اور اپنے نفس  
اور دوسروں کی طرف نظر کرنے سے باہر نکل آتا ہے۔ اس کے حرکات  
اور قوت و زور حق تعالیٰ ہی سے ہوتا ہے نہ اپنے نفس سے اور نہ مخلوق  
سے وہ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سب کے کنارہ کش ہو جاتا اور سرتاپا  
طاعت بن جاتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ مقرب حق بنے۔ اسکی طاعت  
حق تعالیٰ کی محبت کا سبب بنتی ہے۔ طاعت کی محبت و قرب نصیب ہوا  
کرتا ہے اور معیت سے بنفس اور بعد حاصل ہوتا ہے طاعت کی انس پیدا  
ہوا کرتا ہے اور معیت و خشت پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ جو خطا کرے گا



اِسْتَوْحَشَ بِمُتَابَعَةِ الشَّرْعِ يَحْصُلُ الْخَيْرُ  
وَمِنْ خَالَفَتِهِ يَحْصُلُ الشَّرُّ مَنْ لَمْ يَكُنْ الشَّرْعُ  
رَفِيقَهُ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهِ فَهُوَ هَالِكٌ مَعَ اَهْلِ الْكَرْبِ  
اعْمَلْ وَاجْهَدْ وَلَا تَتَكَلَّفْ عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّ  
التَّارِكَ لِلْعَمَلِ طَائِمٌ وَالْمُتَكَلِّفُ عَلَى الْعَمَلِ  
مُحِبٌّ مَغْرُورٌ قَوْمٌ قِيَامُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَقَوْمٌ قِيَامُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالتَّارِكِ وَقَوْمٌ قِيَامُ  
بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ إِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فَانْتَ  
قَائِمٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ كُنْتَ خَالِفًا  
فَانْتَ قَائِمٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالتَّارِكِ وَإِنْ كُنْتَ  
عَارِفًا فَانْتَ قَائِمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ  
تَنْظُرُ إِلَى الْخَلْقِ تَارَةً إِلَى الْخَالِقِ أُخْرَى  
تُبْلِغُ الْقَوْمَ وَتَعْرِفُهُمْ اَحْوَالَ الْآخِرَةِ وَ  
حَسَابُهَا وَجَمِيعَ مَا فِيهَا لَا بَلَّ لَخَيْرِهَا  
قَدْ شَاهَدْتَ وَرَأَيْتَ لَيْسَ الْخَيْرُ  
كَالْمُعَايَنَةِ الْقَوْمُ مُنْتَظَرُونَ لِقَاءَ اللَّهِ  
عَزَّوَجَلَّ يَتَمَوَّنُونَ فِي جَمِيعِ اَوْقَاتِهِمْ لَا  
يَخَافُونَ مِنَ الْمَوْتِ لِأَنَّهُ سَبَبٌ لِلْقَاءِ  
مُحِبُّوهُمْ فَإِنْ قَبْلَ أَنْ تَفَارِقَ بِوَدَّ قَبْلَ  
أَنْ تُؤَدَّ أَهْجُرْ قَبْلَ أَنْ يَهْجُرَكَ أَهْلُكَ  
وَسَائِرُ الْخَلْقِ مَا يَنْفَعُونَكَ إِذَا احْصَلْتَ  
فِي الْقَبْرِ ثُبٌّ مِنْ تَنَادُلِ الْمُبَاحِ  
بِشَهْوَةِ بَا قَوْمٌ كَدُّ مَوَافٍ  
جَمِيعُ اَحْوَالِكُمُ الْوَرَعُ  
كِسْوَةُ الدِّينِ

وہ متوش ہوگا۔ شریعت کے اتباع سے خیر حاصل ہوتی ہے اور  
شرع کی مخالفت سے شر حاصل ہوتا ہے جس کی ساری حالتوں  
میں شریعت رفیق نہوتباہ کا دل کے ساتھ ایک تباہ ہونیوالا وہی  
ہے۔ کام کر اور سعی کر اور عمل پر بھروسہ مت کر کیونکہ عمل کو ترک کر نیوالا  
کہ عمل کئے بغیر نجات کا متوقع ہو محض طمع والا ہے اور عمل پر بھروسہ  
کر نیوالا خود پسند مغرور ہے (مخلوق میں تین قسم کے لوگ ہیں) ایک گروہ  
دنیا اور آخرت کے درمیان قائم ہے اور ایک گروہ جنت اور دوزخ  
کے درمیان قائم ہے۔ اور ایک گروہ مخلوق اور خالق کے  
درمیان قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے تب تو دنیا اور آخرت کے درمیان  
قائم ہے کہ آخرت کا طالب اور دنیا سے شغری ہے اور اگر تو خالف  
ہے تو جنت و دوزخ کے درمیان قائم ہے کہ جنت کا خواہاں ہے  
اور جہنم سے ترساں اور اگر تو عارف ہے تو مخلوق اور خالق کے  
درمیان قائم ہے کہ کبھی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے، اور کبھی  
خالق کی طرف آخرت کے احوال اور حساب و کتاب اور جو کچھ  
بھی وہاں پیش آیا ہے لوگوں کو پہنچاتا اور انکو آگاہ بناتا ہے  
بلکہ ان کو خبر دیتا ہے اس مضمون کی جسکا مشاہدہ کر چکا اور دیکھ  
چکا ہے کہ خبر مشاہدہ کی برابر نہیں ہو ا کرتی۔ یہ لوگ حق تعالیٰ کی  
ملاقات کے منتظر اور اپنے تمام اوقات میں اسی کے متمنی رہتے ہیں کہ  
موت سے ڈرتے نہیں کیونکہ وہ تو محبوب سے انجی ملاقات کرانے کا  
واسطہ ہے (مخلوق سے) جدائی اختیار کر اس سے پہلے کہ مفارقت کا  
وقت آوے (سب کو) رخصت کر دے اس سے پہلے کہ خود رخصت  
ہو اور جھوڑے اس سے پہلے کہ تیرے بال بچے اور ساری مخلوق تجھ کو  
چھوڑ دے جب تو قبر میں جائیگا تو یہ سب تیرے کچھ بھی کام نہ آئیں گے  
مباح چیز کو خواہش نفس کے ساتھ کھانے سے تو بہ کر صاحبو! اپنی  
ساری حالتوں میں تقویٰ کو اختیار کر کہ تقویٰ دین کی پوشاک ہے

اپنے دین کی پوشاک مجھ سے مانگو۔ میرا اتباع کرو کہ میں جناب صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہوں۔ میں آپ کا تابع ہوں کھانے میں بھی پینے میں بھی مباشرت میں بھی اور آپ کے جملہ احوال اور ان امور میں جن کی طرف آپ اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ میں ہمیشہ اسی طرح (تم کو نصیحت کرتا) رہوں گا یہاں تک کہ حق تعالیٰ کو جو کچھ میرے وجود سے مقصود ہے وہ پورا ہو جائے (کہ مخلوق کو ہدایت یاب ہوتا ہو اپنی نگاہ سے دیکھ لوں) پس میں اسی حالت پر رہوں گا۔ اور محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کروں گا۔ نہ تیری مدح کا فکر کروں گا نہ بھوکا نہ تیری داد و دہش کا نہ بخل کا۔ نہ تیری بھلائی کا نہ بُرائی کا۔ اور نہ تیری توجہ کا اور نہ بے توجہی کا۔ تو ناواقف ہے اور ناواقف کی پروا نہیں کی جاتی۔ جب تو نیکو کار بنے اور اللہ کی عبادت بھی کرے تو تیری عبادت تیرے منہ پر ماری جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت از سر تاپا خرابی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت کی تو جتنا وہ سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ جب تک تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اتباع نہ کرے گا۔ کسی قسم کی بھی فلاح تجھ کو نصیب نہ ہوگی۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ جو مشائخ کتاب سنت کے عالم اور اس پر عامل ہیں ان کا اتباع کرو اور ان میں حسن ظن رکھو اور ان سے سیکھو اور ان کے سامنے ادب اور ان کے پاس نشست و برخاست کو خوش نہانا کہ یقیناً فلاح پائیگا۔ جب تو نہ کتاب و سنت کا اتباع کرے گا اور نہ ان مشائخ کا جن کو کتاب و سنت کی معرفت حاصل ہے تو کبھی فلاح نہ پائے گا۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ جو خود را بناوہ گمراہ ہوا جو تجھ سے زیادہ واقف ہے اس کی صحبت سے اپنے نفس کو مہذب بنا۔ اس کی اصلاح میں مشغول ہو اس کے بعد

أَطْلُبُوا مَقِي كَسُوَةً لَّا دِيَانَكُمْ ۖ اِثْبَعُونِي فَاِنِّي  
عَلَى جَادَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ  
اَنَا تَارِكٌ لَّهُ فِي أَكْلِهِ شَرِبِهِ وَبِكَاحِهِ نَحْوَالِهِ  
وَمَا كَانَ يُشِيرُ إِلَيْهِ ۖ لَا أَرَاكَ كُنْ لَكَ حَقٌّ  
وَقَمَّ بِمُرَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى ۖ فَإِنِّي عَلَى  
ذَلِكَ وَلَا أَفَكِّرُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا  
أَفَكِّرُ مُحَمَّدًا وَلَا ذَوِيكَ ۖ بِرَبِّطَا لَكَ وَمَنْعَاكَ  
بِحَيْرِكَ وَشَرِّكَ ۖ بِإِقْبَالِكَ وَدَا بَارَكَ ۖ أَنْتَ  
جَاهِلٌ وَانْجَاهِلْ لَا يُبَالِي بِهِ ۖ إِذَا أَفْلَحْتَ  
وَعَبَدْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَأَنْتَ عِبَادَتُكَ  
مَرْدُودَةٌ عَلَيْكَ ۖ لَا تَهَا عِبَادَةٌ مَقْرُونَةٌ  
بِالْجَهْلِ ۖ وَالْجَهْلُ كُلُّهُ مَفْسَدَةٌ ۖ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبَدَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ  
مِمَّا يُصْلِحُ ۖ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى تَكْتُمَ الْكِتَابَ  
وَالسُّنَّةَ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَتَى  
عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْخٌ فَلَيْسَ  
شَيْخُهُ إِلَّا عَجَبُ الشُّيُوخِ الْعُلَمَاءِ بِالْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ الْعَامِلِينَ بِهَا وَاحْسِنِ الظَّنَّ بِهِمْ ۖ  
وَتَعَلَّمْ مِنْهُمْ وَاحْسِنِ الْأَدَبَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
وَالْعِشْرَةَ مَعَهُمْ ۖ وَقَدْ أَفْلَحْتَ إِذَا لَمْ تَتَلَبَّحْ  
الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَلَا الشُّيُوخَ الْعَارِفِينَ  
بِهِمَا فَمَا تَقْلِبُهُ أَبَدًا ۖ أَمَا سَمِعْتَ مَنْ اسْتَفْتَى  
بِرَأْيِهِ ضَلَّ ۖ هَذِهِ نَفْسُكَ بِصُحْبَةٍ مَنْ هُوَ  
أَعْلَمُ مِنْكَ ۖ اسْتَغْلِ بِاصْلَاحِهَا شَمَّ

تی ہے اور  
ی حالتوں  
میں جو اللہ کی  
دور ترک کرنا  
عمل پر بھی  
ایک گروہ  
در دوزخ  
سابق کے  
کے درمیان  
خالف  
وہاں ہے  
سابق کے  
اور کبھی  
در جو کچھ  
ہے بنانا ہے  
اور دیکھ  
سابق کے  
تھے ہیں کہ  
نرانے کا  
وقت کا  
رخصت  
ہوئے تجھ کو  
آئیں گے  
و! اپنی  
ک ہے

اَنْبَقِلْ اِلٰی غَيْرِهَا : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَبْدَا بِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ تَعْمَلُ : وَقَالَ لَاصْبَدَقَةٌ وَذُو رُحْمٍ مُّحْتَاجٌ

## الْمَجْلِسُ الْمَوْقِيُّ لِلْأَرْبَعِينَ

قَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمُ الْاَئِمَّةُ فِي الرِّبَاطِ رَابِعَ عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَالَ اِذَا ارَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اَفْقَمَهُ فِي الدِّينِ وَبَقَرَةً يَبْعُوهُ نَفْسِيَةً اَلْفَقَهُ فِي الدِّينِ سَبَبٌ لِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ مِنْ عَرَفَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَفَ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا بِهِ تَصَحُّ لَهُ الْعُبُودِيَّةُ وَالْعَيْنُ مِنْ عُيُودِيَّةٍ غَيْرِهِ : لَا فَلَاحَ لَكَ لَا نَجَاةَ لَكَ حَتَّى تُؤْتِرَكَ عَلَى غَيْرِ مُؤْتِرٍ ذِيكَ عَلَى شَمَوَاتِكَ : وَاخْرَتَكَ عَلَى دُنْيَاكَ : وَخَالَفَكَ عَلَى خَلْقِكَ هَلَاكَكَ فِي تَقْدِيرِ شَهْوَتِكَ عَلَى دِينِكَ : وَدُنْيَاكَ عَلَى اخْرَتِكَ : وَالتَّخَلُّقُ عَلَى خَالِقِكَ : اِعْمَلْ هَذَا وَقَدْ كَفَاكَ : اَنْتَ مُحْتَجُّوبٌ عَنِ الْحَيِّ عَزَّوَجَلَّ لَا اِجَابَةَ لَكَ : اِلَّا اِجَابَةُ اَنْتَمَا تَكُونُ بَعْدَ اِلِاسْتِجَابَةٍ اِذَا اَجَبْتَهُ بِالْعَلَى اِجَابَكَ فِي وَقْتِ سُؤَالِكَ لَهُ : وَجُودُ الزَّوْجِ اِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ الزَّرَاعَةِ اِذَا زِمْتَ حَتَّى تَحْصُدَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُ يَمُرُّ مَرَّةً الْاُخْرَى : اِذَا زِمْتَ هَذِهِ الزَّرَاعَةَ بِالْقَلْبِ اَلْبَدْرُ هُوَ الْاِيْمَانُ وَالْحِرَاثَةُ لَهَا وَاجْلَبُ اَلْمَاءِ إِلَيْهَا وَسَقَمَ بِهَا بِالْاَهْمَالِ الصَّالِحَةِ : اِذَا كَانَ هَذَا الْقَلْبُ فِيهِ لَيْنٌ وَرَأْفَةٌ

دوسروں کی طرف مشغول ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول اپنے نفس کا خیال کر اس کے بعد اہل و عیال کا نیز آپ نے فرمایا ہے کہ صدقہ کا موقع نہیں درآئیکہ رشتہ دار محتاج ہو۔ (پس جب تک اپنے نفس کو اصلاح کی حاجت ہو اس وقت تک دوسروں کی اصلاح میں لگنا حاجت بھی ہے اور خلاف سنت بھی)

## چالیسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۴ رجب ۱۲۵۵ھ خانقاہ شریف)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا اور اس کو اس کے نفس کے عیوب دکھلا دیتا ہے۔ دین کے متعلق سمجھ نفس کی واقفیت کا سبب ہے۔ جو اپنے پروردگار سے واقف ہو جاتا ہے وہ تمام چیزوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے لئے حق تعالیٰ کا غلام بننا اور دوسروں کی غلامی سے رہنا صحیح ہوتا ہے۔ جب تک تو حق تعالیٰ کو جلد ماسویٰ پر اور اپنے خالق کو مخلوق پر ترجیح نہ دے گا نہ تیرے لئے فلاح ہے اور نہ نجات۔ خواہش کو دین پر اور دنیا کو آخرت پر اور مخلوق کو خالق پر ترجیح دینے ہی میں تیری ہلاکت ہے۔ اس پر عمل کر کہ حق تعالیٰ تجھ کو (ہر حاجت کیلئے) کافی ہو جائیگا۔ تو حق تعالیٰ سے محبوب ہے تیری دعا قبول نہیں قبولیت تو تعمیل حکم کے بعد ہو ا کرتی ہے پس جب تو کام کر کے اس کا حکم مانے گا تو تیرے سوال کے وقت وہ تیری درخواست بھی قبول فرمائے گا غلہ کا وجود تو کھیتی کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ کھیتی کر کہ کاٹنا نصیب ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ قلب میں یہ کھیتی ہو کہ جس کا بیج ایمان ہے اور اس کا نیو لانا۔ سینچنا۔ پانی دینا اعمال صالحہ سے ہے جب اس قلب کے اندر نرمی و شفقت

وَرَحْمَةً نَّمَتْ فِيهِ وَإِذَا كَانَ قَلِيلًا فَظًا غَلِيظًا كَانَتْ  
 أَرْضُهُ سَمْنَةً وَالسَّبَخُ لَا يَنْبُتُ الزَّرْعُ إِذَا زُرِعَتْ  
 عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا يَنْبُتُ فِيهِ ۖ فَهُوَ إِلَى الْهَلَاكِ  
 أَقْرَبُ ۖ تَعْلَمُ هَذِهِ الزَّرْعَةُ مِنَ الزَّرْعِ لَهَا ۖ  
 لَا تَفْهَمُ بِرَأْيِكَ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اسْتَعِينُوا عَلَى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَاحِبِ أَهْلِهَا ۖ  
 أَنْتَ مَشْغُولٌ بِزُرْعِ الدُّنْيَا لَا زُرْعِ الْآخِرَةِ ۖ أَمَا  
 عَلِمْتَ أَنَّ طَالِبَ الدُّنْيَا لَا يُفْلِحُ ۖ مِمَّ الْآخِرَةِ  
 لَا يَرِ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَعَلَيْكَ  
 بِتَرْكِ الدُّنْيَا ۖ وَإِنْ أَرَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
 فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْمُحْظُوظِ وَالْحَقِّ ۖ وَقَدْ وَصَلَتْ  
 إِلَيْهِ ۖ فَإِذَا أَتَمَّ لَكَ هَذَا أَجَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةُ وَالْمُحْظُوظُ وَالْمُخْلِيقُ تَبَعًا طَوْعًا وَكَرْهًا ۖ  
 لِأَنَّ الْأَصَلَ مَعَكَ وَكُلُّ الْفُرُودِ تَبَعٌ لِهَذَا  
 الْأَصْلِ ۖ كُنْ عَاقِلًا ۖ لَا يُؤْمِنُ لَكَ عَقْلٌ لَكَ  
 لَا تَسْبِيحُ لَكَ أَنْتَ قَائِمٌ مَعَ الْخَلْقِ مُشْرِكٌ  
 بِهِمْ ۖ أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَمْ تَتَّبِعْ كَلِمَةَ عَنْ  
 طَرِيقِ الْقَوْمِ ۖ تَنْجَ عَنْ بِلَاهِمٍ ۖ لَا تَزِرْ أَجْمَهُمْ  
 بِأَكْتَفٍ بُيُوتِكَ دُونَ قَلْبِكَ ۖ لَا تَزِرْ أَجْمَهُمْ  
 بِبِنَاقِكَ وَدَعَاؤِكَ وَهُوسِكَ ۖ إِنَّمَا تَزِرْ أَجْمَ  
 الْقَوْمِ بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ ۖ بِأَكْتَفٍ  
 التَّوَكَّلِ وَاصْبِرْ عَلَى الْآفَاتِ وَالرِّضَا  
 بِالْأَقْسَامِ يَا غُلَامُ كُنْ  
 بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ

اور رحمت ہوگی تو اس میں پیداوار ہوگی اور جب وہ سخت اور بدبو  
 اور زشت ہوگا تو اس کی زمین بخر و شور ہے اور شور زمین میں پیداوار  
 نہیں ہو کرے۔ جب تو پہاڑ کی جوتی پر بیج بوسے گا تو وہ وہاں اُگے گا  
 نہیں۔ بلکہ وہ بربادی کے زیادہ قریب ہے۔ اس کھیتی کرنے کو اس کے  
 کاشتکار سے سیکھ اور صرف اپنی رائے کو کافی مت سمجھ۔ جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صنعت میں اس کے  
 ماہر سے اعانت چاہا کرو۔ تو دنیا کی کھیتی میں مشغول ہے آخرت  
 کی کھیتی میں نہیں کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا کا طالب کبھی کامیاب  
 نہیں ہوتا اور آخرت کی طلب میں حق تعالیٰ شانہ کی زیارت نہیں ہوتی  
 پس اگر تو آخرت چاہتا ہے تو دنیا کا چھوڑنا ضروری سمجھ اور اگر تو  
 حق تعالیٰ کو چاہتا ہے تو محظوظ (خواہ دنیا کے ہوں یا آخرت و جنت  
 کے) اور مجملہ مخلوق کو چھوڑنا لازم سمجھ کہ یقیناً حق تعالیٰ تک پہنچ  
 جائے گا۔ پھر جب یہ وصول تیرے لئے صحیح ہو جائے گا تو دنیا اور  
 آخرت اور محظوظ اور مخدوق سب تبعاً اور خواستہ و ناخواستہ  
 تیرے پاس حاضر ہو جائیں گی کیونکہ جڑ تیرے ساتھ ہے اور ساری  
 شاخیں اسی جڑ کی تابع ہیں۔ عاقل بن نہ تیرے پاس ایمان ہے نہ عقل  
 ہے نہ تمیز ہے۔ تو مخلوق کے ساتھ وابستہ اور ان کو شریک خدا بنائے  
 ہوئے ہے اگر تو نے توبہ نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔ اہل اللہ کے راستہ  
 سے الگ ہٹ۔ ان کے دروازہ سے دور ہو۔ قلب کو چھوڑ کر اپنے  
 بدن کے موندھے بلا ہلا کر ان کی صف میں مت گھس۔ اپنے نفاق  
 اور خالی دعوؤں اور ہوس کے ذریعہ سے ان میں شامل مت ہو جس  
 اہل اللہ کی صف میں اگر تو شامل ہو سکتا ہے تو صرف قلوب اور  
 باطن کے ذریعہ سے اور توکل کے کاندھوں پر (سہارا لے کر) اور  
 مصیبتوں پر صبر کر کے اور مقصوم پر راضی رہ کر ہو سکتا ہے۔  
 صاحبزادہ۔ حق تعالیٰ کے حضور میں ایسا بن جا کہ مصیبتیں تجھ پر

اللہ علیہ وسلم  
 و عیال کا تیز  
 اور محتاج ہو۔

وقت تک  
 سنت بھی

یہ

پنے فرمایا  
 ہے تو اس کو  
 ملا دیتا ہے۔

پروردگار سے  
 ہے۔ اسی لئے

مے رہ ہونا  
 بنے خالق کو

ت خواہش  
 دینے ہیں

مت کیلئے  
 بیت تو

مانے گا تو  
 ائے گا غلہ

ہو جناب  
 قلب میں

پنچنا۔ پانی  
 شفقت

وَالْأَفَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ قَائِمٌ عَلَى قَدَمِ مَحَبَّتِهِ  
لَا تَتَغَيَّرُ لَا تُزِيلُكَ الرِّيحُ وَالْأَمْطَارُ وَلَا تُخْرِقُكَ  
الرِّيحُ وَلَا تَكُونُ ثَابِتًا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَائِمًا فِي  
مَقَامٍ لَا خَلْقَ فِيهِ لَا دُنْيَا فِيهِ وَلَا آخِرَةَ فِيهِ  
لَا حَقُوقَ فِيهِ لَا حُطُوطَ فِيهِ لَا رُفُوفَ فِيهِ لَا كَيْفَ  
فِيهِ لَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ لَا تُكَلِّمُكَ رُؤْيَا  
الْخَلْقِ وَمُؤَنَةُ الْيَمَالِ وَلَا تَتَغَيَّرُ بِالْقَلْبِ وَلَا  
الْكَلِمَةِ وَلَا بِالذَّمِّ وَلَا بِالْحَمْدِ وَلَا بِالْأَقْبَالِ وَلَا  
بِالْأَذْبَانِ تَكُونُ مَعَ مَنْ وَرَاءَ مَعْقُولِ الْإِنْسِ  
وَالْحَيِّ وَالْمَلِكِ وَالْخَلْقِ فِي الْجَمَلَةِ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ  
بَعْضُهُمْ إِنْ كُنْتَ تَصَدِّقُ بِالْأَفَاتِ تَلْبِغُنَا الضَّيْرَ  
وَالْإِخْلَاصَ أَسَاسُ لِمَا قَدْ شَرَحْتَ لَكَ يُزِيدُنِي  
أُنَافِقُكَ أَلَيْسَ لَكَ فِي الْكَلَامِ تَفَهُُّمْ نَفْسَكَ  
تُحِبُّ وَتُطْلِقُ أَتَاهَا عَلَى شَيْءٍ لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهَا  
أَنَا كَارُؤٌ وَلَا يَنْبَغُ عَلَى النَّارِ وَلَا السَّمْدِ الَّذِي  
يَبِينُ وَيُفَرِّقُ وَيَقُومُ وَيَقْعُدُ فِي النَّارِ إِنْ جُهِدَ أَنْ  
تَكُونَ سَمْدًا لَاقِيًا لِلْأَفَاتِ وَالْمُجَاهِدَاتِ وَ  
الْمُكَابَلَاتِ وَالضَّرِيقِ عَلَى مَطَارِقِ الْإِثْنَةِ وَالْأَعْدَادِ  
حَتَّى تَصِيرَ عَلَى مُصَاحَبَتِي وَسَمَاعِي كُلَّ يَوْمٍ وَخُشُوعًا  
وَالْعَمَلِ بِظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ سِرًّا وَعِلَانِيَةً فِي  
خَلْقِكَ أَوْ لَا وَفِي جُودِكَ ثَابِتًا وَفِي جُودِكَ  
ثَالِثًا فَإِنْ صَحَّ لَكَ هَذَا لَجَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا  
وَأُخْرَى بِبَشِيرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَقْدِيرِهِ أَنَا  
لَا أَحَدًا مِنْ الْخَلْقِ فِي شَيْءٍ هُوَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ حَقِيقَةٍ

نازل ہوں اور تو اس کی محبت کے پاؤں پر کھڑا رہے کہ تجھ میں مطلق  
تغیر نہ آئے۔ نہ تجھ کو ہوائیں اور بارشیں جگہ سے ہلا سکیں اور نہ  
برچھیاں تجھ کو پھاڑ سکیں۔ ظاہر و باطناً تو جبار ہے اور قائم رہے  
اس مقام میں جہاں نہ خلق ہو نہ دنیا ہو نہ آخرت۔ نہ وہاں حقوق  
ہوں نہ حطوط۔ نہ وہاں مجالِ چوں ہو نہ چرا اور حق تعالیٰ کے سوا  
کوئی چیز نہ ہو۔ نہ مخلوق کی دیکھ بھال تجھ کو مکدر بنائے اور نہ  
بال بچوں کی پرورش و فکر معاش۔ نہ کمی بیشی سے تیری حالت  
میں تبدیلی آوے نہ مذمت و تعریف سے اور نہ کسی کی توجہ یا  
بے توجہی سے تو حق تعالیٰ کی محبت میں اسی طرح رہے جو جن و بشر  
اور ملائکہ اور ساری مخلوق کی عقل و فہم سے باہر اور بالا ہو۔ کیا  
خوب کہا جو ایک بزرگ نے کہ اگر تو اپنی طلب اور ارادہ میں سچا  
ہو تو خیر و نہ ہمارے پیچھے مت آ۔ جو کچھ میں نے تجھ سے بیان کیا  
ہے اس کی بنیاد صبر اور اخلاص ہے۔ تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ  
نفاق برتوں اور نصیحت میں نرمی کروں۔ تو اپنے نفس پر اترا تا اور نازاں  
ہوتا اور گمان کرتا ہے کہ کچھ ہے۔ نہیں نہیں اس کی کوئی عزت نہیں۔  
میں آگ ہوں اور آگ پر بجز سمندر جانور کے کہ آگ ہی میں،  
اندھے بچے دیتا اور اُسی میں اُٹھتا بیٹھتا ہے اور کوئی نہیں  
جم سکتا۔ تو کوشش کر کہ مصائب و محابدوں اور مشقوں کی  
آگ میں سمندر بن جائے اور قضا و قدر کے گزرنے کے نیچے صابر  
بنارہے تاکہ میری محبت اور میرے کلام کے سننے اور اس کی  
سخنی پر اور ظاہر و باطناً اور علانیہ و مخفی اس پر عمل کرنے میں  
ثابت قدم رہ سکے کہ اول اپنی غلوت میں اور دوم غلوت میں  
اور سوم اپنی سخادت میں۔ پس اگر یہ تیرے لئے صحیح ہو گیا تو حق تعالیٰ  
کی مشیت و حکم سے دنیا اور آخرت دونوں میں تجھ کو فلاح نصیب  
ہوگی۔ جو چیز بھی اللہ کی ہے اور اس میں اللہ کا حق ہے تو

رہے کہ تجھ میں مطلق  
سکس اور نہ  
اور قائم رہے  
نہ وہاں حقوق  
تعالیٰ کے سوا  
بنائے اور نہ  
سے تیری حالت  
سی کی توجہ یا  
ہے جو جن و بشر  
رب بالا ہو کیا  
ارادہ میں سچا  
تجھ سے بیان کیا  
تیرے ساتھ  
پر اتراتا اور نازا  
نی عزت نہیں  
ہی میں  
کوئی نہیں  
مشتقوں کی  
کے نیچے صابر  
اور اس کی  
دل کرنے میں  
محلوت میں  
یا تو حق تعالیٰ  
فلاح نصیب  
حق ہے تو

لَا تَلْقُهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَمْرًا بِهِ  
أَتَقْوَى بِهِ فِي اسْتِغْفَاءٍ حَقِّقٍ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا  
أَضَعُ وَأُقْوَى مَعَ نَفْسِي وَأَوَاقِفُهَا فِيهِمْ  
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ وَافِيقُ  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَائِي وَالْخَوَافِي الْخَلْقِي فِي  
اللَّهِ الْكَسْرُ مِنَ الْكَسْرِ وَالْجَبْرُ مِنَ الْجَبْرِ  
كَيْفَ أَبَايَ وَأَنْتَ عَايِلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَهِينُ  
يَا وَامِرًا وَلَوْ أَهْمِيهِ مُنَازِعٌ لَهُ فِي أَقْصِيَّتِهِ  
وَأَقْدَارِهِ مَعَادِلُهُ فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ  
فَأَنْتَ مَمْقُوتُهُ وَمَلْعُونُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ  
جَلَّ فِي بَعْضٍ كَلَامِهِ إِذَا أَطِيعْتَ رَضِيتُ وَ  
إِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَكَيْسٌ لِذِكْرِي نَهَايَةُ  
وَلَا إِذَا عَصَيْتُ غَضَبْتُ وَإِذَا غَضَبْتُ لَعَنْتُ وَ  
تَبَلُّمٌ لَعَنَتُنِي إِلَى الْوَلَدِ السَّابِحِ هَذَا أَمَانُ  
بَيْعِ الدِّينِ بِبَالْتَيْنِ زَمَانُ طُولِ  
الْأَمَلِ وَقُوَّةُ الْحَرَمِ رَاهِدُ الْكَلْبِ  
لَا تَكُونُ مَكُونُ قَالَ فِيهِمْ وَقَدْ مَنَّا  
إِلَى مَا عَمَلُوا مِنْ عَمَلٍ فَعَلْنَا هَ  
هَبَاءُ مَنُورًا بِكُلِّ عَمَلٍ بِأَدْرِيهِ  
عَبْدُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءُ  
مَنُورٌ وَحُجْرٌ إِنْ خَفِيَ  
أَمْرُكَ عَلَى الْعَوَالِمِ فَمَا  
يَخْفَى عَلَى الْخَوَاصِّ  
السَّوَادِي يَخْفَى  
عَلَيْهِ

اس کے متعلق میں کسی شخص کی بھی رو رعایت نہیں کر سکتا اور اس کے  
حکم کے بغیر مخلوق میں کسی کی طرف بھی میں توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کی  
مخلوق سے اس کا حق وصول کرنے میں حق تعالیٰ سے طاقت پاتا  
ہوں اور کمزور نہیں بنتا البتہ مخلوق کے متعلق اپنے نفس کی موافقت  
کرتا اور اس کے ساتھ قوی ہو جاتا ہوں اگر نفس کی خواہش کے موافق  
رو رعایت کر جاتا ہوں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ مخلوق کے  
متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کرو اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی  
موافقت مت کر (کہ بلکہ بھاری حق تعالیٰ کی رعا جوی کا ہے)  
ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑا رہے جو کوئی بھی جڑا رہے  
میں تیری پر داس طرح کر سکتا ہوں۔ حالانکہ تو حق تعالیٰ کا نافرمان  
اس کے اوامر و نواہی کو حقیر سمجھنے والا اس کی قصاص و قدر میں اس  
سے نزاع رکھنے والا اور شب و روز اس کی دشمنی پر تلا ہوا ہے  
پس تو اس کا معتبوب اور ملعون ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے ایک  
ایک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو  
میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں تو برکت عطا فرماتا  
ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں۔ اور جب میری نافرمانی  
ہوتی ہے تو غصہ ہوتا ہوں اور جب غصہ ہوتا ہوں تو لعنت کرتا  
ہوں اور میری لعنت ساتویں پشت تک پہنچتی ہے۔ یہ وہ  
زمانہ ہے کہ ایک ذخیر کے بدلہ دین بیچ دیا جاتا ہے۔ یہ زمانہ طویل  
اہل اور قوت حرص کا ہے۔ تو کوشش کر کہ ان لوگوں میں سے نہ بنے  
جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور ہم متوجہ ہوئے انکے اعمال  
کی طرف جو انہوں نے کیئے تھے۔ پس ان کو پرانندہ غبار بنا دیا۔ ہر وہ عمل  
جس سے مقصد حق تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا ہو پس وہ پرانندہ غبار  
ہے۔ تجھ پر افسوس۔ اگر تیری حالت عوام پر پوشیدہ بھی رہی تو  
خواص پر تو پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ تیرا کھوٹ دیہاتی سے چھپا

يَحْرُكَ ۚ الصَّيْرُ فِي لَا اَنْجَاهُ لِيَحْتَفَ عَلَيْهِ ۚ  
 الْعَالَمُ لَا اَعْمَلُ وَاَخْلَصُ فِي عَمَلِكَ وَاسْتَعْلُ  
 بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدَعِ الْاِسْتِغَالَ بِمَا لَا يَعْنِيكَ ۚ  
 غَيْرِكَ مِمَّا لَا يَعْنِيكَ فَلَا تَسْتَعْلُ بِهِ ۚ عَلَيْكَ  
 مَحْصُصَةٌ نَفْسِكَ حَتَّى تَقْهَرَهَا وَتَذْ لَهَا وَ  
 تَسْتَأْذِنَهَا وَتَجْعَلَهَا مَطِيْعَكَ ۚ فَتَقْطَعُ هَا  
 فَيَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَهْتَلُ إِلَى الْآخِرَةِ ۚ تَقْطَعُ  
 هَا الْخَلْقَ حَتَّى تَهْتَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۚ حَتَّى  
 إِذَا اسْتَمَرَّكَ وَتَوَيْتَ أَرَدْتَ غَيْرَكَ ۚ وَدَمِنَ  
 الدُّنْيَا أَخْرَجَتْهُ وَإِلَى الْمَوْتِ قَدَامَتْهُ وَلَقَوْمُ  
 الْحُكْمِ لُقَمَتُهُ ۚ عَلَيْكَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ لَا  
 تَتَأَوَّلُ ۚ فَإِنَّ السُّأُولَ عَادِدٌ لَا تَخْفَ الْخَلْقُ  
 وَلَا تَزُحْمُ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ مَضْعِفِ الْإِيمَانِ ۚ عَلَى  
 يَمَّتِكَ وَقَدْ عَلَوْتَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيكَ عَلَى  
 قَدْرِ هِمَّتِكَ وَصِدْقِكَ وَإِحْلَاصِكَ ۚ إِجْهَدْ  
 وَكَعْرِضْ وَاطْلُبْ فَإِنَّ بِكَ لَا يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا  
 بَدَلٌ مِنْكَ ۚ تَكَلَّفُ فِي تَحْصِيلِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ  
 كَمَا تَتَكَلَّفُ فِي تَحْصِيلِ الرِّزْقِ ۚ الشَّيْطَانُ  
 يَلْعَبُ بِعَوَاقِمِ النَّاسِ كَمَا يَلْعَبُ الْفَارِسُ بِكُرْسِيِّ  
 يُدِيرُ أَحَدُ هُمُ فَيَمَّا يَشَاءُ كَمَا يَدِيرُ أَحَدُكُمْ  
 دَابَّتَهُ فَيَمَّا يَشَاءُ ۚ يَضْرِبُ أَفْئِدَةً قُلُوبَهُمْ وَ  
 يَسْتَحْدِثُ هُمُ كَيْفَ أَرَادَ ۚ يَكْطِفُهُمْ  
 مِنَ الصَّوَارِمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ  
 الْمَخَارِيسِ وَيُوقِفُهُمْ فِي حُدُودِهِ  
 وَالنَّفْسُ تُعِينُهُ

رہ سکتا ہے مگر صراف سے نہیں۔ جاہل سے چھپ سکتا ہے مگر عالم  
 سے نہیں۔ عمل کر اور عمل میں خلاص پیدا کر اور حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول  
 ہو اور بے نفع چیز میں مشغولیت کو چھوڑ دے۔ تیرے نفس کے سوا  
 دوسرے تو اسی مد میں ہیں جن سے تجھ کو کچھ نفع نہیں پس اس  
 میں مشغول نہ ہو۔ صرف اپنے نفس کی فکر کر کہ اس کو مغلوب و مطیع  
 اور اپنا قیدی اور اپنی سواری بنائے کہ اس پر سوار ہو کر دنیا کے  
 جنگل و بیابان قطع کرے یہاں تک کہ آخرت تک پہنچ جائے اور  
 اس پر سوار ہو کر مخلوق کو طے کرے یہاں تک کہ حق تعالیٰ تک پہنچ  
 جائے۔ یہاں تک کہ جب یہ حالت تیرے لئے کامل ہو جائے گی اور  
 تجھ میں قوت آجائے گی تو دوسرے شخص کو بھی تو اپنے پیچھے بٹھا سکے گا  
 اور اس کو دنیائے کمال کر مولا تک پہنچا سکے گا اور حکمتوں کے نولے  
 اس کے منہ میں دے سکے گا۔ سچی بات کو لازم پکڑ اور تاویل میں مت کہ  
 کہ تاویل کرنے والا بدعہد ہے۔ نہ مخلوق سے خوف کرنے تو قریح رکھ کر یہ  
 ایمان کی کمزوری ہے۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ رفعت حاصل ہوگی۔  
 بیشک حق تعالیٰ تجھ کو تیری ہمت اور سچائی اور اخلاص کی مقدار پر  
 عطا فرمائے گا۔ کوشش کر اور (عمل کے) درپے ہو اور (توفیق کا) طالب  
 بن کہ تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیرا ہونا بھی ضروری ہے۔ نیک  
 اعمالیوں کی تحصیل میں تکلیف و محنت اٹھا جیسا کہ رزق کی تحصیل  
 میں محنت اٹھاتا ہے۔ عوام الناس کے ساتھ شیطان اس طرح  
 کھیلتا ہے جیسا تم میں کوئی سوار اپنی گیند سے کھیلتا ہے کہ جس طرح  
 وہ اپنے گھوڑے کو جودھر چاہتا ہے اسی طرح شیطان آدمی  
 کو جودھر چاہتا ہے چلے دیتا ہے کہ ان کے دلوں کی گڈی پر ہاتھ مارتا  
 اور (ان کو اپنے چنگل میں پھنسا کر) جو چاہتا ہے خدمت لیتا ہو غفلت  
 خانوں سے ان کو نیچے اتار لاتا اور محراؤں سے باہر نکالتا اور (غلام بنانا)  
 اپنی خدمت میں کھڑا کر لیتا ہے اور نفس شیطان کی اس کارروائی میں

عَلَى ذَلِكَ وَتَهَيَّ لَهُ أَسْبَابَهُ يَا عَلَامُ أَهْزُبُ  
 نَسَكَ بِسُوطِ الْجُوعِ وَالنَّمِ مِنْ الشَّهَوَاتِ وَ  
 اللَّذَاتِ وَاللَّذَّاهَاتِ وَأَهْزُبُ قَلْبَكَ بِسُوطِ  
 الْحَوَنِ وَالْمَرَاقِبَةِ ۖ اجْعَلِ الْإِسْتِغْفَارَ دَابَّ  
 نَفْسِكَ وَقَلْبِكَ وَسِرِّكَ ۖ فَإِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ  
 ذَنْبٌ يَخْصُهُ ۖ أَلَمْ تَهْتُمْ بِالْمُؤَافَقَةِ وَالْمُتَابَعَةِ  
 لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ ۖ يَا خَلِيلَ اللَّهِ رَايَةً إِذَا كَانَ  
 الْقَدْرُ لَا يَمْنُكَ رَدُّهُ وَلَا تَغْيِيرُهُ وَخَوْفُهُ  
 وَمُخَالَفَتُهُ فَلَا تَرُدُّ غَيْرَ مَا يُرِيدُ ۖ إِذَا كَانَ  
 لَا يُرِيدُ شَيْئًا لَا يَتَّعِبُ نَفْسَكَ وَكَلْبَكَ  
 فِيهِ ۖ سَلِّمِ الْكُلَّ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَلَّقْ  
 بِذِيلِ رَحْمَتِهِ بِبَيْدِ تَوْبَتِكَ إِلَيْهِ ۖ فَإِذَا دُمْتَ  
 عَلَى هَذَا التَّرْوُلِ الدُّنْيَا مِنْ عَيْنِ قَلْبِكَ وَوَأْسِكَ  
 وَلَكُونُ عَلَيْكَ مَصَادِيحًا وَتَرْكُ شَهْوَاهَا وَ  
 لَهَا إِيَّاهَا وَلَا تَشْكُرْ مِنْ قُرْصَاتِهَا وَكُسَعَاتِهَا  
 نَصِيرُ نَفْسِكَ وَالْمُتَلَدِّ كَالسِّيَةِ ۖ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَةً وَزَوْجًا  
 لَنَا تَحَقَّقْ أَنَّهَا مُؤْمِنَةٌ بِاللهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهَا فَضَرَبَ فِي يَدَيْهَا  
 وَرَجَلَيْهَا أَوْ تَادَا مِنْ حَلْدِيذٍ  
 وَجَعَلَ يُعَاقِمُهَا بِالسَّيَاطِلِ رَفَعَتْ  
 رَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ فِي لَيْلِ الْوَيْلِ  
 الْجَنَّةِ مُفْتَحَةً ۖ وَالْمَلَائِكَةُ  
 تَبْنِي فِيهَا بَيْتًا ۖ وَجَاءَهَا  
 مَلَكُ الْمَوْتِ

مدد کرتا اور اس کے سامان اس کے لئے ہینا کر دیتا ہے۔  
 صاحبزادہ۔ اپنے نفس کو بھوک میں ڈالنے اور خواہشات و لذات  
 و مزخرفات سے باز رکھنے کے چابکوں سے مارا اور اپنے قلب کو  
 خوف اور مراقبہ کے چابک سے پرٹ۔ استغفار کو اپنے نفس  
 اور قلب اور باطن کی عادت قرار دے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے  
 جُداً گناہ ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے (پس ہر ایک کو توبہ کی  
 جُدا حاجت ہو) اُن پر ہر حالت میں موافقت اور متابعت لازم کر  
 اے کم سمجھ جبکہ تقدیر کا رد کرنا یا اس کو بد نیا یا مٹا دینا یا اس کے  
 خلاف کر سکتا تیرے امکان میں نہیں ہے تو اس کے ارادہ کے خلاف  
 تو ارادہ ہی کیوں کرتا ہے؟ جبکہ تجھ کو وہی پہنچتا ہے جو وہ چاہتا ہے  
 تو تجھ کو چاہیے کہ خود کوئی چیز چاہے ہی نہیں۔ اور جب وہ چیز جو ہی  
 نہیں سکتی جس کو وہ نہ چاہے پس تو اپنے نفس اور قلب کو (اس کے  
 ہوجانے کی ہوس میں) فضول مشقت کے اندر مت ڈال اور  
 سب کچھ اپنے رب کو سونپ دے اور اس کی طرف رجوع اور توبہ  
 کے ہاتھ سے اس کی رحمت کا دامن پکڑ لے۔ پس جب تو ہمیشہ اس حالت  
 پر رہے گا تو دُنیا کی مصیبتوں کا برداشت کرنا اور اس کی شہوتوں  
 اور لذتوں کا چھوڑنا تجھ کو سہل ہو جائے گا اور نہ تو اس کے ڈنک  
 مارنے کی شکایت کرے گا اور نہ ڈسنے کی۔ تیرے نفس اور مصیبت  
 کی تکلیف کا یہ حال ہو جائے گا جیسے فرعون کی بی بی حضرت آسیہ کا  
 حال تھا کہ جب فرعون کو تحقیق ہو گیا کہ وہ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئی  
 ہیں تو اُس نے ان کے (چومنا کرنے کا) حکم دیا پس ان کے ہاتھوں  
 اور پانوں میں لوہے کی یخیں ٹھوک دیں اور چابکوں سے ان کو  
 تکلیف پہنچانے لگا۔ حضرت آسیہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا  
 تو دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے اس میں  
 ایک محل تعمیر کر رہے ہیں۔ اور ان کے پاس ملک الموت آئے

مکتا ہے مگر عالم  
 نے اس کے ساتھ مشغول  
 اس کے سوا  
 پس اس  
 غلوب و مطیع  
 ہو کر دنیا کے  
 فروغ جائے اور  
 تعالیٰ تک پہنچ  
 جائے گی اور  
 پیچھے بٹھائے گا  
 ستر کے نوالے  
 تاویل میں کر  
 توقع رکھ کر یہ  
 مسل ہوگی  
 کی مقدار پر  
 توفیق کا طالب  
 ہے۔ نیک  
 کی تکمیل  
 اس طرح  
 ہے کہ جس طرح  
 سلطان آدمی  
 پر ہاتھ مارتا  
 لیتا ہر فلتو  
 در نظام بنا کر  
 روانی میں



لَيَقْبِضَنَّ رُوحَهَا ۖ فَقَالَ لَهَا هَذَا الْبَيْتُ لَكَ ۖ  
فَضَحِكَتْ وَذَهَبَ عَنْهَا أَمْرُ الْعُقُوبَةِ ۖ وَقَالَتْ  
رَبِّ ابْنِي عِنْدَكَ بَيْنَتَانِي فِي الْجَنَّةِ ۖ فَهَكَذَا  
تَصِيرَانِي ۖ لَا تَكْ تَنْظُرُ بَعَيْنُ قَلْبِكَ وَيَقِينُكَ  
إِلَى مَا شَرَفْتَ تَصِيرُ عَلَى مَا هُنَا مِنَ السَّاءِ وَ  
الْأَفَاتِ وَتَخْرُجُ مِنْ حَوْلِكَ وَقَوْلِكَ ۖ وَلَا  
تَأْخُذْ وَلَا تُعْطِ وَلَا تَتَحَرَّكْ وَلَا تَسْكُنْ إِلَّا  
بِحَوْلِ اللَّهِ وَتَوَكَّلْ ۖ تَفْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ تَسْكُمُ  
أَمْرَكَ إِلَيْنِي شَوَافِقُهُ فَيْكَ وَبِی الْخَلْقِ ۖ فَلَا  
تَدْبُرُ مَعَ تَدْبِيرِهِ وَلَا تَحْكُمُ مَعَ حُكْمِهِ وَلَا تَخْتَارُ  
مَعَ اخْتِيَارِهِ ۖ مَنْ عَرَفَ هَذَا الْحَالُ لَا  
يَطْلُبُ غَيْرَهُ ۖ لَا يَكُونُ لَهُ أُمْنِيَّةٌ سِوَاهُ ۖ  
كَيْفَ لَا يَسْتَمْتِ الْعَاقِلُ هَذَا الْحَالُ  
وَصُحْبَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا  
تَتَعَمَّرُ إِلَّا بِهِ ۖ

## الْمَجْلِسُ الْخَادِي وَالْارْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ  
إِعْلَمُوا أَنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مُخَرَّجَةٌ بِتَحْرِيكِهِ  
وَمُسْكِنَةٍ بِتَسْكِينِهِ ۖ إِذَا أَنْتَ هَذَا  
لَهُ اسْتِرَاحَ مِنْ ثَقَلِ الشَّرِّ  
بِالْخَلْقِ وَاسْتِرَاحَ الْخَلْقُ مِنْهُ ۖ  
لَا تَدْرِي لِمَ يَغِيبُ عَلَيْهِمْ وَلَا  
يُطْلَبُ لَهُمْ شَيْءٌ مِمَّا  
يَلِيهِ ۖ

تاکہ ان کی روح قبض کریں تو فرمایا کہ (اے آسٹ) یہ محل مہتاب ہے  
ہی لئے ہے۔ پس وہ ہنس دیں اور فرعونی سر کی تکلیف سب جاتی  
رہی اور عرض کیا کہ "اے میرے پروردگار میرے لئے اپنے قریب  
جنت میں محل تیار فرما۔" پس اسی طرح تو بن جائے گا کیونکہ جو کچھ  
وہاں نعمتیں ہیں وہ تجھ کو تیرے قلب اور نقیب کی آنکھ سے نظر آئیں گی،  
پس جو کچھ یہاں بلائیں اور مصیبتیں ہیں اُن پر تو صابر بن جائے گا اور  
اپنی طاقت اور زور (کے احاطہ سے) باہر نکل جائے گا کہ لینا اور  
دینا اور ملنا جلتا اور ٹھہرنا سب حق تعالیٰ ہی کے زور و قوت  
سے ہو گا۔ تو اس کے حضور میں فنا ہو جائے گا اور اپنا سارا کام اسکو  
سونپ دے گا۔ اپنے متعلق اور مخلوق کے متعلق اس کی موافقت  
کرے گا کہ نہ اس کی تدبیر کے ساتھ اپنی تدبیر کو دخل دے گا نہ  
اس کے حکم کے ساتھ اپنے حکم کو اور نہ اس کے اختیار کے ساتھ  
اپنے اختیار کو۔ جو اس حال سے واقف ہو جاتا ہے وہ اسکے سوا  
دوسرے کا طالب نہیں ہوتا اور نہ اس کے سوا اس کی کچھ آرزو  
رہتی ہے۔ بھلا عقلمند شخص اس حالت کی آرزو کیوں نہ کرے اور  
حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی مصاحبت اس کے بغیر پوری ہی  
نہیں ہوتی۔

## اکتالیسویں مجلس

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) خوب سمجھ لے کہ ساری چیزیں اسی کی حرکت  
دینے سے متحرک بنتی ہیں اور اسی کے ساکن بنانے سے ساکن بنتی  
ہیں۔ جب (کسی بندہ مومن کے لئے) یہ امر متحقق ہو گیا تو مخلوق کو  
شریک خدا سمجھنے کے بوجھ سے اس کو راحت مل گئی اور مخلوق کو اس سے  
راحت مل گئی کیونکہ نہ وہ (مخلوق کی اینداؤں کے سبب) ان پر الزام قائم  
کرتا اور نہ اپنی ذات کے متعلق ان سے کسی غصے کا مطالبہ کرتا ہے۔

إِنَّمَا يَطْلُبُهُمْ بِمَا طَلَبُوا بِهِ الشَّرْعُ فَحَسْبُ  
يُطْلِبُهُمْ شَرْعًا وَيَعِزُّهُمْ عِلْمًا جَمْعًا بَيْنَ  
الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ: رُؤْيَاهُ فَعِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي الْخَلْقِ عَزِيدٌ لَا يَنْقُضُ رَهْمَا الْحُكْمُ هُوَ  
الْمُقَدَّرُ وَهُوَ الْمَطْلَبُ: لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ  
وَهُمْ يُسْأَلُونَ هَذَا أَمَعْتَقَدُ كُلَّ مُسْلِمٍ  
مُؤَقِّنٌ مُوَحِّدٌ رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مُوَافِقٌ لَهُ فِي أَقْضِيَّتِهِ وَأَقْدَارِهِ وَصُنْعِهِ  
فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ: هُوَ عَنِّي عَنْ نَفْسِكَ وَصَبْرِكَ  
وَلَعَنِي يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُ: فِي دَعْوَاكَ هَلْ  
تَصْدُقُ أَوْ تَكْذِبُ: أَلَمْ يَجِبْ لِيَمْلِكْ شَيْئًا  
يُسَلِّمُ الْكُلَّ إِلَى مَحْبُوبِهِ مَحَبَّةً وَتَمَلُّكَ  
لَا يَجْتَمِعَانِ: أَلَمْ يَجِبْ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
الْصَّادِقُ فِي مَحَبَّتِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَقَالَ  
وَعَاقِبَتَهُ: وَيَتْرَكَ اخْتِيَارَكَ فِيهِ وَفِي  
غَيْرِهِ: لَا يَتَّهِمُهُ فِي كَثْرَتِهِ: لَا يَسْتَعِجِلُهُ  
لَا يَنْخَلُهُ: يَخْلُو عِنْدَهُ كُلُّ مَا يَصْدُرُ إِلَيْهِ  
مِنْهُ: تَسْتَلِجُهُ تَهْنَأُ لَا يَبْقَى لَهُ إِلَّا هَهُ  
وَاحِدٌ: يَا مَنْ يَدْعُو  
حَبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا تَكْمُلُ لَكَ  
فَحَبَّتَكَ  
إِيَّاهُ

بجز ان باتوں کے جن کا مطالبہ ان سے شریعت کر رہی ہو کہ ناز پڑھو  
اور روزہ رکھو) شرفان سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کے اعتبار سے انکو  
<sup>79</sup> معذور سمجھتا ہے تاکہ حکم اور علم دونوں کو ایک جگہ جمع کرے۔ مخلوق میں  
فعل خداوندی پر نظر کرنا کہ جو کچھ بھی کوئی کر رہا ہے حق تعالیٰ کے تصرف  
کا ظہور ہے، ایک عقیدہ ہے جس سے حکم نہیں ٹوٹتا (اور یوں نہیں کہہ سکتے  
کہ جس کی تقدیر میں کفر ہے اس کو ایمان لانے کا حکم کیوں کیا جاتا ہو،  
وہی تقدیروں کا مقرر کرنے والا ہے کہ جس کی تقدیر میں جو چاہا لکھا،  
اور وہی مطالبہ کرنے والا ہے کہ ہر ایک سے طاعت و ایمان کا تقاضہ  
فرمایا، جو کچھ وہ کرے اس کی پوچھ گچھ اس سے نہیں کی جاسکتی (کیونکہ  
اس سے بڑا کوئی ہے ہی نہیں جو ہمارے پرس کرے،) اور مخلوق سے پوچھ  
ہوتی ہے۔ ہر مسلمان صاحب یقین و موعود کا جو حق تعالیٰ سے راضی  
اور اس کی قضاء و قدر اور مخلوق میں اس کی صنعت کی موافقت رکھنے  
والا ہے اس کا یہی عقیدہ ہو۔ حق تعالیٰ کو تیرے نفس اور تیرے صبر کی حاجت  
نہیں ہے لیکن دیکھتا ہے کہ تو کرتا کیا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہو یا  
جھوٹا، محب اپنے قبضہ میں کچھ بھی نہیں رکھتا۔ سب کچھ اپنے محبوب کے  
حوالہ کر دیا کرتا ہے۔ محبت اور اپنا قبضہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے حق تعالیٰ  
کا محب جس کو اس کی سچی محبت ہوتی ہے وہ اپنا مال اور اپنا نفس اور  
اپنا انجام سب اسی کے حوالہ کرتا اور اپنے نفس اور دوسروں کے متعلق  
اس کو مختار کل بنا دیتا ہو۔ نہ اس کے تصرفات میں اس پر لازم قائم کرتا ہو  
نہ اس سے ملدی مچاتا ہو اور نہ اسکو بخیل سمجھتا ہے جو کچھ بھی اسکی طرف سے اس کو  
پہونچتا ہے وہ اس کو میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ بحر ایک سمت (یعنی خدا)  
واحد کے جملہ اطراف اس کے لئے مسدود ہو جاتی ہیں۔ لے محبت  
خداوندی کے مدعی۔ جب تک تیرے حق میں ساری اطراف مسدود

لے مثلاً بے نازی کو دیکھا تو اس کو ناز کا حکم تو ضرور کر چکا کہ شریعت نے امر فرمایا ہو لیکن اسکے ساتھ ہی یوں سمجھ کہ حکم خداوندی میں اگر بے نازی لکھا ہوتا تو ضرور پڑھا کر چوکے  
بے نازی لکھا ہوا ہو اس لئے معذور ہے کہ تقدیر کے خلاف کرنے پر کسی قدرت نہیں ہیں جس طرح اشرفی کی تعمیل میں وعظ و نصیحت اور تشدد و سختی سے باز نہ آیا اسی طرح علم  
کے درجہ میں اس کو معذور سمجھ کر اپنے اعمال پر معذور نہ ہو اور قضا و قدر کے عقیدہ پر مضبوطی کے ساتھ چارہ ۱۲ منہ

حَتَّى تَسْتَدَّ إِلَيْكَ فِي حَقِّكَ ۖ لَا يَبْقَى لَكَ إِلَّا  
 جَهَنَّمُ وَاحِدَةٌ ۖ وَتَحْبُوبُكَ يُخْرِجُ الْخَلْقَ مِنْ  
 قَلْبِكَ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى ۖ فَلَا يُحِبُّ  
 الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةَ ۖ تَسْتَوْحِشُ مِنْكَ وَ  
 تَسْتَأْنِسُ بِهِ ۖ تَصِيرُ كَمَجْنُونٍ لَيْلًا ۖ لَمَّا  
 تَمَكَّنْتَ مِنْهُ الْمَحَبَّةُ خَوَجَ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ  
 وَرَضِيَ بِالْوَحْدَةِ وَخَاطَطَ الْوَحْشَ ۖ خَوَجَ  
 مِنَ الْحُمْرِ وَرَضِيَ بِالشَّيْءِ خَوَجَ مِنْ قُلُوحِ  
 الْخَلْقِ وَذَرَهُمْ ۖ صَارَ كَلَامُهُمْ وَسُكُوتُهُمْ عِنْدَهُ  
 وَاحِدًا ۖ رَضِيَ عَنْهُمْ عِنْدَهُ وَنَحْنُ عَنْهُمْ عِنْدَهُ وَاحِدًا ۖ  
 قِيلَ لَهُ بَعْضُ الْآيَاتِ مَنْ أَنْتَ ۖ قَالَ لَيْلِي ۖ  
 وَقِيلَ لَهُ أَيُّضًا مَنْ أَنْتَ ۖ قِيلَ لَيْلِي ۖ قِيلَ  
 لَهُ إِلَى أَيِّ نَمْرَةٍ قَالَ لَيْلِي ۖ عَمِّي عَمَّا سِوَاهَا  
 وَطَرُشٌ عَنْ سَمَائِعٍ غَيْرِ كَلَامِهَا ۖ لَمْ يَرَحِمِ  
 عَمَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ بَعْضُهُمْ  
 وَإِذَا تَسَاعَدَتِ النَّفُوسُ عَلَى الْهُوَى  
 فَالْخَلْقُ يَضْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ  
 هَذَا الْقَلْبُ إِذَا عَوَتْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِبَةً  
 وَقُرْبَ مِنْهُ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْخَلْقِ وَالسَّكُونِ  
 إِلَيْهِمْ ۖ يَسْتَوْحِشُ مِنْ أَكْبَدِ شَرِّهِ وَلَمَّا سَمِعَ  
 رَنَ كَاحِ يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْعُمَرَاءِ وَيَهْمُ عَلَى  
 وَجْهِهِ إِلَى الْخَرَابِ ۖ لَا يُقِيدُ شَيْءٌ وَسْوَى  
 أَمِيرِ الشَّرِّعِ ۖ يُقِيدُهُ فِي الْأَمْرِ  
 النَّبِيُّ ۖ وَالْفِعْلُ يُقِيدُهُ ۖ إِلَى  
 وَقْتٍ مَيِّحٍ ۖ الْقَدَرُ

ہو کر صرف ایک جہت باقی نہ رہ جائے گی تیری محبت کامل نہ ہوگی۔  
 تیرا محبوب عرش سے نیک فرشتے تک جملہ مخلوقات کو تیرے قلب سے  
 نکال باہر کرے گا۔ پس تو نہ تو دنیا کو محبوب سمجھے گا نہ آخرت کو۔ اپنے آپ  
 سے وحشت کھائے گا اور اس کی ذات سے انس پاسے گا تو لیلے کے مجوں  
 کی طرح بن جائے گا کہ جب اس کے قلب میں محبت سچ گئی تو مخلوق سے  
 باہر نکل گیا اور تنہائی پسند آئی اور وحشی جانوروں میں جا ملا۔ آبادی سے  
 نکلا اور ویرانہ سے راضی ہوا۔ مخلوق کی مدح اور مذمت کی مسرت  
 و غم، سے مکمل گیا۔ لوگوں کا کلام اور سکوت اس کے نزدیک یکساں  
 بن گیا۔ اور ان کی خوشنودی و ناراضی اس کے نزدیک برابر ہو گئی۔  
 ایک دن کسی نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ جواب دیا کہ "لیلے"  
 ایک شخص نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ کہنے لگا "لیلے" پھر اس نے  
 پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ بولا "لیلے" غرض لیلیٰ کے سوا ہر چیز سے  
 فنا اور بجز اس کی بات کے ہر بات سے بہر اس گیا کہ کسی ملامت  
 کرنیوالے کی ملامت اس کو لیلیٰ سے لوٹانے سکی کسی نے کیا خوب کہا ہے

وَإِذَا تَسَاعَدَتِ النَّفُوسُ عَلَى الْهُوَى

فَاخْلُقْ يَغْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ

جب محبت نفوس میں بچ جاتی ہے اس وقت جو لوگ (نصیحت  
 کرتے ہیں تو گویا) ٹھنڈے لوہے پر چوٹ مارتے ہیں (کہ بالکل بے فائدہ  
 ہے) یہ قلب جب حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتا اور اس کو محبوب  
 سمجھتا اور اس کا مقرب بنتا ہے تو مخلوق سے اور ان کے پاس قرار پانے سے  
 گھبراتا ہے اور اپنے کھانے پینے پینے اور جماعت تک سے وحشت  
 کھاتا ہے۔ آبادی سے متوحش ہوتا اور سراپہ و پریشان ویرانہ  
 کی طرف بھاگتا ہے کہ بجز امر شریعت کے کوئی چیز اس کو روک نہیں  
 سکتی۔ بس یہی امر وہی ہے جو اس کو مقید کر لیتی ہے اور فعل  
 خداوندی نزل تقدیر کے وقت اس کو قید کر لیتا ہے (کہ نہ فرائض نہ

مل نہ ہوگی۔

نے قلب سے

کہو اپنے آپ

لیے کے جنوں

تو مخلوق سے

آبادی سے

دک سترے

یک کیساں

ابر ہو گئی۔

کہ "یے"

پھر اس نے

ہر چیز سے

ملاست

ب کہا کہ

رضیعت

بالکل بفر

محبوب

ارپانے سے

رحمت

ویرانہ

روک نہیں

فعل

فرانق

اللَّهُمَّ لَا تَدْعُنَا مِنْ يَدِ رَحْمَتِكَ فَتَغْرَقَ فِي  
 بَحْرِ الدُّنْيَا وَبَحْرِ الْوُجُودِ يَا مَاهِرَ الْكَرَمِ وَ  
 الْأَرَاءِ وَالسَّابِقَةِ أَدْرِكُنَا يَا عَلَّامُ مَنْ  
 لَا يَعْمَلُ بِمَا أَقُولُ لَا يَفْهَمُ مَا أَقُولُ بِوَاقِدَا  
 عَمَلٍ فَهَمٍّ إِذَا لَمْ تُحْسِنِ الْكَلَامَ لِي وَلَا  
 تُؤْمِنُ بِمَا أَقُولُ وَلَا تَعْمَلُ بِهِ كَيْفَ نَفْعُ  
 أَنْتَ جَائِعٌ تَهْفُ عِدَالِي وَلَا كَلَمٌ مِنْ  
 طَعَامِي كَيْفَ تَسْطِيعُ عَنْ أَيْ هُدًى رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ آدَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَرَّ مِنْ  
 لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ رَاضٍ عَنِ اللَّهِ مَرَّ وَجَلَّ  
 صَاحِبُهُ عَلَى مَا نَزَلَ بِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ  
 كَيَوْمِ بَدَا مِنْكَ كَانَ مُعَاذُ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 يَقُولُ لِلصَّحَابَةِ قَوْمُوا قَوْمُوا مَوْتُوا  
 سَاعَةً إِلَى قَوْمُوا ذُقُوا سَاعَةً  
 قَوْمُوا ادْخُلُوا الْبَابَ سَاعَةً  
 رَفَعَهُمْ كَانَ يُشِيرُ إِلَى  
 الْإِجْلَاءِ عَلَى أَشْيَاءَ غَامِضَةٍ  
 يُشِيرُ إِلَى التَّكْلِيفِ بَيْنَ الشَّيْءِ  
 لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنًا وَ  
 لَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مُؤْمِنًا  
 وَلِهَذَا السَّاقِلُ  
 الْقَهَّابَةُ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُمْ

محرمات کی تعمیل سے گھبراتا ہے اور نہ امور تقدیر سے بے قرار ہوتا ہے  
 یا اللہ ہم کو اپنی رحمت کے ہاتھ سے چھوڑ مت دیجو ورنہ ہم دنیا  
 اور وجود کے سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ اے کرم اور عقول اور  
 تقدیر کے بخشن ہاے ہم کو تمام صاحبزادہ جو میرے قول پر عمل  
 نہیں کرتا وہ میرے قول کو سمجھتا بھی نہیں۔ پس جب عمل کرے گا  
 تب ہی سمجھے گا۔ جب تجھ کو میرے ساتھ حسن ظن ہی نہیں اور جو  
 کچھ میں کہتا ہوں نہ تو اس کا یقین لانا ہے اور نہ اس پر عمل کرتا ہو  
 تو پھر سمجھے گا کس طرح؟ تو بھوکا ہے کہ میرے سامنے کھڑا ہے۔  
 مگر میرے کھانے میں سے کھاتا نہیں پھر تیرا پیٹ بھرے  
 تو کیوں کر بھرے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یوں فرماتے سنا کہ جو شخص ایک رات بیمار رہے درنہ ایک  
 وہ حق تعالیٰ سے راضی اور محکیم اُس نے نازل فرمایا ہو اس  
 پر صابر ہو تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا باہر نکل جاتا ہے جیسے اُس  
 دن (بے گناہ تھا) جبکہ اس کی ماں نے اس کو جانتا تھا۔ تجھ سے کچھ بین  
 بھی نہیں سکتا اور تیرے بغیر چارہ بھی نہیں۔ پس صبر و صفا کی ہمت  
 تو کر (فضل حق تعالیٰ فرمایا) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ صحابہ سے  
 کہا کرتے تھے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان  
 لے آؤ میں۔ مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو جاؤ ایک ساعت کیلئے تو  
 (مشاہدہ و ایقان کا) ذائقہ چکھ لو۔ ایک ساعت کیلئے تو خاص دروازہ  
 میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت معاذ کا یہ فرمانا صحابہ پر شفقت کی نگاہ  
 سے تھا کہ (ایمان کا حکم فرما کر) دقیق باتوں سے آگاہ ہونے  
 کی طرف اشارہ اور یقین کی آنکھ سے دیکھنے کا ایما فرماتے  
 تھے (کیونکہ) ہر مسلمان شخص مومن نہیں ہو کرتا اور ہر مومن صاحب  
 ایقان نہیں ہوتا۔ اسی لئے جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے

لِلْبَقِيَّةِ صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنْ مَعَا ذَا  
 يَقُولُ لَنَا قَوْمًا نُوْمِنُ سَاعَةً اَلَسْنَا مُؤْمِنِيْنَ  
 فَقَالَ دَعُوْا مَعَا ذَا وَاَشَانَهُ يَاعِبْدُ نَفْسِهِ وَ  
 هَوَاهُ وَطَبِيعَہُ وَشَيْطَانِہُ وَدُنْيَاہُ : لَا قَدْ رَكَ  
 عِنْدَ اللّٰہِ وَعِنْدَ عِبَادِہِ الصّٰلِحِيْنَ : مَنْ يَّعْبُدُ  
 الْاٰخِرَةَ لَا اَلْتَفَتْ اِلَیْہِ : كَيْفَ مَنْ يَّعْبُدُ  
 الدُّنْيَا وَیَحِبُّکَ اَنْ تَعْمَلَ بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ  
 بِاَلْعَمَلِ : اَنْتَ تَكْذِبُ وَعِنْدَكَ اَنْ تَكْ  
 تَصْدُقُ : تُشْرِكُ وَعِنْدَكَ اَنْ تُوَحِّدُ :  
 تَمُرُّنَّ وَتَعْتَقِدُ الصَّحَّةَ : مَعَكَ بِالْخَبَرِ  
 وَتَعْتَقِدُ اَنَّ جَوْہَرَ : شَعْلِيْ مَعَكَ اَنْ اَمْنَعَكَ  
 مِنَ الْکَذِبِ وَامْرَاکَ بِالْصِدْقِ : وَیَبْدِیْ  
 ثَلَاثُ مَعَاذٍ اَعْرِفُ بِهَا الْکِتَابُ وَالسُّنَّةُ  
 وَقُلُوْبِيْ : اَلْمَحَلُّ الْاٰخِرُ یَنْبَغِيْ فِیْہِ الْاَشْبَاحُ  
 لَا یَبْلُغُ الْقَلْبُ اِلٰی هٰذِہِ الْمَنْزِلَةِ حَتّٰی یَتَحَقَّقَ  
 لَہُ الْعَمَلُ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ : الْعَمَلُ  
 بِالْعِلْمِ تَاجُ الْعِلْمِ : الْعَمَلُ  
 بِالْعِلْمِ نُوْرُ الْعِلْمِ : صَفَاءُ  
 الصَّفَاءِ جَوْہَرُ الْجَوْہَرِ  
 لُبُّ اللّٰہِ : الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ  
 یُصَحِّحُ الْقَلْبَ وَیَطْہِرُہُ  
 فَاِذَا صَحَّ الْقَلْبُ  
 صَحَّتْ الْجَوَارِحُ  
 اِذَا طَہَّرَ الْقَلْبُ  
 طَہَّرَتْ الْجَوَارِحُ :

جذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاذ ہم سے کہتے  
 ہیں کہ کھڑے ہو جاؤ۔ آؤ ایک ساعت کے لئے تو ایمان لے آویں  
 یا رسول اللہ کیا ہم صاحب ایمان نہیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ  
 معاذ کو ان کی حالت پر چھوڑ دو کہ وہ غلبہ حال میں ایک بلند درجہ  
 کا نام ایمان رکھے ہوئے ہیں، اے اپنے نفس اپنی خواہش اپنی  
 طبیعت اپنے شیطان اور اپنی دنیا کے بندہ۔ نہ خدا کے نزدیک  
 تیری کچھ قدر و منزلت ہے نہ اس کے نیک بندوں کے نزدیک  
 جو شخص بندہ آخرت بنتا ہے میں اس کی طرف بھی التفات نہیں کرتا  
 پھر اس کا تو کیا پوچھنا جو بندہ دنیا بنا ہوا ہے۔ تجھ پر افسوس کام  
 کئے بغیر محض زبان کی بک بک سے تیرا کام کیا چلے گا۔ تو دروغ گو  
 ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ راست گو ہے۔ تو شرک کا مرتکب  
 ہے اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحب توحید ہے۔ تو بیمار ہے  
 اور اپنے نزدیک سمجھتا ہے کہ صاحب تندرست تیرے ساتھ کھو  
 ہے۔ اور تو دھیان جمائے بیٹھا ہے کہ جو ہر ہے۔ میرا کام تیرے ساتھ  
 یہی ہے کہ تجھ کو جھوٹ سے روکوں اور راست گوئی کی تاکید کروں۔  
 میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جن سے (کھوٹے گھرے کی)  
 شناخت کرتا ہوں یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ  
 اور میرا قلب۔ آخر کسوٹی (یعنی قلب) میں عکس منعکس ہو جاتے  
 ہیں (اور ہر شخص کی حالت بحسبہ معلوم ہو جاتی ہے) قلب اس  
 مرتبہ پر نہیں پہنچتا جب تک کہ اس کے لئے کتاب اور سنت پر  
 عمل متحقق نہ ہو جائے۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے۔ علم پر عمل  
 کرنا علم کا نور ہے۔ صفائی کی بھی صفائی ہے جو ہر کا بھی جو ہر ہے  
 اور مغز کا بھی مغز ہے۔ علم پر عمل کرنا قلب کو پاک اور درست بناتا  
 ہے پس جب قلب درست ہو جاتا ہے تو اعضاء بھی درست ہو جاتے  
 ہیں۔ جب قلب پاک صاف ہو جاتا ہے تو اعضاء بھی

إِذَا خَلِمَ عَلَيْهِ خَلِمَ عَلَى الْجَنَّةِ ۖ إِذَا صَلَحَتْ ۖ  
الْمُصَنِّعَةُ صَلَحَتْ الْبُنْيَةُ ۖ صَحَّةُ الْقَلْبِ مِنْ  
صَحَّةِ السِّرِّ الَّذِي بَيْنَ الْأَدَمِيِّ وَبَيْنَ رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلَسَّ طَائِرُ وَالْقَلْبُ قَفْصُهُ ۖ وَ  
الْقَلْبُ طَائِرُ وَالْبُنْيَةُ قَفْصُهُ ۖ وَالْبُنْيَةُ طَائِرُ  
وَالْقَبْرُ قَفْصُهَا ۖ وَهُوَ قَفْصُ الْخَلْقِ الَّذِي لَا  
بُدَّ لَهُمْ مِنَ الدُّخُولِ إِلَيْهِ

## الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مُبْرَكَةً فِي الْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ  
عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنِيٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ ۖ  
وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ  
عَلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَعْنَى النَّاسِ  
فَلْيَكُنْ وَائْتِاقِي مَا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْتَقِ عَلَى مَا فِي يَدِهِ ۖ  
مَنْ أَحَبَّ الْكِرَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ لِأَنَّهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنْ أَكْرَمْتُكُمْ عِنْدَ  
اللَّهِ اتَّقَاكُمْ أَلْكَرَامَةُ فِي تَقْوَاهُ ۖ وَالْمَهَانَةُ فِي  
مَعْصِيَتِهِ ۖ وَمَنْ أَحَبَّ الْقُوَّةَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لِأَنَّ الشَّوْكَلَ  
يُصَيِّمُ الْقَلْبَ وَيُقْوِيهِ وَيَهْدِيهِ وَيُورِيهِ  
الْعَجَائِبَ لَا تَتَكَلَّفُ عَلَى دَرْهِمِكَ وَلَا دِينَارَكَ فَوْ  
أَسْبَابَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْجِزُكَ وَيُضْعِفُكَ ۖ وَ  
تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ يُقْوِيكَ وَيُعِينُكَ

پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ جب قلب کو خلعت عطا ہوتا ہے تو  
حیم کو بھی خلعت ہوتا ہے جب یہ گوشت کا ٹکڑا نیکو کار بن جاتا  
ہے تو بدن بھی نیکو کار ہو جاتا ہے۔ قلب کی صحت اُس باطن کی صحت  
پر موقوف ہے۔ جو آدمی اور اس کے پروردگار کے درمیان ہے  
باطن (گویا) پرندہ ہے اور قلب اس کا پیجرہ ہے اور قلب ایک  
پرندہ ہے اور بدن اس کا پیجرہ ہے اور بدن ایک پرندہ ہے اور  
اس کا پیجرہ ہے اور قہر ساری مخلوق کا پیجرہ ہے کہ سب کو اس میں جاتا

## بیا لیسویں مجلس

(بوقت صبح ۱۹ رجب ۱۰۲۵ھ مدرسہ مہرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ جس شخص کو پسند ہو کہ سب سے زیادہ باعزت بنے تو اس کو لازم ہے  
کہ اللہ کا خوف حاصل کرے اور جس کو پسند ہو کہ سب سے زیادہ زوردار  
بنے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور جس کو پسند ہو  
کہ سب سے زیادہ تو مگر بنے تو اس کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کی چیزوں سے  
زیادہ حق تعالیٰ کے ہاتھ کی چیزوں پر اعتماد رکھے۔ جو شخص دنیا اور  
آخرت میں عزت چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ کا ڈر رکھے  
کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ بیشک خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ  
باعزت وہی ہے جو سب میں زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ عزت  
اس کا ڈر رکھنے میں ہے اور ذلت اس کی نافرمانی میں ہے۔ اور جو  
شخص دین خداوندی میں قوت کا خواہاں ہے اس کو لازم ہے  
کہ حق تعالیٰ پر توکل حاصل کرے کیونکہ توکل قلب کو صحیح اور قوی  
اور مہذب بناتا اور اس کو ہدایت بخشتا اور عجائبات دکھلاتا ہے  
تو اپنے سیم و زر اور اسباب پر بھروسہ مت کر کہ یہ تجھ کو عاجز اور ضعیف  
بنادے گا اور اللہ پر بھروسہ کر کہ یہ تجھ کو قوی بنا دے گا تجھ کو مدد

عائد ہم سے کہتے  
میان لے آویں  
نے فرمایا کہ  
ایک بلند درجہ  
اشہد اپنی  
کے نزدیک  
کے نزدیک  
سات نہیں کرتا  
فوس کام  
تو دروغ گو  
کے کاتر  
بیمار ہے  
ساتھ کھو  
تیرے ساتھ  
دکروں۔  
کے کی  
اللہ  
ہو جلتے  
اس  
نت پر  
پر عمل  
جو ہر  
ت بناتا  
ہو جلتے  
میں بھی

وَيَلْطِفُ بِكَ وَيَقْتَحُ لَكَ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ  
يُخَوِّي قَلْبَكَ وَلَا تَبَالِي بِسُجَى الدُّنْيَا وَهَلْهَا  
بِاقْبَالِ الْخَلْقِ دَادَ بَارِهُوَ فَيَمِينُ تَكُونُ أَقْوَى  
النَّاسِ ۚ وَإِذَا اتَّوَلَّكَ عَلَى مَلِكٍ وَجَاهِكَ وَ  
أَهْلِكَ وَآسَابِكَ فَقَدْ تَعَرَّضْتَ لِمَقَاتِلِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَلَزَوَالِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ ۚ وَلَا تَكُنْ عَيُورٌ  
لَا يَحِبُّ أَنْ يَرَى فِي قَلْبِكَ غَيْرَةً ۚ وَمَنْ أَحَبَّ  
الْغِنَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
دُونَ غَيْرِهِ ۚ وَلْيَقِفْ عَلَى بَابِهِ وَيَسْتَسْمِعْ مِنْهُ  
أَنْ يَأْتِيَ بَابَ غَيْرِهِ ۚ وَيُعْصِمَ عَيْنَيْهِ عَنِ  
النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ ۚ أَعْيُ عَيْنِي الْقَلْبُ لَا عَيْنِي  
الْقَلْبُ ۚ كَيْفَ تَشَقُّ بِمَا فِي يَدَيْكَ وَهُوَ مَعْرُوفٌ  
لِلزَّوَالِ ۚ وَتَتَرَكُ الْبَقَّةَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ  
لَا يَزُولُ ۚ بِحُكْمِكَ بِهِ يَحْمِلُكَ عَلَى الْبَقَّةِ بِغَيْرِ  
رِثْمَتِكَ بِهِ كُلُّ الْغِنَى ۚ رِثْمَتُكَ بِغَيْرِهِ كُلُّ  
الْفَقْرِ ۚ يَا تَارِكَ التَّقْوَى قَدْ حُرِّمَتِ الْكَرَامَةُ  
دُنْيَا وَآخِرَةٌ ۚ وَيَا مُتَوَلِّيًا عَلَى الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ  
قَدْ حُرِّمَتِ الْقُوَّةُ وَالْعَزَّزُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا  
وَآخِرَةٌ ۚ وَيَا وَاقِلًا بِمَا فِي يَدَيْهِ قَدْ حُرِّمَتِ  
الْغِنَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةٌ يَا  
عَلَامُ مَنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ  
مُتَّقِيًا مُتَوَكِّلًا وَاقِلًا فَعَلَيْكَ  
بِالصَّبْرِ فَإِنَّهُ آسَانُ  
لِكُلِّ خَيْرٍ ۚ إِذَا  
صَحَّحْتَ لَكَ

بہو نچا نیگا تجھ پر لطف برساے گا اور ایسی جگہ سے فتوحات لائے گا  
جہاں تیرا گمان بھی نہ جائے گا۔ تیرے دل کو اتنی قوت بخشنے کا کہ نہ تجھ کو  
دُنیا کے آنے کی پروا ہوگی نہ اس کے چلے جانے کی۔ نہ مخلوق کی گمراہی  
کی اور نہ ان کی بے وفائی کی۔ پس اس وقت تو سب سے زیادہ قوی بن جائیگا  
اور جب تو اپنے مال و جاہ اور متعلقین واسباب پر بھروسہ کرے گا  
تو حق تعالیٰ شانہ کے غمہ اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ  
بن جائے گا کیونکہ حق تعالیٰ شانہ نہایت باغیرت ہے۔ اس کو گوارا  
نہیں کہ تیرے قلب میں اپنے سوا کسی دوسرے کو دیکھے۔ اور جو شخص  
دُنیا و آخرت میں تو نگر بننا چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ  
سے ڈرے اور کسی سے نہ ڈرے اور لازم ہے کہ اسی کے دروازے  
پر کھڑا رہے۔ اور دوسرے کے دروازے پر جانے سے شرم کرے  
اور دوسروں کی طرف نگاہ کرنے سے اپنی دونوں آنکھوں کو بند  
کر لے۔ یعنی دل کی آنکھوں کو نہ کہ بدن کی آنکھوں کو۔ جو چیزیں  
تیرے ہاتھ میں ہیں تو ان پر کس طرح بھروسہ کرتا ہے؟ حالانکہ وہ معرین  
زوال میں ہیں۔ اور حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چھوڑتا ہے، حالانکہ  
اس کو کبھی زوال نہیں۔ حق تعالیٰ سے تیری نادانیت ہی دوسروں پر  
بھروسہ کرنے کی طرف ابھار رہی ہے۔ نیز خدا پر بھروسہ کرنا پوری  
تو نگر ہی ہے اور اس کے سوا دوسرے پر بھروسہ کرنا افلاس ہے۔  
اے خوفِ خدا کے ترک کرنے والے تو دُنیا اور آخرت دونوں  
جگہ عزت سے محروم رہا اور اے مخلوق اور اسباب پر بھروسہ  
کرنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالیٰ کا زور و طاقت  
پانے سے محروم رہا اور اے اپنے ہاتھ کی چیزوں پر بھروسہ  
رکھنے والے۔ تو دُنیا و آخرت میں حق تعالیٰ کی تو نگر سے محروم  
رہا۔ صاحبزادہ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ متقی و متوکل اور وثوق  
رکھنے والا بنے تو صبر کو ضروری سمجھ کہ وہ ہر خوبی کی بنیاد ہے۔

الرَّيَّةُ فِي الصَّبْرِ فَصَبْرَتْ لَوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
كَانَ جَزَاؤُهُ لَكَ أَنْ يَدْخُلَ قَلْبُكَ حُبَّهُ وَ  
قُرْبُهُ دُنْيَا وَآخِرَى ۚ الصَّبْرُ مُوَافَقَةُ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي قَضَائِهِ وَقُدْرَةُ الَّذِي سَبَقَ بِهِ  
عِلْمُهُ وَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ عَلَى الْخَوَافِ  
ثَبَّتَ هَذَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤَقِنِ فَصَبْرٌ عَلَى مَا  
قَدَرَ عَلَيْهِ إِخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا ۚ إِنَّ الصَّبْرَ  
فِي أَوَّلٍ قَدْ مَلَاحِظَارٌ ۚ وَفِي ثَانِيٍ قَدْ مَرَّ  
إِخْتِيَارٌ ۚ كَيْفَ تَدْعِي الْإِيمَانَ وَلَا صَبْرًا لَكَ  
كَيْفَ تَدْعِي الْمَعْرِفَةَ وَلَا رِضًا لَكَ ۚ هَذَا شَيْءٌ  
لَا يَجِيءُ بِمَجَرَّدِ الدَّعْوَى ۚ لَا كَلَامَ حَتَّى تَشْرَى  
الْبَابَ وَتَتَوَسَّدَ بِالْعَتَبَةِ ۚ وَتَصْبِرَ عَلَى دَوَائِرِ  
أَقْدَامِ الْقَدَرِ ۚ وَأَقْدَامِ الْفَضْرِ وَالنَّفْعِ يَدُوسُ  
جَسَدَ قَلْبِكَ لَا جَسَدَ قَالِيكَ وَأَنْتَ فِي مَكَانِكَ  
لَا تَبْرَحُ ۚ كَأَنَّكَ مَيِّتٌ ۚ كَأَنَّكَ جَسَدٌ بِلَا رُوحٍ  
هَذَا الْأَمْرُ يَمْتَنِجُ إِلَى سُكُونٍ بِلَا  
حَرَكَةٍ وَخُمُولٍ بِلَا ذِكْرٍ ۚ غَيْبٌ عَنْ  
الْخَلْقِ بِلَا حُضُورٍ مَعَهُمْ مِنْ حَيْثُ  
الْقَلْبُ وَالسِّرُّ وَالْبَاطِنُ الْمَعْقُودُ ۚ  
مَا أَكْثَرَ مَا أَصْفَى لَا تَشْعَلُونَ  
مَا أَكْثَرَ مَا أَطْوَلَ وَأَعْرَضَ  
وَأَشْرَحَ وَلَا تَهْمُونَ ۚ مَا  
أَكْثَرَ مَا أُعْجِبُكُمْ وَلَا  
تَأْخُذُونَ ۚ مَا  
أَكْثَرَ

صبر کے متعلق جب تیری نیت درست ہو جائے گی کہ تو لوہے سے  
کرے گا تو اس کا صلہ تیرے لئے یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ کی محبت اور قرب  
دینا اور آخرت میں تیرے قلب کے اندر داخل ہو جائیں گے صبر حق تعالیٰ  
کی قضا و قدر کی موافقت کرنے کا نام ہے کہ جس کے متعلق پہلے ہی سے  
اس کا علم ہو چکا ہے اور اس کی مخلوق میں کسی کو بھی اسکے ٹاڈینے  
کی قدرت نہیں ہے۔ ایمان اور ایقان والے بندہ کے نزدیک چونکہ  
یہ مضمون محقق ہو گیا ہے اس لئے جو کچھ بھی اس کی تقدیر میں ہے  
وہ اس پر باختیار خود صبر کرتا ہے نہ کہ مجبوری سے شروع حالت میں  
(جبکہ ایمان ضعیف ہوتا ہے تو معائب تقدیری پر) صبر مجبوری  
سے ہوتا ہے اور آگے چل کر (ادویاء اللہ کے لئے) بالقصد و بالا  
ختیار۔ تو ایمان کا دعویٰ کس طرح کرتا ہے حالانکہ تہ کو صبر حاصل  
نہیں؟ تو معرفت کا دعویٰ کیونکر کرتا ہے حالانکہ رہنا تہ کو نصیب  
نہیں؟ یہ چیز محض دعوے سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جیتک  
تو رواۃ خداوندی نہ دیکھ لے اور چوکھٹ کو تکیہ بنا کر پڑ نہ رہے  
اور تقدیر کے قدموں کے روندنے پر صابر نہ بنے کہ نفع اور  
نقصان کے پاؤں تیرے بدن کی کھال کو نہیں بلکہ تیرے قلب کے  
جسم کو کچلیں اور تو اپنی جگہ پر اٹل کھڑا رہے گویا کہ متوالا ہے  
اور گویا کہ جسم بلامرغ ہے۔ اس وقت تک داعظ و پیر بننا  
جائز نہیں۔ اس امر کو ضرورت ہے سکون کی کہ مطلق حرکت  
نہ ہو اور گنہگار کی کہ مطلقاً ذکر نہ ہو اور قلب و باطن اور اندرون  
و معنی کے اعتبار سے مخلوق سے غائب رہنے کی کہ بالکل ان کے  
ساتھ موجودگی نہ ہو۔ میں کیا کچھ (دوائیں) تم سے بیان کرتا  
ہوں اور تم استعمال نہیں کرتے۔ میں کتنا کچھ لبا چوڑا اور مشرح  
مضمون سناتا ہوں اور تم سمجھتے نہیں۔ کس قدر میں تم کو دیتا  
ہوں اور تم لیتے نہیں۔ میں کتنی کثرت کے ساتھ تم کو



مَا أَعْظَمُوا وَلَا تَتَّعِظُونَ ۖ مَا أَقْسَمُ قُلُوبُكُمْ وَمَا  
 أَجْهَلُهَا بِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَهُ وَ  
 تَوْمِنُونَ بِلِقَائِهِ وَتَذْكُرُونَ الْمَوْتَ وَمَا  
 وَرَاءَهُ لَمَا كُنْتُمْ كَنَ الْكَ ۖ أَمَا شَاهَدْتُمْ  
 مَوْتَ آبَائِكُمْ وَأَقْبَابِكُمْ وَأَهَالِيكُمْ ۖ أَمَا  
 شَاهَدْتُمْ مَوْتَ مُلُوكِكُمْ ۖ فَهَلَا أَعْظَمْتُمْ  
 بِهِمْ وَزَجَرْتُمْ نَفْسَكُمْ عَنْ طَلِبِ الدُّنْيَا وَحُبِّ  
 الْبَقَاءِ فِيهَا ۖ هَلَا غَيَّرْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَبَدَلْتُمْ وُجُوهَ  
 وَأَحْجَظْتُمْ الْخَلْقَ مِنْهَا ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ  
 تَفُوتُونَ وَلَا تَعْمَلُونَ ۖ وَكَمْ تَعْمَلُونَ وَلَا تَخْلُصُونَ  
 كُونُوا عَقْلَاءَ وَلَا لَيْسِيَّوًا ۖ أَدَبْتُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَأَيَّدُوا وَتَحَقَّقُوا ۖ إِنِّي بَوَّأْتُ  
 وَتَفَكَّرُوا ۖ هَذَا الَّذِي أَنْتُمْ فِيهِ لَا يَنْفَعُكُمْ  
 فِي الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ بَخِلَاءُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ ۖ كَوَيْ  
 تَكْرُمُكُمْ عَلَيْهِمَا لِحَصَلَتِكُمْ لَهَا مَا يَنْفَعُهَا فِي  
 الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ اسْتَغْلَمْتُمْ بِمَا يَزُولُ وَفَاتَكُمُ  
 مَا لَا يَزُولُ ۖ لَا تَسْتَعْمِلُوا بِجَمِيعِ الْأَمْوَالِ وَالْأَزْوَاجِ  
 وَالْأَوْلَادِ فَتَنْ قَرِيبٌ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَمِيعِ  
 ذَلِكَ ۖ لَا تَسْتَخْلُوا بِطَلِبِ الدُّنْيَا وَالتَّعَدُّنَا  
 بِالْخَلْقِ فَإِنَّهُمْ لَا يُغْنُونَ عَنْكُمْ مِنْ  
 اللَّهِ شَيْئًا ۖ قَلْبُكَ يَحْسِبُ بِالْشَّرِكِ ۖ  
 شَاؤُكَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَتَّعْ  
 لَهُ ۖ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ فِي  
 جَمِيعِ أَحْوَالِكَ ۖ

نصیحت کرتا ہوں اور تم قبول نہیں کرتے۔ تمہارے دل کس قدر  
 سخت اور اپنے پروردگار سے جاہل ہیں؟ اگر تم اس سے واقف  
 ہوتے اور اس سے ملنے کا یقین رکھتے اور موت اور موت کے  
 بعد کے واقعات کو یاد کرتے تو ایسے (غافل و مطمئن) نہ رہتے  
 کیا تم نے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کو مرتے نہیں دیکھا؟  
 کیا تم نے اپنے بادشاہوں کی موت ملاحظہ نہیں کی؟ پھر ان  
 سے تم نے نصیحت کیوں نہ پڑھی اور دنیا طلبی اور سودا دنیاس  
 رہنے کی خواہش سے اپنے نفسوں کو تم نے کیوں نہ جبرطکا، تم نے  
 اپنے دلوں کی حالت میں تبدیلی کیوں نہ کی اور مخلوق کو دلوں سے  
 باہر کیوں نہ نکال دیا؟ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ کسی  
 قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدل  
 لیں۔ تم کہتے ہو مگر کرتے نہیں اور مباحثات کرتے بھی ہو تو خاص  
 اللہ واسطے نہیں کرتے۔ سمجھا رہا ہوں اور حق تعالیٰ کے حضور میں گستاخ  
 نہ ہو۔ مستعد ہو اور جا بگو۔ توجہ کرو اور غور سے کام لویہ حالت  
 جس میں تم مشغول ہو آخرت میں تم کو مفید نہیں ہو سکتی۔ تم اپنے  
 نفسوں کے لئے بھی تو کچھ سوچو بنے ہوئے ہو۔ اگر تم اپنے نفس کیلئے  
 بھی توجہ دیتے تو اس کے لئے وہ چیز حاصل کرتے جو اس کو آخرت  
 میں نفع پہنچاتی۔ تم اس میں مشغول ہو جس کو زائل ہوتا ہے اور  
 جس شے کو زوال نہیں وہ تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔ بی بی بیچوں اور  
 مال کے اکٹھا کرنے میں مشغول مت ہو کہ عنقریب تمہارے اور  
 ان سب چیزوں کے درمیان آڑ ہو جائے گی۔ دنیا طلبی اور مخلوق  
 سے عزت پانے میں مشغول مت ہو کہ یہ حق تعالیٰ کے مقابل میں  
 تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ (اے مخاطب) تیرا دل  
 شرک کی گندگی میں موت حق تعالیٰ میں شک کرنے والا اس کو  
 ملزم قرار دینے والا اور تیری تمام حالتوں میں خدا پر اعتراض کرنیوالا ہے۔

فَلَمَّا عَلِمَ مِنْكَ ذَلِكَ بُغْضَكَ وَأَنفَعَنِي قُلُوبِ  
 عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ بُغْضَكَ ۚ كَانَ بَعْضُهُمْ رَحِمَةً  
 اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا مُعَصَّبَ  
 الْعَيْنَيْنِ يَقُودُهُ ابْنُهُ ۚ فَبَيْعَكَ لَهْ فِي ذَلِكَ  
 قَوْلٌ ۚ حَتَّى لَا أَبْصُرَ كَأَنِّي لَأَبْصُرُ عَزَّوَجَلَّ ۚ فَبَيْعُ  
 بَعْضِ الْأَيَّامِ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَخَلَّى الْعَيْنَيْنِ  
 فَرَأَى فَوْقَ مَخَشِيَّتَا عَلَيْهِ ۚ مَا أَشَدَّ مَا كَانَتْ  
 غَيْرَتُهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۚ كَيْفَ تَعْبُدُ غَيْرَهُ وَتُشْرِكُ  
 بِهِ ۚ كَيْفَ تَأْكُلُ رِزْقَهُ وَتَكْفُرُ بِهِ ۚ وَأَنْتُمْ  
 لَا تُحْسِنُونَ بِذَلِكَ ۚ بَلْ تُمَوِّكُونَ الْكُفَّارَ  
 وَتَقْعُدُونَ مَعَهُمْ ۚ لَاقَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ إِيْمَانٌ  
 وَلَا غَيْرُهُ لِحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۚ عَلَيْكُمْ بِالتَّوْبَةِ  
 وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْحَيَاءِ مِنْهُ ۚ اخْلَعُوا ثِيَابَ  
 الْوَقَاحَةِ عَلَيْهِ وَالتَّجَرُّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَبُّوا  
 حَرَامَ الدُّنْيَا وَشَبَّهَاتَهَا ثُمَّ فَجَبُّوا مَبْلَغَهَا  
 رَهْوَى وَشَهْوَةً ۚ لَاقَ تَنَاقُلَكُمْ بِالْهَوَى  
 وَالشَّهْوَةِ يَشْغَلُكُمْ عَنِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۚ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مِجْنُ  
 الْمُؤْمِنِ ۚ كَيْفَ يَقْرَحُ السَّجُونُ فِي سَجْنِهِ  
 مَا يَقْرَحُ ۚ وَلَكِنْ بَشْرُهُ فِي دِيحِهِ وَخَزْنُهُ  
 فِي قَلْبِهِ ۚ بَشْرُهُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَالْأَفَادُ  
 تَقْطَعُهُ مِنْ حَيْثُ بَاطِنُهُ وَ  
 خَلْوَتُهُ وَمَعْنَاهُ ۚ جَرَحَانُ  
 مُعَصَّبَةٍ ۚ مِنْ تَحْتِ  
 ثِيَابِهِ ۚ

پس جب حق تعالیٰ کو تیری یہ حالت معلوم ہوئی تو اس نے تجھ کو بغض  
 بنایا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں تیرا بغض ڈال دیا۔ ایک  
 بزرگ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے  
 نکلا کرتے تھے کہ اُن کا بیٹا اُن کا ہاتھ پکڑے چلتا تھا اُن سے اس کی  
 وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ تاکہ حق تعالیٰ کے کفر کرنے والے بندہ پر  
 نگاہ نہ پڑے۔ پس وہ ایک دن اپنے گھر سے آنکھیں کھولے ہوئے  
 نکل آئے اور (کسی کا فریاد) نگاہ جا پڑی تو فوراً غصہ کھا کر پڑے  
 اللہ اکبر حق تعالیٰ کے بارہ میں ان کو کتنی زیادہ غیرت تھی تو حق  
 تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی پرستش کرنا کس طرح ہے۔ اس  
 کی نعمتیں کھاتا اور ان کی ناشکری کرتا کیوں کر ہے؟ دان کی تو  
 یہ حالت تھی کہ کافر کو دیکھ نہ سکے اور تم کو اس کی حس بھی  
 نہیں ہے بلکہ تم تو کافروں کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے اور ان کے  
 پاس اٹھتے بیٹھتے ہو اس لئے کہ تمہارے دلوں میں نہ ایمان  
 ہے اور نہ حق تعالیٰ کے بارے میں غیرت۔ توبہ اور استغفار اور  
 خدا کی شرم کر۔ بے حیائی اور اس کے سامنے جرأت کا لباس  
 نکال پھینکو۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو اور اس کے بعد اس  
 کی ممانعت چیزوں کو بھی شہوت و خواہش نفسانی کے ساتھ  
 کھانے سے گریز کرو۔ کیونکہ خواہش نفس اور شہوت کے ساتھ  
 تمہارا کھانا تم کو حق تعالیٰ سے غافل بنا دیگا۔ جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے بھلا  
 قیدی اپنے قید خانہ میں کیوں کر خوش ہو سکتا ہے؟ کبھی خوش  
 نہ ہوگا۔ البتہ اگر خوشی ہوگی تو صرف چہرہ پر ہوگی اور دل میں غم  
 ہوگا۔ بظاہر تو خوشی ہوگی مگر اندر دن اور باطن اور خلوت کے  
 اعتبار سے مصیبتیں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہوں گی (گو یا کہ  
 پکڑوں کے نیچے اس کے زخموں پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔

يُغْفِرُ جَزَاءَ ذُنُوبِهِمْ بِقِيَمِصْ تَسْتَمِعُ ۖ وَلَهُدَا  
يَبَاهِي بِهِ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةُ ۖ يُوَفِّي  
لَهُمُ بِالْأَعْدَادِ ۖ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُم مَّا زَالُوا  
فِي ذِكْرِ دِينِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَسِرَّهُ ۖ مَا زَالُوا  
يَصِيدُونَ مَعَهُ وَيَجْرَعُونَ مَرَارَةً أَقْدَارَهُ  
حَتَّىٰ أَحْبَبَهُمْ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَاللَّهُ يُحِبُّ  
الصَّابِرِينَ هَٰ إِنَّمَا يُبْتَغِيكَ حُبِّي لَكَ ۖ كُلَّمَا  
إِمْتَنَنْتَ أَوَامِرًا وَانْتَهَيْتَ عَنْ مَّوَاهِبِهِ  
ازْدَدْتَ حُبًّا ۖ وَكُلَّمَا صَبَرْتَ عَلَىٰ بَلَاءٍ  
ازْدَدْتَ قُرْبًا مِنِّي ۖ عَنْ بَقِيصِهِمْ رَحْمَةُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ أَتَىٰ قَالَ لَئِي اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَ  
حَبِيبَهُ وَلَئِنْ يُبْتَلِيَهُ وَيُصْبِرْهُ ۖ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ ۖ كَانَ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَكَانَ  
الْآخِرَةُ لَمْ تَزَلْ ۖ يَا طَلِبِي الدُّنْيَا  
يَا حُبِّي الدُّنْيَا ۖ تَقْدَمُوا إِلَيَّ  
حَتَّىٰ أَعْرِفَكُمُ عِيُونَهَا ۖ وَأَدْلِكُمُ  
عَلَىٰ طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
وَالْحَقُّ مَعَكُمْ بِالدِّينِ يُبِيدُونَ  
وَجْهَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
أَنْتُمْ عَلَىٰ هَوَاسٍ ۖ  
إِسْمَعُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ  
وَأَعْمَلُوا بِهِ وَأَخْلَصُوا  
بِالْعَمَلِ ۖ إِذَا  
عَلِمْتُمْ

اک زخم کسی کو نظر نہیں آتے) وہ اپنے زخموں کو اپنی مسکراہٹ کے کورے  
سے ڈھانپے رکھتا ہے (کہ دیکھنے والا اس کو مسرور سمجھتا ہے) اور  
اسی لئے اس کا ہر درد و دگر فرشتوں پر اس کی وجہ سے نقر فرماتا ہے  
اور اس کی طرف آنکھوں سے اشارے کئے جاتے ہیں کہ یہ ہیں  
مردانِ خدا جن کی ہمت بے نظیر ہے، ان میں سے ہر ایک ملکیت  
دینِ خداوندی کا بہادر ہے۔ یہ ہمیشہ حق تعالیٰ کی معیت میں صابر  
بنے رہتے اور اس کی تلخ قضا و قدر کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیا  
کرتے تھے یہاں تک کہ خدا نے ان کو محبوب بنایا۔ حق تعالیٰ  
فرماتا ہے ”اور اللہ محبوب بنا ہے صبر کرنے والوں کو“ وہ جو تہم کو  
مبتلا رہا فرماتا ہے تو تیرے ساتھ محبت کی وجہ سے فرماتا ہے۔  
جتنا بھی تو اس کے احکامات کی تعمیل کرے گا اور اس کی منوعات  
سے باز رہے گا اتنی ہی تیرے ساتھ محبت بڑھے گی اور جس قدر بھی  
اس کی بلاؤں پر تو صبر کرے گا اسی قدر اس کے ساتھ تیرا قرب زیادہ  
ہوگا۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ اللہ کو منظور ہی نہیں کہ اپنے  
محبوب کو تکلیف پہنچائے ہاں البتہ اس کو بلاؤں سے آزماتا اور  
صابر بنا دیتا ہے (کہ صبر کی بدولت مصیبت کی تکلیف بھی محسوس ہو  
اور صابر قرار پا کر قرب میں ترقی کرے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرمایا کرتے تھے گویا کہ دنیا تھی ہی نہیں اور گویا کہ آخرت  
ہمیشہ ہی رہی۔ (پس اگر مصیبت یا خوشی قابلِ لحاظ ہے تو آخرت  
کی ہے جو پائدار ہے نہ کہ دنیا کی جو جلد فنا ہونے والی ہے) اے  
طالبانِ دنیا اور اے عجبانِ دنیا۔ میری طرف قدم بڑھاؤ کہ  
میں تم کو دنیا کے عیوب جتا دوں اور حق تعالیٰ شانہ کا رستہ  
دکھا دوں اور تم کو ان لوگوں سے بلا دوں جو ذات کے طالب ہیں  
تم تو مبتلائے ہوس ہو۔ سنو میں تم سے کیا کہتا ہوں اور اس  
پر عمل کرو اور عمل میں مخلص ہو۔

مَا أَقُولُ وَمُتَّمَّ عَلَى الْعَمَلِ رُفِعَتْهُ إِلَى عِلِّيِّينَ  
فَتَنْظُرُونَ إِلَى هُنَاكَ فَتَقُولُونَ أَصْلُ كَلَامِي مِنْ  
هُنَاكَ فَتَدْعُونَنِي وَتَسْلَمُونَ عَلَيَّ وَتَحْقُقُونَ  
حَقِيقَةَ مَا أُشِيرُ إِلَيْهِ يَا قَوْمِ أَرَيْدُوا الْقَهْرَ بِي  
مِنْ قُلُوبِكُمْ فَلَسْتُ بِعَلَّابٍ وَلَا طَالِبٍ دُنْيَا دَارِنَا  
أَقُولُ الْحَقَّ وَأُشِيرُ إِلَى الْحَقِّ مَا رَلْتُ فِي عَمْرِي  
كُلِّهِ أَحْسَنَ الظَّنِّ فِي الصَّالِحِينَ وَأَخْلَدَهُمْ وَذَلِكَ  
الَّذِي يَنْفَعُنِي لَا أُرِيدُ مِنْكُمْ أَجْرَةً عَلَى الصُّحُفِ  
لَكُمْ وَكَلَامِي عَلَيْكُمْ نَحْنُ كَلَامِي الْعَمَلُ بِهِ  
وَهُوَ كَلَامٌ يَصْلُحُ لِلْخَلْقِ لِلْإِخْلَاصِ وَالْإِتِّفَاقِ  
يَنْقُطُ عِنْدَ انْقِطَاعِ الْحَيَاةِ وَالْإِسْبَابِ بِبُرْهَانِي  
الْإِيمَانِ وَالْإِتِّفَاقِ لَا التَّفُوسِ وَالْأَهْوِيَّةِ  
يُنْفِقُ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَا عَلَى الْمُنَافِي يَا قَوْمِ  
دَعُو عَنَّا الْمَوَسَّاتِ وَالْأَمَارِي الْمَاطِلَةَ وَ  
اشْتَغِلُوا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلَّمُوا بِمَا  
يَنْفَعُكُمْ وَاسْكُتُوا عَمَّا يَضُرُّكُمْ إِنْ أَرَدْتُمْ  
أَنْ تَتَكَلَّمُوا فَفَعِّلْ فِيمَا تُرِيدُونَ أَنْ تَتَكَلَّمُوا  
وَحَصِّلْ فِيهِ النِّتْمَةَ الصَّالِحَةَ ثُمَّ تَكَلَّمُوا وَهَذَا  
قِيلَ لِسَانُ الْجَاهِلِ أَمَّا قَلْبُهُ وَلِسَانُ  
الْعَاقِلِ الْعَالِمِ وَرَاءَ قَلْبِهِ إِخْرُسٌ أَنْتَ بَلَّغْتَ  
أَرَادَ اللَّهُ سُرْعَى وَجَلَّ مِنْكَ النُّطْقُ فَهُوَ يُنْطَقُ  
إِذَا أَرَادَ لَا مُرْهَبًا لَهُ لَهُ مُجِيبَةٌ خَرَسٌ  
يُجَلِّى بِهَا إِذَا تَمَّ الْخَرَسُ يَخْبِي النُّطْقُ مِنْهُ  
إِنْ شَاءَ أَوْ يُدْهِمُ ذَلِكَ إِلَى حِينٍ إِلَهِي

بِالْآخِرَةِ وَهَذَا مَعْنَى

جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں جب تم اس کو معلوم کر لو گے اور اسپر عمل  
کرتے ہوئے وفات پاؤ گے تو علین کی جانب اٹھائے جاؤ گے پس  
وہاں نگاہ دوڑائے تو میرے کلام کی اصل وہیں سے پاؤ گے تب  
میرے لئے دعا کرو گے مجھ پر سلام بھیجو گے اور جس کی طرف میں  
اشارہ کر رہا ہوں اس کی حقیقت کو سچا پاؤ گے صاحبو اپنے دلوں  
سے مجھ پر الزام دو کرو کہ میں نے نگوگو ہوں اور نہ طالبِ دنیا میں ہمیشہ  
عمر بھر نیک بندوں کے متعلق خُسنِ ظن رکھتا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی  
مجھ کو نفع پہنچا رہا ہے میں تمہاری خیر خواہی کرنے اور تم کو غلطی سے  
پرتم سے اُبرت نہیں چاہتا۔ میرے دعا کی قیمت اسپر عمل کرنا ہی ہے  
اور وہ ایسا دغط ہے کہ شایان ہے خلوت کے لئے اور اخلاص کے  
لئے تدابیر اور اسباب کے تمام ہوجانے پر نفاق کی ٹرکی تمام ہو جایا کرتی ہے  
اور ایمان ایقان ہی پر دان اور نشوونما پاتا نہ کہ نفوس اور خواہشات  
صاحب ایمان ہی کا سکھ رائج رہتا ہے نہ کہ صاحبِ نفاق کا صاحبو  
باطل ہوس اور آرزوں کو چھوڑو اور اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔ رہا  
سے وہ بات نکالو جو تم کو نفع دے اور اس کلام سے خاموش  
رہو جو نقصان پہنچائے۔ اگر تو بولنے کا ارادہ کرے تو جو بات  
کہنی چاہتا ہے اول اس میں غور کر اور اس میں اچھی نیت قائم  
کر لیا کر اس کے بعد زبان سے نکال اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ  
جاہل کی زبان اس کے قلب کے آگے ہے اور صاحبِ عقل عالم کی زبان  
اس کے قلب کے پیچھے ہے کہ پہلے قلب پہنچتا ہے اور بعد میں بولتا ہے تو  
گوشتِ بن جا پھر اگر حق تعالیٰ کو تیرا بولنا مقصود ہو گا تو وہی تجھ کو  
گویائی بخشے گا۔ جب وہ تجھ سے کوئی کام مناجا ہیگا تو تجھ کو اس کے  
لئے تیار کر دیگا۔ اس کی معیت تو پورا گوشتِ بن ہے پس جب گوشتِ بن پورا  
ہو جائیگا تب اسی کی طرف سے گویائی آویگی بشرطیکہ دعا ہے اور اگر نہ  
چاہیگا تو آخرت سے جاننے تک سی گونجے کو قائم رکھے گا اور یہی معنی ہیں

ث کے کورتہ

کھتا ہے اور

سے غفر ماتا ہے

اکر یہ ہیں

ایک ملکیت

عیت میں صبر

ل کر کے پیا

حق تعالیٰ

وہ جو تم کو

ر ماتا ہے۔

ممنوعات

قدر بھی

قرب زیادہ

میں کہ اپنے

ماتا اور

محسوس ہو

صلی اللہ علیہ

آخرت

آخرت

آے

رہا و کہ

کارستہ

طالب ہیں

اور اس

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ  
 اللَّهُ كُلَّ لِسَانَهُ بِكَلِمَةٍ لِسَانُ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ  
 عَنِ الْأَعْرَاضِ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ يَصِيدُ  
 مُوَافَقَةً بِلَا مُنَازَعَةٍ يَغْنِي عَنْهُ قَلْبُهُ عَنِ  
 النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ يَتَمَرَّنُ سِرًّا وَتِيْلًا شَيْءٍ أَمْرًا وَسَمْعًا  
 مَالَهُ وَيُخْرِجُ مِنْ قُودِهِ وَيَخْرُجُ دُنْيَاهُ وَ  
 آخِرَتُهُ يَذْهَبُ اسْمُهُ وَرُسْمُهُ يَشْمُرُ إِذَا شَاءَ  
 الشُّرَكَاءُ يُوْجِدُ لَهُ بَعْدَ الْفَقْرِ بَيْعُهُ خَلْقًا آخَرَ  
 يُغْنِيهِ بَيْنَ الْفَنَاءِ يَشْمُرُ يُعِيدُ لَهُ بَيْعًا لِبَقَاءِ  
 لِيَطْلُبَ الْبَقَاءَ يَشْمُرُ يُعِيدُ لَهُ لَيْسَ عَنِ الْخَلْقِ  
 مِنَ الْفَقْرِ إِلَى الْغِنَى الْغِنَى هُوَ الْغِنَى بِاللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِتِّصَالُ بِهِ وَالْفَقْرُ هُوَ الْبَعْدُ  
 عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِغَيْرِهِ الْغِنَى  
 مِنْ كُلِّ قَلْبٍ بِقُرْبِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفَقْرُ  
 مِنْ عَدَمِ ذَلِكَ مَنْ أَرَادَ هَذَا الْغِنَى  
 فَلْيُتْرِكْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَى وَمَا فِيهِمَا وَمَا  
 سِوَاهُ فِي الْجَمَلَةِ يَخْرُجُ الْأَشْيَاءُ مِنْ  
 قَلْبِهِ شَيْئًا فَشَيْئًا لَا تَتَقَيَّدُ  
 هَذَا السَّيْرِ الْمَوْجُودِ عِنْدَ كَرَمِ  
 إِيَّاهُ جَعَلَ هَذَا السَّيْرَ  
 الَّذِي عِنْدَ كَرَمِ زَادًا  
 فَتَتَزَوَّدُونَ بِهِ فِي  
 طَرِيقِ السَّيْرِ  
 إِلَيْهِ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے جو اللہ سے  
 واقف ہو اس کی زبان گند ہو گئی " کہ کوئی بات کیوں نہ ہو حق تعالیٰ  
 پر اعتراض کرنے سے اس کے ظاہر اور باطن کی زبان بند ہو جاتی ہے  
 وہ سرتاپا موافقت بن جاتا ہے کہ منازعت کا نام بھی نہیں ہوتا۔ وہ  
 غیر اللہ کی طرف سے اپنے قلب کی آنکھوں کو اندھا بنا لیتا ہے اس کا  
 اندرون پاش پاش اس کی حالت پر اگندہ اور اس کی مال بتر بتر  
 ہو جاتا ہے اور وہ اپنے وجود سے باہر نکل آتا اور اپنی دنیا و آخرت  
 دونوں سے خارج ہو جاتا ہے کہ اس کا نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے  
 اس کے بعد جب خدا چاہتا ہے تو اس کو زندہ فرما دیتا ہے کہ گم شدگی  
 کے بعد اس کو موجود کرتا اور (گویا) دوسرے جسم میں اس کو اٹھاتا  
 ہے کہ اب نفسانیت کی پہلی کوئی بات بھی باقی نہیں رہی، فنا کے  
 ہاتھ سے اس کو فنا کرتا اور اس کے بعد بقاء کے ہاتھ سے اس کو  
 دوبارہ دوسری زندگی بخشتا ہے تاکہ وہ (حق تعالیٰ سے) ملنے کا  
 طالب ہو۔ اس کے بعد اس کو (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا ہے  
 تاکہ مخلوق کو تہید سستی سے تو نگرانی کی طرف بلائے۔ حق تعالیٰ کی  
 ذات اور اس کے ساتھ اتصال ہی کی تو نگرانی ہے اور حق  
 تعالیٰ سے دوری اور دوسروں کو پا کر اپنے کو تو نگر بھنا ہی تہید سستی  
 ہے۔ تو نگر وہی ہے جس کا دل حق تعالیٰ کے قُرب سے کامیاب  
 ہو گیا اور تہید سستی وہ ہے جو اس سے محروم رہا۔ جس کو اس تو نگر  
 کی خواہش ہو اس کو چاہیے کہ دنیا کو آخرت کو اور ان کے درمیان  
 جو کچھ بھی ہے سب کو اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے اور  
 ایک ایک کر کے تمام چیزوں کو اپنے دل سے نکال دے۔ اس  
 قلیل کے جو بہارے پاس موجود ہے پابند مت بنو۔ پس اس قلیل  
 و موجود کو تو اس نے تمہارے لئے زاد راہ بنایا ہے کہ اس کی  
 طرف چلنے کے راستہ میں اس کو تو شہِ سفر بناؤ (نہ کہ اسی میں

پھنس جاؤں میں نے تم کو نعمتیں اس لئے دی ہیں کہ تم ان کو اسکی طرف منسوب کرو اور ان کے ذریعہ سے اس تک ماہ یا بی چاہو اور علم تمہارے لئے اس غرض سے تجویز فرمایا ہے تاکہ اس پر عمل کرو اور اس کی روشنی سے راستہ پاؤ۔ یا اللہ ہمارے دلوں کو اپنے تک پہنچانے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## تینتا یسویں مجلس

(یکشنبہ ۶ بوقت صبح ۶ ۱۱ رجب ۱۲۵۵ھ ۶ خاتواہ شریف)  
صاحبزادہ - جب تو فلاح کا خواہاں ہو تو اپنے پروردگار کی نعمت میں اپنے نفس کی مخالفت کر۔ اس کی اطاعت میں نفس کی موافقت کر اور اس کی معصیت میں نفس کی مخالفت کر۔ تیرا نفس مخلوق کو پہچاننے سے تیرا حجاب ہے اور مخلوق حق تعالیٰ کے پہچاننے سے حجاب ہے۔ پس جب تک تو اپنے نفس کے ساتھ رہے گا مخلوق کو نہ پہچان سکے گا اور جب تک مخلوق کیساتھ رہیگا حق تعالیٰ کو نہ پہچان سکے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت سے غافل نہ ہوگا اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے تو آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ آقا اور غلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح دنیا اور آخرت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح خالق و مخلوق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نفس تو بدی ہی کا حکم کرنے والا ہے یہ اس کی طبعی عادت ہے پس بہت کچھ زمانہ درکار ہے تاکہ وہ (اصلاح پذیر ہو اور) اُس بات کا حکم دے جس کا قلب حکم دیتا ہے۔ ہر حالت میں اس سے مجاہدہ کر اور حق تعالیٰ کے اس ارشاد سے کہ اس نے الہام فرمادی ہر نفس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری۔ اس کو کٹ جتنی مت سکھلا کہ جب ہر نفس کے لئے جو

جَعَلَ لَكُمُ النِّعَمَ لِتُذَكِّرُوا هَآءِ إِلَٰهَ وَتَشْتَرُوا بِهَا عَالِيَهُ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ الْعِلْمَ لَتَعْمَلُوا بِهِ وَتَهْتَدُوا وَابْتُغُوا ۖ اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قُلُوْبَنَا اِلَيْكَ ۖ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

## المجلس الثالث والرّبعون

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ مَبْرُورَةً فِي الْبَرِيَّةِ حَادِي عَشَرَ شَهْرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانِ اَرْبَعِينَ مِائَةً  
يَا غُلَامُ اِذَا ارَدْتَ الْفَلَاحَ فَخَالِفْ نَفْسَكَ فِي مُوَافَقَةِ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ ۖ وَوَاقِفْهَا فِي طَاعَتِهِ وَخَالِفْهَا فِي مَعْصِيَتِهِ ۖ نَفْسَكَ حِجَابٌ عَنْ مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَمَا دُمْتَ مَعَ نَفْسِكَ لَا تَعْرِفُ الْخَالِقَ ۖ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَالِقِ لَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ مَا دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا لَا تَعْرِفُ الْآخِرَةَ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى رَبَّ الْآخِرَةِ ۖ مَا لَكَ وَ مَمْلُوكٌ لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ كَمَا لَا يَجْتَمِعُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَمَنْكَدَ لَا يَجْتَمِعُ الْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ ۖ اَلنَّفْسُ اَمَّا رَكْبٌ بِالشَّوْءِ ۖ هٰذَا هِجَلَتُهَا ۖ فَبَعْدُ كُمْ وَكُمُ حَقٌّ اَنَا مُرَبِّمَا يَا مُرَبِّ الْقَلْبُ ۖ جَاهِدْهَا فِي جَمِيعِ الْاَحْوَالِ ۖ وَلَا تَخَفْ لَهَا بِقَوْلِهِمْ عَزَّوَجَلَّ فَالْتَمِسْهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۖ

جو اس سے  
دون نہ ہوں تو  
بند ہو جاتی ہے  
میں ہوتا۔ وہ  
نالیتا ہو اس کا  
مال تتر بتر  
نیا و آخرت  
بھی مٹ جاتا ہو  
ماہے کہ شہرگی  
اس کو اٹھاتا  
رہی، فنا کے  
اس کو  
لئے، لے گا  
پس کر دیتا ہو  
حق تعالیٰ کی  
ہے اور حق  
بھنا ہی تہیتی  
کے کامیاب  
کو اس تو نگری  
کے درمیان  
پھوڑے اور  
دے۔ اس  
پس اس قیل  
ہے کہ اس کی  
(نہ کہ اسی میں

ذَوُّبِهَا بِالْمَجَاهِدَةِ فَإِنَّهَا إِذَا ذَابَتْ وَفِيَتْ  
إِطْمَأَنَّتْ إِلَى الْقَلْبِ ثُمَّ يَطْمِئِنُّ الْقَلْبُ إِلَى  
السِّرِّ ثُمَّ يَطْمِئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَيَكُونُ شَرْبًا لِّجَمِيعٍ مِنْ هَذَا لَكَ إِذَا انْتَهَى  
تَنْ وَبَيْكَ لَهَا تَنَادَى مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَلَا  
تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا  
إِنَّمَا نَحْنُ هَذَا الْخُطَابُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
بَعْدَ طَهَارَتِهَا مِنَ الْأَكْثَارِ وَذَوْبَانِ شَرِّهَا  
وَسَمِنَ الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
طَاعَتِهِ إِذَا لَمْ يَحْصُلْ لَهَا هَذَا أَفَلَا تَطْمَنُ  
فِي تَقَرُّبِهَا مَعَ كَدِّهَا وَشَرِّهَا كَيْفَ يَحْصُلُ  
لَهَا الْقُرْبُ مِنَ الْمَلِكِ مَعَ عَدَمِ الْقَهَّارِ سَوَاءٌ  
مِنَ الْأَنْجَائِينَ قَضَرُ أَمَلِهَا وَقَدْ أَطَاعَتْكَ  
إِلَى مَا تُرِيدُ مِنْهَا عِظْمًا مَوْعِظَةً الرَّسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُهُ  
إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ  
فَلَا تَأْمَسْنِي فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ  
فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا أَنْتَ أَشْفَقُ  
عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِكَ وَقَدْ هَيَّعْتَهَا فَلْيَفْعَلْ يَشْفَقُ  
عَلَيْهَا غَيْرُكَ وَيَحْفَظُهَا قُوَّةُ أَمَلِكَ وَ  
حِرْصِكَ حَمَلًا لَهُ عَلَى تَضْيِيقِهَا بِإِخْتِدَادِ  
فِي تَقْصِيرِ الْأَمَلِ وَتَقْصِيرِ الْحَرْصِ وَذِكْرِ  
الْمَوْتِ وَمُرَاقَبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَدَافِ  
بِالْأَفَاسِ الْوَقْعَةِ يَقِينٍ وَكَلِمَاتِهِمْ وَالذِّكْرُ  
الصَّافِي مِنَ التَّكْذُوبِ

بھلائی بُرائی مقدر تھی وہ ہونچی اور اس  
مجاہدہ سے کیا نفع (مجاہدہ سے اس  
پگھل جائیگا اور مرٹے گا تو قلب کے ساتھ  
بعد قلب باطن کے ساتھ سکون پائیگا اور یہ  
سکون پائیگا پس سب کی سیرانی اسی جگہ  
اسکو پگھلا چکے گا تو قلب کے اعتبار سے تجھ کو  
رحم کھاؤ اور زیادہ جفاکشی سے اپنے نفس  
مقصود ان کو ادب سکھانا تھا سو وہ حاس  
تم پر بڑی شفقت ہے کہ نفس پر بھی حد  
گمارا نہیں یہ نہ احق تعالیٰ کی طرف سے  
کہہ دو توں سے صاف اور اس کے شر کے  
یاد اور اطاعت سے قلب کے فریہ ہو جانے  
حاصل نہ ہوا تو کدورت و شر کے ساتھ اس کو  
کیونکہ نجاستوں سے پاکی حاصل ہوئے بغیر  
حاصل ہو سکتا ہے اس کی آرزوں کو کم کر دینا  
وہ اس میں تیرا کہا ماننے لگے گا۔ جناب رسوا  
نصیحت اس کو سننا کہ آپ کا ارشاد ہے جب  
تو اپنے نفس سے شام کا تذکرہ نہ کر اور جب  
کا تذکرہ نہ کر کیونکہ تجھ کو پتہ نہیں کہ کل کو تیرا  
زندہ تو اپنے نفس پر دوسروں سے زیادہ  
تو نے اس کو بالکل کھو دیا۔ پھر بھلا دو  
حفاظت کیا کریں گے۔ تیری دراز امید  
بر باد کرنے پر تجھ کو ابھارا ہے پس امید  
اور موت کو یاد اور حق تعالیٰ کا ہر وقت  
کے انھاس اور کلمات کو ذرا بنانے اور رکھ

نہیں سکتا تو اب  
کیونکہ جب  
ئے گا۔ اس کے  
تعالیٰ کے ساتھ  
جب تو پوری طرح  
یگی کہ (بس اب  
نہ کر دو کیونکہ  
بے شک اللہ کی  
جہہ ڈالنا اُسے  
س کے اپنی  
اور حق تعالیٰ کی  
جب نفس کو یہی  
یگی طمع مت کر۔  
اہ کا قرب کیونکہ  
اس سے چاہیگا  
شرعیہ و سلم کی  
کا وقت آوے  
ت آوے تو صبح  
(یعنی مردہ یا  
(مگر افسوس کہ)  
شفقت اور یہی  
نے اس کے  
س کو کم کرنے  
نے اور صدقین  
ہات ذکر سے

فِي الْيَقِينِ  
عَلَيْكَ  
مُعْطِي  
وَالْمَجْدِ  
مَنْ أَعْنَى  
الْحَالِ  
وَسُقَى  
عَلَى نَعْمٍ  
مِنَ الْوَقْتِ  
إِنْ كُنْتَ  
مِنَ الْمَوْتِ  
إِنْ كُنْتَ  
فِي الْمَوْتِ  
وَالصَّبْرِ  
هَتَكَ  
جَاهِدَ  
اللَّهُ عَزَّ  
وَيُنَبِّئُ  
تُطْعِمُهَا  
وَجْهَهَا  
كَلَامٌ

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۖ قُلْ لَهَا لَكَ مَا كَسَبْتَ وَ  
عَلَيْكَ مَا اكْتَسَبْتَ ۖ أَحَدٌ مَّا يَعْمَلُ مَعَكَ وَلَا  
يُطِيعُكَ مِنْ عَمَلِهِ شَيْئًا ۖ وَلَا بُدَّ مِنَ الْعَمَلِ  
وَالْمَجَاهِدَةِ ۖ صَدِيقُكَ مِنْ تَهْلَاكِ ۖ عَدُوُّكَ  
مِنْ أَعْوَالِكَ ۖ إِنِّي أَرَاكَ عِنْدَ الْخَلْقِ لَا عِنْدَ  
الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تُوَدِّي حَقَّ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ  
وَتُسْقِطُ حَقَّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَشْكُرُ فَيْزَهُ  
عَلَى نِعَمِهِ ۖ مَنْ أَعْطَاكَ مَا أَنْتَ فِيهِ  
مِنَ الرِّعْمِ غَيْرُهُ حَتَّى تَشْكُرَهُ وَتَعْبُدَهُ  
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَكَ مِنَ الرِّعْمِ  
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّنَ شُكْرُهُ ۖ وَ  
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَلَقَكَ فَأَيُّنَ عِبَادَتُهُ  
فِي امْتِنَالِ أَوَامِرِهِ وَالْإِنْتِمَاءِ عَنْ تَوَاهِيهِ  
وَالصَّبْرِ عَلَى بَلَائِهِ ۖ جَاهِدْ نَفْسَكَ حَقًّا  
تَهْتَدِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ  
جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۖ وَقَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَصُرُوا لِلَّهِ يَتَّخِذْكُمْ  
وَيُخَيِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۖ لَا تَرْضَخْنَ لَهَا وَلَا  
تُطِعْمَهَا وَقَدْ أَفْلَحَتْ ۖ لَا تَتَّبِعْسُ فِي  
وَجْهِهَا وَجَاوِبُهَا عَنْ كُلِّ أَلْفِ كَلِمَةٍ  
كَلِمَةٍ ۖ إِلَى أَنْ تَهْتَدِيَ وَتَكْمَلُنَّ  
وَتَقْنَعَنَّ ۖ إِذَا طَلَبْتَ مِنْكَ  
الشَّهَوَاتِ وَالذَّنَائِ  
فَمَا طَلَمَهَا وَأَخْجَرَهَا  
وَقُلْ لَهَا

شب و روز علاج معالجہ کرنے میں کوشش کر نفس سے کہہ دے کہ اپنے  
کئے کا نفع بھی تجھ ہی کو پہنچے گا اور وبال بھی تیرے ہی اوپر پڑے گا  
نہ کوئی تیرا کام بنائے گا اور نہ اپنے کئے ہوئے کام میں سے تجھ کو کچھ  
دیگا اور کام کئے اور محنت اٹھائے بغیر چارہ نہیں (پس اگر راحت  
چاہتا ہے تو وقت کو غنیمت سمجھ کر کام کر لے) تیرا دوست وہی ہے جو  
تجھ کو باز رکھے اور تیرا دشمن ہے وہ شخص جو تجھ کو شریر بنائے۔

(۱) مخاطب میں تجھ کو مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں نہ خالق  
کے پاس۔ تو نفس اور مخلوق کا حق تو ادا کرتا ہے اور حق تعالیٰ کا  
حق ساقط کرتا ہے۔ اس کی نعمتوں پر دوسروں کا شکریہ ادا کرتا ہے  
یعنی جن میں تو غرق ہے تجھ کو کس نے دی ہیں؟ کیا خدا کے سوا  
کسی دوسرے نے دی ہیں جو تو اس کا شکریہ ادا کرتا اور اس کو  
پوج رہا ہے؟ اگر تو جانتا ہے کہ جو کچھ بھی نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ  
سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو پھر اس کا شکریہ یہ کہاں ہے؟  
اور اگر تو جانتا ہے کہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو پھر اس کی عبادت  
یعنی احکامات کی تعمیل اور ممنوعات سے باز رہنا اور اس کی بلاؤں پر  
صبر کرنا کہاں ہے؟ اپنے نفس سے اتنے مجاہدے کر کہ وہ سیدھے  
راستہ آگے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ  
کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں پر لگا دیتے ہیں نیز حق تعالیٰ فرماتا ہے  
اگر اللہ کی مدد کرو گے (کہ اس کا بول بالا رکھنے کی کوشش رکھو) تو وہ  
تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جمادے گا (کہ پھر لغزش  
نہ کھا سکو گے) نفس کو ہلٹ دے اور نہ اس کا کہنا مانیں یقیناً فلاح  
پائیگا۔ اس کے منہ پر شکر اے مست اور اس کی ہزار باتوں میں سے  
ایک ہی آدھ بات کا جواب دے۔ یہاں تک کہ وہ ہنzb اور اطمینان  
وقناعت والا بن جائے۔ جب تجھ سے خواہشات اور لذات طلب کیا  
کرے تو اس کو ٹال مٹول بتیا کر اور اس سے کہہ دیا کر کہ درخواست۔

تو اب

جب

اس کے

ساتھ

وہی طرح

سب اب

کیونکہ

اللہ کی

اے

اپنی

مالی کی

کو بھی

تکر۔

کیونکہ

چاہیگا

بسم کی

آوے

تو صبح

روہ یا

س کہ

دار کی

س کے

نے

مستحقین

نہ



مَوْعِدُكَ الْجَنَّةُ ۖ صَبِرْتُهَا عَلَىٰ مَرَارَةِ الْمَنَحِ  
 حَتَّىٰ يَجِيئَهَا الطَّاءُ ۖ إِذَا صَبِرْتُهَا وَصَبِرْتَ  
 كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهَا بِرَلَاكِهِ ۖ قَالَ رَأَيْتَ اللَّهَ  
 مَعَ الصَّابِرِينَ ۖ لَا تَقْبَلُ لَهُمَا قَوْلًا فَإِنَّهَا لَا  
 تَأْمُرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ ۖ إِنْ أَحْبَبْتُمَا فَخَالِفْتُمَا فَيُفِي  
 خِلَافَهَا صَلَاحٌ لَّهُمَا ۖ يَا مَنْ يَدْعُو إِلَىٰ رَادَّةِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ وَاقِفٌ مَعَ نَفْسِهِ كَذَبْتَ  
 فِي دَعْوَاكَ ۖ النَّفْسُ وَالْحَقُّ لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ  
 أَلَلُّنِيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ ۖ مَنْ وَقَفَ مَعَ  
 نَفْسِهِ فَاتَهُ الْوُفُؤُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 مَنْ وَقَفَ مَعَ الدُّنْيَا فَاتَهُ الْوُفُؤُ مَعَ الْآخِرَةِ ۖ  
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ  
 دُنْيَاكَ أَهْرَبَ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ  
 أَهْرَبَ بِدُنْيَاكَ ۖ أَصْبِرْ فَإِذَا تَمَّ صَبْرُكَ  
 تَمَّ رِضَاكَ ۖ جَاءَكَ فَنَازِلُكَ فَيَصِيرُ الْكُلُّ  
 عِنْدَ لَوْطِيَّيَا ۖ يَنْقَلِبُ الْكُلُّ شُكْرًا ۖ يَصِيرُ  
 الْبَعْدُ قُرْبًا ۖ يَصِيرُ الشُّرْكُ تَوْحِيدًا ۖ فَلَا تَرَى  
 مِنَ الْخَائِبِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۖ لَا تَرَى أَصْدَادًا  
 بَلْ تَتَّحِدُ الْأَبْوَابُ وَالْجِهَاتُ ۖ فَلَا تَرَى  
 إِلَّا جَهَّةً وَاحِدَةً ۖ حَالَةٌ لَا يَعْقِلُهَا كَثِيرٌ  
 مِنَ الْخَلْقِ ۖ بَلْ هِيَ لِأَحَادٍ أَفْرَادٍ مِّنْ حِلَّةِ  
 أَلْبَاسٍ إِلَىٰ انْقِطَاعِ النَّفْسِ وَاحِدًا يَأْتِي  
 عَلَامُ الْجَهْدِ أَنَّ تَمُوتَ لَهْمَا بَيْنَ يَدَيِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ الْجَهْدُ أَنَّ تَمُوتَ نَفْسُكَ  
 قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ دُوحَكَ مِنْ بَدَنِكَ ۖ

پوری ہونیکا مقام جنت ہے (وہاں چل کر دوں گا) انکار کی تلخی پر اسکو  
 صابر بنایا تاکہ کہ بخشش آئے۔ جب تو اس کو صابر بنائے گا وہ  
 صبر کرے گا تو اس کو حق تعالیٰ کی معیت نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ  
 وہ فرماتا ہے بیشک ابتر صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے تو اس کی  
 کوئی بات بھی نہ مان کیونکہ وہ تو برائی کے سوا کسی چیز کا بھی حکم نہ دیگا  
 اگر تجھ کو اس کیساتھ محبت ہے تو اس کے خلاف کیا کر کہ اس کے خلاف  
 ہی کر نہیں اس کی بہتری ہے۔ اسے وہ شخص جو دعویٰ تو حق تعالیٰ کی  
 طلب کا کر رہا ہے اور کھڑا ہوا ہے اپنے نفس کے ساتھ تو اپنے دعوے میں  
 جھوٹا ہے۔ نفس اور حق ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ دنیا اور آخرت  
 ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں جو شخص اپنے نفس کیساتھ قیام کرے گا اس کے  
 ہاتھ سے حق تعالیٰ کے ساتھ قیام کرنا جاتا رہے گا۔ اور جو شخص دنیا کے  
 ساتھ ٹھیرے گا اس سے آخرت کے ساتھ ٹھیرنا جاتا رہے گا۔ جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی دنیا کو پیارا  
 سمجھے گا وہ اپنی آخرت کو ناقص کرے گا اور جو اپنی آخرت کو پیارا سمجھے گا وہ  
 اپنی دنیا کو نقصان پہنچائے گا۔ صابر بن۔ پس جب صبر کامل ہو جائے گا  
 تو رضاء کامل ہو جائیگی۔ تیری فنایت تجھ کو نصیب ہوگی۔ پس ہر چیز  
 تیرے نزدیک ابھی ہی اچھی ہو جائیگی۔ سب کچھ شکر ہی بن جائے گا  
 دُوری بھی قرب بن جائیگی اور شرک توحید بن جائیگا کہ نہ تو نقصان  
 کو مخلوق کی طرف سے سمجھے گا نہ لفع کو۔ اغیار تجھ کو نظر ہی نہ آئیں گے بلکہ  
 سارے دروازے اور اطراف و جوانب ایک بن جائیں گی۔ پس بجز  
 ایک جانب کے تیری نگاہ کسی پر بھی جائے گی۔ یہ ایک حالت  
 ہے جس کو بہتری مخلوق سمجھ بھی نہیں سکتی (پھر حاصل ہونے کا تو  
 کیا بوجھنا) لاکھوں بلکہ ساری مخلوق میں سے کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے  
 صاحبزادہ۔ کوشش کر کہ تو حق تعالیٰ کے حضور میں یہیں مرے  
 کوشش کر کہ بدی سے رُوح نکلنے کے قبل ہی تیرا نفس مرجائے اور

نفس کا مرنا صبر اور اس کی مخالفت کرنے سے ہوگا پس غمغریب اسکا انجام بہتر ہوگا۔ تیرا صبر ختم ہو جائیگا مگر اسکا صلہ ختم نہ ہوگا۔ میں صبر کر چکا اور صبر کا انجام بہتر دیکھ چکا ہوں میں مرجھا ہوں اسکے بعد حق تعالیٰ نے مجھ کو زندہ کیا اور پھر مجھ کو (فنائیت کی) موت دی ہے میں معدوم ہو چکا ہوں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ مجھ کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ میں اسکی معیت میں مر رہا اور اسی کی معیت میں بادشاہ بنا۔ میں نے اپنے اختیار اور ارادہ کو چھوڑنے کے متعلق اپنے نفس کو خوب خوب مجاہدہ میں ڈالا ہے یہاں تک کہ یہ (مرتبہ قرب) مجھ کو نصیب ہوا ہے کہ تقدیر میرا ہاتھ تھامتی ہے اور احسانِ خداوندی میری مدد کرتا ہے اور فعلِ خداوندی مجھ کو چلاتا پھرتا ہے اور غیرت میری (معصیت سے) حفاظت کرتی ہے اور مشیت میری مطیع رہتی ہے اور علمِ الہی میرا پشت پناہ بنا ہوا ہے اور حق تعالیٰ شانہ مجھ کو بلند فرماتا رہتا ہے تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا کو تو ال ہوں کہ تیری حفاظت کروں پس تجھے میرے پاس ٹھیرنا چاہئے ورنہ ہلاک ہو جائیگا اسے یہوقوف اول میری طرف قصد کر اسکے بعد رجوع بیت اللہ کا ارادہ کیجور کہ اصلاحِ قلب کے بغیر رجوع بھی بیکار ہے) میں کعبہ کا دروازہ ہوں ادھر آنا کہ میں تجھ کو بتاؤں کہ کج کس طرح ہوتا ہے میں تجھ کو وہ گفتگو سکھاؤں گا جس سے تو خدا کعبہ سے خطاب کرے جب غبار بٹے گا تو غمغریب تم کو نظر آجائیگا کہ حقیقت کیا تھی اور ہم کیا سمجھتے تھے۔ بیٹھ جاؤ اسے رعیت کے پاس بانو (حکومت کا غرہ چھوڑ دو اور) میری حفاظت میں آ جاؤ کہ مجھ کو حق تعالیٰ کی طرف سے قوت ملی ہوئی ہے۔ اللہ والے تم کو انھیں باتوں کا حکم دیتے ہیں جنکا خدا نے حکم کیا ہے اور انھیں باتوں کی ممانعت کرتے ہیں جن کی اس نے ممانعت فرمائی ہے۔ تمہاری خیر خواہی انکے سپرد کی گئی ہے پس اس امانت کو ادا کرتے ہیں۔ اس حکمت کے گھر (یعنی دنیا میں کام کر نیکی

مَوْھَلًا بِالصَّبْرِ وَالْمُخَالَفَةِ ۚ فَعَنْ قُرَيْبٍ مُحَمَّدٌ عَاقِبَةُ ذَلِكَ ۚ صَبْرَكَ يَفْعَى وَجَزَاءُكَ لَا يَفْعَى ۚ اِلَى صَبْرَتِكَ وَرَأَيْتُ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ مُحَمَّدًا مِتَّ ثُمَّ اَحْيَانِي ثُمَّ اَمَاتَنِي ۚ وَغَبْتُ ثُمَّ اَوْجَدَنِي مِنْ غَيْبِي هَلَكْتُ مَعَهُ وَمَلَكَتْ مَعَهُ ۚ جَاهَدْتُ نَفْسِي فِي تَرْكِ الْاِخْتِيَارِ اِلَّا رَادَةً حَتَّى حَصَلَ لِي ذَلِكَ ۚ فَصَادَ الْقَدَرُ يَقُوْدُنِي ۚ وَالْيَمَّةُ تُفْعَرُنِي ۚ وَالْفِعْلُ يُفْعَلُنِي ۚ وَالْغَيْرَةُ تَعُوْمُنِي ۚ وَالْاِرَادَةُ تُطِيعُنِي ۚ وَالسَّيْفُ تَقْدِمُنِي ۚ وَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَرْفَعُنِي وَيُفْكَكُ تَهْرُبُ مِنِّي وَآتَا شَحْنَتَكَ اَحْفَظَهَا ۚ مَكَانَكَ عِنْدِي وَلَا قَانَتْ هَالِكُ يَا جَوْهَلُ حُجَّ اِلَى اَذْلًا ثُمَّ حُجَّ اِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا ۚ اَنَا بَابُ الْكَعْبَةِ ۚ تَعَالَى حَتَّى اُعْلِمَكَ كَيْفَ تَحُجُّ ۚ اُعْلِمَكَ خَطَا بَا مُخَاطَبِهِ سَابَّ الْكَعْبَةَ ۚ سَوْفَ تَرَوْنَ اِذَا النُّجْلَى الْعَبَّارَةَ اُقْعِدُوا يَا سَيَّاسَ ۚ اِحْتَمُوا لِي ۚ فَلَئِنْ قَدْ اُعْطِيتُ الْقُوَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۚ اَلْقَوْمُ يَا مَرْوُونَ كُمْ بِمَا اَمَرَكُمْ بِهِ ۚ وَيَبْهَوْنَكُمْ عَمَّا هَمَّا كُمْ عَنْهُ ۚ قَدْ سَلِمَ إِلَيْهِمُ النُّصْحُ لَكُمْ ۚ فَهُمْ يُوَدُّونَ الْاِمَانَةَ فِي ذَلِكَ ۚ اِعْمَلُوا لِي دَارَ الْحِكْمَةِ

حَتَّىٰ يَصِلُوا إِلَىٰ دَارِ الْقُدْرَةِ ۖ الَّذِي لَا حَكْمَةَ  
وَالْآخِرَةُ قُدْرَةٌ ۖ الْحَكْمَةُ تَحْتَاجُ إِلَى  
أَدْوَاتٍ وَآلَاتٍ وَأَسْبَابٍ ۖ وَالْقُدْرَةُ لَا  
تَحْتَاجُ إِلَىٰ ذَلِكَ ۖ وَإِنَّمَا فَعَلَ الْحَقُّ عَزَّ وَ  
جَلَّ ذَلِكَ لِيُمَيِّزَ دَارَ الْقُدْرَةِ مِنْ دَارِ الْحَكْمَةِ  
الْآخِرَةُ فِيهَا تَكُونُ بِلَا سَبَبٍ ۖ يَنْطِقُ  
بِهَا جَوَارِحُكُمْ وَتَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بِمَا  
عَمِلْتُمْ مِنْ مَعَاصِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ تَنْكَشِفُ الْأَسْتَارُ وَتُظْهِرُ  
الْمُحَبَّاتِ إِن شِئْتُمْ أَوْ أَبَيْتُمْ ۖ لَا يَدْخُلُ  
أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ النَّارَ إِلَّا بِقَلْبٍ بَارِدٍ  
لَا رَتْكَابَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ إِفْرُؤُ الْكُتُبُكُمْ  
بِالْإِسْنَةِ فِكْرُكُمْ فِيهَا ۖ ثُمَّ مَتَّبِعُوا مِنَ  
السَّيِّئَاتِ وَاشْكُرُوا عَلَى الْحَسَنَاتِ اخْضَرُوا  
كُتُبُ الْمَعَاصِي وَاطْرِبُوا عَلَى سُطُورِهَا  
بِالتَّوْبَةِ يَا عِبَادُ قَدْ ثَبَتَ عَلَى يَدَيَّ وَ  
صَحِيبَتِي ۖ إِذَا لَمْ تَقْبَلْ مِنِّْي مَا أَقُولُ  
لَكَ أَلَيْشَ يَنْفَعُكَ ذَلِكَ ۖ رَغِبْتُ فِي  
الصُّورَةِ كُونَ الْمَعْنَى ۖ مَنْ يَشْرِي وَيَصْطَفِي  
يَقْبَلُ مَا أَقُولُ لَهُ وَيَعْمَلُ بِهِ ۖ يَدُورُ  
كَيْفَ هَوَّزْتُ ۖ وَالْأَفْلاَ يَصْطَفِي ۖ فَإِنَّهَا  
يُخْسِرُ أَكْثَرَ مَتَابَرُكُمْ ۖ أَنَا سَمَّا طَهَّدْتُ  
وَمَا أَحَدٌ يَأْكُلُ مِنِّْي شَيْئًا  
بَابُ مَفْتُوحٍ لَمْ  
يَدْخُلْهُ أَحَدٌ ۖ

حاجت ہے پس کام کئے جاؤ یہاں تک کہ اس قدرت کے گھر (یعنی  
آخرت میں پہنچ جاؤ) پس وہاں کام کر نیکی حاجت نہ ہوگی اور سب  
کھانا پینا بھی ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر ملے گا (دنیا سراسر حرکت ہے کہ تمہیں  
کی ضرورت ہے) اور آخرت سراسر قدرت ہے حکمت کو آلات و  
اوزار اور اسباب کی حاجت ہوا کرتی ہے اور قدرت کو اسکی حاجت  
نہیں ہے اور حق تعالیٰ نے جو ایسا کیا ہے تو بس اس لئے کہ قدرت  
کا گھر چھا ہوا جائے اور حکمت کا گھر چھا۔ آخرت میں جملہ اشیاء کا جو  
سبب کے بغیر ہوگا کہ تمہارے اعضاء بولنے لگیں گے اور حق تعالیٰ کی جو  
یکچہ نافرمانیاں تم نے کی ہیں تمہارے مقابلہ پر قیامت کے ن انکی گواہی  
دیگی۔ سارے راز فاش ہو جائیں گے اور پوشیدہ امور کھل جائیں گے  
خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ آگ کے اندر مخلوق میں بجز اس قلب کے جو  
اور (سرد ہو) کہ اس میں طاعت حق کی حرارت نام کو بھی نہیں ہے)  
اور کوئی بھی داخل نہ ہوگا کیونکہ اسی پر تجت پوری ہوئی ہے۔ اپنے  
نامہ اعمال کو فاکر کی زبانوں سے پڑھو کہ کن اعمال سے انکو پر کیا ہے)  
نا فرمانیوں کے کاغذات جمع کرو اور انکی سطروں کو توبہ سے قلم زد کر دو  
کہ مندرجہ اعمال نامہ گناہ کٹ جائیں اور قابلِ مؤافذہ نہ رہیں)  
صاحبزادہ تو میرے ہاتھ پر بیعت ہوا اور میری صحبت اختیار کی ہے  
جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں جب تو اس پر عمل ہی نہ کریگا تو یہ (بیعت و صحبت)  
تجھ کو کیا نفع دیگی؟ تو (دخولِ سلسلہ کی) صورت پر ریجھانہ کہ معنی پر  
جو شخص میری صحبت اختیار کرے تو جو کچھ میں اس سے کہوں اسکو مانے  
اور اس پر عمل کرے۔ اور جہد کر کو بھی میں گھوموں وہ بھی گھوم  
جائے ورنہ میری صحبت میں نہ رہے کہ جتنا (صحبت سے) نفع اٹھا  
اس سے زیادہ (مخالفت و نافرمانی کے سبب) نقصان پائیگا یہی  
ایک بچھا ہوا دسترخوان ہوں کہ جسکا جی چاہے اسکی غذا شے کم میر (ہو)  
اور پھر بھی کوئی نہیں آتا۔ کھلا ہوا دروازہ ہوں اور (افسوس)

أَيْشُ أَعْمَلُ بِكُمْ ۖ كَمْ أَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا  
تَسْمَعُونَ مِنِّي ۖ فَإِنِّي أُرِيدُكُمْ لَكُمْ لَا إِلَهَ  
إِلَّاهِي لَا أَخَافُكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ وَلَا أُفَوِّقُ بَيْنَ  
الْخَرَابِ وَالْعُمرَانِ ۖ بَيْنَ الْبَاقِي وَالْمَيِّتِ ۖ  
بَيْنَ الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ ۖ بَيْنَ الْمَلِكِ وَالْمَسْلُوكِ  
أَلَا مُرِيدٌ غَيْرُكُمْ ۖ لَمَّا أَخْرَجْتُ حُبَّ الدُّنْيَا  
مِنْ قَلْبِي صَمْتُ لِي هَذَا ۖ كَيْفَ يَصْمُ لَكَ  
التَّوْحِيدُ ۖ وَفِي قَلْبِكَ حُبُّ الدُّنْيَا ۖ أَمَا سَمِعْتَ  
قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ حُبُّ الدُّنْيَا  
رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۖ مَا دُمْتَ مُبْتَدِئًا مُقْتَدِيًا  
طَالِبًا ۖ سَأَلَكَ خَبِثُ الدُّنْيَا فِي حَقِّكَ رَأْسُ كُلِّ  
خَطِيئَةٍ ۖ فَإِذَا انْتَهَى سِرُّ قَلْبِكَ وَوَصَلَ إِلَى  
قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ حُبِّبَ إِلَيْكَ قَسَمَكَ  
مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَبُغِضَ إِلَيْكَ قَسَمُ غَيْرِكَ ۖ  
يُحِبُّبُ إِلَيْكَ أَقْسَامُكَ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهَا ۖ  
تَحْقِيقًا لِعَلَيْهِ السَّابِقِ فِيكَ ۖ  
فَتَقْتَنِمُهَا وَلَا تَلْتَوِثُ إِلَى غَيْرِهَا  
وَقَلْبُكَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ  
يَتَقَلَّبُ فِي الدُّنْيَا كَتَقَلَّبِ أَهْلُ  
الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ تَحْمِيمٌ  
مَا يَجْرِي عَلَيْكَ مِنْ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
حُبُّوكَ لَا تَكَ  
شُرِيدُ  
بَارَادَتِهِ

فرہ ریس  
ن اور سب  
ہے کہ تیر  
الوات و  
کی حاجت  
کہ قدرت  
شیا کا جو  
عالی کی جو  
کی گواہی  
جائیں گے  
کے جوڑ  
نہیں ہے  
اپنے  
پڑا ہے  
نظم ذکر  
نہیں  
تیار کی ہے  
یت صحت  
کہ معنی پر  
سکوانے  
ی گھوم  
نفع اٹھا  
پایا گیا  
میر ہوا  
فوس

کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ میں تمہارا کیا بناؤں؟ تمہاری بھنبی  
ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں اور تم میری سنتے نہیں۔ میں تم کو تمہارے  
ہی لئے چاہتا ہوں اپنے لئے نہیں۔ میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ  
تم سے اُمید رکھتا ہوں۔ میں تو دیرانہ اور آبادی۔ زندہ اور مردہ  
توکر اور مجلس۔ غلام اور بادشاہ کسی میں بھی فرق نہیں سمجھتا۔  
(سب کا مساوی خیر خواہ ہوں مگر) اختیار کسی دوسرے ہی کے ہاتھ  
میں ہے (پس جس کو وہ چاہتا ہے) اسی کو مجھ سے نفع پہنچتا ہے)  
جب دنیا کی محبت کو میں اپنے قلب سے نکال چکا تب مجھ کو یہ  
(منصب امامت و نصیحت) حاصل ہوا ہے۔ تیرے قلب میں دنیا  
کی محبت بھری ہوئی ہے پھر تیرے لئے یہ (ناصح بنا) کس طرح  
درست ہو سکتا ہے؟ کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ارشاد نہیں سنا کہ دنیا کی محبت ہی جڑ ہے ہر خطا کی جس وقت  
تک تو مبتدی اور مقتدی بنا ہوا اور طلب و سلوک کی حالت  
میں ہے تو اس وقت تک دنیا کی محبت تیرے حق میں ہر خطا  
کی جڑ ہے مگر جب تیرے قلب کا اندر رون فہتی بن کر فسرپ  
خداوندی تک پہنچ جائیگا تو دنیا کا جس قدر حصہ بھی تیرے مقسوم  
میں لکھا گیا ہے اس کی محبت تیرے اندر پیدا کی جائے گی اور غیر کے  
مقسوم کا بغض ڈالا جائیگا۔ تیرا مقسوم اس لئے تیرا محبوب بنایا جائیگا  
تاکہ تو اپنے متعلق حق تعالیٰ کے علم ازلی کو ثابت کرنے کے لئے اپنا  
پورا مقسوم حاصل کر پس اس پافان بن جائے اور دوسری چیزوں  
کی طرف التفات بھی نہ کرے اور تیرا قلب حق تعالیٰ کے حضور میں  
کھڑا ہو دنیا کو اس طرح استعمال کرے جس طرح جنت کے اندر  
جنی استعمال کریں گے (کہ جو کچھ کھائیں پیئیں گے عطا حق بھی کرکھائیں  
پیئیں گے) پس حق تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی تجھ پر نازل ہوگا وہ تجھ کو  
محبوب ہوگا کیونکہ تو اگر ارادہ کرتا ہے تو اسی کے ارادہ سے کرتا ہے

وَنَحْتَارُ بِاخْتِيَارٍ ۖ تَدْوَرُّ مَعَ قَدَرٍ وَتَقْطَعُ  
عَنْ قَلْبِكَ جَمِيعَ مَا سِوَاهُ ۖ تَنْجِي الدُّنْيَا وَ  
الْآخِرَةَ عَنْكَ فَيَصِيرُ تَنَاوُلُكَ لِلْأَقْسَامِ  
وَحُبُّكَ لَهَا بِهِ لَا يَكُ ۖ الْمُنَافِقُ الرَّائِي  
الْمُعْجِبُ يَعْلَمُ يَدِيعُ صِيَامَ التَّمَارِ وَفِيَّامِ  
الْكَفْلِ وَيَحْتَشُّ مَا كُوْلُهُ وَمَلْبُوسُهُ وَهُوَ  
فِي ظُلْمَةٍ بَاطِنًا وَظَاهِرًا لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ  
قَلْبِهِ خُطْوَةٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَهُوَ مِنَ  
الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ ۖ سِرِّيرَتُهُ ظَاهِرَةٌ  
عِنْدَ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
الْوَاصِلِينَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلَيْسَ  
يَعْرِفُهُ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَعَدَّ الْيَعْرِفُهُ  
الْعَوَامُّ جَمِيعُهُمْ ۖ الْخَوَاصُّ إِذَا سَرَّ أَدُهُ  
مَقْتُوهُ بِقُلُوبِهِمْ ۖ وَلَكِنَّهُمْ يَسْتُرُونَهُ  
بِسِتْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُزَاحِمُ الْقَوْمَ بِنِفَائِكَ  
فَإِنَّكَ مَا تَحُلِّي ۖ لَكَ كَلَامٌ حَتَّى تَنْظُمَ الزُّنَارَ  
وَتُجِدَّ الْإِسْلَامَ ۖ وَتَحْقِيقَ التَّوْبَةَ بِقَلْبِكَ  
وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَ  
وُجُودِكَ وَجَلْبِ النَّفْسِ إِلَيْكَ وَدَفْعِ الصِّبْرِ  
عَنْكَ ۖ لَكَ كَلَامٌ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْكَ  
يَتَرَكُ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ  
عَلَى الْبَابِ ۖ وَتَتَرَكُ قَلْبَكَ  
فِي الدَّاهِلِيَّةِ تَتَرَكُ سِرَّكَ  
فِي الْمُخْدَعِ عِنْدَ  
الْمَلِكِ ۖ

اور اختیار کرتا ہے تو اسی کے اختیار سے کرتا ہے کہ اس کی تقدیر  
کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور اپنے دل سے خدا کے سوا ہر چیز  
سے الگ ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں تجھ سے ایک کنارہ ہو گئی  
ہیں پس تیرا اپنے مقصود کو استعمال کرنا اور اس کو محبوب سمجھنا خدا  
ہی کی وجہ سے ہوا نہ کہ اپنی ذات کی وجہ سے۔ ریاکار منافق اپنے  
عمل پر مغرور ہوتا ہے۔ ہمیشہ دن کو روزے رکھتا راتوں کو شب  
بیداری کرتا روکھا سوکھا کھاتا اور موٹا جھوٹا لباس پہنا کرتا  
ہے۔ اور درحقیقت ظاہر و باطن میں تاریکی کے اندر ہے کاپنے  
قلب سے حق تعالیٰ کی جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھتا وہ مبتلائے  
محنت و مبتلائے مشقت ہے۔ اس کا باطن اولیاء و صدیقین  
اور حق تعالیٰ سے واصل نیکو کار بندوں کے نزدیک ظاہر ہے کیونکہ  
مخلوق ہم سے خواص تو آج بھی اس سے واقف ہیں اور فردائے  
قیامت کو جملہ عوام بھی اس سے واقف ہو جائیں گے۔ خواص تو  
جب اس کو دیکھتے ہیں اپنے دلوں سے اس کو بغض سمجھتے ہیں  
مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے اس کو چھپا لیتے ہیں (اور اس  
کی بد حالی کو عالم آشکارا نہیں کرتے) تو اپنے نفاق کے ساتھ ہل لہر  
کی صف میں مست گس کہ کان پر کان باہر نکال دیا جائیگا اور ان میں  
شارل نہ رکھا جائیگا۔ واعظ بننے کا وقت نہیں جب تک کہ تو اپنا  
زُناں توڑ نہ ڈالے اور دل سے سچی توبہ اور اسلام کی تجدید نہ کرے  
اور اپنی طبیعت اپنی خواہش اپنے وجود اور تحصیل منفعت و  
دفع مضرت کے احاطہ سے باہر نہ نکل آوے جب تک کہ تو اپنے  
آپے (یعنی انانیت) سے باہر نہ نکل آوے کہ اپنے نفس اپنی  
خواہش اور اپنی طبیعت کو دروازے پر چھوڑے اور اپنے  
قلب کو دلیر پر چھوڑے اور باطن کو بادشاہ کے پاس  
نشت گاہ میں اس وقت زبان ہلانے کا وقت ہی نہیں۔

إِسْرَارًا إِلَى  
النَّسَاءِ ۖ  
الْقَلْبَ لَا  
إِلَى الْحَقِّ  
إِلَى الْخَلْقِ  
فِي صَدْرِكَ  
يَصْدُرُ  
عَزَّ وَجَلَّ  
وَلَا تَعْمَلُ  
تَحْدِثُ أَعْدَاءُ  
عَنِّي عَنْكَ  
شَرِيكَ  
بِيدِهِ ۖ  
بِإِلْحَاقِ  
الْقَوْلِ  
تَهْمُهُ  
بِمَصْلَحَتِهِ  
بِالْمَكْرِ  
وَالْإِطَاعَةِ  
الْأَدَبِ

إِسْرَعْ إِلَى الْأَسَاسِ فَإِذَا حَكَمْتَهُ إِسْرَعْ إِلَى  
 الْبِنَاءِ ۖ مَاءُ الْأَسَاسِ الْفَقْهُ فِي الدِّينِ ۖ وَفَقْهُ  
 الْقَلْبِ لَا فِقْهُ الْإِنْسَانِ ۖ وَفَقْهُ الْقَلْبِ يُقَرِّبُكَ  
 إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَفَقْهُ الْإِنْسَانِ يُقَرِّبُكَ  
 إِلَى الْخَلْقِ وَمُلُوكِهِمْ ۖ فَفَقْهُ الْقَلْبِ يَتَرَكُوكَ  
 فِي صَدْرِ خَلِيسِ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 يُصَدِّرُكَ وَيَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُ خُطَاكَ إِلَى رَبِّكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَيُحْكِمُ تَضَمُّنَ زَمَانِكَ فِي طَلِبِ الْعِلْمِ  
 وَلَا تَعْمَلْ بِهِ ۖ فَإِنَّ عَلَى قَدَمِ الْجَهْلِ فِي هَوَاسِ  
 تَخْلُفِ أَعْدَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَشْرِكُ بِهِمْ ۖ هُوَ  
 عَنِّي عَنْكَ وَعَمَّنْ أَشْرَكَتَ بِهِ ۖ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ  
 شَرِيكَ ۖ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ عَبْدٌ مِنْ زِمَانِكَ  
 بِمِدَّةٍ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ كَانَتْ زِمَانُكَ رَمَامَ قَلْبِكَ  
 بِبَيْتِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ حَقِيقَةً  
 التَّوَكَّلْ ۖ وَاخْذِمْهُ بِظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ ۖ وَلَا  
 تَتَّخِمْهُ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَّخَمٍ ۖ هُوَ أَعْرَفُ مِنْكَ  
 بِمَصْلَحَتِكَ ۖ وَهُوَ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ عَلَيْكَ  
 بِالشُّكُوتِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَالْحَقُولِ الشَّغْصِ  
 وَالْأَطْرَاقِ وَالْخَرَسِ ۖ إِلَى أَنْ يَأْتِيكَ  
 الْأُذُنُ مِنْهُ بِالطَّنِّ فَتَنْطِنُ ۖ وَتَنْطِنُ  
 بِهِ لَا يَمُوتُ فَيَكُونُ نَطَقُكَ دَوَاءً  
 لِأَمْرَاضِ الْقُلُوبِ شِفَاءً لِلْأَمْرَارِ  
 وَضِيَاءً لِلْعُقُولِ ۖ اللَّهُمَّ نَوِّرْ  
 قُلُوبَنَا وَدُكُمَا عَلَيْكَ ۖ  
 وَصِفْ أَسْرَارَنَا

اول بنیاد کی طرف لپک۔ پس جب اس کو مضبوط کرے تو تعمیر کی طرف  
 دوڑ۔ بنیاد کا پانی (جس سے وہ مضبوط ہوتا ہے) دین کے مقتضی  
 فہم (اور علم) ہے مگر قلب کا علم و فہم نہ کہ زبان کا۔ قلب کا علم و فہم تجھ  
 کو حق تعالیٰ کے قریب لیجائے گا اور زبان کا علم و فہم مخلوق اور  
 دنیوی بادشاہوں کے قریب لے جائیگا۔ قلب کا علم و فہم حق تعالیٰ  
 کے قرب کی مجلس کا صدر نشین بنائے گا کہ تجھ کو صدر مقام پر  
 اور اونچا بٹھائیگا اور تیرے قدم حق تعالیٰ کی طرف چلا کر اس کے پاس  
 پہنچائیگا۔ تجھ پر فسوس کہ علم کی طلب میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے  
 اور اس پر عمل نہیں کرتا تو جہالت کے قدم پر (کھڑا اور) ہوس میں  
 (مبتلا) ہے کہ دشمنان خدا کا نوکر بنا ہو اور ان کو اپنا حاجت  
 روا اور مالک عزت و ذلت سمجھ کر، شریک خدا قرار دے ہوئے ہے  
 حق تعالیٰ تجھ سے اور جن کو تو اس کا شریک بنائے ہوئے ہے۔  
 سب سے بے نیاز ہے کہ تجھ سے کسی شریک کو بھی قبول نہ فرمایا گیا کیا تو  
 جانتا نہیں کہ جس کے ہاتھ میں تیری باگ ہوگی اسی کا تو بندہ ہوگا؟  
 اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے قلب کی باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں  
 رہنے دے اور اس پر توکل کر سچا توکل۔ اور اس کی خدمت کر اپنے  
 ظاہر اور باطن دونوں سے۔ اور اس پر الزام قائم مت کر کہ  
 درحقیقت اس پر کوئی الزام نہیں ہے وہ تیری مصلحت کو تجھ سے  
 زیادہ جانتا ہے وہ واقف ہے اور تو واقف نہیں ہے۔ اس کے حضور  
 میں خاموش ہونا گوشہ گنہامی میں پڑنا آنکھیں بند اور سر جھکا لئے رکھنا  
 اور گونگا بننا ضروری سمجھ یہاں تک کہ تجھ کو بولنے کی اجازت اسی کی  
 طرف سے آدے پس اس وقت تو بولے اسی کی وجہ سے نہ کہ اپنی وجہ  
 سے۔ تب تیرا ہون قلبی بیماریوں کے لئے دوا باطن کے لئے شفا  
 اور عقول کی روشنی و ضیاء بن جائیگا یا اللہ ہمارے قلوب کو مسود فرما  
 اور ان کو اپنے منہ تک پہنچا لے اور ہمارے باطن کو صاف کر۔

کی تقدیر  
 ہر چیز  
 ہوگی  
 نافخا  
 نافخا اپنے  
 شب  
 پہنچا کرتا  
 ہے کہ اپنے  
 بتلائے  
 یقین  
 کیونکہ  
 اے  
 اس تو  
 تھے ہیں  
 اور اس  
 اہل اللہ  
 ان میں  
 تو اپنا  
 نہ کرے  
 عدت  
 اپنے  
 اپنی  
 اپنے  
 س  
 -

وَقَرَّبَهَا مِنْكَ ۖ وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ قَرَفِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آدَبَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْكَلَاءِ عَشِيَّةً فِي  
الْمَدْرَسَةِ ثَلَاثَ عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنِينَ أَرْبَعِينَ وَثَمَانِيَةً  
الْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَالزَّاهِدُ غَرِيبٌ فِي  
الْآخِرَةِ ۖ وَالْعَارِفُ غَرِيبٌ فِيمَا سِوَى  
النُّوْلِ ۖ الْمُؤْمِنُ مُسْجُونٌ فِي الدُّنْيَا  
وَلَنْ كَانَ فِي سَعَةِ الرَّزْقِ وَالْمُنْزِلِ  
أَهْلُهُ يَتَقَلَّبُونَ فِي مَالِهِ وَجَاهِهِ  
وَيَفْرَحُونَ وَيَصْحَكُونَ حَوْلَيْهِ  
وَهُوَ مُسْتَجِنٌ بَارِطِنٌ ۖ بِشْرُهُ فِي  
وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ ۖ عَرَفَ  
الدُّنْيَا فَطَلَقَهَا بِقَلْبِهِ ۖ أَقْدَلُ  
مَا طَلَقَهَا طَلَقُهُ وَاحِدَةً ۖ  
لَا تَخَانَ مِنْ تَقْلِيلِ  
الْأَعْيَانِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ  
كَذَا إِذَا فُتِحَتْ  
الْآخِرَةُ بَابُهَا فَجَاءَ  
بَرُّ حُسْنٍ وَجْهَهَا  
فَطَلَقَ الدُّنْيَا  
طَلَقًا  
أُخْرَى

اور اپنے قریب فرمائے اور ہم کو عطا فرما دنیائیں بھی خوبی اور آخرت  
میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## چوالیسویں مجلس

(سہشنبہ - بوقت شام - ۱۳ رجب ۱۲۵۷ھ مدرسہ ممورہ)

بندہ مومن (گویا) مسافر ہے دنیائیں (کہ نہ مال و جاہ کا متمنی ہے  
نہ بقا کا) اور زاهد خشک مسافر ہے آخرت میں (کہ وہاں نہ  
آرام پائے گا نہ جی لگے گا) اور عالم (صوفی) جلد ماسوی اللہ میں  
مسافر ہے (کہ بجز خدا کے دنیا ہو یا جنت کسی چیز سے بھی اس کو  
دل بستگی نہیں ہے) مومن (گویا) دنیائیں قیدی ہے اگرچہ کتنا  
ہی وسیع مکان اور فراخی معاش میں کیوں نہ ہو کہ اس کے اہل  
عیال تو اس کے مال و جاہ میں ہر پہلو مزے اڑاتے خوشیاں مناتے  
اور اس کے ارد گرد ہنستے کھیلتے ہیں مگر وہ ایک باطنی تید خاں ہیں  
ہے (کہ اندر ہی اندر گھٹتا اور دنیا سے رہائی کا آرزو مند رہتا  
ہے) اس کی بشارت محض چہرہ پر ہے (کہ خوش اخلاقی کی نیت  
سے انبساط ظاہر کرتا ہے) اور اس کا حزن دل کے اندر پوشیدہ  
ہے۔ وہ دنیا (کی حقیقت و ناپائنداری سے) واقف ہوا۔ پس  
(اگرچہ بدن دنیائیں رہا مگر) اپنے دل سے اس کو ایک طلاق  
دید۔ اول اُس نے دنیا کو ایک ہی طلاق دی۔ (جس میں رجوع  
کرنے کا بھی اختیار باقی رہتا ہے) کیونکہ اس کو انقلاب حالات  
کا خوف ہے (کہ مبادا دنیا کے چھوڑنے کا متمتع نہ ہو سکا تو اس  
کو دوبارہ لے تو سکے گا) سو وہ اسی حال میں تھا کہ ناگاہ آخرت  
نے اپنا دروازہ کھول دیا۔ پس اس کے چہرہ کے حُسن کی  
شعائیں چمکنے اور مومن کو اپنا شہید بنانے لگیں۔ تب  
اُس نے دنیا کو دوسری طلاق دیدی (کہ اس سے اچھی محبوبہ

عربی اور آخرت

سموہ

کا تہنی ہے

وہاں نہ

وی اللہیں

بھی اس کہ

رجہ کتنا

س کے اہل

نیاں مٹاتے

نیز خادیں

و مندر بہتا

کی نیت

پر پوشیدہ

وا۔ پس

طلاق

باجرجع

ب حالات

سکا تو اس

کاہ آخرت

سن کی

تب

محبوبہ

جَاءَتْهُ الْآخَرُ فَعَاقَبَتْهُ ۖ فَطَلَّقَ الدُّنْيَا  
الطَّلَاقَ الثَّلَاثَةَ ۖ وَوَقَفَ مَعَ الْآخِرَةِ  
بِحُلِيِّمِهِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهَا إِذَا بَرَقَ نُورٌ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَطَلَّقَ الْآخِرَى ۖ قَالَتْ لَهُ الدُّنْيَا  
لِمَ طَلَقْتَنِي ۖ قَالَ لَهَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْكَ ۖ وَ  
قَالَتْ لَهُ الْآخِرَى لِمَ طَلَقْتَنِي ۖ قَالَ لَهَا لَا تَكْ  
تُحَدِّثِي مَصَوْرًا أَنَا أَنْتِ غَيْرُكَ ۖ  
فَكَيْفَ لَا أُطْلِقُكَ ۖ فَبَيْنَئِذٍ تَحَقَّقَتْ  
مَعْرِفَتُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ  
حُرَامًا سِوَاهُ غَيْرَتَا فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ ۖ فِي غَيْبَةِ عَنِ الْكُلِّ ۖ  
فِي قُوَى الْكُلِّ ۖ فَتَفَقَّ الدُّنْيَا  
فِي خَدِّ مَتِّهِ ۖ يُرَى خَدَّ امَّةٍ  
لَا سُرِّيَّةَ ۖ تَقَعَتْ بِصَدْرِ  
الْعَمَلِ خَالِبَةً عَنْ زِينَتِهَا أَلَقَتْ  
ظَهْرُهَا عَنِ ابْنِهَا ۖ وَ  
إِنَّمَا جُولَتْ كَذَلِكَ لَيْسَ  
يَكُونُ إِلَيْكَ إِسْمَا ۖ  
أَلَمَلِكَةُ إِذَا أَحْبَبْتَ تَخَضُّعًا  
نَعْنَتْ هَذَا يَأْمَا لِيَعُو  
عَلَى يَدِ الْعَجَّازِ وَ  
الْجَوْلَى الرَّزِيحِ ۖ  
حِفْظًا لَهُ وَكَفْلًا  
عَلَيْهِ  
أَقْبَلُ

نظر آگئی، اس وقت آخرت اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔  
تب اُس نے دنیا کو تیسری طلاق بھی دیدی (اور اس سے قطعی تعلق  
قطع کر کے) بالکل یہ آخرت کے پاس آٹھرا پس وہ اسی حالت میں  
تھا کہ دفعہ حق تعالیٰ شانہ کا نور چمکا (جس نے سارے حُسنِ ماند  
کردئے) تب اس نے آخرت کو بھی طلاق دیدی (اور خدا کا ہور)۔  
دنیا اس سے کہنے لگی کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟ مومن نے  
جواب دیا "اس لئے کہ تجھ سے زیادہ خوبصورت چیزیں نے دیکھ  
پائی" اور آخرت نے اس سے کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق کیوں دی؟  
تو اس کو یہ جواب دیا کہ چونکہ تیرا وجود اور تیری صورت کسی اور  
ہی کی دی ہوئی ہے اور تو اس کی غیر ہی تو ہے۔ پس کیا وجہ  
کہ میں تجھ کو طلاق نہ دوں (اور اس اصل حسین کی طرف نہ جاؤں  
جو تیرے حُسن کا بھی خالق ہے) پس اس وقت مومن کے لئے  
حق تعالیٰ کی معرفت متحقق ہو گئی اور وہ اس کے سوا ہر چیز سے  
آزاد اور دنیا و آخرت دونوں میں مسافر (اور دل برداشتہ)  
بن گیا کہ سب سے غائب اور ہر چیز سے محو ہو گیا پس دنیا اسکی  
خدمت میں نوکرانی بن کر کھڑی ہو جاتی ہے نہ کہ بی بی بن کر کہ  
ہر کام کرنے کے لئے تیار ہے اور اپنے اس بناؤ سنگھار سے  
بالکل خالی ہے جس کو اپنے چاہنے والوں پر ظاہر کیا کرتی ہے اور  
دنیا کی (اس کے سامنے نوکروں کی سی) یہ حالت جو بنائی جاتی ہے  
تو بس اس لئے تاکہ اس کی طرف اس کو میلان نہ ہو (اور نہ سنگھار  
کے سبب ممکن تھا کہ مومن اس پر تہجئے لگے) بیگم جب کسی شخص سے  
محبت کرنے لگتی ہے تو اپنے تحفے تحائف اس کے پاس بڑھیل  
اور سیاہ فام جشن نوذیوں کے ہاتھ بھیجا کرتی ہے کیوں؟ مجھ  
کی حفاظت اور اس پر غیرت کی وجہ سے (کہ خوبصورت عورتوں  
کے ہاتھ بھیجا تو کہیں ان پر زہر نہ ہو کر مجھے نہ چھوڑ بیٹھے) تو بالکل یہ



عَلَى رَيْكَ بِكَ لَيْتِكَ ۖ اُتْرُكُ عِنْدَ اِلٰهٍ  
 جَنِبِ اَمْسٍ ۖ لَعَلَّ عِنْدَ اِيَاكِيْ وَ اَنْتَ مَيِّتٌ ۖ  
 وَاَنْتَ يَا عَنِّيْ لَا تَسْتَخْلِفُ بَيْنَاكَ عَنْهُ ۖ لَعَلَّ  
 عِنْدَ اِيَاكِيْ وَ اَنْتَ قَوِيْرٌ ۖ لَا تَكُنْ مَعَ شَيْءٍ  
 بَلْ كُنْ مَعَ خَالِقِ الْاَشْيَاءِ الَّذِي هُوَ شَيْءٌ  
 لَا يَسْبُغُهُ شَيْءٌ ۖ لَا تَسْتَرْحِمُ اِلٰى غَيْرِهِ رَاحَةً  
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاَسَلَمُ ۖ لَا  
 رَاحَةَ لِمُؤْمِنٍ مِّنْ دُوْنِ لِقَاءِ رَبِّهٖ ۖ اِذَا  
 حُرِبَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ۖ وَ عَمَرَ مَا  
 بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقَدْ اخْتَارَكَ ۖ فَلَا تَكْرَهُ  
 خَيْرَتَهُ مِّنْ صَبْرٍ مَّعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ رَأٰى  
 حُجَّابًا مِّنْ الطَّافِہِ ۖ مِّنْ صَبْرٍ عَلَى  
 الْعَقْرِ جَاءَهُ الْخَفِيُّ ۖ اَكْثَرَ مَا جَوَلَ  
 السُّبُوَّةُ فِي الرُّمَاحَةِ وَالْوَلَايَةُ فِي  
 الْمَوَالِیِ وَالْعُرْبَاءُ ۖ كُلَّمَا اَذَلَّ  
 الْعَبْدُ لَهٗ اَعَزَّهُ كُلَّمَا تَوَاضَعَا  
 رَفَعَهُ ۖ هُوَ الْمَعْرُوفُ وَالْمُزِلُّ  
 الرَّافِعُ وَالْوَاضِعُ الْمَوْقُوفُ وَ  
 الْمُسَهِّلُ ۖ لَوْلَا مَا عَرَفْنَاہُ  
 يَا مُجِیْبِیْنَ بِاَعْمَالِهِمْ مَا  
 اَجْهَلَكُمُ لَوْلَا تَوْفِیْقُهُ  
 مَا صَلَّيْتُمْ وَصَلَّيْتُمْ  
 صَدَقْتُمْ اَنْتُمْ فِي مَقَامِ  
 الشُّكْرِ لَا فِي مَقَامِ  
 النُّعْبِ

اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جا۔ کل آئندہ کو کل گزشتہ کے پہلو  
 میں رکھ دے (کہ جس طرح گئے وقت سے واسطہ نہ رہا اسی طرح  
 آنے والے زمانہ سے دل کو علاوہ نہ رہے) کیا خبر ہے کہ کل کا دن آئے  
 اور تو مردہ ہو (پس ایسی سوچوں سے دل کیوں نگایا) اور اے  
 تو نگر تو اپنی تو نگری میں مشغول ہو کر خدا سے غافل نہ ہو۔ کیا عجیب  
 کہ کل کا دن آوے اور تو مفلس قلاش ہو۔ کسی شے کے ساتھ بھی  
 مت رہ بلکہ اشیاء کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ہو کہ وہ ایسی  
 (بے نظیر) چیز ہے جس کی مثل کوئی بھی چیز نہیں۔ اس کے بغیر کے  
 پاس تجھ کو کبھی راحت نہ ہوگی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ مومن کے لئے توفیق تعالیٰ کی ملاقات سے دوسرے  
 راحت ہے ہی نہیں۔ جب اس نے تیرا اور مخلوق کا واسطہ منہم  
 دویران بنادیا اور اپنا اور تیرا درمیانی واسطہ آباد کر دیا تو یقیناً  
 تجھ کو انتخاب فرمایا۔ پس تو اس کے انتخاب کو ناپسند مت کر۔  
 جو شخص حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنا رہتا ہے وہ اسکی عجیب  
 عجیب عنایتیں دیکھتا ہے۔ جو تنگ دستی پر صبر کرتا ہے اسی کو  
 تو نگری نصیب ہوتی ہے۔ اکثر منصب بہت بکریاں چرانے والوں  
 کو عطا ہوا ہے اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو۔ ہندہ جبنا  
 بھی خدا کے سامنے ذلت اختیار کرے گا اسی قدر وہ اسکو عزت  
 بخشے گا اور جس قدر بھی جھکے گا اسی قدر وہ اس کو رفعت دے گا۔  
 وہی عزت دینے والا ہے وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنے والا ہے  
 اور وہی پست کرنے والا۔ وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی (ہر  
 دشواری کو) آسان کرنے والا۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم اس کو  
 کبھی ہرگز پہچان سکتے۔ اے اپنے اعمال پر مغرور ہونے والو۔ تم کس درجہ  
 جاہل ہو؟ اگر اس کی توفیق نہ ہوتی تو زخم نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ  
 سکتے اور نہ صبر کر سکتے۔ تمہارے لئے تو شکر کا مقام ہے کہ تم

اَكْثَرُ الْعِبَادِ مُجِبُّونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ  
طَائِفَتَانِ لِلْحَمْدِ وَالْقَنَاءِ مِنَ الْخَلْقِ رَاغِبُونَ  
فِي اِقْبَالِ الدُّنْيَا وَارْبَابِهَا عَلَيْهِمْ وَسَبَبُ  
ذَلِكَ رُفُوهُم مَعَ نُفُوسِهِمْ وَاهْوِيَّتِهِمْ بِالدُّنْيَا  
مَحْبُوبَةِ النُّفُوسِ وَالْآخِرَى مَحْبُوبَةِ  
الْقُلُوبِ وَالْحَقُّ عَنْهُ وَجَلَّ مَحْبُوبُ الْأَسْرَارِ  
إِنَّمَا قَدَرْتُ الْحِكْمَةَ إِلَى قُلُوبِهِمْ بَعْدَ إِحْكَامِ  
الْحُكْمِ لِأَنَّ الْحُكْمَ قَدْ هَذَا الْأَمْرُ فَمَنْ  
أَدْعَى مِنْهُ شَيْئًا مَعَ عَدَمِ إِحْكَامِ الْحُكْمِ  
فَقَدْ كَذَبَ لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا  
الشَّرِيعَةُ فَقَدْ رَزَقَهُ وَطَرُّ إِلَى الْحَقِّ عَنْهُ  
وَجَلَّ بِجَنَاحِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَدْخُلُ  
عَلَيْهِ وَيَدُلُّهُ فِي يَدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَجْعَلُهُ وَزِيَرَكُ وَمَعْلَمَكَ  
دَعَا يَدُ كَثْرَتِكَ وَتَشْطُكُ وَتُحَرِّضُكَ  
عَلَيْهِ هُوَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْأَرْوَاحِ بِالْمَرْوَةِ  
لِلْمُرِيدِينَ تَحْبِذُ الرَّاغِبِينَ أَمِيرُ الصَّالِحِينَ  
قَسَامُ الْأَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ بَيْنَهُمْ لِأَنَّ  
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَوْمٌ ذَلِكَ إِلَيْهِ جَعَلَهُ  
أَمِيرُ الْكُلِّ بِالْخَلْقِ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ  
عِنْدِ الْمَلِكِ لِلْجُنْدِ إِنَّمَا تَقَسَّمُ  
عَلَى يَدِ أَمِيرِهِمُ الْتَوْحِيدُ  
عِبَادَتُهُ وَالشُّرُكُ  
بِالْخَلْقِ  
عَادَةً

خود پسندی کا اکثر بندے اپنی عبادتوں اور اعمال پر مغرور و مفلح  
سے تعریف کے خواہاں اور دنیا اور اہل دنیا کے اپنی طرف گردیدہ  
ہونے کی رغبت رکھنے والے ہیں اور اسکی وجہ انکی اپنے نفسوں  
اور خواہشات کے ساتھ وابستگی ہے کہ دنیا تو نفوس کی معشوقہ ہے  
اور آخرت قلب کی محبوبہ ہے اور حق تعالیٰ شانہ باطن اور اسرار  
کا محبوب ہے (پس ہر ایک اپنے محبوب ہی کی طرف جھکے گا)  
حکمتوں کا قلب میں ڈالا جاتا۔ حکم (کی تعمیل) کے مضبوط کے  
پیچھے ہی ہوتا ہے کیونکہ حکم (یعنی شریعت) اس (حکمت و دانش)  
کا پائوں ہے۔ پس حکم کو مضبوط کئے بغیر شخص اس (علم  
باطنی) کا کچھ بھی دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ  
حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے (حقیقت نہیں  
بلکہ) زندیقیت ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دو  
بازوؤں سے حق تعالیٰ کی طرف پرواز کر۔ اس کے حضور  
حاضر ہو در آنحالیکہ تیرا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہاتھ میں ہو۔ آنحضرت کو اپنا پشت پناہ اور استاد بنا اور  
آپ کے دست مبارک کو اختیار دے کہ تیرا بناؤ سنگھار کرے اور  
(حسین سیرت بنا کر) تجھ کو حق تعالیٰ کے سامنے پیش کرے  
آنحضرت ہی شکرِ ارواح کے حاکم ہیں طالبین کے مربی و  
سرپرست ہیں اور مظلومین کے سردار ہیں نیکو کاروں کے  
افسر ہیں اور ان میں حالات و مقامات کے تقسیم فرمانے والے  
ہیں۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے یہ خدمت آپ کے سپرد کر دی  
اور آپ کو سب کا سپہ سالار بنا دیا ہے جب لشکر کے لئے ہارشا  
کی طرف خلعت بآمد ہوا کرتے ہیں تو ان کے سپہ سالار ہی کے ہاتھ  
سے تقسیم کرائے جاتے ہیں۔ توحید (یعنی صرف خدا ہی سے خوف  
اور امید رکھنا) عبادت ہے اور مخلوق کو شریک سمجھنا (نفس کی)

نشتہ کے پہلو  
با اسی طرح  
کے دل کے  
(اور اے  
کیا عجیب ہے  
ساتھ بھی  
وہ ایسی  
کے غیر کے  
اللہ علیہ وسلم  
سے در  
واسطہ میں  
تو یقیناً  
بست کر۔  
نی عجیب  
ہے اسی کہ  
پرانے والوں  
بندہ جتنا  
لموعزت  
دے گا۔  
مکر نیوالا  
ہو ہی رہا  
میں اس کو  
میں کس درجہ  
روزہ رکھ  
میں دکر

كَالزَّوْرِ الْعِبَادَةِ وَاتَّزَلُوا الْعَادَةَ إِذَا اخْرَجْتَ  
 الْعَادَةَ خَرَقْتَ فِي حَقِّكَ الْعَادَةَ بِغَيْرِ حَقِّ  
 يُعَيِّرُ اللَّهُ لَكَ ۚ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ  
 لَا يُعَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُعَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۚ  
 أَخْرِجْ نَفْسَكَ وَالْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ ۚ وَامْلَأْهُ  
 بِمُسْكِرَةٍ هَمَّا حَتَّى يَرُدَّ إِلَيْكَ الْمُسْكِرِينَ ۚ مَا  
 هَذَا أَشَىٰ يَبْغِي بُصَيًّا وَالتَّكْمَارَ وَفِيكَ الْيَلِيلَ ۚ  
 لَكِنْ بَطْهَارَةَ الْقُلُوبِ وَصَفَاءَ الْأَنْفُسِ ۚ  
 عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ الْفَسَامُ  
 وَالْقَبَامُ خُلٌّ وَبَقْلٌ عَلَى الْمَائِدَةِ ۚ وَالطَّلَامُ  
 قَلْبُهُمَا ۚ صَدَقَ ۚ هُمَا أَوَّلُ الطَّلَامِ ۚ ثُمَّ  
 يَبْغِي لَوْثٌ بَعْدَ لَوْثٍ مِنَ الْأَطْوَمَةِ ۚ ثُمَّ  
 الْأَكْثَلُ ۚ ثُمَّ غَسْلُ الْأَيْدِي ۚ ثُمَّ يَبْغِي لِقَاءُ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ ثُمَّ الْخَلْمُ وَالْإِقْطَاعُ وَالْإِمَارَةُ  
 وَالنِّيَابَةُ وَتَسْلِيمُ الْبِلَادِ وَالْقَلَامِ إِذَا صَلَّيْتَ  
 قَلْبُ الْمَسْبُودِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَكَّنَ  
 مِنْ قُرْبِهِ أَعْطَى الْمَسْلُوكَةَ  
 السُّلْطَنَةَ فِي أَقْطَاعِ الْأَرْضِ ۚ  
 وَسَلِّمْ إِلَيْهِ نَشْرُ الدَّعْوَى  
 مِنَ الْخَلْقِ وَالصَّبْرُ عَلَى  
 أَذَاهُمْ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ  
 تَغْيِيرُ الْبَاطِلِ وَالظَّهَارُ  
 الْحَقِّ ۚ يُعْطِيهِ وَ  
 يُغْنِيهِ ۚ

عادت ہے۔ پس عبادت کو لازم سمجھ اور عبادت کو چھوڑ جب تو خلا۔  
 عادت کر گیا تو (حق تعالیٰ کی طرف سے بھی) تیرے لئے خلافِ عادت  
 برتاؤ ہوگا (کہ بلاکسب معاش ملے گی اور کرامات کا ظہور ہوگا) تو  
 (اپنی حالت میں) تبدیلی کرنا کہ حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی عادت  
 جاریہ میں) تبدیلی فرمادے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے: "بیشک اللہ  
 لوگوں کی کسی حالت میں تبدیلی نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنی حالت  
 میں خود تبدیلی نہ کر لیں" اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکال  
 اور ان دونوں کے خالق سے دل کو بریز کر تاکہ (تو منصفِ کین سے  
 نوازا جائے اور مخلوق کی کار براری کا) نظم و نسق تیرے حوالہ ہو۔  
 یہ چیز دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے نہیں آیا کرتی۔  
 بلکہ قلوب کو پاک اور باطن کو صاف کرنے سے آیا کرتی ہے۔  
 ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ روزے  
 اور شب بیداری دسترخوان کی چٹنی اور پھل ہیں اور اصل  
 کھانا تو اور ہی کچھ ہے۔ یہی بات کہی ہے۔ اصل کھانے سے  
 قبل یہی دونوں چیزیں آتی ہیں اور ان کے بعد کچھ بد دیگرے  
 رنگ بزمگ کے کھانے آتے ہیں اس کے بعد تناول شروع ہوتا  
 ہے اور پھر ہاتھ دھونا ہے اور سب کے بعد حق تعالیٰ شانہ کی  
 ملاقات ہے اور اس کے بعد خلعت اور جاگیر اور سپہ سالاری اور  
 جانشینی اور ممالک و قلعہ جات کی تفویض ہے۔ جب بندہ کا قلب  
 حق تعالیٰ کے قابل بن جاتا اور اس میں اس کا قرب جگہ پکڑ جاتا  
 ہے تب اس کو اطرافِ عالم میں حکومت و بادشاہی عطا کی جاتی  
 اور مخلوق کی ایذاؤں پر صابر بن کر ان کو (خدا کی طرف) بلاتا رہنا  
 اس کے حوالہ کر دیا جاتا اور باطل کو بدلتا اور حق کو ظاہر کرنا  
 اس کو سونپ دیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ ہی اس کو عطا فرماتا  
 اور اس کو (سب سے) بے نیاز بنا دیتا ہے۔ کیوں کہ جب وہ

لَا تَهْ إِذَا أَعْطَى آغْنَى بِسَلَا بَطْنَهُ حَكَمًا ۚ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ مِنْ خَلَالِ أَرَاغِي  
 قُلُوبَ عِبَادِهِ السَّالِكِينَ لَهُ الْعَارِفِينَ بِهِ  
 أَهْكَارَ الْحِكْمِ ۚ تَتَّبِعُ مِنْ وَادِي عَلَيْهِ مِنْ  
 عِنْدِ عَرْشِهِ وَلَوْ حَبَّ ۚ فَتَجَرُّ إِلَى أَرَاغِي  
 الْفُكْرَ الْمُنْتَهَى الْجَاهِزَ بِهِ الْمُعْرِضَ عَنْهُ  
 يَا غَلَامُ أَكُلِ الْحَرَامِ يَمِيتُ قَلْبَكَ ۚ وَ  
 أَكُلِ الْحَلَالِ يُحْيِيهِ لَقْمَهُ ۚ تُنَوِّرُ قَلْبَكَ ۚ  
 وَلَقْمَهُ تُظْلِمُهُ ۚ  
 لَقْمَهُ تُشْغَلُكَ بِالْأَنْبِيَاءِ ۚ وَلَقْمَهُ تُشْغَلُكَ  
 بِالْآخَرَى ۚ وَلَقْمَهُ تُزْهِدُكَ فِيهِمَا ۚ وَ  
 لَقْمَهُ تُزْغِبُكَ فِي خَالِفِهِمَا ۚ أَلْطَعَامُ الْحَرَامِ  
 يُشْغَلُكَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَيُحِبُّ إِلَيْكَ الْمَعَاصِي  
 وَالْطَعَامُ الْمُبَاحُ يُشْغَلُكَ بِالْآخَرَى وَيُحِبُّ  
 إِلَيْكَ الطَّاعَاتِ ۚ وَالطَّعَامُ الْحَلَالُ يُقَرِّبُ  
 قَلْبَكَ مِنَ الْمَوْتِ ۚ هَذِهِ الْأَطْعَمَةُ لَا تُعْرِفُ  
 إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَمَعْرِفَتُهُ إِنَّمَا  
 تَكُونُ فِي الْقَلْبِ لَا فِي الذِّكْرِ ۚ مِنْهُ تَكُونُ  
 لَا مِنْ خَلْقِهِ ۚ إِنَّمَا تَحْصُلُ مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ بَعْدَ الْعَمَلِ بِحُكْمِهِ ۚ بَعْدَ التَّصَدُّقِ  
 الْبَصَلِ ۚ بَعْدَ الشُّجُونِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَنَةِ  
 بِهِ ۚ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۚ  
 كَيْفَ تُعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ  
 كَعْرِفُ إِذَا مَا تَأْكُلُ وَتُغْرِبُ  
 وَتَلْبَسُ وَتَنْحَسِبُ ۚ

عطا فرماتا ہے تو پورا تو نگر بنا دیتا ہے کہ حکمتوں سے اس کا پیٹ  
 بھر دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنے نیکو کار اور صاحبان معرفت  
 بندوں کے قلوب کی زمینوں کے درمیان حکمتوں کی وہ نہریں بہا  
 رکھی ہیں جو اس کی لوح اور عرش کے قریب اس کے علم کی  
 وادی سے نکلتی ہیں اور بہتی ہوئی قلوب کی ان زمینوں میں  
 پہنچتی ہیں جو مردہ ہیں اور حق تعالیٰ سے ناواقف اور اس کے  
 روگردان ہیں۔ صاحبزادو حرام غذا کھانا قلب کو مردہ  
 بنا دیتا ہے اور حلال کھانا اس کو زندہ کرتا ہے ایک  
 لقمہ ہے جو تیرے قلب کو منور بناتا ہے اور ایک لقمہ ہے  
 جو اس کو تاریک بناتا ہے۔ ایک لقمہ ہے جو تجھ کو دنیا میں  
 مشغول کرے گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو آخرت میں مشغول بنا  
 گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان دونوں سے بے رغبت بنا دے  
 گا اور ایک لقمہ ہے جو تجھ کو ان کے پیدا کرنے والے (وحدہ  
 لاشریک) کا خواہش مند بنا دے گا۔ حرام غذا تجھ کو دنیا میں  
 مشغول کرے گی اور مصیبتوں کی محبت دلائے گی۔ اور مباح غذا  
 تجھ کو آخرت میں مشغول کرے گی اور طاعات کی محبت دلائے گی  
 اور حلال غذا تیرے قلب کو حق تعالیٰ کے قریب پہنچا دیگی  
 ان غذاؤں کی شناخت حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہونے بغیر  
 نہیں ہو سکتی اور حق تعالیٰ کی معرفت دل میں ہو کر تھی ہے  
 کتابوں میں نہیں ہوتی۔ اسی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے  
 مخلوق کی طرف سے نہیں ہوتی حق تعالیٰ کی معرفت اس کے  
 حکم پر عمل کرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ سچا سمجھنے اور سچا جاننے  
 کے بعد حق تعالیٰ کو کیسا سمجھنے اور اس پر اعتماد رکھنے کے بعد اور  
 ساری مخلوقات سے باہر نکل جانے کے بعد حق تعالیٰ کی معرفت  
 کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ تجھ کو کھانے پینے پہننے اور

جب غلبہ  
 خلاف حالت  
 رہو گا تو  
 اپنی عادت  
 بیشک اللہ  
 مردہ اپنی حالت  
 دل سے کمال  
 مستحکم ہے  
 کے حوالہ ہو۔  
 نہیں آیا کرتی  
 رہتی ہے۔  
 روزے  
 اور ہسل  
 کھانے سے  
 بعد دیگرے  
 شروع ہوتا  
 شانہ کی  
 لاری اور  
 بندہ کا قلب  
 بلکہ پکڑ جاتا  
 طاق کی جاتی  
 بلاتا رہنا  
 باہر کرنا  
 فرماتا  
 جب وہ

وَلَا تُبَالِي مِنْ آيٍ وَجْهٍ كَانَ ۚ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُبَالِ  
مِنْ آيِنٍ مَطْعَمُهُ وَشَرِبُهُ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ مِنْ  
آيٍ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ أَدْخَلَهُ ۚ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ  
فَلَا تُبَالِ بِمَجْمِيعِ الْأَشْيَاءِ ۚ وَلَا تَمْتَنَ شَيْئًا  
وَلَا يَشْغَلْكَ عَنْهُ شَيْءٌ ۚ لَا تُقَيِّدُ لَكَ الْخَلْقُ  
عَنْهُ ۚ غَيْرَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُمْ بِمَا يَعْهَدُونَ ۚ  
وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ بِالْمَدَارَاةِ ۚ تَعْمَلُ  
بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۚ تُعْطِيهِمْ مِنْ عَطَا  
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۚ تَتَكَبَّرُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ مِنْ  
كَرَامَتِهِ لَكَ تَرْفُقُ بِهِمْ وَتُلْطِفُ بِهِمْ  
وَيُلِينُ جَانِبَكَ لَهُمْ ۚ يَصِدُّ خَلْقُهُ  
مَنْ أَخْلَقَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَا  
بِعِلْمِكَ مِنْ أَمْرِهِ ۚ الشُّيُوعُ أَتَانَا  
شَيْخُ الْحُكْمِ وَشَيْخُ الْعِلْمِ يَنْفُ  
الْحُكْمُ يَدُلُّكَ عَلَى بَابِ الْخَلْقِ  
وَشَيْخُ الْعِلْمِ يَدُلُّكَ  
عَلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ بَابَانِ  
لَا يَدُ لَكَ مِنْ  
الدُّخُولِ فِيهِمَا  
بَابُ الْخَلْقِ  
و

جماع کرنے کے سوا کسی چیز کی معرفت و شناخت ہی نہیں اور  
جس طرح یہ مزے حاصل ہو جائیں (یعنی حلال طریقہ سے ہوں یا  
حرام سے) تجھ کو باک نہیں کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ جس کو اس کی پروا نہ ہوئی کہ اس کا کھانا  
پانی کہاں سے آ رہا ہے اس کی حق تعالیٰ بھی پروا نہ کرے گا کہ جہنم  
کے کسی دروازہ سے بھی اس کو دوزخ میں داخل فرمائے (کچھ گھٹو  
کے بد شیخ نے فرمایا) پس تو ساری چیزوں سے بے پروا ہو جا  
اور کسی شے کی طرف بھی نگاہ نہ اٹھا۔ نہ کوئی چیز تجھ کو خدا سے  
غافل بنائے اور نہ مخلوق تجھ کو اس سے چھڑا کر اپنا پابند بنائے  
بجز اس کے کہ تو ان سے ان کی سمجھ کے موافق باتیں کرے اور دلزدگی  
کی ان پر خیرات کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس  
ارشاد پر عمل کرے کہ لوگوں سے مدارا کرنا بھی صدقہ ہے اپنے  
پروردگار کے عطیہ (قرب و ولایت) میں سے کچھ ان کو بھی دے  
اور اس نے (اصلاح حال کی) جس نعمت سے تجھ کو نواز رکھا  
ہے اس کی ان پر سخاوت کرے۔ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت  
کا برتاؤ رکھے اور اپنا پہلوان کے لئے نرم بنائے۔ (اور اکڑے  
نہیں) کہ تیرا خلق منجملہ اخلاق خداوندی کے اور تیرا کام امر  
الہی سے ہو جائے گا۔ مشائخ دو قسم کے ہیں۔ ایک مشائخ شریعت  
اور ایک مشائخ معرفت۔ شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے  
دروازہ پرے جائے گا کہ معاملات و مدارا اور پر لطف زندگی  
کا طریقہ سکھائے گا اور شیخ طریقت تجھ کو قرب خداوندی کے  
دروازے کا راستہ بتائے گا (پس ضرورت دونوں کی ہے کہ  
اول ایک ہاتھ سے شیخ الحکم یعنی عالم شریعت کا دامن پکڑے  
اور پھر دوسرے ہاتھ سے عارف کا) دو دروازے ہیں جن میں  
داخل ہوئے بغیر تجھ کو چارہ نہیں۔ دروازہ مخلوق

اور دروازہ خالق۔ دروازہ دنیا اور دروازہ آخرت کہ اول مخلوق کا دروازہ ہے اور دوبارہ حق تعالیٰ شانہ کا دروازہ جب تک تو پہلے دروازہ سے گزر نہ جائے گا دوسرا دروازہ تجھ کو نظر نہ آئے گا۔ اپنے قلب سے دنیا (کی محبت و تعلق) سے باہر نکل تاکہ آخرت میں داخل نصیب ہو۔ شیخ شریعت کا خادم بن یہاں تک کہ وہ تجھ کو شیخ طریقت کے پاس پہنچا دے۔ مخلوق رکے ساتھ وابستگی) سے باہر نکل کہ حق تعالیٰ شانہ کی تجھ کو معرفت حاصل ہو۔ یہ درجات ہیں کہ ایک درجہ دوسرے درجہ کے بعد ہے اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں کہ لکھتے بھی نہیں ہو سکتے۔ یہ سب چیزیں باہم مخالف ہیں۔ پس سب کو جمع کرنے کا طلبگار مت بن کہ (اس ہوس میں) تیرے ہاتھ نہ (یہ) آئے گا نہ وہ۔ اپنے قلب کو جو کہ خدا کا گھر ہے خالی کر کہ کسی دوسرے کو اس میں نہ چھوڑ۔ جبکہ فرشتے اس گھر کے اندر نہیں جاتے جس میں کوئی تصویر ہو تو حق تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیوں کو داخل ہوگا جبکہ اس میں بہتیری صورتیں اور بت موجود ہیں۔ اس کے سوا ہر چیز بت ہے پس بتوں کو توڑ اور اس گھر کو پاک صاف کر۔ کہ گھر والا گھر میں نظر آئے اور تو وہ عجائبات دیکھے کہ اس سے پہلے نہیں دیکھے تھے۔ یا اللہ ہم کو توفیق دے اس روش کی جو تجھ کو ہم سے راضی بنا دے اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## پینتالیسویں مجلس

بروز جمعہ۔ بوقت صبح ۲۶ رجب ۱۲۵۵ھ درمہ مسمومہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے فرمایا کہ  
”ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس کا ہنر اسے ایسی ہی مخلوق پر ہو“

وَبَابُ الْخَالِقِ : بِبَابِ الدُّنْيَا وَبَابِ الْآخِرَةِ : بِأَحَدِهِمَا  
تَبَعٌ لِلْآخِرِ : بَابُ الْخَلْقِ أَوَّلًا وَبَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
ثَانِيًا : مَا تَرَى الْبَابَ الْآخِرَ حَتَّى تَجُوزَ مِنْ  
الْبَابِ الْأَوَّلِ : أَخْرَجَ بِقَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى  
تَدْخُلَ إِلَى الْآخِرَى : إِحْدُمُ شَيْخَ الْحَكَمِ  
حَتَّى يَدْخُلَ بِكَ إِلَى شَيْخِ الْعِلْمِ : أَخْرَجَ مِنْ  
الْخَلْقِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِحَيِّ دَرَجَاتٍ  
دَرَجَةً بَعْدَ دَرَجَةٍ : وَهُمَا صَدْرَانِ لَا يَتَّبِعَانِ :  
هَذِهِ الْأَشْيَاءُ أَمْنٌ أَوْ فَلَا تَطْلُبِ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا :  
فَمَا يَقَعُ بَيْنَهُمَا : فَرِغْ قَلْبَكَ الَّذِي هُوَ بَيْتُ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : لَا تَدْخُلْ فِيهِ غَيْرَكَ إِذَا كَانَتْ  
الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَدْخُلُ بَيْنَنَا فِيهِ  
صُورَةٌ فَكَيْفَ يَدْخُلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى  
قَلْبِكَ وَفِيهِ صُورٌ وَأَصْنَامٌ : كُلُّ مَا سِوَاهُ هُمْ  
كَثِيرُ الْأَصْنَامِ وَكَلْهُ هَذَا الْبَيْتِ : وَقَدْ  
رَأَيْتُ حُصُونًا صَاحِبِيهِ فِيهِ : تَرَى مِنَ الْعَجَائِبِ  
مَا لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ : اللَّهُمَّ وَفَّقْنَا  
لِمَا يُرْضِيكَ عَنَّا : وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ  
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَفَنَا عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَرَّةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ سَادِسَ  
عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ ثَمْنِينَ أَرْبَعِينَ وَثَمْنِمِائَةٍ  
عَنِ الْقَبِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ تِلْعَمُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ :

مَا أَكْثَرَ الَّذِينَ دَخَلُوا فِي هَذِهِ الْأَعْيُنِ مِنْ  
 خَلْقٍ كَثِيرٍ وَاحِدٌ يَتَنَبَّأُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ  
 وَثِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ  
 الْوُثْقَىٰ ۖ وَمَنْ وَثِقَ بِمَخْلُوقٍ مِّنْهُ فَهُوَ  
 كَالْقَلْبِضِ عَلَى الْمَاءِ ۖ يَفْتَحُ يَدَهُ لَا يَرَىٰ فِيهَا  
 شَيْئًا وَيُحْكَمُ الْخَلْقُ يَقْضُونَ حَوَائِجَكَ يَوْمًا  
 أَوْ لَيْلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً أَوْ  
 سِتِّينَ ۖ وَفِي الْأَخِيرِ يَضْجُرُونَ مِنْكَ ۖ عَلَيْكَ  
 بِصُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَزَالِ حَوَائِجُكَ  
 بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَضْجُرُ مِنْكَ وَلَا يَسْأَمُ مِنْ  
 حَوَائِجِكَ دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ أَلَمْ تَجِدْ عِنْدَ قُوَّةِ  
 تَوْحِيدِهِ لَا يَنْفَعُ لَهُ أَبٌ وَلَا أُمٌّ وَلَا أَهْلٌ  
 وَلَا صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ وَلَا مَالٌ وَلَا جَاهٌ وَلَا  
 سُكُونٌ إِلَى شَيْءٍ فِي الْجُمْلَةِ ۖ لَا يَنْفَعُ لَهُ سِوَى  
 التَّعَلُّقِ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ بَيِّنَاتٌ  
 وَاتِّعَافٌ بِالذِّينَارِ وَالذِّهْمِ الَّذِينَ فِي يَدِكَ ۖ  
 عَنْ قَرِيبٍ يَذْهَبَانِ مِنْ يَدِكَ ۖ عَفْوِيَّةٌ  
 لَّكَ ۖ كَمَا بَعَيْتَهُمَا قَدْ كَانَا فِي يَدِ  
 غَيْرِكَ ۖ فَسَلِّبَا مِنْهُ وَسَلِّمَا إِلَيْكَ  
 لِيَسْتَعِينَا بِهِمَا عَلَى طَاعَةِ مَوْلَاكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَحَلَّتْهُمَا صَنَمَكَ بَيِّنَاتٌ  
 جَاهِلٌ تَعْلَمُ الْعِلْمَ لَوْجِبَهُ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْمَلْ بِهِ فَإِنَّهُ  
 يُؤَدِّبُكَ ۖ أَلْعِلْمُ  
 حَيَاةٌ

کتنی کثرت سے ہیں وہ لوگ جو اس لعنت میں داخل ہوئے بہتری  
 مخلوق میں سے ایک ہی آدھ ہوگا جو حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا  
 ہوگا۔ اور جس نے حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا بیشک اس نے مضبوط  
 کڑا تھام لیا اور جس نے اپنی جیسی (کمزور محتاج) مخلوق پر  
 بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مٹھی میں پانی  
 بند کرے (اور سمجھے کہ پانی پر قبضہ کر لیا مگر) اپنا ہاتھ کھولے  
 تو اس میں کچھ بھی نظر نہ آوے۔ تجھ پر افسوس! مخلوق تیری  
 حاجتیں ایک دو دن پوری کر دے گی تین دن پوری کر دے گی  
 ہینے بھر پوری کر دے گی سال دو سال پوری کر دیگی۔ آخر کار  
 تنگ آجائے گی (اور گھبرا کر رنج بدل لے گی) تو حق تعالیٰ کی  
 محبت اختیار کر اور اسی پر اپنی حاجتیں پیش کر کہ دنیا ہویا  
 آخرت نہ وہ تجھ سے کبھی تنگ آئے گا اور نہ گھبراہٹ کا صاحب  
 توحید کے لئے اس کی توحید کی قوت کے وقت نہ کوئی باپ بہتا  
 نہ ماں نہ کنبہ نہ دوست نہ دشمن نہ مال نہ جاہ اور نہ کسی ایک چیز  
 کے ساتھ بھی قرار و سکون۔ بجز حق تعالیٰ شانہ کے دروازہ اور  
 اس کے احسانات سے تعلق رکھنے کے اس کے لئے کچھ بھی  
 باقی نہیں رہتا۔ اسے اپنے درہم و دینار پر بھروسہ رکھنے والے  
 عنقریب یہ تیرے ہاتھ سے جاتے رہیں گے تیری نرا میں جس  
 طرح تو نے ان کو طلب کیا ہے۔ (اسی طرح کبھی) یہ دوسرے کے  
 ہاتھ میں تھے (پس جب اس کی منزل کا وقت آیا) تو اس کے  
 چھین کر تیرے حوالہ کر دئے گئے تاکہ تو ان سے آفا کی طاعت  
 پر اعانت حاصل کرے۔ سو تو نے تو ان کو اپنا بُت ہی بنالیا  
 (کہ ان کو قاضی الحاجات سمجھ کر ان کی پرستش کرنے لگا)  
 اے نادان۔ اللہ واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل  
 کر کہ وہ تجھ کو (شاهی) آداب سکھا دے گا۔ علم زندگی ہے

وَالْجَهْلُ مَوْتُ ۖ وَالْعَبْدُ يَقُودُ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَعْلِيمِ  
 الْعِلْمِ الْمَشْتَرِكِ ۖ أَدْخَلَ فِي الْعِلْمِ الْخَاصِّ ۖ  
 عِلْمَ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ ۖ فَإِذَا تَمَكَّنَ فِي هَذَا  
 الْعِلْمِ صَارَ سُلْطَانٌ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَأْمُرُ  
 وَيَنْهَى وَيُعْطِي وَيَمْنَعُ بِأَذْنِ مُسْلِمِيهِ يَصِيرُ  
 سُلْطَانًا فِي الْخَلْقِ ۖ يَا مَرْيَمُ يَا مَرْيَمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَيَنْهَى عَنْ تَهْنِئَةٍ ۖ يَا خُدَّ مِثْلَهُمْ يَا مَرْيَمُ وَ  
 يُعْطِيهِمْ يَا مَرْيَمُ ۖ فَيَكُونُ مَعَهُمْ بِالْحُكْمِ  
 وَمَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ ۖ الْحُكْمُ بَوَائِبُ  
 عَلَى الْبَابِ ۖ وَالْعِلْمُ دَاخِلُ الدَّارِ ۖ الْحُكْمُ مَعَامُ  
 وَالْعِلْمُ حَامٍ ۖ الْعَارِفُ وَاقِعٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ سَلِمَ إِلَيْهِ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ وَ  
 الْإِطْلَاقُ عَلَى أُمُورٍ لَمْ يَطْلُعْ غَيْرُكَ عَلَيْهِمَا ۖ  
 يُؤْمَرُ بِالْعَطَاءِ فَيُعْطَى ۖ يُؤْمَرُ بِأَلَاكِلِ  
 لِمَسَاكِ فَيَمْسِكُ ۖ يُؤْمَرُ بِالْأَكْلِ  
 فَيَأْكُلُ ۖ يُؤْمَرُ بِالْجَوْعِ فَيَجُوعُ ۖ  
 يُؤْمَرُ بِالْإِقْبَالِ عَلَى شَخْصٍ ۖ  
 بِالْإِعْرَاضِ عَنْ آخَرٍ ۖ يُؤْمَرُ  
 بِالْأَخْذِ مِنْ شَخْصٍ ۖ وَالرَّذِ  
 إِلَى آخِرِهِ ۖ الْمَنْعُورُ مِنْ نَصْرِكَ  
 وَالْمَحْدُولُ مَنْ خَدَّ لَهُ  
 أُنْقَوْمُ يَأْتُونَ إِلَيْكُمْ وَ  
 لِمَنْفَعَتِكُمْ لَا تَحْوَ إِلَيْكُمْ  
 لَا حَاجَةَ  
 لَهُمْ

اور جہل موت ہے۔ صدیق علم (شریت) کی تحصیل سے جو عامہ  
 مومنین میں مشترک ہے فاغ ہو لیتا ہے تو خاص علم یعنی قلوب  
 اور اسرار کے علم (کے مدرسہ) میں داخل کر دیا جاتا ہے پس جب  
 اس علم میں مستحکم ہو جاتا ہے۔ تو دین خداوندی کا بادشاہ بن جاتا  
 ہے کہ اپنے بادشاہ بنانے والے (شاہنشاہ جل جلالہ) کے  
 اذن سے حکم کرتا روکتا۔ بخشش کرتا اور محروم بناتا رہتا ہے  
 وہ مخلوق میں سلطان بنتا ہے کہ حق تعالیٰ کے حکم سے حکم  
 دیتا ہے اور اسی کے منع فرمانے سے منع کرتا ہے۔ اسی  
 کے حکم سے مخلوق سے لیتا ہے اور اسی کے حکم سے  
 مخلوق کو دیتا ہے۔ پس حکم کے اعتبار سے مخلوق کے ساتھ  
 ہوتا ہے اور علم کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے ساتھ حکم اس  
 دروازہ کا دربان ہے اور علم گھر کا اندرون۔ حکم عام ہے اور علم  
 خاص۔ عارف حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے کہ اسکو معرفت  
 کا علم اور ان امور کی اطلاع سپرد کی گئی ہے جن کی اطلاع  
 دوسروں کو نہیں ہے۔ اس کو دینے کا حکم ہوتا ہے تو وہ دیتا ہے  
 اور جب نہ دینے کا حکم کیا جاتا ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ کھانے کا  
 حکم ہوتا ہے تو کھاتا ہے اور بھوکا رہنے کا حکم کیا جاتا ہے تو  
 بھوکا رہتا ہے۔ کسی ایک شخص پر توجہ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو  
 (اُس پر) توجہ کرتا ہے اور دوسرے شخص سے بے توجہی کا حکم  
 کیا جاتا ہے تو (اس سے) بے توجہ بن جاتا ہے۔ کسی شخص سے  
 اس کو لینے کا حکم ہوتا ہے اور کسی شخص پر (اس کے پیش کئے  
 ہوئے نذرانہ کو) واپس کر دینے کا۔ جو شخص اس کی مدد کرتا ہے  
 اس کی (خدا کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے اور جو اس کو حقیر سمجھتا ہے  
 وہ (خدا کی طرف سے) خوار ہوتا ہے۔ اہل اللہ تمہاری جانب تمہارا  
 ہی نفع کے لئے آئے ہیں نہ کہ اپنی ضرورتوں کے لئے۔ ان کو



إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ فِي جِبَالِ الْخَلْقِ يَفْتَلُونَ  
وَلَبِئْسَ بِهِمْ يَشُدُّونَ وَعَلَيْهِمْ يَشْفِقُونَ بِهِمْ  
جَاهِدُهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
أَيُّشُ يَا خُدُونِ مِنْكُمْ لَكُمْ لَا لَهُمْ شَعْلُهُمْ  
النَّصْحُ لِلْخَلْقِ وَالِدَاءُ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ مَا كَانَ  
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ يَدُومُ وَيَتَبَتُّ وَمَا  
كَانَ مِنْ غَيْرِهِ فَلَا اخْذِمِ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ  
الْعَمَالَ وَأَصْبِرْ عَلَى ذَلِكَ : إِذَا صَبَرْتَ عَلَى  
خِدْمَةِ الْعِلْمِ أُعْطِيتَ فَفَهَ الْقَلْبِ وَمُورِ  
الْبَاطِنِ يَا قَوْمُ سَلِّمُوا الْأُمُورَ إِلَى الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ مِنْكُمْ : انْظُرُوا  
فَرَجَهُ فَإِنَّ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى سَاعَةٍ فَرَجًا اخْذِلُوا  
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَنْجُوا بَابَهُ وَأَعْلِقُوا  
أَبْوَابَ الْخَلْقِ : فَإِنَّهُ يُرِيكُمْ عَجَائِبَ مَا لَيْسَ  
فِي حِسَابِكُمْ وَجَمَلِكُمْ : إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ أَنْ يَنْفَعَكَ عَلَى أَيْدِي الْخَلْقِ  
نَفَعَكَ : وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَضُرَّكَ  
عَلَى أَيْدِيهِمْ كَانَ ذَلِكَ بِهِمْ  
الْمُسْتَحْرُومِينَ وَالْمُفْضِينَ  
لِقُلُوبِهِمْ : هُوَ الْمُسْحَى وَ  
الْمُيْتِ : هُوَ الْمُعْطَى  
وَالْمَانِعُ : هُوَ الْمُعِزُّ  
وَالْمُنِذِرُ : هُوَ  
الْمُؤْصِقُ  
الْمُعَافِي

مخلوق میں سے کسی ایک کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مخلوق کی  
ریتوں میں بک دیتے اور ان کی تعمیر کو مضبوط بناتے اور ان پر  
شفقت فرماتے ہیں۔ وہ خدائی سردار ہیں دنیا اور آخرت میں۔  
وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے ہی لئے لیتے ہیں اپنے لئے نہیں  
مخلوق کی خیر خواہی اور خدا اسی میں مشغول رہنا ان کا کام ہے  
اس لئے کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف سے ہوا کرتی ہے وہ دائم اور  
قائم ہوتی ہے اور جو چیز غیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے وہ قائم  
نہیں رہتی۔ علم کا اور علماء کا خادم بن اور اس پر جبارہ  
جب اول تو علم کی خدمت پر جسے گاتب ضرور ہے کہ دوبارہ علم  
تیری خدمت کرے اور جس طرح تو اس کی خدمت پر جبار ہا تھا وہ  
تیری خدمت پر جبار ہے۔ جب تو علم کی خدمت پر جبار ہے گا  
تو قلبی فہم اور باطنی نور تجھ کو عطا ہوگا۔ صا جو۔ جملہ امور  
حق تعالیٰ کے حوالہ کرو کہ وہ تمہارا تم سے زیادہ واقف کار ہے۔  
اس کی کشائش کے منظر ہو کہ ایک پہل سے دوسرے پہل تک  
بہتری گنجائش ہے (پس کیا بعید ہے کہ دوسرے ہی لحظہ میں تنگی  
رفع اور وسعت عطا فرمادے) حق تعالیٰ کے خادم بنو اور اس کا  
دروازہ کھلو اور مخلوق کے دروازوں کو بند کرو (کہ بجز اس کے  
کسی سے کچھ نہ مانگو) پس وہ تم کو وہ وہ عیب (عنایتیں) دکھائیگا  
جو تمہارے شمار سے باہر ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اگر اللہ چاہے گا  
کہ مخلوق کے ہاتھوں تجھ کو نفع پہنچائے تو نفع پہنچا دے گا  
اور اگر چاہے گا کہ ان کے ہاتھوں تجھ کو نقصان پہنچائے تو  
نقصان پہنچا دے گا کیونکہ وہی ان کے قلوب کا مسخر کر نیوالا  
اور نرم یا سخت بنادینے والا ہے۔ وہی زندہ کر نیوالا اور مارنے  
والا ہے۔ وہی دینے والا اور نہ دینے والا ہے۔ وہی عزت بخشنے  
والا اور ذلیل بنانے والا ہے۔ وہی بیمار ڈالنے والا اور

هُوَ الْمُسْتَعِیْنُ وَالْمُجْتَوِیُّ ۚ هُوَ الْمَكْسُوفُ وَالْمَعْرُیُّ ۚ  
 هُوَ الْمُحْسِنُ وَالْمُوحِشُ ۚ هُوَ الْوَلَّوْلُ وَالْآخِرُ  
 وَالْقَاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ كُلُّ ذَلِكَ هُوَ غَيْرُهُ ۚ  
 رَاعَتْهُ هَذِهِ اِیْقَانُكَ وَ اَحْسِنُ مَعَا شَرَّةَ الْخَلْقِ  
 بِظَاهِرِهِ ۚ وَ هَذَا اشْغَلُ الصَّالِحِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ  
 یَتَّقُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِی جَمِیعِ اَحْوَالِهِمْ وَ  
 یُذَرُّوْنَ الْخَلْقَ ۚ یُعْجِدُ شُؤْنُهُمْ بِمَا یَعْقِلُوْنَ  
 یَقُولُ لَهُمْ بِخَلْقِ حَسَنِ ۚ یُخَلِّقُ الْحِکْمَ وَ  
 السُّنَّةَ ۚ وَ یَاْمُرُوْهُمْ بِمَا فِیْهَا فَاتَّ  
 قَبِلُوْا شُكْرَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ ۚ وَ اَنْ تَخْشَوْا  
 مِنْهُمَا فَلَا یَنْفَعُ بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَهُمْ صَدَاقَةٌ وَ لَا حَبَابَةٌ  
 یَتَوَخَّوْنَ عَلٰی الْخَلْقِ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 نَحْمِهِ ۚ اَجْعَلْ قَلْبَكَ مُسْجِدًا ۚ لَا تَدْعُ مَعَ  
 اللّٰهِ اَحَدًا ۚ اَلَمْ اَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَتَتْ  
 الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُ غُوًّا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۚ  
 فَاِذَا ارْتَقَتْ دَرَجَةً هَذِهِ الْعِلْمِ مِنَ الْاِسْلَامِ  
 اِلَى الْاِیْمَانِ ۚ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَى الْاِیْقَانِ ۚ  
 مِنَ الْاِیْقَانِ اِلَى الْمَعْرِفَةِ ۚ مِنَ الْمَعْرِفَةِ  
 اِلَى الْعِلْمِ ۚ مِنَ الْعِلْمِ اِلَى الْحُبِّ ۚ مِنَ  
 الْحُبِّ اِلَى الْمُحَبُّوْبَةِ ۚ مِنَ طَلَبِهِ اِلَى  
 مَطْلُوْبَتِهِ ۚ فِیْ حَیْثُ شِئْتَ اِذَا غَفَلَ  
 كَمْ یُتْرَكُ ۚ وَ اِذَا اِنْسَى ذِكْرًا  
 اِذَا غَفَلَ اَوْ قَطَعَ ۚ وَ اِذَا  
 وَلَّى اُقْبِلَ ۚ وَ اِذَا  
 سَكَتَ لُطِقَ ۚ

صمت دینے والا ہے وہی پیٹ بھرنے والا اور محبوب رکھنے والا ہے  
 وہی کپڑے دینے والا۔ اور نگاہ رکھنے والا ہے۔ وہی محسن ہے  
 اور وہی وحشت دینے والا۔ وہی ہے اول و آخر اور ظاہر و  
 باطن۔ سب کچھ وہی ہے نہ کوئی دوسرا۔ اپنے دل سے اس کا  
 اعتقاد رکھ اور اپنے ظاہر سے مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کر۔  
 کیونکہ ہر ہیزگار نیکو کاروں کا یہی کام ہے کہ اپنی ہر حالت میں  
 حق تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اور مخلوق کے ساتھ خندہ روئی سے  
 ملتے ہیں کہ حسن خلق کے ساتھ قرآن و حدیث کے خلق کے موافق  
 ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو وہ اپنے دلوں سے سمجھ بھی سکیں  
 اور ان کو احکام قرآن و حدیث (پر عمل کرنے) کا حکم کرتے ہیں۔  
 پس اگر وہ مان لیتے ہیں تو یہ ان کی قدر کرتے ہیں اور اگر ان دونوں  
 سے باہر باہر چلتے ہیں تو ان کے اور ان کے درمیان نہ دوستی باقی رہتی  
 ہے نہ محبت۔ وہ حق تعالیٰ کے امر و نہی کے متعلق مخلوق کے ساتھ  
 بے لحاظ بن جاتے ہیں۔ اپنے قلب کو مسجد بنا کہ اللہ کے ساتھ کسی  
 کو بھی مت پکار۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ واقعی مسجدیں  
 اللہ ہی کی ہیں پس (ان میں اگر) اللہ کے ساتھ (شریک بنا کر)  
 کسی کو بھی مت پکارو۔ پس جب اس بندہ کا درجہ اسلام سے  
 ترقی کر کے ایمان تک اور ایمان سے آگے بڑھ کر (یقان تک اور  
 یقان سے معرفت تک اور معرفت سے علم تک اور علم سے محبت  
 تک اور محبت سے محبوبیت تک اور طلب سے مطلوبیت تک  
 پہنچ جاتا ہے تو اس وقت (اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ) اگر  
 غفلت کرے تو (اس پر) قائم نہیں رکھا جاتا اور جب بھول واقع  
 ہو تو یہ دلا دیا جاتا ہے اور سو جائے تو جگا دیا جاتا ہے اور  
 غافل ہو تو ہوشیار کر دیا جاتا ہے اور پشت پھیرے تو سامنے  
 کے رخ پھیر لیا جاتا ہے اور جب چپ ہو جائے تو بلوا دیا جاتا ہے پس

ق کی  
ن پر  
ہیں۔  
تے نہیں  
کام ہے  
تم اور  
قائم  
بجاء  
برہ علم  
تھا وہ  
ہے گا  
امور  
ہے۔  
نک  
نگی  
س کا  
کے  
لایکا  
کے  
کے  
تو  
نیوالا  
مارنے  
نچنے  
اور

فَلَا يَزَالُ أَبَدًا مُسْتَقِظًا صَافِيًا ۖ لِأَنَّهُ قَدْ صَفَتْ  
 أَنْبِيَهُ قَلْبُهُ ۖ يَرَى مِنْ ظَاهِرِهَا بَاطِنُهَا ۖ وَرَزَقَ  
 الْيَقُظَةَ مِنْ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 كَانَتْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ۖ وَكَانَ  
 يَرَى مِنْ وَرَائِهِ كَمَا يَرَى مِنْ أَمَامِهِ ۖ كُلُّ  
 أَحَدٍ يَقْظُهُ عَلَى قَدْرِ حَالِهِ ۖ فَالْبَيْتِيُّ صَكَّ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى  
 يَقْظَتِهِ ۖ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ يُشَارِكَهُ أَحَدٌ  
 فِي خَصَائِصِهِ ۖ غَيْرَ أَنَّ الْأَبْدَلَ وَالْأَوْلِيَاءَ  
 مِنْ أُمَّتِهِ يَرُدُّونَ عَلَى بَقَايَا طَعَامِهِ شَرَابًا  
 يُعْطَوْنَ قَهْرًا مِنْ مَحَارِمِ مَقَامَاتِهِ وَذَرَّةً  
 مِنْ جِبَالِ أَكْرَامَاتِهِ ۖ لَا تَهْمُ وَرَاشَةُ  
 الْمُسْتَسْكِرِينَ بِدِينِهِ النَّاصِرُونَ لَهُ ۖ  
 أَلَا أَوْنُ عَلَيْهِ ۖ الْكَاشِرُونَ لِعِلْمِ دِينِهِ  
 وَشُرْعِهِ ۖ عَلَيْهِمُ سَلَامُ اللَّهِ وَتَحِيَّاتُهُ ۖ  
 وَعَلَى الْوَارِثِينَ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ  
 الْمُؤْمِنُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا فَإِذَا رَادَهَا وَطَلَبَهَا  
 وَامْتَلَأَ قَلْبُهُ بِهَا ۖ فَإِذَا رَادَتْ تَمْلِكُهُ  
 فَطَلَقَهَا ۖ ثُمَّ طَلَبَ الْآخِرَةَ حَتَّى وَجَدَهَا  
 فَامْتَلَأَ قَلْبُهُ بِهَا ۖ فَخَافَ مِنْ تَغْيِيرِهَا  
 وَحَبَسَهَا لَهَا عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 فَطَلَقَهَا وَأَفْعَدَهَا إِلَى جَنبِ  
 الدُّنْيَا وَآدَى فَرْصَهَا ۖ وَ  
 رَحِقَ بِهَا بِابِ الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ

ہر وقت و ہمیشہ بیدار و رصاف رہتا ہے کیونکہ اس کے قلب کو  
 آئینہ ایسا صاف ہو گیا ہے کہ باہر ہی سے اُس کا اندرون دکھائی  
 دیتا ہے۔ اس کو بیداری اپنے نبی (سیدنا محمد) علیہ السلام سے میرا  
 میں ملی ہے کہ (سونے کی حالت میں صرف) آپ کی آنکھیں سوتی  
 تھیں اور دل نہ سوتا تھا اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے اپنے  
 پیچھے سے بھی دیکھتے تھے ہر ایک کی بیداری اس کے حال کی مقدار  
 کے موافق ہوتی ہے۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کی طاقت  
 ہے کہ آپ کی خاصیتوں میں سے کسی خاصہ میں آپ کا سا جہی  
 ہو سکے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ آپ کی اُست کے ابدال اور اولیا  
 آپ ہی کے پس خوردہ کھانے اور پانی (کے دسترخوان) پر  
 آتے ہیں اور آپ ہی کے مقامات کے سمندروں میں سے ایک  
 قطرہ اور کرامات کے پہاڑوں میں ایک ذرہ ان کو دیدیا جاتا  
 ہے کیونکہ وہ آپ کے وارث آپ کے طریقہ کو مضبوط تھامے  
 ہوئے آپ کے مددگار آپ تک پہنچنے کا راستہ بتانے والے اور  
 آپ کے دین اور شریعت کو پھیلانے والے ہیں۔ حق تعالیٰ کی سلامتی  
 اور تحیات نازل ہوں آپ پر اور آپ کے وارثوں پر قیامت  
 تک یوموں نے دنیا پر نظر ڈالی پس اس کو چاہا اور طالب بنا۔  
 اور اس کا دل اس سے پُر ہو گیا۔ پس دنیا نے اس کے دل پر قبضہ  
 کرنا چاہا (کہ میرے سوا دوسری طرف نہ جھکے) تو اس نے دنیا کو طلاق  
 دیدی۔ اس کے بعد آخرت کا خواہاں ہوا حتیٰ کہ اس کو پاسبان  
 پس اس کا دل اس سے بھر گیا۔ تب اس کو اندیشہ ہوا کہ میں اس کو  
 اپنا پاسبان بنا کر اس کے پروردگار سے روک نہ لے لہذا اس کو بھی  
 طلاق دیدی اور اس کو دنیا ہی کی نفل میں بٹھا دیا (البتہ اس کا  
 حق ادا کرتا رہا کہ نماز روزہ میں کمی نہ آئی) اور خود حق تعالیٰ کے

فَتَمَّ عِنْدَهُ وَتَوَسَّدَ بِعَتَبَتِهِ ۖ اَتَّبَعَ مَلَكًا  
 اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّاهِدِ فِي  
 النَّجْمِ شَمْرًا فِي الْقَمَرِ شَمْرًا فِي الشَّمْسِ شَمْرًا  
 قَالَ لَا اُحِبُّ الْاَفْلَاقَ ۖ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي  
 لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَمَا اَنَا  
 مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۖ فَاَمَّا دَاوُدُ فَتَوَسَّدَ بِالْعَتَبَةِ  
 وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ صِدْقَهُ فِي الْقَلْبِ  
 فَتَحَّ الْبَابَ وَادْنٰ لِقَلْبِهِ فِي الدُّخُوْلِ عَلَيْهِ ۖ  
 فَاسْتَحْبَذَهُ عَنْ حَالِهِ وَمَا جَوَى عَلَيْهِ مَعَ  
 الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَى ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْهُ ۖ  
 فَكُفِّ عَنْهُ قِصَّتُهُ ۖ فَقَرَّبَهُ وَاَسْنَهُ وَحَدَّثَهُ  
 وَخَلَعَ عَلَيْهِ خِلْمَةً رِّمَازًا وَامْلَأَهُ مِنْ  
 حِكْمِهِ وَعِلْمِهِ ۖ وَدَعَا لِمُطْلَقَتِيهِ الدُّنْيَا  
 وَالْاٰخِرَةِ وَجَدَّ لَهُ الْعَقْدَ عَلَيْهِمَا وَكَتَبَ  
 بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا قِصَّةً ۖ وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا  
 تَرْكَ الْاَذْيَةِ ۖ وَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا  
 لَهُ يُؤْتِيَانِيهِ اَقْسَامًا مَّكْلًا  
 مِنْهُمَا ۖ وَالتَّقَى عَلَيْهِمَا  
 حَبَّتَهُ ۖ وَالْقَلْبَ  
 الْاَمْرُ فِي حَقِّهِ مَكْلًا  
 مُّقَامُ قَلْبِهِ  
 عِنْدَ رَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ

دروازہ سے جا ملا۔ پس اسی کے پاس خیمہ گاڑا اور اسی کی چوکھٹ  
 کو تکیہ بنالیا۔ ابراہیم خلیل علیہ السلام کے طریقہ پر چلا جنھوں نے  
 ستاروں سے بے توجہی فرمائی اس کے بعد چاند سے اور اس کے  
 بعد سورج سے اس کے بعد (جلد حادثات سے بیزار ہو کر) فرمادیا  
 کہ میں ان کو محبوب نہیں سمجھتا جن کا نور چھپ جائیو والا ہے۔ میں نے  
 تو سب سے ایک سو ہو کر اپنا منہ اسی ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان  
 وزمین کو بنایا ہے اور میں مشرکین میں نہیں ہوں (کہ غیر اللہ کو اللہ  
 کا شریک گردالوں) پس جب چوکھٹ پر تکیہ لگائے رہا اور  
 حق تعالیٰ نے اس کی سچی طلب کو جانچ لیا تو دروازہ کھول دیا  
 اور اس کے قلب کو اپنے حضور میں باریابی کی اجازت دی پس  
 اس کی مزاج پُرسی کی اور حالانکہ وہ اس سے زیادہ واقف ہے  
 (مگر مانوس بنانے اور اپنی شفقت و پیار ظاہر فرمانے کے لئے)  
 جو کچھ دنیا اور آخرت کے ساتھ (وصل و طلاق کا) واقعہ گذر ا تھا۔  
 اس سے پوچھا۔ پس اس نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ تب حق تعالیٰ  
 نے اس کو اپنا قریب و انس عطا فرمایا اور اپنی خوشنودی کے خلعت  
 اس کو بخشے اور علم و دانش سے اس کو لبریز کر دیا اور اس کی طلاق  
 دی ہوئی دنیا اور آخرت کو بلا کر ان دونوں سے اس کا جدید  
 عقد کر دیا اور اس کے اور ان دونوں (نئی بیسیوں) کے مابین  
 شرائط نامہ لکھ دیا جس میں اس کو کبھی اذیت نہ دینے کی ان پر  
 شرط درج فرمائی اور ان دونوں کو اس کا خدمت گار بنادیا کہ  
 اس کے مقسوم اس کو پورے پورے دیتی رہیں اور ان کے  
 دلوں میں اس کی محبت ڈال دی کہ عاشق بن کر شوق و رغبت  
 سے اس کے آرام کا سامان کریں) پس اس کے حق میں معاملہ پلٹ  
 گیا (کہ پہلے یہ دنیا و آخرت کا طالب تھا اور اب وہ دونوں  
 اس کی طالب بن گئیں) اس کے قلب کی قیامتگاہ رب کے

وَتَمَتَّحْ مَا سِوَاهُ عَنْهُ صَادِعًا حُرًّا ۖ  
عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ ۖ مُطْلَقًا  
فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ وَهُوَ  
يَمْلِكُ الْأَشْيَاءَ ۖ صَادِرًا مِلْكًا لَا يَمْلِكُهُ  
سِوَى الْمَلِكِ ۖ أَلْبَابُ مُتَرَعِّقٌ فِي وَجْهِهِ  
بِأَذْنِ مُطْلِقٍ ۖ لَا بَوَّابَ وَلَا حَاجِبَ يَأْتِي  
عَلَامٌ مِنْ عَلَامِ الْقَوْمِ ۖ فَإِنَّ الدُّنْيَا  
الْآخِرَةَ تَخْذُلُهُمْ ۖ آتَى وَقْتُ شَأْوٍ آخِذٍ  
مِنْهَا بِأَذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُعْطُونَكُمْ  
صُورَةً مِنَ الدُّنْيَا ۖ مَعْنَى فِي الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ  
عَزَّ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةٌ

## الْمَجْلِسُ لِسَادِسِ الْعَشْرُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكَوَّةُ الْاِحَادِثِ قَامِنَ  
عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ خَمْسِينَ وَ

أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

الدُّنْيَا سَوْقٌ عَنْ قَرِيبٍ يَنْغَلِبُ ۖ اَعْلَقُوا  
أَبْوَابَ رُؤْيَا الْخَلْقِ ۖ وَأَنْتَحُوا أَبْوَابَ رُؤْيَا  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اَعْلَقُوا أَبْوَابَ الْاِكْتِنَابِ  
وَالْاَسْبَابِ فِي حَالِ صَفَاءِ الْقُلُوبِ وَقُرْبِ  
السَّرَفِيْمَا يَخْضَعُكُمْ ۖ لَا فِيمَا يَعْمُ غَيْرُكُمْ  
مِنْ الْاَهْلِ وَالْاِتْبَاعِ ۖ فَلْيَكُنِ  
الْكَسْبُ لِعَبِيدِكُمْ وَالتَّقَمُّ  
لِعَبِيدِكُمْ وَالتَّحْصِيلُ  
لِعَبِيدِكُمْ ۖ

قریب قرار پائی اور ماسوی اللہ سب اس سے یک سو ہو گئے۔  
بندہ آزاد بن گیا کہ صرف اللہ کا غلام رہا اور جملہ ماسوی اللہ سے  
آزاد ہو گیا۔ آسمان وزمین میں بے قید کہ اس پر کوئی شے قبضہ  
نہیں کر سکتی اور وہ جملہ امشیا پر قابض ہے۔ بادشاہ بن گیا کہ  
بجز شاہنشاہ کے کسی کا بھی اس پر قبضہ نہیں۔ باجارت عامہ  
بلا قید اس کے سامنے (شاہنشاہی) دروازہ کھلا ہوا ہے۔ کہ  
نہ کوئی دربان ہے نہ روک ٹوک کرنے والا نہ صاحبزادہ۔ اللہ  
والوں کا غلام بن کہ دنیا اور آخرت ان کی خادم بن جاتی ہیں۔

جس وقت بھی وہ (اُن سے کچھ لینا) چاہتے ہیں باز خداوندی  
سے لیتے ہیں۔ وہ تم کو عطا کریں گے دنیا کی صورت اور آخرت  
کے معنی کہ صرف بدن دنیا سے وابستہ رہے گا اور دل حصول  
آخرت میں منہمک رہے گا یا اللہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ  
ہماری اور ان کی واقفیت کرادے (کہ یہاں بھی ہم ان کو پہچان  
لیں محبت سے نفع اٹھا سکیں)

## پچھیا یسویں مجلس

(یکشنبہ۔ بوقت صبح۔ ۲۸ رجب ۵۵۴ھ)

دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔ مخلوق پر نظر  
رکھنے کے دروازوں کو بند کردو اور حق تعالیٰ پر نظر رکھنے کے  
دروازہ کو کھول لو۔ قلوب کی صفائی اور باطن کے قرب (حاصل  
ہو جانے) کے وقت کسب معاش اور اسباب کے دروازوں کو  
بند کردو (مگر) انھیں معاملات میں جو تمہارے ساتھ خاص ہیں  
نہ کہ ان امور میں جو تمہارے علاوہ بی بی بیوں اور تابعین کو  
بھی شامل ہیں۔ پس چاہیے کہ کمانا دوسروں کے لئے  
ہو۔ نفع دوسروں کے لئے ہو اور تحصیل دوسروں

وَاطْلُبُوا مَا يَخْفَىٰ مِنْكُمْ مِنْ طَبَقِ فَضْلِهِ ۖ وَاقْعُدُوا  
لِنُفُوسِكُمْ مَعَ الدُّنْيَا وَقَاوُ بِكُمْ مَعَ الْآخِرَىٰ وَ  
أَسْرَارَكُمْ مَعَ الْمَوْلَىٰ ۖ إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا تُرِيدُ  
(وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) أَلْقَوْمُ أَبَدَالُ الْإِنْبِيَاءِ  
فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ مَا يَأْمُرُونَكُمْ بِهِ ۖ فَإِنَّمُمْ  
يَأْمُرُونَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ  
وَيَنْهَوْنَ بَعْضُهُمْ أَلَّا يُفْعَلُوا ۖ يُفْعَلُونَ  
فَيَا خُدُون ۖ لَا يَتَخَرَّكُونَ حَرْكََةً بِطَبَاقِهِمْ  
وَتَقْوَاهُمْ لَا يُشَارِكُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي دِينِهِ بِأَهْوِيَّتِهِمْ ۖ اتَّبِعُوا الرَّسُولَ اللَّهُ سَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْوَالِهِ وَأَعْمَالِهِ سَمِعُوا  
قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ  
تَحَدُّدُهُ وَمَا هَمَّاكُمْ عَنْهُ فَاتَّبِعُوا ۖ اتَّبِعُوا  
الرَّسُولَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ  
حَمَلَهُم إِلَى الْمُرْسِلِ ۖ قَرِئُوا مِنْهُ فَقَرَأَهُمْ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَخْرَجَ لَهُمُ الْأَلْقَابَ  
وَالْجَلَمَ وَالْإِمَارَةَ عَلَى الْحُكْمِيِّ ۖ يَا مَنْ أَفْعَلُونَ  
حَسْبُهُمْ أَنَّ الدِّينَ مُسَمَّرٌ وَأَنَّ الْأَمْرَ سَدَى  
لَا حَرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لَشَيْطَانِكُمْ فَلا  
لِقَرْنَا بِكُمْ الشُّعْرَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَىٰ وَ  
عَلَيْهِمْ وَخَلَصَهُمْ مِنْ ذُلِّ التَّفَاقِ  
وَقَيْدِ الشُّرُكِ ۖ أَعْبُدُوا اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعِينُوا عَلَى  
عِبَادِهِ بِكَسْبِ  
الْحَلَالِ ۖ

ہو گئے۔

وہی اللہ

شے قبضہ

ہن گیا کہ

زب عامہ

ہے کہ

اللہ

ہیں۔

خداوندی

آخرت

مصلحت

جگہ

پوچھنا

پر نظر

کے

مصلحت

س کو

س ہیں

سین کو

لئے

وں

کے لئے ہو اور تم اپنی خاص ذات کے لئے حق تعالیٰ کے فضل کے  
طباق سے مانگو۔ اور اپنے نفسوں کو تو دنیا کے پاس بٹھا دو کہ اپنی  
ضروریات بشریہ پوری کریں، اور دل آخرت کے پاس کہ  
اس کے حصول کی تمنا رکھیں، اور اپنے اسرار و باطن کو مولیٰ کے  
پاس کہ آپ جانتے ہی ہیں جو کچھ ہماری مراد ہے "نیز آپ نے  
فرمایا کہ اہل اللہ انبیاء علیہم السلام کے قائم مقام ہیں۔ پس  
جس بات کا بھی وہ تم کو حکم کریں۔ اس کو قبول کرو کیونکہ وہ نیکو اللہ  
اور اس کے رسول ہی کے حکم کرتے اور انہیں کے منع سے منع  
فرماتے ہیں۔ ان کو بلایا جاتا ہے تب وہ بوتے ہیں ان کو دیا جاتا  
ہے تب وہ لیتے ہیں نہ اپنی طبیعت اور نفس کی خاطر کوئی حرکت  
کرتے ہیں اور نہ اپنی خواہشات نفس کو دین خداوندی میں خلل کا  
شریک بناتے ہیں کہ بدعتیں ایجاد کر کے شارع بن جادیں، وہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اقوال و افعال میں آپ  
کے تابع ہوتے۔ انہوں نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا کہ جو کچھ  
تم کو رسول دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ  
انہوں نے رسول کا اتباع کیا حتیٰ کہ رسول نے ان کو اپنے پیچھے  
... والے (خدا) تک پہنچا دیا۔ وہ رسول کے مقرب ہوتے  
پس رسول نے ان کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیا۔ کہ ان کے لئے  
القاب اور خلعتیں اور مخلوق پر حکومت (کا پر واز) نافذ فرمایا  
اسے منافقو۔ تمہارا گمان ہے کہ دین ایک قفہ کہانی اور  
امر آخرت ایک مہل شے ہے (کہ نہ جزاء ہے نہ سزا) نہ تم کو  
عزت نصیب ہوگی نہ تمہارے (گمراہ کنندہ) شیطانوں کو۔ اور  
نہ تمہارے بد ہم نشینوں کو یا اللہ رحم فرما مجھ پر ادا ان پر ادا ان کو  
رہائی دے نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے۔ اللہ کی عبادت  
کرو اور اس کی عبادت پر حلال کمائی سے مدد حاصل کرو۔

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَبْدًا مُتَوَكِّلًا مُطِيعًا  
 أَجَلًا مِّنْ حَلَالِهِ يُحِبُّ مَن يَأْكُلُ وَيَعْمَلُ  
 وَيُبْغِضُ مَن يَأْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ يُحِبُّ مَن يَأْكُلُ بِكَيْدٍ  
 وَيُبْغِضُ مَن يَأْكُلُ بِغَدَاةٍ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْخَلْقِ  
 يُحِبُّ الْمُؤَحَّدَ لَهُ وَيُبْغِضُ الْمُشْرِكَ بِهِ يُحِبُّ  
 الْمُسْلِمَ إِلَيْهِ وَيُبْغِضُ الْمُنَازِعَ لَهُ مِّنْ  
 شَرْطِ التَّعَبَةِ الْمَوَاقِفَةِ وَمِنْ شَرْطِ الْعَدَاوَةِ  
 الْمُخَالَفَةِ سَلِّمُوا إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَأَنْتُمْ وَابْتَذِلُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِّنْ  
 آيَاتِهِ بِمُتْلَمَاتٍ بِمِلْكِهِ قَسَا لَتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 كَسَفَهَا قَزَادٌ فِي بَلِيَّةٍ أُخْرَى فَوَقَّهَا فَقَعِدُوا  
 فِي ذَلِكَ وَادَّاقُوا قَوْلِي لِي أَلَمْ تَقُلْ  
 لَنَافِي حَالٍ بِدَايَتِكَ أَنْ حَالَتِكَ حَالَةُ  
 الْقَسِيمِ قَتَاذَتُ وَسَكَّتْ  
 وَمُحَاكَ تَدْعِي حُبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَحُبُّ عَبْدِكَ هُوَ الصَّفَاءُ  
 غَيْرُهُ الْكِبَرُ فَإِذَا كَدَرَتْ  
 الصَّفَاءُ بِحُبَّةٍ غَيْرِهِ كَدَرَتْ  
 عَلَيْكَ يَفْعَلُ بِكَ كَمَا  
 قَوْلُ بَابِ رَأَيْتُ الْعَلِيلَ  
 وَيَعْقُوبُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
 كَمَا مَا لَا إِلَهَ  
 وَلَدَيْهِمَا  
 بِحُزْنِهِ

کیونکہ حق تعالیٰ بندہ مومن و فرمان بردار کو جو اپنی حلال کمائی کھاتا  
 ہے محبوب بنا لیتا ہے۔ محبت فرماتا ہے اس سے جو کھائے اور کام  
 بھی کرے اور ناپسند کھتا ہے اس کو جو کھائے اور کام کچھ نہ کرے  
 محبت رکھتا ہے اُس سے جو اپنے کسب سے کھاتا ہے اور بغض  
 رکھتا ہے۔ اُس سے جو اپنے نفاق سے کھاتا ہے اگر صورت  
 و دیشانہ بنا کر لوگوں کے نذرانے دیتا پھرتا ہے اور مخلوق پر  
 بھروسہ رکھ کر کھاتا ہے (پس ضعیف پر بھروسہ کرنے کے سبب  
 اُمحار نامراد رہتا ہے) وہ محبوب سمجھا ہے اس کو جو اُسے یکسا  
 ن سمجھے اور مغفول سمجھا ہے اس کو جو اس کے ساتھ شریک گردانے  
 محبوب سمجھا ہے تسلیم و رضا والے کو اور مغفول سمجھا ہے اپنے  
 ساتھ نزاع کرنیوالے کو۔ موافقت کرنا شرط محبت ہے اور مخالفت  
 کرنا شرط عداوت ہے۔ اپنے رب کے سامنے سر تسلیم خم کرو اور دنیا و  
 آخرت دونوں کے متعلق اس کی تدبیر پر راضی رہو۔ ایک مرتبہ  
 میں سینہ روزہ تکلیف میں مبتلا رہا تب میں نے اس سے رفع ہونے  
 کی حق تمنائے سے درخواست کی پس اس نے مجھ پر درود و سر تکلیف  
 اور برصاوی اس وقت میں متخیر ہوا کہ دعا کا قرعہ اُٹھایا نہا کہاں  
 باتف کی عداوت سنا دی کہ مجھ سے کہتا ہے (کیوں صاحب) تم نے  
 اپنی ابتدائی حالت میں کیا ہم سے یوں نہ کہا تھا کہ میری حالت  
 شان تسلیم ہے؟ پس مجھے ادب ملا اور میں ساکت ہو گیا۔  
 تجھ پر انوس کہ دعویٰ تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کرتا ہے اور محبوب  
 بناتا ہے دوسروں کو۔ وہی صفائی ہے اور دوسرے سب کدورت  
 ہیں۔ پس جب دوسروں کو محبوب سمجھ کر تو صفائی کو مکدر بنائے گا  
 تو تجھ پر کدورت ڈال دی جائے گی تیرے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا  
 جو ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا کہ جب  
 ان کو اپنے بچوں (اسمعیل و یوسف علیہما السلام) کی طرف ذرا سی را

مِنْ قُلُوبِهِ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ  
 الْحَسَنُ  
 فَقَالَ  
 قَسِيَّةُ  
 قَلْبِهِ  
 هَمَّا  
 قُلُوبُ  
 يَاطْلَبُ  
 فِيهَا  
 تَأْكُلُ  
 صَنَعَةُ  
 كَانَ لَهُ  
 يَدُورُ  
 الدُّنْيَا  
 تَقْوُورُ  
 الْمَجْدُ  
 فَقَالَ  
 فِي اللَّهِ  
 تَعَلَّمُ  
 هُنَا

رَبَّنَا قَلْبُهُمَا ابْتَلاَهُمَا فِيهِمَا ۖ وَنَبِيتَا حُمْدًا صَلَّ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَمَّا مَالًا إِلَى وَلَدَيْنَا ابْنَتِهِ  
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَاءَهُمَا حَبِيزٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ  
 فَقَالَ أَخْبَهُمَا ۖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا  
 فَيُسَيِّمُ السَّمَّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُقْتَلُ ۖ فَخَرَجَا مِنْ  
 قَلْبِهِ وَفَرَّ عَنْهُ لَمَوْلَاهُ عَنَّا وَجَلَّ وَالْقَلْبُ الْقَرْمُ  
 هِمَّا خَرْنَا عَلَيْهِمَا ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ غَيَّرَ عَلَى  
 قُلُوبِ ابْنَيْهِ ۖ وَأَوْدِيَا بِهِ وَعِبَادَةُ الصَّالِحِينَ ۖ  
 يَا طَالِبَ الدُّنْيَا يَنْفَاقَهُ إِفْتِمَادُ قِمَاتِ شَرِي  
 فِيهَا شَيْئًا ۖ وَبِكَ زَهْدٌ فِي الْكُفْرِ قَدْ  
 تَأْكُلُ أَمْوَالُ النَّاسِ بِدِينِكَ ۖ الْكُسْبُ  
 صَنَعَةُ الْإِنِّيَا وَتَجْمَعُهُمْ مَا مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ  
 كَانَ لَهُ صَنَعَةٌ ۖ وَفِي الْآخِرِ أَخَذُوا مِنَ الْخَلْقِ  
 بِأَذُنِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ يَا سَكْرَانُ بِخَيْرِ  
 الدُّنْيَا وَبِشَهْوَاهَا ۖ وَهُوَ اسَاطُهُمَا عَنْ قَرِيبٍ  
 تَصَوَّرُ فِي لَحْدِكَ ۖ

## الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ  
 فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهْلَ شَعْبَانَ ۖ سَنَةِ ثَمِنِ  
 وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
 تَعَلَّمُ شَمَّاعُ ۖ أَخْلَصُ وَتَجَرَّدُ  
 هُنَاكَ وَعَنِ الْخَلْقِ وَقِيلَ اللَّهُ  
 شَمَّ ذَرُّهُمْ فِي حَوْضِهِمْ  
 يَلْعَبُونَ ۖ

قبلی میلان ہوا تو دونوں کو اپنے بچوں ہی میں ابتلا پیش آیا کہ  
 ابراہیم کو اپنے محبوب اسمعیل کے تنہا بیابان میں چھوڑ آنے اور  
 جوان ہونے پر اپنے ہاتھوں ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ اور یعقوب اپنے  
 محبوب یوسف کو برسوں دیکھ نہ سکے۔ یہاں تک کہ صدمہ مفارقت  
 سے نابینا ہو گئے، اور جو برتاؤ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ کیا گیا تھا کہ جب آپ اپنے نواسوں حضرت حسن و حسین پر رائل  
 ہوئے تو جبریل آئے اور پوچھا کہ کیا آپ کو ان کے ساتھ محبت ہے؟  
 تو آپ نے فرمایا کہ "ہاں" پس جبریل نے کہا کہ "بہت اچھا" ان میں  
 ایک کو تو زہر پلایا جائیگا اور رہے دوسرے سو وہ میدان کہ بلا میں کھو  
 پیا ہے قتل کئے جائیں گے۔ پس دونوں آپ کے قلب سے نکل گئے اور  
 آپ نے قلب کو اپنے مولا کے لئے خالی کر دیا اور دونوں (نواسوں کو دیکھا)  
 خوش ہونا سہل بنم ہو گیا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے انبیاء و اولیاء اور نیک  
 بندوں کے قلوب پر بڑی غیرت رکھنے والا ہے کہ ان میں کسی دوسرے کی  
 محبت دیکھ نہیں سکتا، اے اپنے نفاق سے دُنیا کے طلبگار! تو نے مٹی میں  
 پانی بھر کر سمجھ دیا کہ کچھ ہاتھ اگیا ذرا اپنا ہاتھ کھول پس ہاتھ میں کچھ بھی نظر نہ آئے گا  
 تجھ پر انوس کہ محنت مزدوری سے نفرت کرتا اور (ہاتھ پاؤں توڑ کر)  
 بیٹھتا ہے کہ اپنے دین (کو وسیلہ معاش بنا کر اس کے ذریعہ) سے لوگوں کے  
 مال کھاتا ہے۔ محنت مزدوری تو جہل انبیاء علیہما السلام کا طریقہ رہا ہے ان میں  
 کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے لئے کوئی صنعت نہ ہو۔ البتہ آخر میں جا کر انہوں نے  
 (توکل اختیار کیا اور) باذن خداوندی مخلوق سے یا جو اے دنیا اور اس کی  
 شہوت و ہوس کی شراب میں بدست غمگین بنی محسوس تھو کہ ہوش آیا جاتا ہے۔

## سینتالیسویں مجلس

(یوم سہ شنبہ - یکم شعبان ۱۰۰۰ھ مدرستہ ممورہ)

علم حاصل کر اس کے بعد عمل کر مجلس بن۔ اپنے نفس اور مجملہ مخلوق سے  
 مجرود ہو اور کہہ اللہ پر سب کو چھوڑ کہ اپنے مشغلے میں کھیتے پھروس



قُلْ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ  
عَدُوٌّ لِّيَ الْكَرْبُ الْعَالَمِينَ هُ أَهْجِرُ الْخُلُقَ وَ  
أَبْغَضُهُمْ مَا دُمْتُ تَرَاهُمْ فِي الظَّرْفِ فَإِذَا صَحَّ  
تَوَجَّيْتُ لَهُ وَخَرَجْتُ خُبْتُ الْبَقْرَةَ مِنْ قَلْبِكَ  
عَدُوِّ الِیْمِ وَخَالِطُهُمْ وَأَفْغَهُمْ بِمَا عِنْدَكَ مِنَ  
الْعِلْمِ وَدَرَهُمْ عَلَى بَابِ رَحْمَتِكَ وَجَلَّ مَوْتُ  
الْخَوَاصِّ مَوْتُ عَنِ الْخُلُقِ فِي الْجُمْلَةِ مَوْتُ  
عَنِ الْإِرَادَةِ وَالْأَخْتِيَارِ مَنِ صَحَّتْ لَهُ هَذِهِ  
الْمَوْتَةُ صَحَّتْ لَهُ الْحَيَاةُ الْأَيَّدِيَّةُ مَعَ رَحْمَةِ  
عَزَّوَجَلَّ تَبْدِيرُ مَوْتَتِهِ الظَّاهِرَةُ سَكَنَةُ لَحْظَةٍ  
عَشِيَّةٍ لَلْخَطَةِ نَوْمَةٌ شَرْقِيَّةٌ لَلْخَطَةِ إِنْ أَرَدْتَ  
هَذِهِ الْمَوْتَةَ فَقَلْبُكَ يَتَنَاوَلُ بَيْتَ الْمَعْرِفَةِ  
وَالْقُرْبِ وَالنَّوْمِ عَلَى عَتَبَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
حَتَّى تَأْخُذَ لَوْ يَدُ الرَّحْمَةِ وَالْمِنَّةِ فَتُحْيِيكَ  
حَيَاةً أَيْدِيَّةً لِلنَّفْسِ طَعَامٌ وَلِلْقَلْبِ  
طَعَامٌ ..... وَلِلسِّرِّ طَعَامٌ  
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَّتِي عَنْ رَحْمَتِي يَقْطَعُنِي  
وَيَسْقِيْنِي بِعَفْوِي يُطْعِمُنِي بِرَحْمَتِي  
يُطْعِمُنِي الرَّحْمَةُ حَيَاةً بِعَفْوِي  
بِعَفْوِي يُخَصِّنِي بِنِزْوَاتِي  
عَزَّوَجَلَّ بِقَالِهِمْ وَقَلْبِهِمْ  
بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُ الْقَالِبُ وَصَارَ يَعْزُجُ  
بِقَلْبِهِ وَرَسْمُهُ وَهُوَ حَاضِرٌ  
بَيْنَ النَّاسِ

کہ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ یہ سب تو میرے دشمن  
ہیں بجز رب العالمین کے (کہ جس وہی میرا محبوب ہے) جب تک تیری  
(حالت ابتدائی ہو کہ) نظر مخلوق پر پڑے تو مخلوق سے الگ رہ اور  
ان کو بغض سمجھ۔ ہاں جب تیری توحید درست ہو جائے (کہ متعرف  
حقیقی ہر نفع نقصان میں خدای کو سمجھنے لگے) اور شرک تیرے قلب  
سے نکل جائے تو مخلوق کی طرف لوٹ اور ان سے مل جل اور  
جو کچھ علم تیرے پاس ہے اس سے ان کو نفع پہنچا اور ان کو  
ان کے پروردگار کے دروازہ کا راستہ بتا۔ خواص کی موت  
ساری مخلوق سے مرجانا اور آراہ اور اختیار سے مرجانا ہے جس کے  
لئے یہ مرجانا درست ہو جاتا ہے اس کے لئے اپنے رب کے ساتھ  
حیات ابدی درست ہو جاتی ہے کہ اس کی ظاہری موت (برائے  
نام گویا) ایک لحظہ کا سکتے۔ ایک لحظہ کی غشی اور ایک لحظہ کی  
عدم موجودگی ہے کہ ذرا (سی دیر کا) سونا ہے اس کے بعد (ہیشہ  
کی) بیداری۔ اگر تجھ کو یہ موت مطلوب ہے تو معرفت و قرب  
اور آستانہ خداوندی پر (سر رکھ کر) سو رہنے کی شراب نوشی اختیار  
کر تاکہ دست رحمت و احسان تجھ کو تھامے۔ پس تجھ کو دائمی حیات  
عطا فرمائے۔ نفس کی غذا جدا ہے اور قلب کا کھانا جدا ہے اور باطن  
کا طعام جدا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ میں اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں پس وہ مجھ کو  
کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ معافی (کی غذا) کھلاتا ہے  
میرے باطن کو اور روحانیت (کا طعام) کھلاتا ہے۔ میری  
روح کو کہ وہ غذا مجھے نوش کرتا ہے جو میرے ہی لئے مخصوص  
ہے۔ اول آپ کو جسم اور قلب سے معراج حاصل ہوئی اس  
کے بعد آپ نے بدن کو (دنیا میں) رکھا اور اپنے قلب اور باطن  
سے اوپر چڑھے۔ حالانکہ لوگوں کے سامنے موجود رہے +

وَهَكَذَا وَرَأَاهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ  
الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَالْتَعْلِيمِ لِلْخَلْقِ يَا  
قَوْمُ كُلُّوْا بَقَايَا الْقَوْمِ ۖ اِشْرُوْا مَا قَدْ بَقِيَ  
فِيْ اَوَانِيْمِهِمْ ۖ يَا مَنْ يَدْعِي الْعِلْمَ لَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ  
مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ ۖ وَلَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ اخْلَاصٍ  
لَا تَهْ جَسَدٌ بِلَا دُوجٍ ۖ عَلَامَةُ اخْلَاصِكَ اَنْتَ  
لَا تَلْتَفِتُ اِلَى حَمْدِ الْخَلْقِ وَلَا اِلَى ذِمَّتِهِمْ ۖ وَلَا  
تَطْمَعُ فِيمَا اَبْدِيَهُمْ ۖ بَلْ تُعْطِي الزُّبُوْ سِيَةً  
حَقًّا ۖ تَعْمَلُ لِلْمَنْعَمِ لَا لِلزُّعْمَةِ ۖ لِلْمَالِكِ  
لَا لِلْمُلْكِ ۖ لِلْحَقِّ لَا لِلْبَاطِلِ ۖ مَا عِنْدَ الْخَلْقِ  
قُتْرٌ ۖ وَمَا عِنْدَ الْخَلْقِ لُبٌّ ۖ يَا ذَا صَمِّ صَنْدُ قُلُوبِ  
فِيْهِ وَهْ اخْلَاصُكَ لَهُ وَدَامَ وَقُوفُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
اَطْعَمَكَ مِنْ دُهْنِ هَذَا اللَّبِّ ۖ وَاطْلَعَكَ عَلَى  
لُبِّ اللَّبِّ وَسِرِّ السِّرِّ وَمَعْنَى الْمَعْنَى ۖ فَيُخَيِّنُ  
تَتَعَرَّى عَمَّا يَوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ ۖ اَلْتَعَرَّى لِلْقَلْبِ  
لَا لِلْجَسَدِ ۖ اَلْزُهْدُ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ ۖ اَلْغَوَاثُ  
لِلتَّيْرِ لَا لِلظَّاهِرِ ۖ اَلنَّظَرُ اِلَى الْمَعَانِي لَا لِلْمَبَانِي  
اَلنَّظَرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِلْخَلْقِ ۖ اَلدَّائِرَةُ  
عَلَى اَنْ تَكُوْنُ مَعَهُ لَا مَعَ الْخَلْقِ ۖ تَنْعَدُمُ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ بِالْإِضَافَةِ اِلَيْكُمْ  
كَانَ لَدُنِّيَا وَلَا آخِرَةً ۖ كَانَ لَا شَيْءَ  
سِوَاهُ ۖ تَنْعَمُ الصُّبُوْنُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
اَلَّذِيْنَ هُمْ خَوَاصُّهُ مِنْ خَلْقِهِ  
لَا يَبْتَلَاءُ اَجْسَادَهُمْ

یہی حال آپ کے اُن سچے وارثوں کا ہے جو علم و عمل اور اخلاص  
اور تعلیم خلق کے جامع ہیں۔ صاحبو۔ اہل اللہ کا بچا کچا کہا اور  
اور جو کچھ ان کے برتنوں میں بچ رہا ہے اس کو بڑی جاؤ۔ اے وہ شخص  
جو علم کا مدعی ہے۔ عمل کے بغیر تیرے علم کا مطلق اعتبار نہیں اور نہ  
اخلاص کے بغیر عمل کا اعتبار ہے۔ کیونکہ وہ جسم بلا روح ہے کہ  
مٹی میں دبانے کے قابل مُردہ ہے) سیرے اخلاص کی علامت  
یہ ہے کہ نہ تو لوگوں کی تعریف کی طرف توجہ کرے اور نہ ان کی  
مذمت کی طرف اور نہ اس مال و متاع کی طرف جو ان کے  
ہاتھ میں ہے۔ بلکہ ربوبیت کو اس کا حق ادا کرے کہ رب ہی  
کو مُرتبی سمجھے اور) نعمت دہندہ کے لئے عمل کرے نہ کہ نعمت  
کے لئے مالک کے لئے نہ کہ مُلک کے لئے۔ اور حق تعالیٰ کے لئے  
کرے نہ کہ باطل کے لئے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے وہ جھجھکا ہے  
اور خالق کے پاس جو کچھ ہے وہ مغز اور گری ہے پس جب ذات  
حق میں تیری سچائی اور اس کے لئے تیرا اخلاص صحیح ہو جائیگا اور اس کے  
صنوبر میں تیرا کھڑا رہنا دائمی بن جائے گا تب وہ اس گری کا دھن تیرا جو  
کھلائے گا اور تیرا آگاہی بخٹے گا۔ مغز کے مغز اور باطن کے باطن اور  
معنی کے معنی پر۔ پس تو تمامی ماسوی اللہ سے رہنے ہو جائے گا۔ یہ  
برہنگی قلب کے متعلق ہے نہ کہ بدن کے۔ زہد کو تعلق دل سے ہے  
نہ کہ جسم سے۔ روگردانی باطن کی (معتبر) ہے نہ کہ ظاہر کی۔  
نظر معانی پر ہوتی ہے نہ کہ الفاظ پر۔ دیکھنا حق تعالیٰ شانہ کا  
ہے نہ کہ مخلوق کا۔ مدار اس پر ہے کہ تجھ کو حق تعالیٰ کی معیت  
نصیب ہو نہ کہ مخلوق کی۔ کہ تمہارے اعتبار سے دُنیا اور آخرت  
سب ہی معدوم ہو جائے۔ وہی وہ رہے۔ نہ دُنیا ہو نہ آخرت  
وہ ہو اور اس کے سوا کوئی شے نہ ہو۔ مجتہد خداوندی کو جو اس کی  
مخلوق میں منتخب ہیں بدنی تکلیفوں میں بڑا مرہ آتا ہے۔

برے دشمن  
تیرا تیری  
سہ اور  
کہ متصرف  
تیرے قلب  
مُجَل اور  
در ان کو  
نہ موت  
ہے جس کے  
کے ساتھ  
برائے  
نظم کی  
بعد ہمیشہ  
و قرب  
شی اختیار  
نئی جیات  
اور باطن  
یہ وسلم  
وہ مجھ کو  
لاتا ہے  
میری  
تیرے خصوص  
اس  
سراسر  
+

الشُّهَدَاءُ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَجْسَادُهُمْ فِي كَيْفِ الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا تَسَلَّطَ الْخَرَابُ عَلَى  
الْأَيُّمَةِ وَالسَّابِقِ بِالسَّعَاصِي إِذَا تَرَى الْمَوَاضِعَ  
الْخَرَابَ مَعَاصِي أَهْلِهَا خَرَبَتْهَا لِأَنَّ الْمَعَاصِي  
تُخْرِيبُ الْبِلَادَ وَهَلِكُ الْعِبَادِ هَلَكَنَ أَنْتَ بَيْنَكَ  
بَلَدَةٌ إِذَا عَصَيْتَ فِيهَا جَاءَهَا الْخَرَابُ إِذَا  
عَصَيْتَ بِحَيْثُكَ الْخَرَابُ إِلَى جَسَدِكَ بِتَوَرُّدٍ إِلَى  
جَسَدٍ دِينَكَ بِحَيْثُكَ النُّعَى وَالزَّمَنُ وَالظَّرِئُ  
وَذَهَابُ الْقُوَّةِ بِحَيْثُكَ الْأَمْرَاضُ الْمُخْتَلِفَةُ  
بِحَيْثُكَ الْفَقْرُ بِفِي خَرِبِ بَيْتِ مَلِكٍ وَتُجْعَلُ  
إِلَى أَمْدٍ قَائِكَ وَأَعْدَائِكَ وَبَلِكَ يَا مَنَافِي  
لَا تُخَادِعُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُ عَمَلًا وَتُظْهِرُ  
أَنَّهُ لَهُ وَهُوَ لِلْخَلْقِ تَرَاهِيهِمْ وَتَنَافِيهِمْ وَ  
تَتَمَلَّكُ لَهُمْ وَتَسْنِي رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ  
قَرِيبٍ تَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا مُغْلِبًا يَا مَرِيضَ  
الْبَاطِنِ عَلَيْكَ بِالذَّوَاءِ وَهَذَا الدَّوَاءُ  
لَا يَكُونُ إِلَّا عِنْدَ الصَّالِحِينَ  
مِنْ هِمَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُلِّ  
الدَّوَاءُ مِنْهُمْ وَاسْتَعْمِلُهُ  
وَقَدْ جَاءَتْكَ الْعَالَمِيَّةُ  
الدَّائِمَةُ وَالْوَصِيَّةُ  
الْأَبَدِيَّةُ لِمَعْنَاكَ  
وَلِقَائِكَ وَ  
لِسِرِّكَ

شہداء کو جو کفار کی تلواروں سے قتل کئے جاتے ہیں اپنی بدنی تخلیفوں  
میں (لذت ایسی آتی ہے کہ کہتے ہیں اور پھر اسی میں گھستے اور  
بار بار مقتول ہونے کی تمنائیں کرتے ہیں) پھر کیا پوچھنا انکا جو شمشیر  
محبت کے مقتول ہیں (پس اس تخلیف کو بر باد ی نہ بھجھ کر) اجسام  
و ابدان پر دیرانی معصیتوں سے چھایا کرتی ہے (اور جب  
معصیت کے بغیر آوے تو وہ عین نعمت ہے) کیا دیران بگہوں  
کو تو نے نہیں دیکھا کہ وہاں کے باشندوں کی معصیتوں ہی نے  
ان کو دیران بنایا ہے کیونکہ معصیتیں شہروں کو دیران بناتی  
اور بندوں کو ہلاک کرتی ہیں۔ اسی طرح تیرا بدن (گویا) ایک  
شہر ہے جب تو اس میں معصیت کرے گا (کہ کسی عضو سے کوئی  
کام خلاف شرع کرے گا) تو تیرے جسم کی طرف دیرانی آئے گی۔  
اس کے بعد تیرے دین کے جسم پر چھائے گی کہ تجھ کو اندھا بننا اور  
بہرانا اور گونگا بننا اور قوت کا جاتا رہنا نصیب ہوگا۔ تجھ کو  
طرح طرح کی بیماریاں سنائیں گی۔ افلاس تجھ کو مابل ہوگا۔ پس  
تیرے مال و دولت کا مکان دیران کر دیگا اور تجھ کو ترے دوستوں  
اور دشمنوں کا محتاج بنا دے گا۔ تجھ پر افسوس۔ اے منافق  
حق تعالیٰ سے دھوکہ مت کر کہ کوئی عمل کر کے ظاہر تو یوں کرتا ہے  
کہ یہ خدا کے لئے ہے اور ہے وہ مخلوق کے لئے کہ انہیں کو دکھانے  
کیلئے تو کر رہا اور ان سے نفاق کا برتاؤ برت رہا اور انہیں کی چال پٹی  
میں لگ رہا اور اپنے پروردگار کو بھول رہا ہے عنقریب تو دنیا سے  
مغفل ہو کر نکلے گا (کہ تیرے سارے عمل یہیں رہ جائیں گے) اے  
باطن کے مریض دوا حاصل کر اور یہ دوا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں  
کے سوا کہیں نہ ملے گی۔ ان سے دوا لے اور اس کا استعمال کر کہ  
تجھ کو دائمی صحت اور ابدی عافیت نصیب ہوگی۔ تیرے اندر دن  
کو بھی اور تیرے قلب کو بھی اور تیرے باطن کو بھی +

بدن بنی کلیفوں

گھستے اور

نکا جو شمیر

کر، اجسام

در جب

یران بگہوں

توں ہی نے

ن بناتی

یا، ایک

سے کوئی

آئے گی۔

ہا بنیا اور

تھمکو

وگا پس

دوستوں

منافق

کرتا ہے

کمانے

یا جاپری

نیا سے

اے

بدن

س کر

نرم

وَلِيَحْلُوْكَ بِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ بِتَفَضُّلِنَا قَلْبُكَ  
فَتَنْظُرُ عِلَالِي رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ بِتَصَدُّقِ الْمُهَيَّبِيْنَ  
الْوَقُوفِ عَلَى بَابِهِ الَّذِيْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى مَا سِوَاهُ  
قَلْبُ فِيْهِ بِدَعَا كَيْفَ يَنْظُرُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
يَا قَوْمُ اتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا ۚ وَاَقْعُوْا وَلَا  
تُخَالِفُوْا ۚ اَطِيعُوْا وَلَا تَعْصُوْا ۚ اَخْلَصُوْا وَلَا  
تُفْسِدُوْا ۚ وَحَدِّثُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ وَعَنْ بَابِهِ  
فَلَا تَبْرَحُوْا سَلُوْهُ وَلَا تَسْأَلُوْهُ غَيْرَهُ اسْتَعِيْبُوْا  
بِهِ وَلَا تَسْتَعِيْبُوْا غَيْرَهُ ۚ تَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ وَلَا تَوَكَّلُوْا  
عَلَى غَيْرِهِ ۚ وَاَنْتُمْ يَا خَوَاصُّ سَلِمُوْا اَنْفُسَكُمْ  
اِلَيْهِ وَاَرْضَاوْا بِدُرِّهِ فَيَكْفُرَ ۚ وَاسْتَغْلُوْا بِدُرِّهِ  
دُوْنَ مُسْئَلَتِهِ اَمَّا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ  
بَعْضِ كُتُبِهِ مِنْ شَخْلِهِ ذِكْرِيْ عَنْ مُسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ  
اَفْضَلَ مَا اَعْطَى السَّائِلِيْنَ ۚ يَا مَنِ اسْتَفَلَ  
بِدُرِّهِ وَانْكَسَرَ قَلْبُهُ لِاجْلِهِ اَمَّا تَرْضَى مِنْ عَطَايِهِ  
اَنْ يَكُوْنَ جَلِيْسًا لَكَ ۚ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ بَعْضِ  
كَلَامِهِ اَنَا جَلِيْسٌ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ وَقَالَ اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ  
قُلُوْبُهُمْ مِّنْ اَجْلِ يَا عَلَامُ بِدُرِّهِ لَهٗ يَقْرُبُ  
قَلْبَكَ مِنْهُ ۚ وَتَنْهَلُ اِلَى بَيْتِ هُوْرِهِ وَتَصِيْرُ ضَيْفًا  
لَهٗ ۚ الضَّيْفُ يَكْرُمُ وَلَا يَتَمَاضِيْفُ الْمَلِكُ اِلَى مَنْ  
تَسْتَحِلُّ عَنْ هَذَا الْمَلِكِ بِالْمَلِكِ وَالْمَلِكُ عَنْ قَرِيْبٍ  
تَفَارِقَ مَلِكًا وَمَلِكًا ۚ عَنْ قَرِيْبٍ تَحْصِلُ فِي الْاِحْرَافِ  
وَتَرَى كَاْنَ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ ۚ وَالْاٰخِرَةُ لَمْ تَزَلْ ۚ لَا  
تَهْرَبُوْا مِنِّيْ لِفَقْرِ بَدِيٍّ ۚ فَاَنْ عِنْدِيْ غَنَّةٌ عَنْكُمْ وَ  
نَّ اَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّمَا اُرِيْكُمْ لَكُمْ ۚ

اور پروردگار کے ساتھ تیری خلوت کو بھی تیرے قلب کی دونوں  
آنکھیں کھل جائیں گی پس تو ان سے اپنے پروردگار کو دیکھے گا ان مجبین  
میں سے بن جائیگا جو اس کے دروازہ پر کھڑے رہتے ہیں اور اس کے  
سوا کسی کی جانب بھی نظر نہیں کرتے جس قلب میں بدعت ہو وہ حق تعالیٰ  
کی طرف کس طرح نظر کر سکتا ہو؟ صاحبو! اتباع کرو بدعتی مت بنو مت  
کہ مخالفت نہ کرو۔ تا بعد از بنو۔ تا فرمان نہ بنو مخلص بنو مشرک مت بنو  
حق تعالیٰ کے موحد بنو۔ اور اس کے دروازہ سے ٹلومت۔ اُسی سے  
مانگو اور کسی سے نہ مانگو۔ اُسی سے مدد چاہو اور غیر سے مدد نہ چاہو اُسی پر  
بھروسہ کرو اور کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرو۔ اور تم اے خاصان  
خدا اپنے نفوس کو اُس کے سپرد کرو اور اس کی تدبیر پر جو تمہارے  
متعلق ہو راضی ہو اور سوال چھوڑ کر اس کی یاد میں مشغول رہو کیا  
تم نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا جو ایک کتاب میں فرمایا ہو  
کہ جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے مشغول بنایا تو میں اُس کو  
مانگے والوں سے بہت زیادہ دوں گا۔ ایک اپنے فرمان میں حق تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے کہ میں ہم نشین ہوں اُس کا جو مجھے یاد کرے اور  
فرمایا ہے کہ میں ان کے پاس ہوں جن کے دل میری خاطر ٹوٹے ہوئے  
ہیں صاحبزادہ تیرے اس کو یاد رکھنے سے تیرا قلب اس کا مقرب  
بنے گا اور تو اس کے خانہ قرب میں داخل ہو جائے گا اور اس کا مہمان  
بن جائیگا (اور قاعدہ ہے کہ) مہمان کی عزت کی جاتی ہے خصوصاً شاہی  
مہمان کی۔ تو کب تک سلطنت و ملک میں مشغول رہ کر بادشاہ سے  
غافل رہے گا؟ غنقریب تو اپنی ملکیت و ملک کو چھوڑے گا اور غنقریب  
تو آخرت میں بلایا جائے گا اور دیکھے گا کہ دُنیا گویا کبھی تھی ہی  
نہیں اور آخرت گویا ہمیشہ سے ہے۔ میری افلاس دستی کے سبب  
مجھ سے بھاگومت (کہ کبھی کچھ مانگ نہ بیٹھے کیونکہ مجھے بے نیازی حاصل  
ہو تم سے اور تمام اہل مشرق و مغرب۔ میں تم کو تمہارے لئے چاہتا ہوں،

فِي جَبَالِكُمْ أَفَلَمْ يَلْتَبَدَّ عَمَّ وَلَا يُحْدِثُ فِي دِينِ اللَّهِ  
عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي اتِّبَاعِ الشَّاهِدِينَ لَعَنَ دَلِيلُ  
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۖ فَأَتَاهُمَا يُؤْصِلَانِكَ إِلَى رَبِّكَ  
عَزَّوَجَلَّ وَآمَانَ كُنْتَ مُبْتَدِئًا فَتَأْخُذُكَ  
عَقْلُكَ وَهَوَاكَ فَلا جُحُومَ يُؤْصِلَانِكَ إِلَى النَّارِ ۖ  
وَيُحَقِّقَانِكَ بِفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودِهِمَا ۖ  
لَا تَحْتَجُّ بِالْقَدَرِ فَلَا يَقْبَلُ مِنْكَ ۖ لَا بُدَّ لَكَ  
مِنَ الدُّخُولِ إِلَى دَارِ الْعِلْمِ وَالْمَعْلُومِ ثُمَّ الْعَمَلِ  
ثُمَّ الْإِخْلَاصِ بِكَ لَا يَخِي شَيْءٌ وَلَا يَدُ مِنْكَ  
أَجَلَ سَعْيِكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ ۖ وَلَا  
يُجْعَلُهُ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا ۖ عَنْ قَرِيبٍ يَنْقُطُ  
سَعْيُكَ فَاجْعَلْ سَعْيَكَ فِي مَا يَنْفَعُكَ ۖ قَامَ  
إِلَيْهِ رَجُلٌ وَتَوَلَّجَ وَقَالَ مَا كَانَ مُقْبِلًا  
هَذِهِ الْعُرُوسُ حَتَّى كَانَ لَهَا الْبَحْثُ ۖ فَقَالَ  
لِسَمْعَةٍ مِنَ الشَّاهِدِ قَبْلَ الزَّفَافِ يَا عِلْمُ  
تَعَرَّضْ وَتَوَصَّلْ إِلَى رِضَا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
عَنْكَ فَإِنَّهُ إِذَا رَضِيَ عَنْكَ أَحَبَّكَ ۖ نَحْنُ عَمْرُ  
الرِّزْقِ عَنْ قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَ لَكَ الرِّزْقُ مِنَ  
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ مِنْكَ وَلَا عَنَاءٍ ۖ  
نَحْنُ الْهُمُومُ عَنْ قَلْبِكَ وَاجْعَلْهَا وَاحِدًا وَهُوَ  
الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ ۖ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَفَاكَ الْهُمُومُ  
كُلَّهَا ۖ هَمُّكَ مَا أَحْمَكُ ۖ إِنْ كَانَ هَمُّكَ  
الدُّنْيَا فَأَنْتَ مَعَهَا ۖ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْآخِرَةُ  
فَأَنْتَ مَعَهَا ۖ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْخَلْقُ فَأَنْتَ مَعَهُمْ ۖ وَ  
إِنْ كَانَ هَمُّكَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ فَأَنْتَ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةُ

کہ تمہاری رسیوں کو بٹ دوں (اے مخاطب) اللہ کے دین میں  
کسی بدعت اور ایسی ایجاد کو دخل نہ دے جو اس میں موجود نہ تھی۔ دو  
منصف گواہوں یعنی قرآن و حدیث کا اتباع کر کہ دونوں کچھ کترے  
رب تک پہنچا دیں گے اور اگر توبہ دیتی ہو تو تیرے دونوں گواہ عقل  
اور خواہش نفس ہوں گے جو لامحالہ تجھ کو دونوں تک جا پہنچائیں گے  
اور تجھ کو فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کے ساتھ جا ملائیں گے تقییر  
(کے جلد حوالہ) کی کٹ جتنی مت کر کہ یہ تجھ سے مقبول نہ ہوگی تیرے لئے  
علم و تدریس (کے مدرسہ) میں داخل ہونا ضروری ہو۔ اسکے بعد عمل (کا  
نمبر ہے اور) پھر اخلاص کا تجھ سے کچھ بن نہیں سکتا اور تیری ضرورت  
بھی ہے پس اپنی سعی کو طلب علم و عمل میں مصروف کر اور طلب دنیا میں  
مصروف نہ کر کہ عنقریب تیری سعی ختم ہو جائیگی۔ پس اپنی سعی انہیں کاموں  
میں منحصر کر جو تیرے لئے مفید ہوں۔ (ایک شخص وجد کرتا ہوا کھڑا ہوا  
اور کہنے لگا کہ وہ پیش خم کیا تھا کہ اس دُہن (یعنی آپ) کا ایسا نصیب  
ہو گیا کہ جو بھی دیکھتا ہے وہ پروانہ وار کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ شہرِ صال  
سے قبل پایا کی ایک نظر کہ اول اس نے پناشید ا بنایا اور پھر محبوبیت  
نوازیا۔ صاحبزادہ توجہ کر اور حق تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچ جا  
کیونکہ جب وہ تجھ سے خوش ہو جائیگا تو تجھ کو محبوب بنالے گا۔ رزن  
کا غم اپنے قلب الگ کر کہ رزق حق تعالیٰ کی طرف سے تیری شدت  
و صعوبت کے بغیر تجھ کو پہنچنے لگے گا۔ سائے غموں کو اپنے قلب نکال دے  
اور سب غموں کو ایک ہی غم بنائے یعنی حق تعالیٰ پس جب تو ایسا کر گیا تو  
وہ تیرے سائے غموں کا کفیل ہو جائیگا غم اس کو کہتے ہیں جو بوجہ بچپن  
بنائے (پس خدا ہی کی طلب میں بے چین رہنا ضرور ہے کہ کام پلے اور پای  
بے چینیاں بھی دور ہوں، اگر تیرا غم دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور  
اگر تیرا غم آخرت ہے تو تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم مخلوق ہے تو تو  
مخلوق کے ساتھ ہے اور اگر تیرا غم حق تعالیٰ ہے تو تو دنیا و آخرت دونوں ہی خدا کی قسم کو

## الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَبُّهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ غَشِيَتْ فِي الْمَدِينَةِ  
ثَامِنَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ  
تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يُحِبُّونَ وَبَارَزَ اللَّهُ بِمَا يَكْرَهُ  
لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ: اسْمَعُوا  
كَلَامَ الثَّبُوتِ يَا مُنَافِقُونَ: يَا بَايَعِينَ الْآخِرَةَ  
يَا لُدُنِيَا: يَا بَايَعِينَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا خَلْتِي:  
يَا بَايَعِينَ مَا بَقِيَ بِمَا يُفْتَضِلُ: خَيْرْتُ تَحَارُكُمْ  
وَذَهَبَتْ رُؤُسُ أُمُوكُمْ: وَبَلَّغْتُكُمْ أَنْتُمْ مُنَعَرِضُونَ  
لِمَقَرِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَخَطْتُمْ لِأَنَّ مَنْ تَزَيَّنَ  
لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيهِ مَقْتُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: زَيْنُ  
ظَاهِرٍ لَا بِأَدَابِ الشَّرْعِ وَبِاطْنِكَ بِأَخْرَاجِ  
الْحَقِّ مِنْهُ رُؤُوسُ آبَائِهِمْ: أَفْتَمُّهُمْ مِنْ حَيْثُ  
قَلْبِكَ: حَتَّى كَانَتْهُمْ كَرْمٌ يُخَفَّوْنَ لَا تَرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ  
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا: قَدْ اسْتَعْلَتْ بِزِينَةِ الْقَالِبِ وَ  
تَرَكْتَ زِينَةَ الْقَلْبِ زِينَةَ الْقَلْبِ بِالتَّوْحِيدِ وَ  
الْإِخْلَاصِ: وَالْبَقَّةَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهِ وَ  
نِسَانِ غَيْرِهِ: عَنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ  
قَالَ أَعْمَلُ الصَّالِحِ هُوَ الَّذِي لَا يُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ  
عَلَيْهِ يَا بَلَهْ يَا عَجْرَبِينَ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْآخِرَةِ: عَقْلُ  
بِالنِّسْبَةِ إِلَى الدُّنْيَا: هَذَا عَقْلٌ لَا يَنْفَعُكُمْ: أَحْمَدُ  
فِي تَحْقِيقِ الْإِيمَانِ وَقَدْ حَصَلَ لَكَ الْإِيمَانُ: تَبَّ  
أَعْمَدُ زَيْنًا وَارْسِلْ دُمُوعَ عَيْنَيْكَ عَلَى خَدَيْكَ:

## اثر تالیسویں مجلس

(سہ شنبہ ۸ شعبان ۱۲۵۵ھ - مدرسہ معمرہ)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ: جو ایسی حالت سے بنا سنوار جس کو لوگ پسند کرتے ہیں (کہ مخلوق  
کا محبوب بننے کے لئے مشائخانہ صورت بنائی) اور مقابلہ کیا اللہ کے  
ساتھ ایسی حالت سے جبکہ وہ مکروہ سمجھتا ہے تو وہ حق تعالیٰ سے ملے گا ایسی  
حالت کہ حق تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ سن لو کلام نبوت اے منافق  
اے آخرت کو دنیا کے بدلہ بیچنے والو۔ اے حق تعالیٰ کو مخلوق کے عوض  
فروخت کرنے والو اور اے پائدار کو ناپائدار کے بدلہ میں بیچ دینے والو  
تمہاری تجارت بڑی خسارہ کی ہے کہ تمہارے اس المال بھی غارت  
ہوگے۔ تم پر انفسوس کہ تم حق تعالیٰ کے غصہ و غضب کا نشانہ بنے  
ہوئے ہو اس لئے کہ جس شخص نے لوگوں کی خاطر ایسی صورت سنواری  
جو درحقیقت اس میں نہیں ہے تو اس پر حق تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے  
اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے سنوار اور اپنے باطن کو اس میں سے  
مخلوق کو باہر نکال دینے سے سنوار۔ اُن کے دروازوں کو بند کر اور اپنے  
قلب کے اعتبار سے سب کو فنا کر دے کہ گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔  
نہ ان کے ہاتھ اختیار ضرر رکھے اور نہ نفع۔ تو قلب کے سنوارنے میں لگ گیا  
اور قلب کی آرایش کو چھوڑ بیٹھا۔ قلب کی زینت توحید و اخلاص اور  
حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اس کو یاد رکھنے اور دوسروں کو بھول جانے  
سے ہوتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ نیک عمل وہی ہے جس پر تعریف کیے جانے کی ہمت نہ ہو۔ اے  
آخرت کے اعتبار سے یہ تو فودیو، نواز اور دنیا کے اعتبار سے عقلمند  
یعقل تم کو مفید نہ ہوگی۔ ایمان کی تحصیل میں کوشش کر کہ ایمان حاصل ہو جائیگا  
توبہ اور معذرت کر اور نادامد ہو اور اپنی آنکھوں کے آنسو اپنے زخموں پر

کے دیں میں  
دنہ تھی۔ دو  
سجھ کر تیرے  
رو گواہ قتل  
پنجائیں گے  
س کے تقصیر  
تیرے لئے  
بعد عمل کا  
ضرورت  
بے نیامیں  
انہیں کاموں  
واکھڑا ہوا  
ایسا نصیب  
شب وصال  
مجموعیت  
ہو بیچ جا  
کا۔ زن  
سی شنت  
بکمال و  
سیا کر گاتو  
کو تو بچیں  
پلے اور سی  
تھ ہے اور  
ق تو تو تو  
خدا کی قسم

فَإِنَّ الْمَكَّةَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُظْفَرُ  
 نِزَارَ الْمَعَامِي يُظْفَرُ نِزَارَ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ إِذَا تَبَتَّ بِقَلْبِكَ فَإِنَّ نَوَازِلَ التَّوْبَةِ الصَّالِحَةِ  
 يُضَيُّ عَلَى الْوَجْدِ يَا عَلَامُ أَحْمَدُ فِي حِفْظِ سِرِّكَ  
 مَهْمَا قَدَرْتَ عَلَى الْحِفْظِ إِذَا جَاءَتْكَ الْغَلَبَةُ  
 فَأَنْتَ مَعْدُورٌ الْحُبُّ يُغْوِبُ حِطَانَ الْخُدُوسِ  
 وَالسَّرُّ حِطَانَ الْحَيَاءِ حِطَانَ الْوُجُودِ  
 حِطَانَ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ أَلَسْتَ كَلِفُ أُمْرِ بِأَخْرَاجِهِ  
 وَالْمَكَلَفُ الْمَغْلُوبُ ائْتَمَلْ بِتَرَابِ قَدَمِهِ فَإِنَّ  
 هَذَا الْفَقِيرَ وَهَذَا الْفَقِيرَ هَذَا خَلْقِي وَهَذَا رَبِّي  
 إِنْ جَهْدُكَ أَنْ لَا تَكُونَ أَنْتَ بَلْ يَكُونُ هُوَ أَحْمَدُ  
 أَنْ لَا تَتَحَرَّكَ فِي دَفْعِ الصَّرِّ عَنْكَ وَلَا جَلَبِ  
 النَّفْعِ إِلَيْكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ أَقَامَ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ مَنْ يَحْدُمُكَ وَيُنْجِي الْأَذَى  
 عَنْكَ بِكُنْ مَعَ كَالسَّيِّتِ مَعَ الْفَاسِلِ وَكَأَهْلِ  
 الْكَهْمِ مَعَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكُنْ مَعَ  
 بِلَا وَجُودٍ وَلَا اخْتِيَارٍ وَلَا تَنْ بَلِي فِي الْجُمْلَةِ  
 أَتَمَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَدَمِي إِيْمَانُكَ يَعْنِيكَ  
 وَقَدْ تَوَلَّى أَلْقَالَ أَفْضِيَّتِهِمْ وَأَقْدَرَهُ بِالْإِيْمَانِ  
 يَقِفُ وَيَتَبَتُّ مَعَ الْقَدْرِ وَالنَّفَاقِ يَهْرُبُ  
 أَلَسْنَا فِي كُلِّ مَضْمَنَةٍ عَلَيْهِ الْإِيْمَانُ وَاللَّيْكَ  
 هَذَا لَتِ بُيُوتُهُ وَسَوْنَتْ نَفْسُهُ وَهَوَاهُ  
 وَطَبَعُهُ وَعِيَّتْ عَيْنَا سِرِّهِ

وَقَلْبِهِ بِبَابِ

دَارِ

بنا کہ حق تعالیٰ کے خوف سے (وہ) مامیوں کی آگ کو بجھاتا ہے۔ اور  
 حق تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ جب تو اپنے دل سے توبہ کرے گا  
 تو بیشک تجھے توبہ کا نور چہرہ پر دمک اٹھے گا۔ صاحبزادہ اپنے راز  
 کی نگہداشت میں کوشش کر مبتک بھی تجھ کو نگہداشت کی طاقت ہے  
 پس جب غلبہ ہو (اور اس وقت راز فاش ہو جائے) تب تو معذوری  
 محبت ویران کر دیا کرتی ہے پردہ اور ستر کی دیواروں کو، جیسا کہ  
 دیواروں کو وجود کی دیواروں کو اور مخلوق پر نظر کرنے کی دیواروں  
 کو کہ محبت کاملہ ہوئے پیچھے نہ اپنی خبر رہتی ہے نہ غیر کی جو شخص  
 بناوٹ کرے کہ مصنوعی (وہ جس آئے) اس کے باہر نکال کرنے  
 کا حکم ہوتا ہے اور مکلف مغلوب (جس پر بے اختیارانہ حال طاری  
 ہو) اس کے قدم کی خاک کا سر مہ بنایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ نفسانی  
 تھا اور یہ قلبی ہے۔ وہ خلق کی طرف منسوب تھا اور یہ رب کی طرف  
 منسوب ہے۔ کوشش کر کہ توبائی نہ ہے بلکہ وہی وہ رہ جائے۔ کوشش کر  
 کہ نہ اپنے آپ نقصان دینے میں تو حرکت کرے اور نہ نفع حاصل  
 کرنے میں۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو حق تعالیٰ تیرے لئے (اپنی مخلوق  
 میں سے) اس کو کھڑا کر دے گا جو تیری خدمت کرے گا اور تجھ سے ایذا  
 دینے کو تیار ہوگا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا بن جیسے مُردہ ہوتا ہے پہلانے  
 والے کے ساتھ اگر وہ جس کروٹ چاہتا ہے پلٹ دیتا اور یہ حرکت ہے  
 (جس سے) اور جیسے اصحاب کہف ہیں جبریلؑ کے ساتھ۔ اس کے ساتھ  
 وجود اور اختیار و تدبیر ہر چیز کے بغیر بن۔ اس کی قضاء و قدر کے نازل ہونے  
 کے وقت اُس کے حضور میں اپنے ایمان اور یقین کے دونوں پانوں  
 پر جا کھڑا رہ۔ تقدیر کے ساتھ ایمان ہی ٹھہرتا اور جتا ہے اور نفاق  
 بھاگ جایا کرتا ہے۔ منافق پر جوں جوں یل دہنا گزرتے ہیں اس کا  
 جسم دُہلا اور نفیس و خواہش و طبیعت اس کی فرہ رہتی ہوتی ہیں۔  
 اور اس کے باطن اور قلب کی انگلیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کے گھر کا

عَامِرٌ وَدَاخِلُ الدَّارِ خَرَابٌ ۖ ذِكْرُكَ لِلْحَقِّ  
عَمْرٌ وَجَلَّ لِسَانُهُ لَا يَقْلِبُهُ ۖ غَضَبُهُ لِنَفْسِهِ لَا  
لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالْمُؤْمِنُ بِالْحَقِّ مِنْهُ ۖ ذِكْرُكَ  
لِلْحَقِّ وَجَلَّ لِسَانُهُ وَيَقْلِبُهُ ۖ وَفِي الْكُذِّ أَوْ كَالِ  
يَكُونُ قَلْبُهُ دَاخِرًا وَلِسَانُهُ سَاكِنًا ۖ غَضَبُهُ  
لِلْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ لِسَانُهُ لَا يَقْلِبُهُ ۖ وَهُوَ كَا  
طَبْعِهِ وَدُنْيَا ۖ لَا يَحْسُدُ وَلَا يَحْسَدُ ۖ وَلَا  
يَتَارِكُ أَهْلَ الْحُطُوطِ فِي حُطُوطِهِمْ يَا عَالَمُ  
لَا يَأْكُلُ وَلَا يَأْكُلُ أَنْ تَنَازِعَ عَطُوطًا ۖ  
فَاكُلْ لِسْمَكَ وَيَرْتَبِعْ وَأَلْتَ تَهْلِكَ وَ  
تَنْفُطُ وَتَذِلُّ وَتَهْتَمُّ ۖ كَيْفَ  
تُعِيدُ مَحَلَّهُ بِمَنَازِعَتِكَ ۖ وَقَدْ  
سَبَقَ عِلْمُ اللَّهِ بِمَا هُوَ فِيهِ بِرَأَا  
تَاذَعَتِ الْحَقُّ عَمْرٌ وَجَلَّ فِي عِلْمِهِ  
السَّابِقُ فِيكَ وَفِي غَيْرِكَ  
سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِكَ ۖ  
وَلَا يَنْفَعُكَ عَمَلُكَ كَمَا قَالَ  
اللَّهُ عَمْرٌ وَجَلَّ عَمَلُهُ نَاهِيَةً  
تَبْلُغُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
الْمَصْنُوعُ لَيْسَ لِأَرْحَمِ  
عَنِ الْقَصْدِ إِلَيْكَ كَلِمَةً  
بَلَاءُ أَرْكَزَكَ ۖ  
لَنْظَرُكَ كَشَفَهُ  
هَذَا وَكَ  
تِيَّاسُ

دروازہ آباد ہے اور گھر کا اندرون دیرانہ اس کا حق تعالیٰ کو یاد  
کرنا صرف زبان سے ہے دل سے نہیں ہے۔ اس کا غصہ نفس کی خاطر  
ہے نہ کہ اپنے پروردگار کی خاطر۔ اور مومن اس کی ضد ہے کہ اس کا حق  
تعالیٰ کو یاد کرنا زبان سے بھی ہے اور قلب سے بھی۔ اور اکثر اوقات  
میں اس کا قلب ذکر ہوتا ہے اور زبان خاموش۔ اس کا غصہ حق تعالیٰ  
اور اس کے رسول کی خاطر ہوتا ہے نہ کہ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی  
طبیعت اور اپنی دنیا کی خاطر۔ نہ وہ کسی پر حسد کرتا ہے اور نہ (فقیرانہ  
دستمانہ حال ہونے کے سبب) اس پر حسد کیا جاتا ہے اور نہ وہ صاب  
و قانع ہونے کی وجہ سے خوش حالوں سے ان کی خوش حالی میں  
نزاع کرتا ہے۔ صاحبزادہ اپنے آپ کو بچا بچا اس بات سے کہ  
کسی خوش مال سے نزاع کرے کہ اس کو خوشحالی کیوں ملی اور مجھے کیوں  
نہ ملی (کیونکہ اترے نزاع و حسد سے اس کا تو کچھ بچڑے گا نہیں) وہ  
تو محفوظ اور ترقی پذیر رہے گا اور توبہ و نگوں سار اور ذلیل و  
دخوار ہو جائے گا۔ تو اپنی منازعت سے اس کی خوش حالی کو متاثر کس  
طرح کر سکتا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ کا علم پہلے (روز ازل) ہی سے  
اس کی خوش حالی کے متعلق ہو چکا ہے (جو کسی کے نزاع و حسد سے  
بدل تو سکتا نہیں ہاں حسد کرنے والا علم خداوندی کی مخالفت کرنے  
والا ضرور قرار پا جائے گا پس) جب تو حق تعالیٰ سے اس کے علم ازل  
میں نزاع کرے گا جو تیرے اور دوسروں کی بابت اُس نے قائم فرمایا،  
ہے تو تو اس کی نظروں سے گری جائے گا اور تیرا علم تجھ کو مفید نہ ہوگا  
چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے (اور فضول) شقت  
اٹھانے والے ہیں "اب تو بہر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں۔ دانادہی  
ہے جو (گناہوں سے) محفوظ ہو۔ کسی مصیبت کے سبب جس کو  
وہ تیری جانب نازل فرمائے اس کا قصدر کہنے سے باز مت آ  
اس سے اس اپنی مصیبت کو دور کر دینے کا منتظرہ اور یا یوں نہ ہو کہ ایک



وَإِنْ مِنْ سَاعَةٍ فَزَجَا: كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ: يَنْقُلُ  
 مِنْ قَوْمٍ إِلَى قَوْمٍ: بِإِصْبِهِ مَعَهُ وَارِضٌ بِفَقْدِهَا:  
 فَإِنَّكَ لَا تَذَرُنِي لِغَلِّ اللَّهِ يُخَيِّدُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا:  
 إِذَا أَصَابَتْ خَفَّتْ عَنْكَ الْبَلَاءُ: وَاحْدَثَ لَكَ أَمْرًا  
 يُحِبُّهُ وَيُحِبُّهُ: وَرَآذَا جَزَعْتَ وَأَعْتَرَضْتَ فَغَلَّ عَلَيْكَ  
 الْبَلَاءُ وَزَادَكَ مِنْهُ عُقُوبَةٌ لَا عُدْرَانُكَ عَلَيْهِ:  
 سَبَبُ إِعْتَارِضِكَ عَلَيْهِ عَرٌّ وَجَلٌّ وَمَنَّا زَعَيْتُكَ  
 لَهُ: دَفْعُكُمْ تَمَّ نَفْسُكُمْ وَأَهْوَيْتُكُمْ وَأَعْرَضْتُكُمْ  
 وَحُبُّكُمْ لِدُنْيَاكُمْ وَحِرْصُكُمْ عَلَى جَمْعِهَا يَا قَوْمُ  
 إِنْ كَانَ وَلَدُكَ فَتَكُونُ نَفْسُكُمْ عَلَى بَابِ  
 الدُّنْيَا: وَقُلُوبُكُمْ عَلَى بَابِ الْآخِرَةِ: وَأَسْرَادُكُمْ  
 عَلَى بَابِ الْمَوْتِ: إِلَى حِينٍ تَنْقَلِبُ النَّفْسُ قَلْبًا  
 وَتَذُوقُ مَتَآذِقًا: وَيَنْقَلِبُ الْقَلْبُ سِرًّا وَنَدْوً  
 وَمَتَآذِقًا: وَيَنْقَلِبُ السِّرُّ فَنَاءً فِيهِ لَا يَذُوقُ وَلَا  
 يَذُوقُ: لَمْ يُحِبِّهِ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ: فَيَنْتَبِذُ بَصِيرَةً  
 كَيْسِيَّةً كُلُّ دُرْهِمٍ مَنَّهُ يَقَعُ فِي الْوَقْدِ مُنْقَالٍ  
 مِنَ الشَّبَعِ يَجْعَلُهَا ذَهَبًا: فَهَذَا هُوَ الْغَايَةُ  
 الْكَلِمَةُ الْأَصْلِيَّةُ الْبَاقِيَةُ: قُلُوبِي لِمَنْ عَرَفَ  
 مَا أَقُولُ وَأَمِنْ بِهِ طُوبَى لِمَنْ أَخَذَ  
 الْعَمَلَ بِبَيْدِهِ فَتَقَرَّبَ إِلَى الْمُعْمَلِ  
 لَهُ يَا غَلَامُ إِذْ أُمْتُ تَرَانِي  
 وَتَعْرِفُنِي: تَرَانِي عَنْ  
 يَوْمِيكَ وَشِمَا لَكَ  
 أَحْمِلْ

÷

ساعت سے دوسری ساعت تک بہت گنجائش ہے۔ ہر روز و  
 ایک جہاں میں ہے کہ ایک فریق سے دوسرے فریق کی طرف منتقل  
 فرماتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ صابر بنارہ اور اس کی تقدیر پر راضی  
 ہو۔ کیونکہ تو نہیں جانتا شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی اور بات پیدا  
 فرمائے۔ جب تو صابر بنے گا تو وہ تجھ سے مصیبت کو ہلکا کر دیگا اور  
 تیرے لئے ایسی حالت پیدا فرما دیگا جو اس کو بھی پسند ہوگی اور تجھ کو  
 بھی پسند آئے گی۔ اور جب تو جزع فزع اور اعتراض کرے گا تو وہ تجھ پر  
 مصیبت کو بوجھل بنا دیگا اور تیرے اعتراض کی وجہ سے اس پر سزا  
 مافوق بڑھائیگا۔ حق تعالیٰ پر تمہارے اعتراض اور اس سے منازعت  
 کرنا سبب تمہارا اپنے نفوس اور خواہشات اور اپنی اغراض کے ساتھ  
 پڑا رہنا اور دنیا کو محبوب سمجھنا اور دنیا کے جمع کرنے کی حرص رکھنا ہی  
 صاحبو۔ اگر (دنیا کے بغیر) چارہ ہی نہ ہو تو بس تمہارے نفس تو  
 دنیا کے دروازے پر رہیں اور قلوب آخرت کے دروازے پر۔ اور  
 اسرار مولیٰ کے دروازے پر یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور  
 وہ ذائقہ چکے جو قلب بن چکھا ہے۔ اور قلب باطن بن جائے۔ اور  
 وہ مزہ چکھے جو اُس نے چکھا ہے اور باطن فانی اللہ بن جائے  
 کہ نہ کچھ چکھے نہ چکھا جائے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ اس کو زندہ فرمائے  
 اپنے لئے نہ کہ غیر کے لئے۔ پس اس وقت وہ کیا بن جائے گا کہ اس کا  
 ایک درہم ہزار مثقال تانبہ میں پڑے گا تو سب کو سونا بنا دیگا۔ پس  
 یہی ہے غایت کلیہ اعلیٰ پادار۔ مبارک ہو اس کو جس نے پہچانا جو کچھ  
 میں کہہ رہا ہوں اور اس کا یقین کیا۔ مبارک ہو اس کو جس نے اُس پر  
 عمل کیا اور مخلص بنا۔ مبارک ہو اس کو جس کا ہاتھ عمل نے تمام پس  
 اس کو اس ذات کے قریب کر دیا جس کے لئے اس نے عمل کیا تھا،  
 صاحبزادہ۔ جب تو رہائیگاہ مجھ کو دیکھے گا اور پہچانے گا تو مجھ کو  
 اپنے دائیں اور بائیں دیکھے گا کہ بوجھ اٹھا اٹھا کر تجھ سے سٹا

وَأَدْفَعُ عَنْكَ ۖ وَاسْأَلْ فُيُكَ ۖ إِلَى مَتَى أَنْتَ  
 مُشْرِكٌ بِالْحَقِّ مُتَكَلِّمٌ عَلَيْهِمْ ۖ يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَعْلَمَ  
 أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَوَيْلٌ لَهُمْ  
 وَفَيْلٌ لَهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ وَذَلِيلُهُمْ ۖ عَلَيْكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 لَا تَتَكَلَّمْ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا عَلَى كَسْبِكَ وَخَوَلِّكَ ۖ  
 وَقَوِّتِكَ ۖ ائْتِكِلْ عَلَى فَضْلِ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍّ ۖ ائْتِكِلْ  
 عَلَى الَّذِي أَقْدَرَ لَكَ عَلَى الْكُسْبِ رَزَقَكَ إِيَّاهُ ۖ  
 فَإِذَا انْقَلَبْتَ ذَلِكَ سَيْرًا مَعَهُ ۖ وَارَاكَ عَجَائِبَ  
 قُدْرَتِهِ وَسَائِقَتِهِ ۖ يُوصِلُ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ ثُمَّ  
 يُدْخِرُهُ بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ أَيَّامَ السَّالِفَةِ ۖ  
 كَمَا يَتَنَزَّلُ الْأَهْلُ الْخَيْرُ فِي الْحِكْمَةِ أَيَّامَ الدُّنْيَا  
 إِذَا خَرَفَتْ شَبَكَةُ السَّبَبِ وَصَلَّتْ إِلَى السَّبَبِ ۖ  
 إِذَا خَرَفَتْ الْعَادَةُ خَرَفَتْ لَكَ الْعَادَةُ ۖ مَنْ  
 خَدَمَ يُعْذَمُ ۖ مَنْ أَطَاعَ يُطَاعَ ۖ مَنْ أَكْرَمَ  
 يُكْرَمُ ۖ مَنْ تَقَرَّبَ قَرَّبَ ۖ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَ ۖ  
 مَنْ تَكْرَمَ تَكْرَمَ عَلَيْهِ ۖ مَنْ أَحْسَنَ الْأَدَبَ  
 قَرَّبَ بِحُسْنِ الْأَدَبِ يُقَرَّبُ بِكَ وَسُوءُ الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ  
 حُسْنُ الْأَدَبِ طَاعَةُ اللَّهِ ۖ وَسُوءُ الْأَدَبِ مَعْصِيَةُ  
 يَا قَوْمُ لَا تَوَخَّرُوا الْعَرْصَ  
 لَا تَنْفِسُكُمْ وَالْمَحَاسِبَةُ لَهَا  
 يَحْتَلُونَ بِذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ  
 فِي الدُّنْيَا  
 قَبْلَ  
 الْآخِرَةِ ۖ

رہا ہوں اور تیری بابت (خدا سے نجات کا) سوال کر رہا ہوں۔ تو پھر  
 تو کب تک مخلوق کو شریکِ خدا سمجھتا اور ان پر بھروسہ کرتا رہے گا؟  
 تجھ پر یہ جاننا واجب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نہ تجھ کو نفع دے سکتا  
 ہے نہ نقصان۔ ان کا محتاج و تو تکر اور مغرور و ذلیل (سب برابر ہیں)  
 حق تعالیٰ (کا آستانہ) پکڑ لے۔ نہ مخلوق پر بھروسہ کر اور نہ اپنے  
 کسب اور طاقت و زور پر۔ پس حق تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر۔  
 اُسی کی ذات پر بھروسہ کر جس نے تجھ کو کسب پر قدرت بخشی اور تجھ کو  
 کما فیہ نصیب فرمایا۔ پس جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجھ کو اپنے ساتھ  
 سیر کرائے گا اور اپنی قدرت و علم ازلی کے عجائبات دکھائیگا۔ تیرے  
 قلب کو اپنے قلب تک پہنچائیگا۔ پھر اپنے ملکِ مولیٰ کے بعد اس کے  
 ایام گزشتہ اس کو یاد دلایا جیسے کہ اہل جنت جنت میں ایامِ دنیا کا  
 باہم تذکرہ کریں گے۔ جب تو سب کے جال کو چاک کرے گا تب خالق  
 سبب تک پہنچے گا۔ جب تو (اپنی پڑی ہوئی) عادت کے خلاف کریگا  
 تب تیرے لئے (حق تعالیٰ کی طرف سے اس کی عام) عادت کے خلاف  
 کیا جائے گا۔ جس نے خدمت کی وہی مخدوم بنا۔ جو اطاعت کرتا ہو  
 وہی مطاع بنایا جاتا ہے۔ جو اکرام کرتا ہے اسی کا اکرام کیا جاتا ہو  
 جو قرب چاہتا ہے وہی مقرب بنتا ہے۔ جو تواضع کرتا ہے وہی  
 رفعت پاتا ہے۔ جو سخاوت کرتا ہے اسی پر سخاوت کی جاتی ہے  
 اور جو حُسنِ ادب اختیار کرتا ہے اسی کو قرب نصیب ہوتا ہے  
 حُسنِ ادب تجھ کو (خدا کے) قریب پہنچائے گا اور بے ادبی تجھ کو دور  
 لے جائے گی۔ حق تعالیٰ کی طاعت تو حُسنِ ادب ہے اور اُمس کی  
 معصیت بے ادبی۔ صاحبو (حق تعالیٰ کے سامنے) اپنے نفسوں  
 کی پیشی اور محاسبہ میں تاخیر مت کرو اس میں اپنے نفسوں کے لئے  
 آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلدی کرو کہ روزانہ نفس سے حساب  
 لے لو کہ تو نے آج کیا کیا اور وہ جان باندھو گویا شہنشاہی کچہری میں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَجِبُ أَنْ يُحَاسِبَ لِمُتَوَرِّعِينَ مِنْ  
عِبَادِهِ فِي الدُّنْيَا عَلَيْهِ يَأْوَرَعُ: وَلَا كَالْمُحْدَلِّ  
فِي رَبِّكَ: تَوَرَّعْ فِي تَصَرُّفِكَ فِي الدُّنْيَا وَلَا  
انْقَلَبْتَ شَهْوَاتِكَ حَسْرَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ:  
الَّذِينَ ارْتَدَّ أَرْوَاحُهُمْ دَارَ الْآثَرِ وَالَّذِينَ هُمْ دَارُ الْهَمِّ لَا يَسْمَعُوا  
إِذَا اخْتُدَّ تَهْمَانِ مِنْ وَجْهِ حَرَامٍ: وَصَرَفَتْهُمَا  
فِي وَجْهِ حَرَامٍ: عَدَايَتَيْنِ لَكَ هَذَا الَّذِي  
أَقُولُ: الْيَوْمَ أَنْتَ أَعْنَى وَاصِمٌ: قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يَعْنِي وَ  
يُصِمُّ: عَزَّ قَلْبُكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاجْعَلْهُ وَأَطْمِئْنِ  
حَتَّى يَكُونُوا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمَهُ وَيُسْقِيَهُ:  
سَلِّمْ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ إِلَيْهِ وَلَا تَدْرُ:  
بَلْ تَكُونُ مُوَبِّلاً أَنْتَ: كُنْ أَبَدًا زُكَايَا:  
لَاَنَّ الدُّنْيَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْآخِرَةُ دَارُ الْجَزَاءِ:  
دَارُ الْعَطَاءِ: دَارُ الْمُؤَهَّبَةِ: هَذَا أَهْوَاؤُكَ  
فِي حَقِّ الصَّلَاحِينَ: وَأَمَّا التَّادِرُ مِنْهُمْ مَنْ  
يُخْرِجُهُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الدُّنْيَا: وَيَمُنُّ عَلَيْهِ  
وَبِرَحْمَةٍ وَيَجْعَلُ لَهُ الرَّاحَةَ قَبْلَ  
يَحْيَى الْآخِرَةِ: يَقْتَضِيهِ مِنْهُ بِأَكْبَرِ  
الْفَضْلِ: وَبِرَحْمَةٍ مِنَ  
النَّوْافِلِ: فَإِنَّ الْفَرْغَ لَا  
يَسْطُغِي سَاكِنًا لِأَحْوَالِ  
وَالْمَقَامَاتِ

ۛ

پیشی ہو رہی ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کو اپنے اُن بندوں سے حساب لینے  
میں شرم آئے گی جو دُنیا میں تقویٰ رکھتے تھے۔ "تقویٰ اختیار کرو نہ  
تیری گردن میں رُسوائی (دکرتی) ہوگی۔ دُنیا میں اپنے تصرفات کے  
اندر تقویٰ محفوظ رکھو نہ تیری خواہش دُنیا و آخرت میں حسرتوں  
سے بدل جائیں گی۔ دینار آگ کا گھر ہے کہ اس کے لفظ ہی  
میں نار موجود ہے) اور درہم غم کا گھر ہے (کہ اس کے لفظ ہی  
میں ہم موجود ہے) خصوصاً جبکہ تو ان کو حرام طریقہ سے حاصل  
کرے اور حرام طریق سے خرچ کرے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں کل  
(قیامت کے دن) تجھ پر واضح ہو جائے گا۔ آج تو (ان کی محبت  
میں) تو اندھا بہرہ رہا ہوا ہے (اس لئے سمجھتا نہیں) جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی غم سے محبت کرنا تجھ کو اندھا  
اور بہرہ رہا دیتا ہے۔ اپنے قلب کو دُشمن سے عریاں کر اور اُس کو  
بھوکا پیاسا کر یہاں تک کہ حق تعالیٰ ہی اُس کو پہنائے اور کھائے  
اور پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اس کو سونپ دے اور کوئی تدبیر  
بھی مت کر بلکہ تو (فنا ہو جئے اور) وہی رہ جائے کہ تو  
کوئی چیز ہی نہ ہو۔ ہمیشہ مزدور بنا رہ کیونکہ دُنیا محنت کا گھر ہے  
اور آخرت مزدوری پانے کا گھر ہے۔ بخشش کا گھر ہے اور عطیہ  
کا گھر ہے۔ نیکو کاروں میں غالب تو یہی صورت ہے کہ یہاں  
معنی محنت کریں گے وہاں اُسی قدر راحت پائیں گے، ہاں  
شاؤنادر ایسے بھی ہیں جن کو دُنیا میں کام سے نکال لیتا اور  
ان پر احسان اور رحم فرماتا ہے اور آخرت کے آنے سے قبل ہی ان کو  
راحت بخشا، جو کہ ان کے فرائض ادا کر لینے پر اکتفا فرماتا اور نوافل سے  
ان کو راحت دیدیتا ہے کہ نفلوں کی کثرت کے بغیر ہی ان کو عابدوں سے  
زیادہ عطائیں بخشا ہے، البتہ فرض کسی حال اور کسی مرتبہ میں بھی

وَهَلْ إِنِّي حَقٌّ أَحَادٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟  
 وَهُوَ نَادٍ مِنْ كُلِّ نَادٍ يَا عَلَامَ أَزْهَدُ وَأَعَزُّ  
 فَتَحْتَرِّمُ بِالْعَاجِلِ : وَإِنْ كَانَ كَلَّ قَسْمُ رَنْ  
 الدُّنْيَا فَلَا بُدَّ مِنْ وَصُولِهِ إِلَيْكَ : نَأْتِيكَ  
 أَقْسَامُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُكْرَمٌ مُسْتَوَلٌ : لَا تَأْكُلُ  
 بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ : فَإِنَّ ذَلِكَ حِجَابٌ يُحْجَبُ  
 قَلْبُكَ عَنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ : أَلَمْ تَرَ لَيْلًا كَلَّ  
 لِنَفْسِهِ وَبَنَفْسِهِ : وَلَا يَلْبَسُ لَهَا وَلَا يَكْتُمُ :  
 بَلْ يَتَقَوَّى عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا كُلُّ  
 مَا بَشَيْتَ أَقْدَامَ ظَاهِرِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ : يَا كُلُّ  
 بِالْهَرَمِ لَا بِالْقَوَى : وَأَنْوِي يَا كُلُّ يَا مَرُّ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ : وَالْأَبْدَالُ الَّذِي هُوَ وَزِيرُ الْقَطْبِ يَا كُلُّ  
 يَفْعَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَالْقَطْبُ أَكْمَدُ وَتَصَرُّهُ  
 كَأَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَصَرُّفِهِ : كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ  
 وَهُوَ غَلَامُهُ وَنَائِبُهُ وَخَلِيفَتُهُ  
 فِي أُمَّتِهِ : هُوَ خَلِيفَةُ الرَّسُولِ  
 خَلِيفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : هَذَا  
 خَلِيفَةُ بَاطِنٍ : وَرَأْسُ الْمُهَلِّينَ  
 السَّتَقْدَمُ عَلَيْهِمْ خَلِيفَةُ ظَاهِرٍ : وَهُوَ  
 الَّذِي لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 تَزَاوُ مَنَافِعِهِ طَاعَتِهِ وَقَدْ قِيلَ  
 إِنَّ لِمَامَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا كَانَ  
 عَادِلًا هُوَ قَطْبُ  
 الرِّمَانِ :

ساقط نہیں ہوتا۔ مگر ایسا اللہ کے بندوں میں سے کسی کسی کے حق  
 میں ہوتا ہے اور ایسے بندے کیا ہے کیا ہیں۔ اس نے اس  
 توقع میں محنت و ریاضت نہ چھوڑ بیٹھ کہ اُجرت سے محروم ہے،  
 صاحبزادہ۔ زاہد بن اور دمال و جاہ دُنیا سے اُرُخ پھیر لے کہ  
 دُنیا ہی میں راحت مل جائے گی۔ اور اگر دُنیا کا کوئی حصہ تیرے لئے  
 (مقدر) ہوگا تو وہ تجھ تک ضرور پہنچ کر رہے گا۔ تیرے پاس  
 تیرے مقوم آئیں گے در انحالیکہ تو معزز و مکرم ہوگا کہ (مقوم  
 ہی قبولیت کی) تجھ سے درخواست کریں گے اپنے نفس اور خواہش  
 نفس کے ساتھ مت کھا کہ یہ حجاب ہے جو تیرے قلب کو تیرے  
 پروردگار تک پہنچنے سے روک دے گا۔ مومن اپنے نفس کی  
 خاطر اور اپنے نفس سے نہیں کھایا کرتا اور نہ اس کی خاطر پہنتا  
 اور نہ مزے اڑاتا ہے۔ بلکہ قوت حاصل کرتا ہے تاکہ حق تعالیٰ کی  
 اطاعت کی طاقت پائے۔ اسی قدر کھاتا ہے جو اس کے ظاہری تدبیر  
 کو خدا کے سامنے جمادے۔ وہ شرع کے موافق کھاتا ہے نہ خواہش  
 نفس کے موافق۔ اور وہ حق تعالیٰ کے حکم سے کھاتا ہے اور باطنی  
 جو قطب کا وزیر ہوتا ہے فعل خداوندی سے کھاتا ہے اور قطب  
 کا کھانا اور جملہ تصرفات تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے کھانے اور تصرفات کی مثل ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو  
 جبکہ وہ آپ کا غلام آپ کا نائب اور آپ کی اُمت میں آپ  
 کا خلیفہ ہے۔ وہ خلیفہ ہے پیغمبر کا اور خلیفہ ہے اللہ جل شانہ  
 کا۔ یہ تو خلیفہ ہے باطنی اور امام المسلمین جو رعایا کا بادشاہ ہے  
 وہ خلیفہ ہے ظاہری۔ اور وہ وہی ہے جس کی متابعت اور  
 فرماں برداری کا ترک کسی مسلمان کو بھی حلال نہیں اور بعض  
 کا یہ بھی قول ہے کہ امام المسلمین جب صاحب عدل ہو تو وہی  
 قطب زمانہ ہے کہ ظاہری و باطنی دونوں خلافت اس کو

لَا تَحْسِبُوا أَنَّ الْإِمْرَهَيْنِ ۖ قَدْ وَجَّهَ إِلَيْكُمْ مَنْ  
يُحْصِي أَعْمَالَكُمْ الظَّاهِرَةَ ۖ وَهُوَ يُحْصِي أَعْمَالَكُمْ  
الْبَاطِنَةَ ۖ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ يُوْتَىٰ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَمَعَهُ مَلَكٌ رَّكَتُهُ الَّذِينَ كَانُوا مُؤْمِلِينَ بِهِ فِي  
الدُّنْيَا ۖ يَكْتُبُونَ عَلَيْهِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ ۖ وَمَعَهُمْ  
تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجْلًا ۖ كُلُّ سِجْلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ  
فِيهَا حَسَنَاتُهُ وَسَيِّئَاتُهُ وَهَبَّ مَصَدَرٍ مِنْهُ ۖ  
فَيَكْتُفُ خِيَارَهَا جَمِيعًا ۖ يَقْرَأُهَا وَإِنْ كَانَ  
فِي الدُّنْيَا لَمْ يُحْسِنُ يَكْتُبُ وَلَمْ يَقْرَأْ إِلَّا الدُّنْيَا  
دَارُ حِكْمَةٍ وَالْآخِرَةُ دَارُ قُدْرَةٍ ۖ الدُّنْيَا  
مُتَنَاجٍ إِلَىٰ أَسْبَابِ الْأَرْثِ ۖ وَالْآخِرَةُ لَا مُتَنَاجٍ  
إِلَىٰ ذَلِكَ ۖ إِذَا تَجَدَّدَ أَحَدُكُمْ مَا فِي سِجْلِهِ  
نَطَقَتْ حَوَارِجُهُ بِمَا فِيهَا ۖ مُطِئُ كُلِّ جَارِحَةٍ  
عَلَىٰ حِدَةٍ ۖ يَجْمَعُ مَا عَمِلَتْهُ فِي الدُّنْيَا ۖ قَدْ خُلِقْتُمْ  
لَا مِنْ عَظِيمٍ وَمَا عِنْدَ كُلِّ خَبَرٍ قَالَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ أَتَحْسِبُ أَنَّ خَلْقَكُمْ عَبَثًا وَ  
أَنْتُمْ الْبَنَاءُ لَا تَرْجِعُونَ ۚ

## الْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَادِي  
عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمِنِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمِيسًا  
مُحَمَّدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ أَنْتَ جَاءَ إِلَيْكَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ  
سَائِلٌ يُسْأَلُهُ شَيْئًا مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يُحَضِّرْ  
عِنْدَكَ شَيْئًا سِوَى عَشْرِ بَيْضَاتٍ ۖ

نصیب ہیں) یوں نہ سمجھو کہ (قطیبت و ولایت) کوئی سہل امر  
ہے۔ تم پر وہ (فرشتے) تعینات ہیں جو تمہارے ظاہری افعال  
کی نگہداشت کرتے ہیں اور حق تعالیٰ تمہارے باطنی افعال کی  
نگہداشت فرماتا ہے۔ تم میں ہر شخص قیامت کے دن لایا جائیگا  
کہ فرشتے جو اس پر دُنیا میں تعینات اور اس کی نیکیاں اور بدیاں لکھتے  
رہتے تھے اُس کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ ننانوے جُستِ  
ہوں گے کہ ہر جُستِ (اتنا بجا چڑا ہوگا) جہاں تک نظر جاسکتی ہے  
کہ اُن میں اس کی نیکیاں اور بدیاں اور جو کچھ بھی اس سے صادر  
ہو چکا ہے سب درج ہوگا۔ پس اس کو ان سب کے پڑھنے کی  
تکلیف دی جائے گی تو وہ ان کو پڑھے گا اگرچہ دُنیا میں لکھا پڑھا  
نہ جانتا تھا کیونکہ دُنیا حکمت کا گھر ہے کہ بغیر لکھے پڑھے لکھا  
پڑھنا نہیں آتا، اور آخرت قدرت کا گھر ہے (کہ بلا لکھا پڑھا بھی  
بہ قدرت خدا سب کچھ پڑھ سکے گا) دُنیا اسباب اور اوزاروں  
کی محتاج ہے اور آخرت اس کی محتاج نہیں ہے۔ جب تم میں سے  
کوئی جُستِرد کی کسی بات کا منکر ہوگا تو جو کچھ اس میں درج ہے  
(اس کی تصدیق کے لئے) اس کے اعضاء بولیں گے۔ جو کچھ بھی اُس  
لئے دُنیا میں کیا تھا سب کے متعلق ہر عضو علیحدہ بولے گا۔ تم ایک  
عظیم انسان امر کے لئے پیدا ہوئے ہو اور تم کو کچھ خبر نہیں حتیٰ تک  
فرماتا ہے "کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے بے فائدہ پیدا کر دیا  
ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہ آؤ گے؟"

## انجالیسویں مجلس

(جمعہ - ۱۱ شعبان ۱۲۵۵ھ - مدرسہ معمورہ)

حضرت عبداللہ بن مبارک سے حکایت ہے کہ ایک دن ان کے  
پاس کوئی سائل آیا کچھ کھانا مانگتا تھا سو آپ کے بجز دس اندلوں کے

فَاَمْرًا  
تَسْعَةً  
غُرُوبِ  
حُنْ وَامِ  
اللَّهُ رَضِيَ  
فَرَأَى فِي  
بَيْضَةً  
كَمْ أَعْطَى  
وَتَرَكْتُ  
غَرَّ مُبِينًا  
لِرَبِّهِمْ  
بِمَا وَرَدَ  
الْقُرْآنِ  
وَأَخَذَ  
جَلَّ فَارَ  
بَابَهُ مَقْ  
مَعْلُوقًا  
يُؤَافِقُونَ  
يُبْعِضُ  
بَعْضُهُمْ  
الْحَقَّ فِي  
وَالْحَقَّ عَزَّ  
عَلَى

فَأَمَرَ جَارِيَتَهُ بِأَنْ تُعْطِيَهُ إِتَايَاهَا ۖ فَأَعْطَتْهُ  
تِسْعَةً وَخَبِيرَاتٍ وَاحِدَةً ۖ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ  
غُرُوبِ الشَّمْسِ جَاءَ رَجُلٌ وَدَقَّ الْبَابَ وَقَالَ  
حُذُّوا مِنِّي هَذِهِ السَّلَٰةُ ۖ فَخَرَجَ عَلَيْهِ عَبْدُ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآخَذَ هَامِئُهُ ۖ  
فَرَأَى فِيهَا بَيْضًا فَعَدَّ ۖ فَإِذَا هُوَ تِسْعُونَ  
بَيْضَةً ۖ فَقَالَ لِحَارِيتِهِ أَيْنَ الْبَيْضَةُ الْآخَرَىٰ  
كَمْ أَعْطَيْتِ السَّائِلَ ۖ فَقَالَتْ أَعْطَيْتُهُ تِسْعَةً  
وَتَرَكْتُ وَاحِدَةً لِّفُطْرٍ عَلَيْهِمَا ۖ فَقَالَ لَهَا  
عَمْرُ مِثْنَيْنِ عَشْرَةٍ ۖ هَلْ كُنَّا أَكَاثُورًا فِي مَعَالِمَتِهِمْ  
لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَاثُورًا يَوْمُومُونَ وَيَصِدُّ قَوْلُنَا  
بِمَا وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۖ كَاثُورًا عِبِيدُ  
الْقُرْآنِ ۖ لَا يَخَالِفُونَهُ فِي حَرَكَاتِهِمْ وَسُكُنَاتِهِمْ  
وَإِخْنِهِمْ وَعَطَائِهِمْ ۖ عَامِلُونَ أَرْبَعَهُمْ عَزَّ وَ  
جَلَّ ۖ فَسَاجِدُونَ فِي مَعَالِمَتِهِمْ فَكِرْمُوهَا ۖ رَأَوْ  
بَابَهُ مَفْتُوحًا قَدْ خَلُوهُ ۖ وَرَأَوْ بَابَ غَيْرِهِ  
مَغْلُوقًا فَهَجَرُوهُ وَوَأْفَقُوهُ فِي غَيْرِهِ وَكَمْ  
يُؤَافِقُوا غَيْرَهُ فِيهِ ۖ وَأَفَقُوا فِي بَعْضِهِ لِمَنْ  
يَبْغِضُ ۖ وَفِي حَيْثِهِ لِمَنْ يُحِبُّ ۖ وَلِهَذَا قَالَ  
بَعْضُهُمْ وَافَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ۖ وَلَا تَوَافَقَ  
الْخَلْقُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ انْكَسَرَ مِنَ الْكَسْرِ  
وَالْجَبْرِ مِنَ الْجَبْرِ ۖ أَلْقَوْمٌ لَا تَزَالُونَ فِي جَانِبِ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَنْصَرُّونَ عَلَى ثِقْوَتِهِمْ وَ  
عَلَى غَيْرِهِ ۖ لَا تَأْخُذْ لَهُمْ فِيهِ كَوْمَةٌ  
لَا شَيْءٌ ۖ لَا يَخَالِفُونَ أَحَدًا

کچھ تنہا نہیں ہذا آپ نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ وہی اس کو دیدے۔ پس  
اُس نے نو اندڑے تو سائل کو دیئے اور ایک چھپایا۔ الغرض جب  
غروب آفتاب کا وقت ہوا تو ایک شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا  
اور کہا کہ یہ جواب مجھ سے لے جاؤ۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
باہر نکلے اور جواب اس سے لے لیا۔ پس اس میں اندڑے دیکھے۔  
ان کو گنا تو نوے اندڑے ہوئے۔ تب آپ نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ  
اور اندڑے کیا ہوئے؟ تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے؟ اُس نے  
کہا کہ میں نے اس کو نو دیئے تھے۔ اور ایک رکھ چھوڑا تھا کہ اس  
پر آپ روزہ افطار کریں گے۔ پس آپ نے اس سے فرمایا تو نے  
ہم کو دس اندڑوں کا خسارہ دلویا۔ یہ تھا ان کا معاملہ اپنے پروردگار  
کے ساتھ کہ جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں آیا ہے اس پر ایمان رکھتے اور  
اس کو سچا سمجھتے تھے۔ وہ قرآن کے غلام تھے کہ اپنی حرکات و سکنات  
میں اس کی مخالفت کرتے تھے نہ زین دین میں انہوں نے اپنے پروردگار  
سے معاملہ کیا پس اس معاملہ میں نفع پایا لہذا اس پر جم گئے۔ انہوں نے  
اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس میں داخل ہو گئے اور اس کے  
غیر کا دروازہ بند دیکھا پس اس کو چھوڑ بیٹھے۔ دوسروں کے بارے  
میں انہوں نے حق تعالیٰ کی موافقت کی اور اس بارے میں دوسروں  
کی موافقت نہ کی۔ جس سے وہ بغض رکھتا تھا اس سے بغض رکھنے  
میں اس کی موافقت کی اور جس سے وہ محبت رکھتا تھا اس کے  
ساتھ محبت رکھنے میں اور اسی لئے ایک بزرگ نے کہا ہر مخلوق  
کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے متعلق مخلوق کی  
موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جو کوئی بھی ٹوٹے اور جڑار ہے جو کوئی بھی  
جڑار ہے۔ اللہ والے ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں اسکی مدد کرتے رہتے  
ہیں۔ اپنے نفسوں کے مقابلہ میں بھی اور دوسروں کے مقابلہ میں بھی  
کہ نہ ان کو کسی ملامت گر کی ملامت پکڑتی ہے اور نہ وہ اس کی مددواؤ

فَنَحْنُ ذُوۤرُۥہٗ وَاَقَامَ شَرْعَہٗ یَا عَلَآمُ دَعَاكَ  
 اَلْہَوٰی الَّذِیْ اَنْتَ فِیْہِ وَاَعْلٰیہٗ وَاَبْغَمَ الْقَوْمَ فِی  
 اَقْوَالِہِمۡ وَافْعَالِہِمۡ ۚ لَا تَطْلُبُ اَلْوُضُوۡلَ اِلٰی مَا  
 وَصَلُوۡا اِلَیْہِ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰی الْکَاذِبَۃِ ۚ اَصْبِرْ  
 عَلٰی الْبَلَاءِ کَمَا صَبَرُوا عَلَیْکَ ۚ حَتّٰی تَصِلَ اِلٰی مَا  
 وَصَلُوۡا اِلَیْہِ ۚ تَوَلَّوۡا الْبَلَاءَ لَکَانَ النَّاسُ کُلُّہُمۡ  
 عِبَادًا اَنْعَادًا ۚ وَلَکِنُّہُمْ یَحْمِلُہُمُ الْبَلٰیَا فَاَلَا یَصْبِرُوۡنَ  
 عَلَیْہَا فَعَبَّہُمۡ عَنْ بَابِ رَحْمَتِہٖ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَنْ لَا  
 یَصْبِرُ لَہٗ لَا عَطَا لَہٗ ۚ اِذَا اَعِدَّ مَتَّ الصَّبْرِ  
 وَالرِّضَا کَانَ ذٰلِکَ سَبَبًا لِخُرُوۡجِکَ مِنْ  
 عُیُوۡرِہٖ یٰحَیُّ لِحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی  
 فِی بَعْضِ کُتُبِہٖ مَنْ لَّمْ یَرْضَ بِقَضَائِیْ ۚ وَکَمْ  
 یَصْبِرُ عَلٰی بَلَدَیْ لَکِنِّیْ لَکِنِّیْ اِلَیَّ سَوَالِی ۚ اِقْنَعُوۡا  
 بِہٖ دُوۡنَ غَیْرِہٖ ۚ وَالْمَقْدَرُ کَاۡیُنُ لَکُمْ وَعَلِیْکُمْ  
 حَقُّوۡا الْاِسْلَامَ حَتّٰی تَصِلُوۡا اِلَی الْاِیْمَانِ ۚ  
 ثُمَّ حَقُّوۡا الْاِیْمَانَ حَتّٰی تَصِلُوۡا اِلَی الْاِیْقَانِ ۚ  
 فَمِنْ کُنْزِ تَرَوْنَ مَا لَمْ تَرُوۡہُ مِنْ قَبْلِ ۚ الْیَقِیْنُ  
 یُؤْتِیْکُمُ الْاَشْیَاءَ کَمَا هِیَ عَلٰی صُوۡرَتِہَا ۚ یَصْبِرُ  
 مُعَآیَنَۃً ۚ هُوَ یُوَفِّقُ الْقَلْبَ عَلٰی الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَیُرِیْہِ الْاَشْیَاءَ مِنْہٗ ۚ اِذَا وَفَّقَ الْقَلْبَ عَلٰی بَابِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ اِلَیْہِ یَدُ الْکَرَامَۃِ  
 فَتَکْرَمُ عَلَیْہِ ۚ فِیصْبِرُ کَرِیْمًا مُّوَفِّیًا ۚ  
 یَتَکَرَّمُ عَلٰی الْخَالِیْقِ وَلَا یَسْتَحِلُّ عَلَیْہُمْ یُسْئِی ۚ  
 اَلْقَلْبُ الصَّحِیۡحُ الَّذِیْ صَلَّیْہُ بِاللّٰہِ  
 عَزَّ وَجَلَّ کَیۡدُہٗ ۚ

اس کی شریعت کے قائم کرنے میں کسی سے ڈرتے ہیں  
 صاحبزادہ۔ جس ہوس میں تو مستلا ہے اس کو چھوڑ اور اللہ  
 والوں کا اتباع کر ان کے اقوال و افعال میں۔ محض جھوٹے وعدے  
 سے وہاں تک پہنچنے کا خواہاں مت ہو جہاں وہ پہنچ گئے ہیں  
 مصیبت پر صبر کر مگر یہ کہ انہوں نے صبر کیا تھا تاکہ تو بھی وہاں پہنچ  
 جائے جہاں وہ پہنچے ہیں۔ اگر مصیبتیں نہ ہوتیں تو سارے ہی  
 آدمی عابد و زاہد بن جاتے و لیکن مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں  
 پس وہ ان پر صبر نہیں کر سکتے لہذا وہ ان کو ان کے پروردگار  
 کے دروازے سے روک دیتی ہیں۔ جو اس کے لئے صبر نہ  
 کرے گا اس کے لئے عطا نہیں۔ جب تجھ کو مصبور و ماضی نہ ہوگا  
 تو یہ حق تعالیٰ کی بندگی سے تیرے نکلنے کا سبب ہو جائیگا۔ حق تعالیٰ  
 نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو میری تعارف پر رضا  
 نصیب نہ ہو اور میری (ذالی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کر سکے تو اس کو  
 چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے۔ اسی پر قناعت کر  
 دوسروں کو چھوڑ کر کہ جو کچھ مقدر ہے خواہ تمہارے لئے مفید ہو یا مضر  
 وہ تو ہونے ہی والا ہے۔ جیسی اسلام حاصل کرو تاکہ ایمان تک پہنچ  
 جاؤ پھر جیسی ایمان حاصل کرو تاکہ ایقان تک پہنچو پس اس وقت  
 دیکھو گے وہ امور جن کو یقین سے قبل نہ دیکھا تھا۔ وہ یقین تم کو  
 ساری چیزیں اصلی صورت پر دکھائیگا کہ (مٹنی سنائی) خبر دیکھا  
 بھالا معاملہ بن جائے گی۔ وہ یقین قلب کو حق تعالیٰ کے حضور  
 جاکھڑا کریگا۔ اور سب چیزوں کو اسی کی طرف سے دکھائیگا۔ جب  
 قلب حق تعالیٰ کے دروازہ پر کھڑا ہو جائیگا تو دوست عزت اس کی  
 طرف نکلے گا پس اس پر کرم فرمائیگا تب وہ قلب صاحب کرم و اشراف بن جائیگا  
 مخلوق پر کرم و سخا کرے گا اور ان سے کسی غم کا بھی بھل نہ کریگا۔ تندرست  
 قلب جو اللہ کے قابل بن جاتا ہے صاحب کرم ہو کر تائب اور باطن

وَالسِّرُّ الَّذِي قَدْ صَفَّاعَيْنِ الْكَرِيمِ وَ  
 كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَقَدْ تَكْرَمَ عَلَيْهِمَا  
 أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ بِالْكَرَمِ  
 وَالْإِيثَارِ فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا فِي مَعْصِيَةٍ  
 مَحَلٍّ يُعْمَلُ نَصْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ هِيَ مَعْصِيَةُ  
 إِلَهٍ وَالْإِيثَارُ بِالْإِكْتِسَابِ مَعَ مُلَازِمَةِ  
 الطَّاعَةِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْقَبْرُ مِنْهُ فَتَقْتُلُوهُمُ  
 بِهِ وَمَعَهُ لَا بَغْيَ وَلَا مَعَ غَيْرِهِ فَيُخْلِدُ فِيهِ  
 أَكْثَرُكُمْ مَنْ طَبِقَ فَضْلُهُ وَكَرَمَهُ مِنْ حَيْثُ لَا  
 تَدْرُونَ وَلَا تَعْقِلُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفَسَّادِينَ  
 قَدْ أَزَلَّ مِنَ الْوَسْطَى زَالَ الْحِجَابُ وَلِهَذَا  
 قَالَ أَبُو بَرْدٍ الْبُسْطَامِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 رَأَيْتُ نَبِيَّ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ الظَّرِيقُ  
 إِلَيْكَ يَا بَارِي خُذَا فَقَالَ دَمُ نَفْسِكَ وَ  
 تَعَالَى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهَا كَمَا تَسْلِمُ الْحَيَّةُ مِنْ  
 جِلْدِهَا إِنْهَا عَيْنُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّفْسِ  
 نَوْنٌ غَيْرُهَا وَآمَرَةٌ بِكَرْمِهَا لِأَنَّ الدُّنْيَا وَ  
 مَا فِيهَا وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ تَابِعٌ  
 لِلنَّفْسِ الدُّنْيَا كَمَا وَهَى مُتَبَوِّبَتَانِ وَالْآخِرَةُ  
 كَمَا أَيْمَنَتَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَفِيهَا مَا  
 تَشْتَهِيهِ إِلَّا نَفْسُكَ وَتَكُلُّ الْأَعْمَى رَوْقًا  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ هُمْ بِالْكَفَارِ فِي  
 مَصَارِحِ الْخَلْقِ وَالْعِيَالِ وَفِي السَّيْلِ فِي  
 خُلُوعِهِ لَمْ يَكُنْ  
 عَزَّ وَجَلَّ

ہیں  
 در اشر  
 کے وند  
 گئے ہیں  
 ہاں پہنچ  
 سے ہی  
 ہوتی ہیں  
 دگار  
 صبر نہ  
 ل نہ ہوگا  
 حق تعالیٰ  
 رضا  
 اس کو  
 بست کر  
 رہو یا مضر  
 پہنچ  
 نہ وقت  
 تم کو  
 دیکھا  
 حضور  
 جب  
 اس  
 رب یا گیا  
 رست  
 بہن

جو کہ ورت سے صاف ہو جاتا ہے صاحب کرم ہوا کرتا ہے اور یہ دلوں  
 صاحب کرم کیوں نہ ہوں حالانکہ ان پر کرم فرمایا ہے اکرم الاکرم نے  
 (جو سب زیادہ کرم والا ہے) صاحب جو کرم و ایثار کو اختیار کر د  
 اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں (کہ صدقات و خیرات میں سخاوت کر د) نہ کہ  
 اس کی معصیت میں (کہ ناجائز جگہ مال ٹاؤ) ہر نعمت (مثلاً دولت)  
 جو معصیت میں صرف کی جاتی ہے وہ معرض زوال میں ہے (کہ جلد  
 برباد ہو جاتی ہے) اطاعت میں لگے رہ کر کسب معاش میں مشغول رہو  
 یہاں تک کہ خدا کا قرب تم کو نصیب ہو جائے۔ پس تمہارے سارے  
 افکار اسی کے ساتھ مجتمع ہو جاویں نہ کسی دوسرے کے ساتھ۔ پس اس  
 وقت (کسب معاش کی ضرورت نہ رہے گی کیونکہ تمہارا کھانا  
 اس کے فضل و کرم کے طاق سے بن جائیگا بایں طرح کہ نہ تم جان  
 سکو گے اور نہ سمجھ سکو گے۔ نفس مخلوق اور خدا کے درمیان پردہ ہو  
 پس جب وہ درمیان سے اٹھ جاتا ہے تو پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اسی لئے  
 ابو یزید بستانیؒ نے فرمایا ہے کہ ”میں نے اپنے پروردگار کو خواب  
 میں دیکھا پس عرض کیا کہ بار خدا یا آپ تک پہنچنے کا طریقہ کیا  
 ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آ جاؤ۔ چنانچہ  
 میں نفس سے اس طرح نکل گیا جس طرح سانپ اپنی کپٹھی سے  
 نکل جاتا ہے۔ پس حق تعالیٰ نے ساری چیزوں میں جو نفس ہی کو  
 مستین کیا اور ان کو جو اس کے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس لئے کرنا  
 دیا تھا اور جو کچھ بھی حق تعالیٰ کے سوا ہے سب کا سب نفس ہی کا  
 تابع ہے۔ دنیا بھی نفس ہی کی ہے کہ وہ اسی کی مشوقہ ہے اور آخرت  
 بھی اسی کی ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس میں موجود ہوگا  
 جو نفس خواہش کریں اور آنکھیں جن سے لذت اٹھائیں۔

(کچھ گفتگو کے بعد آپ نے فرمایا، وہ (اہل اللہ) دن پر مخلوق اور  
 عیال کی مصلحتوں میں مشغول رہتے ہیں اور رات بھر اپنے پروردگار



وَالْحَاوِيَةَ مَعَهُ ۖ هَكَذَا الْمَوْلُودُ طَوَّلَ النَّمَارِ  
 مَعَ الْغُلَامَيْنِ وَالْحَوَاشِي وَفَضَاءَ حَوَاشِي النَّاسِ ۖ  
 فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَلَوْا بِوُزَارِئِهِمْ وَخَوَاصِهِمْ ۖ  
 اسْمَعُوا حِكْمَ اللَّهِ تَعَالَى مَا أَقُولُ بِاسْمَاءِ  
 قُلُوبِكُمْ ۖ وَاحْفَظُوا وَعْمَلُوا بِهِ ۖ مَا أَنْطِقُ  
 إِلَّا بِالْحَقِّ مِنَ الْحَقِّ ۖ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِصِفَةِ  
 طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَصْفَاهَا حَتَّى تَسْلُكُوهَا  
 مَا أَقْنَمُ مِنْكُمْ بِأَنْ تَقُولُوا لِي أَحْسَنْتَ ۖ يَلُ  
 تُولُوا لِي بِأَلْسِنَةٍ قُلُوبِكُمْ أَحْسَنْتَ ۖ وَعَمَلُوا  
 بِمَا أَقُولُ وَأَخْلَصُوا لِي أَعْمَالَكُمْ ۖ حَتَّى إِذَا  
 رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْكُمْ قُلْتُ لَكُمْ أَحْسَنْتُمْ ۖ مَتَى  
 تُصَلُّوْا عَلَى نَفْسِكُمْ وَعَلَى دُنْيَاكُمْ وَأُخْرَاكُمْ وَعَلَى  
 الْخَلْقِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ ۖ  
 الْخَلْقِ حِجَابُ نَفْسِكُمْ ۖ وَنَفْسُكُمْ حِجَابُ قُلُوبِكُمْ ۖ  
 وَقُلُوبُكُمْ حِجَابُ سِرِّكُمْ ۖ فَمَا دُمْتُ مَعَ الْخَلْقِ لَا  
 تَرَى نَفْسَكُمْ ۖ فَإِنْ تَرَكْتَهُمْ رَأَيْتَهُمَا ۖ سَرَاهُمَا  
 عَلُوٌّ وَهُوَ لَكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ ۖ فَلَا تَزَالُ  
 تَحَارِبُهُمَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ إِلَى رَيْبِهِمَا  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَتَطْمَئِنَّ إِلَى  
 رَعْدِهِ وَخَوَافِ مِنْ وَعِيدِهِ ۖ  
 تَمَثَّلُ أَمْرَهُ وَتَتَّبِعِي  
 عَنْ نَهْيِهِ وَتُؤَافِقُهُ  
 فِي قَدَرِهِ ۖ  
 غَسْبِيْنِ

کی خدمت اور اس کے ساتھ ظلوت میں۔ اسی طرح پادشاہ سائے دن  
 تو نوکروں چاکروں کے ساتھ اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے  
 میں لگے رہتے ہیں پس جب رات آتی ہے تو ظلوت کرتے ہیں بچے  
 و زرارہ اور خواص کے ساتھ۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جو کچھ کہ میں  
 کہہ رہا ہوں اپنے قلوب کے کانوں سے سنو اور اس کو یاد رکھو  
 اور اس پر عمل کرو۔ میں حق ہی کی طرف سے اور حق ہی بات  
 زبان سے نکالتا ہوں۔ میں جو کچھ بولتا ہوں حق تعالیٰ ہی کے راستہ  
 کی کیفیت بولتا ہوں کہ اس کیفیت کو بیان کروں تاکہ تم اس  
 پر چلو۔ میں (اپنے وعظ پر) تمہاری اتنی بات پر اکتفا نہ کروں گا  
 کہ (واہ واہ کرو اور) کہنے لگو کہ آپ نے خوب بیان کیا۔  
 بلکہ (میرا مقصود تو یہ ہے کہ) مجھ سے اپنے قلوب کی زبانوں  
 سے کہو کہ آپ نے خوب کہا اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر  
 عمل کرو۔ اور اپنے اعمال میں مخلص بنو۔ یہاں تک کہ جب میں  
 تمہاری یہ حالت دیکھوں گا (تو بجائے تمہارے) خود ہی تم سے  
 کہوں گا کہ تم نے خوب کیا۔ تو اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اور  
 مخلوق اور حق تعالیٰ کے جملہ ماسوا (کو مردہ سمجھ کر) اللہ پر کب  
 ناز پڑے گا؟ مخلوق تیرے نفس کا حجاب ہے اور نفس تیرے  
 قلب کا حجاب ہے اور قلب تیرے باطن کا حجاب ہے۔ پس جب تک  
 تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں جب  
 ان کو چھوڑ دیکھو تو نفس کو دیکھ گے گا کہ وہ دشمن بنا ہوا ہے تیرا اور  
 تیرے رب کا۔ پس تو برابر اس سے جنگ کرتا رہیگا۔ یہاں تک  
 کہ اس کو قرار حاصل ہوگا اپنے پروردگار کے ساتھ اور اطمینان نصیب  
 ہوگا اس کے وعدوں پر اور خائف ہوگا اس کی وعید سے تعمیل کرے گا  
 اس کے حکم کی اور باز آئے گا اس کی مانعت سے اور موافقت  
 کرے گا اس کی تعناء و قدر میں۔ پس اس وقت قلب اور باطن سے

دشاہ سائے دن  
ت پوری کرنے  
ت کرتے ہیں اپنے  
جو کچھ کہ میں  
اس کو یاد رکھو  
ق ہی بات  
لی ہی کے راستہ  
وں تاکہ تم اس  
اکفازہ کرونگا  
سب بیان کیا۔  
ب کی زبانوں  
ہوں اس پر  
کہ جب میں  
خود ہی تم سے  
آئی آخر تاؤ  
الہ ربک  
نس تیرے  
پس جینک  
اں جب  
ہے تیرا اور  
یہاں تک  
الہینان نصیب  
تعمیل کر جا  
واقف  
باطن سے

تَزُولُ الْحُجُبُ عَنِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ يَرِيَانِ  
مَا كَمَرِيَاةٍ مِنْ قَبْلِ يَعْرِ فَإِنْ رَأَيْتُمْ عَزَّوَجَلَّ  
وَيَلْجَانِ بِهٖ وَلَا يَقْفَانِ مَعَ شَيْءٍ سِوَاكَ ۝  
الْعَارِفُ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ بَلْ يَقِفُ مَعَ خَالِقِ  
كُلِّ شَيْءٍ لَا تَوْحِيدَ لَهُ وَلَا سِنَّةَ لَهُ ۝ لَا قَيْدَ لَهُ  
عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ۝ وَالْمُحِبُّ لَا وَجُودَ لَهُ ۝  
هُوَ فِي وَادِي الْقَدْرِ الْعُلْمُ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ۝  
أَمْوَاجُ بَحْرِ الْعُلْمِ تَرْفَعُهُ وَتَحْطُّهُ وَتَرْفَعُهُ  
إِلَى الْجَوْ شَمِّ تَحْطُّهُ إِلَى التَّخَوُّمِ ۝ وَهُوَ قَلْبُ  
مَبْهُوتٍ لَا يَقُولُ ۝ أَصَمُّ أَبْكُمْ لَا يَسْمَعُ  
مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَرَى غَيْرَكَ ۝ وَهُوَ  
مَلِيَّتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ فَإِذَا شَاءَ انْشَرَكَ ۝ إِذَا  
أَرَادَ أَوْجَدَكَ هُمْ أَبَدٌ إِنْ سَرَّادِقِ الْقَمَرِ ۝  
فَإِذَا جَاءَتْ نُورِيَّةُ الْحُكْمِ كَاوُافِي صَحْنِ الْحُكْمِ ۝  
لَا إِجَاءَتْ نُورِيَّةُ الْخُرُوجِ كَاوُافِي أَعْلَى الْبَابِ ۝  
يَا حُدُودَ الْقَصَصِ مِنَ الْخَلْقِ يَصِيرُونَ  
وَسَائِلُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۝ هَذِهِ  
أَحْوَالُهُمْ وَلَكِنْ مِنْ حَالٍ مَا يَكْتُمُ ۝ يَا  
قَوْمُ أَيْشَ هَذَا انْتَهَرْتُ فِي هَوَسٍ ۝  
انْتَهَرْتُ فِي ضِيَاءِ الزَّمَانِ بِمَا شَيْءٌ ۝ أَصْبَحْتُ  
مَعَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ أَيْتَمْتُ الْخَلْقَ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ ۝ إِنْ أَرَدْتُ تَحْقِيقَ الْإِسْلَامِ فَعَلَيْكَ  
بِالْإِسْتِغْلَامِ ۝ وَإِنْ أَرَدْتَ الْقُرْبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فَعَلَيْكَ بِالْإِسْتِطْلَامِ ۝ بَيْنَ يَدَيْ قُدْرِهِ  
وَفِعْلِهِ بِمَا لَيْزَ لَا كَيْفَ ۝ فَمِنْ أَلَا لَقَرُّهُ مِنْهُ ۝

پر دے اٹھ جائیں گے کہ دونوں وہ امور دکھیں گے جو پہلے نہیں دیکھے  
وہ پہچان لیں گے اپنے پروردگار کو اور اسی کی پناہ پکڑیں گے۔ اور  
اس کے سوا کسی چیز پر بھی نہ ٹھہریں گے۔ عارف کسی شے کے ساتھ  
بھی نہیں ٹھہرا کرتا بلکہ ہر شے کے پیدا کرنے والے کے ساتھ ٹھہرا کرتا  
ہے کہ نہ اس کے لئے میند ہے نہ اونگھ اور نہ کوئی پابند بنانے والا  
ہے رب سے۔ اور محبوب (کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ) اس کا وجود  
ہی نہیں ہوتا وہ تعاضد قدر اور علم حق تعالیٰ کی وادی میں (حیران و  
سرگشتہ) ہوتا ہے کہ دریا علم کی موجیں اس کو اٹھاتی بٹھاتی رہتی ہیں  
کہ کبھی عالم بالانک چڑھاتی ہیں اور کبھی تخت زمین اتارتی ہیں اور  
وہ متحیر ہوتا ہے کہ کچھ نہیں سمجھتا۔ گونگا بہرا ہوتا ہے کہ نہ غیر کی سنتا  
ہے اور نہ غیر کو دیکھتا ہے اور (گویا) وہ مڑوہ بے جان ہوتا ہے۔  
حق تعالیٰ کے ہاتھوں میں۔ پس جب وہ چاہتا ہے تو اس کو  
حیات دے دیتا ہے۔ جب ارادہ فرماتا ہے تو اس کو وجود بخشتا  
ہے۔ وہ ہر وقت سر پر دہائے قرب میں رہتے ہیں۔ پس جب  
حکم کی نوبت آتی ہے تو صحن حکم میں ہوتے ہیں اور جب باہر گئے  
کی نوبت آتی ہے تو دروازہ پر ہوتے ہیں کہ مخلوق کے واقعات  
معلوم کرتے ہیں اور ان کے اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ  
قرار پاتے ہیں۔ یہ ہیں ان کی مالیات مگر بعض حالات مخفی ہوا کرتے  
ہیں (اس لئے ان کی کسی کو اطلاع نہیں ہوتی) صاحبو۔ یہ بات  
کیا ہے؟ تم لوگ ہوس میں (مبتلا) ہو۔ تم بے فائدہ وقت ضائع  
ہونے میں (مشغول) ہو۔ حق تعالیٰ کے ساتھ صابر بنو کہ دنیاؤ  
آخرت کی خوبیاں دیکھو گے۔ اگر تو حقیقی اسلام حاصل کرنا چاہتا  
ہے تو شان تسلیم اختیار کر اور اگر حق تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو  
اس کی قضاء قدر اور فعل کے سامنے چون و چرا کے بغیر پڑ جانے  
کو اختیار کر کہ اس کی وجہ سے تو اس کے قرب ہو جائے گا۔

لَا تَشَاءُ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَا يَصْلُحُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۖ إِذَا كَانَ لَا يُعِيتُكُمْ  
لَكُمْ مَا تَشَاءُونَ فَلَا تَشَاءُ وَلَا تَتَّزِعُونِي فِي أَعْمَالِهِ ۖ  
إِذَا أَحَبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لَكُمْ وَمَا فَيْتُكُمْ وَوَلَدَ لَكُمْ  
وَكَسَّرَ أَعْمَالَكُمْ فَتَبَسَّمُوا فِي وَجْهِهِ قَدْ لَوَّارَادَتِهِ  
وَتَبَسَّمُوا بِهِ كُنْ عَلَى ذَلِكَ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَهُ ۖ إِنْ  
أَرَدْتَ الصَّفَاءَ مَعَهُ ۖ إِنْ أَرَدْتَ وَهْوَلُ قَلْبِكَ  
إِلَيْهِ ۖ وَأَنْتَ فِي الدُّنْيَا ۖ أَكْتُمُ حُزْنَكَ وَ  
أُظْهِرْ بُشْرَكَ ۖ خَالِقِ النَّاسَ بِخَيْرٍ حَسْبُكَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُشِّرُ  
الْمُؤْمِنِينَ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ لَا تَشْكُوا  
إِلَى أَحَدٍ ۖ فَإِنَّكَ إِنْ شَكَوْتَ مِنَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِهِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا  
يَبُولُ مِنْ عِنْدِكَ مَا شَكَوْتَ مِنْهُ وَلَا يُغَيِّرُ  
بَشْيَءٍ مِنْ أَعْمَالِكَ ۖ فَإِنَّ الْعَجَبَ يَفِيدُ الْعَمَلَ  
يُمْلِكُهُ ۖ مَنْ رَأَى تَوْفِيقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَشْفَى  
عَنِ الْعَجَبِ بَشْيَءٍ مِنَ الْأَعْمَالِ ۖ إِنْ جَعَلَ كُلَّ  
قَصْدٍ إِلَّا إِلَهًا فَإِنَّهُ يَجْعَلُ رَحْمَةً لَكَ وَيُعَيِّنُ  
لَكَ أَسْبَابَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ كَيْفَ تَقْدِرُ أَنْ يَجْعَلَ  
قَصْدَكَ إِلَهًا وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِي أَقْوَالِكَ وَ  
أَعْمَالِكَ ۖ طَالِبُ الْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ ۖ خَالِفٌ مِنْ  
ذَرَمِيمٍ ۖ طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّهَا صِدْقٌ ۖ  
أَتَقُومُ لَهُمْ صِدْقٌ ۖ بَلَاكَ بِصِدْقِي بَلَا ظُهُورِي  
أَفْعَالُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَمْبَالِهِمْ هُمْ نَوَابِ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ فِي خَلْقِهِ وَخُلَفَاءُ عَلَيْهِمْ ۖ

چاہیے کہ کسی چیز کو بھی نہ چاہے کیونکہ یہ ٹھیک نہیں۔ حق تعالیٰ  
فرماتا ہے اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے۔ جبکہ وہ چیز  
پوری ہی نہیں ہوتی جو تو چاہتا ہے پس ہاں یہ کہ تو چاہتا ہی  
چھوڑ دے کہ حق تعالیٰ سے اس کے افعال میں نزاع نہ کرے۔  
اگر وہ تیری آبرو تیری امان تیری عافیت تیری اولاد سب کچھ  
بھی لے لے اور تیری آبرو تیری فرمائے تو اس کے قضا و قدر اور ارادہ  
اور تبدیلی پر شکرا۔ ایسا بن اگر تو اس کا قرب چاہتا اگر تو اس کے  
ساتھ صفائی چاہتا اگر تو دنیا ہی میں رہ کر اس تک اپنے قلب کا بیچنا  
چاہتا ہے۔ اپنے حُزن کو مخفی رکھ اور اپنی بشارت کو ظاہر کر اور  
لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی بشارت چہرہ پر ہوتی ہے اور  
اُس کا حُزن دل میں۔ کسی سے شکوہ مت کر کیونکہ اگر تو حق تعالیٰ  
کا شکوہ کرے گا تو اس کی نظروں سے بھی گر جائے گا اور جس  
منسبت کی تو نے اس کی شکایت کی تھی وہ بھی تجھ سے زائل نہ  
ہوگی۔ اور اپنے کسی عمل پر مغرور مت ہو کیونکہ مغرور ہونا عمل کو  
فاسد اور تباہ کر دیتا ہے۔ جس شخص کی نظر حق تعالیٰ کی توفیق پر ہوتی  
ہے اس سے عمل پر مغرور ہونا جاتا رہتا ہے۔ اپنا سارا قصداً  
کی طرف کر کہ وہ تیرے لئے اپنی رحمت تجویز فرمائے گا اور اپنے  
تک پہنچنے کے اسباب تیرے لئے مینا کر دے گا تو اس کو اپنا  
تھمور دیوں قرار دے سکتا ہے جبکہ تو اپنے اقوال و افعال سب  
ہی میں جھوٹا مخلوق کی حمد کا طالب اور ان کی مذمت سے مخالف ہو۔  
حق تعالیٰ کا راستہ تو ستر یا سچائی ہے۔ اللہ والوں کے لئے صدق ہی  
صدق ہے بلا کذب کے اور صدق ہے بلا ظہر کے کہ ان کے افعال  
بہ نسبت اقوال کے بکثرت ہیں۔ (کہ کہتے کم ہیں اور کرتے ہیں زیادہ)  
وہ خدا کی مخلوق میں خدا کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اور

وَجَاهِدْنِي فِي أَرْضِي هُمُ الْمُؤْمِنُونَ  
خَوَاصُّهُ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ إِنِّي عَلَىكَ بِهَمٍّ لَا  
تُزَاجِعُهُمْ بِبِقَافِكَ هَذَا أَشَى وَلَا مَجَى بِالْخَلْقِ  
وَالْمَتَى وَالْقَالَ وَالْعَيْلِ أَلَلَّهُمْ أَجَعَلْنَا مِنَ  
الصَّادِقِينَ وَأَتَمَّكَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً فِي  
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عَدَّ ابْنُ النَّارِ (وَقَالَ رَضَى  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) لَا تَقْتَمُ مِنْ أَحْوَالِهِمْ بِالْأَحْمَدِ  
وَالْتَزَلَى مِنْهُمْ وَالشَّدَقِ بِكَ لَا مِمِّمْ  
لَا يَنْفَعُكَ ذَلِكَ مَعَ فَنَافِقِكَ لَا تَحَالِيهِمْ  
أَنْتَ كَذِبٌ بِلا صِفَاءٍ خَلْقٌ بِلا خَلْقٍ دُنْيَا  
بِلا آخِرَةٍ بَاطِلٌ بِلا حَقِيقَةٍ ظَاهِرٌ بِلا  
بَاطِنٍ قَوْلٌ بِلا عَمَلٍ عَمَلٌ بِلا إِخْلَاصٍ  
إِخْلَاصٌ بِلا إِصَابَةِ السُّنَّةِ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلا عَمَلٍ وَلَا عَمَلًا بِلا  
إِخْلَاصٍ وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوَافِقٍ  
بِكِتَابِهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ  
دَعْوَى بِلا بَيِّنَةٍ فَلَا جَرَمَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا  
إِنْ حَصَلَ لَكَ قَبُولُ الْخَلْقِ مَعَ كَذِبِكَ لَمَّا  
حَصَلَ لَكَ قَبُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَالِمُ  
بِمَا فِي الْقُلُوبِ لَا تَبْهَرُ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ  
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَاءَ الرِّيَاسِ  
وَالْجُلُودِ وَالْعِظَامِ يَنْظُرُ إِلَى خَلْقِكَ لِأَلَى  
جَلْوَتِكَ أَمَا سَمِعْتِ جَعَلْتَ مَنْظَرَ الْخَلْقِ  
مُنْجَسًا وَمَنْظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

مُنْجَسًا

اس کی زمین میں اس کے (مقرر کئے ہوئے) سپہ سالار اور کوتوال  
ہیں۔ وہ اس کے منتخب اور خاص بندے ہیں۔ اے منافق تجھ کو  
ان سے کیا نسبت؟ اپنے نفاق کے ساتھ ان کی صف میں مت  
گھس کہ یہ چیز بناؤ سنگھار اور تمنا اور قیل و قال سے حاصل نہیں  
ہوا کرتی۔ یا اللہ ہم کو چٹا بنا اور عطا فرما ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت  
میں بھی خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(نیز آپ نے فرمایا) اشر والوں کے حالات میں محض نام کرنے اور  
ان کی سی صورت بنانے اور ان کے ارشادات (نقل کر کے) باہیں  
پھاڑنے پر اکتفا مت کر۔ کہ ان کے افعال کی مخالفت کے ہوتے ہوئے  
یہ (انتقال) تجھ کو کچھ بھی نفع نہ دیگی۔ تو کدورت ہے بلا صفائی کے۔ خلق  
ہے بلا خالق کے۔ دنیا بے بلا آخرت کے۔ باطل ہے بلا حقیقت کے  
ظاہر ہے بلا باطن کے۔ قول ہے بلا عمل کے عمل ہے بلا اخلاص کے  
اور اخلاص ہے بلا موافقت سنت کے۔ حق تعالیٰ نہ قول بلا عمل  
کو قبول فرماتا ہے اور نہ عمل بلا اخلاص کو۔ کوئی چیز بھی کیوں نہ ہو۔  
جبکہ اس کی کتاب اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
کے موافق نہ ہوگی تو اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ یہ (تیری بناوٹ)  
محض دعویٰ ہے بلا دلیل پس ضرور ہے کہ تجھ سے کچھ بھی قبول نہ ہو  
اگر تیرے اس جھوٹ سے تجھ کو مخلوق میں مقبولیت حاصل  
ہو بھی گئی تو حق تعالیٰ کی قبولیت تو حاصل نہ ہوئی۔ وہ دلوں کے  
حالات سے واقف ہے۔ کھوٹ لے کر بھڑک مت دکھا کہ  
پر کھنے والا (خدا) بڑا صاحب نظر ہے۔ حق تعالیٰ تیرے قلب کو  
دیکھتا ہے تیری صورت کو نہیں۔ وہ کپڑوں اور کھالوں اور ہڈیوں  
کے ماوراء کو دیکھتا ہے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہے بلوت کو نہیں۔  
کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ جس پر خلق کی نظر پاتی ہے اسکو تو آراستہ  
کر لیا ہے اور جو حق تعالیٰ کے دیکھنے کی چیز ہے اس کو نجس

حق تعالیٰ  
جبکہ وہ چیز  
چاہتا ہی  
نہ کرے۔  
بلا سبب کچھ  
اور اور ارادہ  
اس کے  
قلب کا بیچنا  
ہرگز اور  
نہ صلی اللہ  
تعالیٰ ہے اور  
نہ تو حق تعالیٰ  
ور جس  
سے زائل نہ  
و حاصل کو  
حق پر مبنی  
نفسی  
اور اپنے  
و اپنے  
سب  
انف  
صدق ہی  
لا افعال  
ما زیادہ  
اور

اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَلْيَبْغِ مِنْ جَمِيعِ دُنُوبِكَ ۚ  
 وَاخْلُصْ فِي تَوْبِكَ ۚ تَبَّ مِنْ شَرِّكَ بِالْحَقِّ  
 لَا تَعْمَلْ شَيْئًا اِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اِنِّي اَرَاكَ  
 كُلَّكَ خَطَا ۚ لَا تَكُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَ  
 الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ تُحَرِّدُكَ بَقَّةٌ ۚ  
 تُسَيِّطُكَ لُغْمَةٌ ۚ تَرْفَعُ لِرِضَا نَفْسِكَ ۚ وَتَسْخَطُ  
 لِسَخَطِهَا ۚ فَانْتَ عَبْدُهَا ۚ زِمَامُكَ سَيِّدُهَا ۚ  
 اَيْنَ اَنْتَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا يَسْئَلُ  
 تَحَقَّقْتَ لَهُمُ الْعُبُودِيَّةُ لَهُ ۚ وَالرِّضَا بِاَعْمَالِهِ  
 اَلَا فَاَنْتَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ كَالْجِبَالِ  
 التَّرَاوِي ۚ تَنْزِلُ اِيْنَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَهُمْ يَنْظُرُونَ  
 اِلَيْهَا بَعِيْنُ الضُّمُرِ وَالْمُوَافَقَةِ ۚ تَرْكُوكُوا  
 الْاِحْسَادَ لِلْبَلَايَا وَطَارُوا اِلَى الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَقُولُ لَهُمْ ۚ فَهُمْ خِيَمٌ بِلَا رَجَالٍ ۚ اَنْفَامٌ  
 بِلَا طَيُّورٍ ۚ وَاَزْدَا حُمْهُمْ عِنْدَكَ ۚ وَاجْمَادُهُمْ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ يَا مُعْرِضِيْنِ عَنْ رَحْمَتِهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَا مُسْتَوْحِشِيْنِ مِنْهُ ۚ نَقَلْ مُوَالِي حَتَّى اَصِلَهُ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ ۚ اَسْأَلُ فَيَكْفُرُ ۚ اخَذَ لَكُمْ  
 الْاَمْنَ مِنْهُ ۚ اَلْتَضَرَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَهْبَ  
 لَكُمْ حَقُّوقَهُ الْاَتَىٰ لَهُ عَلَيْكُمْ ۚ اَللَّهُمَّ رَدَّنَا  
 اِلَيْكَ ۚ وَاَوْقِنَا عَلَىٰ بَابِكَ ۚ اَجْعَلْنَا لَكَ  
 وَفِيكَ وَمَعَكَ ۚ اَرْضَنَا بِحُدُومَتِكَ ۚ اَجْعَلْ  
 اَخَذْنَا دَعَاءَ نَا لَكَ طَهْرُ  
 بَوَاطِنَانَا عَنْ غَيْرِكَ ۚ لَا  
 تَرْنَا حَيْثُ خَفَيْتَا

بنا رکھا ہے۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اپنے سارے گناہوں سے  
 توبہ کر۔ اور اپنی توبہ میں مخلص بن۔ خلق کو شریک خدا بنانے سے  
 توبہ کر۔ کوئی کام نہ کر مگر اللہ عز و جل کے لئے۔ میں تجھ کو سرتاپا خطا  
 دیکھتا ہوں۔ کیونکہ تو نفس اور خواہش۔ اور دنیا اور شہوات و  
 لذات کے ساتھ بڑا ہوا ہے کہ ایک پشتہ تجھ کو غضب ناک بنا دیتا  
 اور ایک لقمہ تجھ کو ناراض کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس کی خوشی سے  
 خوش اور اس کی ناخوشی سے ناخوش ہوتا ہے۔ پس تو اپنے نفس  
 کا بندہ ہے کہ تیری باگ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تجھے اُن اللہ کے  
 بندوں سے کیا نسبت جن کی بندگی اللہ کے لئے اور خوشنودی اس  
 کے افعال پر متحقق ہو چکی ہے کہ مصیبتیں ان پر نازل ہوتی ہیں اور  
 وہ بیٹھے ہوئے ہیں جیسے گرے ہوئے پہاڑ۔ مصائب ان کی طرف  
 اور ان کے اوپر نازل ہوتے رہتے ہیں اور وہ مبر و موافقت کی  
 اسکھ سے ان کو نکتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اجسام کو مصیبتوں  
 کے لئے چھوڑا اور اپنے قلوبے حق تعالیٰ کی طرف اڑ گئے۔ پس وہ  
 خیمہ ہیں آدمیوں کے بغیر اور پنجرے میں طیور کے بغیر کہ ارواح ان کی دجو  
 گویا طیور ہیں (خدا کے پاس ہیں اور اجسام ان کے جوہر پنجرہ کے  
 ہیں دنیا میں ہیں مگر خدا کے سامنے۔ اے اپنے پروردگار سے ڈر کر دانو  
 اور اے اس سے وحشت کھانے والو۔ میری طرف بڑھو کہ میں تمہارے  
 اور اس کے تعلق کو درست کر دوں کہ اس سے تمہاری بابت درگاہ  
 کروں اور تمہارے لئے اس سے امن حاصل کروں۔ اس کے سامنے  
 گر کر ملاؤں۔ حتیٰ کہ وہ تم کو اپنے حقوق جو تم پر واجب ہیں عطا فرمے  
 (کہ فرانس کی تعمیل کی توفیق بخشے) یا اللہ ہم کو اپنی طرف لوٹا اور ہم  
 کو اپنے دروازے پر کھڑا کرے۔ ہم کو اپنا بنالے ہم کو اپنی خدمت  
 کے لئے منتخب فرما۔ ہمارا لینا اور دینا سب اپنے لئے بنا۔ ہمارے باطن  
 کو پاک کر۔ جہاں کی تو نے مانعت فرمائی ہو وہاں ہم کو نہ دیکھ اور جہاں کا

لَا تَفْقَهُنَّ تَأْخِيثُ أَمْرَتِنَا لَا تَجْعَلْ ظُلُومَهُنَّ فِي  
مَحَاصِيكَ وَبَوَاطِنُنَا فِي الشَّرِّ إِنَّكَ بِحُدُثِنَا  
مِنْ نُفُوسِنَا إِلَيْكَ ۖ اجْعَلْ كُنْهَنَا لَكَ ۖ اغْنِيَاكَ  
بِكَ عَنْ غَيْرِكَ ۖ يَتَبَهَّنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْكَ ۖ  
أَرْدُنَا بِطَاعَتِكَ وَمُنَا جَائِكَ ۖ لَيْدُ قُلُوبِنَا وَ  
أَسْرَارِ كَا بُقْرِ بِكَ ۖ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَحَاصِيكَ  
كَمَا أَحَلَّتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَكَرِّمْنَا إِلَى  
طَاعَتِكَ كَمَا قَرَّبْتَ بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَ  
بَيَاضِهَا ۖ أَحِلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا تَكُونُ كَمَا  
أَحَلَّتْ بَيْنَ يُوسُفَ وَزُلَيْخَا فِي مُصَيِّتِكَ ۖ  
كَأَنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ ۖ ذُوبُوا نُفُوسَكُمْ  
وَأَهْوِئْتَكُمْ وَطَبَّاعَكُمْ بِالصُّلُومِ الدَّائِمَةِ  
الْمُحَلَّةِ الدَّائِمَةِ وَالصَّبْرِ الدَّائِمِ ۖ إِذَا هُمْ يَلْعَبُونَ  
ذُوبَانُ لَفْسِهِمْ وَهَوَاهُ وَطَبَّعِهِمْ بَقِيَ هُوَ وَمَوْلَاهُ  
بِلَا رَحْمَةٍ ۖ بَقِيَ قَلْبًا وَبَسْرًا وَمَوْلَى ۖ سَعَةً  
بِلَا ضَيْقٍ ۖ عَافِيَةً بِلَا سَقِيمٍ ۖ كُونُوا عَقْلَاءَ  
وَتَعْلَمُوا ۖ وَاعْمَلُوا ۖ وَأَهْلُصُوا بِأَعْلَامٍ  
تَعْلَمُ مِنَ الْخَالِقِ شَمْرٌ مِنَ الْخَالِقِ ۖ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ بِمَا  
يَعْلَمُ أَوْ رَتَّبَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا كَمْ يَعْلَمُ ۖ لَا بُدَّ  
مِنَ التَّعْلَمِ مِنَ الْخَالِقِ أَوَّلًا وَهُوَ الْحَكَمُ ۖ  
شَمْرٌ مِنَ الْخَالِقِ ثَانِيًا وَهُوَ الْعِلْمُ الدِّقُّ ۖ يَعْلَمُ  
يَخْصُ الْقُلُوبَ ۖ مِنْهُ يَخْصُ

الْأَسْرَارَ ۖ كَيْفَ

تَقْدُرُ

حکم فرمایا ہے وہاں غیر ماضیت یا ہمارے ظاہر کو اپنی معصیتوں میں  
اور ہمارے باطن کو اپنا شریک بنانے میں مت رکھ۔ بہانے نفوس  
سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے ہم کو سرتاپا اپنا ہی کر لے کہ تیرے سبب  
تیرے غیر سے مستغنی ہوں۔ اپنی غفلت سے ہم کو بیدار کر۔ ہم سے  
اپنی طاعت و مناجات کا ارادہ فرما۔ ہمارے قلب اور اسرار کو اپنے  
قرب کی لذت دے ہماری اور اپنی معصیتوں کے درمیان ایسا  
فصل فرما دے جیسا کہ آسمان و زمین کے درمیان تو نے فصل  
فرمادیا ہے اور ہم کو اپنی طاعت کے اتنا قریب لے آجتنا تو نے  
آنکھ کی سیاہی اور سپیدی کو قریب فرمادیا ہے۔ ہمارے اور اپنی  
ناپسند باتوں کے درمیان ایسی آڑ مائل کر دے جیسی تو نے اپنی  
معصیت (زنا) کے متعلق یوسف اور زلیخا میں آڑ کر دی تھی  
(نیز آپ نے فرمایا) اپنے نفوس اور خواہشات اور طبع کو دائمی  
روزوں و دائمی نواز اور دائمی مہر سے بگھلاؤ۔ جب نفس و خواہش اور  
طبیعت کا بگھل جانا بندہ کے لئے درست ہو جاتا ہے تو وہ اور اس  
کا مولا مزاحمت کے بغیر رہ جاتے ہیں اگر خدا تک اس کی رسائی بلا  
روک ٹوک ہوتی ہے اور جاتا ہے قلب اور باطن اور مولا۔ پوری فراخی  
بلا تنگی کے اور عافیت تامہ بلا بیماری کے۔ سمجھدار بنو اور علم حاصل کرو اور  
عمل کرو اور مخلص بنو صاحبزادہ۔ مخلوق سے علم حاصل کرو۔  
اس کے بعد خالق سے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ اس کو وہ علم نصیب فرماتا  
ہے جو اس کو حاصل نہ تھا۔ اول مخلوق سے علم حاصل کرنا ضروری ہے جو  
اور وہ حکم (یعنی شریعت) ہے اس کے بعد دوسرے نمبر پر خالق سے  
(علم حاصل ہوگا) اور وہ علم لدنی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قلوب کے لئے  
مخصوص ہے اور ایک راز ہے جو باطن کے ساتھ خاص ہے (اسکے لئے  
شیخ طریقت کا دامن پکڑنے کی حاجت ہے) اُستاذ کے بغیر تو کسی فن کو

تَسْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أُسْتَاذٌ أَنْتَ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ  
 اُطْلُبُ الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلِبَهُ فَرِيضَةٌ ۖ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَكُنُوا بِالْقِيَمِ  
 يَا عَلَامُ اصْطَبْ مَنْ يُعَادِرُكَ عَلَى جَهَادِ  
 نَفْسِكَ ۖ لَا مَنْ يُكَادِرُهَا عَلَيْكَ ۖ إِذَا اصْصَبْتَ  
 شَيْئًا جَاهِلًا مَنَافِقًا صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى كَانَ  
 مُعَادِرًا لَهَا عَلَيْكَ ۖ أَلَيْسَ لَا يَصْعَبُونَ  
 لِلدُّنْيَا بَلْ يَصْعَبُونَ لِأَخْرَجَةٍ ۖ إِذَا كَانَ  
 الشَّيْخُ صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى صَحِبَ لِلدُّنْيَا وَ  
 إِذَا كَانَ صَاحِبَ سِرٍّ صَحِبَ لِمَوْلَى ۖ يَا مَنْ  
 تَمْشِيهِ وَتَصَدَّرَ وَرَأَى أَحَدَ الشُّيُوخِ الْمُخْلِصِينَ  
 فِي أَحْوَالِهِمْ مَا دُمْتَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا نَفْسُكَ  
 وَهَوَاؤُكَ فَإِنَّتَ صَيِّئٌ ذَلِكَ طَبَعٌ مُضَى ۖ أَلَا تَأْدُرُ  
 مِنْ كُلِّ نَادٍ نَفْسٌ تُعْرِضُ عَنِ الدُّنْيَا وَتَتَوَكَّلُ  
 اخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا ۖ وَكُونَ النَّفْسُ تَطْمِئِنُّ  
 وَتَصِيرُ قَلْبًا نَادِرًا مِنْ كُلِّ نَادٍ رَبْعِينَ مِنْ  
 كُلِّ بَعِيدٍ ۖ إِنَّمَا يَصِحُّ فِي حَقِّهَا إِذَا عَمِيَتْ  
 عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى الْمَوْلَى بِكُلِّهَا  
 قَرَبَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا خَطَرُهُ  
 وَاشْتَدَّ خَوْفُهُ ۖ وَلِهَذَا أَخْطَرُ الْمَنَاسِ  
 مِنَ الْمَلِكِ وَزِيرِهِ ۖ لَا تَهْ  
 أَقْرَبُ مَمَرْتَهُ ۖ مَا يَمْلِكُ  
 إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْإِثْلَاقُ  
 فَيُجِيزُ هُوَ عَلَى  
 حَظْمٍ ۖ

کس طرح سیکھ سکتا ہے؟ تو حکمت کے گھر میں ہے (پس ہر فن کے لئے  
 استاذ بنانا ضروری ہے) علم طلب کر کہ اس کی طلب فرض ہے۔  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم طلب کرو اگرچہ  
 چین ہی میں کیوں نہ ہو "صاحبزادہ۔ اُس کی صحبت اختیار کر جو  
 تیرے نفس کے جہاد پر تیری اعانت کرے نہ کہ اس کی جو تیرے مقابلہ  
 میں نفس کی اعانت کرے۔ جب تو جاہل و منافق اور طبیعت اور  
 خواہش والے شیخ کی صحبت اختیار کرے گا تو وہ تیرے مقابلہ پر نفس کا  
 مددگار بنے گا۔ مشائخ کی صحبت دُنیا کے لئے نہیں اختیار کی جانی، بلکہ  
 آخرت کے لئے کی جانی ہے۔ جب شیخ طبیعت و خواہش والا ہوگا تو  
 اس کی صحبت دُنیا کے لئے ہوگی اور جب صاحبِ باطن ہوگا تو اس کی صحبت  
 آخرت کے لئے ہوگی اور جب صاحبِ باطن ہوگا تو اس کی صحبت مولا  
 کے لئے ہوگی۔ اے وہ شخص جو شیخ اور صدر نشین بن بیٹھا اور اخلاص  
 والے مشائخ کے حالات میں گھسنے لگا۔ جب تک تو اپنے نفس اور پانی  
 خواہش سے دُنیا کا طالب رہے گا۔ پس تو بچہ ہے (شیخ بننے کے قابل  
 نہیں) یہ محض طبیعت ہے۔ بہت ہی کیا ب ہیں وہ نفوس جو دُنیا  
 سے اعراض کریں اور اس کو بہم پوری نہیں بلکہ بافتیا چھوڑ بیٹھیں۔  
 اور نفس کا مطمئن بن جانا کہ وہ قلب (جس پر فرماں بردار) بن جائے  
 یہ تو بہت ہی نادر الوجود اور دور از دور ہے۔ کیونکہ یہ تو نفس کے  
 حق میں اسی وقت صبح ہو سکتا ہے جبکہ وہ دُنیا و آخرت اور مولا کے  
 سوا ہر چیز سے اندھا بن جائے کہ کسی پر بھی نظر و انفات نہ رہے،  
 بندہ جتنا بھی اپنے رب سے قریب ہوتا جاتا ہے اس کو خطرہ زیادہ  
 اور خوف شدید ہوتا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ خطرہ  
 میں بادشاہ کا وزیر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب میں زیادہ بادشاہ  
 کے قریب ہے۔ مومن خدا تک نہیں پہنچتا مگر اخلاص کی بدولت  
 پس اس وقت وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔

أَقْوَمَ عَلَى خَطِّ عَظِيمٍ ۖ لَا يَسْكُنُ خَوْفُهُمْ حَتَّى  
يَلْقُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ اشْتَدَّ خَوْفُهُ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللَّهِ  
وَأَشَدُّكُمْ لَهُ خَوْفًا ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
يَخْتَرُ أَوْلِيَاءَهُ لِيَصِفِيَهُمْ ۖ فَهُمْ أَبْنَاءُ  
عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ مِنَ التَّعْظِيمِ ۖ وَ  
التَّجْدِيلِ ۖ يَخَافُونَ وَإِنْ كَانَ  
حَالُهُمْ إِلَّا مَنْ ۖ يَنْزِعُونَ وَ  
إِنْ كَانُوا قَدْ أُعْطُوا السُّكُونَ ۖ  
يُنَاقِشُونَ أَنْفُسَهُمْ عَلَى ذَرْبَةٍ وَ  
خُرُوكَةٍ وَافْتَةٍ وَادْنَى غَفْلَةٍ ۖ  
كُلَّمَا أَسْكَنَهُمْ مَانُوا ۖ كُلَّمَا  
أَغْنَاهُمْ افْتَقَرُوا ۖ كُلَّمَا أَمَنَهُمْ  
خَافُوا ۖ كُلَّمَا أَعْطَاهُمْ  
امْتَنَعُوا ۖ كُلَّمَا أَهْلَاهُمْ  
يَكُونُ ۖ كُلَّمَا أَهْلَاهُمْ حَزَنُوا  
يَخَافُونَ مِنْ تَقَلُّبِ  
الْأَغْيَا إِلَى سُوءِ الْعَاقِبَةِ  
قَدْ عَلِمُوا أَنَّ رَهْمَهُمْ  
عَزَّ وَجَلَّ لَا يُنْأَلُ  
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ  
يُسَاءَلُونَ ۖ  
وَأَنْتَ  
يَا غَافِلُ

اللہ والے بڑے خطرے میں ہیں۔ جب تک (وفات پا کر) اپنے رب سے  
جا نہیں ملتے ان کے خوف کو سکون نہیں ملتا جس نے اللہ تعالیٰ  
کو پہچانا اس کا خوف شدید ہو گیا اور یہی وجہ ہے کہ جناب رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اللہ کو تم سب میں زیادہ  
پہچاننے والا اور تم سب میں زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں حق تعالیٰ  
اپنے ادیبان کو آزماتا رہتا ہے تاکہ ان کو صاف بنائے، پس وہ  
تبدیل و تغیر سے ہر وقت برسرِ خوف رہا کرتے ہیں کہ دیکھئے اب  
کیا امتحان لیا جائے اور اس میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں (وہ ہر  
وقت خائف رہتے ہیں اگرچہ (حمایت و حفاظت حق کے سبب)  
ان کی حالت امن کی ہو۔ وہ مضطرب رہتے ہیں اگرچہ ان کو  
چین عطا کیا گیا ہو۔ وہ ایک ذرہ اور ایک رائی کے دانہ کے  
برابر حرکت) اور ذرا سی (غیر اللہ کی طرف) توجہ اور حق تعالیٰ کی  
طرف سے ادنیٰ غفلت پر بھی اپنے نفسوں سے جنگ و جدال  
کرتے رہتے ہیں (کہ اتنا بھی کیوں کیا؟) جتنا بھی حق تعالیٰ ان  
کو سکون دیتا ہے اتنا ہی ان کا دل اُڑان ہوتا ہے۔ جتنا بھی  
وہ ان کو تو نگری بخشتا ہے اسی قدر وہ (اس کے) محتاج بنتے  
ہیں۔ جتنا بھی وہ ان کو امن بخشتا ہے اتنا ہی وہ خائف بنتے ہیں  
جوں جوں وہ ان کو عطا فرماتا ہے دُوس دُوس وہ بچھتے ہیں۔ جوں  
جوں وہ ان کو ہنساتا ہے دُوس دُوس وہ روتے ہیں اور جس قدر  
بھی وہ ان کو فحرت دیتا ہے اتنا ہی وہ غمگین ہوتے ہیں کہ  
دوسروں کی طرح حالت کے پلٹ جانے اور انجام کے خراب ہو جانے  
سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ان کا پروردگار ہی  
(احکم الحاکمین ہے) کہ جو کچھ وہ کرے اس کی باز پرس اس سے  
نہیں ہو سکتی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی (پس ابھی حالت منعکس  
فرمادے تو کوئی کس کو ردک نہیں سکتا، اور تو اے غافل،

کے لئے

اگرچہ

ارک جو

مقابلہ

اور

نفس کا

بلکہ

ہوگا تو

محبت

تو لا

ظلام

اور پانی

کے قابل

روڈیا

بیشیں

ن جانے

س کے

رلا کے

رہے

لہذا

وہ ظہر

وہا شاہ

بدلت



ثَبَّارُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعْصِيَةِ وَالْمُخَالَفَةِ  
ثُمَّ تَأْمَنُهُ ۚ عَنْ قَرِيبٍ يَنْقَلِبُ أَمْنُكَ خَوْفًا ۚ  
سَعْيُكَ ضَيْقًا ۚ عَافِيَتُكَ مَرَضًا ۚ عِزُّكَ ذُلًّا ۚ  
رَفْعُكَ وَضْعًا ۚ غِنَاكَ فَقْرًا ۚ اَعْلَمَنَّ أَمْنُكَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَدَرِ  
خَوْفِكَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَخَوْفِكَ فِي الْآخِرَةِ  
عَلَى قَدَرِ أَمْنِكَ فِي الدُّنْيَا ۚ وَلِلَّهِ عَالَمُونَ  
فِي بَحْرِ الدُّنْيَا ۚ سَاكِنُونَ فِي قَصْرِ بَيْتِ الْفُضْلَةِ ۚ  
فَلَا جَرَمَ عَيْشُكُمْ كَعَيْشِ الْبَهَائِمِ لَا تَعْرِفُونَ  
سِوَى الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالنَّكَاحِ وَالنَّعْيِ ۚ  
أَحْوَالُكُمْ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ أَرْبَابِ الْفُلُوكِ ۚ  
عَلَى الدُّنْيَا وَجَمِيعِهَا وَطَلِبُ الرِّزْقِ قَدْ حَجَبَكُمْ  
عَنْ طَوْلِيَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ بَابِ ثِيَابِ مَنْ قَدْ  
فَتَحَتْهُ حُرُوصُهُ ۚ لَوْ اجْتَمَعَتْ أَنْتَ وَاهْلُ  
الْأَرْضِ عَلَى أَنْ تَجْلِبَ لَكَ شَيْءٌ لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ  
لَمْ يَقْبَلْ ۚ قَدْ عَنَّاكَ الْخَوْصُ عَلَى طَلِبِ مَا قَدْ  
قُسِّمَ لَكَ وَطَلِبُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ ۚ كَيْفَ يُجِيبُنِ  
بِعَاقِلٍ أَنْ يُضَيِّعَ زَمَانَهُ فِيمَا قَدْ فَسَخَ  
مِنْهُ ۚ أَخْرِجِ الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَلَا  
تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ وَالنَّفَقِ ۚ فِي الْعَطَاءِ  
وَالْمَنَعِ ۚ فِي الْحَمْدِ وَالذَّمِّ ۚ  
فِي الْإِكْرَامِ وَالْإِهْوَازِ ۚ فِي الْإِهْجَالِ  
وَالْإِدْبَارِ ۚ وَاعْتَقِدْ  
أَنَّ الضَّرَّ

باد و دیگر حق تعالی کا اس کی معصیت اور مخالفت سے مقابلت  
اور پھر بھی بے خوف بنا ہوا ہے۔ عنقریب تیرا امن تبدیل بخوف  
ہو جائے گا۔ تیری وسعت تنگ دستی بن جائے گی۔ تیری عافیت  
مرض بن جائے گی۔ تیری عزت ذلت بن جائے گی۔ تیری بلندی  
پستی ہو جائے گی۔ اور تیری تو مگر ای فلاس بن جائیگی۔ جان لے کر قیامت  
کے دن تجھ کو عذاب خداوندی سے امن و امان دنیا میں اس سے تیری  
خوف کی مقدار پر حاصل ہو گا اور آخرت میں تیرا خوف دنیا میں  
تیسری امن کی مقدار پر ہو گا کہ جتنا یہاں خوف رہا تھا اتنا  
اسی وہاں امن ملے گا اور جتنا یہاں مطمئن رہا اتنا ہی وہاں خوف  
لاحق ہو گا مگر تم تو مسندِ دنیا میں غرق اور غفلت کے کنوئیں کی تہ  
میں بیٹھے ہوئے ہو۔ پس ضرور ہے کہ مہلکی زندگی جو پاؤں کی سی  
زندگی ہو کہ بحر کھانے پینے جاغ کرنے اور سو رہنے کے کچھ بھی نہیں  
جانتے۔ مہلکی حالتیں اہل دل حضرات کے نزدیک کھلی ہوئی ہیں۔  
دُنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے اور طرح طرح کے رزق کی طلب نے  
تم کو حق تعالیٰ کے راستہ اور اس کے دروازے سے روک دیا ہے  
وہ شخص جس کو اس کی حرص نے خوار کر رکھا ہے۔ اگر تو اور ساری زمین  
کے باشندے بھی جمع ہو جائیں کہ جو شے تیری قسمت میں نہیں ہے  
اس کو تیرے لئے کیسے لائیں تو ہرگز قادر نہ ہوں گے۔ پس تجھ کو چاہیے  
کہ جو کچھ تیرے مقصوم میں لکھا جا چکا اور جو کچھ مقصوم میں نہیں لکھا گیا  
دونوں کی حرص کو چھوڑ دے کہ مقصوم جایگا نہیں اور غیر مقصوم  
آئے گا نہیں (عقل مند کے لئے کیوں کر پسندیدہ ہو سکتا ہے  
کہ وہ اپنا وقت ایسی چیز میں ضائع کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے  
اپنے دل سے مخلوق کو نکال ڈال اور نہ اپنے نفع اور نقصان میں نظر  
کرنے عطا و بخل میں نہ مدح اور مذمت میں نہ اکرام و امانت میں  
اور نہ توجہ و بے توجہی میں اور اعتقاد رکھ کہ نقصان اور نفع

وَالنِّعَمَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَأَنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ  
 بِيَدِهِ ۖ يَخْتَارُ بَيْنَهُمَا عَلَىٰ أَيْدِي الْخَلْقِ ۖ قَدْ انْتَحَقَتْ  
 صِفَتُ سَفِيحِ الْأَيْمَنِ الْخَلْقِ وَالْأَيْمَنِ ۖ اخْتَارَ إِيَّائِهِمْ  
 إِلَىٰ بَابِهِ ۖ تَرَاهُمْ كَأَنَّهُمْ مَعْدُومُونَ بِالْإِضَافَةِ  
 إِلَيْكَ ۖ تَرَىٰ الْعَصَا لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ بِعَيْنِ  
 الْجَنُّونِ وَالْجَهْلِ ۖ قَتَلُوا رُبَّهُمْ وَطَيَّبُوهُم وَتَصَدُّوا  
 عَلَىٰ أَذَاهُمْ وَجَهْلِهِمْ ۖ الظَّالِمُونَ لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ  
 جَلَّ هُمْ الْعُلَمَاءُ النُّعْلُ ۖ وَالْعَاصُونَ لِرَبِّهِمْ  
 عَزَّ وَجَلَّ هُمُ الْجَهْلَاءُ الْمَجَانِينُ ۖ الْعَاصُونَ جَلَّ  
 رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَصَاهُ ۖ وَكَاتَبَ شَيْطَانُهُ وَوَأَقَفَهُ  
 فَلَوْ لَمْ يَجْعَلْ لِمَا عَصَىٰ ۖ لَوْ عَرَفَتْ نَفْسُهُ وَعَلِمَ  
 أَكْهَانَتَا مَرْكَبِ الشُّؤْرِ لَمَّا وَافَقَهَا ۖ كَمَا أَحَدُ رُكْبَةٍ  
 مِنْ إِبْلِيسَ وَأَعْوَانِهِ ۖ وَأَنْتَ تَعْبَهُ وَتَقْبَلُ  
 مِنْهُ ۖ أَعْوَانُهُ النَّفْسُ وَالذَّنْبُ وَالْهَوَىٰ وَالْكَلْبُ  
 وَآخِرُ الشُّؤْرِ ۖ أَحَدُ الْجَمِيعِ فَإِنَّ كُلَّهُمْ  
 أَعْدَاؤُكَ ۖ وَلَيْسَ لَكَ حُبٌّ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 فَإِنَّهُ يُرِيدُ لَكَ وَغَيْرُكَ يُرِيدُ لَكَ بِإِذَا  
 تَقَدَّرَتْ نَفْسُكَ فِي حَالِ خُلُوتِكَ ۖ وَ  
 طَلَبَتْهَا مَعَ الظَّالِمِينَ ۖ حَيْثُ صَارَتْ  
 خُلُوتُكَ أُنْسًا بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِإِذَا  
 تَرَكْتَ نَفْسَكَ مَعَ الدُّنْيَا وَقَلْبَكَ مَعَ  
 الْآخِرَىٰ وَسِرُّكَ مَعَ الْمَوْتِ حَيْثُ  
 صَارَتْ خُلُوتُكَ أُنْسًا بِاللَّهِ وَالْمَا  
 مَعَ وَجُودِهَا وَوُجُودِهَا مَعَ  
 الْأَنْفُسِ لَا يَكُونُ لَكَ خُلُوتٌ ۖ

سب اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بھلائی اور بُرائی سب اسی کے ہاتھ میں ہے کہ اس کو وہ مخلوق کے ہاتھوں جاری کر دیتا ہے۔ پس جب یہ محقق ہو جائے گا تو خلق اور خالق کے درمیان تو سفیر بن جائیگا کہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے دروازہ تک پہنچائے گا تو ان کو ایسا دیکھے گا کہ گویا وہ تیرے اعتبار سے معدوم ہیں۔ اپنے پروردگار کی مصیبت کرنے والوں کو جنون و جہالت کی آنکھ سے دیکھے گا کہ بیچارے دیوانہ و نادان ہونے کے سبب تباہ ہوئے پس ان کی ہل دی اور ان کا علاج کرے گا اور ان کی ایذاؤں اور جہالت پر صبر کرے گا اپنے پروردگار کے فرمانبرداری سمجھ رہا رہا ہے۔ اور اپنے پروردگار کے نافرمان ہی جاہل اور دیوانے ہیں۔ نافرمان اپنے پروردگار سے جاہل رہا۔ پس اس کی نافرمانی کرنے لگا۔ اور اپنے شیطان کا تابع بنا۔ پس اس کی موافقت کرنے لگا سو اگر جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر اپنے نفس سے واقف ہو جاتا اور جان لیتا کہ وہ اس کو بدی ہی کا حکم کیا کرتا ہے تو اس کی کبھی موافقت نہ کرتا۔ میں تجھ کو ابلیس اور اس کے مددگاروں سے کتنا کچھ ڈرتا ہوں مگر تو اسی کا ساتھی بنتا اور اسی کی بات مانتا ہے۔ نفس اور خواہش اور طبیعت اور بدہم نشین یہ سب ابلیس کے مددگار ہیں۔ ان سے بچ کہ یہ سارے ہی تیرے دشمن ہیں اور بحر اللہ شرانہ کے تیرا کوئی دوست نہیں۔ وہ تیرا خواہاں ہے تیرے ہی لئے اور اس کے ماسوا سب تیرے خواہاں ہیں اپنے لئے۔ جب تو اپنی خلوت کی حالت میں اپنے نفس کو گم کر دے گا اور طالبین کے ساتھ تو بھی اس کا طالب ہوگا تو اس وقت تیری خلوت اُنسِ حق بن جائے گی جب تو اپنے نفس کو دُنیا کے پاس اور قلب کو آخرت کے پاس اور باطن کو مولا کے پاس چھوڑ دے گا تو اس وقت تیری خلوت اُنسِ باللہ ہو جائے گی۔ باقی اپنے نفس اور دوسرے نفوس کے موجود ہوتے ہوئے تو تیری خلوت ہی (کار آمد نہیں)۔

الْخَلْقُ مَعَهُ إِنَّمَا تَكُونُ مَعَ الْوَحْدَةِ مِنْ غَيْرِهِ ۖ  
 إِنَّمَا تَجِدُكَ بَعْدَ بَعْضِ غَيْرِهِ ۖ مَنْ تَصِفُوا حَتَّى  
 تَرَى الصِّفَا وَاهْلَهُ ۖ مَنْ تَصَدِّقُ حَتَّى تَرَى  
 الصَّدْقُ وَاهْلَهُ ۖ مَنْ تَخْلُصُ حَتَّى تَرَى بَابَ  
 الْحَقِّ عَرْ وَجَلْ وَاهْلَهُ ۖ إِذَا حَقَّقْتَ حَالَكَ  
 رَأَيْتَ رِجَالَ الْحَقِّ عَرْ وَجَلْ ۖ إِذَا رَأَيْتَ بَابَ  
 الْمَلِكِ رَأَيْتَ خَدَمَهُ وَتَوَقَّاهُ نَالَ ۖ بَابُ  
 الْمَلِكِ مَا دُسَّتْ ۖ مَا لَمَحَّتْ كَيْفَ تَرَى فُلْمَانَهُ لَا  
 كَلَامَ حَتَّى تَرَى الْبَابَ ۖ فَيَنْبِذُ تَرَى الْوَلْمَانَ ۖ  
 لَا كَلَامَ حَتَّى تَرَى اللَّهَ عَرْ وَجَلْ ۖ فَيَنْبِذُ تَرَى  
 صِدْقًا ۖ وَقَدْ رَأَيْتَ هُنَاكَ الصَّدْقُ ۖ يَخْلُصُ  
 وَيَقْدِرُكَ وَيُوقِفُكَ ۖ وَالْكَذِبُ يُرْدُّكَ وَ  
 يُبْسِمُكَ ۖ كُنْ مَعَ الصَّادِقِينَ حَتَّى تُعَامِلَ بِمَا  
 عَوَّمُوا بِهِ ۖ أَصْدُقُ فِي أَقْوَالِكَ وَأَعْمَالِكَ  
 وَأَصْدُقُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ ۖ أَهْوَكَ  
 التَّوْحِيدُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْقَوْلُ عَلَى اللَّهِ عَرْ وَ  
 جَلْ ۖ حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ قَطْعُ الْأَشْبَابِ  
 وَالْخُرُوجُ مِنْ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ مِنْ حَيْثُ  
 قَلْبِكَ وَسِرِّكَ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْإِتِّصَالَ بِهَمِّ  
 فَاقْطَعْ كُلَّ مَوْصُولٍ غَيْرَكَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنْكَ وَ  
 عَنْهُمْ ۖ أَعْرِضْ عَنِ التَّحَدُّثِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى التَّحَدُّثِ  
 مَا دُمْتَ مَعَكَ وَمَعَهُمْ لَا تُفْلِحُ ۖ قُلْ الْحَقُّ عَرْ وَ  
 جَلْ لَا تَخْلُفُ الرَّحْمَةَ ۖ مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ مِنْكُمْ  
 إِلَى الْفِطَاءِ النَّفْسِ وَاحِدٌ يُفْعِلُ مَا أَقُولُ وَ  
 يَفْعَلُ بِهِ ۖ وَبِأَفْعَالِكُمْ يَدْخُلُونَ فِي عَمَّاسَةٍ ۖ

خلوت حق تعالیٰ کے ساتھ دوسروں سے علیحدگی ہی کے وقت ہوا کرتی  
 ہے۔ تو حق تعالیٰ کو دوسروں سے بغض رکھنے کے بعد ہی پائے گا  
 تجھ میں صفائی کب آئے گی کہ صفا اور اہل صفا کو دیکھے؟ تو سچا  
 کب بنے گا تاکہ صدق اور اہل صدق کو دیکھے؟ کب مخلص بنے گا کہ  
 دروازہ خدا اور اہل دروازے کو دیکھے؟ جب تو اپنے حال کو واقعی  
 بنائے گا تب مردانِ خدا کو دیکھ پائے گا۔ جب تو شاہی دروازہ  
 دیکھ لے گا تو شاہی نوکر دوں چاکروں کو وہاں گھرا دیکھے گا۔ شاہی  
 دروازے پر تو ابھی نہ توپلا اور نہ اس کو دیکھا۔ پھر شاہی غلاموں  
 کو کس طرح دیکھ سکتا ہے؟ وعظمت کہہ یہاں تک کہ تو حق تعالیٰ  
 کو دیکھے۔ پس اس وقت تو صدق دیکھے گا اور وہیں تجھ کو نظر  
 آئے گا کہ صدق تجھ کو اٹھائے گا اور آگے بڑھائے گا اور سیر  
 کرے گا اور کذب تجھ کو پیچھے لوٹائے گا اور سلائے گا سچوں کی  
 معیت اختیار کر کہ تیرے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جائے جو ان کے  
 ساتھ کیا گیا تھا۔ سچا بن اپنے اقوال اور افعال میں اور صابر بن  
 اپنے جملہ افعال میں۔ سچائی تو حید اور اخلاص اور حق تعالیٰ  
 پر توکل کرنا ہے۔ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے اسباب  
 و اسباب کو قطع کرنا اور اپنی طاقت اور زور (پر اعتماد کرنے)  
 سے خارج ہو جانا حقیقی توکل ہے۔ اگر تو خدا سے اتصال چاہتا ہے  
 تو اس کے سوا ہر متصل چیز کو قطع کر اور اپنے آپے اور جملہ ماسویٰ  
 سے رُخ پھیر لے۔ محدثات سے رُخ پھیر تاکہ خالق تک پہنچے۔ جب تک  
 تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔ حق تعالیٰ کا قرب  
 از دہام کا متحمل نہیں ہوتا (اپس ضرور ہے کہ سب کو چھوڑے تاکہ قرب  
 حاصل ہو) لاکھوں بلکہ تم سب میں سے کوئی کوئی ہے کہ جو کچھ میں  
 کہہ رہا ہوں وہ اس کو سمجھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اور باقی تم سب  
 تو اس (میرے وعظ) کے صرف مکان میں داخل ہوتے اور

وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ مَعَهُ ۖ إِنَّي أَدْعُو الْكَافِرِينَ  
 الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ أَلَمْ يَجْعَلِ الْمُؤْمِنِينَ  
 قَآذِرًا سَيَّعَتْهُ جَآءَهُ الْقَهْرُ ۚ أَلَمْ يَمُوتْ فِي  
 سَبْعِينَ وَآلْفًا نَّفْسًا فِي سَكَبٍ ۚ فَهُمْ عَاثُونَ عَنِ  
 السَّجْنِ ۚ قَدْ سَقَاهُمْ بِشْرَابِ الشَّقْوَى إِلَيْهِ  
 شَرَابًا لَمْ يَشَبْ ۚ شَرَابَ الطَّلَبِ لَهُ ۚ شَرَابُ  
 الْغَفْلَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْيَقْظَةِ ۚ سَقَاهُمْ هَذِهِ  
 الْإِشْرَاقَ فَتَبَتَّجُوا عَنِ الْخَلْقِ وَفَاقُوا بِهِ وَمَعَهُ  
 عَابُوا عَنِ السَّجْنِ وَالْمُسْجُونِينَ ۚ قَدْ عَجَّلَ  
 لَهُمْ فِي الدُّنْيَا نَارَهُمْ وَجَنَّتْهُمْ ۚ أَلَمْ تَذَرَهُ  
 نَارَهُمْ وَالزَّيْبَ لِقَضَاهُ جَنَّتْهُمْ ۚ الْغَفْلَةُ  
 نَارُهُمْ وَالْيَقْظَةُ جَنَّتْهُمْ ۚ الْقِيَامَةُ فِي حَقِّ  
 الْعَوَامِ وَالْمَحَاسِبِ ۚ وَفِي حَقِّ الْحَقِّ أَصْحَابِ  
 الْمَعَايِنَةِ ۚ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَقَدْ  
 أَقَامُوا الْقِيَامَةَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۚ  
 بَكَوْا قَبْلَ الصَّرَبِ فَتَفَعَّاهُمْ الْمَكَاوُ  
 وَقَتِ حُضُورِ الصَّرَبِ ۚ رَوَى سُفْيَانُ  
 الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الْمَنَامِ  
 فَقِيلَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ ۚ قَالَ  
 أَوْقَفَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لِي يَا  
 سُفْيَانُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّي عَمُورٌ  
 وَحَمِيمٌ ۚ بَكَيْتَ ذَلِكَ  
 الْبُكَاءَ كُلَّهُ مِنْ  
 خَوْفِي ۚ أَمَا اسْتَحْيَيْتَ  
 مِنِّي

اس میں حاضر ہو جانے کی برکت ہی برکت حاصل کرتے ہیں (تاہم)  
 میں تمہارے لئے بھی دنیا اور آخرت میں خیر کا امیدوار ہوں (کہ تیرا  
 شرکت بھی نفع سے خالی نہیں ہے) دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ پس  
 جب وہ اپنے قید خانہ کو بھول جائیگا تب اس کو فراخی نصیب ہوگی  
 اہل ایمان قید خانہ میں ہیں اور اہل معرفت (متوالے) بے ہوشی میں  
 ہیں۔ پس وہ قید خانہ سے بے خبر ہیں کہ ان کے رب نے ان کو پلا دی  
 اپنے شوق کی شراب اپنے انس کی شراب اپنی طلب کی شراب  
 اور مخلوق سے بے خبری اور اپنے ساتھ باخبری کی شراب۔  
 ان کو یہ شرابیں پلائیں پس وہ مخلوق کی طرف سے بے ہوش  
 اور حق تعالیٰ کے ساتھ باہوش بن گئے۔ ان کے لئے دنیا ہی  
 اور قیدیوں سے دو لڑنا سے بے خبر ہو گئے۔ ان کے لئے دنیا ہی میں  
 ان کی جنت اور دوزخ بھیج دی گئی کہ (حق تعالیٰ سے) منازعت  
 کرنا ان کی دوزخ ہے (جس سے وہ دور بھاگتے ہیں) اور منازعت  
 ان کی جنت ہے۔ غفلت ان کی دوزخ ہے اور بیداری ان کی جنت ہے  
 عوام کے حق میں توقیامت باز پرس کا دن ہے (اس لئے وہ اس سے  
 ہراساں ہیں) اور خواص کے حق میں محبوب حقیقی کے (مشاہدہ کا دن  
 ) لہذا اس کے متعمی ہیں) اور ایسا کیوں نہ ہو اور حال یہ ہے کہ دنیا ہی میں  
 رہ کر انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت قائم کر لی (کہ روزانہ نفس سے  
 حساب لیتے اور بے راہی پر اس کو ڈاٹھتے رہے ہیں) وہ پٹنے سے  
 پہلے ہی روچکے ہیں پس مار کے وقت یہ رونا ان کے کام آگیا۔  
 سفیان ثوری کو کسی خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے  
 ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو اپنے سامنے  
 کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے سفیان کیا تجھے معلوم نہ تھا  
 کہ میں غفور رحیم ہوں پھر بھی تو میرے خوف سے اس قدر رو یا۔ کیا  
 تجھے مجھ سے شرم نہ آتی (کہ) بخشنے والے کریم سے اتنا خوف

أَمْ هُوَ طَبَعُكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانُكَ وَلَا تَرَوْكَ  
 إِلَيْهِمْ إِذَا ثَبَتَ هَذَا فَأَجْعَلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
 أَقْرَبِ الشُّوْءِ عَدَاوَةً ۖ وَلَا تُصَادِقُهُمْ حَتَّى  
 يُوَافِقُواكَ فِي حَالِكَ ۖ أَلَتُوبَةُ قُلُوبِ دُولَةٍ ۖ  
 مَنْ تَابَ وَلَمْ يُغَيِّرْ مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّوْبَةِ  
 فَقَدْ كَذَبَ فِي تَوْبَتِهِ ۖ إِذَا غَيَّرْتَ غَيْرَ عَلَيْكَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ  
 حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ لَا تَنْظُرُوا أَحَدًا فِي  
 الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تَوَحَّدُ بِهِ فِي الْآخِرَةِ ۖ يَعْدِلُ  
 فِي الدُّنْيَا حَتَّى لَا يَعْدِلَ بِكَ عَنْ طَرَفٍ الْجَنَّةِ  
 الظَّلَمَةُ لَمَّا تَرَوْا الْعَدْلَ عَدَلَ بِهِمْ عَنْ  
 طَرَفٍ دَارِ أَهْلِ الْعَدْلِ ۖ أَتُرَوْنَ كُلَّ شَيْءٍ  
 فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى يَصِيرَ لَكَ مَوْضِعٌ عِنْدَ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ هَذَا آخِرُ الزَّمَانِ ۖ إِنْ أَرَاكُمْ  
 قَدْ غَيَّرْتُمْ وَبَدَلْتُمْ ۖ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
 مِنَ التَّغْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ ۖ لَا بَدَّ مَا يُغَيَّرُ  
 أَشْيَاءَ وَيَبْدِلُ وَلَكِنَّ مِنَ الْحَالِ مَا يَكُونُ  
 يَا خَلْقُ اللَّهِ إِنْ أَرَأَيْتُمْ أَنَّكُمْ مَنَعْتُمْ  
 فِي الْجُمْلَةِ ۖ أَسْمَعُ خَلْقَ أَبْوَابِ السَّارِ  
 عَدَمًا بِالنَّكِيَّةِ ۖ وَأَنْ لَا يَدَّ خُلَمَا أَحَدٌ  
 مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَفَتَحَ أَبْوَابَ الْحَقِّ  
 وَأَنْ لَا يَنْتَمِعَ مِنْ دُخُولِهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنَّمَا تَمْنِي

هَذِهِ الْأَمْنِيَّةُ  
 لِإِطْلَاقِ

کیوں کروں؟ اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان سے  
 جدائی اختیار کر اور ان کی طرف جھکے بھی مت۔ جب یہ ثابت ہوگا  
 تو اپنے اور بدہم نشینوں میں عداوت قائم کر اور جب تک وہ تیری  
 حالت میں تیرے موافق نہ بن جائیں تو ان سے دوستانہ مت کر۔  
 توبہ حکومت کی کاپیٹ ہے۔ پس جس نے توبہ کی اور توبہ سے پہلے  
 جس حالت پر تھا اس کو بدلانہیں تو وہ اپنی توبہ میں جھوٹا ہے۔ جب  
 توبہ بدلی کرے گا تو تیرے متعلق برتاؤ میں تبدیلی کی جائے گی۔  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا  
 جب تک کہ وہی اپنے نفسوں کی حالت نہ بدل لیں۔ دُنیا میں  
 کسی پر بھی ظلم مت کرو ورنہ آخرت میں تیری گرفت کی جائے گی۔  
 دُنیا میں عدل کرتا رہ کہ وہ تجھ کو راہِ جنت سے منحرف نہ کرے۔  
 ظالموں نے جب عدل کو چھوڑا تو اہل عدل کے مکان (جنت) سے  
 وہ پھیر دیئے گئے۔ ہر چیز کو اس کے مرتبہ پر رکھ تاکہ اللہ تعالیٰ کے  
 نزدیک تیری منزلت ہو۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ  
 تم نے (اسلاف کے حالات سے) بہت کچھ تبدیلی کر لی۔ ہذا مجھ کو  
 (خدا کی طرف سے) تم پر تبدیلی کا اندیشہ ہے۔ اشیاء میں  
 تبدیل و تغیر ضرور ہو رہی ہے لیکن بعض احوال مخفی رہتے ہیں  
 کہ ان کی تبدیلی کا کسی کو پتہ نہیں چلتا، اے اللہ کی مخلوق میں تم  
 سب ہی کی ہر قسم کی بہبودی اور منفعت چاہتا ہوں۔ میں  
 آرزو مند ہوں دوزخ کے دروازے بند اور ان کے بالکل  
 معدوم ہو جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش) اللہ تعالیٰ کی  
 مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر نہ جائے۔ اور (تمہنی ہوں)  
 جنت کے دروازے کھل جانے کا اور اس بات کا کہ (کاش)  
 اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس کے اندر داخل  
 ہونے سے نہ روکا جائے۔ اور میں جو اس آرزو کا آرزو مند

عَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَفَقَتِهِ عَلَى خَلْقِهِ ۖ  
 قَعُودِي لِمَصَاحِرِ قُلُوبِكُمْ وَتَهْنِئَاتِهَا لَا لِتَغْيِيرِ  
 الْكَلامِ وَتَهْنِئَاتِهِ ۖ لَا تَهْزُبُوا مِنْ خُشُوعِهِ  
 كَلَامِي ۖ فَمَا رَبَّانِي إِلَّا الْحَشَنُ فِي دِينِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَلَامِي خَشَنٌ وَطَعَامِي خَشَنٌ ۖ فَمَنْ  
 هَمَّ بِمَعْنِي وَمَنْ أَمَّنَنِي لَا يُفْلِحُ إِذَا آسَأَتِ  
 الْأَدَبُ فِيمَا يَرْجِعُ إِلَى الدِّينِ لَا أَتُرْكُكَ وَلَا  
 أَقُولُ أَفْعَلُ ذَلِكَ ۖ وَلَا أَبَالِي خَصْرَتِ  
 عُنْدِي أَمَغْبَتِ ۖ لَا أَطْلُبُ الْحَيَالُ إِلَّا بِاللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ ۖ لَا مِنْكُمْ ۖ إِنِّي نَاحِيَةٌ  
 عَنْ عَدُوِّكُمْ وَحَسَابِكُمْ ۖ مَا أَنَا فِيهِ لَا يَعْبُدُ  
 بِاللِّسَانِ إِنَّمَا يَعْبُدُ بِالْجَنَانِ ۖ لَكِنَّ بَيْنِي وَلَا  
 شِمَالٍ وَلَا وَرَاءَ ۖ بَلْ قَدْ آمَ حَسْبُ صَدْرُ  
 بِلَا ظَهْرٍ تَابِعُ لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالسَّالِفِ  
 لَا أَزَالُ عَنْهُمْ فِي عِلْدٍ وَحِكْمِي إِلَى دَارِ قُرْبِهِ ۖ  
 مَحْبُودًا مِنْ دُؤُوبِكُمْ وَسُوءِ أَدَبِكُمْ هَلْ هِيَ  
 الْكُتُوبَةُ عَزَّ سُبْحَى فِي أَرْضٍ قُلُوبِكُمْ بِنَاءُ  
 أَبْنِيهِ عِنْدَكُمْ ۖ انْقُصْ بِنَاءُ الشَّيْطَانِ  
 وَأَبْنِي بِنَاءَ الرَّحْمَنِ وَالْحَقِّكُمْ  
 يَسْؤَلُكُمْ وَرَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 إِلَيَّ قَائِلُكُمْ مَعَ اللَّهِ لَرَّهَمَ  
 الْقَشِيرَةُ هَذَا الظَّاهِرُ  
 قَشْرٌ لَا آتَعْبُ  
 فِي تَرْبِيَّتِهِ

ہوں توحی تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر رحمت و شفقت سے آگاہ  
 ہو جانے کی بنا پر ہوں۔ میرا (وعظ کے لئے منبر پر) بیٹھنا تمہارے  
 قلوب کی مصلحتوں اور ان کو سنوارنے کے لئے ہے نہ کہ تقریر میں  
 اُلٹ پھیر کرنے اور اس کے سنوارنے کے لئے۔ میری سخت کلامی  
 سے بھاگو مت کہ میری تربیت اسی نے کی ہے جو دینِ خداوندی میں  
 سخت تھا۔ میری تقریر بھی سخت ہو اور کھانا بھی روکھا سوکھا  
 پس جو مجھ سے اور مجھ جیسے (صاف کو مصلحانِ اُمت) سے بھاگا ہو  
 اس کو فلاح نصیب نہیں ہوئی۔ جن باتوں کا تعلق دین کے ساتھ  
 ہے ان کے متعلق جب توبے ادب بنے گا تو میں تجھ کو چھوڑ دوں گا نہیں  
 اور نہ یہ کہوں گا کہ اس کو کئے جا۔ اور تو میرے پاس آئے یا نہ آئے  
 میں پروا نہ کروں گا۔ میں قوت کا خواہاں صرف خدا سے ہوں  
 نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی اور شمار سے اک طرف ہوں۔  
 میں جس حال میں ہوں وہ نہاں سے ادا نہیں ہو سکتا۔ بس  
 دل سے ادا کیا جاسکتا ہے۔ نہ دائیں طرف (الثقات کرتا  
 ہوں) نہ بائیں طرف اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے۔ سینہ پشت  
 کے بغیر اور تابعِ انبیاء و مرسلین اور سلف کا کہ قُرب حق  
 کے دروازہ کی طرف پوری دوڑیں ان سے میں الگ نہیں ہوتا۔  
 تم اپنے گناہوں اور اپنی بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہی توبہ تمہاری  
 زمینِ قلب میں میرا بیج بونا ہے کہ اس کا درخت جسے تو  
 اعمال کے پھل لگیں، یہ ایک تعمیر ہے جس کی میں تمہارے لئے  
 بنیاد ڈالتا ہوں کہ شیطانی تعمیر کو ڈھا دوں اور رحمانی تعمیر  
 کو چُن دوں اور تم کو تمہارے آقا اور تمہارے پروردگار سے  
 جا ملاؤں۔ میں مغز کے ساتھ قائم ہوں نہ کہ چھلکے کے ساتھ  
 ظاہر تو چھلکا ہے۔ میں اس کی پرورش میں مشقت نہیں اٹھاتا  
 کہ ترقی ترقی پکار کر دینا کمانی سکھاؤں، بس میں تو تمہارے

اِنَّمَا اُرِيْكَ الْاَلْبَابَ بِكُمْ وَاُنَبِّئُ قُشُوْرَكُمْ وَاَرْتَبِكُمْ  
 حَقَّ تَقَرُّعٍ عَيْنٍ نَّبِيَّتِكُمْ بِكُمْ يَا عَلِمَانُ لَا  
 تَصْبَحُوْنِيْ لِلدُّنْيَا وَاَصْبَحُوْنِيْ لِلاٰخِرَةِ فَحَسْبُ  
 اِذَا صَعِدَتْ صُجُبَتُكُمْ فِيْ لِاٰخِرَةٍ جَاءَتْكُمْ  
 الدُّنْيَا قَبْعًا وَضُمْنَا فَنَاحِدٌ وَّمَا عَلٰى قَدْرِ  
 الرَّحْمٰنِ فِيْهَا وَاَنَاصْنَا مِنْ لَكُمْ اِنَّ  
 لَا تُحَاسِبُوْنَ عَلَيْنَا قَدْرَ مَوَالِ الْاٰخِرَةِ عَلَی الدُّنْيَا  
 الْبَاطِلُ عَلَی الظَّاهِرِ الْحَقُّ عَلَی الْبَاطِلِ  
 الْبَاقِ عَلَی الْفَاقِ اُتْرَكُوا شَحْنًا وَا  
 اُتْرَكُوا الْاَحْذَنَ مِنْ اَيْدِی الْقَبِيْعِ وَالْمَوٰی وَ  
 الْقَفِيْعِ وَحَذُوْا مِنْ يَدِ الْبَاطِلِ وَالسَّرَّ  
 اُتْرَكُوا الْاَحْذَنَ مِنْ اَيْدِی الْحَقِّ وَحَذُوْا  
 مِنْ يَدِ الْبَاطِلِ اَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاقْبَلُوْا  
 مِنْهُ مَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ  
 قَالَ اللهُ سَمِعَ وَحَلَّ وَمَا اَنَاصَكُمْ الرَّسُوْلُ  
 تَحْتَمِلُوْهُ وَمَا تَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهَوْا لَوْ تَوَلَّوْا  
 سَبَاعًا عِنْدَ اَمْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ وَ  
 مَوْضِعِهِ عِنْدَ هَيْبَتِهِ مَوْفِیْ عِنْدَ رَحْمَتِ الْاَوْفِيَّةِ  
 وَالْاَقْدَارِ وَمَعَ هَذَا عَاشِرًا  
 النَّاسُ بِخُلُقٍ حَسَنِ لَا تَطْلُبُوْا  
 مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِغَيْرِ عِلْمِهِ  
 فِيْكُمْ وَوَاْفُوْهُ  
 فِيْ حُكْمِهِ وَقَدْرِهِ  
 فِيْكُمْ وَفِيْ  
 غَيْرِكُمْ

مغز کی تربیت کرتا ہوں اور تمہارے چھلکوں کو الگ کیے دیتا ہوں  
 کہ بدن کو روئی پکڑا زیادہ ملے یا کم مگر قلب کسی طرح سنور جائے  
 اور تمہاری نشوونما کرتا ہوں تاکہ تم سے تمہارے نبی کی آنکھیں  
 ٹھنڈی ہوں۔ صاحبزادہ۔ دنیا کے لئے میری صحبت نہ  
 اختیار کرو۔ بلکہ صرف آخرت کے لئے اختیار کرو۔ جب میری  
 صحبت کو تمہارا آخرت کے لئے اختیار کرنا صحیح ہو جائے گا تو تمہارا  
 اور ضمنادُنیا بھی تمہارے پاس آجائے گی۔ پس تم اس کو لو گے اس  
 میں سے بے رغبتی کی مقدار پر کہ جس قدر زیادہ بے رغبت بنو گے  
 اسی قدر زیادہ دُنیا پاؤ گے اور میں تمہارے لئے اس کا ضامن ہوں  
 کہ پھر اس پر تم سے محاسب بھی نہ ہوگا۔ مقدم بھجوا آخرت کو دُنیا پر  
 باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر اور باقی کو فانی پر۔ اول چھوڑ  
 اس کے بعد نو۔ چھوڑ و طبیعت و خواہش اور نفس کے ہاتھوں سے  
 لینا۔ اور لو قلب اور باطن کے ہاتھ سے۔ چھوڑ و مخلوق کے  
 ہاتھوں سے لینا۔ اور لو فائق کے ہاتھ سے۔ اطاعت کرو  
 رسول کی اور جو کچھ بھی آپ امر و نہی فرمادیں اس کو قبول کرو  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کچھ بھی تم کو رسول دیں اس کو نو  
 اور جس سے منع کریں اس سے باز آؤ اللہ اور اس کے رسول  
 کے حکم کے وقت درندے بن جاؤ کہ تعمیل میں خوب پلکیں اور  
 اللہ و رسول کی مانعت کے وقت بیمار بن جاؤ کہ اٹھائی نہ جاؤ  
 اور قصار و قدر کے نزول کے وقت مُردہ بن جاؤ کہ حس حرکت  
 اور شعور بھی نہ رہے اور باوجود اس کے لوگوں سے خوش خلقی کا  
 کابر تار کو۔ تمہارے متعلق جو کچھ خدا کا علم ہو چکا ہے اس کے  
 سوا کسی چیز کو بھی اس سے نہ مانگو کہ زائد از قسمت مانگنا معصیت  
 ہے، اور اس کی موافقت کرو۔ اس کے حکم اور تقدیر میں اپنے  
 متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتَأْخُذَنَّ  
خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَهُ أَكْتُبُ ؟  
قَالَ مَا الَّذِي أَكْتُبُ ؟ قَالَ أَكْتُبُ حُكْمِي فِي  
خَلْقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا مَوْتِي الْقُلُوبُ  
يَا أَحْيَاءُ الْقُلُوبُ قُلُوبُكُمْ قَدْ مَاتَتْ فَكُونُوا  
فِي مُصِيبَتِهَا أَوَّلَى مَا تَكُونُونَ فِي مُصِيبَةٍ  
غَيْرِكُمْ مَوْتُ الْقُلُوبِ الْغَفْلَةُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَشْجَى  
قَلْبَهُ فَلْيَتْرِكْ فِيهِ ذِكْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْأُنْسَ بِهِ وَالنَّظَرَ إِلَى سُلْطَانِهِ وَعَظَمَتِهِ  
وَتَصَرُّفِهِ فِي خَلْقِهِ يَا عَلَامُ أَذْكَرَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ أَوَّلًا بِقَلْبِكَ ثُمَّ بِقَالِكَ ثَلَاثِيًا  
أَذْكَرَكَ بِقَلْبِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَبِلِسَانِكَ مَرَّةً  
أَذْكَرُهُ عِنْدَ حَقِّي الْأَقَاتِ بِالصَّبْرِ وَعِنْدَ  
حَقِّي الدُّنْيَا بِالزُّكْرِ وَعِنْدَ حَقِّي الْآخِرَى  
بِالْقَبُولِ وَعِنْدَ حَقِّي الْحَقِّ بِالْكَوْحِيلِ  
وَعِنْدَ حَقِّي غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ بِالْإِعْرَاضِ عَنْهُ  
إِذَا أَرَحَيْتَ عَنَانَ نَفْسِكَ طَمَعَتْ فِيكَ  
وَأَرَمَتْ بِكَ الْجَحْمُ بِالْجَاهِ الْوَرَعُ وَدَعَمَ  
عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيَلُ ذِكْرُ الْمَوْتِ يُصْفِي  
قَلْبَكَ وَيُبْعِضُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقَ إِلَيْكَ يَكْثُرُ  
الْإِعْطَاءُ عَنْ قَلْبِكَ فَتَرَى الْخَلْقَ  
قَائِلِينَ مَوْتِي هَلْكَ عَجْزِي  
لَا ضَرَّ فِيهِمْ  
وَلَا نَفْعُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ جب  
حق تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا کہ کچھ قلم نے عرض کیا کہ کیا  
لکھوں ارشاد ہوا کہ قیامت تک میری مخلوق میں جو حکم (ہر شخص کے  
جملہ افعال و اقوال کے متعلق ہوا ہے جس کو تقدیر کہتے ہیں) اس کو  
لکھو۔ اے مردہ دلو اور زندہ نفسو تمہارے دل مردہ بن گئے۔ پس  
دوسروں کی مصیبت میں بقنا رو تے ہو اپنے دلوں کی مصیبت  
میں اس سے زیادہ رونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی یاد سے  
غفلت دلوں کی موت ہو۔ پس جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے  
قلب کو زندہ کرے تو لازم ہے کہ اس میں حق تعالیٰ کی یاد اور  
اس کا انس اور اس کی شان و عظمت اور اس کے مخلوق میں تعریف  
فرمانے پر نظر رکھنا قائم رکھے۔ صاحبزادہ۔ اول حق تعالیٰ کو  
اپنے قلب سے یاد کر اس کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے قالب سے  
اپنے قلب سے اس کا ذکر ہزار مرتبہ کر اور زبان سے ایک مرتبہ  
مصیبتوں کے آنے کے وقت اس کو یاد کر کہ ان پر صبر کرنے سے  
اور دنیا آنے کے وقت دنیا کو چھوڑنے سے اور آخرت کے آنے کے  
وقت اس کو قبول کرنے سے اور حق تعالیٰ کے آنے کے وقت  
اس کو یگانہ سمجھنے سے اور جملہ ماسویٰ اللہ کے آنے کے وقت ان سے  
منہ پھیر لینے سے۔ جب تو اپنے نفس کی باگ ڈوبی کر دے گا تو اس کو  
تیرے اندر طبع لاحق ہوگی اور وہ تجھ کو اہل کراخ (گراہیگا) اس کے  
منہ میں تقویٰ کی لگام ڈال اور قبل و قال کو ترک کر۔ موت کو  
یاد رکھنا تیرے قلب کو صاف کریگا اور دنیا اور مخلوق کو تیسرا  
مبغوض بنا دے گا۔ تیرے قلب سے پردہ اٹھ جائے گا پس تو  
مخلوق کو دیکھے گا کہ سب فانی اور مُردے اور ہلاک شدہ  
اور عاجز و ماند ہیں کہ نہ ان میں نقصان (کی طاقت) ہے  
نہ نفع (کی)۔



## الْمَجْلِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَبِّي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرَكَاتُهُ الْجَمْعَةُ فِي الْمَدِينَةِ  
ثَامِنَ عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانِينَ وَثَمَانِيَةِ بَعْدَ كَلَامِهِ  
إِسْتَخْلَجَ بِإِصْلَاحِكَ وَصَلَاحِكَ وَدَعَا عَنْكَ ۖ  
الْقَالَ وَالْقِيلُ وَهُوَ سَ الدُّنْيَا ۖ تَفَرَّغَ مِنْ  
هُمُومِهَا مَا اسْتَطَعْتُ ۖ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ  
الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ ۖ يَا جَاهِلُ يَا دُنْيَا لَوْ  
عَرَفْتُمَا مَا هَلَبْتُمَا ۖ إِنْ جَاءَتْ إِلَيْكَ الْغَبْتُ  
فَلَنْ تَوَلَّى حَسْرَتَكَ ۖ لَوْ عَرَفْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
لَعَرَفْتَ بِهِ غَيْرَهُ ۖ وَلَيْكَ جَاهِلٌ بِهِ وَرَسُولُهُ  
وَأَنْبِيَآءُهُ وَأَوْلِيَآئِهِ وَبِحُكْمِكَ أَمَّا تَتَعَبُ بِمَا  
جَزَى عَلَى مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ هَذِهِ  
الدُّنْيَا ۖ أَطْلُبُ الْخَلَاصَ مِنْهَا ۖ إِخْلَعْ لِبَاسَهَا  
وَاهْرُبْ مِنْهَا ۖ إِخْلَعْ لِبَاسَ النَّفْسِ وَسِرْ إِلَى  
بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا انْخَلَعْتَ مِنْ نَفْسِكَ  
فَقَدْ انْخَلَعْتَ مِنْ سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَإِنْ  
كَانَ مَا سِوَاهُ تَابِعًا لِلنَّفْسِ فَتَنَجَّ عَنْ نَفْسِكَ  
وَقَدْ رَأَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ سَلِمَ إِلَيْهِ وَقَدْ  
سَلِمْتَ ۖ جَاهِدْ فِيهِ وَقَدْ اهْتَدَيْتَ ۖ  
وَاشْكُوهُ وَقَدْ زَادَكَ ۖ سَلِمَ يَا لَوْ الْخَلْقِ  
إِلَيْهِ لَا تَعْرِضْ عَلَيْهِ فَيْكَ وَلَا فِي  
عَلَيْكَ ۖ الْقَوْمُ لَا يَرِيدُونَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

## پچاسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۸ شعبان ۱۲۵۴ھ بمطابق ۱۹۰۵ء)

اپنی اصلاح اور اپنی درستی میں مشغول ہو اور قیل و قال اور دُنیا  
کی ہوس کو چھوڑ جہاں تک ہو سکے افکارِ دُنیا سے فارغ ہو  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ فارغ  
رہو افکارِ دُنیا سے جہاں تک بھی ہو سکے۔ اے دُنیا سے ناواقف  
اگر تو دُنیا سے واقف ہوتا تو اس کا طالب نہ بنتا (اس کی تویہ  
حالت ہے) کہ اگر تیرے پاس آدے تو تجھ کو (حفاظت و فکر  
زیادت کی) مشقت میں ڈالے اور اگر چلی جائے تو تجھ کو حسرت  
میں مبتلا کرے۔ اگر تو حق تعالیٰ سے واقف ہوتا تو اس کی وجہ  
سے دوسروں سے بھی واقف ہو جاتا۔ لیکن تو تو ناواقف  
ہے خدا سے اور اس کے رسولوں اور نبیوں اور اولیاء  
سے (پھر بھلا دُنیا سے واقف کس طرح ہو سکتا ہے) تجھ پر  
افسوس۔ گذشتہ لوگوں پر اس دُنیا کی طرف سے جو کچھ گزر چکا  
ہے کیا تجھے اس سے نصیحت نہیں ملتی کہ وہ اس کی بدولت زمین  
تک میں دھنسا دیئے گئے) اس سے خلاصی پاہ۔ اس کا لباس  
اتار پھینک اور بھاگ اس سے۔ نفس کا لباس اتار اور  
حق تعالیٰ کے دروازہ کی طرف چل۔ جب تو نفس سے معز  
ہو جائے گا تو جملہ ماسوئی اللہ سے معز ہو جائے گا کیونکہ جملہ  
ماسوئی اللہ نفس ہی کے تابع ہے۔ پس اپنے نفس سے بطرف  
ہو کہ اپنے پروردگار کو دیکھ کے گاہِ سر تسلیم جھکا کہ سلامتی پائے گا  
اس کے متعلق مجاہدہ کر کہ راہیاب ہو گا اور اس کا شکر کہ وہ  
تجھ کو زیادہ دے گا۔ اپنے آپ کو اور مخلوق کو اسی کے حوالہ کرنے  
اپنے متعلق اس پر اعتراض کرنے مخلوق کے متعلق۔ اللہ والے اللہ تعالیٰ

إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُونَ مَعَهُ إِخْتِيَارًا لَا يَخْتَرُونَ  
 عَلَى طَلَبِ أَقْسَامِهِمْ وَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَقْسَامِهِمْ  
 غَيْرِهِمْ ۖ إِنْ أَرَدْتَ صُحْبَةَ الْقَوْمِ دُنْيَا وَ  
 آخِرَةً فَوَاقِفُهُ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَإِرَادَتُهُ إِنِّي  
 أَرَاكَ قَدْ عَكَسْتَ الْأَمْرَ وَجَعَلْتَ مِمَّا لَقِيتَهُ وَمِمَّا زَا  
 دَا بِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَكَ أَفْعَلُ قَى لَا  
 تَفْعَلُ ۖ كَأَنَّهُ هُوَ الْعَبْدُ وَأَنْتَ الْمَعْبُودُ ۖ مِثْلَانِ  
 مَا أَحْلَمَهُ ۖ لَوْ لَا حِلْمُهُ لَرَأَيْتَ ضِدًّا مَا عِنْدَ لَهُ ۖ  
 إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ  
 يَدَيْهِ سَكُونِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ۖ السُّؤَالُ سُؤْ  
 الْإِدْبِ عِنْدِي وَإِنَّمَا أَعْدُّهُ رُخْصَةً ۖ إِذَا الْأَمْرُ  
 وَانْتَهَى عَنِ النَّهْيِ وَوَارَفَقَ الْقَدْرَ وَرَسَمَكَ ظَاهِرَكَ  
 وَبَاطِنَكَ عَنِ الْكَلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ وَقَدْ رَأَيْتَ  
 الْحَيْدُودَ نِيًّا وَآخِرَةً ۖ لَا تَسْأَلُ الْحَقَّ شَيْئًا  
 فَإِنَّهُمْ عَجْزَةٌ فَقَرَأْ لَا يَمْلِكُونَ  
 لَا لِنَفْسِهِمْ وَلَا لِبَغِيْرِهِمْ ضَرًّا وَلَا  
 نَفْعًا ۖ إِنْ صَبِرَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَلَا تَتَعَلَّهْ وَلَا تَتَعَبَّهْ وَلَا  
 تَتَّخِمْهُ عَلَيْهِمَا ۖ هُوَ أَشْفَقُ  
 عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ ۖ مِنْكَ عَلَيْهِ ۖ  
 وَلِهَذَا أَقَالَ بَعْضُهُمْ آيِشُ  
 عَلَى مِثْلِي ۖ عَلَيْهِكُمْ  
 بِالسُّوَاقَةِ لَهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ

کے ساتھ ہو کر نہ اپنا کوئی ارادہ رکھتے ہیں نہ اختیار نہ اپنے مقصود  
 کی طلب کے حریص ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کے مقصود کی طرف  
 نظر کرتے ہیں۔ اگر تو اللہ والوں کا دنیا اور آخرت میں ساتھ  
 چاہتا ہے تو حق تعالیٰ کے ارشاد و افعال اور ارادہ میں اس کی  
 موافقت کر۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو نے معاملہ برعکس کر دیا۔ اور  
 اس کی مخالفت اور منازعت کو رات دن اپنی عادت قرار  
 دے لیا کہ وہ فرماتا ہے "کر" اور تو کرتا نہیں۔ گویا کہ وہ بندہ  
 ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ اس کی ذات کس قدر عظیم ہے  
 اگر اس کا علم نہ ہوتا تو جو نعمتیں تیرے پاس ہیں تو ان کی ضد  
 دیکھتا کہ سب چھین جاتیں، اگر تو فلاں چاہتا ہے تو اس کے سامنے  
 ظاہر و باطن دونوں کا مشکون اختیار کر۔ سوال کرنا میرے  
 نزدیک ادب کے خلاف ہے کہ حاکم سے فرمائش کرنی چھوٹیوں  
 کی شان نہیں ہے، ہاں میں اس کو رخصت ضرور سمجھتا ہوں  
 کہ دعا ہے اور شانِ غلامی ظاہر ہوتی ہے لہذا جائز ہے۔  
 فرض کو ادا کر اور حرام سے باز آ اور تقدیر کی موافقت کر کہ  
 اس پر شاکر و راضی رہ، اور اس کے سامنے کلام کرنے سے اپنے  
 ظاہر و باطن دونوں کو ساکن بنا اور کسی قسم کا بھی اعتراض مت کر  
 پس یقیناً دنیا و آخرت میں خوبیاں دیکھے گا۔ مخلوق سے کوئی چیز  
 بھی مت مانگ کیونکہ وہ عاجز و ہتیدست ہیں کہ نقصان و نفع کے  
 نہ اپنے لئے مالک ہیں نہ دوسرے کے لئے۔ اللہ کے ساتھ صابر  
 بن کہ جو کچھ تیرے لئے بہتر ہے وہ خود فرمادے گا، نہ اس سے  
 جلدی مچا اور نہ اس کو تجھیں سمجھ اور نہ اس پر الزام رکھ۔ وہ  
 تم پر تم سے زیادہ شفیق ہے۔ تجھ پر تیری شفقت ہی کیا ہے،  
 اور اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھ پر میری طرف سے ہی  
 کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کی طرف سے ہے) حق تعالیٰ کی موافقت

فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْكُمْ بِكُمْ ۖ لَيْسَ كُلُّ مَا فِيهِ مَصْلَحَةٌ  
لَكُمْ يُطْلَعُكُمْ عَلَيْهِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَعَسَى أَنْ  
تَكُونُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُجِئُوا  
شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ  
وَقَالَ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۚ وَقَالَ وَمَا أَتَيْتُمُو  
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۚ مَنْ أَرَادَ سُلُوكَ طَرِيقِ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَهْدِ بِنَفْسِهِ قَبْلَ سُلُوكِهِ  
هِيَ سِتْرَةُ الْأَدَبِ ۖ لِأَنَّ النَّفْسَ أَمَارَةٌ بِالشَّوْءِ  
أَيْشُ تَعْمَلُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَيْفَ تَصْعَبُهَا  
فِي سِرِّهِ ۖ إِلَيْهِ ۖ جَاهِدْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ فَإِذَا  
اطْمَأَنَّتِ اسْتَصْحَبْهَا مَعَكَ إِلَى بَابِهِ ۖ لَا  
تُؤَافِقْهَا إِلَّا بَعْدَ الرِّيَاضَةِ ۖ بَعْدَ الْقَلِيلِ وَحِينَ  
الْأَدَبِ وَالظَّمَا لِيُنْزِلَ إِلَيْكَ وَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
عِنْدَهُ ۖ هِيَ عَمِيَاءُ مَحْرُوءَاتُ طَرِيقِ شَاءَ مُخْبَلَةٌ  
جَاهِلَةٌ بِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ عَدُوَّةٌ لَهُ ۖ قَبْلَ وَامِ  
الْمُجَاهِدَاتِ تَنْفَعُ عَيْنَاهَا وَتَنْطِقُ لِسَاهَا  
وَتَسْمَعُ أَذُنُهَا وَتَيَذَّرُ خَبْلُهَا وَ  
جَهْلُهَا وَعَدَاوَتُهَا لِرَبِّهَا عَزَّ وَ  
جَلَّ ۖ وَهَذَا يُجْتَنَبُ إِلَى جَبَالِ  
وَرَجَالِ ۖ وَدَوَامِ سَاعَةِ  
بَعْدَ سَاعَةٍ ۖ وَيَوْمَ بَعْدَ  
يَوْمٍ وَبَعْدَ سَنَةٍ مَا  
يَجِي هَذَا إِلَّا بِجَاهِلَةٍ  
سَاعَةٍ يَوْمٍ  
شَهْرِ

لازم پکڑو کہ وہ تمہاری ضروریات کا تم سے زیادہ واقف ہے۔  
دیس سوال کی ضرورت ہی کیا رہی، اور یہ کچھ ضروری بات نہیں کہ  
جس میں بھی تمہاری مصلحت ہو اس پر وہ تم کو مطلع ہی کر دیا کرے  
حق تعالیٰ فرماتا ہے، اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم ناپسند سمجھو اور  
ہو وہ تمہارے لئے بہتر اور کیا عجب ہے کہ ایک شے کو تم پسند کرو  
اور ہو وہ تمہارے لئے بدتر۔ اللہ واقف ہے اور تم واقف نہیں  
نیز فرمایا ہے کہ خدا پیدا کرتا ہے وہ چیزیں جن کو تم جانتے ہی نہیں  
نیز فرمایا ہے کہ بس تم کو تو ذرا سا علم دیا گیا ہے جو شخص حق تعالیٰ کے  
راستہ میں چلنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو  
ادب سکھائے کیونکہ وہ بے ادب ہے (چنانچہ قرآن میں آیا ہے)  
کہ نفس بنایت درجہ بدی کا حکم کرنے والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کے  
پاس پہنچ کر کیا کام کریگا؟ ظاہر ہے کہ گستاخی ہی کرے گا اور  
پئے گا، تو خدا کی طرف اپنے سفر میں اس کو کس طرح ساتھ رکھ سکے گا،  
اس سے اتنا مجاہدہ کر کہ وہ مطمئن بن جائے۔ پس جب مطمئن  
بن جائے تو اس کو اپنے ساتھ لے کر خدا کے دروازہ پر جائے۔ اس کی  
موافقت نہ کر مگر ریاضت کے بعد اور تعلیم و حسن ادب اور حق تعالیٰ  
کے وعد و وعید پر مطمئن بنانے کے بعد۔ وہ تو اندھا گونجا بہرا اور  
مجنون ابھو اس اپنے پروردگار سے ناواقف اور خدا کا دشمن ہے  
پس سدا مجاہدوں میں رہنے سے اس کی آنکھیں کھل جائیں گی اس  
کی زبان بولنے لگے گی۔ اس کے کان سننے لگیں گے اور اس کا ضبط  
اور اپنے پروردگار سے ناواقفیت و دشمنی زائل ہو جائے گی  
اور اس کو (مجاہدوں کی) رسیوں اور لاشد والے مردوں کی  
ضرورت ہے اور ساعت بہ ساعت اور دن بدن اور ساہا  
سال اس (اہتمام) پر قائم رہنے کی حاجت ہے۔ یہ ایک  
ساعت یا ایک دن یا ایک مہینہ کے مجاہدہ سے نہیں

اَصْرُبَهَا بِسَوْطِ الْجَوْعِ ۚ اَمْنَعَهَا حَقَهَا وَاَوْفَهَا  
 حَقَهَا ۚ اَحْمِلْ عَلَيْهَا وَلَا تَخَفْ مِنْ سَيْفِهَا وَ  
 سَيْكِنِهَا ۚ سَيْفُهَا خَشَبٌ مَا هُوَ حَدِيدٌ ۚ لَهَا  
 كَلَامٌ بِلَا اَفْعَالٍ ۚ كَذَبٌ بِلَا صِدْقٍ ۚ عَهْدُ  
 بِلَا وِفَاءٍ ۚ لَا مَوَدَّةَ لَهَا ۚ جَوْلَةٌ بِلَا دَوْلَةٍ ۚ  
 اِبْلِيسُ الَّذِي هُوَ اَمِيْنُهَا لَا قُوَّةَ لَهُ عِنْدَ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ فِي عَذَابِهِمْ وَخُصْلَتِهِمْ  
 فَكَيْفَ هِيَ ۚ لَا تَطْنُ اَنَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ  
 اَخْرَجَ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا بِقُوَّتِهِ ۚ وَلَا تَأْمُرُ  
 الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ قَوَاهُ عَلَى ذَلِكَ وَجَعَلَهُ سَبَبًا  
 لَا اَصْلًا ۚ يَا قَلِيلَ الْعَقْلِ لَا يَهْرُبُ مِنْ بَابِ  
 الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ لِاجْلِ بَلِيَّةٍ يَبْتَغِيكَ بِهَا ۚ فَاَنَّهُ  
 اَعْرَفُ مِنْكَ بِمَصْلَحَتِكَ ۚ مَا يَبْتَغِيكَ اِلَّا  
 لِفَائِدَةٍ وَحُكْمَةٍ ۚ اِذَا ابْتَلَاكَ فَانْبَسْ  
 وَارْجِعْ اِلَى ذُنُوبِكَ ۚ وَاکْذِبْ اِلَّا سَوْغَارَ  
 وَالْعَوْبَةَ ۚ وَاَسْأَلُهُ الصَّبْرَ وَالْكِبَارَ  
 عَلَيْهَا ۚ وَوَقِفْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْ  
 بِذَيْلِ رَحْمَتِهِ ۚ وَاَسْأَلُهُ لِكُشْفِ  
 ذَلِكَ عَنْكَ وَبَيَانِ وَجْهِ  
 الْمَصْلُوحَةِ فِيهِ ۚ اِنْ اَرَدْتَ  
 الْفَلَاحَ فَاصْغَبْ خِيَامًا كَلِمًا  
 بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ  
 يُعَلِّمُكَ وَيُوَدِّعُكَ  
 وَتَعْرِفُكَ  
 الْكَرِيْمُ

آیا کرتا۔ اس کو بھوک کے چابکوں سے مار۔ اس کا مزد اس سے  
 روک لے اور اس کا حق اس کو پورا کر دے۔ اس پر حملہ کر  
 اور اس کی تلوار اور چھری سے ڈرے مت۔ اس کی تلوار تو کلدی  
 کی ہے۔ لوہے کی نہیں ہے (پس صورت ہی صورت ڈراؤنی)  
 ہے اس کی باتیں ہیں۔ کام کچھ بھی نہیں مٹن، جھوٹ ہے بلا صدق  
 کے وعدہ ہے بلا وفا کے۔ اس کے پاس دوستی کا نام و نشان  
 بھی نہیں۔ خالی شہوں شاں ہے بلا حکومت کے۔ ابلیس جو  
 اس کا سردار ہے ان مومنین کے نزدیک جو اس کی عداوت  
 و مخالفت میں ہے اس کی کچھ طاقت نہیں پھر نفس کا تو  
 کیا پوچھنا؟ یہ وہم نہ کیجو کہ وہ تو جنت میں گھس گیا اور  
 اس نے اپنی طاقت سے آدم علیہ السلام کو وہاں سے نکلوا دیا  
 تھا۔ یہ تو حق تعالیٰ نے (آدم و حوا کے امتحان کی ضرورت سے)  
 اس کو طاقت دیدی تھی اور اس کو سبب بنا دیا تھا کہ اہل  
 اے کم عقل کسی مصیبت کی وجہ سے جس میں تجھ کو حق تعالیٰ  
 مبتلا فرمائے اس کے دروازے سے مت بھاگ کیونکہ وہ  
 تیری مصلحت و مہبودی کا تجھ سے زیادہ واقف ہے تجھ کو جو مبتلا  
 فرماتا ہے تو کسی فائدہ اور حکمت ہی کے لئے فرماتا ہے جب وہ  
 تجھ کو مبتلا فرمائے تو جہارہ اور اپنے گناہوں کی طرف توجہ کر  
 (کہ یہ ان کی پاداش ہے) اور استغفار و توبہ زیادہ کر اور اس  
 پر صبر و سکون کی اس سے درخواست کر اور اس کے سامنے  
 (دست بستہ) کھڑا ہو جا اور اس کی رحمت کے دامن سے ٹک جا  
 اور اس کے رفع کرنے اور اس کی مصلحت بیان فرمانے کی اس سے  
 دعا مانگ۔ اگر تو فلاح چاہتا ہے تو ایسے شیخ کی صحبت اختیار کر  
 جو حق تعالیٰ کے حکم (یعنی شریعت) اور علم (یعنی طریقت) کا عالم ہو  
 کہ وہ تجھ کو علم سکھائے اور مودب بنائے اور تجھ کو حق تعالیٰ کے

إِلَى اللَّهِ رُجُوعًا ۖ وَالْمَرْيَدُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَلْبٍ وَ  
 دَلِيلٍ إِلَّا أَنِّي بَرِيَّةٌ فَيُهَا عَقَارِبُ حَيَاتٍ وَأَفَاكُ  
 وَعَطَشُ وَسَيَامٌ مُهْلِكٌ ۖ فَيُحْنِ مِنْ هَذِهِ الْأَفَاكُ  
 وَيُدُّ عَلَى مَوْضِعِ الْمَاءِ وَالْأَشْجَارِ الْمُسْمَرَةِ ۖ فَإِذَا  
 كَانَ وَحْدًا مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ وَقَمٍ فِي أَرْضٍ مُسْبِغَةٍ وَ  
 عُرَى كَثِيرَةٍ السَّكَمِ وَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَاتِ وَالْأَفَاكِ يَا  
 مُسَافِرَانِي طَرِيقَ الدُّنْيَا لَا تُهَارِقِ الْقَافِلَةَ وَاللَّيْلُ  
 وَالرُّفُقَاءُ ۖ وَلَا ذَهَبَ مِنْكَ مَا لَكَ وَرُوحَكَ ۖ وَ  
 أَنْتَ يَا مُسَافِرَانِي طَرِيقَ الْآخِرَةِ كُنْ أَبَدًا مَعَ اللَّيْلِ  
 إِلَى أَنْ يُوصَلَكَ إِلَى الْمَنْزِلِ ۖ اخْدُمِي فِي الطَّرِيقِ  
 وَأَحْسِنِ أَدَبَكَ مَعَهُ ۖ وَلَا تَخْرُجِي عَنْ رَأْيِهِ ۖ  
 فَيَعْلَمُكَ وَيُقَرِّبُكَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَنْبِيكَ فِي الطَّرِيقِ  
 لِرُؤُوسِهِ بِمَا بَاتَكَ وَصَدَّقَكَ وَحْدَكَ ۖ فَيُصَيِّرُكَ  
 أَمِيرًا فِيهَا وَسُلْطَانًا عَلَى أَهْلِهَا ۖ يَسْتَلِفُكَ رَفْعُ  
 مَوَاسِمِهِ فَلَا تَزَالِ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ بِكَ إِلَى  
 بَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ فَيُسَلِّمُكَ إِلَيْهِ  
 فَيَقْرِئُكَ بِكَ عَيْنًا ۖ ثُمَّ يَسْتَنْبِيكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَالْأَحْوَالِ  
 وَالْمَعَانِي فَيَقْدِرُ سَفِيرًا بَيْنَ اللَّهِ وَرُجُوعًا بَيْنَ خَلْقِهِ  
 غُلَامًا بَيْنَ يَدَيِ بَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَسَلَّمَ ۖ  
 تَأْتِي إِلَى الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ ۖ  
 هَذَا أَشْيَأُ لَا يَنْبَغِي بِالْتَّحَلِّيِ وَلَسْتِي وَلَكِنْ  
 بِشَيْءٍ وَقَرَنِي الصُّدُورَ وَصَدَقَهُ الْعَمَلُ ۖ الْقَوْمُ  
 زَنَا الْعَشَائِرُ مِنْ كُلِّ أَلِفٍ إِلَيْهِ انْقِطَاعُ  
 النَّفْسِ وَاحِدٌ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَلْعَلُ يَوْمَهُمْ وَمَعَالِيَهُمْ ۖ وَيُصَدِّقُونَ ذَلِكَ السَّمَاءُ

راستہ سے واقف کرے۔ مرید کو دستگیر اور راہبر کے بغیر چارہ نہیں  
 کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کی  
 آفتیں پیاس اور مہلک درندے ہیں۔ پس راہبر اس کو ان آفتوں  
 سے بچاتا اور اس کو پانی اور پھل دار درختوں کی جگہ بتاتا رہیگا۔  
 اور جب تنہا بغیر راہبر کے ہوگا تو درندوں والی پتھر ملی زمین  
 میں جا پڑے گا جہاں کثرت سے درندے اور سانپ بچھو  
 اور آفتیں ہونگی۔ اسے راہ دنیا کے مسافر تو قافلہ اور  
 راہبر اور رفیقوں سے علیحدہ نہ ہو ورنہ تیرا مال بھی برباد ہوگا  
 جان بھی۔ اور اسے راہ آخرت کے مسافر تو ہر وقت راہبر  
 کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ تجھ کو پڑاؤ پر پہنچا دے۔ راستہ بھر  
 اس کا خادم بنارہ۔ اس کے ساتھ حسن ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی  
 رائے سے باہر مت ہو کہ وہ تجھ کو واقف کار بنادیگا اور خدا کے قریب  
 پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت و صداقت و صداقت دیکھ لینے  
 کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کریگا یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار  
 اور اہل قافلہ کا سلطان بنادیگا اور اپنے لشکر میں تجھ کو نائب قرار دیگا  
 پس تو سرداری پر قائم رہے گا بہانہ کہ وہ تجھ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس لائے گا اور تجھ کو آپ کے حوالہ کر دیگا۔ پس آپ کی آنکھیں تجھ سے  
 بھنڈی ہوں گی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو نائب بنادینگے قلب  
 اور کیفیات اور معانی پر۔ پس توقع تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے  
 درمیان سفر اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر باش خدمت کار  
 بن جائیگا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئیگا اور کبھی خالق کی طرف۔ یہ چیز بناؤ  
 اور ہوس سے مائل نہیں ہونی بلکہ اس (یعنی واطمینان قلب) سے  
 حاصل ہونی ہے جو سینوں میں جگہ پایا کرتی ہے اور عمل اسکی تسبیح  
 کیا کرتے ہیں اللہ والے بندے گروہ گروہ میں چند اور لاکھوں میں ایک ہی دو  
 ہوتے ہیں کہ اللہ کا کلام اپنے قلب و معانی سے سنتے اور اس سننے کا

يَا مَعْزِلُ جَوَارِحِهِمْ يَا جُهْدَالُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
وَارْجِعُوا إِلَى جَادَةِ الصِّدِّيقِينَ ۝ وَاتَّبِعُوهُمْ فِي  
أَقْوَالِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوا بَيِّنَاتِ الطُّرُقِ  
الْمُنَافِقِينَ الظَّالِمِينَ الَّذِينَ لَا يَمُورُونَ عَنِ  
الْآخِرَةِ ۝ النَّارُ كَيْنَ لِحَادَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مَنْ تَقَدَّمَ ۝ أَخَذُوا بِمِيزَانٍ شَمَالًا  
وَوَرَاءَ ۝ طَلَبُوا طَرِيقَ الْكُفَّاءِ وَلَمْ يَمُورُوا بِجَادَتِهِمْ  
فِي الْحَادَةِ الْقَصِيمَةِ ۝ الَّتِي هِيَ الطَّرِيقُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ  
يَا عَلَامُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى هُمُ فِي  
الدُّنْيَا لِلَّهِ نِيَاغِدًا إِلَّا تَرَاهُمْ تَقَطُّعُ بَيْنَكُمْ ۝  
كَيْفَ لَا تَقَطُّعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ آخِرَاتِكَ الشُّؤْءِ  
الَّذِينَ عَاشَرْتَهُمْ فِي غَيْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۝ إِنْ كَانَ  
وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ مُعَاشَرَةٍ الْخَلْقِ تَعَاشَرُوا لِمُؤَرَّعَيْنِ  
الْمُتَزَهِّدِينَ الْعَارِفِينَ الْعَامِلِينَ مُرِيدِي الْحَقِّ  
عَزَّوَجَلَّ وَامْرَادِي عَاشِرًا مَنْ يَأْخُذُ مِنْكَ الْخَلْقُ  
وَيُطِيعُكَ مُرَبِّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ ۝ يَأْخُذُ مِنْكَ  
الْمَثَلَالُ وَيُعِيْمُكَ عَلَى الْحَادَةِ ۝ يُعْصِبُ عَيْنَيْكَ  
عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَفْتَحُهَا عَلَى الْآخِرَةِ ۝ يُسْجِي  
مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ طَبَقَ الدُّنْيَا وَيَتْرُكُ بَدَلَهُ  
طَبَقَ الْآخِرَةِ ۝ يُلْجِي عَنْكَ الْحِفَايَةَ وَيَتْرُكُ  
بَدَلَهَا الْجُورَةَ ۝ يُعِيْمُكَ مِنْ بَيْنِ الْحَيَاتِ وَ  
الْعُقَابِ وَالتَّبَاعِ وَيُقْعِدُكَ فِي الْأَمْنِ وَالرَّاحَةِ  
وَالطَّبِئَةِ ۝ عَاشِرًا مِنْ هَذِهِ صِفَتُهُ وَأَصْبِرْ عَلَى  
كَلَامِهِ وَأَقْبَلْ أَمْرَهُ وَهَيْئَهُ وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ  
عَاجِلًا ۝ غَيْرَ أَنَّ أَجَلَ الشَّجَاعَةِ صَبْرُ سَاعَتِهِ ۝

اپنے اعضاء کے اعمال سے سچا کر دکھاتے ہیں۔ اسے جاہلو شرکی  
جناب میں توبہ کرو اور صدیقین کے راستہ کی طرف لوٹو اور ان کے  
اقوال و افعال میں ان کا اتباع کرو اور منافقوں کے طریقوں  
کا اتباع نہ کرو کہ جو طالبِ دنیا اور آخرت سے روگرداں اور  
اور حق تعالیٰ کی اُس شاہراہ کو چھوڑے ہوئے ہیں جس پر  
مقدمین تھے کہ دائیں بائیں اور پیچھے کا رخ لے بیٹھے۔ کابلوں  
کے راستہ چلے اور اپنی سڑک میں اس سڑک پر ہو کر بھی  
نہ گزرے جو حق تعالیٰ تک (پہنچنے) کا راستہ تھا۔ صاحبِ راہ  
یہ لوگ کہ جن سے تو دنیا میں دنیا کے واسطے بلِ محل رہا ہے  
کل کو تجھے نظر بھی نہ آئیں گے۔ تمہارے درمیان (محبت)  
قطع کر دی جائے گی۔ اور کیوں نہ قطع کر دی جائے تیرے اور  
تیرے ہم نشینوں کی محبت جبکہ ان سے تو نے اللہ واسطے کے  
خلاف میل جول کیا تھا۔ اور اگر مخلوق کے میل جول کے بغیر  
چارہ ہی نہ ہو تو بس تقویٰ والے زامدوں سے بل جو باعمل  
اور حق تعالیٰ کے طالب و مطلوب ہیں اُسی سے بل جو تجھ سے  
خلق کو لے لے اور قرب حق تجھ کو دیدے۔ مگر ابھی تجھ سے لے لے  
اور تجھ کو سیدھے راستے پر کھڑا کر دے۔ دنیا کی طرف سے تیری آنکھوں  
پر پٹی باندھ دے۔ اس کے بعد آخرتِ بران کو کھول دے تیرے سنا  
سے دنیا کا طباق علیحدہ کر دے اور اس کے بدلہ آخرت کا طباق رکھ  
دے۔ ننگے پاؤں ہونا تجھ سے دور کر دے اور اس کے بدلہ جرابیں  
عطا کرے۔ تجھ کو سانپ بچھو اور درندوں کے درمیان سے  
اٹھائے اور اس راحت و خوش عیشی میں لا بٹھائے۔ جس کی  
یہ حالت ہو اس سے مل اور اس کی نصیحت پر جاہد اور اس کے  
امر و نہی کو قبول کر۔ یقیناً دنیا ہی میں خوبی دیکھ لے گا۔ بات ہی کیا  
ہے۔ شجاعت کی مدت ایک ساعت کا صبر ہی توبہ (پس جہاں

برہ نہیں  
ح طرح کی  
و ان فتوں  
ماتا رہیگا۔  
لی زمین  
پ پتھو  
س اور  
و ہوگا  
ت راہر  
راستہ بھر  
ور اس ک  
کے قریب  
یکھ پیٹھ  
س سردار  
کرار درجگا  
لی شعلہ  
میں تجھ  
لے قلوب  
ق کے  
ست کار  
یر حیرناو  
س  
لی نصیحت  
س ہی دو  
سننے ک

بِكَ لَا يَبْغِي شَيْءٌ وَلَا يَدُّ مِنْكَ : اشتر  
الرُّوْكَارِيَّةَ وَالرَّائِيَّةَ وَقَعْدُ عَلَى  
بَابِ الْعَمَلِ : فَإِنْ قُدِرَ عَمَلُكَ  
فَسَوْفَ تَعْمَلُ : أَعْطَا السَّبَبَ حَقَّهُ  
وَتَوَكَّلْ : وَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ :  
فَإِنْ أَخَذَ وَالرُّوْكَارِيَّةَ وَلَمْ يَأْخُذْ وَكَ  
لَا تَبْرُحْ مِنْ مَكَانِكَ : بِحَقِّ تِيَّاسَ  
مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوكَ إِلَى عَمَلٍ فَحَيْثُ  
أَتَيْتَ نَفْسَكَ فِي بَحْرِ التَّوَكُّلِ فَتَجَمُّعُ  
بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَيِّدِ أَحْسَنُ أَدَبِكَ  
بَيْنَ يَدَيِ مُوَلِّيكَ وَلَكِنْ صَمْتُكَ  
أَكْثَرُ مِنْ طُوقِكَ : فَإِنْ  
ذَلِكَ سَبَبٌ لِتَعْلَمُكَ وَ  
فَرُّكَ إِلَى قَلْبِهِ : حُسْنُ  
الْأَدَبِ يُفَرِّقُكَ وَسُوءُ  
الْأَدَبِ يُجْعِلُكَ : كَيْفَ  
يُحْسِنُ أَدَبَكَ وَأَنْتَ  
لَمْ تُحَاطِ الْأَدَبَاءَ :  
كَيْفَ تَتَعَلَّمُ  
وَأَنْتَ لَا تَرْضَى  
بِمُعَلِّمِكَ وَلَا  
تُحْسِنُ  
ظَنِّكَ  
فِيهِ

ذرا استقلال سے کام لیا اور کام بنا (تجہ سے کوئی چیز ہو بھی نہیں سکتی  
اور تیری ضرورت بھی ہے (کہ ہوتا تو سب خدا ہی کے فضل سے  
ہے مگر فضل کے لئے ضرورت ہے تیری ہمت و قصد کی پس)  
جھٹی اور مزدوری کا سامان خرید اور (مزدور بن کر) عمل  
کے دروازہ پر بیٹھ جا (یعنی کوئی ذریعہ معاش اختیار کر،  
اور بنام خدا اس میں لگ جا) پس اگر تیری مزدوری  
مقدر ہوگی تو کام بھی کرنے لگے گا کہ سبب معاش چل پڑیگا  
اور روزی ملے گی) سبب کو اس کا حق ادا کر کہ کابل مت  
بن، اور توکل کر (کہ بھروسہ خدا ہی پر رہے) اور عمل کے  
دروازہ پر بیٹھا رہ۔ پس اگر لوگ تیرا سامان تولے میں اور  
تجہ کو نہ لیں (کہ تو سبب معاش سے معطل بن کر بیٹھ جائے)  
تو (اس وقت بھی) اپنی جگہ سے مت ہٹ (مکن ہے کہ  
دوسرے سبب معاش سے روزی ملنی مقدر ہو کہ اس کے  
سامان غیب سے ہیا ہو جائیں گے پس اس میں لگ جائو) یہاں  
کہ تو مایوس ہو جائے کہ اب کوئی بھی تجہ کو مزدوری کی طرف نہ  
بلائے گا (اور معاش کا کوئی ذریعہ بھی نہ بن سکے گا)۔ پس  
اس وقت اپنے آپ کو توکل کے سمندر میں ڈال دے کہ  
اسباب اور مسبب الاسباب دونوں کا جامع بن جائے گا  
اپنے معلم کے سامنے با ادب رہ اور چاہیے کہ تیرا سکوت  
تیرے بولنے کی بہ نسبت زیادہ ہو کیونکہ وہی سبب ہوتی ہے  
پڑھ جانے اور استاد کے دل میں جگہ پانے کا۔ جس ادب تجہ کو  
مقرب بنائے گا اور بے ادبی تجہ کو دور چاہیے کی تو حسن ادب  
کس طرح کر سکتا ہے حالانکہ با ادب لوگوں سے ملتا جلتا نہیں؟ تو  
پڑھ کیونکر جلے گا جبکہ تو نہ اپنے پڑھانے والے سے راضی  
ہے اور نہ اس کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے؟

## ایکادونویں مجلس

(۲۰ شعبان ۱۳۴۵ھ)

دُنیا سرتاپا حکمت اور عمل ہے (کہ جب کام کرو تب ثمرہ ملے)۔  
اور آخرت ساری کی ساری قدرت ہے (کہ ہر شے کا وجود بلا سبب ہوگا) پس اس کی بناء حکمت پر ہے اور اس کی بناء قدرت پر ہے  
لہذا حکمت کے مکان میں کام کرنا مست چھوڑا۔ اور قدرت کے  
مقام میں اس کی قدرت کو عاجزمت سمجھ حکمت کے گھر میں اس کی  
حکمت کے موافق کام کرو اور قدرت پر بھروسہ مت کر (کہ بلا  
عمل بھی جنت کا متوقع رہے) تقدیر کو اپنے نفس کا عذر  
مت قرار دے (کہ جو کچھ تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا پھر  
عمل کی کیا ضرورت ہے؟) کیونکہ نفس اس کو حجت قرار دے کر  
عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر کا عذر پیش کرنا کابلوں کی حجت ہو جس  
تقدیر کا عذر تو ادا مرد و نواہی کے علاوہ (افلاس و تو بگڑی اور  
موت و حیات وغیرہ) میں ہو اگر تائب (نہ کہ فرائض کی تعمیل یا  
محرمات سے گریز کرنے میں)

(اور کچھ تقریر کے بعد آپ نے فرمایا) مومن کو نہ اس دُنیا سے  
چین ملتا ہے نہ اس کے ساز و سامان سے۔ وہ اس سے اپنا  
مقسوم لیتا اور اپنے قلب سے حق تعالیٰ کی طرف ایک سو ہو جاتا، جو  
وہاں پہنچ کر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ دُنیا کی سوزش اُس سے  
دور ہو جاتی ہے اور اس کے قلب کو باطن کی سفارت سے (دربار  
خاص میں) داخل ہونے کی اجازت مل جاتی ہے کہ باطن (پیام  
اجازت پہنچانے کو) قلب کے پاس آتا ہے اور قلب نفس  
مطمئنہ اور فرماں بردار اعفا کے پاس۔ پس وہ اس عزت میں  
ہوتا ہے کہ دفعۃً اس کے متعلقین کو اس سے بے نیاز بنا دیا جاتا اور

## الْمَجْلِسُ الْكَادِي وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي عَشْرِينَ

مِنْ شَعْبَانَ مِنَ السَّنَةِ

الدُّنْيَا كُلُّهَا حِكْمَةٌ وَعَمَلٌ ۖ وَالْآخِرَةُ كُلُّهَا  
قُدْرَةٌ ۖ فَهَذِهِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْحِكْمَةِ وَتِلْكَ  
مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْقُدْرَةِ ۖ فَلَا تَنْزِلُوا الْعَمَلَ فِي  
دَارِ الْحِكْمَةِ ۖ وَلَا تَعْجِزُوا قُدْرَةَ فِي دَارِ  
الْقُدْرَةِ ۖ بَلْ أَعْمَلْ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ بِحِكْمَتِهِ وَلَا  
تَتَكَلَّمْ عَلَى قُدْرَتِهِ ۖ لَا تَجْعَلَ الْقُدْرَ  
عُذْرًا لِنَفْسِكَ فَإِنَّهَا تَحْتَجُّ بِهٖ وَتَنْزِلُ الْعَمَلَ  
الْعُذْرَ بِالْقُدْرِ حُجَّةَ الْكَسَالَةِ ۖ إِنَّمَا يَكُونُ  
الْعُذْرُ بِالْقُدْرِ فِي غَيْرِ الْأَمْرِ وَالنَّوَاحِي ۖ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ

الْمُؤْمِنُ لَا يَسْكُنُ إِلَى هَذِهِ الدُّنْيَا

وَلَا إِلَى مَا فِيهَا ۖ يَأْخُذُ قِسْمَهُ مِنْهَا

وَيَتَنَحَّى بِقَلْبِهِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

يَقِفُ هُنَا وَحَتَّى يَنْحَى عَنْهُ وَهُجُ

الدُّنْيَا وَيُؤْذِنُ لِقَائِهِ بِالْخُلُ

عَلَيْهِ سَفَادَةٌ سِرَّةٍ ۖ يُنْجِزُ السَّرَّ

إِلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ إِلَى

النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالْجَوَّ

الطَّائِعَةِ ۖ فَبَيْنَمَا هُوَ

كَذَلِكَ إِذْ أُغْنِيَ

عَمَّا لَهُ عَنْهُ ۖ



وَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ يَلْقَاهُ لَنْ يُكَفِّرَهُ شُورُ الْخَلْقِ وَ  
 يُطِيعُهُمْ لَهُ، وَحِيلَ بَيْنَ قَلْبِهِ وَقُلُوبِهِمْ وَ  
 يَبْقَى وَحْدَهُ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ: كَأَنَّ الْخَلْقَ لَمْ  
 يُخْلَقُوا إِلَّا لِإِضَافَةِ إِلَيْهِ: كَأَنَّ لَخَلْقِ رَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ سِوَاهُ: يَبْقَى رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَا  
 وَهُوَ مَفْعُولٌ فِيهِ: يَبْقَى مَطْلُوبُهُ وَهُوَ طَالِبُهُ  
 يَبْقَى أَصْلُهُ وَهُوَ فَرْعُهُ: لَا يَبْعَثُ غَيْرَكَ وَلَا يَبْعَثُ  
 غَيْرَهُ: يَطْوِيهِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ رَأَى أَشَاءَ أَنْشَأَ  
 لَهُمْ: يُوجِدُ كَأَيْسَرِهِمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَلِهَذَا سَمِعُوا  
 وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُمْ لِمَرْضَاةِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ:  
 أَلْقَوْهُمْ حُرَّاسُ الْقُلُوبِ وَالْأَمْرَارِ: قَائِمُونَ  
 مَعَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَعَ غَيْرِهِ: عَامِلُونَ  
 لَهُ لَا لغيرِهِ: يَا مُنَافِقُ مَا عِنْدَكَ  
 مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ خَبْرٌ: وَلَا مِنْ  
 الْإِيمَانِ خَبْرٌ: وَلَا مِنْ الْأَنْسِ  
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبْرٌ: عَنْ قَرِيبٍ  
 تَمُوتُ وَتَنْدُمُ بَعْدَ الْمَوْتِ:  
 قَدْ قَبَعْتَ بِفَصَاحَةِ اللِّسَانِ  
 مَعَ عَجْرِ الْجَنَانِ وَهَذَا كَا  
 يَنْفَعُكَ: الْقَصَصَةُ لِلْقَلْبِ لَا  
 لِلِّسَانِ أَلَوْ عَلَى نَفْسِكَ الْفَا  
 وَعَلَا غَيْرُكَ مَرَّةً: يَا مَيِّتَ  
 الْقَلْبِ يَا مَائِيًا عَنِ الْقَوْمِ:  
 يَا مَدْبُورُ يَا مُجْبُورُ يَا كَو  
 يَا خَلْقَ عَنِ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ

اس کے اور ان کے درمیان روک کر دی جاتی ہے کہ خود  
 حق تعالیٰ مخلوق کی ایذاؤں سے اس کی حفاظت فرماتا اور سب  
 اس کا مطیع بنا دیتا ہے اور اس کے قلب اور ان کے قلوب  
 میں خود مائل ہو جاتا ہے کہ (اس کے دل کو علاوہ بجز خدا کے کسی سے  
 بھی نہیں رہتا) بس وہی وہ اپنے پروردگار کے ساتھ رہ جاتا ہے۔  
 گویا اس کے اعتبار سے مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی اور گویا بجز اس کے  
 اور کوئی خدا کی مخلوق ہی نہیں۔ پس اس کا پروردگار فاعل مختار  
 ہوتا ہے اور یہ اس کا محل فعل۔ خدا اس کا مطلوب رہ جاتا ہے  
 اور یہ اس کا طالب۔ وہ اس کی اصل رہ جاتا ہے۔ اور یہ اس کی  
 شاخ۔ نہ یہ اس کے سوا کسی کو پہچانتا ہے نہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ  
 اس کو مخلوق سے پیٹ لیتا ہے (کہ سب سے مخفی اور الگ  
 ہو جاتا ہے) اس کے بعد جب چاہے گا اس کو لوگوں کے لئے  
 اٹھا کرے گا کہ ان کے درمیان ان کی ہدایت و مصلحت کیلئے  
 اس کو موجود فرما دیگا اور یہ حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان کی  
 ایذاؤں پر صبر کرتا رہے گا۔ اللہ والے بندے قلوب اور اسرار کے  
 پاسبان ہیں۔ خدا ہی کے ساتھ قائم ہیں نہ کہ غیر کے ساتھ اور اسی کا  
 کام کرتے ہیں دوسرے کا نہیں۔ اے منافق نہ تجھے اللہ والوں  
 سے آگاہی ہے نہ ایمان سے واقفیت ہے اور نہ حق تعالیٰ سے  
 مانوس بننے کی خبر ہے۔ عنقریب تو مر جائے گا اور مرنے کے  
 بعد پشیمان ہوگا (کہ بائے کس خواب غفلت میں سوتا رہا)  
 باوجود قلب کے گونگا ہونے کے تو صرف زبان کی فصاحت  
 پر اتکا کر بیٹھا اور یہ تیرے لئے مفید نہیں، فصاحت قلب  
 کی معتبر ہے نہ کہ زبان کی۔ اے مُردہ دل۔ اے اللہ والوں  
 غیر حاضر اے صاحبِ ادبار اور اے اپنے نفس اور مخلوق  
 کی بدولت خداوند تعالیٰ سے محبوب۔ اگر تو دوسرے

إِلَهِیْ اِنِّیْ كُنْتُ اٰخَرَسَ فَالْتَقِیْنِیْ ۚ فَانْفَعِ  
 الْخَلْقَ بِنُطْقِیْ ۚ وَكَلِّمْ لَهُمُ الْمَلَاحَ عَلٰی یَدِیْ  
 وَلَا اُرْدِنِیْ اِلٰی الْخَزِیْسِ یَا قَوْمُ اِنِّیْ اَدْعُوْكُمْ  
 اِلٰی الْمَوْتِ الْاٰخِرِ ۚ وَهُوَ خَالِفُهُ النَّفْسِ  
 وَالْهَوٰی وَالطَّغَمِ وَالشَّیْطَانِ وَالْذُّنُبِ وَالْخُجُوْجِ  
 عَنِ الْخَلْقِ وَتَرْكُ مَا سِوٰی الْحَقِّ عَزَّوْ  
 جَلَّ فِی الْجُمْلَةِ ۚ جَاهِدْ وَاِنِّیْ هٰذِهِ  
 الْاَحْوَالِ وَلَا تَبْتَغِ سِوَا ۚ فَاِنَّ الْحَقَّ  
 عَزَّوَجَلَّ كُلُّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَآئِنٍ ۚ  
 اِسْأَلُوْهُ عَلٰی قَدْرِ قُدْرَتِهِ اِنَّا لَوُكُلَا  
 مِنْ حَیْثُ الْقُدْرَةِ لَا مِنْ حَیْثُ  
 الْحِكْمَةِ ۚ اِسْأَلُوْهُ مِنْ حَیْثُ عَلِمُ  
 لَا مِنْ حَیْثُ عَلِمُكُمْ ۚ اِسْأَلُوْهُ  
 بِقُلُوْبِكُمْ وَاَسْرَارِكُمْ لَا بِفَلَقِکَ  
 اللِّسَانِ ۚ اِسْأَلُوْهُ مِنْ وَّرَآءِ  
 تَجْوِزِ عَلِمُكُمْ وَقَدْ رَبِّكُمْ ۚ  
 یَقُوْبِیْنَ یَدِیْهِ عَلٰی قَدْرِ  
 الْاَفْلَاسِ مِنْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ  
 لَا تَتَعَا مَلُوْا عَلَیْهِ وَلَا  
 تَتَمَقَدَّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا  
 تَتَمَقَلُّوْا عَلَیْهِ وَلَا  
 تَرُدُّوْا تَدْبِیْرَهُ  
 بِتَدْبِیْرِكُمْ اِلٰی  
 الْجَمْعَالِ

پر ایک بار رد دے تو اپنے نفس پر ہزار بار رد۔ بارِ انہا میں  
 تو گونگا بنا ہوا تھا پس تو نے ہی مجھ کو بھلوا یا ہے! لہذا میرے  
 برتنے سے مخلوق کو نفع بخش اور میرے ہاتھوں ان کی درستی  
 کامل فرمادے ورنہ مجھ کو پھر اسی گونگے پن کی طرف لوٹا دے۔  
 ذکر گوشہ گنہی میں محو و مستغرق پڑا رہوں (صاحب جو میں تم کو  
 ایک خونی موت کی طرف بلارہا ہوں یعنی نفس، خواہش، طبیعت  
 شیطان اور دنیا کی مخالفت اور مخلوق سے باہر ہو جانے  
 اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ترک کر دینے کی طرف (جو  
 معمولی موت سے زیادہ سخت ہے، ان حالات (کے حاصل  
 کرنے) میں مہم اہدہ کرو اور نا اُمید نہ ہو کیونکہ حق تعالیٰ ہر روز  
 ایک خاص شان میں ہے (روزِ توقع رکھو پس کیا عجب ہے  
 کہ کل ہی کو نواز لے جاؤ) خدا سے اس کی قدرت کی مقدار کے  
 موافق مانگو اور قدرت کی کوئی حد نہیں ہے سب ہی کچھ اس  
 میں داخل ہے) خدا سے بحیثیت قدرت مانگو نہ کہ بحیثیت حکمت  
 (کہ یا اللہ بلا سبب محض قدرت سے ہم کو نصیب فرما) خدا سے  
 اس کے علم کی حیثیت سے مانگو نہ کہ اپنے علم کی حیثیت سے  
 (کہ یا اللہ جو تیرے علم میں ہمارے لئے بہتر ہو وہ عطا کر) خدا سے  
 اپنے قلوب اور اسرار کے ذریعہ سے مانگو نہ کہ زبان کی بک ہک  
 سے (کیونکہ زبان سے دعا کرنا کہ دل متوجہ نہ ہو بلے ادبی ہے) خدا  
 سے اپنے علم اور اپنی طاقت سے آگے بڑھ کر مانگو۔ تمام اشیاء  
 سے تہیہ سستی کے قدموں پر اس کے سامنے کھڑے رہو (کہ کسی  
 ایک چیز پر بھی توجہ نہ ہو) نہ اس پر اپنا بڑا صاحب عمل صاحب قدرت  
 اور صاحب عقل و شعور ہونا بگاڑو اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی  
 تدبیر کو جاہلوں کی طرف رد کرو (کہ اس کی تعظیم شریعت کو چھوڑ کر  
 دنیا داروں کی بتائی ہوئی دور اندیشیوں پر چلنے لگو) جو شخص بھی

مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ وَإِنْ كَانَ  
 مُتَقِنًا لِحِفْظِهِ وَالْعِلْمُ بَعَائِنِيَّةٌ تَعْمَلُكَ لِلْعِلْمِ  
 مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ يَرُدُّ لَوْ إِلَى الْخَلْقِ ۖ وَعَمَلُكَ  
 بِالْعِلْمِ يَرُدُّ لَوْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيُزْهِدُكَ  
 فِي الدُّنْيَا وَيُصِيرُكَ بِبَاطِنِكَ ۖ يُشْغِلُكَ عَنْ  
 تَرْبِيَةِ الظَّاهِرِ وَيُلْهِمُكَ بِتَرْبِيَةِ الْبَاطِنِ  
 فَيُخَلِّصُكَ تَتَوَلَّى لَوْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا تَلْكَ  
 قَدْ صَلَحَتْ لَهُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى  
 الصَّالِحِينَ ۖ يَتَوَلَّى ظَوَاهِرَهُمْ وَبَوَاطِنَهُمْ  
 يَرُدُّ ظَوَاهِرَهُمْ هُمْ بِبَيْنِ حِكْمَتِهِ وَبَوَاطِنَهُمْ  
 بِبَيْنِ عِلْمِهِ ۖ فَلَا يَخَافُونَ مِنْ غَيْرِكَ وَلَا يَرْجُونَ  
 غَيْرَكَ وَلَا يَأْخُذُونَ إِلَّا مِنْهُ وَلَا يُعْطُونَ  
 إِلَّا مِنْهُ ۖ يَسْتَوْحِشُونَ مِنْ غَيْرِهِ يَسْتَأْذِنُونَ  
 بِهِ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ هَذَا أَجْزَالُ الزَّمَانِ ۖ قَدْ كَثُرَ  
 فِيهِ التَّغْيِيرُ وَالشَّبْدِيلُ ۖ هُوَ زَمَانُ  
 الْفِتْرَةِ ۖ زَمَانُ التَّفَاقُقِ وَتَفَاقُهِ ۖ  
 يَا مُنَافِقُ أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ نَبِيٍّ وَ  
 الْخَلْقِ ۖ مُرَائِيهِمْ وَتَعْمَلُ  
 لَهُمْ وَتَنْتَهَ لِنَظَرِ الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ ۖ إِلَيْكَ ۖ تُظْهِرُ  
 أَنَّكَ تَعْمَلُ لِلْآخِرَةِ  
 وَكُلُّ عَمَلِكَ  
 وَقَصْدُ لَوْ  
 لِلدُّنْيَا

اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ کیسا ہی علم کا حافظ اور  
 اس کے ترجمہ کا واقف کیوں نہ ہو (پس بے عمل علماء کا قول بھی  
 قابل عمل نہیں) عمل کے بغیر تیرا علم حاصل کرنا تجھ کو مخلوق کی طرف  
 ٹوٹا بیٹھا دکھاتا ہے تو امارت میں بن کر دنیا دار امراء کی دربار داریاں کرتا پھر بیٹھا  
 اور علم پر عمل کرنا تجھ کو حق تعالیٰ کی طرف لے جائیگا (کہ متوکل بن کر  
 خزانہ غیب سے روزی پائیگا) اور تجھ کو دنیا میں زاہد بنادے گا  
 اور تیرے باطن کو صاحب بصیرت کر دے گا۔ ظاہر کی زیبائش  
 سے تجھ کو غافل بنادے گا اور باطن کی آراستگی کا اہتمام تیرے  
 دل میں ڈال دے گا۔ پس اس وقت تیرا کارساز حق تعالیٰ  
 ہوگا کیونکہ تو واقعی اس کے قابل بن گیا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے  
 اور خدا کا رسا بننا ہے صالحین کا "ان کے ظاہر و باطن دونوں  
 کے کام بناتا ہے۔ ظاہر کی پرورش فرماتا ہے اپنی حکمت کے  
 ہاتھ سے (کہ اسباب معاش میاں فرما کر قوی البدن بناتا ہے)  
 اور باطن کی تربیت فرماتا ہے اپنے علم کے ہاتھ سے (کہ توکل و  
 دستغنا دے کر ان کو قوی القلب بناتا ہے) پس وہ نہ کسی دوسرے  
 سے ڈرتے ہیں اور نہ توقع رکھتے ہیں۔ بجز اس کے نہ کسی سے کچھ  
 لیتے ہیں اور نہ اس کے سوا دوسری راہ میں کچھ دیتے ہیں۔ اور وہ  
 دوسروں سے وحشت کھاتے ہیں۔ اسی سے مانوس ہوتے اور اسی کے  
 پاس میں پاتے ہیں۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اس وقت ترمیم و تبدیل  
 بڑھ گئی ہے۔ یہ نبوت کا زمانہ دور چلے جانے کا وقت ہے۔ نفاق اور  
 نفاق در نفاق کا زمانہ ہے۔ اے منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ  
 ہے کہ ان کا دکھا داکرتا اور انہیں کے لئے عمل کرتا ہے اور حق  
 تعالیٰ کا اپنی طرف نظر کرنا بھولا ہوا ہے۔ تو ظاہر کرتا ہے کہ آخرت  
 کے لئے عمل کر رہا ہے حالانکہ تیرا سا راعی اور سارا قصد  
 دنیا کے لئے ہے۔ اور یہی نفاق در نفاق کہ اپنے منافق ہونے سے اپنے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
إِذَا تَزَنَّنَ الْعَبْدُ بِعَمَلٍ لِلْآخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيهَا  
وَلَا يُطْلِمُهَا لَعَنَ فِي التَّمَوَاتِ بِأَسْمِهِ وَتَسْبِيحِهِ  
إِلَى أَنْ يَعْرِفَكُمْ يَا مَنْ أَفْقُونَ مِنْ طَرِيقِ الْحُكْمِ  
وَالْعِلْمِ وَالْحِكْمِ أَسْتَرْكُمُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوْجَلَّ  
وَمَا تَسْتَعِجِي بِجَوَارِحِكَ مَا تَسْتَعِجِي  
طَهْرَتُ مِنَ الْمَعَاصِي وَالنَّجَاسَاتِ الظَّاهِرَةِ  
تَدْعِي طَهْرَةَ الْبَاطِنِ طَهْرَةَ الْقَلْبِ مَا  
صَعَتْ فَيَكْفِ الشَّرَّ مَا تَأَذَّبْتَ مَعَ الْمَخْلُوقِ  
وَتَدْعِي الْأَدَبَ مَعَ الْخَلْقِ أَلَمْ يَعْلَمْ مَا  
رَفَعِي عَنْكَ وَلَا تَأَذَّبْتَ مَعَهُ وَلَا قِيلَتْ مِنْهُ  
أَوْ أَمَرَكَ أَنْ تَقْعُدَ فِي الدَّسْتِ وَتَتَصَدَّرَ  
لَا كَلَامَ حَتَّى يَهْوَمَ تَوْحِيدُكَ عَلَى  
رَجُلِهِ وَتَثْبُتَ بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ وَتَخْرُجَ مِنْ بَيْضَةِ وَجُودِكَ  
وَتَقْعُدَ فِي حُجْرِ اللُّطْفِ وَتَمَكَّنَ  
تَحْتَ جَنَاحِ الْأُنْسِ بِحَبِّهِ وَ  
وَتَلْقُطَ حَبَّ الْإِخْلَاصِ وَ  
تَشْرَبَ مَاءَ الْمُشَاهَدَةِ  
تُسَمِّي تَبْقَى عَلَى ذَلِكَ إِلَى  
أَنْ تَصِيرَ دِيكًا فَتُكَيِّدُ  
تَصِيرُ حَافِظًا لِلدَّجَالِ  
مُؤَيَّرًا لَهَا  
بِالْحَبِّ

نفس کو بھی باخبر نہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب کسی آخرت کے عمل سے بنتا سنتا رہتا ہے اور وہ عمل اسکا مقصود و مطلوب نہیں ہوتا بلکہ مقصود دنیا ہوتی ہے، تو آسمانوں میں اس کے نام اور نسب سمیت اس پر لعنت کی جاتی ہے (کہ فلاں ابن فلاں پر خدا کی پھٹکار ہے) اے منافقو! میں تم کو حکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت) دونوں طریق سے پہچانتا ہوں۔ مگر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہوں۔ تجھ پر انوس، تجھے شرم نہیں آتی۔ تیرے اعشار تو معصیتوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک ہوئے نہیں، اور دعویٰ کرتا ہے باطنی طہارت کا۔ طہارت قلب تو صحیح ہوئی نہیں پھر باطن کا تو کیا پوچھنا۔ مخلوق کا ادب تو ابھی تجھ کو آیا نہیں اور دعویٰ کرتا ہے خالق کے ساتھ با ادب بنانیکا۔ معلم (یعنی شیخ) تو ابھی تجھ سے خوش ہوا نہیں اور نہ اس کے ساتھ با ادب بنا اور نہ اس کے احکام تو نے قبول کئے اور تو بیٹھے لگا منبر دمسد پر اور صدر نشین ہونے لگا (کہ داعظ تقادیر اور پیروں کر حکیم امت ہونے کی صورت بنائی) داعظ بنا درست نہیں ہے یہاں تک کہ تیری توحید (جو شیر خوار بچہ کی طرح گھٹنیوں چلتی ہے) اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے اور حق تعالیٰ کے سامنے جم جائے اور تو اپنے بیٹھے وجود سے باہر نکل آئے کہ انانیت جاتی ہے اور تو اپنے آپ کو کچھ سمجھے نہیں) اور لطف (غذا دہی) کی گود میں بیٹھے اور انس حق کے پردوں کے نیچے آجائے اور اخلاص کا دانہ چکے اور شاہد کا پانی پیئے، اس کے بعد اسی پر قائم رہ کر نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ تو (جوان ہو کر شاہی محل کا پردہ ورش یافتہ) مرغ بن جائے پس اس وقت تو مرغیوں (یعنی محتاج تربیت مریدوں) کا محافظ بن جائیگا کہ دانہ ان پر ایشا رکرنے (اور انکو شکم سیر کرنے والی غذا کھلانے) والا

لم کا ماننا اور  
کا قول بھی  
مخلوق کی طرف  
س کرتا پھر گیا  
متوکل بن کر  
بنادے گا  
ناریا نش  
تمام اترے  
حق تعالیٰ  
نے فرماتا ہے  
میں دونوں  
ست کے  
ساتھ ہے  
کر توکل و  
کی دوسر  
سے کچھ  
اور وہ  
اداسی کے  
تبدیل  
نفاق اور  
مخلوق کا بندہ  
اور حق  
کر آخرت  
را قصد  
سے اپنے

اور نام لوگوں کو رات دن اذان دے دے کہ جگنے والا ہو جائے گا  
 کہ ان کو اپنے پروردگار کی اطاعت کے لئے بیدار کرے گا۔ اے منافق  
 اپنے ہاتھ سے کتاب پھینک اور اوجھڑا میرے سامنے سر کے بل بیٹھا  
 (اور سرنگوں ہو کر بہ توجہ سن) علم مردانِ خدا کے دہن سے حاصل  
 ہو کر تا ہے (تصرف کی) کتابوں سے نہیں ہوتا۔ حال سے حاصل ہوتا ہے  
 قال سے نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے حاصل ہوتا ہے جو اپنے وجود اور  
 ساری مخلوق سے فانی ہیں اور ذاتِ حق سے باقی۔ اپنے وجود اور  
 ساری مخلوق سے تیرے فنا ہو جانے اور اس کے بعد خدا سے وجود پانے  
 ہی پر (حصولِ ولایت کا) مدار ہے۔ غیر اللہ سے فنا ہو اور ذاتِ حق سے  
 حیات حاصل کر۔ غلامانِ خداوندی کی صحبت اختیار کر جو اُس دروازے  
 کبھی ٹپکتے نہیں۔ اس کے ارشاد کی تعمیل کرنا اور مانگت سے باز آنا اور  
 اس کی تقدیر کے موافق رہنا ان کا کام ہے۔ ان کے متعلق جو کچھ بھی  
 حق تعالیٰ کا ارادہ اور فعل ہو وہ اس کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔  
 (گویا ان کا مشابہ ہی یہی تھا) خدا سے نہ اپنی بابت منازعت کرتے ہیں  
 نہ دوسروں کی بہت۔ نہ تھوڑے میں خدا پر اعتراض کرتے ہیں نہ بہت میں۔  
 نہ بالائیں نہ پست میں۔ اپنے نفس کی خدمت یعنی اس کے اغراض کے  
 حصول کی حرص میں حق تعالیٰ کی خدمت سے غافل مت بن۔ اولیاء اللہ  
 مخلوق سے جو کچھ طلب کرتے ہیں تو بہ تکلف اور ذاتی حاجت کے بغیر  
 اس لئے کرتے ہیں کہ مخلوق پر شفقت کی غرض سے حق تعالیٰ ان کو  
 اس کا اہام فرماتا ہے (تاکہ خاصانِ خدا کی مالی خدمت کا ان کو اجر  
 ملے) وہ ان سے بطور خود نہیں مانگتا۔ اس کا نفس مطمئن بن چکا  
 اور دنیا کے متعلق اس کے لئے نہ ارادہ باقی رہا ہے نہ خواہش۔  
 تیرا گمان یہ ہو گا کہ اس کا نفس بھی تیرے جابل نفس کی طرح ہے  
 جس نے کہ تجھ کو اپنی خدمت گاری کے لئے کھڑا کر رکھا ہے  
 اور اپنے ارادہ و خواہش میں تجھ سے چکر لگا رہا ہے۔

مَوْءَدًا مَّتِيًّا لِلنَّاسِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثَلَاثَهُمْ  
 إِلَى طَاعَةِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ يَا جَاهِلُ ۚ ثَبْرُكَ  
 الدَّائِرَةِ مِنْ يَدِكَ وَنَقَالَ ۚ أَقْعُدْ هَهُنَا بَيْنَ  
 يَدَيَّ عَلَى رَأْسِكَ ۚ أَلْعَلُّهُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْعَاءِ  
 الْبُجَالِ لَا مِنْ الدَّائِرَةِ يُؤْخَذُ مِنَ الْحَالِ لَا  
 مِنَ الْمَقَالِ ۚ يُؤْخَذُ مِنَ الْقَائِنِ عَنْهُمْ  
 وَعَنِ الْخَائِنِ الْبَائِقِينَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الدَّائِرَةُ  
 عَلَى فَنَائِكَ وَعَنْهُمْ ثُمَّ وَجُودُكَ بِهِ ۚ مَتَّ عَنْ  
 عَيْزِهِ ثُمَّ أَخِي بِهِ وَلَهُ ۚ اصْطَبَّ حَدَمَ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ لَا يَبْرَحُونَ عَلَى بَابِهِ شَغْلُهُمْ  
 الْإِمْتِثَالُ لَا مُمْرَهِ وَالْإِسْتِمَاءُ عَنْ تَهْمِهِ الْمَوَاقِفُ  
 لِقَدْرِهِ ۚ يَدُ وَرْدُونَ مَعَ إِرَادَةِ فِيهِمْ رَفْعُهُمْ  
 لَيْسَ عِنْدَهُمْ مُنَازَعَةٌ لَهُ فِيهِمْ وَلَا فِي غَيْرِهِمْ  
 لَا يَعْتَرِضُونَ عَلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَلَا فِي الْكَثِيرِ  
 لَا فِي الْعَالِي وَلَا فِي الدَّائِي ۚ لَا تَشْتَغِلُ عَنْ  
 خِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَجْدُ مَةِ نَفْسِكَ ۚ  
 بِالْخَوْصِ عَلَى يَكُونُ غَرَضُهُ ۚ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ فِي تَكْلُفِ الطَّلَبِ مِنَ الْخَائِنِ مِنْ غَيْرِ  
 حَاجَةٍ إِلَيْهِمْ ۚ وَلَكِنْ يُلْهِمُهُمْ بِذَلِكَ رَحْمَةً  
 لِلْخَائِنِ ۚ لَا يَطْلُبُ مِنْهُمْ مَنَفْسَهُ ۚ نَفْسُهُ قَدْ  
 اطْمَأَنَّتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا إِرَادَةٌ وَشَهْوَةٌ فِيمَا  
 بَيْنَ الدُّنْيَا ۚ تَحْسِبُ أَنَّ نَفْسَهُ كَنَفْسِكَ  
 الْجَاهِلَةِ الَّتِي قَدْ أَوْفَقْتَ فِي خِدْمَتِهَا  
 وَتَصْرِفُكَ فِي إِرَادَتِهَا وَ  
 شَهْوَاتِهَا ۚ

تَوَكَّانَ لَكَ عَقْلٌ لَا تَصِفُ مِنْ خِدْمَتِهَا وَاسْتَغْلَتْ  
 بِجَدِّ مَوَرِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ۚ عَدُوَّةُكَ ۚ الْقَوَابُ  
 لَكَ السُّكُوتُ عَنْ جَوَاهِرِهَا وَأَنْ تَضَرِبَ بِكَلَامِهَا  
 الْحَاظُ ۚ اسْمِعْ مِنْهَا كَمَا تَسْمِعُ مِنْ فَجْوَيْهِ قَدْ  
 زَالَ عَقْلُهُ ۚ لَا تَلْتَفِتْ إِلَى قَوْلِهَا وَطَلَبِهَا  
 لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ وَالشُّرَهَاتِ ۚ هَلَاكُهَا وَ  
 هَلَاكُهَا فِي قَبْرِكَ مِنْهَا ۚ وَصَلَاةُكَ وَصَلَاتُهَا  
 فِي غَمِّ الْقَبْرِ ۚ أَلْتَفِسُ إِذَا كَانَتْ طَائِعَةً لِلَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ ۚ أَنَا هَارِزُهَا رَعْدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ۚ  
 قَادًا ۚ اعصمت وَتَجَبَّرَتْ قِطْعُهَا الْأَسْيَابُ ۚ وَ  
 سَبَطَ عَلَيْهَا الْأَذْيَابُ ۚ فَهَلَكَتْ وَهِيَ خَاسِرَةٌ  
 يَدُنِ نِيَا وَالْآخِرَةِ ۚ الْكَارِعَةُ الْقَارِعَةُ صَاحِبُهَا  
 خَدُّوْمٌ ۚ أَيَّمَا تَوَجُّهٍ لِقَطْعِ قَسَمِهِ مِنَ الرِّضَايَةِ  
 يُؤَدِّي الْفَرْغَ الَّذِي عَلَيْهِ مَعَ طَيْبَةِ الْقَلْبِ  
 بِلَا كَلْفَةٍ ۚ فَارِغِ الْقَلْبِ مِمَّا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَ  
 جَلَّ ۚ سَاكِنِ الْجَوَارِحِ عَنِ التَّعَبِ فِي  
 تَحْصِيلِ الدُّنْيَا وَفَضْلِهَا ۚ يَا مُنْعَمًا عَلَيْهِ  
 أَشْكُرُ النِّعَمَ وَلَا أَسْلُبْتُ مِنْ يَدِكَ ۚ قُصِّ  
 جَنَاحَ النِّعَمِ بِالشُّكْرِ وَالْإِطَارَتِ مِنْ  
 عِنْدِكَ الْيَمِينِ مِنْ مَكَاتٍ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ حَيًّا فِي الدُّنْيَا ۚ  
 أَيْشُ تَنْفَعُهُ حَيَاتُهُ وَهُوَ يَصْرِفُهَا  
 فِي تَحْصِيلِ شَهَوَاتِهِ وَلَكِنَّهُ  
 وَشَرَّهَا ۚ

(حالانکہ یہ خیال غلط ہے) اگر تجھے عقل ہوتی تو اپنے نفس کی خدمت سے منحرف ہو کر اس کے پروردگار کی خدمت میں لگ جاتا۔ نفس تیرا دشمن ہے اس کی بات کا جواب دینے سے سکوت کرنا ہی تیرے لئے ٹھیک ہے نیز یہ کہ اس کی بات کو تو دیوار سے دے مار۔ اسکی بات اس طرح سن جیسے کسی دیوانہ کی بات سنا کرتے ہیں کہ جس کی عقل غلط جاتی رہی ہو۔ نہ اس کی بات کی طرف توجہ کر، ورنہ اس کی شہوات و لذات اور خرافات کے مانگنے پر۔ اس کی بات ماننے میں تیری اور اس کی دونوں کی تباہی ہے اور اس کی مخالفت کر نہیں اسکی اور تیری بہبودی ہے۔ نفس جب اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جاتا ہے تو اسکا رزق بہ وسعت ہر جگہ سے اسکو پہنچتا ہے۔ پھر جب نافرمانی کرتا ہے تو (رزق کے) اسباب منقطع اور اس پر مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں پس وہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعت والے نفس کا شخص مخدوم بنا کرتا ہے۔ وہ جدھر بھی جاتا ہے اپنا مقوم خوشنودی کے ساتھ چمک لیتا ہے۔ فرض جو اس پر لازم کیا گیا ہے بلا کلفت بہ طیب خاطر ادا کرتا ہے۔ اس کا قلب ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے اور اس کے اعضا دنیا اور اس کی فضولیات کے حاصل کرنے کی صعوبت سے چین و آرام میں رہتے ہیں دکہ نہ معاش کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانے کی اسکو حاجت ہے اور نہ دل بھٹکانے یا نیت دوڑانے کی اسے نعمتوں والے شخص! نعمتوں کا شکر گزار بن ورنہ وہ تیرے ہاتھ سے چھن جائیں گی۔ شکر گزاری سے نعمتوں کو پر قلعہ بنا دے، ورنہ وہ تیرے پاس سے اڑ جائیں گی۔ مُردہ (دراصل) وہ ہے جو (غافل و نافرمان بن کر) اپنے رب سے مرگیا ہو اگرچہ دنیا میں زندہ نظر آوے۔ یہ (دنیوی ظاہری) زندگی اسکو کیا نفع دیگی، جبکہ وہ اسکو اپنی خواہشات و لذات و خرافات کے حاصل کر نہیں

كُفُومِيَّتٍ مَعْنَى لَا صُورَةً ۚ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْنَا بِكَ وَ  
 اَمْتَنَا عَنْ غَيْرِكَ ۚ يَا شَيْخًا فِي السَّنِ صَبِيًّا فِي  
 الطَّبْعِ ۚ اِلَى مَعْنَى تَعُدُّو الصَّبُورَةَ طَبْعًا خَلَفَ  
 شِكَاوَةَ الدُّنْيَا ۚ قَدْ جَعَلْتُمَا لَكَ هَمَّكَ جَمًا  
 تَعْلَمُ اَنْ هَمَّكَ مَا اَهَمَّكَ ۚ وَ اَنَّكَ عَبْدٌ  
 مِنْ زِمَامِكَ بَيِّدٌ ۚ ۛ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدٌ  
 الْاُخْرَى فَانْتَ عَبْدٌ لَهَا ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ  
 بَيِّدًا الْاُخْرَى فَانْتَ عَبْدٌ لَهَا ۚ وَ اِنْ كَانَ  
 زِمَامُكَ بَيِّدًا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَانْتَ عَبْدٌ  
 لَهُ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدًا نَفْسِكَ فَانْتَ  
 عَبْدٌ لِنَفْسِكَ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ بَيِّدًا هَوَاكَ  
 فَانْتَ عَبْدٌ هَوَاكَ ۚ وَ اِنْ كَانَ زِمَامُكَ  
 بَيِّدًا الْخَلْقِ فَانْتَ عَبْدٌ الْخَلْقِ ۚ فَانْظُرْ اِلَى  
 مَنْ تُسَلِّمُ زِمَامَكَ ۚ اَلَا كَثُرَ وَالْاَغْلَبُ  
 مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا ۚ وَالْقَلِيلُ مِنْكُمْ  
 مَنْ يُرِيدُ الْاٰخِرَةَ ۚ وَ النَّادِرُ مِنْكُمْ مَنْ  
 يُرِيدُ وَجْهَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۚ فَجَعَلْتُمْ  
 بِمُسْنِ الْاَدَبِ وَلَا تُعَارِضْتُمْ وَلَا تُنَازِعْتُمْ  
 وَلَا تُنَاقِضْتُمْ فَتَنْقُصُ ۚ لَا تُسِيْ اَدَبَ  
 عَلَيْهِمْ فَتَهْلِكُ ۚ كُتُوبُ اعْقَلَاءَ ۚ اَنْتُمْ  
 تُعَادُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِاعْمَالِكُمْ ۚ اَعْمَالُكُمْ  
 لَا تُسَوِّى عِنْدَ كِبَرَاتِهِ بَعُوضَتِهِ اِلَّا اَنْ تَخْلُصُوا  
 لَهُ فِيْ خُلُوقِكُمْ وَ جَمِيْعِ اَحْوَالِكُمْ ۚ اَلَا لَكُنَّ الَّذِي  
 لَا يَفِيْهُ هُوَ الصِّدْقُ وَالْاِخْلَاصُ وَالْخَوْفُ مِنْ  
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّجَاءُ إِلَيْهِ

صرت کر رہا ہے۔ پس وہ صورت نہیں بلکہ معنی مُردہ ہے بار الہا  
 ہم کو اپنے ساتھ چلا اور اپنے غیر سے موت دے اے وہ شخص  
 جو عمر کے لحاظ سے بوڑھا ہو گیا اور طبیعت کے اعتبار سے بچہ بنا  
 ہو رہے تو اس پر خصلت دُنیا کے پیچھے اپنی طبیعت کے بچپن کی  
 وجہ سے کب تک دوڑتا رہے گا؟ تو نے اسی کو اپنا فکر و مقصود  
 بنالیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ فکر و مقصود ہی ہے جو تجھ کو چین سے  
 نہ بیٹھنے دے اور تو اسی کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیسری  
 باگ ہو؟ اگر تیری باگ دُنیا کے ہاتھ میں ہے تو تو اسی کا بندہ  
 ہے اور اگر تیری باگ آخرت کے ہاتھ میں ہے تو تو آخرت کا  
 بندہ ہے اور اگر تیری باگ حق تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تب تو  
 خدا کا بندہ ہے۔ اور اگر تیری باگ تیرے نفس کے ہاتھ میں ہے  
 تو تو اپنے نفس کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ تیری خواہش نفس  
 کے ہاتھ میں ہے تو تو اسی کا بندہ ہے اور اگر تیری باگ مخلوق  
 کے ہاتھ میں ہے تو تو ان کا بندہ ہے۔ پس دیکھ لے کہ اپنی باگ  
 کس کے حوالہ کرتا ہے؟ تم میں غالب اور کثرت سے تو وہی  
 لوگ ہیں جو طالب دُنیا ہیں اور کم ہیں وہ لوگ جو آخرت کو  
 چاہتے ہیں اور شاؤ و نادر ہیں وہ لوگ جو دُنیا اور آخرت کے  
 پروردگار کی ذات کے طالب ہیں۔ تو اُنہی کی صحبت اختیار  
 کر سُن ادب کے ساتھ اور اُن سے نہ معارضہ نہ منازعت  
 اور نہ اُن کی ہمت کر در نہ نقصان اُٹھائیگا۔ انکی شان میں گستاخ  
 مت بن در نہ ہلاک ہو جائیگا۔ سمجھ رہو۔ تم لوگ اپنے بُرے  
 اعمال سے حق تعالیٰ کی دشمنی ظاہر کر رہے ہو۔ اگر تم اپنی خلوتوں  
 اور اپنی جملہ حالتوں میں اسکی غفلت نہ بنے تو اسکی نزدیک تمہارے  
 اعمال پتھر کے بُر کی برابر بھی (باوقفت) نہیں۔ وہ خزانہ جو کبھی  
 فنا نہ ہو صدق و اخلاص خوب خدا اسی توقع رکھنا اور

وَالرَّجُوعُ إِلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ عَلَيْكَ بِإِيمَانٍ  
فَإِنَّ يُلْقِيَنَّكَ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَاخْفِضْ  
لَهُ جَنَاحَكَ وَسَلِّمْ إِلَيْهِ حَالَهُ وَلَا تُنَازِعْهُ  
فِيهِ ۖ اسْكُتْ عَنْهُ وَلَا تُؤْذِهِ بِسُوءِ آدَبِكَ ۖ  
الْسُّكُوتُ عَمَّا لَا تَعْلَمُ عِلْمٌ ۖ وَالسَّلَامُ فِيمَا لَا  
تَعْلَمُ أَسْلَامٌ ۖ يَا ضَعِيفَ الْيَقِينِ لَا دُنْيَا عِنْدَكَ  
وَلَا آخِرَةٌ ۖ وَذَلِكَ بِسُوءِ آدَبِكَ الْحَقِّ عَنَّا  
وَجَلَّ وَتَهَمَّتْكَ لَا وَلِيَّائِهِ وَأَبْدَالَ أَيْلِيَّائِهِ  
الَّذِينَ آقَاهُمُ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ مَقَامُهُمْ ۖ  
حَتَّمَهُمْ فَاحْتَمَلَ الْيَقِينُ وَالصِّدْقُ يُقِينُ ۖ سَلِّمْ  
إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَعُلُومَهُمْ ۖ أَفَنَاهُمْ عَنْ شُفُوعِهِمْ  
وَأَهْوَيْتِهِمْ وَأَوْجَدَهُمْ ۖ وَآقَاهُمْ بَيْنَ  
يَدَيْهِ ۖ كَهَرُ قُلُوبِهِمْ عَمَّا سِوَاهُ وَحَقَّ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةُ وَالْخَلْقُ فِي أَيْدِيهِمْ ۖ أَرَاهُمْ  
قُدْرَتَهُ وَعَلَمَهُمْ حُكْمَهُ وَعِلْمَهُ ۖ وَاعْطَاهُمْ  
الْقُوَّةَ ۖ لَهُمْ صَمٌّ قَوْلٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۖ صَدَقُوا فِي هَذَا  
الْقَوْلِ فَاقْتُوا حَوْلَهُمْ وَقُواهُمْ وَقُوا لُغْلُغَهُ  
وَاسْتَمْسِكُوا بِقُوَّةِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ كَانَ  
مَعَاذَ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ ۖ اَللَّهُمَّ إِنَّ  
لَكَ تَفَعَّلَ لِي مَا أُرِيدُ فَصَيِّرْ لِي عَلَى مَا قُرِئَ  
يَا غَلَامُ الْإِصْنَافِ بِالْقَبْضَةِ أَطْيَبُ مِنْ تَنَاوُلِ  
الدُّنْيَا مَعَ الْمَنَازَعَةِ ۖ حَلَاوَتُهُ أَخْلَى فِي  
قُلُوبِ الصِّدِّيقِينَ مِنْ تَنَاوُلِ السَّمَوَاتِ  
وَاللَّائِيَةِ ۖ

جملہ حالتوں میں اسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ ایمان اختیار کر کے وہ کچھ  
کو (اللہ والوں سے) جا ملانے گا۔ جب تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے  
تو اپنا بازو اس کے سامنے جھکا دے اور اپنی حالت اس کے  
حوالہ کر دے اور اس کے (معالجہ میں اس کی تخصیص و تعلیم کے متعلق  
اس سے نزاع مت کر۔ باطل چُپ رہ اور اس کو اپنی بے ادبی سے  
ایذا مت پہنچا جس شے کا تجھے علم نہ ہو اس میں سکوت کرنا ہی علم  
ہے اور جو معلوم نہ ہو اس کا تسلیم کر لینا ہی اسلام ہے۔

اے ضعیف الیقین! نہ تیرے پاس دنیا ہے نہ آخرت اور  
یہ تیری حق تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی اور اس کے ان اولیاء  
و ابدال پر الزام رکھنے کی وجہ سے ہے جن کو حق تعالیٰ نے انبیاء  
کا قائم مقام بنایا ہے کہ نبیوں اور صدیقیوں پر (اصلاح امت کا)  
جو بوجھ رکھا تھا وہی ان پر رکھ دیا ہے۔ انبیاء کے (مقدس)  
اعمال اور ان کے (پاکیزہ) علوم ان کے حوالہ کئے۔ ان کے نفوس  
خواہشات سے ان کو فدا کر دیا اور اپنے ساتھ بلا عطا فرما کر اپنے  
سامنے کھڑا کر لیا۔ اپنے ماسویٰ سے ان کے دلوں کو پاک کیا اور  
دنیا و آخرت اور ساری مخلوق ان کے ہاتھ میں دیدہ رکھا۔ ان کو اپنی  
قدرت دکھلائی اور اپنا حکم و علم ان کو سکھایا اور اپنے ساتھ ان کو  
تعمیت بخشی۔ انھیں کے لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ نہ زور ہے نہ طاقت  
مگر اللہ برتر بلند ہے۔ وہ اس قول میں سچے بنے پس انھوں نے اپنے  
زور اور اپنی مخلوق کی طاقتوں کو ناپید کر دیا اور حق تعالیٰ کی طاقت  
سے چپٹ گئے۔ حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بار الہا  
اگر تو وہ نہ کرے جو میں چاہتا ہوں، تو مجھ کو صابر بنا اس پر جو  
تو چاہتا ہے۔ صابرا جزاؤہ۔ غصہ و قدر پر راضی ہونا بدرجائہ  
ہے منازعت حق کیساتھ دنیا کھانیسے۔ اکی ملاوت سبب یقین کے  
قلوب میں خواہشات و لذات کے حاصل کرنے سے زیادہ شیریں ہے



هُوَ أَحْلَىٰ عِنْدَ هُمْ مِنَ الدُّنْيَا يَجْمَعُهَا وَمَا فِيهَا ۖ  
 لَا تَذُوقُ يَصِيبُ الْعَيْشَ فِي الْجُمْلَةِ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ  
 عَلَىٰ اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا ۖ تَكَلِّمُ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ  
 الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاقِ وَلَا تَكَلِّمُ عَلَيْهِمْ  
 بِلِسَانِ الْعِلْمِ بِلَا عَمَلٍ ۖ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا  
 يَنْفَعُ مَنْ عِنْدَكَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ  
 أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ ۖ تَزُولُ بَرَكَتُهُ  
 وَتَبْقَىٰ عَلَيْكَ مَجْهُمُهُ ۖ تَصِيرُ عَالِمًا مَعْتَوِيًا لِلْعِلْمِ  
 بَيْتُهُ عِنْدَ لَوْ شَجَرَتُهُ وَتَذْهَبُ عَنْكَ مَرْجُوهُ  
 سَلَّمَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ أَنْ يَزُولَ فَكَ حَالًا وَمَقَامًا  
 بَيْنَ يَدَيْهِ قَدْ أَرَزَقَكَ ذَلِكَ سَلَهُ كِتْمَانِ  
 ذَلِكَ وَإِنْ لَا تُحِبَّ إظهارَ شَيْءٍ مِنْهُ ۖ إِذَا  
 أَحْبَبْتَ إظهارَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَنْ وَجَلَّ  
 كَانَ ذَلِكَ سَبَبًا لِمَلَاكَ ۖ إِيَّاكَ وَالْعُجْبَ  
 بِالْأَحْوَالِ وَالْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ مُطْفِئٌ مُسْقِطٌ لِلْمَنَافِعِ  
 مِنْ عَيْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِيَّاكَ وَحَبَّةَ الْكَلَامِ  
 عَلَى الْخَفَاءِ وَالْقَبُولِ عِنْدَهُمْ ۖ فَإِنَّ ذَلِكَ  
 يَصْرُوكَ وَلَا يَنْفَعُكَ ۖ لَا تَكَلِّمُ بِكَلِمَةٍ حَتَّى  
 تَحْمِلَ أَمْرًا ۖ وَيَأْتِيكَ مِنْ حَيْثُ قُلُوبُ أَمْرٍ  
 جَزْمٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَيْفَ تَدْعُوا  
 النَّاسَ إِلَى بَيْتِكَ وَمَا هِيَآتُ لَهُمْ طَعَامًا  
 هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى جُرَّ إِلَى آسَائِهِ  
 يُحَرِّكُونَ بَعْدَ ذَلِكَ  
 الْبِنَاءَ ۖ

وہ ان کے نزدیک ساری دنیا اور مافیہا سے زیادہ میٹھی ہے کیونکہ وہ  
 زندگی کو باوجود اس کی مختلف حالتوں کے خوش عیش بنائے رکھتی  
 ہے کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکو سرت (لوگوں کو علم اور عمل اور  
 اخلاص کی زبان سے نصیحت کر اور علم بلا عمل کی زبان سے مست  
 سمجھا کہ وہ نہ تجھ کو مفید ہو گا نہ تیرے پاس والوں کو نفع دے گا۔  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ  
 ”علم بیکار رہتا ہے عمل کو پس اگر وہ اس کے بلانے سے آجاتا ہے تو علم  
 ٹھہر جاتا ہے ورنہ چل دیتا ہے۔“ اس کی برکت چل دیتی ہے  
 اور حجت تجھ پر رہ جاتی ہے۔ تو اپنے علم کے فتنہ میں پڑا ہوا عالم  
 جاتا ہے کہ تیرے پاس اسکا محض درخت رہ جاتا ہے اور پھل  
 جاتا رہتا ہے۔ حق تعالیٰ سے سوال کر کہ تجھ کو حال اور اپنے سامنے  
 مقام نصیب فرمائے۔ پس جب وہ تجھ کو یہ نصیب فرمائے تو اب  
 اس سے سوال کر اس کے مخفی رہنے کا اور اس بات کا کہ تجھ کو اس میں  
 سے کچھ بھی ظاہر کرنا پسند نہ آوے (کیونکہ جب تو اپنے اور حق تعالیٰ  
 شانہ کے درمیانی (احوال) کا اظہار پسند کریگا تو یہ تیری ہلاکت کا  
 سبب بن جائیگا۔ اپنے آپ کو احوال اور اعمال پر مغرور ہونے سے بچا  
 کیونکہ یہ (دل کا نور) بجھانے الی اور اپنے صاحب کو حق تعالیٰ کی نظر  
 سے گرا دینے والی چیز ہے۔ مخلوق کو وعظ منانے اور اس میں مقبولیت  
 حاصل کرنیکی محبت سے بچ کیونکہ یہ تیرے لئے مضر ہے مفید نہیں آ  
 جب تک تو اپنا اختیار اٹھانے لے اور قلب کی حیثیت سے تیرے  
 پاس (وعظ کرنیکا) حق تعالیٰ کی طرف سے پختہ حکم نہ آوے اس وقت  
 تک ایک کلمہ بھی زبان سے مت نکال۔ تو لوگوں کو اپنے گھر کی طرف  
 کیسے بلاتا ہے حالانکہ تو نے ان کے لئے کھانا مہیا نہیں کیا پس مہم کو کاہنے  
 کے لئے دعوت کا بلا دینا گویا ان کیساتھ تمسخر کرنا ہے) اس کام کو  
 بنیاد کی ضرورت ہے (کہ اول قلب صاف ہو) اس کے بعد تعمیر ہوگی

اِحْفَظْ اَرْضَ قَلْبِكَ اِلَى اَنْ يَنْبَغَ فِيْهِ مَاءُ الْحِكْمَةِ  
 ثُمَّ اِنِّ بِالْاِخْلَاصِ وَالْجَاهِدَاتِ وَالْاَعْمَالِ  
 الصَّالِحَاتِ اِلَى اَنْ يَزْدَفَعَ قَضَاكَ ثُمَّ اَدْمُ  
 النَّاسِ اِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ يَا اللَّهُمَّ اَحْيِ اجْسَادَ  
 اَعْمَالِنَا بِرُوحِ اِخْلَاصِكَ يَا اَيُّهُ تَنْفَعُكَ  
 الْخُلُوعُ عَنِ الْخَلْقِ وَالْخُلُقُ فِي قَلْبِكَ لَا وَلَا  
 كَرَامَةً لَكَ وَلَا يَكُونُ رُتَبُكَ اِذَا اَخْلَوْتَ وَ  
 الْخُلُقُ فِي قَلْبِكَ فَاِنَّكَ قَائِدٌ وَحَدِّكَ بِلَا  
 حُضُورِ الْاُنْسِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِلِ التَّخَسُّرِ وَ  
 الشَّيْطَانِ وَالْهَوَى قَرْنَاؤُكَ اِذَا كَانَ قَلْبُكَ  
 مُسْتَاْنِسًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْتَ خَالٍ عَنِ  
 الْخَلْقِ وَاِنْ كُنْتَ بَيْنَ اَهْلِكَ وَعَشِيرَتِكَ  
 اِذَا تَمَكَّنَ الْاُنْسُ فِي قَلْبِكَ هَذَا حَيْطَانُ  
 وُجُودِكَ وَبَصَرُكَ بِصِيْرَتِكَ يَا قَلْبُصُرُ  
 فَضْلُهُ وَفِعْلُهُ فَتَرَضُّعِيْهِ دُونَ غَيْرِهِ مَنْ  
 كَانَ فِي حَالِهِ مِنَ الْاَحْوَالِ مَعَ مُلَازِمَةِ  
 الشُّرْعِ وَلَمْ يَتَمَنَّ مَا فَوْقَهَا وَلَا مَا تَحْتَهَا وَلَا  
 زَوَالَهَا وَلَا بَقَاءَهَا فَقَدْ حَصَلَ لَهُ  
 شَرْطُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ وَالْعُبُودِيَّةِ  
 وَبِكَ لَا تَكْذِبُ تَدْعِي الرِّضَا  
 وَتُغَيِّرُكَ بَقَّةً وَتُلْقِمُهُ وَ  
 كَلِمَةً وَكَسْرُ عَرَضٍ لَا  
 تَكْذِبُ بِمَا اسْمَعُ  
 كَذْبَكَ وَلَا  
 اَعْمَلُ بِهِ

(کہ اعمال درست ہوں) اپنے قلب کی زمین کھود تارہ یہاں تک کہ  
 اس میں حکمت کے پانی کا چشمہ نہ پلنے لگے۔ اس کے بعد اخلاص اور  
 مجاہدوں اور اعمال صالحہ سے تعمیر کر یہاں تک کہ تیرا محل عالی شان  
 تیار ہو جائے۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو اس محفل کی طرف بلاؤ۔ یا اللہ  
 اپنے اخلاص کی روح سے ہمارے اعمال کے جسموں کو زندگی بخش۔  
 جب مخلوق تیرے دل میں ہو تو مخلوق سے عزت نشینی تجھ کو کیا  
 فائدہ دے سکتی ہے؟ نہیں نہ تیری وقعت نہ تیری عزت نشینی کی وقعت  
 جب تو خلوت میں ہو بیٹھا در انحالیکہ مخلوق تیرے قلب میں (گھسی  
 ہوئی) ہے تو حق تعالیٰ کے ساتھ انسیت کی موجودگی بغیر تو محض تنہا  
 بیٹھا ہوا ہے (جو بے سود ہے) بلکہ نفس اور شیطان اور خواہش تیری  
 ہم نشین ہیں (کہ نفع چھوڑ نقصان پہ بندہ رہا ہے) جب  
 تیرا قلب حق تعالیٰ سے مانوس ہوگا تو اگرچہ تو اپنے بال بچوں اور  
 گنہ قبیلہ میں بھی ہو پھر بھی مخلوق سے خلوت ہی میں ہوگا۔ جب  
 انس تیرا قلب میں جاگزین ہو جائے گا تو تیرے وجود کی دیواروں کو  
 منہدم اور تیری بصیرت کی آنکھ کو بینا بنا دے گا پس تو حق تعالیٰ  
 کے فضل اور نعل کو دیکھے گا اور دوسروں کو چھوڑ کر اسی سے راضی  
 ہوگا۔ جو شخص (سلوک کے) احوال میں سے کسی حال میں ہو، کم  
 شریعت کا پابند بھی رہے اور نہ اس حال سے اونچے حال کا متمنی  
 ہو نہ نیچے حال کا اور نہ اس کے زوال کا نہ بقا کا تو بے شک رضاء  
 و موافقت اور بندگی کی شرط اس کو حاصل ہوگئی۔ تجھ پر انوس  
 جھوٹ مت بول۔ تو دعویٰ تو حصول رضاء کا کرتا ہے، اور (کہتے  
 تیری یہ ہے کہ) ایک تجھ اور ایک نوالہ اور ایک بات اور  
 ذرا سی آبرو میں کمی تجھ کو متغیر کر دیتی ہے (کہ ہائے وادیاں بچانے  
 لگتا اور لال پیلا ہو کر ادھر ادھر شکایتیں کرتا پھر تاسے) جھوٹ مت  
 بول۔ میں نہ تیری جھوٹی بات سنوں گا اور نہ اُس پر عمل کروں گا۔

وَلَا أُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ : أَحَادُ آخِرِ الدِّينِ الْخَلْقِ  
يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ : يُقَدِّتُ إِلَيْهَا كَلِمَاتُ  
يَحْمِلُهَا : يَعْرِفُونَ الْخَيْرَ وَيُوقِنُونَ عَلَيْهِ كَيْفَ  
لَا يَكُونُونَ كَذَلِكَ وَهُمْ عَلَى مُتَابَعَةِ الرَّسُولِ  
فِي أَعْمَالِهِ وَأَعْمَالِهِ : وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْحِي  
إِلَيْهِمْ ظَاهِرًا وَهُمْ يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ بَاطِنًا :  
لَا تَهْمُ دِرَاسَةُ وَاتِّبَاعُهُ فِي جَمِيعِ مَا أَمَرَهُمْ  
بِهِ : إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَصِلَ لَكَ هَذِهِ الْمَتَابَعَةُ  
فَاكْثُرْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ : فَإِنْ ذَكَرَكَ يُعِينُكَ  
عَلَى نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَالْخِلَافِ  
عَنْ دُنْيَاكَ : مَنْ لَمْ يَتَعَبَّ بِالْمَوْتِ فَمَا  
إِلَى وَعْظِهِ سَبِيلٌ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا : قَسَمُكَ  
يَا نَبِيَّكَ إِنْ زَهَدْتَ أَوْ رَغِبْتَ : فَإِذَا زَهَدْتَ  
وَصَلَّ إِلَيْكَ قَسَمُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ : وَإِذَا رَغِبْتَ  
وَصَلَّ إِلَيْكَ وَأَنْتَ غَيْرُ عَزِيزٍ : الْمُنَافِقُ  
يَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذَلَّتْ حُجُوبُ الْخَلْقِ  
عِنْدَكَ : وَتَوَاقَعُ عَلَيْهِ وَقْتُ خُلُوبِهِ  
وَيَلْكَ لَوْحُهُ : إِيْمَانُكَ بِهِ وَاعْتِقَادُكَ  
أَنَّهُ نَاطِقٌ إِلَيْكَ قَرِيبٌ مِنْكَ رَقِيبٌ عَلَيْكَ لَا  
تَكْهِنُ مِنْهُ : إِلَى أَقُولُ لَكُمْ الْحَقَّ وَلَا  
أَخَافُ مِنْكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ : أَنْتُمْ وَأَهْلُ  
الْآخِرِينَ عِنْدِي كَالْبَقِيَّةِ وَكَالْأُولَى  
لَا يَأْتِي أَرَى الْقَهْرَ  
وَالنَّفْعَ

اور نہ اس میں تمھ کو سچا سمجھوں گا۔ مخلوق میں چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ یعنی ان میں وہ کلمات ڈال دیے جاتے ہیں جو انہیں کے لئے مخصوص ہیں کہ ان کو (ہر امر کی) ہدایت سے واقف کر دیا جاتا اور اسی پر ان کو ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب تک کہ وہ رسول کے اقوال و افعال میں آپ کے قدم بقدم ہیں۔ آنحضرت۔ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وحی کا نزول ظاہر ہوتا تھا اور ان کے قلوب پر باطن ہوتا ہے کیوں کہ یہ آپ کے وارث ہیں اور جو کچھ بھی آپ نے ان کو حکم فرمایا تھا اس میں آپ کے تابع ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت تیرے لئے صحیح ہو جائے تو موت کو کشتی سے یاد کیا کر کیونکہ موت کو یاد کرنا تیرے نفس تیری خواہش اور تیرے مشیطان کے مقابلہ پر اور تیری دنیا سے یک سو ہو جانے پر تیری مدد کرے گا۔ جس شخص نے موت سے بھی نصیحت نہ پائی تو اس کو نصیحت کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصیحت کرنے کو موت ہی کافی ہے۔ تیرا مقسوم خواہ تو رغبت کئے یا بے رغبتی تیرے پاس ہی آجائے گا۔ (ان دلائل فرق ہو گا کہ اگر بے رغبت و زائد بنا تو مقسوم تیرے پاس پہنچے گا ورنہ الیک تو باعزت ہو گا اور جب تو باغیت بنا تو مقسوم تیرے پاس پہنچے گا ورنہ حالیکہ تو بے عزت ہو گا۔ منافق اپنے پاس مخلوق کے معبود ہوتے وقت حق تعالیٰ سے شرماتا (اور مقدس بن کر بچھا کرتا) ہے۔ اور اپنی تنہائی کے وقت بے حیا بن جاتا کرتا ہے۔ تم پر افسوس۔ اگر تیرا خدا پر ایمان لانا اور یہ اعتقاد صحیح ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے اور تیرے پاس ہی ہے اور تیرا نگراں ہے تو ضرور اس سے شرم مانتا۔ میں تم سے حق بات کہہ رہا ہوں اور نہ تم سے گڑتا ہوں اور نہ اُمید رکھتا ہوں۔ تم اور ساری زمین کے باشندے میرے نزدیک مجھ پر اور چوٹی جیسے (کمزور) ہو۔ کیوں کہ میں نقصان ادا نفع

مِنَ الشَّيْءِ وَجَلَّ لَا مَنَاسِكَ بِكَ إِلَّا مَا تَشَاءُ وَكَانَ عَلَىٰ غَيْرِكَ بِنَفْسِكَ وَ  
عَنْ سِوَاكَ أَهْلًا وَاعْلَىٰ أَنْفُسِكُمْ وَعَلَىٰ غَيْرِكُمْ  
بِالشَّرِّ لَا بِأَهْلِي وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ مَا سَكَتَ  
الشَّرُّ عَنْهُ قَوَانِفُوهُ فِي سَكُوتِهِ وَمَا نَطَقَ  
بِهِ قَوَانِفُوهُ فِي نُطْقِهِ ۝

يَا عَلَامُ لَا تُكْذِرْ عَلَىٰ غَيْرِكَ بِنَفْسِكَ وَ  
هَؤَالِ بَلْ أَكْذَرُ عَلَيْهِ بِإِيمَانِكَ ۝ إِلَّا يَمَانُ هُوَ  
الْمُسْكِرُ وَالْيَقِينُ هُوَ الْمُسْكِرُ وَالشَّرُّ عَرَّ وَجَلَّ  
هُوَ النَّاصِرُ ۝ يَنْصُرُكَ وَيُبَاهِي بِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ إِنَّ يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۝ إِنَّ  
تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُخْلِتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ لَئِنْ  
أَنْكَرْتُمْ مِنْكُمْ أَغْيَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَكَ عَلَىٰ  
إِرَالَتِهِ وَنَصَرَكَ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَذَلَّلَهُمْ لَكَ ۝ وَإِذَا  
أَشْكُرْتَهُ بِنَفْسِكَ وَهُوَ أَكْذَرُ شَيْطَانِكَ وَطَبْعِكَ  
خَذَلَكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ  
إِرَالَتِهِ ۝ إِلَّا يَمَانُ هُوَ الْمُسْكِرُ ۝ فَكُنْ  
مُسْكِرًا يَكُونُ إِنْكَارًا بِالْإِيمَانِ فَلَيْسَ  
بِمُسْكِرٍ ۝ إِلَّا نَكَارًا بِلَا أَنْتَ تَرِيدُ  
أَنْ يَكُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُجُهُ  
لِيْلَيْهِمْ لَا لِنَفْسِكَ ۝ لَهُ لَا لَكَ ۝  
دَعَمَكَ الْهُوسَ وَأَخْلَصُ  
فِي أَعْمَالِكَ ۝ الْمَوْتُ عَلَىٰ  
رَصْدٍ مِنْكَ لَا بَدَّ لَكَ  
مِنَ الْعَبْوِ عَلَىٰ  
قَنْطَرَتِهِ ۝

سب حق تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھتا ہوں نہ کہ تمہاری طرف سے۔  
غلام اور بادشاہ دونوں میرے نزدیک برابر ہیں۔ اپنے نفسوں پر  
اور دوسروں پر (اگر کسی بڑی حرکت پر اعتراض کرو تو) شریعت  
سے اعتراض کرو نہ کہ خواہش اور نفس اور طبیعت سے جس بات  
سے شریعت سکت ہو تو اُس کے سکوت میں اسکی موافقت کرو اور  
جیسے کچھ حکم بیان کرے تو بیان میں اسکی موافقت کرو صاحبزادہ  
کسی دوسرے پر اپنے نفس و خواہش سے اعتراض مت کرو۔ بلکہ  
ایمان سے اعتراض کرو کہ تیرا ایمان جس حرکت کو برا سمجھے اس سے  
منع کر دے ورنہ چُپ رہو (اعتراض کرنے والا درحقیقت ایمان ہی ہے۔  
اور مٹانے والا یقین ہے) کہ صاحب یقین جب کسی کو نصیحت کرے  
تو وہ حرکت اس سے چھوٹ بھی ضرور جائے گی) اور مددگار حق تعالیٰ  
شانہ ہے (کہ اس کی مدد بغیر تو نہ یقین کام دے نہ ایمان) وہ تیری  
مدد فرمایگا اور تجھ پر فخر کریگا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے "اگر اللہ تمہاری  
مدد کریگا تو کوئی بھی تم پر غالب آئے والا نہ ہوگا" اگر تم اللہ کی مدد  
کر دو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے پاؤں جما دیگا کہ دنیا  
بھرا لشکر بھی تمکو دنگ نہ کرے گا جب تو کسی ناجائز امر پر اللہ تعالیٰ کی  
غیرت کے سبب نصیحت کریگا تو وہ اس کے مٹا دینے پر تیری اعانت  
کریگا اور اس کے مرکب پر تجھ کو فوج بخشے گا اور اُن کو تیرے سامنے  
جھکا دیگا کہ (سب مان جائیں گے اور معصیت چھوڑ بیٹھیں گے)  
اور جب اس پر اعتراض کریگا اپنے نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی  
طبیعت سے تو وہ تجھ کو بے یار و مددگار بنا دیگا اور نہ اس کے مرکب پر تجھ کو فوج  
دیگا اور نہ اس کے مٹا دینے پر تو قادر ہوگا۔ معترض کہ جس کا  
اعتراض ایمان کی خاطر نہ ہو وہ معترض نہیں۔ اعتراض کیلئے ضروری  
کہ دخل نفسانیت کے بغیر خاص اللہ کے لئے ہو اسکی مخلوق کیلئے نہ ہو  
اس کے دین کی خاطر ہو۔ اپنے نفس کی خاطر ہو، اللہ واسطے ہو نہ کہ اپنے من

افراد ہوتے ہیں جن  
سات ڈال دیے جاتے  
(ن) بھلائی سے  
سیکیوں نہ ہو جن کی  
ہیں۔ آنحضرت۔  
ن کے قلوب ۝  
کچھ بھی آپ نے  
پچا ہوتا ہے کہ یہ  
یہ یاد کیا کر کیونکہ  
نہ بیان کے  
مدد کریگا۔ جس  
کرنے کی کوئی  
سرمایہ ہے کہ  
تو رغبت کے  
گناہ اگر ہے  
تو بعزت  
راں حالیکہ  
ہوتے وقت  
۹۔ اور اپنی  
وس۔ اگر  
رہا ہے  
شہر مائے  
رہا امید  
یک پھر  
اند

دَعَاكَ هَذَا الْحَرَمَ الَّذِي قَدْ فَضَحَكَ ۖ  
 مَا هُوَ لَكَ لَا بَدَّ أَنْ يَأْتِيكَ وَمَا هُوَ لِغَيْرِكَ  
 لَا يَأْتِيكَ ۖ فَاشْتَغِلْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكْ  
 طَلَبَ مَا لَكَ وَمَا لِغَيْرِكَ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَدْنُ عَيْنِيكَ  
 إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ أَرْوَاجًا مِنْهُمْ زُهْرَةً الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا لِنَفْسَتِهِمْ فِيهِ أَشَدُّ الْأَشْيَاءِ عَلَى مَنْ  
 عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الثُّطُقُ مَعَ الْخَلْقِ وَالْقَوُّ  
 مَعَهُمْ ۖ وَهَذَا إِيكُونُ أَلْفُ عَارِفٍ وَالْمُتَكَلِّمُ  
 فِيهِ وَاحِدٌ ۖ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجُ إِلَى قُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ  
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۖ وَكَيْفَ لَا يَحْتَاجُ إِلَى قُوَّتِهِمْ  
 وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْعُدَ بَيْنَ أَجْنَابِ الْخَلْقِ ۖ  
 يُحَاطُ مَنْ يَعْقِلُ وَمَنْ لَا يَعْقِلُ ۖ يَقْعُدُ  
 مَعَ مُنَافِقٍ وَمُؤْمِنٍ ۖ فَمَوْعِدٌ مَقَاسَاةٍ  
 عَظِيمَةٍ صَادِرٌ عَلَى مَا يَكْرَهُ ۖ وَمَعَ  
 ذَلِكَ فَهُوَ مُحْفُوظٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ ۖ  
 مَعَانٍ عَلَيْهِ لَآئِهَ مُتَنَبِّلٌ لِأَمْرِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي كَلَامِهِ عَلَى  
 الْخَلْقِ ۖ لَمْ يَنْتَكِلْ كَلَمٌ يَنْفِيهِ  
 وَهَوَاهُ وَاجْتِنَاهُ وَارَادَتُهُ  
 إِنْ شَاءَ أَجْبَرَ عَلَى  
 الْكَلَامِ فَلَا  
 جَرَمَ يُحْفَظُ  
 فِيهِ

اس ہوس کو چھوڑ اور اپنے اعمال میں مخلص ہوں۔ موت تیری  
 گھات میں ہے۔ اس کے پل پر (ایک دن) عبور کرنا ضرور  
 پڑیگا۔ اس طرح کو چھوڑ جس نے تجھے خوار بنا دیا۔ جو تیرا ہے وہ  
 ضرور تیرے پاس پہنچ جائے گا اور جو دوسرے کا ہے وہ تجھ کو  
 ملے گا نہیں۔ پس اللہ کے ساتھ مشغول ہو اور جو تیرا ہے یا جو  
 دوسرے کا ہے دونوں کی طلب کو چھوڑ۔ حق تعالیٰ نے اپنے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور (اے محمد) نظر نہ اٹھا داس  
 دنیوی زندگی کی بہار کی طرف جس سے ہم نے مختلف لوگوں کو (اس  
 غرض سے) متنع بنایا تاکہ ہم ان کو اس فتنہ میں مبتلا رکھیں  
 اللہ کے عارف پر سب سے زیادہ گراں مخلوق کیساتھ کلمہ ادا کرے  
 پاس بیٹھنا ہے کہ امر خداوندی سے مجبور ہو کر اس کو بر داشت کرتے  
 ہیں) اور یہی وجہ ہے کہ عارف ہزار ہوتے ہیں اور ان میں بولنے  
 والا ایک ہوتا ہے (کہ مصلح امت بن کر ہند و تقریر کرتا ہے ورنہ  
 سب اپنے استغراق میں گم ضم رہتے ہیں) مگر وہ انبیاء علیہم السلام  
 کی سی قوت کا محتاج ہوتا ہے اور ان کی سی قوت کا محتاج کیوں  
 نہ ہو جبکہ وہ چاہتا ہے کہ قسم قسم کے لوگوں کے پاس اٹھے  
 بیٹھے سمجھا دیں سبھی ملے اور نا سمجھوں سے بھی ملے منافق  
 کے پاس بھی بیٹھے اور مومن کے پاس بھی بیٹھے (اور باایں ہمہ  
 اپنی حالت قائم رکھے) پس وہ سخت تکلیف میں ہوتا ہے کہ  
 ناگوار باتوں پر صابر بنا رہتا ہے اور باوجود ان باتوں کے اپنی  
 (پاکیزہ) حالت میں محفوظ رہتا ہے کہ اس پر (خدا کی طرف سے)  
 اس کی اعانت ہوتی ہے کیونکہ مخلوق پر بحث کرنے میں وہ  
 حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے۔ وہ نہ اپنے نفس کی خاطر  
 بولا ہے۔ نہ اپنی خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے۔ وہ تو  
 بولنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ لہذا ضرور ہے کہ اس میں محفوظ

اِنْ لَمْ دَرْتْ اَنْ تَعْرِفَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَسْقِطْ  
 قَدْرَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ فَيَمْلِكِ الصُّمُّ وَالْبَعْمُ فَاَكَاكَ  
 مَا تَعْرِفُهُ الْاَيْدِ لَكَ وَيُحَكِّمُ الدُّنْيَا فِي الْيَدِ  
 يَجُوزُ فِي الْجَبِيبِ يَجُوزُ اِدْخَارُهَا السَّبَبِ بِنَيْتِهِ  
 صَالِحَةٍ يَجُوزُ اَتَانِي الْقَلْبِ فَلَا يَجُوزُ وَتَوْفُؤُهَا  
 عَلَى الْبَابِ يَجُوزُ اَمَّا دُخُولُهَا اِلَى دَرَاءِ الْبَابِ  
 لَا وَلَا كَرَامَةٍ لَكَ اِذَا فَنِيَ هَذَا الْعَبْدُ  
 عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ مَا رَكَاتٌ مَفْقُودٌ مَسْحُودٌ  
 لَا يَتَخَذَرُ بِاَهْلِهِ عِنْدَ حَيِّ الْاَلَا فَاَتِ يُوْجَدُ  
 عِنْدَ حَيِّ اَمْرٍ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَمْتَلِكُهُ وَعِنْدَ  
 حَيِّ نَهْيِهِ فَيَنْتَهِي عَنْهُ لَا يَمْتَلِكُ شَيْئًا لَا  
 يَحْرُسُ عَلَى شَيْءٍ بِرُدِّ التَّكْوِينِ اِلَى قَلْبِهِ  
 يُسَلِّمُ اِلَيْهِ تَوَلَّيْتُ الْاَعْيَانِ اَيْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ  
 يَا خَوْنَةُ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَ  
 رُسُلِهِ يَا قَاطِعِي عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْتُمْ  
 فِي ظُلْمٍ ظَلَمْتُمْ وَفَنَاءٍ ظَلَمْتُمْ هَذَا التَّقَاتِ  
 اِلَى مَنَّهُ يَا عُلَمَاءُ وَيَا زُهَّادُ كَمْ تَنَافِقُونَ  
 الْمُلُوكَ وَالسَّلَاطِينَ حَتَّى تَأْخُذُوا مِنْهُمْ حُطَامَ  
 الدُّنْيَا وَهُمْ اَهْلُهَا وَلَنْ اَهْلًا اَنْتُمْ وَاَكْثَرُ  
 الْمُلُوكِ فِي هَذَا الزَّمَانِ ظُلْمَةٌ خَوْنَةٌ  
 فِي مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِبَادِهِ اَللّٰهُمَّ  
 اكْسِرْ شَوْكَةَ الْمَنَافِقِينَ وَاحْذِلْهُمْ اَوْتَبْ  
 عَلَيْهِمْ وَاقْبِ الظَّالِمَةَ وَطَهِّرِ الْاَرْضَ مِنْهُمْ  
 اَوْ اصْلِحْهُمْ اٰمِيْنَ (وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)  
 يَا مُلُوكُ وَيَا مَمَالِكُ يَا ظَالِمُونَ

رکھا جائے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رُف بنے تو نفع  
 اور نقصان کے متعلق مخلوق کی قدر و منزلت اپنے دل سے  
 ساقط کرے کہ اس کی معصرت صرف اسی بات حاصل ہوگی  
 تجھ پر افسوس۔ دنیا ہاتھ میں رکھنی جائز۔ جیب میں رکھنی جائز۔ کسی  
 اجنبی نیت سے اس کو جمع کر رکھنا جائز۔ باقی قلب میں رکھنا جائز  
 نہیں (کہ دل سے بھی محبوب سمجھنے لگے) دروازہ پر اس کا کھڑا ہونا  
 جائز باقی۔ دروازہ سے آگے گھسنا جائز ہے اور نہ تیرے  
 لئے عزت۔ جب یہ بندہ اپنے وجود اور مخلوق سب سے فنا ہو جاتا ہے  
 تو گویا گم شدہ اور نابود ہو جاتا ہے۔ مصیبتوں کے آنے کے وقت متغیر  
 نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ کا حکم آنے پر موجود ہو جاتا ہے۔ پس  
 اس کی تعمیل کر لیتا ہے اور ممانعت آنے کے وقت موجود ہو جاتا ہے  
 پس اس سے باز آ جاتا ہے۔ نہ کسی چیز کی تمت کرتا ہے اور نہ حرص کرتا  
 ہے۔ بنکوں اس کے قلب پر وارد ہوتی ہے اور دنیا کی موجودہ چیزوں  
 میں تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ اے علم اور عمل میں خیا  
 کرنے والو۔ تم کون سے کیا نسبت؟ اے اللہ اور اس کے رسول  
 کے دشمنو!۔ اے بندگان خدا کے ڈاکو۔ تم کھلے ظلم اور کھلے نفاق  
 میں (مبتلا) ہو۔ یہ نفاق کب تک ہے گا؟ اے عالمو!  
 اور اے زاہدو! مشاغل و سلاطین کے لئے کب تک منافق بنے  
 رہو گے کہ ان سے دنیا کا زور مال اور اس کی شہوت و لذات لیتے  
 رہو؟ تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے  
 بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہیں۔ بارِ الہا منافقوں  
 کی شوکت توڑ دے اور ان کو ذلیل فرما، یا ان کو توبہ کی توفیق دے۔  
 اور ظالموں کا قلع قمع فساد، اور زمین کو ان سے پاک کر دے، یا  
 ان کی اصلاح فرما۔ آمین۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے بادشاہو! اور اے غلامو!

رَیَا عَادُونَ، یَا مَنَافِقُونَ، وَیَا عَصَیُونَ، اَللّٰہِیَّ  
 اِلٰی اَمِدٍ وَالْخَوْفُ اِلٰی اَبَدٍ فَاِرِنْ مِّنْ سِوَى الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ بِمَہْدِ تِکْ وَرُہْدِ لَکْ لَقَطْفُ قَلْبِکْ  
 مِّنْ غَیْبِکْ عَزَّ وَجَلَّ : اَحْذَرَانَّ یَصْطَادُکْ  
 شَیْءٌ اَوْ یَحْسِبُکْ شَیْءٌ اَوْ یُوقِعُکْ شَیْءٌ عَنْ  
 مَمْلُکِکْ عَزَّ وَجَلَّ : وَاِذَا جَاءَتْ اِلَاحْصَامُ تَنَاوَلْہَا  
 بَیْدُ الْاَمْرِ بِسِلِّ لَمَوَافَقَہٗ : عَلٰی قَدَمِ الرَّہْدِ فِیْہَا  
 لَا یَبِیدُ الْاِخْتِیَارُ لَہَا وَالْحَبِیْتُ لَہَا بِالرَّہْدِ اِذَا دَامَ  
 عَمَلُ فِی الْبَدَنِ : فِی مَوْرَثِ فِی الْقَلْبِ خَزَانَةُ الْبَیْتِ  
 مَحْضُولَہٗ : فَاِذَا تَحَقَّقَ هَذَا الْحَزَنُ وَالنَّحْوُ جَاءَ الْفَرَحُ  
 مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَرَحِ : وَالْمَعْرِفَةُ لَہٗ :  
 فَبِذْ هَبْ الْحَزْنَ وَالْہَمَّ : الْمَوْنُ مِّنْ مُّقْطَعِ الْقَلْبِ  
 عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ : وَرَاکُمَا  
 یَتَشَاغَلُ بِہُمْ وَقَلْبُہٗ مُنْتَظَرٌ لِّیَحْیٰ رَسُوْلُ  
 الْمَلِکِ : وَصَلَ بَابَ الْبَلَدِ وَقَدْ وَدَّ اَهْلُہٗ وَهُوَ  
 قَاعِلٌ بَیْنَهُمْ : اَلْمَوْنُ مِنْ اَبَدٍ اَمُوْدٌ : هُوَ بَیْنُ  
 الْخَلْقِ وَقَدْ وَدَّ عَمَّہٗ : ذُرَّہٗ مَعَ الْخَلْقِ وَحَبْلُہٗ مَعَ  
 الْخَلْقِ : اِذَا وَفَّرَ التَّوَحُّدُ فِی الْقَلْبِ صَحَّ الْعَمَلُ  
 مِنْ حَیْثُ الظَّاهِرُ لَا نَہٗ : یَسْتَوِی ظَاہِرُہٗ لَا وَبَاطِنُہٗ  
 عِنْدَکَ وَفَقْرُہٗ : اِقْبَالَ الْخَلْقِ وَادْبَارُہُمْ : ذَمُّہُمْ  
 لَکَ وَمَلْحَمُہُمْ : کَیْفَ لَا تُخْرِجُہُمَا وَقَدْ مَنَاقَتْ مُصْفَتْکَ  
 عَنْہُمَا رَحْبَتْکَ وَامْتَلَا قَلْبُکَ بِاللَّہِ عَزَّ وَجَلَّ وَیَدُکَ  
 وَالشُّوْقَ الْیَدِیْنِ فَمِنْ ہُنَا لَکَ الْوَلَایَةُ لِلَّہِ الْحَقِّ طَمَیْمُ  
 مَحْبَبًا حَقًّا عَلٰی مَا عَلِمْنَا حَکِیْمًا مُّحْكَمًا قَرِیْبًا  
 قَرِیْبًا اَدِیْبًا مُّوَدَّ بَا مُغْنٰی عَنِ الْخَلْقِ :

اور اے منصفو اے منافقو اور آئے مخلصو دُنیا ایک محدود ہے  
 تک ہے اور آخرت غیر متناہی مدت تک اپنے مجاہدہ اور زہد سے  
 حقِ حقانے کے سوا سب کو چھوڑ دینا اپنے رب کے غیر سے اپنے قلب کو پاک  
 صاف بنانا۔ سچ اس سے کہ کوئی چیز تجھ کو شکار نہ کرے یا تیرے مولا سے  
 کوئی چیز تجھ کو روک نہ لے اور ٹھیکہ نہ لے پس جب مقوم آوے تو اس کو  
 استعمال کر (مخلوق خداوندی) کے ہاتھ سے موافقت کے ہاتھ سے اور اس  
 میں بے غشی کے قدم پر نہ کہ اختیار اور ان کی محبت کے ہاتھ سے زہد  
 جب قائم رہتا ہے تو بدن میں اثر کرتا ہے پس دل میں حزن اور غم میں  
 لاغری پیدا کرتا ہے اور جب یہ حزن و لاغری محقق ہو جاتی ہے تب  
 حق کی طرف سے اس کی معیت اور معرفت کی غشی آتی ہے جو اس کے  
 غم اور فکر کو دور کر دیتی ہے مومن ساری مخلوق اور اہل و مال و اولاد  
 تک سے دل برداشتہ ہوتا ہے (صرف اپنے بدن سے) ان میں مشغول ہوتا ہے  
 اور دل شاہی قاصد کے آنے کا منتظر رہتا ہے وہ دل سے سفر کے لئے تیار  
 ہو کر گویا دروازہ شہر تک پہنچ لیا اور اپنے متعلقین کو رخصت کر چکا ہے  
 اگرچہ ان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے مومن ہر وقت رخصت ہوا رہتا ہے  
 وہ مخلوق میں ہوتا ہے مگر ان سے رخصت ہو چکا ہے اس کی بود و باش  
 مخلوق کے ساتھ ہے اور شایع نمودار خالق کے ساتھ جب توجہ قلب میں  
 پیوست ہو جاتی ہے تو ظاہری عمل بھی درست ہو جاتا ہے کیونکہ وہ یکساں  
 بنا دی گئی تیرے ظاہر و باطن کو تیری تو نگری و انداز کو مخلوق کی توجہ  
 اور سیر غری کو اور انکی مدح اور مذمت کو ان دونوں (دنوی عزت و دولت)  
 کو تو نکال کیوں نہ دیکھنا جب کہ تیرا مضمر گوشت (یعنی دل) باوجود پاپی و سنا  
 کسان سے تنگ ہو گیا اور تیرا قلب حقِ حقانے سے اور اس کے ذکر اور اس کے  
 شوق سے بہرہ نہ ہو گیا اگر اب (دنوی باتوں کی) اس میں گنجائش ہی نہیں رہی  
 بس اس وقت اس پر یہ مضمون صادق آئے گا کہ "اُس جگہ حکومت اللہ ہے یہی ہے"  
 اب تو سچا محبِ عالمِ محکم حکمِ حکمِ قریبِ قریب اسیب و نقاب ایک فاضل تو نگری کی بات

مِنْ مُنْفِيَا عَنْهُمْ بِكَفَايَةٍ يَا جَاهِلُ تَعْلَمُ  
 مِنْ جَهْلِكَ إِنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ التَّعْلَمَ وَ  
 اسْتَعْلَمْتَ بِالْتَّعْلِيمِ لَا تَتَّعَبْ وَمَا يَحِيْ  
 مِنْكَ شَيْءٌ وَلَا يُفْلِحُ عَلَى يَدِكَ أَحَدٌ  
 لَا تَنْ مَنِ لَا يَحْسِنُ أَنْ يَكُونَ مُعَلِّمٌ نَفْسَهُ  
 فَكَيْفَ يَكُونُ مُعَلِّمٌ غَيْرًا يَا قَوْمُ لَا تَعْجَزُوا  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَكَ فَتَلَحُّقُوا بِالْكَفَايَةِ اْعْمَلُوا  
 بِالْحُكْمِ حَتَّى يُلْحَقَكُمْ ذَلِكَ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ فَإِذَا  
 تَحَقَّقَ عِنْدَكُمْ الْعَمَلُ رَأَيْتُمْ الْعِلْمَ رَافِعًا حَتَّى يَنْبِ  
 يَجْعَلَ التَّكْوِينَ فِي أَيْدِي قُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارَكُمْ  
 إِذَا الْمَرْبِيُّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ حَيْثُ  
 قَلْبُكَ أَقْدَرَكَ عَلَى التَّكْوِينِ وَأَطْلَعَكَ  
 عَلَى اخْزَائِنِ سِرِّهِ وَأَلْهَمَكَ طَعَامَ فَضِيلَةٍ  
 وَسَقَاءَ لَوْثِ أَيْلَاسٍ وَأَقْدَرَكَ عَلَى  
 مَائِدَةِ الْغُرَبِ مِنْهُ وَكُلَّ هَذَا الْمَرْكَ  
 الْعِلْمُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اْعْمَلْ فِيهِمَا  
 وَلَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا حَتَّى يَأْتِيَكَ صَدَاجُ  
 الْعِلْمِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَا أَخَذَ إِلَيْهِ  
 إِذَا أَهْمَدَكَ مُعَلِّمُ الْحُكْمِ بِالْحَدِيثِ  
 فِي كِتَابِهِ نَقَلَكَ إِلَى كِتَابِ الْعِلْمِ  
 فَإِذَا تَحَقَّقَتْ فِيهِ أُنْفِصَ قَلْبُكَ وَ  
 مَعَاكَ وَالنَّبِيُّ فِي مَحْضِهِمَا  
 اخْذُ بِأَيْدِيهِمَا وَدِيلُ غِلْمَا  
 إِلَى الْمَلِكِ وَيَقُولُ لَهُمَا  
 هَا أَنْتُمَا دَرَكْتُمَا

مخلوق سے بے نیاز اور خاص کفایت کے ساتھ لوگوں سے مستغنی بنا دیا جائیگا  
 اے جاہل اپنے جہل کے بدلہ علم سیکھ۔ تو سیکھنا چھوڑ کر سکھانے میں لگ گیا  
 فضول مشقت مت اٹھا کہ نہ (اس طرح پر) تجھ سے کچھ ہو سکے گا اور نہ  
 تیرے ہاتھوں کسی کو فلاح نصیب ہوگی۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے نفس ہی  
 کا استاد بن سکا وہ دوسرے کا استاد کیا بنے گا۔ صاحبو۔ حق  
 تعالیٰ کی قدرت کو کمزور نہ سمجھو ورنہ کافروں میں جا شامل ہوؤ گے  
 حکم (یعنی شریعت) پر عمل کرتے رہو تاکہ یہ عمل تم کو علم (لدنی) سے  
 جا ملے۔ پس جب تمہارے پاس عمل متحقق ہو جائے گا تب تم کو قدرت  
 نظر آئے گی۔ پس کوین (یعنی تصرفات عالم کے اختیارات) تمہارے قلوب  
 اور اسرار کے ہاتھ میں دے دئے جائیں گے۔ جب تیرے اور اللہ کے  
 درمیان قلب کے اعتبار سے پردہ نہ رہے گا تو وہ تجھ کو تکوین پر  
 قدرت بخشے گا اور تجھ کو اپنے راز کے خزانوں پر مطلع کر دے گا۔  
 تجھ کو اپنے فضل کا کھانا کھلائے گا اور انس کی شراب پلائے گا۔  
 اور اپنے قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا اور یہ سب قرآن و  
 حدیث پر عمل کرنے کا ثمرہ ہے۔ ان دونوں پر عمل کر اور ان سے  
 باہر مت نکل۔ یہاں تک کہ علم کا مالک یعنی حق تعالیٰ تیرے پاس  
 آوے اور تجھ کو اپنے پاس لے جائے۔ جب شریعت کا استاد  
 کتاب شریعت کے متعلق تجھ کو (سند فضیلت اور) عداقت  
 کی شہادت دے دے گا تب وہ تجھ کو کتاب علم (یعنی طریقت)  
 کی طرف منتقل فرمائے گا۔ پس جب تو اس میں بھی محقق بن جائے گا  
 تو تیرے قلب اور باطن کو کھڑا کر دیا جائے گا کہ نبی اُن کے  
 ساتھ ہوں گے اُن کا ہاتھ تھامے ہوئے اور آپ ان کو بادشاہ  
 حقیقی پر داخل فرما دیں گے اور ان دونوں سے کہہ دیں گے  
 کہ لو اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔



## باونویں مجلس

(جمعہ بوقت صبح ۳ رمضان ۱۲۵۵ھ۔ مدرسہ معمرہ)

صاحبو۔ دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف اور مخلوق اور دنیا اور جملہ ماسویٰ اللہ سے بھاگو خدا کی طرف۔ چلو اس کی جانب اور اپنے دلوں سے کیا تم نے (ارشاد خداوندی) سنا نہیں کہ آگاہ ہو جاؤ اللہ کی طرف ہر چیز جو عکس کرتی ہے پس اگر تم وہاں پہنچ گئے تو سب کچھ تم کو وہیں مل جائے گا، صاحبزادہ۔ مخلوق کی طرف بھاگی آنکھ سے رست دیکھ بلکہ فنا کی آنکھ سے دیکھ۔ ان کو نفع نقصان کی نگاہ سے نہ دیکھ بلکہ عجز و ذلت کی نگاہ سے دیکھ (کہ سب کو ناپید و عاجز سمجھ) حق تعالیٰ کو گناہ سمجھ اور اسی پر بھروسہ رکھ اور جس شے سے فراغت ہو چکی ہے اُس میں بگو اس مت کر دنیا سے اور جو کچھ اس میں ظاہر ہو رہا ہے سب سے فراغت ہو چکی ہے اور مخلوق سے اور جو ان میں انقلابات پیش آرہے ہیں سب سے فراغت ہو چکی ہے۔ مومن کا قلب اس سب سے فارغ رہتا ہے خصوصاً جب کہ اسباب سے متحرک اور متوکلانہ گذران کر ہلاکت و تب تو فارغ البال ہونے کی حالت بہت ہی مستحکم ہوتی ہے اور اگر اسباب اور اہل و عیال اس کو حاصل ہوتے ہیں تو ان پر اعانت کی جاتی اور ان کے تحمل کی قوت اس کو دے دی جاتی ہے۔ پس اس کا دل ہر حال اپنے پروردگار کے سوا سب سے فارغ رہتا ہے کہ ہر وقت و ہر لحظہ اپنی فنایت میں مستغرق ہے۔ اس میں تبدیل و تغیر کا طالب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو حکم صادر ہوگا وہ بدے گا نہیں اور مقوم جس سے فراغت ہو چکی ہے نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔ پس نہ وہ کمی بیشی کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اپنے مقوم کی تاخیر و تعجل کا کیوں کہ اس کو یقین ہو چکا ہے کہ مقوم کے لئے ایک وقت عین مقرر ہے

## الجلس الثاني والخمسون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكْرَةُ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدِينَةِ  
ثَالِثَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَأَرْبَعِينَ وَخَمِيسًا  
يَا قَوْمُ فَرُّوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : أَهْلُ بَوَالِيهِ  
مِنَ الْخَلْقِ وَالْدُّنْيَا وَمِثْلَ سَوَاهٍ فِي الْجُمْلَةِ : سَيَرُّوْا  
إِلَيْهِ بِقُلُوبِهِمْ : أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا  
إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ يَا عُلَامُ لَا تَنْظُرُوا إِلَى  
الْخَلْقِ بَعَيْنِ الْبَقَاءِ : بَلِ انْظُرُوا إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الْفَنَاءِ  
لَا تَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الصَّرِّ وَالنَّفْعِ : بَلِ انْظُرُوا  
إِلَيْهِمْ بَعَيْنِ الْعِجْزِ وَالذُّلِّ : وَحِجِدِ الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ : وَلَا تَهْذِي فِيهِمَا قَدْ  
فَرَّغَ مِنْهُ : أَلَا دُنْيَا وَجَمِيعُ مَا يَظْهَرُ فِيهَا قَدْ  
فَرَّغَ مِنْهُ : وَالْخَلْقُ وَجَمِيعُ مَا يَتَقَلَّبُونَ فِيهِ قَدْ  
فَرَّغَ مِنْهُ : قَلْبُ الْمُؤْمِنِ قَارِعٌ مِنْ هَذَا أَكْمَلِهِ :  
لَا سَيْمًا إِذَا كَانَ مُتَجَرِّدًا عَنِ الْأَسْبَابِ فَهُوَ أَكْبَرُ  
بِحَاكِلِهِ وَإِنْ جَاءَتْهُ الْأَسْبَابُ وَالْعِيَالُ فَيُعَانُ  
عَلَيْهِمْ وَيُعْطِي الْقُوَّةَ عَلَى مَقَاسَاتِهِمْ : فَقَلْبُهُ فِي  
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ قَارِعٌ عَمَّا سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : لَا  
يَدْرَحُ فِي غَيْبِيَّتِهِ وَلَا يَزُولُ لَا يَطْلُبُ مِنْهُ التَّغْيِيرُ  
وَالْتَبْدِيلُ لَا تَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي قَدْ نَفَضَ لَا يَتَغَيَّرُ  
وَالْقَسَمُ قَدْ فَرَّغَ مِنْهُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ : فَلَا  
يَطْلُبُ زِيَادَةً وَلَا نَقْصَانًا : لَا يَطْلُبُ تَأْخِيرَ  
قَسَمِهِ وَلَا إِسْرَافًا فِي حَيْثِيَّةٍ لِأَنَّهُ قَدْ تَحَقَّقَ  
أَنَّ لَهُ وَقْتًا مُقَدَّرًا مَخْصُوصًا :

فَهُوَ دَامَالَهُ هُمُ الْعَقْلُ مِنَ الْخَلْقِ وَالطَّالِبُونَ  
لِلزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ وَالْإِسْرَاعِ وَالتَّأْخِيرِ هُمُ  
الْمَجَانِينَ مَنْ رَضِيَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَافَقَهُ  
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَفِي غَيْرِهِ أَحَبَّهُ وَعَزَّزَهُ لَا تَأَهُ  
وَأَسْتَصْبَحَهُ بِقِيَّةٍ عُمُرٍ عَلَى جَادَةِ مُرَادِهِ يُؤَقِّفُهُ  
ثُمَّ يَقْرَأُ بِهِ وَيَقُولُ لَهُ أَنَا رَبُّكَ عِنْدَ تَحَرُّهِ  
وَنَقْطَعِهِ كَمَا قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَنَا رَبُّكَ قَالَ لِمُوسَى عَلَى نَبِيِّتِهِ أَعْضَلُ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ظَاهِرًا ابْدِ وَيَقُولُ لِعَلْبِ هَذَا  
الْعَارِفِ بَاطِنًا يَسْمِعُهُ ذَلِكَ رَحْمَةً لَهُ وَلُطْفًا  
بِهِ وَكَرَامَةً لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
مُنْجِرَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ظَاهِرًا وَ  
كَرَامَةُ الْأَوْلِيَاءِ بَاطِنًا هُمُ الْوَارِثُونَ لِلْأَنْبِيَاءِ  
يُقِيمُونَ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْفَظُونَهُ مِنْ  
شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ أَنْتَ جَاهِلٌ يَا اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَهُمْ مَا يُدْرِيكَ يَا مُنَافِقُ  
مَا الْقَوْمُ فِيهِ وَعَلَيْهِ أَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَكَمَا  
تَدْرِي مَا تَقْرَأُ أَتَعْمَلُ وَمَا تَدْرِي أَتَعْمَلُ  
ذَلِكَ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ تُعْرِضُ عَلَيْهِمْ  
كُنْ عَاقِلًا وَتَأَذِّبْ وَتُبْ وَآخِرُ مَا عِنْدَكَ  
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ وَلَا مِنْ رُسُلِهِ  
خَيْرٌ وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهِ خَيْرٌ وَلَا  
مِنْ عِلْمِكَ فِي حِلْمِ خَيْرٍ أَلَيْسَ  
النُّوبَةُ وَالسَّكُوتُ وَتَفَكُّرُ  
فِي مَوْتِكَ

پس مخلوق میں یہی اور اس جیسے لوگ ہی درحقیقت عقلا میں اور  
کی بیشی یا تعجل و تاخیر کے طالب درحقیقت دیوانے ہیں۔ جو شخص اللہ  
سے راضی ہو گا اس کو اس کی اور دوسرے کی ہر حالت میں حق تعالیٰ  
اپنا موافق بنائے رکھے گا اس کو اپنی بخت و معرفت بختمے گا اور ساری  
عمر اس کو اپنی راہ مقصود پر ساتھ رکھے گا۔ اول اس کو توفیق دیگا  
اس کے بعد مقرب کرے گا اور اس کے حیران و پریشان ہونے کے وقت  
اس سے فرمائے گا کہ میں تو تیرا پروردگار موجود ہوں (پھر غم کا ہے  
کہتا ہے) جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ ”میں ہی تو  
تمہارا رب ہوں“ موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا السلام سے تو ظاہر  
فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب سے باطن فرمائے گا کہ اس کو  
بحرمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی رحمت و شفقت کے  
سبب سنا بھی دے گا (تاکہ اس کا دل ٹھہر جائے) انبیاء علیہم السلام  
کے مگرے تو ظاہر ہوتے ہیں اور اولیاء کی کراستیں باطنی۔ وہ انبیاء  
کے وارث ہیں کہ دین خداوندی کو قائم رکھتے اور اس کو  
انسان و جن ہر دو قسم کے شیطانوں سے بچاتے رہتے ہیں۔ تو  
اللہ اور اس کے رسولوں اور ان اولیاء سے ناواقف ہے۔  
اے منافق تو کیا جانے کہ اللہ والے کس مزے میں ہیں۔ تو قرآن  
پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ عمل کرتا ہے اور نہیں  
سمجھتا کہ کیا عمل کر رہا ہے؟ یہ بے خبری کے اعمال، دنیا ہی دنیا میں  
بلا آخرت کے۔ اور باوجود اس کے تو اللہ والوں پر اعتراض کرتا ہے  
عقل مند بن اور ادب سیکھ اور توبہ کر اور زبان بست کر۔  
نہ تجھے اللہ تعالیٰ کی خبر ہے نہ اس کے رسولوں کی خبر ہے نہ اس کے  
اولیاء کی خبر اور نہ اس کے علم کی خبر جو تیرے اور مخلوق کے  
متعلق اس کو حاصل ہے (اور جس کو تقدیر (سابقہ کہتے ہیں)  
توبہ اور سکوت لازمی پکڑ اور اپنے مرنے اور قبر کی طرف

درہ  
دل اپنے دلوں سے  
کی طرف  
تم کو دین  
سے مت  
سے نہ دیکھ  
بھیجے، حق  
فرغت  
ظاہر  
ان میں  
دین کا  
سے  
رنے کی  
اس کو  
توت  
دو کار  
ن میں  
کہ وہ  
رم  
شی  
کہ  
ہے

وَنُودِكَ إِلَى الْقَدْرِ حَمُولًا ۖ كَيْتَ تَعْلَمُ الْعِلْمَ ۖ  
 اِعْمَلْ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُعْطِيكَ سُورًا  
 تَسْتَضِي بِهَا دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ اِقْبَلُوا مَا اَقُولُ لَكُمْ  
 وَاجْتَبِدُوا زِينَةً ۖ وَدَعُوا التَّعَلُّقَ بِالسَّابِقَةِ ۖ فَاِنَّهُ  
 هُوَ مِنْكُمْ وَحَظُّهُ وَحُجَّةُ الْكُسَالَى ۖ مَا عَلَيْنَا  
 مِنَ السَّابِقَةِ ۖ بَلْ نَشُدُّ الْاَوْسَاطَ وَنَجْتَهِدُ  
 وَنَعْمَلُ ۖ وَلَا نَقُولُ قَالَ وَقُلْنَا وَلِمَ وَكَيْفَ ۖ  
 لَا تَدْخُلُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ نَحْنُ نَجْتَهِدُ  
 وَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ  
 عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۖ اِذَا انْتَهَى اَمْرُكَ  
 وَقَرَّبَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ وَصَحَّ لَكَ  
 هَذَا ۖ زَهْدًا ۖ فِي الدُّنْيَا وَرَغْبَةً فِي الْآخِرَةِ ۖ  
 لَقِيتُ اسْمَكَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِ قُدْرِكَ  
 مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَلَانُ ابْنُ فُلَانٍ مِنْ  
 عُنَقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَذَا لَكَ الْإِلَهِيُّ لَا تَغَيِّرُ  
 وَلَا تَبْدَلُ ۖ وَلَا يَفْضَحُ وَلَا يَزِيدُ ۖ فَيُخَيِّئُ  
 يَزِيدُ اَدُّ شُكْرِكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 وَفِعْلِكَ لِاخْيَارَاتٍ وَالطَّاعَاتِ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا  
 تَكْزِلُهُ الْخَوْفُ مِنْ يَدِكَ عَلَيْهِ وَلَا  
 تُعْجِزُهُ قُدْرَتُهُ ۖ وَامَّا اَقْوَلُهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ يَمْحُوهُ اللَّهُ  
 مَا يَشَاءُ وَيُخَيِّئُ  
 وَعِنْدَكَ

کامند ہوں پر سوار ہو کر جائے کہ سو سو تک کہ تجھ کو علم حاصل ہو۔ اللہ  
 کے ساتھ معاملہ رکھ تاکہ وہ تجھ کو ایک نور عطا فرمائے جس کی  
 روشنی تجھ کو دنیا و آخرت میں حاصل رہے۔ جو کچھ میں تم سے کہہ  
 رہا ہوں اس کو مانو اور اس پر عمل کرنے میں سعی کرو اور تقدیر  
 کے ساتھ لٹکار رہنا کہ جیسا بھی انجام ہونا مقدر ہے بلا عمل کئے،  
 چھوڑ دو۔ کہ یہ محض ہوس اور کمزوری اور کاپلوں کی محنت ہے  
 ہم کو تقدیر سے کیا بحث (وہ تو خدا کی لکھت ہے اور اس کا واسطہ  
 اسی سے ہے، ہم کو تو یہ چاہئے کہ کمزور نہ رہیں اور کوشش کریں اور  
 کام میں لگیں۔ نہ قال و قيل اور چون و چرا کریں اور نہ علم خداوندی  
 میں بحث کریں۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے باقی۔ وہ (محنت کا)  
 جو چاہے کرے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرے۔ اس  
 کی باز پرس اس سے نہ ہوگی اور بندوں سے باز پرس ہونی  
 ہے۔ ”جب تیرا کام ختم ہو جائے گا اور حق تعالیٰ تیرے قلب  
 کو اپنا مقرب بنائے گا اور یہ (قرب) تیرے لئے صحیح ہو جائیگا  
 تب وہ تجھ کو دنیا میں بے رغبت اور آخرت میں بارغبت بنا دیگا  
 اور تو اپنا نام قرب پروردگار کے دروازے پر لکھا ہوا  
 پائے گا کہ ”فلان ابن فلان اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندوں  
 میں سے ہے“ پس یہ وہ (لکھت) ہے جس میں نہ تغیر و تبدل  
 ہوتا ہے اور نہ کمی بیشی۔ پس اس وقت اپنے پروردگار کے لئے  
 تیرا شکر اور اس کے سامنے طاعات اور نیک کاموں کا کرنا  
 تیرا رُہ جائے گا اور باوجود اس کے اپنے قلب کے ہاتھ سے  
 خوف کو مت چھوڑو اور اس کی قدرت کو کمزور مت سمجھو۔  
 کہیں نہ اگر اٹھے پاؤں لوٹا کر محو بنادے تو کون ہے کہ اس کا ہاتھ  
 روک لے، اور اس کا ارشاد پڑھ کہ اللہ شاد دیتا ہے جو کچھ چاہتا ہے  
 اور قائم رکھتا ہے (جو کچھ چاہتا ہے، اور اسی کے پاس اس کی اصل

أَمْ الْكِتَابُ وَفَوَلَهُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۚ لَا تَقِفْ مَعَ ذَلِكَ الْمَكْتُوبِ ۚ إِنَّ الَّذِي كَتَبَهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ حُجُومِ ۚ الَّذِي بَنَاهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ نَقْضِهِ ۚ كُنْ أَبَدًا عَلَىٰ قَدَمِ الطَّاعَةِ وَالْخَوْفِ وَالْوَجَلِ وَالْحَذَرِ إِلَىٰ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ الْمَوْتُ وَتَعْبُدَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَىٰ الْآخِرَةِ عَلَىٰ قَدَمِ السَّلَامَةِ ۚ فَيُعَذِّبُ تَأْمِنُ مِنَ الْعَذَابِ وَالْتَبِيدِ ۚ يَا مَنْ يُزَاحِمُ عَجَلِهِ وَنِفَاقِهِ وَطَلَبِهِ لِلدُّنْيَا وَمُزَاحَمَتِهِ عَلَيْهَا يَا أَكَلَ الْحَرَامِ ۚ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي ثَوْرِ الْقَلْبِ وَصَفَاءِ السِّرِّ وَالنُّطْقِ بِالْحِكْمَةِ ۚ أَلَتَقَوْمُ كَلَامَهُمْ ضَرُورَةً وَتَوَعُّدَهُمْ نَوْمًا ۚ الْغُرَقَىٰ أَكَلْتُمُ أَكْلُ الْمَرْطَةِ ۚ فَهُمْ عَلَىٰ ذَلِكَ إِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَهُ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ قَدْ شَهِدُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۚ شَهِدُوا بِهَمْدٍ زَادُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَالْمَلَائِكَةُ غَلَسَتْ لَهُمْ يَحْمِلُونَ الْفَوَاشِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً يَا قَوْمُ ۚ إِنْ لَمْ يَبْلُغْ كَلَامِي حَالَكُمْ فَأَنْتُمْ عَوْدًا بِالْإِيمَانِ وَالْقَصْدِ ۚ كَلَامِي وَجِبُّهُ لِقَائِهِ فَاسْمَعُوهُ بِقُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارِكُمْ ۚ وَقَدْ كَرِهْتُ كَلَوَاهُ لَكُمْ وَنَوَاطِكُمْ ۚ وَتَنَكَّرْتُ شَوْكَةَ نَعُوسِكُمْ وَأَهْوَيْتُكُمْ ۚ وَتَطَفُّنِي نِدَائُكُمْ شَهَوَاتِكُمْ أَشْرُ عَلَيْكُمْ

الْمَهْوَاتُ

کہت ہے "نیز اس کا یہ ارشاد کہ جو کچھ وہ کرے اس کی اس سے پوچھ نہ ہوگی اور بندوں سے پوچھ ضرور ہوگی۔ تو اس لکھت پر مطمئن مت ہو، کیونکہ جس نے اس کو لکھا ہے وہ اس کے مٹانے پر بھی قادر ہے اور جس نے اس کو بنایا ہے وہ اس کے ڈھانے پر بھی قادر ہے۔ ہر وقت طاعت و خوف اور خشیت و احتیاط کے قدم پر رہ یہاں تک کہ موت آجائے اور سلاستی کے پانودں پر دنیا سے آخرت کی طرف عبور کر جائے۔ پس اس وقت تو تغیر و تبدیل سے بخوف ہو جائیگا۔ اسے وہ شخص جو دنیا اور دنیا کی کشمکش میں اپنے جہل و نفاق اور طلب سے گھسا جا رہا ہے۔ اور اسے حرام خود تو قلبی نور اور باطنی صفائی اور دانشمندانہ حکم کی طرح کس طرح کرتا ہے؟ انشراووں کا کلام تو بہ ضرورت اور ان کی نیند تو استغراقی اور ان کا کھانا میاںوں کا سا (بادل ناخوشہ) ہوا کرتا ہے پس وہ اسی حالت پر رہتے ہیں یہاں تک کہ لکھت اپنی انتہار کو پہنچے (اور موت کا وقت آجائے) وہ فرشتوں کے مشابہ ہوتے ہیں جن کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم کیا جاتا ہے۔ وہ ان کے مشابہ بن جاتے ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس فرشتے ان کے خادم ہوتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کے غاشیہ بردار بننے ہیں۔

صاحبو۔ اگر میری تقریر تمہاری حالت کے موافق نہ بھی ہو ان اس وجہ سے تم اس کو سمجھ نہ سکو، تب بھی اسکو ایمان و تصدیق سے سنو (اور جہلاً و مت کیونکہ) میرا کلام قلوب کیلئے توجہ (کا کام دیتا) ہے پس اس کو اپنے دل اور باطن سے سنو کہ تمہارے ظاہر و باطن کو چین نصیب ہو گا اور تمہارے نفوس و خواہشات کی شوکت ٹوٹ جائے گی اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائیگی تمہارے حق میں سب سے بدتر چیز تمہاری شہوتیں

الَّتِي تَحِبُّ إِلَيْكُمْ اللَّهُ تَبَا وَتُبَعْضُ إِلَيْكُمْ  
الْفَقْرَ وَتَوْفَعُكُمْ فِي الْمَهَالِكِ ۖ عَنْ بَعْضِ مَرْسُومِ  
رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَتَى قَالَ حَقِيقَةُ التَّقْوَى  
أَنَّكَ كَوَجَمَتْ مَا فِي قَلْبِكَ وَتَوَكَّتَهُ فِي  
كَلْبَتِكَ مَكْتُوبٌ وَطُفَّتَ فِيهِ الشَّوْقُ لَمْ  
يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَحْيِي مِنْهُ ۖ يَا جَاهِلُ مَا  
يَكْفِيكَ أَنَّكَ غَيْرُ مُتَّقٍ ۖ حَتَّى إِذَا قِيلَ لَكَ  
إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّبَ ۖ إِذَا قِيلَ لَكَ الْحَقُّ تَسْمَعُ  
وَتَتَّكِدُ ۖ شَرُّ إِذَا أَنْكَرَ عَلَيْكَ مُنْكَرُ  
تَعْتَاطُ عَلَيْهِ وَتَسْتَفِي غَيْظَكَ مِنْهُ ۖ عَنْ أَبِي  
الْمَوْسَيْنِ عَمْرٍ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ لَا يَسْتَفِي غَيْظَهُ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ كُنْتُ  
أُحِبُّكُمْ لَمَّا أَطَعْتُمُونِي فَلَمَّا عَصَيْتُمُونِي  
بَغَضْتُكُمْ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكُمْ لَا  
لِحَاجَةٍ إِلَيْكُمْ ۖ بَلْ رَحْمَةٌ لَكُمْ ۖ  
فَهُوَ يُحِبُّكُمْ لَكَ لَا لَهُ ۖ يُحِبُّ طَاعَتَكَ  
لَهُ لَأَن تَقْعَمًا عَائِدٌ إِلَيْكَ ۖ عَلَيْكَ  
بِالِاسْتِعْثَالِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى مَنْ  
يُحِبُّكَ وَالْإِعْرَاضِ عَمَّنْ يُحِبُّكَ لَهُ  
الْمُؤْمِنُ يَسُو كُلَّ الْأَشْيَاءِ  
وَذَكَرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
فَصَلِّ لَكَ  
قُرْبُهُ وَالْحَيَاةُ  
بِهِ

ہیں جو دنیا کو تمہارا محبوب اور فقر کو تمہارا مبغوض بناتی اور تم کو  
تباہیوں میں مگراتی ہیں۔ ایک بزرگ سے روایت ہے کہ حقیقی  
تقویٰ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دل کے اندر ہے اگر تو اسکو جمع کر کے  
ایک گھلے ہوئے طباق میں رکھ دے اور اس کو لیکر بازار کا گشت  
لگائے تو اس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس کو (اس طرح عالم  
اشکا لاکر نے پر شرم آئے اُسے جاہل تجھے اپنا متقی نہ ہونا کافی  
نہ ہو اہا شک کہ (اس سے آگے بڑھ کر جہالت اس درجہ پہنچ  
گئی کہ) جب تجھے کہا بھی جاتا ہے کہ اللہ سے تقویٰ اختیار کر  
تو تجھ کو غصہ آ جاتا ہے۔ جب تجھ سے حق بات کہی جاتی ہے تو تو  
سُننا اور سُستی کرتا ہے اس کے بعد جب کوئی معترض تجھ پر اعتراض  
کرتا ہے تو اس پر خفا ہوتا اور اپنا بخار اس سے نکال لیتا ہے  
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈر کرتا ہے وہ اپنے غصہ کا بخار نہیں  
نکالا کرتا ۚ حق تعالیٰ نے اپنے ایک فرمان میں ارشاد فرمایا ہے  
کہ جب تک تم میری اطاعت کرتے رہے تو میں تم کو محبوب  
بجھتا رہا اور جب تم میری نافرمانی کرنے لگے تو میں بھی تم سے  
بغض رکھنے لگا۔ حق تعالیٰ جو تم سے محبت کرتا ہے تو تمہارا  
حاجت مند ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ صرف تم پر شفقت  
کے سبب کرتا ہے۔ پس وہ تجھ کو محبوب بناتا ہے تیرے ہی نفع  
کے لئے نہ کہ اپنے نفع کے لئے۔ تیرا اس کی اطاعت میں رہنا جو  
اس کو پسند ہے تو اسی لئے پسند ہے کہ اسکا نفع تجھ کو پہنچے گا۔  
تجھ پر لازم ہے کہ جو ذات تجھ کو تیرے ہی لئے چاہتی ہے اس  
پر متوجہ اور مشغول رہے اور جو تجھ کو اپنے لئے چاہتا ہے اس  
سے رُخ پھیرے۔ مومن نے تمام چیزوں کو ٹھلا دیا اور اپنے  
مولا جل جلالہ کو یاد رکھا۔ پس اس کا قرب اور اس کی

وَمَعَهُ يَصْحَحُ تَوَكُّلُهُ فَلَا جَرَمَ كَفَاهُ الْعَهَامُ دُنْيَا  
وَأُخْرَى إِذَا صَحَّ تَوَكُّلُ الْمُؤْمِنِ وَتَوَحُّدُهُ  
عَامِلُهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا عَامَلَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِعْطِيهِ مَعْنَاهُ وَحَالَهُ لَا لَقَبَهُ  
يُطْعِمُهُ مِنْ طَعَامِهِ وَيَسْقِيهِ مِنْ شَرَابِهِ وَ  
يَسْكُنُهُ فِي دَهْلِيٍّ دَارَةٍ لَا إِلَهَ يُعْطِيهِ مِثْلَ  
مَقَامِهِ فَيَقْبَلُ مِنْهُمْ نَسَبُهُ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ  
الْمَعْنَى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّورَةُ أَمَّا تَسْتَجِبِي  
فَلَمْ حَمَلَكِ حُرُوكَ عَلَى أَنْ تَحْدِثِ الظَّلَمَةَ  
وَتَأْكُلِ الْحَرَامَ إِلَى مَتَى تَأْكُلُ وَتَحْدِثِ  
الْمُلُوكَ الَّذِينَ تَحْدِثُهُمْ بِإِزْوَالِ مُلْكِهِمْ  
عَنْ قَرَارِئِهِ وَتَتَوَلَّى خِدْمَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
الَّذِي لَا يَزُولُ بِكُنْ عَاقِلًا وَاقْنَعْ بِالْيَسِيرِ  
مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَكَ الْكَثِيرُ مِنَ الْآخِرَةِ  
تَنَاولِ الْأَكْسَامَ بِبَيْدِ زُهْدِكَ وَيَكُونُ  
تَنَاولُكَ عَلَى بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَيْدِ  
قُدْرَتِهِ وَفِعْلِهِ وَمَعَهُ لَا مَمَّ الدُّنْيَا  
وَرَبِّهَا وَلَا عَلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ  
فِي صُغْبَةِ الطَّبِيعِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ  
وَالْعَوَاقِمِ إِذَا تَنَاولْتَ الدُّنْيَا  
وَقَلْبُكَ عَلَى بَابِ رَبِّكَ  
عَزَّ وَجَلَّ تَكُونُ الْمَلَائِكَةُ  
وَأَزْوَاجُ الْأَنْبِيَاءِ  
حَوْلَكَ  
نَشْتَاتَانِ

معیت میں زندگی اس کو حاصل ہوئی۔ اس کا توکل صحیح ہو گیا۔  
لہذا حق تعالیٰ دنیا و آخرت کے متعلق اس کی تمام ہمت کا کھیل  
ہو گیا۔ جب سون کا توکل اور توحید صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ  
اس سے وہ برتاؤ فرماتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ  
فرمایا تھا۔ اس کو ابراہیم علیہ السلام کا لقب نہیں بلکہ آپ  
کے معنی اور آپ کا حال عطا فرماتا ہے آپ کے کھانے  
میں سے اس کو کھلاتا اور آپ کے پینے میں سے اس کو پلاتا  
اور آپ کے دروازے کی دہلیز پر اس کو سکونت بخشتا ہے  
نہ یہ کہ آپ کا مرتبہ ہی اس کو عطا کر دیتا ہے دیکھو نیکہ کوئی ولی  
کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا پس اس وقت اس کا نسب  
آپ سے صحیح ہو جاتا ہے بلحاظ معنی نہ کہ بلحاظ صورت۔ تجھے شرم  
نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھ کو ظالموں کی خدمت گاری اور  
حرام خوری پر آمادہ کر دیا۔ تو کب تک (حرام) کھاتا اور (دنیا  
کے اُن ظالم) بادشاہوں کا خدمت گار بنا رہے گا جن کی  
خدمت میں لگا ہوا ہے۔ ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائیگی  
اور تجھے حق تعالیٰ کی خدمت میں آنا پڑیگا جس کی ذات کو  
کبھی زوال نہیں۔ عاقل بن اور قلیل دنیا پر قناعت کر تاکہ تجھ کو  
آخرت کثیر حاصل ہو۔ مقوم کو اپنے زہد کے ہاتھ سے کھا اور تیرا خورد  
نوش تیرے مولیٰ جل جلالہ کے دروازے پر اس کی قدرت اور  
اس کے فعل کے ہاتھ سے اور اس کی معیت میں ہونے کو دنیا  
کی معیت میں اور دنیا کے ہاتھ سے۔ اور نہ بادشاہوں کے  
دروازوں پر طبیعت و خواہش اور شیطان و عوام الناس  
کی صحبت میں۔ جب تو دنیا کو اس طرح کھائیگا کہ تیرا قلب  
تیرے پروردگار کے آستانہ پر ہوگا تو فرشتے اور انبیاء علیہم السلام  
کی رحمتیں تیرے ارد گرد ہوں گی۔ پس بڑا فرق ہے ان

مَبَايِنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَالْمَالِكِينَ أَنْتُمْ عَقَلٌ  
 قَالُوا لَا نَأْكُلُ أَشْأًا مِّنَ الدُّنْيَا فِي لَطْفٍ  
 وَلَا فِي بُيُوتِنَا وَلَا تَأْكُلُ الْأَعْنَادُ كَالزَّاهِلِ وَلَا  
 يَأْكُلُونَ فِي الْجَنَّةِ وَالْعَارِفُونَ يَأْكُلُونَ عِنْدَكَ  
 وَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْمُحِبُّونَ لَا يَأْكُلُونَ فِي الدُّنْيَا  
 وَلَا فِي الْآخِرَةِ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ أَلْسُهُمْ  
 وَهُمْ يَهُمُّونَ بِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَكَطَرُ حُمْرِ الْيَتِيمِ  
 بَاغُ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ يَشْفَعُ بَاعُو الْآخِرَةَ  
 بِوُجْهِهِ وَأَرَادُوا دُونَ غَيْرِهِ فَلَمَّا سَمَرُ  
 الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ غَلَبَ الْكُزْمُ بِهِ قَرَدٌ عَلَيْهِمْ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ مُوْهَبَةٌ وَأَمْرُهُمْ بَيْنَهُمَا  
 فَأَخَذُوا هُمَا بِسَجَرِ الْأَمْرِ مِنَ الشَّيْءِ بَلَّ مَعَ  
 النُّحْمَةِ وَالْفَيْضِ عَنْهُمَا فَعَلُوا ذَلِكَ مَوَافَقَةً  
 لِلْقَدَرِ وَحَسَنَ آدَابٍ مَعَ الْقَدَرِ فَيَسْلُوا  
 وَآخِذُوا وَهُمْ يَقُولُونَ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُنَا نَزِيلُ  
 تَعْلَمُونَ أَنَّ قَدْ رَضِينَا بِكَ دُونَ غَيْرِكَ وَ  
 رَضِينَا بِالْجُودِ وَالطَّيْسِ وَالْعُرَى  
 وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَّ تَكُونُ  
 عَلَى بَابِكَ مَطْرُوحِينَ لَمَّا رَمَوْا  
 بِذَلِكَ وَقَرَرُوا مَعَ لُفُوفِهِمْ  
 الظَّمَايْنَةَ عَلَيْهِ نَظَرًا  
 إِلَيْهِمْ لَفَظَ الرَّحْمَةِ  
 فَأَعْرَضَ هُمْ بَعْدَ  
 دَلِيمِ

دونوں جگہوں اور دونوں حالتوں میں۔ اللہ والے ہی عقل مند  
 ہیں جنہوں نے کہہ دیا کہ ہم اپنے دنیوی مقسم نہ راستہ میں  
 کھائیں گے اور نہ اپنے گھروں میں۔ ہم تو پس اسی کے پاس  
 کھائیں گے۔ اہل زہد جنت میں کھائیں گے اور اہل معرفت  
 خدا کے پاس کھاتے ہیں۔ حالانکہ ہیں دنیا میں۔ اہل محبت نہ دنیا  
 میں کھاتے ہیں اور نہ آخرت میں۔ ان کا کھانا ہمنا تو اُنس اور  
 اپنے پروردگار کا قرب اور اس کا نظارہ ہے۔ اُنہوں نے  
 دنیا کو آخرت کے بدلہ بیچ دیا اور اس کے بعد آخرت کو اپنے  
 پروردگار مالک دنیا و آخرت کے قرب کے عوض بیچ ڈالا۔ خدا  
 کی سچی محبت والوں نے دنیا و آخرت کو ذات حق کے بدلہ فروخت  
 کر دیا اور سب کو چھوڑ کر اسی کے طالب بنے۔ پس جب خرید و  
 فروخت تمام ہوگئی تو دریائے کرم میں جوش آیا۔ پس بطور  
 بخشش دنیا اور آخرت کو ان پر واپس کر دیا اور ان کو حکم  
 فرمایا دونوں کے کھانے کا۔ پس اُنہوں نے باوجود شکم سیر  
 ہونے بلکہ بدمضمی اور دونوں سے مستغنی ہونے کے محض حکم کی وجہ  
 سے ان کو لے لیا۔ یہ اُنھوں نے تقدیر کی موافقت اور تقدیر  
 کے ساتھ حسن ادب کی خاطر کیا کہ مقدر سے انکار کرنا گویا علم  
 الہی کے خلاف کرنے پر آمادہ ہونا ہے) وہ قبول کرتے اور لیتے  
 جاتے اور یوں کہتے جاتے ہیں کہ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم  
 کیا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے آپ ہی کو پسند  
 کیا ہے دوسرے کو نہیں۔ ہم راضی ہوئے جبکہ آپ پر پائش  
 عریانی پر اور ذلت و اہانت پر اور اس پر کہ آپ کے دروانے  
 پر پڑے رہیں۔ جبے اس پر راضی ہوئے اور انہوں نے اپنے نفسوں  
 سے اس پر اطمینان رکھنے کا عہد لے لیا تو حق تعالیٰ نے ہنگامہ رمت  
 ان کی طرف نظر فرمائی۔ پس ذلت کے بعد انکو عزت بخشی

وَأَعْنَاهُمْ نَحَلْ فَقَرَهُمْ وَمَنْعَهُمْ لَقَرَهُمْ مِنْهُ  
 دُنْيَا وَآخِرَةً ۚ الْمُؤْمِنُ يُزْهِدُ فِي الدُّنْيَا  
 فَيُرِيْلُ الزُّهْدَ وَسَمَّ بِاطْنِهِ وَدَنَّهُ وَكَذَرَهُ ۚ  
 فَيَأْتِي الْآخِرَةَ فَيَسْكُنُ قَلْبُهُ ۚ شَمَرَتْ أَيْ  
 يَدُ الْغَيْرَةِ فَتُرِيْلُهُمَا عَنْ قَلْبِهِ ۚ وَتُعَلِّمُهُ أَنَّ  
 حِجَابَ عَنْ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيَسْتَنْبِذُ  
 يَتْرُكُهُ إِلَّا شَيْعَالًا يَأْتِي فِي الْجُمْلَةِ ۚ وَمَثَلُ  
 أَوَامِرِ الشَّرْعِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ الْمَشْتَرِكَةِ  
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَوَامِّ ۚ تَنْفَعُ عَيْنَا الصِّدْقِ  
 فَيَبْصُرُ عِيُوبَ نَفْسِهِ وَعِيُوبَ الْمَخْلُوقَاتِ ۚ  
 فَلَا يَسْكُنُ إِلَى غَيْرِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا  
 يَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يَبْقِلُ عَنْ غَيْرِهِ وَلَا  
 يَسْكُنُ إِلَى غَيْرِ وَعُدَّةٌ وَلَا يَخَافُ مِنْ  
 غَيْرِهِ وَعِيْدَةٌ ۚ يَتْرُكُ الشُّغْلَ بَغَيْرِهِ وَ  
 يَسْتَخْلِفُ بِهِ ۚ فَإِذَا تَمَّ هَذَا فَهُوَ فِيمَا لَا عَيْنٌ  
 رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى  
 قَلْبِ بَشَرٍ يَا عَلَّامُ اشْتَغَلْ بِنَفْسِكَ  
 انْفَعْ نَفْسَكَ ثُمَّ غَيْرَكَ ۚ لَا تَكُنْ  
 كَالشَّمْعَةِ مُحَوَّقٍ هِيَ نَفْسُهَا وَ  
 تُصَيِّئُ لِنَفْسِهَا لَا تَدْخُلْ  
 فِي شَيْءٍ بِكَ وَبِهَوَاكَ وَ  
 نَفْسِكَ ۚ الْحَقُّ عَزَّ وَ  
 جَلَّ إِذَا أَرَادَكَ  
 لَا مُدِيرَ

اور افلاس کے بعد ان کو تو نگری عطا کی اور دُنیا و آخرت میں اپنا  
 تقرب ان کو نصیب فرمایا۔ مومن دُنیا میں زہد اختیار کرتا ہے  
 پس زہد اس کے باطن کا میل کچل اور غبارِ زائل کر دیتا ہے۔  
 تب آخرت آتی ہے پس اس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ اس کے بعد  
 دستِ غیرت آتا ہے پس آخرت (کے خیال) کو اس کے قلب سے  
 زائل کر دیتا ہے اور اس کو جتا دیتا ہے کہ یہ بھی حق تعالیٰ سے مجاہد  
 دیکھو کہ حق تعالیٰ کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس قلب میں آوے  
 جس میں اسکے سوا کوئی دوسرا بھی موجود ہو، پس اس وقت وہ  
 تمامی مخلوقات سے دل بستگی چھوڑ بیٹھتا ہے اور شریعت کے احکامات  
 کی تعمیل کرتا اور اس کی ان حدود کو جو اس کے اور عام آدمیوں  
 کے درمیان مشترک ہیں محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی چشمِ بصیرت کھل  
 جاتی ہے پس وہ اپنے نفس کے عیوب اور مخلوقات کے عیوب  
 آگاہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنے پروردگار کے سوا نہ کسی سے  
 دل نکاتا ہے اور نہ کسی کی بات پر کان دھرتا ہے اور نہ کسی کی  
 سمجھتا ہے اور نہ اسکے سوا دوسرے کے وعدوں پر مطمئن ہوتا ہے  
 اور نہ دوسروں کی دھمکیوں سے ڈرتا ہے دوسرے کے ساتھ  
 مشغولیت بالکل ترک کر دیتا اور اسی کا شغل ہنہیتا ہے پس  
 جب میلِ کامل ہو جائے تو وہ اس (بے مثل لذت) میں ہے جو نہ  
 کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر نے لپڑ کا خیال  
 گذرا۔ صاحبِ جزا وہ اپنے نفس (کی اصلاح) میں مشغول ہوا اسکے بعد  
 دوسروں کی (فکر کجو) اپنے نفس کو (پہلے) فائدہ پہنچا پھر دوسرے کی شمع  
 کی طرح مت بن کہ دوسروں کو روشنی بخشتا ہے اور اپنے نفس کو جلاتی  
 ہے کسی شے میں بھی بطور خود اور اپنی خواہش اور نفس کی خاطر مت  
 داخل ہو (چہ جائیکہ دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہونا)  
 حق تعالیٰ جب تجھ سے کوئی کام لینا چاہیگا تو تجھ کو خود ہی اسکے



هَيَّا لَكَ ۖ إِنَّ أَرَادَكَ لِنَفْعِ الْخَلْقِ رَدَّكَ  
 إِلَيْهِمْ وَأَعْطَاكَ ثُبَاتًا وَمَدَّ أَرَادَهُ لَهُمْ قُوَّةً  
 عَلَى مُقَاسَاتِهِمْ ۖ يُوسِّعُ قَلْبَكَ لِلْخَلْقِ وَيُشْرَحُ  
 صَدْرَكَ وَيَقْدِرُ فِيهِ الْحُكْمَ ۖ يُلَاحِظُ  
 بَاطِنَكَ وَيُسِرُّ إِلَى سِرِّكَ ۖ عَيْنَيْنِ يَكُونُ  
 هُوَ لَا أَنْتَ ۖ أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ ۖ ائْتِ بِ  
 قَوْلِهِ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً ۖ مَا قَالَ أَنْتَ  
 جَعَلْتَ نَفْسَكَ ۖ قَالَ قَوْمٌ لَا أَرَادَهُ لَهُمْ وَلَا  
 اخْتِيَاكَ ۖ بَلْ هُمْ فِي حُجْرٍ أَمْرٍ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَفِعْلِهِ وَتَلَّ بِيْرَهُ وَأَرَادَتْهُ ۖ يَا مُنْعَزِلًا  
 عَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمَةِ ۖ لَا تَحْتَسِبُ بِشَيْءٍ فَمَا  
 لَكَ حُجَّةٌ ۖ الْحَاذِلَةُ بَيْنَ يَدَيْكَ ۖ الْحَلَالُ  
 بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ ۖ مَا أَوْحَىٰكَ عَلَى  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا أَقْلَ خَوْفَكَ  
 مِنْهُ ۖ مَا أَكْثَرَ تَهَامًا وَنَكَرًا بِرُؤُوسِهِ ۖ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ قَالَ خَفَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ  
 تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۖ  
 أَهْلُ الْيَقَظَةِ رَأَوْا  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِأَعْيُنِهِمْ  
 فَاجْتَمَعَتْ  
 شَتَاتُهَا

لئے تیار کر دیگا۔ اگر تجھ سے مخلوق کو نفع پہنچانا چاہیگا تو تجھ کو ہر کسی  
 طرف واپس فرمایگا اور تجھ کو استقلال اور ان کی دل دہی اور  
 ان کی ایذاؤں کے برداشت کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لئے  
 تیرے قلب میں وسعت عطا کرے گا اور تیرا سینہ کھول دیگا  
 اور اس میں حکمت و دانش القا فرمایگا۔ تیرے باطن کو ملاحظہ  
 اور تیرے اندرون سے راز داری فرماتا رہیگا پس اس وقت ہی  
 ہوگا کہ تو کہہ سب سامان بھی اسی کے لئے ہوئے ہیں اور نتیجہ و  
 ثمرہ بھی وہی ظاہر فرمایگا کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا  
 کہ اے داؤد ہم نے تمکو خلیفہ بنادیا زمین میں ذرا پہنچے تمکو خلیفہ  
 بنادیا کہ ارشاد کو غور کی نگاہ سے دیکھ۔ یوں نہیں فرمایا کہ تم نے  
 اپنے آپکو خلیفہ بنالیا۔ پس اللہ والوں کا نہ کوئی ذاتی ارادہ ہوتا ہے  
 نہ اختیار بلکہ وہ محض حق تعالیٰ کے حکم اور فعل اور تدبیر اور ارادہ  
 کے تحت میں ہوتے ہیں۔ اسے سیدھے راستہ سے پہنچے ہوئے  
 شخص تو جھٹیں مت کہہ کہ تیرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہے  
 شاہراہ تیرے سامنے ہے۔ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر  
 ہے (پھر اپنی کٹ جھتی سے حرام کو حلال کس طرح بنا سکتا ہے)  
 تو حق تعالیٰ پر کس درجہ بے حیا بنا ہوا ہے۔ تیرا اس سے  
 خوف کس درجہ کم ہو گیا اور تو اس کے ملاحظہ کو کقدر زیادہ  
 ہلکا سمجھ ہوئے ہے کہ خطا پر آ کر کرنے میں مطلق بھی نہیں  
 جھکتا (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے  
 آپ نے فرمایا ڈر اللہ سے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ پس  
 اگر یہ (مرتبہ حاصل نہ ہو کہ) تو اس کو دیکھ رہا ہے (تو یوں  
 ہی سمجھ کہ) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے (اتنا سمجھنے سے بھی اس کی  
 معصیت کرتے مشرم آئیگی) بیداری والوں (اہل اللہ) نے حق  
 تعالیٰ کو اپنے قلوب سے دیکھ لیا پس انکا انتشار دلجمی بن گیا۔

تجھ کو ہسکی  
دہی اور  
کے لئے  
دول دیگا  
کو ملاحظہ  
موت ہی  
اور نتیجہ  
وہیں سنا  
کو خلیفہ  
یا کیا کہ تمہ  
دہ ہوتا ہے  
اور ارادہ  
ہمے ہوئے  
ہیں ہے  
میں بھی ظاہر  
سکتا ہے  
سے  
زیادہ  
ہیں  
یت ہے  
پس  
تو یوں  
س کی  
نے حق

اِسْكَبْتُ فَصَارَتْ شَيْئًا وَاحِدًا تَتَسَاوَى الْحُجُبُ  
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ هُجِيَتِ السَّالِي وَبَقِيَتِ الْمَعَانِي  
وَلَقَطَعَتِ الْاَوْصَالُ وَانْخَلَعَتِ الْاَزْبَابُ فَكُمُ  
يَبْنِي لَهُمْ سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا كَلَامَ لَهُمْ  
وَلَا حَرَكَةَ وَلَا فَحْرَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَصْبَحَ لَهُمْ هَذَا  
فَاِذَا صَبَحَ فَقَدْ تَمَّ لَا مَرُوفِي حَقِّهِمْ اَوَّلُ مَا  
خَرَجُوا مِنْ رَقِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدِيَّةِ لَهَا ثُمَّ  
مَتَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ لَا يَزَالُونَ  
فِي مَعَامَلَتِهِ وَفِي بَيْتِهِ فِي اَبْتِلَاءٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ  
يَعْمَلُونَ فَالْإِسْرُ هُوَ الْمَلِكُ وَالْقَلْبُ وَزِيْرُهُ وَ  
النَّفْسُ وَاللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ خَدَمٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
الْإِسْرُ يَسْتَقِي مِنْ بَحْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَلْبُ  
يَسْتَقِي مِنَ الْإِسْرِ وَالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ تَسْتَقِي  
مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانُ يَسْتَقِي مِنَ النَّفْسِ وَ  
الْجَوَارِحُ تَسْتَقِي مِنَ اللِّسَانِ اِذَا كَانَ  
اللِّسَانُ صَالِحًا صَلَّمَ الْقَلْبُ وَاِذَا كَانَ  
فَاسِدًا فَسَدَ يَحْتَاجُ لِسَانُكَ اِلَى  
لِحَامِ النَّفْوَى وَكَوْنِيَةِ عَنِ الْكَلَامِ  
بِالْهَدْيَانِ وَالنِّفَاقِ اِذَا  
وُتَّ عَلَى ذَلِكَ اُنْقَلَبَتْ فَصْلَةً  
الْقَلْبُ فَاِذَا تَمَّ لَهُ هَذَا  
تَنَوَّرَ وَظَهَرَ النُّورُ مِنْهُ  
اِلَى اللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ  
فَيَسْتَقِي  
يَكُونُ

ان کے پرگندہ اجزاء ڈھل ڈھلا کر سب ایک چیز بن گئے اور  
انکے اور حق تعالیٰ کے درمیان کے پرے یکے بعد دیگرے گرتے  
چلے گئے۔ الفاظ ملیا میٹ اور معنے باقی رہ گئے۔ سارے تعلقات  
منقطع ہو گئے اور وسائل برخواست۔ پس ان کے لئے بحر حق تھا  
کے کوئی نہ رہا۔ جب تک ان کے لئے یہ حال صحیح نہ ہو جائے، نہ  
ان کے لئے کلام ہے نہ حرکت ہے اور نہ کسی شے کی مسرت، اور  
جب یہ صحیح ہو گیا تو ان کے حق میں کام پورا ہو گیا۔ اول وہ دنیا  
کی غلامی اور اس کی پرستش سے باہر نکلے۔ اس کے بعد حق  
تعالیٰ کے سوا سب سے ہی باہر ہو گئے۔ خدا کے ساتھ معاملہ  
کرنے میں اور اس کے گھر کے اندر وہ ہمیشہ امتحان میں رہتے ہیں  
تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے کام کرتے ہیں۔ پس باطن تو (گویا) بادشاہ  
ہے اور قلب اس کا وزیر ہے اور نفس اور زبان اور دوسرے  
اعضاء یہ سب ان دونوں کے حاضر باش خدمتگار ہیں۔ باطن  
تو بحر خداوندی سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے سیراب  
ہوتا ہے اور نفس مطمئنہ قلب سے سیراب ہوتا ہے اور زبان  
نفس سے سیراب ہوتی ہے اور باقی اعضاء زبان سے سیراب  
ہوتے ہیں (اور اس طرح پر باطن کی نورانیت بدن کے سارے  
اعضاء پر ظاہر ہو جاتی ہے) جب زبان صلاحیت پذیر ہوتی  
ہے تو قلب بھی صالح ہوتا ہے۔ اور جب زبان بگڑتی ہے تو  
قلب بھی بگڑ جاتا ہے۔ تیری زبان کو باگ تغویٰ کی، اور  
بگو اس اور نفاق کی بک بک سے تو بہ کے لگام کی ضرورت ہے  
پس جب تو ہمیشہ اس پر قائم رہیگا تو زبان کی فصاحت قلب  
کی فصاحت سے بدل جائیگی۔ پھر جب قلب کے لئے پوری طرح  
یہ مضمون حاصل ہو جائیگا تو اس میں نور آجائیگا اور وہ نور  
اس سے نکل کر زبان اور دوسرے اعضاء پر ظاہر ہوگا۔ پس

النُّطْقُ بِالسَّانِ الْقُرْبُ وَفِي حَالَةٍ قُرْبٍ عَمَّا لَا  
لِسَانَ لَهُ لَا دُعَاءَ لَهُ وَلَا ذِكْرَ لَهُ ۖ أَلَدُعَاءُ  
وَالذِّكْرُ وَالْكَلَامُ فِي الْبُعْدِ ۖ أَمَا فِي الْقُرْبِ  
السُّكُوتُ وَالْخُودُ وَالْقَنَاعَةُ بِالنَّظَرِ وَالسَّتْمُ بِ  
أَللَّهِمَّ اجْعَلْنَا مَتْنًا يَرَاكَ فِي الدُّنْيَا يَعْنِي  
قَلْبِهِ وَفِي الْآخِرَةِ يَعْنِي رَأْسِهِ ۖ وَآمِنَا  
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الثَّلَاثُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَشِيَّةُ الثَّلَاثَةِ فِي الْمَدِينَةِ  
سَلَامٌ عَشْرَ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمِيسَاءِ  
لَا بُدَّ مِنَ الْإِخْتِيَارِ وَالْإِبْلَاءِ ۖ وَلَا سَيِّمًا  
لِلْمَدْعَيْنِ ۖ بَلَاغًا لِلْإِبْلَاءِ وَالْإِخْتِيَارِ لَا دَعَى  
الْوَلَايَةِ خَلْقٌ كَثِيرٌ ۖ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وَمِنْ  
الْبَلَاءِ بِالْوَلَايَةِ كَيْ لَا تَلْتَمِى ۖ وَمِنْ جُمْلَةِ عِلَامَةِ  
الْوَلَايَةِ صَبْرٌ عَلَى إِذِيَةِ الْخَلْقِ وَالتَّجَاؤُ عَنْهُمْ ۖ  
أَلَوْ لِيَاءُ يَتَعَامُونَ عَمَّا يَرَوْنَ مِنَ الْخَلْقِ وَ  
يَتَطَارَشُونَ عَمَّا يَسْمَعُونَ مِنْهُمْ ۖ قَدْ وَهَبُوا  
لَهُمْ أَعْرَاضَهُمْ ۖ حُكْمُكَ لِلشَّيْءِ يُعْنَى وَيُصْمَرُ  
أَحَبُّوهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَعَمُوا وَفَعَمُوا  
عَنْ غَيْرِهِ ۖ يَلْقَوْنَ الْخَلْقَ بِالْكَلَامِ

الطَّيِّبِ وَالسَّرِيفِ

وَالْمَدَارَةِ

ۛ

اُس وقت بولنا قرب حق کیمالت میں اور قرب والے ہی کی زبان  
ہوگا کہ اس شخص کیلئے تو نہ زبان ہوگی نہ دُعا مانگنا اور نہ اسکا ذکر  
کرنا۔ ذکر اور کلام تو بُعد کی حالت میں ہو کر رہتا ہے اور قرب کی  
حالت میں تو سکوت اور افسردگی اور نظارہ پر اکتفا اور اسی کا  
مزہ لئے جاتا ہے۔ بارالہا ہرکوم بھی ان میں سے بنا دے جو تجھ کو  
دُنیا میں اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں  
چہرہ کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور عطا فرما ہرکو دُنیا میں بھی  
خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچا ہرکو دوزخ کے عذاب سے۔

## ترتیبِ یونسِ مجلس

(سہ شنبہ - بوقتِ شام - ۱۷ رمضان ۱۲۸۵ھ مدرستہ معمرہ)

آزمایش و امتحان ہو نا ضروری ہے خصوصاً دعویٰ کرنے والوں کا  
اگر امتحان و آزمائش نہ ہوتی تو بہتیری مخلوق دلی ہونیکا دعوائے  
کرنے لگتی اور اسی لئے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مصیبت  
تعینات کی گئی ہے ولایت پر تاکہ ہر شخص اس کا دعویٰ نہ کر سکے  
اور منجملہ دلی کی علامتوں کے ایک یہ بھی ہے کہ مخلوق کی اذیت  
پر صبر اور اُن سے درگزر کرے۔ اولیاء جو کچھ (ترجمی نظریں اور  
بُرے برتاؤ) عنوق کی طرف سے دیکھتے ہیں اس سے اندھے اور  
جو کچھ (ناگوار و تلخ کلمات) ان سے سنتے ہیں اس سے بہرے بن  
جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنی آبرم کو اُن کے لئے ہبہ کر دیا ہے کہ  
جو چاہو کہ وہم مطالبہ نہ کریں گے) تیرا ہر کسی شے کو محبوب سمجھنا  
اندھا اور بہر امانا دیا کرتا ہے (چونکہ) انھوں نے حق تعالیٰ کو  
محبوب بنا لیا ہے اس لئے دوسروں سے اندھے بہرے بن گئے وہ  
مخلوق سے خوش کلامی و نرمی و مدارات کے ساتھ ملتے ہیں اور کبھی  
(ان کو مصیبت کا ترکب دیکھ کر) حق تعالیٰ کی غیرت کے سبب

ہی کی زبان  
نہ اسکا ذکر  
در قرب کی  
اور اسی کا  
جو جھ کو  
خستیں  
میں بھی  
نہا ہے۔  
(  
بالوں کا  
عوائے  
ببت  
کر سکے  
ذیت  
ری اور  
ہے اور  
بن  
ہے کہ  
نا  
لے کو  
نئے ہ  
بھی  
ب

وَتَارَةً يَغْضَبُونَ عَلَيْهِمْ غَيْرَةَ لِلَّهِ عَنَّا وَجَلَّ وَموافقة  
فِي غَضَبِهِ هُمْ أَطْبَاءٌ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ يَكُلُّ مَرَضٌ  
دَوَاءً ۚ الطَّبِيبُ لَا يَدَاوِي كُلَّ الْمَرَضِ يَدَوِّ  
وَاحِدٍ ۚ هُمْ مَن حَيْثُ قُلُوْهُمْ هُمْ وَمَعَانِيَهُمْ مَن  
يَدِي الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ كَاغْتَابِ الْكُفْمِثُ أُولَئِكَ  
كَانَ جَدْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُهُمْ ۚ وَهُوَ لَا  
يَدُ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ تُقَلِّبُهُمْ ۚ يَدُ  
الْمَعْبُوَةِ تُقَلِّبُ قُلُوْهُمْ وَتَقْلِبُهَا مِنْ حَالٍ إِلَى  
حَالٍ ۚ دُنْيَاهُمْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا وَأَخْرَاهُمْ يَطْلُبُ  
الْآخِرَى وَرَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ لَا يَبْتَغِلُونَ بَيْتِي  
إِذَا طَلَبْتُ الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَهِيَ عِنْدَ هُمْ بَدَنُ لَوْهَا  
وَإِذَا طَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ بَدَنُ لَوْهَا يُعْطُونَ  
لِلدُّنْيَا لِلْفَقْرِاءِ مِنْهُمْ وَيُعْطُونَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ  
لِلْمُقَدِّرِينَ فِي طَلِبِهَا ۚ يَتَرَكُونَ الْمُحَدِّثَ  
لِلْمُحَدِّثِ وَيَتَرَكُونَ الْمُحَدِّثَ لَهُمْ ۚ  
يَهْبُونَ الْقِسْرَ لَآنَ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ فَتَنَّهُ وَالطَّلَبُ لَهُ وَالْقَرْبُ بَيْنَهُ  
هُوَ اللَّبْتُ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
أَنَّهُ قَالَ لَا يَفْهَمُ فِي دَجْوَةِ الْفَلَسِ  
إِلَّا الْعِلْمُ ۚ نَعْمَ يَا مَرْكَابَ مَا هَا هُوَ  
يَحْتَمِلُ أَذَاهُ ۚ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى هَذَا  
إِلَّا الْعَارِفُونَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ  
أَمَّا الْكُفَّادُ وَالْعَبَادُ وَالْمُطَلَّعُونَ  
لَا كَيْفَ لَا يَرْحَمُونَ  
الْمَصَاةَ وَهُمْ

اور غضب خداوندی کی موافقت میں اُن پر غصہ بھی ہوتے ہیں۔  
وہ (چونکہ روحانی) طبیب ہیں اس لئے خوب جانتے ہیں کہ ہر مرض  
کی دوا جدا ہے (پس کہیں خاطر داری نافع ہے اور کہیں غصہ) طبیب  
ساری بیماریوں کا ایک ہی دوا سے علاج نہیں کیا کرتا۔ وہ اپنے  
قلوب اور معانی کے لحاظ سے حق تعالیٰ کے سامنے ایسے ہیں جیسے  
اصحاب کہف۔ ان کو تو جبریل علیہ السلام ادھر ادھر دہر پلٹتے ہیں اور  
ان کو دست قدرت و رحمت و شفقت پلٹتا ہے۔ دست محبت  
اُن کے قلوب کو پلٹے دیتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی  
طرف منتقل کرتا رہتا ہے (کہ کبھی قبض ہے اور کبھی بسط) اُن کی دُنیا  
طالبان دُنیا کے لئے ہے کہ جس نے جو مانگا وہ اس کو دے دیا۔  
اور اُن کی آخرت طلبکارانِ آخرت کے لئے ہے اور اُن کا  
پروردگار جل جلالہ خاص اُن کے لئے ہے۔ وہ کسی شے میں بخل  
نہیں کرتے۔ جب دُنیا اُن کے پاس ہو اور کوئی ان سے مانگے تو  
اس کو دے دیتے ہیں اور جب ان سے آخرت کا ثواب طلب کیا  
جائے تو وہ اس کو بخش دیتے ہیں۔ دُنیا کے محتاجوں کو دُنیا دیتے  
ہیں اور آخرت کے متعلق کوتاہی کرنے والوں کو آخرت کا ثواب  
دیتے ہیں۔ مخلوق کو تو مخلوق کے لئے چھوڑتے ہیں اور خدائے کو  
اپنے لئے۔ پھلکا سب دوسروں کو ہبہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ  
حق تعالیٰ کے ماسوا سب پھلکا ہے۔ اور حق تعالیٰ کی طلب اسکا  
قرب خالص مغز ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے وہ فرماتے  
ہیں کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے۔ ہاں وہ اس  
کو حکم کرتا منع کرتا اور اس کی ایذا کو برداشت کرتا ہے۔ اور  
اس پر عارفان حق ہی قادر ہو سکتے ہیں کہ ایذا میں اٹھائیں اور  
خیر خواہی سے باز نہ آئیں، اور زایدین و عابدین اور مریدین قادر  
نہیں ہوتے۔ وہ معصیت والوں پر ترس کیوں نہ کھائیں۔ اور

وَهُمْ مَوْضِعُ الرَّحْمَةِ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَالْإِعْتِدَارِ  
 الْعَارِفُ خُلُقَهُ مِنْ اخْلَاقِ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ قَهْوُ  
 يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِصِ لِعَامِي مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ  
 وَالنَّهْوِ إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ وَكَذَلِكَ أَسِيرًا فِي يَدِ  
 كَاغِبٍ أَلَيْسَ يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِصِهِ فَمِلْكَ الْعَارِفُ  
 أَلْخَلْقُ جَمِيعُهُمْ كَالْأَوْلَادِ يُخَاطَبُ  
 الْخَلْقُ بِلسَانِ الْحُكْمِ ثُمَّ يَرْحَمُهُمْ  
 لِإِطْلَاعِهِ عَلَى الْعِلْمِ فَيَرَى أَعْمَالَ  
 الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ فِيهِمْ يَنْظُرُ إِلَى  
 خُرُوجِ الْإِقْصِيَّةِ وَالْأَقْدَارِ مِنْ  
 بَابِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلِكِنَّهُ  
 يَكْتُمُ ذَلِكَ وَيُخَاطَبُ الْخَلْقُ  
 بِالْحُكْمِ الَّذِي هُوَ الْأَمْرُ  
 النَّهْيُ وَلَا يُخَاطَبُهُمْ بِالْعِلْمِ  
 الَّذِي هُوَ السِّرُّ الْحَقُّ عَمَّ وَجَلَّ  
 أَرْسَلَ الرُّسُلَ وَأَنْزَلَ  
 الْكُتُبَ وَحَدَّثَ رُؤُوسَ الْأَعْيُنِ  
 الْحُجَّةَ عَلَى الْخَلْقِ وَعِلْمَهُ  
 فِيهِمْ لَا تَدْخُلُ فِيهِ  
 وَلَا تَقْرَأُ مِنْ عِلْمِهِ فِيهِ  
 الْحُكْمُ فِيهِ كَرُّ  
 قَرُّ وَالْعِلْمُ فِيهِ  
 ثَبَاتٌ

ہیں ہی وہ بیچارے ترس کھانے کے قابل اور توبہ و معذرت  
 کے مقام میں۔ عارف کے اخلاق (چونکہ) اخلاقِ خداوندی  
 ہوتے ہیں لہذا وہ اہل معصیت کو شیطان اور نفس اور  
 خواہش کے ہاتھ سے چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے۔ تم میں کوئی  
 شخص اگر اپنے بچہ کو کسی کانسر کے ہاتھ میں مقید دیکھے تو کیا  
 اس کے چھڑانے کی کوشش نہیں کرتا؟ پس اسی طرح عارف  
 کا حال ہے کہ ساری مخلوق کو یا اس کی اولاد ہے وہ مخلوق سے  
 بزبانِ حکم شریعت خطاب کرتا اور نماز و روزہ کی نصیحت ضرور  
 کرتا ہے۔ اس کے بعد آگاہی کے سبب اس پر ترس کھاتا  
 ہے کہ چونکہ علمِ خداوندی میں فرمانِ قرار پا چکا ہے اس لئے  
 نصیحت سے یہ بے نصیب متاثر نہیں ہو سکتا پس عارف  
 کی نظر حق تعالیٰ کے افعال پر جاتی ہے جو مخلوق میں (جاری ہوتا)  
 ہیں۔ وہ حکم اور علم کے دروازہ سے قضا و قدر کا صدمہ در دیکھتا  
 ہے مگر اس کو مخفی رکھتا ہے اور صرف حکم یعنی امر و نہی سے مخلوق  
 کو خطاب کرتا (یعنی عاقل بالغ کو جو شریعت کا مکلف ہے نصیحت  
 کرتا ہے) اور علم کے ساتھ جو ایک پوشیدہ راز ہے ان سے خطاب  
 نہیں کرتا۔ حق تعالیٰ نے مخلوق پر حجت قائم کرنے کے لئے (تاکہ کوئی  
 یوں نہ کہہ سکے کہ ہمیں راہِ ہدایت دکھائی جاتی تو ہمیں اس پر چلنے  
 میں تامل ہی کیا تھا) پیغمبرِ محمدیہؐ کو ایسی نازل فرمائی اور دھماکا  
 دیا ڈرا دیا (کہ اس پر بھی کوئی سیدھا نہ ہو تو جائے جہنم میں)  
 اب رہا ان کے متعلق خدا کا علم (کہ فلاں شخص سیدھے راستہ چلیگا  
 اور فلاں نہ چلے گا) تو اس میں تو دخل نہ دے اور اس کے متعلق  
 حق تعالیٰ پر اعتراض مت کر (کیونکہ وہ خطاوار کے مجرم بن جانے  
 کو مانع نہیں ہے) حکم کے اندر تو ذکر و فرج (کہ ایک ہی شخص کبھی متوہب ہے  
 اور کبھی مجبوب) اور علم کے اندر (استقلال و) ثبات ہے۔

تَحْتَاجُ إِلَى الْحُكْمِ الْمَشْتَرَكِ لَكَ وَغَيْرِكَ وَ  
تَحْتَاجُ إِلَى الْعِلْمِ الْخَاصِّ لَكَ فَحَسْبُ إِذَا عَمِلَ  
أَحَدُكُمْ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ رَفَعَهُ اللَّهُ رُسُلَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ الْبَاطِنِ يَرْفَعُهُ  
الْحُكْمُ الْبَاطِنُ كَمَا يَرْفَعُ الظَّاهِرُ لَوْ كِدَهُ يَفْعَلُ  
ذَلِكَ مَعَهُ لِاجْلِ تَقْصِدِ يَقِهِ وَعَمَلِهِ بِقَوْلِهِ  
الظَّاهِرِ وَهُوَ شَرِيعَتُهُ ابْنُ آدَمَ إِذَا صَمَّ فَلَا  
يَحِيحُ مِثْلُهُ إِذَا صَفَا فَلَا صِفَاءَ مِثْلُهُ إِذَا  
قَرُبَ فَلَا قَرِيبَ مِثْلُهُ الْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِمَنْ  
رَأْسِهِ وَالْعَاقِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ عَقْلِهِ وَالْعَاقِلُ  
يَنْظُرُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ بَجَوْهَرِ أَعْلَى قَلْبِهِ الْخَلْقُ  
بِأَسْرِهِمْ فَيُخَيَّبُونَ فِيهِ لَا يَفْقَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ  
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُخَيَّبُونَ يَقُولُ هُوَ الْأَوَّلُ  
وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يَصِيرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَآدَمَ وَآخِرَةَ وَصُورَتَهُ  
وَمَعْنَاهُ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ عِنْدَهُ فَيُخَيَّبُونَ  
يُسَدُّ مَخْرَجَتَهُ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةً  
مُؤَافَقَاتِهِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
يَحْتَازُ رِضَاكَ وَسَخَطَ غَيْرِكَ  
لَا تَأْخُذُكَ فِيهِ لَوْمَةٌ  
لَا زِجْرٌ كَمَا قَالَ  
بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ

:

۱۔ یہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲۔ امنہ

کہ جو شخص حقیقی قرار پایا وہ دوزخی نہیں ہو سکتا) مجھ کو حکم کی  
بھی ضرورت ہے جو تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے کہ  
پڑھے اور عالم بنے تاکہ عمل کر سکے) اور علم (یعنی تقدیر) کی بھی حاجت ہے  
جو فقط تیرے ہی لئے خاص ہے۔ جب تم میں کوئی شخص علم ظاہر پر  
عمل کرے گا تو جس طرح پرند اپنے بچے کو منہ میں چمکا دیتا (اور اس کے  
منہ میں دانہ بھرتا ہے) اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علم باطنی اس کو بھرائیں گے۔ اور یہ (شفقت کا برتاؤ) اس کے  
ساتھ اس لئے کریں گے کہ اُس نے اپنی تصدیق کی اور آپ کے علم ظاہر  
یعنی آپ کی شریعت پر عمل کیا تھا۔ ابن آدم اگر (روحانی) صحت پائے  
تو اس جیسا کوئی صحت یاب نہیں اور وہ جب صفائی حاصل کر لے  
تو اس جیسی کوئی چیز صاف نہیں اور جب وہ مقرب بن جائے تو  
اس جیسا کوئی مقرب نہیں۔ جاہل اپنے چہرے کی آنکھ سے دیکھا  
کرتا ہے اور صاحب عقل شخص اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔  
اور صاحب معرفت اپنے قلب کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے جو عقل  
اور چشم ظاہر کی طرح جسم و دماغ کی محتاج نہیں ہے بلکہ مستقل اور  
(گویا ایک جسم) عالم ہے جو ساری مخلوق کو اس کا نعمت بنالیتا ہے۔  
پس سب اس میں غائب ہو جاتے ہیں کہ اسکے نزدیک حق تعالیٰ  
کے سوا کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی پس اس وقت وہ کہتا ہے کہ  
وہی اول ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ اسکا ظاہر و  
باطن اور اول و آخر اور صورت و معنی حق تعالیٰ شانہ ہی بن جاتا ہے کہ  
اُس کے نزدیک کوئی چیز بھی اس کی غیر نہیں (کیونکہ کوئی چیز رہتی  
ہی نہیں کہ غیر سمجھی جائے) پس اس وقت دنیا و آخرت میں ہر وقت  
حق تعالیٰ کے ساتھ محبت قائم رکھتا اور ہر حالت میں اس کا موافق  
بن رہتا ہے کہ اس کی رضا پسند کرتا ہے اور دوسروں کی ناراضی کسی  
ملامت گر کی ملامت بھی اس پر اثر نہیں کرتی۔ چنانچہ ایک بزرگ نے

معذرت

خداوندی

س اور

تم میں کوئی

دیکھے تو کیا

عارف

مخلوق سے

صحت ضرور

س کھاتا

اس لئے

عارف

ہی ہوتا ہے

در دیکھتا

سے مخلوق

ہے بصیحت

سے خطاب

تاکہ کوئی

پر چلنے

در دم کا

میں

تہ چلیگا

مستقل

جائے

تو ہے

سے۔

وَرَبِّیَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْخَلْقِ وَلَا تُؤَافِقِ الْخُلُقَ  
 فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ كَسَرَ مِنْ اِنْ كَسَرَ وَاجْتَبَرَ مِنْ  
 الْجَبَرِ شَيْطَانُكَ وَهُوَ اَكْبَرُكَ وَطَبْعُكَ وَاقْرَأْكَ  
 السُّوءَ اَعْدَاؤُكَ فَاحْذَرْهُمْ حَتَّى لَا يُؤْتِعُوْكَ  
 فِی الْمَلَائِكَةِ تَعْلَمُ الْعِلْمَ حَتَّى تَعْلَمَ كَيْفَ تُعَادِيَهُمْ  
 وَتَحْتَرِمُهُمْ ثُمَّ تَدْرِى كَيْفَ تَقْبَلُ رَبَّكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْجَاهِلُ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عِبَادَةٌ عَنِ  
 النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ عَبَدَ  
 اللّٰهَ يَهْتَدِ كَانَ مَا يَفْعَلُ اَكْثَرَ مِمَّا يَصْلِحُ  
 الْجَاهِلُ لَا تَسْوِی عِبَادَتُهُ شَيْئًا بَلْ هُوَ فِی  
 سَادِی كَلْبِی وَظُلْمَةٍ كَلْبِیَّةٍ وَالْعِلْمُ لَا يَنْفَعُ  
 اِلَّا بِالْاِخْلَاصِ فِیْهِ كُلُّ عَمَلٍ بِلَا اِخْلَاصٍ لَا  
 يَنْفَعُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ عَامِلِهِ اِذَا عَمِلَتْ وَلَمْ تَعْمَلْ  
 كَانَ الْعِلْمُ حُجَّةً عَلَیْكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی  
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ الْجَاهِلُ یُعَذِّبُ مَرَّةً وَذُلًّا لِّمَنْ  
 سَبَّ مَوْلَاهُ الْجَاهِلُ لَمْ يَتَعْلَمْ وَالْعَالِمُ لَمْ  
 يَتَعْلَمْ یَعْلَمُ تَعْلَمُ وَاعْمَلْ وَعِلْمُ فَاثٍ  
 ذٰلِكَ جُعِیْمٌ لِّكَ الْخَيْرُ بِاسْمِهِ اِذَا سَمِعْتَ  
 كَلِمَةً مِّنَ الْعِلْمِ وَعَمِلْتَ بِهَا وَعَلِمْتَهَا  
 غَیْرَكَ كَانَ لَكَ ثَوَابَانِ ثَوَابُ الْعِلْمِ  
 وَثَوَابُ الشُّعْلَةِ الَّذِیْ ظَلَمَتْهُ وَالْعِلْمُ  
 نُوْرٌ ذِیْهَا فَمَنْ لَا عِلْمَ لَهُ فَهُوَ  
 یَتَخَبَّطُ فِیْ هَذِهِ الظُّلْمَةِ  
 وَیَفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا یَصْلِحُ  
 یَا مَنْ یَدْعِی الْعِلْمَ

فرمایا ہے کہ مخلوق کے متعلق حق تعالیٰ کی موافقت کر اور حق تعالیٰ سے  
 متعلق خلق کی موافقت نہ کر۔ ٹوٹ جائے جسے بھی ٹوٹنا ہو اور  
 جڑ مار ہے جسے جڑ مار ہنا ہو۔ تیرا شیطان تیری خواہش تیری طبیعت  
 اور تیرے برے غمشیں سب تیرے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ، کہیں  
 تجھ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ علم سیکھ تاکہ تجھ کو معلوم ہو کہ ان سے  
 دشمنی اور احتیاط کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اس کے بعد معلوم ہو کہ اپنے  
 رب کی عبادت کیونکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ جاہل کی کوئی عبادت  
 بھی قبول نہیں ہوتی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت ہے کہ جس نے جہالت کے ساتھ عبادت کی تو وہ جتنی  
 اصلاح کرے گا اس سے زیادہ بگاڑ کرے گا۔ جاہل کی عبادت  
 کچھ بھی نہیں بدد۔ سرتاپا بگاڑ اور پوری ظلمت میں (ڈوبی ہوئی)  
 ہے۔ اور علم بھی عمل کے بغیر مفید نہیں ہوتا۔ اور عمل اخلاص کے  
 بدون فائدہ نہیں دیتا۔ جو بھی عمل اخلاص کے بغیر ہوگا وہ نہ مفید ہوگا  
 اور نہ مقبول۔ جب تو صاحب علم ہوگا مگر عمل نہ کرے گا تو یہ  
 علم تجھ پر حجت بنے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جاہل کو ایک بار عذاب ہوگا  
 اور عالم کو دس مرتبہ، جاہل کو تو (صرف اسی پر کہ) علم کیوں نہ  
 حاصل کیا؟ اور عالم کو اس پر کہ اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟ علم  
 سیکھ اور عمل کر اور دوسروں کو سکھا کہ یہ (تینوں) تیرے لئے ساری  
 خوبیاں اکٹھی کر دیں گی۔ جب تو علم کی کوئی بات سنے گا اور اس  
 پر عمل کرے گا اور اسے دوسروں کو سکھائے گا تو تجھ کو دس ثواب  
 ملیں گے۔ ایک ثواب سیکھنے کا اور دس ثواب سکھانے کا۔ دنیا  
 اندھیری ہے اور علم اس کا نور ہے۔ پس جسے کچھ علم نہ ہوگا وہ اس  
 اندھیری میں ٹکرس مارتا پھرے گا اور جتنا سنوارے گا اس سے  
 زیادہ بگاڑے گا۔ اے علم کے مدعی تو (جو کچھ بھی دنیا کا لئے)

لَا تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْهِ نَفْسٌ وَهُوَ عَافٍ ۖ شَيْطَانُكَ ۖ لَا  
تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْهِ وَجُودُكَ ۖ لَا تَأْخُذُ مِنْ يَدَيْ  
رَبِّكَ ۖ وَنَفَاقُكَ ۖ زُهِدُكَ ۖ ظَاهِرُكَ ۖ وَرَغْبَتُكَ  
بَاطِنُكَ ۖ هَذَا زُهِدٌ بَاطِلٌ ۖ أَنْتَ مُنَاقِبٌ عَلَيْهِ  
تَدْلِسُ عَلَى الْحَقِّ عِزًّا وَجَلًّا ۖ وَهُوَ يَكْمُلُ مَا فِي  
خَلْقِكَ وَمَا فِي جَلْوَتِكَ وَمَا فِي قَلْبِكَ ۖ لَيْسَ  
عِنْدَكَ خَلْقٌ وَلَا جَلْوَةٌ وَلَا سَكْرٌ ۖ قُلْ وَلَحْيَا  
عَاةً وَأَوْسِلَاةً ۖ وَأَفْضِيحَةً ۖ فَكَيْفَ يَطْلُمُ  
الْحَقُّ عِزًّا وَجَلًّا ۖ عَلَى جَمِيعِ أَعْمَالِي فِي كَيْفٍ وَ  
نَهَارِي وَهُوَ نَاطِقٌ وَأَنَا لَا أَسْتَجِبُ مِنْ لُظْمٍ ۖ  
لُبٍّ مِنْ ۖ وَفَاحِشَةٍ عَلَيْهِ وَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِأَدَاءِ  
الْقَسْرِ الْبَيْضِ وَالْإِسْتِمَاءِ عَنِ التَّوَاهِي ۖ أَتُرِيدُ  
الدُّنُوبَ الظَّاهِرَةَ ۖ وَالْبَاطِنَةَ ۖ وَافْعَلِ الْخَيْرَاتِ  
الظَّاهِرَةَ ۖ فَيَذَلُّكَ تَقْصُلُ إِلَى بَابِهِ وَتَقَرَّبُ  
مِنْهُ ۖ وَيُحِبُّكَ وَيُحِبُّكَ إِلَى خَلْقِهِ وَيُحِبُّكَ  
دُونَ خَلْقِهِ ۖ تَعْمَلُ تَنْقُلُ ذَلِكَ إِلَى خَلْقِهِ  
إِذَا أَحَبَّكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ أَحَبَّكَ  
جَمِيعُ الْخَلْقِ سِوَى الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ  
فَا تَهْمُ لَا يُؤَافِقُونَ اللَّهَ عِزًّا وَجَلًّا  
فِي حُبِّكَ ۖ كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ  
نِفَاقٌ يُبْغِضُهُ ۖ فَلَا تَكْرَهُ  
يُبْغِضُ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ  
وَالشَّيَاطِينَ  
وَالْأَبَاسَةَ ۖ  
الْمُنَافِقُونَ

اپنے نفس اپنی طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ سے مت لے اپنے  
وجود کے ہاتھ سے مت لے اور اپنی ریا و نفاق کے ہاتھ سے مت  
لے (بلکہ متوکل بن اور جب غیبی فتوحات سے آوے تب لے) تیرا  
زہد صرف ظاہری ہے اور باطن میں رغبت ہے۔ یہ زہد باطل ہے  
جس پر تجھ کو سزا دی جائیگی تو حق تعالیٰ کے مقابلہ میں جھل کرتا ہے  
(کہ صورت زاہدوں کی سی بناتا ہے) حالانکہ وہ جانتا ہے جو کچھ  
تیری خلوت اور تیری جلوت اور تیرے قلب کے اندر ہے۔ اس کے  
نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ سب برابر ہیں کہہ جائے شرم ہائے  
افسوس ہائے رسوائی۔ حق تعالیٰ جو کچھ بھی میرے افعال ہیں، رات  
میں ہوں یا دن میں کس طرح ان سب پر آگاہ ہو رہا ہے اور ان کو  
ملاحظہ فرما رہا ہے، اور میں اس کے ملاحظہ سے نہیں شرماتا۔  
اپنی بے حیائی سے توبہ کر اور فرائض کو ادا کر اور محرمات سے باز  
آکر اس کا قُرب چاہ۔ پیچھے اور کھٹے سب گناہ چھوڑ دو کھلی  
ہوئی نیکیاں کر کہ اس سے تو اس کے دروازہ تک پہنچ جائیگا  
اور اس کے قریب ہو جائے گا اور وہ تجھ کو اپنا بھی محبوب بنالیا  
اور اپنی مخلوق کا بھی محبوب بنادے گا۔ اول وہ خود تجھ سے  
محبت فرمائے گا، اور اس کے بعد اس محبت کو اپنی مخلوق کیطرت  
منتقل فرمادے گا۔ جب اشرار اور اس کے فرشتے محبت کرنے  
لگیں گے تو ساری ہی مخلوق تجھ سے محبت کرنے لگے گی بجز کافروں  
اور منافقوں کے کہ وہ تجھ سے محبت کرنے میں حق تعالیٰ کی موافقت  
نہیں کر سکتے جس شخص کے دل میں کچھ بھی ایمان ہوتا ہے وہ مومن  
سے محبت کیا کرتا ہے اور جس کے قلب میں نفاق ہوتا ہے وہ  
اس سے بُغض رکھتا ہے۔ پس کافروں منافقوں اور  
شیطانوں کو اور اہلیوں کے بُغض رکھنے کو ناگوار مت سمجھ۔ (کہ  
ان کے بُغض سے نہ دنیا کا نقصان ہے نہ دین کا) منافق اند



وَالْكَافِرُونَ هُمْ شِيَاطِينُ الْإِنْسِ الْأَشْقَى  
 الْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ فِي مَعْرِ لِعَنِ الْخَلْقِ بِقَلْبِهِ وَ  
 سِرِّهِ وَمَعْنَاهُ يَصِلُ إِلَى حَالَةٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَذْفَعَ  
 عَنْ نَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا تَجْلِبُ عَلَيْهِمْ يَصِيرُ  
 مُسْتَظَرَّ حَابِئِينَ يَدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى  
 لَهُ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فَإِذَا صَحَّ لَهُ هَذَا جَاءَهُ  
 الْحَيُّ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لَا تُرَاجِعُ الْقَوْمَ بِمَجَرَّدِ  
 الدَّعْوَى وَالنَّحْوِ وَالشَّمْعِ مَا يَجِيءُ مِنْ هَذَا  
 شَيْءٌ لَا كَلَامَ حَتَّى تَقْنَى عَنِ الْأَسْبَابِ لَا كَلَامَ  
 حَتَّى تَرْمَنَ وَتَنْقَطِعَ رِجْلُكَ عَنِ السَّيِّئِ إِلَى  
 أَبْوَابِ النَّاسِ لَا كَلَامَ حَتَّى يَنْقَلِبَ قَلْبُكَ وَ  
 عَقْلُكَ وَتَهْلِكَ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى الْخَلْقِ يَصِيرُ  
 ظَهْرُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَوَجْهُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ يَصِيرُ ظَاهِرًا وَصُورَتُكَ إِلَى الْخَلْقِ  
 وَبَاطِنُكَ وَلَبِّكَ وَمَعْنَاهُ إِلَى الْخَلْقِ  
 حِينَئِذٍ يَصِيرُ قَلْبُكَ كَقُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ  
 وَالنَّبِيِّينَ يُطَوِّعُ قَلْبُكَ وَيَسْقِي  
 مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ هَذَا أَمْرٌ  
 يَتَعَلَّقُ بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَالِي  
 لَا بِالظُّهُورِ أَللَّهُمَّ طَيِّبْ  
 قُلُوبَنَا وَاحْلَمْ عَلَى أَسْرَارِنَا  
 وَصِفْ عُقُولَنَا فِيمَا  
 بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنْ  
 وَرَاءِ عُقُولِ  
 الْخَلْقِ

کافر نزع انسان کے شیاطین ہیں (جنہیں اہل ایمان سے بُغض  
 ہونا ہی چاہیے) صاحبِ ایمان و ایقان و معرفت اپنے قلب اور  
 باطن اور معنی کے اعتبار سے ساری مخلوق سے یکسو ہوتا اور ایسی  
 حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ نہ کسی مضرت کو اپنے نفس سے دفع کر سکتا  
 ہے اور نہ کسی منفعت کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے وہ حق تعالیٰ  
 کے سامنے پڑا ہوا ہوتا ہے کہ نہ اس میں زور باقی رہتا ہے۔ نہ  
 طاقت۔ پس جب یہ (شانِ تسلیم) اس کے لئے درست ہو جاتی ہے  
 تو اب ہر طرف سے خیر ہی خیر اس کے پاس آنے لگتی ہے۔ محض  
 دعویٰ اور گوشہ نشینی اور ہوس سے اشر والوں کی صفیں داخل  
 مت ہو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ جب تک کہ تو اسباب سے  
 اندھا نہ ہو جائے (کہ مؤخر ہونے کے درجہ میں کسی سبب پر نظر ہی  
 نہ جائے) اس وقت تک داغ بننا مناسب نہیں۔ جب تک کہ  
 لوگوں کے دروازوں کی طرف لپکنے سے تیرے پاؤں ٹوٹ نہ جائیں  
 اور تو اپنا رنج نہ بن جائے (کہ قسید بھی کرے تو مخلوق کی طرف نہ چل سکے)  
 اس وقت تک وعظ کہنا زیبا نہیں۔ اور وعظ جائز نہیں یہاں تک  
 کہ تیرا قلب اور عقل اور منہ سب ہی مخلوق کی طرف سے خالق  
 کی طرف پھر جائیں کہ مخلوق کی طرف تیری پیٹھ ہو جائے، اور  
 حق تعالیٰ کی طرف منہ تیرا ظاہر اور تیری صورت مخلوق کی  
 طرف ہو اور تیرا باطن تیرا اندرون اور معنی خالق کی طرف  
 پس اس وقت تیرا قلب فرشتوں اور نبیوں کے قلوب جیسا بن  
 جائے گا کہ تیرے قلب کو انہیں کے کھانے اور پینے میں سے کھلایا  
 اور پلایا جائے گا۔ یہ مضمون قلوب اور اسرار معانی سے تعلق  
 رکھتا ہے نہ کہ صورتوں سے۔ بارِ الہا! ہمارے قلوب کو پاک  
 کر اور ہمارے اسرار کو خلعتِ نجش اور ہماری عقلوں کو اپنے  
 اور ہمارے تعلق میں وہ صفای عطا کر جو مخلوق کی اور خود

وَعُقُوبَتَانَا يَا حَافِظُونِ وَيَا غَايُوثِنَا بِ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ تَرَوْنَ مِنِّي عَجَبًا ۚ اِنِّي اَنَا ظَرَفِي  
حَقِّ الْمَنَافِقِينَ فَكَيْفَ فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِينَ  
اَللّٰهُمَّ اغْنِنِي عَنِ الْكُلِّ ۚ اَغْنِنِي بِكَ  
عَمَّنْ سِوَاكَ ۚ اَغْنِ الْمُعْلِمَ عَنِ الصُّبْحَانِ  
وَعَمَّا فِي بُيُوتِهِمْ ۚ وَاجْعَلْ دَارَكَ دَارَ  
الْبَاطِلِ مَعَ التَّغْلِيمِ ۚ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّ  
هَذِهِ الْكَلَامَ قَدْ غَلَبَ عَلَيَّ فَاعِدُرْنِي  
فِيهِ ۚ جَا مَلِكِي ۚ قَدْ كُنْتُ وَحَصَلْتُ لِي  
مِنْكَ بَقِيَّةُ جَامِكِيَّةِ الْاَطْفَالِ وَالْاَبْنَاءِ  
وَالظُّوَارِقِ ۚ وَاسْأَلُكَ تَسْهِيْلَ ذٰلِكَ  
مَعَ طَيِّبَةِ قَلْبِي وَصَفَاءِ سِرِّي يَا قَوْمُ  
تَقْتُلُوْنَ اِنِّي اُخَذْتُ مِنْكُمْ وَاَنَا اَرَاكُمْ  
لَا وَلَا كِرَامَةً ۚ اِنَّمَا اُخَذْتُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ  
وَجَلَّ لَا مِنْكُمْ ۚ بَلْ هُوَ مُنْفَعٌ عَلَيَّ  
اَيُّدِيكُمْ ۚ لَمَّا كُنْتُ مَعَكُمْ مَا كُنْتُ  
اَعْرِفُكُمْ ۚ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْكُمْ عَرَفْتُكُمْ  
اِنِّي دَاخِلُ الْمَنَافِقِينَ وَخُبْرَةُ الْعَارِفِينَ  
لَا اَضْرِبُ الْمَنَافِقِينَ اِلَّا بِغَطَا طَيْسٍ كَلَا  
بِقَضِيْبٍ ۚ سَمِطِي لَكُمْ وَاَكْلِي  
بَعْدَ قَرَارِغِكُمْ ۚ لِي نَوَالَةٌ مِّنْ  
غَيْرِكُمْ

ہماری عقلوں سے بھی باہر ہو۔ اے حاضر و ادرائے غائبو۔ قیامت کے دن تم میرا  
تقدیر قابل حیرت دیکھو گے کہ میں منافقوں کے بارے میں بھی حق تعالیٰ سے  
جھگڑوں گا۔ پھر بھلا مومنین کے متعلق جھگڑنے کا تو بوجھنا ہی کیا۔ یا اللہ  
مجھ کو بے نیاز بنا دے سب سے مجھ کو اپنے ساتھ جملہ ماسوائے ستغنی فرما۔ معلم  
(یعنی مجھ کو) (پڑھنے والے) بچوں اور جو کچھ بھی (بال دنیا) ان کے گھروں  
میں ہے سب بے نیاز کر دے اور اس کے گھر کو تعلیم کے ساتھ دسترخوان  
کا مکان بھی بنا دے (کہ علم بھی (یکھیں اور روٹیاں بھی ہیں کھائیں۔  
بار اٹھا تو جانتا ہے کہ یہ کلام مجھ سے غلبہ حال میں نکل گیا ہے پس مجھ کو  
مغذور سمجھو کہ میرا بیٹا لکھ پورا ہو چکا اور بچوں اور ساتھیوں اور نوادوں  
کے بچے ہوئے پیلے مجھے حاصل ہوئے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا  
ہوں اپنے قلب کی رضا اور باطن کی صفائی کے ساتھ اس اے شمار  
کیفیات کے بوجھ کا تحمل (آسان بنا دینے کا) تاکہ غلبہ حال ہی نہ ہو  
صاحبو۔ تمہارا یہ گمان ہے کہ میں تم سے لیتا ہوں اور میری نظر  
تم پر پڑتی ہے۔ نہیں نہیں اور نہ یہ کوئی خوبی ہے بس میں تو اللہ تعالیٰ  
ہی سے لیتا ہوں نہ کہ تم سے بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں جاری کر دینے  
والا ہے۔ جب تک میں تمہارے ساتھ رہا کہ دینے والا تم کو بھلا، تو  
میں تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے باہر نکل گیا تو تم سے واقف  
ہو گیا (کہ تم تو آلات و اوزار کی طرح محض واسطہ ہو) میں منافقوں  
کا سر کھینچنے والا اور اہل معرفت کا جانچ کنندہ ہوں کہ منافقوں  
کو لالچی سے نہیں بلکہ گرزوں سے مارتا ہوں۔ میرا دسترخوان تمہارے لئے  
(بچھا ہوا ہے اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہو لینے کے بعد ہے۔  
میرے لئے نوالہ کسی دوسرے ہی کی طرف سے ہے۔ میرے لئے

یعنی مراتب قرب و کیفیات کی اتنی بارش ہوئی کہ جب اپنے طرف میں بھی گھٹائش نہ رہی تو پاس پڑوس والوں کے خالی ظرف بھی بھرا کر دیئے گئے  
اور وہ بھی لبریز ہو گئے مگر واردات کے برسنے میں کمی نہ آئی۔ پس ایسی حالت میں کسی راز کا قلب سے زبان پر آنا ضرور معافی کے قابل ہے کہ مغلوبہ حال  
مغذور ہے۔ مترجم ۱۳ منہ

بے نبض

طلب اور

ایسی

رفع کر سکتا

حق تعالیٰ

ہے۔ نہ

جاتی ہے

محض

داخل

ب سے

نظر ہی

تک کہ

نہ جائیں

چل کے

بہا تک

خانق

اور

ملوک کی

سرت

سیاہ بن

کھلایا

مسلق

ب کو پاک

اپنے

اور خود

لَا طَبَقَ بَعْدَ خُرُوجِكُمْ مِنْ صَاحِبِي الَّذِي أَنَا  
قَدْ أَمَهُ أَحَدٌ مِنْهُ : أَمَا تَرَوْنَ يَا أَهْلَ الْبَصَائِرِ  
كَيْتِي مُشْتَرَاةً وَوَسْطِي مُشْتَرَاةً وَدَّاسَالَ سَائِلٌ  
فَقَالَ رَسُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى إِبْنِيَّائِهِ جَبْرِئِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ رَسُوْلُهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ فَقَالَ هُوَ  
رَسُوْلُهُ إِلَيْهِمْ بِلا واسِطَةٍ : رَحْمَةً وَنُظْمًا وَمِلَّةً  
وَالْهَادِيَةً وَنَظَرَ آتِيَةً إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَتَحَنُّنًا  
عَلَيْهِمْ : يَرُدُّهُ يَقْظَةً وَمَنَامًا بِأَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ وَ  
صَفَاءِ أَسْرَارِهِمْ وَدَوَامِ نِظْمِهِمْ يَا قَوْمُ إِنَّمَا  
يَقْطَعُكُمْ عَنِ مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَ مَعْرِفَةِ  
أَوْلِيَائِهِ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَخَرْمُكُمْ عَلَيْهَا وَ  
حُبُّ الشَّاكِرِينَ هَا وَ مَهَا : أَذْكُرُوا الْآخِرَةَ وَدَعُوا  
الدُّنْيَا : اللَّهُمَّ إِنِّ حَسَنَ الْكَرَمِ وَحَسَنَ الْجُودِ  
مِنْ صِفَاتِكَ وَنَحْنُ عِبِيدُكَ فَأَعْطِنَا ذَرَّةً

### مِنْهُمْ أَمِينَ الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَرْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي لَمَدِّ سَنَةِ  
مَا شَرَّ شَهْرٍ مَضَى سَنَةً وَخَيْرُ أَرْبَعِينَ وَنَحْمَدُكَ يَا تَعَالَى  
يَا غَلَامُ خُطُوتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ : خُطُوَةً  
عَنِ الدُّنْيَا وَخُطُوَةً عَنِ الْآخِرَةِ : خُطُوَةً عَنْ  
نَفْسِكَ وَخُطُوَةً عَنِ الْخَلْقِ :

طباق تمہارے (کھپائی کر) باہر چلے جانے کے بعد ہے۔ میرے اس رفیق کی طرف  
جس کا میں حاضر باش خادم ہوں اے صاحبان بصیرت کیا تم دیکھتے  
نہیں کہ میری آستین چڑھی اور کریمہ رہتی ہو۔ (جو خدمت کیلئے ہر وقت  
مستعد رہنے کی علامت ہو)۔ (ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ انبیاء کی طرف  
حق تعالیٰ کے پیام رساں حضرت جبریل علیہ السلام تھے پس ادیاء کی طرف  
اس کے پیام پہنچانے والا کون ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ادیاء کی طرف تک  
پیام بردہ خود ہی ہو بلا واسطہ اپنی رحمت اپنے لطف اپنے فضل اپنے اہام  
اور ان کے قلوب و اسرار کی طرف بار بار نگاہ فرمائے اور ان پر توجہ و شفقت  
رکھنے کی وجہ سے (خود ہی اپنا سفیر بنتا ہے) وہ اس کو اپنے قلوب کی آنکھوں  
اور باطن کی صفائی اور ہر وقت کی بیداری سے سوتے اور جاگتے ہمیشہ دیکھتے  
رہتے ہیں اس لئے فرشتہ کے واسطہ کی ضرورت نہیں) صاحبو حق تعالیٰ  
کی معرفت اور اس کے ادیاء کی شناخت سے جو چیز نیک کو علیحدہ کیے ہوئے ہو وہ  
تمہاری دنیا کے ساتھ محبت اس کی حرص اور اس کی بڑبڑوری اور اس کے جمع  
کرنے کی خواہش ہے۔ آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑ دو۔ بار اہا صحن سخا اور  
حُسن عطائیری صفتیں ہیں اور ہم تیرے غلام ہیں پس اس میں سے کچھ ہم کو بھی  
عطا فرما دے (کہ سخی بن کر دنیا کو ٹائیں)

### چونویں مجلس

(جمو۔ بوقت صبح۔ ۲۰ رمضان ۱۳۵۰ھ۔ مدرسہ سمورہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) صاحبزادہ۔ بس دو قدم (اٹھائے) اور پہنچا۔ ایک  
قدم دُنیائے اور دوسرا قدم آخرت سے۔ ایک اپنے نفس اور دوسرا قدم مخلوق کو ملک

اے سائل! مقصود یہ تھا کہ جب جی منتظم ہو چکا اور جبریل کا پیام خداوندی نہ پانچا ہو گیا تو ادیاء اللہ کے ارشادات و تحقیقات کے منہاج اللہ ہونے کی کیا دلیل ہو؟ مومن  
جواب ہو گیا کہ اہام ہو۔ واسطہ سے امور مخفیہ پر پخشفت ہوجاتے ہیں۔ اس سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ ادیاء کا رتبہ انبیاء سے بڑھ گیا ہے کہ وہ واسطہ کے محتاج نہ ہو کیونکہ  
واسطہ ہوتے ہوئے تو ایسا اللہ ہونے پر شبہ ہی نہ تھا اور ادیاء کے کثرت و اتالیق جو تکذیب کی وجہ کے تابع اور اس کے وقایع منویہ ہیں جن کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جدید احکام  
یا شریعت سے جدا نہیں ہیں۔ بہرہ اسفارت جبریل کی ضرورت نہیں۔ اور مستقل شریعت اور احکام جدید تو وحی کے بغیر معتبر نہیں ہیں اور وحی میں جبریل کیلئے سفارت مخصوص نہ ہے۔

أَتُورِكَ هَذَا الظَّاهِرَ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الْبَاطِنِ ۚ  
 بِدَايَةِ سُخْرٍ هَآئِلَةٍ ۚ اسْتَبْدَيْتِ أَنْتَ وَالشَّمَامُ  
 عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَمِنْكَ الْهُدَايَةُ وَمِنْ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْبَهْكَةُ ۚ خُذِ انْسِرَ وَالرَّشِيْلُ  
 وَأَقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ ۚ حَتَّى إِذَا أَطْلَمْتَ تَكُونُ  
 قَرِيبًا مِنَ الْمُسْتَمِيلِ ۚ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى فِرَاشِكَ  
 وَتَحْتِ لِحَافِكَ وَمِنْ وَرَاءِ أَعْلَاقٍ ۚ سُخْرٍ  
 تَطْلُبُ الْعَمَلَ ۚ وَالْإِسْتِعْمَالَ ۚ أَدْنُ قَلْبِكَ  
 مِنَ الذِّكْرِ وَذِكْرُهُ يَوْمَ النُّشُورِ ۚ تَفَكَّرْ  
 فِي الْقُبُورِ اللَّوَارِسِ ۚ تَفَكَّرْ كَيْفَ يَحْتَسِرُ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ الْخَلْقِ وَيَقِيَهُمْ بَيْنَ  
 يَدَيْهِ ۚ إِذَا دُمْتَ عَلَى هَذَا التَّفَكُّرِ زَالَتْ  
 قَسَاوَةُ قَلْبِكَ وَصَفَا مِنْ كُدْرَةٍ ۚ إِذَا كَانَ  
 الْبِنَاءُ عَلَى آسَاسٍ ثَبَتَ وَرَسْمُهُ ۚ وَإِذَا لَمْ  
 يَكُنْ عَلَى آسَاسٍ تَحُلُّ وَفُوقُهُ إِذَا ابْتَدَتْ  
 حَالَكَ عَلَى أَحْكَامِ الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَا يَتَّعِدُ  
 أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ عَلَى نَفْسِهِ ۚ وَإِذَا لَمْ  
 تُثْبِتْ عَلَى ذَلِكَ لَا يَثْبُتْ لَكَ حَالٌ ۚ وَلَا  
 تَصِلُ إِلَى مَقَامِهِ ۚ وَلَا تَرَى قُلُوبُ  
 الْوَصْدِ يَقِينٍ تَمَقُّتَكَ وَتَقَمُّ  
 أَنْ لَا تَرَكَ وَيُحَكِّ  
 يَا جَاهِلٌ ۚ أَلَدِّينُ لِعُوبٍ هُوَ  
 تَمَيِّسٌ هُوَ لَا دَلَا  
 كَرَامَةٍ  
 لِقَفَاكَ ۚ

رے اس رفیق کی طرف  
 بصیرت کیا تم دیکھتے  
 مدت کیلئے ہر وقت  
 وال کیا کرانید کی طرف  
 پس ادیاء کی طرف  
 اگر ادیاء کی طرف ہوا  
 بنے فضل اپنے ابام  
 دران پر توجہ و شفقت  
 اپنے قلوب کی کانگوں  
 جاگتے ہمیشہ دیکھتے  
 صاحب حق تعالیٰ  
 عہدہ دیکھتے ہوئے بروہ  
 ری اور اس کے جمع  
 بار الہا حسن و خداد  
 میں سے کچھ کم کو بھی

(سہ معمرہ)

سے اور پہنچا ایک  
 سر آدم مخلوق کو مل  
 کی یاد میں ہے سو اس  
 سطر کے محتاج رہو کیونکہ  
 میں سمجھ سکتے جدید احکام  
 مغارت مخصوص تہذیب

چھوڑ کر باطن تک پہنچے۔ اول ابتدا ہو تب انتہا ہوگی۔ تو استغناء  
 کے ساتھ شروع کر اور پورا کرنا حق تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ ابتداء  
 تیری طرف سے ہوگی اور انتہا حق تعالیٰ کی طرف سے۔ رسی اور  
 جھلی لے اور مزدوری کے دروازے پر بیٹھ جاتا کہ جب تیری مانگ  
 ہو تو کام لینے والے کے قریب ہو جائے۔ اور (کابل بن کر) اپنے  
 بچہ نے پر اپنے غاف میں اور تانوں کے اندر مت بیٹھ کر (باقہ  
 پاؤں بلائے بغیر مزدوری اور کام پر لگ جانے کا خواہش مند  
 ہو کر یوں کہ بے کیئے کام نہیں بنتا) اپنے قلب کو ذکر اللہ کے قریب  
 لا اور مرنے کے بعد جمی اٹھنے کا دن اس کو یاد دلا۔ شکستہ  
 قبروں میں غور کر کہ کیسے کیسے مال دار اور حسینوں کی مٹی  
 خراب ہو رہی ہے) غور کر کہ حق تعالیٰ ساری مخلوق کو  
 کس طرح جمع فرمائے گا اور اپنے سامنے (باز پرس کے لئے)  
 کھڑا کرے گا۔ جب تو ہر وقت اس تفکر کو قائم رکھے گا تو تیرے  
 قلب کی سختی جاتی رہے گی اور اس کی کدورت تبدیل بہ صفائی  
 ہو جائے گی۔ جب تعمیر (گہری و مضبوط) بنیاد پر ہو کر رہے  
 تو پائدار و مستحکم ہوتی ہے اور جب بنیاد ہی نہ ہو تو (اوپری  
 چٹائی) جلد گر جاتی ہے۔ جب تو حکم ظاہر (یعنی شریعت کو جو گویا  
 بنیاد ہے) مضبوط کر کے اپنے حال (اور سلوک) کی تعمیر کرے گا، تو  
 مخلوق میں کوئی بھی اس کے مہدم کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور جب اس  
 پر تعمیر نہ کرے گا (اور خلاف شرع رہ کر صاحب حال بننا چاہے گا)  
 تو نہ تیرے لئے کوئی حال ثابت ہوگا اور نہ کسی مقام تک پہنچ سکیگا  
 اور صدیقین کے قلوب تجھ سے ہمیشہ ناراض اور اس بات کے  
 آرزو مند رہیں گے کہ تجھ کو دیکھیں بھی نہیں۔ تجھ پر افسوس۔  
 اے بیوقوف۔ (دین کیا کوئی کھیل ہے؟ یا مکاری کا نام  
 ہے؟ نہیں نہیں اور نہ اے مکار تیری (اس جھکی ہوئی)

يَا مُتَّقِسٌ قَدْ أَهَلَّتْ نَفْسُكَ لِلْكَلامِ عَلَى الْحَاقِ  
 مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فِيكَ ۚ إِنَّمَا يَكُونُ ذَلِكَ لِأَحَادٍ  
 مِنَ النَّاسِ أَفْرَادٍ مِنَ الصَّالِحِينَ ۚ وَلَا فَالْخَوْنُ  
 دَابُّهُمْ وَلَا إِشَارَةُ لَهُمْ دُونَ الْكَلَامِ الْإِدَارِ مِنْهُمْ  
 مَنْ يُؤْمِرُ بِاللُّغْوِ فَيَتَكَلَّمُ عَلَى الْحَقِّ عَلَى الْكَرْبِ  
 مِنْهُ ۚ بَعْدَ كَلَامِهِ يَصِيرُ الْخَبْرُ مَعَانِيَةً ۚ يَنْقَلِبُ  
 الْأَمْرُ بِالْإِضَافَةِ إِلَى قَلْبِكَ وَصَفَاءِ سِرِّهِ ۚ وَلِهَذَا  
 قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ  
 تَعَالَى وَجْهَهُ وَرَضِيَ عَنْهُ ۚ كَوَيْفُ الْفِعَالِ مَا  
 أَزْدَدْتُ يُعْنِي ۚ وَقَالَ لَا أَعْبُدُ رَبًّا كَمَا أَرَاكَ ۚ  
 وَقَالَ أَرَأَيْتَ قَلْبِي رَبِّي يَا مُجْتَهِلَ خَائِلِ الْعُلَمَاءِ  
 وَاحِدٍ مُؤَاهِدٍ تَعْلَمُوا مِنْهُمْ ۚ أَلَعَلَّ يُؤَخَّرُ  
 مِنْ أَتَوَاهِ الرِّجَالِ ۚ جَالِسُوا الْعُلَمَاءَ بِمَحْسِنِ  
 الْأَدَبِ وَتَوَلَّوْا إِلَيْهِمْ وَطَلَبُوا الْفَلَاحَ  
 مِنْهُمْ ۚ كَيْفَ نَأْكُلُكَ مِنْ عُلُوِّهِمْ وَتَعَوُّدِ عَلَيْهِمْ  
 بِرُكَاؤِهِمْ وَتَشْمِيلِكُمْ فَوَائِدَهُمْ ۚ فَجَالِسُوا  
 الْعَادِلِينَ بِالْأَصْمَةِ ۚ وَجَالِسُوا السَّائِدِينَ بِالزُّعْفَرِ  
 فِيهِمْ ۚ الْعَارِفُ مُؤَمِّفٌ كُلِّ سَاعَةٍ ۚ أَفْرُبُّ إِلَى اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا كَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا ۚ فِي  
 كُلِّ سَاعَةٍ يَتَجَدَّدُ خُشُوعُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَذُلُّهُ لَهُ ۚ يَخْتَفِعُ مِنْ حَاضِرٍ لَا مِنْ غَائِبٍ ۚ

اے کھنے والا کیسی زود فکرمیوں نہ ہو مگر تفریق کرنا اس کے دانی کا مقابلہ نہیں  
 کر سکتا پس حضرت حنیف الدین کو مجلس میں دعا کے کچھ وقت قبل اس

گردن کو عزت نصیب ہوگی۔ تو نے اپنے اندر قابلیت آئے بغیر اپنے  
 آپ کو مخلوق پر وعظ کرنے کا اہل سمجھ یا حالانکہ یہ قابلیت تو صلحا میں  
 بھی بعض ہی بعض لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ جملہ صلحا کی شان  
 گونگا بنا رہنا اور اشارہ (ہی سے کام چلانا) ہے نہ کہ بولنا۔ ان میں  
 شاذ و نادر ہی کو بولنے (اور وعظ ہننے) کا حکم کیا جاتا ہے۔ پس وہ  
 گرانی خاطر کے ساتھ خلق کو وعظ کرنے لگتے ہیں۔ (کچھ تقریر کے بعد  
 یوں فرمایا کہ اُس وقت) خبر مشاہدہ بن جائے گی اور تیرے قلب اور صفائی  
 باطن کے اعتبار سے معاملہ پلٹ جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت  
 امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ (جتنا مجھ کو غیب پر  
 آپ سے آپ یقین حاصل ہے) اگر پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں کچھ زیادتی  
 نہ ہوگی۔ نیز فرمایا کہ جس معبود کو میں دیکھوں نہیں اس کی عبادت نہ کروں۔ نیز  
 فرمایا کہ میرے قلب نے مجھے میرے پروردگار کو دکھادیا ہے۔ اے جاہلو علمائے  
 پاس اٹھو بیٹھو ان کی خدمت میں کرو اور ان سے کچھ سیکھ لو کیونکہ علم مردان خدا کے  
 دہن ہی سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ علماء کے پاس بیٹھو تو حسن ادب کے ساتھ اور ان پر  
 اعتراض یا کسی (دعویٰ) فائدہ کی طلب کو چھوڑ کر بیٹھا کرو تاکہ ان کے علوم کا فیضان  
 تم کو بھی حاصل ہو۔ ان کی برکات تمہارے اوپر برسیں اور ان کے منافع تمہارے  
 شامل حال ہوں۔ اور اہل معرفت کے پاس بیٹھا کرو تو خاموشی بیکر بیٹھا کرو  
 کسان کے روحانی فیوضات سے متمتع ہونے کا طریقہ یہی ہے اور زانہوں کے  
 پاس بیٹھو تو ان کے اندر رغبت بیکر بیٹھو کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہو جاویں (عذر  
 کی حالت ہر آن ترقی پذیر ہوتی ہے کہ) ہر ساعت میں کچھلی ساعت زیادہ حق آتا  
 کا مقرب ہوتا ہے۔ اپنے پروردگار کیلئے اس کا خضوع و خضوع ہر لحظہ اور جدید  
 ہوتا رہتا ہے۔ وہ حاضر کے سامنے جھکتا ہے غائب کے سامنے نہیں۔

موقع پیش آنا کہ حضرت محبوب سبحانی کی تقریر آگے بڑھ گئی اور کچھ عبارت نقل کرنے سے جوٹ گئی تو اس کو جھوڑ کر آپ سی جگہ سے منقطع کرنا شروع کر دیتے اور ایسے موقع پر (بعد کلام) کا  
 نقطہ ڈال دیتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے کہ پہلے مضمون میں اور اس مضمون میں ربط نہ ہونے کی وجہ یہ کہ کچھ عبارت دعا کے کچھ سے روک گئی ہے۔ پس ایسا ہی یہاں ہوا جو کہ شیخ کے سلسلہ تقریریں  
 کچھ مضمون ادا ہوا جس کا خلاصہ غالباً یہ ہوگا کہ پس اگر تو دعا غنیا بناتا ہے تو اہل اپنے علم پر عمل کر اور مخلص بن اس کے بعد اللہ والوں کی محبت اختیار کر جب تیرا سر کیا تو اتم ۴۱۸

نہ آئے بغیر اپنے  
لیت تو صلہ میں  
صلہ صلہ کی شان  
بولنا۔ ان میں  
باتا ہے۔ پس وہ  
تقریر کے بعد  
مے قلب اور صفائی  
ہے کہ حضرت  
جنتا جہ کو غیب پر  
یقین میں کچھ زیادتی  
دست نہ کروں نیز  
سے جاہلو علیہ کے  
علم مروان خدا کے  
یکے ساتھ اور ان کے  
ان کے علوم کا یقیناً  
کے منافع تہاے  
موشی بیکر بیٹھا کرو  
اور زاہل کے  
ہی ہو جاویں (علہ  
ساتھ زیادتی تھا  
ہر لحظہ اور جدید  
سامنے نہیں

موت پر بعد کلام کا  
کریں سے سلسلہ تقریریں  
یگاتوا لم امنہ

زِيَادَةٌ خُشُوْعِهِ عَلَى قَدْرِ زِيَادَةِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ : زِيَادَةُ خُشُوْعِهِ عَلَى قَدْرِ زِيَادَةِ  
مُشَاهَدَتِهِ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَ لِسَانٍ  
نَفْسِهِ وَطَبِيعِهِ وَهَوَاهُ وَعَادَتِهِ وَوُجُودَهُ : اَمَّا  
لِسَانُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَحَالِهِ وَمَقَامِهِ وَعَطَائِهِ  
فَيَنْطِقُ بِاَظْهَارِ الْبَعْرِ الَّتِي عِنْدَكَ : قُلْ هَذَا  
يُجَالِسُونَ بِالْقَمَرِ لِيَسْتَفْعِمَهُمْ : وَيُسْرَبَ مِنْ  
الشَّرَابِ الَّذِي يَنْصَحُ مِنْ قُلُوبِهِمْ : مَنْ أَكْثَرَ  
مُحَاطَّةَ الْعَارِفِينَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهُ  
ذَلِكَ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلِهَذَا أَقِيلَ مَنْ عَرَفَ  
نَفْسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ : هِيَ الْحِجَابُ بَيْنَ الْعَبْدِ  
وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ  
تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعَهُ : إِذَا عَرَفَهَا حَذَرَهَا  
وَاسْتَعْلَلَ بِشُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَعْرِفَتِهَا : وَعِلْمُ  
أَنَّهُ مَا عَرَفَهُ إِلَّا هَا إِلَا وَهُوَ يُرِيدُ لَهُ  
الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً : فَظَاهِرُهُ :  
مَشْغُولٌ بِشُكْرِكَ وَبِاطْنُهُ مَشْغُولٌ  
بِحَمْدِكَ : ظَاهِرُهُ مُتَفَرِّقٌ وَ  
بِاطْنُهُ مُجْتَمِعٌ : فَرَحُهُ فِي بَاطِنِهِ  
وَحُزْنُهُ فِي ظَاهِرِهِ : سَكْرًا  
لِلْحَالِ : وَالْعَارِفُ عَلَى  
الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ حُزْنَ  
فِي قَلْبِهِ بَشَرَةٌ فِي دُجْهِهِ  
هُوَ عَلَيْهِمُ وَاقِفٌ عَلَى  
الْبَابِ :

جتنا اس کا قرب اپنے رب سے بڑھتا ہے اُسی قدر اس کا شروع بڑھتا  
ہے اور جتنا اس کا مشاہدہ بڑھتا ہے اتنا ہی اس کا گونگاہن بڑھتا  
ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس کے نفس اس کی طبیعت  
اس کی خواہش اس کی عادت اور اس کے وجود کی زبان گونگی ہوگئی  
البتہ اس کے قلب و باطن اس کے حال و مقام اور اس کی عطاوار  
بخشش کی زبان ان نعمتوں کے اظہار میں جو (خدا کی دی ہوئی)  
اس کے پاس موجود ہیں بولتی رہتی (اور وہ بار بار شکر ادا کرتا رہتا)  
ہے پس اسی لئے اُن کی صحبت میں خاموش بیٹھنے کی ضرورت ہے تاکہ  
ان سے نفع حاصل ہو اور جو آپ زلال ان کے قلوب سے چمک رہا  
ہے وہ بیا جاسکے۔ جو شخص اللہ کے پہچاننے والوں سے اکثر ملتا  
جتنا رہتا ہے وہ اپنے نفس سے واقف اور اپنے پروردگار کے سامنے  
جھک جایا کرتا ہے اور اسی لئے کب جاتا ہے کہ جو اپنے نفس سے  
واقف ہو گیا وہ اپنے پروردگار سے واقف ہو گیا، بندے اور  
پروردگار کے درمیان نفس ہی آڑ ہے جو شخص اپنے نفس سے  
واقف ہو جاتا ہے وہ حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے سامنے  
متواضع بن جاتا ہے (کیونکہ) جب اس سے واقف بن جاتا ہے تو  
احتیاط رکھتا اور اس سے واقف ہو جانے (کی نعمت) پر اللہ تعالیٰ  
کی شکر گزاری میں لگ جاتا اور سمجھ لیتا ہے کہ اُس نے جو مجھ کو نفس سے  
واقف بنایا ہے تو ضرور میرے لئے دنیا و آخرت کی بہتری چاہتا ہو  
پس اس کا ظاہر تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا باطن  
اس کی حمد و ثناء میں۔ اس کا ظاہر پراگندہ ہوتا ہے اور باطن مجتمع  
اس کی مسرت اسکے باطن میں ہوتی ہے اور اس کا حزن (اندرونی)  
حال چھپائے رکھنے کی وجہ سے اس کے ظاہر میں۔ اور عارف کا حال  
مومن کے برعکس ہوتا ہے کہ اس کا حزن اسکے دل میں ہوتا ہے اور بشارت  
اس کے چہرے پر۔ وہ دروازہ پر کھڑا رہنے والا ادنیٰ خدمتگار ہے

لَا يَذَرُ مَا يُرَادُ بِهِ هَلْ يُقْبَلُ أَوْ يَرَدُّ ۚ هَلْ  
يُعْطَى الْمَلَأُ فِي وَجْهِهِ أَوْ يَدُومُ غَلْقُهُ ۚ قَسَمَ  
عَرَفَ نَفْسَهُ كَانَ عَلَى الْعَكْسِ مِنَ الْمُؤْمِنِ  
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ الْمُؤْمِنُ صَاحِبُ حَيْالٍ وَالْحَالُ  
يَحُولُ ۚ وَالْعَارِفُ صَاحِبُ مَقَامٍ وَالْمَقَامُ  
كَائِبٌ ۚ الْمُؤْمِنُ خَائِفٌ مِمَّنْ انْتَقَالَ حَالُهُ وَ  
زَوَالِ إِيْمَانِهِ ۚ فَحَزْنُهُ دَائِمٌ فِي قَلْبِهِ بِشَيْءٍ  
دَائِمٌ فِي وَجْهِهِ سَاكِنٌ لِعَزَائِمِهِ تَكَلُّمُهُ يَتَبَسَّمُ  
فِي وَجْهِهِ وَقَلْبُهُ يَنْقَطِعُ بِحُزْنِهِ ۚ وَالْعَارِفُ  
حُزْنُهُ فِي وَجْهِهِ لِأَنَّهُ يَلْقَى الْخَلْقَ بِوَجْهِ التَّذَارُفِ  
يُعَذِّرُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ بِبَابِ عَيْنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ الْقَوْمُ  
عَمِلُوا بِمَا سَمِعُوا فَهَمُّهُمْ الْعَمَلُ إِلَى الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ أَلَيْسَ عَمِلُوا لَهُ فَمِمَّا مَوَاعِظُهُ مِنْ  
غَيْرِ وَاسْطَةِ بِأَسْمَاءٍ فَمِنْهُمْ ۚ ذَلِكَ عِنْدَ  
الْغَيْبَةِ وَالْتَوَمَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْمُصْئُورِ وَ  
الْيَقْظَةِ بِالْخَلْقِ ۚ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ كُنْتَ أَبَدًا  
فِي غَيْبَةٍ عَنِ الْخَلْقِ وَتَوَمَةٍ عَنْهُمْ وَيَقْظَةٍ  
بِالْخَلْقِ ۚ فَلَا يَزَالُ يَجْلُو فِي الْخَلْقِ  
وَأَنْتَ فِي الْجَلْوَةِ ۚ فَلَا تَزَالُ  
تَوَارِدُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِكْمَهُ  
تَرُدُّ عَلَيْكَ عَلَى السَّرِّ ۚ  
وَالسِّرُّ يُبْلَى عَلَى الْقَلْبِ  
وَالْقَلْبُ يُبْلَى

اسے پتہ ہی نہیں کہ اس سے کیا مقصود ہے۔ آیا وہ مقبول ہوتا ہے یا مردود؟ اور اس کے سامنے کے رُخ کا دروازہ کبھی کبھائی جانیگا یا سدا بند ہی رکھا جائے گا؟ تو جو شخص اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ ہر حالت میں مومن کے برعکس ہوتا ہے۔ مومن صاحبِ حال ہے اور حال بدلتا رہتا ہے اور عارف صاحبِ مقام ہے اور مقام رہنے والی شے ہے۔ مومن اپنے حال کے رد و بدل اور زوالِ ایمان سے خائف رہا کرتا ہے۔ پس اس کے قلب میں ہمیشہ حزن اور اس کے چہرے پر ہر وقت اس کے حزن کو چھپا لینے والی بشاشت رہتی ہے۔ اس کی باتیں تیرے منہ پر مسکراہٹ ظاہر کریں گی اور اس کا دل اپنے غم میں کھڑے کھڑے ہو رہا ہوگا اور عارف (کی یہ حالت ہے کہ) اس کا حزن اس کے چہرے پر ہوگا کیونکہ وہ ڈرانے والے چہرے سے لوگوں سے ملتا ہے کہ ان کو خوابِ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نابِ جگر (غضبِ خدا سے) ڈرانا (اطاعتِ حق کا) ان کو حکم سناتا اور (آرکابِ عصیت سے) ان کو روکتا ہے۔ اللہ والوں نے (بواسطہ شریعت) جو کچھ سنا اس پر عمل کیا۔ پس عمل نے انکو اس معبود کے قریب پہنچا دیا جس کے لئے انھوں نے عمل کیا تھا تب وہ اپنے قلب کے کانوں سے حق تعالیٰ کی نصائح بلا واسطہ سنے لگے۔ یہ مرتبہ مخلوق سے غائب ہے خبر اور خالق سے حاضر و بیدار ہو جانے پر نصیب ہوتا ہے جب تیرا قلب درست ہو جائے گا تو مخلوق سے ہر وقت غائب و خفیہ اور خالق کے ساتھ بیدار رہنے لگے گا پس تو جمع میں رہ کر بھی سدا خلوت و جلوت میں رہے گا کہ حق تعالیٰ کے واردات اور حکمت و دانش کے مضامین کا ہر وقت تیرے باطن پر ورود رہیگا اور باطن (ان واردات کو) قلب پر ڈالیگا اور قلب

آیا وہ مقبول ہوتا ہے۔  
 ہنسی کولابی جائیگا  
 نفس سے واقف  
 اس ہوتا ہے۔  
 ہے اور عارف  
 تھے ہے۔ مومن  
 سے خائف رہا  
 زن اور اس کے  
 والی مشاشت  
 لکراہٹ ظاہر  
 کرے ہو رہا ہوگا  
 اس کے چہرے  
 سے ملتا ہے کہ  
 (عذاب خدا سے)  
 تاب عیسیت سے)  
 جو کچھ سنا  
 سب پہنچا دیا جسکے  
 کے کانوں سے حق  
 بوق سے غائب  
 پر نصیب ہوتا ہے  
 سے ہر وقت غائب  
 تو جمع میں  
 حق تعالیٰ کے  
 تیرے باطن پر  
 الیگا اور قلب

عَلَى التَّغْيِيلِ لِمُطْمَئِنَّةٍ ۖ وَالنَّفْسُ تُبْلَى عَلَى اللِّسَانِ ۖ  
 وَاللِّسَانُ يُبْلَى عَلَى الْخَلْقِ ۖ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْخَلْقِ  
 بِهَذِهِ الصِّفَةِ وَالْأَفْلَاكِ يَتَكَلَّمُ بِجَنُونٍ الْقَوْمِ  
 تَزُولُ الْعَادَاتُ الطَّبِيعِيَّةُ وَالْأَفْعَالُ النَّفْسِيَّةُ  
 الْمَوَارِيثُ ۖ وَالْعَامِيُّ عَنِ الشَّمَوَاتِ وَاللِّدَاتِ ۖ  
 لَا أَتَمُّ جُنُونًا جُنُونُ الْمَجَانِينِ الَّذِينَ ذَهَبَتْ  
 عُقُولُهُمْ ۖ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 كَوْرَأَيْتُمْ مَوْتَهُمْ لَقَلْتُمْ مَجَانِينِ دَوْرًا وَكَوْرَأَيْتُمْ  
 مَا أَمَوَاهُ لَدَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفَةً عَيْنٍ ۖ  
 خَلَوْتُكَ مَا صَحَّتْ لِأَنَّ الْخُلُوعَةَ عِبَارَةٌ عَنِ  
 التَّعَرُّي مِنْ حَيْثُ الْقَلْبُ عَنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ ۖ  
 يَتَعَرَّى بِالْهَذَا فَيَكُونُ مُتَجَرِّدًا بِأَلَدُنْيَا وَ  
 لَا آخِرَةٍ وَلَا مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْهَمَلَةِ  
 وَهَذَا الْهَوَاجِدُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
 الْمُرْسَلِينَ وَالْأَوَّلِيَاءِ وَالصَّاحِبِينَ ۖ الْأَمْرُ  
 بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ أَحَبُّ إِلَيَّ  
 مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ فِي الصَّوَامِ ۖ نَظَرَ النَّفْسُ  
 أَعْيُنُهُ وَقَصْرًا وَرَدَّةً حَتَّى لَا يَكُونَ نَظَرُهَا  
 سَبِيلًا إِلَّا أَنْ تَصِيرَ تَابِعَةً لِلْقَلْبِ  
 وَالسِّرِّ مِنْ جُمْلَةِ أَتْبَاعِهَا ۖ لَا تَخْرُجُ لَهُمَا  
 عَنْ آيٍ وَتَكُنْ مَعَهُمَا فَلَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُمَا  
 فَرْقٌ ۖ كَأَمْرُهُمَا يَا مَرْيَمُ ۖ وَتَنْهَى عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ  
 وَتَخْتَارُ مَا يَخْتَارُ ۖ فَيَنْبَغِي تَصِيرُ نَفْسًا  
 مُطْمَئِنَّةً لِقِيَتِ الْفُقُورَ عَلَى طَلَبِ أَحَدٍ وَمَقْصُودِ  
 أَحَدٍ ۖ إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ إِلَى هَذَا الْحَالِ

نفس مطمئنہ پر اور نفس زبان پر اور زبان (ان کو) مخلوق پر نقل  
 کرے گی۔ جو شخص اس کیفیت سے مخلوق کو غلط و نصیحت کرے  
 (وہ تو کرے کہ یہ اسی کا منصب ہے) ورنہ زبان ہی نہ بلائے  
 افسر والوں (کو جو مجنون کہا جاتا ہے تو) ان کا جنون طبعی عادتوں اور  
 نفسانی خواہشات کے افعال کا چھوڑ دینا اور شہوات و لذات سے  
 آنکھیں بند کر لینا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانوں کی طرح پاگل بناتے  
 ہیں کہ جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا  
 ہے کہ اگر تم ان کو دیکھو تو (اپنی خواہش پرستی کے سبب) ان کو  
 مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھیں تو یوں کہیں کہ یہ لوگ حق تعالیٰ  
 پر پلک چمکنے کی مقدار بھی ایمان نہیں لائے۔ تیری گوشہ نشینی  
 ٹھیک نہیں کیونکہ گوشہ نشینی کا مطلب قلب کے اعتبار سے تمام  
 چیزوں سے معری ہو جانا ہے کہ تیرا باطن بالکل خالی ہو جائے۔  
 پس مجرد بن جائے کہ نہ دنیا ہو نہ آخرت اور نہ حق تعالیٰ کے سوا  
 کوئی چیز۔ اور یہی گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین  
 کی شاہراہ ہے۔ نیک کام کی ترغیب دینا اور خلاف شرع امر  
 سے روکنا میرے نزدیک خلوت خالوں کے ہزار عابدوں سے  
 بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ نفس کی نظر کو جھکالے اور روک  
 لے اور ٹوٹالے تاکہ اس کی نظر اس کی تباہی کا سبب نہ بن جائے  
 البتہ اگر وہ قلب و باطن کی تابع بن جائے کہ اس کے ساتھ اتحاد رکھے  
 اور ان کی رائے سے باہر نہ ہو یعنی نفس اور قلب باطن میں کوئی فرق  
 ہی نہ رہے کہ جس بات کا قلب و باطن حکم کریں اسی کا نفس حکم دے  
 اور جس سے وہ منع کریں اسی سے یہ منع کرے اور جس کو وہ انتخاب  
 کریں اسی کو یہ بھی انتخاب کرے تو اس وقت وہ نفس مطمئن بن جائیگا  
 کہ تینوں ایک ہی طلب اور ایک ہی مقصود پر باہم متفق  
 ہو جائیں گے۔ جب نفس اس حالت پر پہنچ جائے تو وہ اپنی



لَا تُحَقِّقَاتِ الْقَصَصِ مِنْ جَعَلَهُنَّ لَا تُنَظِّرِ  
 الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَا يَفْعَلُ فَيَلْزِمُ فِي الْحَقِّ  
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ عَمَّا  
 يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ هَ أَتَيْنَ مُتَابِعَةَ الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ مِنْكَ هَ إِنْ لَمْ تُحْسِنِ الْأَدَبَ فَدَاكَ  
 أُخْرِجْتَ مِنَ الدَّارِ مَهَانًا هَ وَإِنْ أَحْسَنْتَ الْأَدَبَ  
 وَدَانَقْتَ أَفْعَلْتَ وَكُرُمْتَ هَ الْمُحِبُّ لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ضَيِّقٌ عِنْدَكَ هَ وَالضَّيِّقُ لَا يَتَخَذَرُ  
 عَلَى أَصْحَابِ الدَّارِ فِي مَا كُوْلِهِ وَمَعْرُوفِهِ وَ  
 مَلْبُوسِهِ وَجَمِيعِ أَحْوَالِهِ هَ بَلْ لَكَ زَلَّ مُوَافَقًا  
 صَابِرًا رَاضِيًا هَ فَلَا جَرَمَ يُقَالُ لَهُ الْبَشِيرُ بِمَا  
 تَرَى وَتَكَلِّفُ هَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَايَتِ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ  
 قَلْبِهِ يَحِبُّ عَلَيْكَ أَنْ يَكُونَ كَلَامُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَ  
 جَلَّ وَإِلَّا فَالْخَرَسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ هَ لَتَكُنْ  
 حَيَاتُكَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْآخِرَةُ  
 أَحَبُّ إِلَيْكَ هَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْنَا فِي طَاعَتِكَ وَ  
 احْشُرْنَا مَعَ أَهْلِ طَاعَتِكَ آمِينَ (وَقَالَ رَفِيعٌ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) الْمُؤْمِنُ هَاجِرٌ لِنَفْسِهِ هَ  
 يَصْعَبُ شَيْخَانُ يُوَدِّبُهُ وَيُعَلِّمُهُ هَ لَا  
 يَزَالُ فِي التَّعْلِيمِ مِنْ حَلِّ صَغَرٍ  
 إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَ فِي أَقْلِ  
 حَالِهِ الْمَقْرَى يَخْفُظُهُ  
 كِتَابُ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ هَ

مشقت میں تخفیف کا مستحق ہے۔ حق تعالیٰ تیرے اور مخلوق کے  
 اندر جو تصرفات فرما رہا ہے اس میں حق تعالیٰ سے مباحثہ مت کر  
 کیا تو نے حق تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس سے  
 اس کی پوچھ نہیں ہو سکتی اور مخلوق سے باز پرس ہوگی تیرا حق تعالیٰ  
 کا تابع فرمان بننا کہاں جاتا رہا؟ اگر تو نے ادب ملحوظ رکھا تو  
 بہتر ہے ورنہ ذیل کر کے (خدای) گھر سے باہر نکال دیا جائے گا اور  
 اگر محسن ادب رکھے گا اور موافقت کرے گا کہ ہر امر میں جی ہاں  
 کا غلام بنا رہے گا، تو بٹھایا جائیگا اور عزت کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ  
 کا محب اللہ کا مہمان ہے اور مہمان کھانے پینے پہننے یا کسالت  
 کی بھی صاحب مکان سے فرمائش نہیں کیا کرتا بلکہ (جو کچھ بھی  
 میرا سامنے رکھ دے اس پر) ہمیشہ موافقت رکھنے والا  
 صابر اور راضی رہتا ہے پس ضرور ہے کہ (جب ایسا برتاؤ  
 کرے تو) اس سے کہا جائے کہ مرادہ یاد کیا کچھ دیکھو گے اور کیا  
 کچھ پاؤ گے۔ جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے اس کے قلب کے  
 دنیا اور آخرت اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز غائب ہو جاتی ہے  
 تجھ پر لازم ہے کہ تیرا غلط خالص اللہ واسطے ہو ورنہ گونگا بنا  
 رہنا ہی تیرے لئے بہتر ہے ضروری ہے کہ تیری زندگی حق تعالیٰ  
 کی طاعت میں خرچ ہو ورنہ تیرے لئے موت بہتر ہے۔ بارالہا  
 ہماری زندگی اپنی طاعت میں صرف کر اور ہر اپنی طاعت والوں  
 کے ساتھ مشغور فرما۔ آمین

(آپ نے فرمایا) مومن اپنے نفس سے جدائی اور ایسے شیخ کی  
 صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کو ادب سکھائے اور (ظاہری و باطنی)  
 تعلیم ہے۔ وہ اپنے بچپن سے لیکر مرتے دم تک ہمیشہ تعلیم ہی میں  
 رہتا ہے کہ (اٹل جہاں زبان سے حسرت نہ نکلے لگے تو) حافظہ  
 اس کو اللہ پاک کی کتاب (یعنی قرآن مجید) حفظ کرتے ہیں۔

فِي ثَانِي حَالِهِ الْعَالَمُ يَعْلَمُهُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ ذَلِكَ التَّوْفِيقِ مَلَأَهُمْ  
 لَمْ يَفْعَلْ بِمَا يَعْلَمُ فَيَقَرُّ بِهِ الْعَمَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ ۚ كُلَّمَا عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْرَثَهُ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ عِلْمَهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ يُعْقِمُ الْقَلْبَ عَلَى  
 قُلُوبِهِ وَالْإِخْلَاصَ يُقَرِّبُ مِنْهُ خُطَاةَ إِلَى الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۚ إِذَا عَمِلْتَ ۚ وَرَأَيْتَ أَنَّ قَلْبَكَ  
 لَا يَدُورُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَجِدُ حَلَاةَ  
 الْعِبَادَةِ وَالْإِنْسَانُ فَاعْلَمْ أَنَّكَ لَسْتَ بِعَامِلٍ  
 وَأَنَّكَ فَحْجُوبٌ ۚ لِاحْجِلِ الْخُلُقَ الدِّينِي فِي  
 عَمَلِكَ ۚ مَاذَا لِحُلُكُ ۚ أَلِزِيَاءُ وَالتَّحْقِاقُ  
 وَالتَّجَبُّ بِمَا عَامِلٌ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِفْلَاحِ  
 تَتَغَبَّبُ عَلَيْكَ بِالنَّمْرِ أَقْبَبَةً لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 فِي الْخَلْقَةِ وَالْجَلْوَةِ ۚ أَلْمُرَاقِبَةُ فِي الْجَلْوَةِ  
 لِمُسْتَفِيعِينَ وَفِي الْجَلْوَةِ وَالْخَلْوَةِ لِلْمُخْلِصِينَ  
 وَتَحِيَّكَ إِذَا رَأَيْتَ مُسْتَحْسِنًا أَوْ مُسْتَحْسَنَةً فَتَقِفْ  
 عَلَى نَفْسِكَ ۚ عَيْنِي نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ  
 وَأَذْكَرْ نَظَرَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ ۚ وَفَرَّادُكَ  
 تَكُونُ فِي شَأْنِ الْآيَةِ ۚ إِحْذَرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ تَغْفِ عَيْنِكَ عَنِ النَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمِ ۚ وَأَذْكَرْ  
 نَظْرَ مَنْ لَا تَبَرُّحَ مِنْ نَظَرِهِ وَعِلْمُهُ إِذَا لَمْ تَنَظِرْ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَنَازِعْهُ

(اس سے فارغ ہو کر دینی مدرسہ کے داخلہ کا وقت آیا تو) مولوی صاحب  
 اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھلاتے (اور احادیث  
 و تفاسیر کے علوم شرعیہ پڑھاتے) ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی توفیق  
 اس کے شامل حال رہتی ہے کہ اپنے علم پر عمل کرنا رہتا ہے پس عمل  
 اس کو حق تعالیٰ کے قریب پہنچا دیتا ہے (اور یہ تعلیم کا مشغلہ ایسا ہے  
 جس سے مرتے دم تک چھٹی نہیں ملتی کیونکہ) جوں جوں وہ اپنے علم پر عمل  
 کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو ایک نیا علم عطا فرماتا ہے جو اس کو پہلے سے حاصل  
 نہ تھا۔ اور وہ علم اس کے قلب کو (قوت دے کر) اس کے پاؤں کے بل  
 کھڑا کر دیتا ہے اور اخلاص اس کے قدم حق تعالیٰ کی طرف (چلا کر) اس کے  
 قریب پہنچاتا رہتا ہے جب تو عمل کرے اور دیکھے کہ تیرا قلب حق تعالیٰ کا  
 قرب نہیں پاتا نہ تجھ کو عبادت اور انس کی ملاوت آتی ہو تو سمجھ لے کہ تو نے  
 درحقیقت عمل ہی نہیں کیا اور تو اپنے عمل میں خلل کی وجہ سے محجوب ہے۔ وہ  
 خلل کیا؟ دکھاؤ اتفاق اور خود پسندی۔ اے عمل کرنے والے غلام  
 حاصل کرو نہ فضول مشقت مت اٹھا۔ غلوت و جلوت میں حق تعالیٰ کا  
 دھیان گیان اختیار کر۔ صرف جلوت میں مراقبہ رکھنا منافقوں کا کام ہوا اور  
 غلوت و جلوت دونوں حالتوں میں مخلصین کا تجربہ پر افسوس جب تو کسی  
 حسین (لڑکے) یا حسین عورت کو دیکھے تو اپنی آنکھیں اپنے نفس اپنی خواہش  
 اور اپنی طبیعت کی آنکھیں بند کر لے اور یاد کر کہ تیرا رب تجھ کو دیکھ رہا ہے  
 اور پڑھ "کہ تم کسی حال میں بھی ہو تمہارا رب تم پر نگر رہا ہے" حق تعالیٰ  
 سے ڈر۔ حرام جگہ نگاہ ڈالنے سے اپنی نظر جھکا اور (اس دانا بیانا خدا)  
 کی نظر کو یاد کر جس کی نگاہ اور جس کے علم سے تو ہمت ہی نہیں سکتا۔ جب حق تعالیٰ  
 سے (اس کے افعال قضا و قدر میں) نہ مباحثہ کرے گا اور نہ منازعت تو

مالی تیرے اور مخلوق کے  
 تعالیٰ سے مباحثہ مت کر  
 جو کچھ بھی وہ کرے اس سے  
 پُرس ہوگی تیرا حق تعالیٰ  
 نے ادب ملحوظ رکھا تو  
 ہر حال دیا جائے گا اور  
 گا کہ ہر امر میں جی ہاں  
 نرت کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ  
 نے پینے پینے یا کھاتے  
 کیا کرتا بلکہ جو کچھ بھی  
 موافقت رکھنے والا  
 کہ جب ایسا برتاؤ  
 کیا کچھ دیکھو گے اور کیا  
 ہو جاتا ہے اس کے قلب کے  
 زیر غائب ہو جاتی ہے  
 ہو ورنہ گونگا بنا  
 تیری زندگی حق تعالیٰ  
 سے بہتر ہے۔ بار الہا  
 درہم کو اپنی طاعت والو

عبادتی اور ایسے شیخ کی  
 اور ظاہری و باطنی  
 ہمیشہ تعلیم ہی میں  
 ملنے لگے تو) حافظی  
 (خطا کرتے ہیں۔

کہ جو عبادت کرتا ہے مخلوق میں عابد و زاہد کہلاتے کو تیار ہے جو رہا ہے اور دعویٰ یوں کرتا ہے کہ میں عبادت اللہ واسطے کرتا ہوں اور یہ نفاق ہے اور بایں زیاد نفاق  
 اپنے آپ کو کار گزار و عابد سمجھتا ہے اور یہ عجب و غرور ستانی ہے ۱۲

تَمَتَّ عَبْدُكَ لَهُ وَصِرَتْ عَبْدًا حَقًّا وَتَدْعُلُ  
فِي ذِمَّةٍ مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِمْ إِنْ عِبَادِي لَيْسَ  
لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ إِذَا تَحَقَّقَ شُكْرُكَ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلْهِمَ قُلُوبَ الْخَلْقِ وَالْإِسْتِمْرَارُ  
بِالشُّكْرِ لَكَ وَالْكَوْدُ إِلَيْكَ فَيَنْبِذُ  
طَرِيقَ الشَّيْطَانِ وَأَعْوَابَهُ عَلَيْهِ تَزِيدُ الدُّعَاءُ  
عَزِيمَةً وَالْإِسْتِغَاثَ بِهِ رُحْمَةً ۚ الدُّعَاءُ  
نَفْسٌ لِلْفَرِيقِ وَرُوزَنَةٌ لِلْمَحْبُوسِ إِلَى أَنْ  
يَأْتِيَ الْفَرَقُ مِنَ الْحَبْسِ وَاللُّخُولُ عَلَى الْمَلِكِ  
لَوْ نَوَّاعِلَاءُ ۚ أَنْتُمْ كَاتِبُونَ تَتَرَكُونَ  
الدُّعَاءَ ۚ وَلَا تُحْسِنُونَ تَدْعُونَ ۚ مَا مِنْ  
شَيْءٍ إِلَّا وَيُخْتَارُ إِلَى وَبَيْتِهِ وَعَقْلٍ وَعِلْمٍ وَ  
إِتِبَاعٍ لِمَنْ يَعْرِفُ ۚ أَنْتُمْ كَاتِبُونَ مَا  
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ  
وَلِهَذَا أَسَأْتُمْ طَلَبُوا نَكْرًا فِيهِمْ لَا تُخَاطَبُوا  
بِرُؤُوسِ أَدْيَانِكُمْ وَأَحْوَالِكُمْ مَعَهُمْ  
لَا تَعْتَرِضُوا عَلَيْهِمْ فِي جَمِيعِ تَصَادِيقِهِمْ  
إِذَا لَمْ يَعْزِزِ الشَّرْعُ عَلَيْهِمْ لَا تَعَارِضُوا  
عَلَيْهِمْ ۚ هُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ ۚ مَا يَسْكُنُ  
قَلْبَهُ مِنَ الْخَوْفِ حَتَّى يَسْكُنَ

❖

اس کی پرستش تیرے لئے کامل ہو جائے گی اور تو سچا بندہ بن جائے گا اور  
ان بندوں میں داخل ہو جائیگا جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ  
(اے ابلیس) میرے بندوں پر تیرا کچھ بھی زور نہیں ہے۔ جب حق تعالیٰ  
کے لئے تیری شکر گزاری متحق ہو جائے گی تو مخلوق کے قلوب اور ان کی زبانوں  
پر تیری شکر گزاری اور تیری محبت ڈال دی جائے گی اگر سب تیرے اسناد  
وپردانہ بن جائیں گے پس اس وقت شیطان اور اس کے چیلے چالوں کے  
لئے تیرے مقابلہ کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ دُعا کا چھوڑ دینا میرے نزدیک  
عزیمت ہے اور دُعا میں مشغول ہونا اجازت ہے۔ دُعا تو ڈوبتے ہوئے کا  
سنبھالا اور کوٹھری میں بند شخص کا روشن دان ہے کہ اس سے فی الجملہ  
حیات و رہائی کی توقع قائم نہ ہوتی ہے مگر اسی وقت تک کہ قید سے (رہائی  
پاکر) کھلے میدان میں نہ آجائے اور بادشاہ پر داخلہ نصیب نہ ہو اور نہ  
پھر دشمنان کی ضرورت ہی نہیں) عقلمند بنو نہ تم ترک دُعا جسی طرح  
جانتے ہو اور نہ دُعا مانگنا ہی اچھی طرح جانتے ہو۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں مگر  
نیت اور عقل اور علم اور واقع کے اتباع کی ضرورت نہ ہو پس دُعا اور ترک  
دُعا دونوں کا خاص موقع ہے مگر تم سمجھتے ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کے پاس کیا ہے  
اور اس کے نیکو کار بندوں کے پاس کیا ہے؟ اسی لئے تم ان کے متعلق بگمان  
بنے ہوئے ہو۔ ان کے ساتھ اپنے دین اور اپنے حالات کے سروں کا  
خطرناک معاملہ نہ کرو (اور نہ وہ قطع ہو جائیں گے) ان کے ہر کاٹ سکتا  
میں کسی بات پر بھی اعتراض نہ کرو۔ جب تک شریعت ان پر اعتراض نہ کرے  
(یعنی کوئی کام خلاف شرع ان سے صادر نہ ہو) تم بھی اعتراض مت کرو۔ وہ  
ظاہر و باطن دونوں اعتبار سے حق تعالیٰ کے سامنے ایستادہ ہیں۔ جب تک  
حق تعالیٰ ہی ان کو سکون نہ بخشے اور سلامتی کا ضامن نہ بن جائے

لہذا ائمہ والوں کے مختلف مذاق ہوتے ہیں۔ حضرت محبوب بحالیؒ کا مذاق وہی ہے کہ دعا نہ کرنے میں شان تسلیم و تقویٰ زیادہ ہے۔ اور دیگر صلحاء کا مذاق یہ ہے کہ دنیا میں بقا  
حاصل نہ ہونے کا اظہار ہے البتہ دعا قبول نہ ہو تو زبان یا قلب پر شکوہ اور گرانی مطلق نہ آوے کہ شان تسلیم بھی قائم رہے اور ادعویٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہو جائے  
کیونکہ آقا کو غلام کی درخواستیں مجایا کرتی ہیں۔ ۱۲۰ منہ

يَقْنَنَ لَهُ السَّلَامَةَ ۖ تَعَالَىٰ عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ  
 حَلَّ فِي الْأَرْضِ وَيَا زُهَادَهَا تَعْلَمُوا شَيْئًا مَّا  
 عِنْدَكُمْ مِنْهُ خَيْرٌ ۖ اُدْخُلُوا اِكْتِلَالِي حَتَّى  
 اَقْلَمَكُمْ شَيْئًا لَا يَحْدُوثُهُ عِنْدَكُمْ ۖ  
 الْقُلُوبُ كِتَابٌ وَلِلْأَسْرَارِ كِتَابٌ وَلِلْمُقُوسِ  
 كِتَابٌ وَلِلْجَوَارِحِ كِتَابٌ ۖ هِيَ دَرَجَاتٌ وَ  
 لِمَقَامَاتٍ ۚ اَقْدَامٌ مَعْدُودَةٌ ۚ اَلْقَدَمُ الْاَوَّلُ  
 مَا قَعَمَ لَكَ كَيْفَ تَصِلُ اِلَى الثَّانِي ۚ اَلْاِسْلَامُ  
 مَا قَعَمَ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْمَانِ الْاِيْمَانُ  
 مَا قَعَمَ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْاِيْقَانِ الْاِيْقَانُ  
 مَا قَعَمَ لَكَ فَكَيْفَ تَصِلُ اِلَى الْمَعْرِفَةِ وَ  
 الْاُولَايَةِ ۚ كُنْ عَاقِلًا ۚ مَا اَنْتَ عَلَى شَيْءٍ ۚ كُلُّ  
 شَيْءٍ يَطْلُبُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بِاَلَايَةِ  
 رَبِّهِ ۚ اِنَّمَا قَصَمُ الرِّيَاسَةِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ  
 الْمَرْكُزِ فِيهِمْ وَفِي الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالْمَوْتِ  
 وَالصَّبْرِ وَالْاِرَادَةِ ۚ الرِّيَاسَةُ مِنَ السَّمَاءِ  
 تَنْزِيلٌ لَا مِنَ الْأَرْضِ ۚ اَلْاُولَايَةُ مِنْ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنَ الْخَلْقِ ۚ كُنْ اَبَدًا  
 تَالِيًا لَا مَتْبُوعًا ۚ صَاحِبًا لَا مَقْصُوبًا ۚ اَرْضِ  
 بِالْاَمْرِ وَالْحُسُولِ ۚ اِنْ كَانَ لَكَ عِنْدَ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حُضْرٌ ۚ ذَلِكَ فَهَوَ يَجْعَلُكَ  
 فِي وَفْقِهِ ۚ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالْقَبُولِ  
 وَتَرْكِ حَوْلِكَ وَفُوتِكَ وَاعْتَزْلِكَ  
 وَشُرُوكِكَ بِالْخَلْقِ  
 قَدْ يَنْفُسُكَ

اس وقت تک خوف کے سبب ان کے دل کو قرار ہی نہیں آتا۔  
 اے دُنیا بھر کے بندگانِ خدا اور زاہدو! اُو وہ چیز سیکھو جسکی  
 تم کو خبر نہیں ہے۔ میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو  
 وہ علم پڑھا دوں جو تمہارے پاس موجود نہیں ہے۔ قلوب کا  
 مکتب جدا ہے اور اسرار کا مکتب جدا اور نفوس کا مکتب جدا  
 اور اعضاء بدن کا مکتب جدا۔ یہ سب الگ الگ درجے اور مقامات  
 اور گنتی کے چند قدم ہیں (جن میں آگے پیچھے کی ترتیب ملحوظ ہے)  
 یہ ہلا قدم تو تیرا درست ہوا نہیں پھر دوسرے تک کس طرح پہنچو گے!  
 تیرا اسلام تو ابھی درست ہی نہیں ہوا پھر ایمان تک کیوں کر  
 پہنچ سکتا ہے؟ ایمان تیرا صحیح نہیں ہوا پس ایقان تک کیسے پہنچو گے!  
 اور ابھی ایقان تو صحیح ہوا نہیں پس معرفت اور ولایت تک  
 کیوں کر رسائی ہوگی؟ صاحب عقل بن تو کچھ سمجھ نہیں تم میں  
 ہر شخص آلہ سرداری کے بغیر مخلوق کا سردار بننا چاہتا ہے حالانکہ  
 مخلوق کی سرداری ان میں اور دُنیا و نفس و خواہش و  
 طبیعت و ارادہ سب میں زبدا اختیار کرنے کے بعد صحیح ہوتی  
 ہے۔ سرداری آسمان سے اُترا کرتی ہے زمین سے نہیں کہ  
 جس کا جی چاہے خود ہی حاکم بن بیٹھے (ولایت حق تعالیٰ کی  
 طرف سے عطا ہوتی ہے نہ کہ مخلوق کی طرف سے ہمیشہ) (دوسرے  
 اللہ والوں کا) مقتدی بنارہ مقتدا مت بن۔ صاحب بنارہ (کہ  
 دوسروں کیساتھ ہے) مصوب مت بن (کہ دوسروں کو اپنے ساتھ لے  
 کیونکہ دوسروں کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں ہے) ذلت و گناہی کو پسند  
 کر۔ (کہ امیں بڑا امن ہے) پھر اگر حق تعالیٰ کے نزدیک تیرے لئے  
 اس کی ضد (یعنی امامت و شہرت مقدور) ہوگی تو اپنے وقت پر وہ  
 خود آجائے گی۔ توشان تسلیم و تقویٰ اختیار کر اور اپنے زور  
 اپنی طاقت اپنے اعتراض اور مخلوق اور نفس کو شریکِ خدا سمجھنا

تجانبہ بن جائے گا اور  
 تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ  
 ہے۔ جب حق تعالیٰ  
 کے قلوب اور ان کی زبوا  
 گی کہ سب تیرے ارادہ  
 اس کے چیلے پاؤں کے  
 و زدنیا میرے نزدیک  
 دُعا تو دوتے ہوئے کا  
 کہ اس سے فی الجملہ  
 تک کہ قید سے (رہائی  
 اخلہ نصیب نہ ہو اور نہ  
 تم ترک دُعا ابھی طرح  
 کوئی چیز ہی ایسی نہیں کہ  
 نہ ہو پس دُعا اور ترک  
 حق تعالیٰ کے پاس کیلئے  
 لئے تم ان کے متعلق بگیاں  
 آلات کے سروں کا  
 ان کے مرکبات سکنا  
 ان پر اعتراض نہ کرے  
 اعتراض مت کرو۔ وہ  
 ستارہ ہیں۔ جب تک  
 کا خاصا من نہ بن جائے  
 عاشقان یہ ہے کہ وہ میں اپنا  
 کے ملک کی تعمیل میں پہنچے

عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْعُبُودِيَّةِ وَهِيَ امْتِنَالُ الْإِنْسَانِ  
وَالْإِنْتِهَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصِّدْقُ عَلَى الْإِقَاتِ بِأَسَاسٍ  
هَذَا الْأَمْرُ التَّوْحِيدُ وَالْبِنَاءُ عَلَيْهِ الْأَحْثَالُ الصَّلَاحُ  
الْأَسَاسُ مَا أَحْكَمْتَهُ عَلَى آتِي شَيْءٍ تَتَّبِعِي الْبَنِيَّةُ  
مَا صَحَّحْتَ لَكَ كَيْفَ تَتَكَلَّمُ سَكُونُكَ  
مَا تَمَّ لَكَ كَيْفَ تَنْطِقُ هَذَا الْكَلَامُ عَلَى  
الْخَلْقِ نِيَابَةُ سَعْيِ الرُّسُلِ لَا تَهْمُهُمُ الَّذِينَ  
كَانُوا مُخْطَبَاءَ الْخَلْقِ فَلَمَّا ذَهَبُوا أَقَامَ الْحَقُّ  
عَنْ وَجَلِ الْعُلَمَاءِ الْعَمَالِ يَعْلَمُهُمْ مَقَامُهُمْ  
وَجَعَلَهُمْ وَرَافِعَهُمْ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَكُونُ  
فِي مَقَامِ الرُّسُلِ يَكُونُ أَطْهَرَ مِنَ الْخَلْقِ  
فِي زَمَانِهِ وَأَعْلَمُهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
عَلَيْهِمْ يَحْسَبُونَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ هَيِّنٌ يَا خَلْقُ لَا  
يَا اللَّهُ وَرَسُولِهِ وَأَوْلِيَايَا الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ  
يَا خَلْقُ لَا يَفْقَهُوهُمْ وَطَبَاعِهِمْ وَدُنْيَا هُمْ وَ  
أُخْرَاهُمْ وَيَحْكُمُكُمْ أَخْرُسُوا وَأَسْكُنُوا حَتَّى  
تَنْطَقُوا وَتَنْعَشُوا وَتَقَامُوا وَتُحْكَمُوا مَنْ  
عَلِمَ عِلْمَهُ هَوَاهُ فَإِنَّ إِلَهَ الْعِلْمِ الْتَافَعَ كَيْفَ  
لَا يَكُونُ نَافِعًا وَقَدْ أَغْلَقَ أَبْوَابَ الْخَلْقِ  
وَفَتَحَ بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ الْبَابُ  
الْكَبِيرُ إِذَا مَرَّ هَذَا الْفَلَقُ وَالْفَتْحُ  
لَيَعْبُدُ ذَهَبَتْ عَنْهُ الشَّرْحَةُ وَجَاءَتْهُ الْحُلُوفُ  
جَاءَتْ الْخَلْمُ إِلَى قَلْبِهِ وَالنَّشَارُ عَلَيْهِ  
جَاءَتْهُ الْمَقَاتِلُ تَنَازَعَتْ مَعَهُ الْقُسُوفُ  
وَبَقِيَ اللَّبُّ السَّدَّ طَرِيقُ

ترک کر۔ بندگی کا ساتھی رہنا یعنی حکم کی تعمیل کرنا اور ممنوعات  
سے باز رہنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا ضروری سمجھ۔ اس امر (یعنی  
ولایت سرمداری خلق) کی بنیاد تو حید ہے کہ ہر نفع و ضرر کا مالک  
صرف خدا کو سمجھ) اور اعمال صالحہ اس کی تعمیر ہے ابھی تک تو نے  
بنیاد کو تو مضبوط کیا نہیں پھر تعمیر کی چٹائی کس شے پر کرے گا؟ تیری  
نیت تو درست ہوئی نہیں و غلط کس طرح کہے گا؟ تیرا سکوت ابھی پورا  
ہوا نہیں بولے گا کس طرح؟ مخلوق کو غلط کہنا پیغمبروں کی نیابت ہے  
اس لئے کہ وہی مخلوق کے داغ و خطے پس جب وہ تشریف لے گئے  
تو حق تعالیٰ نے ان کے علوم پر عمل کرنے والوں کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا  
اور ان کو ان کا وارث بنا دیا۔ جو شخص پیغمبروں کی جگہ کھڑا ہونا چاہے  
اس کو (پیغمبروں کی طرح) اپنے زمانہ میں ساری مخلوق سے زیادہ پاک  
صاف اور حق تعالیٰ کے حکم اور علم کا سب سے زیادہ واقف کار ہونا چاہیے  
اے اللہ اور اس کے رسولوں اور اس کے نیکو کار بندوں اور اولیاء  
سے ناواقف اور اے اپنے نفوس اور اپنی طبیعتوں اور اپنی دنیا  
و آخرت سے جا بھو۔ تمہارا گمان یہ ہے کہ یہ امر (یعنی غلط گوئی)  
ایک آسان بات ہے۔ تم پر افسوس۔ گونگے اور خاموش بنے  
رہو۔ یہاں تک کہ تم کو (خدا کی طرف سے) بلوایا جائے اور  
اٹھایا جائے اور کھڑا کیا جائے اور (مخلوق کے سامنے ممبر بد)  
لایا جائے جس کی خواہش نفس پر اس کا علم غالب آجائے تو  
وہی علم سود مند ہے۔ اور سود مند کیوں نہ ہو جبکہ اس نے مخلوق کے  
دروازے کر دیئے بند۔ اور حق تعالیٰ کا دروازہ کھول لیا جو سب  
میں بڑا دروازہ ہے۔ جب یہ بند و کشادہ کیلئے صحیح ہو جاتا ہے تو  
اس کے پاس سے بھڑکھٹ جاتی اور خلوت آ جاتی ہے۔ اس کے  
قلب کی طرف خلعت آتے اور اس پر پنچا اور پہنے لگتی ہے وہ ہواں  
آتی ہیں جو چھکوں کو اس سے جھاڑ دیتی ہیں اور غریبانی رہ جاتا ہے

بل کرنا اور منوعات  
سمجھ۔ اس امر یعنی  
ہر نفع و ضرر کا مالک  
ہے ابھی تک تو نے  
شے پر کر گیا؟ تیری  
کا؟ تیرا سکوت ابھی پورا  
غیروں کی نیابت ہے  
وہ تشریف لے گئے  
کو ان کی جگہ کھڑا کر دیا  
کی جگہ کھڑا ہونا چاہیے  
مخلوق سے زیادہ پاک  
واقعہ کا رہنا چاہیے  
کار بندوں اور اولیاء  
بتوں اور اپنی دنیا  
(یعنی وعظ گوئی)  
اور خاموش بنے  
(بُلوایا جائے اور  
کے سامنے ممبر ہر  
م غالب آجائے تو  
جبکہ اس نے مخلوق کے  
زہ کھول لیا جو سب  
صحیح ہو جاتا ہے تو  
جاتی ہے۔ اس کے  
گتے ہے وہ ہوا یا  
خزیناتی رہ جاتا ہے

الْهَوَىٰ وَالْغَلَبَ وَالْقَهَرَ ۖ وَانفَعَتِ الْظُّرُوقُ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَظَهَرَتِ الْجَادَةُ عَلَيْهِ  
جَادَةُ مُرَادِهَا الَّتِي هِيَ جَادَةُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ مَا تِلْكَ الْجَادَةُ  
جَادَةُ الصَّفَاءِ بِلَا كَدٍ ۖ جَادَةُ التَّوْحِيدِ بِلَا  
ظَمَرٍ ۖ جَادَةُ الْإِسْتِسْلَامِ بِلَا مُنَازَعَةٍ ۖ جَادَةُ  
الْوَدِّ بِلَا كَدٍ ۖ جَادَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا خَلْقٍ  
جَادَةُ الْمُسْتَبِ بِلَا سَبَبٍ ۖ هَذِهِ الْجَادَةُ الَّتِي  
عَلِمَها أَمْرَاءُ الدِّينِ وَسُلَاطِينُ الْمَعْرِفَةِ وَمُلُوكُهَا  
الَّذِينَ هُمْ رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْفِيَاؤُهُ وَ  
جَبَابُؤُهُ ۖ النَّاصِرُونَ لِدِينِهِ أَلْمَعَادُونَ فِيهِ  
وَالْمُتَّبِعُونَ فِيهِ ۖ وَبِحُكْمِكَ كَيْفَ تَدْعِي خَلْقِي هَؤُلَاءِ  
الْقَوْمَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَغَيْرُكَ مِنَ الْخَلْقِ ۖ لَا  
إِيمَانَ لَكَ وَعَلَى دَجْوِ الْأَرْضِ مِنْ غَخَافَةٍ وَتَرْجُوهُ  
لَا أَهْلُكَ لَكَ وَفِي الدُّنْيَا شَيْءٌ تُرِيدُهُ ۖ لَا تُوَحِّدُ  
لَكَ وَأَنْتَ تَرَى غَيْرَكَ فِي طَرِيقِكَ إِلَيْيُوهِ الْعَارِفُ  
غُرُوبِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَاهِلٌ فِيهِمَا وَفِيمَا  
بَيْنَهُمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَمَلَةِ ۖ لَا رَغْبَةَ لَهُ  
فِي غَيْرِهِ ۖ يَا قَوْمُ اسْمَعُوا مِنِّي وَأَنْزِلُوا الْفُتْنَةَ  
لِي مِنْ قُلُوبِكُمْ ۖ كَيْفَ تَسْمَعُونِي وَتَنْتَابُونَنِي  
وَأَنَا شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ ۖ أَحْمِلْ أَثْقَالَكُمْ وَ  
أَخِيطْ مُتَوَقِّعَ أَعْمَالِكُمْ وَأَشْفَعْ لِي إِلَى الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ فِي قُبُولِ حَسَنَاتِكُمْ  
وَالنَّجَا وَنَزْعِنَ  
سَيِّئَاتِكُمْ

خواہش نفس کا راستہ بند اور مقہور و مغلوب ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ  
کی طرف کا راستہ کھل جاتا ہے اور اس پر اس کی مراد کی وہ شاہراہ  
ظاہر ہو جاتی ہے جو گذشتہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء کی شاہراہ  
وہ شاہراہ کون سی؟ سفائی بلا کد و رت کی شاہراہ توحید بلا  
شرک کی شاہراہ۔ شاہن تسلیم بلا منازعت کی شاہراہ۔ راستی  
بلا دروغ کی شاہراہ۔ حق جل جلالہ بلا خلق کی شاہراہ اور  
مسبب الاسباب بلا اسباب کی شاہراہ۔ یہی وہ شاہراہ ہے  
جس پر دین کے امراء اور معرفت کے وہ شاہان و سلاطین (چلتے)  
رہے ہیں جو مردانِ خدا اور حق کے منتخب و برگزیدہ ہیں کہ اس  
کے دین کے مددگار اسی کے واسطے عداوت اور اس کے واسطے  
محبت کرنے والے۔ تجھ پر افسوس۔ ان حضرات کے راستہ کا تو  
کیونکر مدعی بنا ہے حالانکہ تو اپنے نفس اور دوسری مخلوق کو  
شریکِ خدا بنائے ہوئے ہے؟ جب تک سطحِ زمین پر ایک شخص بھی  
ایسا رہے جس کا تیرے دل میں خوف یا اس کے قسم کی توقع ہو تو  
تیرے لئے ایمان (کامل) نہیں۔ اور جب تک دنیا میں ایک چیز  
بھی ایسی ہو جس کو تو اپنی مراد بنائے تو تیرے لئے نہ ایمان نہیں  
اور جب تک خدا کے راستے میں کسی پر بھی تیری نظر نہ جائے تو تیرے  
لئے توحید (صحیح) نہیں۔ عارفِ دنیا و آخرت میں مسافرانہ  
روش پر اور دونوں میں بے رغبت اور جملہ ماسوی الشرائع راہد  
ہوتا ہے کہ اس کے غیر کی اس کو مطلق بھی رغبت نہیں ہوتی۔  
صاحبو! میری سُنو اور اپنے دلوں سے مجھ پر الزام دُور کرو۔  
تم مجھ پر کس طرح الزام دھرتے اور میری غیبت کیا کرتے ہو حالانکہ  
میں تمہارا شفیق ہوں کہ تمہارے بوجھ اٹھاتا اور تمہارے  
اعمال کی پھٹن کو سیتا ہوں اور حق تعالیٰ سے تمہاری نیکیوں  
کے قبول اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمانکی سفارش کیا کرتا ہوں

مَنْ عَرَفَنِي مَا بَرَحَ مِنْ عِنْدِي إِلَى أَنْ يَمُوتَ  
يَجْعَلُنِي شَهْرًا وَكَذَا تِلْكَ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَ  
لِبَاسَهُ يَسْتَعْنِي بِي عَنْ غَيْرِي يَا عَلَامُ  
كَيْفَ لَا تُحْيِيَنِي وَأَنَا أُرِيدُ لَكَ لَارِي ۖ أَرِيدُ  
مَنْفَعَتَكَ وَتَخْلِيصَكَ مِنْ يَدِ الدُّنْيَا الْقَتَالَةِ  
الْغَرَارَةِ ۖ إِلَى مَنْ تَعْدُونَ خَلْفَهَا عَنْ قَرِيبٍ  
تَلْتَفِتُ إِلَيْكُمْ وَتَقْتُلُكُمْ ۖ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا يَكْرَهُ حَيَاتِهِ مَعَ الدُّنْيَا وَلَا تَحْفَظُهُ لِأَيَّامِهَا  
عَلَيْهِمْ وَلَا يَتْرُكُهُمْ مَعَهَا وَلَا مَعَ غَيْرِهَا فِي  
الْجَمْعَةِ ۖ بَلْ هُوَ مَعَهُمْ وَهُمْ مَعَهُ ۖ قُلُوبُهُمْ  
أَبَدًا لَهُ ذَاكِرَةٌ ۖ بَيْنَ يَدَيْهِ حَاضِرَةٌ  
وَعَنْ غَيْرِهَا مُعْرَضَةٌ وَعَلَيْهِمْ مُقِيلَةٌ ۖ فَهُوَ مَعَهُمْ  
حَافِظٌ لَهُمْ وَلَهُمْ مُؤْنَسٌ ۖ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا  
مِنْهُمْ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُمْ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ  
النَّارِ ۖ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا مُنَافِقُ ۖ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمُظْهَرُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ  
هُوَ الْمُنَادِي عَلَيْهِمْ ۖ هُوَ الْحَامِمُ لِقُلُوبِ الْخَلْقِ  
عَلَى مَنْ يُرِيدُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ هُوَ السَّخَرُ  
تُرِيدُ أَنْتَ بِنِفَاقِكَ قَدْ جَمَعُ  
قُلُوبَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ ۖ لَا يَبْجِي  
مِنْ هَذَا شَيْءٌ يَا عَلَامُ  
أَتُرَكُّ شَهْرَاتِكَ  
تَحْتَ أَقْدَامِكَ

جو مجھ کو پہچان لے گا وہ مرتے دم تک میرے پاس سے نہ لڑے  
اپنی شہوات و لذات اور اپنا کھانا پینا پہننا سب مجھ ہی کا  
بنائے گا۔ اور میرے سبب دوسروں سے مستغنی بن جائیگا۔  
صاحبزادہ! کیا سبب ہے کہ تو مجھ سے محبت نہیں رکھتا  
حالانکہ میں تجھ کو چاہتا ہوں تیرے ہی لئے نہ کہ اپنے لئے۔  
میں تیرا فائدہ اور تجھ کو قاتل اور مکار دُنیا سے چھڑانا چاہتا  
ہوں۔ تو اس کے پیچھے کب تک دوڑتا رہے گا؟ غفریب  
وہ تیری طرف رُخ کرے گی اور تجھ کو قتل کر ڈالیگی۔ حق تعالیٰ  
اپنے محبتیں کو دُنیا کے ساتھ ایک لحظہ بھی نہیں چھوڑتا۔ وہ اسکی  
طرف سے ان پر مطمئن نہیں ہے۔ نہ ان کو ان کے ساتھ چھوڑتا ہے  
اور نہ کسی اپنے غیر کے ساتھ۔ بلکہ وہ ان کے ساتھ ہے اور یہ اسکے  
ساتھ ہیں۔ ان کے دل ہمیشہ اسی کی یاد میں مصروف اسی کے  
سامنے حاضر دوسروں سے رُود گرداں اور اسی پر متوجہ رہتے ہیں  
پس وہی ان کا ساتھی ہے وہی انکا نگہبان اور وہی انکا انیس غم خوار  
بارالہ! ہرکو بھی ان میں سے بنا دے اور ہماری نگہبانی فرما دینی  
کی نگہبانی فرما دی اور ہرکو عطا فرما دینا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی  
خوبی اور ہرکو دوزخ کے عذاب سے۔

(نیز آپ نے فرمایا) اے منافق! اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے  
بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (شہرت عطا فرما کر) خلیفہ بنا دیتا ہے  
وہی ان کے متعلق نذا دینے والا ہے (کہ اے لوگو! اعلانِ غصہ کو تم پر)  
فضیلت دی گئی ہے اس کا حکم سنو اور مانو) وہی اپنے بندوں پر  
جس پر چاہتا ہے مخلوق کے قلوب جمع کر دیتا ہے اور یہی تسخیرِ کبریٰ  
ہے (کہ سب کو اس کا مطیع بنا دیتا ہے) تو چاہتا ہے کہ اپنے افعال  
سے لوگوں کے قلوب کو اپنے اوپر مجتمع کرے۔ سو (یہ خیال ناممکن  
اس سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ اپنی شہواتوں کو اپنے قابضین! پیچھے ہٹا

وَأَرْضَ عَنْهَا كُلُّ قَلْبِكَ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكَ شَيْءٌ  
فِي سُلُوكِكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بِحَيْثُكَ  
فِي وَقْتِهِ ۖ لِأَنَّ السَّابِقَةَ لَا يَكُونُ الزُّهْدُ فِيهَا  
عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَدَّى وَلَا يَتَبَدَّلُ ۖ  
فِي الْقَسْمِ فِي وَقْتِهِ مَهْنَاءٌ مُلْكٌ مُطِيبٌ ۖ  
تَأْخُذُكَ بِبِدَالَةِ لَا يَبْدُلُ الدَّلِيلُ ۖ وَمَعَ ذَلِكَ قَدْ  
حَصَلَ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَوَابُ الدُّهْدِ فِيهِ  
وَالْظُّهُرُ إِلَيْكَ بِعَيْنِ الْكَرَامَةِ ۖ لَا تَكُ لَمْ تَشْرُفْ  
فِي طَلَبِهِ كَمَا هَرَبْتَ مِنَ الْإِسْمَاءِ تَعَلَّقَتْ  
لَكَ وَعَدَتْ خَلْفَكَ ۖ فَالزُّهْدُ فِيهَا لَا يَكُونُ وَلَكِنْ  
لَا يَكُونُ مِنَ الْأَعْرَاضِ عَنْهَا قَبْلَ حَيْثُهَا ۖ تَعَلَّمْ  
فِي الزُّهْدِ وَالسَّائِلِ ۖ لَا تَقْعُدْ فِي زُلُومَتِكَ  
مِمَّ جَمْعُكَ ۖ تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ ۖ تَفَقَّهْ فِي حُكْمِ  
الْأَحَادِ أَفْرَادٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
فِي طَلَبِكَ لَهُمْ وَسَمَاعُكَ مِنْهُمْ أَفْضَلُ مِنْ  
الْعِزِّ إِلَيْكَ ۖ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَأَلْبِسْهُ  
وَتَعَلَّمْ مِنْهُ الْفَقْهَ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِيمَانِ  
وَتَفَقَّهْ فِيهِ بِسَمَاعِكَ لَهُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ  
الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَقْوَامِ الرِّجَالِ ۖ مِنْ  
هُوَ لَمْ يَرِ جَالٌ ۖ الْعُلَمَاءُ بِحَيْثُكُمْ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَلَّ عَلَيْهِ فَإِذَا هُمْ لَكَ  
ذَلِكَ الْغَضَلُ وَحَدَّ لِقَائِهِمْ  
شَيْطَانٌ وَهُوَ وَطِينٌ وَعَادِكَا  
وَرُؤْيَا لِلْحَلْقِ ۖ

اور اپنے پورے قلب سے ان سے اعراض کر۔ پس اگر انیس سے  
کوئی چیز حق تعالیٰ کے علم ازلی میں تیرے لئے مقدر ہوگی تو وہ  
اپنے وقت پر خود ہی آجائے گی کیونکہ مقدرات میں بے رغبتی درست  
نہیں ہے۔ اور علم خداوندی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ مقسوم  
اپنے وقت پر خوش گوار و کافی مقدار اور مزہ دار بن کر آئے گا  
پس تو اس کو عزت کے ہاتھ سے لے گا نہ کہ ذلت کے ہاتھ سے  
اور اس کے ساتھ تجھ کو حق تعالیٰ کے نزدیک اس میں زاہد  
بننے کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا۔ وہ تیری طرف عزت  
کی نگاہ سے دیکھے گا۔ کیونکہ تو نے نہ حرص کی تھی اور نہ اس کی  
طلب میں اصرار کیا تھا۔ جتنا بھی تو مقسوم سے بھاگے گا وہ تجھے  
چپٹیں گے اور تیرے پیچھے لگیں گے۔ پس ان میں بے رغبت  
بننا صحیح نہیں (کیونکہ علم الہی کے خلاف کرنے کے درپے ہونا ہے)  
البتہ ان کے آنے سے پہلے ان سے اعراض کرنا ضروری ہے۔  
زہد اور تامل دونوں چیزیں مجھ سے سیکھ۔ اپنی جہالت لے کر  
اپنے کونزوں مت بیٹھ۔ فہم دین حاصل کر اسکے بعد عزت نشین بن۔  
فہم حاصل کر حکم خداوندی (یعنی شریعت میں) اور اس پر عمل کر  
اس کے بعد سب سے علیحدہ ہو بیٹھ۔ بجز ان چند افراد کے جو حق تعالیٰ  
کے جاننے والے ہیں کہ ان سے ملنا جتنا اور ان کی باتوں کا  
سننا تیرے لئے تیری گوشہ نشینی سے افضل ہے۔ جب  
تو ان میں سے کسی کو دیکھ پائے تو اس کا ساتھ نہ چھوڑ اور اس  
سے علم حق کا فقہ اور معرفت خداوندی سیکھ۔ ان کے منہ سے  
خود سن کر اس میں فہم حاصل کر (کیونکہ علم مردوں کے منہ ہی  
سے حاصل ہوا کرتا ہے۔ کون سے مرد؟ حق تعالیٰ کے حکم اور اسکے علم  
کے جاننے والے۔ پس جب تیرے لئے یہ صحیح ہو جائے تب نفس و  
شیطان و خواہش و طبیعت و عادات اور مخلوق پر نظر جانے کے بغیر



إِذَا هَمَّ لَكَ هَذَا الْإِنْعَامُ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ  
وَأَرْوَاحُ الصَّالِحِينَ وَهَمُّهُمْ حَوْلَكَ ۚ وَإِذَا  
النَّعْتُ عَنْ الْخَلْقِ عَلَى هَذِهِ الْقَاعِدَةِ وَإِلَّا  
فَالْعَنْ لَكَ نَفَاقٌ وَتَضْيِيعُ زَمَانِكَ فِي لَا شَيْءٍ ۚ  
وَتَكُونُ فِي النَّارِ دُنْيَا وَآخِرَةً ۚ فِي الدُّنْيَا  
فِي نَارِ الْأَقَاتِ ۚ وَفِي الْآخِرَةِ فِي النَّارِ الْمُعَذِّبَةِ  
لِلْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ ۚ اللَّهُمَّ عَفْوًا وَ  
غُفْرَانًا وَسِتْرًا وَجَاوِزًا وَتُوبَةً ۚ لَا تَهْنِكَ  
أَسْتَأْذِنُكَ لَا تُؤَاخِذْ نَائِبِنَا يَا اللَّهُ يَا  
كَرِيمٍ ۚ أَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ  
عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ۚ تَبَّ عَلَيْنَا  
وَأَعْفُ عَنَّا آمِينَ ۚ

وَيُحِبُّكَ تَدْرِي الْعِلْمُ وَتَفْرَحُ فَرَحَ الْجَهْلَالِ ۚ  
وَتَغْضَبُ كَغَضَبِهِمْ ۚ فَرَحُكَ بِالْأُنْيَا وَاقْبَالُ  
الْخَلْقِ عَلَيْكَ يُبْسِلُكَ الْحِكْمَةَ وَيُغْنِي قَلْبَكَ ۚ  
أَلَمْؤُومٌ لَا يَفْرَحُ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغْنِيهِ  
إِنْ كَانَ وَلَا يَبُذُّ مِنَ الْفَرَحِ فَافْرَحْ إِذَا كَانَ  
دُنْيَا وَبَدَلَتْ لَهَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ تَنْفَعُ بِهَا  
خُلَائِمُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُعِينُهُمْ عَلَى طَاعَاتِهِمْ  
أَلَزِمِ الْخَوْفَ فِي نَيْلِكَ وَنَهَارِكَ حَتَّى يُقَالَ  
بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ لَا تَخْأَنَّ فَإِنَّهُ مَعَكُمْ  
أَسْمَعُ وَآرَى ۚ كَمَا قَالَ ذَلِكَ لِمُوسَى  
وَهُوَ دُونَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۚ مَا أَنْتَ  
مِنْهُمْ ۚ لِأَنَّ مَعَكَ حِفْظُ  
الْعِلْمِ بِمَا عَمِلَ ۚ

تنہا گوشہ میں بیٹھ جا۔ جب یہ گوشہ نشینی تیرے لئے صحیح ہو جائیگی  
تو فرشتے اور ارواح صالحین اور ان کی توجہات تیرے ارد گرد  
ہونگی (اور سب حفاظت و ترقی بنے گی) اگر تو اس طریقہ پر مخلوق  
سے گوشہ نشینی اختیار کرے (تو بے شک مفید ہے) ورنہ تیری  
گوشہ نشینی نفاق اور فضول تضييع اوقات ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں  
جگہ تو آگ میں ہوگا۔ دنیا میں تکالیف کی آگ کے اندر، اور  
آخرت میں اس آگ کے اندر جو منافقوں اور کافروں کے لئے تیار  
کی گئی ہے۔ بَارِ الْهَامَانِي وَمَغْفَرَتِ اور پردہ پوشی و درگزر اور  
توجہ (فرما) ہماری پردہ دری مست کجی اور ہمارے گناہوں پر  
ہماری گرفت نہ فرمائیو۔ اے اللہ! اے کریم تو نے فرمایا ہے  
کہ ”اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور بہتری  
خطائیں معاف کر دیتا ہے“ ہماری توبہ قبول فرما لے ادرہم  
کو معاف فرما۔ آمین

تجھ پر افسوس کہ علم کا دعویٰ کرتا ہے اور جاہلوں کا سا اترنا اتراتا  
اور اُن کے غصہ کی طرح غصہ کرتا ہے تیرا دنیا پر اور مخلوق کے  
اپنی طرف متوجہ ہونے پر اترنا علم و فہم بھلا دے گا اور تیرے قلب  
کو سخت بنا دیگا۔ اگر شادمانی کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو خیر اسوقت  
شادمان ہو جبکہ دنیا ہو اور اس کو خرچ کرے حق تعالیٰ کی طاعت  
میں کہ تو خادمان حق کو اس سے نفع پہنچائے اور انکو کھلا پلا کر  
ان کی طاعتوں پر ان کی اعانت کرے۔ دن رات خوف پر قائم ہو  
یہاں تک کہ تیرے قلب اور باطن سے کہہ دیا جائے جس طرح  
کہ مہدی دہارون علیہما السلام سے کہا گیا تھا کہ ”خوف نہ کرو میں  
تم دونوں کے ساتھ ہوں کہ (سب) سُن رہا اور دیکھ رہا ہوں تو  
ان (یعنی خوف بنا دئے جانے والوں میں داخل) نہیں ہے کیونکہ  
عمل کے بغیر صرف علم کا خط یا ذکر لینا ہی تیرے پاس ہے۔

عَلَّا جَزَمَ لَا تَكُونُ وَارْتَابَ اُورَاشَةُ رَاثِمًا  
 قَتْلُهُ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْاِخْلَاصِ بِاِعْرَافِ  
 تَنَزُّلِكَ وَلَا تَنْطَاطِرَ اِلَى شَيْءٍ لَمْ يَتَّخِذْكَ  
 وَابْنِ الْحَقِّ عَرَفَ وَجَلَّ فِي مَقْدَرِهِ فَلَا  
 حَرَمَ يُوقِفُكَ وَيَلْطَفُ بِكَ وَيَحْمِلُ عَنْكَ  
 اَلَا تَقَالُ وَيَرْفُقُ بِكَ دُنْيَا وَآخِرَةً اَلْوَمْنِ  
 اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُهُ سُبْحَى مُوقِنًا ثُمَّ اِذَا  
 قَوِيَ اِيْقَانُهُ سُبْحَى عَارِفًا ثُمَّ اِذَا قَوِيَتْ  
 مَعْرِفَتُهُ سُبْحَى عَالِمًا وَ اِذَا قَوِيَ عِلْمُهُ سُبْحَى  
 حَقِيقًا وَ اِذَا قَوِيَتْ حَقِيقَتُهُ سُبْحَى مَحْبُوبًا وَ اِذَا  
 قَوِيَ ذَلِكَ سُبْحَى غَنِيًّا مَقْرَّبًا مَسْنُونًا  
 يَسْتَأْنِسُ بِقَرَابَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلَعُهُ  
 عَلَى اَسْوَارِ حِكْمِهِ وَعِلْمِهِ سَلَامَتِهِ وَلَا  
 حَقِيقَتِهِ وَآخِرُهُ وَقَدْ رَأَى وَ يَكُونُ ذَلِكَ  
 عَلَى قَدَرِ حُضُورَاتِهِ وَمَا يُطِيبُهُ  
 مِنْ قُوَّةٍ فَلَيْسَ وَسَعِيَةٍ قَائِمٌ  
 مَعَ رِيَّةٍ عَزَّ وَجَلَّ بِحَارِجٍ يُقَلِّبُهُ  
 عَنِ الْخَلْقِ اِذَا اجَاءَ عِلْمُ رُتَبِهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ السَّابِقُ وَمَعَهُ قَسَمٌ  
 مِنَ الْمَاكُولِ وَالْمَشْرُوبِ  
 وَالْمَكْبُورِ وَالْمَكُونِ وَالْمَحْمُودِ  
 مَنْ يَتَنَادَاهُ مِنْهُ لِيُغِيْبَهُ  
 الْمُنْفِذُ بِفَوْجٍ حَلَّ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّنَادُلِ بِسَلَا  
 يَبْطُلُ عَنْهُ

ضرور ہے کہ تو (انبیاء کا) وارث نہ ہو سکے۔ وراثت تو صرف علم  
 عمل اور اخلاص سے صحیح ہو کرتی ہے۔ اپنے مرتبہ سے واقف ہو  
 اور جو چیز تیرے مقصود میں نہیں اس کی طرف مت بڑھ۔ حق تعالیٰ  
 کی مقدر فرمائی ہوئی چیزوں میں اس کی موافقت پر قائم رہ۔ پس  
 لایبودہ تجھ کو توفیق بخشے گا اور تجھ پر عنایت فرمایا گیا۔ اور تیرے سر  
 سے بوجھ اٹھائے گا اور دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ نرمی کا برتاؤ  
 فرمائے گا۔ مومن کا جب ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام  
 صاحب ایقان رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر جب اسکا ایقان قوی  
 ہو جاتا ہے تو اس کا نام عارف ہو جاتا ہے پھر جب اسکی معرفت  
 قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام عالم رکھ دیا جاتا ہے اور جب  
 اس کا علم قوی ہو جاتا ہے تو اس کا نام محب قرار دیا جاتا ہے  
 اور جب اس کی محبت قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام محبوب  
 رکھا جاتا ہے اور جب یہ (شان محبوبیت) صحیح ہو جاتی ہے تو  
 اس کا نام غنی مقرب و مستانس قرار دیا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ  
 کے قرب سے انس پاتا ہے۔ حق تعالیٰ اسکو اپنے حکم اپنے علم اپنی  
 اگلی پچھلی (لکھت) اور اپنی قضاء و قدر پر اطلاع بخشتا ہے اور  
 یہ اس کے حوصلہ اور اس کے قلب کی اس طاقت اور گنجائش کے  
 مطابق ہوتا ہے جو اسکو حق تعالیٰ عطا فرماتا ہے وہ اپنے رب کی  
 معیت میں قائم اور باعتبار طلب مخلوق سے باہر ہوتا ہے کہ جب  
 حق تعالیٰ کا علم سابق (یعنی تقدیر الہی کے ظہور کا وقت) آتا ہے اور اس  
 کے ساتھ (اس کے) مقصود کی کوئی چیز کھانے پینے اور کساح کرنے  
 کی ہوتی ہے تو چونکہ (محبوب حق) جس کی طرف وہ مقصود نافذ  
 کیا گیا ہے اس مقصود کی چیز سے غائب ہوتا ہے اس لئے مقصود  
 اس شخص کو پاتا جو اُسے لے لے۔ لہذا حق تعالیٰ اس (محبوب  
 صاحب مقصود کو) تناول کی غرض سے موجود فرما دیتا ہے۔

تیرے لئے صحیح ہو جائیگا  
 تہجہات تیرے ارد گرد  
 گر تو اس طریق پر مخلوق  
 مفید ہے) ورنہ تیری  
 کہ دنیا اور آخرت دونوں  
 آگ کے اندر، اور  
 اور کافروں کے لئے تیار  
 بردہ پوشی و درگذر اور  
 اور ہمارے گناہوں پر  
 کے کریم تو نے فرمایا ہے  
 ول فرماتا ہے اور بہتری  
 یہ قبول فرمائے اہم

بہاؤں کا سا اترنا اترانا  
 را دنیا پر اور مخلوق کے  
 ملا دے گا اور تیرے قلب  
 ہی نہ ہو تو خیر اس وقت  
 سے حق تعالیٰ کی طاعت  
 لے اور انکو کھلا پلا کر  
 دن رات خوف پر قائم  
 یا جائے جس طرح  
 تاکہ خوف نہ کر دیں  
 رہا اور دیکھ رہا ہوں تو  
 حل) نہیں ہے کیونکہ  
 تیرے پاس ہے

وَيَمْنِي: فَيَخْلُقُ خَلْقًا آخَرَ وَيَنْشِئُهُ لِسَلَا  
يَنْتَقِضُ مَا بَنَاهُ فِي سَلْبِ عَلِيمَةٍ قِيَتَلَقَهُمُ الْأَقْسَامُ  
كَمَا يَلْقَمُ الصَّبِيُّ الصَّغِيرُ: وَكَمَا أَنْصَمُ الْأُمُّ  
الذَّبْسُ فِي قَوْمٍ وَلِكُلِّهَا الرِّضِيعُ: تَنْزِلُ الْأَقْسَامُ  
فِي فِيهِ وَيُكْزَمُ بِأَكْلِهَا كَمَا يَكْزَمُ الرِّضِيعُ بِتَنَاوُلِ  
الْأَشْرِيَةِ: وَيَحْفَظُ قُوَّتُهَا لِأَخِيَارِ مَنَّهُ  
فِي ذَلِكَ بِدَلِّ السَّابِقَةِ تُرْقِي هَذِهِ الْمُؤْمِنِ  
الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ الْفَانِي عَنْ جَلْبِ الْمَصَالِكِ  
إِلَى نَفْسِهِ وَدَفْعِ الْمَصَارِعِ عَنْهَا بِدَلِّ لَوْحَةٍ  
تَقْلِبُهُ ذَاتُ الْيَمِينِ وَذَاتُ الشِّمَالِ: بِدَلِّ  
الطُّفْلِ يُشِيمِلُهُ وَيَحْطُطُهُ: يَا خَيْبَةَ مَنْ  
لَمْ يَعْرِفِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَمْ  
يَتَعَلَّقْ بِدَلِّ رَحْمَتِهِ:  
يَا خَيْبَةَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْهُ وَيَقْطَعْ  
إِلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَيَتَعَلَّقْ بِهِ بِسِرِّهِ  
وَيَمْسَسْ بِلُطْفِهِ وَمَنْ يَنْه  
يَا قَوْمُ كُنْتُ عَزَّ وَجَلَّ  
يَتَوَكَّى تَرْبِيَةِ قُلُوبِ  
الْمُصَدِّقِينَ مِنْ جَانِ صُورِهِمْ  
إِلَى الْكِبَرِ: كَمَا أَخَذْتُمْ  
بَشَى مِنَ الْبَلَاءِ أَدْرَا  
صَبْرُهُمْ أَدْرَا دَقْرَهُمْ  
مَنْ: أَلْبَلَاكَ  
تَقَرُّهُمْ وَلَا  
تُلْحَقُهُمْ:

تاکہ اس کا علم غلط نہ ہونے پائے وہ محبوب تو (خفایت میں) محو  
ہو لیتا ہے پس حق تعالیٰ اس کو دوسرے جنم میں مخلوق فرسما  
اور اس کو وجود بخشتا ہے تاکہ اپنے علم ازلی میں (مقسومات کی)  
جو تعمیر فرمائی تھی وہ منہدم نہ ہو جائے۔ پس مقسوم کے نوالے  
اس کو (بادلِ نا خواستہ) اس طرح کھلائے جاتے ہیں جیسے  
چھوٹے بچے کو کھلائے جاتے ہیں اور جیسے ماں اپنے دودھ پیتے  
بچے کے منہ میں شہد چٹایا کرتی ہے کہ مقسوم خود اس کے منہ میں اترتے  
ہیں اور ان کا کھالینا اس پر ایسا لازمی کر دیا جاتا ہے جیسے مریض  
پر شربت وغیرہ کا پینا لازمی کیا جاتا ہے اور اس طرح پر اس کے  
اختیار کے بغیر اس کی قوت محفوظ رکھی جاتی ہے تاکہ ضعف کے  
سبب عبادت سے عاجز نہ ہو جائے بلکہ تقدیر ہی اکی پرورش  
کیا کرتی ہے جو کہ مومن و صاحبِ ایقان و معرفت اور اپنی ذات کو  
فائدہ پہنچانے اور مضرت دفع کرنے سے فانی (اور عاجز) ہوتا ہے  
دستِ رحمت اسکو دایں اور بائیں کر دٹیں دلاتا رہتا ہے بلکہ  
لطفِ حق اسکو (بچوں کی طرح کندھے) چڑھاتا اور اُتارتا ہے۔ ہائے  
خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ کو نہ پہچانا اور اسکی رحمت کے اس  
سے لگ نہ گیا۔ ہائے خسارہ اس شخص کا جس نے اللہ سے معاملہ  
نہ کیا اور اپنے دل سے اسکی طرف کیسو ہو کر اپنے باطن سے اس کے  
ساتھ وابستہ نہ ہو گیا اور اس کے لطف و احسان کو مضبوط مقام نہ  
لیا۔ صاحبو! صدیقین کے قلوب کی پرورش کا ان کے بچپن سے  
لے کر بڑھے ہونے تک حق تعالیٰ ہی کفیل رہتا ہے۔ جوں جوں  
کسی قسم کی مصیبت سے ان کو آزار مانا اور ان کا سبر ملاحظہ فرماتا  
ہے وہ وہ اس سے ان کا قرب بڑھتا رہتا ہے مصیبت حقیقت  
نہ ان پر غالب آتی ہے اور نہ ان سے لاحق ہوتی ہیں (مضربین  
پر مصیبت کی صورت ہی نظر آتی ہے دل پر صدمہ مطلق نہیں ہوتا)

كَيْفَ تُلْحَقُهُمْ  
الطُّيُورُ وَالطَّائِرُ  
يَا مَقَّتَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ  
يَا عَلَامُ مَنْ  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
سَيِّدًا مِنْ  
الضَّالِّينَ  
أَحْمَلَتِ الْقُورُ  
وَجَعَلَكَ رَبِّ  
مِنْ خَلْقِهِ  
أَلَيْسَتْ أَوَّاحٍ  
الْمَجْلِسِ  
وَقَالَ رَفُوعٌ  
فِي الْمَدْرَسَةِ  
خَصِي  
مَنْ أَرَادَ أَنْ  
جَلَّ قَلْبُهُمْ  
الْمَصَائِبُ  
وَعَلَى مَا لَكَ  
بَيْنَ مَتْنِي: بِدَلِّ  
لَدُنْكَ الرَّبِّ  
الْأَقَا

كَفَّ تَلَحُّقَهُمْ وَهِيَ مَا شِئْتَ بِوَقْلِهِمْ عَلَى أَجْمَعَةٍ  
الْكُتُوبِ وَالطَّائِرَةِ يَا خَبِيَّةَ مَنْ يُؤْذِي قُلُوبَهُمْ  
يَا مَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَا حِرْمَانَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَا غَضَبَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ  
يَا عَلَامَ مَنْ عُلَامَ الْقَوْمِ وَأَرْضَانَهُمْ وَخَادِمًا  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ صِرْتَ  
سَيِّئًا إِنْ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِعِبَادِهِ  
الْقَمَلِ الْحَيْنِ رَفَعَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِذَا  
اِحْتَمَلْتَ الْقَوْمَ وَخَدَمْتَهُمْ رَفَعَكَ اللَّهُ الْيَوْمَ  
وَجَعَلَكَ رُئِيسَهُمْ فَلَيْفَ إِذَا خَدَمْتَ خَوَاصَّهُ  
مَنْ خَلَقَهُ اللَّهُ أَجْرًا خَيْرًا عَلَى أَيْدِيْنَا  
أَلَيْسْنَا وَاجِعَانَا مِنْ أَهْلِ لُطْفِكَ وَعِنَايِكَ

## الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكْرَةَ الْجُمُعَةِ  
فِي الْمَدْرَسَةِ سَابِعَ عَشَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ سَنَةِ  
خَمْسِ أَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامِهِ

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْصُلَ لَهُ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ فَلْيَدِمْ ذِكْرَ الْمَوْتِ فَإِنَّ ذِكْرَهُ يُهَوِّنُ  
الْمَصَائِبَ وَالْآفَاتِ لَا تَنفَعُهُ عَلَى نَفْسِكَ  
وَعَلَى مَالِكَ وَعَلَى وَلَدِكَ بِبَلِّ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ  
بِحَالِي مَتَى فَإِذَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ جَاءَتْكَ  
لَذَّةُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ فَتَذْهَبُ  
الْآفَاتُ بِأَصُولِهَا وَفُرُوعُهَا  
وَيَجِيدُكَ

اور وہ لاحق ہی کس طرح ہو سکتی ہیں جبکہ وہ مصیبتیں تو پایادہ ہیں  
اور صدقین کے قلوب اُڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہوتے ہیں  
(پھر پیدل اور اُڑنے والے کا ساتھ کیسا؟) ہائے خسارہ اس  
شخص کا جو ان کے دلوں کو ایذا پہنچائے۔ ہائے غضب خدا کا  
اس کے لئے ہائے حق تعالیٰ کی طرف سے عرویت اس کے لئے  
ہائے غصہ خدا کا اس کے لئے صاحبزادہ۔ اللہ والوں کا غلام  
اور ان کے (پانوں کے نیچے کی) زمین اور ان کا حاضریاش خدمتگار  
بن جا۔ پس جب ہر وقت تو اس حالت پر رہیگا تو سردار بن جائیگا  
جو شخص حق تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے۔  
حق تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں رفعت بخشتا ہے جب تو عوام  
کی (ایذاؤں) برداشت اور ان کی خدمت کرے گا تو حق تعالیٰ  
تجھ کو ان پر رفعت بخشے گا اور تجھ کو ان کا سردار بنا دیگا۔ پھر  
کیا پوچھنا جبکہ تو اس کی مخلوق کے خواص کی خدمت کرے۔  
یا اللہ ہمارے ہاتھوں اور ہماری زبانوں پر نیکیاں جاری فرما  
اور ہم کو اپنے لطف و عنایت کا اہل بنا لے۔

## پچیسویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - ۱۷ رمضان ۱۲۵۵ھ)

جو شخص حق تعالیٰ کی قضاء و قدر پر رضا کا خواہاں ہو اسکو  
چاہیے کہ ہر وقت موت کو یاد رکھے کیونکہ اسکا یاد رکھنا مصائب  
و آفات کو ہلکا کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس مال و اولاد کی بابت اس  
پر الزام مت رکھ بلکہ (جس کے متعلق جو بھی نقصان پہنچے)  
کہہ دے کہ میرا رب میرے حال کا مجھ سے زیادہ واقف ہے  
پس جب ہمیشہ اس حالت پر رہیگا تب تجھ کو رضا و موافقت  
کا مزہ آئیگا اور ساری تکلیفیں اپنی جڑ بنیاد سے جاتی رہیگی اور

بنا تو (فائیت میں) جو  
میں مخلوق فسرمانا  
میں (مقومات کی)  
میں مقسوم کے نوالے  
سے جاتے ہیں جیسے  
ان اپنے دودھ پیتے  
خود اس کے منہ میں اترتے  
یا جاتا ہے جیسے مریض  
اس طرح پر اس کے  
ہے تاکہ ضعف کے  
تقدیر ہی اکی پرورش  
رفت اور اپنی ذات کو  
نی (اور عاجز) ہوتا ہے  
دلاتا رہتا ہے بلکہ  
اور اترتا ہے ہائے  
اسکی رحمت کے امن  
نے اللہ سے معاملہ  
نے باطن سے اس کے  
مان کو مضبوط مقام نہ  
کان کے پچیس سے  
ہتا ہے جو جو  
کا سبب ملاحظہ فرماتا  
ہے مصیبت حقیقت  
ہوتی ہیں درمیان  
درمہ مطلق نہیں ہوتا

بَدَلَهَا النِّعَمَ وَالطَّيِّبَاتِ ۖ لَمَّا وَافَقَتْ وَتَلَدَتْ  
بِالرِّضَا فِي حَالِ الْبَلَاءِ جَاءَكَ النِّعَمُ مِنْ كُلِّ  
جَانِبٍ وَمَكَانٍ ۖ وَيُحَكِّمُكَ يَا غَا فَلَاعْمُ لَكَ  
تَشْغِلٌ عَنْهُ بِطَلَبِ غَيْرِهِ ۖ كَمْ تَطْلُبُ  
مِنْهُ سَعَةَ الرِّزْقِ وَلَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكَ وَأَنْتَ لَا  
تَعْلَمُ ۖ مَا تَدْرِي الْخَيْرَةُ فِي أَيِّ شَيْءٍ فَاسْتَكُنْ  
وَوَارِقِ وَأَطْلُبْ مِنْهُ الرِّضَا بِأَمْعَالِهِ وَالشُّكْرَ  
فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ ۖ سَعَةُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ  
عَدَمِ الشُّكْرِ وَصَبْرٌ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ عَدَمِ  
الصَّبْرِ ۖ الشُّكْرُ يَزِيدُكَ مِنَ النِّعَمِ وَيَقْرِبُكَ  
إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَالصَّبْرُ يَنْتِجُ أَقْلَ أَمَلٍ قَلِيلٍ  
وَيُصْرِّفُ وَيُؤَيِّدُ وَيُظْهِرُكَ وَعَافِيَةٌ مَعْمُودَةٍ  
دُنْيَا وَآخِرَةً ۖ لَا عِزَّ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ  
حَرَامٌ يُظْلَمُ بِهِ الْقَلْبُ وَالْوَجْهُ ۖ وَيَحَلُفُ  
يَا جَاهِلُ بَدَلْ مَا تَشْغُلُ نَفْسَكَ بِالْأَمْرِ  
اسْأَلْهَا بِالسُّؤَالِ لِلْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ ۖ سَأَلَهَا  
حَتَّى تَذْهَبَ أَوْ قَاتِ الْبَلَاءَ وَتَنْطَفِئَ بَيْرَانُ  
الْأَفَاتِ ۖ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُدْعِي إِرَادَةَ الْحَقِّ  
عَمَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَطْلُبْ عَلَى خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ وَ  
مَحَبَّتِهِ فَسَلِّهِ إِذَا كُنْتَ فِي الظَّرِيقِ قَبْلَ  
الْوُصُولِ إِلَيْهِ إِذَا تَحَيَّرْتَ قُلْ يَا  
دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ دُلَّنِي بِرَأْدِ  
ابْتِلَائِي وَخَجَزَتِ عَنِّي  
الصَّبْرُ قُلْ  
إِلَهِي

اس کے بدلہ نعمتیں اور خوش عیشیاں حاصل ہوں گی۔ جب تر  
موافقت کرے گی اور تکلیف کے وقت راضی رہنے کی لذت پائے گا  
تب تیرے پاس ہر طرف اور ہر جگہ سے نعمتیں آئیں گی۔ اے  
خدا سے غافل۔ تو غیر کی طلب میں مشغول ہو کر اس کی (ذات  
و رضا و رضا) سے غافل مت ہو۔ بسا اوقات تو اس سے فراموش  
معاش کا طالب ہوتا ہے اور کیا غیب ہے کہ وہ تیرے لئے فتنہ ہو  
اور تجھے علم نہ ہو۔ تو نہیں جانتا کہ بہتری کس چیز میں ہے پس  
خاموش رہ (اور جس حال میں بھی وہ رکھے اس میں اسکا) موافق  
بنا رہ اور اس سے ہر حالت میں اس کے افعال پر رضا اور  
شکر کا طالب ہو۔ وہ رزق کی وسعت جس پر شکر نہ ہو فتنہ ہے  
اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ ہے شکر تیرے  
پاس نعمتیں زیادہ کرے گا اور تجھ کو تیرے رب کے قریب پہنچا دے گا  
اور صبر تیرے قلب کے پاؤں جمادے گا قلب کی مدد کرے گا اس کو  
قوی بنائے گا اور اس کو فتوحات بخشے گا اور دنیا و آخرت میں  
اسکا محمود ہوگا۔ حق تعالیٰ پر (زبان یا قلب سے) اعتراض کرنا  
حرام ہے کہ اس سے قلب اور چہرہ دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں  
اے نادان! جس اعتراض میں تو اپنے نفس کو مشغول کر رہا ہے  
اس کو بدل کر حق تعالیٰ سے دُعا میں اس کو مشغول کر لے۔ اسی میں اس کو  
لگائے رکھ یہاں تک کہ تکلیفوں کے اوقات ختم ہو جاویں اور  
مسیبتوں کی آگ کے شعلے بجھ جاویں۔ اور اے طلب حق کے  
مدعی جو اس کی رحمت و محبت کے خزانوں سے آگاہ ہے۔ خدا  
تک پہنچنے سے پہلے جب تک تو اس کے راستہ میں ہو تو اس سے دُعا  
مانگتا رہ کہ جس وقت تجھ کو حیرت پیش آئے تو عرض کر کہ ”اے  
حیران مخلوق کے راہبر میری راہبری فرما“ اور جب تو کسی تکلیف  
میں مبتلا اور صبر سے عاجز ہو تو دُعا مانگ کہ ”اے میرے معبود

أَعِنِّي وَصَلِّ  
وَادْخُلْ قَلْبِي  
بِسَائِنَا بَلْ  
فَيْسُفًا وَالصَّبْرُ  
وَيَا كُلَّ مَا  
أَنْ يَقَالَ لَهُ  
لَا إِحْتِيَارًا  
الشُّكْرُ  
فَالْحَقِّ عَمَّ  
عَمَّ وَجَلَّ  
تَمَّ الْقَلَامُ  
يَا لَوْنٍ وَلَا  
مَعْنَى لَهُمْ يَغْفِرُ  
حَبَّةَ لَبِّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فِي عَمَّ  
صَيْفًا مُقَرَّبًا  
مَا يُرِيدُ فَإِنَّ  
وَالْمَحْبُوبِ  
وَالْعَطَاءُ لِلَّهِ  
فَقُو فِي الْهَيْمِ  
لَا جَلَّ الْقُو  
فَصَارَ رَحْمَةً  
فَجَاءَ  
وَال

ہوں گی۔ جب آ رہنے کی لذت پائے گا  
تائیں گی۔ اے  
ہوں کر اس کی ذات  
قات تو اس سے فراموش  
وہ تیرے لئے فتنہ ہو  
جیز میں ہے پس  
س میں اسکا موافق  
افعال پر رضا اور  
پرسکرتہ ہو فتنہ ہے  
فتنہ ہے۔ شکر تیرے  
ب کے قریب پہنچا دیگا  
مدد کرے گا اس کو  
دنیا و آخرت میں  
سے، اعتراض کرنا  
سیاہ ہو جاتے ہیں  
کو مشغول کر رہا ہے  
کرے۔ اسی میں اس کو  
متم ہو جاویں اور  
سے طلب حق کے  
آگاہ ہے۔ خدا  
تو اس سے دُعا  
عرض کر کہ "اے  
بب تو کسی تکلیف  
اے میرے معبود

اَعِزِّي وَصَدِّقِي وَكَيْفَ عَقِيْ وَاقْلَاذَاوَصَلَك  
وَاَدْخِلْ قَلْبَكَ وَفِرْبَمِنْهُ فَلَا سُوَاكَ وَلَا  
سَانَا: بَلْ سَكُونًا وَمَشَاهِدَةً تَصِيدُ  
مَيْمِنًا وَالصَّيْفُ لَا يَنْتَهِي: بَلْ يُخَيِّرُنِ الْاَدَبَ  
وَيَاكُلُ مَا يَقْدُمُ لَهُ وَيَاخُذُ مَا يَطْعَى: اَلَا  
اَنْ يُقَالَ لَهُ نَشَأَ فَيَكْتُمُ امِثَالِ امْرِ  
لَا اِخْتِيَارًا مِنْهُ: اَلَسَّوَالُ عِنْدَ الْبُعْدِ وَ  
السُّكُوْتُ عِنْدَ الْقُرْبِ: اَلْقَوْمُ لَا يَعْرِفُوْنَ  
نَاوَالِ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ: تَقَطَّعَتِ الْاَرْيَابُ  
عَنْهُمْ وَانْخَلَعَتِ الْاَسْيَابُ مِنْ قُلُوْبِهِمْ كَوَالْفُطَمِ  
اَنْهُمْ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ اَيَامًا وَاشْهَرُ الْاَ  
يَا لَوْنَ وَلَا يُعَدُّوْنَ: لَا اَنْ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ  
مُعَلِّمُهُمْ يُعَلِّمُهُمْ سَائِرِيْدُ: مِنْ اَذَى  
نَبِيَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلِمَتُهُ غَيْرُكَ فَقَدْ  
كَانَ فِيْ حَبِيْبَتِهِ اَمَّا اِذَا صَارَ رَجُوعًا وَاَمَلًا  
مَيْمِنًا مُقَرَّبًا يُقَالَ لَهُ اُطْلُبْ وَنَشَأَ وَقُلْ  
مَا تُرِيْدُ فَاِنَّكَ مُمَكِّنٌ: اَلْمُحِبُّ مُقْبُوْنٌ  
وَالْمُحْبُوْبُ مُبْسُوْطٌ: اَلْحَرَمَانُ لِلْمُحِبِّ  
وَالْعَطَاءُ لِلْمُحْبُوْبِ: مَا دَامَ الْعَبْدُ مُحِبًّا  
فَقُوِيْ اَلْهَيْمَانُ وَالْتَقَطُ وَالْتَمَرُ وَالْكَيْبُ  
لَا جِلَّ الْقُوِي: فَاِذَا انْقَلَبَتِ التَّوْبَةُ  
فَصَارَ رَجُوعًا اَلْقَلْبُ اَلْاَمْرُ فِيْ حَقِّهِ  
فَجَاءَ الدَّلَالُ وَالْاِرْقَاهِيَّةُ  
وَالسُّكُوْنُ وَسَعَةُ  
الرِّزْقِ

میری مدد فرما اور مجھ کو صبر دے اور میری تکلیف دور کر" لیکن جنت  
تجھ کو وصول نصیب ہو جائے اور تیرے قلب کو (حضور میں) لے لیا  
جائے اور مقرب بنالیا جائے تو اس وقت نہ سوال ہو نہ زبان، بلکہ  
سکوت اور مشاہدہ ہو (کہ جو کچھ وہ ظاہر فرمائے چُپ کھڑا ہوا اس کو  
نکٹا رہے کیونکہ) اس وقت تو ہمان بن جائے گا اور ہمان کسی شے  
کی فرمائش نہیں کیا کرتا بلکہ ادب و تہذیب سے رہتا اور نہ کچھ اس کے  
سامنے رکھ دیا جاتا ہے اس کو کھالیتا اور جو کچھ بھی اس کو دیا جاتا ہے،  
اس کو لے لیا کرتا ہے۔ مگر یہ کہ اس کو حکم ہی کیا جائے کہ فرمائش کرو  
تو بیشک وہ تعمیل حکم کے لئے فرمائش کرتا ہے نہ کہ اپنی خواہش سے،  
دُعا تو بعد کے وقت ہوتی ہے اور قرب کے وقت سکوت ہوتا ہے۔  
اللہ والے حق تعالیٰ کے سوا کسی کو پہچانتے ہی نہیں ان سے اصحابِ جدا  
اور ان کے قلوب کے اسباب منقطع ہو جاتے ہیں۔ اگر بہینوں بھی ان کو آب  
ودانہ نصیب نہ ہو تو نہ ان کو پروا ہوگی اور نہ ان کی حالت میں تغیر آئے گا  
کیونکہ ان کو غذا پہنچانے والا خدا ہے جو ان کو غذا بخشتا ہے جس شے کی  
بھی چاہتا ہے۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اس سے طلب  
کرے اس کے غیر (یعنی مال و جاہ یا جنت و علان) کو تو وہ اسکی محبت  
میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب محبوب واصل اور ہمان مقرب بن جاتا ہے تو  
اس سے کہا جاتا ہے کہ مانگو اور فرمائش کرو اور کہو جو کچھ بھی مطلوب  
ہو کہ تم مختار ہو۔ (تو اس وقت تعمیل حکم کے لئے کسی شے کی طلب میں  
مضاہقہ نہیں) محب کی حالت قبض کی ہوتی ہے اور محبوب کی حالت  
بسط کی۔ ناکامی محب کا حصہ ہے اور عطا محبوب کا حصہ۔ بسندہ  
جب تک محب (اور طالب) رہتا ہے تو سرگشتگی و پراگندگی و  
شکستگی اور کسب معاش کے اندر رہتا ہے اور جب نمبر پلٹتا ہے  
کہ محبوب (اور مطلوب) بن جاتا ہے تو اس کے حق میں معاملہ بھی  
پلٹ جاتا ہے۔ پس ناؤ اور خوش حالی و قرار اور فراموشی رزق اور

وَسَخَّرَ الْخَلْقَ ۖ كُلُّ هَذِهِ آيَاتُكَ صَبِيرٌ  
وَتَبَاتٌ فِي حَالٍ عَجَبَةٍ ۖ صُحْبَةُ الْعَبْدِ لِلَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَحُبَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ  
لَيْسَتْ كَمَحَبَّةِ الْمَخْلُوقِ لِلْمَخْلُوقِ رَبَّنَا  
عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ  
الْبَصِيرُ ۖ اضْرِبِ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۖ  
أَطْلُبُوا مِنْهُ الْعَمْرَ عَنْهُ ۖ أَطْلُبُوا مِنْهُ  
طِبْيَةَ الْقُلُوبِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكْثُرُ  
أَرْزَاقُ الْقُلُوبِ لِمَنْ يَشَاءُ ۖ الْوَاحِدُ  
مَنْ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُسَمِّى قُلُوبَهُ  
أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ  
يَصِدْقُ قَلْبُهُ كَصَمَامٍ مِنْ سَوِي  
عَلَيْهِ السَّلَامُ ۖ كَانَتْ عَصَا  
مُوسَى فِي بَيْتِ إِدْرِيسَ ۖ أَمْرُهَا  
حِكْمَةٌ شَرْعِيَّةٌ ۖ كَانَتْ تَحْمِلُ  
خَزَاةً ۖ إِذَا الْمَرِيضُ قَدِرَ  
عَلَى حَمْلِهَا ۖ وَ  
يَرْكَبُهَا إِذَا  
عَجَزَ عَنِ  
النَّسِيِّ ۖ وَ  
سَدَقُ  
عَنْهُ  
الْأَذَى

مخلوق کا مسخر ہونا اس کو نصیب ہوتا ہے اور یہ سب محب ہونے کی  
حالت پر مبرور استقامت کی برکت ہے (کہ نہ عاشقانہ مشقتوں پر  
صبر کرنا اور نہ معشوقانہ ناز کرنا نصیب ہوتا) بندہ کا حق تعالیٰ کی  
صحبت حاصل کرنا اور حق تعالیٰ کا بندہ سے محبت فرمانا ایسا نہیں ہے  
جیسے مخلوق کی مخلوق کے ساتھ محبت ہوا کرتی ہے۔ کہ ایک دوسرے  
کے بغیر بے چین ہو جاتا اور محبوب بیجا کرشمے کرے تب بھی محب  
جی ہاں کا غلام رہتا ہے (ہمارے پروردگار کے مثل کوئی چیز بھی  
نہیں) اور نہ اس کی محبت کو دوسرے کی محبت پر قیاس کرنا صحیح  
ہے (اور وہ بذاتہ صاحب سماعت و بصارت ہے) پھر اس کا کوئی  
فعل اس مخلوق کے فعل جیسا کیوں کر ہو سکتا ہے جن کے گوش و ہوش  
اسی کے عطا کردہ ہیں) تشبیہات تو لوگوں کے لئے بیان کرنی  
مناسب ہیں (نہ کہ اس کے لئے) اس کے سمجھنے کی اسی سے درخواست  
کرو۔ اس کے ساتھ خوشنسل رہنے کو اسی سے طلب کرو کہ وہی جس پر  
چاہتا ہے خوش دلی وسیع کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے،  
قلوب کا رزق زیادہ فرما دیتا ہے۔ ان اللہ والوں میں ایک  
ایک کے اندر جملہ باشندگان آسمان و زمین کی گنجائش ہوتی ہے  
اس کا قلب موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی طرح ہوتا ہے کہ سب  
کچھ نکل گیا اور پیٹ پر کچھ بھی اثر نہ ہوا) موسیٰ کا عصا اول حکمت  
تھا کہ صرف وہی کام دے سکتا تھا جو دنیا کی لاشیاں دیا کرتی  
ہیں) اس کے بعد سر تا پا قدرت بن گیا (کہ اس سے وہ  
کرشمے ظاہر ہونے لگے جو انسان سے بھی نہیں ہو سکتے۔  
جب موسیٰ علیہ السلام اسباب سفر کا بوجھ نہ اٹھا سکتے  
تو وہ عصا آپ کا اسباب اٹھالیتا اور جب آپ پیادہ  
پانی سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے (اور آپ کے  
لئے وہ گھوڑے کا کام دیتا) آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں

وَهُوَ قَاعِدٌ  
كُلِّ جَنْبِ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
بِوَسْطَةِ الْعَدْلِ  
كَلِمَةً وَكَلِمَةً  
قَالَ هِيَ عَصَا  
عِيسَى وَرَبِّي  
يَا مُوسَى ه  
لَهَا بَرَكَةٌ  
وَلَا تَخَفْ  
مِنْ ذَلِكَ  
حَتَّى يَكُونَ  
وَيُعْطَى  
وَقَدْ  
وَأَمَّا  
كَ  
فِي

وَهُوَ قَاعِدٌ وَنَائِظٌ وَتَشِيرُ لَهُ ثَمَارُ امْنٍ  
كُلِّ جَنَسٍ ۖ وَتُظِلُّ عَلَيْهِ اِذَا قَدَّ اَرَاةُ  
اللَّهِ عَنْهُ وَجَلَّ قُدْرَتُهُ فِيهَا فَاسْتَأْنَسَ بِالْقُدْرَةِ  
بِاسْطَةِ الصَّهَابِ فَلَمَّا جَعَلَهُ نَبِيًّا وَقَرَّبَهُ وَ  
كَلَّمَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ لَهُ مَا تِلْكَ بِبَيْنِكَ يَا مُوسَى  
قَالَ جِي عَصَايَ اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَاَهْشُرُ بِهَا عَلَى  
عَمَلِي وَلِي فِيهَا مَادُّ اُخْرَفٍ فَقَالَ لَهُ اِلْقِهَا  
يَا مُوسَى هَ قَالَ لَهَا ۖ فَصَارَتْ حَيَّةً عَظِيمَةً  
فَهَمَّ بِرَمِّهَا فَقَالَ لَهُ الْحَقُّ عَنْهُ وَجَلَّ خُذْهَا  
وَلَا تَخَفْ سَوْعِدُهَا فَكَانَ الْمَقْصُودُ

مِنْ ذَلِكَ اَنْ يُطْلِعَهُ عَلَى الْقُدْرَةِ  
حَتَّى يَهْوَنَ فِي عَيْنَيْهِ مُلْكُ فِرْعَوْنَ  
وَيُعَلِّمَهُ الْحَرْبَ بِفِرْعَوْنَ  
وَقَوْمِهِ ۖ هَيَّا هَ لِيَقْتُلَهُمُ  
وَاطْلَعَهُ عَلَى خَرْقِ الْعَادَاتِ  
كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ  
ضَبِيقُ الْقَلْبِ وَالصَّدْرِ  
شَمْرٌ وَسَمَ قَلْبُهُ  
وَأَعْطَاهُ الْحُكْمَ  
وَالثَّبُوتَ وَالْعِلْمَ  
بِأَجَاهِلٍ  
مِنْ هَذِهِ  
قُدْرَتُهُ  
يَسْنِي وَ  
يُعْطِي

(چوکیدار بن کر) آپ سے موزی کو دفع کرتا (بھوک کے وقت  
جس میوہ کی آپ کو رغبت ہوتی اس کا درخت بن کر) ہر قسم کے  
پھلوں سے بار آور ہو جاتا اور جب آپ بیٹھا کرتے تو (چھتری بن کر)  
آپ پر سایہ کیا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے اس کے اندر اپنی قدرت دکھائی  
(کہ ہم جس چیز سے جو چاہیں کام لے لیں) پس عصا کے واسطے سے  
موسیٰ علیہ السلام قدرت سے مانوس ہو گئے۔ پس جب انکو نبی بنایا  
اور پاس بلایا اور باتیں کیں اور (منصب رسالت کا) مکلف  
ٹھہرایا تو ان سے دریافت فرمایا کہ اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے  
ہاتھ میں کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ میری لاشی ہے جس  
پر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑ لیتا ہوں  
اور اس میں میرے لئے (سواری و پھل و سایہ وغیرہ کی) دوسری  
ضروریات بھی ہیں۔ تب حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اے  
موسیٰ اس کو ذرا ڈال دو۔ چنانچہ انھوں نے اس کو (زمین پر)  
ڈال دیا۔ پس وہ ایک بڑا سانپ بن گیا۔ اس وقت موسیٰ اس سے  
(ڈر کر) بھاگے۔ حق تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ اسکو پکڑو اور ڈرو مت  
ہم اس کو پھر وہی لاشی بنا دیں گے۔ الغرض اس سے مقصود یہ تھا کہ  
موسیٰ کو قدرت پر آگاہ فرما دے تاکہ ان کی آنکھوں میں فرعون کی شان  
شوکت حقیر بن جائے اور ان کو فرعون اور اس کی قوم سے جنگ  
کرنا سکھا دے۔ ان سے لڑنے کے لئے موسیٰ کو تیار کر دیا اور  
خرق عادات پر ان کو مطلع فرما دیا کہ ہمارے سامنے اسباب کوئی  
چیز ہی نہیں۔ پس کیسا ہی معاملہ کیوں نہ ہو اس سے اندیشہ  
مت کرنا، شروع شروع حالت میں نبوت سے قبل انکے قاب  
اور سینہ میں تنگی تھی اس کے بعد قلب وسیع فرما دیا اور انکو شریعت  
اور نبوت اور علم لدنی عطا فرمایا۔ اے نادان! جس کی ایسی  
قدرت ہو کیا وہ بھلا دینے اور نافرمانی کئے جانے کے قایل ہے؟

سب محب ہونے کی  
عاشقانہ مشغول پر  
بندہ کا حق تعالیٰ کی  
نیت فرمانا ایسا نہیں ہے  
کہ ایک دوسرے  
کرتے تب بھی محب  
کے مثل کوئی چیز بھی  
پر قیاس کرنا صحیح  
نہ ہے پھر اس کا کوئی  
جن کے گوشہ دہوش  
لے لئے بیان کرنی  
کی اسی سے درخواست  
اللب کر وہ دی جس  
کے لئے چاہتا ہے  
والوں میں ایک  
کی گنجائش ہوتی ہے  
ہوتا ہے کہ سب  
کا عموماً دل حکمت  
لاٹھیاں دیا کرتی  
کہ اس سے وہ  
میں ہو سکتے۔  
جھ نہ اٹھا سکتے  
ب آپ پیادہ  
ماتے (اور آپ کے  
سوئے کی حالت میں



لَا تَنْسَ مَنْ لَا يَنْسَاكَ وَلَا تَفْعَلْ عَنْكَ لَا يَفْعَلُ  
عَنْكَ أَذْكَرُ الْمَوْتِ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ مُوَكَّلٌ  
بِأَرْوَاحِهِمْ لَا يَعْرِفُكَ شَبَابُكَ وَمَالُكَ وَ  
جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ عَنْ قَرِيبٍ يُؤْخَذُ مِنْكَ  
جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَتَنْكَرُ تَفْرِيطُكَ وَتَضَيُّعُكَ  
لِهَذِهِ الْأَيَّامِ فِي الْبَطَالَةِ فَتَنْدَمُ وَلَا  
يَنْفَعُكَ النَّدَمُ عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَنْكَرُ  
كَلَامِي وَلَصِيحِي لَكَ وَتَقْتَنِي فِي قَبْرِكَ أَنْ  
تَكُونُ عِنْدِي وَتَسْمَعُ مِنِّي بِاجْتِهَادٍ أَنْ  
تَقْبَلَ قَوْلِي وَتَعْمَلَ بِه حَتَّى تَكُونَ مَعِي دُنْيَا  
وَآخِرَةً بِأَحْسَنِ ظَنِّكَ لِي حَتَّى اسْتَفْعَ بِقَوْلِي  
أَحْسَنُ ظَنِّكَ بِغَيْرِكَ وَأَسَى ظَنِّكَ بِنَفْسِكَ  
إِنْ فَعَلْتَ هَذَا لَمْ تَنْفَعْتَ وَاسْتَفْعَ غَيْرُكَ  
بِكَ مَا دُمْتَ مَعَ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّتَ  
فِي هِمٍّ وَغَمٍّ وَشُرِّكَ وَفَقْرٍ بِأُخْرَجَ مِنْ  
الْخَلْقِ بِقَلْبِكَ وَالْفَقْرُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ  
رَأَيْتَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا  
خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرًا هَذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَا يَعْلَمُ  
وَلَا يَتَّقِي لِأَنَّ آسَاسَهُ وَاهٍ مَا هُوَ مُحْكَمٌ هُوَ  
مَزْبَلَةٌ وَقَدْ بُنِيَتْ عَلَى رُبُوعٍ ثَبَتَتْ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْأَلْهُ مُتَغَيِّرُ  
مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مِنْ مَلِكِ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ مِنْ غَيْرِهِ وَتَحْكَمُ  
كَدَّ احْتِثَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَكَ الْفَقْرُ

اس ذات کو مت بھول جو تجھ کو نہیں بھولتا اور اس سے غافل  
نہ ہو جو تجھ سے غافل نہیں ہوتا۔ موت کو یاد کر کہ موت کا فرشتہ  
سب کی روحوں (کے قبض کرنے) پر تعینات ہے۔ تیری جوانی تیرا  
مال اور جس (عیش و آرام) میں بھی تو ہے کوئی چیز بھی تجھ کو دھوکہ  
میں نہ ڈالے۔ یہ سب کچھ عنقریب تجھ سے لے لیا جائیگا اور اس  
وقت تجھ کو اپنی کوتاہی اور ان واہیات مشغلوں میں وقت کا برباد  
کرنا یاد آئیگا۔ پس نام نہ ہوگا اور نام نہ ہونا سودمند نہ ہوگا۔ عنقریب  
تجھ کو موت آجائے گی اور تو میرے وعظ اور میری نصیحت کو یاد  
کر لیگا اور اپنی قبر میں پہنچ کر تمنایں کر لیگا کہ کاش میرے پاس  
رہا کرتا اور میری باتیں سنا کرتا۔ کوشش کر کہ میری بات قبول  
اور اس پر عمل کرے تاکہ دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ رہے۔  
میرے متعلق نیک گمان رکھ تاکہ میرے قول سے نفع ہو سکے۔ دوسروں  
کے ساتھ تو نیک گمان رہا کر اور اپنے نفس کے ساتھ بد گمان۔ اگر  
تو ایسا کر لیگا تو خود بھی نفع اٹھائیگا اور دوسرے بھی تجھ سے نفع  
اٹھائیں گے۔ جب تک تو غیر اللہ کے ساتھ رہے گا تو وزن و غم  
اور شرک گرائی میں رہیگا۔ اپنے قلب سے مخلوق سے نکل اور حق تعالیٰ  
سے واصل ہو کہ وہ (مزرے) دیکھے گا جن کو نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا  
اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خیال آیا۔  
یہ بناوٹ کی عبادت جس میں تو مشغول ہے درست اور تام  
نہیں ہے کیونکہ اس کی بنیاد کمزور ہے کچھ بھی مضبوط نہیں۔ یہ  
ایک جو بچہ ہے جو اونچے ٹیلے پر تعمیر کر دیا گیا ہے کہ دیکھنے والوں  
کو مکان نظر آتا ہے اور ہے نجاستوں کا خزانہ حق تعالیٰ  
کی جناب میں تو یہ کراہ جس دنیا طلبی اللہ آخرت سے روگردانی  
میں تو مبتلا ہے اس کے بدل دینے کی اس سے دُعا مانگ۔ تجھ  
افسوس کہ حق تعالیٰ تو تیرے لئے افلاس کو انتخاب فرماتا ہے

بولتا اور اس سے غافل  
یاد کر کہ موت کا فرشتہ  
ت ہے۔ تیری جوانی تیرا  
کی چیز بھی تجھ کو دھوکہ  
لے لیا جائیگا اور اس  
غفلوں میں وقت کا برابر  
ناسودمند ہوگا غریب  
اور میری نصیحت کو یاد  
لیگا کہ کاش میرے پاس  
کر کہ میری بات قبول  
میرے ساتھ رہے۔  
سے نفع ہو سکے دوسرا  
کے ساتھ بدگمان۔ اگر  
مرے بھی تجھ سے نفع  
رہے گا تو حزن و غم  
میں سے نکل اور حق تعالیٰ  
نہ کسی آنکھ نے کبھی کبھا  
پر ان کا خیال آیا۔  
ہے درست اور تمام  
میں مضبوط نہیں۔ یہ  
باب ہے کہ دیکھنے والوں  
کا خزانہ حق تعالیٰ  
خزنت سے رد گردانی  
سے دُعا مانگ۔ تجھ  
انتخاب فرماتا ہے

وَأَنْتَ تَرِي الْعَفْوَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ يَخْتَارُ لَكَ  
وَأَنْتَ كَارِهِ : إِنَّمَا تَكْرَهُ اخْتِيَارَ اللَّهِ عَزَّو  
جَلَّ : نَفْسُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ وَشَيْطَانُكَ وَ  
أَمْرَانِكَ الشَّوْءُ جَمِيعُهُمْ هُوَ لَا يَكُرُّ هُوَنَ اخْتِيَارِ  
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ : فَلَا تُؤَافِقْهُمْ وَلَا تَلْفِظْ أَلِيمَهُمْ  
وَرَأَى إِيَّاهُمْ وَتُحِبُّهُمْ عَلَى رِيَاكَ عَزَّوَجَلَّ  
إِسْمَعْ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ وَالسُّرُّ فَإِنَّهُمَا  
يَأْمُرَانِ بِالْخَيْرِ وَيَنْهِيَانِ عَنِ الشَّرِّ : إِيَّا رِضٍ  
يُفْقِرُ لَوْ كَانَ رِضًا لَيْهِ هُوَ الْغَفْوُ يَعْنِيهِ :  
مِنَ الْعَصَةِ أَنْ لَا تَقْدِرَ لَكَ تَكْرًا إِذَا قَدَرَكَ  
الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ أَتَكَ تَهْلِكُ بِمَعَاصِيهِ  
لَوْ إِذَا أَفْهَرُ لَوْ وَأَعْجَزُ الْغَالِبُ وَالْأَظْهَرُ  
أَنْ يَعْصِيكَ مِنَ الْعَاصِي : فَإِذَا صَبَرْتَ عَلَى  
اخْتِيَارِهِ كَانَ لَكَ عِنْدَهُ ثَوَابٌ لَا تَقْدِرُ  
أَنْ تُحْصِيَهُ : أَنْتَ وَأَهْلُ الْأَرْضِ : أَنْتَ  
مُسْتَجِلٌّ وَالْمُسْتَجِلُّ لَا يَقَعُ سَيْدُهُ شَيْءٌ مِنْ  
الَّذِي يُرِيدُ : الْجَلَّةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالشُّؤْدُودِ  
مِنَ الرَّحْمَنِ : إِذَا اسْتَجَلَّتْ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ  
الشَّيْطَانِ وَمَعَهُ : وَإِذَا تَوَقَّفْتَ  
وَكُنْتَ وَتَأَدَّبْتَ وَصَبَرْتَ كُنْتَ  
مِنْ جُنْدِ الرَّحْمَنِ وَمَعَهُ :  
حَقِيقَةُ التَّقْوَى فِعْلُ مَا  
أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

بِفِعْلِهِ

اور تو تو نگر بننا چاہتا ہے۔ کیا تو نے سمجھا نہیں کہ تیری اس دُعا  
سے لازم آ رہا ہے کہ وہ تیرے لئے انتخاب فرماتا ہے اور تو اس کو  
مکروہ سمجھتا ہے۔ پس تجھ کو حق تعالیٰ کا انتخاب ناگوار گذرتا ہے  
جس کے حرام اور گستاخی ہونے میں شک ہی نہیں تیرا نفس  
تیری خواہش تیری طبیعت تیرا شیطان اور تیرا بدہم نشین ان سب  
ہی کو انتخاب خداوندی ناگوار گذارتا ہے پس تو نہ انکی موافقت  
کر اور نہ ان کی اور ان کے اعتراض کی جانب توجہ کر اور ان کو  
(ان کی مخالفت کر کے) اپنے رب پر ناراض رکھ۔ قلب اور  
باطن جو حکم دیں اس کو بے شک سُن کہ وہ دونوں نیکی کا حکم  
اور بدی کی ممانعت کیا کرتے ہیں۔ اپنے افلاس پر راضی رہ کہ  
تیرا اس پر راضی رہنا ہی اصل تو نگر ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی  
(تیری) حفاظت ہے کہ تجھ کو (معصیت پر) قدرت نہ ہو۔  
اس لئے کہ (تو نگر بنا کر) جب وہ تجھ کو قدرت دیدیگا تو غالب  
اور ظاہر ہی ہے کہ تو (عیش و تنم کی بدولت) اس کی معصیتوں سے  
تباہ ہو جائے گا اور جب وہ تجھ کو غفلت تنگ دست رکھے گا تو  
غالب اور ظاہر یہ ہے کہ معصیتوں سے تجھ کو محفوظ رکھتا ہے  
پس جب تو اس کے انتخاب پر صبر کرے گا تو تیرے لئے اس کے  
پاس ثواب (کا اتنا ذخیرہ) ہوگا جس کی شمار تو اور سائے باشندگان  
زمین بھی نہ کر سکیں گے (تو نگر ہی کی قبل از وقت دُعا مانگ کر)  
تو جلدی مچا رہا ہے اور جلد باز کے ہاتھ اسکی مراد میں سے کچھ بھی  
نہیں آتا۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے اور توقف کرنا رحمان کا۔  
جب تو جلد باز بنے گا تو شیطان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں  
میں بن جائے گا اور جب توقف اور استقلال اور ادب  
اور صبر کرے گا تو رحمان کے لشکر اور اس کے ساتھیوں میں  
بن جائیگا۔ سچا تقویٰ یہ ہے کہ جب کلمہ کرے یا حق تعالیٰ حکم دے

وَتَذَكُّ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِتَحْكُمِهِ ۖ وَالصَّبْرُ عَلَى أَفْعَالِهِ  
وَمَقْدُورَاتِهِ وَسَارِئِ بَلَايَاهُ وَأَكَاثِرِ ۖ أَنْتُمْ  
خَلَقْتُمْ خَلْقًا ۖ نَفْسٌ مُخَلِّ ۖ هَوًى مُخَلِّ ۖ غَيْبَةٌ  
مُخَلِّ ۖ طَبَعٌ مُخَلِّ ۖ مَا عِنْدَ كَرَمٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ وَلَا مِنَ الْعَارِفِينَ بِهِ خَبَرٍ ۖ أَنْتُمْ  
تَجَاوِزُونَ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِمْ ۖ هُمُ الْعُقَلَاءُ ۖ إِذَا  
تَمَرَّجُونُ فَجَبُونِ الْحَقَّ عَنَّا وَجَلَّ حَسَنَ  
خُرُوجِهِ مِنَ الْجَوْنِ ۖ أَلَا تَحْرُكَةُ يَدَايِهِ وَ  
السُّكُونُ نَهْمَايَهُ ۖ يَزُولُ النُّعْمُ وَيَتَّبِعُهُ  
حُكْمُهُ ۖ يَا عَلَامُ أَنْتَ قَارِعٌ مِنَ الْأَحْزَةِ  
مَلَأَ بِالْأُنْيَا ۖ وَيَغْمِي حَالُكَ وَيَغْمِي  
فِرَاغُكَ لِلصَّالِحِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ ۖ وَتَرْكُ  
مُجَاسَمَتِهِمْ وَاسْتِغْنَاؤُكَ بِرَأْيِكَ ۖ أَمَا عَلِمْتُمْ  
أَنْ مِنْ اسْتِغْنَاءِ بِرَأْيِهِ صَلَ ۖ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا  
وَيَحْتَمِلُ إِلَى زِيَادَةِ عِلْمِهِ ۖ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا  
وَعِنْدَكَ أَعْلَمُ مِنْهُ ۖ قَالَ اللَّهُ مَعْنَى وَجَلَّ وَمَا  
أَوْثَقْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۖ عَلَيْكَ بِالْمُحْمُورِ  
عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ عَلَيْكَ بِالْجَادَةِ ۖ  
عَلَيْكَ بِالْمُتَابَعَةِ وَتَرْكِ الْمَفَارِقَةِ ۖ لِأَدَاءِ  
الْكَلِمَاتِ ۖ ائْتِمُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ  
كَفَيْتُمْ ۖ هَذِهِ الطَّرِيقُ لَا تَسْلُكُ مَعَ  
النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ ۖ بَلْ مَعَ الْحُكْمِ  
وَالْعَمَلِ بِهِ وَتَرْكِ الْحَوْلِ وَالْفُتُورَةِ  
وَالْجَلَادَةِ ۖ وَآخِذِ الْإِسْتِسْلَامِ  
وَالْإِسْطِطْرَاحِ ۖ

اس کو کرے اور جس کے چھوڑنے کو فرمائے اس کو چھوڑ دے اور اس  
کے افعال اور مقدرات اور اس کی (ڈالی ہوئی) جملہ آفات و  
مصائب پر صبر کرے۔ تم سرتاپا خلق سرتاپا خواہش نفس سرتاپا  
غیر حاضری اور سرتاپا طبیعت بنے ہوئے ہو نہ تمہیں اللہ کی  
خبر اور اس کے عارف بندوں کی۔ تم ان کے اعتبار سے بالکل دیوانے  
ہو۔ صاحبان عقل وہی ہیں جب حق تعالیٰ کے دیوانہ کی دیوانگی  
کامل ہو جاتی ہے تو اس کی دیوانگی سے نکلنے کا وقت قریب آگتا  
ہے۔ ابتدا میں حرکت ہے کہ ریاست و طلب محبوب میں کوشش  
کرے) اور آخر میں سکون (کہ شاہدہ محبوب میں تغرق ہے) کہ مرض  
جاتا رہتا ہے اور طبابت اس کی خادم بن جاتی ہے (لہذا نہ تدبیر  
کی ضرورت ہے نہ معالجہ کی) صاحبزادہ! تو آخرت سے بالکل  
خالی ہے اور دنیا سے بالکل لبریز۔ اور تیری یہ حالت اور صالحین  
اولیاء سے تیرا الگ تھلگ رہنا اور ان سے میل جول ترک کرنا  
اور اپنی رائے کو کافی سمجھنا مجھ کو غلین بنائے رکھتا ہے کیا تجھے  
معلوم نہیں ہو کہ جس نے اپنی رائے کو کافی سمجھا ہے وہ ضرور مجھ کا  
ہے۔ کوئی بھی عالم نہیں جو زیادتی علم کا محتاج نہ ہو اور کوئی  
صاحب علم نہیں جس سے زیادہ صاحب علم کوئی دوسرا نہ ہو۔ حق  
تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ عام علماء کی منفعت  
رائے کا پابند ہو۔ بڑی جماعت کا دامن بکڑ۔ شاہراہ اختیار  
کر اور (خدا کا) راستہ طے کرنے کے لئے (اہل السنۃ والجماعہ کا)  
اتباع اور ان سے جدائی کا ترک ضروری سمجھ (سلف صالحین کا)  
اتباع کرو اور نئے نئے طریقے مت نکالو۔ بس اتنا تمہارے ناجی  
ہونے کیلئے کافی ہے۔ یہ راہ طلیقت نفس اور خواہش نفس کے  
ساتھ طے نہیں ہو کرتی۔ بلکہ شریعت اور اس کی پابندی کرنے  
اور طاقت کھنڈ اور بھی چھوڑنے اور شان تسلیم و تقویٰ لینے

وَكُلُّهُ الْجَلَّةُ وَاحِدٌ الشُّوْدَةُ ۖ هَذَا شَيْءٌ  
 لَا يَجِيءُ بِجَلَّتْكَ ۖ يَحْتَاجُ إِلَى جَبَالٍ وَجَلَّ  
 وَصَبْرٌ وَمَعَانَاةٌ وَجَاهِدَةٌ وَأَنْ تَنْصَبَ  
 بَعْضَ مُلُوكِ الْمَعْرِفَةِ ۖ حَتَّى يَدُلَّكَ وَتَعْرِفَكَ  
 وَتَحْمِلَ عَنْكَ ثِقْلَكَ ۖ تَسْتَقِي فِي رِكَابِهِ ۖ  
 فَإِذَا تَوَعَّبْتَ أَمْرَ مَحْمِلِكَ أَوْ أَرَدْتَ فَكَ خَلْفَهُ  
 إِنْ كُنْتَ مُعْبَأً أَرَدْتَ فَكَ خَلْفَهُ وَإِنْ كُنْتَ  
 مُعْبِئًا أَرَدْتَ فَكَ فِي سُرْجِهِ وَرَكِبَ هُوَ خَلْفَكَ  
 مَنْ ذَا قَى هَذَا أَفَقَدَ عَرَفَهُ ۖ أَلْقَعُودَ مَعَ  
 أَهْلِ الْأَهْلِيَّةِ نِعْمَةً ۖ وَمَعَ الْأَخْيَارِ الْمَلَكِيِّينَ  
 السَّنَافِينَ نِعْمَةً ۖ عَلَيْهِ بِالنَّمْرِاقَةِ لِلَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ ۖ وَالْمَطَالِبَةِ لِنَفْسِكَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا  
 مِنْ حَقَّقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقَّقِ خَلْقَهُ  
 إِنْ أَرَدْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَارْقُبْ  
 عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ ۖ وَطَالِبِ نَفْسِكَ  
 بِالْعَمَلِ ۖ تَطَالِبُهَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 وَتَتَمَاهَا عَنْ أَرْبَابِهَا مَعَاصِيهِ ۖ تَلْزِمُهَا  
 بِالْصَّبْرِ عِنْدَ مَيْحَى الْأَفَاتِ وَالزُّرْضَا  
 عِنْدَ مَيْحَى الْأَفْضِيَّةِ وَالْأَقْدَارِ  
 وَبِالشُّكْرِ عِنْدَ مَيْحَى النِّعَمِ  
 فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا زَالَتْ عَنْكَ  
 الْهَوَانُ وَاسْتَقَامَتْ لَكَ  
 الصُّحْبَةُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
 جَلَّ ۖ وَوَقَعَتْ

اور جلد بازی کو چھوڑ کر توقف اختیار کرنے سے طے ہوتی ہے۔ یہ  
 ایسی چیز نہیں ہے جو تیری جلد بازی سے آجائے اسلور یا صفت  
 کی بڑی بڑی رسیوں اور (مشائخ قوی القلب) مردوں اور بہت  
 کچھ صبر و شقت اور مجاہدہ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ تو  
 شاہان معرفت میں کسی (عارف) کی صحبت میں رہے تاکہ وہ تجھ  
 کو راستہ سے آگاہ و باخبر بنائے اور تیرا بوجھ تجھ سے (اُتار کر  
 اپنے اوپر) رکھ لے (کہ جو کام تیری ریاضت سے چلتا وہ اپنی  
 ہمت و توجہ سے چلائے) تو اس کی ہم رکابی میں (یوں ہی) یا  
 پیادہ چلتا رہے گا۔ پس جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے اٹھالینے  
 کا (کسی ہمراہی کو) حکم فرمائیگا یا اپنے پیچھے (اپنی ہی سواری  
 پر) سوار کر لیگا (پھر) اگر تو محب ہو گا تو تجھ کو اپنے پیچھے بٹھائے  
 گا اور اگر تو محبوب ہو گا تو تجھ کو اپنی زین پر بٹھائے گا اور خود تیرے  
 پیچھے بیٹھے گا جس نے اسکا مزہ چکھا ہے وہی اسکو خوب سمجھتا ہے  
 (اور نہ پیچھے اور آگے بٹھانا ایک قصہ بے معنی ہوتا ہے) اہلیت  
 والوں کے پاس بیٹھنا نعمت ہے اور اغیار کے پاس بیٹھنا جھوٹلانے  
 اور نفاق برتنے والے ہیں ایک عذاب ہے۔ حق تعالیٰ کا مراقبہ رکھنا  
 اور نفس پر جو حق تعالیٰ کے حقوق ہیں اور جو اسکی مخلوق کے حقوق  
 ہیں دونوں کا اس سے مطالبہ کرنا ضروری سمجھ۔ اگر تو دنیا و  
 آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو اسکا دھیان رکھ کہ حق تعالیٰ کو  
 تیرے متعلق سب علم ہے اور اپنے نفس سے عمل کا مطالبہ کرتا رہ  
 کہ حکم خداوندی کی تعمیل کا اس پر تقاضہ رکھے اور اس کی معصیتوں  
 کے ازکاب سے اس کو روکے اور تکلیفوں کے آنے کے وقت  
 صبر کرنا اور تضاد و قدر واقع ہونیکے وقت راضی رہنا اور نعمتوں کے آنیکے  
 وقت شکر کرنا اس پر لازم کرے۔ پس جب تک ایسا کر گیا تو مولح تجھ سے دور  
 ہو جائیگے اور حق تعالیٰ کی صحبت تیرے لئے پائدار بن جائیگی اور تجھ کو

اس کو چھوڑ دے اور  
 لی ہوئی) جملہ آفات  
 پیا خواہش نفس سے تپا  
 دے ہو نہ تمہیں اس کی  
 بتبار سے بالکل دیوانے  
 والی کے دیوانہ کی دیوانگی  
 نے کا وقت قریب آگیا  
 وطلب مجرب میں کوشش  
 میں متفرق ہے) کہ مرض  
 جاتی ہے (لہذا نہ تدبیر  
 ! تو آخرت سے بالکل  
 ری یہ حالت اور صالحین  
 سے میل جول ترک کرنا  
 ائے رکھتا ہے کیا تجھ  
 سمجھا ہے وہ ضرور مجرب کا  
 محتاج نہ ہو اور کوئی  
 کوئی دوسرا نہ ہو۔ حق  
 ہے۔ عام علماء کی متفقہ  
 بکڑ۔ شاہراہ اختیار  
 اہل السنۃ والجماعۃ کا  
 (سلف صالحین کا)  
 میں آنا تمہارے ناجی  
 و خواہش نفس کے  
 کی پابندی کرنے  
 لیم و تفویض لینے

بِالْشَّفِيقِ فِي الظُّلُمَاتِ ۖ وَوَقَعْتَ بِالْمُعِينِ ۖ  
وَلِحِفَّتِ بِالْكَثَرِ الَّذِي يَنْبَعُكَ ۖ إِنَّمَا تَوَجَّهْتَ  
لَا تُبَالِي أَيْنَ كُنْتَ وَأَيْنَ حَلَلْتَ ۖ لَا تَكْ  
أَيْنَمَا سَقَطْتَ لَقَطْتَ ۖ يَخُذُكَ الْحُكْمُ  
وَالْعِلْمُ وَالْعَدْلُ وَالْإِسْرَافُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ  
يَخَافُونَ مِنْكَ كُلُّ شَيْءٍ لَخَوْفِكَ مِنَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَيُطِيعُكَ كُلُّ شَيْءٍ طَاعَتِكَ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
خَافَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَمَنْ لَمْ يَخَفْ مِنْهُ  
أَخَافَهُ ۖ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ مَنْ خَدِمَ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ أَخْدَمَ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ لَاقَةً ۖ لَا يُضَيِّعُ مِنْ  
عَمَلٍ أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ ذَرَّةً ۖ كَمَا تَدْرِي  
تَنْدُرُ ۖ كَمَا تَكُونُ تُؤَيُّونِي عَلَيْكُمْ ۖ اللَّهُمَّ  
عَافِنَا بِكَرَمِكَ وَاحْسَنِيكَ وَتَجَاوَزْنَا  
وَتَطْفِئْ بِنَارِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ وَارْتِنَانِي  
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ ۝

## الْمَجْلِسُ السَّادِسُ الْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكْرَةُ الْأَحَدِي فِي لَوَا بِأَتَا سَمْعَشَ  
شَهْرٍ مَصْنَعَانِ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسَمِائَةٍ  
يَا عَلَامَرَاتِي أَرَى نَصَارِيكَ غَيْرَ نَصَارِيكَ لَمْ يَكُنْ  
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَالِقِينَ مِنْهُ تَوَاصِلُ أَهْلِ الشَّرِّ وَالْفُسَادِ  
وَتَفَارِقُ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَصْفِيَاءِ ۖ قَدْ فَرَعْتَ قَلْبَكَ  
مِنَ الْحَيَّةِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَمَلَأْتَهُ مِنَ الْفَرْجِ بِالْأَنْبِيَاءِ

راستہ کا رفیق ہاتھ آجائے گا اور مددگار مل جائیگا اور اس (توکل کے  
غیبی) خزانہ سے جا ملے گا جو تیرے پیچھے پیچھے رہے گا۔ بعد ہر بھی تو رُخ  
کرے گا تجھ کو پروا نہ ہوگی کہ کہاں ہے اور کہاں آئے گا؟ کیونکہ جہاں  
کہیں (پھسل کر) گرے گا فوراً اٹھالیا جائیگا۔ حکم اور علم اور قسم اور  
انسان اور جنات اور فرشتے سب تیری خدمت میں لگ جائیں  
گے۔ اپنے خدا سے تیرے ڈرنے کی وجہ سے ہر چیز تجھ سے ڈریگی  
اور اپنے رب کے تیرے مطیع بن جانے کی وجہ سے ہر چیز تیری  
مطیع بن جائیگی جو اللہ سے ڈرا ہے ہر چیز اس سے ڈرنے لگتی ہے  
اور جو اللہ سے نہیں ڈرا اللہ اس کو ہر چیز سے ڈرانے والا بنا دیتا  
ہے۔ جس نے اللہ کی خدمت کی ہے اللہ نے ہر چیز کو اس کا خادم  
بنادیا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ برابر عمل بھی  
ضائع نہیں فرماتا جیسا تو معاملہ کرے گا ویسا تیرے ساتھ معاملہ کرے گا  
جائیگا۔ جیسے (بھلے یا بُرے) تم ہو گے دیسے ہی (ظالم یا رحمدل)  
تم پر حاکم تجویز کئے جائیں گے۔ بارالہا! ہمارے ساتھ اپنے کرم و  
احسان اور درگزر اور شفقت کا برتاؤ فرما دینا میں بھی اور آخرت  
میں بھی۔ اور عطا فرما کہو دنیا میں خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور  
بچاؤم کو دوزخ کے عذاب سے۔

## چھپنویں مجلس

یکشنبہ بوقت صبح ۱۹ رمضان ۱۰۰۰ھ خانقاہ شریف

صاحبزادہ! میں تیری حرکات و سکنات کو اللہ تعالیٰ کا دھیان  
رکھنے اور اس سے ڈرنے والوں کے حرکات و سکنات کے برخلاف  
دیکھ رہا ہوں کہ تو اہل شر و فساد سے ملتا جلتا ہے اور اولیاء  
و اصفیاء سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ تو نے اپنے قلب کو حق  
تعالیٰ سے خالی کر لیا اور دُنیا اور دُنیا داروں اور مالِ دُنیا پر

جائے گا اور اس (توکل کے  
بریکجا جہر بھی تو رخ  
آز پڑا؟ کیونکہ جہاں  
حکم اور علم اور مقصود اور  
مرست میں لگ جائیں  
ہر چیز تجھ سے ڈرے گی  
جس سے ہر چیز تیری  
س سے ڈرنے لگتی ہے  
ڈرانے والا بنا دیتا  
حیز کو اس کا خادم  
کا ذرہ برابر عمل بھی  
کے ساتھ معاملہ کرایا  
ہی (ظالم یا رحمدل)  
کے ساتھ اپنے کرم و  
یا میں بھی اور آخرت  
میں بھی خوبی اور

ہ شریف

شر تعالیٰ کا دھیان  
لکنت کے برخلاف  
تا ہے اور اولیاء  
پنے قلب کو حق  
در مال دنیا پر

وَأَهْلَهَا وَحَطَّاهُمَا: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمَوْتَ شَيْئَةً  
فِي الْقَلْبِ وَمُتَوَرِّكَةً وَمُبِينَةً وَمُقَسَّرَةً: إِنَّ دُمْتَ  
عَلَى هَذَا فَقَدْ دَعَعْتَ السَّلَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً: لَوْ  
ذَكَرْتَ الْمَوْتَ قَلَّ خَرَجُكَ بِإِلَافَتِهَا وَكَثُرَ زَهْدُكَ  
فِيهَا: مَنْ آخِرَةُ الْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ بِشَيْءٍ؟ قَالَ  
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ سَائِمٍ عَايَةٌ وَ  
عَايَةُ كُلِّ تَحِيٍّ الْمَوْتُ: آخِرُ جَمِيعِ الْأَحْزَانِ وَ  
الْأَفْرَاحِ وَالْغِنَى وَالْفَقْرُ وَالْبُشَادَةُ وَالزَّخَاوُ وَ  
الْأَمْرَاضُ وَالْأَوْجَاعُ الْمَوْتُ: مَنْ قَاتَ قَامَتْ  
قِيَامَتُهُ وَقَرَّبَ الْبَيْهَقِيُّ فِي حَقِّهِ جَمِيعُ مَا أَنْتَ  
فِيهِ هَوَسٌ: تَقَرَّرَ دَعْمًا أَنْتَ فِيهِ جَمِيعُهُ بِقَلْبِكَ  
بِرَبِّكَ وَبِأَهْلِكَ: أَلَمْ تَبْلُغْ إِلَى أَمَدٍ مَعْلُومَةٍ: وَ  
الْآخِرَةُ إِلَى أَبَدٍ غَيْرِ مَعْلُومَةٍ: حَيَاتُكَ فِي الدُّنْيَا  
إِلَى أَمَدٍ مَعْلُومَةٍ: وَحَيَاتُكَ فِي الْآخِرَةِ إِلَى أَبَدٍ  
غَيْرِ مَعْلُومَةٍ: إِنْ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ كُلُّكَ طَاعَةً  
فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ صُرْتَ بِجَمْلَتِكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
الْمُعَصِيَةِ وَجُودُ النَّفْسِ وَالطَّاعَةِ  
فَقَدْ أَتَاهَا تَنَادُلُ الشَّهَوَاتِ وَجُودُ  
النَّفْسِ وَالْإِمْتِنَاعُ عَنْهَا فَقَدْ أَتَاهَا  
إِمْتِنَاعُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَلَا  
تَنَادُلُهَا إِلَّا مُوَافَقَةً  
لِقَدْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
بِأَحْسَنِ أَرْكَانِ شَهَوَاتِكَ: تَنَادُلُ  
الشَّهَوَاتِ

اترے سے اس کو بھریا کیا تھے معلوم نہیں کہ خوف قلب کا کو تو ال ہے  
(جو اس کو قانونی غلات ورزی سے ڈنٹا رہتا ہے) اور دل کو نور  
بخشنے والا اور (مشتبہ امور کی) وضاحت و شرح کرنے والا ہے۔  
اگر تو اسی (نڈر ہونے کی) حالت پر رہا تو بس دنیا و آخرت کی سلامتی  
کو سلام کر بیٹھا۔ اگر تو موت کو یاد رکھتا تو دنیا پر ترا خوش ہونا کم  
اور اس میں بے رغبت بنا زیادہ ہو جاتا۔ بھلا جس کا انجام موت ہو  
وہ کسی چیز پر کس طرح خوش ہو سکتا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پکنے والے کی ایک انتہا ہوتی ہے اور  
ہر زندہ شخص کی انتہا موت ہے (کہ سب دوڑ دھوپ ختم ہو جاتی ہے)  
سارے غموں کا ساری خوشیوں کا تو نغمہ کی کا اور افلاس کا سختی  
کا سماں کا بیماریوں کا اور وہ مکایف کا سب کا اخیر موت ہے۔  
جو مر گیا اس کی قیامت تو (گویا اسی وقت) آگئی اور اس کے حق میں  
تو (عذاب ثواب کتنی ہی) دور (کیوں نہ ہو) پاس آگیا۔ جس  
(دنیا طلبی) میں تو گرفتار ہے سب ہوسس ہے۔ تو جس (بڑے)  
حال میں ہے اس سب سے اپنے قلب اپنے اندرون اور اپنے  
باطن کے اعتبار سے یک سو ہو جا دنیا ایک محدود وقت تک  
ہے اور آخرت ہمیشہ اور غیر محدود وقت تک دنیا میں تیری  
زندگی ایک معین مدت تک کے لئے ہے۔ اور آخرت میں تیری  
زندگی نامعلوم ہمیشگی کے لئے۔ کوشش کر کہ تو سر تا پا طاعت  
بن جائے پس جب تو ایسا کرے گا تو (بدن اور روح) سب ہی  
سے تو اپنے رب کا ہو جائے گا۔ نفس کا وجود اصل معصیت ہے او  
اس کا گم ہو جانا اصل طاعت ہے۔ خواہشات کا حاصل کرنا نفس کا  
موجود ہے اور ان سے باز رہنا اس کا گم ہو جانا ہے۔ خواہشات سے  
باز رہ اور بجز تقدیر خداوندی کی موافقت کے ان کو حاصل ہی  
مت کر۔ نہ اپنے اختیار سے اور نہ اپنی خواہش سے خواہشات میں

بِمَدِّ الرُّهُدِ فِيهِمَا قَهْرًا وَجَبْرًا ۖ تَجْرُكُ يَدُ  
الرُّهُدِ فَتَتَنَاوَلُ الشَّهْوَةَ فَتَبْلَعُهَا إِلَى التَّقْنِ  
الرُّهُدُ لَا بَدَّ مِنْهُ ۖ يُجْتَاجِرُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْعِلْمِ  
بِحَالَتِكَ ۖ الرُّهُدُ فِي الظُّلْمَةِ وَالْتَنَاوَلُ وَ  
الرَّغْبَةُ فِي الرِّضَاءِ ۖ ذَلِكَ ظُلْمَةٌ ۖ فَإِذَا خَرَجَ  
عَنْكَ فَقَدْ رَأَيْتَ الرِّضَاءَ ۖ الْقُدْرَةُ ظُلْمَةٌ وَ  
وُقُوفُكَ مَعَ الْمُقَدَّرِ رِضَاءٌ ۖ أَوَّلُ أَمْرِكَ  
ظُلْمَةٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْكُشْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَتَبَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَارَ أَمْرُكَ رِضَاءً ۖ إِذَا  
جَاءَ نُورُ قَمَرِ الْمَعْرِفَةِ كَشَفَ ظُلْمَةَ كَيْلَةِ الْقَدْرِ  
فَإِذَا أَظْلَعَتْ شَمْسُ الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
رَأَيْتَ الْأَكْثَارَ وَالظُّلْمَةَ فِي الْجُمْلَةِ يَتَبَيَّنُ  
لَكَ مَا حَوْلَكَ وَمَا هُوَ بَعِيدٌ عَنْكَ ۖ يُمَيِّنُ لَكَ  
وَيُتَمِّمُ مَا كَانَ مُشْكِلًا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۖ  
يُمَيِّزُ لَكَ بَيْنَ الْحَيِّثِ وَالظُّلْمَةِ مَا لَمْ يَخْلُقْ  
وَمَا لَكَ ۖ تُفَرِّقُ بَيْنَ مُرَادِ الْخَلْقِ وَ  
مُرَادِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَرَى بَابَ  
الْخَلْقِ وَبَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَتَرَى هُنَا لَكَ مَا لَا عَيْنٌ  
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ  
وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ۖ  
فَيَأْكُلُ قَلْبُكَ مِنْ طَعَامِ  
الْمُشَاهَدَةِ ۖ وَيَشْرَبُ  
مِنْ شَرَابِ الْأَشْرِ  
وَيُحْكَمُ

بے رغبتی کے اہم سے (محض موافقت تقدیر کی خاطر) خواہشات کا جبراً  
و قہراً استعمال کر کہ زہری کا ہاتھ تجھ کو (مقسوم کی طرف پھرنے کیلئے)  
پس تو اس خواہش کو حاصل کرے اور نفس تک پہنچا دے۔ زہد  
ایک ضروری شے ہے کہ اپنی حالت کی واقفیت سے پہلے اس کا  
ہونا ضروری ہے (ہاں واقفیت کے بعد جو کہ درجہ محبوبیت پر  
پہنچ کر حاصل ہوگی زہد کی حاجت نہ رہے گی) زہر تو تاریکی (ذنا و غیبت  
نفس) میں جوتا ہے اور رغبت (نور حق کی روشنی میں) آجانے کے بعد  
یہ تیری ابتدائی حالت تو تاریکی کی حالت ہے۔ پس جب یہ تجھ سے  
جاتی رہے گی تو روشنی تجھ کو دکھائی دے گی۔ قدرت (اپنی طاقت پر  
اعتماد کا زمانہ) تاریکی ہے اور تیرا قدرت والے کے پاس ٹھہرنا  
روشنی ہے۔ تیری ابتدائی حالت تاریکی ہے۔ پس جب حق تعالیٰ  
کی طرف سے (پردہ ظلمت کا) اٹھنا ظاہر اور تو اس کے حضور قائم ہو جائیگا  
تب تیرا معاملہ روشنی بن جائے گا۔ جب معرفت کے چاند کی روشنی  
آتی ہے تو شب قدر کی تاریکی کو رفع کر دیتی ہے۔ پس جب  
حق تعالیٰ سے واقفیت کا آفتاب طلوع ہوگا تو ساری کمزوریوں  
اور اندھیریاں مٹ جائیں گی۔ جو کچھ تیرے آس پاس ہے اور  
جو تجھ سے دور ہے سب تجھ پر ظاہر ہو جائیگا اور اس سے پہلے  
جو تجھ کو اشکال درپیش تھے وہ سب صاف اور واضح ہو جائیں گے  
گندے اور پاک کے درمیان اور اپنی اور غیر کی چیزوں میں تجھ کو  
تمیز حاصل ہو جائے گی تو مخلوق کی مراد اور حق تعالیٰ کی مراد میں  
فرق کرنے لگے گا۔ اور مخلوق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ ان  
(دونوں کو) دیکھ لے گا۔ پس اس وقت تجھ کو وہ چیز نظر  
آئے گی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور  
نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا خیال گذرا پس تیرا قلب  
مشاہدہ کا کھانا کھائے گا اور اُمنس کی شراب پئے گا اور اس پر

طر) خواہشات کا جبراً  
وم کی طرف پھرتی کھینچنے  
پہنچا دے۔ زبرد  
نفیت سے پہلے اس کا  
درجہ محبوبیت پر  
(کی) زہر تو تاریکی (و نادانیت  
میں (آ جانے کے بعد)  
پس جب یہ تجربے  
میت (اپنی طاقت پر  
والے کے پاس ٹھہرنا  
پس جب حق تعالیٰ  
س کے حضور قائم ہو جائے  
ت کے چاند کی روشنی  
ہے۔ پس جب  
ہو کا توساری کدورتیں  
س پاس ہے اور  
گاہ اور اس سے پہلے  
اور واضح ہو جائیں گے  
بر کی چیزوں میں تجھ کو  
حق تعالیٰ کی مژدہ میں  
خالق کا دروازہ ان  
تھ کو وہ چیمہ نظر  
کان نے سنا اور  
راہیں تیرا قلب  
بچے گا اور اس پر

عَلَيْهِ خَلِمَ الْقَبُولُ ثُمَّ رَدُّ إِلَى الْخَلْقِ لِصَلَاتِهِمْ  
وَرَدَّ هُمُ مِنْ مَلَا لِهَمَّ رَجُورَهُمْ لَرَدِّ هُمُ رَجُورَهُمْ  
وَعَصِيَا فَعَمَلَهُ بِرَدِّ مَعَ الْخَصْمِ الْخَصْمِ وَ  
الْحَفِظُ الدَّائِمُ وَالسَّلَامَةُ الَّتِي أَمَرَ بِهَا مَنْ لَا  
يَعْلُ هَذَا أَوْ لَا يُؤْمِنُ هَذَا أَيْ أَنْتَ قَسَمٌ بِمَا  
لَيْتَ بِخَشْيَةٍ تَخْرُجُ تَصْلَحُ لِلنَّارِ بِرَالَا  
أَنْ تَتَوَبَّ وَتُؤْمِنَ وَتَصَدَّقَ وَتُحِبَّكَ إِنْ  
تُبْتَ وَأَمَنْتَ وَصَلَتْ فَفِي فَنَيْتِكَ تَجِدُ  
الْخَيْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْحَلَاوَةَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ  
يُحْدِثُ فِيهِ الرِّجَاجَ يَقْطَعُ لِسَانَكَ وَلَهُوَ أَيْتَكَ  
وَكَيْدُكَ بِأَقْبَلُ قَوْلِي فَإِنِّي فِي حَبَالِكَ  
أَيْ لَا تَتَّخِذْ مِنِّي قَائِلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنْ  
دَاوَدَ أَيْ أَنَا مُسَيِّدٌ لِمَصْلَاحَتِكَ وَلِإِسْرَافِكَ  
بِحَاسِنَتِكَ وَأَوْسَاحِكَ بِأَطْرَافِكَ الطَّرِيقِ  
وَأَهْدُوكَ لَكَ فِيهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ  
أَفْعَلْ ذَلِكَ مَعَكَ وَلَا أُرِيدُ مِنْكَ جَزَاءً  
عَلَى ذَلِكَ بِحَا مَيْكِنَتِي عَلَى غَيْرِكَ بِشُعْلَى خِدْمَةٍ  
الطَّالِبِينَ لِلْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ إِذَا صَغُرَ طَلَبُكَ  
رَفِيعَ عَزْوِكَ وَجَلَّ سَعْرَتُ لِحْنٍ مَتَكَ إِذَا تَمَّ  
قَصْدُ الصِّدِّ وَطَلَبُهُ لِلْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ  
كَانَتْ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا مُسَخَّرَةً لَكَ  
يَا عَلَامُ كُنْ أَنْتَ وَاعِظْ  
نَفْسَكَ وَلَا تَحْجِرْ إِلَى وَلَا  
إِلَى غَيْرِي  
وَحُطِّي

قبولیت کے خلعت اتارے جائیں گے۔ اس کے بعد اس کو مخلوق کی  
مصلحتوں کے اور لوگوں کی مگرہی اور اپنے رب کو چھوڑ بیٹھنے اور  
اس کی معصیت میں مرتکب رہنے سے واپس کرنے کے لئے مخلوق  
کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ وہ مضبوط قلعہ اور دائمی حفاظت اور  
ہر وقت کی سلامتی کے ساتھ لوٹا دیا جاتا ہے کہ مخلوق کے اختلاط  
پر ان کی بد حالی سے متاثر نہیں ہونے پاتا، اسے وہ شخص جو نہ  
اس کو سمجھتا ہے اور نہ اس کا یقین کرتا ہے۔ تو محض پوست ہے  
بلا مغز کے۔ دیوار سے لگا ہوا ٹھنڈا ہے اور گھن کھائی لکڑی ہے  
کہ آگ ہی کے لائق ہے مگر یہ کہ توبہ کر لے اور مان لے اور سچا سمجھنے لگے  
(تو تمہیر کے قابل بن جائے گا) تجھ پر افسوس۔ اگر تو نے توبہ کر لی اور  
مان لیا اور سچا سمجھ لیا تو اپنے ہر پہ کی غذا، میں خیر و سلامتی اور  
حلاوت پائے گا اور اگر ایسا نہ کیا تو اس میں کج (ملا ہوا) پائے گا۔  
جو تیری زبان اور نالو اور کلیجہ کے ٹکڑے کر دے گا۔ میرا کہنا  
مان کہ میں تیری رستیوں میں کل دیتا ہوں۔ آجھ سے عداوت  
مت رکھ کہ میرے اور تیرے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔  
میں تیری ناز کے اور تیری گندگی و میل کچیل دور کرنے کے لئے (گو یا)  
مسجد ہوں کہ تیرے لئے راستہ صاف کرتا اور اس میں تیرے لئے  
کھانا اور پانی فراہم کرتا ہوں۔ میں یہ تیرے نفع کے لئے کر رہا ہوں  
اور اس پر تجھ سے معاوضہ بھی نہیں چاہتا۔ میرا پیارا بھوتہ تو دوسرے  
ہی کے ذمہ ہے حق تعالیٰ کے چاہنے والوں کی خدمت میں لگا رہنا  
میرا کام ہے۔ جب تیرے لئے حق تعالیٰ کی چاہ صحیح ہو جائے گی  
تو میں تیری خدمت میں لگا دیا جاؤں گا۔ جب بندہ کا حق تعالیٰ  
کو مقصود و مطلوب بنانا کامل ہو جاتا ہے تو ساری چیزیں اس کے  
کام میں لگا دی جاتی ہیں۔ صاحبزادہ تو اپنے نفس کا داعی و غلط  
ہی بن اور نہ میری حاجت رکھ نہ کسی دوسرے کی۔ میرا و غلط تو



عَلَى ظَاهِرِهِ وَوَعظَكَ عَلَى بَاطِنِكَ عَظْمُ نَفْسِكَ  
 يَدٌ وَأَمْرٌ كَرَامَتٌ وَقَطْعُ الْعَلَائِقِ وَالْإِسْبَابِ  
 تَعْلُقُ بِرَبِّ الْأَرْبَابِ الْخَلَاقِ الْعَظِيمِ الْعَلِيمِ  
 تَعْلُقُ بِدَيْلِ رَحْمَتِهِ وَتَعْلُقُ بِرَأْفَتِهِ لَا تَشْتَغِلُ  
 بِغَيْرِهِ عَنْهُ فَإِنَّهُ يُجِيبُكَ عَنْهُ إِذَا كَلِمَةً وَاحِدَةً  
 مِمَّا تَكُونُ عَلَى يَدَيْهِ فَرَحٌ لَهُ وَإِذَا قُلْتَ لَهُ  
 وَلَمْ يَقْبَلْ خِزْيَتُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ يَدُ نُوْمَانِي وَ  
 الْمَنَافِقِ يَهْرُبُ مِنِّي يَا مُنَافِقُونَ أَنَا مُوَافِقُ  
 الْحَقِّ عَتَرٌ وَجَلَّ فِي غَضَبِهِ عَلَيْكُمْ قَدْ جَعَلْتُ  
 نَارًا مُوقَدَةً عَلَيْكُمْ فَإِنْ تَبَدَّلْتُمْ وَقِيلَتْ مَا أَقُولُ  
 لَكُمْ وَصَبَرْتُمْ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِي كُنْتُ عَلَيْكُمْ  
 بَرًّا أَوْ سَلَامًا وَبَلَّغْتُكُمْ مَا تَسْتَعِينُونَ طَاعَتُكُمْ  
 ظَاهِرَةٌ وَمَعَاصِيكُمْ بَاطِنَةٌ أَنْتُمْ عَنِ الْغَيْبِ  
 مَا تَخُذُونَ بَيِّنَاتِ الْمَوْتِ وَالشَّقَرِ تُمْ تَسْمَعُونَ  
 فِي سَمْعِنَا نَارَ اللَّهِ عَتَرٌ وَجَلَّ بِوَأَنْتُمْ يَا مُقَصِّرُونَ  
 فِي الْأَعْمَالِ مَا تَسْتَعِينُونَ قَدْ رَضِيتُمْ  
 بِالْبَطَالَةِ فِي هَآرِصِكُمْ وَلَيْلَكُمْ  
 يُرِيدُونَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ  
 التَّقْصِيرِ اهُجُمُوا عَلَى الْأَعْمَالِ  
 وَقَدْ تَعَوَّدْتُمْهَا نَفْسُكُمْ  
 لِكُلِّ دَاخِلٍ دَهْشَةٌ بِوِ  
 فِي الْآخِرِ تَصِفُونَ بِوِ  
 الْأَكْدَارُ إِذَا تُبِيتُمْ  
 لَا بُدَّ بِدَايَةِ

تیری ظاہری حالت کی بنا پر ہوگا اور تیرا اپنا غلط تیری باطنی حالت کی بنا  
 پر ہوگا۔ موت کو ہر وقت یاد رکھنے اور تعلقات و اسباب کو قطع کرنے  
 سے اپنے نفس کو دغلا سنا۔ رب لا رباب سے علاقہ رکھ جو پیدا کرنے والا  
 با عظمت اور واقف کار ہے۔ اسی کی رحمت کے دامن سے لگ جا؛  
 اور اسی کی شفقت سے وابستہ ہو۔ اسی کو چھوڑ کر دوسرے میں  
 مشغول نہ ہو کہ یہ تجھ کو اس سے محبوب بنا دے گا۔ جب تم میں سے  
 کوئی شخص میرے ہاتھ پر بیعت ہو کر (کا بیاب ہو جاتا ہے تو میں  
 سرور ہوتا ہوں اور جب میں کسی سے (کوئی بات) کہوں اور وہ  
 نہیں مانتا تو مجھے اس پر رنج ہوتا ہے۔ مومن میرے پاس آتا ہے اور  
 منافق مجھ سے بھاگتا ہے۔ اے منافقو میں تم پر غصہ کرنے میں  
 حق تعالیٰ کی موافقت کرتا ہوں۔ واقعی اس نے مجھ کو تم پر ہر گز  
 ہوی آگ بنا دیا ہے۔ پس اگر تم نے توبہ کر لی اور جو کچھ میں تم سے  
 کہوں اس کو مان لیا اور میری سخت کلامی پر جے رہے تو میں (نار  
 ابرائیسی کی طرح) تم پر ٹھنڈا اور سلامتی والا بن جاؤں گا۔ تم پر  
 افسوس۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تمہاری طاعت صرف ظاہری  
 ہے اور باطن میں معصیتیں ہیں۔ تم عنقریب موت اور بیماری کے  
 ہاتھ میں گرفتار ہو گے۔ اس کے بعد آتش خداوندی کے جل خانہ  
 میں قید کر دیے جاؤ گے۔ اور اے اعمال میں کوتاہی کرنے والو  
 تم بھی نہیں شرماتے۔ دن رات بیکار پڑا رہنا تم نے پسند کر لیا،  
 باوجود کوتاہی کے حق تعالیٰ کی نعمتیں چاہتے ہو۔ اعمال پر ٹوٹ  
 پڑو کہ (آخر کار) تمہارے نفوس ان کے عادی ہوئی جائیں گے  
 (ابتداء) ہر نئے کام میں (لگنے والے کو گھبراہٹ ہوتی ہے کہ)  
 کر سکوں گا یا نہیں، اور آخر کار (چند روز بعد) صاف ہو جاؤ گے  
 اور کمزور تیں دور ہو جائیں گی۔ جب تم نے توبہ کی (اور بیعت ہو گئے)  
 تو ابستہ دار کی بھی حاجت ہے (کہ محنت کرو) اور انتہار کی بھی

لفظ تیری باطنی حالت کی ہمت  
تو اسباب کو منقطع کر دے  
علاقہ رکھ جو پیدا کرنے والا  
کے واسطے سے لگ جا  
چھوڑ کر دوسرے میں  
گا۔ جب تم میں سے  
بہ ہو جاتا ہے تو میں  
بات کہوں اور وہ  
برے پاس آتا ہے اور  
تم پر غصہ کرنے میں  
نے مجھ کو تم پر عجز کرتی  
اور جو کچھ میں تم سے  
تھے رہے تو میں نار  
لا بن جاؤں گا۔ تم پر  
صفت صرف ظاہری  
ت اور بیماری کے  
راوندی کے میل غامد  
میں کوتاہی کرنے والو  
تم نے پسند کر لیا،  
ہو۔ اعمال پر ٹوٹ  
ہو رہی جاتیس گے  
ٹھ ہوتی ہے (کہ  
(صاف ہو جاؤ گے  
(اور بیعت ہو گئے)  
(اور انتہار کی بھی

وَهَآئِهِ : يَا أَبَا قَاعٍ خَلِّمْ سَيِّلَهُمْ :  
يَا مُسْتَفِينٍ يَا رَاهِمُ عَنْ رَأْيِ الْأَصْفِيَاءِ وَ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ : يَا وَافِقِينَ  
بِالْحَقِّ دُونَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ : أَمَا سَمِعْتُمْ  
أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ  
مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلَهُ لَا  
تُطْلَبُ الدُّنْيَا وَلَا تُغْضَبُ لَشَيْءٍ مِنْهَا : فَإِنَّ  
ذَلِكَ يُفْسِدُ قَلْبَكَ كَمَا يُفْسِدُ الْحُلُّ الْعَصَلَ  
وَيُحْكَ قَدْ جَمَعْتَ بَيْنَ حُبِّ الدُّنْيَا وَبَيْنَ  
التَّكْبَرِ : وَهَذَا كَانِ خَصْلَتَانِ لَا يُفْلِحُ  
صَاحِبُهُمَا إِنْ لَمْ يَتُبْ مِنْهُمَا : حَكٌّ عَاقِلَةٍ  
مَنْ أَنْتَ : وَمَا أَنْتَ : مِنْ أَرَى شَيْءٌ خُلِفْتُ بِهِ  
وَلَا أَرَى شَيْءٌ خُلِفْتُ : لَا تَتَكَبَّرْ كَمَا تَتَكَبَّرُ  
الْأَجَاهِلُ بِاللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ وَيُؤْخَذُ بِاللَّهِ لِيَنْ  
مِنْ عِبَادِهِ : يَا قَلِيلَ الْعَمَلِ تُطْلَبُ الرَّفْعَةُ  
بِالتَّكْبَرِ : إِنْ عَكْسُ تَوَصُّبٍ : فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ  
اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ  
مَنْ رَضِيَ بِالْآخِرَةِ صَارَ فِي الْأُولَى : مَنْ  
رَضِيَ بِالْقَلِيلِ جَاءَهُ الْكَثِيرُ : مَنْ  
رَضِيَ بِالذَّلِيلِ جَاءَهُ الْعِزُّ : رَضِيَ  
بِالدُّونِ حَتَّى يَهْقِلَ الْأَمْرُ فِي  
حَقِّكَ : مَنْ ذَلَّ لِقَدْرِهِ  
وَرَضِيَ بِهِ رَفَعَهُ  
اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ

کہ مقرب بن کر مخلوق کی خدمت کرو) اے اپنے آقا کی خدمت سے  
بھل گئے ہوئے غلامو اور اے برگزیدہ انبیاء و مرسلین اور نیک  
بندوں کی رائے سے مستغنی بن کر اپنی رائے کو کافی سمجھنے والو اور  
اے حق تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ رکھنے والو۔ کیا تم نے  
سنا نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ  
"ملعون ہے ملعون ہے جس کا بھروسہ اپنی جیسی مخلوق پر ہو۔"  
تو نہ دنیا کا طالب بن اور نہ اس کی کسی چیز (کے نہ ملنے) پر  
غصہ ہو کیونکہ یہ تیرے قلب کو ایسا خراب کر دے گی جیسے سرکہ  
شہد کو خراب کر دیا کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ کہ تو نے دنیا  
کی محبت اور تکبر (دونوں کو اپنے لئے) جمع کر لیا۔ حالانکہ ان  
دونوں خصلتوں والا اگر ان سے توبہ نہ کرے تو کبھی فلاح نہیں پاتا  
ذرا ہوش میں آ۔ تو ہے کون اور چیز کیا ہے؟ اور کس چیز سے  
پیدا ہوا ہے؟ اور کس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے؟ تکبر  
مت کر کہ اللہ کے بندوں میں بجز اللہ و رسول اور صالحین سے  
ناواقفوں کے اور کوئی تکبر نہیں کیا کرتا اے کم عقل تو مجبر  
کے ذریعے سے رفعت کا طالب ہے کہ اس طرح لوگ تجھ کو  
بڑا سمجھنے لگیں گے) اس کے برعکس کر (اور تواضع اختیار کر  
کہ کام ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ واسطے تواضع کی اس کو حق تعالیٰ نے  
رفعت بخشی اور جس نے تکبر کیا اس کو اللہ نے نیچا دکھایا۔ جس نے  
آخرت کو پسند کیا وہ پہلے گروہ میں شامل ہوا۔ جو تھوڑے پر راضی  
ہوا ہے اسی کے پاس زیادہ آیا ہے۔ اور جو ذلت پر راضی رہا ہے  
اسی کو ذلت نصیب ہوئی ہے۔ حقیر حالت پر راضی رہے تا کہ تیرے  
حق میں معاملہ پلٹ جائے (اور معزز بن جائے) جو کوئی تقدیر کے  
سامنے جھکا اور اس پر راضی رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے

الْقَادِرُ عَلَى تَجْمِيعِ الْأَشْيَاءِ ۖ أَلْتَوَاضَعُ وَحَسَنُ الْأَدَبِ  
يُقَرَّبُكَ ۖ وَالْكَبَرُ وَسُوءُ الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ ۖ  
الطَّاعَةُ تَصْلِحُكَ وَتُقَرِّبُكَ ۖ وَالْمَعْصِيَةُ تُفْسِدُكَ  
وَتُبْعِدُكَ ۖ يَا عَلَامُ لَا تَبِيعَ الَّذِينَ بِالْبَيْنِ ۖ لَا  
تَبِيعَ دِينَكَ بَيْنَ السَّلَاطِينِ وَالْمُلُوكِ وَالْأَعْيَاءِ  
وَأَكَلَةِ الْحَرَامِ ۖ إِذَا كَلَّمْتَ بِدِينِكَ أَسْوَدَ قَلْبُكَ  
وَكَيْفَ لَا يَسْوَدُ ۖ وَأَنْتَ تَعْبُدُ الْخَلْقَ ۖ يَا مُحَمَّدُ وَلَوْ  
كَانَ فِي قَلْبِكَ نُورٌ تَفَرَّقَتْ بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ  
الشُّبُهَةِ وَالْمُبَاحِ ۖ وَبَيْنَ مَا يَسْوَدُ قَلْبُكَ وَ  
يُنَوِّرُهُ ۖ وَبَيْنَ مَا يُقَرِّبُ قَلْبَكَ وَيُبْعِدُهُ ۖ يَا جَاهِلُ  
مَا عَرَفْتُ إِلَّا الْكَسْبَ وَالْتَوَكُّلَ عَلَى الْخَلْقِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَلَا أَخَذُ بِالْكَسْبِ فِي بَدَايَةِ  
الْإِيمَانِ ۖ فَتَعَزُّدُ قُوَّةَ الْإِيمَانِ  
أَلَا أَخَذُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ  
ارْتِفَاعِ الْوَسَائِلِ بِسَبَبِكَ وَ  
بَيْنَهُ ۖ إِذَا قَوِيَ الْقَلْبُ أَخَذَ مِنَ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَيْدِي  
الْخَلْقِ يَا مُلُوحِي عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
وَمَعْنَى قَوْلِي ارْتِفَاعِ  
الْوَسَائِلِ بَيْنِي وَارْتِفَاعِ  
وُقُوفِ الْقَلْبِ مَعَ الْوَسَائِلِ  
وَالْبَشَرِ بِمَا يَمْتَنِلُ  
أَمْرًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
فَيَأْخُذُ  
مِنْهُمْ

جو ہر چیز پر قادر ہے رفعت بخشی ہے۔ خاکساری اور حسن ادب  
تجھ کو مقرب بنائیں گے اور تکبر و بے ادبی تجھ کو دور بھینک دے گی  
طاعت تجھ کو سنوارے اور قریب پہنچائے گی اور معصیت تجھ کو  
بگاڑے اور دور کرے گی۔ صاحبزادہ۔ دین کو انجیر کے بدلہ مت  
بیچ اپنے دین کو شاہان و سلاطین اور مالداروں کے انجیر (یسے حیر  
مال دزر) اور حرام نوالہ کے عوض مت فروخت کر۔ جب تو اپنے  
دین کو بیچ کر کھائے گا تو تیرا دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور سیاہ  
کیوں نہ ہو کہ روپیہ کی طمع میں دین کو برباد کر کے (تو مخلوق کی  
پرستش کر رہا ہے۔ اے بے نصیب اگر تیرے قلب میں نور ہو تو  
موجود تو فرق کرتا حرام اور مشتبہ اور حلال کے درمیان اور  
قلب کو سیاہ اور قلب کو منور بنانے والی غذا کے درمیان  
اور قلب کو قریب اور قلب کو بعید کرنے والی چیزوں کے  
درمیان اے جاہل میں کسب اور حق تعالیٰ پر توکل کے  
علاوہ (تحصیل معاش کا تیسرا طریقہ) جانتا ہی نہیں۔ (پھر دین  
فروشی کس قاعدہ میں داخل ہے) کسب کے ذریعہ سے  
(معاش) حاصل کرنا ابتداء ایمان کی حالت میں ہوتا ہے۔  
پھر ایمان کے قوی ہو جانے کے وقت تیرے اور حق تعالیٰ کے  
درمیان واسطوں کے اٹھ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے یسنا  
رہ جاتا ہے (جو توکل کہلاتا ہے) جب قلب قوی ہو جاتا ہے  
تو وہ مخلوق کے واسطوں بحکم خداوندی حق تعالیٰ ہی سے  
لیتا ہے۔ اور واسطوں کے اٹھ جانے کے معنی یہ ہیں کہ جو مخلوق  
(کسی کو کچھ دینے دلانے میں) محض خدا کے حکم کی تعمیل کر رہی  
اس کو (روزی رسانی میں) شریک خدا سمجھنا اور واسطوں  
کے ساتھ دل بستگی اٹھ جاتی ہے۔ پس وہ یسنا تو  
انہیں سے ہے (مگر دینے والا خدا کو سمجھتا) اور ان کی

وَيُطَارِشُ عَنْ  
إِنْ أَعْطُوا رَأَى  
مَنْعُوا أَكْذَابَكَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍ  
وَأَخَذَ لَهُمْ مَعْنَى  
عَنْهُمْ لَبَّ بِلَا  
عَلَى طَيْبَةٍ قَدْ  
فُلُوهُمْ لَا يَ  
فِيهَا الذِّكْرُ  
الْعِلْمُ بِكَ وَ  
تُبْهِجُ نَفْسَكَ  
مُنَافِقٍ وَفَضَحَ  
لَا اسْتَحْيَ إِلَّا  
الْقَدْرَ الْحَدِيثَ  
الْخَلْقُ مِنْ قَلْبِهِ  
الْيَاسُ مِنْ  
يَعْنِي عَنْ رُؤْيَى  
مِنْ حَيْثُ  
النَّفْسُ  
تَمْنَى  
يَطْلُبُ  
الذِّ  
قَدْ  
د  
فِي

وَيَطَّارَشْ عَنْ حَمَلِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ وَرَدَّ هِمًّا  
 إِنْ أَعْطُوا رَأْيَ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَمُوتُ ۖ وَارْتِ  
 مَنَعَهُمْ أَكْنَ لَكَ ۖ  
 أَلْقَوْهُمْ مِمَّنْ يَكْمُرُ عُسَى  
 عَنْ عَزِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ مَا عِنْدَ هُمْ إِلَّا هَوْنٌ لَمْ  
 وَخَالَ لَهُمْ مُعْطِيهِمْ ۖ وَمَا نَعْمُ ضَارُّهُمْ وَمَا نَعْمُ  
 عِنْدَ هُمْ لَبَّ بِلَا قِسْمٍ صَفَاءٌ عَلَى صَفَاءٍ ۖ طَيِّبُ  
 عَلَى طَيِّبٍ ۖ فَذَا لَكَ الَّذِي يُخْرِجُ جَيْمَهُ الْخَلَائِقِ مِنْ  
 قُلُوبِهِمْ ۖ لَا يَبْقَى فِيهَا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَبْقَى  
 فِيهَا الذِّكْرُ الْخَلْقُ لَهُ لَا يَغْيَرُ ۖ أَلَلَّهُمَّ ارْزُقْنَا  
 الْعَالَمَ بِكَ وَيُحْكَمْ ۖ إِنَّكَ تَقْدِرُ أَتَكَ تَقْدِيرُ  
 تَبْهَرُ نَفْسَكَ ۖ تُولَا الْحُكْمَ كُنْزُ الْيَمِينِ  
 مَنَافِقُ وَفَضْلُكَ ۖ لَا تُخَا طِرْ أَيْسَكَ مَعِيَ قَاتِي  
 وَاسْتَنْبِي إِلَا مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَمِنْ عِبَادِهِ  
 اللَّهُ الْحَيُّ الْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَ  
 الْخَلْقُ مِنْ قُلُوبِهِ وَتَنَاثَرُوا عَنْهُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ  
 الْيَاسُ مِنَ الشَّجَرِ قَبْلَ خَلْقِ فِي الْجَمَلَةِ ۖ  
 يَبْقَى عَنْ رُؤْيَيْهِمْ ۖ وَيَصْمُ عَنْ سَمَاعِهِمْ  
 مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُ وَبَسْرُهُ ۖ إِذَا صَارَ  
 النَّفْسُ مُطْمَئِنَّةً سَلَّمَ إِلَيْهَا حِفْظُ الْحَوَارِ  
 ثُمَّ نَسِيَ الْقَلْبُ إِلَى لَحْيِ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَطْلُبُ مَا عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ تَأْتِي  
 الدُّنْيَا تَقْضِي سَائِسَةَ النَّفْسِ  
 قَائِمَةً بِمَصَالِحِهَا ۖ هَذَا  
 دَأْبُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصِيغُهُ  
 فِي حَقِّ الظَّالِمِينَ لَهُ ۖ

مدح اور مذمت اور قبول اور رد سب سے بہرہ بن جاتا ہے۔ اگر وہ کچھ دیتے  
 ہیں تب بھی ان میں حق تعالیٰ کا فعل سمجھتا ہے اور نہیں دیتے تب بھی ایسا ہی  
 سمجھتا ہے۔ وہ غیر اللہ سے بہرے گونگے اور اندھے ہوتے ہیں۔ بس ان کے  
 نزدیک وہی وہ ہے۔ مدد فرمانے والا بھی وہی اور بے یار مددگار  
 رکھنے والا بھی وہی۔ دینے والا بھی وہی نہ دینے والا بھی وہی۔ نقصان  
 پہنچانے والا بھی وہی اور نفع دینے والا بھی وہی۔ ان کے پاس  
 خالص مغربے بلا پرست کے صفائی پر صفائی اور لذت پر لذت۔  
 بس یہی بات ہے جو ساری مخلوقات کو ان کے قلوب سے نکال باہر  
 کرتی ہے کہ ان کے قلوب میں بجز اللہ جل جلالہ کے کوئی بھی باقی  
 نہیں رہتا۔ ان قلوب میں اسی کا ذکر خفی رہ جاتا ہے نہ کہ غیر کس کا۔  
 یا اللہ ہم کو بھی اپنی واقفیت نصیب فرما۔ تجو پر افسوس تو سمجھتا ہے  
 کہ اپنے نفس کی کھوٹ چلا سکتا ہے (کہ کسی کو بھی اس کا پتہ نہ  
 چلے گا) اگر شریعت (کا لحاظ نہ ہوتا جس نے دلوں کی ٹٹول سے منع  
 کر دیا ہے) تو اے منافقین میں تیری طرف آنا اور تیرا (بھانڈا پھوڑا) سمجھ کر  
 رسوا کر دیتا میرے ساتھ اپنے سر کی تمہارے بازی نہ کرنا اور منافقانہ بڑاؤ کر کے  
 اس کو خطرہ ہلاکت میں نہ ڈال (کہ میں بجز اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک  
 بندوں کے کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ بندہ جب حق تعالیٰ سے واقف  
 ہو جاتا ہے تو مخلوق اس کے قلب گرجاتی ہے اور سب اس طرح جھڑ جاتے  
 ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑ جایا کرتے ہیں۔ پس وہ ساری  
 مخلوق کے بغیر رہ جاتا ہے کہ اپنے قلب اور باطن کے اعتبار سے ان پر  
 نظر کرنے سے اندھا اور ان کی بات سنانے سے بہرا بن جاتا ہے۔ نفس  
 جب مطمئن بن جاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اس کے حوالہ کی جاتی ہے  
 اس کے بعد قلب حق تعالیٰ کی طرف سفر کرتا ہے تاکہ وہاں کی چیزیں طلب  
 کرے۔ اسکے بعد دنیا آتی اور نفس کا کارندہ بن جاتی ہے کہ اس کی ضرورتوں کو  
 انجام دیتی ہے۔ یہی ہے حق تعالیٰ کی عادت اور بڑاؤ اپنے چاہنے والوں کے

ری اور حسن ادب  
 کو دور پھینک دے گی  
 کی اور مصیبت سمجھ کر  
 میں کو انہر کے بدلت  
 دس کے انہر (جیسے حیر  
 ت کر۔ جب تو اپنے  
 سے گا۔ اور سیاہ  
 دکر کے) تو مخلوق کی  
 قلوب میں نور ہوتا تو  
 کے درمیان اور  
 مذا کے درمیان  
 والی چیزوں کے  
 جانے پر توکل کے  
 یں نہیں۔ (پھر دین  
 ذریعہ سے  
 میں ہوتا ہے۔  
 اور حق تعالیٰ کے  
 تعالیٰ سے یسا  
 قوی ہو جاتا ہے  
 ن تعالیٰ ہی سے  
 یہ ہیں کہ جو مخلوق  
 نی تفسیل کر رہی  
 را سمجھنا اور واسطوں  
 وہ بیست تو  
 (منا) اور ان کی

تَأْتِيَهُمُ اللَّيْلُ يَأْتِيَتْ أَسْتَيْفَاءَ الْأَقْصَامِ فِي مَوْرَةٍ  
 تَجُورُ سَمَطًا شَوْهَاءَ تَتَوَقَّعُ قِيَمُ أَقْسَامِهِمْ ۖ تَكُونُ  
 خَادِمَةً لَا سَمِيَّةً ۖ يَأْخُذُونَ مِنْهَا مَا كَمُومٌ عِنْدَهَا  
 وَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهَا يَا غُلَامُ فَرَمَ قَلْبِكَ يَرْبِكَ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَاشْغَلْ جَوَارِحَكَ وَنَفْسَكَ بِالْكَفَى عَلَى  
 الْعِيَالِ ۖ فَتَعْمَلْ بِأَمْرِهِ ۖ وَتَكْتَسِبْ عَلَيْهِمْ بِفِعْلِهِ ۖ  
 أَلَسْ كُنْتَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُ  
 الشُّؤْلِ إِلَيْهِ مَعَ الصَّبْرِ وَالرَّحْمَةِ أَوَّلَى مِنَ الدَّعَاءِ  
 وَالشُّؤْلِ وَالْإِلْحَاحِ ۖ أَلَمْ يَكُنْ عَلِمَكَ يَعْلَمُ ۖ وَنَحْمُ  
 تَدْبِيرَهُ لَا يَنْدُبُهُ ۖ وَاقْطِعْ رَأْدَكَ لِأَرَادَتِهِ  
 وَاعْرِضْ عَقْلَكَ عَنِ مَحْجِ أَهْوِيَّتِهِ وَاقْطَعْ  
 أَفْعَلَ ذَلِكَ مَعَ إِنْ أَرَدْتَهُ رَبًّا وَمُعِينًا وَمُسْلِمًا ۖ  
 عَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ أَرَدْتَ التَّوَكُّلَ  
 إِلَيْهِ ۖ أَلَمْ تُؤْمِنْ أَنْتَ حَدَثُ جَوَاطِرِكَ هَمَمَهُ بِكَمْ  
 يَبْقَى لَهُ سَوَى خَاطِرٍ يَخْطُرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِلَى قَلْبِهِ ۖ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ قُرْمِهِ مِنْ  
 نَعْمَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَإِذَا تَمَكَّنْتَ مَعْرِفَتَهُ لَهُ  
 فَتَبَحَّ الْبَابُ فِي وَجْهِهِ فَخَصَلَ مِنْ وَرَائِهِ  
 فَهَأُتَى مَا لَا يَقْدُرُ عَلَى وَصْفِهِ ۖ أَلْخَاطِرُ  
 لِلْعَلْبِ وَالْإِشَارَةُ كَلَامٌ خَفِيَ لِلْبَصِيرَةِ  
 الْفَانِي عَنْ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَآخِلَاقِهِ  
 الْمَدْمُومَةِ وَعَنْ سَائِرِ الْخَلْقِ فِي  
 عَافِيَةِ وَطَيْبَةِ وَ  
 نَعْمَةٍ ۖ هُوَ  
 مُقَلَّبٌ

متعلق کہ مقسوم مال کرنے کے وقت دنیا بدیسی پھوس بد شکل صورت  
 میں ان کے پاس آتی اور ان کو پورے مقسوم دے جاتی ہے۔ وہ ان کی  
 نوکرانی ہوتی ہے نہ کہ بی بی۔ اس کے پاس جو کچھ ان کا دحق امانت رکھا  
 ہوا ہے وہ اس کو اس سے وصول کر لیتے ہیں اور اس کی طرف توجہ  
 بھی نہیں کرتے۔ صاحبزادہ اپنے دل کو تو اپنے رب کے لئے ضالی  
 کرے اور اپنے اعضاء اور نفس کو بال بچوں کے لئے منفعت میں مشغول  
 رکھ کر (ان کے لئے کسب کرنے میں) خدا کے حکم کی تعمیل کرے اور  
 اس کے فعل سے ان کے لئے کمائے۔ حق تعالیٰ کے سامنے خاموش رہنا  
 اور صبر و رضا کے ساتھ سوال کو ترک کر دینا دعا سوال اور احوال کرنے  
 سے بہتر ہے۔ اس کے علم کی خاطر اپنے علم کو طیامیٹ کر اور اس کی تدبیر کے  
 سامنے اپنی تدبیر کو علیحدہ رکھ اور اس کے ارادہ کے مقابلہ پر اپنے ارادہ  
 کو کاٹ ڈال اور اس کی قضاء و قدر کے آنے کے وقت اپنی عقل کو بربط  
 کر دے۔ اگر تو اس کے موبی اور مددگار اور سلامتی دہندہ ہونے کا  
 خواہاں ہے تو اس کے ساتھ رہی برتاؤ کر۔ اگر تو اس تک پہنچنا چاہتا ہے  
 تو اس کے سامنے سکوت اختیار کر۔ مومن کے خیالات اور افکار  
 سب ایک بن جاتے ہیں کہ سوائے اس خیال کے جو حق تعالیٰ کی  
 طرف سے اس کے قلب پر پیدا ہوتا ہے کوئی خیال ہی باقی نہیں رہتا  
 اور وہ اپنے پروردگار کے قرب کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوتا ہے  
 پس جب معرفت حق اس کے قلب میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو اس کے  
 سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے برے کار (نظاہر) اس  
 کو مابل ہوتا ہے تب جو کچھ اس کو نظر آتا ہے اس کے اخبار پر وہ  
 بھی قادر نہیں خیال تو قلب کے لئے ہے اور اشارہ ایک غنی کلام ہے  
 باطن کے لئے۔ جو شخص فنا ہو جاتا ہے اپنے نفس سے اپنی خواہش سے  
 اپنی بد اخلاقیوں سے اور جملہ مخلوق سے وہ بڑی عافیت اور خوش حالی  
 اور نعمت میں ہے اس کو (نعمتوں میں) کر دین دلانی جاتی ہیں

الْمَجْلِسُ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَزَّ  
 وَالْخَيْرَاتُ مِنْ شَيْءٍ

بِالْإِيمَانِ تَصَدَّقُوا  
 فِي حِلِّ تَمَنِّ أَمْوَالِ

بِئْسَ إِلَّا الْهَدَىٰ  
 أَرِيدَ كَلَامِي ۖ قِيَمُ

وَالْيَا طَيْبَةُ ۖ فَإِنْ  
 رَاقِبُونَ طَوَاهِرَكَ

وَأَهْلَكُمْ ۖ يَا مَنِيَّةُ  
 سَمِعْتُ فِي عِمَارَةِ

مَالِكَةٍ ۖ فَاسْتَسْرَ  
 لِيَكُونَ بِنَاؤُكَ

بِغِي فِي الدُّنْيَا بِنْدَةً  
 مِنْ غَيْرِ أَمْرِ الْحُكْمِ

حَلَّ وَفِعْلِهِ ۖ كُلُّ  
 وَلَا يَسْتَهْنَأُ مَوْسَا

وَكُلُّ لَهُ يَوْمَ الْيَقِينِ  
 انْفَقَتْ وَرَلَهُ

مَصْرُوفٌ فِيهِ كَأَصْحَابِ الْكَهْفِ ۖ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي حَقِّهِمْ وَتَقْلِبُهُمْ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ ۖ  
يَا قَوْمِ اسْمِعُوا بَيْنَهُمْ بَرْكَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
لَا تُحَرِّمُوا نَفْسَكَ الْخَيْرَ مِنْ كُلِّ دَجَلَةٍ ۖ

## الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْحَمْسُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عِنْدَ بَيْتِهِ الْجُمُعَةِ فِي لَمَدَ رَسَةِ الزَّيَاحِ  
وَالْخَيْرُ مِنْ شَيْءٍ مَعْنَانِ سَتَ نَحْبِسُ دَارِيْنَ وَنَحْبِسُ  
بَعْدَ كَلَامِهِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَفْلَحَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
فِي حَقِّهِمْ وَتَقْلِبُهُمْ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ ۖ  
يَا قَوْمِ اسْمِعُوا بَيْنَهُمْ بَرْكَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
لَا تُحَرِّمُوا نَفْسَكَ الْخَيْرَ مِنْ كُلِّ دَجَلَةٍ ۖ

اور اس میں اصحابِ کہف کی طرح تصرف کیا جاتا ہے جن کے حق میں  
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو کروٹیں دیتے ہیں داہنی طرف اور  
بائیں طرف ”صاحبزادہ۔ اس کو سن اور اس پر ایمان لا اور اس کو  
جھٹلائے مت۔ ہر طرح سے اپنے نفس کو یہودی سے محروم مت رکھ۔

## سِتَاوِينَ مَجْلِس

(جمعہ بوقت صبح۔ ۲۴ رمضان ۱۰۵۲ھ۔ مدرسہ محمودیہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) صاحبزادہ۔ ذرہ برابر صدق مجھ کو صدقہ دہی  
سمجھ کر (دید۔ تمہارے مال اور جو کچھ بھی تمہارے گھروں میں جو سب  
میری طرف سے تم کو معات۔ میں تم سے بجز صدقہ اور اخلاص کے  
نہیں چاہتا اور اس کا نفع بھی تمہارے ہی لئے ہے۔ میں تم کو چاہتا ہوں  
تمہارے لئے نہ کہ اپنے لئے۔ اپنی ظاہری دباطنی زبانوں کے الفاظ  
کو پابند بناؤ کہ جو منہ میں یاد میں آئے سوچے تجھے بغیر نہ بول دیا  
کر دو کیونکہ تم پر نگراں مقرر ہیں۔ فرشتے تمہارے خابری کی نگرانی کرتے  
ہیں اور حق تعالیٰ تمہارے باطن کی نگرانی فرماتا ہے اے وہ شخص جو  
محل اور مکانات تعمیر کرانا اور جس کی عمر دنیا کی عمارت میں ختم ہو رہی ہے  
نیک نیت کے بغیر کوئی چیز بھی مت بنا کہ دنیا میں تعمیر کی بنیاد تو  
نیت صالحہ ہی ہے۔ تیری تعمیر تیرے نفس اور تیری خواہش کی خاطر  
نہ ہونی چاہیے۔ جاہل دنیا میں چونکہ اپنے نفس اپنی خواہش اپنی  
طبیعت اور اپنی عادت کی بنا پر شریعت کے حکم اور حق تعالیٰ  
کی قضاء و قدر کی موافقت کے بغیر تعمیر کرتا ہے۔ پس مزدور ہے  
کہ نہ اس کے لئے نیت صالحہ درست ہوگی نہ وہ مکان جو اس نے  
بنایا ہے اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اس میں دوسرے لوگ بسیں گے  
اور قیامت کے دن باز پرس اس سے ہوگی کہ کیوں بنا یا تھا او  
کہاں سے خرچ کیا تھا اور کیوں خرچ کیا تھا؟ سب کا اسی سے

مجلس پھوس بد شکل صورت  
دے جاتی ہے۔ وہ ان کی  
جو کچھ ان کا حق امانت رکھا  
اور اس کی طرف توجہ  
اپنے رب کے لئے حلالی  
کے لئے مشقت میں مشغول  
کے حکم کی تعمیل کرے اور  
کے سامنے خاموش رہنا  
عاد سوال اور احوال کرنے  
بیٹ کر اور اس کی تدبیر کے  
کے مقابلہ پر اپنے ارادہ  
وقت اپنی عقل کو بوقت  
ملاحتی دہندہ ہونے کا  
س تکسپہو نچا چاہتا ہے  
کے خیالات اور افکار  
کے جو حق تعالیٰ کی  
بال ہی باقی نہیں رہتا  
پر کھڑا ہوا ہوتا ہے  
ہو جاتی ہے تو اس کے  
پرے کا (نظارہ) اس  
اس کے اظہار پر وہ  
شارہ ایک نفی کلام ہے  
اپنی خواہش سے  
عافیت اور خوش حالی  
میں دلائی جاتیں

الْهَلْبُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةُ وَاقْتِنَعُ بِقِسْمِكَ وَلَا تَطْلُبْ  
مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ ۚ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَالَ أَشَدُّ عُقُوبَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ۚ فِي  
الدُّنْيَا طَلْبُهُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ) بَيْعِي رَأْيِي وَمَا عِنْدَهُ حَسَنٌ كُلِّ بَيْعٍ  
كَمَا تَقْلِبُهُ بِكَلَامِي وَفِيكَ تَدْبِئِي إِنَّكَ مُسْلِمٌ  
وَأَنْتَ مُعْتَرِضٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الصَّالِحِينَ  
مِنْ عِبَادِهِ ۚ كَنْ بَيْتِي دَعْوَاكَ ۚ الْإِسْلَامُ  
مُشْتَقٌّ مِنَ الْإِسْتِسْلَامِ لِقَبْضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَقَدْ رِىَ وَالرِّضَا بِأَقْوَالِهِ ۚ مَعَ حِفْظِ حُلُولِ وَدِكَّتَابِ  
وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ  
فَيُخَيَّرُ بَيْنَ بَيْعِهِ لَكَ الْإِسْلَامُ ۚ شَوْمٌ مُكُولٌ لِأَمَلٍ  
هُوَ الْإِنْفِيقُ يُوقِعُكَ فِي مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
مُخَالَفَتِهِ ۚ مِنْهُ مَا قَصُرَتْ أَمَلُكَ جَاءَ الْخِيَرَةُ  
فَتَمَسَّكَ بِهِ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ ۚ أَلَمْ تُسَلِّمْ  
أَتَى قَتْلِي جَاءَ بِهِ الْقَدَرُ أَخَذَ كَ مِنْ بَيْدِي ۚ  
وَرَفَعِي بِهِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْقُرْآنِ وَرِضَاكَ عَنْهُ  
لَا نَفْسَ لَهُ وَلَا هَوَى وَلَا طَمَعٌ لَهُ وَلَا  
شَيْطَانٌ ۚ أَغْنَىٰ أَنْكَ قَدْ أُعِينَ عَلَيْهِمْ  
لَا أَكْفَهُمْ قَدْ أَفْعَدَ مُؤَامِنٌ كُلَّ وَجْهِ  
لَيْنٍ لَنَا مَعْصُومٌ بَعْدَ ذَهَابِ  
الْإِنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۚ نَفْسُهُ  
مُطْمَئِنَّةٌ ۚ وَ

هَوَاكَ

مَغْلُوبٌ

حساب لیا جائے گا رضا اور موافقت کا خواہاں بن اور اپنے مقسوم پر قناعت  
کر اور جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے اس کا طالب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا سخت  
ترین عذاب بندہ کے لئے یہ ہے کہ وہ اس شے کی طلب میں لگے  
جو اس کے مقسوم میں نہیں ہے۔

(نیز آپ نے فرمایا کہ) تو میرے پاس آتا ہے اور میرے متعلق تجھ کو  
حسن ظن حاصل نہیں۔ لہذا میرے وعظ سے تجھ کو کامیابی ہرگز نہ ہوگی  
تجھ پر افسوس۔ دعویٰ تو تیرا یہ ہے کہ تو مسلمان ہے حالانکہ تو اعراس  
کرتا ہے اللہ جل جلالہ اور اس کے نیک بندوں پر۔ تو اپنے دعوے  
میں جھوٹا ہے۔ اسلام تو لفظ اسلام سے مشتق ہے کہ کتاب اللہ  
سنت رسول اللہ کے حکم کی حفاظت کے ساتھ حق تعالیٰ کی قضاء و  
قدر کے سامنے سر جھکانا اور اس کے افعال پر رضا حاصل ہو پس  
اس وقت تیرے لئے اسلام (کا دعویٰ) صحیح ہوگا۔ لمبی آمیزدوں  
کی خواست ہی ہے جو تجھ کو حق تعالیٰ کی معصیت اور مخالفت میں ڈالتی ہو  
جس وقت بھی تو آرزو کو کوتاہ کر لے گا تو خیر و خوبی تیرے پاس آجائے گی  
اگر تو فلاح چاہتا ہے تو اس (نصیحت) کو پتہ باندھ مسلمان کی تو یہ  
شان ہوتی ہے کہ تقدیر جب اس کے پاس کوئی چیز لاتی ہے تو یہ  
اس کو شریعت کی موافقت و رضامندی کے ساتھ اس کے ہاتھ  
سے لیتا اور اس پر راضی ہوتا ہے۔ نہ اس کے لئے نفس لاتی رہتا  
ہے نہ خواہش اور نہ اس کی طبیعت رستی ہے نہ شیطان اور اس  
سے میری مراد یہ ہے کہ ان کے مقابلہ پر اس کی اعانت کی جاتی ہے  
(کہ سب مغلوب بنے رہتے ہیں) یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل ناپسندیدہ  
ہو جاتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لے جانے کے بعد  
مقسوم (دبے گناہ) ہم میں کوئی بھی نہیں ہے (البتہ استہ ہے کہ)  
مسلمان کا نفس صاحب اطمینان اس کی خواہش مغلوب اس کی

بن اور اپنے مقصود پر وقت  
بالب نہ ہو۔ جناب رسول اللہ  
نے فرمایا کہ اللہ کا سخت  
سختی کی طلب میں لگے

ہے اور میرے متعلق تم کو  
کہہ دو کہ مایہی ہرگز نہ ہوگی  
مسلمان ہے حالہ کہ تو اس  
بندوں پر تو اپنے دعوے  
مشتق ہے کہ کتاب اللہ  
ساتھ حق تعالیٰ کی قضا  
پر رضا حاصل ہو پس  
ہوگا۔ ایسی ہی آرزوؤں  
ت اور مخالفت میں ذاتی  
بولی تیرے پاس آجائیں گی  
باندہ مسلمان کی تو یہ  
کوئی چیز لاتی ہے تو یہ  
کے ساتھ اس کے ہاتھ  
س کے لئے نفس لاتی رہتا  
ہے نہ شیطان اور اس  
کی اعانت کی جاتی ہے  
ہے کہ وہ بالکل ناپسند  
شریف لے جانے کے بعد  
ہے (البتہ اتنا ہے کہ)  
خواہش مغلوب اس کی

وَأَزَلُّهُ طَبْعُهُ مَحْمُودَةٌ ۖ وَشَيْطَانُهُ حَزَنٌ ۖ  
كَأَيُّكُمْ سَيِّدٌ ۖ مِنْهُ شَيْءٌ ۖ يَطُوفُ عَلَيْهِ لَاحِدَةٌ  
أَلْتَوَكَّلُ لَيْسَ فِيهِ دُفُوعٌ مِمَّ سَبَبٌ وَالْوَجْدُ  
لَيْسَ فِيهِ رُفْدٌ ۖ الْقَرْبُ وَاللَّعْنُ مِنْ أَحَدٍ ۖ أَنْتَ  
لَنْ تُسَلِّطَ ۖ هُوَ يَحْكُمُ ۖ عَادَةٌ ۖ حَلَّةٌ ۖ مَا  
عِنْدَ لَوْ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالْوَجْدِ خَيْرٌ مَرَارَةً  
لَمْ تَحْلَاوَةً ۖ شَمْرُكُمْ لَمْ تَجِبْ لَمْ تَمُوتْ  
لَمْ تَحْيَا ۖ دَائِمَةٌ ۖ ذُلٌّ لَمْ تَعْرِ ۖ فَهَرُكُمْ  
يَنْقُ بِرَافِدٍ أَمْ لَمْ تَجِدْ لَكُمْ ۖ إِنْ  
صَبَرْتَ عَلَى هَذَا صَحَّ لَكَ مَا تُرِيدُ مِنَ الْحَيَاةِ  
عَنْ وَجَلٍ ۖ وَإِلَّا فَمَا يَصْعَقُ لَكَ شَيْءٌ ۖ كُلُّ  
مَا أَشْغَاكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَيْتُومٌ  
وَلَنْ كَانَ الْقَوْمُ وَالصَّلَاةُ بَعْدَ آدَاءِ الْقَرِيبِ  
وَالسَّكَّةِ ۖ إِذَا آدَيْتَ الْقُرْبَىٰ مِنَ الصَّوْمِ لَمْ  
أَشْغَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ فِي صَوْمِ  
الْإِفْلَاحِ عَنْ حُضُورِ قَلْبِكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَيَاةِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَالْمَرَاةَ لَهُ وَطَيْبَةِ الْعَيْشِ ۖ وَمَعَهُ  
الْبَارَةُ عَلَى صُحْبَةٍ وَالْقَرَبِ مِنْهُ أَنْتَ عَبْدُ  
الْحَبَابِ ۖ عَبْدُ الْخَلْقِ ۖ وَنَفْسِكَ وَهُوَ الْوَدَّ  
الْعَارِفُ قَائِمٌ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ لَوَاءِ  
قُرْبِهِ مَعَ عَلَيْهِ وَسِيرَةٍ ۖ يَدُورُ مَعَ  
قَضَائِهِ وَقَدْ بَرَّ ۖ وَمَا ذَا عَجْنِ  
دُورٍ لَا تَدُورُ مِنْهُ ۖ  
حَيْرًا ۖ لَا تَحْرِيقُ  
مِنْهُ ۖ

نبیت کا جو شش بچا ہوا اور اس کا شیطان مقید رہتا ہے کہ اس کے  
ہاتھ اس سے کچھ بھی نہیں آتا وہ (اس کی تلاش میں) گشت لگاتا ہے۔  
(مگر) اس کو پاتا ہی نہیں (بہذا وہ گنہوں سے بالکل محفوظ رہتا ہے) توکل  
میں سبب کے ساتھ ٹھہراؤ نہیں ہوا کرتا اور تو حید میں نفع اور نقصان کے  
متعلق کسی پر بھی نظر رکھنا نہیں ہوتا۔ تو بالکل نفس بالکل خواہش اور  
بالکل عادت بنا ہوا ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی مطلق خبر نہیں۔  
اول تلخی ہے اس کے بعد مٹھاس۔ اول شکستگی ہے اس کے بعد بندش  
اول مرنا ہے اور اس کے بعد زندگی۔ اول ذلت ہے اس کے بعد عزت  
اول تنگ رستی ہے اس کے بعد تو نگرانی اول ناپید ہونا ہے اس کے  
بعد وجود پانا (مگر کون سا وجود؟ وہی) جو ذات حق سے ہونے کہ تجھ سے  
اگر تو اس (ابتدائی سختی) پر صابر رہا تو جو کچھ حق تعالیٰ سے چاہتا ہے وہ  
تیرے لئے درست ہے۔ ورنہ تیرے لئے کچھ بھی درست نہ ہوگا۔ جو  
چیز بھی تجھ کو حق تعالیٰ سے غافل بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے،  
اگرچہ فرائض و سنت ادا کرنے کے بعد (نفل) نماز اور روزہ ہی  
کیوں نہ ہو۔ جب تو نے فرض روزہ ادا کر لیا اور اس کے بعد  
نفل روزہ (رکھا اور) اس میں بھوک پیاس نے تجھ کو اپنے  
شغل میں لگا کر حق تعالیٰ کے سامنے تیرے قلب کو حاضر رہنے  
اور اس کا دھیان رکھنے اور اس کے ساتھ بالطف گذران سے کہ جس پر  
اس کی محبت اور قرب کا مدار ہے تجھ کو باز رکھا (گو یا شیطان مٹی کی  
اوٹ شکار کیل گیا کہ تو بندہ حجاب بندہ خلق اور اپنے نفس  
وہو کا بندہ بن گیا۔ عارف اپنے علم اور باطن کے ساتھ حق تعالیٰ کی  
میت میں اس کے قرب کے نیچے کھڑا ہوتا ہے کہ اس کی قضا و قدر  
کے ساتھ گھومتا رہتا ہے اور جب تنگ جاتا ہے تو بغیر اس کے  
کہ خود گھومے (بواسطہ دست قدرت) اس کو گھمایا جاتا ہے بغیر اس کے کہ  
کے کہ خود حرکت کرے اس کو حرکت دی جاتی ہے اور بغیر اس کے کہ



سُكُونٌ وَلَا تَسْكِينٌ مِنْهُ + يَصْنَعُ مِنْ مُجْمَلَةِ الَّذِينَ قَالَ  
 اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ وَنَقَلَ هَهُمَ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ  
 لَمَّا جَاءَ الْغَزْزُ مِنْهُمْ حُرُكًا + الْحَرْكَةُ مِمَّ الْعَذْرَاءُ  
 وَالتَّسْكُونُ وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْغَزْزِ + الْحَرْكَةُ عِنْدَ  
 دُجُودِكَ + وَالتَّسْكُونُ عِنْدَ فَقْدِكَ + بِالْحَرْكَةِ  
 فِي الْحُكْمِ + وَالتَّسْكُونُ فِي الْعِلْمِ + إِشْمَا  
 نَصَهُ نَفْسَكَ بَعْدَ خُرُوجِكَ مِنَ النَّفْسِ وَ  
 الْهَوَى وَالطَّبْعِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ لَا تَتَّقِيْدُ  
 بِالْخَلْقِ فَمَا لَكَ هَزَلٌ وَلَا تَفْعَكَ وَلَا  
 رِزْقَكَ نَزَرَ رِبَكَ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَبَدًا  
 فِي طَاعَتِهِ وَأَمْرِهِ وَهَيْبَتِهِ لَا يَنْفَعُ بِيَدِكَ  
 شَيْءٌ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصِيرُ أَعْنَى  
 الْخَلْقِ وَأَعَزَّهُمْ + فَتَصِيرُ كَأَدَمَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْمُرُ الْأَشْيَاءَ بِالسُّجُودِ  
 لَهُ + وَهَذَا مِنْ دَرَاءِ عُقُولِ  
 الْخَلْقِ الْعَوَامِ مِنْهُمْ وَكَثِيرٌ مِنَ  
 الْخَوَاصِّ كَثِيرٌ دَرَّةٌ أَدَمَ مِنْ مُجْمَلَةِ  
 لَيْبَتِهِ يَأْ قَلِيلُ الْعِلْمِ تَفَقُّدُ شَرِّ  
 اعْتَرَلَ + الْقَوْمُ تَفَقُّدُوا ثُمَّ  
 اعْتَرَلُوا عَنِ الْخَلْقِ بِقُلُوبِهِمْ +  
 قَلَّوْا هَرُفَهُمْ مِمَّ الْخَلْقِ لِيُفَكِّرَ  
 وَبَوَاهُ مِنْهُمْ مِمَّ الْحَيِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ فِي  
 خَلْمَتِهِ  
 مُجْمَلَتِهِ

خود ساکن ہوا اسکو ساکن بنا دیا جاتا ہے - وہ منجملہ اُن (صحاب کہف) کے ہو جاتا ہے جن کے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اکو کرؤیں دیتے ہیں (دائیں طرف کی اور بائیں طرف کی) جب اُن سے بیجاہرگی ظاہر ہوتی ہے (کہ خود اپنے کی طاقت ہی نہیں رہتی) تب ان کو ہلایا جاتا ہے (اکسب معاش اور ریاضت میں) حرکت کرنے کی ضرورت ہے قدرت کے وقت اور سکون و تسلیم کی ضرورت ہے بیجاہرگی کے وقت حرکت کی حاجت ہے تیرے وجود کے وقت اور سکون کی حاجت ہے تیرے گم ہو جانے کے وقت حرکت کی ضرورت ہے شریعت میں کہ اس پر عمل میں جدوجہد کرے) اور سکون کی ضرورت ہے علم میں کہ جو قصداً قدر عظیم الہی سے صادر ہو رہی ہے اس کو خاموش بیٹھا (تکبار ہے) تیرا نفس اُسی وقت درست ہوگا جبکہ تو نفس و خواہش اور طبیعت اور ساری مخلوق سے نکل جائے۔ مخلوق کا پابند مت ہو کیونکہ تیرے رب کے سوا نہ کسی کے ہاتھ میں تیرا نقصان ہے نہ تیرا نفع، اور نہ تیری روزی۔ سدا اسی کی طاعت اور امر و نہی میں لگا رہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے بھی تیرے ہاتھ میں باقی نہ رہے۔ پس تو ساری مخلوق سے زیادہ تو نگر و معزز بن جائیگا اور آدم علیہ السلام کے مش ہو جائیگا کہ ساری چیزوں کو ان کے سامنے جھک جانے کا حکم ہوا۔ اور یہ عام مخلوق بلکہ بہترے خواص کی عقلوں سے بھی باہر بات ہے۔ پس (چونکہ طاعت حق کی وجہ سے) وہ شخص آدم علیہ السلام کا ذرہ اور منجملہ اُن کے خلاصہ کے ہے (لہذا اس کے ساتھ تعظیم کا وہ معنوی برتاؤ کیوں نہ کیا جائے جو ان کے ساتھ صورتہ کیا گیا تھا) اے کم علم - اول علم دین حاصل کر اس کے بعد گوشہ نشین ہو جو اللہ والوں نے علم سیکھا، اس کے بعد بحیثیت قلوب مخلوق سے یکسو ہو گئے کہ ان کے بدن تو مخلوق کے ساتھ رہے مخلوق کی اصلاح کے لئے اور ان کے باطن حق تعالیٰ کے ساتھ رہے اسکی خدمت اور اسکی صحبت میں

كَانُوا نَاسِيُونَ + كَانُوا نَاسِيُونَ مِمَّ الْخَلْقِ فِي  
الْآشْيَاءِ جَمِيعًا + شَعْنُهُمْ فِي لِقَائِهِ أَحْكَامُ  
الْقُدْرَةِ كُلَّمَا تَدَلَّسَ شَوْخُهُمْ غَسَلُوهُ وَطَيَّبُوهُ وَ  
كَلَّمَا تَحَرَّقَ مِنْهُ شَيْءٌ رَفَعُوهُ رَحِيظُوهُ  
رُؤُوسُ الْخَلْقِ : ذُرَّةٌ مِنْهُمْ كَالْجَبَالِ الرَّوَابِي  
رُؤُوسُهُمْ رُؤُوسُهُمْ عَزَّ وَجَلَّ : مُسْتَطَرِّحُونَ بَيْنَ  
يَدَيْهِ مَرَامِقُونَ لَهُ غَالِصُونَ فِي عِلْمِهِ بِأَلْهَمِهِ  
يَسْتَلْغُونَ أَوْنَادَ كُرْزِهِ وَغَنَاتِ قُرْبِكَ أَوِيْنَ :  
الْقَلْبُ مِثْلُ الْقَلْبِ وَحَبِيبُكَ أَيْضًا لَمْ يَكُنِ الْقَلْبُ :  
يَا أَلْحِيَاءَ التَّجْبَاءِ الْبَدَلُ : أَنْتَ قَبْرُ تَارِي  
مِثْلُكَ : مِثْلُكَ تَارِي مِثْلُكَ مِثْلُكَ : أَنْتَ رُؤُ  
رُؤُوكَ رُؤُوكَ مِثْلُكَ : أَعْنِي يَعْقُودُ إِذَا غَضِبَ مِثْلُكَ  
الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَى كَلَامِهِمْ وَأَقْبَلُهُ وَأَعْمَلُ بِهِ وَقَدْ  
أَسْمَعْتُ : أَسْمَعْتُ قَوْلَ الشُّيُوعِ وَأَعْمَلُ بِهِ أَحَدُهُمْ  
لَا أَعْدَدْتُ الْفَلَاحَ : كَانَ لِي شَيْخٌ كَلَّمَا أَشْكَلَ  
أَنْ وَخَطَرُ بَقْلِي يُحْدِثُ شَيْئًا بِهِ وَلَا يَحْجُو حَيَّ  
لِي الْكَلَامُ فَكَانَ ذَلِكَ لِاحْتِرَافِي  
وَحُسْنِ أَدَبِي مَعَهُ : مَا صَبَحْتُ قَطُّ  
الشُّيُوعِ إِلَّا بِالْاحْتِرَامِ وَحُسْنِ  
الْأَدَبِ وَالْقُدْرَةِ لَا يَكُونُ يُحْيِيهِ  
لَا يَكُونُ يَكُونُ لَهُ عَيْنٌ يَتَخَلَّ بِه  
وَقَدْ أَدْعَى تَرْكُ  
الْكُلِّ :

پس وہ ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں کہ تعیل شریعت میں تو مخلوق کے ساتھ  
ہیں اور اپنے قلوب سے ان سے دُور اور سب چیزوں سے الگ ہیں۔  
شریعت کو مضبوط تمامنا ان کا ظاہری شغل ہے کہ جب کبھی (ان کے  
دین کا) کپڑا میل ہوا تو انھوں نے اس کو دھویا اور پاک کیا اور معطر  
بنایا۔ جب کبھی وہ کسی جگہ سے پھٹا تو اس میں بیوند لگایا اور اسکو رسیا۔  
وہ مخلوق کے سردار ہیں جو ان میں (سب سے) ادنیٰ درجہ کا اور گویا  
ذرہ ہے وہ بھی اٹل پہاڑوں کی طرح ہے۔ ان کے قلوب اپنے رب  
کے ساتھ ہیں وہ اس کے سامنے پڑے ہوئے اس کے دھیان میں  
لگے ہوئے اور اس کے علم (کے سمندر) میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بارالہا  
اپنا ذکر ہماری غذا بنادے اور اپنا قرب ہماری تونگری آمین۔ تو  
مُردہ دل ہے اور تیری صحبت بھی مُردہ دلوں ہی کے پاس ہے۔ زندہ  
صاحبان شرافت ابدال کو اختیار کر۔ تو گویا قبر ہے کہ اپنی جیسی قبر  
کے پاس جاتا ہے۔ مُردہ ہے کہ اپنے جیسے مُردے کے پاس آتا ہے  
تو ٹولا پاراج ہے کہ تجھ ہی جیسا اپنا ہج تجھ کو لے کر چلتا ہے۔ تو اندھا  
ہے کہ تجھ جیسا اندھا ہی تیرا راہبر ہے۔ صحبت اختیار کر صاحبان  
ایمان و ایمان اور صالحین کی اور ان کی نصیحت پر صبر کر، اور  
اس کو مان اور اس پر عمل کر کہ یقیناً فلاح پائے گا۔ مشائخ کی بات  
سُن اور اس پر عمل کر اور ان کا احترام ملحوظ رکھ بشرطیکہ فلاح  
چاہے میرے ایک شیخ تھے کہ جب کبھی مجھ کو کوئی شبہ پیش آیا اور  
میرے قلب پر اس کا گزرا ہوا تو وہ مجھ سے اس کا ذکر اور اس کی  
اصلاح فرما دیا کرتے اور مجھ کو بولنے کا ضرور نمند نہ بناتے تھے اور اس  
(شفقت کا) سبب یہی تھا کہ میں ان کا احترام کرتا اور ان کے ساتھ  
حُسن ادب پیش آتا تھا۔ میں مشائخ کی صحبت میں حُسن ادب اور احترام  
کے بغیر کبھی نہیں رہا۔ صوفی بخیل نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ  
رہا ہی نہیں جس پر وہ بخیل کرے۔ وہ تو سب کے چھوڑنے کا مدعی ہے۔

إِنْ أَعْطَى شَيْئًا أَخَذَهُ لِيُغَيِّرَهُ لَا لَهُ ۖ قَدْ صَفَا قَلْبُهُ  
عَنِ الْمَوْجُودَاتِ وَالْمُصَوِّرَاتِ ۖ إِنَّمَا يُخَلِّقُ مَنْ  
لَهُ مَالٌ ۖ وَالصُّورُ قَدْ صَارَتْ الْأَشْيَاءُ لِيُغَيِّرَهُ  
فَكَيْفَ يُفَعِّلُ بِمَالٍ غَيْرِهِ ۖ لَا عُدَّةَ لَهُ وَلَا صِدْقَ  
وَلَا يُفَاتِلُهُ إِلَى سَمَاءِ الْحَمْدِ وَالذِّمَّةِ لَا بُرَى  
الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ وَالضَّرِّ وَالنِّعَمِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ لَا يُفَرِّحُ بِالْحَيَاةِ وَلَا يَفْتَحِرُ بِالْمَوْتِ ۖ  
مَوْتُهُ سَخَطُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَحَيَاتُهُ رِضَا  
عَنْهُ وَحَشَّتْهُ فِي الْجَلْوَةِ وَأُسْرِفَ فِي الْحَلْوَةِ ۖ  
طَعَامُهُ ذِكْرُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَشَرَابُهُ مِنْ  
شَارِبِ الْأَنْسِ ۖ لَا جَرَمَ لَا يَكُونُ يُخَيَّلُ بِحُطَامِ  
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۖ لَا تَنُوحُ عِنْدَهُ غَنَى عَنْ الْجَمِيعِ  
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةٌ وَفَنَّا عَذَابِ النَّارِ

## الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيِّنَةٌ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدَرَةِ الْمُحَلَّةِ  
سُئِلَ سَنَةَ تَحْمِيشٍ وَأَرْبَعِينَ وَتَحْمِيشًا بَعْدَ كَلَامِهِ  
كَمْ تَعْلَمُ وَلَا تَعْمَلُ ۖ إِطْوِدِي أَنْ الْعِلْمُ شَمْرٌ  
اِسْتَعْلِي بِشَمْرِي أَنْ الْعَمَلُ مَمَّ الْإِحْلَاحِ وَالْإِلَاحِ  
فَلَا فَلَاحَ لَكَ ۖ كَتَعْلَمُ الْعِلْمُ فَحَسْبُ أَنْتَ مُجْتَرِدٌ  
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِأَفْعَالِكَ ۖ قَدْ أَقْبَيْتَ جَلْبَابَ  
الْحَيَاءِ مِنْ عَيْنِكَ ۖ وَقَدْ جَعَلْتَهُ أَهْوَانَ  
الظَّاهِرِينَ إِلَيْكَ ۖ أَنْتَ إِحْدُ الْبَهَوَاكِ وَ  
مَا نَمَّ الْبَهَوَاكِ

اگر اس کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اس کو دوسرے کے لئے لیتا ہے  
ذکر اپنے لئے اس کا قلب موجودات اور مجملہ صورت والی چیزوں سے  
صاف ہو چکا ہے مخمل تو وہ کرے جس کے پاس مال ہو اور صوفی کی  
تو ساری چیزیں دوسرے ہی کی بن گئی ہیں پھر وہ کیا کر دوسرے کے  
مال میں مخمل کرے۔ نہ اس کا کوئی دشمن ہے نہ کوئی دوست۔ نہ کس  
تعریف و مذمت سُننے کی طرف توجہ ہے نہ وہ عطا و منع اور نفع و نقصان  
کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔ نہ زندگی سے خوش ہوتا ہے اور نہ مرنے  
سے غمگین۔ اس کی موت (جس کا اس کو غم ہے) حق تعالیٰ کا ناراض مہلکا  
ہے۔ اور اس کی زندگی (جس کی اس کو مسرت ہے) حق تعالیٰ کی  
خوشنودی ہے۔ اس کی وحشت جلوت میں ہے اور انس و راحت  
خلوت میں۔ اپنے رب کی یاد اس کا کھانا ہے اور انس کی شراب اس کا  
پانی۔ ضروری بات ہے کہ وہ دنیا کی کنکریوں اور دنیا کے مال اسباب  
پر تخیل نہ ہو۔ کیونکہ اس کو سب سے استغناء حاصل ہے اے ہمارے  
پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور  
بچا ہم کو دردِ رخ کے عذاب سے۔

## اٹھاونویں مجلس

(جمعہ - بوقت صبح - یکم شوال ۱۰۵۵ھ - مدرستہ معمرہ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) کب تک تیری یہ حالت رہے گی کہ علم پڑھے گا  
اور عمل نہ کرے گا؟ علم کی کتاب کو نہ کر اور اخلاص کے ساتھ عمل  
کرنے کی کتاب کھولنے میں مشغول ہو ورنہ تیرے لئے فلاح نہیں  
تو فقط علم حاصل کر رہا ہے۔ تو اپنے افعال میں حق تعالیٰ پر بڑا  
دیرینہ گیارہ ہے۔ تو نے اپنی آنکھوں سے حیا کی چادر ڈالی اور حق تعالیٰ  
کو اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کمتر سمجھ لیا۔ ذکر سب کے  
سائے گناہ کرتا شرماتا ہے مگر اس کے سائے نہیں شرماتا تیرا لیتا اور

دوسرے کے لئے لیتا ہے  
مجلد صورت والی چیزوں  
پاس مال ہو اور صوفی کی  
پھر وجہ کیا کہ دوسرے کے  
نہ کوئی دوست نہ اس کے  
عطا و منع اور نفع و نقصان  
خوش ہو تسکے اور نہ غم  
حق تعالیٰ کا ناراض نہ ہوتا  
تسکے حق تعالیٰ کی  
ہے اور انس راحت  
انس کی شراب اس کا  
اور دنیا کے مال اس کا  
بھلے لے لے ہمارے  
آخرت میں بھی خوبی اور

وَمَنْ حَزَلْهُ هَوَاكَ ۖ فَلَا جَرَمَ لَكَ هَوَاكَ ۖ  
إِسْمٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ وَ  
أَعْمَلِ بِحُكْمِهِ ۖ إِذَا عَمِلْتَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ  
أَدَاكَ الْعَمَلُ إِلَى الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ اللَّهُمَّ  
كَتَبْنَا مِنْ رِقْدَةِ الْغَافِلِينَ آمِينَ ۖ إِذَا ارْتَبَكْتَ  
الْأَثْمَ جَاءَتْ الْأَفَاتُ وَوَقَعَتْ عَلَيْكَ ۖ وَإِنْ  
مِتَّ وَاسْتَغْفَرْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعْنَتْ  
بِهِ وَوَقَعَتْ حَوْلَيْكَ ۖ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ بَلِيَّةٍ  
فَأَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْتِيكَ مَعَهَا  
بِالْقَبُولِ وَالْمُوَافَقَةِ ۖ حَتَّى يَسْلَمَ مَا بَيْنَكَ وَ  
بَيْنَهُ ۖ فَيَكُونُ الْخُذُّ شُ فِي الْقَالِبِ لَا فِي  
الْقَلْبِ فِي الظَّاهِرِ لَا فِي الْبَاطِنِ ۖ فِي الْمَسْأَلِ  
لَكَ الْوَيْلُ ۖ فَيُخَيِّدُكَ تَكُونُ الْبَلِيَّةُ نِعْمَةً  
لِنِعْمَةٍ ۖ يَا مُنَافِقُ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ اتِّبَاعِكَ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ بِالْإِسْعَاقِ بِالْمَعْنَى ۖ  
ذَلِكَ كَذِبٌ ظَاهِرٌ لَكَ وَبَاطِنٌ لَكَ ۖ فَلَا جَرَمَ  
أَنْتَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ أَعَاصِي  
ذُلِّي فِي نَفْسِي ۖ وَالْكَذَّابُ ذَلِيلٌ فِي نَفْسِهِ  
يَا مَالِكًا لَا تَدْرِي عِلْمَكَ عِنْدَ أَمْنِكَ  
الدُّنْيَا ۖ لَا يَنْتَعِمُ عَزَّ وَجَلَّ ذُلِّي ۖ الْغَيْرُ  
الْعِلْمُ وَالذَّلِيلُ هُوَ الَّذِي فِي أَيْدِيهِمْ  
مِنَ الدُّنْيَا ۖ أَلْخُلُقُ لَا يَقْبَلُ رُزْنَ أَنْ  
يُطَوَّرَ مَا لَيْسَ لَكَ مَقْسُومًا لِمَا  
قَسَمَكَ يَجُوزِي عَلَى أَيْدِيهِمْ  
وَإِذَا أَصْبَرْتَ

نہ لینا اور ساری حرکات اپنی خواہش نفس سے ہیں۔ پس لا بد  
تیری خواہش نفس تجھے برباد کرے گی۔ اپنی ہر حالت میں اللہ جل جلالہ  
سے شرمنا اور اس کی شریعت پر عمل کر۔ جب تو ظاہر شریعت پر  
عمل کرے گا تو عمل تجھ کو حق تعالیٰ کی معرفت کے قریب کرے گا  
بارالہا ہم کو غافلوں کی خواب غفلت سے بیدار فرما۔ آمین  
جب تو گناہوں کا مرتکب ہوگا تو مصیبتیں آئیں گی اور تیرے اوپر  
آکر پڑیں گی۔ پس اگر تو نے توبہ کر لی اور اپنے پروردگار سے عافی  
مانگی اور اس سے مدد چاہی تو (مصیبتیں اگر آئیں بھی تو) تیرے  
آس پاس آکر گریں گی۔ مصیبت کا آنا تیرے لئے ضروری ہے۔  
(کہ بھٹی میں تپائے بغیر سونا کھرا نہیں بنتا) پس اللہ سے سوال کر  
کہ اس کے ساتھ تجھ کو صبر و موافقت عطا فرمائے تاکہ تیرا اور  
حق تعالیٰ کا تعلق محفوظ رہے۔ اُس وقت (مصیبت کی) گھڑوٹ  
صرف بدن میں رہے گی اور دل کے اندر نہ آئے گی۔ ظاہر میں بیگی  
باطن میں نہیں۔ مال میں رہے گی دین میں نہیں۔ پس اُس وقت  
مصیبت نعمت بن جائے گی نہ عذاب لے منافق تو اللہ و  
رسول کے اتباع میں صرف نام پر قناعت کر بیٹھا کہ معنی سے کچھ سمجھتا  
نہیں۔ یہ تیرے ظاہر و باطن (دونوں) کا جھوٹ ہے۔ پس ضروری  
کہ تو دنیا اور آخرت (دونوں) میں ذلیل رہے۔ اصل ذلیل  
نافرمان شخص ہے حقیقت میں اصل ذلیل وہی ہے جو جھوٹ  
بوسے۔ اے عالم تو اپنے علم کو دنیا داؤں کے پاس (بیٹھ کر)  
میلامت کر۔ باعث شے کو ذلیل شے کے عوض مستیج۔ علم تو  
باعزت ہے اور ذلیل وہ دنیا ہے جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔  
مخلوق قادر نہیں ہے کہ جو چیز تیرے مقسوم میں نہ ہو وہ تجھ کو  
دیدے۔ تیرا مقسوم تو صرف ان کے ہاتھوں جاری ہو جاتا ہے  
(کہ دینے والا تو خدا ہے اور واسطہ بن گئی مخلوق) پس جب تو صابر

جَاءَ قَسْمُكَ عَلَى أَيْدِيهِمْ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُجِيدٌ  
 مَنْ يُرْمَى لَا يَمُرُّ مِنْهُ شَيْءٌ مَنْ يُلْقِ لَاحِقٌ لَهُ الشَّعَلُ  
 بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقُوا الظَّالِمِينَ مِنْهُ فَمَا  
 يَحْتَسِبُ عَمَلُهُمْ وَتَعَرَّفَهُ بِصُحُوفِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ مَنْ شَعَلَهُ ذِكْرِي عَزَّ وَجَلَّ  
 أَعْطَيْتُهُ أَكْثَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ ذِكْرُ  
 اللِّسَانِ بِلَا قَلْبٍ لَا كَرَامَةَ وَلَا عَزَازَةَ لَكَ  
 بِهِ أَلَا كَرُمٌ هُوَ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ شَرُّ ذِكْرُ  
 اللِّسَانِ إِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ  
 ذِكْرُ الْحَقِّ كَمَا قَالَ قَاذِرُ بْنُ إِدْرِيسَ أَذْكُرُكَ وَ  
 أَشْكُرُكَ وَلَا تَكْفُرُونَ أَذْكُرُكَ حَتَّى يَذْكُرَكَ  
 أَذْكُرُكَ حَتَّى يَحْطُ إِلَيْكَ عَنْكَ أَوْ ذَاكَ  
 يَنْفَعُ خَالِيًا عَنْ دُرِّهِ يَصِيرُ طَاعَةً بِلَا مَعْصِيَةٍ  
 فِي يَدَيْهِ يَذْكُرُكَ فِيمَنْ يَذْكُرُكَ فَتَشْتَغِلُ بِهِ  
 عَنْ خَلْقِهِ وَيَشْغُلُكَ ذِكْرُكَ عَنْ مَسْئَلَتِهِ  
 يَصِيرُ كُلُّ مَقْصُودٍ هُوَ فَتَشْتَغِلُ عَنْ جَمِيعِ  
 مَقَاصِدِكَ إِذَا صَارَ هُوَ كُلُّ مَقْصُودٍ  
 جَعَلَ مَقَاصِدَ خَلَائِقِ الْمَلَكُوتِ فِي يَدِ قَلْبِكَ  
 مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ غَيْرَهُ يَرِي  
 مِنْ قَلْبِكَ حُبَّ مَا سِوَاكَ إِذَا تَمَكَّنَ  
 حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَلْبٍ عَنِ خَرَجٍ مِنْ  
 قَلْبِهِ حُبُّ غَيْرِهِ يَشْرِبُهُ أَعْضَاءُ كَاوَرِ  
 يَشْتَغِلُ بِهِ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ  
 صُورَتُهُ وَمَعْنَاكَ  
 فِيهِمْ

بنارسیکا تو ان کے ہاتھوں تیرا مقسوم آئے گا تیرے معزز، تھکی  
 حالت میں تجھ پر افسوس۔ جس کو خود دوسرے کی طرف سے رزق  
 ملتا ہے وہ دوسرے کو رزق نہیں دے سکتا۔ جو خود عطا کا محتاج ہو  
 وہ دوسرے کو عطا نہیں کر سکتا۔ اللہ کی طاعت میں لگ اور اس  
 طلب کرنا ترک کر کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ تو اس کو چلائے  
 اور اپنی مصالحت سے اس کو واقف بنائے حق تعالیٰ نے اپنی ایک  
 کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کو میری یاد نے سوال کرنے سے  
 مشغول بنائے رکھا تو جتنا سوال کرنے والوں کو دوں گا اس سے  
 بدرجہا بہتر اس کو دوں گا۔ قلب کے بغیر صرف زبان کے ذکر میں  
 نہ تیری عزت ہے نہ وقعت۔ اصل ذکر تو قلب اور باطن کا ذکر  
 ہے۔ اس کے بعد درجہ ہے زبانی ذکر کا۔ جب بندہ کے لئے  
 حق تعالیٰ کی یاد صحیح ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ اس کو یاد فرماتا ہے  
 چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں گا تم کو اور  
 میرے شکر گزار رہو اور ناشکری مت کرو“ تو اس کو یاد رکھنا کہ وہ  
 تجھ کو یاد رکھے تو اس کو یاد کرتا رہ کہ وہ تم سے بوجھ تجھ سے اتارے پس  
 تو ہر گناہ سے خالی ہو جائے۔ ستر یا طاعت بلا معصیت بن جائے۔  
 پس اس وقت بخمد ان کے جن کا ذکر فرمایا کہ تیرے تیرا بھی ذکر فرمائیگا  
 اس وقت تو اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی مخلوق سے بے خبر  
 بن جائیگا اور اس کا ذکر تجھ کو سوال سے غافل بنائے گا تیرا مقصود  
 وہی بن جائیگا پس تو اپنے مجملہ مقاصد سے غافل ہو جائیگا اور جب وہی  
 تیرا مکمل مقصود بن جائے گا تو ملکی غراؤں کی گنجیاں تیرے قلب کے ہاتھ میں  
 دیدیگا۔ جو شخص اللہ سے محبت کرتا ہے وہ دوسروں سے محبت نہیں کرتا  
 اس کی محبت تیرے قلب سے مجملہ اسوار کی محبت اہل کر دیگی جب حق تعالیٰ  
 کی محبت بندہ کے قلب میں جم جاتی ہے تو غیر کی محبت اس کے قلب سے  
 نکل جاتی ہے کہ اسی کی محبت اس کے عضو عضو میں سرایت کر جاتی اور اس کا

وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعَادَةِ ۖ وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعَمَلِ ۖ  
فَإِذَا تَمَرَّ لَهُ هَذَا أَحَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَمَّا لَكَ  
عَقْلٌ تَنْظُرُ بِهِ وَتَعْمَلُ بِهِ ۖ أَمَا حَضَرَتْكَ مَرْوَلَةٌ  
بِهِ قَطْ ۖ سَتَأْتِيكَ تَوْبَتُكَ وَتَقْرَأُ مِنْكَ مَلَكُ  
الْمَوْتِ بَابَ حَيَاتِكَ فَيَقْلَعُهَا مِنْ مَكَانِهَا ۖ  
وَيَقْرَأُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَهْلِكَ وَحَايِكَ ۖ إِجْهَدْ  
أَنْ لَا تُقْبِضَ ۖ وَأَنْتَ كَارِكٌ لِلْغَاءِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
جَلَّ ۖ فَإِنْ مَّا لَكَ إِلَى الْآخِرَةِ وَانْتَظِرْ  
الْمَوْتَ فَإِنَّكَ تَرَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا  
مِمَّا تَرَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ رَبَّنَا إِنِّي أُلِيَّا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ  
النَّارِ ۝

## الْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُونَ

وَقَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَاسِعَ رَجَبٍ  
مِنْ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامِهِ)  
كَلَامُ الظَّالِمِ لَا يَخْلُوقُ مِنْ رَجَاءٍ وَمِنْ أَهْنَةٍ ۖ  
لَا يُمْكِنُهُ الصَّحَاقُ ۖ يَكُونُ كَلَامُهُ قَشْرًا  
فَارِعًا لَا لُبَّ فِيهِ ۖ صُورَةٌ بِلا مَعْنَى ۖ الظَّالِمُ  
كَارِغٌ كَالظَّمْعِ ۖ لِأَنَّ حُرُوفَ الظَّمْعِ كُلَّهَا  
فَارِغَةٌ ۖ الطَّاءُ وَالْمِيمُ وَالْعَيْنُ ۖ يَا عِبَادَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ أَصْدُقُوا وَقَدْ أَقْلَحْتُمْ الصَّادِقِ  
هَمَّتْ عَالِيَةٌ فِي السَّمَاءِ ۖ لَا يَضُرُّهُ  
قَوْلُ قَائِلٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
جَلَّ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ

ظاہر و باطن عادت سے خارج کر کے آبادی سے باہر نکال لاتی ہے۔  
پھر جب یہ (مخلوق سے خوش کا اثر) تام ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو  
محبوب بنا لیتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہیں کہ اس کے ذریعہ سے دیکھے اور  
سمجھے۔ کیا تو کسی مرنے والے (بتلائے سكرات) کے پاس کبھی نہیں بیٹھا  
عنقریب تیرا نمبر بھی آیا چاہتا ہے کہ موت کا فرشتہ تیری زندگی کا دروازہ  
کھڑکھڑائے گا پس اس کو جگے کھاڑ پھینکے گا اور تیرے درمیان  
اور تیرے متعلقین و احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ کوشش کر  
کہ تیری لوح ایسی حالت میں قبض نہ ہو کہ تو حق تعالیٰ سے ملنے کو ناگوار  
سمجھ رہا ہو۔ اپنا مال آخرت کی طرف چلتا کر اور موت کا منتظر ہو۔ پس  
جو کچھ دنیا میں دیکھ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بہتر دیکھ گیا۔  
اے ہمارے پروردگار ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں  
بھی خوبی اور سچا ہم کو دونوں کے عذاب سے۔

## انسٹھویں مجلس

(جمعہ - ۹ رجب ۱۰۲۶ھ)

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) طبع دلے واعظ کا وعظ لرزہ اور رور عایت  
سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ اس کو حق کوئی نصیب ہی نہیں ہوتی۔ اس کا  
وعظ خالی پوست ہوتا ہے جس میں نام کو بھی مغز نہیں۔ محض صورت  
بلا معنی۔ طبع والا شخص لفظ طبع کی طرح (نفع سے) خالی ہے۔ کیوں کہ  
طبع کے تینوں حروف ط۔ م۔ ع (نقطوں سے) خالی ہیں لے بند گان  
خدا سچائی اختیار کر دے کہ فلاح پاؤ گے۔ سچے کی ہمت آسمان میں  
بلند رہتی ہے (اور وہ اُمراء کی بد حالی ظاہر کرنے میں نہ ڈرتے اور  
نہ اصلاح سے ناامید ہوتا ہے) اس کو کسی کا یہ کہنا کہ اللہ پاک اپنی  
منشا پوری کرنے پر قادر ہے (پھر ہمارے وعظ و نصیحت سے کیا  
ہوتا ہے؟) اور یہ کہنا کہ جب وہ تجھ سے کوئی کام لینا چاہے گا

إِذَا ارَادَ لَكَ لَا مَرْهِيًا لَكَ لَهُ كَلَامٌ  
 جَرَى مِنْ سَيْقِ الْأَدَبِ هَذَا جَوَابُهُ  
 صَدَقَ بِأَخْوَالِكُمْ تُطِيقُونَ وَكُنْ بَكُمْ  
 يُسَكِّنُونِي عَلَى قَدَرِ مَا تَسْتَوُونَ أَيْعُودُكُمْ  
 يَا عَلَامُ لَوْ كَانَ عِنْدَ لَوْ شَرَّةُ الْعِلْمِ  
 وَبَرَكَتُهُ لَمَا سَعَيْتَ إِلَى أَبْوَابِ  
 السَّلَاطِينِ فِي حُطُوطِ نَفْسِكَ وَ  
 شَهْوَاهَا أَلْعَالِمِ لَا رَجُلِينَ لَهُ  
 يَسْعَى هِمًّا إِلَى أَبْوَابِ الْخَلْقِ وَ  
 الزَّاهِدِ لَا يَدِينُ لَهُ يَأْخُذُ هِمًّا  
 أَمْوَالِ النَّاسِ وَدَانِيَةً لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ لَا عَيْنِينَ لَهُ يَنْظُرُ  
 بِهِمَا إِلَى غَيْرِهِ أَلَمْ يَحِبَّ الصَّادِقُ  
 فِي مَحَبَّتِهِ لَوْ كَتَبَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ  
 مَا حَلَّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهِمْ وَ  
 لَا يَنْظُرُ إِلَى غَيْرِ مَحَبَّتِهِ وَ  
 لَا تَكْبُرُ فِي عَيْنِ رَأْسِهِ  
 اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَكْبُرُ فِي عَيْنِ  
 كُلِّهِ الْأُخْرَى وَلَا تَكْبُرُ فِي  
 عَيْنِ سَيِّدِهَا عَيْنِ الْمَوْلَى وَ  
 كُنْتُمْ أَهْلَاءَ مَا أَنْتُمْ  
 عَلَى شَيْءٍ إِلَّا كَثْرَةُ  
 مِنْكُمْ يَتْلُوْنَ كُلَّ  
 رَأْيٍ قِي  
 نَاعِي

تو خود ہی اس کے لئے تجھ کو تیار کر دے گا (پھر عیب صینی سے ایمنوں  
 کی کھٹی چھاپھ سے بھی ہاتھ دھولینا کون شرط عقل ہے) اس کیلئے  
 مقرر نہیں ہوتا کیونکہ اس مضمون کا مصداق احکام قضاوت میں نہ  
 تبلیغ احکام شریعت (یہ کلام نکلا تو بے ادب کی طرف سے کہ اس نے  
 مصداق بدل کر مداہنت کو جانز رکھا) مگر یہی اس کا سچا جواب  
 ہے (کہ چون کہ تیری تقدیر میں مکرگدا ہونا لکھا ہے اس لئے تو  
 مداہنت کا خوگر بنادیا گیا) صاحبو۔ تمہاری بدحالیاں مجھ کو  
 بلواتی ہیں (کہ نصیحت کے بغیر رہ نہیں سکتا) اور تمہارا کذب مجھ کو چپ  
 کر دیتا ہے (کہ جھوٹے کے لئے جواب ہی کیا) تمہاری حسد بیداری  
 کی مقدار پر میں چپتا ہوں (کہ جتنا لینا چاہو گے اتنا ہی  
 دوں گا) صاحبزادہ۔ اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ اور برکت  
 ہوتی تو اپنے نفس کی لذت اور خواہشات میں تو دولت مندوں  
 کے دروازوں کی طرف نہ لپکتا۔ سچے عالم کے وہ پاؤں ہی نہیں ہوتے  
 جن سے مخلوق کے دروازوں کی طرف لپکے۔ اور زاہد شخص کے  
 وہ ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے لوگوں کے مال لیوے۔ اور اللہ  
 پاک کے محبت کی وہ آنکھیں ہی نہیں ہوتیں جن سے غیہ اللہ کو  
 دیکھے۔ سچی محبت والا محبت اگر ساری مخلوق سے بھی ملاقات  
 کرے تو ان کی طرف نگاہ کرنا اس کو خوش گوار نہ ہوگا۔ وہ اپنے  
 محبوب کے سوا دوسری طرف نظری نہیں ڈالتا۔ نہ اس کے  
 چہرے کی آنکھوں میں دنیا با وقعت معلوم ہوتی ہے نہ اس کے  
 دل کی آنکھوں میں آخرت بڑی دکھائی دیتی ہے اور نہ اس کے  
 باطن کی آنکھوں میں مولیٰ کے سوا کوئی چیز وسیع نظر آتی ہے۔  
 عقل مند بنو۔ تمہاری حالت کچھ بھی نہیں۔ اکثر تم میں ٹھنڈے  
 سانس بھرنے اور دڑکنے والے (وا عظوں ہی) کے پیچھے پڑے  
 ہوئے ہیں (کہ ان کی بلند آوازی و مرثیہ خوانی پر رنجھے ہیں)

اَلَا كُنْتُمْ مِّنَ الْمُتَعَذِّبِينَ ۚ كَلَامُهُمْ مِّنْ اِلٰهٍ سَمِيْعٍ  
 لَا يَمُنُّ قُلُوْبُهُمْ ۚ زَعَمَاتُ الْمُنَافِقِ مِّنْ لِّسَانِهِ  
 وَرَاسُهُ ۚ وَزَعَمَاتُ الصَّادِقِ مِّنْ قَلْبِهِ وَسَوْرُهُ  
 قَالِيَهُ عَلَىٰ بَابٍ رَّحْمَةً عَزَّ وَجَلَّ وَوَجَلَّ وَوَجَلَّ  
 عَلَيْهِ ۚ لَا يَزَالُ يُصِرُّهُمْ عَلَى الْبَابِ حَتَّىٰ يَدْخُلَ  
 الْاِلٰهَ ۚ اَنْتَ كُنَّا اَبَ وَاللّٰهُ فِي جَمِيْعِ اَحْوَالِكَ ۚ  
 مَا كُنْزُهُ الطَّرِيقُ اِلَىٰ بَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ  
 تَقُوْلُ عَلَيْهِ ۚ اَنْتَ اَعْلٰى كَيْفَ تَقُوْدُ غَيْرَكَ ۚ  
 لَنْ اَعْمَاكَ هُوَاكَ وَطَبْعُكَ وَمَتَابِعُكَ  
 لِنَفْسِكَ وَتَحَبُّتُكَ لِدُنْيَاكَ وَرِيَا سِتْكَ وَ  
 ظُهُورَاتِكَ ۚ تَقْدَمُ اِلَيْ ۚ مَا دَامَ الْمُعَاوِي  
 عَلَىٰ ظَاهِرٍ لَّ قَبْلُ اَنْ تَصِلَ اِلَىٰ قَلْبِكَ  
 تَصِيْرُ مَصْرًا ۚ نَعْمَ يَنْتَقِلُ الْاَصْرَارُ فَيَصِيْرُ  
 كَلَامًا ۚ مَنْ تَحَقَّقَتْ طَاعَتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَغُيْبَتْ كَيْتُهُ لَهُ فَذَرَّ عَلَىٰ سَمَاءٍ كَلَامِهِ ۚ  
 وَذَكَرَ السَّابِقِينَ الْمُخْتَارِينَ مِّنْ قَوْمٍ مَّوَدَّةِ  
 سَمَاءِ الْكَلَامِ وَقَالَ ۚ فَخَاطَبَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ  
 وَجَلَّ فَصَبَحُوا كُلُّهُمْ وَبَقِيَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَحْدًا ۚ وَكَلَّمَا اَحْيَا لَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 مَا تَوَلَّاهُ طَاعَةً لَّنَا عَلَىٰ سَمَاءٍ كَلَامُ  
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَكُنْ اَنْتَ  
 الْوَاسِطَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ  
 فَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ مُوسٰى

ۛ

بہتیرے واعظوں کا وعظ محض زبانوں سے ہوتا ہے قلوب سے نہیں ہوتا  
 منافق کی سرد سر آہیں صرف زبان اور سر سے ہیں (کر دل میں اثر خاک  
 نہیں) اور سچے واعظ کے ٹھنڈے سانس اس کے دل اور باطن سے  
 ہیں (کہ خود متاثر ہے) اس کا قلب حق تعالیٰ کے دروازے پر ہے۔  
 اور اس کا باطن اس کی حضوری میں۔ وہ ہمیشہ دروازہ پر چنچیتا رہتا  
 ہے کہ دروازہ کھول کر اندر بلا لیجئے (یہاں تک کہ گھر میں داخل  
 ہو جاتا ہے۔ واللہ تو اپنے مجملہ حالات میں جھوٹا ہے۔ تو خود ہی  
 دروازہ خداوندی کے راستہ سے واقف نہیں ہے۔ دوسرے  
 کی رہبری تو کس طرح کر لگیا۔ تو خود اندھا ہے پھر دوسرے کا ہاتھ  
 کس طرح تھامے گا۔ تیری خواہش تیری طبیعت تیرے نفس کی طبیعت  
 مونا اور ریاست اور شہوات کی محبت نے تجھ کو اندھا بنا دیا ہے۔  
 میری طرف آگے بڑھ (کہ میں علاج کروں) معصیتیں جب تک قلب  
 تک پہنچنے سے قبل تیرے بدن ہی بدن پر رہیں گی تو (گناہوں پر)  
 تو اصرار کرنے والا رہے گا۔ اس کے بعد وہ اصرار (قلب کی طرف)  
 منتقل ہو گا تو (اس کی حرمت بھی دل سے بھل جائے گی) اور وہ  
 کفر بن جائے گا۔ جس بندہ کی طاعت و بندگی حق تعالیٰ کے لئے  
 متحقق ہو جاتی ہے وہ اس کی باتیں سن سکتا ہے (اس کے بعد اپنے  
 موسائیوں کے ان ستر آدمیوں کا ذکر فرمایا جن کو موسٰی علیہ السلام  
 حق تعالیٰ کا کلام سنوانے کے لئے اپنی قوم میں سے منتخب فرما کر رکھ لیا  
 تھے اور فرمایا کہ) جب ان سے حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو وہ سب کے سب  
 بے ہوش ہو کر گر پڑے اور صرف موسٰی علیہ السلام ہی باقی رہ گئے۔ اور جب  
 (دعائے موسٰی کی برکت سے) حق تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمادیا تو انھوں نے  
 عرض کیا کہ حق تعالیٰ کا کلام سننے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ پس چاہے  
 اور خدا کے درمیان واسطہ بن جائے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا کہ)  
 حق تعالیٰ تو موسٰی علیہ السلام سے کلام فرماتا تھا اور وہ ان کو

(پھر عیب چینی سے ایڑوں  
 شرط عقل ہے) اس کیلئے  
 حکام تضاد میں نہ  
 ب کی طرف سے کہ اس  
 یہی اس کا سچا جواب  
 تھا ہے اس لئے تو  
 ہماری بد حالیاں مجھ کو  
 اور تمہارا کذب مجھ کو چھپ  
 تمہاری حسد برداری  
 چاہو گے اُتنا ہی  
 ظلم کا شمرہ اور برکت  
 میں تو دولت مندوں  
 وہ پاؤں ہی نہیں ہتے  
 رزاحہ شخص کے  
 مال لیوے۔ اور اللہ  
 جن سے غیب اللہ کو  
 ن سے بھی ملاقات  
 وار نہ ہو گا۔ وہ اپنے  
 ڈالتا۔ نہ اس نے  
 ہوتی ہے نہ اس کے  
 ہے اور نہ اس کے  
 تتبع نظر آتی ہے۔  
 اکثر تم میں ٹھنڈے  
 ی کے کچے پٹے  
 نی پر رکتے ہیں



وَهُوَ سَمِعُهُمْ وَيُعِيدُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ ۖ إِنَّمَا قَدَّرَ  
 عَلَى سَمَاعٍ كَلَامَهُ لِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَحْقِيقِ  
 طَاعَتِهِ وَعُبُودِيَّتِهِ ۖ وَلَمْ يَقِدِّرُوا أَنْ يَسْمَعُوا  
 مِنْهُ لِضَعْفِ إِيْمَانِهِمْ ۖ فَلَوْ قَبِلُوا مِنْهُ  
 مَا جَاءَهُمْ فِي التَّوَكُّلِ وَالطَّاعَةِ فِي  
 الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ دَنَاءٌ وَبُؤْسٌ يَجْعَلُهُمْ عَلَى مَا  
 قَالُوا لَقَدْ رُوِيَ عَلَى سَمَاعٍ كَلَامُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) إِنِّي مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ  
 كَذَّابٍ مُنَافِقٍ دَجَالٍ ۖ مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ مَافٍ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ أَكْبَرُهُمْ ابْلِيسَ وَأَصْغَرُهُمُ  
 الْفَاسِقُ ۖ إِنِّي مُحَارِبٌ لِكُلِّ ضَالٍّ مُضِلٍّ  
 دَائِعٍ إِلَى الْبَاطِلِ ۖ مُسْتَعِينٌ عَلَى ذَلِكَ بِكَ  
 حَوْلٍ ۖ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
 الْإِتِّفَاقُ قَدْ ثَبَتَ ۖ عَلَى قَلْبِكَ ۖ تَخْتَلِجُ إِلَى  
 الْإِسْلَامِ وَالتَّوْبَةِ وَقَطْعِ الرِّيَاءِ ۖ وَرَأْتُ  
 كَانَ هَذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 فَسَيَكْبُرُ وَيَكْتُمُ وَيَعْظُمُ ۖ وَعَلَى رَجُلِيهِ  
 يَقُومُ ۖ وَبِاجْتِنَاعِهِ يَطِيرُ عَلَى سُلُوفِ  
 الْحُلُقِ وَيَذْهَبُ دُورَهُمْ وَيَرُونَهُ  
 يَمُوتُ هُمْ وَلَوْ هُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ  
 مِنْ نَفْسِي وَهَوَايَ وَطَبْعِي  
 وَشَيْطَانِي وَبَاطِلِي  
 فَسَحَقًا وَبُعْدًا عَنِّي  
 قَرِيبُ  
 يَصْغُرُ

سناتے اور اس کا ارشاد ان پر دوہراتے جاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام  
 کو جو حق تعالیٰ کا کلام سننے کی قدرت ہوئی تو صرف ان کے ایمان کی  
 قوت اور طاعت و بندگی کے محقق ہو جانے کی وجہ سے ہوئی۔ اور وہ  
 (مشرکہ ہر ای) اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اس کے سننے پر قادر  
 نہ ہوئے۔ پس موسیٰ علیہ السلام جو (مذہبی احکام) تو ریت میں  
 لائے تھے اگر وہ لوگ ان کو قبول کر لیتے اور امر و نہی میں اُن کی  
 اطاعت کر لیتے اور ادب کا برتاؤ کر کے (اس) کہنے کی جرأت  
 نہ کرتے (کہ جب تک ہم سے خدا خود نہ کہے کہ میرے احکام ہیں  
 تب تک ہمیں تمہارا یقین نہ آئے گا) تو وہ بھی حق تعالیٰ کا کلام ضرور  
 سن سکتے (نیز آپ نے فرمایا) میں ہر چھوٹے منافق و دجال پر  
 مسلط کیا گیا ہوں۔ حق تعالیٰ کے ہر نافرمان پر تعینات کیا گیا  
 ہوں۔ جس میں سب کا بڑا ابلیس ہے اور سب میں چھوٹا فاسق ہے  
 ہر گمراہ اور گمراہ کنندہ اور باطل کی ترغیب دینے والے سے برسرِ جنگ  
 ہوں اور اس پر لاحول و لا قوۃ الا باللہ سے مدد چاہ رہا ہوں (کہ برزخ  
 با عظمت اللہ کے سوا نہ کسی میں طاقت ہے نہ زور) تیرے قلب میں  
 نفاق جم گیا ہے۔ تجھ کو اسلام و توبہ اور قطعِ ریا کی حاجت ہے۔  
 میں جس (حق) پر ہوں اگر واقعی وہ اللہ کی طرف سے ہے تو بہت  
 جلد اس کو کشیدار و کبیر و عظیم ہونا نصیب ہوگا اور وہ اپنے پاؤں  
 پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور اپنے بازوؤں سے مخلوق کی چھتوں پر پرواز  
 کرے اور اُن کے گھروں میں داخل ہو جائے گا (کہ ہر قریب  
 و بعید اس سے متاثر ہو کر میرے قدم چومے گا) اور لوگ اس کو  
 اپنی آنکھوں اور قلوب سے دیکھ لیں گے۔ اور اگر یہ میرے نفس  
 اور خواہش اور طبیعت اور شیطان اور باطل کی طرف سے ہوگا  
 (کہ دعا عظمیٰ کر لوگوں سے عزت و مال حاصل کرنا مقصود ہوگا)  
 تو (اس پر) پھٹکار اور لعنت (ہر سے گی) اور عنقریب اُس کو ذلت

تے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام  
سرف ان کے ایمان کی  
توبہ سے ہوئی۔ اور وہ  
اس کے ٹخنے پر قادر  
حکام) توریت میں  
مرو نہیں ہیں اُن کی  
کپڑے کی جرات  
میرے احکام ہیں  
حق تعالیٰ کا کلام ضرور  
مناقض و جتال پر  
بر تعینات کیا گیا  
میں پھونکا فاسق ہے  
والے سے برسرِ جنگ  
چاہ رہا ہوں (کہ برتر  
اور) تیرے قلب میں  
کی حاجت ہے۔  
سے تو بہت  
اور وہ اپنے پاؤں  
کی پھتوں پر پرواز  
(کہ ہر قدر سب  
ور لوگ اس کو  
میرے نفس  
طرف سے ہوگا  
کرنا مقصود ہوگا)  
نریب اُس کو ذلت

وَلَا تُؤَدُّ يَدَكَ لِجَارِكَ وَلَا يَتَصَرُّ مَدَانًا  
وَلَا يُعْطِي جَارِدًا وَلَا يَزِيدُ تَارِكًا لِلشُّكْرِ  
كُلُّ مَنْ يُحِبُّ نَفْسَهُ شَيْءٌ مِنَ التَّفَاقُ لَاحِظٌ  
مِنْهُ شَيْءٌ بَلْ يَكُونُ نِفَاقٌ سَبَبَ احْتِرَاقِ  
يَا مَرِيذُونَ قُلْ لَطْفٌ وَلَكِنْ أَنْتُمْ  
لَمْ تَبُونْ وَلَا تَعْلَمُونَ ۚ اِسْمِي فِي سَائِرِ الْبِلَادِ  
الْأُخْرَى ۚ كُنْتُ أَجْنَانٌ وَأَتَحَارَسُ وَأَتَعَاوَجُ  
وَلَكِنْ مَاصِمٌ لِي ۚ أَخْرَجَنِي وَأَقْعَدَنِي عَلَى  
الْكُرْبَى ۚ لَا تَكُنْ بَفَمَا لَكَ قَلْبَانِ ۚ  
بَلْ هُوَ قَلْبٌ وَاحِدٌ ۚ بَاقِي شَيْءٌ أَمْثَلًا كَمَا يَسْمُ  
شَيْئًا أُخْرَى ۚ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ  
لِرَجُلٍ مِنْ قُلُوبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ قَلْبٌ يَتَحَبَّبُ  
الْخَلْقَ وَالْخَلْقُ لَا يَكْرَهُ ۚ قَلْبٌ يَكُونُ فِيهِ  
الْأَنِيَا وَالْأُخْرَى لَا يَكْرَهُ ۚ إِذَا كَانَ الْقَلْبُ  
لِلْإِنِّ وَالْوُجْهَ إِلَى الْخَلْقِ يَجُودُ ۚ لَفْظُهُ إِلَى  
الْخَلْقِ نَظَرٌ إِلَى مَصَالِحِهِمْ وَرَحْمَةٌ لَهُمْ يَجُودُ  
الْجَاهِلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرَى وَيُنَافِقُ ۚ وَالْعَالَمُ  
لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ ۚ الْأَحْمَقُ يَعْصِي اللَّهَ عَزَّ وَ  
جَلَّ وَالْعَاقِلُ يُطِيعُهُ ۚ الْخَوَّصُ عَلَى الْجَمْعِ الدُّنْيَا  
يُرَى وَيُنَافِقُ ۚ وَالْقَصِيرُ الْكَامِلُ  
لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ ۚ الْمُؤْمِنُ يَتَّقِبُ  
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَدَاءِ  
الْفَرَائِضِ وَتَحَبُّبِ إِلَيْهِ  
بِالْخَوَافِلِ ۚ

نصیب ہوگی اور وہ بچل جائے گا بدل جائے گا پارہ اور تمام ہو جائے گا۔  
اس لئے کہ حق تعالیٰ نہ جھوٹے کو قوت پہونچاتا ہے اور نہ منافق کی مدد  
کرتا ہے اور نہ منکر کو عطایا بخشتا ہے اور نہ ناشکرے کو ترقی دیتا ہے  
جو شخص بھی اپنے نفس سے کسی قسم کے نفاق کی بات کرے گا اس سے  
(کسی کا نفع) کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس کا نفاق اس کے دین کے بدل جانے  
کا سبب ہو جائیگا۔ اے مریدو میں تو دو غظ کہہ رہا ہوں مگر تم تو  
بھاگ رہے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ میرا نام سارے ملک میں  
گوںگا (رکھا ہوا) ہے۔ کیونکہ میں دیوانہ اور گوںگا اور بے زبان بنایا  
تھا۔ مگر مجھ کو راس نہ آیا (اور آخر کار) تقدیر نے مجھ کو تباری طرف  
نکال کر چھوڑا۔ میں تو اگنامی و غلوت کے (نہ خالوں میں تھا) مگر مقدر  
نے، مجھ کو باہر نکالا اور مسند پر لایا۔ جھوٹ مت بول تیرے دل  
دو نہیں ہیں۔ دل تو ایک ہی ہے۔ جس چیز سے بھی لبریز ہو گیا۔  
پس دوسری شے کی اس میں گنجائش رہے گی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا  
ہے کہ اللہ نے کسی شخص کے لئے بھی اس کے پیٹ میں دو دل نہیں  
رکھے۔ ایک دل خالق اور مخلوق دونوں سے محبت کرے یہ نہیں ہو سکتا  
ایک قلب میں دنیا بھی ہو اور آخرت بھی یہ ہو نہیں سکتا۔ مخلوق کا  
قلب تو خالق کے لئے ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف تو یہ ہو سکتا ہے کہ  
مخلوق کی مسحتوں اور ان پر شفقت کی خاطر ان کی طرف توجہ ہو تو  
میشک جائز (مگر دل کا مخلوق سے لگا نا کسی طرح جائز نہیں) اگر خدا سے  
نادانف ہوتا ہے وہ ریا اور نفاق برتا کرتا ہے اور جو اس سے واقف  
ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کیا کرتا احمق تو حق تعالیٰ کی نافرمانی کیا کرتا  
ہے اور غافل اس کی اطاعت کیا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حرص  
ریا و نفاق برتا ہے اور جس کی آرزو کو تاہ ہو جاتی ہے وہ ایسا  
نہیں کرتا۔ بندہ مومن فرائض ادا کر کے حق تعالیٰ کا قرب  
حاصل کرتا اور نوافل کے ذریعہ سے اس کا محبوب بناتا ہے

وَلِلّٰهِ عِبَادٌ لَا تَوَافِلَ لَهُمْ ۚ بَلْ يَأْتُوكُمُ الْفُرَاقُ  
ثُمَّ يَفْعَلُونَ التَّوَافِلَ وَيَقُولُونَ هَذِهِ قُرْآنُ  
عَلَيْنَا لِاجْلِ اِقْدَارِنَا عَلَيْهِمْ ۚ اِشْتَقْنَا بِالْعِبَادَةِ  
اَبَدَ الدَّهْرِ قُرْآنٌ عَلَيْنَا ۚ لَا يَعْدُونَ وَلَا يُفْقِمُ  
نَافِلَةً فِي الْجُمْلَةِ ۚ اَوْ لِيَاۤءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَهُمْ مُّثَنِّيَةٌ يُثَنِّتُهُمْ فِي مَعْلَمٍ يَعْلَمُهُمْ ۚ  
يُحْيِي الْحَقَّ عَرًّا وَجَلَّ لَهُمُ اسْبَابُ  
التَّعْلَمِ ۚ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْمُؤْمِنَ عَلَى  
قُلَّةٍ جَبَلٍ لَقَتِصَ اللّٰهُ لَهُ عِلْمًا  
يَعْلَمُهُ ۚ لَا تَسْتَعْرِضُ كَلِمَاتُ  
الصَّالِحِينَ وَتَتَكَلَّمُ دَعَاؤُهُمْ وَتَلْكَ  
لِنَفْسِكَ ۚ الْعَارِيَةُ لَا تَخْفُ ۚ  
اَلْبَسُ مِنْ مَّالِكَ لَا مِنْ الْعَارِيَةِ  
اُزْزِعِ الْقَطْنَ بَيْدَكَ وَاسْقِهِ  
بَيْدَكَ وَرَبِّهِ بِمُجْدِكَ ثُمَّ  
اَسْجِهْ وَخَيِّطْهُ وَالْبَسَةُ  
لَا تَقْرَهُ بِمَالٍ غَيْرِكَ وَ  
ثِيَابَ غَيْرِكَ ۚ اِذَا اخَذْتَ  
كَلَامَ غَيْرِكَ وَتَكَلَّمْتَ  
بِهِ وَادَّعَيْتَهُ  
مَقْتَلَشَكَ قُلُوبُ  
الصَّالِحِينَ ۚ  
اِذَا لَمْ يَكُنْ  
لَكَ

اور اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے لئے نوافل کا وجود ہی نہیں  
بلکہ فرائض کے ادا کرنے کے بعد وہ نوافل پورے کرتے اور کہتے ہیں  
کہ چونکہ ہم کو ان کے ادا کرنے کی قدرت حاصل ہے لہذا وہ بھی ہم پر  
فرض ہی ہیں۔ عمر بھر عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے۔ غرض  
وہ کسی نفل کو بھی اپنے لئے (عملاً) نفل نہیں سمجھتے۔ ادبیاء اللہ کے لئے  
(ایک غیبی) تنبیہ کنندہ ہے جو ان کو متنبہ کرتا رہتا ہے اور معلم ہے  
جو ان کو علم سکھاتا ہے اور حق تعالیٰ ان کے لئے علم حاصل کرنے کے  
اسباب ہوتا فرماتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ مومن اگر پہاڑ کی جوی پر بھی ہوگا تو حق تعالیٰ اس کے لئے  
کوئی عالم معین فرمائے گا جو اس کو علم سکھائے گا۔ صاحبین کی باتیں  
مستعار لیکر اور ان کے متعلق اپنے ذاتی ہونے کا مدعی بن کر ان سے  
تکلم مت کر کیونکہ عاریت چھپی نہیں رہتی۔ اپنے مال کا (خریدا ہوا)  
لباس پہن نہ کہ دوسروں سے مانگا ہوا (مستعار) یعنی وہ حالت پیدا  
کر کہ صاحبین کا سا وعظیل سے برآمد ہونے لگے) اپنے ہاتھ سے روٹی  
کی کاشت کر اور اپنے ہاتھ سے آپ پاشی کر اور اپنی کوشش سے اسکو  
دھن اس کے بعد اس کو بین اور خود ہی سی اور پہن (یعنی اصلح  
عقائد و اعمال و مجاہدہ و خدمت اہل اللہ کے ذریعہ سے صاحب مال  
بن کر صلوات کے کلمات کا چشمہ دل میں پہنے اور زبان سے پینے  
لگے اور اس کی حاجت ہی نہ رہے کہ سامعین کو گرویدہ بنانے  
کے لئے حکماء اُمت اور عارفین کی باتیں سن سنا کر اپنی زبان  
سے نکالے کہ لوگ سمجھیں بڑے صاحب حال و مقام ہیں)  
دوسرے کے مال اور کپڑوں پر مت اترا۔ تو دوسروں کے  
کلمات لے گا اور (محض نقال بن کر) اُن کا تکلم کرے گا۔  
اور (بصورت حال ان کے متعلق) اپنے ذاتی ہونے کا مدعی  
ہوگا تو صاحبین کے قلوب تجھ سے بغض رکھیں گے جب تیرے لئے

فَعَلْ فَلَا قَوْلَ ۖ كُلُّ الْأُمُورِ مَعَنِي عَلَى الْعَمَلِ ۚ  
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ  
تَعْمَلُونَ ۚ اجْتَمِدُوا إِنِّي مُخَصِّصٌ مَعْرِفَةَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَإِنَّمَا غِيَبَةٌ مَعَهُ وَقِيَامٌ مَمَّ قَدَرُهُ  
وَقَدَّرْتَهُ وَعِلْمِيَّةٌ يَحْيَىٰ فَنَاءٌ كُلِّيٌّ فِي أَعْمَالِهِ  
وَقَضَايَاهُ ۚ كَلَامُكَ يَدُلُّ عَلَى مَا فِي قَلْبِكَ ۚ  
الْإِنْسَانُ تَرَجُمَانُ الْقَلْبِ ۚ إِذَا كَانَتِ الْقُلُوبُ  
مُخْلِطَةً فَتَارَةً لَيَصْعُقُ الْكَلَامُ وَتَارَةً يَبْطُلُ ۚ  
تَارَةً لَا تَقْدِرُ تَعْدُّ الشَّيْءَ عَمَّا هُوَ وَأُخْرَى  
تَقْدِرُ ۚ وَإِذَا زَالَ مَخْلِطُهُ صَمَّ اللِّسَانُ ۚ وَإِذَا  
أَشْرَكَ بِقِيْدٍ بِالْخَلْقِ تَقَدَّرَ وَتَبَدَّلَ وَتَعَدَّرَ  
وَكَذَبَ ۚ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ  
قَلْبِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ سِرِّهِ ۚ وَمِنْهُمْ  
مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ نَفْسِهِ وَهُوَ أَهْوَاءُ وَشَيْطَانٌ  
وَعَادِيَةٌ ۚ أَللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مُؤْمِنِينَ وَلَا  
تَجْعَلْنَا مُنَافِقِينَ ۚ إِذَا وَقَعَ حُبُّ رَجُلٍ  
وَبُغْضُ أُخْرٍ فَلَا يُحِبُّ هَذَا وَبُغْضُ هَذَا  
بِنَفْسِكَ وَبِطَبْعِكَ ۚ بَلْ حُكْمُهُمَا كَلِمَتُهُمَا  
عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ ۚ فَإِنْ وَافَقَا  
الَّذِي أَحْبَبْتَهُ قَدْ مُمْ عَلَى حُبَّتِي ۚ  
وَأِنْ خَالَفَا فَارْجِعْ عَنْ حُبَّتِي ۚ  
وَأِنْ وَافَقَا الَّذِي أَبْغَضْتَهُ  
فَارْجِعْ عَنْ  
بُغْضِيهِ

لئے نوافل کا وجود ہی نہیں  
ل پورے کرتے اور کہتے ہیں  
ماصل ہے ہذا وہ بھی ہم پر  
ہم پر فرض ہے۔ غرض  
سمجھتے۔ ادباً اللہ کے لئے  
کہ کرتا رہتا ہے اور علم ہے  
کے لئے علم حاصل کرنے کے  
صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تو حق تعالیٰ اس کے لئے  
دائے گا۔ صاحبین کی کیا  
نے کا مدعی بن کر ان سے  
پنے مال کا (خریدا ہوا)  
تستار (یعنی وہ حالت پہلے  
لگے) اپنے ہاتھ سے روٹی  
اور اپنی کوشش سے اسکو  
اور بہن (یعنی اصلاح  
کے ذریعہ سے صاحب مال  
اور زبان سے بچنے  
معین کو گرویدہ بنانے  
سُن سنا کر اپنی زبان  
حال و مقام ہیں  
تو دوسروں کے  
اُن کا تکلم کرے گا۔  
پنے ذاتی ہونے کا مدعی  
نہیں گے جب تیرے لئے

فعل ہی نہ ہو تو قول بھی نہ ہونا چاہیے اور نہ نفاق ہوگا، ہر کام کا تعلق  
عمل سے ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ داخل ہوؤ جنت میں بعض  
ان اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے  
میں کوشش کرو کہ وہ اس کی معیت میں (مخلوق سے فنا اور) غائب  
رہنا اور اس کی (مجوزہ) تقدیر و قدرت و علم کے ساتھ قائم رہنا ہے  
اور اس کے افعال و احکامات میں پوری فنائیت کا نام ہے تیرا  
کلام بتلائے گا کہ تیرے دل میں کیا چیز ہے؟ زبان قلب کی ترجمان ہے  
پس جب قلب (حق و باطل سے) مخلوط ہوگا تو کبھی کلام ولایت صحیح  
ہوگا اور کبھی باطل۔ ایک مرتبہ اس کو اصل حالت پر نقل نہ کر سکے گا،  
اور دوسری بار نقل آتا رہے گا۔ اور جب اس کا غلط ملط جاتا رہے گا  
تو زبان بھی درست ہو جائے گی۔ جب اس سے شرک زائل ہو جائیگا  
تو زبان ٹھیک ہو جائے گی اگر جو بات نکلی گی حق نکلی گی) اور جب  
اس میں پابندی مخلوق کا شرک موجود ہوگا تو اول بدل بھی کرے گا  
اور ٹھوکر بھی کھائے گا اور جھوٹ بھی بکے گا۔ بعض واعظ وہ ہیں جو اپنے  
دل سے (نکلی ہوئی) باتیں بیان کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپنے  
باطن سے (نکلی ہوئی) بیان کرتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو اپنے  
نفس اپنی خواہش اپنے شیطان اور اپنی عادت سے (نکلی ہوئی) باتیں  
بیان کرتے ہیں۔ یا اللہ ہم کو صاحب ایمان بنا صاحب نفاق نہ بنا۔  
جب ایک شخص کی محبت اور دوسرے کا بغض (دل میں) واقع ہو  
تو اپنے نفس اور اپنی طبیعت سے نہ اس کو محبوب بنا اور نہ ان سے  
بغض رکھ۔ بلکہ ان دونوں کو فیصلہ کے لئے کتاب اللہ و سنت  
رسول اللہ پر پیش کر دے۔ پس جس کو تو نے محبوب بنایا ہے اگر  
وہ دونوں اس کی موافقت کریں تو ہمیشہ اس کی محبت سے قائم رہ اور  
اگر مخالف ہوں تو اس کی محبت سے باز آ جا (اسی طرح) جس سے تو نے  
بغض رکھا ہے اگر وہ دونوں اس کے موافق نہیں تو اس کے بغض سے

وَرَأَى خَالِفًا دَمْعًا عَلَى بَعْضِهِ وَرَأَى كَثْرَ يَقْنَعَكَ  
ذَلِكَ وَكَثْرَ يَبِينُ لَكَ فَارْجِعْ إِلَى قُلُوبِ الصَّادِقِينَ  
وَسُحْرُ عَنْهُمْ رَاجِعْ إِلَى قُلُوبِهِمْ فِي الصَّيْحَةِ  
لَإِنَّ الْقَلْبَ إِذَا صَحَّ كَانَ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ  
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ الْقَلْبُ إِذَا عَمِلَ بِالْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ قَرِيبٌ ۚ وَإِذَا قَرَّبَ بَعْلُومًا وَابْصَرَ مَا لَهُ  
وَعَلَيْهِ ۚ وَمَلَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يَخْذِرُهُ ۚ وَمَا  
يُلْحِقُ وَمَا لِلْبَاطِلِ ۚ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لَهُ  
نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ فَكَيْفَ لَا يَكُونُ لِلصَّادِقِ وَ  
الْمُقَرَّبِ ۚ الْمُؤْمِنُ لَهُ نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ ۚ وَلِهَذَا  
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَنْظُرِهِ  
فَقَالَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَالْعَارِفُ الْمُقَرَّبُ يَنْظُرُ بِنُورِ  
نُورِ آيَرِي ۚ قُرْبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَ  
يَرَى أَرْوَاحَ الْمَلَائِكَةِ وَ  
السَّيِّئِينَ وَقُلُوبَ الصَّادِقِينَ  
وَأَرْوَاحَهُمْ يَرَى أَحْوَالَهُمْ  
وَمَقَامَاتِهِمْ كُلُّ هَذَا  
فِي سُوَيْءِ قَلْبِهِ وَ  
صَفَاءِ سِرِّهِ ۚ هُوَ أَبَدًا  
فِي فَرْجِهِ مَعَ رَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ  
هُوَ وَاسِطُهُ  
يَا حُذُنْ

ۛ

رجوع کر اور اگر وہ بھی مخالف ہی رہیں تو اس کے بغض پر قناعت نہ  
اور اگر (تیرے غلبہ حب و بغض یا ضعف علم کی وجہ سے) اس سے  
بچ کر تسلی و وضاحت حاصل نہ ہو صدیقین کے قلوب کی طرف رجوع  
کر اور ان سے (بالمواہجہ) ان کے متعلق پوچھ لے۔ ان کے قلوب  
کی طرف رجوع کر کیونکہ وہ درست ہو چکے ہیں (پس لامحالہ  
شریعت کے موافق ہی کسی کو محبوب یا مبغوض سمجھیں گے) اس لئے  
کہ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو سب چیزوں سے زیادہ حق تعالیٰ  
کے قریب ہو جاتا ہے (اور مراد خداوندی سے باسانی مطلع ہوتا ہے) قلب  
جب قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے تو قریب پاتا ہے اور جب قریب پاتا  
تو اس سے واقف و آگاہ بن جاتا ہے کہ کیا چیز اس کے لئے مفید ہے اور  
کیا چیز مضر ہے؟ کون بات اللہ واسطہ ہے اور کون بات غیر اللہ کے  
واسطہ؟ اور کون سی چیز حق کی ہے اور کون سی چیز باطل کی جبکہ مومن  
کو نور حاصل ہے جس سے وہ (حق و باطل) دیکھتا ہے تو صدیق اور مقرب  
کے لئے تو کیوں نہ ہوگا۔ مومن کے لئے ایک (باطنی) نور ہے جس سے  
وہ دیکھتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس کی نگاہ سے ڈرایا اور فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو  
کیونکہ وہ حق تعالیٰ کے (عطا کردہ) نور سے دیکھتا (اور غفلت  
و خود غرض کوتاہی لیتا ہے) ہے۔ اور عارف مقرب کو ایک نور اور  
بھی عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے رب کے ساتھ اپنا قرب اور  
اپنے قلب کے ساتھ اپنے رب کا قرب دیکھ کر رہتا ہے۔ اس کو  
فرشتے اور انبیاء کی رو میں اور صدیقین کے قلوب اور ان کی  
روحیں نظر آتی ہیں اور وہ ان کے احوال و مقامات دیکھ لیتا  
ہے۔ یہ سب اس کے وسط قلب اور صفائی باطن میں ہوتا ہے  
وہ ہر وقت اپنے رب کی معیت میں بشارتیں رہتا ہے، وہ  
(حکمت و دانش کی باتیں کرنے میں) واسطہ ہوتا ہے کہ

کے بغض پر تہمت زد  
کے (وجہ سے) اس سے  
قلب کی طرف رجوع  
ہوئے۔ ان کے قلب  
ہیں (پس لامحالہ  
سمجھیں گے) اس لئے  
بزرگ سے زیادہ حق تھا  
انی مطلع ہوتا ہے، قلب  
ہے اور جب قرب پاتا  
سکے لئے مفید ہے اور  
رکون بات غیر اللہ کے  
باطل کی۔ جبکہ مومن  
ہے تو صدیق اور مقرر  
(نی) نور ہے جس سے  
اللہ علیہ وسلم نے  
راست سے ڈرو  
بھٹتا) اور مخلص  
ب کو ایک نور اور  
ساتھ اپنا قرب اور  
ماتا ہے۔ اس کو  
محبوب اور ان کی  
مقامات دیکھتا  
باطن میں ہوتا ہے  
رہتا ہے، وہ  
ملہ ہوتا ہے کہ

وَيُفَرِّقُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ  
لِللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ  
لِلْقَلْبِ أَلَكَنَّ اللِّسَانُ ۖ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ  
فَلِيهِمُ اللِّسَانُ أَلَكَنَّ الْقَلْبُ كُلُّهُمْ عَلَيْهِمُ  
السَّامِيُّ ۖ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۖ أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مُنَافِقٌ  
لِللِّسَانِ ۖ لَا تَعْلَمُ نِيَّتِي ۖ فَإِنَّ اللَّهَ  
كَانَ لِيَمْلِكُ رَيْدٌ ۖ وَلِهَذَا الْحِكْمِيُّ عَنْ بَعْضِ  
الْمُتَّقِينَ آتٍ ۖ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى  
فَقَالَ لَهُ ۖ يَا أَخِي تَعَالَى حَتَّى تَبْكِيَ عَلَى عِلْمِ  
لَوْ فَمَا أَحْسَنَ مَا قَالَ هَذَا الصَّالِحُ ۖ  
فَإِنْ كَانَ عَارِضًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَقَدْ سَمِعَ  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ  
أَحَدُكُمْ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ حَتَّى  
لَا يَبْقَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا إِلَّا ذِرَاعٌ  
أَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ السَّعَادَةُ  
فَيَصِيرُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَ  
يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ يَعْمَلُ  
أَهْلَ النَّارِ حَتَّى لَا يَبْقَى  
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا إِلَّا ذِرَاعٌ  
أَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ السَّعَادَةُ  
فَيَصِيرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۖ  
قِيلَ لِبَعْضِ الصَّالِحِينَ ۖ  
هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ۖ  
فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَرَاهُ

حق تعالیٰ سے لیتا اور مخلوق کو بانٹ دیتا ہے۔ بعض ان میں وہ ہیں  
جن کی زبان اور قلب دونوں خوب بولنے والے ہوتے ہیں اور بعض  
وہ ہیں جن کا قلب خوب بولنے والا ہوتا ہے مگر زبان لکنت زدہ  
کہ وعظ نہیں کہہ سکتے، اور جو منافق ہوتا ہے وہ زبان کا طرازا  
قلب کا گونگا ہوتا ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ خوفناک شخص جس کا مجھ کو پست  
پراندریشہ ہے وہ منافق ہے جس کی زبان خوب طرار ہو کہ اس کی  
مفرت سے میری امت کو بہت تکلیف ہوگی کسی حالت پر غرہ  
نہ کر کیوں کہ اللہ جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے اور اسی لئے ایک دین دار  
کی حکایت ہے کہ وہ اپنے ایک دینی بھائی کی ملاقات کو گئے اور ان  
کہا کہ بھائی صاحب آئیے۔ اپنے متعلق علم خداوندی پر رودیں  
کہ خدا جانے انجام کس حالت پر مقدر ہے پس موجودہ دین داری  
کا کیا اعتبار؟ ان بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی۔ واقع میں وہ عارف  
خدا تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر  
تھے کہ ایک شخص تم میں جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے  
اور جنت کے درمیان ہاتھ دو ہاتھ سے زیادہ فصل باقی نہیں رہتا کہ  
(دفعۃً اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی) بد نفسی اس کو پکڑ لیتی (اور علم  
خداوندی صحیح کرنے کے لئے انجسام کے وقت اس کو بد دین بنا دیتی  
ہے) پس وہ جہنمی بن جاتا ہے اور (اسی طرح) تم میں ایک شخص تو  
اہل دوزخ کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ (موت قریب آجانی  
اور ہر دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ) اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ دو  
ہاتھ سے زیادہ فرق نہیں رہا کہ (دفعۃً اس کا مقدر) خوش نفسی  
اس کی دستگیر بنتی (اور نزع سے قبل پستی توبہ کر ادیتی) ہے پس وہ  
جہنمی بن جاتا ہے۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیا اپنے  
رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر اس کو دیکھتا نہیں تو

لَتَقَطَعْتُ مَكَانًا ۖ إِنَّ قَالٍ قَائِلٌ كَيْفَ تَرَاهُ  
 قَالُوا ۖ إِذَا خَرَجَ الْخَلْقُ مِنْ قَلْبِ الْعَبْدِ  
 وَلَمْ يَبْقَ فِيهِ سِوَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ يَرْوِي  
 وَيَقْرُبُهُ كَمَا يَشَاءُ ۖ يَرِيهِ بَاطِنًا  
 كَمَا أَرَى غَيْرَهُ ظَاهِرًا ۖ يَرِيهِ كَمَا  
 أَرَى نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَفْسَهُ كَلِيلَةَ الْمَحَارِجِ ۖ كَمَا  
 يَرَى هَذَا الْعَبْدُ نَفْسَهُ وَيَقْرُبُهُ  
 وَيَحْدُثُ مَنَامًا ۖ قَدْ يُحَدِّثُ قَلْبُهُ  
 إِلَيْهِ يَقْطَعُ ۖ يُغَمِّصُ عَيْنِي وَجُودُهُ  
 فَيَرَاهُ بِعَيْنِيهِ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ  
 حَيْثُ الظَّاهِرِ ۖ وَيُعْطِيهِ مَعْنَى  
 آخِرَ فَيَرَاهُ ۖ يَرَى قُرْبَهُ  
 يَرَى صِفَاتِهِ ۖ يَرَى كَرَامَاتِهِ وَ  
 فَضْلَهُ وَإِحْسَانَهُ وَاللَّطْفَةَ  
 يَرَى بَرَكَةً وَكَفَّةً ۖ مَنْ عَمِلَتْ  
 عِبَادَتُهُ ۖ وَمَعْرِفَتُهُ لَا يَقُولُ  
 أَرِنِي وَلَا لَا تَرِنِي ۖ لَا  
 أَعْطِنِي وَلَا لَا تُعْطِنِي  
 يَصِيرُ فَرَانِيًا مُسْتَعْرِجًا ۖ  
 وَلِهَذَا كَانَ يَقُولُ بَعْضُ  
 مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذَا  
 الْمَقَامِ أَيْشٍ عَلَى مَقِيٍّ  
 مَا أَحْسَنَ مَا  
 قَالَ ۖ

(صدر نہ بھر میں) اپنی جگہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اگر کوئی یوں کہے کہ  
 خدا کو کس طرح دیکھتے ہو؟ تو میں جواب دوں گا کہ جب بندہ کے  
 قلب سے مخلوق نکل جاتی ہے اور اس میں سوائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں  
 رہتا تو حق تعالیٰ جس طرح بھی چاہتا ہے اُسے اپنے آپ کو دکھا دیتا ہے  
 اور اس کے قریب آ جاتا ہے۔ جس طرح اس کو چیزیں دکھاتا ہے  
 اسی طرح اپنی ذات اس کو باطناً دکھاتا ہے۔ اس کو اپنی زیارت کراتا  
 ہے جس طرح شب معراج میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اپنی زیارت کرائی تھی۔ یہ بندہ جس طرح خواب میں اس کی ذات  
 کو دیکھتا اور اس کے قریب ہوتا اور اس سے باتیں کرتا ہے اسی طرح  
 کبھی بحالت بیداری بھی اس کا قلب اس سے باتیں کیا کرتا ہے۔ وہ  
 اپنے وجود کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا (اور اپنے آپ سے غائب  
 و بے خبر بن جاتا ہے) پس باعتبارِ نظرِ ہر اس کو جیسا بھی وہ حقیقت  
 میں ہے اسی کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کو ایک دوسرا مضمون بھی  
 عطا ہوتا ہے جس سے وہ اس کو دیکھتا ہے (مگر پہلا مضمون ہر یاد و سر  
 وہی خوب سمجھے گا جس پر گزرے گا ورنہ سمجھائے سے سمجھنا ایسا ہی  
 مشکل ہے جیسا طفلِ نابالغ کو کیفیتِ جماع کا سمجھنا) وہ دیکھتا ہے  
 اس کے قرب کو وہ دیکھتا ہے اس کی صفات کو وہ دیکھتا ہے  
 اس کی بزرگیوں اور فضل و احسان اور اپنے اوپر شفقت کو وہ دیکھتا  
 ہے اس کے حسنِ سلوک اور حمایت کو۔ جس کی شانِ بندگی و  
 معرفت متحقق ہو جاتی ہے وہ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے اپنی زیارت کراؤ  
 اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے زیارت نہ کراؤ۔ نہ یوں کہتا ہے کہ مجھے  
 کچھ دیجئے اور نہ یوں کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ نہ دیجئے۔ وہ توفانی اور متفرق  
 ہو جاتا ہے کہ کسی درخواست کا ہوش ہی نہیں رہتا (اور اسی نے  
 ایک بزرگ جو اس مرتبہ (فنایت) پر پہنچے ہوئے تھے۔ کہا کرتے  
 تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟ کیسی عمدہ بات کہی

أَمَّا عَبْدُكَ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ اخْتِيَارٌ وَلَا  
إِرَادَةٌ ۖ إِشْتَرَىٰ رَجُلٌ مِّنْ مَّالِكَ ۖ وَكَانَ ذَلِكَ  
الْمَوْلُ مِنْ أَهْلِ الدِّينِ وَالصَّلَاحِ ۖ فَقَالَ لَهُ  
الْمَوْلُ أَيْنَ تُرِيدُ تَأْكُلُ ۖ فَقَالَ مَا لَطَعْنِي ۖ  
فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي تُرِيدُ تَلْبَسُ ۖ فَقَالَ مَا  
لَيْسَنِي ۖ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ تُرِيدُ تَقْعُدُ مِنْ دَارِي ۖ  
فَقَالَ مَوْضِعٌ مَا تَقْعُدُنِي ۖ فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي  
تُحِبُّ أَنْ تَعْمَلَ مِنَ الْأَشْغَالِ ۖ فَقَالَ مَا تَأْمُرُنِي  
فَبَدَّلَ الرَّجُلُ فَقَالَ ۖ طُوبَىٰ لِي لَوْ كُنْتُ رَبِّي عَزَّ  
وَجَلَّ كَمَا أَنْتَ مَعِي ۖ فَقَالَ الْمَوْلُ كَيْفَا  
تَعْبُدُنِي وَهَلْ لِلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ إِرَادَةٌ أَوْ اخْتِيَارٌ  
فَقَالَ لَهُ أَنْتَ حُرٌّ تَوَجَّهَ اللَّهُ وَارِيدُ أَنْ تَقْعُدَ  
عَنْدِي حَتَّىٰ أَخْذَ مَلِكَ بِنَفْسِي وَمَالِي ۖ كُلُّ مَنْ  
عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَىٰ لَهُ إِرَادَةٌ قَلِيلًا  
أَوْ اخْتِيَارٌ ۖ وَيَقُولُ أَيْنَ عَلَىٰ مَعِي ۖ لَا تُزَاجِرُ  
الْعَبْدَ فِي أُمُورِهِ وَلَا فِي أُمُورِ غَيْرِهِ ۖ أَحَلَّ  
الْعَبْدُ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَزْهَدُ وَنَدِي  
الْخَلْقِ وَيَسْتَأْذِنُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَيَقْرَأُهَا  
كَلَامَ الرَّسُولِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ فَلَا  
حَرَمَ يَصْدُرُ لَهُمْ قُلُوبٌ مُّسْتَأْذِنَةٌ بِالْخَلْقِ  
قَرِيبٌ مِنْهُ يَزُونُ بِمَا لَفُوسُهُمْ  
وَلَفُوسَ غَيْرِهِمْ ۖ يَصْمُ قُلُوبَهُمْ  
فَلَا يَخْفُ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ  
وَمَا أَسْأَلُ  
عَلَيْهِ

کہیں تو اس کا غلام ہوں اور غلام کو اپنے آقا کی میت سے کسی  
کا اختیار حاصل ہوتا ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے غلام خریدا اور  
مقادہ غلام دین دار و نیکو کار۔ پس آقا نے اس سے پوچھا کہ اے  
غلام کیا چیز کھانی چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ کھلائیں  
پھر اس نے پوچھا کہ کیا پہننا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جو کچھ حضور  
پہنائیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ میسر مکان میں کہاں قیام کرنا چاہتا  
ہے؟ اس نے کہا کہ جہاں جناب بٹھادیں۔ پھر اس نے پوچھا  
کہ کس کام میں لگنا چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ جس کام کا بھی  
آپ حکم دیں۔ پس آقا رد دیا اور کہنے لگا کہ جو حالت تیسری  
میرے ساتھ ہے اگر یہی حالت میری اپنے رب کے ساتھ ہوتی تو  
میرے لئے کس قدر مبارک تھا۔ تب غلام نے کہا کہ اے میرے  
آقا بھلا آقا کے ساتھ غلام کے لئے کوئی اختیار یا ارادہ رہتا بھی ہے؟  
پس آقا نے اس سے کہا کہ تو اللہ واسطہ آزاد ہے تجھے اختیار  
ہے جہاں چاہے جائے مگر میں چاہتا ہوں کہ تو (میرا مخدم بن کہم  
میرے ہی پاس رہے کہ میں اپنے جان و مال سے تیری خدمت  
کروں۔ جو شخص حق تعالیٰ سے واقف ہو گیا اس کے لئے نہ ارادہ  
باقی رہتا ہے نہ اختیار۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھ پر میری طرف سے  
ہے ہی کیا؟ (جو کچھ بھی ہے خدا ہی کے ارادہ و اختیار اور ان کی  
طرف سے ہے) تقدیری وغیرہ امور میں تقدیر کی مزاحمت نہ کر  
اللہ کے بندوں میں اکا دکا ہی ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں سے  
بے رغبت اور خلوتوں سے مانوس ہوتے ہیں کہ کلام اللہ و کلام رسول  
کے پڑھنے پڑھانے میں اُنس رکھتے ہیں کہ ان کے قلوب (بہ ضرورت)  
خلوق سے مانوس اور حقیقتہً ان کے قریب ہوتے ہیں کہ ان سے اپنے  
آپ کو بھی دیکھیں اور دوسروں کو بھی دیکھیں۔ ان کے قلوب درست  
ہو جاتے ہیں ہذا تم جس حالت پر ہو اس میں سے کوئی چیز بھی ان سے

باتا۔ اگر کوئی یوں کہے  
سگ کہ جب بندہ کے  
وائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں  
پنے آپ کو دکھا دیتا ہے  
کو چیزیں دکھاتا ہے  
اس کو اپنی زیارت کرا  
صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اب میں اس کی ذات  
میں کرتا ہے اسی طرح  
بائیں کیا کرتا ہے۔ وہ  
راہنے آپ سے غائب  
کو جیسا بھی وہ حقیقت  
کو ایک دوسرا مضمون بھی  
مضمون ہو یا دوسرا  
اے سے سمجھا دیا ہی  
کا سمجھا، وہ دیکھتا ہے  
کو وہ دیکھتا ہے  
پر شفقت کو وہ دیکھتا  
کی شان بندگی و  
کہ مجھے اپنی زیارت کرا  
زیوں کہتا ہے کہ مجھے  
وہ تو فانی اور متفرق  
رہتا اور اسی نے  
ہوئے تھے۔ کہا کرتے  
کیسی عمدہ بات کہی



يَتَكَلَّمُونَ عَلَىٰ خَوَاطِرِكُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ مِمَّا فِي يَدَيْكُمْ  
وَيُحِبُّكَ كُنْ عَاقِلًا لَا تُزَاجِرِ الْقَوْمَ بِجَهْلِكَ ۖ  
بَعْدَ مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكِتَابِ صَدَقَتْ تَتَكَلَّمُ عَلَى  
النَّاسِ ۖ هَذَا أَمْرٌ يَخْتِاجُ إِلَىٰ أَحْكَامِ الظَّاهِرِ  
وَأَحْكَامِ الْبَاطِنِ ثُمَّ انْخِضْ عَنِ الْكُلِّ ۖ ثُمَّ يَخْتِاجُ  
أَنْ تَقْعَ فِي مَضْرُوبَيْنِ ۖ الْأَوَّلَىٰ أَنْ لَا يَبْقَىٰ فِي  
بَلَدِكَ غَيْرُكَ فَتَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ مَضْرُوبَةٌ ۖ  
وَالْأُخْرَىٰ أَنَّكَ تُؤَمِّرُ بِالْإِكْلَامِ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ  
فَيُخَيِّدُ تَرْقَىٰ إِلَىٰ هَذَا الْمَقَامِ لِتَرْدَ الْخَلْقَ إِلَى  
الْخَلْقِ وَيُكَلِّفُ تَدْعَىٰ أَنَّكَ صُوفِيٌّ وَأَنْتَ  
كُنْ رَدِّ الْبُحُورِ مِنْ صَفَا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ  
بِمُتَابَعَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ۖ  
فَكُلَّمَا ارْتَدَّ صَفَاؤُكَ خَرَجَ مِنْ جُزْءٍ جُزْءٍ  
يَتَرَدَّدُ ارَادَتُهُ وَارْتِيَادُهُ وَمَشِيَّتُهُ مِنْ  
صَفَاءِ قَلْبِهِ ۖ أَسَاسُ الْخَيْرِ مُتَابَعَةُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوَلَّاهُ وَفَعَلَهُ ۖ كُلَّمَا  
صَفَا قَلْبُ الْعَبْدِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَنَامِهِ يَأْمُرُكَ بِشَيْءٍ وَيَنْهَاهُ عَنْ شَيْءٍ ۖ يَصِيدُ  
كُلَّهُ قَلْبًا وَتَنْعَلُ بِنَيْتِهِ ۖ يَصِيدُ سِرَّ الْأَجْمَرِ ۖ  
صَفَاءٌ بِلَا لَكْرٍ ۖ يَتَمَتَّعُ عَنْهُ قَشْرُ ظَاهِرِهِ  
إِلَى نَاحِيَةِ وَيُفِي لُبًّا بِلَا قَشْرٍ ۖ يَصِيدُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ مَنَاقَا  
يَكْتَرِبِي  
قَلْبُهُ

مخفی نہیں رہتی (اور وہ اس کی اصلاح ملحوظ رکھ کر وعظ میں) تمہارے  
خطرات پر بحث کرتے اور جو کچھ تمہارے گھروں (یعنی دلوں) کے اندر  
(مخفی خرابیاں ہیں) ان سے تم کو باخبر بناتے ہیں۔ تجھ پر انفسوس  
سمجھ دار بن۔ اپنی جہالت لے کر حکماء امت واعظین کی صف میں مبتلا  
تو مدد سے نکلتے ہی (ممبر پر چڑھ بیٹھا کہ لگا لوگوں پر وعظ کہنے)۔  
اس (دوعظ گوئی) کو اول ضرورت ہے ظاہری و باطنی مضبوطی کی۔ (کہ  
اعمال وعقائد دونوں موافق شرع ہوں) اس کے بعد سب سے مستغنی  
ہونے کی اور اس کے بعد دوسری چیز پیش آنے کی حاجت ہے۔  
اول یہ کہ تیرے شہر میں کوئی دوسرا واعظ نہ ہو۔ تو یہ ضرورت لوگوں کو  
وعظ سنانے اور دوسری ضرورت یہ کہ قلب کے اعتبار سے وعظ  
تجھ کو کم کیا جائے۔ پس اس وقت تو اس ممبر پر چڑھے تاکہ مخلوق کو  
خالق کی طرف لائے۔ تجھ پر انفسوس۔ دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ تو صوفی  
حالا کہ تو سرتاپا کدورت ہے۔ صوفی تو وہ ہے جس کا باطن اور ظاہر  
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی متابعت کی وجہ سے صاف  
ہو جائے پس جوں جوں اس کی صفائی بڑھے گی وہ اپنی ہستی کے  
سمندر سے نکلتا اور صفائی قلب کے سبب اپنے ارادہ اپنے اختیار  
اور اپنی مشیت کو چھوڑتا جائیگا۔ ساری خوبیوں کی جڑ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے۔ آپ کے قول میں بھی اور فعل میں بھی  
جتنا بھی بندہ کا قلب صاف ہوگا۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا کہ کسی چیز کا آپ اس کو حکم  
فرمائیں گے اور کسی چیز کی ممانعت۔ وہ سرتاپا قلب بن جائے گا  
اور اس کا جسم ایک کنارہ ہو جائے گا۔ وہ بن جائے گا خفا بلا ظہور  
اور صفائی بلا کدورت۔ اس کا ظاہری پوست ایک کنارہ ہو جائیگا  
اور وہ مغز بلا پوست رہ جائے گا۔ اس کو معنوی حیثیت سے جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی کہ اس کا

مَعَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
الْحَاجِبَ بَيْنَ  
قَلَمُ الْجِبَالِ  
الْمُجَاهِدَاتِ  
الْأَكَاثُ لَا تَقْطَعُ  
إِنْ عَمِلْتُمْ هَذَا  
مُسْلِمِينَ ۖ طُوبَى  
فِي زُفْرَةِ السَّيِّئِ  
الْكَافِرِينَ ۖ  
عَلَىٰ بَابِهَا وَلَا  
تَوَاصَعُوا وَلَا  
الذَّكَرُ يُرِيدُ  
وَسَلَّمَ مِنْ تَوَاصَعٍ  
عَلَىٰ ذِكْرِ الْحَقِّ  
وَالْقَلَمُ وَالْقَوَمُ  
سِوَاهُ فِي الْجَمْعِ  
الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا  
صَارَ إِلَيْنَا كَرْدًا  
بِحُلْمِهِ ۖ فَتَنَاهَا  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَرَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّوْمُ فِي  
غَيْرِ حَا

مَعَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ يَصِيرُ يَدُكَ فِي يَدِهِ ۖ يَكُونُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَاطَبُ عَنْهُ  
 الْحَاجِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ إِخْرَاجُ الْكُلِّ مِنَ الْقَلْبِ  
 فَلَمْ يَجِبِ الْإِبْرَاقُ الرَّوَّاسِي ۖ يَخْتَاجُ إِلَى مُعَاوِلِ  
 الْمَجَاهِدَاتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْمُكَابَدَاتِ وَتَزُولُ  
 الْأَلْقَاتُ ۖ لَا تَطْلُبُوا مَا لَا يَنْفَعُ بِأَيِّ يَكْفُرُ طَوْلِي لَكُمْ  
 إِنْ عَمِلْتُمْ هَذِهِ الشَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَكُنْتُمْ  
 مُسْلِمِينَ ۖ طَوْلِي لَكُمْ تَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 فِي زُمْرَةِ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَلَا تَكُونُونَ فِي زُمْرَةِ  
 الْكَافِرِينَ ۖ طَوْلِي بِالْقُعُودِ فِي أَرْضِ الْجَنَّةِ أَوْ  
 عَلَى بَابِهَا وَلَا تَكُونُونَ مِنْ أَصْحَابِ الدَّرَكَاثِ  
 تَوَاضَعُوا وَلَا تَتَكَبَّرُوا ۖ أَلْقُوا ضَمُّ يَرْفَعُ وَ  
 التَّكَبُّرُ يَنْهَمُ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ ۖ إِذَا دَامَ الْقَلْبُ  
 عَلَى ذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ  
 وَالْعِلْمُ وَالْوُجُودُ وَالنُّوْحُ وَالْإِعْرَاضُ عَمَّا  
 سِوَاهُ فِي الْجَمَلَةِ ۖ دَوَامُ الذِّكْرِ سَبِيلُ دَوَامِ  
 الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ إِذَا أَهَمَّ الْقَلْبُ  
 مَهَادِلُ كُرْدِ (لَمَّا فِيهِ) يَكْتَبُ فِي جَوَانِبِهِ وَعَلَى  
 جَمَلِهِ ۖ فَتَنَامُ عَيْنَاهُ وَقَلْبُهُ ذَاكِرٌ لِرَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَبْرُكُ ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ كَانَ بَعْضُ الصَّالِحِينَ يَتَكَلَّفُ  
 النَّوْمَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ وَيَنْهَيَّا لَهُ مِنْ  
 غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِ ۖ فَسُئِلَ عَنْ  
 ذَلِكَ فَقَالَ ۖ

قلب آپ ہی کی معیت میں اور آپ ہی کے سامنے پرورش پائے گا۔  
 اس کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں ہوگا۔ جناب نبول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہی اس کی طرف سے عرض معروض کرنے والے واسطہ ہونگے  
 قلب سے سب کا نکالنا (اتنا مشکل کام ہے جیسے) اٹل پہاڑوں کا  
 اکھاڑنا۔ اس کو مجاہدوں کی (کوہ شکن) کدالوں اور سخت مشقتوں کی بردباری  
 اور آفتیں نازل ہونے پر بڑے صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ تم اس  
 شے کے طالب نہ ہو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے۔ یہی تمہارے لئے غنیمت  
 ہے کہ قرآن پر عمل کرو اور مسلمان بن جاؤ۔ مبارک ہے تمہارے لئے  
 قیامت کے دن مسلمانوں کے گروہ میں رہو۔ اور کافروں کے گروہ  
 میں شامل نہ ہو۔ بڑی نعمت ہے اگر جنت کی زمین یا اس کے دروازہ  
 پر بیٹھنا (مل جائے) اور دونوں کے طبقات والوں میں نہ ہو۔  
 (اور نہ وعظ گوئی کی ہوس میں پڑ کر نفاق و ریا و مشرب خفی کی  
 بدولت کسی نہ کسی طبقہ جہنم میں جا پڑو گے) انکسار اختیار کرو  
 نخوت والے نہ بنو۔ انکسار بلند کیا کرتا ہے اور نخوت نیچا دکھاتی ہے۔  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ واسطہ  
 انکسار بڑھاتی تالے اس کو بلند فرمائے گا۔ قلب جب ہر وقت  
 حق تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے تو اس کو معرفت علم توحید توکل اور جملہ  
 ماسوائے اللہ سے اعراض نصیب ہوتا ہے۔ ہر وقت ذکر میں رہنا دنیا و  
 آخرت میں ہمیشہ کی بھلائی کا سبب ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے  
 تو ذکر اس میں ہر وقت رہنے لگتا ہے کہ اس کی ہر جانب اور سائے بدن  
 پر رکھ دیا جاتا ہے۔ پس اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں مگر اس کا قلب اپنے  
 پروردگار کے فکر میں لگا رہتا ہے۔ وہ اس (ذکر قلبی) کا اپنے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی طرف سے وارث بنتا ہے۔ ایک بزرگ تھے جو بعض اوقات  
 میں بلا ضرورت بھی سو جانے کا اہتمام کرتے اور یہ تکلف نیند لایا  
 کرتے تھے۔ پس کسی نے ان سے وجہ پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ

يَرَىٰ قَلْبِي نَبِيَّ عَزَّوَجَلَّ ۖ صَدَقَ فِي قَوْلِهِ لَآتِ  
الْمَنَامَ الصَّادِقَ وَخَيُّ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ كَأَنَّهُ  
قُرَّةُ عَيْنِهِ فِي تَوْنِهِ ۝

## الْمَجْلِسُ السِّتُونُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشِيَّةِ الثَّلَاثَةِ ثَلَاثَ عَشَرَ شَهْرٍ  
رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ سِتِّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حُسْنِ  
إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَوَكُّهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ۖ كُلُّ مَنْ حَسَنَ  
إِسْلَامُهُ وَتَحَقَّقَ أَقْبَلَ عَلَى مَا يَعْنِيهِ وَأَعْرَضَ  
عَمَّا لَا يَعْنِيهِ ۖ إِنْ شَغَلَ بِمَا لَا يَنْفَعُ شَغَلَ لِبَطْنِ  
الْهُوَسِيِّينَ ۖ أَلَمْ يَحْزَمْ رِمَا مَوْلَاهُ مَنْ لَمْ  
يَعْمَلْ بِمَا أَمَرَ وَاسْتَشْغَلَ بِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ هَذَا  
هُوَ الْحَرْمُ مَا يُعْنِيهِ وَالْمَوْتُ بِعَيْنِهِ وَالظُّرْدُ  
بِعَيْنِهِ ۖ اِشْتَغَالَكَ بِالذُّنْيَا يَحْتَاكُمُ إِلَى نَيْبَةٍ  
صَالِحَةٍ وَإِلَّا فَانْتَ قَمَقُوتٌ ۖ اِشْتَغَلَ بِمَا  
قَلْبِكَ أَوْ لَا فَانْتَ فَرِيضَةٌ ۖ تَمَرَّتْ عَنْ الْمَعْرِفَةِ  
إِذَا هِيَ بَعَثَتِ الْأَهْلَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ اِشْتَغَالَ  
بِالْفُرْعِ ۖ لَا تَنْفَعُ طَهَارَةُ الْجَوَارِحِ مَعَ  
نَجَاسَةِ الْقَلْبِ طَهَّرْ جَوَارِحَكَ  
بِالسَّنَةِ وَقَلْبَكَ بِالْعَمَلِ بِالْقُرْآنِ  
احْفَظْ قَلْبَكَ حَتَّى تَحْفَظَ  
جَوَارِحَكَ كُلَّ  
إِنَاءٍ يَمْنَعُ  
بِمَا فِيهِ ۝

میرا قلب بواسط خواب اپنے پروردگار کی زیارت کیا کرتا ہے۔  
ان کا قول سچا تھا کیونکہ سچی خواب (بھی ایک قسم کی) وحی خداوندی  
ہے۔ لہذا ان کی آنکھ کی ٹھنڈک نیند ہی میں تھی۔

## سَاْهُوِيْسُ مَحْلِسُ

(سہ شنبہ۔ بوقت شام۔ ۱۳ رجب ۱۰۴۶ھ مدرستہ)  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
کہ آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں یہ بھی ہے کہ اُس کام کو ترک کرے  
کرے جو اس کو مفید نہ ہو، جس شخص کا اسلام حسین اور محکم ہو جائے  
وہ مفید کاموں پر متوجہ اور غیر مفید سے روگرداں ہوا کرتا ہے، لکن  
غیر مفید کاموں میں لگنا اہل باطل اور بواہوس لوگوں کا کام ہے  
اپنے آقا کی خوشنودی سے محروم ہے وہ شخص جو اس کی تعمیل  
نہ کرے جس کا وہ حکم فرمائے اور جس کا اُس نے حکم نہیں دیا اس میں  
مشغول ہے۔ یہی اہل محرومیت اور اہل موت اور اہل مردوست  
ہے۔ دنیا (کمانے) میں تیرا مشغول ہونا اچھی نیت کا محتاج ہے۔  
(کہ دین کی اعانت کے قصد سے ہو) ورنہ تو مردوست ہے (اس لئے)  
کہ غیر مفید کام میں لگنے سے) اَوَّلُ اِپْنَادِلْ پَاکِ کرنے میں مشغول ہو۔  
اس لئے کہ وہ فرض ہے اس کے بعد معرفت (حاصل کرنے کے) پہلے  
جب تو اہل (اصلاح قلب) برباد کر دیگا تو فرع (یعنی حصول معرفت  
کی ہوس) میں لگنا تجھ سے قبول نہ کیا جائے گا۔ قلب کے ناپاک  
ہوتے ہوئے اعضاء بدن کی پاکی مفید نہیں ہے۔ شریعت کے  
ذریعہ سے اپنے اعضاء بدن کو پاک بنا اور قرآن پر عمل کر کے قلب  
کو پاک کر۔ اپنے قلب کو (غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے) محفوظ  
رکھ تاکہ تیرے اعضاء بھی (خلاف شرع معصیتوں سے) محفوظ رہیں۔  
جس برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہی اُس سے چھلکا کرتی ہے۔ (لہذا)

زیارت کیا کرتا ہے۔  
بسم کی وحی خداوندی  
تھی۔

س

۴۴۹ مدرسہ معنویہ

یہ ہے آپ نے فرمایا  
کہ اس کام کو ترک  
م حسین اور حکم ہوتا ہے  
وہاں ہوا کرتا ہے لکھنا  
سوس لوگوں کا کام ہے  
میں جو اس کی تعمیل  
نے حکم نہیں دیا اس میں  
موت اور اصل مردودیت  
نیت کا محتاج ہے۔  
مردود ہے (اس لئے  
کرنے میں مشغول ہو  
حاصل کرنے کے) پہلے  
یعنی حصول معرفت  
قلب کے ناپاک  
ہے۔ شریعت کے  
مرآن پر عمل کر کے قلب  
مستوجب ہونے سے محفوظ  
رہے) محفوظ رہیں۔  
بھلا کرتی ہے۔

أَفَى شَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِكَ يَنْصَحُ مِنْكَ عَلَى جَوَاحِدِكَ  
لِي عَاقِلًا ۚ مَا هَذَا أَعْمَلُ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ  
وَيُؤْتِي بِهِ ۚ مَا هَذَا أَعْمَلُ مَنْ يَرْتَقِبُ لِقَاءَ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَخَافُ مِنْ عَاقِبَتِهِ مَنَاقِشَتِهِ ۚ  
الْقَلْبُ الضَّيِّعُ مُسْتَلَمٌ تَوْحِيدًا أَوْ تَوَكُّلًا وَ  
يَقِينًا أَوْ تَوْفِيقًا وَعِلْمًا وَإِيمَانًا وَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ قُرْبًا ۚ يَرَى الْخَلْقَ كُلَّهُمْ بَعَيْنَ الْعَجْزِ  
وَالذَّلِيلِ وَالْفَقْرِ ۚ وَمَنْ ذَلِكَ لَا يَتَكَبَّرُ عَلَى  
وَلَدٍ صَغِيرٍ مِنْهُمْ ۚ يَصِيرُ كَالسَّبُعِ وَقْتُ لِقَاءِ  
الْكَفَّارِ وَالْمُتَافِقِينَ وَالْعَصَاةَ غَيْرَةَ لِلَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ ۚ يَصِيرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قِطْعَةً لَحْمٍ مُلَاقَاةً ۚ  
وَيَوَاضِعُ وَيَنْزِلُ لِلصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ  
الْوَرَعِينَ ۚ وَقَدْ وَصَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَوَمَ  
الَّذِينَ هَذِهِ صِفَاتُهُمْ فَقَالَ ۚ أَشِدَّاءُ عَلَى  
الْكَفَّارِ رَحِمَاءُ بَيْنَهُمْ هُوَ وَيَلِكُ يَا مُبَشِّرُ  
مَا يَقْدِرُ أَنْ يَقُولَ إِنْ آتَا اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ  
رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ ۚ مُتَكَلِّمُونَ لِسِينَ  
بِأَخْرَسٍ ۚ وَلِهَذَا أَكْثَرَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ الْأَمْرَ فِي كَلَامِهِ مُوسَى  
فَقَالَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى  
تَحْوِيلًا ۚ لَهُ كَلَامٌ يُسْمَعُ وَ  
يُفْهَمُ ۚ قَالَ لِمُوسَى يَا  
مُوسَى

آنا اللہ

جو کچھ تیرے قلب میں ہوگا وہی تیرے اعضاء پر پھیلے گا۔ سمجھدار بن  
(تیرے اعضاء کے اعمال معلوم ہوتا ہے کہ تیرے قلب میں ایمان  
ہی نہیں اس لئے کہ) موت پر ایمان یقین رکھنے والے کے کام نہیں  
ہیں۔ یہ اس کے عمل نہیں ہیں جو حق تعالیٰ کی ملاقات (اور پیشی) کا  
دھیان رکھتا اور اس کی باز پرس اور جرح قدح سے خائف ہو۔ دست  
قلوب تو توحید و توکل اور یقین و توفیق اور علم و ایمان اور حق تعالیٰ  
کے قرب سے لرزہ ہوا کرتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو عجز و ذلت و  
فقر کی نظر سے دیکھتا (اور سب کو در ماندہ و عاجز و محتاج سمجھتا)  
ہے۔ اور باوجود اس کے چھوٹے سے بچہ پر بھی تکبر نہیں کرتا۔  
(اس لئے اپنے آپ کو تو سب ہی سے زیادہ در ماندہ سمجھتا ہے) وہ  
کفار و منافقین اور اللہ کے نافرمانوں سے ملنے کے وقت غیرت  
خداوندی کے سبب درندہ جیسا ہوتا ہے (کہ بات بات میں پھاڑ  
کھانے کو دوڑتا ہے اور) حق تعالیٰ کے سامنے (زمین پر) بڑا ہوا  
مضغہ گوشت ہوتا ہے (کہ نہ ہاتھ پاؤں ہیں نہ زبان) اور سب کو کار  
دہر ہیزگار و محتاط بندوں کے سامنے ٹھکتا اور تواضع کرتا ہے۔  
چنانچہ حق تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی جن کے یہ حالات ہیں تعریف  
کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ سخت دل ہیں کافروں پر اور رحم دل  
ہیں آپس میں: تجھ پر افسوس لے بدعتی (جو ایجاد کردہ بدعتوں کو جوڑ  
مذہب اور کارِ ثواب بنا کر گویا اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے) بجز اللہ  
تعالیٰ کے کسی کی قدرت نہیں کہ وہ یوں کہے کہ واقعی میں ہی اللہ ہوں  
(یہ کلام حق تعالیٰ کا ہے جو) متکلم ہے (اور نعوذ باللہ) گونگا نہیں ہے  
اور اسی لئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنے کلام فرمانے کو تاکید  
الفاظ سے ذکر فرمایا ہے (جس میں مجاز کا احتمال نہیں) چنانچہ فرمایا ہے  
کہ اللہ نے کلام فرمایا موسیٰ سے متکلم بن کر اس کے لئے کلام تابعدار جو سنا  
اور سمجھا جاتا ہے۔ اس نے موسیٰ سے فرمایا کہ موسیٰ واقعی میں ہی اللہ ہی

رَبُّ الْعَالَمِينَ ۚ يَعْنِي يَقُولُهُ أَنَا اللَّهُ لِي  
 لَسْتُ بِعَلَيْكَ وَلَا حِجِّي وَلَا أَسِي رَبُّ  
 الْعَالَمِينَ أَيْ كَذَبَ فِرْعَوْنُ فِي قَوْلِهِ  
 أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى وَفِي إِدْعَائِهِ إِلَهِيَّةَ  
 دُونِي ۚ أَنَا اللَّهُ مَا فِرْعَوْنُ وَغَيْرُهُ  
 مِنَ الْخَلْقِ ۚ لَمَّا وَقَعَ مُوسَى فِي  
 ذَاكَ الْكَوْبِ الصَّغِيرِ بَرَزَ أَيْمَانُهُ  
 وَإِقَانُهُ ۚ لَمَّا وَقَعَ فِي ظُلُمَةِ  
 اللَّيْلِ وَظُلُمَةِ الْعَمَمِ عَلَى الرَّكْبَةِ  
 لِأَجْلِ الْكُرْبِ الَّذِي هِيَ فِيهِ  
 أَظْهَرَ اللَّهُ عَمْرَهُ وَجَلَّ لَهُ نُورًا ۚ  
 فَقَالَ لِعَادَتِهِ وَوَعِيلِهِ قُوَّةً  
 وَأَسْيَابَهُ أَمَلَكُوا إِلَيَّ أَسْتُ  
 تَارًا ۚ إِلَيَّ قَدْ رَأَيْتُ نُورًا ۚ  
 قَدْ رَأَيْتُ سِرِّي وَقَلْبِي مَعَايَ  
 وَبَيَّ نُورًا ۚ قَدْ جَاءَ ثَنِي  
 سَابِقَتِي وَهَذَا بَقِي رَجَائِي  
 الْغَيْثُ عَنِ الْخَلْقِ جَاءَ ثَنِي  
 الْوَلَايَةِ وَالْخَلَافَةِ ۚ  
 جَاءَ نِي الْأَصْلُ وَذَهَبَ  
 عَنِّي الْقَرْنُ ۚ جَاءَ نِي  
 الْمَلِكُ وَذَهَبَ عَنِّي  
 الْخَوْفُ مِنْ فِرْعَوْنَ  
 وَانْتَقَلَ الْخَوْفُ  
 إِلَيْهِ ۚ

دنیا جہان کا پالنے والا یعنی میں (جس کی آواز تمہارے کان میں رہی  
 ہے۔ اللہ ہوں) کوئی فرشتہ یا انسان یا جن نہیں ہوں۔ (اور میں  
 ہی) سائے جہان کا حاکم ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ فرعون اپنے اس  
 قول میں (جس کو اس نے بادشاہت کے غرہ میں رعایا سے کہا)  
 کہ میں ہی تمہارا بڑا حاکم ہوں۔ اور مجھے چھوڑ کر خود اپنے خدا ہونے کا  
 دعوے کرنے لگا ہے جھوٹا ہے۔ خدا میں ہی ہوں۔ نہ فرعون ہے  
 اور نہ مخلوق میں کوئی دوسرا۔ موسیٰ نے جب واپسی مصر کے وقت  
 موسیٰ سرودی و تاریکی شب اور حاملہ بی بی کے دروازہ کی اس (گونا  
 گوں) پریشانی و تنگی میں پڑے تو ان کا ایمان و ایقان ظاہر ہوا  
 (اور عطار نبوت کا سبب بن گیا) جب وہ تاریکی شب اور بی بی کی  
 اس تکلیف کے سبب جس میں وہ بے چاری مبتلا تھی غم کی اندھیری  
 میں پڑے تب حق تعالیٰ نے ان کے لئے (پاس ہی کوہ طور پر)  
 نور ظاہر فرمایا (پس انھوں نے اپنی عادت اپنے کنبہ اپنی قوت اور  
 اپنے اسباب سے فرمایا کہ تم سب یہیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آرہی  
 ہے) پتہ چلانے اور تالپنے کے لئے انگارہ لانے کو وہاں جاتا ہوں  
 سو ظاہری مطلب تو یہ تھا مگر باطنی مراد یہ تھی کہ مجھے نور نظر  
 آرہا ہے۔ میرے باطن، میرے قلب میرے معنی اور میرے  
 اصل مغز کو نور دکھائی دے رہا ہے۔ میری تقدیر (جس میں  
 شاہی سفارت کا پروانہ ملنا درج تھا) اور میری (شاہی دربار میں)  
 راہ یابی کا وقت) آگیا اور ساری مخلوق سے بے نیازی مجھے کو  
 نصیب ہوگئی۔ ولایت و خلافت (کی گھڑی) آگئی۔ جبر میرے ہاتھ  
 آئی اور شاخ مجھ سے رخصت ہوئی۔ حقیقی بادشاہ میرے ہاتھ  
 لگا اور جھوٹی و ناپائیدار بادشاہت رفوچکر ہوئی۔ نہ عون  
 کی طرف سے میرا خوف دُور ہوا اور اب وہ خوف اسی شہنشاہ  
 ازلی کی طرف منتقل ہو گیا۔ (الفرض) اپنے متعلقین

وَاٰهْلًا وَسَلَّمْہُمْ اِلٰی رَبِّہُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَسَادَ  
 فَلَاجَرْمَ خَلَفَ فِیْہُمْ ۚ هَلْکَ الْمُؤْمِنُ اِذَا  
 قَرَّبَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَعَاہُ اِلٰی قُرْبِیْہِ ۚ  
 یَنْظُرُ قَلْبُہُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَوَرَاءَ وَاَمَامَہُ  
 فَاِذْ یُیْحِیْہَا تِلْکَہَا مَسَدٌ وَدَعَا غَیْرَ حَقِّہُ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ فِیْہَا طَبُّ نَفْسَہُ وَ  
 کُھَاوُہُ وَجَوَارِحُہُ وَعَادَتُہُ وَآہْلُہُ وَ  
 جَمِیْعَ مَا کَانَ عَلَیْہِ ۚ اِذْ اِنِّیْ اَسْتَنْوَرُ  
 الْقُرْبِیْنَ مِنْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا سَائِرٌ  
 اِلَیْہِ ۚ وَ اِنْ کَانَ لِیْ عَوْدَہُ رَجَعْتُ  
 اِلَیْکُمْ ۚ یُوَدُّ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْہَا  
 وَالْاَسْبَابَ وَالشَّہَوَاتَ ۚ یُوَدُّ  
 الْخَلْقَ کُلُّہُمْ ۚ یُوَدُّ کُلَّ  
 عُدُوِّہُ وَ کُلَّ مَصْنُوْعٍ وَ یَسِیْرُ  
 اِلٰی الصَّانِعِ ۚ فَلَاجَرْمَ یَتَوَكَّلُ  
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَہْلُہُ وَ وَلَدُہُ  
 وَ جَمِیْعَ اَسْبَابِہِ ۚ مِنْ الْحَالِ  
 مَا یُکْتَمُوْنَ الْبُعْدَ اِلَیَّ  
 الْقَرَبَاءُ عَنِ الْمُبْغِضِیْنَ  
 لَا عَنِ الْمُحِبِّیْنَ ۚ فِیْکُمْ عَنِ  
 الْاَعْلٰی لَا عَنِ النَّادِیْ  
 هٰذَا الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَ  
 صَفَا مَعَ مُنَادَاةِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِہْلَتِہُ  
 السَّیِّئِ ۚ

و از تنہائے کان میں ربی  
 نہیں ہوں۔ (اور میں  
 ہے کہ فرعون اپنے اس  
 غرہ میں رعایت کہتا  
 کر خود اپنے خدا ہونے کا  
 ہی ہوں۔ نہ فرعون ہے  
 واپسی مصر کے وقت  
 کے دروازہ کی اس گونا  
 ن وایقان ظاہر ہوا  
 تاریکی شب اور بی بی کی  
 مبتلا تھی غم کی اندھیری  
 بس ہی کوہ طور پر  
 اپنے کنبہ اپنی قوت اور  
 ہر وہجے آگ نظر آ رہی  
 لانے کو وہاں جاتا ہوں  
 یہ بھی کہ مجھے نور نظر  
 میرے معنی اور میرے  
 تقدیر (جس میں  
 میری (شاہی دریا میں)  
 بے نیازی مجھ کو  
 آگئی۔ جرمیر ہاتھ  
 و شاہ میسرے ہاتھ  
 چکر ہوئی۔ نہ جو  
 وہ خوف اسی شہنشاہ  
 (ن) اپنے متعلقین

سے رخصت ہوئے اور انہیں اپنے رب کو سونپ کر (اس نور  
 کی طرف) چل کھڑے ہوئے۔ پس ضرور ہوا کہ ان کے متعلقین  
 کی حفاظت ان کے بعد خود فرمائے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ  
 کسی کا بال بھی بیگانہ ہوا اور موٹے پیغمبر بن کر سب کے اسی حالت  
 مومن کی ہے کہ جب حق تعالیٰ اس کو مقرب بناتا اور اپنے دروازہ قرب  
 کی طرف بلا لیتا ہے تو اس کا قلب (حیران ہو کر) دائیں بائیں اور آگے  
 پیچھے چار طرف نگاہ ڈالتا ہے (کہ یہ روشنی کدھر سے نظر آئی) پس  
 حق تعالیٰ کی جہت کے سوائے ساری جہتیں مسدود پاتا ہے تب  
 (شاہی بلائے کا یقین کرتا اور) اپنے نفس اور اپنی خواہش، اپنے  
 اعضاء اپنی عادت اپنے متعلقین اور جس علاقہ سے بھی واسطہ تھا  
 سب سے خطاب کرتا ہے کہ (صاحبو رخصت ہوؤ) میں نے  
 اپنے پروردگار کی جانب سے قرب کا نور دیکھ پایا ہے۔ سو میں  
 تو اس کی طرف جاتا ہوں اور اگر مجھ کو ٹوٹنا نصیب ہوا تو تنہا ہی  
 طرف ٹوٹ آؤں گا (کہ تم کو بھی اُس نور کی رہسری کروں گا ورنہ  
 نے نصیب کہ وہیں ختم ہو جاؤں) غرض وہ دنیا اور مافیہا  
 اور اسباب اور مجملہ خواہشات کو رخصت کر دیتا ہے۔ ہر نوپیدا  
 اور ہر مصنوع کو الوداع کہتے اور صانع کی طرف سفر اختیار کرتا ہے  
 پس ضروری بات ہے کہ حق تعالیٰ اس کے بی بی بچوں اور مجملہ اسباب  
 کا کفیل و کار ساز بنے۔ بعض احوال (راز کے درجہ میں ہوتے ہیں)  
 دور والوں سے مخفی رکھے جاتے ہیں نہ کہ پاس والوں سے۔ اُن سے  
 چھپائے جاتے ہیں جن کے ساتھ بغض ہے نہ کہ اُن سے جن کے ساتھ  
 محبت ہے (اکثروں سے تو مخفی ہی رکھے جاتے ہیں) اور شاذ و نادر فرما  
 سے نہیں (اس لئے کہ محبوب کم ہی اسناد ہوتے ہیں) قلب جس وقت  
 درست اور صاف ہو جاتا ہے تو چھپوں جانوں سے ناز حق مستاہ  
 (اس لئے کہ حق تعالیٰ امکان میں ممکن ہے اور نہ اس کے کلام کی

يَسْمَعُ سُبْحَانَكَ يَا نَبِيَّ وَرَسُولِي وَصِدِّي وَوَلِيَّ  
 حَيِّثُ يَنْقَرُبُ مِنْهُ فَيَصِلُ حَيَاتُهُ الْقَرَبُ مِنْهُ  
 وَمَوْتُهُ الْبَعْدُ عَنْهُ يَصِيرُ مَرْضَاهُ فِي مَنَاجَا  
 لَهُ يَقْنَعُ بِكَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يُبَالِي  
 بِذُنُوبِهِ الدُّنْيَا عَنْهُ لَا يُبَالِي بِالْجُورِ  
 وَالْعَطَشِ وَالْعُرْيِ وَكَسَمِ الْأَعْرَاضِ  
 رِضَا الْعُرْيِ فِي الطَّاعَاتِ وَرِضَا الْعَارِ  
 التَّوَدُّ فِي الْقَرَبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا  
 مُنْصَبِّهِ مَا هَذَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ مَا يَتِمُّ  
 هَذَا إِلَّا بِمُصِيبِكُمُ الثَّغَامِ وَقِيَامِ  
 اللَّيْلِ وَالْتَّخَشُّعِ فِي الْمَطْعَمِ لِلْكَبِيرِ  
 مَعَ وَجُودِ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالْكَبِيرِ  
 وَالْجَهْلِ وَرُؤْيَا الْحَالِ لَا يَحْيَى  
 هَذَا أَشَى بِكَ وَبِكَ أَخْلَصَ وَخَلَصَ  
 أَصْدُقُ وَقَدْ رَضِيتَ وَفَرَّغْتَ مِنْ كُلِّ  
 هَمٍّ وَقَدْ عَلِمْتَ بِسَلَامٍ وَقَدْ سَلَّمَ  
 وَافَقَ وَقَدْ وَفَّقْتَ أَرْضَ وَقَدْ رَضِيَ  
 عَنْكَ إِشْرَافًا أَنْتَ وَقَدْ كَتَمَ  
 الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ لَكَ يَا اللَّهُ تَوَلَّى  
 أُمُورَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا  
 لَا تَكُنْ إِلَّا تَقْوَى سَاوَلْنَاكَ إِلَى أَحَدٍ  
 مِنْ خَلْقِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ لِيُجِبْ رَيْلُ يَا جِبْرِيْلُ  
 أَمْرٌ فَلَا تَأْوِمْ فَلَا تَأْجِدْ هَذَا عَلَى وَجْهِينِ

آواز کسی خاص جانب میں محدود ہو سکتی ہے) وہ ہر نبی و رسول اور  
 صدیق و ولی کی نداؤں کو مستجاب ہے پس اس وقت اس کے قریب  
 پہنچتا (اور پروانہ وار اس پر گرتا) ہے کہ اس کی زندگی اس کا قریب  
 بن جاتا ہے اور اس کی موت اس سے دوری۔ اس کی شادمانی  
 اس کے ساتھ سرگوشی رکھنے میں ہے کہ اس پر قانع بن کر ہر شے سے  
 بے نیاز بن جاتا ہے۔ نہ اس کو اپنی دنیا برباد ہونے کی پروا ہوتی  
 ہے اور نہ وہ بھوک پیاس تنگی اور آبروریزی کی پروا کرتا ہے۔  
 (مريد یعنی طالبِ محبت) کی خوشنودی طاعتوں میں ہے اور عارف  
 مطلوب (یعنی محبوب) کی خوشنودی قربِ خداوندی میں۔ اسے  
 صاحبِ تصنع یہ چیز کیا ہے جس پر تو (بیچھا ہوا) ہے یہ (ولایت  
 و قربِ حق کا) کام نفس و خواہش و طبیعت و جہالت اور مخلوق پر  
 نظر ہوتے ہوئے دنوں روزہ رکھنے، راتوں تہجد پڑھنے، اور  
 کھانے، پہننے میں تنگی و رکھاوٹ برتنے سے پورا نہیں ہوا کرتا  
 اس سے تو کچھ بھی نہ آئے گا۔ تجھ پر افسوس۔ مخلص بن اور (پابندی  
 اسباب سے) رہائی حاصل کر۔ (طالب) صادق بن کہ وصول  
 و شرب نصیب ہوگا۔ اپنی ہمت بلند رکھ کہ بلند ہی حاصل  
 ہوگی۔ شانِ تسلیم اختیار کر کہ (سب کچھ) تیرے حوالہ کر دیا جائیگا  
 (قضا و قدر کی) موافقت کر کہ (قضا و قدر خدام بن کو)  
 تیری موافقت کرنے لگیں (خدا کو) خوش کر کہ (ہر چیز)  
 تجھ سے راضی رہنے لگی۔ شروع تو کر ہمگیل حق تبارک و تعالیٰ کا  
 بارِ الہا و دنیا و آخرت میں ہمارے کاموں کا کفیل بن جا  
 اور ہمارے نفسوں اور مخلوق میں کسی ایک کے بھی حوالہ  
 نہ کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
 آپ نے فرمایا کہ "حق تبارک و تعالیٰ جبریل کو حکم دیا کرتا ہے کہ جبریل  
 فلاں شخص کو ملاؤ اور فلاں شخص کو اٹھاؤ" اس کی دو تفسیریں ہیں:

أَفَرَأَيْتَ لَنَا الْمُحِبَّ وَأَنْتَ فَلَا تَأْنِ الْمَحْبُوبُ هَذَا  
 وَأَنْتَ عَلَى حَقِّكَ لَا بُدَّ أَنْ أَنْاقَشَهُ وَأُفِيحَهُ مَقَامَهُ  
 حَتَّى يَتَمَاقَطَ عَنْهُ أَوْرَاقُ وَجُودِهِ مَعَ قَلْبِي بِأَقْبَمِهِ  
 حَتَّى يَتَبَيَّنَ بَرَاهِنُ دَعْوَاهُ حَتَّى تَحَقُّقُ حُبَّتِهِ  
 وَأَنْتَ فَلَا تَأْنِ لَنَا حُبُّوبٌ طَالَمَا تَعَبَ مَا بَقِيَتْ  
 مِنْ هَذِهِ الْبَقِيَّةِ مِنْ غَيْرِي إِتَّحَدَتْ حُبَّتَهُ لِي  
 وَتَحَقُّقَتْ دَعْوَاهُ وَبُرْهَانُهُ وَوَقَاؤُهُ بِعَمْدِي  
 كَلِمَاتِ النُّزِيِّ إِلَيَّ وَوَقَاؤِي بِعَمْدِي هُوَ ضَيْفُ  
 الضَّيْفِ لَا يَسْتَحْدِمُ وَيَتَعَبُ أَوْ تَوَمُّهُ فِي  
 حَقِّكَ وَأَقْعِدْهُ عَلَى مَا يَكُونُ فَضْلِي أَوْ لَسْتُ  
 بِغَيْرِي وَأَعْتَبُهُ عَنْ غَيْرِي قَدْ صَحَّحْتُ  
 مَوَدَّتَهُ قَدْ أَصَحَّحْتُ الْمَوَدَّةَ سَأَلَ  
 التَّكْلِيفُ أَلْوَجْهَ الْآخِرَ أَنْتَ فَلَا تَأْنِ  
 فَإِلَى أَكْرَهُ صَوْتِهِ وَأَقْرَبُ فَلَا تَأْنِ  
 فَإِلَى أَحَبِّ سَمَاعٍ صَوْتِهِ إِنَّمَا  
 يَصِيدُ الْمُحِبُّ حُبُّوبًا إِذَا طَهَّرَ  
 قَلْبَهُ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ إِذَا تَخَرَّجَ تَوْجِيْدُهُ وَ  
 تَوَكَّلَهُ وَآمَنَاتُكَ وَ  
 إِيقَاتُكَ وَمَعْرِفَتُهُ صَادَقَ  
 حُبِّي مِلَّ حُبُّوبًا بَيْنَ هَبْ  
 الشَّقَاءُ وَ  
 تَحْيِيَّتُهُ  
 الرَّاحَةُ

ایک یہ فلاں محب کو اٹھا دو (کہ کمر بستہ ہو کر ریاضت میں لگے) اور  
 فلاں شخص یعنی محبوب کو سلا دو (کہ آرام کرے) یہ محب تو چوں کہ  
 میری محبت کا مدعی بنا ہے اس لئے ضرور ہے کہ میں اس سے جسج  
 کروں اور اس کو (ثبوت پر ثبوت پیش کرنے کے لئے) اس کی جگہ  
 پر کھڑا رکھوں یہاں تک کہ میرے اغیار کے ساتھ اس کے وجود کے  
 پتے اس (کے درخت وجود) سے بھر جاویں۔ اس کو کھڑا رکھو  
 یہاں تک کہ اس کے دعوے کا ثبوت واضح ہو جائے۔ یہاں تک  
 کہ اس کی محبت ثابت ہو جائے۔ اور فلاں شخص کو سلا دو اس لئے کہ  
 وہ محبوب ہے۔ مدتوں اس نے مشقت اٹھائی ہے۔ اس کے پاس  
 میرے اغیار میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اس کی محبت میرے  
 لئے مقید بن گئی اور اس کا دعوے اور دلیل اور وفا عہد پایہ ثبوت  
 کو پہنچ لیا ہے۔ اب میرا غمیر اور میری وعدہ وفا کی کا وقت آئی ہے  
 وہ یہاں ہے اور ہمان سے نہ خدمت لی جایا کرتی ہے نہ مشقت میں  
 اس کو اپنے لطف کی گود میں سلاؤں گا اور اپنے فضل کے دسترخوان  
 پر بٹھاؤں گا۔ اپنے شرب سے اس کو مانوس بناؤں گا اور اغیار  
 (کی نظر میں) سے اس کو غائب رکھوں گا۔ اس کی محبت صحیح ہو چکی  
 ہے اور جب محبت صحیح ہو جاتی ہے تو کلیف زائل ہو جاتی ہے۔  
 دوسری تفسیر یہ ہے کہ فلاں (بدین ریاکار) کو سلا دو کیونکہ  
 مجھے اس کی آواز ناگوار گذرتی ہے۔ اور فلاں (مخلص تہجد گناہ)  
 کو اٹھا دو کیونکہ مجھ کو اس کی آواز کا شننا پیارا معلوم ہوتا ہے۔  
 محب جو محبوب بنتا ہے تو اُس وقت بنتا ہے جب کہ اُس کا  
 قلب اپنے مولیٰ کے ماسوا سے پاک ہو جائے۔ جس وقت  
 اس کی توحید اس کا توکل اس کا ایمان اس کا ایقان اور  
 اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے تو اس وقت وہ محبوب بن جاتا  
 ہے کہ مشقت اس سے جاتی رہتی ہے اور راحت آ جاتی ہے

(ہے) وہ ہر نبی و رسول اور  
 اس وقت اس کے قریب  
 اس کی زندگی اس کا قریب  
 ی۔ اس کی مشا و منافی  
 پر قانع بن کر ہر شے سے  
 برباد ہونے کی پردا ہوتی  
 تریزی کی پردا کرتا ہے۔  
 محنتوں میں ہے اور غارف  
 ب خداوندی میں۔ اس کے  
 ریجھا ہوا) ہے یہ (دلالت  
 جہالت اور مخلوق پر  
 تہجد پڑھنے، اور  
 سے پورا نہیں ہو کر  
 مخلص بن اور (پابندی  
 صادق بن کر وصول  
 کہ بستی حاصل  
 تیرے حوالہ کر دیا جائے  
 اؤ قدر خدام بن کر  
 شکر کر (ہر چیز)  
 میل حق تبارک و تعالیٰ  
 یوں کا کفیل بن جا  
 کسی ایک کے بھی حوالہ  
 سے روایت ہے کہ  
 دیا کرتا ہے کہ ہر  
 اس کی دو تفسیر



مَنْ أَحَبَّ بَعْضَ الْمُلُوكِ وَبَيْنَهُ مَسَافَةٌ  
بَعِيدَةٌ ۖ غَلَبَ عَلَيْهِ الْحُبُّ خَرَجَ هَائِمًا  
عَلَى وَجْهِهِ قَاصِدًا إِلَى بَلَدِهِ ۖ يُوَاصِلُ  
الصَّيَّاعَ بِالْأُفْلَاحِ فِي السَّيْرِ ۖ يَحْتَثُّ الْمَشَا  
وَالْمَخَادِفَ ۖ لَا يَهْتَمُّ بِأَكْلِ وَلَا شَرِبِ  
حَتَّى يَصِلَ إِلَى بَابِ دَارِهِ ۖ وَعِنْدَ الْمَلِكِ  
خَبَرٌ بِحَالِهِ ۖ فَيُخْرِجُ لَهُ عِلْمَانَهُ  
فَيُرِجُونُ بِهِ وَيُحْمِلُونَهُ إِلَى الْحَمَامَةِ  
فَيُرِيلُونَ وَسَخَهُ وَيُلْسُونَهُ أَحْسَنَ  
الشَّيَاطِينِ لِيُطْبِخُونَهُ وَيُحْمِضُونَهُ  
بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ فَيَوَاسِسُهُ وَيُكَلِّمُهُ  
وَيَسْأَلُهُ عَنْ حَالِهِ ۖ وَيُرِجُوهُ  
بِأَحْسَنِ جَوَارِيهِ ۖ وَيَنْعَمُ عَلَيْهِ  
مِنْ مَلِكِهِ وَيَصِيرُ مُحَبُّوبًا ۖ  
فَهَلْ يَبْقَى بَعْدَ ذَلِكَ خَوْفٌ  
أَوْ تَعَبٌ ۖ أَوْ يَتِمَّتِ الْعَوْدُ  
إِلَى بَلَدِهِ ۖ كَيْفَ يَتَخَفُّ فِرَاقَهُ  
وَقَدْ صَارَ عِنْدَ كَمَكَيْنَا  
أَمِينًا ۖ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا  
وَصَلَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
صَارَ مَمْلُوكًا مِنْ قُرْبِهِ  
وَمُنَاجَاةٍ ۖ أَمِنَا  
عِنْدَكَ فَلَا يَسْتَمْتِ  
الرَّجُومُ عَنْهُ إِلَى  
غَيْرِهِ ۖ

کوئی شخص جو کسی بادشاہ سے محبت کرے اور دونوں کے درمیان  
بہت دور کا فصل ہو (تو آخر کار جب) اس پر محبت کا غلبہ ہوتا  
ہے تو سراسیمہ و پریشان اس کے شہر کا رخ کر کے نکل پڑتا ہے  
کہ چلنے میں دنوں کو راتوں سے ملاتا (اور لگاتار سفر میں لفظ بھر ہی  
کہیں ٹھہرنا پسند نہیں کرتا) طرح طرح کی مشقتیں اور خطرات برداشت  
کرتا ہے اور (اس شوق میں کہ) کسی طرح اس کے گھر کے دروازہ  
تک پہنچ جائے اس کو نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا اور (ادھر)  
بادشاہ کو بھی اس کے حال کی خبر ہوتی ہے (کہ ہمارا فلاں  
عاشق بھوکا پیاسا بیابان قطع کرتا ہوا آ رہا ہے) تو اس کے  
خدمت گار اس کے (استقبال کے) لئے نکلتے ہیں پس اس کو  
خوش آمدید کہتے اور محتام کی طرف ہاتھوں ہاتھ لے جلتے ہیں۔  
اس کا میل کچیل دور کرتے اور اس کو عمدہ سے عمدہ لباس  
پہناتے (خوشبو لگا کر) اس کو معطر کرتے اور بادشاہ کے سامنے  
اس کو حاضر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کو آرام سے بٹھاتا۔ اس سے  
(میٹھی میٹھی) باتیں کرتا۔ اس سے اس کا حال پوچھتا ہے (کہ کہو ہجر  
کے زمانہ میں کیا گزری) اس کے بعد اپنی حسین سے حسین کنیز  
اس کی زوجیت میں دیتا۔ اپنے ملک کا کوئی حقہ (جاگیر بن کر)  
اس کو انعام میں بخشتا ہے (کہ جاؤ اس کا انتظام کرو) اور وہ اس کا  
محبوب بن جاتا ہے۔ اب (تم ہی بتاؤ) کیا اس کے بعد کسی قسم کا  
خوف یا تکلیف باقی رہے گا؟ یا وہ اپنے وطن کی طرف واپس آنے کی  
آرزو کرے گا؟ بھلا ایسے (منعم و محبوب بادشاہ) کے فداق کی  
کس طرح تمنا کرنے لگا ہے۔ حالانکہ اس کے نزدیک بارسوخ و معتمد  
بن چکا ہے۔ یہ قلب جب حق تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے  
قرب و مناجات میں راسخ اور اس کے نزدیک صاحب امن بن  
جاتا ہے۔ پس اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف واپس آنیکا متنتی نہیں

وَوَهَبُوا الْقُلُوبَ لِي هَذَا الْمَقَامُ يَا دَاءَ الْقَمَرِ الْبُخْ  
 وَالْقَمَرِ عَنِ الْحَرَامِ وَالشَّهَوَاتِ ۖ وَتَنَادَى الْمُبَارِحُ  
 وَالْحَلَالُ لَا يَأْتِيهِ الْهَوَى وَالْهَوَاةُ وَالْوُجُودُ ۖ وَاسْتَعَالَ  
 الرُّوحَ الشَّافِي وَالرُّهْدَ الْكَامِلَ ۖ وَهُوَ تَرَدُّدُ مَا يَسُوقُ  
 إِلَيْهِمَا وَجَلَّ وَخَالَفَهُ النَّفْسُ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانُ  
 وَكَلَّمَاهُ الْقُلُوبُ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۖ وَاسْتَوَاءُ  
 الْحَمْدِ وَالذَّمِّ وَالْعِظَاءِ وَالْمَنْعِ وَالْحَجَرِ وَالْمَدْرِ ۖ  
 أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ  
 وَفِيهِمَا وَكَلَّمَاهُ اسْتَوَاءُ الْحَجَرِ وَالْمَدْرِ ۖ مَنْ هُمُ  
 قَلْبُهُ وَاتَّصَلَ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَوَى عِنْدَهُ  
 الْحَجَرُ وَالْمَدْرُ ۖ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ ۖ اسْتَقَمَّ وَ  
 الْحَافِيَةُ ۖ أَيْفَعُ وَالْفَقْرُ ۖ اقْبَالَ الدُّنْيَا  
 يَا بَارُهَا ۖ مَنْ مَمَّ لَهُ هَذَا أَمَاتَتْ نَفْسُهُ وَهَوَا  
 وَالْقَمَرُ نَارًا طَبِيعَةً وَذَلَّ شَيْطَانُهُ لَعْنَةً ۖ  
 الدُّنْيَا وَارْبَابُهَا عِنْدَ قَلْبِهِ وَكَعُظْمُ الْأَحْوَا  
 وَارْبَابُهَا عِنْدَهُ ۖ ثُمَّ بَعِثَ عَنْهُمْ وَيُقْبَلُ عَلَى  
 مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَصِيرُ قَلْبُهُ دَرْبِي وَسُطَا  
 الْكَلْبِ يَحْزَنُ فِيهِ إِلَى الْحَقِّ ۖ يَنْفَرُ دُونَ لَهُ  
 سَمِينًا وَشِمَالًا ۖ يَتَنَحَوْنَ وَيَكُونُ الطَّرِيقُ لَكُمْ  
 لَمَّا وَنَ مِنْ تَارِ صِدْقِهِ وَهَيْبَةِ سِرِّهِ ۖ مَنْ  
 لَهُ هَذَا الْأَمْرُ ۖ رَادٌّ وَلَا يَصْدُقُ كَهَادٍ  
 عَنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا تَرُدُّ  
 رَأْيَتَهُ ۖ وَلَا يَهْنُ مَجْلِسُهُ ۖ  
 وَلَا يُسَكَّتُ طَبِيرُهُ ۖ وَلَا  
 يَكِلُ سَيْفُ

اور دونوں کے درمیان  
 اس پر محبت کا غلبہ ہوتا  
 خ کر کے نکل پڑتا ہے  
 کا تار سفر میں لحظہ بھر  
 تقبیل اور خطرات شہادت  
 اس کے گھر کے دروازہ  
 نہ پینا اور (ادھر)  
 ہے (کہ ہمارا فلاں  
 آ رہا ہے) تو اس کے  
 سے نکلتے ہیں پس اس کو  
 ہاتھ لے جاتے ہیں۔  
 مذہ سے عمدہ لباس  
 ر بادشاہ کے سامنے  
 سے بٹھاتا۔ اس سے  
 جھپٹتا ہے (کہ کہو) ہجر  
 ن سے حسین کنیز  
 حصہ (جاگیر بنالک)  
 نظام (کرد) اور وہ اس کا  
 کے بد کسی قسم کا  
 طرف واپس آئیگی  
 (شاہ) کے فدا کی  
 بار سوخ و معتد  
 جاتا ہے تو اس کے  
 صاحب اس میں  
 بن آئینا ممتی نہیں

ہوتا۔ اور قلب کا اس مرتبہ تک پہنچنا فرض کے ادا کرنے، حرام  
 اور مشتبہ چیزوں سے رکنا ہے مباح و حلال کا خواہش و شہوت و  
 وجود کے بغیر استعمال کرنے اور پورا تقویٰ اور کامل زہد اختیار  
 کرنے سے ہوگا کہ ماسوائے اللہ کو ترک اور نفس و خواہش و شیطان  
 کی مخالفت کرے اور قلب کو تمامی مخلوق سے پاک بنائے اور یہ  
 کہ مدح و ذم اور عطا و منع اور پتھر و ڈھیلے (اس کے نزدیک)  
 برابر ہو جائیں۔ اس (طریقت) کی ابتداء تو اس مضمون کی شہادت  
 ہے کہ کوئی معبود نہیں، بجز اللہ کے، اور انتہا پتھر (یعنی چاندی  
 سونے) اور کچے ڈھیلوں کا مساوی بن جاتا ہے جس شخص کا قلب  
 درست اور اپنے پروردگار سے متصل ہو جاتا ہے اس کے نزدیک  
 (چاندی سونے کے) پتھر اور مٹی کے ڈھیلے برابر ہو جاتے ہیں۔ نیز مزج  
 اور ذم۔ بیماری و تندرستی۔ تو نگری و مفلسی اور دنیا کا سامنے آنا  
 اور پیچیدینا سب مساوی بن جاتا ہے۔ جس کے لئے یہ حالت  
 صحیح ہوگئی۔ اس کا نفس اور خواہش مرجاتی اور اس کی طبیعت کی  
 حرارت ٹھہرجاتی اور اس کا شیطان اس کا مطیع ہو جاتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا  
 اس کے قلب کے نزدیک حقیر اور آخرت و اہل آخرت اس کے نزدیک عظمت  
 بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان دونوں سے بھی منحصر اور اپنے مولیٰ کی  
 طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے قلب کے لئے مخلوق کے درمیان ایک کوچہ  
 ہو جاتا ہے کہ وہ اس میں گزرتا ہوا حق تعالیٰ تک (پہنچ جاتا ہے) اور سب (اس کا  
 راستہ چھوٹا دایں بائیں بچھٹ جاتے اور ایک کنارہ ہو کر اس کے لئے راستہ خالی  
 کر دیتے اور اس کے صدق کی آگ اور باطن کی ہیبت سے بھل گئے ہیں جس کیلئے  
 یہ درست ہو جاتا ہے تو نہ اس کو کوئی ٹوٹانے والا ٹوٹا سکتا ہے اور نہ اس کو کوئی  
 روکنے والا روک سکتا ہے۔ نہ اس کا (سرکاری) جھنڈا (کسی مخالف کی مخالفت)  
 واپس کیا جاسکتا ہے۔ نہ اس کے لشکر کو شکست دی جاسکتی ہے نہ اس کے چہرہ (خالی)  
 پرند کو چپ کیا جاسکتا ہے۔ نہ اس کی شمشیر کو حیدر کند ہو سکتی ہے۔ نہ اس کے

تَوْحِيدٌ ۚ وَلَا تَعْيَا خُطُوَاتُ إِخْلَاصِهِ ۚ وَلَا  
يَعْسُرُ عَلَيْهِ مَرُّهُ ۚ وَلَا يَثْبُتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابٌ  
وَلَا عُلَى ۚ تَطِيرُ الْأَنْبَابُ وَالْأَعْلَاقُ ۚ وَتُفْتَحُ  
الْجِهَاتُ ۚ لَا يَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَقِفَ  
بَيْنَ يَدَيْ الرَّبِّ ۚ فَهَلْ أَيْلُطُفُ إِلَيْهِ وَيُؤَمِّمُهُ  
فِي رَجَرِهِ ۚ يَقْطَعُهُ الْفَضْلُ وَيَسْقِيهِ الْإِنْسُ  
فِي عَيْنَيْهِ يَرَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ  
وَلَا خَطَرٌ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۚ رُجُوعُ هَذَا الْعَبْدِ إِلَى  
الْخَلْقِ سَبَبُ هَذَا آيَتِهِمْ وَمُلْكِهِمْ ۚ وَيَعْمُرُ  
مُلْكُ هَذَا الْعَبْدِ الَّذِي وَصَلَ إِلَيْهِ وَالَّذِي  
رَأَاهُ وَمَا سِوَاهُ شُغْلُ الْخَلْقِ ۚ يَبْصُرُ مُطَرِّقًا  
إِلَى جَهَنَّمَ أَسْفِلًا ۚ وَإِلَى بَابِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ فَيُخَيِّدُنِ يُدْعِي فِي الْمَلَكُوتِ  
عَظِيمًا ۚ يَكُونُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ تَحْتَ  
أَقْدَامِ قَلْبِهِ ۚ وَيَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّهِ ۚ  
لَا تَهْدِي أَنْتَ تَدْعِي مَا لَيْسَ لَكَ  
وَمَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۚ أَنْتَ نَفْسُكَ  
مُسْتَوَلِيَةٌ عَلَيْكَ وَالْخَلْقُ  
وَاللَّيَالِي كُلُّهَا فِي قَلْبِكَ ۚ هُمَا فِي  
قَلْبِكَ أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ ۚ أَنْتَ خَارِجٌ عَنْ  
حِلِّ الْقَوْمِ وَعَدْلِهِمْ ۚ إِنَّ أَدَّ  
الْوُضُولِ إِلَى مَا أَسْرَمْتُ  
إِلَيْهِ فَاسْتَعْلِفْ  
بَطْمَارَةَ قَلْبِكَ

قدم ہائے اخلاص تھک سکتے ہیں نہ اس کا کام اس پر دشوار ہوتا  
ہے نہ اس کے سامنے کوئی دروازہ یا قفل قائم رہتا ہے۔ سائے  
دروائے اور قفل اڑ جاتے اور ساری اطراف کھل جاتی ہیں۔  
کوئی چیز بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتی۔ یہاں تک کہ پُر و کار  
کے سامنے اٹھیرتا ہے۔ پس وہ اس پر شفقت فرماتا اور اس کو اپنی  
گود میں ملا لیتا ہے کہ اپنا فضل اُس کا کھانا بنا تا ہے اور  
اپنا اُنس اُس کا پانی۔ پس اُس وقت اس کو وہ (لذت) میسر  
آتی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا اور  
نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا ہے۔ (اب اس بندہ کا  
مخلوق کی طرف آنا، ان کی اور ان کے ملک کی یہودی کا سبب  
ہوتا ہے اور اس بندہ کی بادشاہت جو خدا تک پہنچ لیتا اور  
خدا کو اور اس کے ماسوا مخلوق کے شغل کو دیکھ چکے۔ ساری  
مخلوق پر غام ہوتی ہے۔ وہ مخلوق کو حق تعالیٰ کے دروازہ  
تک پہنچانے کے لئے راستہ طے کرنے والا (نشیب و فرانسے)  
باخبرہ درمیانی واسطہ اور راہبر بن جاتا ہے۔ پس اُس وقت  
وہ عالم ملکوت میں معظم (کے خطاب) پکارا جاتا ہے کہ ساری مخلوق  
اُس کے قلب کے تلووں کے نیچے ہوتی اور سب اس کے ظل (حمایت)  
سے منتفع ہوتے ہیں (اے نا اہل واعظ) بگو اس مت کر، تو  
ایسی چیز کا دعویٰ کر رہا ہے جو تجھ کو حاصل نہیں اور تیرے پاس  
بھی نہیں پھٹکی۔ تیری حالت یہ ہے کہ تیرا نفس تجھ پر قبضہ جمائے  
ہوئے اور مخلوق اور دنیا سب تیرے قلب میں بھری ہوئی ہے  
یہی دونوں تیرے قلب میں حق تعالیٰ سے برتر (بنی ہوئی) ہیں  
تو اللہ والوں کی گنتی اور شمار سے بھی خارج ہے۔ جس کی طرف  
میں اشارہ کر رہا ہوں۔ اگر تو وہاں تک پہنچنا چاہتا ہے تو  
اپنے قلب کو جملہ اشیاء سے پاک کرنے میں مشغول ہو۔

فِي مَن يَزِدَانِي تَزِيدَ  
عَنِ الْأَشْيَاءِ  
الْقَوَائِي ۚ وَابْنَ  
قَلْبِكَ ۚ وَبَعْدَ  
وَأَحَدٍ لِّعَيْنِي  
حَصَلَ لَكَ  
فَالْكَلامُ  
لِقَمِهِ ۚ تَصْنِ  
عَرْمِي تَقْوَمُ  
وَجَلَّ ۚ تَخْرُ  
وَلَكِنْ لَوْ ۚ وَ  
عَاوِلًا مِّنْ آفَ  
بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ  
نِعْمَةً فِي حَقِّكَ  
تَنَازَعُ ۚ وَشَ  
وَلَمْ تَسْخَطْ ۚ  
الْكَيْسَ اللَّهُ يَكْ  
وَقَدْ أَكَلَهُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
إِلَى غَيْرِهِ ۚ نَوُ  
كَلْبُ مِنْهُ وَ  
تَوَافَقُوا وَكُنْ  
تَوْكِيَةً ۚ كُلُّ  
كَيْفَ كَعْلٍ ۚ  
هَلْ أَنْتَ عَا  
فِي ۚ أَمَا تَعْلَمُ

عَنِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَمْتَحِلُ لَوْ أَمَرْتُ عَنْ  
الْقَوْلِ فِي : وَأَصْبِرْ مَعَ الْقَدْرِ وَأَخْرِجِ الدُّيَا مِنْ  
قَلْبِكَ : وَبَعْدَ هَذَا أَعَالَ إِلَى حَتَّى أَتَكَلَّمَ مَعَكَ  
وَأَخْبِرُكَ بِمَا وَرَاءَ ذَلِكَ : إِنْ فَعَلْتَ هَذَا  
حَصَلَ لَكَ الْإِنِّي تُرِيدُ : وَقَبْلَ هَذَا  
كَالْكَلَامِ هَذَا يَا وَيْحَكَ أَنْتَ تُعْزِزُ  
لِقَوْلِهِ : تَضَيِّعَ مِنْكَ حَبِيَّةٌ أَوْ يَكْسِرُ لَكَ  
عَرْصُكَ تَقُومُ قِيَامُكَ : وَتَعْدِرُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ : تَخْرُجُ عِيْظُكَ فِي مَقَرِّ رَوْحِكَ وَ  
وَلَيْدِكَ : وَاسْتَبْدِ دِيْنَكَ وَنَبِيَّكَ : لَوْ كُنْتَ  
مَأْقُولًا مِنْ أَهْلِ الْبِقْطَةِ وَالْمَرَاثِمَةِ لَخَرَسْتَ  
بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَوْ أَيْتَ جَمِيعَ الْأَعَالِ  
بِعَمَلٍ فِي حَقِّكَ وَكُفْرًا لَكَ : إِذَا وَقَفْتَ وَكَمْ  
تُنَازِعُ : وَشَكَرْتَ وَكَمْ تَكْفُرُ : وَضَعْتَ  
وَكَمْ تَسْخَطُ : وَسَكَتَ وَكَمْ تَسْتَكْ : يُقَالُ لَكَ  
أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا : يَا مُسْتَجِلُّ أَصْبِرْ  
وَقَدْ أَكَلْتَ طَبِيبًا هَيْدًا : أَنْتَ مَا تَعْرِفُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَوْعَرْتَهُ مَا شَكُوتَ مِنْهُ  
إِلَى غَيْرِهِ : كَوْعَرْتَهُ لَخَرَسْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ : وَكَمْ  
تَطْلُبُ مِنْهُ وَكَمْ تُلِمْ عَلَيْهِ بِدُعَائِكَ : بَلْ كُنْتَ  
تَوَافِقُهُ وَتَصْبِرُ مَعَهُ كُنْ عَاقِلًا مَا مَخْتَارُ إِلَى  
تَرْكِيهِ : كُلُّ فِعْلٍ مُصْلِحٌ : يَتَّبِعُكَ لِيَنْظُرَ  
كَيْفَ تَعْمَلُ : يَخْتَارُ لَكَ هَلْ أَنْتَ وَإِنِّي يَوْعِدُ  
هَلْ أَنْتَ عَالِمٌ بِأَنَّهُ كَاطِرٌ إِلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ  
فِي : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرُّوحَ كَارِي إِذَا كَانَ فِي دَاخِلِكَ

کی تعمیل کرو اور ممنوعات سے باز آؤ اور تقدیر پر صابر بنو اور  
دُنیا کو اپنے دل سے نکالو اور اس کے بعد میرے پاس  
تا کہ میں تجھ سے باتیں کروں اور اس سے پرے کی بات بناؤں  
اگر تو نے ایسا کیا تو جو بات تو چاہتا ہے وہ تجھ کو حاصل ہو جائیگی  
اور اس سے پہلے تو وعظ کہنا بکواس ہی بکواس ہے۔ افسوس تیری  
یہ حالت ہے کہ ایک لقمہ کا اگر تو حاجت مند ہو یا ایک دانہ جالسمے  
یا ذرا سا آبرو میں فرق آجائے تو قیامت آجاتی ہے اور توحی تعالیٰ پر  
اعتراض کرتا اور اپنے بی بی بچوں کی ماریٹ میں اپنا قصہ نکالتا اور  
اپنے مذہب اور پیغمبر کو سخت سست کہنے لگتا ہے۔ اگر تو صاحب  
عقل اور بیداری و مراقبہ طلب کر وہ میں سے ہوتا تو حق تعالیٰ کے سامنے  
بے زبان بنا رہتا اور اس کے جملہ افعال کو اپنے حق میں نعمت اور صلت  
سمجھتا۔ موافقت کرتا۔ منازعت نہ کرتا۔ اُوٹ کر گزارتا ناشکر گزار  
نہ بنتا اور راضی رہتا۔ ناراض نہ ہوتا۔ اور سکوت اختیار کرتا شکوہ نہ کرتا  
اس وقت (تیری جملہ ضروریات پوری کی جاتیں اور) تجھ سے کہا جاتا  
کہ ”کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ اسے جلد باز نہ صبر کر کہ  
رجتا پچھتا کھانا نصیب ہوگا۔ توحی تعالیٰ سے واقف نہیں ہے اگر اس سے  
واقف ہوتا تو اس کی شکایت دوسروں سے کبھی نہ کرتا۔ اگر تو اس سے  
واقف ہوتا تو اس کے سامنے گونگا بنا رہتا اور نہ اس سے کچھ مانگتا اور  
نہ اپنی دعائیں اصرار کرتا بلکہ اس کی موافقت کرتا (کہ جب چاہے اور  
جتنا چاہے) اور اس کے ساتھ صابر بنا رہتا۔ جب تک تو ترکہ نفس کا  
محتاج ہے تو عقل سے کام لے (کہ امتحان کے بغیر تیرے نہیں ہو سکتا) اس  
فعلِ مصلحت سے ہے۔ وہ تجھ کو آزمائے تاکہ دیکھے کہ تو کیسے کام کرتا  
ہے۔ تیری جانچ فرماتے کہ تجھ کو اس کے وعدہ پر اعتماد بھی ہے (یا  
نہیں اور) تو جانتا بھی ہے یا نہیں کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے اور تیرے  
حال سے واقف ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مزدور جب شاہی مکان میں

کام اس پر دشوار  
مل قائم رہتا ہے۔ سارے  
اطراف کھل جاتی ہیں۔  
ٹھہرتی۔ یہاں تک کہ بڑے  
شفقت فرماتا اور اس کو  
س کا کھانا بنا تا ہے اور  
اس کو وہ (لذت) میسر  
نہ کافوں نے سنا اور  
را ہے۔ (اب اس بندہ کا  
ملک کی بہبودی کا سبب  
تو خدا تک پہنچ لیا اور  
غل کو دیکھ چکا ہے۔ ساری  
توحی تعالیٰ کے دروازہ  
والا (نشیب و فرسے)  
جاتا ہے۔ پس اس وقت  
پکارا جاتا ہے کہ ساری مخلوق  
سب اس کے ظل (حلیت)  
عظ) بکواس مت کر، تو  
مل نہیں اور تیرے پاس  
نفس تجھ پر قبضہ جملے  
قلب میں بھری ہوئی ہے  
سے برتر (جی ہوئی) اور  
خارج ہے۔ جس کی طرف  
ب پھینا جا رہا ہے تو  
نے میں مشغول ہو آجاتا

وَلَطَبَ الْبَدَلُ كَانَ سَفَاهَةً مِّنْهُ وَشَرُّهَا يُخْرِجُ  
 فِي الْحَالِ مِنَ الدَّارِ وَيُقَالُ لَهُ هَذَا يَخْتَلِجُ إِلَى  
 الظِّلِّ لَا يَكْمُلُ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِ وَفِي قَلْبِهِ حُرْمٌ  
 وَلَا شَرٌّ وَلَا طَلَبٌ وَلَا مَنْ يَخَافُ وَيَرْجُو  
 مِنَ الْخَلْقِ هَذَا يَصِفُ لَهُ بِالْفِكْرِ الذَّاكِرِ  
 وَالنَّظَرِ إِلَى الْأَصُولِ وَالْمَرْوِعِ بِالْإِنْفِكَارِ فِي  
 أحوالِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّادِقِينَ  
 وَكَيْفَ اسْتَنْقَذَ هُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَيْدِي  
 الْأَعْدَاءِ وَنَصَرَ هُمْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ لَهُمْ مِنْ  
 أُمُورِهِمْ فَرْجًا وَفَرْجًا بِالْإِنْفِكَارِ الصَّحِيحِ  
 يَصِفُ الشُّوْكَلَ وَتَخْيِيبُ الدُّنْيَا عَنِ الْقَلْبِ  
 وَيَنْبَغِي الْحَقُّ وَالْإِلَاسُ وَالْمَلَكُ وَجَمِيعُ الْخَلْقِ  
 وَيَنْزِلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِصِيَرٍ صَاحِبِ  
 هَذَا الْقَلْبِ كَأَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ غَيْرَهُ يَصِفُ كَأَنَّهُ  
 الْمَأْمُورُ دُونَ الْخَلْقِ كَأَنَّهُ الْمُتَّقِ دُونَهُمْ  
 هُوَ الْمَنْعَمُ عَلَيْهِ دُونَهُمْ كَأَنَّهُ التَّكَلِيفُ  
 كُلُّهَا عَلَى عُنُقِ سِرِّهِ وَقَلْبِهِ يَرَى جِبَالَ التَّكَلِيفِ  
 عَلَى إِيْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا أَنَّهُ رَسَالَةُ مِنَ الْمَكْفُوفِ  
 فَيَجْعَلُهَا تَحْقِيقًا لِلْعِبَادَةِ وَالطَّوَاعِيَةِ يَصِفُ  
 حَاطِلًا لِلْخَلْقِ وَالْخَالِقِ يَحْمِلُهُ بِصِيَرٍ  
 طَبِيبًا لَهُمْ وَرَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَبِيبُهُ يَصِفُ  
 بِأَبِ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَسَفِيرًا بَيْنَهُمْ  
 وَبَيْنَهُ يَصِفُ مَسْأَلَةً سَائِلِينَ

يَهْ فِي طَرَفِهِمْ

إِلَيْهِ

(مزدوری کا کام کرنا) ہو اور مزدوری مانگنے لگے تو یہ اس کی حماقت  
 اور حرص بھی جاتی ہے۔ فوراً وہ مکان سے باہر نکال دیا جاتا اور اس سے  
 کہا جاتا ہے کہ یہاں اور تقاضہ کی ضرورت ہے جب تک مومن کے  
 قلب میں حرص یا طمع یا تقاضہ یا مخلوق میں سے کسی کا خوف یا  
 کسی سے توقع ہوگی اُس کا ایمان کامل نہ ہوگا۔ یہ مضمون اس کیلئے  
 ہر وقت کے فکر اور اصول و فروع میں غور کرنے اور انبیاء و مرسلین  
 و صالحین کے حالات سوچنے سے صحیح ہوگا کہ حق تعالیٰ نے کیوں کر  
 ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے نکالا اور ان کے مقابلہ میں اُن کی  
 مدد فرمائی اور اُن کے لئے ان کے جملہ معاملات میں کشمکش  
 و راہِ نجات عطا کی۔ صحیح سوچ، بچار سے توکل درست ہو جاتا  
 اور دنیا قلب سے غائب ہو جاتی ہے۔ جن اور انسان اور فرشتہ  
 اور ساری ہی مخلوق فراموش ہو جاتی اور صرف حق تعالیٰ یاد  
 رہ جاتا ہے۔ ایسے قلب والا شخص (مخلوق سے اتنا بے خبر)  
 بن جاتا ہے گویا کہ اس کے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں اور ساری  
 مخلوق میں صرف اسی کو (اطاعت و عبادت کا) حکم ہوا ہے اور  
 گویا اسی کو (محرمات سے) روکا گیا ہے۔ بس اسی پر اس کے انعامات  
 ہوئے ہیں اور گویا ساری تکالیف کا بوجھ بار اُسی کے قلب اور  
 باطن کی گردن پر ہے۔ یہ مختلف الاقسام تکلیفوں کے پہاڑوں کو  
 یوں سمجھتا ہے کہ تکلیف دہندہ (خداوند تعالیٰ) کے پیغامات ہیں پس اپنی  
 غلامی و خدمت گاری کا ثبوت دینے کیلئے یہ ان کو اُٹھا لیتا ہے۔ یہ  
 حائل بن جاتا ہے مخلوق کا اور خالق جل شانہ حائل بن جاتا ہے اس کا  
 یہ طبیب بن جاتا ہے مخلوق کا اور حق تعالیٰ شانہ طبیب بن جاتا ہے اس کا  
 یہ مخلوق کے حق تعالیٰ تک پہنچنے کا دروازہ اور ان کے اور خدا کے  
 درمیان سفیر بن جاتا ہے۔ یہ آفتاب بن جاتا ہے کہ لوگ خدا تک  
 پہنچنے کے راستہ میں اس کی روشنی سے چلتے ہیں۔ یہ مخلوق کا

يَمْزُجُ طَعَامَ الْخَلْقِ وَشَرَابَهُمْ فَلَا يَغِيْبُ عَنْهُمْ  
يَمْزُجُ كُلَّ هَيْبَةٍ مِمَّا لِحُمْ : وَيَسْنِي نَفْسَهُ  
يَعْبُدُ كَأَن لَّا نَفْسَ لَهُ وَلَا طَبْعَ وَلَا هَوَىٰ :  
يَسْنِي طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَرِلَاسَهُ : يَصْبِرُ نَاسِيًا  
لِّنَفْسِهِ ذَاكِرًا لِّخَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَخْرُجُ بِقَلْبِهِ  
عَنِ نَفْسِهِ وَالْخَلْقِ : وَيَنْتَبِهُ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ  
مَلِيحَةٍ نَّفْعٍ الْخَلْقِ : قَدْ سَلَّمَ نَفْسَهُ إِلَى يَدِ  
عَزَّ وَجَلَّ : هُوَ نَاجِيَةٌ عَنْهُ بِكَلِمَةٍ  
هَذِهِ صِفَتُهُ مَنْ يُرِيدُ الْوُقُوفَ فِي اِثْنَيْلَا  
الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : أَنْتَ مُهْمُوسٌ  
بِمَا هَلَّ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرُسُلِهِ وَأَوْلِيَائِهِ وَ  
مُؤَافِقَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ : تَدْعِي الرُّهُدَ وَأَنْتَ رَاغِبٌ  
رُّهُدًا زَكَمَنِ الْأَقْدَامُ لَهُ : كُلُّ رَعْبَتِكَ فِي  
الَّذِي بِنَا وَالْخَلْقِ : لَا رَعْبَةَ لَكَ فِي رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَوَنَّا وَالْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيْ : قَدْ مَحْسُنَ  
الْقَلْبِ وَالْأَدَبِ حَقًّا أَدْلَكَ عَلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَعْرَفَكَ الظَّرِيقَ إِلَيْهِ : ائْتِمْ عَنْكَ لِبَاسَ  
الْكِبَرِيَّةِ وَالْبَسِ لِبَاسَ الْوَضَاعِ : ذُلَّ حَقَّةً  
عَزَّ وَجَلَّ : وَتَوَاضَعُ حَقَّةً تَرْكُهُمْ جَمِيعٌ مَا أَنْتَ  
بِهِ وَعَلَيْهِ كُلُّهُ هَوَسٌ : لَا يَسْطُرُ اللهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ إِلَيْهِ : هَذَا الْأَمْرُ لَا يَجْعَلُ بِأَعْمَالِ  
الْخَلْقِ : نَبِيْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَأَن يَقُولُ الرُّهُدُ لَهْمُنَا : الْحَقْوَى لَهْمُنَا  
الْإِخْلَاصُ لَهْمُنَا : وَيُسَيِّرُ إِلَى صَدْرِهِ :  
مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصِرْ أَرْضًا نَحْتِ

آب و دانہ بن جاتے ہیں اُن سے غیر حاضر نہیں ہوتا۔ اس کا سارا فکر مخلوق کی بہبودی ہے۔ وہ اپنے نفس کو بھول جاتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ نہ اس کے نفس ہے نہ طبیعت نہ کوئی خواہش۔ کھانا، پینا، پہنا سب بھلا دیتا ہے۔ اپنے آپ کو بھولنے والا اور اپنے رب کی مخلوق کو یاد رکھنے والا بن جاتا ہے اور اپنے قلب کے اعتبار سے اپنے نفس اور مخلوق سب سے باہر نکل جاتا اور اپنے پروردگار کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اُس کا سارا فکر بس مخلوق کو نفع پہنچانا ہے۔ اس نے اپنا نفس اپنے پروردگار کی قضاوت در کے ہاتھ کو سونپ دیا۔ اور اپنے آپ سے باہر ایک سو ہو گیا۔ یہ ہے کیفیت اس (واعظ) کی جو مخلوق کے دروازہ تک پہنچ لانے کی خدمت پر قائم ہونا چاہیے۔ تو بواہوس حق تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور اس کے اولیاء اور اُس کی مخلوق میں اس کے خاص بندوں سے ناواقف ہے۔ تو دعوائے کرتا ہے زہد کا حالانکہ رغبت سے بھرا ہوا ہے۔ تیرا زہد اپنا ج ہے کہ اس کے قدم ہی نہیں تیری ساری رغبت دنیا اور مخلوق کے متعلق ہے اور اپنے پروردگار کی رغبت تجھ کو ذرا بھی نہیں۔ میرے سامنے کھڑا ہونا اختیار کر اور اول نیک گمانی اور ادب حاصل کرتا کہ میں تجھ کو تیرے رب سے آگاہ کروں اور اُس تک (پہنچے) کا راستہ تجھ کو بتاؤں تبکہ کالباں اپنے بدن سے اُتار اور تواضع کا لباس پہن۔ عاجزی اختیار کرتا کہ عزت پائے اور تواضع کرتا کہ رفعت نصیب ہو۔ جس حالت پر اور جس کیفیت میں تو ہے سب ہوس ہی ہوس ہے کہ حق تعالیٰ اس کی نظر دیکھے گا بھی نہیں۔ یہ بات بدن کے اعمال سے نہیں آیا کرتی بلکہ اول قلب کے اعمال اور اس کے بعد بدن کے اعمال (دونوں ہوں تب) آیا کرتی ہے۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ زہد یہاں ہوتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ اہلک یہاں ہوتا ہے۔ جو شخص فلاح کا طالب ہو اُس کو چاہیے کہ مشائخ کے

مانگنے لگے تو یہ اس کی حماقت سے باہر نکال دیا جاتا اور اس سے ت؟ جب تک مومن کے میں سے کسی کا خوف یا نہ ہوگا۔ یہ مضمون اس کیلئے کرنے اور انبیاء و مرسلین کے حق تعالیٰ نے کیوں کر کے مقابلہ میں اُن کی فلاح معاملات میں کشائش سے توکل درست ہو جاتا ہے اور انسان اور فرشتہ صرف حق تعالیٰ یاد مخلوق سے اتنا بے خبرا ہی نہیں اور ساری دولت کا حکم ہوا ہے اور اسی پر اس کے انعامات ر اُسی کے قلب اور بغوں کے پہاڑوں کو کے پیغامات ہیں اپنی کو اٹھا لیتا ہے۔ یہ قابلِ نجات ہے اس کا طبیبِ نجات ہے اس کا ان کے اور خدا کے کہ لوگ خدا تک نہیں۔ یہ مخلوق کا

أَقْدَمُ الشَّيْءِ مَا صَفَّ هُوَ لَكَ الشَّيْءُ هُمْ  
 التَّارِكُونَ لِلدُّنْيَا وَالْخَلْقِ أَلَمْ يَدْعُوا  
 لَهُمْ أَلَمْ يَدْعُوا لِمَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى  
 الثَّغْرِ الَّذِينَ تَرَكُوا الْأَشْيَاءَ وَدَعَوْهَا  
 دَاعٍ مَنْ لَا يَعُودُ إِلَيْهَا قَطُّ وَدَعَا الْخَلْقَ  
 كُلَّهُمْ وَلَفَّوهُمْ مِنْ جُمَّلِهِمْ وَوَجَدَهُمْ مَعَ رَبِّهِمْ  
 عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمْعٍ أَحْوَالِهِمْ كُلُّ مَنْ يُطْلَبُ  
 حَتَّى تَحْتَ عَرْشِ وَجَلَّ مَعَ وَوَجَدَهُمْ فَمَوْفِي  
 هَوَسٍ وَهَذَا يَأْنِ الْأَكْثَرُ مِنَ الْمُنْكَرِ هَدَيْنَ  
 الْمُتَصَدِّقِينَ عَيْدُ الْخَلْقِ مُشْرِكَوْنَ رَحْمَةً لَا تَحْكُمُوا  
 عَلَى الْأَشْيَاءِ وَلَتُرَى كَوْنَهَا وَتَعَمُّدُهَا عَلَيْهَا  
 فَيَغْضَبُ عَلَيْكُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ سَيِّدُ  
 الْأَشْيَاءِ الْخَائِبِينَ لَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِيهَا إِعْتِقَادُ  
 الْمُتَلَبِّعِينَ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيِّدُ رَسُولِهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَقْطَعُ بِطَعْمِهِ  
 بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقْطَعُ بِهِ وَإِنَّ النَّارَ لَا تَحْرِقُ  
 بِطَبْعِهَا بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحْرِقُ بِهَا وَإِنَّ  
 الطَّعَامَ لَا يَطْبَعُ بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَنْشَعُ بِهِ  
 وَإِنَّ الْمَاءَ لَا يَرْوِي بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 جَلَّ الْمُرْوِيُّ بِهِ وَهَكَذَا أَجْمَعُ الْأَشْيَاءَ عَلَى  
 اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَصَرِّفُ  
 فِيهَا وَبِهَا وَهِيَ أَلْهٌ بَيْنَ يَدَيْهِ يَفْعَلُ بِهَا  
 مَا يَشَاءُ إِذَا كَانَ هُوَ الْفَاعِلُ عَلَى الْحَقِيقَةِ  
 فَلَمْ لَا تُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فِي جَمْعِ أُمُورِكُمْ وَتَكُونُونَ  
 حَوَاجِكُمْ وَتَكُونُونَ

قدموں کے نیچے کی زمین بن جائے۔ وہ مشائخ کون سے؟ وہ کہنے لگے  
 نے دنیا اور مخلوق کو چھوڑ دیا۔ دونوں کو رخصت کر چکے اور عرش  
 سے لیکر فرش تک سب کو الوداع کہہ چکے۔ جنہوں نے ساری چیزوں  
 کو چھوڑا اور ایسا رخصت کیا کہ اس کی طرف کبھی واپسی ہی نہ ہوگی۔ انہوں  
 نے ساری مخلوق کو رخصت کر دیا اور ان کے نفوس بھی اسی (رخصت  
 کردہ) مخلوق میں داخل ہیں۔ ان کی ہستی ہر حالت میں اپنے پروردگار  
 کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنے نفس کے موجود ہوتے ہوئے حق تعالیٰ  
 کی محبت کا مدعی ہو وہ اور مذہبان میں مبتلا ہے۔ اکثر بنے ہوئے  
 عابد و زاہد مخلوق کے بندے اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے  
 ہیں۔ اسباب پر بھروسہ نہ کرو اور نہ ان کو مشرک سمجھو اور نہ ان کا  
 اعتماد رکھو ورنہ تم پر حق تعالیٰ ناراض ہو گا جو مستقبل اسباب  
 اور اسباب کا پسیدہ کرنے والا اور ان میں تصرف فرمانے والا  
 ہے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
 کے اتباع کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار باطبع قطع نہیں  
 کر سکتی (بلکہ حق تعالیٰ کرتا ہے) بواسطہ تلوار کے۔ اور آگ باطبع  
 نہیں جلاتی بلکہ حق تعالیٰ جلاتا ہے اس کے ذریعہ سے۔ اور کھانا اپنی  
 ذات سے (کسی کا) پیٹ نہیں بھرتا بلکہ حق تعالیٰ پیٹ بھرتا ہے  
 اس کے واسطے سے۔ اور پانی اپنی طبیعت سے (کسی کو) سیراب نہیں کرتا  
 بلکہ سیراب کرنے والا حق تعالیٰ ہے اور پانی واسطہ ہے۔ یہی حال ہے جملہ آباء  
 کا کوئی جنس کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر اور ان کے واسطے  
 تصرف فرماتا ہے اور اسباب اس کے ہاتھ میں آ رہے ہیں کہ ان کے ذریعہ  
 سے جو چاہے کرے (خواہ عادت کے موافق وہی کام لے جن کے لئے  
 ان کو تجویز کیا ہے یا اس کے خلاف لے لے ہیں) جب کہ نبی والا حقیقت  
 میں وہی ہے تو اسے جملہ امور میں تم اس کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے  
 اور اپنی ضروریات اسی پر کیوں نہیں چھوڑتے اور اپنی ہر حالت

لَتَجِدَنَّ لَهُ فِي سَائِمِ أحوالِهِمْ آمْرًا ظَاهِرًا لَا  
يُغْنِي عَنْكَ عَاقِلٌ أَلْعَبْدُ يُصْرَبُ بِالْعَصَا وَ  
الْحَرُّ يَكْفِيهِ إِلَّا شَارَةً أَلطَّيْعُ وَفَاتَهُ يُعْرَمُ مَنْ  
أَطَاعَهُ لَا تَعَصُوهُ فَإِنَّ يَمْدُلُ مَنْ عَصَا ه  
الْقَصْرُ وَالْحَدُّ لَنْ يَمْدَهُ ه يُعْرَمُ بِالْقَصْرِ مَنْ  
يُطَاعُ وَ يَمْدُلُ بِالْحَدِّ لَنْ مَنْ يَشَاءُ ه يُعْرَمُ  
بِالْقَصْرِ مَنْ يَشَاءُ وَ يَمْدُلُ بِالْحَدِّ مَنْ يَشَاءُ  
يُعْرَمُ بِالْقَصْرِ مَنْ يَشَاءُ وَ يَمْدُلُ بِالْبَعْدِ مَنْ يَشَاءُ

## الْجَلْسُ الْحَادِي وَالسُّتُونَ

قَالَ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُ فِي كُنْزِهِ فِي عَشْرِينَ مَنْ  
يُجِبُ سِتْرَةً وَارْدِعِينَ وَخَمْسًا تَبَعْدُ كَلَامِهِ  
مَا لَهُ سَائِلٌ عَنِ الْخَوَاطِرِ فَقَالَ مَا يَدْرِيكَ  
مَا الْخَوَاطِرُ ه الْخَوَاطِرُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالطَّبْعِ  
وَالنَّهْوِ وَالذُّنُوبِ هَمْكَ مَا أَهْمَكَ ه الْخَوَاطِرُ  
مِنْ جَنْسِ هَمْكَ مَا يَعْمَلُ ه الْخَوَاطِرُ الْحَقِّ عَمْرًا وَجَلَّ  
وَيُحْيِي لَكَ إِلَى قَلْبِكَ عَمَّا سِوَاهُ ه كَمَا قَالَ لَا  
أَخْذُ إِلَّا مَنْ وَجَدَ نَامَتًا عِنْدَهُ ه إِذَا  
أَنَّ اللَّهَ عَمْرًا وَجَلَّ وَذِكْرُهُ عِنْدَهُ ه فَلَا  
يُجِبُ سِتْرَةً قَلْبِكَ مِنْ قُرْبِهِ ه وَتَهَرَّبُ الْخَوَاطِرُ  
الشَّيْطَانِ وَالنَّهْوِ وَالذُّنُوبِ مِنْ عَمْدِهِ ه لَا يُبَيِّنُ  
الْخَوَاطِرُ ه وَلَا آخِرَةَ الْخَوَاطِرُ ه وَلِلْمَلِكِ الْخَوَاطِرُ  
وَلِلنَّاسِ الْخَوَاطِرُ ه وَلِلْقَلْبِ الْخَوَاطِرُ ه وَلِلْحَقِّ  
وَلِلْوَحْلِ الْخَوَاطِرُ ه فَتَحْتَاجُ إِلَيْهَا الصَّادِقُ إِلَى دَفْعِ  
جَمِيعِ الْخَوَاطِرِ ه وَالسُّكُونِ

میں اسی کو جگانہ دیکھنا کیوں نہیں سمجھتے؟ بات بالکل کھلی ہوئی ہے  
کسی صاحب عقل پر بھی مخفی نہیں ہے۔ "شریف کو تو اشارہ ہی کافی ہے  
البتہ فلام کو لا کھٹی سے پیٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔" اللہ کی اطاعت  
کر دو کیونکہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کو عزت بخشتا ہے اسکی  
تافرمانی نہ کر دو کہ جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ اس کو سوا کرتا ہے۔  
مدد کرنا اور محروم رکھنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے مدد فرما کر  
عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مدد سے محروم رکھ کر ذلیل کر دیتا ہے  
جس کو چاہتا ہے علم سے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہل  
سے ذلیل کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے قرب دیکر معزز بناتا ہے اور  
جس کو چاہتا ہے دور فرما کر خوار کرتا ہے۔

## اِسْطُھوسِ مَحَلِسِ

(۱۰۰ رجس ۵۵۶ - مدرستہ ممورہ)

(کچھ تقریر کے بعد جب کہ کسی سائل نے خواطر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا)  
تو کیا جانے کہ خواطر کیا ہیں؟ تیرے خواطر تو شیطان و طبیعت و  
خوابش نفس اور دُنیا کی طرف سے ہیں۔ تیرا فکر دہی ہے جو تجھ کو بچپن  
بنائے۔ تیرے خواطر بھی تیرے فکر ہی کی جنس میں سے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ  
عمل کر چکا (وہی ہی خطرات پیدا ہوں گے) خاطر حق صرف اسی قلب  
میں آیا کرتی ہے جو ماسوا سے خالی ہو۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ ہم نہ لیں گے  
مگر اسی کو جس کے پاس اپنا مال پائیں گے۔ "جب حق تعالیٰ اور اس کا  
ذکر تیرے پاس ہوگا تو لامحالہ تیرا قلب اس کے قُرب سے لبریز ہو جائیگا  
اور شیطان و خوابش نفس اور دُنیا کے خطرات تیرے پاس سے بھاگ جائیں گے  
دُنیا کا خاطر جدا ہے اور آخرت کا خاطر جدا اور فرشتہ کا خاطر جدا اور نفس  
کا خاطر جدا اور قلب کا خاطر جدا اور حق تعالیٰ کا خاطر جدا۔ پس اے  
سچے طالب تجھ کو مجملہ خواطر کے دفع کرنے اور خاطر حق سے

سائیکس کون سے؟ وہ کہتا ہے  
رخصت کر چکے اور عرش  
بعضوں نے ساری چیزوں  
کے کبھی واپسی ہی نہ ہوگی۔ انہوں  
ہے نفوس بھی اسی (رخصت  
ہر حالت میں اپنے پروردگار  
دہوتے ہوئے حق تعالیٰ  
مبتلا ہے۔ اکثر نے اپنے  
کو شریک خدا سمجھنے والے  
شریک سمجھو اور نہ ان  
ہو گا جو مستقبل اسباب  
میں تصرف فرمانے والا  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
تلاوار باطن قطع نہیں  
رکے۔ اور آگ باطن  
ذریعہ سے۔ اور کھانا اپنی  
تعالیٰ پیٹ بھرتا ہے  
کے (کسی کو سیراب نہیں کرتا  
ہے۔ یہی حال ہے مجملہ آہ  
اندراوران کے واسطے  
میں آہ میں ان کے ذریعہ  
نہی کام لے جن کے لئے  
(جب کہ نبی الا حقیقت  
رف رجوع کیوں نہیں کہتے  
تے اور اپنی ہر حالت



إِلَى خَاطِرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا عَرَضَتْ عَنْ  
خَاطِرِ النَّفْسِ خَاطِرِ الْهَوَىٰ وَخَاطِرِ الشَّيْطَانِ خَاطِرِ  
الدُّنْيَا ۖ جَاءَكَ خَاطِرُ الْآخِرَةِ ۖ ثُمَّ جَاءَكَ  
خَاطِرُ الْمَلِكِ ۖ ثُمَّ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَخِيرًا ۖ  
وَهُوَ الْغَايَةُ ۖ إِذَا أَهَمَّ قَلْبَكَ وَقَفَ عَنِ الْخَاطِرِ  
وَقَالَ لَهُ أَتَى خَاطِرُ أَنتَ ۖ وَهِيَ أَنتَ ۖ فَيَقُولُ  
لَهُ أَنَا خَاطِرُكَ أَوْ كَلَّا ۖ أَنَا خَاطِرُ حَقِّ مَنْ  
الْحَقُّ ۖ أَنَا نَاصِحٌ مُحِبٌّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ  
فَإِنَّا أَحْبَبْنَا ۖ أَنَا السَّفِيرُ ۖ أَنَا حَظُّكَ مِنْ  
حَالِ التَّبَوُّةِ يَا عَلَامُ تَعَرَّضْ لِمَعْرِفَةِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ ۖ إِذَا أَكْثَرْتَ  
مِنْ طَاعَتِهِ أَعْطَاكَ مَعْرِفَتَهُ ۖ وَلِهَذَا قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَاعَ الْعَبْدُ رَبَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَاهُ مَعْرِفَتَهُ ۖ فَإِذَا تَرَكَ طَاعَتَهُ  
لَمْ يَسْلَمْ بِهَا مِنْهُ بَلْ يُبْقِيَهَا فِي قَلْبِهِ لِيُجَنِّبَهَا  
عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ يَقُولُ لَهُ مَيِّزْتُكَ  
بِمَعْرِفَتِي ۖ وَتَضَلَلْتَ عَلَيْكَ بِهَا ۖ لَمْ تَكُنْ تَعْمَلُ  
بِمَا عَلِمْتَ يَا عَلَامُ مَا يَقَعُ بَيْنَكَ مِنَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ شَيْءٌ يُبْغَاؤُكَ وَفَصَاحَتِكَ وَبَلَاغَتِكَ  
وَتَضَعُفِكَ وَجَهْلِكَ وَتَرْذِيقُكَ مَرْقَعَتِكَ وَجَنَمِ  
اِكْتَاؤِكَ وَتَبَاكُؤِكَ ۖ كُلُّ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ  
وَشَيْطَانِكَ وَشُرَكَائِكَ بِالْحَقِّ وَطَلَبِ الدُّنْيَا  
مِنْهُمْ (وَبَعْدَ كَلَامٍ) إِحْقَرُ نَفْسَكَ  
وَالْتَمِزْ أَمْرَكَ

قرار پانے کی حاجت ہے۔ جب تو خاطر نفس اور خاطر خواہش نفس اور  
خاطر شیطان و خاطر دنیا سے منحہ بھیر لیگا تو آخرت کا خاطر تیرے پاس  
آئے گا اور اس کے بعد فرشتہ کا خاطر اور سب کے آخر میں خاطر  
حق سبحانہ آئیگا اور وہی اصل مقصود ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو وہ  
خاطر کے پاس توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون سا خاطر ہے اور  
کس کی طرف سے ہے پس وہ جواب دیتا ہے کہ میں فلاں خاطر ہوں۔  
میں خاطر حق ہوں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ میں خیر خواہ  
دوست ہوں۔ حق تعالیٰ تجھ سے محبت فرماتا ہے لہذا مجھے بھی تجھ  
سے محبت ہے۔ میں (شاہی) سفیر ہوں اور احوال نبوت میں سے تیرا  
حصہ ہوں۔ صاحبِ نزادہ۔ حق تعالیٰ کی معرفت کے پے  
ہو کیونکہ وہ ہر خوبی کی جڑ ہے۔ جب تو اس کی طاعت زیادہ کر لیگا  
تو وہ تجھ کو اپنی معرفت بخشے گا۔ اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب اپنے پروردگار کی اطاعت  
کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کو اپنی معرفت بخشتا ہے۔ پس جب کہ وہ  
اس کی اطاعت چھوڑ بیٹھتا ہے تو معرفت کو اس کے قلب سے چھینتا  
نہیں بلکہ اس کو اس کے قلب میں قائم رہنے دیتا ہے تاکہ بروز قیامت  
اس کے ذریعہ سے اس پر الزام قائم فرمائے اور کہے کہ میں نے تجھ کو  
اپنی معرفت سے ممتاز کیا اور وہ تجھ کو عطا کر کے تجھ پر فضل فرمایا۔  
پھر تو نے اپنی آگاہی پر عمل کیوں نہ کیا۔ صاحبِ نزادہ تیرے نفاق  
اور طعنائی و لسانی اور (ریاکاری کے مجاہدہ سے) چہرہ زرد کرنے  
کپڑوں میں پیوند لگانے موندھے سکیڑنے اور رونی صورت بنانے  
سے تجھ کو حق تعالیٰ ذرا بھی ہمت نہ آئے گا۔ یہ ساری باتیں تیرے  
نفس تیرے شیطان اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے اور اُن سے دنیا  
کمانے کی ہوس کے سبب ہیں۔

(کچھ تقریر کے بعد فرمایا) اپنے آپ کو حقیر سمجھ اور اپنے حال کو مخفی کر

اور خاطر خواہ نفس اور  
نیت کا خاطر تیرے پاس  
سب کے آخرین خاطر  
قلب درست ہوتا ہے تو وہ  
کہ تو کون سا خاطر ہے اور  
کہ میں فلاں خاطر ہوں۔  
ہے آیا ہوں۔ میں خیر خواہ  
ہے ہاں لہذا مجھے بھی تجھ  
وال نبوت میں سے تیرا  
نے کی معرفت کے لیے  
طاعت زیادہ کرینگا  
غالب رسول اللہ صلی  
رد کار کی اطاعت  
ہے۔ پس جب کہ وہ  
س کے قلب چھیننا  
تیرے تاکہ بروقیات  
کہے کہ میں نے تجھ کو  
تجھ پر فضل فرمایا۔  
سزاوہ تیرے نفاق  
(سے) چہرہ زرد کرنے  
فی صورت بنانے  
ری باتیں تیرے  
نے اور ان سے دنیا  
اپنے حال کو مخفی کر

وَكُنْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ إِلَىٰ أَنْ يُقَالَ لَكَ تَحَدَّثَ بِبَعْضِهِ  
رَبِّكَ ۖ كَانَ ابْنُ شَمْعُونَ رَحْمَةً اللّٰهِ عَلَيْهِ إِذَا  
جَاءَتْهُ الْكَرَامَةُ يَقُولُ هَٰذَا خَدْعَةٌ هَٰذَا  
مِنَ الشَّيْطَانِ ۖ وَدَامَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ حَتَّى قِيلَ لَهُ  
مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَبُوكَ ۖ تَحَدَّثَ بِبَعْضِنَا عَلَيْكَ  
قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْ جَاءَتْهُ لِرَبِّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ أَوْصِنِي ۖ فَقَالَ لَهُ أَوْصِيكَ  
بِي وَبَطْلِي ۖ وَكَثُرَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَع مَرَّاتٍ  
فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَبَعْضِيهِ مِثْلُ  
الْأَوَّلِ ۖ مَا قَالَ لَهُ أَطْلُبِ اللّٰهَ يَتَذَكَّرُ أَطْلُبِ  
الْآخِرَةَ ۖ كَاثَرٌ يَقُولُ لَهُ أَوْصِيكَ بِطَاعَتِي  
وَرُكُوعِي مَعْصِيَتِي ۖ أَوْصِيكَ بِطَلَبِ قُرْبِي ۖ  
أَوْصِيكَ بِتَوْحِيدِي وَالتَّعَمُّلِ لِي ۖ أَوْصِيكَ  
بِالْإِعْرَاضِ عَمَّا سِوَايَ ۖ إِذَا صَغَمَ الْقَلْبُ وَعَزَّتْ  
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَكُونَ غَيْرَكَ ۖ وَاسْتَأْذِنْ  
مَنَاسِكَ وَاسْتَوْحِشْ مِنْ غَيْرِهِ ۖ وَاسْتَرْحِمْ مَعَهُ وَ  
تَوَكَّلْ مَعَهُ غَيْرِهِ ۖ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِي أَمْرًا مُّبَارَكًا  
فِي مَوَاضِعَ عِبَادِكَ ۖ فَجَعَلْتُ فِي صَلَاتِهِمْ ۖ  
أَنَا نَاحِيَةً عَنْ دَجِيمٍ مَا أَنَا فِيهِ ۖ أَنَا خَارِجٌ  
عَنْهُ كَخُرُوجِكَ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَغْنَمِ  
وَالسَّرِّ ۖ لَا كَرَامَةَ لِي إِنْ أَكُونُ مَعَهُ  
فِي شَيْءٍ مِنْ سَلْبٍ بَدِيءٍ وَتَصَارِيفٍ  
يَا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ  
وَالرَّوَايَا تَعَالَوْا  
ذُقُوا

اور اسی پر قائم رہ یہاں تک کہ تجھ کو (خدا ہی کی طرف سے) حکم ہو کہ  
اپنے رب کی نعمت کو ظاہر کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت  
ظاہر ہوتی تو فرمایا کرتے کہ یہ دھوکہ ہے اور یشتیطانی مکر ہے (تاکہ  
میرے نفس میں میری بزرگی کا خیال وال کر مجھ کو تباہ کرے) وہ ہر کرامت  
کے متعلق یہی فرماتے تھے یہاں تک ان سے کہا گیا کہ کون تم اور کون ہمارا  
ابا، ہماری نعمت جو تم پر ہو کرے اس کو بیان کیا کرو۔ حضرت  
موسے علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مناجات میں عرض کیا کہ  
بارخدا یا کچھ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمکو  
اپنے اور اپنی طلب کے متعلق نصیحت کرتا ہوں۔ چار مرتبہ حضرت موسے  
نے یہی سوال کیا اور ہر مرتبہ ان کو یہی ارشاد ہوا اور وہی پہلا جواب ملتا  
رہا۔ نہ یوں فرمایا کہ دنیا طلب کرو اور نہ یہ کہ آخرت طلب کرو۔ گویا ان کو  
یوں ارشاد ہوتا تھا کہ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میری طاعت کرو  
اور معصیت چھوڑ دو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرا قرب چاہو میں  
تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ مجھ کو واحد دیکھنا مجھ اور میرے ہی لئے عمل  
کرو۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ میرے سوا سب کے سوا پھیر لو۔ جبکہ  
قلب درست اور حق تعالیٰ سے واقف ہو جاتا ہے تو دوسروں کو اوپر  
سمجھنے لگتا ہے۔ اسی سے مانوس ہوتا اور دوسروں سے متوحش ہوتا ہے۔  
اسی کے ساتھ آرام پاتا ہے اور دوسروں کے ساتھ تکلیف دے میرے  
اللہ تو گواہ رہیو کہ میں تیرے بندوں کو ضرورت سے زیادہ نصیحت  
کر چکا اور ان کی بہبودی میں پوری جدوجہد کر رہا ہوں۔ مجملہ اشار (وعظ  
ونصیحت وغیرہ) جن میں مصروف ہوں معنی اور باطن کے اعتبار سے میں ان  
سے یکسو اور جس طرح تم ان سے الگ ہو۔ اسی طرح ان سے علیحدہ  
ہوں۔ (کہ اپنی طرف سے کوئی لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتا) اگر میں  
اس کی تدبیر اور اس کے تصرفات میں کسی چیز کے ساتھ بھی خیال ہوا  
تو میرے لئے کوئی عزت نہیں۔ لئے معاہدہ غفلت غلے والو آدمیرے وعظ کا

مِنْ كَلَامِي وَتَوْخُّفًا وَاحِدًا ۚ اِصْغَبُونِي يَبْنَ مَّا  
 اَوْ اَسْوَمَا نَعْلَكُمْ تَتَعَلَّمُونَ شَيْئًا يَنْفَعُكُمْ ۚ  
 وَتَحْكُمُوا الْاَكْثَرُ مِنْكُمْ هُوَسُّنِي هُوَسُّنِي تَعْبُدُونَ  
 الْعَلَى فِي صَوَامِعِكُمْ ۚ هَذَا اَلَا مُرَادُكُمْ ۚ تَجْعُدُونَ  
 الْقَعْدُ فِي الْحَوَارِثِ مَعَ الْجَحِيلِ ۚ وَلَيْلَا اَمْسِ  
 فِي كُلِّ الْعِلْمِ وَالْعِلْمَاءِ الْعَمَالِ حَتَّى لَا يَبْقَى  
 مَشْيُ ۚ اَمْسِ حَتَّى لَا تَطَاوِعَكَ سَا قَالَا قَدْ اِذَا  
 عَجَزْتَ فَاَقْعُدْ ۚ سِرِّ بِظَاهِرِكَ فَتَقَرُّ بِقَلْبِكَ وَ  
 مَعْنَاكَ ۚ اِذَا عَمِيَتْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَوَقَفْتَ  
 جَاءَكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوُضُوءُ  
 اِلَيْهِ ۚ اِذَا انْقَطَعَتْ حُطُوتُ قَلْبِكَ وَذَهَبَ  
 قَوْلُكَ فِي السَّيْرِ اِلَيْهِ كَانَ ذَلِكَ عَلَامَةً قُرْبِكَ  
 مِنْهُ ۚ فَيَجِيْزُ سِلْمًا وَاسْتَظْرَحَ ۚ اَمَّا بَنِي كَلْ  
 صَوْمَعَةٍ فِي الْبَرِّيَّةِ ۚ اَوْ يَقْعُدُ لَكَ فِي الْحَرَابِ  
 اَوْ يَرُدُّكَ اِلَى الْعَمْرَانِ ۚ وَتُوقِفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ  
 وَالْحَيَّ وَالْاِنْسَ وَالْمَلَكَ وَالْاَرْوَامَ فِي خِدْمَتِكَ  
 اِذَا صَمَّ الْقُرْبُ لِعَبْدٍ اَنْتَهُ الْوَلَايَةُ وَالنِّيَابَةُ ۚ  
 وَعَرَضَ عَلَيْهِ جَمِيعُ مَا فِي الْحَزَائِنِ ۚ وَتَشْفَعُ لَهُ  
 الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَمَنْ فِيهِمَا ۚ لِمَكَانِهِ مِنَ  
 الْمَلِكِ وَلِصَفَاءِ بَاطِنِهِ وَسِرِّهِ وَتَوَرُّ  
 قَلْبِهِ ۚ لَا يَكُونُ الْاِسْلَامُ وَ  
 الْاِيْمَانُ عِنْدَكَ عَارِيَةً ۚ  
 هَذَا اَيْكَلَتْ خَوْفَكَ وَصَوْمَكَ  
 وَصَلَوَاتَكَ وَ  
 سَهْرَكَ ۚ

کچھ تو ذائقہ چاہو اگرچہ ایک ہی لفظ کیوں نہ ہو۔ ایک دن یا سہ ماہی بھر تو  
 میری صحبت میں رہو کیا عجب ہے کہ وہ بات سیکھ جاؤ جو تم کو سودمند  
 ہوگی۔ تم پر افسوس کہ اکثر تم میں ہوس و دہوس ہیں۔ تم اپنے خلوت خانوں  
 میں بیٹھے ہوئے مخلوق کی پریش کر رہے ہو۔ یہ (وصول الی اللہ کا مضمون  
 جہالت کے کرمض خلوتوں میں بیٹھ جانے سے نہیں آکر تا۔ مخبر پر  
 افسوس۔ علم اور علماء باعمل کی تلاش میں اتنا چل کہ طاقت رفتار  
 باقی نہ رہے۔ اتنا چل کہ دونوں پنڈ لیاں چلنے سے جواب دیدیں جب  
 ٹھک جائے تو بیٹھ جا۔ اول اپنے ظاہر سے چل اس کے بعد اپنے قلب  
 اور باطن سے۔ جب تو ظاہر و باطن ہر طرح ٹھک کر بیٹھ جائے گا۔  
 (اور کوشش کرنا جو تیرا کام تھا پورا ہو جائے گا تب) حق تعالیٰ کی  
 طرف سے قرب اور وصول آئے گا۔ جب تیرے قلب کے قدم بیکار اور  
 خدا کی طرف چلنے میں قوتیں ختم ہو جائیں تو تیرے خدا سے قریب ہو جائیگی  
 نشانی ہے۔ پس اس وقت (اپنے آپ کو اس کے) حوالہ کرادو (آستانہ) پر  
 پڑو۔ خواہ وہ (تجھ کو عابد بنا کر) جنگل میں تیرے لئے خلوت خانہ تعمیر  
 فرمائے یا (زاہد و مجرب بنا کر) تجھ کو ویرانہ میں بٹھائے یا تجھ کو (ناسب  
 رسول بنا کر) آبادی کی طرف واپس لائے اور دنیا و آخرت و جنات  
 و انسان اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت میں کھڑا کرے۔ جبکہ کسی  
 بندہ کا قلب درست ہو جائے تو ولایت اور نیابت اس کے پاس  
 آتی ہے اور جو کچھ (دینی و دنیوی) خزانوں میں (مال و مستاع)  
 ہے سب اس پر پیش کیا جاتا اور اس کے باطن و اندرون کی صفائی  
 اور قلب کی نورانیت اور شاہی تقرب کی وجہ سے زمین و آسمان اور  
 ان کے باشندے اس کے (ترقی و عمر و صلاح کی خدا سے) سفارش  
 کیا کرتے ہیں (اس کا فکر رکھ کہ) اسلام اور ایمان کہیں تیرے  
 پاس عاریت نہ ہوں (کہ چھین لئے جائیں) اس (تفکر) کی وجہ سے  
 تیرے خوف اور روزہ و نماز اور شب بیداری میں زیادتی ہوگی۔

نہ ہو۔ ایک دن یا ہفتہ ہو کر  
سیکھ جاؤ جو تم کو سود مند  
س ہیں۔ تم اپنے خلوت خانوں  
(وصول الی اللہ کا) مضنون  
ہے نہیں آیا کرتا۔ مختصر یہ  
اتنا چل کہ طاقت رفتہ  
نفس سے جواب دیدیں جب  
اس کے بعد اپنے قلب  
تھک کر بیٹھ جائے گا۔  
کاتب) حق تعالیٰ کی  
رے قلب کے قدم بیکار اور  
خدا سے قریب ہو جائیگی  
کے حوالہ کر اور آستانہ ہا  
نبرے لئے خلوت خانہ تعمیر  
بھلائے یا تجھ کو (ناسب  
دنیا و آخرت و جنات  
میں کھڑا کرے۔ جب کسی  
نیابت اس کے پاس  
میں (مال و مستاع)  
ان و اندرون کی صفائی  
سے زمین و آسمان اللہ  
کی خدا سے) سفارش  
راہبان کہیں تیرے  
س (تفکر) کی وجہ سے  
ی میں زیادتی ہوگی۔

هَذَا اِهَامُ الْقَوْمِ عَلَى دُجُورِهِمْ ۚ وَالتَّحَقُّلُ الْوَحْشُ  
وَرَأَوْهُمْ فِي حَشَائِشِ الْأَرْضِ وَمَاءُ الْعَذْرَاءِ ۚ  
وَصَارَ ظِلَالُهُمُ الشَّمْسَ ۚ وَمَصَابِحُهُمُ الْقَمَرَ  
وَالنُّجُومُ كَلْبٌ ۚ دَعَا أَحَدُ الْهَذَّانِ وَالْقَالَ وَ  
الْقِيلَ وَرَأَيْتَا عَذْرَاءَ الْمَالِ ۚ لَا تُكْتَبُ وَرَأَيْتَا الْقَعُودَ  
مَعَ الْحَيَّانِ وَالْأَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ لَعَنَ سَبِيثُ  
لَنَا ذَلِكَ هَوَسٌ ۚ أَكْثَرُ مَا يَجْرِي الْعُكْبُ  
وَالْقَبِيَّةُ بَيْنَ أَتَيْنِ وَالْمَوْصِيَّةُ إِحْمَالُهُمْ بَيْنَ  
الْأَتَيْنِ ۚ لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ بَيْنِهِمَا إِلَّا  
إِلَى مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنْ مَصَالِحِهِ وَمَصَالِحِ أَهْلِهِ  
فَيُجَاهِدُ أَنْ لَا تَبْدَأَ بِالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ  
كَلَامُكَ جَوَابًا ۚ إِذَا سَأَلَكَ سَائِلٌ عَنْ شَيْءٍ  
بَلَّغْ كَأَنَّ جَوَابَهُ مَصْلَحَةُ لَكَ وَكَهْ ۚ وَلَا فَلَا  
يُجِبُهُ ۚ الْقَوْمُ يَخَافُونَ رَهْمًا عَنَّا وَحَبْلًا فِي  
رَحْمَتِ الْأَحْوَالِ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ رَجَلَةٌ ۚ  
يَخَافُونَ أَنْ يُؤْخَذُوا عَلَى غُرَّةٍ ۚ يَخَافُونَ أَنْ  
يَكُونُوا لِإِيمَانٍ عِنْدَ هُوَارِيَّةٍ ۚ أَحَادُ أَفْرَادٍ  
يَأْتِيهِمْ مِنَ اللَّهِ مِنْهُ وَنَعْمَةٌ ۚ قَدْ هَلَّ  
قُلُوبُهُمْ فِي بَابِ قُرْمٍ ۚ يُؤْذَنُ لَهُمْ بِالْأَحْوَالِ  
لَيْلِيَّةٍ ۚ يُرَكَّبُ وَيَتَوَلَّاهُمْ يُصَيِّرُهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءِ  
وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ وَأَعْيَانِ خَلْقِهِ ۚ يُصَيِّرُهُمْ  
مِنْ شَيْئِهِمْ عِبَادًا ۚ وَسَلَّطَهُمْ يُسَيِّرُهُمْ  
فِي الْأَرْضِ ۚ وَيُسَيِّرُهُمْ فِيهَا ۚ  
وَيَجْعَلُهُمْ مِنْ  
مُفَرَّدِيهِ

یہی ہے جس سے اللہ نے سراسر سہ اور جنگلی جانوروں میں جہا  
شامل ہوئے اور زمین کی گھاس پات (کھانے) اور تالابوں کے  
پانی (پینے) میں ان کے شریک ہوئے کہ دھوپ ان کا سایہ بنی اور  
چاند ستارے ان کا چراغ رہا۔ زیادہ بک بک اور قیل قال اور  
مال کو براہ و کرنا چھوڑ دو۔ پڑوسیوں، دوستوں اور واقفیت والوں  
کے پاس بلاوجہ زیادہ مت بیٹھو کہ یہ ہوا ہوس ہے اکثر جہاں دوا دی ہوئے  
ہیں ان میں جھوٹ اور غیبت جلی ہے۔ مصیبت بھی دوہی کے درمیان  
پوری ہوتی ہے (ورنہ تنہا آدمی ہر طرح محفوظ رہتا ہے) بحر اپنی اور اپنے  
بال بچوں کی ضروری مصاعمتوں کے جن کے بغیر چارہ ہی نہ ہو کسی کو اپنے  
گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیے۔ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتداء تیری طرف  
سے نہ ہو اگر بلکہ تیرا کلام جواب ہے (اور وہ بھی اس طرح کہ جب  
کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو اگر اس کا جواب دینا تیرے اور اسکے  
دونوں کے لئے مصلحت ہو تو جواب دے ورنہ جواب بھی نہ دے۔  
اللہ نے ہر حالت میں اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔) چنانچہ  
حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ (نقرار) کو دیتے ہیں جو کچھ بھی ان سے  
دیا جاتا ہے اور ان کے دل خائف رہتے ہیں۔ ان کو خوف لگا رہتا  
ہے کہ کہیں اچانک مواخذہ نہ ہو جائے۔ وہ خائف رہتے ہیں  
کہ کہیں ان کا ایمان ان کے پاس عاریت نہ ہو (کے لئے لیا جائے) اور  
خالی ہاتھ رہ جاویں) ان میں بعض ہی بعض ہوتے ہیں جن پر حق تعالیٰ  
کی طرف سے (اطمینان دلانے کے) احسانات و انعامات ہوتے ہیں  
کہ ان کو اس کے حضور میں داخلے کی اجازت دی جاتی اور وہ ان  
سردار بنانا اور خردان کی کار سازی فرماتا ہے۔ ان کو اپنے خاص اپنے  
اولیاء اور نائبین انبیاء اور سربراہان و درجہ مخلوقات میں قرار دیتا اور  
ان کو اپنے بندوں کا شیخ و سلطان بنا دیتا ہے۔ زمین میں ان کو  
نائب و خلیفہ تجویز فرماتا اور اپنی چنیدہ جماعت میں مگردانتا ہے۔

يَعْلَمُهُمْ مِنْ عِلْمِي وَيُطِيعُهُمْ بِحُكْمِي وَيُكْرِمُهُمْ بِكَرَامَتِي  
وَيُمِدُّهُمْ بِمَدَادِي ۖ يُعْرِضُهُمْ كَالْمَمِّ وَعَلَيْهِمْ  
رِسْمِي قَدْ مَ الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَجْعَلُ تَاجَ  
الْمَعْرِفَةِ عَلَى رَأْسِ إِيْمَانِهِمْ أَفَلَا رُحِدَ قَوْمٌ  
وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ قِيَامٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
الْأَوَائِمِ تَأْتِي إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ كُلُّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَلَكٌ فِي نَفْسِهِ ۖ قَائِدٌ عَلَى سِرِّهِ  
سَلَاةٌ مَمْلُكَتِهِ وَيَبْتَغِي جَنَّةً فِي الْأَرْضِ  
لِإِصْلَاحِ الْخَلْقِ ۖ مِنْ أَنْفَضَةٍ لِفَعْلِ الْإِنْسِ  
يَا قَوْمُ ائْتِعُوا أَتَارَ الْقَوْمِ لَا يَكُنْ كُفْرُكُمْ  
الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ وَاللَّبْسَ وَالنِّكَاحَ وَجَمْعَ  
الدُّنْيَا ۖ فَإِنْ مَعَهُمُ الْعِبَادَةُ وَتَوَلَّوْا عَادَةَ  
أَطْلُبُوا أَبَابَهُ وَخَيِّمُوا أَهْلَكَ ۖ لَا تَهْمُ بَوَابُ مِنْ  
بَابِ الْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ لَا جَبَلُ الْأَفَاتِ فَلَا تُدْ  
يُنْتَهَاهُمْ بِالْبَلَاءِ وَالْأَفَاتِ وَالْأَمْرَاضِ  
وَالْأَوْجَاعِ ۖ لِيَتَطَلَّبُوهُ وَلَا يَتَرَحُّوا مِنْ بَابِهِ  
لَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ يَتَخَبَّطُونَ وَلَا يَدْرُونَ  
مَا يُرِيدُ الْحَقُّ عَمْرٌ وَجَلَّ مِنْهُمْ ۖ أَعْبُدُوهُ ثُمَّ  
أَخْلِصُوا فِي عِبَادَتِهِ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ كَيْفَ قَالَ وَمَا  
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ قَدْ  
تَحَقَّقْتُمْ هَذَا أَوْ عَلِمْتُمُوهُ ۖ فَلِمَ تَتْرَكُونَ  
عِبَادَتَهُ وَتَتَخَبَّطُونَ فِي الطَّرِيقِ إِلَيْهِ ۖ

كُلُّ مَنْ لَا يَعْبُدُ اللَّهَ

عَمْرٌ وَجَلَّ فَهُوَ

مِنَ الدِّينِ

اپنے علم کا ان کو عالم بنانا اپنے حکم کی گویائی بخشتا، اپنی عزت انرا  
سے ان کو نوازتا اور اپنی مدد سے ان کی اعانت فرماتا ہے۔ انکی  
مفید اور مضرت چیزوں سے ان کو آگاہ کرتا، ان کے قلوب میں ایمان  
کا قدم مضبوط جاتا اور ان کے ایمان کے سر پر معرفت کا تاج رکھتا  
ہے۔ تقدیر ان کی قادم بنتی ہے اور انسان و جنات و ملائکہ ان کی  
حضور میں سر و قدر رہتے ہیں۔ فرمان ہائے مشاہی ان کے  
قلوب اور باطن کے نام صادر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص  
بجائے خود بادشاہ ہے کہ خود اپنی دار السلطنت کے تخت پر بیٹھا  
ہو ہے اور اپنے لشکر کو ابلیس کی کارروائی کے شکست اور مخلوق  
کی اصلاح کرنے کے لئے زمین میں (چار طرف) پھیلائے ہوئے  
ہے۔ صاحبو، اللہ والوں کے قدموں پر چلو کہ تمہارا فکر کھانے  
پیتے، پہننے، نکاح کرنے اور دنیا جمع کرنے کے متعلق نہ ہو۔ کیوں کہ  
اہل اللہ کا فکر س عبادت کرنا اور عادت کا چھوڑنا ہے۔ اللہ کا  
دروازہ ڈھونڈو اور وہیں خیمہ گاڑ دو۔ حق تعالیٰ کے دروازہ سے  
تکالیف کے سبب بھاگو مت کہ بلا و آفات اور امراض و تکالیف  
سے تو وہ تم کو بچاتا ہے تاکہ (دکھ میں وہ یاد آئے اور) تم اس کے  
طالب بنو اور اس کے دروازہ سے پہننے نہ پاؤ۔ ان لوگوں میں  
سے نہ بنو جو خط کرتے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کو  
ان سے کیا مقصود ہے۔ اس کی عبادت کرو۔ اس کے بعد  
عبادت میں اخلاص حاصل کرو۔ کیا تم نے سنا نہیں وہ  
کیا فرماتا ہے کہ ”میں نے جنات اور انسان کو صرف اسی لئے  
پیدا کیا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں۔“ تم اس مضمون کو حق کہتے ہو  
اور جان چکے ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت چھوڑے بیٹھے ہو اور  
اس تک پہنچنے والے راستہ میں مجبوظ الحواس بنے ہوئے ہو؟ جو  
شخص بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتا وہ انہیں لوگوں میں داخل ہے

لَا يَرْدُّنَ لِمَ خَلَقُوا ۚ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ قَدَرٍ مِّنَ التَّحْقِيقِ  
 وَالْحَقِيقَةِ قُلْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ خُلِقُوا لِلْعِبَادَةِ ۚ وَرَأَيْتُمْ  
 يُؤْتَوْنَ شُكْرًا يُجِيزُونَ ۚ فَهُمْ يُحَقِّقُونَ الْعِبَادَةَ ۚ  
 بِأَعْلَامٍ شُكْرًا مُّوَرَّطَةً ۚ لَا تَنْكُشُ إِلَّا بَعْدَ  
 الْوُجُودِ إِلَى الْحَقِّ عَمَرًا وَجَلَّ ۚ وَالْقِيَامَ عَلَى بَابِهِ  
 رِقَاءُ الْمَقَرِّ دِينَ وَالْثَوَابِ الْوُفُودِ هُنَاكَ ۚ  
 لَوْ وَصَلَتْ إِلَى الْحَقِّ عَمَرًا وَجَلَّ ۚ وَأَدَمَتِ الْوُفُودُ  
 مِمَّنْ خَسِرَ الْأَدَبَ وَالْإِطْرَاقَ ۚ فَتَرَحَّ البَابُ فِي  
 رُجْعِهِ قَلِيلًا ۚ وَجَدَّ بِهِ مَن جَدَّ بِهِ ۚ وَفَرَّ بِهِ  
 مَن فَرَّ بِهِ ۚ وَتَوَمَّ مَن تَوَمَّ ۚ وَرَفَّ مَن  
 رَفَّ ۚ وَخَلَّ مَن خَلَّ ۚ وَحَلَاكَ مَن حَلَاكَ  
 لَمَّا حَلَّ مَن فَتَرَحَّ ۚ وَآمَنَ مَن آمَنَ وَحَدَّثَ  
 مَن حَدَّثَ ۚ وَكَلَّمَ مَن كَلَّمَ ۚ يَا غُلَّ فَلْيَنْ  
 مَن التَّجِيمِ آيِنَ أَنْ تَمَرَّ مَا بَعْدَ قُلُوبِ بَكْرٍ  
 مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي أَشْبَهَ إِلَيْهِ ۚ تَطْطُونُ أَنْ  
 لَمْ تَمَسَّ لَمْ تَحْصِلْ لَمْ تَحْصِلْ لَمْ تَحْصِلْ  
 لَمْ تَحْصِلْ ۚ وَالْفَقَاقُ ۚ يَحْتَمِجُ هَذَا الْأَمْرُ  
 إِلَى الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ عَلَى مَطَارِقِ  
 الْقَدْرِ ۚ إِذَا كُنْتَ غَنِيًّا مُّعَافَاً  
 مَشْغُولًا بِمَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَمَرًا وَجَلَّ  
 فَتَبَّتْ عَنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي وَ  
 الزَّلَّاتِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا  
 بَطَنَ ۚ وَصَرَّتْ فِي الصَّبْرِ  
 وَالْبِرِّ ۚ وَطَلَبَتْ وَجَدَ  
 اللَّهُ عَمَرًا وَجَلَّ ۚ

بخشتا، اپنی عترت از برای  
 انت سرما تہ۔ اکی  
 ان کے قلوب میں بیان  
 پر معرفت کا تاج رکھتا  
 وجبات و ملائکہ ان کے  
 ہائے مشابہی ان کے  
 ن میں سے ہر شخص  
 طنت کے تحت پڑھا  
 کے شکست اور مخلوق  
 پھیلانے ہوئے  
 کہ تمہارا فکر کھانے  
 کے متعلق نہ ہو کیوں کہ  
 چھوڑنا ہے۔ اللہ کا  
 لے کے دروازہ سے  
 اور امر اض و تکالیف  
 ہے اور تم اس کے  
 و۔ ان لوگوں میں  
 کہ حق تعالیٰ کو  
 کرو۔ اس کے بعد  
 نے سنا نہیں وہ  
 کی کو صرف اسی لئے  
 س مضمون کو حق کہتے  
 چھوڑے بیٹھے ہو اور  
 بنے ہوئے ہو؟ جو  
 لوگوں میں داخل ہے

جن کو اس کا پتہ نہیں کہ وہ کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ تحقیق اور  
 واقعیت کے برسر قدم ہیں انہوں نے جان لیا ہے کہ وہ عبادت  
 ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور ان کو ضرور مرنا اور مرنے کے بعد زندہ  
 ہونا ہے لہذا وہ بندہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ صاحبِ خزائن  
 اس کے بعد باطنی امور کا درجہ ہے جن کا انکشاف حق تعالیٰ تک  
 پہنچے اور اس کے دروازہ پر کھڑا ہوجانے اور ان چیزہ اور نامہاں  
 رسالت سے ملاقات کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے جو وہاں کھڑے  
 ہوئے ہیں۔ جس وقت توحی تعالیٰ کے دروازہ تک پہنچ جائے گا  
 اور گردن جھکائے پوسے ادب کے ساتھ ہر وقت وہاں کھڑا رہے گا  
 تو تیرے چہرہ قلب کے سامنے دروازہ کھول دیا جائے گا اور کھینچ لیا جائے گا  
 جو بھی کھینچے گا اور قریب کرے گا اُس کو جو بھی قریب کرے گا (لطف کی گود  
 میں) سلائیگا اس کو جو بھی سلائے گا۔ (دہن بنانے کو) اس کا سنگھار کرے گا  
 جو بھی سنگھار کرے گا۔ سرور لگا بیگا جو بھی سرور لگا بیگا۔ زیور پہنا بیگا  
 جو بھی زیور پہنا بیگا۔ مسرور کرے گا جو بھی مسرور کرے گا۔ امن نصیب فرما بیگا  
 جو بھی امن نصیب فرمائے گا۔ باتیں کرے گا جو بھی باتیں کرے گا۔ اور کلام  
 کرے گا جو بھی کلام کرے گا (یعنی حق تعالیٰ شانہ محبوب بنا کر ہر قسم کی  
 نعمتوں سے تجھ کو مالا مال کر دے گا) اے اصل مزہ سے غافل  
 تم کہاں ہو؟ جس مضمون کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں تمہارے قلوب  
 اس سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں؟ تم یوں سمجھتے ہو کہ بہت آسان  
 کام ہے حتیٰ کہ بناوٹ اور تصنع اور نفاق سے بھی تم کو حاصل ہوا بیگا  
 (سو بیخیال خام ہے) اس مضمون کو ضرورت ہے صدق کی اور گریز ہائے  
 تقدیر کے نیچے صبر کرنے کی۔ جب کہ تو تو نگری و عافیت کی حالت  
 میں معصیت خداوندی میں مشغول ہو۔ اس کے بعد مجملہ معصیتوں  
 اور جھپی اور کھلی ہر قسم کی لغزشوں سے توبہ کر لے گا اور ذات حق  
 کی تلاش میں بنوں اور جنگلوں کا رخ کر لے گا تب تیری جانچ کا

بَارَكَ الْاِخْتِيَارُ جَاءَكَ الْبَلَاءُ فَطَلَبَ  
 نَفْسَكَ مَا كَانَتْ فِيهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 فَلَا تَقِيلُ مِنْهَا وَتُعْطِيَا ذَلِكَ فَإِنْ صَبَرْتَ  
 حَصَلَ لَكَ مَلَكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ  
 تَصْبِرْ فَاتَّهَا ذَلِكَ يَا تَائِبُ ائْتِ وَأَخْلِصْ  
 وَتَرَرَمَعَ نَفْسُكَ اِنْقِلَابًا لَامَرًا وَفِي الْبَلَاءِ  
 قَرَرٌ مَعَهَا أَنَّ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ يُسْهِرُ كَيْلَهَا وَ  
 يُطْعِمُ هَمَّهَا وَتُؤَنِّمُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْاَهْلِ  
 وَتُجِدُّنَ وَالْاَصْلَ قَاءً وَالْمَعَارِفَ وَدَائِعَ  
 يَوْمٍ فِي قُلُوبِهِمْ هُمُ الْمَقْتَلُهَا وَانَّ لَا يَقْرُبُهَا  
 أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يَدُ نَوَامِنِهَا أَمَا سَمِعْتَ  
 قَصَّةَ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ عَذِّبَهُ وَاصْطَفَاهُ وَانَّ لَا يُفِيغُ بَعْدَهُ فِيهِ  
 حَظٌّ كَيْفَ أَفْرَدَهُ عَنْ مَالِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ  
 وَاتِّبَاعِهِ وَاقْعَدَهُ فِي لُجَّةٍ عَلَى مَوْبِلَةٍ  
 خَارِجًا عَنِ الْعُمْرَانِ وَكَرَّيْبًا عِنْدَ مَنْ  
 أَهْلِهِ سَوَى زَوْجَتِهِ فَتَحْدُمُ السَّاسُفُ  
 تَأْتِيهِ بِقُوَّتِهِ ثُمَّ أَذْهَبَ  
 لَحْمَهُ وَجَلَدَهُ وَثَوَّتَهُ وَاقْبَلَ  
 عَلَيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَقَلْبَهُ  
 أَرَى عَجَائِبَ قَدْ رَتَبَتْ فِيهِ  
 فَكَانَ بَيْنَ كَرَمِهِ  
 بِلِسَانِهِ وَبَيْنَ جَمِيدِهِ  
 بِقَلْبِهِ

وقت آئے گا اور (طرح طرح کی) مصیبتیں تجھ پر نازل ہوں گی میر  
 تیرا نفس (تکلیفوں سے گھبر کر) اُس دنیا اور عافیت کا طالب ہو گا جس میں  
 پہلے شغول تھا پس تو اس کی اس خواہش کو نہ قبول کیجو اور نہ اس کو وہ  
 (آرام) دیجو۔ کیونکہ اگر تو (ان امتحانی مصیبتوں پر) صابر رہا تو دنیا  
 و آخرت کا ملک تجھ کو نصیب ہو گا۔ اور اگر صبر نہ کیا تو یہ ہاتھ سے جا آ  
 رہے گا۔ اُسے توجہ کرنے والے (توبہ پر) جتنا رہ اور مخلص بن۔ اور  
 گردش حال و نزولِ آفات پر اپنے نفس کو جفا اور اس کو خوب جفا  
 کہ حق تعالیٰ اس کو رات بھر جگائے گا بھی اور دن بھر یہاں سا بھی رکھا  
 اور اس میں اور اس کے گنہ اور پڑوسیوں اور یار احباب اور  
 واقف کاروں میں جدائی بھی ڈالے گا۔ اور ان کے دلوں میں اس کی  
 طرف سے ناراضی بھی واقع کرے گا کہ ان میں سے نہ کوئی اس کے  
 پاس پہنچے گا اور نہ قریب آئے گا۔ کیا تو نے ایوب علیہ السلام کا  
 قصہ نہیں سنا کہ جب حق تعالیٰ نے اُن کی محبت و برگزیدگی کو ثابت  
 کرنا چاہا اور یہ چاہا کہ اُن میں کسی دوسرے کا کچھ بھی حصہ نہ ہے  
 تو (دیکھ) ان کو ان کے مال اور اہل و عیال اور خدام سے کیسا تنہا  
 بنا دیا (کہ سب کو ان سے علیحدہ کر لیا) اور ان کو آبادی سے باہر ایک  
 ٹوٹی پر جھونپڑی میں لاجھایا اور ان کے متعلقین میں سے کوئی بھی  
 ان کے پاس نہ رہا۔ بجز ان کی بی بی کے وہ لوگوں کی خدمت کر کے (کچھ  
 ٹکے کمائی) اور خوراک (خرید کر) ان کے پاس لے آتی تھی۔ اس کے  
 بعد (مرضِ جذام میں مبتلا فرما کر) ان کا گوشت اُن کی کھال اور  
 اُن کی قوت بھی لے لی اور صرف کان آنکھ اور دل بے ہنہ دیا۔ ان کے  
 متعلق اپنی عجیب و غریب قدرتیں دکھائیں (کہ بکثرت مال اور اولاد  
 حشم و خدم والا حسین و رئیس پیغمبر چند ہی روز میں سخاوت محض  
 اور بے مونس و غمگسار بن گیا) بایں ہمہ وہ حق تعالیٰ کو اپنی زبان  
 سے یاد کرتے اور اپنے قلب سے اس کے ساتھ مناجات فرماتے اور اپنی

وَلَمْ يَكُنْ لَكَ قُلُوبٌ بَصِيرَةٌ ۖ وَرُوحَهُ نَكَّرَدُّ  
فِي جَسَدٍ ۖ وَكَانَتْ أَلْمَلَايِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَ  
تُزَوِّرُهُ ۖ وَانْقَطَعَ عَنِ الْإِنْسَانِ ۖ وَالصَّلَاةُ بِهِ  
الْإِنْسَانِ ۖ انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْأَسْيَابُ وَالْحَوْلُ  
وَالْقُوَى ۖ وَبَقِيَ أَسِيرُ خَلْقِهِ ۖ قَدْرَهُ وَقُدْرَتُهُ  
وَرَادَتُهُ وَسَابِقَتُهُ كَانَ أَمْرُهُ سِرًّا ۖ شَحَرُ  
مَعَارِفِي الْإِنْسَانِ عِيَانًا ۖ كَانَ الْأَوَّلُ مُؤَادًا وَ  
مَعَارِ الشَّارِئِ حُلُوجًا ۖ طَابَ لَهُ الْعَيْشُ فِي بَلَدِهِ ۖ  
كَمَا طَابَ عَيْشُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَارِهِ  
الْقَوْمُ يَتَعَوَّدُونَ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ ۖ وَكَأَنَّ  
بَعْضَ عَجُونٍ مِثْلَ إِنْزَعَا حَكْمُهُ ۖ الْبَلَاءُ يَأْتِي خَلْقًا  
مِنْهَا فِي الْبُيُوتِ ۖ وَمِنْهَا فِي الْقُلُوبِ وَمِنْهَا مَمَرٌ  
لِلْعَالَمِ ۖ وَمِنْهَا مَمَرٌ لِلْخَلْقِ ۖ لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَمْ  
يُزَكَّ ۖ الْبَلَاءُ يَأْخُطُّ طَيْفَ الْحَيِّ عَمْرٍ ۖ وَحَلَّ ۖ هَمَّتْ  
الْعَالَمِينَ الرَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الْكَرَامَاتُ ۖ وَفِي  
الْآخِرَةِ الْجَنَاتُ ۖ وَهَمَّتْ الْعَارِفُونَ بَقَاءَ الْإِيمَانِ  
سَلْيُوفِي الدُّنْيَا ۖ وَالْخَلَاصُ مِنْ تَارِ اللَّهِ عَمْرٍ ۖ  
جَلَّ فِي الْآخِرَةِ ۖ لَا زَالَ هَمَّتْ وَشَهْوَتُهُ فِي  
طَلَبِ ۖ حَمَّتْ يُقَالُ لِقَلْبِهِ مَا هَذَا ۖ أَسْكَنَ وَ  
أَبْطَأَ ۖ الْإِيمَانُ ثَابِتٌ عِنْدَكَ وَمِنْكَ لَيْفَتُوسُ  
الْمُؤْمِنُونَ نُورًا لِيَسْتَرْهُمْ ۖ وَأَنْتَ عَلَّامُ السُّجُوتِ  
مَقْبُولُ الْقَوْلِ ۖ تَكُونُ سَبَبًا لِمَخْلَصِ خَلْقٍ  
كَثِيرٍ مِنَ النَّارِ ۖ تَكُونُ بَيْنَ يَدَي نَبِيِّكَ  
الَّذِي هُوَ سَيِّدُ  
الشَّافِعِينَ ۖ

آنکھ سے اس کی قدرت کے کرشموں کا نظارہ کرتے تھے حالانکہ آپ  
کی رُوح آپ کے بدن کے اندر تڑپا کرتی اور فرشتے آپ پر (ترس  
کھاتے اور) دُعائیں مانگا کرتے اور آپ کی زیارت کو آتے تھے اور  
آپ سے آپ جدا اور حق تعالیٰ کے ساتھ انسیت تھے متصل تھے کہ اسباب  
اور طاقت و زور آپ سے منقطع ہو لیا اور آپ حق تعالیٰ کی محبت  
کے، اس کی تقدیر کے، اس کی قدرت کے، اس کے ارادہ اور علم  
سابق کے قیدی بنے ہوئے رہ گئے تھے۔ اول آپ کا معاملہ پوشیدہ  
تھا کہ کمال صبر سے کوئی واقف نہ تھا اس کے بعد آخر میں علانیہ  
بن گیا۔ اول تلخ تھا اور بعد میں مٹھاں ہو گیا کہ تکلیف کی زندگی آپ  
کیلئے ایسی لذیذ بن گئی جس طرح ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آگ کے  
اندر لذیذ بن گئی تھی۔ اہل اللہ مصیبت پر صبر کرنے کے خوگر ہوتے ہیں۔  
اور تمہاری طرح مضطرب نہیں ہوا کرتے۔ تکالیف مختلف قسم کی ہوتی  
ہیں۔ بعض تو بدن میں ہوتی ہیں اور بعض دل میں اور بعض مخلوق کیستہ  
اور بعض خالق کے ساتھ جس شخص کو کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی بھی  
خوبی نہیں۔ مصائب حق تعالیٰ کے آنکڑے ہیں (کہ ان سے بچ کر جس کو  
اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے کھینچ لیتا ہے) عابد و زاہد کی مراد دنیا میں تو  
کرامتیں ہیں اور آخرت میں جنت۔ اور عارف کا مقصود دنیا میں  
ایمان کا قائم رہنا ہے اور آخرت میں حق تعالیٰ کی آگ سے نجات  
پانا۔ سدا اس کی مراد خواہش ہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے  
قلب سے (مخائب اللہ) کہا جاتا ہے کہ یہ کیا (فعلول) خیال ہے؟  
اطمینان و دل جمعی رکھو۔ ایمان تمہارے پاس قائم ہے۔ اور مسلمان تمہارے  
وسیلہ سے اپنے ایمان کے لئے نور حاصل کر رہے ہیں اور فرار تبت  
کو تمہاری شفاعت مقبول اور درخواستیں منظور کی جائیں گی۔ تم  
بہتری مخلوق کے دوزخ سے رہائی کا سبب بنو گے۔ اور اپنے  
بچے کے سامنے ہو گے جو تمام شفاعت کرنے والوں کے سردار ہیں

تجد پر نازل ہوں گی پھر  
ماہیت کا طالعہ کجا نہیں  
قبول کیجوا ورنہ اس کو وہ  
س پہا صابر رہا تو دنیا  
میں نہ کیا تو یہ ہاتھ سے جاتا  
بارہ اور مخلص بن اور  
جہا اور اس کو خوب جہا  
روں بھریا سا بھی کھیا  
اور یار احباب اور  
ان کے دلوں میں اسکی  
سے نہ کوئی اس کے  
الوہ علیہ السلام کا  
ست و برگزیدگی کو ثابت  
کے کچھ بھی حصہ نہ ہے  
ورق دام سے کیسا تنہا  
کو آبادی سے باہر ایک  
بین میں سے کوئی بھی  
کی خدمت کر کے (کچھ  
لے آتی تھی۔ اس کے  
شت ان کی کھال اور  
دل سے دیا۔ ان کے  
نرت مال اور اولاد  
ی روز میں ستوان بھن  
ن تلے کو اپنی زبان  
صات فرماتے اور اپنی



اَسْئَلُ بِغَيْرِ هَذَا اِهْدَا لِهَذَا اَتَوْفِئِعْ بِنَقَاءِ الْاِيْمَانِ  
وَالْمَعْرِفَةِ وَالسَّلَامَةِ فِي الْعَاقِبَةِ ۝ وَالْمَسْتَقِيمِ مَعَ  
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ هُمْ  
الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ ۝ فَكُلَّمَا كَرَّرَ عَلَيْهِ لَمْ يَنْ  
اَزْدَادْ خَوْفًا وَحُسْنَ اَدَبٍ وَزِيَادَةً مِنَ الشَّجَرِ  
اَلْقَوْمُ عَقَلُوا مَعْنَى تَوَلَّاهُ عَمْرًا وَجَلَّ يَفْعَلُ مَا  
يُرِيدُ ۝ وَتَوَلَّاهُ لَا يَسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ  
يَسْأَلُونَ ۝ وَتَوَلَّاهُ وَكَانَتْ شَاوْنُ الْاَنَ اِنْ يَشَاءُ  
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ عَقَلُوا اَنَّهُ فَقَالَ لِمَا يُرِيدُ  
لَا لِمَا يُرِيدُ الْخَلْقُ وَكَانَتْ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ ۝  
يُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ ۝ وَيَرْزُقُ وَيَصْنَعُ ۝ وَيُعِزُّ وَ  
يُذِلُّ ۝ وَيُعِزُّ لِمَنْ يُولِي ۝ وَيُذِلُّ لِمَنْ يَشَاءُ ۝ وَ  
يُعِزُّ وَيُفْقِرُ ۝ وَيُعِزُّ وَيُفْقِرُ ۝ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِالْقُوَّةِ  
اَلْقَوْمُ مَعَ اللَّهِ عَمْرًا وَجَلَّ ۝ يُغَيِّرُهُمْ وَيَبَدِّلُهُمْ  
يَقْبَلُهُمْ وَيُجِدُّهُمْ ۝ يُقِيمُهُمْ وَيُقْعِدُهُمْ ۝  
يُعِزُّهُمْ وَيُذِلُّهُمْ ۝ يُعْطِيهِمْ وَيَمْنَعُهُمْ ۝  
اَلْاَحْوَالُ تَتَغَيَّرُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ عَلَى قَلَامِ  
تَحْقِيقِ الْعُبُودِيَّةِ وَحُسْنَ الْاَدَبِ وَالْاَهْلَاقِ  
اَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ مَعًا وَمَعَ  
خَوَاصِّكَ مِنْ خَلْقِكَ ۝ لَا تَبْتَلِنَا  
بِالشَّعْثِ بِالْاَسْبَابِ الْاَعْتَادِ عَلَيْنَا ۝  
كَذَبْتَ عَلَيْنَا تَوْحِيدَ نَاكَ وَ  
تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ ۝ وَتَقَدَّيْنَا بِكَ ۝  
وَرَدَّ الْخَوَاصِّ ۝  
اِلَيْكَ ۝

(پس اس فکر کو چھوڑ دو اور) دوسرے کام میں لگو۔ یہ دستاویز ہے  
عاقبت کی سلامتی اور ایمان معرفت کے قائم رہنے اور مخلوق کے  
خواص یعنی انبیاء و مرسلین و صدیقین کے ساتھ چلنے کی۔ پس جوں جوں  
ان پر بار بار اس کا اظہار کیا جاتا ہے وہوں وہوں ان کا خوف اور  
حُسنِ ادب بڑھتا اور شکر گزاری میں ترقی ہوتی ہے۔ اللہ والے  
حق تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب سمجھ چکے ہیں کہ ”وہ جو چاہتا ہے  
کر دیتا ہے“ اور اس کے اس ارشاد کا کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس سے  
اس کی باز پرس نہیں ہو سکتی اور لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ اور اس کے  
اس ارشاد کا کہ تم چاہ بھی نہیں سکتے۔ مگر یہ کہ اللہ ہی چاہے جو  
پروردگار ہے سب سے جہاں کا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ جو کچھ  
بھی خود چاہتا ہے کرتا ہے۔ نہ یہ کہ جو مخلوق چاہے (وہ کرے)  
نیز یہ کہ ہر دن وہ ایک جہاں میں ہے۔ (کسی کو) اگے بڑھاتا  
ہے (کسی کو) پیچھے ہٹاتا ہے۔ کسی کو رفعت دیتا ہے۔  
کسی کو پستی۔ کسی کو عزت بخشتا ہے کسی کو ذلت۔ کسی کو معزول  
کرتا ہے کسی کو بحال۔ کسی کو مارتا ہے کسی کو چلاتا ہے۔ کسی کو توگر  
بناتا ہے کسی کو مفلس۔ کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ روکتا ہے۔  
اللہ والوں کے دلوں کو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ قرار ہی نہیں وہ  
ان کو متغیر و متبدل کرتا رہتا ہے کہ (کبھی) قریب کرتا ہے کبھی بعید  
کھڑا کرتا ہے اور کبھی بٹھاتا ہے۔ کبھی عزت دیتا ہے کبھی ذلت۔ کبھی  
عطا فرماتا ہے اور کبھی ہاتھ روکتا ہے۔ ان پر حالات آتے پڑتے  
ہیں مگر وہ گردن جھکائے سچی بندگی اور حُسنِ ادب کے قدم پانچے  
کھڑے رہتے ہیں۔ یا اللہ ہم کو اپنے ساتھ اور اپنی مخلوق میں اپنے  
خاص بندوں کے ساتھ حُسنِ ادب نصیب فرما۔ ہم کو اسباب کی  
وابستگی اور ان پر اعتماد کرنے میں مبتلا نہ کر۔ اپنے لئے ہماری توجہ  
اور اپنے اوپر ہمارا توکل اور اپنے ساتھ ہماری تو نگرانی اور

لَا تَبْتَلِنَا بِأَقْوَالِنَا وَاعْمَلِنَا وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِهَا  
عَاقِلُنَا بِكَرَمِكَ وَتَجَاوُزِكَ وَمَسَاحِقَتِكَ أَيْمِينَ  
طَرِيقُ الْحَقِّ كَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ كَيْسَ فِيهَا سَبَبٌ  
لَيْسَ فِيهَا مَعْلُومٌ كَيْسَ فِيهَا جَهَّةٌ وَكَابٌ  
لَيْسَ فِيهَا وَجُودُ الْغَالِقِ أَلْبِينِيهِ مَعَ الدُّنْيَا وَ  
الْقَلْبِ مَعَ الْآخِرَى وَالسِّرِّ مَعَ الْمَوْلَى بِالْإِسْرِ  
حَاكِمٌ عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبِ حَاكِمٌ عَلَى النَّفْسِ  
الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ حَاكِمَةٌ عَلَى  
الْبَيْتَةِ وَالْجَوَارِحِ حَاكِمَةٌ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا  
قَمَّ هَذَا دَعَا لِعَبْدٍ صَارَ الْحَيُّ وَالْإِنْسُ وَ  
الْمَلَكُ غَمَّتْ أَعْدَاؤُهُ فَيَصُدُّ الْكُلَّ قِيَامًا وَهُوَ  
قَائِمٌ فِي دَسْتِ الْقُرْبَى يَا مُنَافِقُ مَا يَفْعَمُ هَذَا  
بَيْنَكَ وَبَيْنَا قَاكَ وَكَصَلُوكَ أَنْتَ تُزَيِّنُ مُوسَكَ  
تُزَيِّنُ مَوْلَاكَ فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ تُزَيِّنُ قُبْلَةَ يَدِكَ  
أَنْتَ مَشُومٌ عَلَى نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
عَلَى مَنْ تُرِيهِ وَتَأْمُرُهُ بِاتِّبَاعِكَ أَنْتَ مُرَاهِ  
دَجَالٌ وَنَهَابٌ عَلَى أَمْوَالِ النَّاسِ لَا جَرَمَ  
لَا تَكُونُ لَكَ دَعْوَةٌ تُجَابَةُ وَلَا مَوْضِعٌ  
فِي قُلُوبِ الصَّادِقِينَ قَدْ أَضَلَّكَ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ سَوَّ  
بَرَى إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ تَرَى رِجَالَ الْحَيِّ غُرُوجًا عَلَى  
الْحَبُولِ وَالْبَحْرِ وَأَنْتَ عَلَى حِمَاٍ مُكْسِرِينَ وَارْكَبُهُمْ  
يَأْخُذُكَ دَعَا الشَّيَاطِينِ وَالْأَبَالِسَةِ إِجْتِهَدُ  
أَنْ لَا يُعْلَقَ عَنْ قُلُوبِكُمْ بَابُ فُرْجَةٍ كُنُونًا  
عُقْلَاءَ مَا أَشْمَرَ عَلَى  
شَيْءٍ

تیری طرف حاجتوں کو ٹوٹانا ہمارے لئے متحقق فرمائے۔ ہم کو ہمارے  
اقوال اور اعمال کے امتحان میں ممت ڈال اور ان پر ہم سے مواخذہ  
نہ کر۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم اور درگزر اور چشم پوشی کا معاملہ فرمائیں  
حق قلم کا راستہ وہ راستہ ہے جس میں نہ مخلوق ہے نہ اسباب نہ  
اپنی واقفیت ہے اور نہ کوئی سمت یا دروازہ۔ نہ اس میں کسی مخلوق کی  
ہستی۔ بس بدن دُنیا کے ساتھ اور دل آخرت کے ساتھ اور باطن  
مولیٰ کے ساتھ۔ باطن حاکم ہوتا ہے قلب پر اور قلب حاکم ہوتا ہے نفس  
مطمئنہ پر۔ اور نفس مطمئنہ حاکم ہوتا ہے بدن پر اور اعضا بدن حاکم  
ہوتے ہیں مخلوق پر۔ جب بندہ کے لئے صحیح اور کامل ہو جاتا ہے  
توجہات و انسان اور فرشتے اس کے زیر قدم ہو جاتے ہیں۔ کہ سب  
(دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں اور وہ مسند قرب میں بیٹھا ہوا۔  
اسے منافق یہ بات تیرے نفاق اور تصفیٰ سے ہاتھ نہیں آسکتی  
تو اپنے ننگ و ناموس اور مخلوق کے دلوں میں اپنی مقبولیت  
اور اپنی دست بوسی کی ترقی و پرویش میں لگا ہوا ہے۔ تو دنیا  
و آخرت دونوں میں اپنے نفس کے لئے بھی محسوس ہے اور ان کے  
لئے بھی جن کی پرویش کر رہا اور جن کو اپنے اتباع کا حکم  
دے رہا ہے۔ تو بیا کار و حبال اور لوگوں کے اموال کا ڈاکو  
ہے۔ پس ضرور ہے کہ نہ تیری کوئی دعا مقبول ہو اور نہ  
صدیقین کے قلوب میں تیری جگہ ہو۔ تجھ کو اللہ نے علم  
دیکر گمراہ بنایا۔ جب غبار ہٹلیگا تو تجھ کو نظر آئے گا  
کہ تو گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ جب (غفلت کا) غبار  
کھلیگا تو مردان خدا کو گھوڑوں اور ساندنیوں پر سوار دیکھے گا اور خود لگے  
پچھے ایک شکستہ حال گدھے پر ہوگا کہ شیطان اور ابلیسوں کی خواہی  
تجھ کو تمام رہی ہوگی۔ کوشش کرو کہ اس کے قریب کا دروازہ ہمارے قلوب  
سے بند نہ کر لیا جائے۔ سمجھدار بنو تمہاری حالت کچھ بھی نہیں۔

م میں لگو۔ یہ دستاویز ہے  
کے قائم رہنے اور مخلوق کے  
ساتھ چلنے کی۔ پس جوں جوں  
س و دس ان کا خوف اور  
ت ہوئی ہے۔ اللہ والے  
کے ہیں کہ وہ جو چاہتا ہے  
کچھ بھی وہ کرے اس سے  
باز پرس ہوگی۔ اور اس کے  
ریہ کہ اللہ ہی چاہے جو  
نے سمجھ لیا کہ وہ جو کچھ  
مخلوق چاہے (وہ کرے)  
" (کسی کو) آگے بڑھا  
و رفعت دیتا ہے۔  
کو ذلت۔ کسی کو معزل  
کو جلاتا ہے۔ کسی کو تو جگر  
ی سے ہاتھ روکتا ہے۔  
ساتھ فرار ہی نہیں وہ  
ریب کرتے بھی بعید بھی  
ہے بھی ذلت۔ کبھی  
حالات ازلے بدلے  
ان ادب کے قدم پانچے  
راہی مخلوق میں اپنے  
ما۔ ہم کو اسباب کی  
کر۔ اپنے لئے ہماری توجہ  
ری تو نگر ی اور

اَصْبَحُوا شَيْخًا عَالِمًا حَكِيمًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ  
 يَدُ لَكُمْ عَلَيْهِ مَنْ رَأَى الْمُطْلِعَ لَا يُفْلِحُ  
 مَنْ لَا يَصْحَبُ الْعُلَمَاءَ الْعَمَّالَ فَمَنْ يَنْصُرُ  
 التَّارِبَ لَا دِيكَ لَهُ وَلَا أَمْرَ لَهُ اَصْحَبُوا  
 مَنْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ  
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ اِذَا جَنَّ اللَّيْلُ وَتَامَ الْخَلْقُ وَ  
 سَكَتَ اصْوَاتُهُمْ فَلَيْقَهُمْ وَلَيْتَوَهَّاءُ وَلَصَلَّ  
 رُكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ ذِكْنِي عَلَى عَبْدٍ مِنْ  
 عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدْخُلَ  
 عَلَيْكَ وَيُعْرِضَنِي طَرِيقَكَ السَّبِيلَ لَا بُدَّ  
 مِنْهُ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَادِرًا  
 عَلَى أَنْ يَهْدِيَ إِلَيْهِ بِلا اُنْشَاءِ  
 كُونُوا عُقْلَاءَ مَا أَنْتُمْ عَلَى شَيْءٍ  
 تَكْتُمُوا مِنْ غَفْلَةٍ تَكْمُ قَالَ  
 السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مِنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ  
 ضَلَّ فَيَقْشَعُ عَلَى مَنْ  
 يَكُونُ مِرَاةَ لَوْحِدٍ دِيكَ  
 كَمَا تَنْظُرُ فِي الْمِرَاةِ وَ  
 تُسَوِّي وَجْهَ ظَاهِرِكَ  
 وَعَمَامَتِكَ وَشَعْرِكَ  
 كُنْ عَاقِلًا اَيْتَرُهَا  
 الْهُوسُ يَقُولُ  
 مَا أَحْتَاجُ إِلَى  
 مَنْ يُعَلِّمُنِي

صحبت اختیار کرو ایسے شیخ کی جو حکم خداوندی اور علم لدنی ہا تھا  
 ہو کہ وہ تم کو اس کا راستہ بتائے۔ جو فلاح دہندہ کو دیکھو گا  
 نہیں وہ فلاح بھی نہ پائے گا۔ جو علماء باعمل کی صحبت اختیار  
 نہ کرے وہ خاکی اندھے کہ نہ اس کے لئے مریض ہے (جس کی  
 طرف وہ منسوب کیا جائے) اور نہ ماں ہے (جو اس کو چھاتی  
 سے لگا کر پرورش کرے) اس کی صحبت اختیار کرو جس کو حق تعالیٰ  
 کی صحبت نصیب ہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا جائے اور ساری  
 مخلوق سو جائے اور (بول چال کی) آوازیں بند ہو جائیں تو تم میں  
 سے ہر شخص کو چاہیے کہ اٹھے اور روضہ کر کے دو رکعت پڑھے اور  
 دعا مانگے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے نیک اور مقرب  
 بندوں میں سے کسی بندہ پر مجھ کو مطلع کر تاکہ وہ مجھ کو تجھ پر  
 اطلاع بخشنے اور مجھ تیرے راستے سے واقف بنائے“ سب کے بغیر  
 چارہ نہیں۔ (لہذا وصول حق کے لئے شیخ کا راس پکڑنا لازمی ہے)  
 حق تعالیٰ قادر تھا کہ انبیاء کے بغیر بھی ہدایت دے دیتا (مگر دنیا  
 چونکہ عالم اسباب ہے اس لئے ان کو سبب ہدایت بنا کر بھیجا) سمجھا  
 بنو۔ تم کسی حالت پر بھی نہیں۔ اپنی غفلتوں سے ہوشیار ہو۔ (اور  
 بیعت و صحبت مشائخ کو بے ضرورت مت سمجھو) جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جس نے اپنی جائے کو  
 کافی سمجھا وہ گمراہ ہوا“ ایسے شخص کی تلاش کر جو تیرے دین کے  
 چہرہ کے لئے آئینہ بنے جس طرح کہ اس آئینہ میں تو نظر کرتا اور  
 اپنے ظاہری منہ اور دستار اور بالوں کو برابر کیا کرتا ہے۔ (اسی  
 طرح مرشد کی صحبت میں تجھ کو اپنے دین کا منہ نظر آئے گا۔  
 اور اس کو بنا سنوار سیکھا) صاحب عقل بن۔ یہ ہوس کیا دہلیا  
 ہے (کہ بیعت کو فضول سمجھتا ہے) تو کہتا ہے کہ مجھے ایسے  
 شخص کی حاجت نہیں ہے جو مجھ کو تعلیم دے، حالانکہ

وَقَدْ قَالَ السَّيِّئُ  
 الْهُوسُ مِنْ مِرَاةِ  
 مَا مِرَاةَ لَوْحِدٍ  
 فِي مِرَاةِ كَلَامِهِ  
 هَلَا الْهُوسُ  
 أَنْ يَزِيدَ كَرَمِي  
 وَمَا كَوْنُكُمْ وَ  
 وَلَا يَنْقُصُ  
 الْغَوْرَةَ مَا يَزِيدُ  
 ذَرَّةً هَذَا أَشْهُ  
 الْأَمْرُ تَمَرٍ وَاشْ  
 بِمَا لَا بُدَّ مِنْ قِيَمِهِ  
 الْأَمْرُ مَا يَحْتَجُّ  
 وَالْمَرْءُ مَا يَحْتَجُّ  
 يَصْلُحُونَ إِلَى حَا  
 سَوَالٍ لَا يَسْأَلُ  
 الْمَهَارَةَ يَصِيرُ  
 تَارَةً لِأَجْلِهِمْ  
 بِالذَّكَاءِ  
 أَرْزُقْنَا خَافَ  
 الْأَحْوَالِ  
 وَالذِّكْرُ  
 مَحْتَلَطٌ  
 الْحِفْظُ  
 فِي

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 الْمَرْءُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ: إِذَا صَحَّ إِيمَانُ الْمُؤْمِنِ  
 صَارَ مِرَاةً لِلْخَلْقِ يَتَبَوَّءُونَ وَجْهَهُ أَدْيَاهُمْ  
 فِي مِرَاةٍ كَلَامِهِمْ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 هَاشِمٍ الْأَنْصَارِيِّ: كُلُّ سَاعَةٍ تَسْأَلُونَ اللَّهَ عَنْ رَجُلٍ  
 أَنْ يُزِيدَ كَرَمًا فِي مَا كُتِبَ لَكُمْ وَمَشُورَةً بَيْنَكُمْ وَلَكُمْ  
 وَمَنْ كُنْتُمْ حُكْمًا وَأَرْزَاقًا: هَذَا الشَّيْءُ لَا يُزِيدُ  
 وَلَا يَنْقُصُ: وَكُلُّ مَا مَعَكُمْ كُلُّ دَارٍ مُحَابَبُ  
 الْغَنَةِ: مَا يُزِيدُ الرِّزْقَ ذِكْرًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ  
 ذِكْرًا: هَذَا الشَّيْءُ مَمْرُومٌ مِنْهُ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونُوا  
 أَوْفَرًا: وَأَنْتُمْ أَعْمَاءُ تَهْتَمُّونَ بِهِ: لَا تَشْكُلُوا  
 بِمَا لَا بُدَّ مِنْ تَحْيِيئِهِ: لِأَنَّهُ يَنْقُصُ كَرَمُ حَيْثُ هُوَ:  
 الْقِسَامُ يَكُنْ فِي أَوْفَاهَا الْمُؤَخَّرَةُ: أَتَحْكُمُ مِنْهَا  
 وَالْمَرْءُ مَا يُحِبُّونَ وَمَا تَكْرَهُونَ: الْقَوْمُ  
 يَصِلُونَ إِلَى حَالٍ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ فِيهَا دُعَاءُ وَلَا  
 سُؤَالٌ: لَا يَسْأَلُونَ فِي جَلْبِ الْمَصْلَحَةِ وَلَا دَفْعِ  
 الْمَهَارَةِ: يَصِيرُ دُعَاؤُهُمْ بِأَمْرٍ مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُمْ:  
 كَأَنَّهُ لَا حِيلَ لَهُمْ وَتَارَةً لِأَجْلِ الْخَلْقِ: فَيُنْطَلِقُونَ  
 بِالْأَعْيَادِ وَهُمْ فِي غَلَبَةِ عَمَلِهِ: اللَّهُمَّ  
 ارْزُقْنَا حَسَنَ الْأَدَبِ مَعَكَ فِي جَمِيعِ  
 الْأَحْوَالِ: يَصِيرُ الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ  
 وَالزَّكَاةُ وَجَمِيعُ الطَّاعَاتِ حَبْلَةً:  
 مُخْتَلِطَةً بِلُحُومِهِمْ وَدَمِهِمْ ثُمَّ يَجِيشُهُ  
 الْحِفْظُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان  
 دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ جب مؤمن کا ایمان صحیح ہو جائے  
 تو وہ ساری مخلوق کے لئے آئینہ بن جاتا ہے کہ وہ اس کی زیارت  
 کے اور اس کے پاس آنے کے وقت اس کی (صاف اور سچی) گفتگو  
 کے آئینہ میں اپنے دین کے منہ دیکھتے ہیں۔ یہ (فضول) ہوس کیسی؟  
 تم ہر وقت حق قائلے اسی کا سوال کرتے رہتے ہو کہ تمہارے کھانے  
 تمہارے پانی تمہارے کپڑے تمہاری بی بی اور تمہارے رزق میں  
 ترقی دے۔ حالانکہ یہ ایسی چیز ہے کہ تمہارے ساتھ سارے  
 مستحباب الدعوات بندے میل کر بھی دعائیں کریں تو نہ اس میں  
 زیادتی ہوگی نہ کمی۔ رزق تو نہ ذرہ بڑھے گا اور نہ ذرہ برابر گھٹے گا  
 اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اس کام میں لگو جس کے کرنے کا  
 تم کو حکم ہوا ہے۔ اور اس سے باز رہو جس کی ممانعت ہوئی ہے۔  
 اور جس کا خود ہی آنا ضروری ہے۔ اس میں مشغول مت ہو کیونکہ  
 اس کے لانے کا تو وہ تمہارے لئے ضامن ہو چکا ہے۔ سارے  
 مقسوم اپنے اوقات معینہ پر خود آجائیں گے خواہ شیریں ہوں یا  
 تلخ اور تمہارے پسندیدہ ہوں یا ناگوار۔ اللہ والے ایسی حالت  
 پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں نہ ان کے لئے دعا باقی رہتی ہے نہ درخواست  
 نہ وہ تحصیل منفعت کا سوال کرتے ہیں نہ دفع مضر کا۔ ان کی دعا  
 باعتبار قلب صرف حکم کی تعمیل میں رہ جاتی ہے۔ کبھی اپنی ذات  
 کے لئے اور کبھی مخلوق کے لئے۔ پس وہ دعائیہ کلمات زبان سے  
 نکالتے ہیں۔ حالانکہ اس سے غائب ہوتے ہیں (کہ اس کو مقصود  
 بالذات نہیں سمجھتے) یا اللہ ہم کو اپنے ساتھ تمام حالتوں میں  
 حسن ادب نصیب فرما۔ اس کا روزہ نماز اور ذکر اور جملہ عبادتیں  
 اس کی طبیعت بن جاتی ہیں کہ اس کے گوشت اور خون سے گھل جاتی  
 ہیں اس کے بعد اس کے جملہ احوال میں حق تعالیٰ کی حفاظت اس کے پاس

زندگی اور علم لدنی کا ہوا  
 صلاح دہندہ کو دیکھ گے گا  
 بار باری کی صحبت امتیاز  
 لئے مرغ ہے (جس کی  
 ہے) جو اس کو چھاتی  
 اختیار کرو جس کو حق تقاضا  
 میرا چھتا جائے اور ساری  
 بند ہو جائیں تو تم میں  
 دو رکعت پڑھے اور  
 اپنے نیک اور مقرب  
 کرنا کہ وہ مجھ کو تجھ پر  
 بنائے "سبب کے بغیر  
 دامن بکرا نالازمی ہے)  
 بیت دے دیتا (مگر دنیا  
 ہدایت بنا کر بھیجا) سمجھاؤ  
 سے ہوشیار ہو۔ (اور  
 سمجھو) جناب  
 "جس نے اپنی لئے کو  
 جس کو جوتیرے دین کے  
 آئینہ میں تو نظر کرتا او  
 ابر کیا کرتا ہے۔ (اسی  
 کا منہ نظر آئے گا،  
 بن۔ یہ ہوس کیا دہیا  
 کہتا ہے کہ مجھے ایسے  
 تعلیم دے، حالانکہ

لَا يُفَارِقُهُ قَيْدُ الْحُكْمِ وَلَا لَحْظَةُ ۖ وَهُوَ مِنْ وَرَاءِ  
ذَلِكَ ۖ يَصِيرُ الْحُكْمُ كَالْمَرْكَبِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِيهِ  
يَسِيرُ فِي بَحْرِ قُدْرَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَلَا يَزَالُ  
يَسِيرُ فِيهِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى سَاحِلِ الْآخِرَةِ إِلَى  
سَاحِلِ بَحْرِ اللُّطْفِ وَيَدُ الْفَرْقِ فَهُوَ تَارَةً  
مَعَ الْخَلْقِ وَتَارَةً مَعَ الْخَائِقِ ۖ شَغْلُهُ وَتَعَبُهُ  
مَعَ الْخَلْقِ وَرَاحَتُهُ مَعَ الْخَائِقِ ۖ وَيُكَلِّمُكَ  
مُنَافِقٌ مَا عِنْدَكَ مِنْ هَذَا أَخْبَرُ وَيُكَلِّمُكَ  
لَيْسَ فِي أُمُورِكَ مِنْ هَذَا شَيْءٌ ۖ يَا قُودُوا فِي  
الصُّبُوحِ وَالْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ ۖ مَا تَسْمَعُونَ صُرَافِي  
عَلَيْكُمْ وَإِلَيْكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ مُوَالَاةَ الْإِبْرَاهِيمَ  
مَا أَعَامِلُكُمْ وَأُخَاطِبُكُمْ بِسُوءِ أَدَبِكُمْ وَأَفْعَالِكُمْ  
بَلْ أَرْفُقُ بِكُمْ بِرِيقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَذْنِ وَلَا  
تَهْرَبُوا مِنْ خَشْوَتِهِ كَلَامِي ۖ فَمَا ذَلِكُ مِنِّي ۖ  
إِنِّي أَنْظِقُ بِمَا أَنْظِقُ ۖ يَا غُلَامُ الْقَوْمِ  
يُؤَاصِلُونَ الضِّيَاءَ بِالنَّظَامِ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَهُمْ عَلَى قَدَرِ الْخَوْفِ وَالْحَذَرِ ۖ  
يَخَافُونَ مِنْ سُوءِ الْعَاقِبَةِ ۖ يَجْهَلُونَ عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ فِيهِمْ وَعَاقِبَةُ أَمْرِهِمْ ۖ قُؤَاصِلُوا الضِّيَاءَ  
بِالنَّظَامِ حُرْنًا وَكَابَةً وَبُكَاءً ۖ مَعَ دَوَامِ  
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَجَمِيعِ  
الطَّاعَاتِ ۖ ذَكَرُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ  
بِقُلُوبِهِمْ وَالسِّنَنِ ۖ فَلَمَّا  
وَصَلُّوا إِلَى الْآخِرَةِ  
دَخَلُوا الْجَنَّةَ ۖ

آتی ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی شریعت کی پابندی اس سے جدا نہیں  
ہوتی۔ حالانکہ وہ اس سے پرے ہو جاتا ہے (کہ حفاظت حتی ہی اس سے  
کام لیتی رہتی ہے) حکم شرعی گویا اس کی کشتی بن جاتا ہے اور وہ اُس کے  
اندیشہ ہوتا ہے کہ قدرت پروردگار کے سمندر میں چلتا ہے اور ہر  
وقت چلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ساحل آخرت تک آگتا ہے اور  
لطف و دست قرب کے سمندر کے کنارہ پہنچتا ہے۔ پس وہ  
مخلوق کے ساتھ ایک بار ہوتا ہے تو خالق کے ساتھ ہزار بار اس کا  
شغل اور اس کی محنت مشقت مخلوق کے ساتھ ہے اور اس کی راحت  
خالق کی معیت میں۔ تجھ پر افسوس لے منافق مجھ اس کی مطلق تفضیت  
نہیں۔ تجھ پر افسوس کہ ان باتوں میں سے تیرے معاملات میں کوئی چیز  
بھی نہیں۔ اے مخلوق کو دلو میں بھرے ہوئے خلوت خانوں میں بیٹھنے والو  
کیا میری چیخ و پکار اور مٹو پچو تم کو سنائی نہیں دیتی۔ تم بہرے ہو  
اٹھو اور اب بھی کچھ نہیں جگڑا ہے۔ میں تمہارے ساتھ برتاؤ  
اور خطاب تمہارے سوا اور افعال الہیہ کے موافق نہیں  
کروں گا۔ بلکہ بہ شفقت خداوندی اس کے حکم سے تمہارے ساتھ  
نرمی برتوں گا۔ میٹری سخت کلامی سے بھاگو مت (اور بدگمان نہ  
بنو) کیونکہ وہ میٹری طرف سے نہیں ہے۔ میں توجس طرح بکھوایا  
جاتا ہوں اسی طرح بولتا ہوں۔ صاحبزادہ اہل اللہ حق تعالیٰ  
کی عبادت میں رات کو دن سے ملائے اور باوجود اس کے وہ  
خوف اور اندیشہ کی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو ڈر لگا رہتا ہے  
سور خاتمہ کا۔ وہ اپنے متعلق اور اپنے خاتمہ اور انجام کے متعلق علم  
خداوندی سے ناواقف ہیں۔ لہذا باوجود صوم و صلوة اور حج اور  
جملہ عبادتوں کے صُرن و غم اور گری میں رات دن لگے رہتے ہیں وہ  
اپنے رب کا اپنی زبانوں اور ثلوب سے ذکر کرتے رہتے ہیں۔ لہذا  
جب وہ آخرت میں پہنچیں گے توجنت میں داخل ہوں گے۔ اور

وَرَأَوْا وَجْهَ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ امَّتَهُ لَهُمْ  
حَمْدُهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ  
عَنَّا الْحَزْنَ ۖ وَلِلَّهِ عِزٌّ وَجَلَّ عِبَادُهُ وَهُمْ سَائِدَةٌ  
لِّرُؤُوسِهِمْ وَشُيُوخِهِمْ وَرُؤُوسُهُمْ وَأُمَرَاؤُهُمْ  
مُلُوكُهُمْ ۖ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا  
الْحَزْنَ ۖ إِنَّ الدُّنْيَا قِلٌّ الْآخِرَةُ ۖ إِذَا وَصَلَتْ قُلُوبُهُمْ  
إِلَىٰ بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَصَادَ قُوَّةُ مَفْتُوْحًا ۖ وَ  
الْمَلَائِكَةُ مُرَدِّدَةٌ لَهُمْ قِيَامٌ مُّصْطَفُونَ مُنْتَظَرُونَ  
يَسْتَمِعُونَ عَلَيْهِمْ وَيَطْرُقُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ  
فَيَنْزِلُونَ إِلَىٰ دَارِ الْقُرْبَىٰ فَيَذَرُونَ مَا لَعَنَ رَأَتْ  
وَلَا دُونَ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ يَقُولُونَ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا حَزْنَ الْبُعْدِ حَزْنَ الْحِجَابِ ۖ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ كَيْفَمَا أَشْغَلْنَا بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْخَلْقِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي احْطَفَا نَالَ نَفْسَهُ وَاخْتَارَا نَالَ الْغُرْبَىٰ  
وَأَذْهَبَ عَنَّا حَزْنَ الْإِنْقِطَاعِ عَنْ حَزْنَ الْإِسْتِعْجَالِ  
بِخَيْرِهِ ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنَا الْإِنْقِطَاعَ إِلَىٰ  
لِقَائِ رَبِّنَا لِنَغْفِرَ شُؤْرًا يَا عَلَامُ إِذَا أَحْكَمْتَ الْإِيمَانَ  
وَصَلَّيْتَ إِلَىٰ دَارِ الْمَعْرَةِ تَمَرُّ إِلَىٰ وَادِي الْعِلْمِ تَمَرُّ إِلَىٰ  
كَوْكَبِ الْفَنَاءِ عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ ۖ تَمَرُّ إِلَىٰ الْوُجُودِ بِحَبْلِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَيُخَلِّصُ بِرُؤُوسِهِ حَزْنَكَ ۖ فَالْحِفْظُ  
بِحَبْلِكَ ۖ وَالْحِمَىٰ بِمُحَوَّلِكَ ۖ وَالتَّوْفِيقُ بِطَرَفِ يَدَيْهِ  
بِيَدِكَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ تَسْمِعُ حَوْلَكَ ۖ وَالْأَرْوَاحُ تَأْتِيكَ  
تُسَلِّمُ عَلَيْكَ ۖ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاكِي بِكَ الْخَلْقَ ۖ وَ  
تَنْظَرُ أَتَىٰ تَرَمَّاكَ وَتَجَنَّبُكَ إِلَىٰ دَارِ قُرْبِهِ ۖ وَ  
الْإِنْسُ بِهِ وَالْمَسَاجِدُ لَهُ ۖ

ذات حق کا دیدار نصیب ہوگا اور اپنی عزت انسانی دیکھیں گے۔  
اس پر اس کی حمد کریں گے۔ اور کہیں گے کہ شکریہ اللہ کا جس نے ہم  
(خاتمہ و انجام کا فکرو) غم رفع کر دیا۔ اور حق تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے  
بھی ہیں جو ان مسلمانوں کے سر پر آؤدہ اور شاخ واکا بر اور ان کے  
اقتسر اور بادشاہ ہوں گے۔ وہ یوں عرض کریں گے کہ شکریہ اللہ کا  
جس نے آخرت سے قبل دنیا ہی میں ہم سے غم دور فرما دیا۔ جب ان کے  
قلوب اپنے رب کے دروازہ پر پہنچیں گے تو اس کو کھلا ہوا پائیں گے۔ اور  
سواروں کے گردہ در گردہ کو کھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے صف بستہ  
کھڑے ہوئے اپنی آمد کے منتظر پائیں گے۔ جو ان کو سلام کریں گے اور  
ہٹو چوکتے ہوئے آگے آگے چلیں گے۔ پس وہ قرب کے مکان میں داخل  
ہوں گے اور وہ بہار دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی اور نہ  
کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گذرا (اس وقت وہ) عرض کریں گے کہ شکریہ  
اللہ کا جس نے ہم سے دور فرمایا دُور کا غم اور محرومیت کا غم۔ اللہ کا شکریہ  
کہ ہم کو دنیا اور آخرت اور مخلوق میں مشغول نہ بنایا۔ اللہ کا جس نے ہم کو  
اپنی ذات کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے قرب کیلئے اختیار کیا اور ہم سے دور فرمایا  
اپنی جدائی کا غم اور اعیار میں مشغولیت کا غم۔ شکریہ اللہ کا جس نے اپنے ساتھ کیلی  
ہم کو نصیب فرمایا۔ واقعی ہمارا پروردگار بڑا ہی بخش بارقد دان ہے۔ صابرا  
جب تو ایمان مضبوط کر لیا تو خاتم معرفت تک پہنچ جائیگا اس کے بعد علم لدنی کی  
وادی پھر اپنی اور مخلوق کی ہستی سے خنایت کی وادی پر پہنچے گا اور اس کے بعد خدا  
کے ساتھ ہستی ہوگی نہ کہ اپنے ساتھ اور نہ مخلوق کے ساتھ۔ یہاں سے وقت تیرا غم  
دور ہو جائے گا۔ حفاظت حق تیری خام بنے گی۔ حمایت تجھ کو محیط ہوگی تو حق  
ہٹو چوکتے ہوئے تیرے آگے ہوگی۔ فرشتے تیرے چار طرف چلیں گے۔ اراج  
طبقات آئیں گی اور اسلام علیکم کہیں گی۔ حق تعالیٰ مخلوق پر تجھ سے خیر  
فرمائیگا اس کی نگاہیں تیری پاسبانی کریں گی اور تجھ کو کھینچیں گی۔ اسکے  
قرب کے گھر کی جانب اور اس کے ساتھ انس و مناجات کی جانب۔ جو

کی پابندی اس سے جڑا  
(کہ حفاظت حق ہی اس  
تی بن جائے اور وہ اس  
سمندر میں چلتا ہے اور  
آخرت تک آگتا ہے اور  
کہ پہنچتا ہے۔ پس در  
تک کے ساتھ ہزار بار ان کا  
ساتھ ہے اور اس کی راحت  
نافی مجھے اس کی مطلق  
ہرے معاملات میں کوئی چیز  
فلوت خانوں میں بیٹھے وار  
نی نہیں دیتی۔ تم بہرے  
تمہارے ساتھ برتاؤ  
سال بد کے موافق نہیں  
حکم سے تمہارے ساتھ  
گومت (اور بدگمان نہ  
میں تو جس طرح بکویا  
اہل اللہ حق تعالیٰ  
دور وجود اس کے وہ  
ان کو ڈر لگا رہتا ہے  
را انجام کے متعلق علم  
موم و صلوة اور حج اور  
دن لگے رہتے ہیں وہ  
رستے رہتے ہیں۔ لہذا  
مل ہوں گے۔ اور

حَابٍ مَنْ قَعَدَ عَنِّي مَنْ غَيْرِ عَذَابٍ وَيْلَكَ تَزَاهِي  
فِي مَقَامِي الَّذِي قَدْ أَقَمْتُ فِيهِ مَا تَقْدِرُ مَا يَقَعُ  
بِيَدِ الْمَلَكِ الْمُؤْتَمِرِ أَحْمَدُ هَذَا شَيْءٌ يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ  
إِلَى الْأَرْضِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا  
عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنْزِلُهُ إِلَّا بِإِذْنٍ مَعْلُومٍ الْغَيْثُ  
يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَنْظُرُهُمْ مِنْهَا الْقُنَادُ  
هَذَا الْأَمْرُ يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى أَرْضِ الْعُلَا  
فَتَهْتَرُ وَتَنْتَبُ مِنْ كُلِّ حَيْرٍ تَنْتَبُ الْأَسْرَارُ  
وَالْحِكْمُ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّوَكُّلُ وَالتَّوَجُّعُ وَالتَّقَرُّ  
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيدُ هَذَا الْقَلْبُ فِيهِ  
أَشْبَارُ وَأَشْمَارُ يَصِيدُ فِيهِ كَيْفِي وَفَقَارُ  
وَمِحَارُ وَالْهَارُ وَجِبَالُ يَصِيدُ كَجَمْعِ الْأَمْرِ  
وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْأَرْوَاحِ هَذَا شَيْءٌ مِنْ  
وَرَاءِ الْعُقُولِ قَدْ رُفِعَ خَصَصَةٌ وَإِلَّا دَكَاؤُ  
عِلْمُ يَسْتَأْذِنُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا حَادٍ  
أَفْرَادٍ مِنْ خَلْقِهِ اجْهَدُوا أَنْ تَقْعُوا فِي  
شَبَكَةِ كَلَامِي قُعُودِي وَكَلَامِي شَبَكَةُ أَنْتَظِرُ  
وَقُورُ وَاحِدٍ مِنْكُمْ فِيهَا إِنَّمَا السَّمَاءُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَا سَمَاطِي أَجِيبُونِي بِحِكْمِ اللَّهِ الْفَعُولِي حَقُّ  
أَحْمِلَكُمْ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْفَعُولِي دَارِي  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْكَذِبُ دَارِي الشَّيْطَانِ  
الْحَقُّ شَيْءٌ وَالْبَاطِلُ شَيْءٌ وَكَلَامُهُمَا ظَاهِرَانِ عِنْدَ  
كُلِّ مَدِينٍ يَنْظُرُ بِعُورٍ يَمَكُنُهُ تَنْعُونَ الذِّكَا  
يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ وَأَنْتُمْ يَخُفُّ عَلَيْكُمْ الصَّادِقُ  
مِنَ الْكَاذِبِ الْأَمَحِي مِنَ الْبُطُولِ

عذر کے بغیر مجھ سے الگ ہوا وہ برباد ہوا۔ تجھ پر افسوس کہ جس مقام پر  
میں کھڑا ہوں اس میں میرا مقابلہ کرتا ہے تیری اتنی طاقت نہیں ہے اور  
نتیجہ اس مقابلہ سے تیرے ہاتھ کچھ آسکے۔ یہ چیز زمین کی طرف آسمان  
سے نازل ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں  
جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم اس کو معین معتمد پر  
آتائے ہیں۔ بارش زمین کی طرف آسمان ہی سے اتر آتی ہے۔ اس کے  
بعد اس کی روئیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ مضمون بھی قلوب  
کی زمین کی طرف آسمان ہی سے اترتا ہے۔ پس وہ ہر قسم کی خوبی سے  
اُگنے اور لہلہانے لگتے ہیں کہ اسرار و حکمتیں اور توحید و توکل  
اور مسابجات و قرب حق کے نبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تلب  
(ایسا باغ) بن جاتا ہے جس میں قسم قسم کے درخت اور پھل ہوتے ہیں  
اس میں بڑے بڑے جنگل اور بن اور مسند اور نہریں اور پہاڑ ہوتے  
ہیں۔ وہ انسان و جنات اور ملائکہ و ارواح کے جمع ہونیکا مقام  
بن جاتا ہے۔ یہ ایک چین ہے جو عام عقول سے بالا ہے۔ محض  
قدرت ہے اور ارادہ و علم ہے جو حق تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔  
اور یہ اس کی مخلوق میں خاص ہی خاص انفراد کو نصیب ہوتا ہے۔  
کوشش کرو کہ میرے وعظ کے جال میں آپھنسو۔ میرا بیٹھنا اور وعظ  
کہنا ایک جال ہے۔ میں منتظر رہتا ہوں کہ کوئی تم میں سے اس میں  
آپھنسے۔ یہ دسترخوان تو خدا کا ہے نہ کہ میرا۔ اللہ تم پر رحم کرے میرا  
کہنا مان لو۔ میرا اتباع کرو کہ میں تم کو اٹھا کر دروازہ حق تک لے  
جاؤں۔ صدق حق تعالیٰ کی طرف بولا ہے اور شیطان کذب کی  
طرف بولا ہے۔ حق بھی ایک چیز ہے اور باطل بھی ایک چیز ہے۔ مومن  
کے نزدیک دونوں ظاہر ہیں جن کو اپنے ایمان کے نور سے دیکھ لیتا ہے  
اے باشندگان عراق تم کو کاذبات کا دعویٰ ہے اور پھر بھی تم  
بچے اور جھوٹے اور برسر حق اور برسر باطل میں تمیز نہیں کرتے۔

مَنْ يَكُنْ بِكَ  
الْمُرِيدُ لِلْحَقِّ  
يَأْتِي مِنَ تَارِهِ  
وَلَوْ قَرَّبَ مِنْهُ  
أَنْتَ أَسِيرُ الشَّيْ  
الْشَّيْءُ وَالشَّيْءُ  
فِي قَيْدٍ وَمَا عِنْدَ  
السِّرِّ وَخَلَصَتْ  
لَكَ الرُّحْمَةُ  
يُخَفِّعُ عَلَيْكَ مِنْ  
لَا يَكْفُرُ كُذُوبُ  
الرَّحْمَةِ لِلصَّبْرِ  
يَا غُلَامُ عَلَيْكَ  
الْبُحَالُ الشُّجْعَانُ  
قَائِلُ صَفِّ الْأَجْدِ  
وَعَوْدُهَا الْعَزِي  
لَا تَرْفَعُ النَّصَا  
لَا تَرْفَعُ بِيَا حَنْ  
سُورَةَ يَمَلُ الْأَشْ  
أَوْقَمْتَ أَنَّ الشَّيْ  
مَعَالِكَةَ شَبَعْمَا  
كَيْدُ الطَّامَةِ كَيْدُ  
يَا لَيْلِي مَنَّا لَوْلَا  
مَنْ يَكُنْ بِكَ

تَنْكُرُ بِكُمْ عَائِدٌ عَلَيْكُمْ وَأَنْ لَا بُرْكَانِي بِذَلِكَ  
الْمُرِيدُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُ جَلَّتْهُ وَلَا  
لَمَّا تَمُنُّ نَارُهُ ۖ بَلْ يُرِيدُ وَجْهَهُ فَحَسْبُ ۖ  
وَمَنْ يَمُنْ بِهِ مِنْهُ ۖ وَيَخَافُ مِنْ بَعْدِ ۖ عَنَّا  
أَنْتَ أَسِيرُ الشَّيْطَانِ وَالنَّهْوِ وَالنَّفْسِ وَ  
الْمَنِيَّةِ وَالشَّهَوَاتِ ۖ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ قُلُوبُ  
فِي قَبْرِ ۖ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ ۖ اللَّهُمَّ خَلِّصْهُ مِنْ  
السُّبْرِ ۖ وَخَلِّصْنَا أَمِينٌ عَلَيْكُمْ بِالْعَزِيمَةِ وَالْأَعْمَلِ  
فِي الرُّخْصَةِ ۖ مَنْ كَرِمَ الرُّخْصَةَ وَتَرَكَ الْعَزِيمَةَ  
صَحَّتْ عَلَيْهِ مِنْ هَلَاكِ دِينِهِ الْعَزِيمَةُ لِلرَّجَائِ  
بِمَا رَكِبَ الْخَطِيئَةَ وَالْأَشْقَ وَالْأَمْرَ ۖ وَ  
الرُّخْصَةَ لِلصَّبِيحَانِ وَالنَّسْوَانِ بِرَأْيِهَا الْأَمْرُ  
أَفْلَا مَعْلَمٌ عَلَيْكَ بِالصَّغَةِ الْوَلِّ ۖ لِأَنَّهُ صَفَّ  
الرَّجَالَ الشُّجْعَانَ ۖ وَكَارِقِ الصَّغَةِ الْآخِرِ  
أَلَمْ صَفَّ الْأَجْبَانِ

ۖ اسْتَحْدِمْ هَذِهِ النَّفْسَ  
عَزِيمَةً ۖ وَأَتَمَّ مَا حَمَلَهَا تَحْتَلُّ  
الرُّخْصَةَ النَّصَابَ فَإِنَّهَا تَمُوتُ لِلْفَيْهِ الْأَحْمَالِ عَنَّا  
بِمَا بَيْنَا عَنْ أَسَانَا وَبِمَا ضَعْفِكَ ۖ بَعْدَ عَيْدِ  
الرُّخْصَةِ يَمُنُّ الْأَشْقَالُ إِلَّا بِالنَّصَابِ ۖ لَا تُشْبِهُهُ إِلَّا  
وَأَمَلَتْ أَنَّ الشَّيْبَ لَا يُطْعِمُهَا ۖ وَرَأَتْهَا تَعْمَلُ فِي  
عَالَمِ شَيْبَةٍ ۖ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
يَكُونُ الْعَامَّةُ كَيْفَ الْأَهْلِ وَكَانَ يَمُنُّ إِذَا أَشِيدَ

تہاے جھٹلانے کا نقصان تم ہی پر پڑے گا۔ اور مجھے اس کی پڑا بھی نہ جو  
حق تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے وہ نہ اس کی جنت کا خواہاں ہوتا ہے اور نہ اس کی  
دو بخ سے ڈرتا ہے بلکہ صرف اسی کی ذات چاہتا اور اس کی دُوری سے خائف  
رہتا ہے۔ تو شیطان و ہوی اور نفس و دُنی اور خواہشات کا قیدی بنا ہوا  
ہے اور تجھے خبر نہیں۔ تیرا قلب قید میں پڑا ہوا ہے اور تجھے اطلاع نہیں۔ بالمشہد  
اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی خلاصی نصیب فرما۔ آمین۔  
عزیمت کو اختیار کرو اور رخصت سے اعراض کرو۔ جو شخص رخصت کا پابند  
ہوتا اور عزیمت کو چھوڑ دیتا ہے اُس کا دین برباد ہو جانے کا اس پر اندیشہ  
عزیمت مردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ خطرناک و دشوار اور تلخ شے کا اختیار  
کرنا ہے (جس کی بہت مردہی کر سکتے ہیں) اور رخصت بچوں اور عورتوں  
کے لئے ہے، اس لئے کہ اس میں سہولت زیادہ ہے (اور ضعیفوں کے لئے  
سہولت ہی شایان ہے) صابجرا وہ پہلی صف کو اختیار کرے کیونکہ وہ بہت  
وہلے مردوں کی صف ہے۔ اور پچھلی صف سے علیہ رہ کہ وہ کم ہمتوں کی  
صف ہے۔ اس نفس کو خدمت کا رعبہ اور عزیمت کا خوگر بنا، کیونکہ جس قدر  
تو اس پر عزیمت کا بوجھ لائے گا وہ اس کا تحمل ہو جائے گا۔ اس کے اوپر  
سے لاشی مت اٹھا ورنہ وہ سو جائے گا۔ اور بوجھ اپنے اوپر سے پھینک دے گا  
اس کو اپنے دانتوں کی سپیدی اور سفید آنکھیں مت دکھا کر مسکرانے  
اور پیار کی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگے) اس لئے کہ وہ نہایت بد خلام  
ہے کہ لاشی کے بغیر کام ہی کر کے نہ دیکھا۔ اس کو پیٹ بھر کر کھانا مت دے  
مگر اس وقت جبکہ تجھ کو یقین ہو جائے کہ شکم سیری اس کو سرکش نہ بنا دے گی  
اور اب وہ پیٹ بھر کے مقابلہ پر کام بھی پورا ہی کر لے گا۔ سفیان ثوری  
رحمۃ اللہ علیہ عبادت بھی بہت کرتے تھے اور کھاتے بھی بہت تھے اور جب  
سہ شریعت میں احکام کے دُور رہے ہیں ایک وہ کہ جس سے عبادت کا اجر زیادہ اور حسن  
دو بالا ہو جاتا ہے، اس کو عزیمت کہتے ہیں۔ اور دوم وہ جن سے اجر تو کم ہوتا ہے مگر عمل صحیح

ہوتا ہے مثلاً لڑائی کی باندی اور کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے۔ اور کبھی پڑھنا بلا عزمیہ پڑھ کر پڑھ لینا رخصت ہے کہ شرعاً امانت ہے پس دن کے متعلق مردوں کو  
رخصت کی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ وہی خشقت اٹھانا مردوں کا کام ہے۔ مردوں کی طرح کامل و کمزور کی رخصت پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

پر افسوس کہ جس مقام  
اسی اتنی طاقت نہیں ہے اور  
پینہ زمین کی طرف آسمان  
کو کوئی چیز بھی ایسی نہیں  
س کو معین مستدار ہر  
س سے اتر کر تہی ہو اس  
طرح یہ مضمون بھی طلب  
س وہ ہر قسم کی خوبی سے  
میں اور توحید و توکل  
نے ہیں۔ یہ تلب  
ت اور پھل ہوتے ہیں  
اور نہریں اور پہاڑ ہوتے  
ج کے جمع ہونیکا مقام  
ول سے بالا ہے۔ محض  
کے لئے مخصوص ہے  
اور کو نصیب ہوتا ہے۔  
سو۔ میرا بیٹھا اور دھڑل  
نی تم میں سے اس میں  
را۔ اللہ تم پر رحم کرے پرا  
اکر دروازہ حق تک لے  
اور شیطان کذب کی  
بھی ایک چیز ہے۔ مومن  
کے نور سے دیکھ لیتا ہے  
دعویٰ ہے اور پھر بھی  
میں میں تیز نہیں کرتے



أَشْبَحَ الرَّبُّ بِحُجَّتِهِ ۖ إِنَّهُ الرَّبُّ حُجَّتُهُ ۖ ثُمَّ  
يَقُومُ إِلَى الْعِبَادَةِ ۖ فَيَأْخُذُ مِنْهَا حَظًّا ۖ وَآثَرًا ۖ عَنْ  
بَعْضِهِمْ أَنَّهُ ۖ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ النَّظْرَى أَكَلَ  
حَقَّهُ مَقْتَهُ ۖ ثُمَّ صَلَّى وَبَكَى حَتَّى رَحِمَتْهُ ۖ لَا تَقْتَدِرُ  
سُفْيَانُ فِي كَثْرَةِ الْأَكْلِ ۖ وَالتَّكْدِيرِ فِي كَثْرَةِ  
عِبَادَتِهِ ۖ فَلَسْتُ سُفْيَانَ ۖ لَا تَشْبَحُ نَفْسُكَ كَمَا  
كَانَ يُشْبِعُهَا ۖ فَلَسْتَ تَمْلِكُهَا كَمَا كَانَ هُوَ يَمْلِكُ  
نَفْسَهُ ۖ اجْتَمِعْ فِي هَجْرِ الْحَرَامِ وَالْتَقِلْ مِنَ  
الْحَلَالِ ۖ إِنْ هَدَى الْكُلُّ عِنْدَ قُوَّةِ إِيْمَانِكَ  
وَأَيْقَانِكَ ۖ فَتَصِيرُ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا  
تَحَقَّقَ زُهْدُكَ ۖ أَعْطَاكَ ۖ وَأَنْعَمَ عَلَيْكَ ۖ إِمَّا  
بِوِاسِطَةِ أَوْ بِمَجْعَلِ التَّكْوِينِ فِي يَدِ قَلْبِكَ ۖ لَا  
كَلَامَ حَتَّى تَصِيرَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا مِنْ  
عِبَادِ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ إِلَّا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ نُبِيًّا وَ  
الْمُحَلِّطِ وَالشَّهَوَاتِ وَالشَّيَاطِينِ ۖ لَا مِنْ عِيْدٍ  
حَيْثُ الْجَاهُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالتَّقْيِيدِ بِأَقْبَالِهِمْ  
وَرَادِّ بَارِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ ۖ هَذَا شَيْءٌ لَا  
يَصْلُحُ ۖ مَا يَشِئُ قَلْبُكَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
خُطْوَةً وَاحِدَةً ۖ وَأَنْتَ مَعَ نَفْسِكَ فِي بَيْتِ  
طَبْعِكَ وَهَوَاكَ ۖ إِنْ أَرَادَ أَبَدَ الدَّهْرِ  
مُقْبِلًا بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ ۖ هَذَا إِلَى مَتَى ۖ تَعْلَمُ  
مَتَى الْخُلَاصَ مِنْ مُؤَرَّدِهِمْ يَا جَاهِلًا ۖ كَيْفَ  
يَرَى قَلْبُكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُلَانٌ  
بِالْخَلْقِ ۖ كَيْفَ تَرَى بَابَ

المجاہد

شکم سیر ہو جاتے تو کہات بیان کیا کرتے تھے کہ حبشی کا پیٹ خوب  
بھر وادراس کو خوب رگیدو۔ کیونکہ حبشی تو گدھا ہے (کہ جتنا زیادہ کھلاوے  
اُسی قدر زیادہ بوجھ لادے گا) اس کے بعد آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوئے  
پس اُس کا پورا حصہ لیتے تھے۔ ایک بزرگ سے روایت ہے وہ فرماتے  
ہیں کہ "میں نے سفیان ثوریؒ کو دیکھا انھوں نے اتنا کھایا کہ مجھے اُن سے  
نفرت ہو گئی۔ اس کے بعد نماز اور گریہ میں مشغول ہوئے تو ایسا ہوئے کہ  
مجھے اُن پر ترس آگیا۔" زیادہ کھانے میں حضرت سفیانؒ کا اقتدار مت  
اور ان کی کثرت عبادت میں ان کا اقتدار کر کیونکہ تو سفیانؒ نہیں ہے  
(کہ زیادہ کھا کر کام کر سکے) تو اپنے نفس کو پیٹ بھرمت کھلا جیسا کہ  
سفیانؒ کھلایا کرتے تھے (اس لئے کہ تو نفس پر اتنی قدرت نہیں رکھتا  
جتنی وہ اپنے نفس پر قدرت رکھتے تھے۔ ترکِ حرام اور قلیلِ حلال کی  
کوشش کر۔ اپنے ایمان و یقین کے قوی ہو جانے کے وقت سب ہی میں  
زہد اختیار کر کہ اللہ کے بندگانِ خاص میں سے بن جائے گا۔ جب تیرا  
زہد تحقق ہو جائے گا تو وہ تجھ پر عطا و انعام فرمائے گا۔ خواہ بواسطہ  
اور خواہ تیرے قلب کے ہاتھ میں نکوین سوئپ کر۔ جب تک کہ تونہ وہ خدا  
نہ بن جائے کہ نہ مخلوق و اسباب کا بندہ ہے نہ دنیا و لذات و خواہشات  
و شیطاں کا۔ نہ مخلوق کے نزدیک جاہ کی طلب کا اور نہ ان کی توجہ  
اور نہ توجہی اور مدح و مذمت کا بندہ ہے۔ اس وقت تک واعظ  
بننا جائز نہیں کہ اس سے کچھ بھی کام نہ چلے گا۔ جب تو اپنے نفس کیستہ  
اپنی طبیعت و خواہش نفس کے گھر میں پڑا رہیگا تو تیرا قلب ایک قدم  
بھی حق تعالیٰ کے دروازہ کی طرف نہ چل سکیگا۔ میں تجھ کو دیکھتا ہوں  
کہ ہر وقت مخلوق اور اسباب کا پابند ہے۔ آخر یہ کب تک ہلے گا و ان  
ان کی قید سے رہائی مجھ سے سیکھ۔ تیرا قلب حق تعالیٰ کو کس طرح  
بیچھ سکتا ہے حالانکہ وہ مخلوق سے لبریز ہے۔ جامع مسجد کا دروازہ  
تجھ کو کیسے نظر آسکتا ہے حالانکہ تو اپنے گھر میں بیٹھا ہو ہے جب تو

قَالَتْ قَائِلَةٌ فِي بَيْتِكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ دَارِكَ  
وَأَمَّا وَلَدُكَ رَأَيْتُكَ بَابُ الْجَامِعِ كَسَا  
الْمُحَلِّقَاتُ الْكُلَّ وَرَأَى ظَهْرَهُ رَأَيْتُ هَكَذَا  
وَمَاتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَرَى الْخَالِقَ مَا دُمْتَ مَعَ  
نِيَا لَا تَرَى الْآخِرَةَ مَا دُمْتَ مَعَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى  
لِلنَّيَا وَالْآخِرَةِ إِذَا أَخْرَجْتَ عَنِ الْكُلِّ بَقِيَ  
رَبُّكَ رُبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ حَيْثُ الضُّمُورَةُ  
لَمْ يَنْبَغِ حَيْثُ الْمَعْنَى الْعَمَلُ لِلْقُلُوبِ وَالْمَعَانِي  
لِلْأَفْرَادِ الْقَوْمُ أَعْرَضُوا عَنْ أَعْمَالِهِمْ تَسَوَّاهُ  
حَسَنَاتِهِمْ وَلَمْ يُطْلُبُوا الْبَعْضَ عَلَيْهِمْ وَلَا  
أَعْلَاهُمْ دَارُ الْمَقَامَةِ مِنْ فَضِيلَةٍ لَا يَمْسُهُمْ  
فِيهَا نَصِيبٌ وَلَا يَمْسُهُمْ فِيهَا لُغُوبٌ وَلَا الْفُطَاءُ  
الْمُتَعَتِّفُ لَيْسَ فِيهَا كَسَبٌ وَلَا مَوْنَةٌ قَالَ  
السُّفِيَّانِيُّ فِي تَوَلَّاهُ تَعَالَى لَا يَمْسُنَا فِيهَا  
نَصِيبٌ يَعْنِي هُمُ الْخَبَرُ وَتَحْصِيلُهُ وَمَوْنَةُ الْعِيَالِ  
فِي فَضْلٍ كُلِّي رَاحَةً كُلِّي عَطَاءٌ بِإِحْسَانٍ  
اللَّهُ آتِيَةٌ عَلَى حُضُورِ قَلْبِكَ اللَّهُ لَا يَبْعَثُ فِي  
النَّيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَخْلُقُهُ حُضُورُ قَلْبِكَ  
وَجَلَّ لَا يَصْغُرُ الْإِبْعَدُ الْمَوْتِ وَالْحَقِيقِيُّ  
إِنْ تَنَظَّرْتَ تَنَظَّرْتَ إِلَى الْمَوْتِ وَإِنْ سَمِعْتَ  
سَمِعْتَ الْمَوْتَ ذِكْرُ الْمَوْتِ عَلَى الْحَقِيقَةِ  
الْمُقْطَعَةِ الثَّامَةِ يُبْعِضُ كُلَّ شُمُورَةٍ وَ  
يُفَكِّفُ فِي وَجْهِهِ كُلَّ فَرَحَةٍ أَذْكُرُوا  
الْمَوْتَ فَكَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ تَوْتُ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ  
لَيْسَ مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَدِيرُ

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَبْدِيْ بِرُكُلٍ مَّا سَوَاهُ يُخَذُّ  
 إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ مِمَّا رَاكَ الْكَلَامُ الَّذِي يُخْرِجُ مِنْهُ  
 صَوَابًا حَقًّا: حَقًّا لَا يَرُدُّكَ رَأْيُ يَخْذِلُ الْقَلْبُ  
 الْقَلْبُ: السِّرُّ الْبَاطِنُ: الْخَلْوَةُ الْخَلْوَةُ: الْمَعْنَى الْمَعْنَى  
 اللَّبِّ اللَّبِّ: الصَّوَابُ الصَّوَابُ: فِي حَيْثُ يُنْزِلُ يَكُونُ  
 الْكَلَامُ مِنْهُ إِلَى الْقُلُوبِ كَالْبَدْرِ فِي أَرْضٍ كَيْتَبَةٍ  
 غَيْرِ سَبْحَةٍ يَنْبُتُ: إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ مِمَّا رَاكَ شَجَرَةً  
 لَهَا أَغْصَانٌ وَأَوْرَاقٌ وَشَرَارٌ: يَصِيدُ فِيهِ  
 مَنَافِعٌ لِلْبَاطِنِ إِلَّا شَرَّ وَالْمَلِكُ: إِذَا لَمْ  
 يَكُنْ لِلْقَلْبِ صِحَّةٌ فَهُوَ كَقُلُوبِ الْحَيَوَانَاتِ صُورَةٌ  
 بِلا مَعْنَى إِنِّيهِ بِلا مَعْنَى: شَجَرَةٌ بِلا مَعْنَى: قَفْصٌ  
 بِلا طَائِرٍ: دَائِرَةٌ بِلا سَلَكٍ: كَمَنْ تَجَمُّعُوا فِيهِ  
 دَرَاهِمٌ وَدَنَائِرٌ وَجَوَاهِرٌ بِلا مُنِيفٍ: جَسَدٌ  
 بِلا رُوحٍ: كَالْأَجْسَادِ الَّتِي مُنِخَتْ أَنْجَسًا: فِي  
 فِي صُورَةٍ بِلا مَعْنَى: الْقَلْبُ الْمَعْرُوضُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ الْكَافِرِينَ مَمْسُومٌ وَلِهَذَا اشْبَهَهُ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَجَرِ فَقَالَ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ  
 بَعْدِ ذَلِكَ فَمَنْ كَالْحَجَارَةِ أَوْ أَشَدَّ قَسْوَةً: لَنَا  
 لَمْ نَعْمَلْ بِشَيْءٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَسْحَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَهُمْ حَجَارَةً: وَطَرَدَهُمْ مِنْ بَابِهِ: هَذَا  
 هَذَا أَنْتُمْ يَا مُحَمَّدٌ يَتَيْنُ: إِذَا كَفَرْتُمْ فَلَا تَعْمَلُوا بِالْقَدَرِ  
 وَتَحْكُمُوا أَحْكَامَهُ يَسْتَسْمِعُ قُلُوبَكُمْ وَيَطْرُدُهَا  
 مِنْ بَابِهِ لَا تَكُونُوا مِنْ أَصْلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى  
 عَلَيْهِ إِذَا تَعَلَّمَتِ الْخَلْقُ عَمِلَتِ الْخَلْقُ: وَلِذَا تَعَلَّمَتِ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمِلَتِ

دانی دائم وابدی کے سوا سب کو قبول جلتے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی  
 جب قلب درست ہو جاتا ہے تو جو بات بھی اس سے نکلتی ہے وہ  
 ٹھیک اور حق ہوتی ہے کہ کوئی رد کرنے والا اس کو رد نہیں کر سکتا  
 قلب کو قلب خطاب کرتا ہے اور باطن کو باطن۔ خلوت کو خلوت  
 معنی کو معنی۔ مغسور کو مغسور اور حق کو حق۔ پس اس وقت اس کا  
 کلام دلوں میں (ایسا اثر کرتا ہے) جیسے بیج نرم اور پاکیزہ اور بے تلو  
 کی زمین میں اگتا ہے۔ جبکہ قلب درست ہوتا ہے تو ٹہنیوں،  
 پتوں اور پھلوں والا درخت بن جاتا ہے کہ اس میں انسان و جنات  
 و فرشتے ساری ہی مخلوق کے قسم کے منافع ہوتے ہیں۔ اور جبکہ  
 قلب میں درستی نہیں تو وہ حیوان کا سا قلب ہے کہ محض صورت ہے  
 بلا معنی کے اور خالی برتن ہے جس میں کوئی چیز بھی نہیں۔ گو یا درخت  
 بلا ثمر قفس بلا طائر۔ مکان بلا مکین اور ایسا خزانہ ہے جس میں  
 دینار و درم اور جواہرات سب کچھ ہیں مگر کوئی خرچ کر نہ سکا انہیں  
 وہ جسم بلا روح ہے جیسے وہ اجسام جو مسخ ہو کر پتھر بن گئے کہ صورت  
 ہی صورت ہے اور اندرون کچھ بھی نہیں۔ حق تعالیٰ سے ٹخ پھیلنے  
 اور اس کا کفر کرنے والا قلب مسخ ہی کیا ہوا ہے اور اسی لئے حق  
 تعالیٰ نے ایسے دل کو پتھر کے ساتھ تشبیہ و دیکر فرمایا ہے کہ پتھر  
 اس کے بد تہلکے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی مثل یا اس سے  
 بھی زیادہ سخت ہیں۔ جب بنی اسرائیل نے تورات پر عمل نہ کیا تو  
 حق تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ فرما کر پتھر بنا دیا اور اپنے دروازہ سے  
 دھکے دیدیئے۔ اسی طرح اے محمدؐ! اگر تم قرآن پر عمل نہ کر دو  
 اور اس کے احکام کو مضبوط نہ تھا مگر تو تمہارے قلوب بھی مسخ اور  
 ان کو اپنے دروازے سے دور کر دے گا مان میں سے مت بہن جن کو  
 حق تعالیٰ نے علم و دیکر گمراہ بنایا۔ جب تو مخلوق کے لئے علم سکھے گا، تو  
 مخلوق کیلئے عمل بھی کرے گا اور جب اللہ کے لئے علم سکھے گا تو اسی کیلئے

اِذَا اَعْلَمْتَ لِلنَّبِيَّ اَعْلَمْتَ لِلنَّبِيَّ اَعْلَمْتَ  
اَلْخَيْرُ اَعْلَمْتَ لِلْاٰخِرَةِ ۚ اَلْقُرْءُ كُنْتُ عَلَى الْاَصُولِ  
اَلْاَمْرُ مِنْ تَدَانِ ۚ كُلُّ اِنَاةٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ ۚ  
اَلْمَرْءُ فِيْ اِنَاةِكَ نَقَطًا وَتُرَيْدُ اَنْ يَنْضَحُ مِنْهُ مَاءٌ  
اَلْوَدَّ اَلَا كَوَامَةً لَكَ ۚ تَعْمَلُ فِيْ لَدُنِّيَا لِلنَّبِيَّ اَعْلَمْتَ  
اَلْمَرْءُ اَوْ تُرَيْدُ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ الْاٰخِرَةُ عَدَا ۚ لَا  
اَكَامَةً لَكَ ۚ عَمَلْتَ لِنَفْسِكَ وَتُرَيْدُ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ  
اَلْاَمْرُ مِنْ تَدَانِ ۚ وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَالْقُرْبُ مِنْهُ اَلَا كَوَامَةً  
لَكَ ۚ هَذَا اَهُوَ الظَّاهِرُ وَالْاَعْلَى ۚ وَاِنْ اَعْطَاكَ  
اَلْقُرْبُ اَلَا يَغْنِيْكَ عَمَلُكَ اَلَا اَلَيْتُ اَلطَّاعَةَ كَمَلُ  
اَلْمَرْءُ ۚ وَالْمَرْءُ صَوِيَّةٌ عَمَلُ لِنَفْسِكَ وَتَعْبُدُ ذٰلِكَ  
اَلْمَرْءُ اَلَيْتُ اَنْ شَاءَ اَنْ تَابَ وَاحِدًا اِمَّا يَغْنِيْكَ  
عَمَلُكَ اَوْ حَاقَبَ وَاحِدًا مِّنْ اَعْمَالِكَ ۚ فَذٰلِكَ اَلَيْتُ  
اَلْمَرْءُ اَلَا تُرَيْدُ اَلَا يَسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِكَ وَتَعْمَلُ لِنَفْسِكَ  
اَلْمَرْءُ اَلَا تَحِلُّ وَاحِدًا اَمِنْ الْاَنْبِيَاءِ وَالْقُرْبُ مِنْهُ الشَّارِ  
اَلْمَرْءُ اَعْلَمْتَ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ الْاَبْلَغُ ۚ يَجِبُ عَلَيْنَا  
اَنْ نَقُوْلَ صَدَقَ الْاَمِيْرُ ۚ وَلَا نَقُوْلَ لِمَوْصِيْفٍ  
هَذَا اَيُّجُوزُ اَنْ يَكُوْنَ ۚ وَكُوْ  
كَانَ عَنْ عَدْلٍ وَحَقِّقْ  
وَهُوَ شَيْءٌ اَلَا يَكُوْنُ  
وَلَا يَفْعَلُ  
شَيْءًا مِنْ  
ذٰلِكَ

عمل بھی کر گیا۔ جب تو دنیا کی خاطر علم حاصل کر گیا تو دنیا ہی کے لئے عمل کر گیا  
اور جب آخرت کیلئے علم حاصل کر گیا تو آخرت کیلئے عمل کر گیا۔ شاخوں کا مندر  
جرم پر ہوتا ہے، جیسا تو کرے گا ویسا آخرہ پائے گا۔ ہر برتن سے وہی اھلکتا  
ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ تو اپنے برتن میں رال (کا بدبودار روغن) رکھے پھرتا  
ہے۔ اور چاہتا ہوں ہے کہ اس میں سے گلاب پھلے۔ تیری کوئی عزت نہیں  
تو عمل تو مخلوق کیلئے کرے اور چاہے یہ کھل کو خالق اور اس کا قرب  
اور اس کی طرف توجہ تجھ کو نصیب ہو جائے۔ تیری کوئی عزت نہیں۔ ظاہر  
اور غالب تو یہی ہے (کہ ایسا نہ ہو باقی) اگر حق تعالیٰ تجھ کو عمل کے بغیر  
محض فضل سے عطا فرمائے تو یہ اس کے اختیار میں ہے۔ جنت (حاصل  
ہونے کا) عمل تو طاعت ہی ہے۔ اور دوزخ کا عمل معصیت۔ اس کے  
بعد اختیاری خدا کو ہے کہ اگر چاہے تو عمل کے بغیر کسی کو ثواب دیدے  
اور چاہے تو عمل کے بغیر کسی کو عذاب دے۔ وہ مالک و مختار ہے۔ وہ جو  
چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ اس کے لئے کی اس سے باز پرس نہیں ہو سکتی اور  
دوسروں سے باز پرس ہوگی۔ اگر وہ انبیاء اور صالحین میں سے کسی کو  
دوزخ میں ڈال دے تب بھی وہ عادل ہی رہے گا اور یہ حجت بالآخر ہوگی۔  
(کہ وہ مالک اپنی ملک میں جو چاہے تصرف کرے) ہمکے اوپر واجب  
ہے کہ یوں کہیں کہ حاکم ہر حال سچا ہے اور ہم چون دجرا نہیں کر سکتے۔ ایسا  
ہونا (کہ حق تعالیٰ مستحق جنت کو دوزخ میں ڈال دے) امکان اور جواز  
کے درجہ میں ضرور داخل ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو عین انصاف اور حق ہوگا۔  
(ظلم یا کذب نہ ہوگا) البتہ یہ ایسی بات ہے کہ وقوع میں نہ آئے گی۔  
اور وہ ایسی کوئی بات نہیں (اس لئے کہ وہ وعدہ خلاف نہیں)

۱۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ تنبیہ کیلئے وعدے اور وعیدوں کیلئے وعید جو کچھ بھی حق تعالیٰ  
نے بیان فرمائے ہیں اس کے خلاف کہنے پر اس کی قدرت حاصل ہے کہ چاہے تو صلحا کو دوزخ  
میں ڈال دے اور چاہے کفار کو جنت میں بھیج دے۔ اپنے فرمان کی وجہ سے فرمانے والے کا خلاف  
اس کی قدرت ہے۔ اگرچہ اس کے خلاف کرنا ظاہر باقی نہ ہو سکتے ہیں اس لئے کہ وہ شہنشاہ و مختار ہے۔ اور ساری مخلوق اس کی ہلاکت کے جیسے جو چاہے تصرف کرے۔ لیکن  
وہ اپنے فرمان کے خلاف کرنا نہیں پس وعدہ و وعید کا خلاف مالک نہیں ہے۔ البتہ اگرچہ اس کے خلاف کرنا ممکن ہے مگر اگرچہ اس کے خلاف کرنا ممکن ہے مگر اگرچہ اس کے خلاف کرنا ممکن ہے مگر اگرچہ اس کے خلاف کرنا ممکن ہے  
۱۲۰

تھے۔ اس کے سوا ہر چیز فانی  
ہی اس سے نکلتی ہے وہ  
والا اس کو زور نہیں کر سکتا  
کو باطن۔ خلوت کو خلوت  
ت۔ پس اس وقت اس کا  
بیج نرم اور پاکیزہ اور بے غش  
ت ہوتا ہے تو نہیں ہوتا  
اس میں انسان و جنات  
فج ہوتے ہیں۔ اور جب  
ت ہے کہ محض صورت ہے  
چیز بھی نہیں۔ گو یاد رفت  
ایسا خزانہ ہے جس میں  
کوئی خرچ کر نہیو الا نہیں  
ہو کر پتھر بن گئے کہ صورت  
حق تعالیٰ سے سچ پھیلے  
ہو ہے اور اسی لئے حق  
ہم دیکر فرمایا ہے کہ پھر  
وہ پتھر کی مثل یا اس سے  
نے تورات پر عمل نہ کیا تو  
بنادیا اور اپنے دروازہ سے  
اگر تم قرآن پر عمل نہ کرو گے  
ہمکے قلوب بھی سچ اور  
میں سے مت بنو جن کو  
کے لئے علم سکھایا ہے۔ اور  
کے لئے علم سکھایا ہے۔ اور

اَسْمَعُوا مِنِّي وَاعْقِلُوا مَا اَقُولُ ۚ فَاِنِّي عَلَامٌ مِّنْ  
تَقَدَّمَ ۚ اَفْتَبَّ بَيْنَ اَيِّدِيْهِمُ وَالشَّعْرَ اَمْتَعْتَهُمْ  
وَاَنَادَى عَلَيْهِمْ ۚ وَلَا اَخُوْهُمْ مِّنْهَا وَلَا اَدْعِيَّتُهَا  
مِلْكًا ۚ اَبَدًا اُكَلِّدُهُمْ وَاُنْخِىْ مِنْ عِشْرِيْ ۚ  
وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اَهْلَيْتَنِي اللّٰهُ  
عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَكَاتٍ مَُّتَابِعَةٍ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ  
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَبَرِيْ بِرَالِيْ وَوَالِدِيْ  
رَحْمَتُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاللّٰهُ فِي الدُّنْيَا  
مَعَ قَدَرِهِ عَلَيْهِمَا وَوَالِدِيْ وَافْتَقَدْتُ عَلَى ذٰلِكَ  
رَضِيْتُ بِفِعْلِهِ ۚ كَانَا مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ وَ  
الدِّيَانَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْخَلْقِ ۚ وَمَا عَلَيَّ مِنْهَا وَ  
لَا مِنَ الْخَلْقِ ۚ اَتَيْتُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَالْمُرْسَلِ  
بِهِمَا اَنْجَحَ ۚ كُلُّ خَيْرٍ يُّوْعَى مَعَهُمَا وَ  
يَعْدُ هُمَا ۚ مَا اُرِيْدُ مِنَ الْخَلْقِ سِوَى مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ وَمِنْ الْاَرْبَابِ غَيْرِ  
رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ يَا عَالَمُ كَلَامُكَ مِنْ لِّسَانِكَ  
لَا مِنْ قَلْبِكَ ۚ مِنْ صُوْرَتِكَ لَا مِنْ مَقَالِكَ  
الْقَلْبُ الصَّحِيْحُ يَهْرُبُ مِنَ الْكَلَامِ الَّذِي  
يَخْرُجُ مِنَ اللِّسَانِ دُوْنَ الْقَلْبِ فَيَصِلُ وَفَتْ  
سَمَاعِهِ كَالظَّيْرِ فِي الْقَفْصِ ۚ وَكَأَمْتُ اَفِيْقَ فِي  
السَّجْدِ ۚ اِذَا التَّقَى وَاحِدٌ مِنَ الصَّادِقِيْنَ  
فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمُنَافِقِيْنَ ۚ كَانَتْ  
كُلُّ اُمْنِيَّتِهِ الْخُرُوْجُ مِنْهُ ۚ بِالْقَوْمِ عَلَاكَاتُ  
فِي وَجْهِ الْمَرَاتِبِ الْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ جَالَسُوْهُ  
الْمُبْتَدِعِيْنَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ اَعْلَى رَسُوْلِيْ

میری سنو، اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُس کو سمجھو کیونکہ میں متقدمین کا غلام  
ہوں۔ ان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ ان کا (تجارتِ آخری کا) سامان پھیلاتا  
اور اس پر آواز لگاتا ہوں (کہ جس کو خریدنا ہو آؤ اور خریدو) اس میں نہیں  
ان کی خیانت کرتا ہوں اور نہ اس کو اپنی ملک بتاتا ہوں۔ میں ابستار  
ان کے کلام سے کرتا ہوں۔ اور دُہراتا ہوں اپنی طرف سے (گو یا اس کا مفسر  
اور شاحِ بننا ہوں) اور برکتِ خدا کی طرف سے ہے (کہ جس کو چاہے اُس سے  
نفع بخشے) جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور اللہ بخشنے اپنے  
والد والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی برکتوں سے حق تعالیٰ نے مجھے (دعظ  
ونصیحت کا) اہل بنا دیا۔ میرے والد دنیا سے بے رغبت تھے باوجودیکہ اس کے  
(حاصل کرنے پر ان کو قدرت تھی۔ اور میری والدہ اس نہد میں ان کی موافق  
اور ان کے فعل پر راضی تھیں۔ دونوں (میان بی بی) نیکو کار و دستار اور  
مخلوق پر شفیق تھے۔ باقی ان سے یا مخلوق میں کسی اور سے مجھے کیا لینا  
میں تو غیبِ سر اور ان کے بھیجے والے خدا تک آپہنچا ہوں کہ انہیں دوسرے  
فائز ہوتا ہوں۔ میری ساری بہتری اور نعمت انہیں دونوں کی معیت میں  
اور انہیں دونوں کے پاس ہے۔ میں مخلوق میں بجز سیدنا محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے۔ اور ارباب میں بجز اپنے رب برتر و بزرگ کے اور کسی کا غول  
نہیں ہوں۔ اُسے مولوی تیرا وعظِ محض زبان سے ہے قلب نہیں  
ہے۔ اور صورت سے ہے معنی سے نہیں ہے۔ صحت والا قلب اُس وعظ  
سے (نفرت کر کے) دُور بھاگتا ہے جو زبان سے ہو اور قلب نہ ہو۔ پس  
ایسا وعظ سننے کے وقت اس کی (وحشت کی) ایسی حالت ہوتی جیسے غزوہ  
کے اندر پرند کی اور مسجد کے اندر منافق کی۔ صدیقین میں سے کسی کو جب  
صاحبِ نفاق مولویوں میں کسی کی مجلس (دعظ) میں شریک ہونے کا  
اتفاق پڑ جاتا ہے تو اس کی ساری آرزو وہاں سے نکل آنا ہوتی ہے۔ اُس  
دلوں کے لئے ریاکاروں، منافقوں، دجالوں، بدعتیوں اور دشمنانِ  
خدا دشمنانِ رسول کے چہروں میں (ظلمت و تاریکی کی) علامتیں ہوتی

وَقَمَّتْهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ رَفِي كَلَامِهِمْ ۚ يَفْعَلُونَ  
لَا يَصِدُّ يَقِينٌ كَيْفَ رَزَقَهُم مِّنَ الْآسَدِ هُمْ يَخْتَفُونَ  
أَلَمْ تَرَ قَوْمَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّا رَزَقْنَاهُمْ ذُرِّيَّةً نَّكَرَةً فَعُورُهُمْ  
وَالصِّدِّيقِينَ وَالصَّالِحِينَ ۚ أَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنِ  
الْعِزِّ كَرِيمٌ ۚ وَعَنِ الصِّدِّيقِينَ حَقِيقَةً عَنِ  
الْعِزِّ أَدْمَىٰ ۚ وَعَنِ الصِّدِّيقِينَ سِتُورٌ ۚ لَّا  
لَهُ لَكُم عِندَهُمُ الصِّدِّيقُ يُنْظَرُ يَوْمَ اللَّهِ  
لَا يَخْلُ ۚ لَّا يَنْوَرُ عَيْنِيهِ ۚ وَلَا يَنْوَرُ الْقَمِينَ  
وَالشَّعْرُ هَذَا نُورُ اللَّهِ الْعَامِرُ وَلَهُ نُورٌ خَاصٌّ ۚ  
أَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا النُّورُ بَعْدَ أَحْكَامِ  
الْكِتَابِ وَالتَّقَانِي ۚ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالشَّعْرُ ۚ عَمِلَ  
مَعَنَا عَطِي نُورُ الْعِلْمِ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّا رَزَقْنَاهُمْ ذُرِّيَّةً  
نَّكَرَةً وَفَرِيكَ أَمِينٍ ۚ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيمَكُمُ  
الْمُنَافِقُونَ ۚ فَمَا أَكُنْ كَرَمَكُم كُلُّ شَعْلِكُمْ فِي  
مَارِقَةٍ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ ۚ وَخَوِيبٌ مَا  
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۚ أَلَمْ تَرَ سَلْهَقُ  
كُلِّ رُؤُوسِهِمْ كَحُفَّةِ أَظْهَرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ ۚ عَلَامَةٌ  
لِّأَقْبَى الْمُنَافِقِي فِي هَذِهِ الرِّمَاجِ أَنَّ لَدَيْدَ خَلْ  
عَلَى ۚ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَىٰ إِذِ الْيَقِينِي ۚ فَإِنْ فَعَلَ  
وَالَّذِي كَانَ تَكَلَّفَ مَنَّهُ ۚ هَذَا الْإِسْنِ أَوْ دِي  
نَحْوًا قَمَّ حَيْطَانَهُ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّا رَزَقْنِي  
أَعْوَانًا عَلَىٰ بَنَائِهِ ۚ

مَا يَنْبَغِي

ہیں (جن سے وہ متکار و اعظوں کو فوراً شناخت کر لیتے ہیں) انکی  
علامت ان کے چہروں اور ان کی گفتگو (غرض ہر پہلو) میں موجود  
ہوتی ہے۔ کہ وہ صدیقین سے (خائف و متوخش ہو کر) اس طرح  
بھاگتے ہیں جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہیں کہ ان کے  
قلوب کی آگ سے (جو ذکر اللہ کی بدولت پیدا ہو جاتی ہے) جلن  
جائیں۔ فرشتے ان کو صدیقین اور صالحین کے پاس سے (دھکے دیکر)  
اٹھا دیتے ہیں۔ ایسا متکار عوام کے نزدیک مغرور ہوتا ہے مگر صدیقین  
کے نزدیک ذلیل ہے۔ عوام کے نزدیک وہ آدمی ہے، مگر صدیقین  
کے نزدیک بلاؤ ہے کہ ان کے نزدیک اس کی کچھ بھی قدر نہیں۔  
صدیق بنور خداوندی دیکھا کرتا ہے (لہذا اندرونی حالت معلوم  
کر لیتا ہے) نہ کہ اپنی آنکھوں کے نور سے اور نہ چاند سورج کے نور سے  
یہ (چاند سورج یا آنکھوں کا) نور تو اللہ تعالیٰ کا عام نور ہے۔ اور ایک  
نور اس کا خاص ہے کہ وہ حق تعالیٰ صدیق کو عطا فرماتا ہے۔ شرف  
یعنی کتاب و سنت میں حکم اور راسخ ہونے کے بعد کہ وہ ان دونوں  
پر عمل کرتا ہے پس اسے علم کا نور عطا کر دیا جاتا ہے۔ بارالہا ہمیں  
اپنی شریعت و علم اور شرب نصیب فرما۔ اے منافقو  
خدا تمہیں برکت نہ دے۔ تم میں کس درج بکثرت ہیں وہ لوگ جب کالائلا  
مشغلہ اپنے اور مخلوق کے درمیانی تعلق کو آباد کرنا اور اپنے اور  
حق تعالیٰ کے درمیانی تعلق کو دیران بنانا ہوتا ہے۔ بارالہا مجھ کو  
ان کے سروں پر تسلط فرمائے کہ میں (ان کو قتل کر کے) زمین کو ان  
پاک کر دوں۔ اس زمانہ میں منافق کے نفاق کی شناخت یہ ہے کہ  
وہ میرے پاس نہیں آتا اور جب مجھ سے ملتا ہے تو سلام نہیں  
کرتا۔ اور اگر کرتا بھی ہے تو بہ تکلف کرتا ہے (نہ کہ محبت و اخلاص)  
دین محمدی کی دیواریں گرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ یا اللہ اس کی تعمیر  
پر مجھے مددگار نصیب فرما۔ اے منافقو اور دنیا طلب عظما اس کی بنا

سَاءَ اَيُّ يَوْمٍ مَّا فَتَنُوْنَ ۚ زَكَرَامَهُ لَكُمَّ حَتَّى  
يَبْنُوْا عَلٰى اَيْدِيْكُمْ ۚ كَيْفَ تَبْنُوْنَ وَاَلَيْسَتْ لَكُمْ  
صُعْبَةُ الْبِنَاءِ وَرَاٰنْتَ ۚ يٰ جَهْلَالُ اَبْنُوْا حِطَّانَ  
اَدِّ يٰ يَوْمَ ۚ ثُمَّ تَقْرَعُوْا الْبِنَاءَ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّا عَالِمُوْنَ  
بِقَدْرِ عَادِيْتِكُمْ فِى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولِهِ ۚ لَكَ اَنْتَ  
قَائِمٌ بِبَصَرِهِمَا ۚ لَا تَبْعُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْبٌ عَلٰى  
اَمْرِهِ ۚ اِجْتَمَعْدَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَلٰى قَتْلِهِ فَلَمْ يَقْبَلُوْا ۚ كَيْفَ كَاوُا يَقْبَلُوْنَ  
وَهُوَ مَلِكٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۚ وَنَبِيٌّ مِّنْ  
اَنْبِيَآءٍ ۚ وَصِدِّيقٌ مِّنْ صِدِّيقِيْنِ ۚ وَقَدْ سَبَقَ  
عَلَيْهِ اَنْ يَّجْرِيَ مَصَالِحُ الْخَلْقِ عَلٰى يَدَيْهِ هَكَذَا  
اَنْتُمْ يٰ مُنَافِقِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ۚ تُرِيدُوْنَ اَنْ  
تَهْلِكُوْا ۚ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ ۚ اَيْدِيْكُمْ تَقْصُرُ عَنْ  
ذٰلِكَ ۚ تَوَلَّوْا الْحُكْمَ لَعَيْنَتْ عَلَيْهِمْ وَاِحْدًا وَاِحْدًا  
اَلْحُكْمُ هُوَ اَسَاسُ الْاَمْرِ فِى حَالَةِ الْاِقْيَامِ مَعَ الْحُكْمِ  
وَفِى حَالَةِ الْاِقْيَامِ مَعَ الْعِلْمِ ۚ اَلْقَوْمُ لَا يَخَافُوْنَ  
مِنَ الْخَلْقِ ۚ لَا تَأْتُمُ فِى جَنَبِ اَمِيْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ  
وَتَوَلِّيْهِ وَحِفْظِهِ لَا يَبْأَلُوْنَ بِاَعْدَائِهِمْ وَلَا تَأْتُمُ  
عَنْ قَرَابِ يَرُدُّهُمْ مَّقْطِعِيْنَ الْاَيْدِيْ وَالْاَرْجُلِ  
وَالْاَلْسُنِ ۚ عَلِمُوْا وَتَحَقَّقُوْا اَنَّ الْخَلْقَ عِزٌّ عَدَمٌ  
لَّا هُلَاكَ بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا مُلْكٌ ۚ لَا غِنٰى بِاَيْدِيْهِمْ  
وَلَا فَقْرٌ وَلَا فَتْرٌ بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا لَقَمٌ ۚ

وَلَا مَلِكٌ عِنْدَ هُمْ

اَلَا اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ ۚ

تہاے ہاتھوں نہیں ہو سکتی۔ تمہاری کوئی عزت نہیں کہ تمہاے  
ہاتھوں اس کی تعمیر ہو۔ تم بنا کیسے سکتے ہو حالانکہ نہ تم کو بنانے کا طریقہ  
آئے اور نہ اس کے اوزار تمہاے پاس موجود ہیں۔ اسے نادانوں  
اول اپنے دین کی دیواریں تو بنا لو دوسروں کی تعمیر میں اس کے بند  
مشغول ہو جو۔ جب تم مجھ سے عداوت رکھو گے تو میں اللہ اور رسول  
کی راہ میں تم سے دشمنی رکھوں گا اس لئے کہ میں انہیں کی مدد سے  
قائم ہوں۔ بغاوت نہ کرو (اور میری ایذا رسانی سے باز آؤ) کیونکہ اللہ  
اپنے حکم پر غالب ہے (کہ تمہاے روکے زد نہیں ہو سکتا) یوسفؑ کے  
بھائیوں نے ان کے قتل کر ڈالنے کی کوشش کی مگر قادر نہ ہو سکے  
اور قادر کس طرح ہوتے جبکہ یوسفؑ حق تعالیٰ کے نزدیک بادشاہ  
اس کے نبیوں میں کے ایک نبی اور صدیقوں میں کے ایک صدیق  
اور ان کی تقدیر میں تجویز ہو چکا تھا کہ بہتری مخلوق کی بہبودیاں لکے  
ہاتھوں پڑی ہوں گی۔ لے (اس زمانہ کے منافقو! یہی حال  
تمہارا ہے کہ مجھ کو ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی عزت نہیں۔ میرے  
قتل تک تمہاری دسترس نہ ہو سکے گی۔ اگر شرع (کا لحاظ) نہ ہوتا  
تو تم میں سے ایک ایک کو بالنعین بیان کر دیتا (کہ فلاں فلاں  
شخص منافق اور میرا دشمن ہے) حکم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت  
ہو یا علم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت ہو بہر حال اس (قریب حق  
کے) معاملہ کی بنیاد شریعت ہی ہے۔ اللہ والے مخلوق  
سے قوت نہیں کیونکہ وہ حق تعالیٰ کی امان و سرپرستی و حفاظت  
میں ہیں۔ ان کو اپنے دشمنوں کی پروا بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ مقرب  
وہ ان کو ہاتھ اور پاؤں اور زبا نہیں کٹا ہوا دیکھیں گے۔ ان کو معلوم  
اور محقق ہو چکا ہے کہ مخلوق عاجز و معدوم ہے۔ ان کے ہاتھ میں  
ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ ان کے قبضہ میں تو نگری ہے نہ افلاس  
اور نہ نقصان ہے نہ نفع ان کے نزدیک بحر خدائے برتر و بزرگ کے

وَلَا دَرَكِيكَ ۖ وَلَا مَطِيَّ وَلَا مَكْنِي ۖ وَلَا مَنَاسِرَ  
 وَلَا نَجْمَ غَلَاكَ ۖ وَلَا حُجِّي وَمُعِيَّتْ غَيْرِكَ هُمْ  
 رَاحَةٌ مِّنْ رَّغْلٍ الْغَاكِ ۖ هُمْ فِي رَاحَتِهِ  
 الْحَقِيقَةِ ۖ فِي أَيْسٍ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رَاحَةٍ  
 ۖ مُتَكَلِّفٌ دُونَ بَرْدِهِمْ وَلَطْفٌ وَمُنَاجَاةٌ ۖ  
 مَيَّاسُونَ كَانَتْ الدُّنْيَا أَوَّلَ مَكْنٍ ۖ كَانَتْ الْهَوَا  
 أَوَّلَ تَكْنٍ ۖ كَانَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ أَوَّلَ رِيكٍ ۖ  
 هَذَا آيَةُ آمُرُهُمْ تَكْلِفُوا الرُّهْدَ فِي الدُّنْيَا وَ  
 الْفُتْنِ وَاللَّسْوَاتِ ۖ فَمَا دَامُوا عَلَى ذَٰلِكَ جَعَلَ  
 عَزَّ وَجَلَّ تَكْلِفَهُمْ طَبْعًا وَمَوْهَبَةً ۖ  
 أَرَا الرُّهْدَ رُهْدًا ۖ وَالطَّبْعُ طَبْعًا ۖ تَعَلَّمُوا  
 تَكْلِفُوا الطَّامَاتِ ۖ وَاتَّزَكُوا الْمَعَاصِي  
 الْمُنْكَرَاتِ ۖ وَقَدْ صَارَتْ التَّكْلِفُ طَبْعًا  
 تَكْلِفُوا كَلَامَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ وَاعْمَلُوا  
 وَأَخْلَصُوا فِي أَعْمَالِكُمْ ۖ  
 أَمَّا لَمْ أَنْتَ نَفْسٌ وَطَبْعٌ وَهَوًى ۖ تَقْعُدُ  
 فِي السَّوَانِ الْأَجَانِبِ وَالْقَبِيلَانِ ۖ لَمْ تَقُولْ  
 يَا بَنِي هَيْمٍ ۖ كَذَبْتُ ۖ لَا يُؤَانِقُكَ الشَّرُّ  
 لَا الْعَقْلُ ۖ تُصَيِّفُ نَارًا إِلَى نَارٍ ۖ حَطْبًا إِلَى  
 حَطْبٍ ۖ فَلَا جَرَمَ سَتَشْعِلُ دَارَ دِينِكَ وَلِيَامَانِكَ  
 الْفَكَارُ الشَّرُّ لِهَذَا عَامٌ لَمْ يَسْتَنْ فِيهِ  
 أَحَدٌ ۖ حَصَلَ الْإِيمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَفُتْنَةُ الْفَرَادِ ۖ شَرُّ أَصْبَحَ طَبِيبًا  
 لِلْخَلْقِ نِيَابَةٌ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ  
 وَجَلَّ

عزت نہیں کہ تھا  
 مالا لکن نہ کم کو جانے کا  
 وجود ہیں۔ اسے ناوا  
 کی تعمیر میں اس کے  
 ہو گے تو میں اللہ اور  
 نے کہ میں انہیں کی  
 مانی سے باز آؤ کیونکہ  
 میں ہو سکتا) یوسف کے  
 کی مگر قادر نہ ہو سکے  
 کے نزدیک بادشاہ  
 میں کے ایک صدیق  
 ی مخلق کی بہو دیا لکے  
 مٹا فقوا یہی حال  
 کوئی عزت نہیں  
 شرط (کا لحاظ) نہ ہوتا  
 دیتا (کہ فلاں فلاں  
 فقام ہونے کی حالت  
 بہر حال اس (قریب حق  
 اللہ والے مخلوق  
 ن و سر پرستی و مخالفت  
 ہوتی اس لئے کہ حق پرست  
 یکیں گے۔ ان کو ملامت  
 ہے۔ نہ ان کے ہاتھ میں  
 و تگری ہے نہ افلاس  
 لئے برتر و بزرگ کے

نہ کوئی بادشاہ ہے نہ قدرت والا۔ اس کے سزا نہ کوئی بیٹے والا  
 ہے نہ کوئی روکنے والا۔ نہ فائدہ یا نقصان پہنچانے والا اور نہ  
 جملانے اور ملانے والا۔ وہ (خدائے واحد کو متعرف سمجھنے کی وجہ)  
 شرک کے بوجھ سے آرام میں ہیں۔ وہ برگزیدگی و انتخاب میں ہیں۔ وہ  
 حق تعالیٰ کے ساتھ انسیت اور اس کی معیت کی راحت میں ہیں کہ  
 اس کی مہربانی اور لطف و مناجات کے مزے اڑاتے رہتے ہیں۔  
 دنیا ہے یا نہ رہے اور آخرت ہو یا نہ ہو اور خیر و شر موجود ہو یا معدوم  
 ان کو (کسی چیز کی بھی) پروا نہیں رہتی۔ ابتداء حال میں دنیا  
 اور مخلوق اور شہوات سے بے رغبت ہونے میں تکلف کیا۔  
 (اور طبیعت کو محسوس بنا کر زہد اختیار کیا) پھر جب اس پر  
 جمے ہے تو حق تعالیٰ نے ان کے تکلف کو طبیعت اور میراث بنا دیا  
 کہ زہد واقعی زہد بن گیا اور طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی (صاحبو  
 زہد بننا) ان سے سیکھو۔ یہ تکلف طاعتوں کو یہ تکلف بچاؤ اور  
 معاصی و خلاف شرع امور کو چھوڑ کر (ہوتے ہوئے آخر کار) یہ تکلف  
 طبیعت بن جائے گا (اور اب اطاعت میں مگرانی مطلقاً محسوس  
 نہ ہوگی) اپنے پروردگار کا کلام سمجھنے کی کوشش کرو اور اس پر عمل  
 کرو اور اپنے عمل میں مخلص بنو۔ صاحبزادہ۔ تو مرنے پا نفس و  
 طبیعت بنا ہوا ہے۔ نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھنا اور  
 پھریوں کتابے کہ مجھے ان کی طرف مطلق توجہ نہیں ہوتی۔ تو جو بڑا  
 ہے۔ نہ شریعت تیری موافقت کرتی ہے اور نہ عقل۔ تو آگ پر  
 آگ اور لکڑی پر لکڑی بڑھائے جاتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ تیرے دین  
 و ایمان کا مکان جل اٹھے۔ اس (اختلاط بے ریش لڑکوں اور  
 عورتوں) کے متعلق شریعت کا انکار عام ہے۔ کہ کسی کو بھی  
 اس نے مستثنیٰ نہیں کیا ایمان و معرفت حق اور شرب کی قلم  
 حاصل کہ اس کے بعد نائب حق بن کر مخلوق کا طبیب بن د



وَمَلِكٌ كَيْفَ تَمْسُ الْحَيَاتِ وَتَقْلِبُهَا وَأَنْتَ  
مَا تَعْرِفُ صَنْعَةَ الْحَوَادِ وَلَا أَكَلَتِ الدَّرَبَانِ  
أَعْنَى كَيْفَ تَدْرِى أَعْيَنَ النَّاسِ ۚ أَخْرَسَ  
كَيْفَ تَعْلَمُ النَّاسِ ۚ جَاهِلٌ كَيْفَ يَقِيمُ الدِّينَ  
مَنْ لَيْسَ بِحَاجِبٍ كَيْفَ يَقْدِمُ النَّاسُ إِلَى بَابِ  
الْمَلِكِ ۚ أَنْتَ جَاهِلٌ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
يَقُولُ رَسْمٌ وَفَرْزٌ وَسَيَاسِمٌ تَخْلُقُ مَا لَا يُعْطَلُ  
لِي وَمَا يُعْطَلُ لِكُمْ ۚ مَا لَا يُضْبَطُ لِي وَمَا يُضْبَطُ  
لِكُمْ ۚ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
اسْمَعُوا وَأَقْبَلُوا ۚ فَإِنِّي دَارِعِي الْمَلِكِ ۚ نَأْيِي  
رَسُولِهِ فِيمَكُمُ ۚ أَوْ قَمِ الْخَلْقِ فِي الدِّينِ ۚ لَا  
اسْتَجَى مِنْكُمْ فِي جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَانِبِ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَامِلُهُمَا  
زَوْكَارِي بَيْنَ آيِدِيهِمَا ۚ مُنْتَسِبٌ لِيَسْمَا ۚ  
هَذِهِ الدُّنْيَا قَانِيَةٌ ذَاهِبَةٌ ۚ هِيَ ذَا الْأَقَاتِ  
وَالْبَلَايَا ۚ مَا يَصْفُو أَحَدٌ فِيمَا عَيْشٍ ۚ لَا  
سَيِّمًا إِذَا كَانَ حِكْمًا ۚ كَمَا قِيلَ الدُّنْيَا لَا تَقْرُ  
فِيهَا عَيْنٌ حَكِيمَةٌ ۚ مَعْنَى ذَاكَ الْمَوْتُ ۚ مَنْ كَانَ  
السَّبَبُ بِحَدِّهِ فَإِنَّ حَاقِمَهُ قَرِيبًا إِلَيْهِ كَيْفَ  
يَسْتَقِرُّ قَرَارُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ ۚ يَا عَافِلُونَ  
الْقَبْرِ قَاتِحٌ قَمَهُ ۚ سَبَبُ الْمَوْتِ وَ  
تَعْبَانُهُ فَلَا تَحَابُ قَمَهُمَا ۚ سَيِّئًا وَسُلْطَانًا  
الْقَدْرِ بِسَيِّئِ السَّيْفِ ۚ  
وَهُوَ مُنْتَظَرٌ  
الْأَمْرِ

افسوس تو سانپوں کو کس طرح چھو رہا اور لٹ پٹٹ رہا ہے  
حالانکہ نہ تجھ کو سانپ پکڑنے والے کا ہنر معلوم ہے اور نہ تو نے تیرا  
کھا رکھا ہے (کہ ہر اثر نہ کرے) تو خود اندھا ہے۔ پھر لوگوں کی آنکھوں  
کا علاج کیوں کر کرے گا؟ تو گونگا ہے پھر لوگوں کو تعلیم کس طرح دیگا  
اور جاہل ہے پھر دین کو درست کیوں کر کرے گا؟ جو شخص دربان رہے  
وہ لوگوں کو شاہی دروازہ تک کیوں کر پیش کر سکتا ہے؟ تو ذات حق  
اس کی قدرت اس کے قرب اور مخلوق کے متعلق اس کی سیاست  
ناواقف ہے۔ یہ نہ میری عقل و ضبط کے احاطہ میں آ سکتا ہے نہ تیرا  
عقل و ضبط میں آ سکتا ہے۔ اس کی حقیقت تو بجز خدا کے کسی کو معلوم  
ہی نہیں (لہذا یہاں عقل کو دخل نہیں۔ صرف اطاعت کی حاجت ہے  
کہ) سنو اور مان لو۔ میں شاہی منادی اور اس کے رسول کا تم  
میں نائب بن کر آیا ہوں۔ دین کے متعلق ساری مخلوق سے زیادہ  
بے لحاظ ہوں کہ خدا و رسول کی طرف داری میں تمہارے کسی چھوٹے  
بڑے کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ میں خدا اور رسول کا کارندہ ہوں،  
ان کا پیش دست مزدور ہوں اور انہیں کا کہلاتا ہوں۔ یہ دنیا  
فانی اور چلن ہار ہے۔ یہ مصائب و تکالیف کا گھر ہے کہ یہاں گذرت  
زندگی کسی کو بھی حاصل نہیں خصوصاً جبکہ عاقل ہو (تو آفات بھی  
اس کے سر زیادہ پڑتی ہیں) چنانچہ کسی کا قول ہے کہ دنیا میں دان شخص  
کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی (کیونکہ اُس کو اپنے انجیم یعنی موت پر  
نظر رہتی ہے اور) موت کو یاد رکھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی نہیں  
ہوتی جس شخص کی یہ حالت ہو کہ درندہ اس کے سامنے کھڑا ہوا اپنا  
منہ کھولے قریب آ پہنچا ہو اس کو ترار کس طرح آ سکتا اور اس کی  
آنکھ میں نیند کیوں کر آ سکتی ہے؟ اے غافلوا! تبصر اپنا منہ  
کھولے ہوئے اور موت کا درندہ اور اژدہا اپنے منہ کھولے ہوئے  
ہیں۔ شاہ و قضا و قدر کا جلا اپنے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہے اور



مَا أَحْسَلَ عَنِ الْعَوَامِ وَمَا أَفْجَكَ عَنِ الْخَوَافِ  
يَا رَاغِبِينَ فِي الدُّنْيَا فَرِحِينَ بِهَا وَهَمِيدًا عُونَ  
الْعَقْلَ وَالصَّبْطَ مَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ  
اعْلَمُوا أَنَّ الدُّنْيَا لَعِيبٌ وَلِلْآخِرَةِ الْخَيْرُ  
وَاللَّهُمَّ وَالزَّيْنَةُ لِلصَّيِّئِينَ الْجَهَنَّمُ لَا  
لِلزَّجَالِ الْعَقْلَاءِ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّ الْجَهَنَّمَ  
النَّارُ فَصِيَ الْعُقُولِ قَدْ أَعْلَمَكُمْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْكُمْ  
لِلْعِيبِ أَلَمْ تَسْتَنْصِلُوا بِالْأَنْبِيَاءِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ  
وَالْآخِرَةُ قَدْ فَتَنَ بَعْضُ شَيْءٍ بِجَمِيعٍ مَا تَطِيعُكُمْ  
الدُّنْيَا حَيَاتٌ وَعَقَارِبٌ وَمُؤْمٌ إِذَا أَخَذَ مَوْتُهُ  
يَأْتِيهِ النَّفْسُ وَالْأَهْوَاؤُ وَاللَّهُمَّ إِشْتَغَلُوا  
بِالْآخِرَةِ وَارْجِعُوا بِقُلُوبِكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ  
وَاشْتَغَلُوا بِهٖ ثُمَّ خُذُوا مَا يَأْتِيكُمْ مِنْ يَدِهِ  
فَصَلِّهِ تَفَكَّرُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَارْجِعُوا إِلَى اللَّهِ  
لَوْ تَعْلَمْتُمْ أَيْ شَيْءٍ تَعْلَمْتُمْ كَانَ عِنْدِي أَكْثَرُ  
مِنْهُ نَسِيتُ قَدْ بَلَغَ وَخَسَلَ وَزُرْعَكَ كُلَّمَا  
نَبَتَ أَحْوَقَ كُنْ عَاقِلًا دُرِّ يَا سَتَكَ وَتَعَالَ  
أَفْعَلْ لِهَٰمَنَا كَوَاحِلَ مِنَ الْجَمَاعَةِ حَتَّى يَنْزِلَ  
كَلَامِي فِي أَرْضِ قَلْبِكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَفَعَلْتَ  
فِي مَحَبَّتِي وَقَعْتَ مَعِي فِي كُلِّ يَوْمٍ بِقَمَّةٍ وَ  
صَبَرْتَ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِي كُلِّ مَنْ  
كَانَ لَهُ إِيْمَانٌ يَثْبُتُ وَيَنْبُتُ  
وَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِيْمَانٌ  
يَهْرُبُ  
مَعِي

عوام کے نزدیک کیا خوش نما اور خواص کے نزدیک کس قدر بد نما  
بنا ہوا ہے۔ اے عقل و فہم کا دعویٰ کر کے دنیا کی رغبت رکھنے اور  
اس پر اترنے والو! کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ  
”معلوم کرو دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا اور ایک آرائش ہے،  
(اور ظاہر ہے کہ) کھیل تماشا اور آرائش نادان بچوں کے لئے زیادہ  
نہ کہ سمجھدار مردوں کے لئے پس حق قائل نے تم کو (اس آیت میں)  
اطلاع دی ہے کہ دنیا نادانوں اور کم سمجھ والوں کیلئے ہے کہ وہ اس  
پر شیدا ہو کر مر رہیں (پس) وہ تم کو مبتلا چکا کہ اس نے تم کو کھیل کیلئے پیدا  
نہیں فرمایا۔ دنیا میں مشغول ہو کر بالآخر کھیل میں گئے والہ ہے (اور  
کھیل میں لگنا مائل کا کام نہیں) جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا پر قناعت  
کی اس نے ناچیز محض پر قناعت کی۔ دنیا جو کچھ بھی تم کو دی گئی وہ سب  
سانپ پتھر اور زہریلی، بشرطیکہ تم نے ان کو نفس و خواہش اور شہوت کے  
ہاتھوں سے لیا۔ آخرت میں مشغول ہو۔ اولیٰ دلوں سے پروردگار کی نظر  
رجوع کرو اور اسی کو مشغول بناؤ اس کے بعد جو کچھ بھی وہ تم کو اپنے  
دست و فضل سے عطا فرمائے وہ لیلو۔ دنیا اور آخرت کے متعلق غور  
کام لو اور پھر دونوں میں ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو جو کچھ سیکھنا چاہے گا  
وہ سیکھ بھی لے گا۔ تب بھی میرے پاس اس سے زیادہ پائیگا۔ میری  
کھیتی کمال و جمال حاصل کر چکی ہے اور تیری کھیتی جب کبھی اُگتی ہے  
اُسی وقت جل جاتی ہے۔ سمجھدار بن۔ ریاست کو چھوڑ، ادھر آ اور  
عام لوگوں کی طرح یہاں بیٹھ تاکہ میرا کلام تیری زمینِ قلب میں بجے۔  
اگر تجھے سمجھ ہوتی تو ضرور میری صحبت میں بیٹھتا۔ دن بھر میں ایک لمحہ  
بیل جانے پر قناعت کرتا اور میری سخت کلامی پر بجا رہتا جس  
کے پاس ایمان ہو گا وہ تجھے گا اور پھر لے پھلے گا۔ اور جس کے  
پاس ایمان ہی نہ ہو گا  
وہ مجھ سے بھاگے گا۔

قصہ یزدانی ترجمہ  
مجلس  
وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
سَلَّمَ فَهَبْ  
وَجَدَ الْحَقَّ  
بِحَبْرِ الْخَلْقِ دَرَّ  
يَقْتُلُ الْكُلَّ  
عَمَّ وَجَلَّ وَفَوْ  
عَنِ هَذِهِ الْحَيَاةِ  
أَسْتَأْتِيهَا وَ  
يُعْنِي فَكَصَحَتْ  
أَذِيَّةً فَفَقَرَهُ  
إِذَا أَحْبَبْتَ  
شَرَّ الدُّنْيَا وَالْ  
وَالشَّيَاطِينِ  
وَلَا تَكُنْ بِهَا  
الْمُؤْجِدِ وَالْ  
مَعِي بِاللَّيْلِ  
أَنَا وَأَنْتَ وَمَا  
أَنْتَ تَكُنْتَ فِي  
قَوْمٍ أَنْتُمْ تَقْدِرُونَ  
عَلَيْكُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ  
رَأْسُهُمَا مَطْلُوحٌ  
وَلَيْسَ لَهَا آخُودَةٌ

## باسطھویں مجلس

(جمعہ - منیج - آخر جب ۱۳۶۶ھ - مکررہ معمرہ)

حق تعالیٰ کی توحید کا اتنا معتقد ہو کہ ساری مخلوق میں سے ایک ذرہ بھی تیرے قلب کے اندر باقی نہ رہے کہ نہ کسی مکان پر نظر ہو نہ کسی شہر پر۔ توحید سب کو نابود کر دیا کرتی ہے۔ ساری دوا حق تعالیٰ کو یگانہ سمجھنے اور مابہ دنیا سے اعراض کرنے ہی میں ہے اس سانپ سے بھاگ یہاں تک کہ کوئی سپیرا آئے اور اس کے دانت توڑ کر اس کا زہر نکال دے اور پھر اس کو تیرے قریب لاکر تجھ کو اس کا ہنر سکھلا دے اور اس کو تیرے حوالہ کرنے کے اس میں کسی قسم کی بھی اذیت باقی نہ رہے۔ پس اس وقت تو اس کو اٹے پٹے لگا۔ اور اس کو تیرے دسے کی قدرت نہ ہوگی جب توحی تعالیٰ کو محبوب سمجھے گا اور وہ تجھ کو محبوب بنا لے گا تو دنیا اور شہوات اور لذات اور نفس اور خواہش اور شیاطین سب سے کفایت فرما لے گا۔ پس تو اپنا مقسوم بلا ضرر بلا کد توڑ لے گا لے مددعی بلا دلیل، تو مشرک بن کر توحید کا دعویٰ کب تک لے گا۔ کیا تجھ میں طاقت ہے کہ رات کے وقت میرے ساتھ خوفناک مقامات میں چلے کہ میرے پاس تو کوئی ہتھیار نہ ہو اور تو مسلح ہو۔ پھر دیکھ کہ کون گھبراتا ہے؟ میں یا تو؟ کون دوسرے کے کپڑوں میں چھپتا ہے؟ میں یا تو؟ تو نے پردہ پوش پانی ہے نفاق میں اور میں نے پردہ پوش پانی ہے توحید میں (لہذا میں بجز خدا کے نہ کسی سے ڈرتا ہوں نہ کسی کی پناہ چاہتا ہوں) صابجو! تم دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو تاکہ وہ تم کو کچھ دیدے۔ اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے خود ہی دوڑ رہی تاکہ ان کو کچھ دیدے۔ وہ ان کے سامنے سر جھکے کھڑی رہتی ہے۔ اپنے نفس کو توحید کی شمیر سے مارا اس کے (مقابلہ کے) لئے توفیق کا خود پہن۔ مجاہدہ کا نیزہ اور تقویٰ کی ڈھال اور یقین

## المجلس الثاني والستون

قَالَ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ بَقِيَّةُ الْجَمْعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ  
سَلَّمَ شَهْرًا جَبَّ سَنَةً سِتَّةَ وَأَلْفَيْنِ وَخَمِيسًا  
وَحِينَ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ حَقَّ لَا يَبْقَى فِي قَلْبِكَ مِنْ  
شَيْءٍ الْخَلْقِ ذَرَّةً ۚ لَا قُوَى دَارًا وَلَا دِيَارًا إِلَّا الْقُوَى  
يَقْتُلُ الْكُلَّ بِكُلِّ الدَّوَامِ فِي التَّوْحِيدِ لِلْحَقِّ  
عَمَّا وَجَلَّ وَفِي الْأَعْرَاضِ عَنْ حَيَاةِ الدُّنْيَا أَهْوَى  
عَنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ إِلَى أَنْ يَجْعَلَ مِنَ الْحَوَادِ يُقْلَعُ  
أَسْأَلُهَا ۚ وَيَنْزِلُ سَمَّهَا ۚ وَيَقْرُبُكَ إِلَيْهِ وَ  
يُضَيِّقُ فَكَمْ صَنَعَتْ ۚ وَيُسَلِّمُهَا إِلَيْكَ ۚ وَفَابَقِي فِيهَا  
أَوْفَى ۚ فَتَقَرُّ فِيهَا وَهِيَ لَا تَقْدِرُ تَسْلَعُ ۚ  
إِذَا أَحْبَبْتَ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَّ وَأَحْبَبَكَ ۚ كَفَاكَ  
شَرَّ الدُّنْيَا وَالشَّمَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ وَالنَّفْسِ الْهَوَى  
وَالْخِيَاطِينَ ۚ فَتَاخَذُ أَقْسَامَكَ مِنْ غَيْرِ ضَرْمٍ  
لَا تَكُنْ ۚ يَا مَدْعِيًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ ۚ كَمْ تَدْعِي  
التَّوْحِيدَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ۚ تَقْدِرُ أَنْ تَخْرُجَ  
مَعِيَ بِاللَّيْلِ ۚ تَسْتَشِي فِي السَّوَادِ انْفِرَ عَمَّا ۚ  
أَكَلِ السَّلَاحَ وَأَنْتَ بِسِلَاحِكَ تَقْرُنُ مَنْ يَفْرُ ۚ  
أَنَا وَأَنْتَ ۚ مَنْ يَدْخُلُ تَحْتَ نِيَابِ الْخَوْفِ ۚ أَنَا وَأَنْتَ ۚ  
أَنْتَ تَوَكَّيْتَنِي الرِّفَاقَ ۚ وَأَنَا تَرَكَيْتَنِي فِي الْإِيْمَانِ يَكَا  
تَوَكَّلْ أَسْمُوعًا وَخَلَّتِ الدُّنْيَا حَقَّ تَطْوِيْعُكُمْ ۚ وَهِيَ تَعْمَلُ  
عَمَلًا أَوْلَى ۚ وَاللَّهُ حَقَّ تَطْوِيْعُكُمْ ۚ يَقِفُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَ  
أَسْمَاءُ مَطْلُوعٍ ۚ إِصْرُ تَسْلَعُ بِمَصْمَامَةِ التَّوْحِيدِ ۚ  
وَلَيْسَ لَهَا خَوْفٌ الْعَوْرِ فِي ۚ وَخَذْ لَهَا رُحْمَ الْمَهَادَةِ ۚ

کے نزدیک کس قدر بدتر  
دنیا کی رغبت رکھے اور  
نگار کا یہ ارشاد نہیں سنا  
شا اور ایک آرائش ہے  
نادان بچوں کے لئے زیبا  
نے تم کو (اس کی باتیں)  
لوں کیلئے ہے (کہ وہ اس  
س نے تم کو کھیل کیلئے  
میں لگنے والا ہے) اور  
ت کو چھوڑ کر دیکھنا نہ  
بھی تم کو دیکھی وہ سب  
س خواہش اور شہوت کے  
دلوں سے پردہ دگر کر  
کو کچھ بھی وہ تم کو اپنے  
آخرت کے تعلق فوراً  
جو کچھ سیکھنا چاہے گا  
سے زیادہ پائیگا میری  
یستی جب کبھی آگتی ہے  
ت کو چھوڑا، ادھر آ اور  
زمین قلب میں ہے  
ا۔ دن بھر میں ایک تیر  
علا ہی پر جبار رہتا جس  
پٹے لگا۔ اور جس کے

وَرُسُ الشُّقْرِ ۖ وَسَيْفَ الْيَقِينِ ۖ فَتَارَةً مَّطَاعِنَهُ  
 وَآخَرَى مُضَارِبَةٍ ۖ لَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى تَذِلَّ  
 لَكَ وَتَصِيرَ رَاكِبًا لَهَا ۖ لِحَامَهَا سَبِيلٌ لَكَ ۖ لِسَافِرٍ  
 بِهَا بَرٌّ وَبَحْرًا ۖ فَيُخَيِّرُ بَيْنَهُمَا بِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ  
 ثُمَّ تَقْدَمُ الَّذِينَ يَفْقَهُونَ نَفْسَهُمْ وَكَمْ يَتَخَلَّصُونَ  
 مِنْهَا ۖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ وَعَلِمَ صَارَتْ رَاحِلَةً لَكَ  
 فَحَمِلَ أَثْقَالَهَا وَلَا تَحْتَاطُّ فِي أَمْرٍ ۖ لَا خَيْرَ  
 فِيكَ حَتَّى تَعْرِفَ نَفْسَكَ وَتَمْنَعَهَا حَقَّهَا وَتُعْطِيَهَا  
 حَقَّهَا ۖ فَيُخَيِّرُ بَيْنَ تَطْمِئِنٍّ إِلَى الْغَلَبَةِ وَتَطْمِئِنٍّ  
 الْقَلْبِ إِلَى السُّرَّةِ ۖ وَيُطْمِئِنُّ السُّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 لَا تَزْعُمُوا عَصَا الْمَجَاهِدَةِ عَنْ نَفْسِكُمْ ۖ لَا  
 تَغْتَرُّوا بِسِنَاوَةِ السَّبْعِ فَإِنَّ بَرِيذَكُمْ أَنْتُمْ وَهُوَ  
 مُنْتَظَرٌ لِفَرَسَةٍ يَفْتَكِرُ سَهَا ۖ هَذِهِ النَّفْسُ تُظْهِرُ  
 الْكَمَالَ بَيْنَهُ وَالذَّلَّ وَالسَّوْاضَ وَالْمُوَافَقَةَ فِي  
 الْخَيْرِ وَفِي بُطْنٍ مَخْلَافٍ ذَلِكَ ۖ كُنْ عَلَى  
 حَذَرٍ وَمَا يَكْتُمُ مِنْهَا بَعْدَ ذَلِكَ ۖ الْقَوْمُ  
 عِنْدَ هُمْ شُغْلٌ عَنِ الْخَلْقِ ۖ  
 لَكِنْ يُكَلِّفُونَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ  
 وَالْقَوْدُومَ مَعَهُمْ لَا مَرِهُو  
 هَيْهِمْ ۖ مَثَلُ الْقَوْمِ مَعَ  
 الْخَلْقِ مَثَلُ قَوْمٍ أَرَادُوا  
 أَنْ يَغْبِرُوا بِحَرًا  
 وَيَمُضُوا إِلَى  
 مِلَلٍ

کی تلوار ہاتھ میں لے کر کبھی نیزہ بازی ہو اور کبھی مار کے وار۔ برابر  
 ایسا ہی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تیرے سامنے سر جھکے اور تو اس  
 سوار ہو جائے۔ اس کا لگام تیرے ہاتھ میں ہو اور تو اس پر بری  
 و بھری سفر کرے۔ پس اس وقت تیرا پروردگار تیرے سبب فخر  
 فرمائے گا۔ اس کے بعد تو ان لوگوں کا افسر بن جائے گا جو اپنے  
 نفسوں کے ساتھ قائم ہیں اور اس سے رہائی نہیں پاسکے۔ جس نے  
 اپنے نفس کو بیچا نا اور مغلوب بنالیا تو نفس اس کی سواری بن جائے  
 کہ اس کے بوجھ اٹھاتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا تیرے  
 اندر کوئی قوتی نہیں۔ یہاں تک کہ تو اپنے نفس سے واقف ہو جائے اور  
 اس کو لذت سے روکے اور اس کا حق ادا کرے۔ ہاں اس وقت تجھ کو  
 قلب سے اقرار حاصل ہوگا۔ اور قلب کو باطن کے ساتھ قرار ملیگا اور  
 باطن کو حق تعالیٰ شائد کے ساتھ۔ اپنے نفسوں سے مجاہدہ کی لاشی مت  
 اٹھاؤ۔ نفوس کی چالبازیوں سے دھوکہ مت کھاؤ اور ان کی بناوٹ کی  
 نیند سے دھوکا مت کھاؤ۔ درندہ کی بناوٹ نیند سے دھوکہ نہ کھاؤ  
 کہ وہ (اس چال بازی سے) تم پر تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سورا ہے۔ اور  
 درحقیقت کسی شکار کی تاک میں ہے کہ (کوئی زور پر آئے اور فوراً) اس کو  
 دبوچ لے۔ (اسی طرح) یہ نفس اطمینان و عاجزی و انکسار اور نیک  
 کاموں میں موافقت ظاہر کیا کرتا ہے (تاکہ انسان اس کی اصلاح  
 سے بے فکر ہو جائے) اور باطن میں ان مضامین کے خلاف ہوتا ہے  
 پس اس کے بعد جو صورت اس سے انجام پانے والی ہے اس سے ڈرتا  
 رہ۔ اہل اللہ کے لئے ایسا شغل ہے جس نے ان کو مخلوق سے بے توجہ  
 بنا رکھا ہے۔ مگر وہ امر ذہنی کی غرض سے ان کی طرف توجہ کرنے والے  
 پاس بیٹھے اٹھنے میں اپنی طبیعت کو مجبور کیا کرتے ہیں۔ اہل اللہ کی مثلاً  
 مخلوق کے ساتھ ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں نے چاہا کہ دریا کو عبور  
 کریں اور بادشاہ تک پہنچ جائیں۔ پس بعض لوگ راستہ سے ہٹ کر

يَسْتَوُونَ بَعْضُهُمْ طَرِيقًا فَعَبَّرُوا بِهِ فَلَمَّا حَصَلُوا  
 رَأَى الْمَلِكُ بَقِيَّةَ الْقَوْمِ يَخْبَطُونَ بِوُجُوهِهِمْ  
 يَكَادُونَ يَغْرُقُونَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الطَّرِيقَ الَّتِي سَلَكَهَا  
 الْأَوَّلُ فَأَمَرَ مَنْ وَصَلَ إِلَيْهِ أَنْ يُعَوِّدُوا  
 إِلَيْهِمْ لِيَعْرِفُوا الطَّرِيقَ الَّتِي جَاءُوا مِنْهَا  
 فَمَا أَقْبَوْا قَوْفُوا عَلَى الْمَشْرِعَةِ وَنَادَوْهُمْ الطَّرِيقُ  
 لِهَذَا فَجَعَلُوا يَدُومَةً فِيهِمْ فَلَمَّا قَرَّبُوا مِنْهُمْ  
 أَحَدًا وَبَايَعَهُمْ أَصْلُ هَذَا أَقُولُهُ تَعَالَى وَ  
 قَالَ الَّذِي أَمَرَ يَا قَوْمُ الْيَهُودُ أَهْلُكُمْ سَبِيلَ  
 الشَّادِ فَالْعَاقِلُ مِنْكُمْ لَا يَفْرَحُ بِالدُّنْيَا وَلَا  
 بِالْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَالْأَمْوَالِ وَالْمَاكُولَاتِ  
 وَالْمَلْبَسَاتِ وَالْمَرْأَتِ وَالْمَنَاجِمِ كُلُّ هَذَا  
 كَوْمٌ فِي قَوْمِ الْمُؤْمِنِينَ بِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَبِقِيَّتِهِ  
 وَفَوْضُولِ قَلْبِهِ إِلَى بَابِ قُرْبِ رُوحِهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 الْإِلَهَ مُؤَلَّكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هُمْ الْعَارِفُونَ  
 بِالْغَيْبِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَامِلُونَ لَهُ يَا غُلَامُ مَعَهُ  
 يَصْفُوا قَلْبَكَ وَيَصْفُوا سِرَّكَ وَ  
 أَنْتَ مُسْتَرَكٌّ بِالْخَلْقِ وَكَيْفَ  
 تَعْلَمُ وَأَنْتَ فِي حَكْلِ لَيْلَةٍ  
 تُعَيَّنُ عَلَى مَنْ تَصِفُ إِلَيْهِ  
 تَشْكُوا إِلَيْهِ وَتَكْلِي  
 مِنْهُ بِكَيْفٍ  
 يَصْفُو  
 قَلْبَكَ

ہوئے اور عبور کر گئے۔ اور جبکہ وہ بادشاہ تک پہنچ لئے تو بادشاہ کو  
 خیال ہوا کہ باقی لوگ خطا لحواس بنے ہوئے ہیں اور تریب ہے کہ  
 ڈوب جائیں کیونکہ وہ اس راستہ سے واقف نہیں ہوئے جس پر  
 پہلے لوگ چلے (اور ہم تک پہنچ گئے) لہذا جو لوگ بادشاہ تک  
 پہنچ لئے تھے ان کو اس نے حکم فرمادیا کہ ان کی طرف واپس ہوں تاکہ  
 جس راستہ سے خود آئے ہیں اس سے ان کو بھی واقف کر دیں۔ پس  
 وہ آئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اور ان کو آواز دی کہ راستہ  
 ادھر ہے۔ غرض ان کو راہ سے باخبر کرتے رہے اور جب وہ ان کے  
 قریب پہنچ گئے تو ان کے ہاتھ پکڑ لئے (اور ان کو سمندر رخسے خشکی پر  
 کھینچ لیا) اس کی اصل حق تعالیٰ کا یہ قول ہے "اور کہتا  
 اُس شخص نے جو ایمان لا چکا تھا کہ اے میری قوم جس راستہ میں  
 آیا ہوں اسی پر تم آؤ کہ میں تم کو ہدایت کے راستہ لگا دوں گا جو شخص  
 تم میں عقل مند ہو گا وہ دنیا پر خوش ہو گا نہ اولاد اور متعلقین اور  
 اموال اور کھانے پہننے کی چیزوں اور سوار یوں اور بیٹیوں پر۔ یہ  
 سب ہوس ہے۔ مومن کی خوشی ایمان و یقین کی قوت اور قلب کے  
 دروازہ قُرب حق تک پہنچ جانے پر ہوا کرتی ہے اچھی طرح سن لو  
 کہ دنیا اور آخرت کے بادشاہ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عارف اور  
 اس کے لئے عمل کرنے والے ہوں۔ صابرا جزا دہ۔ تیرا قلب کب  
 صاف ہو گا اور تیرے باطن میں صفائی کس وقت آئے گی؟ حالانکہ تو  
 مخلوق کو شریک خدا قرار دیتے ہوئے ہے؟ اور فلاح کیوں کر  
 پائے گا جبکہ تو ہر وقت مخلوق ہی سے مدد چاہتا۔ مخلوق ہی کی طرف  
 جاتا مخلوق ہی سے شکوہ کرتا اور مخلوق ہی سے بھیک مانگتا رہتا؟  
 جبکہ تیرا قلب توحید سے بالکل خالی ہے کہ اس میں ذرہ برابر بھی  
 توحید نہیں تو وہ صاف کس طرح ہو سکتا ہے؟ توحید نور ہے اور  
 مخلوق کو شریک قرار دینا ظلمت ہے۔ تو فلاح کس طرح پاسکتا ہے حالانکہ

اور کبھی مار کے وار۔ برابر  
 اسے سر جھکائے اور تو اس  
 میں ہو اور تو اس پر بری  
 و گار تیرے سبب فخر  
 سر بن جائے گا جو اپنے  
 کی نہیں پاسکے۔ جس نے  
 اس کی سواری بن جائے  
 مخالفت نہیں کرتا تیرے  
 سے واقف ہو جائے اور  
 ہے۔ ہاں اس وقت تجھ کو  
 ان کے ساتھ قرار ملیگا اور  
 سے مجاہدہ کی لاشی مت  
 اور ان کی بناوٹ کی  
 نیند سے دھوکہ نہ کھاؤ  
 ہے کہ سوراہ ہے۔ اور  
 پر آئے اور فوراً اس کو  
 ری واکسار اور نیک  
 مان اس کی اصلاح  
 کے خلاف ہوتے  
 والی ہے اس سے ڈرنا  
 کو مخلوق سے بے توجہ  
 رف تو توجہ کرنے والے  
 ہیں۔ اہل اللہ کی مثال  
 چاہا کہ دریا کو عبور  
 لوگ راستہ سے واقف

وَهُوَ قَارِعٌ مِّنَ التَّوْحِيدِ مَا فِيهِ ذَرَّةٌ مِّنَ التَّوْحِيدِ  
 نَزَرٌ وَالشِّرْكُ لَوْ بِالْخَلْقِ ظُلْمَةٌ كَيْفَ لَطَلَمَ وَقَلْبُكَ  
 قَارِعٌ مِّنَ التَّقْوَى مَا فِيهِ ذَرَّةٌ أَنْتَ فَجُوبٌ عَنِ  
 الْخَلْقِ بِالْخَلْقِ فَجُوبٌ بِالْأَسْبَابِ عَنِ الْمُسَبَّبِ  
 فَجُوبٌ بِالتَّوَكُّلِ عَلَى الْخَلْقِ وَالْقَفْزِ زَهْرَانَتْ دَعْوَى  
 مُجَوَّدَةٌ بِقَافَةِ نَقْلِ قَاطِعِ بِالْأَعْوَى بِلَا تَمْسِيَّةٍ  
 هَذَا الْأَمْرُ كَمَا يَصِفُ بَرُوحِيْنِ اثْنَيْنِ الْأَوَّلُ هُوَ  
 الْمُجَاهِدُ وَالْمُكَابِدُ وَحَمَلُ الْأَشَقِّ وَالْأَنْقَبِ  
 وَهُوَ الْغَالِبُ الْمَعْرُوفُ بَيْنَ الصُّلَحَيْنِ وَالثَّانِي  
 مَوْهَبَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَهُوَ نَادِرُ لِحَادِ الْخَلْقِ  
 يَهْبُ يُوَاحِدٌ مَّخْرَفَةٌ وَالْحَبَّةُ لَهُ بِأَخَذٍ كَامِنٍ  
 بَيْنَ أَهْلِ كَصِيغَتِهِ وَيُظْهِرُ فِيهِ قُدْرَتُهُ بِأَخْذِهِ  
 مِّنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ وَتَرْقِيهِ إِلَى الصُّومَةِ وَيُجَرِّبُ  
 الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِهِ وَيَقْتَحِرُ إِلَيْهِ بَابُ قُزَيْبٍ  
 بِأَخْذِهِ مِنَ الْهَدْيِ يَأْتِي حَتَّى يُكْفِيَهُ أَذَى شَيْءٍ  
 يَزْنِي قَدْ كَفَّهِمَا وَحَكْمًا وَبَعْدًا يَصِيدُ كُلَّ مَا يَرَاهُ يَنْقُطِ  
 كُلُّ مَا يَسْمَعُهُ يَنْقُطِ وَلَا يَنْعَلُ إِلَّا مَا يَفْرِقُهُ إِلَيْهِ  
 بِأَمْرِ الْهَلَايَةِ وَالْوَعَايَةِ وَالْكَفَايَةِ لَا يَنْقُطُ عَنْهُ  
 يَصِيدُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ يُوسُفَ عَلَى شَيْئَانَا  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَذَلِكَ لِنُضَوِّدَ عَنْهُ الشُّوْرَ وَالْفُشَاءَ  
 إِنَّهُ مِّنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ طَرِيقٌ عَنِ الشُّوْرِ  
 الْفُشَاءُ وَيَجْعَلُ التَّوْفِيقَ فِي خِدْمَةِ الْمُحِبِّ  
 إِلَهُهُ لَوْ جَلَّ الْعَارِفُ بِهِ يَعْطِ الْخَلْقَ بِحِلٍّ كَيْفَ يَعْطِيهِمْ تَارَةً  
 يَقُولُهُ وَتَارَةً يَنْفَعُهُمْ وَتَارَةً يَهْمِيهِمْ يَعْطِيهِمْ مِّنْ  
 حَيْثُ لَا يُدْرِكُونَ وَمِنْ حَيْثُ يُدْرِكُونَ

تیرا قلب تقوے سے ایسا خالی ہے کہ اس میں اس کا ذرہ بھر بھی نہیں  
 تو مخلوق کے سبب خالق سے محبوب ہے۔ اسباب کے سبب سبب الاسباب  
 سے محبوب ہے۔ اور مخلوق پر بھروسہ و اعتماد رکھنے کے سبب توکل سے  
 مجرب ہے، تو محض دعویٰ ہے۔ اور گواہ کے بغیر محض دعوے سے ایک مٹھی  
 مٹاس بھی تجھ کو نہیں مل سکتی۔ یہ مضمون (معرفت حق) تو صرف دو قسم  
 سے صحیح ہو سکتا ہے۔ اول تو مجاہدہ و ریاضت اور تعب و مشقت کی  
 برداشت سے۔ اور صلحا میں یہی صورت غالب معروف رہی ہے۔ دوم  
 بلا مشقت کے عطا حق سے۔ اور یہ شاذ و نادر کسی کسی مخلوق کے لئے ہوتا  
 کہ اس کو اپنی معرفت و محبت بخشتا اور اس کو اہل و عیال اور کام کاج  
 سے جدا کر کے اس میں اپنی قدرت ظاہر فرماتا ہے۔ ذاکر زنی سے اس کو  
 نکال کر بلند عبادت خانہ میں پہنچاتا اور اس کے قلب سے مخلوق کو نکال کر  
 اس میں اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ بکو اس (اور دعو  
 سوال) سے اُس کو نکال لیتا ہے۔ یہاں تک ذرا سی چیز بھی اس کو کافی  
 ہو جاتی ہے (اور سوال کی نوبت ہی نہیں آتی) اس کو فہم و دانش و غلبہ  
 نصیب فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اس سے نصیحت لیتا اور جو  
 کچھ سنتا ہے اس سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور وہی کام کرتا ہے جو اس کو  
 حق تبار کے مقرب بناتا ہے۔ ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم ہوتا ہے  
 کہ اس سے جدا نہیں ہوں۔ اس کی وہ حالت ہوتی ہے جس کا حق تعالیٰ  
 نے یوسفؑ کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے ایسا ہی کیا تاکہ یوسفؑ سے بڑی  
 دے حیاتی کو دور رکھیں بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں تھا  
 اسی طرح اس بندہ مؤمن سے بدی و بے حیائی کو دور رکھتا اور توفیق کو  
 اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب اور عارف ہوتا  
 وہ ہر طریقہ سے مخلوق کو نصیحت کرتا ہے کبھی اپنے قول سے اور کبھی اپنے  
 فعل سے اور کبھی صرف ہمت سے۔ الغرض جس طریق کو وہ سمجھتے ہیں۔ اور  
 جس کو وہ سمجھتے ہیں اس سے دووں طرح اس کا ناصح بنتا ہے۔

میں اس کا ذرہ بھر بھی نہیں  
اسباب کے سبب بتلا سکا  
دیکھنے کے سبب توکل سے  
مض دعوے سے ایک مٹھی  
عرفت حق (توصیف و تشریح)  
ت اور تعب و مشقت کی  
بے معروف رہی ہے۔ دوم  
یسی کسی مخلوق کے لئے پہنچا  
کو اہل و عیال اور کام کاج  
ڈاکر زنی سے اس کے  
کے قلب مخلوق کو بحال کر  
ہے۔ کہو اس (اور دعوے)  
ذرا سی چیز بھی اس کو کافی  
تی) اس کو فہم و دانش و علم  
س سے نصیحت لیتا اور جو  
اور وہی کام کرتا ہے جو اس  
ت و کفایت کو حکم ہو تم  
ت ہوتی ہے جس کا حق تعالیٰ  
نا ہی کیا تاکہ یوسف سے بہر  
سے مخلص بندوں میں سے  
کو دور رکھتا اور توفیق کو  
کا محب اور عارف ہو گیا  
اپنے قول سے اور کہیں اپنے  
طریق کو وہ سمجھتے ہیں۔ ام  
اس کا ناصح بنتا ہے

اَفَلَا مَرَّ عَلَيْكَ يَحْيٰى نَفْسِكَ عِنْدَ ضَعْفِ اِيْمَانِكَ  
عَلَيْكَ مِنْ اَهْلِكَ وَجَارِكَ وَجَارَتِكَ وَاهْلِ  
اِيْلَاكِ وَرَاقِلِيكَ ۚ وَاَذَا قَوِيْ اِيْمَانِكَ فَاَبْرُسْ  
لِيْ اَهْلَكَ وَوَلَدَكَ ۚ ثُمَّ اِنِّيْ الْخَلْقُ بِلَا تَبَرُّرٍ اِلَيْهِمْ  
اَلْبَعْدُ اَنْ تَنْتَزِعَ بِدَرْجِ النُّفُوْسِ ۚ وَتَوَلَّوْا عَلٰى  
رَاسِ قَلْبِكَ خُوْدَةَ الْاِيْمَانِ ۚ وَبَيْنَكَ سَيْفُ  
الْمُحِبِّيْنَ ۚ وَفِيْ جَعْبَتِكَ سِهَامُ رَاغِبَةِ اللّٰهِ عَاءِ ۚ  
وَتُوْكَبُ حَصَانُ التَّوْفِيْقِ ۚ وَتَعْلَمُ مَا لَكَ وَالْفَرَّ وَ  
الْمَرْبُ وَالطَّعَانُ ثُمَّ تَحْمِلُ عَلٰى اَعْدَاءِ الْحَقِّ عَمَلًا وَ  
جَلَدًا ۚ فَيُخَيِّلُكَ جَيْشُكَ النُّصْرَةَ وَالْمَعُوْنَةَ مِنْ مَّوَالِيكَ  
الْبَيْتِ ۚ وَتَأْخُذُ الْخَلْقَ مِنْ اَيْدِي الشَّيْطَانِ وَ  
تُوَلِّمُهُمْ اِلَى بَابِ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَدًا ۚ تَأْمُرُهُمْ بِعَمَلِ اَهْلِ  
الْبَيْتِ وَتُعَذِّبُهُمْ مِنْ عَمَلِ اَهْلِ الْاَثَرِ ۚ كَيْفَ لَا يَكُوْنُ  
لَكَ اِيْلَاكِ وَقَدْ عَرَفْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَعَرَفْتَ اَعْمَالَهَا ۚ  
وَتَصِلُ اِلَى هَذَا الْمَقَامِ كَشَفَ الْحَجَرِ عَنْ عَيْنِيْ  
لَمْ يَكُنْ يَكْتَفِ الْبَيْتَ مِنْ جَهَارَةِ الْبَيْتِ اُخْرَقَ نَظَرُكَ وَلَمْ  
يُجِبْ عَنِّيْ يَوْفَعُ رَاسُ قَلْبِكَ فَيَدْرِ الْعُرْوَةُ السَّمَوَاتِ  
وَاِذَا اطَّرَقَ يَرٰى اَهْلِيْكَ الْاَرْضِ وَمَسَاكِيْنَهَا مِنْ  
الْبَيْتِ ۚ كُلُّ هَذَا سَبَبُ الْاِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ لِلْحَقِّ عَمَلًا  
وَعَمَلًا مَعَ الْعِلْمِ بِاَحْكَامِهِ ۚ اِذَا وَصَلْتَ اِلَى هَذَا  
الْمَقَامِ قَادِمُ الْخَلْقِ اِلَى بَابِ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَدًا  
وَعَمَلًا هَذَا لَا يَحْجِيْ مِنْكَ شَيْءٌ ۚ اِذَا دَعَوْتَ  
الْخَلْقَ وَكُنْتَ عَلٰى بَابِ الْحَقِّ عَمَلًا وَجَلَدًا كَانَ  
دُعَاؤُكَ لَهُمْ وَبَلَاءُ عَلَيْكَ ۚ كُلَّمَا  
تَحَرَّكَتْ

صاحبزادہ! اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت صرف اپنے نفس  
کی اصلاح میں مشغول رہ (دوسروں کی فکر نہ کر) تیرے ذمہ تیرے  
متعلقین و پیروسی و پیروسن اور اہل شہر اور اہل ملک کسی کا بھی بار نہیں  
ہاں جب تیرا ایمان قوی ہو جائے تب اپنے اہل و عیال کی طرف  
(اصلاح حال کیلئے) توجہ کر اور اس کے بعد عام مخلوق کی طرف۔  
مخلوق کی طرف اس وقت توجہ ہو جبکہ تقویٰ کی ذرہ پہن لے اور اپنے  
قلب کے سر پر ایمان کا خود رکھ لے اور ہاتھ میں توحید کی تلوار لے لے  
اور ترکش میں قبولیت دعا کے تیر بھر لے اور توفیق کے گھوڑے پر سوار  
ہو جائے اور بھاگ دوڑ اور شمشیر زنی اور تیر اندازی سیکھ لے۔ اس کے  
بعد دشمنان خدا پر حملہ کرے۔ پس اس وقت تیری چھیوں جانبوں سے  
نصرت و اعانت آئے گی۔ اور تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے  
چھین چھین کر دروازہ خداوندی پر لا ڈالے گا کہ ان کو جنت کے اعمال  
کی ترغیب دے گا اور اہل دوزخ کے اعمال سے ڈرائے گا۔ اور ایسا  
کیوں نہ ہو جبکہ توجہ و توجہ سے واقف اور ان دونوں کے اعمال  
سے آگاہ ہو چکا ہے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اس کے قلب  
کی آنکھ سے پرے ہٹ جاتے ہیں کہ چھیوں جانبوں میں جبرہ توجہ  
کرتا ہے اپنی نظر پر دونوں کے پرے پہنچا دیتا ہے اور کوئی چیز اس کو  
روکتی نہیں۔ وہ اپنے قلب کا سناٹا کرتا ہے تو عرش اور آسمانوں کو دیکھ  
لیتا ہے۔ اور جب نیچے جھکنا ہے تو زمین کے طبقے اور ان کے باشندوں  
یعنی جنات کو دیکھ لیتا ہے۔ اس سائے (کمال) کا سبب صرف  
ایمان اور شریعت کے علم کے ساتھ حق تعالیٰ کی معرفت ہے جبکہ تو  
اس مقام پر پہنچ جائے تب مخلوق کو دروازہ خداوندی کی طرف بلاؤ  
(اور داعظ بن کر ممبر پر آؤ) در نہ اس سے پہلے تو تجھ سے کچھ بھی نہ  
ہو گا۔ جبکہ تو نے مخلوق کو (خدا کی طرف) بلایا اور خود دروازہ خداوندی  
پر نہ ہوا تو تیرا ان کو بلانا لگا۔ تجھ پر وبال ہو گا۔ جب کبھی تو حرکت کرے گا



بَرَكْتُ ۚ كَلِمًا طَلَبْتَ الرِّفْعَةَ اَلْقَضَعْتَ ۚ مَا عِنْدَكَ  
مِنَ الصَّالِحِينَ خَبَرٌ ۚ اَنْتَ تَقْلُقُهُ ۚ اَنْتَ لِسَانٌ  
بِلَا جَنَانٍ ۚ اَنْتَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ۚ جَلْوَةٌ بِلَا  
خَلْوَةٍ ۚ جَوْلَةٌ بِلَا صَوْلَةٍ ۚ سَيْفُكَ مِنْ خَشَبٍ  
وَرَمَاهُ مَكَ مِنْ كِبَرِيَّةٍ ۚ اَنْتَ جَبَانٌ لَا تَجَاعَةٌ  
لَكَ ۚ اَدْنَى سَهْمٍ يَقْتُلُكَ ۚ نَقْعٌ يَقْتُلُكَ عَلَيَّكَ  
قِيَامُكَ ۚ اَللّٰهُمَّ قُوْا دِيَانَنَا وَاِيْمَانَنَا وَاَبْدَانَنَا  
اَبْدَانَا بِقُرْبِكَ ۚ وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَوَّاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا كُنْتُ اَفْعَلُ مَعَ  
اَحَدٍ ۚ ثُمَّ اِنْ فَعَلْتُ كُنْتُ اَفْعَلُ مَعَ اَشْيَئِ  
اَوْ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمَوَافِقَيْنِ لِي ۚ اَصْحَبِ الْقَوْمِ  
فَاَنْ مِنْ صِفَاتِهِمْ اَنَّهُمْ اِذَا نَظَرُوا اِلَى شَخْصٍ  
وَجَعَلُوا هِمَّتَهُمْ اِلَيْهِ اَحْبَوُّهُ ۚ وَلَئِنْ كَانَ  
ذَلِكَ الْمَنْظُورُ اِلَيْهِ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَوْ  
مَجُوسِيًّا ۚ وَانْ كَانَ مُسْلِمًا اَزَادَ اِيْمَانًا وَاَوْ  
يَقِيْنًا وَتَثْبِيْنًا ۚ اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّ الْمَنْظُورُ  
اِذَا صَحَّ الْقَلْبُ فَقَدْ قَرَّبَ مِنَ الْحَقِّ  
عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَاِذَا نَظَرَ بَيْنَ الْقَرَبِ  
وَالْمَعْرِفَةِ ۚ يَصِيْرُ الْقَرَبُ سَحَابًا  
فِي قَلْبِهِ وَالنَّظَرُ بَرْقٌ وَاَوْعَظُ مَطَرٌ  
يُعْبَرُ لِسَانُهُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ ۚ يَصِيْرُ  
لِسَانُهُ قَلَمًا يَسْتَمِدُّ مِنْ دَوَاوِلِ الْمَعْرِفَةِ  
وَيَحْمِلُ الْعِلْمَ ۚ يَصِيْرُ كَلِمَةً وَنَظَرُهُ  
بَرْقٌ

تو گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جائے گا۔ اور جب کبھی بلند ہوتا جائے گا تو پستی میں  
آئے گا۔ تجھے صالحین کے حالات کی کچھ بھی اطلاع نہیں۔ تو محض ایک  
ہے۔ تو خالی زبان ہے بلا قلب کے۔ تو ظاہر محض ہے بلا باطن کے۔ جلوت  
ہے بلا خلوت کے۔ اور جولانی ہے بلا حملہ کے۔ تیری تلوار لکڑی  
کی ہے اور تیرے تیر دیاس لائی کے ہیں۔ تو بزدل ہے، شجاعت نام  
کو بھی نہیں۔ ہلکا سا تیر تجھ کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک مجھ تیرے اوپر  
قیامت قائم کر دیتا ہے کہ در اسی تکلیف میں ہائے واویلا مچا کر  
گو یا مر جا (ہے) یا اللہ سہاے دین و ایمان اور اجسام کو اپنے قُرب کی  
قوت لے اور ہم کو عطا فرما دُنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی  
اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(شیخ نے فرمایا میں اول تو کسی کے پاس بھی بیٹھتا اٹھتا نہ تھا۔  
پھر اگر بیٹھتا اٹھتا بھی تھا تو اپنے موافقین میں سے دو تین ہی کے  
پاس بیٹھتا اٹھتا تھا (اے مخاطب) اللہ والوں کی صحبت اختیار  
کر کیونکہ ان کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب کسی پر نظر اور توجہ و ہمت ڈالتے  
ہیں تو اس کو (روحانی) حیات بخشے ہیں جس کی طرف نظر ڈالی اگرچہ  
وہ یہودی یا عیسائی یا مجوسی بھی ہوا۔ اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو (اکی  
نظر و توجہ سے) اس کے ایمان و یقین و استقامت میں زیادتی ہوجاتی  
ہے۔ جب قلب درست ہوتا ہے تو نظر بھی درست ہوتی ہے۔ جب  
قلب درست ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ جب  
(کسی پر) نظر ڈالتا ہے تو حقیقت معرفت اور شرب سے ڈالتا ہے۔ کسی  
نکاح حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس کے قلب میں قُرب  
گویا گھٹا ہوتی ہے کہ نگاہ اس کی بجلی ہے اور عطا اس کی بارش  
اس کی زبان وہی مضمون ظاہر کرتی ہے جو اس کے قلب میں ہوتا ہے۔  
اس کی زبان گویا تسلیم بن جاتی ہے کہ معرفت کی دوات اور دریا علم  
سے ڈوبالیتی ہے۔ اس کا کلام اور اس کی نگاہ اس (گھٹا) کی بجلی جاتی

ہوتا جائے گا تو پستی میں  
روح نہیں۔ تو شخص ایک  
ہے بلا باطن کے۔ جلد  
کے۔ تیری تلوار لکڑی  
نزدل ہے، شجاعت نام  
ر ایک مجھ ترے اُن  
س ہائے واویلا عجیب  
راجسام کو اپنے قریب  
اور آخرت میں بھی خلیفہ  
بھی بیٹھتا اٹھتا تھا۔  
سے دین ہی کے  
لہ والوں کی صحبت اختیار  
را اور توجہ و بہت ثبات  
طرف نظر والی اگرچہ  
سلمان ہوتا ہے تو اگر  
است میں زیادتی ہو  
ست ہوتی ہے۔ جبکہ  
قرب ہو جاتا ہے  
رب سے ڈالتا ہے  
اس کے قلب میں  
در وعظ اس کی  
کے قلب میں ہوتا ہے  
کی دوات اور دراصل  
اس (گھٹا) کی جگہ

مَا فِي قَلْبِهِ : كَلَّا هُمَا يَظْهَرَانِ عَنْ أَصْل  
رَبِّي مِنْ جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ تَحَقَّقَ فِي امْتِنَانِ  
لَا وَامْرَأَاتِهِمَا عَنْ النَّبِيِّ وَالْإِصْحَاقِ لِلرَّسُولِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَحَّ لَهُ ذَلِكَ : بَقِيَتْ فِيهِ بَقَايَا  
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : طَلَبَ الْأَمْرَ الرَّسُولِ الْأَصْلَ حَتَّى  
بَقَايَا وَتَزِيدُ عِلْمَهُ وَقُرْبَهُ : أَفْضَلُ  
طَلَبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : تَرَى الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةَ :  
الْعَمَلُ الصَّالِحُ مَا صَلَحَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَوْنُ  
شَرِيكَ : الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُؤْتِيكَ عَلَى جَادَةٍ  
لَدَى مَنْكَ : فَتَسِيرُ فِيهَا لَا تَمِينًا وَلَا شِمَالًا  
تَكُونُ قَلْبُكَ وَرَبِّكَ وَمَعْنَاكَ : تَنْفَرُ مِنْ الْكُلِّ  
الْحَقِّ وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ الْآخِرَى :  
لَدَى مَنْكَ : تَزِيدُ وَنَاحِيَهُ وَقَوْلُ كَمَا  
كَانَ مُوسَى : وَجَلَّتْ إِلَيْكَ رَبِّ لَقَرَضُهُ مِنْ  
طَلَبَ رِضَا اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجْهَهُ صَادَ  
كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ مُوسَى  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِمَ  
مِنْ قَبْلِ هُوَ يُحَرِّمُ عَلَى قَلْبٍ مَذَا  
الْمُحِبِّ الصَّادِقِ مُرْضِعُ كُلِّ  
مُحَدِّثٍ تَحْتَوِي : يَكُونُ بَعْدَ  
أَنْ تَكُنْ : يَضْبُكُنْ  
جَمِيعَ الْمَرَاضِمِ فِي حَلْقِهِ  
لِلْعَيْرَةِ الْإِلَهِيَّةِ

:

ہے جو اس کے قلب میں (جھانی ہوئی) ہے کہ دونوں من جانب اللہ  
ایک مضبوط اصل سے ظاہر ہوتے (اور دلوں کے میل کجیل کو خاکستر  
کرتے چلے جاتے ہیں) جو شخص اوامر کے بجالانے اور منہیات سے  
باز آنے اور (ہر امر میں اتباعِ شریعت ملحوظ رکھ کر) جنابِ رسولِ اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لینے میں پختہ ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے  
(کلام اور نگاہ کے بجلی کی طرح بن جانے کا) یہ مضمون صحیح ہو جاتا  
ہاں اب بھی کچھ کسر اس میں رہ جاتی ہے لہذا وہ اصل بھیجے والے  
(خدا نے تعالیٰ) کے حکم کی طلب میں برگشتہ پھر تارہتا ہے (کسی  
طرح بلا واسطہ رسولِ حکیم الہی سے آگاہ ہو جاؤں) یہاں تک کہ وہ کسر  
بھی بھل جاتی اور اس کا علم اور مشرب بڑھ جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی  
پسچی طلب نیک اعمال کا ثمرہ ہے۔ اور نیک عمل وہی ہے جو خالص  
حق تعالیٰ کیلئے ہو کہ اس میں کوئی بھی ساجھی نہ ہو۔ نیک عمل سمجھ کو  
اس راستہ پر ڈال دیکھا جو حق تعالیٰ کو تجھ سے مقصود ہے۔ پس تو  
ادھر ادھر ہوئے بغیر اپنے قلبِ معنی اور اندرون کے پاؤں سے چلیں  
اور سب سے یکسو رہے گا کہ مخلوق کے ساتھ ہو گا دنیا کے اور نہ  
آخرت کے۔ تو من جملہ ان کے بن جائے گا، جو خاص ذاتِ حق چاہتے  
ہیں۔ اور عرض کرے گا جس طرح مومن نے عرض کیا تھا کہ اے پروردگار  
میں تیری طرف جلد اس لئے آیا تاکہ تو راضی ہو جائے۔ "جو شخص حق تعالیٰ  
کی خوشنودی اور ذات کا طالب ہو وہ ایسا بن گیا جیسا کہ حق تعالیٰ  
نے مومن علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ ہم نے (بجز مائیں کی  
پستان کے) دوسری پستانیں پہلے ہی اُن پر ممنوع کر دیں (اسی طرح)  
اس عاشقِ صادق کے قلب پر ہر فانی مخلوق سے تربیت پانہ منع  
کر دیا جاتا ہے کہ فنا کے بعد اس کو بقا نصیب ہوتی ہے۔ اور غیر رب  
خداوندی کی وجہ سے اس کے خلق میں تمام دُودھ پلائیوں کا دودھ  
شوٹکھ جاتا ہے (کہ اس کی تربیت بجز اپنے کسی دوسرے کے ہاتھوں

أَنْصَبَ الْجَمِيعُ : أُرِيدَ الْكُلُّ مِنْ قَلْبِهِ : حَقٌّ  
 لَا يَتَقَيَّدُ بِشَيْءٍ عَنْ عَجْزِهِ : مَا يُزَالُ هَذَا الْمُؤْمِنُ  
 الْعَارِفُ يُرْضَى لِرَسُولٍ بِالْعَمَلِ مَعَ حَقِّهِ يَسْتَلِمْ  
 لِقَلْبِهِ عَلَى رِبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ كَالْعَلَامِ بَيْنَ  
 يَدَيْهِ : فَإِذَا طَالَتْ خِدْمَتُهُ قَالَ يَا أَسْتَاذُ  
 أَرِنِي بَابَ الْمَلِكِ : أَتُفْعِلُنِي مَعَهُ : أَوْ  
 تَفْعِلُنِي مَوْضِعًا أَرَاكَ : أَتُرْكِي يَدَيَّ فِي  
 حُلُمَةٍ : بَابُ قُرْبٍ : فَأَخَذَهُ مَعَهُ وَ  
 قَرَّبَهُ : مِنَ الْبَابِ قِيلَ لَهُ مَا مَعَكَ  
 يَا مُحَمَّدٌ : مَا مَعَكَ يَا سَفِيهُ  
 يَا دَلِيلًا يَا مُعَلِّمًا : يَقُولُ إِنَّكَ  
 تَعْلَمُ قُرْبِي قَدْ رَتَبْتُهُ وَرَضِيْتُهُ  
 لِحُدُوثِ مَتَةِ هَذَا الْبَابِ : لَعَنَ  
 يَقُولُ لِقَلْبِهِ هَآ أَأَنْتَ وَ  
 رَبُّكَ : كَمَا قَالَ جَبْرِئِيلُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ لَمَّا رُقِيَ  
 بِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَأَدْنَاهُ مِنْ  
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَآ أَأَنْتَ وَ  
 رَبُّكَ يَا عَلَّامُ هَآ أَأَنْتَ  
 الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَخَدَّ  
 الْقُرْبِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 يَا عَلَّامُ قُصِّرْ أَمْلَكَ  
 وَقَلِّلْ حُرُوفَكَ  
 صَلِّ صَلَاةَ مُؤْمِرٍ  
 لَا يَتَّبِعِي لِمُؤْمِنٍ

گواری نہیں فرماتا) سآ کے (پرورش دہندہ دودھ خشک کیے جاتے  
 اور اُس کے قلب سے سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو اس  
 محبوب سے کوئی چیز بھی نہیں روکتی۔ یہ صاحب ایمان و معرفت شخص پیغمبر  
 کی معیت میں (صفت کے موافق) عمل کر کے ہر وقت حضرت کو خوش  
 کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک آپ اس کے قلب کیلئے اپنے رب کی حضوری  
 میں داخل کی اجازت حاصل فرمالیتے ہیں۔ یہ آپ کے حضور میں غلام  
 کی طرح (حاضر باش خدمتگار) بنا رہتا ہے۔ پس جب آپ کی  
 خدمت میں مدت گزرتی ہے تب عرض کرتا ہے کہ حضور مہکو  
 بادشاہ کا دروازہ دکھلا دیجئے۔ اسی کے کام میں لگا دیجئے۔ ایسی  
 جگہ کھڑا کر دیجئے کہ میں بادشاہ کو دیکھتا رہوں اور میرا ہاتھ اس کے  
 دروازہ قُرب کے کُڑے میں ڈال دیجئے (کہ اس کو چھوٹنے سکوں) پس  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے ساتھ اور اس کو دروازہ کے  
 قریب لاتے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ تہاے ساتھ کوں ہے؟  
 اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری معیت میں ہے کیا۔ اے سفیر  
 لے راہبر و رہنما (بتاؤ تو یہی) پس آپ عرض کرتے ہیں کہ (بلد الہا)  
 آپ تو واقف ہی ہیں (کہ تو رانِ حرم کا) چھوٹا سا کہو تر ہے جس کو میں نے  
 پرورش کیا اور اس (شاہی) دروازہ کی خدمت کیلئے پسند کیا ہے۔  
 اس کے بعد آپ اس بندہ مؤمن کے قلب سے فرماتے ہیں کہ لو! میں  
 تو اپنا کام پورا کر چکا! اب تم جانو اور تمہارا پروردگار۔ جیسا کہ (شب  
 معراج میں) جب جبریل علیہ السلام نے جب آنحضرت کو آسمانوں پر  
 چڑھایا اور آپ کو پروردگار کے قریب پہنچا دیا تو کہا تھا کہ (کیجئے میں تو  
 اپنی خدمت انجام دے چکا اب آپ جانیں اور آپ کی پروردگار۔ صاحبزادہ  
 نیک اعمالی اختیار کرو اور پروردگار عالم کا قُرب حاصل کر لے۔  
 صاحبزادہ! اپنی آرزو کوتاہ اور عرص میں کمی کر۔ ایسی نماز  
 پڑھ جیسی (دُنیا سے) رخصت ہونے والا پڑھا کرتا ہے۔ مؤمن کو

## اَنْ يَتَاَمَّ اِلَّا

فَلْيَتَّخِذْ مَثَلًا لِّمَنْ تَحْتِ لَا يَسْتَفِيدُ اَنْ يَفْقَهُ الْحَقَّ عَنْ  
 فِي عَاقِبَةِ كَانَ مَبَارَكًا وَلَا يَفْقَهُ اَهْلُهُ وَ  
 يَتَفَعَّلُونَ هَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَيَكْرَهُونَ عَلَيْهِ  
 اَكْلًا اَكْلَ مَوْتِهِ وَوُجُودُهُ يَكُنْ اَهْلًا وَ  
 مَوْتِهِ مَوْتِهِ لِقَاؤُهُ لِقَاؤُهُ مَوْتِهِ  
 اَكْلًا فِي قَلْبِكَ اَنَا مَوْتُهُ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ  
 مِنْ اَمْرِ فِي يَدِ غَايَةِ اَنَا اَحَادِثُ مِنْ  
 اَكْلًا يَطْلَعُونَ عَلَى مَا يَكُونُ لَهُمْ مِنْهُ وَآتَى  
 رَحْمَتُهُمْ وَهُوَ مَحْذُورٌ فِي قُلُوبِهِمْ يَرَوْنَ  
 اَكْلًا نَاكِمًا تَرَوْنَ اَنْتُمْ هَذِهِ الشَّمْسُ بَلَا  
 عَنْكُمْ اَلَيْسَتْ لَهُمْ اَوَّلُ مَا يَطْلَعُ عَلَى ذَلِكَ  
 وَيَطْلَعُ السِّرُّ الْقَلْبُ وَيَطْلَعُ الْقَلْبُ النَّفْسُ  
 وَيَسْتَكْتُمُ ذَلِكَ تَطْلَعُ عَلَى هَذَا  
 اَمْرٍ بَعْدَ تَأْخِذِهِمَا وَحَدِّ مَثَلًا لِّلْقَلْبِ فِي قِيَامِهِمَا  
 يَكُونُ لِدَلَالِكَ بَعْدَ اَنْهَا هَذِهِ اَوَّلُ مَا يَكُونُ  
 مَنْ وَصَلَ اِلَى هَذَا الْمَقَامِ هُوَ نَائِبُ  
 الْحَقِّ عَنْ دَجَلٍ فِي الْاَرْضِ وَخَلِيفَتُهُ  
 فِيهَا هُوَ بَابُ الْاَسْرَارِ عِنْدَكَ  
 مَقَامُهُمْ خَزَائِنُ الْقُلُوبِ الَّتِي  
 فِي خَزَائِنِ الْحَقِّ عَنْ دَجَلٍ

ہو دودھ خشک کر دینے کا  
 ہے حتیٰ کہ اس کو اس

ان معروف شخص ہیں  
 ہر وقت حضرت کو

پیلے اپنے رب کی ضرورت  
 آپ کے حضور میں غلام

ہے۔ پس جب آپ کی  
 رہتا ہے کہ حضور محمد کو

میں لگا دیجئے۔ ایسی  
 اس امیر اور اس کے

کو چھوڑنے سکون پس  
 اور اس کو دروازہ کے

یہ تہا کے ساتھ کوئی  
 سے کیا۔ اے سفیر

ہے ہیں کہ (بلد النہا)  
 بہتر ہے جس کو میں نے

کیلے پسند کی ہے۔  
 فرماتے ہیں کہ لو انما

روگا۔ جیسا کہ (شب  
 حضرت کو آسمانوں پر

ہا تھا کہ (دیجئے میں تو  
 پکا پروردگار۔ صاحب

حاصل کرے۔  
 کی کر۔ ایسی نماز

ہا کرتا ہے۔ یوں کو

سونا زیبا نہیں جنت کہ اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا سر کے نیچے نہ  
 رکھا ہو کہ اگر حق تعالیٰ بغایت بیدار کر دے تو بہتر ہے ورنہ اس کے  
 متعلقین اس کی وصیت کو پا تو لیں گے کہ اس کے مرنے کے بعد  
 اس سے نفع اٹھا کر اس کو دے دیے رہیں گے۔ تیرا کھانا پینا بھی  
 ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا (قرب الگ دنیا سے) رخصت ہونے والے  
 شخص کا ہوا کرتا ہے۔ اور اپنے گھر والوں میں رشتہ ایسا ہی  
 ہونا چاہیے جیسا رخصت ہونے والے کا ہوتا ہے۔ اور بھائی بندوں  
 سے ملنا جملنا بھی ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا رخصت ہونے والے کا  
 ہوا کرتا ہے۔ اپنے قلب میں یہ بات پیدا کر کہ میں رخصت ہو رہا ہوں  
 اور جس کی ہر بات غیر ہی کے قبضہ میں ہو اس کی یہ حالت کیوں نہ ہو  
 مخلوق میں بعض ہی افراد ایسے ہوتے ہیں جو آگاہ ہو جاتے ہیں کہ ان کی  
 کیا تجویز ہو اسے اور ان سے کیا صادر ہوگا اور وہ کب وفات پائیں گے  
 یہ ان کے دلوں میں مخفی رہتا ہے۔ وہ اس کو کھلا ہوا اس طرح دیکھتے  
 ہیں جس طرح تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو۔ ان کی زبانیں اس کو بیان  
 نہیں کر سکتیں۔ اول اس کی اطلاع باطن کو ہوتی ہے اور باطن قلب  
 کو اطلاع دیتا ہے اور قلب نفس طہنہ کو اطلاع دیکھا خفا کی تاکید کرتا  
 ہے۔ نفس اس مضمون پر صاحب ادب بن جانے اور قلب کی خدمت  
 گذری اور اس کی معیت میں قائم رہنے کے بعد مطلع ہوا کرتا ہے۔ اکی  
 المیت بہتیرے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جو  
 اس مقام پر پہنچ گیا وہ زمین میں حق تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ غالب ہے  
 (کہ باذن خداوندی اس میں تصرف فرماتا ہے) وہ اسرار کا دروازہ  
 ہوتا ہے کہ قلوب کے خزانوں کی جو حق تعالیٰ کے خزانے میں کنجیاں  
 عہ یہ حضرت صاحب خدمت کلاتے ہیں اور ان کا افسر اعلیٰ قطب انکون ہوتا ہے  
 در صورت کہ ان کو بخیرہ میں تعزفات ظاہر ہوں اور قطب الارشاد ہوتا ہے۔ در صورت  
 کہ اصلاح قلوب و احوال و ارشاد ہدایت کے تعزفات قلبیہ صادر ہوں۔ :-

هَذَا شَيْءٌ مِنْ قَوْلِهِ مَعْقُولُ الْخَلْقِ جَمِيعٌ مَا بَطَّلَهُ  
فِيهِ قَوْلُهُ مَنْ جَبَلَهُ وَقَطَرُهُ مَنْ يَجْرُهُ  
وَمِصْبَاهُ مَنْ شَمْسِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَدُ لِيَاكُ  
مِنَ الْكَلَامِ فِي هَذِهِ الْأَشْرَارِ وَأَنْتَ تَعْلَمُ  
إِنِّي مَغْلُوبٌ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّا كَمَا  
يُعْتَدُ رُيْنُهُ وَلَيْكِي إِذَا صَوَّلْتُ إِلَى هَذَا  
الْكُرْسِيِّ أَغْيِبْ عَنْكُمْ وَلَا يَنْفُجِدْ بِي إِذْ قُلْتُ مَنْ  
أَعْتَدُ لِيَاكُ وَاتَّخَفْتُ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْهِ  
هَبْتُ مِنْكُمْ مَرَّةً وَفِيكُمْ وَقَعْتُ عَزَمْتُ  
أَنْتِي أَيْتُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي مَوْضِعٍ وَأَسِيرُ مِنْ بَلَدٍ  
إِلَى بَلَدٍ وَمِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ وَأَكُونُ مُتَعَزِّيًا  
مُتَخَفِيًا إِلَى أَنْ أَمُوتَ هَذَا أَمَا أَرَدْتُ وَأَرَادَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِي فَوَقَعْتُ فِي وَسْطِ مَا  
هَبْتُ مِنْهُ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا صَمْتُ وَتَبَّتْ أَقْلَامُهُ  
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَمَّ فِي بَيْتِ التَّكْوِينِ وَ  
فِي أَوْدِيَةِ وَفِي بَحْرِهِ يَكُونُ تَأَنُّهُ بِكَلَامِهِ  
وَتَأَسَّرُهُ بِهَيْئَتِهِ وَتَأَسَّرُهُ بِنَظَرِهِ  
يَعْبُدُ فَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
يَعْزَلُ هُوَ يَفْعُ  
وَهُوَ يَفْعُ

:

اس کے پاس ہوتی ہیں۔ یہ مضمون مخلوق کی سمجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ مخلوق  
میں جو کچھ بھی ظاہر ہو رہا ہے وہ اس کے پہاڑ کا ایک ڈرہ اور اس کے  
سمندر کا ایک قطرہ اور اس کے آفتاب کا ایک چراغ ہے (لہذا ان کی  
عقول کو وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی) بارالہا میں ان اسرار میں گفتگو  
کرنے کے متعلق معذرت کرتا ہوں۔ توجہ ناس ہے کہ میں مغلوب ہوں۔ ایک  
بزرگ کا قول ہے کہ جس بات کی معذرت کرنی پڑے اس سے اپنے آپ کو  
بچایا کر "مگر جب میں اس ممبر پر چڑھتا ہوں تو تم سے گویا غائب ہو جاتا ہوں  
اور میرے قلب کے سامنے وہ موجود ہی نہیں رہتا جس سے معذرت  
کرنے کی ضرورت ہو اور تم کو وعظ کہنے کی حالت میں اس کا خیال رکھوں  
میں تم ہی سے بھاگتا تھا اور تم ہی میں آکر پڑا۔ میں نے بختہ ارادہ کر لیا  
تھا کہ ہر رات نئی جگہ گزاروں گا اور شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں چلتا پھرتا رہوں گا  
اور مسافر و پوشیدہ حال رہوں گا، یہاں تک کہ وفات پا جاؤں گا۔ یہ تو بے  
ارادہ تھا۔ مگر حق تعالیٰ کا ارادہ اس کے خلاف تھا سو (ہو کر رہا اور) جس  
بات سے بھاگتا اسی کے بچوں بیچ آکر پڑا۔ یہ قلب جب درست ہو جاتا ہے  
اور اس کے پاؤں دروازہ خداوندی پرچم جاتے ہیں تو وہ تکوین کے ریگستان  
اور جنگلوں اور اس کے سمندر میں آکر پڑتا ہے کہ انتظام عالم قائم رکھے  
(ہیں) یہ کبھی اس کے کلام سے انجام پاتا ہے کہ اس کا وعظ شکر مخلوق صلح  
بتی اور نظام عالم درست ہوتا ہے اور کبھی ہمت سے انجام پاتا ہے کہ  
قلب کی توجہ و صرف ہمت سے دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو نیکو کار بناتا ہے  
اور کبھی اس کی نگاہ سے انجام پاتا ہے کہ جس پر نگاہ ڈالی اس کی حالت  
سنواری (وہ خود کیسو ہوتا ہے اور فعل حق رہ جاتا ہے کہ تصرفات خلافی  
اپنے ظہور کا اس کو آہ بنا لیتے ہیں) وہ خود فنا ہو جاتا ہے اور فعل حق باقی

عہ مطلب یہ ہے کہ یہ قول تو بالکل صحیح کہ ایسی بات ہی کیوں کہ جس کی معذرت کرنا

مگر اس کا کیا علاج کروں کہ خطا کہتے وقت جو شے نصحت و آمد مضامین اور اسی قلب کی کیفیت کے سبب جو وعظ میں پکڑا ہوتی ہے مغلوب بحال اور حاضری سے بے غور  
ہو جاتا ہوں کہ اس کا امتیاز ہی نہیں رہتا کہ کون بیٹھا ہے یا نہیں اور اسرار کا اہل ہے یا نہیں اور کون کلام اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہیے اور کون کلام چھپانا چاہیے۔ پس  
چند بحال میں یہ کیفیت ہو تو قابل معذرت مضمون سے اپنے آپ کو بچانے کی قدرت کہاں رہ سکتی ہے۔ ۱۲۰

الْقَلِيلُ مِنْكُمْ مَنْ يُؤْمِنُ هَذَا أَوْ لَا كَثِيرٌ مِنْكُمْ  
 مَنْ يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا يَمَانُ هَذَا أَوْ الْعَمَلُ بِهِ  
 هَذِهِ مَا يَجْعَلُ أَحْوَالَ الصَّالِحِينَ لَا مَكْرُفٍ  
 دَجَالٍ رَأَيْتُمْ لَهْوَهُ هَذَا الْأَمْرُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْإِعْتِقَادِ  
 الْعَقِيصِ ثُمَّ الْعَمَلِ مَنْ عَمِلَ بظَاهِرِ الْحُكْمِ  
 أَوْ رَتَبَ الْعَمَلُ الْمَعْرِفَةَ بِاللَّهِ وَجَلَّ وَالْعَمَلُ بِهِ  
 يَصِيرُ الْحُكْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَالْعِلْمُ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيرُ أَعْمَالُهُ الظَّاهِرَةُ  
 كَالْإِصْبَاحِ بِالْأَضْفَانِ إِلَى أَعْمَالِهِ الْبَاطِنَةِ تَسْكُنُ  
 جَوَارِحُهُ وَقَلْبُهُ لَا يَسْكُنُ عَيْنًا رَأْسَهُ تَنَامُ وَعَيْنَا  
 عَلَيْهِ لَا تَنَامُ يَعْمَلُ قَلْبُهُ وَيَدُورُ وَهُوَ نَائِمٌ  
 عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ فِي يَدِهِ سُبْحَةٌ يُسَبِّحُ  
 مَا فَتَنَاهُمْ ثُمَّ انْتَبَهَ فَرَأَى السَّبْحَةَ تَدْوِيرِيَّةً  
 لِسَانُهُ يَدُورُ رُبَّ عَمْرٍ وَجَلَّ يَوْمَ مَرُّ هَذَا  
 الْقَلْبِ فَيَعْلَمُ وَيَوْمَ مَرُّ هَذَا السِّرِّ فَيَعْلَمُ أَعْمَالًا  
 بَاطِنَةً وَكَهْمُ أَعْمَالٍ مِمَّنْ دُونَ ذَلِكَ هُمْ  
 سَاعِدًا مَلُومُونَ هَ الْأَعْمَالُ الظَّاهِرَةُ لِلْعِبَادِ مِنْ  
 حَيْثُ الْجَوَارِحُ وَالْأَعْمَالُ الْبَاطِنَةُ لِلْخَوَافِقِ  
 مِنْ حَيْثُ الْقُلُوبُ وَالْأَسْرَارُ سِرِّ السِّرِّ  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ عَلَى قَدَمِ الْخَوَافِقِ  
 مِمَّنْ قَرَّبَهُمْ يَخَافُونَ  
 تَقْلِيْبُ الْأَعْيَارِ فِي تَغْيِيرِ  
 الْأَحْوَالِ وَالسَّرْوَالِ  
 عَنِ الْمَقَامِ

ہے جاتا ہے۔ تم میں بہت ہی کم ہیں جو اس کو سچا سمجھیں گے۔ ورنہ اکثر تو  
 تکذیب ہی کریں گے۔ اس کو سچا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ  
 ہے، صالحین کے احوال کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو منافق و جال اپنی  
 خواہش نفس پر سوار ہو۔ مضمون اعتقاد صحیح اور اس کے بعد عمل کرنے پر  
 موقوف ہے۔ جو شخص ظاہر شریعت پر عمل کرتا ہے گا تو یہ عمل کرنا اس کو  
 حق تعالیٰ کی معرفت اور اس پر عمل کرنا نصیب کرے گا۔ شریعت تو اس کے  
 اور حقوق کے درمیان فی معاملات کے لئے ہوگی۔ اور معرفت اُس کے اور  
 پروردگار کے مابین۔ اب اس کے اعمال باطنی کے مقابلہ میں ظاہری  
 (گویا پہاڑ کے سامنے) ذرہ بن جائیں گے۔ اس کے اعضا خاموش  
 ہوں گے مگر اس کا قلب خاموش نہ ہوگا۔ اس کے چہرے کی آنکھیں  
 سو جائیں گی مگر اس کے قلب کی آنکھیں نہ سوئیں گی۔ یہ سو رہا ہوگا  
 اور اس کا قلب اپنے کام اور ذکر میں لگ رہا ہوگا۔ ایک بزرگ کا قصہ  
 ہے کہ ان کے ہاتھ میں سبج تھی جس پر پڑھ رہے تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی  
 تھوڑی دیر کے بعد جاگے تو انھوں نے تسبیح کو دیکھا کہ تسبیح ہاتھ میں بدستور  
 چل رہی اور زبان اپنے رب کا ذکر کر رہی ہے۔ اس قلب کو بھی (کلام کرنا)  
 حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا کام کرتا ہے اور اس باطن کو اس کے قابل کام  
 کرنے کا حکم ہوتا ہے چنانچہ وہ باطنی اعمال کرتا رہتا ہے۔ (الغرض ہر  
 ایک کے اعمال جدا ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) اللہ والوں  
 کے لئے ان (ظاہری اعمال) کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں جن کو وہ  
 کرتے رہتے ہیں ظاہری اعمال تو عام بندوں کے لئے ہیں۔ اعضاء  
 کے اعتبار سے اور باطنی اعمال خاص بندوں کے لئے ہیں قلوب اور  
 بواطن کے اعتبار سے۔ اور اندرون در اندرون ان کے اور رب کے  
 درمیان (ایک ناگفتہ بہ مضمون) ہے (جس کی اطلاع دوسروں کو نہیں)  
 کہ باوجود قرب کے وہ خوف کے پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں کہ حالات کے  
 تغیر اور زوال مرتبہ کی بابت اختیار کے سے انقلاب کا اندیشہ رکھتے

مجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ تخلیق  
 کا ایک ذرہ اور اس کے  
 ایک چراغ ہے لہذا  
 راہبائیں ان اسرار میں  
 ہے کہ میں مغلوب ہوں۔ ایک  
 رنی پڑے اس سے اپنے آپ  
 سے گویا غائب ہو جاتا ہے  
 رہتا جس سے معذرت  
 میں اس کا خیال کھین  
 میں نے بختہ ارادہ کر لیا  
 دوں پر جاؤں چلتا پھر تار میں  
 وفات پا جاؤں گا۔ یہ تو میر  
 تھا سو (ہو کر رہا اور) جس  
 جب درست ہوتا ہے  
 ہیں تو وہ تکوین کے رگستان  
 کہ انتظام عالم قائم ہے  
 اس کا وعظ منکر خلق صل  
 نت سے انجام پاتا ہے کہ  
 لوگوں کو نیکو کار بنانے  
 گاہ ڈالی اس کی حالت  
 ہے کہ تصرفات علانیہ  
 ہوا ہے اور فعل حق باقی  
 ہے کہ جس کی معذرت کلام  
 دل بحال اور حاضری ہے کہ  
 درون کلام چھپا ناچھپے

يَخَافُونَ سَخْمَ الْقُلُوبِ يَخَافُونَ أَنْ تُسَخِّمَ قُلُوبُهُمْ  
وَأَنْ تُكْسِفَ شَمْسُهُمْ وَأَقْمَارُهُمْ وَأَنْ تَرَى أَقْدَامَهُمْ  
يَتَخَفُونَ أَبَدَ الْإِخْلَاقَةِ بِأَيِّ قُرْبٍ وَيَتَخَفُونَ بِدَيْلِ  
رَحْمَتِهِ يَتَأَشَدُّونَهُ رَبِّكَ لَا يُؤْبَدُ مِنْكَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةُ بَلْ زُرَيْدُ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا  
زُرَيْدُ بَقَاءِ الْإِيمَانِ وَالْمَعْوَدَةِ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا  
بِدَيْلِكَ ۚ قَدْ تَسَكَّنَا بِدَيْلِ رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْ  
ظُلْمَنَا فِيمَكَ ۚ كَوْنْ لَنَا ذَلِكَ فَأَقْدَامُ إِذْ الْكَفَرَاتُ أُمُرًا  
قُلْتَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ يَا قَوْمُ اتَّبِعُوا النُّفُوسَ فِي  
أَوَّلِ الْيَوْمِ وَأَفْعَالِهِمْ ۚ اخذ قَوْمُهُمْ ۚ تَقَرَّبُوا إِلَيْهِمْ  
بِأُمُورِ الْكُفْرِ وَالنَّفْسِ كُمْ ۚ جِيئَهُ مَا تُظَوِّهِمْ هُوَ لَكُمْ  
مُحْفُوظٌ عِنْدَ هُمْ عِنْدَ الْإِسْلَامِ ۚ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ ۚ  
تَتَمَتَّى سَعَةُ الرِّزْقِ وَقَدْ سَبَقَ النُّفُوسَ بِصِفَتِهِ ۚ كَانَتْ  
مُعَاقِبٌ قَمُوقُ ۚ فَإِنَّكَ تَطْلُبُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ  
لَكَ ۚ كَمْ تَسْعَى فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَخَيْرُ مَنْ وَلَيْسَ لَكَ  
مِنْهَا إِلَّا مَا قُسِّمَ لَكَ ۚ النُّفُوسُ عَلَى قَدَمِ الطَّاعَةِ  
وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ ۚ وَأَنْتُمْ عَلَى قَدَمِ الْمُتَوَسِّسَةِ  
وَقُلُوبُكُمْ أَمْنَةٌ ۚ هَذَا هُوَ عَيْنُ الْإِعْتِرَاسِ ۚ  
إِحْذَرُوا أَنْ يَأْخُذَ كُمْ عَلَى غَبْرَةٍ ۚ عَنِ السَّيِّئِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَغْلِبُوا  
عَلَى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ أَهْلِهَا ۚ هَذِهِ  
الْعِبَادَةُ صَنْعَةٌ وَصَالِحُ أَهْلِهَا  
الْمُتَلَصِّصُونَ فِي الْأَعْمَالِ ۚ  
الْعَالِمُونَ بِالْحَقِّ ۚ  
الْعَالِمُونَ بِهِ ۚ

قلوب کے سخی ہو جانے سے ڈرتے رہتے اور خائف رہتے ہیں کہ کہیں  
ان کے قلوب سخی نہ کر دیئے جائیں اور ان کے چاند اور سورج گہن میں  
نہ آجائیں اور ان کے پاؤں پھسل نہ جائیں۔ ہر وقت اس کے دروازہ  
قرب کے حلقے سے ٹکے رہتے ہیں اس کی رحمت کا دامن تھامے رہتے  
اور واسطے دیکھ التجا کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار نہ ہم تجھے  
دُنیا چاہتے ہیں اور نہ آخرت، بلکہ دین کے متعلق عفو اور عافیت  
چاہتے ہیں۔ ایمان اور معرفت کی بقا چاہتے ہیں۔ ہم پر اس مضمون کی حیرت  
فرما۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن تھامنا ہے، ہمارے گمان کو اپنے متعلق  
نامراد مت بنا۔ ہمارے لئے (کُن کے اشارہ سے) اس کو موجود فرما۔  
کیونکہ جب تو کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کو کُن فرما دیتا ہے۔ پس  
وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ صَاحِبِ اِقْوَالِ اور افعال سب میں اللہ والوں  
کا اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو اور اپنے جان و مال سے ان کا شرب  
حاصل کرو کہ جو کچھ بھی تم ان کو دو گے وہ ان کے پاس ہمارے لئے جمع  
رہیگا کہ کل (قیامت کے دن) وہ اس کو تمہارے حوالہ کریں گے۔  
(اے مخاطب) تو فراخی معاش کا آرزو مند ہے حالانکہ قلم اسکی  
تنگی کے متعلق چل چکا ہے۔ لہذا تو (اس آرزو کی وجہ سے) مبغوض بن گیا  
کہ ایسی شے کا طالب ہے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ تو کیا کچھ دُنیا  
طلب کرتا اور حرص بنتا ہے۔ حالانکہ مقسوم سے زائد تجھے کچھ بھی نہ ملیگا  
اللہ والے تو طاعتیں کرتے اور اس پر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے  
ہیں اور تم معصیتیں کرتے ہو اور پھر تمہارے دل بے خوف ہیں۔ یہی تو  
صریح دھوکا ہے۔ بچو، کہیں بے خبری ہی کی حالت میں تمہاری  
گرفت نہ فرمائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے  
آپ فرماتے ہیں کہ ہر فن کے متعلق انہیں سے مدد چاہا کرو جو اس کے  
ماہر ہوں۔ یہ عبادت بھی ایک فن ہے اور اس کے اچھے ماہر وہ لوگ  
ہیں جن کے اعمال میں اخلاص ہے جو شریعت کے عالم اور اُس پر عمل

الْمَوَدَّ عَنِ الْخَلْقِ بَعْدَ مَعْرِفَةِ هَمِّهِ ۖ أَلْهَارِ مَبْنُ  
 مِنْ أَنْفُسِهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَوْلَادِهِمْ وَجَمْعِهِمْ  
 سَوَى دَرْتِهِمْ عَنْ رَجُلٍ بِأَقْدَامِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ  
 مَبْنُ فِي الْعُمَرَاءِ بَيْنَ الْخَلْقِ وَقُلُوبِهِمْ فِي الْأَرْوَاحِ  
 وَالْفَقَارِ ۖ لَا يَزَالُونَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى تَنْتَرَى قُلُوبُهُمْ  
 وَتَقُولَ أَجْهَهُمْ وَتُطَيِّرَ إِلَى السَّمَاءِ ۖ عَلَتْ هَمُّهُمْ  
 وَمَارَتْ قُلُوبُهُمْ وَصَارَتْ عِنْدَ الْحَيِّ عَنْ رَجُلٍ ۖ  
 صَارُوا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ دَرَاهِمُهُمْ  
 عِنْدَ تَارِكِينَ الْمُصْطَفِينَ الْأَخْيَارِ إِذَا صَارَتْ  
 الْإِيمَانُ يُقْبَلُ تَارِ الْيَقِينِ مَعْرِفَةُ وَالْمَعْرِفَةُ عِلْمًا  
 حَقِيقًا يُصَدِّقُ بِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ تَأْخُذُ مِنْ  
 بَيْنِ الْأَخْيَارِ وَتُعِيدُ إِلَى الْفَقَارِ ۖ تَصِلُ صِلَا  
 الْمَطْلُوعِ تَحْمِلُ الْأَرْزَاقَ عَلَى بَيْدِ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ ۖ  
 لَا كَرَامَةَ لَكَ يَا مُنَافِقَ حَتَّى تَكُونَ كَذَلِكَ  
 وَبِكَ نَفْثُكَ تَأْخُذُ بَتَّ عَلَى يَدِ شَيْخٍ مُتَوَكِّلٍ زَاهِدٍ  
 عَالِمٍ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِكَ تُرِيدُ شَيْئًا بِلَا  
 حَقٍّ مَا يَقَعُ بِيَدِكَ ۖ إِذَا كَانَتْ الدُّنْيَا لَا تَحْصُلُ  
 إِلَّا بِتَبَعٍ فَكَيْفَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِنْ أَنْتَ  
 مِنَ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ  
 كِتَابِهِ بِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ فَقَالَ ۖ كَأَنَّا أَكْلِيلًا  
 مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۖ وَلَا نَحْصُرُهُمْ فَتَشْفَعُونَ  
 لَنَا آخِرَ مَعَهُمُ الصَّدَقَاتِ فِي عِبَادَتِهِ أَقَامَ  
 لَهُمْ مِنْ بَيْنِهِمْ وَيُقِيمُهُمْ مِنْ  
 قُرْبِهِمْ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

کرنے والے مخلوق سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان کو رخصت  
 کر دینے والے اپنے نفسوں، اپنے اموال اپنی اولاد اور رب کے سوا تمامی  
 چیزوں سے اپنے قلوب اور اسرار کے قدموں پر بھاگنے والے ہیں کہ  
 ان کے اجسام تو آبادی کے اندر مخلوق کے درمیان ہیں، اور دل  
 جنگلوں اور بیابانوں میں۔ وہ ہر وقت اسی حالت میں رہتے ہیں پہل  
 تک کہ ان کے دل پر دوش پا جاتے اور ان کے بازو مضبوط ہو جاتے  
 اور آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔ ان کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور ان کے  
 قلوب پر دھڑکرتے اور حق تعالیٰ کے قریب جا پہنچتے ہیں۔ پس اس گروہ  
 میں سے بن جاتے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ  
 ”بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ چیدہ و بہترین لوگوں میں ہیں“  
 جس وقت ایمان یقین بن جائے گا اور یقین معرفت اور معرفت علم  
 بن جائے گا۔ اس وقت تو خدائی کارندہ بن جائے گا کہ (دینی) دولت مند  
 کے ہاتھ سے لیکر تہی دستوں پر تقسیم کیا کرے گا۔ (دین کے) باورچی  
 خانہ کا دار و در بن جائے گا کہ تیرے قلب اور باطن کے ہاتھوں خود کس  
 بانٹی جائیں گی۔ اے منافق جب تک تو ایسا نہ ہو جائے تیری  
 کوئی عزت نہیں ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو نے کسی پر سیزگار صاحب  
 زہد اور شریعت خداوندی سے واقف شیخ کے ہاتھ پر (بیعت ہو کر)  
 تہذیب نہیں پائی۔ تجھ پر افسوس کہ تو ناچرخری چیز کا طلب گار ہے وہ تیرے  
 ہاتھ آئے گی۔ جب دنیا ہی مشقت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی تو قریب  
 حق تو کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ کہاں تو اور کہاں وہ جن کی کثرت  
 عبادت کا وصف حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح کا ذکر فرمایا ہے  
 کہ وہ رات کو بہت ہی کم سوتے اور (اس شب بیداری پر بھی)  
 علی الصباح استغفار کیا کرتے تھے۔ ”جب حق تعالیٰ نے ان کی سچی  
 بندگی جان لی تو (باطنی جو کیت را) ان کے لئے مقرر فرمادیا جو ان کو  
 (وقت پر) جگائے اور بستر سے اٹھا کھڑا کرے۔ جناب رسول اللہ صلی

و خائف رہتے ہیں کہ ہیں  
 چاند اور سورج گہن میں  
 ہر وقت اس کے دروازہ  
 ت کا دامن تھامے رہتے  
 ہمارے پروردگار ہم تجھے  
 متعلق عفو اور عافیت  
 ہیں۔ ہم پر اس مضمون کی تفسیر  
 ہمارے گمان کو اپنے متعلق  
 (سے) اس کو موجود فرمائے۔  
 کن فرما دیتا ہے۔ پس  
 حال سب میں اللہ والوں  
 و مال سے ان کا ورثہ  
 لے پاس تھامے لئے جمع  
 ہائے حوالہ کریں گے۔  
 مندرجہ حالانکہ قلم اس کی  
 کی وجہ سے) مبغوض بن گیا  
 میں ہے۔ تو کیا کچھ دنیا  
 سے ناز تجھے کچھ بھی نہ لیا  
 کے دل خوف زدہ رہتے  
 بے خوف ہیں۔ یہی تو  
 حالت میں تہمتی  
 علیہ وسلم سے روایت ہے  
 مندھا کر دو اس۔ کہ  
 کے اچھے ماہر وہ لوگ  
 کے عالم اور اس پر عمل



يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا حَبْرِيْلُ اَقْرِ فُلَانًا وَاَنْتُمْ  
فُلَانًا هَذَا لَهُ دَهْرَانُ اَقْرِ فُلَانًا فَإِنَّهُ صَادِقٌ  
فِي عِبَادَتِهِ هَارِبٌ مِنْ دُونِيهِ اَدْنَمَ عَنْهُ الْمَنَاءَ  
وَالنَّوْمَ وَانْتَهَى فُلَانًا فَإِنَّهُ كَذَّابٌ مُنَافِقٌ بَاطِلٌ  
فِي بَاطِلٍ لَعْنَةُ فِي لَعْنَةٍ اَنْتَ عَلَيْهِ لَكَرَى حَتَّى  
لَا أَرَى وَجْهَهُ فِي الْقَائِمِينَ اَلْوَجْهَ الْاَخْرَاقِمُ  
فُلَانًا فَإِنَّهُ مُحِبُّ طَالِبٍ وَمِنْ شَرِّ الْمَحْبَبِ  
التَّعَبُ وَالْإِنْفِرَ فُلَانًا لِأَنَّهُ مَحْبُوبٌ وَمِنْ شَرِّ  
الْمَحْبُوبِ الْإِرَاحَةُ يَنَامُ وَيُرَاحُ لَاحَةً وَاصِلَ  
الْوَضِيحِ بِالْقَلَامِ حَتَّى وَفَى بِالْعَهْدِ وَتَحَقَّقَ فِي  
مَحَبَّتِهِ فَلَمَّا صَحَّ لَهُ ذَلِكَ جَاءَ وَقْتُ وَقَاةِ كُلِّ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهُ ضَمِنَ لِكُلِّ مَعْتُوبٍ فِيهِ  
الرَّاحَةَ مَعَ اَلْقَوْمِ اِذَا انْتَهَتْ خُطُوَى قُلُوبِهِمْ  
إِلَى رَوْحِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ رَأَوْفٍ اَلْمَنَامُ مَا لَمْ يَرَوْهُ  
فِي الْيَقَظَةِ يَرَى قُلُوبَهُمْ وَاسْرَارَهُمْ شَيْئًا كَلَّا  
يَرُونَهُ فِي الْيَقَظَةِ هَامًا مَوَادِّ صَلَواتٍ وَجَاهِدًا  
أَنفُسَهُمْ بِالْجُودِ وَكَسْرَ الرِّعَاضِ وَوَصَلَوا الصِّيَا  
بِالْقَلَامِ فِي اَنْوَارِ الْعِبَادَاتِ حَتَّى حَصَلَتْ لَهُمْ  
الْحِجَّةُ فَلَمَّا حَصَلَتْ لَهُمْ قِيلَ لَهُمُ الطَّرِيقُ عَيَّرُ  
هَذَا اَوْ هُوَ طَلِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَقَبَّلُوا اَعْمَالَهُمْ  
مِنْ حَيْثُ الْقُلُوبِ فَإِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ  
تَثَبَّتَتْ وَتَبَيَّنَتْ عِنْدَكَ مَنْ عِلْمًا  
يَطْلُبُ هَاكَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ مِنْ  
قَوَاهُ وَتَحْدِيدٍ فِي طَاعَةٍ  
كَرْبَهُ عَزَّ وَجَلَّ

علیہ السلام نے فرمایا ہے، حق تعالیٰ فرمایا کرتا ہے کہ اے خبریل فلاں شخص  
کو اٹھا دو اور فلاں شخص کو سلا دو۔ اس کی توجہ دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ  
فلاں شخص کو اٹھا دو کیونکہ وہ بندگی میں سچا اور اپنے گناہوں سے بھگانے  
والا ہے۔ لہذا اس کی گرانی اور نیند کو دور کرو اور فلاں شخص کو سلا دو  
کیونکہ وہ منافق کذاب ہے۔ باطل در باطل اور لعنت در لعنت  
لہذا اس پر اُونگٹھ مسلط کرو تاکہ میں شب بیداروں میں اس کا منہ  
نہ دیکھوں اور دوسری توجہ یہ ہے کہ فلاں شخص کو (جگا) اٹھا دو کیونکہ  
وہ محب طالب ہے اور مشقت اٹھانا شرط محبت ہے۔ اور فلاں  
شخص کو سلا دو اس لئے کہ وہ محبوب ہے اور شرط محبوبیت راحت  
ہے۔ محبوب کو اس لئے سلا یا اور آرام دیا جاتا ہے کہ وہ مدتوں رست  
میں رات دن ایک کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ عہد پورا کر چکا اور محبت  
کا ثبوت دے چکا۔ پس جبکہ یہ صحیح ہو چکا تو اب حق تعالیٰ کے ایذا  
وعدہ کا وقت آیا۔ کیونکہ وہ ضامن ہو چکا ہے کہ جو اس کے متعلق  
مشقت اٹھائے وہ اس کی معیت میں راحت پائے۔ اللہ والوں  
کے قلوب جب اپنے پروردگار کی طرف چلنے میں انتہا پر پہنچ جاتے  
ہیں تو ان کے قلوب و بواطن کو خواب میں وہ امور نظر آتے ہیں جو  
بہت داری میں نظر نہیں آتے۔ انھوں نے (مدتوں) نمازیں پڑھیں  
روزے رکھے اور فاقہ و بے آبردی کے مجاہدوں میں اپنے آپ کو  
ڈالا۔ اور طرح طرح کی مختلف عبادتوں میں رات اور دن ایک  
کر بیٹھے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو جنت حاصل ہو گئی۔ پھر جب جنت  
حاصل ہو گئی تو ان کو ارشاد ہوا کہ راستہ تو دوسرا ہی ہے جس کو طلب  
مولیٰ کہتے ہیں۔ لہذا ان کے اعمال اب قلبی بن گئے۔ پس قلوب جب  
حق تعالیٰ تک پہنچ گئے تو اسی کے پاس مقیم و راسخ ہو گئے جس کو مسلم  
ہو جاتا ہے کہ کیا (روحانی سلطنت) طلب کر رہا ہے تو اس کو اپنے  
پروردگار کی طاعت میں اپنی قوت و سعی کا خرچ کرنا آسان ہو جائے

وَالْمُؤْمِنُ فِي نَعْيِكَ يَكْفُرُ رَبِّهِ عَنَّا وَجَلَّ  
وَاللَّهِ تَدْعِي ارَادَتِي وَتَحْبَابُ مَا لَكَ عِنْدِي كَذِبٌ  
وَدَعَاكَ الْمُرِيدُ لَيْسَ لَهُ قَمِيصٌ وَلَا عَمَامَةٌ  
وَالْأَذْهَبُ وَلَا مَالٌ بِالْإِصْنَانَةِ إِلَى شَيْخِهِ  
وَالْمَايَا كُلِّ عَلَى طَبَقِهِ مَا يَأْمُرُهُ بِأَكْلِهِ هُوَ فَإِنْ  
يَسْتَطِرُّ أَمْرَهُ وَتَهْمِيهِ يُولِيهِ أَرْبَابُ  
ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ مَصَالِحُهُ عَلَى يَدِ شَيْخِهِ  
وَقُلْ فِي حَيَاتِهِ إِنْ أَتَهْمَتَ شَيْئَكَ فَلَا  
فُتْنَةَ فَإِنَّهُ لَا يَصِفُ لَكَ مُحِبَّتَهُ وَلَا  
إِرَادَتَهُ بِالْمُرِيدِ إِذَا لَمْ يَمُرَّ الطَّيِّبُ  
وَالْمُرِيدُ بِأَمْرِهِ أَوَاتِهِ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ) مَنْ صَحَّ زَهْدُهُ فِي  
الْمَخْلُوقِ صَحَّتْ رَغْبَتُهُ فِيهِ وَانْتَفَعُوا  
بِكَلَامِهِ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ إِذَا عِلِمَتْ  
الْمَخْلُوقُ بِعِلْمِ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ وَعُفَّتْهُمْ  
بِعُفَّتِهِ غَابَ عَنْكَ صِفَاتُهُمْ  
تَنْعِدُ عَنْكَ الْجَنَّةُ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ يُوَصِّفُ  
قَلْبَكَ بِصِفَةِ أُخْرَى وَو  
كَذَلِكَ سَلَاةٌ لِي فِي عَدُوِّ  
قَسْرٌ وَجُودٌ لَكَ قَسْرٌ  
عَادَةٌ بَنِي  
أَدَمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ  
بِالنَّحْوِ قَمِيصٌ قَمِيصٌ عَلَيْكَ

بندہ مؤمن ہر وقت ریاضت میں رہا کرتا ہے یہاں تک کہ (وفات  
پاتا اور) اپنے پروردگار سے جا ملاقات کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ  
میرے مرید ہونے کا مدعی ہے اور پھر اپنا مال مجھ سے چھپاتا ہے  
تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ مرید کے لئے شیخ کے مقابلہ پر نہ کرتا  
ہوتا ہے نہ پانچاٹہ اور نہ سیم وزر ہوتا ہے نہ مال و اسباب بس  
وہ تو اسی کے طباق پر دہی چیز کھاتا ہے جس کے کھانے کا وہ  
اس کو حکم دیا کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ سے فنا اور شیخ کے حکم و ممانعت  
کا منتظر رہا کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ (شیخ کا  
حکم و منع) اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ اس کی ساری بہبودیاں شیخ  
ہی کے ہاتھوں پوری ہوتیں۔ اور اس کی تسی کو دہی بانٹ لے۔ اگر  
تو شیخ پر الزام لگے تو اس کی صحبت اختیار نہ کر۔ نہ اس کی صحبت  
اختیار کرنا تیرے لئے درست ہے اور نہ اس کا مرید بننا (کیونکہ  
مریض جب طبیب پر الزام قائم کرتا (اور اس سے بدگمان ہوتا ہے)  
تو اس کے معالجہ سے شفا یاب نہیں ہوا کرتا۔ (نیز آپ نے فرمایا)  
مخلوق کے متعلق جس شخص کی بے رغبتی درست ہو جاتی ہے تو مخلوق  
کا اس کی طرف رغبت کرنا بھی درست ہو جاتا اور اس کی گفتگو (سننے)  
اور اس کی طرف دیکھنے سے اس کو نفع پہنچا کرتا ہے۔ جب تجھ کو بعلم  
خداوندی مخلوق کا علم اور بے معرفت خداوندی مخلوق کی واقفیت  
حاصل ہو جائے گی تو مخلوق کی ساری صفیں تیری نظر سے غائب  
ہو جائیں گی۔ جنات و انسان و ملائکہ تیرے اعتبار سے معدوم  
ہو جائیں گے۔ تیرا قلب ایک دوسری ہی صفت کے ساتھ تصف  
ہوگا۔ اور اسی طرح تیرا باطن کہ اس سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ تیری  
ہستی کا پوست اور عادات بنی آدم کا پوست (یعنی ایک  
اس کو مکروہات سے واسطہ نہ رہیگا جن کو ہستی اور عادات  
کے ساتھ علاوہ ہے) شریعت آئے گی اور تیرا پیراہن بن جائے گی

اسے کہ لے خبر لی فلا شخص  
نفع و طرح ہے۔ ایک یکر  
وہ اپنے گناہوں سے بھگنے  
اور فلاں شخص کو سلام  
ظل اور لعنت و لعنت  
میداروں میں اس کا منہ  
ص کو (جگا) اٹھاؤ کیونکہ  
بط محبت ہے۔ اور فلاں  
وہ بشرط محبوبیت رحمت  
باتا ہے کہ وہ مدتوں زیارت  
نہ عہد پورا کر چکا اور محبت  
بحق تعالیٰ کے ایما  
ہے کہ جو اس کے متعلق  
نت پائے۔ اللہ والوں  
نے میں انتہا پہنچ جائے  
ہ امور نظر آتے ہیں، جو  
(مدتوں) نمازیں پڑھیں  
وں میں اپنے آپ کو  
رات اور دن ایک  
ہو گئی۔ پھر جب جنت  
سرا ہی ہے جس کو طلب  
گئے۔ پس قلوب جب  
راخ ہو گئے جس کو مسلم  
کر رہا ہے تو اس کو اپنے  
بج کرنا آسان ہو رہا ہے

فَتَكُونُ فِي الْأَرْضِ مُلْكًا نَأْمُرُ نَفْسَكَ وَخَلْقَ رَيْكَ  
عَمَّا وَجَلَّ بِأَفْرِهِ ۖ وَيَأْتِي الْعِلْمُ الرَّبَّانِي الْأَلْمُومُ  
فَيَصِيرُ قَيْصًا عَلَى قَلْبِكَ ۖ وَسِرِّكَ ۖ الرِّزْمُ مَا جَاءَ  
بِهِ الرَّسُولُ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ ۖ فَإِنْ مَنِ  
تَوَكَّلَهُمَا تَزِدْ دَقِّ وَمِنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ عَرَقُ ۖ  
فَيَكُونُ النَّارُ وَالْعِقَابُ مُؤْمَلِكًا ۖ أَحْلَا وَالْمَقْتُ  
لَهُ عَاجِلًا ۖ يَكُونُ لِقَابُ الْعَارِيفِ شَيْءٌ آخَرُ  
فِي مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ ۖ بَعْدَ  
أَحْكَامِ الْحَقِّ وَتَحْقِيقِ الْوُقُوفِ عَلَى بَابِ الْحَقِّ  
عَمَّا وَجَلَّ ۖ فَنَدَاكَ الَّذِي سَيَسْتَعِينُ بِكَ أَنْ يَتَكَبَّرَ  
وَيُكَبَّرَ قَوْلُهُ ۖ وَلِهَذَا أَمِنَ مِنَ الْإِبْرَامِ الَّذِينَ  
لَا يَحْكُمُونَ الْحُكْمَ إِلَّا شَيْءٌ لَا بَدَّ مِنْهُ ۖ وَهُوَ  
أَسَاسُ هَذِهِ الْأُمُورِ ۖ هُوَ أَقْ أَلَمْرُ مِنْ أَحْكَمِ  
بِالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَعَلِمُهُ الْخَلْقُ فَهُوَ عَظِيمُ  
عِنْدَ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَّ وَلِهَذَا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَمِلَ وَعَلِمَ دُعَى فِي  
الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا ۖ لَا تُعْزَلُ فِي صَوْمِعَةٍ مَعَ  
الْجَهْلِ فَإِنَّ الْإِعْزَالَ مِنَ الْخَلْقِ مَعَ الْجَهْلِ نَسَادُ  
كَبِيرٌ كَلْبِي ۖ وَلِهَذَا أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلْ ۖ لَا يَنْبَغِي  
لَكَ أَنْ تَقْعُدَ فِي الصَّوْمِعَةِ وَعَلَى دُجَاهِ الْأَكْفَنِ  
أَحَدٌ تَخَافُهُ وَتَرْجُوهُ ۖ لَا يَبْقَى لَكَ سِوَى مُحَمَّدٍ  
وَإِحْدٍ وَمُوجِبٍ وَاحِدٍ وَهُوَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ ۖ  
مَا عَزَمْتُ إِلَّا اللَّهَ عَمَّا وَجَلَّ  
وَالْقِيَامُ بِدِينِهِ

کہ تیرے سائے جسم کو گھیرے گی) پس تو شریعت کا لباس پہنے  
ہوئے ملک میں پھرے گا اور اپنے نفس اور اپنے رب کی مخلوق  
کو احکام الہی کی تاکید کرے گا اور ربانی و خداوندی علم آئے گا۔ پس  
تیرے قلب اور تیرے باطن کا پیرا میں بن جائے گا۔ قرآن و حدیث  
کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر آئے ہیں مضبوط تھاں کیونکہ  
جس نے قرآن و حدیث کو چھوڑا وہ مرتد اور حد اسلام سے خارج  
ہوا کہ آخرت میں اس کا انجام دوزخ اور عذاب ہوگا اور دنیا میں  
غضب الہی۔ شریعت کی پابندی اور دروازہ خداوندی پر حجاز  
متحقق ہو جانے کے بعد عارف کے قلب کے لئے اس کے اور حق تھا  
کے درمیان (تعلق کا) ایک خاص مضمون ہوتا ہے کہ اسی کی وجہ  
سے وہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ لوگ اس کا اتباع کریں اور اس کا  
باتیں سنیں۔ اور اسی لئے ان لوگوں کے اتباع کی ممانعت ہے جو  
شریعت کے پابند نہ ہوں۔ کیونکہ پابندی شریعت ایسی چیز ہے کہ  
اس کے بغیر چارہ ہی نہیں اور وہی بنیاد ہے اس طریقت و سلوک  
کی کہ جس نے عمل اور اخلاص سے اس کو مضبوط کیا اور مخلوق کو  
اس کی تعلیم دی وہی حق تعالیٰ کے نزدیک با عظمت ہوا۔ اور اسی لئے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علم حاصل  
کیا اور عمل کیا اور دوسروں کو سکھایا وہ عالم ملکوت میں با عظمت  
کے نام سے پکارا جاتا ہے ۖ جہالت لیکر خلوت خانہ میں عزت نشین  
مست بن کیونکہ جہالت لیکر مخلوق سے عزت اختیار کرنا پوری خواہش  
ہے اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
اول فقہ حاصل کر اس کے بعد عزت اختیار کجھو۔ جب تک سطح زمین  
پر ایک شخص بھی ایسا ہے کہ تجھ کو اس کا خوف یا اس سے کسی قسم کی  
طمع ہو اس وقت تک خلوت خانہ میں بیٹھنا تجھ کو شایان نہیں ہے  
تیرے لئے خوف اور طمع کے قابل بجز ایک ذات یعنی حق تعالیٰ کے

تَقَرُّ بِأَلَيْهِهِ أَقِيمُ دِينَهُ وَانصُرُوا لَوْحِهِ  
فَالَّذِي الصِّدْقُ سَمِعَ صَرَخَ الدِّينِ : نَادَى قَلْبَهُ  
وَمِنْهُ : إِذَا خَرَقَ الْعَوَامُ حُدُودَهُ إِذَا تَرَكُوا  
مَنَازِلَهُ وَتَرَكُوا أَوَامِرَهُ وَرَفَضُوا دَرَجَاتِهِمْ  
لِسَمْعِهِ كَيْفَ يَصْرُخُ وَيَسْتَغِيثُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ : فَيَكْثُرُ وَيَقْفُ فِي وَجْهِهِ يُعِينُهُ بِالْأَمْرِ  
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ : يَنْصَحُهُ وَ  
يُنَبِّئُهُ عَنْهُ : يَفْعَلُ ذَلِكَ بِقُوَّةٍ كَرِيمَةٍ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا بِقُوَّةٍ لِنَفْسِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ وَطَبِيعُهُ وَرُغْوَتُهُ  
وَرَجَاهُ إِلَيْهِ وَنِفَاقُهُ : الْعِبَادَةُ تَرَكُوا الْعَادَةَ  
لَا كَانَتْ الْعَادَةُ حَتَّى تَصِيرَ مَوْضِعَ الْعِبَادَةِ  
بَطَلُوا التَّعَلُّقَ بِالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالتَّخَلُّقَ  
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ : لَا يَكْفُرُ حُوفَا فَإِنَّ النَّاقِذَ  
يَهْمِي : مَا يَأْخُذُ مِنْكُمْ إِلَّا بِمَحَلِّهِ : الْبَهْمِجُ  
الَّذِي مَعَكُمْ أَرْمُوهُ : لَا تَعُدُّوهُ شَيْئًا : مَا  
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ إِلَّا مَا يَدْحُلُ الْكَيْدَ وَيُصَفِّي  
مِنَ الدَّنْغِلِ : فَلَا تَحْشَدُوا إِنَّ الْأَمْرَ سَهْلٌ إِلَّا كَثُرُ  
مِنْكُمْ يَدْعُونَ إِلَى الْخَلَّاصِ وَهُمْ مُنَافِقُونَ :  
لَوْلَا إِمْرَتُكَ لَكُنْتُمْ مِنَ الْغَائِقِينَ  
مِنْ الدَّعَى الْحَكْمَ تَمَحَّيْنَا  
بِالْأَعْمَانِ وَمِنْ أَدْعَى  
الْكُرْمِ تَمَحَّيْنَا بِالطَّلَبِ مِنْهُ :  
وَكُلٌّ مِنْ أَدْعَى شَيْئًا  
تَمَحَّيْنَا  
بِصِدْقِهِ

اور کوئی بھی باقی نہ ہے۔ میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے  
اس کے دین پر قائم رہنے کے سوا اور کچھ جانتا نہیں۔ میں اس کے  
دین کا مستان و مددگار محض لوجہ اللہ ہوں نہ کہ دوسری وجہ سے  
عوام الناس جب حد و شریعت سے بڑھ جاتے۔ ممنوعات کے  
مترکب ہوتے۔ احکامات کو ترک کرتے اور دین کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتے  
ہیں تو دین و ہائی دیتا ہے اور صدیقی اس کی دہائی کو سنتا ہے۔  
اس کے قلب اور باطن کو آواز سنائی دیتی ہے کہ کس طرح چیخ بہا اور  
حق تعالیٰ سے فریاد کر رہا ہے۔ لہذا وہ مستعد ہو کر اس کے سامنے  
آکھڑا ہوتا اور (مخلوق کو) طاعت کی ترغیب دیکر اور معصیت سے  
روک کر دین کی مدد کیا کرتا ہے۔ (الغرض ہر ممکن سے ممکن طریقہ  
پر) دین کی خیر خواہی اور اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور  
یہ سب کچھ اپنے رب کی قوت سے کرتا ہے، نہ کہ اپنے نفس، اپنی  
خواہش، اپنی طبیعت، اپنی رعوت، اپنی جہالت اور اپنے نفاق  
کی قوت سے۔ عبادت اس کا نام ہے کہ عادت کو ترک کیا جائے نہ یہ  
کہ عبادت کو بھی عادت بنا لیا جائے کہ عادت ہی عبادت کی قائم مقام  
بن جائے۔ دنیا اور آخرت اور مخلوق کے ساتھ وابستگی ہموں سمجھو۔  
اور حق تعالیٰ کے ساتھ وابستگی حاصل کرو۔ ملحق سازی نہ کرو۔  
کیونکہ نہ کہنے والا بڑا ہوشیار ہے کہ کسب و بی پر پرکھے بغیر تم سے نہ لینگا۔  
جو کھوٹ تہمائے پاس ہے اُس کو پھینک دو اور اس کو کوئی چیز  
بھی نہ سمجھو۔ تم سے وہی لیا جائے گا جو بھٹی میں داخل اور میل کچیل سے  
صاف ہو چکا ہوگا۔ پس کام کو سہل نہ سمجھو۔ بہتر ہے تم میں دعوے تو  
اخلاص کا کرتے ہیں مگر میں منافق۔ اگر جانچ نہ ہوتی تو دعوے بکثرت  
ہوتے۔ جو شخص بڑباری کا مدعی ہوگا ہم غصہ و دلا کر اس کا امتحان  
لیں گے۔ اور جو شخص سخاوت کا مدعی ہوگا ہم مانگ مانگ کر اُس کا  
امتحان لیں گے۔ غرض جو شخص جس شے کا مدعی ہوگا ہم اُس کی ضد

دَعَوْا عَنْكُمْ الْهُوسَ وَأَبْرُمُوا الْقَفْوَ فِي رَجْعِ أَحْوَالِكُمْ  
الْمُتَّقُونَ لَهُمُ الرِّبُ : اِشْقُوا الشِّرْكَ فِي لَأَصِلِ  
وَالْمَعَادِ فِي الْفَرْجِ : ثُمَّ تَعْلَقُوا بِحَبْلِ الْكِتَابِ  
وَالسَّيِّئَةِ : وَلَا تَخْلَوْهُمَا مِنْ أَيْدِيكُمْ : أَلَمْ تَحْشُرْ  
وَجَلَّ كَرِيمٌ لَا يَجْمَعُ عَلَى عَيْدِ خَوْفَيْنِ : قَدْ  
تَقَدَّمَ خَوْفُ الْقَوْمِ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ أَكْبَاهِهِمْ وَفِيهِمْ  
وَلَيْسَ بِهِمْ وَتَكْلَاهِمُ وَبِحَبْلِ تَصْرِفِهِمْ : وَتَرْكُوا الْحَرَامَ  
وَالْعُتْبَةَ وَكَيْفَ تَرَى مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِنْ حَبْلِ دَعْوِهِمْ  
عَزَّ وَجَلَّ وَسُوءَ عَدَائِهِمْ : تَوَرَّعُوا فِي مَا كُودَ لَهُمْ وَ  
مَشَرُّهُمْ وَبِحَبْلِ أَحْوَالِهِمْ : تَرْكُوا الْأَشْيَاءَ زَهْدًا  
فِيهَا : فَلَمَّا تَمَكَّنَ الزُّهْدُ صَارَ مَعْرِفَةً فَلَمَّا  
تَمَكَّنَتِ الْمَعْرِفَةُ جَاءَ الْعِلْمُ بِاللَّهِ وَجَلَّ قَصَارُ  
تَاجًا عَلَى رُؤُسِهِمْ فَلَا جَرَمَ إِنْ رَوَى عَنْهُمْ الْحَرَامُ  
وَالشُّبَّ وَالْمُبَاحَ وَبَقِيَ عِنْدَهُمُ الْحَلَالُ الطَّلَقُ  
الَّذِي هُوَ حَلَالُ الصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ لَا يَهْتَمُّونَ  
وَلَا يَخْطُرُ بِأَلْبَابِهِمْ : إِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ  
وَخَرَجَ مِمَّا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَصَلَ قَلْبُهُ فِي خَالِ  
قُرْبِهِ وَمَنْتِهِ وَنُطْقِهِ : لَا يُكَلِّفُهُ تَخْصِصُ الطَّعَامِ  
وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ مَصَالِحِهِمْ : يُبَذِّرُهُ  
قَلْبُهُ عَنِ الْإِسْتِغَالِ بِذَلِكَ : قُلُوبُ الْمُقَرَّبِينَ مَا  
تَزَالُ فِي كِتَابِ الْقُرْبِ وَالْعِلْمِ الْخَاصِّ بِعِلْمِهِمْ قُلُوبُهُمْ  
وَأَسْرَارُهُمْ انْفَاءً عَنِ الْأَمَارَاتِ وَالْإِسْتِهْلَاحِ  
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
فَيَتَوَلَّاهُمْ وَلَا يَحْكُمُهُمْ  
إِلَى غَيْرِهِ ۝

اُس کا امتحان لیں گے۔ بوالہوسی چھوڑ دو اور اپنے جملہ معاملات میں  
تقوے لازم پکڑو۔ رب انہیں کے لئے ہے جو تقویٰ شعار ہیں۔ اصل  
(یعنی ایمان) میں شرک سے بچو۔ اور فرج (یعنی اعمال) میں مصیبتوں  
سے بچو۔ اس کے بعد قرآن وحدیث کی رسی کو مضبوط پکڑو، اور اس کو  
ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ حق تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ وہ کسی بندہ پر دُور خوف  
جمع نہیں کرتا۔ اللہ والوں کا خوف دُنیا میں خور و نوش اور لباس  
ومجامعت غرض جملہ تصرفات میں مقدم ہو چکا ہے (لہذا ضرر ہے  
کہ آخرت میں بے خوف رہیں) انہوں نے اپنے رب کے حساب اور  
سخت عذاب کے خوف سے حرام و مشتبہات اور بہتری حلال چیزوں  
کو بھی چھوڑے رکھا۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں اور تمام حالتوں میں  
احتیاط ملحوظ رکھی۔ زُہد کی وجہ سے سب اشیاء کو ترک کیا ہیں  
جب زُہد راسخ ہو گیا تو معرفت بن گیا۔ اور جب معرفت راسخ ہو گئی  
تو حق تعالیٰ سے آگاہی آئی اور ان کے سروں کا تاج بن گئی۔ پس  
لاحالہ حرام و مشتبہ اور مباح ان سے برطرف ہوا۔ اور وہ خاص حلال  
ان کے پاس رہ گیا جو صدیقین کا حلال ہے کہ جس کا نہ وہ خود اتہام  
کرتے ہیں اور نہ اس کا خیال بھی ان کے دل میں گذار کرتا ہے بلکہ  
من جانب اللہ حکم تقدیر ان کی طرف آیا کرتا ہے) بندہ جب دُنیا  
وآخرت کو ترک کر دیتا اور مایوس اللہ سے باہر نکل آتا اور اُس کا قلب  
حق تعالیٰ کے مکانِ قسریٰ احسان و لطف میں آہنچتا ہے تو حق  
تعالیٰ اس کو آب و دانہ یا لباس و ضروریات کی کسی شے کے حاصل  
کرنے کی بھی تکلیف نہیں دیا کرتا۔ اس کے قلب کو اس میں مشغولیت  
سے بے لوث رکھتا ہے۔ مقررین کے قلوب ہر وقت قُرب اور علم خاص  
کے مکتب میں رہتے ہیں۔ جہاں ان کے قلوب و باطن کو ارادوں سے  
فنا ہونے اور حق تعالیٰ کے آستانہ پر پڑا رہنے کی تعلیم ملتی ہے۔  
پس وہ خود ان کا سر پرست بنتا ہے اور انہیں کسی دوسرے کے حوالہ

پنے جملہ معاملات میں  
توئی شعاریں۔ اصل  
(اعمال) میں مصیبتوں  
میں پکڑو، اور اس کو  
یہ بندہ پر دو خوف  
درو نوش اور لباس  
اسے ملنا ضروری ہے  
ب کے حساب اور  
اور بہتری حلال چیزوں  
اور تمام حالتوں میں  
کو ترک کیا ہیں  
معرفت راسخ ہوئی  
تاج بن گئی۔ پس  
اور وہ خاص حلال  
س کا نہ وہ خود اتہام  
لذا کرتا ہے بلکہ  
(بندہ جب دنیا  
تا اور اس کا قلب  
پہنچتا ہے تو حق  
شے کے حاصل  
اس میں مشغولیت  
شرب اور علم خاص  
کی کو ارادوں سے  
علم ملتی ہے۔  
وسے کے حوالہ

مِنْ رَأَى مَعْقُولٍ الْخَلْقِ مِنْ وَرَاءَ هَذَا الظَّاهِرِ  
يَلْبِسُهُمْ شَمْرًا إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُمْ وَرَدَّهُمْ يَتَأَيَّدُ  
الْعِلْمُ الْأَوَّلُ بِالْعِلْمِ الثَّانِي ۖ جَهْلٌ شَمْرٌ عِلْمٌ ۖ  
عَمَلٌ وَرَأْيٌ خَلَاصٌ ۖ تَمَرُّ عِلْمٌ ثَانٍ وَعَمَلٌ  
ثَانٍ ۖ سَكُوتٌ تَمَرُّ لُطْفٌ ۖ تَنَاءٌ عَنْكَ شَمْرٌ  
وَرَدُّهُ ۖ يَا مَوْتَى الْقُلُوبِ مَا تَعُودُ كَمُوعِدِي  
بِإِعْبَادِ الدُّنْيَا وَالسَّلَاطِينِ ۖ بِإِعْبَادِ الْآغْنِيَاءِ  
وَبِإِعْبَادِ الْغُلَاةِ وَالرَّحِصِ وَيُحْكَمُ لَوْ بَكْمُ نَمْنٍ  
يَتَجَمَّعُ مِنَ الْخَطِئَةِ دِينَارًا مَا بَالَى الْمُؤْمِنُ وَلَا  
مَنْ رَزَقَهُ لِقُوَّةٍ يَقِينَةٍ وَرَأَيْتُكَ عَلَى رَبِّهِ  
عَمَلٌ وَجَلٌّ ۖ لَا تَعْلُ نَفْسَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ  
تَعْمَلُ ۖ كُلُّ الْأَشْيَاءِ جُنْدُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ  
بِإِيَالِهِ ۖ الْأَعْرَاضُ عَنِ الْخَلْقِ حَقٌّ وَالْإِشْتِعَالُ  
بِالْقُرْبِ أَحَقُّ ۖ مَا أَرَاكُمْ تَفْقَهُونَ مَا أَقُولُ ۖ  
لَيْفَكُمْ يَدَ لَا لَاحَةَ الْكُوفِيِّ وَالْإِصْفَاءِ إِلَى  
كَلِمَاتِ الْهَيِّقِينَ وَالْأَوَّلِيَاءِ ۖ  
كَلَامُهُمْ كَالْوَجْهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
يَنْطِقُونَ عَنْ عِلْمِهِ بِأَمْرِهِ ۖ مَنْ  
وَرَاءَ مَا مَوْرِدِ الْعَوَامِ الطَّعَامِ ۖ  
أَنْتَ هَوَسٌ تَوَلَّيْتُ كَلَامَكَ مِنْ  
الْكُتُبِ تَتَكَلَّمُ بِهِ ۖ إِنْ مَنَاءُ  
كِتَابِكَ مَا لَقِصْنَمُ ۖ إِنْ وَقَمُ الْحَوْنِ  
فِي كُتُبِكَ أَوْ الْطِفَا مَضْبُوحًا  
الَّذِي تَبْصُرُ بِهِ ۖ  
إِذَا

نہیں کرتا۔ یہ مخلوق کی عقلوں اور اس ظاہر سے بالابات ہے کہ ان کو  
فنا کر دیتا ہے، اور پھر جب چاہتا ہے ان کو زندہ فرما دیتا ہے۔  
اور (مخلوق کی طرف) واپس کر دیتا ہے۔ پہلے علم کی دوسرے علم  
سے تائید ہوا کرتی ہے۔ اول جہل ہوتا ہے اس کے بعد علم اس کے  
بعد عمل اور اخلاص پھر اس کے بعد دوسرا علم (یعنی علم لدنی) اور  
اس کے بعد دوسرا عمل (یعنی عمل قلبی) اول خاموشی ہے اور اس کے  
بعد گویائی۔ اول اپنی ہستی سے فنا ہونا ہے اور اس کے بعد بقا باللہ  
لے مرده دلو! میرے پاس تمہارا بیٹھنا کس کام کا ہے۔ اے  
دنیا و سلاطین کے بندو! اور اے گرانی و ارزانی کے بندو! تم پر  
افسوس۔ اگر گہروں کے ایک دانہ کی قیمت ڈھائی روپیہ بھی ہو جائے  
تو صاحب ایمان شخص کو پروا نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کے قوت یقین  
اور اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے اس کو اپنی معاش کا لکڑ  
لاحق ہوتا ہے (کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ رزق خدا کے ذمہ ہے وہ ضرور  
پہنچائے گا) تو اپنے آپ کو مومنین میں شمار مت کر۔ پرے ہٹ۔ جملہ  
اشیا، حق تعالیٰ کی (محکوم و ماتحت) لشکر اور اس کے زیر اثر ہیں۔  
مخلوق سے روگردانی مناسب اور خالق کے ساتھ مشغولیت بہت  
ہی زیادہ مناسب ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں  
تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ دلائل توجید اور صدیقین و اولیاء کی  
باتوں پر کان دھرنا ضروری سمجھو۔ ان کی باتیں وحی خداوندی کی طرح  
(بلاشبہ حق) ہوتی ہیں۔ وہ خدا ہی کی طرف سے اور اسی کے حکم سے  
بولتے ہیں نہ کہ عوام سوام کے حکم سے۔ تو بواہوس ہے کہ کتابوں  
سے وعظ اکٹھے کر لیتا اور بیان کرنے لگتا ہے۔ اگر تیری کتاب  
ضائع ہو جائے تب کیا کرے گا؟ اگر تیری کتابوں میں آگ لگ جائے  
یا تیرا چراغ جس سے تو دیکھا کرتا ہے بجھ جائے۔ یا تیری گھڑیاں  
چھوٹ جائے اور اس کا پانی بہہ جائے (یعنی ظاہری سامان

اَنْكَسَرَتْ جَرَّتْكَ وَتَبَدَّ الْمَاءُ الَّذِي فِيهَا اَيْنَ  
 مَقْدَحَتَكَ وَجَرَأَكَ وَكَبَّرِيَّتَكَ وَمَعِينُكَ  
 مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ وَاخْلَصَ صَارَتْ الْمَقْدَحَةُ  
 وَالْمَعِينُ فِي قَلْبِهِ نُورًا مَنْ نُورِ اللّٰهِ وَجَلَّ بِقِيَمَتِهِ  
 هُوَ وَغَيْرُهُ تَنَحَّوْا يَا اَبْنَاءَ الْفُلْكَلَةِ يَا اَبْنَاءَ  
 الْفُتُوحِ الْمَوَلَّةِ يَا اَيْدِيَ الشُّقُورِ وَلَا هَوِيَّةَ  
 وَتِلْكَ تَنَازَعُونَ الْمَحْظُوظَ يَتَفَقَهُونَ وَهَلَكُوا  
 وَلَا تَبْلُغُونَ حَظَّكُمْ كَيْفَ تَتَغَدَّرُ السَّابِقَةُ وَ  
 الْعِلْمُ يَهْدِيكُمْ كَوْنُومُ الْمُؤْمِنِينَ مُسْلِمِينَ  
 اَمَّا سَمْعُهُمْ فَوَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي اَيَّامُنَا  
 وَكَانُوا مُسْلِمِينَ حَقِيقَةُ الْاِسْلَامِ الْاِسْتِغْلَامُ  
 اَنْتَقَوْمُ اسْتَظْجَرُوا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَنَسُوا الْمَوْتَ كَيْفَ وَافْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ يَعْمَلُونَ  
 اَنْوَاعَ الطَّاعَاتِ وَهُمْ وَفُوقَ قُدْرَةِ الْخَوْفِ  
 وَلِهَذَا اَوْصَاهُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يُؤْتُونَ  
 مَا اَمَرُوا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ لَا يَسْتَلِظُونَ اَوْ اَمَرَ اللّٰهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَمُونَ عَنْ مَنَاهِيهِ وَيَصْدُرُونَ  
 عَلَى بِلَالٍ وَيَشْكُرُونَ عَلَى عَطَائِي وَيُسَلِّمُونَ  
 اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَعْرَاضَهُمْ  
 اِلَى يَدِ سَابِقَتِي وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ  
 خَائِفَةٌ مِّثْلِي الْعَارِفُ اِذَا هَدَا  
 فِي الْاٰخِرَةِ يَقُولُ لَهَا بَشِي عَنِّي  
 فَاِنِّي طَالِبُ بَابِ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ اَنْتَ  
 وَالْاَلْبَانِيَا

ریا کاری جاتے رہیں) تو بتلا کیا کرے گا؟ چھتاں اور پھوس اور  
 دیاسلائی اور چشمہ کہاں ہے (جس سے دوبارہ کام چلا سکے) جو  
 شخص علم سیکھتا اور عمل کرتا اور مخلص بنتا ہے تو اس کے قلب میں  
 چھتاں اور چشمہ نور خداوندی کا ایک نور بن کر آجاتا ہے۔ پس  
 وہ بھی منور ہو جاتا ہے اور دوسرے بھی۔ اے بکواس کے غلامو  
 اور اے نفس و خواہش کے ہاتھوں جمع کی ہوئی کتباؤں کے تابعدارو  
 تم پر انسوس کہ خوشحال شخص (پر حسد کر کے) کشاکشی کر رہے اور  
 برباد ہو رہے ہو اور اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتے بھلا اپنی گوشش  
 سے تقدیر و علم الہی کو کس طرح بدل سکتے ہو؟ صاحب ایمان و  
 اسلام بنو۔ کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ (جتنی لوگ  
 ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان بنے، اسلام  
 کی حقیقت گردن کا جھکا دینا ہے۔ اللہ والے حق تعالیٰ کے  
 حضور میں آ بیٹے اور چون و چرا کو اس کو کہ یوں کر اور  
 یوں نہ کر بھلا بیٹھے۔ خوف کے پاؤں پر کھڑے ہوئے طرح  
 طرح کی عبادتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی بنا پر حق تعالیٰ  
 نے ان کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ دیتے ہیں جو کچھ بھی ان سے  
 بن پڑتا ہے اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں کہ ارشاد ذات  
 خداوندی کی تعمیل کرتے اس کے منہیات سے بچتے۔ میری (نازل  
 کی ہوئی) مصیبت پر صبر کرتے، میرے احسان پر شکر گزار  
 بنتے اور اپنی جان کو اپنے مال کو، اپنے بچوں کو اور اپنی آبرو  
 سب کو میرے علم سابق (یعنی تقدیر) کے حوالہ کرتے ہیں اور  
 (بایں ہمہ) ان کے دل مجھ سے خائف و ترسان رہتے ہیں۔ صلا  
 معرفت کو جب آخرت کے متعلق زہم نصیب ہوتا ہے تو وہ  
 آخرت سے کہتا ہے کہ مجھ سے الگ ہو کہ میں تو دروازہ  
 خداوندی کا خواہاں ہوں (نہ کہ تیرا) میرے نزدیک تو ا

وَمِنْهُمْ وَاحِدٌ يَدْعُو الدُّنْيَا كَأَنَّهُ تُخْجِبُنِي عَنْكَ ۖ  
وَأَنَّهُ تُخْجِبُنِي عَنْ رُحْمَىٰ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَا كَرَامَةَ  
لِكُلِّ مَنْ يُخْجِبُنِي عَنْهُ ۖ اسْمَعُوا هَذَا الْكَلَامَ  
لَا أَنَّهُ لَيْتَ عَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَيْتَ إِرَادَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ  
رَفَعِي خَلْقِهِ ۖ وَهُوَ حَالُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَا عِبَادَ الدُّنْيَا يَا عِبَادَ  
الْآخِرَةِ ۖ أَنْتُمْ جُفَاءً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
بِالدُّنْيَا وَآخِرَتِهِ ۖ أَنْتُمْ حَيْطَانٌ ۖ أَنْتُمْ صَنَمُوكَ  
الدُّنْيَا ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُوكَ الْآخِرَةِ ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُوكَ  
الْخَلْقِ ۖ وَأَنْتُمْ صَنَمُوكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَأَنْتُمْ صَنَمُوكَ الْحَمَلِ وَالشَّعَاءِ قَبُولُ  
الْخَلْقِ لَكَ ۖ كُلُّ مَا سَوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
صَنَمٌ ۖ أَلْقَوْهُ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةُ يُؤْكَلَانِ عَلَىٰ بَابِ الْحَيِّ عَزَّ  
وَجَلَّ يُؤْكَلَانِ فِي دَارِ الطَّلَبِ ۖ  
يَأْخُذُ مِنْهُمَا مَا يُرِيدُ وَيُطْعِمُ  
الْمُرِيدِينَ ۖ يَا مَنْ أَفْقُونَ مَا عِنْدَكُمْ مِنْ  
هَذَا الْخَبَرِ ۖ الْمَنَافِقُ لَا يَقْدِرُ رَيْسُهُمْ  
حَقًّا مِّنْ هَذَا أَتَقُومُ الْقِيَامَةَ عَلَيْهِ  
لَا مَنَ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ سَمَاعِ الْحَقِّ ۖ  
كَلَامِي حَقٌّ وَأَنَا عَلَى الْحَقِّ ۖ كَلَامِي  
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَقِيَّةٌ ۖ مِنْ  
الْفَرَعِ لَا مِنَ الْهُوَيْنِ وَلَكِنْ  
أَفَةٌ فَمَهْمُكَ الشَّقِيمُ  
وَيُحَاكُ

دُنْيَا (غیر اللہ ہونے کے سبب) کیساں ہے۔ دُنیا مجھ کو  
تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھ کو میرے پروردگار جل جلالہ سے  
روکتی ہے۔ اور جو چیز تجھ کو اس سے روکے اس کی کوئی قدر  
و منزلت نہیں (صاحبو طالب مولیٰ کے) اس کلام کو سنو کہ  
یہ علم خداوندی کا مغز ہے اور حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے اور اپنی  
مخلوق کے متعلق جو کچھ مقصود ہے اس کا خلاصہ ہے اور یہ حالت  
ہے انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کی (کہ ان میں سے  
کسی نے بھی آخرت کو مقصود سمجھ کر طلب نہیں کیا) اے دُنیا کے  
بندو! اور اے آخرت کے بندو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کی دُنیا  
و آخرت سے ناواقف ہو۔ تم (انسان نہیں بلکہ) دیوار ہو کہ  
جس کو دیکھو ماسوائے اللہ کا طالب ہو رہا ہے) تیرا بُت  
دُنیا بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت آخرت بنی ہوئی ہے اور تیرا  
بُت مخلوق بنی ہوئی ہے۔ اور تیرا بُت خواہشات و لذات بنی ہوئی  
ہیں اور تیرا بُت مدح و ثناء اور مخلوق میں مقبولیت بنی ہوئی ہے  
اللہ کے سوا جو چیز بھی ہے وہ سب بُت ہے۔ اللہ جلّٰے صرف  
ذاتِ حق کے طالب ہوا کرتے ہیں۔ دُنیا اور آخرت (کی نعمتیں)  
دروازہ خداوندی پر ان کو کھلائی جاتی ہیں۔ طبیب کے گھر  
میں کھلائی جاتی ہیں کہ طبیب ان میں سے جو چیز بھی چاہے  
اور مریض کو کھلائے۔ اے منافقو! تم اس (حال) سے  
بے خبر ہو۔ منافق تو اس مضمون کا ایک حرف منہ کی بھی طاقت  
نہیں رکھتا (اگر سُنے تو) اس پر قیامت ٹوٹ پڑے کیوں کہ وہ  
حق بات کو سُن ہی نہیں سکتا۔ میرا کلام حق ہے اور میں برسرِ حق  
ہوں۔ میرا کلام حق تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ میری طرف سے  
شریعت کی طرف سے ہے نہ کہ جوس کی طرف سے مگر (کیا کیجئے) کہ  
تیری بیماری سمجھ پڑا ہے (کہ سمجھتا نہیں) تجھ پر افسوس کہ

کا؟ چشماں اور بھوسا  
دو بارہ کام چلا سکے  
بتا ہے تو اس کے قلب میں  
نور بن کر آجاتا ہے۔ پس  
اے کیوں اس کے غلو  
ہوئی کتابوں کے تابعدار  
کے کشاکش کر رہے اور  
بچھڑ سکتے بھلا اپنی کوشش  
کرتے ہو؟ صاحب ایمان و  
نہیں سنا کہ (جنتی ہوگ  
در مسلمان بنے؟ اسلام  
اے حق تعالیٰ کے  
اس کو کہ یوں کر اور  
پر کھڑے ہوئے طرح  
اسی بنا پر حق تعالیٰ  
ہیں جو کچھ بھی اُن سے  
ہیں کہ ارشادات  
سے بچتے۔ میری (نازل  
حصان پر شکر گزار  
بھوسوں کو اور اپنی آبرو  
کے حوالہ کرتے ہیں اور  
ساں رہتے ہیں۔ صلا  
بب ہوتا ہے تو وہ  
کہ میں تو دروازہ  
برے نزدیک تو



تَعَلَّمْتَ وَمَا عَمِلْتَ بِعِلْمِكَ فَكَيْفَ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ ؟  
 مَا خَدَمْتَ الشُّيُوخَ فِي حَالِ شَبَابِكَ كَيْفَ تَخْدُمُ  
 فِي حَالِ كِبَرِكَ ؟ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ  
 يُكْشَفُ عَنْ بَصَرِهِ : فَإِذَا مَالَهُ فِي الْجَنَّةِ : يَشِيرُ  
 إِلَيْهِ الْعُورُ الْعَيْنُ وَالْجِلْدَانُ : وَيَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ  
 طِبِّ الْجَنَّةِ : فَيُطَبَّبُ لَهُ الْمَوْتُ وَالسَّكَرَاتُ :  
 يَفْعَلُ الْحَقُّ عَنْ وَجَلٍ بِهِمْ كَمَا فَعَلَ بِأَسِيَّةَ  
 عَلَيْهَا السَّلَامُ : وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ بِذَلِكَ قَبْلَ  
 الْمَوْتِ : وَهُمْ الْمُقَرَّبُونَ الْمُفْرَدُونَ الْمُرَادُونَ  
 وَمِنْكَ يَا مُعْتَرِضًا عَلَى الْحَقِّ عَنْ وَجَلٍ لَا تَهْزِي  
 هَذَا يَا فَارِعَا : الْقَضَاءُ لَا يَرُدُّكَ رَادٌّ وَلَا  
 يَصُدُّكَ صَادٌّ : سَلِمَ وَقَدْ اسْتَرَحْتَ : هَذَا  
 الْكَيْلُ وَهَذَا التَّهَارُ يُنْكِنُكَ رُدُّهُمَا : إِذَا  
 جَاءَ اللَّيْلُ يُقِيلُ وَأَنْتَ كَارِهِ أَوْرَاقُ التَّهَارِ  
 كَذَلِكَ : كُلَاهُمَا يَحْيِيَانِ عَلَى رَغْمِكَ : هَلْ كُنَا  
 قَضَاءُ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ وَقَدَرِهِ لَكَ أَوْ  
 عَلَيْكَ : إِذَا جَاءَ لَيْلُ الْفَقْرِ  
 قَسِمَ وَدَرَّ تَهَارُ الْفَقْرِ : إِذَا  
 جَاءَ لَيْلُ الْمَرَضِ قَسِمَ  
 وَدَرَّ تَهَارُ الْعَافِيَةِ : وَ  
 إِذَا جَاءَ لَيْلُ مَا عَكَرَهُ  
 قَسِمَ وَدَرَّ تَهَارُ مَا  
 حُبَّ : اسْتَقِيلَ لَيْلُ  
 الْأَمْرَاضِ وَالْإِنْفَاقِ  
 وَالْفَقْرِ

تو نے علم تو حاصل کیا مگر اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ پھر تیرا علم تجھ کو مفید  
 کس طرح ہو ؟ تو نے جوانی کے زمانہ میں تو مشائخ کی خدمت کی ہی  
 نہیں اب اپنے بڑھاپے (اور ضعیفی) کے عالم میں کیا خدمت  
 کرے گا۔ مرتے وقت ہر مومن کی آنکھ سے پردہ اٹھ جاتا اور  
 اس کے لئے جو کچھ بھی (نعمتیں) جنت میں (مہیا) ہیں اس کو  
 نظر آجاتی ہیں کہ خوبصورت خوریں اور غلمان اور جنت کی خوشبو  
 جہاں اس کو پہنچنا ہے اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں (کہ آؤ ہم  
 تمہاری منتظر ہیں) پس موت اور سکرات اُس کے لئے لذیذ بخاتی  
 ہے۔ حق تعالیٰ ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ فرماتا ہے جو آسیہ  
 علیہا السلام کے ساتھ کیا تھا۔ اور بعض ایمان والے ایسے بھی  
 ہوتے ہیں کہ مرنے سے پہلے ہی اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں مگر وہ  
 مقرب و منتخب اور محبوب بندے ہیں۔ اسے خدا پر اعتراض کرنے  
 والے (اور مصیبت کے وقت بلبلانے والے) بے فائدہ بکواس  
 مت کر۔ تقدیر کو نہ کوئی رد کرنے والا رد کر سکتا ہے نہ کوئی روکنے  
 والا روک سکتا ہے۔ شان تسلیم اختیار کر کہ پوری راحت حاصل  
 ہو۔ یہ رات اور دن (جو یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں) کیا  
 ان کا ٹونا دینا تیرے امکان میں ہے ؟ جب رات آتی ہے  
 تو آہی جاتی ہے خواہ تو راضی ہو یا ناراض۔ اور یہی حال دن کا ہے  
 کہ دونوں تیری خواہش کے خلاف بھی آتے ہی رہتے ہیں۔ یہی حال  
 قضاء و قدر کا ہے خواہ تیرے نفع کے متعلق ہو یا نقصان کے  
 (کہ تو راضی ہو یا ناراض وہ آئے بغیر نہ رہے گی) جب شبِ افلاس  
 آوے تو اس کو منظور کر اور روزِ تو نگر کی کو رخصت کر دے۔ اور  
 جب شبِ مرض آوے تو اس کو تسلیم کر اور روزِ عافیت کو اہل دل  
 کہہ دے۔ اور جب مکر و بات کی شب آوے تو اس کو قبول کر  
 اور مرغوبات کے روز کو رخصت کر۔ امراض و اسقام اور افلاس

وَكُنْ بِالْأَعْرَاضِ  
 قَضَاءُ اللَّهِ عَزَّ  
 وَإِمَّا تَكُ وَبَيْنَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا  
 عَلَى بَلَائِي وَشَأْنِي  
 صَدِيقًا وَهَمًّا  
 عَلَى بَلَائِي وَكَلِمًا  
 سَوَاءً : إِذَا كُنَا  
 الْبَلَاءُ وَلَمْ تَشَأْ  
 رَبًّا غَيْرَكَ وَلَا  
 بِالْقَضَاءِ وَ  
 حُلُومًا وَبُرْ  
 تَبْخُلُكَ بِأَلَا  
 يَكُنْ لِيَصِيبَ  
 تَحَقُّقًا لَكَ  
 الْوَلَايَةِ :  
 اللَّهُ أَلَمْ  
 عَلَامَةٌ  
 لِرَبِّهِ  
 أَحْوَالِهِ  
 قَبْلَ  
 الْأَوَّلِ  
 الْمُنَا  
 صَحْبَةً لَهُ :

وَلَمْ يَلْعَنُوا مَنْ لَمْ يَلْعَنُوا مُسَدِّدًا لَهُ لَا تَرَوْهُ شَيْئًا مِّنْ  
 قَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَّرَهُ فَتَمْلِكُ وَيَذْهَبُ  
 إِلَيْكَ وَيَتَكَلَّمُ رَقْلِكَ وَيَمُوتُ سِرُّكَ ۚ قَالَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي بَعْضُ نُسْبِهِ ۚ أَنَا اللَّهُ الَّذِي  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ۚ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي وَصَلَّدَ  
 عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ نِعْمَائِي ۚ كَتَبْتُهُ عِنْدِي  
 صِدْقًا ۚ وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصِدِّ  
 عَلَى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ نِعْمَائِي فَلْيُطَلَبْ رِبَا  
 سَوَائِي ۚ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْقَضَاءِ وَلَمْ تَصِدِّ عَلَى  
 الْبَلَاءِ وَلَمْ تَشْكُرْ النِّعْمَاءَ فَلَا رِبَ لَكَ فِي النِّعَمِ  
 رَبًّا غَيْرَكَ وَلَا رِبَ غَيْرَكَ ۚ إِنْ أَرَدْتَ فَارْضَ  
 بِالْقَضَاءِ وَامْنِ بِالْقَدَرِ ۚ خَيْرٌ وَشَرٌّ  
 حُلُوهُ وَبُرٌّ ۚ وَإِنْ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ  
 لِيُخْطَأَكَ بِالتَّحَدُّثِ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ  
 يَكُنْ لِيُصِيبَكَ بِالْجِدِّ وَالظَّلْبِ ۚ إِذَا  
 تَحَقَّقَ لَكَ الْإِيمَانُ قَدْ مَتَّ إِلَى بَابِ  
 الْوِلَايَةِ ۚ فَيُخَيِّدُ تَصَدِّقَ مِنْ عِبَادِ  
 اللَّهِ الْمُتَحَقِّقِينَ لِعَوْدَتِهِ ۚ  
 عَلَامَةُ الْوَلِيِّ أَنْ يَكُونَ مُوَافِقًا  
 لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ  
 أَحْوَالِهِ ۚ يَصِدِّقُهُ مُوَافَقَةً  
 مِّنْ غَيْرِ لَمْ وَكَيْفَ مِمَّا أَدَّاهُ  
 الْأَوَامِرَ وَالْإِتِمَاءَ عَنِ  
 الْمَنَاجِي ۚ لِيَحْكَمَ تَدْوِمُ  
 عَمَلَتَهُ لَهُ ۚ يَصِدِّقُ فِي صُحْبَةِ

وآبروریزی کی شبک کاراحت دلی کے ساتھ استقبال کرنا اور  
 حق تعالیٰ کے قضا و قدر میں کسی شے کو بھی (ناگواری یا اضطراب  
 یا شکوہ کر کے) رد نہ کر دینا ہلاک ہو جائے گا اور تیرا ایمان جاتا رہے گا  
 اور تیرا قلب مکدر بن جائے گا۔ اور تیرا باطن مُردہ ہو جائے گا۔  
 حق تعالیٰ نے اپنی ایک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”میں ہوں اللہ  
 کہ بحر میرے کوئی معبود نہیں۔ جو شخص میری قضا و قدر کے سامنے  
 سر جھکائے اور میری (ڈالی ہوئی) تکلیف پر صبر اور میرے احسان پر  
 شکر کرے میں اُس کو اپنے نزدیک صدیق درج کروں گا۔ اور  
 جو میرے قضا و قدر کے سامنے سر نہ جھکائے اور میری تکلیف پر  
 صبر اور میرے احسانات پر شکر ادا نہ کرے اس کو چاہئے کہ میرے  
 علاوہ دوسرا پروردگار تلاش کرے (کہ ایک) اس کا مجھ سے  
 کوئی واسطہ نہیں رہا۔“ جب تو تقدیر پر راضی نہ ہوا اور تکلیف پر  
 صبر نہ کیا اور احسان پر شکر گزار نہ بنا تو (وہ) تیرا رب نہیں  
 پس اس کے سوا دوسرا رب تلاش کر، اور دوسرا رب کوئی  
 ہے نہیں۔ اگر تو مرید بنتا ہے تو قضا و قدر پر راضی ہو اور تقدیر  
 پر ایمان لا۔ خواہ خیر ہو یا شر، اور شیریں ہو یا تلخ۔ اور اس بات  
 کو یقینی سمجھ کہ جو کچھ بھی تکلیف تجھ کو پہنچی ہے وہ احتیاط کرنے سے  
 ہرگز مل نہ سکتی تھی اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے جاتا رہا وہ تیرے دوڑ  
 دھوپ کرنے سے ہرگز ہاتھ نہ آ سکتا تھا۔ جب تیرے لئے ایمان  
 متحقق ہو جائے گا تب تو دروازہ ولایت کی طرف بڑھے گا۔ پس  
 اللہ کے ان بندوں میں سے ہو جائے گا جو بندگی میں راسخ ہیں۔  
 ولی کی شناخت یہی ہے کہ وہ اپنے جملہ احوال میں اپنے پروردگار  
 کے موافق رہا کرتا ہے وہ ادائے فرائض اور ترک محرمات کیسے  
 چون و چرا کے بغیر سرتاپا موافقت بن جاتا ہے پس لامحالہ اس کی  
 صحبت حق تعالیٰ کے ساتھ دائمی ہوتی ہے کہ (ہر وقت) اس کے قرب

قُرْبِهِ لَا يَمِينُنَا وَلَا شِمَالَنَا وَلَا دَرَاءَ بَلْ أَمَّا أَخَسِبُ  
يَصِدُّ صَدْرًا لَا كَلْهَرٍ قُرْبًا لَا بَلْعُلٍّ مَصْفَاءَ بِلَا  
كَلٍّ خَيْرًا لَا شَرٍّ أَنْتَ رَجَاؤُكَ الْخَلْقُ وَ  
خَوْفُكَ مِنْهُمْ وَهَذَا إِشْرَافُ بَرِيكَتِكَ عَزَّ وَجَلَّ  
حَمْدُكَ لِلْمَخْلُوقِ عِنْدَ الْعَطَاءِ وَذَمُّكَ لَهُمْ عِنْدَ  
الْمَنْعِ وَهَذَا إِشْرَافُ بَرِيكَتِكَ عَزَّ وَجَلَّ

وَلِيُحْكَمَ مَا إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ مَا عِنْدَكَ  
خَيْرٌ مَا عِنْدَكَ تَوْحِيدٌ جَمِيعُ الْأَشْيَاءِ تُوجَدُ  
تَوْحِيدٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهِ تَوْحِيدٌ  
مِنَ التَّوْحِيدِ إِلَى بَابِهِ بَعْدَ قَطْعِ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ  
السَّبَبُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْمَسَيِّبُ فِي النِّهَايَةِ  
الْمُبْتَدِئُ يُطْلَبُ مِنَ السَّبَبِ كَالْفَرْخِ يُطْلَبُ  
أَبَاهُ وَأُمُّهُ خَصْرُ قَائِمًا فَإِنَّ الْكِبْرَ وَكُلَّ الْعَمَلِ الْكَبِيرِ  
اسْتَعْنَاهُ عِنْدَ قُوَّةِ جَنَاحِهِ طَلِبُ الْإِزْقِ  
مُنْفَرِّغٍ بِنَفْسِهِ هَلْ أَكَلَ أَحَدٌ كَمْ تَطْلُقُ الْقَمَّةُ  
مِنْ يَدِ تَوَكُّلِهِ عَلَى رُكْبَةٍ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ حَوْلِهِ  
وَقُوَّتِهِ وَالْخَلْقُ وَالْإِتِّكَالُ عَلَيْهِ وَيُحْكَمُ  
تَدْعُونَ مَا لَيْسَ فِيكُمْ كَيْفَ تَدْعِي الْإِسْلَامَ  
وَالْإِيمَانَ وَالْإِيْقَانَ وَالتَّوْحِيدَ وَأَنْتَ مُعْتَمِدٌ  
عَلَى حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَأَسْبَابِكَ كُنْ عَاقِلًا

هَذَا الْأَمْرُ لَا يَحْتَاجُ إِلَى عَوَى

وَلِيُحْكَمَ تَقَعُدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لِعَظْمِ النَّاسِ

ثُمَّ تَضْحَكُ بَيْنَهُمْ

وَتَحْكِي حِكَايَاتَ

مَضْحَكَةٍ

کی معیت میں رہتا ہے نہ دایاں رخ نہ بایاں اور نہ پیچھے بلکہ صرف آگے کا  
رخ وہ بن جاتا ہے سید بلا پشت - قرب بلا بعد - صفائی بلا کدورت  
خیر بلا شر - تجھ کو تو توقع بھی مخلوق ہی سے ہے اور خوف بھی انہیں سے  
اور یہ پروردگار کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے (کہ جو حق تعالیٰ کے لئے  
زیبا تھا وہ مخلوق کے لئے تجویز کیا) تو عطا کے وقت مخلوق ہی کی قدر  
کرتا ہے اور منج کے وقت انہیں کی مذمت کرتا ہے اور یہ پروردگار  
کے ساتھ شریک کرنا ہے (کہ لینے اور نہ لینے والا مخلوق کو سمجھا) تجھ پر  
افسوس - ان باتوں میں سے مخلوق کی طرف تو کوئی شے بھی منسوب نہیں  
نہ تیرے پاس خیر رہی اور نہ تیرے پاس قویہ نہ رہی - یہ ساری چیزیں  
اللہ تعالیٰ ہی کے پاس موجود ہیں اور اسی سے لی جاتی ہیں نہ کہ اس کی  
مخلوق سے - اس کا راستہ طے کرنے کے بعد اس کے دروازہ کی طرف  
رجوع کر کے لی جایا کرتی ہیں - سبب (کی ضرورت) ابتداء میں ہے  
اور مستب (پر نظر کرنا) انتہاء میں مبتدی بذریعہ اسباب کے طلب  
کرتا ہے - جیسے کہ پرند کا بچہ کہ اپنی ماں اور باپ کو ڈھونڈتا ہے کہ وہ اسکو  
دانہ بھرائیں - پھر جب بڑا ہو جاتا ہے اور اڑنا سیکھ جاتا ہے تو والدین  
کی اس کو حاجت نہیں رہتی - اپنے بازو قوی ہو جانے کے وقت وہ  
اپنا رزق خود مستقل طلب کیا کرتا ہے - کیا تم میں کوئی ایسا ہے  
جس نے اپنے زور اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسہ کئے بغیر محض  
اپنے رب پر بھروسہ رکھنے کے ہاتھ سے کوئی نوالہ کھایا ہو - افسوس  
کہ تم ایسی حالت کے مدعی ہو جو تمہارے اندر پائی نہیں جاتی - (اے  
مخاطب) تو اسلام و ایمان اور ایقان و توحید کا مدعی کس طرح  
بنتا ہے حالانکہ تو اپنے زور اپنی طاقت اور اپنے اسباب پر بھروسہ  
کئے ہوئے ہے - سمجھ دار بن - یہ بات دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتی  
تجھ پر افسوس کہ اس ممبر پر بیٹھ کر وعظ کہتا اور اس میں خود بھی ہنستا  
اور ہنسانے والے افسانے بیان کر (کے لوگوں کو بھی ہنساتا) تباہ



تَوْبُ اِيْمَانِكَ يَحْسُنُ : اَنْتَ عُرِيَانٌ قَلْبَكَ جَاهِلٌ  
 سِرُّكَ مَكْدُورٌ صَدْرُكَ بِالْاِسْلَامِ غَيْرُ مَشْرُورٍ  
 بَاطِنُكَ خَرَابٌ وَظَاهِرُكَ عَامٌ مَرَحِيْفٌ لِقَدْ مَسْرُورٌ  
 دُنْيَاكَ اِلٰهِيٌّ يُحْيِيْهَا عَنْكَ رَاحِلَةٌ وَالْقَدَرُ وَالْاٰخِرَةُ  
 مُقْبِلَانِ اِلَيْكَ : تَنْبِيْهُ لَاحِقٌ وَمَا تَصِيْرُ اِلَيْهِ  
 عَنْ قُرْبٍ رِّبَا كَانَ مَوْتُكَ الْيَوْمَ اَوْ فِيْ هَذِهِ  
 السَّاعَةِ : يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَمَالِكَ : مَا تَوَقَّلُ  
 مِنَ الدُّنْيَا لَا يَجْدُكَ وَلَا يُخَفِّقُكَ : وَمَا قَدْ اَنْسَيْتَهُ  
 مِنَ الْاٰخِرَةِ فَهُوَ يُخَفِّقُكَ الْاِسْتِعَالُ بِغَيْرِ اللّٰهِ هَوَسٌ  
 وَالْخَوْفُ مِنْ غَيْرِهِ وَالرَّجَاءُ لَهُ هَوَسٌ : اَحَدٌ  
 لَا يَقْرَأُ وَلَا يَقْنَعُ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : هُوَ  
 الَّذِيْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا : اَلْحُكْمُ مَوَارِدُ  
 عَلَى السَّبَبِ : اِذَا عَمِلْتَ بِالْحُكْمِ حَقَّقْتَ الْعَمَلَ  
 بِهِ : وَقَعْتَ الْاَسْبَابَ عَنْكَ كَمَا تَقَعُ الْاَدْوَاءُ اَنْ  
 يَظْهَرُ الدَّبُّ وَيَذْهَبُ الْمُسْتَبْدُ : الدَّبُّ هُوَ التَّحُلُّ  
 بِالسَّبَبِ هُوَ الْاَصْلُ : هُوَ كَالْمَسْمُومَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ  
 اَلْمَوْجِدُ يَنْتَقِلُ فِي الْاَحْوَالِ : يَنْتَقِلُ مِنَ الْقُرْبَةِ  
 اِلَى السَّافَةِ : وَمِنَ السَّافَةِ اِلَى النَّهْرِ : وَمِنَ  
 النَّهْرِ اِلَى الْبَحْرِ : يَنْتَقِلُ مِنَ الْقَرَمِ اِلَى الْاَهْلِ  
 مِنَ الْوَلَدِ اِلَى الْوَالِدِ : مِنَ الْعَبْدِ اِلَى الْمَعْبُودِ  
 مِنَ الضَّعْفَةِ اِلَى الصَّانِعِ : مِنَ الْعَاجِزِ اِلَى  
 الْقَادِرِ : مِنَ الْفَقْرِ اِلَى الْغِنَى : مِنَ الضَّعْفِ  
 اِلَى الْقُوَّةِ : مِنَ الْقَلِيلِ اِلَى الْكَثِيْرِ لَا  
 تَطْوُلُوْا عَلٰی

تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک بنا ہوا ہے تو (لباس قرب و لادست) برہنہ  
 ہے تیرا قلب جاہل ہے۔ تیرا باطن مکدر ہے۔ اسلام سے تیرا شرح صدر  
 نہیں ہوا۔ تیرا باطن ویران ہے اور ظاہر آباد۔ تیرے نامہ اعمال سیاہ پٹے  
 ہوئے ہیں۔ تیری دنیا جس کو تو محبوب بنائے ہوئے ہے تجھ سے رخصت  
 ہو رہی اور قبر و آخرت سامنے آرہی ہیں (مگر تجھے پروا نہیں) اپنے معاملہ  
 اور انجام کیلئے کہ جس کی طرف جانا ہے بیدار ہو۔ ممکن ہے کہ تیری موت  
 آج بلکہ اسی ساعت میں آجائے کہ تیرے اور تیری امیدوں کے درمیان  
 حائل ہو جائے۔ دنیا کی جو آرزوئیں لئے بیٹھا ہے نہ تو ان کو پاسکیگا نہ وہ  
 تجھ کو مل سکیں گی۔ اور جس آخرت کو بھلا رکھا ہے وہ آئے گی۔ غیر اللہ میں  
 مشغول ہونا بے سود ہے۔ اور غیر اللہ سے ڈرنا اور امید رکھنی بھی بے سود  
 ہے۔ بجز اللہ قائلے کے نہ کوئی ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی ہو  
 جس نے ہر چیز کے لئے سبب مقرر فرما دیے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوتا  
 ہے۔ جب تو حکم پر عمل کرتا ہے گا تو اس عمل کی حقیقت تک رسائی پائیگا۔  
 کہ اسباب تجھ سے اس طرح ساقط ہو جائیں گے جس طرح درخت سے  
 پتے ساقط ہو جایا کرتے ہیں۔ اسباب جاتے رہیں گے اور مستب کا  
 ظہور ہوگا۔ چھلکا جاتا ہے گا اور مغر ظاہر ہوگا۔ مستب الاسباب سے  
 تعلق رکھنا ہی مغر ہے۔ وہی اصل ہے اور وہی درخت کا پھل ہے۔ صاف  
 توحید شخص حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مشکیزہ سے چرس کی جانب  
 چرس سے ہنر کی جانب۔ ہنر سے دریائی جانب۔ شاخ سے جڑ کی جانب  
 والد سے والد۔ عہد سے معبود کی جانب۔ صنعت سے صانع کی جانب  
 عاجز سے قادر کی جانب۔ افلاس سے تو نگری کی جانب۔ ضعف سے قوت  
 کی جانب اور قلیل سے کثیر کی جانب۔ میرے سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ  
 عہ مثلاً پیت بھرنا خدا کا کام ہے مگر اس نے وقتی کھانے کو بہت بھرنا سبب بنا دیا ہے۔ لہذا  
 یوں کہنے لگے کہ فلاں شخص نے چونکہ روٹی کھائی اس لئے اس کا پیت بھر گیا پس اول ضرورت  
 ہے اسباب اختیار کرنے کی۔ اس کے بعد جب حقیقت تک رسائی ہوگی تو اسباب سے  
 نظر اٹھ کر سبب حقیقی پر پڑے گی ۱۲ منہ۔

اَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ قُلُوبُهُمْ فَاَرَاغَةً مِّنَ الْاِيْمَانِ مَن  
 اَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ كَحَاجَةٍ فِيْ نَفْسِهِ قَلِيْلًا مِّمَّا يَلْجَاوُ  
 الْاَكُوْبِ وَحُسْنِ الْاَكُوْبِ وَيَدْرِعُهَا بِدُرِّ الْقُوْبِ  
 اَلَمْ يَكُنْ سَبَبُ هَلَاكِيْنَهَا وَوُصُوْلَهَا اِلَى رَحْمَةِ  
 اَللّٰهِ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلُ وُصُوْلٍ وَوُصُوْلَانٍ : كَاَمْرٍ وَخَامِسُ الْعَامِ  
 اَلْمَوْتُ اِلَى اللّٰهِ وَوَجَلَّ بَعْدَ الْمَوْتِ : وَالْخَامِسُ  
 اَلْمَوْتُ قُلُوبُ اَحَدٍ اَفْرَادٍ اِلَى اللّٰهِ وَوَجَلَّ قَبْلَ  
 الْمَوْتِ : وَهُوَ اَلَّذِيْنَ يَجْهَدُ وَنَافْسُهُ يَأْتِي الْعَقَا  
 وَتُجَنَّبُ عَنِ الْخَلْقِ فَيَمَّا رَجَعَهُ اِلَى الْغَيْرَةِ وَالنَّفْعِ فَادَا  
 اَعْلَى هَذَا اَوْصَلُوا اِلَيْهِ كَمَا يَصِلُ الْعَوَامُّ بَعْدَ  
 الْمَوْتِ : مَن صَمَّ لَهُ هَذَا اَجَاءَهُ الْيَمْنُ وَالْبَسْطُ  
 الْحَادِثُ وَالْمَوْتُ اَلْنَسَةُ : حِيْنَئِذٍ يَقُوْلُ  
 هَذَا الْوَاوِلُ اِيْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَتَمُوْنِ  
 يُسْفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ مِّنَ  
 الْحَيِّ وَالسَّجِيْنِ وَصَدِرَ عَلَى تِلْكَ الشَّدَائِدِ  
 فَلَمَّا اَتَمَّ مَكْنَ وَصَارَ اَلْكُلُّ عَمَتِيْدًا  
 قَالَ لِاَتَمُوْنِيْ اِيْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ  
 اَتَمُوْنِيْ هَلْ جَاءَ الْغَنَى وَالْمُلْكُ  
 وَذَهَبَ الْفَقْرُ وَجَاءَ الْبَسْطُ  
 قَبْلَ ذَلِكَ كَانَ اَخْرَسَ فِيْ الْحَيِّ  
 وَالسَّجِيْنِ فَلَمَّا خَرَجَ جَاءَ سِتْ  
 اَنْفَصَا حَتَّى يَأْتُوْمُ اَطْلُبُوا  
 اَلْكُلَّ مِّنْ خَلْقِ الْكُلِّ اِيْنَا  
 كَلَّمُوْنِيْ طَلِيْعَةَ الْقَوْمِ  
 بَدَلُوا الْاَكْرَمَةَ

س قربت و لادستگ برہمن  
 اسلام سے تیرا شرح صد  
 نے نملہ اعمال سیاہ ہوئے  
 ہوئے ہے تجھ سے رخصت  
 تجھے پروا نہیں) اپنے معاملہ  
 ہو۔ ممکن ہے کہ تیری موت  
 ی امیدوں کے درمیان  
 ہے نہ تو ان کو پاس کیگانہ وہ  
 ہے وہ آملگی۔ غیر اللہ میں  
 اور امید رکھنی بھی بے سو  
 سکتا ہے نہ فائدہ۔ وہی کہ  
 حکم سبب ہی پر وارد ہوتا  
 حقیقت تک رسائی پایا گیا  
 گے جس طرح درخت سے  
 تے رہیں گے اور سبب کا  
 سبب الاسباب سے  
 درخت کا پھل ہے۔ صلا  
 نکیزہ سے جس کی جانب  
 شاخ سے جڑ کی جانب  
 سے صانع کی جانب  
 جانب۔ ضعف سے قوت  
 سامنے زیادہ باتیں نہ بناؤ  
 یہ میر کا سبب بنا دلیہ۔ ہلا  
 پیٹ میر گیا پس ازل ضرورت  
 تک رسائی ہوگی تو اسباب

تم میں اکثر ایسے ہیں کہ ان کے قلوب ایمان سے کوئے ہیں۔ جس  
 شخص کو اپنے نفس کے (درست کرنے کی) ضرورت (محسوس) ہو  
 اس کو چاہیے کہ نفس کو سکوت اور حُسنِ ادب کی لگام لے اور تقویٰ  
 کی زرہ پہنائے کہ یہی اس کے مطمئن بننے اور حق تعالیٰ تک پہنچنے کا  
 ذریعہ ہے۔ وصول الی اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وصولِ عام اور  
 ایک وصولِ خاص۔ وصولِ عام تو وہ ہے جو موت کے بعد ہوتا ہے  
 (اور وہ ہر شخص کے لئے ہوگا) اور خاص وصول یگانہ ویکتائے زمانہ  
 قلوب کا موت سے پہلے ہی حق تعالیٰ سے ملنا ہے۔ اور وہ ان لوگوں کیلئے  
 ہے جو اپنے نفسوں کی پوری مخالفت کرتے اور نفع و نقصان کے  
 متعلق مخلوق (پر نظر کرنے) سے باہر ہو جاتے ہیں۔ پس اس پر مدد  
 کرنے سے خدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح عوام الناس مرنے کے  
 بعد پہنچتے ہیں۔ جس کے لئے یہ مضمون صحیح ہو جاتا ہے اس کو استقامت  
 و بسط اور ہم کلائی و انس نصیب ہوتا ہے۔ اس وقت یہ واصل (پہنچ)  
 حال کے تغیر سے مامون ہو کر عام اہل اسلام سے کہتا ہے کہ اپنے  
 سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ (کہ ان کی اصلاح کروں) یوسف  
 علیہ السلام جب کنوئیں اور قید خانہ سے باہر نکل آئے اور ان تختیوں پر  
 صابر رہے اور جب (عزیز مصر کی جگہ تعینات ہو کر ہر طرح کا اطمینان  
 حاصل ہو گیا اور ہر چیز ان کے تحت تصرف میں داخل ہو گئی تب انھوں نے  
 اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ اپنے سارے متعلقین کو میرے پاس لے آؤ  
 یعنی جبکہ ان کو تو فخری و سلطنت نصیب ہوئی اور قبض مرتفع ہو کر  
 بسط حاصل ہوا (ورنہ) اس سے پہلے تو کنوئیں اور قید خانہ میں  
 بے زبان بنے ہوئے تھے (کہ دوسرے کو بلا ہی نہ سکتے تھے) جب  
 اس سے باہر نکل آئے تو گویائی حاصل ہوئی۔ صاحبو! سب  
 چیزیں اسی سے مانگو جو سب چیزیں کا خالق ہے۔ اپنا سب کچھ  
 اسی کی طلب میں خرچ کر دو۔ اللہ والوں نے اپنے رب کے قرب

فِي طَلَبِ قُرْبٍ رَحِمَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۖ عَلِمُوا بِأَنَّكَ لَا  
يُطْلَبُونَ فَهَانَ عَلَيْهِمْ بَدَلُ أَرْوَاحِهِمْ ۖ مَنْ  
عَلِمَ مَا يُطْلَبُ هَانَ عَلَيْهِ مَا يُبَدَّلُ  
حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا اجْتَاَزَ عَلَى مَجْرَةٍ نَحَائِشِ قُرْبَى  
فِيهَا جَارِيَةٌ مُسْتَحْنَةٌ فَتَعَلَّقَتْ بِقَلْبِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ  
يَتَجَاوَزَ الْمَوْضِعَ ۖ وَكَانَ عِنْدَهُ سَيْسَاءُ وَابْنَةٌ  
دَيْنَارٌ ۖ وَعَلَيْهِ أَمْوَالٌ جَمِيلَةٌ وَهُوَ مُقِلٌّ بِسَيْفٍ  
مُحَلًى بِالذَّهَبِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوكٌ أَسْوَدٌ يُحْمِلُ  
الْعَاشِيَةَ ۖ فَتَقَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهَا وَطَلَبَ مِنْهُ  
بَيْعَهَا ۖ فَقَالَ لَهُ لَا شَكَّ إِنَّكَ قَدْ أَحْبَبْتَ جَارِيَتِي  
وَالْحَبِيبُ يُبَدِّلُ كُلَّ مَا يَمْلِكُ فِي طَلَبِ مَحْبُوبٍ ۖ وَلَا  
أَبِيعُهَا إِلَّا بِجَمِيعِ مَا تَمْلِكُ يَدُكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
فَنَزَلَ عَنْ قُرْسِهِ وَخَلَعَ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الثِّيَابِ  
وَأَسْتَعَارَ قَمِيصًا مِنَ الثَّخَائِصِ وَسَكَّرَ الْجَمِيعَ  
إِلَيْهِ مَعَ الْمَمْلُوكِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ  
أَخَذَ الْجَارِيَةَ وَمَغْنًى إِلَى نَيْبِ حَافِيَا فَلَكَوْهُ  
الرَّائِسُ ۖ لَمَّا بَدَلَ الثَّمَنَ أَخَذَ الْمُتَمَتِّنُ  
عَرَفَ مَا طَلَبَ فَهَانَ عَلَيْهِ مَا يُبَدَّلُ أَفْهَادُ  
فِي الْمَحَبَّةِ لَا يَقِفُ مَعَ غَيْرِ مَحْبُوبٍ بِإِذَا  
قَالَ الْوَاحِدُ مِنَ الْخَلْقِ قَدْ سَمِعْتُ  
يَخْبَرُ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا مِنَ النِّعَمِ  
بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا مَا  
كُشِّهِيَ إِلَّا لِنَفْسٍ وَ  
وَلَكِنَّ الْأَعْيُنَ هَـ  
فَمَا

کی طلب میں اپنی جانوں کو بھی خرچ کر دیا ہے۔ انھوں نے جان  
لیا کہ کیا چیز طلب کر رہے ہیں۔ لہذا اپنی جانوں کا خرچ کرنا ان پر  
سہل ہو گیا۔ جو سمجھ لیتا ہے کہ کیا چیز طلب کر رہا ہے۔ جو کچھ بھی  
خرچ کرنا پڑے۔ وہ اس پر سہل ہو جاتا ہے۔  
نقل ہے کہ ایک شخص کا بروہہ فروش کی دکان پر گزر ہوا اور ایک  
خوبصورت کنیز پر نظر پڑی جو اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ یہ شخص  
اپنی جگہ سے سرک نہ سکا۔ اس شخص کی سواری میں ایک گھوڑا تھا  
جس کی قیمت تودینار تھی اور بدن پر نفیس کپڑے تھے۔ سونے  
کی جڑاؤ تلوار سمائل کئے ہوئے تھا۔ اور آگے آگے غلام تھا جو  
خاشیہ برداری کرتا تھا۔ پس کنیز کے مالک کی طرف بڑھا  
اور کنیز کو خریدنا چاہا۔ مالک نے کہا "اس میں شک نہیں رہا  
کہ تم میری کنیز پر عاشق ہو گئے ہو۔ اور عاشق اپنے معشوق کی  
طلب میں جو کچھ بھی اس کے قبضہ میں ہو کر تا ہے سب خرچ کر دیا  
کرتا ہے۔ لہذا جو کچھ بھی اس وقت تمہاری ملک میں ہے  
سب کے معاوضہ میں اس کو فروخت کرتا ہوں اگر خریدنا ہو تو  
خرید لو" پس وہ شخص اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور جو کچھ بھی کپڑے  
بدن پر تھے سب اتار دیے۔ بروہہ فروش ایک کڑی مستعارے کہنا  
اور مع اس غلام کے جو اس کے سامنے تھا سب کچھ اس کے حوالہ  
کردیا۔ اور کنیز کو لے کر ننگے پاؤں اور ننگے سر اپنے گھر کی طرف روانہ  
ہوا۔ جب اس نے قیمت خرچ کی تب سودا حاصل کیا۔ جب  
مطلوب کی قدر کو پہچانا تب خرچ کرنا سہل ہوا۔ جو شخص محبت  
میں سچا ہوتا ہے وہ بجز محبوب کے کسی دوسرے کے پاس  
کھڑا بھی نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالیٰ کے اس  
فرمان میں کہ "جنت کے اندر وہ تمام چیزیں ملیں گی جن کی  
نفس خواہش کریں اور جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں" میں۔

قُلْنَا لَهُ قُلْنَا لَهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ  
الَّذِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَلْفُسُومَ وَأَمَّا الْهَرُ  
إِنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ هُوَ سَلِمَ النَّفْسَ وَالْمَالِ وَقَدْ  
مَارَتْ لَكَ ۖ وَقَالَ أَخْرُجْهُ إِنْ  
أَكُونُ مِنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ  
قَدْ لَمَعَ قَلْبِي بَابَ الْفَرْجِ ۖ أَرَى  
الْمُجْرِبِينَ دَاخِلِينَ فِيهِ وَخَارِجِينَ  
مِنْهُ ۖ وَعَلَيْهِمْ حَلَمُ الْمَلِكِ ۖ فَمَا  
ثَمَنَ الدُّخُولِ ۖ إِلَيْهِ قُلْنَا لَهُ  
أَبْدُلْ كَلَامَكَ وَأَتَمِّمْ شَهَوَاتِكَ وَ  
لَكَ رِزْقٌ وَأَفْنِ فِيهِ عَنْكَ وَرِزْقُ  
الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا وَأَتَمِّمْ رِزْقُ  
النَّفْسِ وَالنَّهْوِ وَالطَّبَعِ ۖ وَرِزْقُ  
الشَّهَوَاتِ الدُّنْيَا وَالدُّنْيَا وَرِزْقُ  
وَرِزْقُ الْكُلِّ ۖ وَأَتَمِّمْ وَرِزْقُ  
ظَهَرَ قَلْبِكَ شَرًّا دَخَلَ ۖ  
وَأَنَّكَ تَرَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ  
وَلَا أَدُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرٌ  
عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ۖ مَنْ مَعَرَفَةٌ  
هَذَا أَوْ ثَبَّتْ أَقْدَامُ  
قَلْبِهِ فِيهِ ۖ كَانَتْ لَهُ النَّفْسُ  
وَالْأَفْئِدَةُ ۖ يَكُونُ لَكَ  
نِعْمَةٌ جَزَاءُ بِلَا نِعْمَةٍ  
يَصِيرُ إِنْ نَزَلَ  
لَهُ ۖ

جنت اور اس کی نعمتوں کی اطلاع حاصل کر لی ہے۔ پس بتاؤ  
کہ اس کی قیمت کیا ہے (جس کو دے کر میں جنت حاصل  
کر سکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ حق تعالیٰ ہی نے  
(اس کی قیمت بھی بیان فرمائی ہے کہ "اللہ نے خسریہ یا  
ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس معاوضہ  
میں کہ ان کے لئے جنت ہے" لہذا نفس اور مال اس کے  
حوالہ کر جنت تیری ہو گئی۔ اور اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں  
تو یہ چاہتا ہوں کہ اس گروہ میں سے بن جاؤں جو طالب ذات  
حق ہیں۔ میرے قلب نے مدوازہ قرب کی بھلک دیکھ پائی  
اور عشاق شاہی خلعتوں کو زرب تن کئے ہوئے اس دروازہ  
میں داخل ہوتے اور نکلے مجھ کو نظر آسے ہیں۔ پس بتاؤ کہ  
اس داخلہ کی قیمت کیا ہے؟ (جس کو دے کر میں قرب حاصل  
کر سکوں) تو ہم اس کو جواب دیں گے کہ سرتاپا اپنے آپ کو خرچ  
کر۔ اپنی شہوات و لذات کو ترک کر اور اس میں (مشغول ہو کر)  
اپنے آپ سے فنا ہو جا۔ جنت اور مافیہا کو رخصت کر اور  
چھوڑ دے۔ نفس و خواہش اور طبیعت کو اوداع کہہ دے  
اور دنیوی و آخری دونوں خواہشات کو رخصت کر۔ سب کو  
اوداع کہہ اور سب کو اپنے قلب کے پس پشت ڈال۔ اس کے  
بعد (اس دروازہ میں) داخل ہو جا کہ اب تجھ کو وہ جلوہ نظر  
آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور  
نہ کسی بشر کے قلب پر اس کا دوسرہ گذرا۔ جس کے لئے  
یہ مضمون کا مل ہو جاتا، اور جس کے قلب کے پاؤں اس میں  
مستحکم ہو جاتے ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں اس کی ہو جاتی  
ہیں کہ دونوں نعمت کے بغیر اس کے لئے خالص نعمت  
بن جاتی ہیں۔ دونوں اس کی ہمتانی کا کھانا بنتی ہیں اور اس کا

نیاس ہے۔ انھوں نے جان  
عانون کا خرچ کرنا ان  
بج کر رہا ہے۔ جو کچھ بھی  
ہے۔

کان پر گذر ہوا اور ایک  
دل میں بیٹھ گئی کہ یہ شخص  
اری میں ایک گھوڑا اتھا  
بس کپڑے تھے۔ سولے  
گے آگے غلام تھا جو  
مالک کی طرف بڑھا  
س میں شک نہیں رہا  
عاشق اپنے معشوق کی  
کرتا ہے سب خرچ کر دیا  
ہوں اگر خریدنا ہو تو  
چرا اور جو کچھ بھی کپڑے  
ت کرے مستعارے کر رہا  
تقاسب کچھ اس کے حوالہ  
سرتاپے گھر کی طرف روانہ  
نودا حاصل کیا۔ جب  
مل ہوا جو شخص محبت  
کسی دوسرے کے پاس  
کہ حق تعالیٰ کے اس  
چیزیں ملیں گی جن کا  
ٹھنڈی ہوں" میں



وَجَزَّيْنِ الْقُرْبُ وَالظُّرْبُ: الْقُرْبُ فِي الدُّنْيَا  
بِقَلْبِهِ وَالظُّرْبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَيْنِهِ يَا غَلَامُ قُلِ  
اللَّهُ شَفَعَ دَرَجَتَهُ قُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ  
يَا زَاهِدٌ إِنْ الدُّنْيَا إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْهَا طَلَبًا  
لِلْآخِرَةِ فَقُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَأَنْتَ  
يَا مُرِيدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الرَّاعِبُ فِيهِ الزَّاهِدُ  
فِي مَا سِوَاهُ: إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ طَالِبًا  
لِمَوْلَاهُ فَقُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ اسْتَدِلَّ  
بِهَذِهِ الْآيَةِ مِنْ وَغَرِ الظَّرْفِيِّ: يَا مَنْ أَرَادَ الشُّكُوكَ  
فِي هَذِهِ الظَّرْفَيْنِ اسْتَدِلَّ بِسَنَدٍ سَلَكْنَاهُ  
وَعَرَفَ الْمَوَاضِعَ الْمُخَوِّفَةَ مِنْهَا: وَهُوَ الْمَسْأَلَةُ  
الْعُمَالُ بِالْحِلْمِ الْمُخْلَصُونَ فِي أَعْمَالِهِمْ  
يَا غَلَامُ كُنْ غَلَامَ الدَّلِيلِ: رَأَيْتُهُ أَثَرَهُ  
رَجُلًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَسُومَةً تَأَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ  
وَتَأَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ وَتَأَرَّةً وَرَاءَهُ وَتَأَرَّةً أَمَامَهُ  
لَا تَخْرُجُ عَنْ زَوْرِهِ وَلَا تُخَالِفُ قَوْلَهُ: فَإِنَّكَ  
تَصِلُ إِلَى مَقْصُودِكَ وَلَا تَهْضِلُ عَنْ جَادِيكَ  
وَجِدْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ نُفِيتِ الْهَمَامُ  
وَزَالَتْ عَنْكَ الْكُرُوبُ: إِبْرَاهِيمُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَرَى فِي الْمَنَاجِيحِ  
حُكْمَ يُرْعَى فِي النَّارِ قَطْعَ أَوْسَاكُهَا  
عَنْهَا: وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى  
غَيْرِ سَرِيَّةٍ عَزَّ  
وَجَلَّ

ۛ

صلہ قُرب اور دیدار قرار پاتا ہے کہ دُنیا میں قُلب کے اعتبار  
سے قُرب اور قیامت کے دن آنکھوں سے دیدار۔ صاحبزادہ  
کہہ اللہ اس کے بعد سب کو چھوڑ دے۔ کہہ وہی ہے جس نے  
پیدا کیا ہے مجھ کو مقصود تک پہنچائے گا بھی۔ اے دُنیا سے  
بے رغبت بن جانے والے زاہد۔ جب تیرا قلب آخرت کا خواہاں  
بن کر دُنیا سے باہر نکلے تو کہہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ  
کو راہ مقصود بھی دکھائے گا۔ اور اے طالبِ مولیٰ کہ جس کو  
مولیٰ ہی کی رغبت ہے اور مجملہ مایوسا سے بے رغبتی۔ جب اپنے  
مولیٰ کا طالب بن کر تیرا قلب جنت کے دروازہ سے باہر نکلے تو  
کہہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھ کو راہ مقصود بھی دکھائیگا  
اسی کی رہبری کو راستہ کی دشواری کا رہنما بنا۔ اے وہ شخص جو  
ان (شریعت و طریقت کے) دونوں راستوں میں چلنا چاہتا ہے  
ایسے لوگوں کو رہبر بنا جو ان راستوں میں چل چکے اور ان راستوں  
کے خوفناک موقعوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ مشائخ ہیں  
جو علم کے عامل اور اپنے اعمال میں اخلاص والے ہیں۔  
صاحبزادہ! راہبہر کا غلام بن جا۔ اس کا اتباع کر۔ اپنی  
سواری کو اس کے سامنے چھوڑ دے اور اس کی میت میں  
چل۔ کبھی اس کے دائیں اور کبھی اس کے بائیں اور کبھی اس کے  
پیچھے اور کبھی اس کے آگے۔ اس کی رائے سے باہرست نکل  
اور نہ اس کے قول کی مخالفت کر کہ ضرور تو اپنے مقصود کو پہنچ  
جائے گا۔ اور اپنے سیدھے راستے سے ہلکے گانہیں۔ حق تعالیٰ  
کو یگانہ سمجھ کہ تیرے سامنے کام بن جائیں گے اور تمام تخیلات  
دور ہو جائیں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب گوبھیہ میں رکھا  
گیا تاکہ آگ میں پھینکا جائے تو آپ نے سائے واسطوں کو  
قطع کر دیا اور بچر اپنے پروردگار کے کسی طرف بھی توجہ نہ کی

لَا يَحْرَمُ قَالَ لِلنَّارِ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ  
 إِبْرَاهِيمَ يَا نَارُ انْعَمِي لِي وَتَعَيَّرِي وَتَبَيَّنِي ۖ  
 كُنِي حَرًّا وَشَرًّا ۖ كُنِي سَنَانًا وَسَيْفًا وَ  
 حَرًّا وَغَضَبًا ۖ انْعَمِي لِي بِجُودِي كُونِي  
 بَرْدًا وَنَارًا إِلَّا أَذِيَّتِي ۖ كُلُّ هَذَا إِبْرَاهِيمَ  
 التَّوْحِيدُ وَالْإِحْلَاصُ فِيهِ ۖ الْعَبْدُ إِذَا وَجَدَ  
 رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْلَصَ لَهُ تَارَةً يَكُونُ لَهُ  
 قَدْ خُلِيَ فِي تَكْرِيمِهِ وَتَارَةً يُسَلِّمُ إِلَيْهِ  
 الْمَكْرُومُ وَيَكُونُ هُوَ لِنَفْسِهِ ۖ هَذَا الْخَوَاصُّ مِنْ  
 خَلْقِهِ ۖ كُلُّ مَنْ دَخَلَ إِلَى الْجَنَّةِ يَقُولُ لِلشَّيْ  
 خِطِّهِ ۖ أَلَسْتُ فِي تَكْوِينِ الْيَوْمِ لَا عَنَاءَ ۖ  
 مَا زَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ  
 كُلِّ مِثْلِ التَّوْحِيدِ فِي حَالِ صِغَرِهِ وَكِبَرِهِ ۖ إِذَا  
 لَمْ يَلَمْسِ الْخَلْقُ مِنَ الْإِيمَانِ وَغَيْرِهِمْ ۖ وَكَثُرَتْ  
 الْعِيَالُ مَعَ الْفَقْرِ وَضِيقِ الْمَعِيشَةِ وَعَلَا  
 الشَّغَرُ وَرَدَّ الْإِخْوَانُ أَبْوَابَهُمْ فِي وَجْهِهِ ۖ  
 سَتَدُّ كُرُونًا مَا أَقُولُ لَكُمْ ۖ سَتَدُّ كُرُونًا  
 وَتَتَدُّ مَوْنًا ۖ اسْمَعُوا مِنِّي فَإِنِّي  
 نَايِبٌ عَنِ الرَّسُولِ وَعَمَّنْ أَرْسَلَهُ ۖ  
 إِلَهُي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ  
 فِي هَذِهِ الْبَيِّنَاتِ ۖ أَعِيقِي  
 عَلَىٰ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي  
 أَنَا فِيهِ ۖ قَدْ  
 أَخَذْتُ  
 الْأَنْبِيَاءَ

لہذا ضرر ہوا کہ آگ کو حکم ہو کہ "اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی  
 والی بن جا ابراہیم پر" اے آگ (اپنی خدمت سے) معزول ہو  
 (عادت میں) تبدیلی پیدا کر اور کیفیت کو بدل ڈال۔ اپنی حرارت  
 و تکلیف کو روک لے۔ اپنی بھال کو، اپنی تلوار کو، اپنی سوزش کو  
 اور اپنے غصہ کو ختم لے۔ سمٹ جا، شکر جا۔ ٹھنڈی اور برف  
 بن جا۔ (مگر ٹھیک) ایذا کے بغیر یہ سب حق تعالیٰ کو لگانہ سمجھنے  
 اور توحید میں مخلص بننے کی برکت تھی۔ بندہ جب اپنے رب  
 کو لگانہ سمجھتا اور مخلص بنتا ہے تو کبھی وہ اس میں خود تصرف  
 فرماتا ہے کہ اس کے تصرفات کے تحت میں داخل ہوتا ہے اور  
 کبھی تصرف اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے لئے خود تصرف  
 کرنے لگتا ہے۔ یہ مرتبہ خاص خاص مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔  
 (چنانچہ) جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا (تصرف اس کے حوالہ  
 ہوگا کہ) جس شے سے بھی کہیگا کہ جو جاہ ہو جائے گی مگر کمال  
 اس میں ہے کہ یہ تصرف کا اختیار آج حاصل ہونہ کہ کل (جنت  
 میں کہ وہاں تو ہر مسلمان کو نصیب ہو جائے گا) ابراہیمؑ بچپن سے  
 لے کر بڑھاپے تک ہر زمانہ میں توکل کے قدموں پر قائم  
 رہے۔ اس وقت بھی جبکہ مخلوق میں پردہ سیوں اور غیر پردہ سیوں  
 سب نے علیحدگی اختیار کی اور اس وقت بھی جبکہ افلاس و تنگی  
 معاش کے ساتھ اہل و عیال کی کثرت ہوئی اور غلہ کا نرخ بھی  
 گراں ہو گیا اور بھائی بندوں نے آپ کی تشریف آوری پر اپنے  
 دروازوں کو بند کر لیا (صاحبو) جو کچھ میں تم سے کہہ رہا  
 ہوں عنقریب تم اس کو یاد کر دے اور پشیمان ہو گے۔ میری بات  
 سنو کہ میں پیغمبر اور خداوند تعالیٰ کا نائب ہوں۔ بار الہی  
 میں اس نیابت کے متعلق عفو اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا  
 ہوں میں جس امر میں مشغول ہوں اس پر میری مدد فرما۔ انبیاءؑ

نیسا میں قلب کے اعتبار  
 ہوں سے دیدار صاحب  
 ہے۔ کہہ رہی ہے جس  
 کا بھی۔ اے ورنیل  
 تیرا قلب آخرت کا خواہ  
 مجھے پیدا کیا ہے وہی  
 طالب مولیٰ کہ جس کو  
 سے بے رغبتی۔ جب اپنے  
 کے دروازہ سے باہر نکلے  
 کو راہ مقصود بھی دکھائی  
 کا بنا۔ اے وہ شخص جو  
 ستوں میں چلنا چاہتا ہے  
 چل چکے اور ان راستوں  
 میں۔ اور وہ مشائخ ہیں  
 خلاص والے ہیں۔  
 اس کا اتباع کر۔ الہی  
 اس کی معیت میں  
 کے بائیں اور کبھی اس کے  
 رائے سے باہر مت نکل  
 تو اپنے مقصود کو پہنچ  
 بیکے کا نہیں۔ حق تعالیٰ  
 میں گئے اور تمام خلیوں  
 جب کہ گویہ میں رکھا  
 سائے واسطوں کو  
 طرف بھی توجہ نہ کی

وَالرُّسُلَ إِلَيْكَ وَقَدْ أَوْفَقْتَنِي فِي الصَّحِيفَةِ الْأَوَّلِ  
أُقَاسِي خَلْقَكَ ۖ فَاسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۖ  
أَكْفِنِي شَرَّ شَيْءٍ طَهِينِ إِلَّا نَسْوَاجَ النَّجْوَى وَشَرَّ جَمِيعِ  
الْمَخْلُوقَاتِ ۖ أَمِينَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا زُهَّادُ وَيَا عَابِدُ ادْخُلْهُمَا  
وَالْإِسْلَامَ تَتَّبِعُوا ۖ قَدْ طَابَ لَكُمْ الصَّحْمُ وَمَا  
الضَّلَوةُ وَالشَّخْشُنُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلَكْسُ مِنْ  
غَيْرِ نِيَّةٍ وَلَا حِلَالٍ ۖ يَدُكُم مَعَ حُضُورِ النَّفْسِ  
وَدُخُولِ الْهَوَى ۖ وَيَخْرُجُ لِقَوْلِهِمْ أَعْمَالُ مَنْ  
وَرَأَى ذَلِكَ مَنْ حَيْثُ قُلُوْبُهُمْ يَدُورُونَ مَعَ  
الْقَدْرِ فِي ضَمِيرِهِ الْحَكْمِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ فِي لُظَاهِرِهِ  
وَالْبَاطِنِ ۖ فِي السِّرِّ وَالْعِلَافِيَّةِ ۖ مَعَ الْخَالِقِ  
وَالْحَلْقِ ۖ يُعْطُونَ كُلُّ ذِي نَضَلٍ فَضْلَهُ وَكُلُّ  
ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ۖ يُعْطُونَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
حَقَّهُ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ حَقَّهَا وَعِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
الَّذِي فِي قُلُوبِهِمْ حَقَّهُ ۖ يُعْطُونَ الْأَهْلَ حَقُّوْقَهُمْ  
وَالنَّفْسَ حَقَّهَا وَالْقَلْبَ حَقَّهُ وَالْحَلْقَ حَقُّوْقَهُمْ ۖ  
فِي تَفْوِيضٍ وَتَمَكِّيْنٍ وَحَبْسٍ وَاطْلَاقٍ وَآخِذٍ  
وَعَطَاءٍ ۖ يُقِيمُونَ الْحُدُودَ عَلَى الْقُلُوبِ وَ  
الْأَشْرَارِ وَالشُّقُوفِ ۖ يَحْتَسِبُونَ عَلَى الْخَلْقِ ۖ  
هَذَا شَيْءٌ مِمَّنْ وَرَأَى أُمُورَكُمْ وَعُلُومَكُمْ ۖ

أَنْتُمْ مِنْ إِذَا وَعَظَ أَحَاَهُ وَكَلَّمَ يَقْبَلُ

مِنْهُ يَقُولُ لَهُ سَتَنُكْرُ

مَا أَقُولُ لَكَ

وَأُقْرَضُ

مرسلین کو تو تُو نے اپنے پاس بلالیا اور مجھ کو (ان کا مانعین باکمی  
صفر اول میں کھڑا کر دیا کہ تیری مخلوق کی ایذا میں برداشت نہ کرے  
پس میں عفو اور عافیت کا تجھ سے خواستگار ہوں۔ مجھے  
انسان و جنات ہر قسم کے شیطانوں اور مجملہ مخلوقات کے شر  
سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

(دیز آپ نے فرمایا) اے زاهدو! اور اے عابدو!  
اخلاص پیدا کرو ورنہ (عمل کی فضول) مشقت مت اٹھاؤ۔ روزہ  
نماز اور موٹا جھوٹا کھانا اور پہننا نیت و اخلاص کے بغیر بلکہ  
نفسانیت اور خواہش نفس کی شمولیت میں تم کو پتہ نہ معلوم  
ہونے لگا۔ تم پر افسوس اللہ والوں کے عمل قلبی حیثیت سے  
کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کی مصاحبت اور اس کی  
حدود کو محفوظ رکھ کر تقدیر کے ساتھ گھومتے رہتے ہیں۔ ظاہر میں بھی  
اور باطن میں بھی۔ چھپے بھی اور کھلے بھی۔ خالق کے ساتھ بھی اور  
مخلوق کے ساتھ بھی۔ ہر بزرگ کی بزرگی اور حقہ دار کا حق ملحوظ  
رکھتے ہیں۔ کتاب اللہ کا حق کتاب اللہ کو دیتے ہیں۔ اور سنت  
نبویہ کا حق سنت نبویہ کو اور ان کے شلو ب میں جو حق تعالیٰ  
کا علم ہے اس کا حق اس کو دیتے ہیں۔ اہل وعیال کے حقوق  
اہل وعیال کو دیتے ہیں۔ نفس کا حق نفس کو۔ قلب کا حق  
قلب کو۔ اور مخلوق کے حقوق مخلوق کو۔ وہ شانہ تسلیم  
تصرف اور قید و رہائی اور داد و ستد میں مشغول ہیں کہ قلوب  
اور باطن اور نفوس پر شرعی سزائیں قائم کرے۔ اور مخلوق کے  
مقتسب بنتے ہیں۔ یہ مضمون تمہارے معاملات اور معلومات  
سے بالا ہے۔ بندہ مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور  
وہ اس کو قبول نہیں کرتا۔ یہ کہا کرتا ہے کہ جو کچھ میں تجھ سے  
کہہ رہا ہوں عنقریب تو اس کو یاد کرے گا۔ اور میں تو آپ کا

رکھو (ان کا ہاتھ نہیں نکالیں)  
 ریس برداشت کرتا رہا  
 تنگ رہوں۔ مجھے  
 جملہ مخلوقات کے شر  
 وراے عاید!  
 مت اٹھاؤ۔ روزہ  
 خلاص کے بغیر یہ  
 میں تم کو پیارا معلوم  
 بل قلبی حیثیت سے  
 حاجت اور اس کی  
 ہے۔ یہ ہیں۔ ظاہر میں بھی  
 کے ساتھ بھی اور  
 رحمتدار کا حق ملحوظ  
 دیتے ہیں۔ اور سنت  
 ب میں جو حق تعالیٰ  
 ہل و عیال کے حقوق  
 س کو۔ قلب کا حق  
 وہ شانہ تسلیم  
 مشغول ہیں کہ قلب  
 سے۔ اور مخلوق کے  
 ات اور معلومات  
 نصیحت کرتا ہے اور  
 جو کچھ میں تجھ سے  
 کا۔ اور میں تو آپ کا

أَتَى إِلَى اللَّهِ الْعَارِفُ بِجَاهِدِ نَفْسِ الْخَلْقِ  
 بِسَبِيلِ تَوْحِيدِهِ وَمَعْرِفَتِهِ وَمَنْ حَصَلَ فِي أَسْرِهِ  
 بِهِمْ حَمَلَهُ إِلَى بَابِ مُلْكِهِ هُوَ بَصِيرٌ بِعِبَادِهِ  
 أَحَبُّ إِلَيْهِ شَيْءٌ إِلَى الْمُؤْمِنِ الْعِبَادَةُ أَحَبُّ  
 إِلَيْهِ شَيْءٌ إِلَيْهِ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ قَائِدُ  
 فِي بَيْتِهِ فَقَلْبُهُ يَنْتَظِرُ الْمُؤَذِّنَ هُوَ دَائِي  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعَ الْأَذَانَ دَخَلَ إِلَى قَلْبِهِ  
 مُؤَذِّنٌ وَيُطْلَعُ إِلَى الْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ يَفْخَرُ  
 بِهِنَّ السَّائِلُ إِلَيْهِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ  
 يَخْتَارُ لِأَنَّهُ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ السَّائِلُ هَدِيَّةً اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى عِبْدِهِ  
 كَيْفَ لَا يَفْخَرُ وَقَدْ نَفَذَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْرِدُ  
 مِنْهُ عَلَى يَدِ الْفَقِيرِ هَذِهِ آدَابُ الْمُؤْمِنِ  
 الْعَالِمِ وَأَمَّا الْعَارِفُ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ حُدُودَ  
 الشَّرْعِ وَيَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنْ دُخُولِ غَيْرِ رَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ يَحْذَرُ أَنْ يَنْتَظِرَ إِلَى قَلْبِهِ  
 يَنْتَظِرُ فِيهِ غَوًى غَيْرَهُ وَرَجَاءَ غَيْرِهِ وَالْإِتْكَالَ  
 عَلَى غَيْرِهِ يَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنَ التَّكَلُّفِ بِالْخَلْقِ  
 وَالْإِسْبَابِ يَكْرَهُ لِقَاءَ الْخَلْقِ وَلَا يَبْدَأُ  
 لَهُ مِنْهُمْ لَا تَهْمُ مَرْفَعَةٌ وَهُوَ طَبِيعُهُمْ  
 يَكُونُ الْحَيَاةُ فِي الدُّنْيَا وَالْحَيَاةُ  
 فِي الْآخِرَةِ عَزَّةً قَرِيبَ رَبِّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ كُلُّ  
 أَمْنِيَّتِهِ وَارْتِجَاءِ رَحْمَتِهِ  
 عَنِ النَّبِيِّ

معاملہ خدا کے حوالہ کرتا ہوں۔ عارف اپنی توحید و معرفت کی  
 تلوار سے مخلوق کے نفسوں پر جہاد کرتا ہے اور جو کوئی ان میں  
 سے اس کی قید میں آجاتا ہے اس کو اٹھا کر شاہی دروازہ پر  
 لے آتا ہے کہ وہی اپنے بندوں کا دانا مینا ہے۔ مومن کے  
 نزدیک سب سے پیاری چیز عبادت ہے۔ اس کو سب سے زیادہ  
 محبوب نماز کی طرف اٹھ کر جانا ہے، کہ بیٹھا ہو اسے اپنے گھر میں  
 اور اس کا دل منتظر ہے مؤذن کا کہ مؤذن حق تعالیٰ کی طرف چلنے  
 والا ہے۔ اُس نے اذان سنی اور اس کے قلب میں ایک سرور  
 آیا۔ اور وہ مساجد کی طرف پک جاتا ہے۔ وہ سائل کے آنے  
 سے خوش ہوا کرتا ہے اور جب اس کے پاس کچھ ہوتا ہے تو اُس کو  
 لے ڈالتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ سائل حق تعالیٰ کا ہدیہ ہے جو  
 بندہ کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ اور خوش کیوں نہ ہو اس کے رب  
 نے تو پیام بھیجا ہے کہ نفیر کی معرفت اس سے قرض طلب فرماتا  
 ہے۔ یہ ہیں مومن عارف کے خصائل اور جو عارف ہوتا ہے وہ حذر  
 شرعیہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اپنے قلب کو خدا کے بڑا دوسرے کے  
 داخلہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ خائف رہتا ہے کہ کہیں حق تعالیٰ  
 اس کے قلب کو دیکھے تو اس میں یہی دوست بے کا خوف یاد دوسرے  
 سے توقع یاد دوسرے پر بھروسہ نہ دیکھ پائے۔ وہ اپنے قلب  
 کو مخلوق اور اسباب کے میلان سے محفوظ رکھتا ہے۔  
 مخلوق سے میل جول اس کو گمراہ گذرتا ہے۔ حالانکہ اس کے  
 بغیر اس کو چہارہ نہیں۔ کیوں کہ مخلوق بمنزلہ مریضوں کے  
 ہے اور وہ ان کا طبیب ہے۔ اس کو اپنے رب کے قرب کی عزت  
 کے مقابلہ پر جو کہ اس کی آرزو اور مقصود کا خلاصہ ہے دنیا اور  
 آخرت کی زندگی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ بَارِكْتُمْ  
عَلَى دُنْيَاكُمْ ۖ وَأَنْتُمْ عِبَادَتِي عَلَى سَمَوَاتِكُمْ ۖ  
وَعَنَتِي وَجَلَّالِي مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا لَكُمْ ۖ  
هَذَا أَقُولُهُ لِهَؤُلَاءِ ۖ وَأَمَّا قَوْلُهُ لِلْمُجْتَبِينَ لَهُ  
أَنْتُمْ أَنْتُمْ تَوَنَّى عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي ۖ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي  
عَزَّ لَكُمْ الْخَلْقُ عَنْ قُلُوبِكُمْ وَلَخَلَّيْتُمُوهُمْ عَنْ  
أَسْرَارِكُمْ ۖ فَهَلْ أَوْجَّهِي لَكُمْ وَفَرَّجِي لَكُمْ ۖ  
أَنْتُمْ عِبَادِي حَقًّا ۖ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَأْكُلُ  
فِي يَوْمِهِ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ ۖ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرِبَها  
وَيَبْرِي جَمِيعَ مَا فِيهَا ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقَعُ عَنِ الْمَأْكُولِ  
وَالْمَشْرُوبِ وَبَعْضُ مَنْ الْخَلْقِ ۖ وَيَحْجُبُ  
عَنْهُمْ ۖ وَيَعْمُرُ فِي الْأَرْضِ بِلَا مَوْتٍ ۖ كَالْيَاسِ  
وَالْخَضِرِ ۖ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَدٌ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يَجُوزُونَ  
فِي الْأَرْضِ ۖ يَرَوْنَ النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُمْ ۖ الْأَوْلِيَاءُ  
فِيهِمْ كَثْرَةٌ ۖ وَالْأَعْيَانُ مِنْهُمْ فِيهِمْ قَلِيلَةٌ ۖ أَحَادٌ  
أَفْرَادٌ مُفْرَدِينَ ۖ وَالْكَلُّ يَا مَعْ تَوَنَّى يَتَقَرَّبُونَ  
إِلَيْهِمْ ۖ هُمُ الَّذِينَ تَنَبَّطَتْ بِهِمُ الْأَرْضُ وَتَمُطَّرُهُمْ  
السَّمَاءُ ۖ وَيُلْقِيهِمُ الْبَلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ ۖ الْمَلَائِكَةُ  
طَعَامُهَا وَشَرِبَاتُهَا ۖ وَكُلُّ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّيِّئُ  
الْمُتَعَلِّلِ ۖ وَأَحَادٌ أَفْرَادٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ يَعْبُدُ  
طَعَامُهُمْ ذَلِكَ ۖ مَا لَكُمْ دَرَسْتُمْ هَذَا ۖ الْأَكْثَرُ  
مِنْكُمْ قُوَّةٌ عَيْنِ إِبْلِيسَ وَعَبِيدُ ۖ لَا كَرَامَةَ  
لَكُمْ وَلَا لَهُ ۖ يَا ذَرِيَّتِي أَنْتُمْ كَوْنُوا خِدْمَةً ۖ  
فَارْقُوهُ ۖ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اپنے فرمانا کی قیامت کے دن  
حق تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں سے فرمائے گا کہ تم نے اپنی  
آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا اور میری عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح  
دی ہے۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں نے جنت تمہارے ہی  
لئے پیدا کی ہے۔ یہ ارشاد تو مؤمنین کے لئے ہوگا اور جو محتجب ہیں ان کے  
یوں ارشاد ہوگا کہ تم نے مجھ کو مقدم سمجھا میری ساری مخلوق پر، یعنی  
دنیا پر بھی اور آخرت پر بھی۔ تم نے اپنے قلوب سے مخلوق کو علیحدہ اور  
اپنے اندرون سے ان کو جدا رکھ لیا یہ میرا دیدار تمہارے لئے  
ہے۔ اور میرا قرب تمہارے لئے ہے۔ اور تم ہی میرے حقیقی بندے  
ہو۔ بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ آج ہی جنت کا کھانا کھا رہے  
اور اس کا پانی پی رہے۔ اور جو کچھ جنت میں ہے اُس کا نظارہ  
کر رہے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو کھانے پینے سے فنا اور مخلوق  
سے یک سو و محجوب ہو جاتے اور زمین میں الیاس و خضر  
علیہما السلام کی طرح بلا موت کے زندگی گزارتے ہیں۔ اللہ کی  
مخلوق بہتری ایسی ہے جو زمین میں مخفی ہیں کہ وہ لوگوں کو دیکھتے  
ہیں اور لوگ ان کو نہیں دیکھتے۔ اولیاء کی تو کثرت ہے مگر ان میں  
خواص کم ہیں کہ چند ہی افراد اکا و کا ہیں۔ (جن کی یہ حالت ہے کہ  
سب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کا تقرب ڈھونڈتے  
ہیں۔ یہی ہیں جن کی برکت سے زمین سبزہ آگاتی اور آسمان پانی برساتا  
ہے۔ اور مخلوق سے بلائیں دور ہوتی رہتی ہیں۔ فرشتوں کا کھانا پینا  
حق تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح و تہلیل ہے اور اولیاء میں سے بہت افراد  
ایسے ہیں جن کا کھانا پینا یہی (ذکر و تسبیح و تہلیل) ہوتا ہے۔ تم کو اس  
کلام کے سننے سے کیا واسطہ؟ تم میں اکثر تو ابلیس کی آنکھوں کی ٹھنڈک  
اور اس کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ نہ تمہاری عزت ہوگی نہ ان کی۔  
اے دیر کے خادمو۔ دیر کی خدمت چھوڑو۔ اُس سے الگ ہو۔

وَدَخَلُوا الْحَقَّ عَتْرَةً وَجَلَّ بِمَا قَدْ اَمَرُ فُلُوْكُمْ بِهٖ وَسَلُوْهُ اَنْ  
يَدُلَّكُمْ عَلٰى مَا رِضِيْهِ عَنْكُمْ بِهٖ سَلُوْهُ اَنْ يَسْتَحْدِثَكُمْ  
سَلُوْهُ اَنْ يَدُلَّكُمْ عَلٰى كُنْزٍ لَا يَنْفَدُ اَبَدًا بِهٖ  
مَوَدِّنٍ لَا يَنْصُبُ اَبَدًا بِهٖ سَلُوْهُ اَنْ يُبْغِضَ اِلَيْكُمْ  
الدُّنْيَا بِهٖ وَيُحِبِّبَ اِلَيْكُمْ الْاٰخِرٰى فَاِذَا رَزَقَكُمْ ذَلِكَ  
سَلُوْهُ اَنْ يُبْغِضَ اِلَيْكُمْ الْاٰخِرٰى وَيَرْزُقَكُمْ الْعَمَلِ  
لَهُ وَهَجْرَ مَا سَوَاةٍ بِهٖ اَنْتَ عَبْدُ الْحَقِّ بِهٖ عَيْدُ السَّبَبِ بِهٖ  
كُوْنَتَ عَبْدُ الْحَقِّ عَتْرَةً وَجَلَّ بِمَا قَدْ اَمَرُ لَكَ كَمَا  
مَقْصُودُهُ اِلَيْهِ بِهٖ وَحَوَاطِئِكَ مِنْ لَدُنْهِ لَمْ يَكُنْ  
شَيْئًا وَنَفْسُكَ يَدُلُّ بِهٖ قَوْلُكَ بِهٖ اَمَّا يَسْتَعْمَلُ رَبُّكَ  
عَتْرَةً وَجَلَّ بِهٖ يَقُوْلُ اَيَّاهُمَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَمْ يَقُوْلُوْنَ  
بَا لَا كَفَعَلُوْنَ بِكَبْرٍ مَّقَامًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَقُوْلُوْا  
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ هٗ مَلَا نَفْسُكَ بِهٖ تَعَجَّبُ مِنْ  
وَقَا حَتِّكَ بِهٖ تَعَجَّبُ مِنْ كَثْرَةِ كُنْزِكَ بِهٖ  
اَحْوَالُكُمْ تَعَجَّبُ مِنْ كُنْزِكَ بِهٖ تَوَجُّدُكُمْ  
مُلْحِدٌ يَدُلُّكُمْ فِي الْغَلَاءِ وَالرَّخِيصِ بِهٖ وَ  
اَحْوَالِ السَّلَاطِيْنِ وَالْاَغْنِيَاءِ اَكْلُ فُلَانٍ  
لَيْسَ فُلَانٌ بِهٖ تَوَجُّدُ فُلَانٍ بِهٖ اِسْتَعْنٰ  
فُلَانٌ بِهٖ اِسْتَعْنٰ فُلَانٌ بِهٖ كُلُّ هٰذَا  
هُوَ سَوْءٌ وَمَقْتٌ وَعُقُوْبَةٌ بِهٖ مَتَى بُوَا  
وَاَثَرُ كُوْنِ اَدُوْبِكُمْ بِهٖ وَارْجُوْا اِلٰى  
رَبِّكُمْ مَدُوْنَ غَيْرًا بِهٖ اَدُوْرُكُمْ وَالسَّوَا  
غَيْرُكُمْ اَلْثَبَاتُ عَلٰى كَلَامِيْ عِلَامَةٌ  
اَلْاِيْمَانُ وَالْهَبْ مِنْهُ عِلَامَةٌ  
اَلِنِّعَانُ بِهٖ اَمِنْ يَطْعَنُ فِيْ

اپنے قلوب کے قدموں پر چل کر حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا اور  
اس سے سوال کرو کہ تم کو وہ بات بتائے جو اس کو تم سے راضی  
بنائے اس سے درخواست کرو کہ وہ تم کو اپنا خادم بنائے۔ اس  
وہا مانگو کہ ایسا خزانہ دکھلا دے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ایسا چشمہ بتائے  
جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ اس سے سوال کرو کہ دنیا کی تم کو نفرت  
دے اور آخرت کی تم کو محبت دے۔ پس جب یہ عطا فرمائے تو  
اب یہ درخواست کرو کہ آخرت سے بھی متنفر نہ دے۔ ہاں اس کے  
عمل کی توفیق دے اور اپنی محبت بخشے اور جملہ ماسوائے چھڑائے  
تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے۔ سبک کا بندہ بنا ہوا ہے۔ اگر تو حق تعالیٰ  
کا بندہ ہوتا تو میرے سبک کام اسی کے حوالہ اور ساری حاجتیں  
اسی پر پیش کی جاتیں۔ تم اسی بات کیوں کہتے ہو جس میں تمہارا فضل  
خود تمہارے قول کو جھٹلا رہا ہے۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ  
ارشاد نہیں سنا کہ "اے ایمان والو جو کام کرتے نہیں وہ نبی  
سے کہتے کیوں ہو؟ اللہ کے نزدیک بڑی غصہ دلانے والی  
بات یہ ہے کہ زبان سے ایسی بات کہو جس کو کرو نہیں۔"  
تمہاری بے حیائی پر فرشتوں کو تعجب ہوتا ہے۔ ہر حالت میں  
تمہارے گناہوں کی کثرت سے ان کو تعجب ہوتا ہے۔ توحید کے متعلق  
تمہاری دروغ گوئی سے وہ متعجب ہوتے ہیں۔ تمہاری ساری باتیں  
گروانی و ارزانی اور سلاطین و امار کی قصہ کہانی کے متعلق ہوتی ہیں  
کہ فلاں شخص نے یہ کھایا۔ فلاں نے یہ پیا۔ فلاں نے نکاح کیا۔ فلاں  
شخص مالدار ہو گیا۔ فلاں غفلت بن گیا۔ یہ سب بوالہوسی اور عذاب  
و پھٹکار ہے۔ توبہ کرو اور گناہوں کو چھوڑ دو۔ اور دوسروں کو چھوڑ کر  
اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اس کو یاد کرو۔ اور دوسروں کو  
بھلا دو۔ میری نصیحت پر جبار ہنا علامت ہے ایمان کی۔ اور اس سے  
بھاگنا علامت ہے نفاق کی۔ اے وہ شخص جو میرے متعلق

فرمایا کہ قیامت کے دن  
فرمائے گا کہ تم نے اپنی  
کو اپنی خواہشات پر ترجیح  
س نے جنت تمہارے ہی  
ہوگا اور جو تمہیں ہیں  
ہی ساری مخلوق پر، یعنی  
سے مخلوق کو طبعی طور  
یہ میرا دیدار تمہارے لئے  
ہی میرے حقیقی بندے  
جنت کا کھانا کھا ہے  
میں ہے اُس کا نظارہ  
پینے سے فنا اور مخلوق  
س الیاس و خضر  
نذر دیتے ہیں۔ اللہ کی  
میں کہ وہ لوگوں کو دیکھے  
تو کثرت ہے مگر ان میں  
میں کی یہ حالت ہے کہ  
کا تقرب ڈھونڈتے  
قی اور آسمان پانی پیتا  
- فرشتوں کا کھانا پینا  
بار میں سے بہت افراد  
میل، جوتلے۔ تم کو  
کی آنکھوں کی ٹھنک  
ت ہوگی نہ ان کی  
دو۔ اُس سے الگ ہو۔

تَعَالَى خَلْقَ مُحَمَّدٍ خَلْقًا وَحَالَتَكَ عَلَى الشَّرْعِ ۚ فَمَنْ  
خَرَجَتْ حَالَتُكَ شَبَهَا وَفَضْلُ اسْتَحْقَ أَنْ يُلْغَنَ فِيهِ وَأَنْ  
يُهْجَرُ وَيَمُوتَ ۚ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى اُتْرُ وَلَا تُشَقُّ وَتَقَبُّ  
كَالْمَغَانِي ۚ ذَاكَ لَا شَيْءٌ وَهُوسٌ وَتَوَانٍ  
وَيُكَلِّفُ عَنْ قَرِيبٍ يَكْتَبُ خَبْرَكَ ۚ اللَّهُمَّ تَعَالَى عَلَيْنَا  
وَلَا تَقْضُ خَبْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ يَا عَلَامُ  
أَمْرِكَ مَبْنِيٌّ عَلَى غَيْرِ آسَاسٍ فَلَا حَرَمَ تَقْمُ حَيْطَانُكَ  
أَسَاسُكَ الْبَدَنُ وَالْمَلَاكُاتُ ۚ وَبَنَازُكَ الرِّبَا  
وَالْتَفَاقُ بِفَيْتَنٍ يَنْبُتُ لَكَ بَنَاءٌ ۚ ذَاكَ هُوَ وَطَبْعُ  
تَاكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنْكِبُ وَتَجْمَعُ بِالْهَوَى وَالطَّبْعِ ۚ  
لَيْسَ لَكَ نَبِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ ۚ الْمُؤْمِنُ  
فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ لَهُ نَبِيَّةٌ حَسَنَةٌ فِي كُلِّ أَعْمَالِهِ لَا يَأْكُلُ  
وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَلْبَسُ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ ۚ وَهَكَذَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ فِي الدُّنْيَا  
يَا مَرْءٌ بِوَاسِطَةِ شَرِيعَةٍ وَفِي الْآخِرَةِ بِغَيْرِ  
وَاسِطَةٍ ۚ يَرَى هَذِهِ الدُّنْيَا وَسُرْعَةً  
فَنَاهَا فَيَزِيحُ هَذِهِ فَيَهْمُ ۚ وَيَذْكُرُ مَعْجَى  
أَقْسَمُهُ وَلَوْ أَنَّ بَيْنَا وَلَ بَشَادَةً  
الشَّرْعِ وَقَلْبِهِ ۚ يَقُولُ مَا لِي  
حَاجَةٌ فِي هَذَا ۚ مَا أُرِيدُ  
وَهَبْ قَلْبَهُ يَسْمِنَاوُ  
شِمَالًا ۚ يَكْلِمُ وَيَجِبُ  
عَلَى تَنَاوُلِهَا هَذَا حَالَهُ  
فِي الدُّنْيَا ۚ وَآمَنَ فِي  
الْآخِرَةِ

ظن کرتا ہے ادھر کہ اپنی اور تیری حالت کو مشریت پر رکھیں  
پس جس کی حالت پتیل اور چھائی بکلی وہ بے شک اس کا مستحق  
ہے کہ اس پر ظن کیا جائے اور اس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ  
مر جائے۔ بسم اللہ۔ آجا باہر نکل۔ مخنثوں کی طرح منہ چھپا کر  
بھاگے مت۔ یہ محض لاشے اور ہوس اور کاہلی ہے۔ تجھ پر  
افسوس۔ منقریب تیری حقیقت کھل جائے گی۔ یا اللہ ہم  
تو حیر فرما اور دنیا و آخرت میں ہم کو مر سوا مت کر۔  
صاحبزادہ! تیرا کام بغیر بنیاد کے تعمیر ہوا ہے۔ لہذا  
ہے کہ دیواریں گر پڑیں۔ تیری بنیاد چونکہ بدعتیں اور گمراہیاں  
بنی ہیں اور تعمیر ریاء و نفاق ہے۔ پس تعمیر قائم کس طرح  
رہ سکتی ہے؟ یہ محض خواہش نفس و طبیعت ہے۔ تو خواہش  
نفس و طبیعت سے کھانا پیتا اور جماع کرتا اور (مال) جمع  
کرتا ہے۔ کسی بات میں بھی تیری نیت نیک نہیں ہے۔ یوں  
کیلئے تو بہر حال ہر کام میں نیت نیک ہوا کرتی ہے حکم خداوندی  
کے بغیر نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ پہنتا ہے نہ جماع کرتا ہے  
اور دنیا ہوا آخرت اسی حال پر قائم رہتا ہے۔ دنیا میں  
اس کو حق تعالیٰ کا حکم شریعت کے واسطے سے ہوتا ہے اور  
آخرت میں بلا واسطہ۔ وہ اس دنیا اور اس کے جسد فنا  
ہو جانے پر نظر کرتا ہے۔ پس اس سے متنفر ہو جاتا اور اپنے  
مقسوم کے آنے کو یاد رکھا کرتا اور اس کو مشریت اور اپنے  
قلب کی شہادت سے استعمال کرتا ہے۔ لہذا جب مقسوم کی  
کوئی شے اس کو ملتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ نہ مجھے اس کی حاجت  
ہے اور نہ میری یہ مراد ہے۔ اس کا قلب ہر شے سے متنفر ہو کر  
ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ پس وہ اس کے استعمال پر مجبور بنایا  
جاتا ہے۔ یہ ہوتی ہے اس کی حالت دنیا میں۔ اب رہی آخرت

لَا يَفْتَحُ عَيْنَهُ فِي وَجْهِ الْمَجْدَةِ حَتَّى يَلْقَى رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ  
 فَلَمَّا تَنَاولَ شَيْئًا فَهَلَّا يَتَنَاوَلُهُ إِلَّا بِأَمْرِ  
 حُرِّمٍ وَقَدْ وَرَّ شَارِكَةً فِي قَبُولِ الْأَمْرِ قَضَاءُ  
 الْحَقِّ الْمَجْدَةِ بِبَقِيضِ حَقِّ الْحُورِ وَلَوْلَدَانِ وَتِلْكَ  
 الْهَوَاتِ بِإِوْفَانِ فِي ذَلِكَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
 وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَوَقْتُ دَوْنِ وَقْتِ دَوْنِ  
 إِلَّا قَمْعُكُمْ أَوْ قَاتِلُهُ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ بِإِذَا  
 التَّقِيَتْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ جَاءَكَ مِنْهُ الْفَرَحُ  
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ أَمَا سَمِعْتَهُ كَيْفَ قَالَ وَمَنْ  
 يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ  
 حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ هَذِهِ الْآيَةُ عُلِّقَتْ بِبَابِ  
 الْإِيمَانِ عَلَى الْأَسْبَابِ عُلِّقَتْ بِبَابِ الْإِيمَانِ  
 وَالْمُلُوكِ وَفَتَحَتْ بِبَابِ التَّوَكُّلِ مَنْ  
 يَتَّقِيهِ يُجَازِيهِ بِأَنْ يَجْعَلَ لَهُ قَرَحًا وَ  
 مَخْرَجًا مِمَّا ضَمَّنَ عَلَى النَّاسِ أَيْ شَيْءٌ  
 أَعْلَى مِنْكُمْ كَمَا أَقُولُ لَكُمْ  
 لَقَدْ أَسْمَعْتُ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا  
 وَلَكِنْ لَا حَيَاةَ لِمَنْ تَنَادَى  
 قَلْبُكَ فَارَقَ مِنَ الْإِسْلَامِ  
 وَالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ لَا مَعْرِفَةَ  
 لَكَ وَلَا عِلْمًا فَانْتَهِوْهُ الْكَلَامُ  
 مَعَكَ ضَرْبٌ يَا مَعْزُومُونَ قَدْ  
 تَعَلَّمُوا الْكَلَامَ فِي التَّوَكُّلِ  
 بِالْإِسْنَةِ كَمَا قُلْتُمْ لَكُمْ  
 مُشْرَكَةً بِالْحَقِّ

وہاں تو جب تک وہ اپنے پروردگار سے ملاقات نہ کر لگا اس وقت  
 تک جنت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا جب جنت کی کوئی چیز  
 کھائے گا تو امر یقینی اور تقدیم و اشارہ کے بغیر کھائے گا ہی نہیں  
 صرف جنت کا حق ادا کرنے کے لئے اس کو قبول کر لے گا تاکہ  
 حور و غلمان اور ان خواہشات کا حق ادا کرے۔ اس ادا سے  
 حقوق میں کسی وقت انبیاء و مرسلین اور شہداء و صالحین کی  
 موافقت کرے گا۔ ورنہ بسا اوقات تو اپنے پروردگار ہی کے  
 پاس رہے گا۔ جب تو اپنے پروردگار سے ڈرے گا تو تیرے جملہ  
 احوال میں اس کی طرف سے کشائش نصیب ہوگی۔ کیا تو نے  
 سنا نہیں حق تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے کہ ”جو شخص اللہ سے  
 ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے سبیل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو  
 ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں جلتا۔“  
 اس آیت نے اسباب پر بھروسہ کرنے کا دروازہ ہی بند کر دیا۔  
 امراء و سلاطین کا دروازہ بند کر دیا اور توکل کا دروازہ کھول دیا  
 کہ جو خدا سے ڈرے گا حق تعالیٰ اس کو یہ صلہ دے گا کہ (اُس کو  
 وسعت بخشنے لگا۔ اور جن امور میں مخلوق کو تنگی پیش آتی ہے اس کے  
 لئے ان میں سبیل نکال دے گا۔ میں تمہیں لے کر کروں کیا؟ کیا  
 کچھ تم سے کہتا ہوں (مگر تمہارے کانوں پر جوں بھی نہیں دینگے)  
 کسی کا شعر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اگر تو زندہ شخص کو بھارتا تو  
 وہ سن بھی لیتا مگر (معیبت تو یہ ہے کہ) جس کو تو بھارتا ہے  
 اُس میں مطلق حیات ہی نہیں۔ تیرا قلب اسلام و ایمان اور ایقان  
 سے خالی ہے۔ نہ تجھے معرفت نصیب ہے نہ علم۔ پس تو سرتاپا  
 ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ گفتگو کرنا بھی بیجا ہے۔ لے منافقو!  
 تم توکل کے متعلق محض اپنی زبانوں سے تکلم کرنے پر اکتفا  
 کر بیٹھے۔ حالانکہ تمہارے قلوب مخلوق کو شریک خدا

ت کو شریعت پر رکھیں  
 ہ بے شک اس کا سحر  
 و جھوٹ دیا جائے اور وہ  
 تشویش کی طرح منہ چپکا کر  
 ل اور کاہلی ہے۔ تجھ پر  
 جائے گی۔ یا اللہ ہم  
 و رسوا مت کر۔  
 کے تعمیر ہوا ہے۔ لہذا  
 بدعتیں اور گمراہیاں  
 پس تعمیر قائم کس طرح  
 طبیعت ہے۔ تو خواہش  
 ادا کرتا اور (مال) جمع  
 نیک نہیں ہے۔ یوں  
 ہوا کرتی ہے حکم خداوندی  
 ہے نہ جہاں کرتا ہے  
 تم رہتا ہے۔ دنیا میں  
 اسطے سے ہوتا ہے اور  
 اور اس کے جملہ فنا  
 متنفر ہو جاتا اور اپنے  
 کو شریعت اور اپنے  
 لہذا (جب مقصود کی  
 ہے کہ نہ مجھے اس کی حاجت  
 ہر شے سے متنفر ہو کر  
 استعمال پر مجبور بنایا  
 س۔ اب رہی آخرت و



قُلِّبَ عَلَى غَيْظٍ عَلَيْنَا غَيْرَةً لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ إِنَّ  
سَكَمَكُمْ وَتَرْكَكُمْ الرَّاحِمَةَ وَإِلَّا أَحْرَقْتُ دُورَكُمْ  
عَلَيْكُمْ ۖ يَا حَاثِلُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْمَالِ وَالْعَذَابِ  
حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّفْطِ عَلَيْكَ ۖ وَالْمَنَارُ عِة  
لَكَ فِي أَقْدَارِكَ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ  
يَذَرُجُ مِنْ رَحْمَتِكَ أَمِينٌ

يَا غَلَامُ ۖ إِذَا أَنْتَ مُتَّقِيًا لِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ  
ذَا كِرَالِهِ مُوَحِّدًا إِلَهَ مُشِيرًا إِلَيْهِ قَبْلَ بَلَاءِكَ  
فَإِذَا دَقَعْتَ فِي بَابِ الْبَلَاءِ قَالَ لَهَا يَا مَا دُرُؤُنِي  
بَرْدًا وَسَلَامًا ۖ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِنَا كَذَا وَكَذَا  
لَنَا لَا تَسْتَحِجْ ۖ عَامِلْنَا بِكَرَمِكَ وَلَا تَحْشِمْ  
وَلَا تُؤَارِنَا وَلَا تُؤَافِقْنَا أَمِينٌ ۖ الْأَدَبُ فِي  
حَقِّ الْعَارِفِ فَرِيضَةٌ ۖ كَالثَّوْبَةِ فِي حَقِّ الْعَاثِي  
كَيْفَ لَا يَكُونُ مُتَأَدِّبًا وَهُوَ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى  
الْخَلْقِ ۖ مَنْ عَاشَرَ الْمُلُوكَ بِأَجْمَلٍ كَانَ  
بَحْلُهُ مُقَرَّبًا إِلَيْهِ إِلَى قَتْلِهِ ۖ وَكُلُّ مَنْ لَيْسَ لَهُ  
أَدَبٌ فَهُوَ مُنْقَوِذٌ الْخَلْقِ وَالْخَلْقِ ۖ كُلُّ وَفَرٍ  
لَيْسَ فِيهِ أَدَبٌ فَهُوَ مَقْتٌ ۖ لَا بُدَّ مِنْ حُسْنِ  
الْأَدَبِ مَعَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۖ أَحْسِنُوا الْأَدَبَ  
أَقْبِلُوا عَلَى آخِرِنَا وَاعْرِضُوا عَنْ دُونِنَا ۖ

وَلَا تَقْبِلُوا عَلَيْهِمَا كَأَمْبَالِ  
الْكُفَّارِ ۖ لَا تَهْمُ يُقْبِلُونَ  
عَلَيْهَا وَيُحِبُّوهُمَا إِلَهَةً  
خَبَرِهِمْ بِهَا

سمجھے ہوئے ہیں۔ غیرت خداوندی کی وجہ سے میرا قلب تمہارا  
طرف سے غصہ کے ساتھ لہر رہا ہے۔ یا تو چپ ہو رہا اور  
مزا حمت چھوڑ دو ورنہ میں تمہارے گھروں کو جلا دوں گا۔ اے  
وہ ذات جو شیریں اور کھاری پانی کے درمیان حائل ہے  
(کہ ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتی) ہمارے اور اپنے  
غصہ اور قضا، وقت در کے متعلق منازعت کرنے کے درمیان  
حائل ہو جا۔ اپنی رحمت کے ترشح سے ہمارے اور اپنی محبت  
کے درمیان آرہیں جا۔ آمین۔

صاحبزادہ! جب تو اپنے پروردگار سے ڈرنے۔ اس کو  
یاد رکھنے والا۔ اس کو بچانے دیکھنا سمجھنے والا اور مصیبت سے پہلے  
اس کی طرف جھکنے والا بن جائے گا۔ تو جس وقت کسی مصیبت  
میں واقع ہوگا تو حق تعالیٰ مصیبت سے فرمائے گا کہ اے آگ  
ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔ یا اللہ ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ  
فرما اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما۔  
ہماری جانچ مت کر۔ نہ ہم کو (اپنی نظروں سے) اوجھل کر اور نہ  
(مقام امتحان میں) کھڑا فرما، آمین۔ جس طرح مجرم کے حق میں توبہ  
کرنی فرض ہے، اسی طرح عارف کے حق میں ادب کرنا فرض ہے۔  
اور وہ باادب کیوں نہ ہو جبکہ ساری مخلوق سے زیادہ وہ  
خالق کے قریب ہے۔ جو شخص جہالت لے کر بادشاہوں سے میل جول  
رکھے گا اس کی جہالت اس کو قتل کے قریب پہنچائے گی۔ اور  
جس شخص کو ادب نصیب نہ ہوگا وہ خالق کا اور مخلوق کا دونوں  
کا معتبوب رہے گا۔ حق تعالیٰ کے ساتھ حسین ادب کے بغیر چارہ نہیں  
حسین ادب اختیار کرو۔ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ دنیا سے رخ  
پھیزو۔ کافروں کی طرح اس پرست گرد۔ کیونکہ وہ تو اس سے لاعلمی  
کی وجہ سے اس پر متوجہ ہوتے اور اس کو محبوب سمجھتے ہیں۔ بن

الْهَدَىٰ يُتُوبُ مِنْ مَعَاصِيهِ وَّرَكَاتِهِ وَخَطَايَاهُ وَ  
 يَسْتَقْبِلُ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَصَلَاةِ اللَّيْلِ وَبِأَكْلِ مِنْ  
 سَبِيحِ حَلَالِ الشَّرَعِ ۖ ثُمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيرُ مُتَوَرِّعًا  
 لِقَوْلِ كَسْبِهِ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الْحَوَامِدِ ثُمَّ يَتَرَقَّى  
 فَيَصِيرُ مُتَزَاهَا ۖ ثُمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيرُ مُزَاهِدًا ۖ ثُمَّ  
 يَتَرَقَّى فَيَصِيرُ عَارِفًا مُفْتَقِرًا الْقَلْبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 فَيَحْسِبُ اللَّهَ وَحْدَهُ ۖ يَفْرَغُ قَلْبَهُ مِنَ الْخَلْقِ يَسْتَغْفِرُ  
 عَنْهُمْ وَيَقْتَرِرُ إِلَيْهِ ۖ يَحَالِسُهُ مَعَ الْأَوْدَاعِ أَنْبِيَائِهِ وَ  
 أَمْثِلِهِ ۖ يَسِيرُ مُسْتَأْنَسًا بِقُرَيْبٍ مِنْهُ ۖ وَهَذَا  
 بَعْدَ كَرَمٍ وَكَمٍّ وَيُحْكَمُ مَا تَعْرِفُ الْأَحْوَالُ فِكَمِّ  
 كَلَمَةٍ فِيهَا مَا تَقَرَّبَ وَالْحَقِّ عَرَفَ وَجَلَّ قَلَمٌ تَدْعُو  
 إِلَيْهِ ۖ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ إِلَّا هَذَا الْغَنَى ۖ هَذَا السُّلْطَانُ  
 مَا لَكَ رَسُولٌ وَلَا مُرْسِلٌ ۖ مَا تَأْكُلُ إِلَّا تَوَرَّعَ  
 وَرَأَيْتَ مَا كُلُّ الْحَوَامِدِ ۖ أَكُلُ الدُّنْيَا بِالْإِثْنِ  
 حَرَامٌ ۖ أَنْتَ مُنَافِقٌ دَجَالٌ وَأَنَا بَغَاضٌ  
 وَكَأَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۖ تُحْرِقُ لِقَوْلِهِمْ  
 مَعَارِفِي تُحْرِقُ بَيْتَ هَذَا الْمُنَافِقِ ۖ  
 وَتَذْهَبُ إِيْمَانَهُ الَّذِي يَدَّ عِيَهُ  
 الْمُنَافِقُ مَا مَعَهُ سَلَامٌ يُفَاتِلُ ۖ  
 لَيْسَ لَهُ حِصَانٌ يَرْكَبُ وَهَيْكَلٌ عَلَيْهِ  
 وَيَفْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَلْقِ ۖ  
 بَيْنَ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ بَيْنَ السَّبَبِ  
 وَالْمُسَبَّبِ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ  
 عِنْدَ حَقِّ الْأَفَاقِ يَتَبَيَّنُ  
 الْإِيْمَانُ وَعَمَلُ الْإِيْقَانِ وَقُوَّةُ التَّوْحِيدِ وَالْوَعْلُ

اپنی معصیتوں لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا دن اور رات  
 کی نمازوں میں مشغول ہوتا اور اپنے کسب سے شرعاً حلال کھانا  
 کھایا کرتا ہے اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو محنتاً طہن جاتا ہے۔  
 پس حرام میں جا پڑنے کے اندیشہ سے اس کے کسب میں کمی  
 آجاتی ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو منزہ بنتا ہے اور پھر  
 اوپر چڑھتا ہے تو زاہد بن جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرنے  
 عارف بن جاتا ہے کہ اس کا قلب خدا کا محتاج فقیر ہوتا ہے۔ پس  
 اس کی ہم نشینی وہم کلامی اس کو نصیب ہوتی ہے کہ مخلوق سے ہر  
 قلب خالی اور مستغنی ہوتا ہے اور خالق کا محتاج۔ اس کو انبیا و رفاضا  
 خدا کی محبت میں ہم نشینی نصیب ہوتی ہے وہ ذات حق سے مانوس  
 ہونے والا اور اس کے قریب ہوتا ہے مگر یہ بہت کچھ مدت کے  
 بعد حاصل ہوتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ تو ان کیفیات سے واقف  
 نہیں ہے۔ پھر ان میں کلام کیوں کرتا ہے؟ تو حق تعالیٰ سے واقف  
 نہیں ہے پھر (واعظ بن کر) اس کی طرف بلاتا کیوں ہے؟ تو تو  
 اسی تو بخیری اور اس (دنوی) بادشاہ سے واقف ہے۔ نہ تیرے  
 لئے رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہیں کھاتا بلکہ حرام سے  
 کھاتا رہا ہے۔ کیونکہ دین فروشی کر کے دنیا کمائی حرام ہے۔ تو  
 منافق دجال ہے اور میں منافقوں کا دشمن اور ان کی سرکوبی کرنی والا  
 اور ان کی عقلوں کو چاک کر دینے والا ہوں۔ میری (سخت گیری کی)  
 گدالیں اس منافق کے گھر کو منہدم اور جس ایمان کا وہ دعوے  
 کر رہا ہے اس کو زائل کر دیں گی۔ منافق کے پاس نہ ہتھیار ہوتا ہے  
 کہ اس سے لڑے اور نہ گھوڑا ہوتا ہے جس پر سوار ہو اور نہ زور  
 دکھلائے مخلوق اور خالق کے درمیان ظاہر اور باطن کے درمیان  
 سبب اور مسبب کے درمیان۔ اور حکم اور علم کے درمیان۔ ایمان  
 کا اثر اور ایقان کا عمل اور توحید کی قوت اور توکل اور اللہ

میرا قلب تمہارا  
 ہے۔ یا تو چپ ہو رہا اور  
 مردوں کو جلا دوں گا۔  
 کے درمیان حامل ہے  
 (حق) ہنارے اور اپنے  
 رحمت کرنے کے درمیان  
 ہمارے اور اپنی معصیت  
 گامے ڈرنے۔ اس کو  
 والا اور مصیبت سے پہلے  
 بس وقت کسی مصیبت  
 فرمائے گا کہ اے آگ  
 اے ساتھ بھی ہی معاملہ  
 ساتھ اپنے کرم کا برتاؤ فرما  
 (سے) او جمل کر اور  
 طرح مجرم کے حق میں تو  
 اس ادب کرنا فرض ہے  
 مخلوق سے زیادہ وہ  
 کر بادشاہوں سے میل جول  
 رب پہنچائے گی۔ اور  
 کا اور مخلوق کا دونوں  
 ان ادب کے بغیر چارہ نہیں  
 متوجہ ہو۔ دنیا سے بچ  
 و نہ وہ تو اس سے لاعلمی  
 مجبور سمجھے ہیں۔ بندہ

وَالرِّقَّةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ الْإِيمَانُ هُوَ الْبَيْتَةُ عَلَى  
الدَّعْوَى ۚ الْمُؤْمِنُونَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِقُلُوبِهِمْ  
وَبِرُوحِهِمْ دُونَ غَيْرِهِ ۚ يَنْزِلُونَ خَوَاطِمَهُمْ مِنْ دُونِ غَيْرِهِ  
يَرْجِعُونَ إِلَى بَابِهِ دُونَ بَابِ غَيْرِهِ ۚ وَأَنَارُ كَيْفَ مَا  
تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ ۚ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا تَرَكَهَا  
وَمَنْ عَرَفَ الْآخِرَةَ رَاَهَا فَخَلَقَتْهُ مَكُونَةً بَعْدَ أَنْ  
لَمْ تَكُنْ ۚ فَتَرَكَهَا وَخَلَقَ بِحَالِهَا ۚ فَفَصَحَّرُ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَى فِي عَيْنَيْ قَلْبِهِ ۚ وَيَعْظُمُ الْحَقُّ عَزَّ  
وَجَلَّ فِي عَيْنِي سِرَّهُ ۚ يَقُطِبُهُ دُونَ غَيْرِهِ ۚ  
يَصِيرُ الْحَقُّ كَالدُّرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ يَرَاهُمْ كَالصَّبِيَّانِ  
يَلْعَبُونَ ۚ إِذَا الْعَبْدُ بِالْثَرَاتِ يَرَى الْمُلُوكَ  
الْمُتَوَلِّينَ مَعْرُوفِينَ ۚ وَالْأَعْيَاءَ مَعْرُوفِينَ  
يَرَى الْمُشْتَغَلِينَ بِغَيْرِهِمْ فَجَوَّابِينَ ۚ  
إِنِّي أَزَاكُرُ تَلْعَبُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ وَنُسْرَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَلَامِ الصَّالِحِينَ ۚ تَلْعَبُونَ بِذَلِكَ  
بِمَجْهَدِكُمْ ۚ يَوْمَ تَبْعَثُهُمُ الْكِتَابَ  
وَالسُّنَّةَ ۚ لَرَأَيْتُمْ تَجِبًا ۚ مَا زَالُوا  
يَصْنَعُونَ مَعَهُ عَلَى مَا يُرِيدُونَ  
حَتَّىٰ أَعْطَاهُمْ مَا يُرِيدُونَ  
أَلْفَقًا وَالْبِلَاءُ مَعَ عَدَمِ  
الصَّبْرِ عَقُوبَةٌ ۚ وَمِنْ رُجُوعِهِ  
كَرَامَةٌ

ۚ

تعالے پر بھروسہ مصیبتوں کے آنے کے وقت کھلتا ہے۔ ایمان  
ہی تو اس دعوے کی دلیل ہے۔ جو ایمان والے ہوتے ہیں وہ  
دلوں سے صرف خدا ہی سے ڈرتے ہیں اور اسی سے اُمید  
رکھتے ہیں نہ کہ دوسرے سے۔ اسی پر اپنی حاجتیں پیش کریں  
کرتے ہیں نہ کہ دوسرے پر۔ اور اسی کے دروازہ کی طرف  
نونا کرتے ہیں نہ کہ دوسرے کے دروازہ کی طرف۔ اس کی  
شناخت یہی ہے کہ تم کو اپنے رب کی معرفت کیسی حاصل ہے  
جو دنیا سے واقف ہو جاتا ہے وہ دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور  
جو آخرت سے واقف ہو جاتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ آخرت بھی  
مخلوق ہے اور عدم کے بعد وجود میں آئی ہے۔ لہذا وہ  
آخرت کو بھی چھوڑ دیتا اور اس کے پیدا کرنے والے کے  
ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ پس اس کے قلب کی آنکھیں دُنبہ  
اور آخرت دونوں حقیر ہو جاتی ہیں اور اس کی چشم باطن  
میں خالق ہی معظم باقی رہتا ہے۔ لہذا وہ اسی کا طالب ہوتا ہے  
نہ کہ غیر کا۔ ساری مخلوق اس کے آگے ایسی ہوتی ہے جیسے چوہا  
وہ ان کو ایسا پاتا ہے گویا نا سمجھ بچے مٹی سے کھیل رہے ہیں۔ اس  
صاحب حکومت سلاطین مغرور نظر آتے ہیں۔ اور وہ تندر  
مبتلائے دھوکہ۔ وہ غیر اللہ میں مشغول ہونے والوں کو  
محبوب پاتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ کتاب اللہ اور سنت  
رسول اللہ اور کلام صلحاء کے ساتھ کھیل کر رہے ہو اور یہ کھیل  
کرنا اپنی جہالت کی وجہ سے ہے۔ اگر تم کتاب و سنت کا  
اتباع کرتے تو عجیب برکات دیکھتے۔ اللہ والے مشیت خداوندی  
پر ہمیشہ صابر بنے رہتے ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ ان کو ان کی  
منشا کے موافق عطا فرما دیتا ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو تنگ رستی و  
مصیبت ایک عذاب ہے۔ اور اگر صبر ہو تو کرامت و عزت۔

يَتَعَمَّرُ الْمَوَدَّةَ  
مُنَاجَاتِهِ لَهُ  
مَا أَكْسَدَ سُوءُ  
وَالْأَهْوِيَّةُ بِهِ  
الْقَهْقَارِ وَأَنَا  
فَلَيْتُ يَكُنْ أَصْلُ  
وَالْقَلْبُ لَعُونَ لَهُ  
أَكْثَرُهُمُ الدُّنْيَا  
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَعْلَمُ هَذَا الرَّمْزَ  
كَيْفَ تَطْلُبُ الْجَاهُ  
فَلَيْتُ فِي مِثْلِهَا  
مَوْتٌ ۚ يَدُ هَبْ  
إِلَى قَلْبِهِ الَّذِي  
وَالْعَمَلُ وَالْهَمُّ وَالْأَمْرُ  
هَلْكَ ۚ لَا أَنْ  
الْمَكُونُ ۚ فَيَتَفَقَّدُ  
لَا تَعْرِضُ عَلَى الْمَدْرَسَةِ  
وَيَكُونُ مَدْرَسَةً  
الْأَكْبَرُ وَعَيْنُ الدُّنْيَا  
لَهُ أَنْ رَبَّهُ عَزَّ وَ  
لَهُ هَمُّهُ ۚ كَيْفَ  
سَأَلَ لَا قَلَمًا  
كَيْفَ اسْتَ  
كَأَعْطَى

يَتَنَعَّمُ الْمُؤْمِنُ فِي بَلَدِهِ بِقُرْبٍ لِّرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 مَنَاجَاتِهِ لَهُ ۖ وَلَا يُحِبُّ الْبَرَاءَ مِنْ مَكَانِهِ ۖ  
 مَا أَكْسَدَ سُوقِي كَلَامِي لَا يَنْفَعُنِي عَلَى الْكَفُوفِ  
 وَالْأَهْوِيَةِ ۖ هَذَا الْخِرَازِمَانِ ۖ قَدْ قَامَ سُوقِي  
 الْخِلَاقِ وَأَنَا مُجْتَمِعٌ فِي إِقَامَةِ الدِّينِ الْإِنِّي كَانَ  
 عَلَيْهِ تَبِيئَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْهَضَابَةُ  
 وَالْأَلْعُونُ لَهُ ۖ هَذَا الْخِرَازِمَانِ قَدْ مَادَ مَعْبُودُ  
 أَكْثَرِهِمُ الدِّينَارُ وَالْزُهْمُ ۖ قَدْ مَادَ كَعُودُ  
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْرُجُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْيَعْلُ ۖ  
 هَذَا الْخِرَازِمَانِ الدِّينَارُ وَالْزُهْمُ وَيُحِبُّ  
 بَيْتَ تَطْلُبُ الْجَاهُ وَالْمَالُ مِنْ هَذَا الْمَلِكِ ۖ وَتَقُولُ  
 قَالَهُ فِي مَوَارِثِكَ وَهُوَ عَنِ قَرِيبٍ مِمَّا مَعْرُوفٌ أَوْ  
 مَهْمٌ ۖ يَنْهَبُ مَالَهُ وَمُلْكُهُ وَجَاهُهُ وَيَنْتَقِلُ  
 إِلَى قَلْبِهِ الَّذِي هُوَ يَتَّبِعُ الطَّلَمَةَ وَالْوَحْشَةَ وَالْوَحْشَةَ  
 وَالنَّحْيَ وَالْهَمَّ وَاللَّفْظَ ۖ وَيَنْتَقِلُ مِنْ مَلِكٍ إِلَى  
 مَلِكٍ ۖ إِلَّا أَنْ يَكُونُ لَهُ كُلُّ مَمْلُوكٍ وَهَيْئَةُ مَمْلُوكٍ  
 لِكُلِّ ۖ فَيَتَقَعَّدُ ۖ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ وَيُخَفِّفُ حَسَابَهُ  
 ۖ ثُمَّ يَكُنْ عَلَى مَنْ يَغْزِلُ أَوْ يَمُوتُ فَيَقْبَلُ مَجَازَ  
 ۖ يَكُونُ مَدْرُكًا ۖ الْمُؤْمِنُ أَنْ تَقَعَّتْ رَحْمَتُهُ عَنِ  
 الدُّنْيَا وَعَنِ الدُّنْيَا وَأَبْنَائِهَا وَعَنِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ  
 ۖ أَنْ رُبَّ عَمْرٍ وَجَلَّ يَحِبُّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْهَمِّ  
 لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ عَلَى التَّهْتِ إِلَيْهِ وَخَرُوتُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 سَاجِدًا قَلَمًا يَأْذَنُ لَهَا لَا تَلُمُ مِنَ الْحَمْدِ  
 كُلُّهُ اسْتَلْطَى بِالْقَلْبِ وَالْإِيمَانِ  
 فَأَعْطَاهَا الرِّقَابَةَ

کے وقت کھلتا ہے۔ ایمان  
 مان والے ہوتے ہیں وہ  
 ہیں اور اسی سے اُمید  
 پر اپنی حاجتیں پیش کریں  
 اسی کے دروازہ کی طرف  
 دروازہ کی طرف۔ اس کی  
 معرفت کیسی حاصل ہے  
 کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور  
 لیتا ہے کہ آخرت بھی  
 آئی ہے۔ لہذا وہ  
 پیدا کرنے والے کے  
 قلب کی آنکھ میں دُور  
 اور اس کی چشم باطن  
 وہ اسی کا طالب ہوتا ہے  
 یسی ہوتی ہے جیسے جیوینا  
 سے کھیل رہے ہیں اس  
 آتے ہیں۔ اور وہ  
 مغول ہونے والوں کو  
 کتاب اللہ اور سنت  
 کر رہے ہو اور یہ کھیل  
 کتاب و سنت کا  
 دروازے مشیت خداوندی  
 ن قائلے ان کو ان کی  
 ہو تو تنگ دستی و  
 کرامت و عزت۔

ہندہ مؤمن مصیبت کے اندر قریب حق اور مناجات کے مزے لیا کرتا  
 ہے اور جگہ سے ہٹنا پسند نہیں کرتا۔ میرے وعظ کا باز آکر سچ  
 مندا چڑ گیا کیونکہ نفوس و خواہشات کے سامنے رواج نہیں پڑتا۔  
 یہ آخری زمانہ ہے کہ نفاق کا بازار جتا ہوا ہے۔ اور میں اس طریقہ  
 کے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس پر جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آپ کے تابعین رہے ہیں۔ یہ  
 آخری زمانہ ہے کہ اکثر لوگوں کے معبود درابم و دانسیہ  
 بن گئے ہیں۔ لوگ مولے علیہ السلام کی قوم کی طرح بن گئے کہ  
 ان کے دلوں میں گوتالہ کی محبت رچ گئی تھی۔ اور اس زمانہ  
 کا گوتالہ دینار و درہم بن گیا۔ تجھ پر افسوس۔ تو اس دُنیا  
 کے بادشاہ سے جاہ و مال کا طالب کس طرح بنا ہوا اور اپنی  
 مہمات میں اس پر کیسے بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب  
 یا معزول ہونے والا ہے یا مرجائے والا۔ اس کا مال و ملک  
 جاہ سب جاتا رہے گا۔ اور وہ ایسی قبر میں جاے گا جتنا بھی و  
 وحشت اور تنہائی و اندوہ و رنج و غم اور کڑیوں سکڑوں کا گھر  
 ہے۔ وہ حکومت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ ہاں اگر  
 اس کے پاس نیک عمل اور مخلوق کے متعلق نیک نیتی ہوگی تو حق  
 تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لینگا اور حساب کتاب میں تخفیف  
 فرمائے گا۔ جو معزول ہو نہیالایمر جانے والا ہے۔ اس پر بھروسہ  
 مت کرو ورنہ تیری توقع نامرور ہے گی اور ممدو منقطع ہو جائے گی  
 مومن کی ہمت دُنیا اور اہل دُنیا اور آخرت اور اہل آخرت سے اُوچی  
 اُٹھ جاتی ہے۔ اُس نے جان لیا ہے کہ حق تعالیٰ ہند مہنتوں کو محبوب سمجھتا  
 ہے۔ لہذا اس کی ہمت اتنی بلند ہوتی کہ حق تعالیٰ تک جا پہنچی اور اس  
 سامنے سجدہ میں گر پڑی۔ پس سجدہ سے سر اٹھانے کا اس کو حکم نہ ہوا  
 یہاں تک کہ قلب و باطن کو مچکا اور ان کو مخلوق میں تصرف

وَالرِّيَاسَةَ وَالْإِمَارَةَ وَالشَّكْنَ فِي الْحُلِيِّ  
فَعَاشَ فِي الدُّنْيَا رَيْسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَيْسًا  
فِي الدُّنْيَا مَلِكًا وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكًا يَا قَوْمُ  
أُشْكُرُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نِعَمِهِ وَكَ  
تُضِيفُوهَا إِلَى غَيْرِهِ ۚ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ  
وَمَا رَبُّكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۚ فَتَشَّ عَلَى  
الْفُقَرَاءِ فَأَعْطَاهُمْ ۚ وَاجْتَدَدَ أَنْ لَا تَمُرَّ  
عَلَيْكَ حِيلَةٌ مُنَافِي مُنَافِسٍ كَذَّابٍ  
يَتَقَاتَرُ وَهُوَ غَنِيٌّ ۚ يَرَاهُمُ الْفَقْرَاءُ عَجُوزًا  
وَتَبَاكِيَهُ وَذُلَّهُ إِذَا طَلَبَ مِنْكَ وَاحِدٌ  
مِنْ هَذِهِ الْجُنُسِ فَنَوَقَفْتَ سَاعَةً وَاسْتَفْتِ  
قَلْبَكَ ۚ فَلَعَلَّهُ غَنِيٌّ وَهُوَ يَتَقَاتَرُ وَهُوَ يُنْظَرُ  
مَا يَحْطَرُّكَ ۚ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَانْ  
أَفْثَاكَ الْمَفْتُونُونَ ۚ أَلَمْ يَوْمِنْ يَوْمَ  
الْخَلْقِ ۚ لَهُ فِيهِمْ عِلْمَاتٌ ۚ قَلْبُهُ  
حَسَّاسٌ يَنْظُرُ يُنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي  
أَسْكَنَكَ فِي قَلْبِهِ وَيُحْيِيكَ أَنْتَ كَسَلًا  
فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بِيَدِكَ شَيْءٌ بِجِدَارِكَ  
وَأَخْوَانُكَ وَأَقَارِبُكَ قَدْ سَاقُوا  
وَكُنْتُمْ وَأَحْفَرُوا وَفَوْنُوا فِي  
الْكُوْزِ ۚ رُبُّهُمُ الَّذِي هُمْ عَشْرَةٌ  
وَعَشْرِينَ ۚ وَرَجَعُوا غَاثًا رَمِيمًا  
وَأَنْتَ قَاعِدٌ مَكَانَكَ عَنْ  
فَرَسٍ يُبِيدُ هَبْ هَذَا الْقُدْرُ  
الْبَسِيرُ الَّذِي

و حکومت اور ریاست و دنیا بت عطا فرمائی۔ پس اس نے  
دنیا میں بھی رئیس بن کر زندگی گذاری اور آخرت میں بھی رئیس بن کر  
زندگی گذاری کہ دنیا میں بھی بادشاہ بنا رہا اور آخرت میں بھی بادشاہ  
بنا۔ صا حبو! خدا کی نعمتوں پر خدا کے شکر گزار بنو اور ان کو  
دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو۔ کیا تم نے سنا نہیں، وہ فرماتا  
ہے کہ ”جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی  
ہے۔“ فقترار کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا کر اور کوشش کر کہ  
تجھ پر اس جموٹے سکار منافق کا داؤ نہ چل جائے، جو مالدار  
ہو کر فقیریوں کی سی صورت بنائے پھرنا اور ظاہر داری کے  
برتاؤ اور رونی صورت بنانے اور خستہ حال پھرنے سے۔  
مفسلوں کی صف میں گھستا ہے۔ جب کوئی ایسا شخص تجھ سے  
کچھ مانگا کرے تو ذرا توقف کیا کر اور اپنے دل سے فتویٰ پوچھ  
لیا کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ مالدار ہو اور اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتا ہو  
پس دیکھ لیا کر کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ (بزرگوں کا قول ہے کہ)  
اپنے نفس سے فتویٰ لیا کر اگرچہ مفتی فتویٰ دے چکیں۔ مؤمن مخلوق  
کو پہچان لیا کرتا ہے اس کو ان کی بہت کچھ شناخت ہوتی  
ہے۔ اس کے قلب میں بڑی حس ہوتی ہے۔ وہ اللہ کے اس  
نور سے دیکھا کرتا ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے قلب میں رکھا  
ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تو نہایت درجہ کا ہل ہے لہذا ضرور ہے  
کہ تیرے ہاتھ کچھ بھی نہ لگے۔ تیرے پڑوسی تیرے بھائی بند  
اور تیرے عزیز واقارب (کا قافلہ) کھچ کر گیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر  
انھوں نے (غیبی خزانوں کو) کھودا۔ پس حزلنے ان کے ہاتھ  
لگے کہ ایک ایک درہم پر دس دس اور بیس بیس کا نفع ہوا  
اور ہا مراد لوٹ بھی آئے مگر تو اپنی جگہ بیٹھا ہی رہا۔ قریب  
ہے کہ یہ قلیل پونجی جو تیرے ہاتھ میں ہے یہ بھی غارت

ہو جائے گی، اور تو لوگوں سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ تجھ پر افسوس۔ راو خدا میں مجاہدہ کر اور تقدیر پر بھروسہ کر کے مت بیٹھ۔ کیا تو نے سنا نہیں وہ کیا فرماتا ہے؟ اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستوں کی ضرورت نہایت کیا کرتے ہیں۔ تو کام شروع کرے اس کے بعد دوسرا آئیگا اور تیرے کام کی تکمیل کرے گا۔ ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا دوسروں سے کچھ بھی مت مانگ۔ کیا تو نے سنا نہیں وہ فرماتا ہے "کوئی چیز بھی ہو ہمارے ہی پاس اس کے خریدنے میں، اور ہم اس کو مقدار مقررہ پر اتار دیتے رہا کرتے ہیں۔" اس آیت کے بعد بحث کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔ اسے دینا دہیم کے طالب، دینار دہیم بھی چیز ہی میں داخل ہیں اور وہ دونوں بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں، لہذا ان کو مخلوق سے مت مانگ، اور نہ ان کے دینے میں مخلوق کو شریک خدا سمجھ اور نہ ان کو اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے مانگ۔ اے اللہ اے مخلوق کے پیکار کرنے والے اور اسباب کے تجویز فرمکنے والے ہمیں اپنی مخلوق اور اپنے اسباب کو شریک سمجھنے کی قید سے رہائی بخش اور ہم کو عطا فرما دنیا میں بھی خوبی اور آخرت میں بھی خوبی اور بچتا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(آپ نے فرمایا) اے بندگانِ خدا! تم حکمت کے گھر میں ہو، لہذا واسطہ کی ضرورت ہے۔ اپنے معبود سے طیب طلب کرو۔ جو تمہارے قلوب کی بیماریوں کا علاج کرے۔ معالج طلب کرو۔ جو تم کو دوائیں دے، اور راہبر طلب کرو جو تم کو راستہ بتائے اور تمہاری دستگیری کرے۔ خدا کے مقرب و محبوب بندوں اور اس کے قرب کے دربانوں اور دروازہ کے آستانہ بوموں کا قرب حاصل کرو۔ تم اپنے نفوس کی خدمت اور خواہشات و

بہار و تطلب بعد ذلک من الناس و یحک  
ما ہذا فی طریق الحی عتر وجل ولا تتکل علی  
الذیہ: اما سمعتم کیف قال والدین جاهدوا  
فیما التہمید یتم سبلناہ اشرع وقد جاء لیسیرہ  
وتم شغلہ: کل شیء یبدی اللہ عتر وجل فلا  
تطلب شیئا من غیرہ: اما سمعتمہ یقول قرات  
من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا  
بقدر معلوم ما بقی بعد ہذا الا یہ کلامہ  
یا طالب اللہ ینار والذی ہما شیء و ہما  
بیک اللہ عتر وجل: فلا تطلب ما من الخلق  
ولا تطلب من سبلان شہ کلہم و اعما دیک  
علی الاسباب: اللہ سر یا خالق الخلق و یا مسبب  
الاسباب خلصنا من قید لیسیرہ بخلہ و  
اسبابک و انتانی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ  
حسنة و قنا عند اب النارہ

(و قال رضى الله عنه) يا عباد الله انتم  
في دار الحکمة لا بد من اواسطہ: اطلبوا  
من معبودکم طیباً یطیب انفسکم و قلوبکم  
مد اویائکم و دیکم: دلیلاً  
یدیکم و یاخذ بیدیکم:  
تقر بوا الی مقربہ و مؤدبہ  
و حجاب قریہ و مولی بابہ:  
قد رضیتم عنہ من نفوسکم  
و متابعہ  
اھواکم

بائی۔ پس اس نے  
آخرت میں بھی نہیں  
اور آخرت میں بھی باز  
شکر گزار بنو اور ان  
نے سنا نہیں، وہ فلا  
وہ اللہ ہی کی دی ہو  
کر اور کوشش کر  
چل جائے، جو مالدار  
در نظر آوری کے  
حال پھرنے سے  
وہ ایسا شخص تجھ  
پنے دل سے فتویٰ پوچھ  
جئے آپ کو فقیر ظاہر کرتا ہو  
رگوں کا تول ہے کہ  
دے چکیں۔ مؤمن خلق  
تجھ شناخت ہوتی  
ہے۔ وہ اللہ کے اس  
س کے قلب میں رکھا  
س ہے لہذا ضرور ہے  
سی تیرے بھائی بند  
اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر  
حز نے ان کے ہاتھ  
رہیں میں کافع ہوا  
بیٹھا ہی رہا۔ قریب  
ہے یہ بھی غارت

وَلِبَّاءِكُمْ ۖ اَنَا اَحْسَنُ اخْلَافَكُمْ وَاَوْفَى كُمْ فِي  
 دِينِ اللّٰهِ عَمَّا وَجَلَّ ۚ لَا تَسْتَعْوِزُوا مِنْهُ لَوْلَا الَّذِي  
 يَفْرِحُونَ لِقَاكُمْ يُذَكِّرُ لَكُمْ وَيُضَيِّقُ بَيْنَ  
 اَيِّدِهِمْ كَالَّذِي ۚ لَا يَأْمُرُكُمْ بِاَمْرٍ وَلَا يَنْهَىكُمْ  
 عَنْ شَيْءٍ ۚ وَرَأَوْا فَعَلُوا ذٰلِكَ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ  
 طَهَّرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ مِنْكُمْ وَرَبَّنَّ اِنَّا نَكْتُمُ  
 عَلَيْكُمْ وَيَهْدِيْكُمْ اِلَى بَابٍ ۚ رَّأٰى اَفَاكِرًا ذٰلِكَ  
 وَاحِدًا اَيَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَهُوَ بَرِيٌّ فَلَمَّا يَآذِلْ  
 اَذْكُرِ اللّٰهُ عَمَّا وَجَلَّ وَاَنْتَ عِنْدَ  
 وَلَا تُدْنِ كَرَمًا يَسْلُكُكَ وَقَلْبُكَ عِنْدَ  
 غَدِيرٍ ۚ اَلْمَعَادِي دِيْنِي وَالْمُجِبَاتِي  
 عِنْدِي سَوَاءٌ ۚ تَابِعْنِي عَلَى وَجْهِ الْاَكْفَرِ  
 لِيْ صِدْقِيْ وَلَا عَدُوْلًا وَهَذَا اَفِيْكُمْ  
 صَوْنَةُ التَّوْحِيدِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ  
 بِعَيْنِ الْعَجْزِ ۚ وَاَمَّا مِنْ اِلَهِ  
 عَمْرٍ ۚ جَلَّ لَقَوْمٌ صِدْقِيْ ۚ وَمَنْ  
 عَصَا ۚ لَقَوْمٌ عَدُوِّيْ ۚ ذٰلِكَ  
 صِدْقِيْ اِنَّمَا اَنَا ذٰلِكَ اَعَدُّ  
 لَهُ ۚ اَللّٰهُمَّ خَلِّقْ لِيْ هٰذَا  
 وَبَسِّئْهُ وَتَبَيَّنْ عَلَيْهِ ۚ  
 اجْعَلْهُ مَوْجِبَةً لِّعَلَّائِيْ  
 هٰذَا اَسْمٰى لَا يَجِيْءُ بِاللَّحْنِ  
 وَاللَّحْنِ وَالسَّيِّئِ  
 الْاَسَاىِ وَالْاَكْفَابِ  
 لَقَلْبُكَ الْاَسَاىِ ۚ

طہارت کی اطاعت پر راضی ہو بیٹھے۔ میں اخلاق کے اعتبار سے  
 تم سب میں بہتر ہوں اور دین خداوندی کے متعلق تم سب سے  
 زیادہ بے باک ہوں (کہ حق گوئی میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا) ان  
 دنیا دار واعظوں کی مت سنو (جو ادھر ادھر کے قصے سنائیں تم کو  
 خوش کر دیتے اور اُمرار کے سامنے ذلیل اور ان کے آگے چھٹیوں  
 کی طرح حقیر بن جاتے ہیں کہ نہ ان کو امر خداوندی کا حکم  
 سناتے ہیں اور نہ منہ عات خداوندی سے ان کو روکنے ہیں  
 اور اگر کبھی ایسا کرتے بھی ہیں تو بناوٹ اور نفاق کی راہ سے  
 کرتے ہیں (تاکہ حق گوئی کا سلسلہ جم کر عزت بیٹھے) اللہ پاک  
 یا تو زمین کو پاک کر دے ان سے اور ہر منافق سے یا ان کو توہ  
 کی توفیق بخشنے اور اپنے دواوہ کی ہدایت فرمائے۔ مجھے بڑی  
 غیرت آتی ہے جب میں کسی کو سنتا ہوں کہ زبان سے تو  
 اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کی لفظ جاتی ہے دوسروں پر۔ لے  
 اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کے پاس ہو کر اللہ کا ذکر کیا کرے اور اپنی  
 زبان سے اس کا ایسا ذکر مت کیا کر کہ قلب دوسرے کے پاس  
 ہو۔ میرے نزدیک میرا دشمن اور دوست دونوں برابر ہیں سب  
 زمین پر نہ میرا کوئی دوست باقی رہے اور نہ کوئی دشمن، اور  
 یہ مضمون توحید کے درست ہو جانے اور مخلوق کو عاجز دیکھنے  
 کے اعتبار سے ہے، اور نہ یوں تو جو کوئی بھی خدا سے ٹوٹے  
 وہ میرا دوست ہے، اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ میرا  
 دشمن ہے۔ کہ وہ میرا دینی دوست ہے اور یہ میرا دینی دشمن  
 ہے۔ ہاں البتہ اس مضمون کو میرے لئے تحقیق و ظاہر فرمایا  
 اور مجھ کو اس پر قائم رکھو۔ اس کو ہمیشہ متراہنہ و بھوکہ  
 واپس نہ لیا جائے نہ کہ عاریت۔ یہ ایسی چیز ہے کہ دعا  
 اور سحر و جادو اور جوس اور نام و لقب اور زبان کی بجائے

میں اخلاق کے اعتبار سے  
 ی کے متعلق تم سب سے  
 کا بھی لحاظ نہیں کرتا، ان  
 اہل دھر کے قبضے شاکر تم کو  
 اور ان کے آگے چھینٹیں  
 ابر خداوندی کا حکم  
 سے ان کو روکتے ہیں  
 اور نفاق کی راہ سے  
 عزت ٹھہرے، اللہ پاک  
 نفاق سے یا ان کو توہ  
 فرمائے۔ مجھے بڑی  
 ہوں کہ زبان سے تو  
 ہے دوسروں پہ لے  
 اللہ کا ذکر کیا کر، اور اپنی  
 قلب دوسرے کے پاس  
 ن دونوں برابر ہیں سچ  
 نہ کوئی دشمن، اللہ  
 مخلوق کو عاجز دیکھنے  
 خدا سے ڈرے  
 مال کرتا ہے وہ میرا  
 ادب یہ میرا دینی دشمن  
 تحقق و ظاہر فرمائیے  
 کچھ استمرار دیجو کہ  
 چیز ہے کہ دعوت  
 اور زبان کی جو اس

لَا تَأْتِي بِهَا الْبَصِيرَةُ وَالْإِخْلَاصُ وَتَوَكَّلْ إِلَيْهِ وَ  
 مُعَادَاةِ الْقَسْبِ وَالْمَوَى وَالشَّيْطَانِ، كَوْنُوا عَقْلَاءَ  
 مَا أَرَى لَكُمْ قُلُوبًا وَلَا تَعْرِفُونَهَا مُقَلِّبٍ: نَفْسُكُمْ  
 فَلَمْ تَرَوْهُ غَيْرَ مُعَلِّمَةٍ: يَهْدِي مَلَأِي مِنَ الْكِبَرِ  
 وَالْعُظَمَةِ: طَوَيْتُ الْحَقَّ عَنِّي وَجَلَّ كَيْسٌ فِيمَا أَنَا  
 وَبَنِي وَبَنِي: كُلُّ هَذَا الطَّرِيقُ نَحْوُ وَمَنَاءُ  
 فِي الْبَدَايَةِ عِنْدَ ضَعْفِ الْإِيمَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ: وَفِي الْإِيمَانِ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ لَكَ اللَّهُ  
 لَا أَتَى: لَا تَهْطِطْ حَاضِرٌ مُشَاهِدٌ:  
 كُلُّ مَنْ طَلَبَ مِنَ الْخَلْقِ فَقَدْ عَيَّى عَنْ يَكْرِ  
 الْخَلْقِ: مَا خَدَمَهُ وَلَا صَحْبَهُ: كَوْنُكُمْ  
 فِي حَالٍ شَبَّاهٍ لَا غِنَاءَ فِي كِبَرِهِ: هُوَ يُعْطَى  
 مَنْ لَا يَحْسِبُ: فَلَيْفَ لَا يُعْطَى مَنْ يَحْسِبُ:  
 أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ شَاخِخٌ قَوِيٌّ إِيْمَانَهُ وَاسْتَفْهَمَ  
 عَنِ الْخَلْقِ يَقْرَأُ مِنَ الْحَقِّ عَنِّي وَجَلَّ  
 يَسْتَفْهَمُ عَنْهُمْ وَإِنْ كَانَ لَكُمْ نَيْلُكُمْ دَنَةً  
 وَلَا لَقْمَةً وَلَا خِرْقَةً: تَنْبَهُوا لِمَا  
 أَقُولُ وَلَا تَهْطِطُوا وَرَأَوْكُمْ كُمْ:  
 إِنِّي أَحَقُّ حَقًّا حَقِّي: أَقُولُ عَنْ  
 تَجَرِبَةٍ: إِنِّي أَرَى إِلَّا كَثْرَ مِنْكُمْ  
 عَجُوبًا: يَدْعُونَ الْإِسْلَامَ وَمَا  
 عِنْدَ هُمْ مِنْ حَقِيقَتِهِ شَيْءٌ  
 وَحِكْمُهُمْ أَسْلَامٌ عَلَيْهِمْ  
 حَسْبُ لَا يَنْفَعُكُمْ تَعْمَلُونَ  
 بِشَرِّ طَبَقِ

سے نہیں آیا کرتی بلکہ صدق و اخلاص حاصل کرنے اور رہا کاری  
 چھوڑنے اور نفس و خواہش و شیطان کو دشمن سمجھنے سے آیا کرتی  
 ہے۔ سمجھدار بنو۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ نہ صاحبِ دل  
 ہو اور نہ قلب دینے والے کی تم کو معرفت حاصل ہے۔ تمہارے  
 نفوس نہ ریاضت پائے ہوئے ہیں نہ تعلیم یافتہ، بلکہ تکبر و  
 بڑائی سے لبریز ہیں۔ خدا کے راستے میں میرا اور تمہیں اور میرے  
 ساتھ کوئی چیز نہیں۔ یہ سارا راستہ تو فنایت و محویت  
 ہے کہ ابتداء میں ایمان کے ضعیف ہونے کے وقت  
 لا الہ الا اللہ ہے (کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ) اور انتہا میں  
 جبکہ ایمان قوی ہو جائے تو لا الہ الا انت ہے (کہ کوئی معبود نہیں  
 مگر تو) کیونکہ وہ مخاطب اور حاضر و شاہد ہوا کرتا ہے۔ جس نے مخلوق  
 سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازہ سے اندھا ہوا کہ نہ خدا کی خدمت  
 کی اور نہ اس کی صحبت اس کو نصیب ہوئی۔ اگر جوانی میں  
 اس کی خدمت کرتا تو بڑھاپے میں وہ اس کو تو بھری بخشا۔ وہ تو  
 ان کو بھی دیتا ہے جو اس کی خدمت نہیں کرتے، پھر ان کا تو کیا پھینکا  
 جو اس کی خدمت کرتے ہیں۔ مومن جوں جوں بڑھاتا ہے دوں  
 دوں اس کا ایمان قوی اور قریب حق کی دہر سے مخلوق سے بے نیاز  
 ہوتا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ذرہ اور ایک لقمہ اور ایک گدڑی کا بھی مالک  
 نہ ہو۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُس میں غور کرو اور اس کو پس پشت  
 نہ ڈالو۔ میں ستر تاج حق ہوں اور تجربہ کی بات کہہ رہا ہوں میں  
 تم میں اکثر لوگوں کو مجھوت دیکھتا ہوں کہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں، اور  
 اس کی حقیقت میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں۔ تم پر افسوس۔ تم پر  
 اسلام کا صرف نام آجانا تمہارے لئے کچھ مفید نہیں۔ تم شرائط اسلام پر  
 عمل یعنی ضعف ایمان کے وقت خیریت ہوتی ہے اور قوت ایمان کے وقت مشاہدہ

کہ اعتبار توحید بصیغہ خطاب ہوتا ہے ذکر بصیغہ غائب۔ ۱۲ منہ



ظَاهِرًا إِلَّا بِطَائِفَةٍ لَا يَسُورُ عَمَلَكُمْ شَيْئًا لَيْلَةً الْقَدَرُ  
لَهَا عِلَامَةٌ عِنْدَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
مَنْ يُكْشَفُ عَنْ ابْصَارِهِمْ قِيَرُونَ نُورَ الْأَرْوِيَةِ  
الَّتِي بَأْيَدِي الْمَلَائِكَةِ وَنُورُ وَجُوهِهِمْ وَ  
نُورُ أَيْمَانِ السَّمَوَاتِ وَنُورُ وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
لَا تَكُنِي فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ يَتَجَلَّى لِأَهْلِ الْأَرْضِ  
أَتَعْبُدُ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَرَبَ قَلْبُهُ  
كُلَّ الْغُرَبَاءِ وَأَعْطَاهُ كُلَّ الْغَطَاءِ وَأَنَسَهُ  
كُلَّ الْأَلْسِنِ وَأَعَزَّهُ كُلَّ الْعِزَّةِ فَإِذَا اسْكَنَ  
إِلَى ذَلِكَ أَدَّاهُ عَنْهُ يُفْقِرُ يَدَهُ وَيَرْدُّهُ  
إِلَى نَفْسِهِ وَيَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابًا  
يَحْتَبِرُهُ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ يَهْرُبُ  
أَوْ يَنْتَبِئُ فَإِذَا تَبَيَّنَ رَفَعَ الْجُجُومَ عَنْهُ  
وَرَدَّهُ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ كَانَ الْجَنَّةُ  
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ فِي مَعْظَمِ  
أَوْ قَلْبِهِ أَيْ شَيْءٍ عَلَى مَقِيٍّ الْعَبْدُ  
وَمَا يَمْلِكُ لِمَوْلَاهُ كَانَ سَلَمَ  
نَفْسُهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَزَالَ  
اِخْتِيَارَهُ وَمُزَاحَمَتَهُ وَرَضِيَ  
بِتَوَلَّى قَدَرَهُ لَمْ يَصْلَمْ قَلْبُهُ وَآ  
طَمَأْنَنَتْ نَفْسُهُ فَعَمِلَ بِقَوْلِهِ إِنَّ  
وَلِيِّ اللَّهِ الَّذِي تَوَلَّى الْكِتَابَ وَهُوَ  
يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ كَانَ الْفَضِيلُ  
ابْنُ عِيَاضٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
إِذَا كُنِيَ

ظاہر اعمل کرے ہو باطن نہیں۔ تمہارا عمل کسی آدمی چیز کے برابر بھی  
نہیں۔ اللہ کے نیک بندوں کے پاس شب قدر کی علامت ہوا کرتی  
ہے کہ ان کی آنکھوں سے حجاب اٹھ جایا کرتے ہیں۔ پس ان کو ان  
علم اور جہندوں کی روشنی نظر آتی ہے جو فرشتوں کے ہاتھوں میں  
ہوتے ہیں۔ ان کو فرشتوں کے چہروں اور دروازائے افلاک کی روشنی  
اور ذات حق کا نور نظر آتا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس شب میں اہل  
زمین کو جلوہ دکھاتا ہے۔ بندہ جب حق تعالیٰ کی معرفت حاصل  
کر لیتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کے قلب کو شرب تمام نصیب  
فرماتا اور پوری عطا سے نوازتا اور اُس کا میل بخشا اور ہر قسم  
کی عزت سے نوازتا ہے۔ پس جب وہ اس سے قرار  
پالتا ہے تو (اب ان دنیوی نعمتوں کو) اس سے زائل فرماتا  
ہے کہ (غزوہ و مال دنیا سے) وہی دست بناتا اور اس کے  
پہلے حال کی طرف اس کو لوٹا دیتا اور اپنے اور اس کے  
درمیان پردہ ڈال لیتا ہے (اس طرح پر) اس کو آزماتا ہے  
کہ دیکھیں کیا کام کرتا ہے؟ یعنی بھاگتا ہے یا جھارتا ہے۔  
پس اگر وہ جھارتا ہے تو اس سے پرے اٹھا دیتا اور تائبی  
(خوشحالی) کی طرف لوٹا لیتا ہے۔ جئید رحمۃ اللہ علیہ بنا اوقات  
یوں فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے مجھ پر ہے ہی کیا؟ غلام  
اور جو کچھ بھی غلام کے قبضہ میں ہے سب آقا ہی کا ہے۔ انہوں نے  
اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے خوالہ کر دیا اور اپنے اختیار و فراحت  
کو سلب کر لیا۔ اور تقدیر خداوندی کے کارساز ہونے پر  
راضی ہو گئے تھے۔ چونکہ ان کا قلب صاکی اور نفس مطمئنہ  
بن گیا تھا لہذا انہوں نے اس قول پر عمل کیا کہ میرا کارساز  
وہی اللہ ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور وہی صاحبین کی ضرورت  
کا منتقل ہوا کرتا ہے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت

سُفِيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ لَهُ تَعَالَى حَتَّى نَبِيِّ بْنِ عَلِيٍّ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فَنَبِيْنَا بِمَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامُ بِهَذَا  
كَلَامٍ عَرَفَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَكَامِهِ وَتَصَارُفِهِ  
بِعِلْمِ اللَّهِ الذِّي أَشَارَ إِلَيْهِ هُوَ قَوْلُهُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
سَلَطَ الْكُلَّ مَوْضِعًا وَاحِدًا أَفَلَا يَدْرِي مَنْ أَرَى  
الْقَبِيلَتَيْنِ هُوَ الْقَوْمُ لَمْ يَغْتَرُوا بِمَا ظَهَرَ مِنْ  
أَعْمَالِهِمْ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ يَخَوِّتُهُمْ قَدْ صَارَتْ  
السُّلُوكُ لِكَيْفٍ مِنَ الْخَلْقِ إِلَهُ قَدْ صَارَتْ لِلنَّبَا  
وَالْفَيْحِ وَالْعَافِيَةِ وَالْحَوْلِ وَالْقَوَى إِلَهُ وَجَعَلَهُ  
جَعَلَهُ الْفَرَعُ أَصْلًا بِأَلَمَرُّوقِ رَازِقًا الْمَمْلُوكِ  
مَالِكًا أَلْفَقْدَرِ عَيْنًا أَلْعَازِ قُرُونًا أَلَيْتَ حَيَاتًا  
لَا كَرَامَةَ لَكُمْ لَا تَسْتَعْمِكُمْ وَلَا تَنْفَعُكُمْ هَبْكُمْ  
بَلْ تَكُونُ تَارِحِيَّةً مَتَكُمْ عَلَى تِلْكَ السَّلَامَةِ  
عَلَى تِلْكَ السَّيَةِ وَتَزُولُ الْبِدْعَةُ عَلَى حِلِّ  
التَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ وَتَزُولُ الزِّيَادَةُ  
الْتِفَاقِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْعَجْزِ  
وَالضَّعْفِ وَالْفَقْرِ إِذَا عَظُمَتْ جَبَابَةُ  
الدُّنْيَا وَفَرَاغَتْهَا وَمَلُوكُهَا وَأَغْنِيَا  
وَلَسِيَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَعْظُمْهُ  
فَحُكْمُكُمْ حُكْمُ مَنْ عَبْدَ الْأَصْنَامِ  
تَصِيرُ مِنْ عَظُمَتْ صَنِمُكُمْ وَبَيْتُكُمْ  
أَعْبَدُ خَالِقِ الْأَصْنَامِ وَقَدْ ذَكَرْتُ  
لَكُمْ الْأَصْنَامِ تَقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ وَقَدْ تَقَرَّبُ الْخَلْقُ إِلَيْهِ

سفیان ثوری سے ملتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ آئیے اس فکر میں  
رودیں کہ خدا جانے حق تعالیٰ کا علم ہمارے متعلق کیا ہے۔  
کیسا اچھا کلام ہے۔ یہ اس شخص کا کلام ہے جو خدا کا عارف اور  
خدا سے اور خدا کے تصرفات سے آگاہ تھا۔ وہ حق تعالیٰ کا  
علم جس کی طرف فضیل نے اشارہ کیا تھا کونسا ہے؟ وہ یہ ہے  
کہ یہ لوگ جتنی ہیں اور یہ دوزخی۔ اور مجھے نہ ان کی پروا ہے نہ ان کی  
سب کو ایک جگہ ملا جلادیا ہے۔ لہذا پتہ نہیں کہ اپنا نفس (حکم  
نقدیر) کس گروہ میں شامل ہے۔ اللہ ملے اپنے ظاہری اعمال  
پر کبھی مغرور نہیں ہوا کرتے اس لئے کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے  
بہتری مخلوق کے مہیود تو سلاطین بنے ہوئے ہیں (کہ انہیں سے  
مرا دیں مانگ رہے ہیں) دنیا اور تو نگری اور عافیت اور  
طاقت و زور ان کے معبود بنے ہوئے ہیں۔ تم پر افسوس کہ  
تم نے شاخ کو جڑ اور مرزوق کو رازق بنالیا۔ غلام کو آقا اور  
محتاج کو تو نگر سمجھ لیا۔ عاجز کو قوی اور مردہ کو زندہ قرارے لیا  
تمہاری کوئی عزت نہیں۔ ہم نہ تمہارا اتباع کریں اور نہ تمہارے  
مذہب پر چلیں۔ ہم تو تم سے علیحدہ ہو کر سلامتی کے ٹیلے پر  
طریق سنت اور ترک بدعت کے ٹیلے پر۔ توحید و اخلاص  
کے ٹیلے پر ترک ریا و نفاق اور مخلوق کو بہ نگاہ عجز و ضعف  
و مغلوبیت دیکھنے پر چلیں گے جب تو نے دنیا کے ظالم حاکموں  
فرعونوں اور سلاطین و امراء دنیا کو با عظمت سمجھا اور حق تعالیٰ  
کو ٹھوٹا اور اس کو منظم نہ سمجھا تو تیرا حکم وہی ہے جو بت پرستوں  
کا حکم ہے کہ جس کو تو نے با عظمت سمجھا وہی تیرا بت (اور مہیود)  
تجھ پر افسوس۔ ان سورتوں کے بنانے والے (خدا کی پرستش  
کر کہ ساری مورتیں تیرے سامنے جھک جائیں گی۔ حق تعالیٰ  
کا تقرب چاہ کہ ساری مخلوق تیرا تقرب چاہے گی

بسی ادنیٰ چیز کے برابر بھی  
بہ قدر کی علامت ہو کر  
تے ہیں۔ پس ان کو ان  
شتوں کے اہل میں  
ہائے افلاک کی روشنی  
لے اس شب میں اہل  
لے کی معرفت حاصل  
و شرب تمام نصیب  
میل بخشا اور ہر قسم  
وہ اس سے قدر  
س سے زائل فرمایا  
ت بنانا اور اس کے  
پنے اور اس کے  
پیرا اس کو آزماتا ہے  
ہے یا ہمارا ہوتا ہے  
اٹھادیتا اور سابق  
اللہ علیہ بنا اوقات  
ہر پر ہی کیا؟ غلام  
ہی کا ہے؟ انہوں نے  
اختیار و فراحت  
کے کار ساز ہونے پر  
کے اور نفس مطمئن  
کیا کہ میرا کار ساز  
ہی صاحبین کی مرضی  
اللہ علیہ جب حضرت

عَلَى قَدَرٍ تَعْظِيْمِكَ لِلَّهِ وَكَوَجَلٍ يَعْظَمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ  
 حَيْثُ لَهُ يَجُوبُكَ خَلْقُهُ ۚ عَلَى قَدَرٍ تَخَوُّفِكَ مِنْهُ  
 يُخَافُكَ خَلْقُهُ ۚ عَلَى قَدَرٍ احْتِرَامِكَ لِأَوَامِرِهِ  
 وَتَوَاهِيهِ يَحْتَازُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ تَقَرُّبِكَ مِنْهُ  
 يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدَرٍ رِجْدٍ مَتَكَ لَهُ  
 يَحْجِزُكَ خَلْقُهُ ۚ ذِكْرُ الْمَوْتِ دَوَاءٌ لِمَرَاهِنِ  
 الشُّغْرِينِ وَمُفْصِلَةٌ عَلَى رَأْسِهَا ۚ يَقْبِضُ سِتْرَيْنِ  
 أَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ لَيْلًا وَنَهَارًا وَافْهَمْتُ  
 بِذِكْرِي لَهُ ۚ وَقَهَرْتُ لِنَفْسِي بِذِكْرِي لَهُ ۚ  
 فَبَقِيَ بَعْضُ الْكَلَالِي ذِكْرُ الْمَوْتِ وَتَكَلَّمَ  
 مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ إِلَى السَّحَرَةِ فَكُنْتُ فِي  
 السَّحَرَةِ فَكُنْتُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَبْرَأَ وَأَوَّلُ  
 إِلَهِي أَنَا لَوْ أَنِّي لَا يَقْبِضُ مَلَكُ  
 الْمَوْتِ رُوحِي وَتَسْوَلِي قَبْضَهَا أَنْتَ ۚ  
 فَهَضَمْتُ عَيْنِي فَرَأَيْتُ رَجُلًا شَيْخًا عَجِيزًا  
 سَمِعْتُ سَحْسَنَ ۚ فَدَخَلَ مِنَ الْبَابِ ۚ  
 فَقُلْتُ لَهُ مَنْ تَكُونُ ۚ فَقَالَ أَنَا مَلَكُ  
 الْمَوْتِ ۚ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ قَدْ سَأَلْتُ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَتَوَلَّى بَعْضَ رُوحِي  
 وَلَا يَقْبِضُهَا أَنْتَ ۚ فَقَالَ وَلَهُ مَا كُنْتُ  
 ذَلِكَ ۚ أَيْ ذَيْبٌ لِي أَنَا ۚ إِنْ أَنَا  
 إِلَّا عَبْدٌ قَامُورٌ أَوْ مُرٍ بِالرُّفْقِ  
 يَقُومُ بِالْفَضَاظَةِ عَلَى قِي ۚ وَ  
 عَاقِبَتِي وَبَنِي وَبَنَاتِي ۚ  
 ثُمَّ انْتَبَهْتُ

جتنی تو خدا کی عظمت کرے گا اُسی قدر مخلوق تیری عظمت کرے گی۔  
 جس قدر تو خدا سے محبت رکھے گا اتنا ہی مخلوق تجھ سے محبت  
 کرے گی۔ جتنا تو خدا سے ڈرے گا اُسی قدر مخلوق تجھ سے ڈرے گی۔  
 جس قدر تو خدا کے ادا و نواہی کا احترام کرے گا اتنا ہی مخلوق تیرا  
 احترام کرے گی۔ جتنا تو خدا کا قُرب چاہے گا، اُسی قدر مخلوق تیرا  
 قُرب چاہے گی۔ اور جس قدر تو خدا کی خدمت کرے گا، اُسی قدر  
 مخلوق تیری خدمت کرے گی۔ موت کو یاد رکھنا نفس کی بیماریوں کی  
 دوا اور اس کے سرکپنے کے لئے گُزر ہے۔ برسوں میرے اوپر ایسے  
 گزرتے ہیں کہ میں رات اور دن موت کو یاد کرتا رہا اور اس  
 یاد کی بدولت مجھ کو فلاح نصیب ہوئی۔ اور اسی یاد کی  
 بدولت میں نے اپنے نفس کو زیر کیا ہے۔ بعض بعض رات تو  
 موت کو یاد کرتا اور شروع رات سے آخر شب تک روتا رہا  
 ہوں۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ میں رو رہا اور یوں عرض  
 کر رہا تھا کہ بارِ الہا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری رُوح  
 ملک الموت قبض نہ کریں اور تُو ہی میری رُوح قبض فرمائے  
 ناگہاں میری آنکھ جھپک گئی اور میں نے ایک اچھی موثر  
 دالے ہوئے شخص کو دیکھا کہ دروازہ سے اندر آیا۔ پس میں  
 اُس سے پوچھا کہ تُم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ میں  
 ملک الموت ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو حق تعالیٰ  
 سے دُعا مانگی تھی کہ میری قبض رُوح کا کام وہی انجام دے  
 اور تُم قبض نہ کرو۔ انہوں نے کہا اور یہ دُعا تھنے مانگی کیوں؟  
 آخر میرا قصور کیا ہے؟ میں تو بندہ محکوم ہوں کہ کسی کے  
 ساتھ نرمی کرنے کا مجھ کو حکم دیا جاتا ہے اور کسی کے ساتھ  
 سختی کرنے کا۔ اس کے بعد مجھے گلے لگایا اور رونے لگے۔ اور  
 میں بھی اُن کے ساتھ رونے لگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی

وَأَبَا أَرْثَى ۚ  
 يَقُولُ مَعْنَى  
 جَمَعَتْ صُدُورُ  
 الْقَلَامِينَ الرَّ  
 النَّاهِينَ عَنِ  
 الْإِكْسَابِ وَ  
 أَمَّا كُفْرٌ عَلَيْهِ  
 دَوْلَةٌ ۚ سَأ  
 تَارَ الشُّوْقِ  
 لِمُرَادٍ ۚ هَذَا  
 عِنْدَ لَا يَك  
 نَافِعُ  
 مِلْكُ  
 وَ  
 فَمِنْ  
 عَمَلِ  
 رَدِّهِ  
 أَمَّا  
 كَا  
 كَا  
 وَ

در آنحالیکہ میں روہی رہا تھا۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناگوار وہ قلوب ہیں جن کو حشر دنیا نے جلاد یا ہو حالانکہ ان کے سینوں نے قرآن جمع کر رکھا ہے۔ وہ بھائی زیادہ ترقی دین دار ہوں، بکثرت قیام و رکوع و سجود کرتے ہیں، نیکی کی ترغیب دینے والے اور معصیت سے روکنے والے ہوں کہ احتیاط و تقویٰ نے کہے اُن کے ہاتھوں کو روک رکھا ہو۔ اور ان کی ساری ہمت طلبِ مولیٰ میں مصروف ہو نہیں پر اپنا مال خرچ کیا کہ وہ کل کو خدا کے پاس انہیں کو دولت نصیب ہوگی (جس سے تم بھی منتفع ہو سکو گے)

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کونسی آگ زیادہ سخت ہے، یعنی آتشِ خوف یا آتشِ شوق؟ آپ نے فرمایا کہ مریض طاعون کے آتشِ خوف اور مطلوب کے لئے آتشِ شوق۔ یہ اور چیز ہے اور وہ اور چیز ہے۔ اے سائل تو بتا کہ تیرے پاس کونسی آتش ہے؟ اے اسباب پر بھروسہ کرنے والو تم کو قلع پہنچانے والا بھی ایک ہی ہے اور نقصان پہنچانے والا بھی ایک۔ تمہارا بادشاہ بھی ایک اور سلطان بھی ایک اور معبود بھی ایک۔ کیا تم نے سنا نہیں وہ فرمایا ہے ”پس جس کو اُمید ہو اپنے رب سے ملنے کی تو اُس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے“ تیرے اور تیرے رب کے درمیان تو (خود ہی پردہ) ہے۔ پس اپنے آپ کو مجھدا کر کہ اس کو دیکھ پائیگا۔ اگر کوئی کہے کہ اپنے آپ کو کس طرح مجھدا کر دوں؟ تو میں جواب دے گا کہ نفس کی مخالفت کر کے اس کو مجاہدہ میں ڈال کر اور اس کا کہا ماننے سے اپنے کانوں کو بہرا بنا کر اپنے آپ کو مجھدا کر کہ اس کی خواہشات و لذات اور اس کی رعوتوں میں اُس کا کہنا

وَابَا أُمِّي، كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
يَقُولُ مَعْنِي عَلَى قُلُوبٍ آخَرَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَقَدْ  
بَدَتْ صُدُورُهَا أَلَمَّا أَنْ أَلْزَمْتُمُ الْإِخْوَانَ الصَّالِحِينَ  
الْمُتَّقِينَ الرَّابِعِينَ السَّاجِدِينَ الْأَمْرَيْنِ بِالْمَعْرُوفِ  
النَّاهَيْنِ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِينَ تَيَّدَ الْوَرَعُ أَيْدِيَهُمْ عَنِ  
الْإِسَاءَةِ وَهَمَّتْهُمْ طَلَبُ زَهْمِهِمْ وَجَلَّ أَنْ يَفْقُوا  
أَمْرًا لَكُمْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَدَا  
وَدَلًا بِسَاءَلِهِ سَائِلٌ أَيْتَا أَشَدُّ بِنَارِ الْخَوْفِ أَوْ  
نَارِ الشُّوقِ بِفَقَالَ نَارِ الْخَوْفِ لِلْمُرِيدِ نَارِ الشُّوقِ  
لِلْمُرَادِ هَذَا الشُّوقُ وَهَذَا الشُّوقُ بِأَيِّ النَّارَيْنِ  
عِنْدَكَ يَا سَائِلُ يَا مُعْتَمِدُ عَلَى الْأَسْبَابِ  
نَافِعُكُمْ وَاحِدٌ وَضَارُّكُمْ وَاحِدٌ  
مَلِكُكُمْ وَاحِدٌ سُلْطَانُكُمْ وَاحِدٌ  
وَالْهَكْمُ وَاحِدٌ أَمَّا سَمْعُكُمْ فَيَقُولُ  
فَمَنْ كَانَ يَرْجُو الْفَقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ  
عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يَشْرِكْ بِعِبَادَةِ  
رَبِّهِ أَحَدًا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ  
أَنْتَ بِكَ قَارِقٌ أَيْتَا وَقَدْ رَأَيْتَهُ  
قَالَ كَيْفَ أَفَارِقُ أَيَّاهُ قُلْتُ  
لَهُ بِكَ قَارِقٌ نَفْسَكَ بِأَتْلُفَتِهِ  
وَالْمُجَاهِدَةِ وَالْطَّاعَةِ  
عَنِ أَحَابِيثِهَا لَا تَجْمَعُهَا  
إِلَى شَهْوَاهَا وَلَا دَلَاهَا  
وَرَعُونَا تَهْتَا

ملوک تیری عظمت کرے گی  
میں مخلوق تجھ سے محبت  
قدر مخلوق تجھ سے ڈیگی  
کرے گا اتنا ہی مخلوق تیرا  
ماہ، اسی قدر مخلوق تیرا  
ت کرے گا، اسی قدر  
کھانا نفس کی بیماریوں کی  
برسوں میرے اوپر ایسے  
لو یا دکر تار با اور اس  
لئی۔ اور اسی یاد کی  
بعض بعض رات تو  
خوش تب تک روتا رہا  
میں رو رہا اور یوں عرض  
کرتا ہوں کہ میری رُوح  
ی رُوح قبض فرمے  
نے ایک ابھی صدمہ  
سے اندر آیا۔ پس میں  
نے جواب دیا کہ میں  
نے تو حق تعالیٰ  
عام وہی انجام دے  
عانتے مانگی کیوں؟  
موم ہوں کہ کسی کے  
اور کسی کے ساتھ  
یا اور دے لگے۔ اور  
بعد میری آنکھ کھل گئی

خَبِيرَيْن تَذِلُّ وَتَنْدَحِي عَنْ وَجْهِ قَلْبِكَ بِصَيْرٍ قُطْعَةٍ  
لَحْمٍ مُلَقَّاةٍ بِلا حَرْكََةٍ قَدْ بَ فِيهَا رُوحُ الطَّمَانِينَةِ  
إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحٌ وَجُودَهَا دَبَّتْ فِيهَا رُوحٌ  
طَمَانِينَتُهَا خَبِيرَتَيْنِ تَوِي هِي وَالْقَلْبُ بِتَمَاعَتِ  
وَجَلَّ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً مُسَاعِدَةً تُفِيحُ  
فِيهَا رُوحٌ غَيْرُ الرُّوحِ الْأُولَى رُوحٌ  
الرُّبُوبِيَّةِ رُوحُ الْعَقْلِ رُوحُ الشُّهُدِي  
الْخَلْقِ رُوحُ الْوُجُودِ بِالْحَقِّ عَمَّةٌ وَجَلَّ  
رُوحُ الطَّمَانِينَةِ إِلَيْهِو وَالْقُفُورِ عَنْ  
غَيْرِهِ الصَّادِقِ فِي عَمَلِهِ يُوَدِّعُ الشُّيُوءَ  
وَيَجُوزُهُمْ يَشِيرُهُ الْيَوْمَ ائْتَعَدُوا  
مَكَامَكُمْ حَتَّى أَمُضِيَ إِلَى الْمَوَاضِعِ  
الَّذِي دَلَّيْتُمُونِي عَلَيْهِ رُوحُ الشُّيُوءِ  
بَابٌ فَقُلْ يُحْسِنُ أَنْ تَنْزِمَ الْبَابَ وَلَا  
تَدْخُلَ الدَّارَ وَيَضْرِبُ اللَّهُ  
الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ بِأَمْثَالِ اللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ صَلَّيَ اللَّهُ وَسَلَّوَهُ  
فِيمَا أَخْبَرَ: أَسَاسُ الْوُجُودِ إِلَى  
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيمَانُ: أَسَاسُ  
الْخَيْرِ كُلِّ الْإِيمَانِ: وَالْإِحْلَاصُ  
أَسَاسُ التَّوْبَةِ: وَالنُّبُوءَةُ  
أَسَاسُ الرِّسَالَةِ: وَهُوَ  
أَسَاسُ لَوْلَايَةِ وَالْبِدَايَةِ  
وَالْعَوْنِيَّةِ وَالْقُطْبِيَّةِ

+

مت مان۔ پس اس وقت وہ جھک جائے گا اور تیرے قلبے  
منہ کے سامنے سے ہٹ جائے گا اور قلب کا مقابلہ و مخالفت  
نہ کرے گا وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا مضغہ گوشت بن جائے گا۔  
پس اُس میں رُوح طمانیت سرایت کرے گی۔ کیونکہ جب ہستی نفس  
کی رُوح نکل جاتی ہے تب اس میں رُوح طمانیت سرایت کرتی  
ہے۔ پس اس وقت وہ نفس مطمئنہ اور (قلبک) موافق بن جاتا  
ہے تو اس میں پہلی رُوح کے علاوہ ایک اور رُوح پھوکی  
جاتی ہے، یعنی ربوبیت کی رُوح۔ عقل کی رُوح، بے رغبتی کی  
رُوح۔ وجود مع اللہ کی رُوح۔ اور حق تعالیٰ کے ساتھ قرار  
پانے اور دوسروں سے نفرت کرنے کی رُوح۔ جو شخص عمل  
میں سچا بن جاتا ہے وہ (بعض مرتبہ میں اپنے) مشائخ کو  
الوداع کہہ کر ان سے آگے بڑھ جاتا اور ان کو اشارہ کرتا ہے  
کہ آپ حضرات یہیں ٹھہریں تاکہ جس مقام کی آپ حضرات نے  
میری رہنمائی فرمائی ہے میں وہاں ہواؤں۔ مشائخ تو دشاہی  
در بارے (کے) دروازہ ہیں۔ پس اس میں خوبی ہی کیا ہے کہ تو دروازہ  
کو چٹا ہے اور مکان کے اندر داخل نہ ہو۔ حق تعالیٰ لوگوں کے  
(سمجھانے کے) لئے مثالیں بیان فرمایا کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے  
پیغمبر پر ایمان لاؤ اور جو کچھ پیغمبر نے اطلاق دی ہے  
اُس میں اللہ اور اس کے رسول کو سچا سمجھو۔ حق تعالیٰ  
تک پہنچنے کی اصل بنیاد ایمان ہی ہے۔ ہر قسم کی تبدیلی کی  
اصل بنیاد ایمان ہے، اور اخلاص بنیاد ہے نبوت کی  
اور نبوت بنیاد ہے رسالت کی، اور وہی

اخلاص بنیاد ہے ولایت و

بدلیت و غوثیت و

قطبیت کی۔

## الْفُتُوحَاتُ

لَتَمَاتَ عَلَى ابْنِ الْفَضِيلِ + ابْنِ عِيَاضٍ سَرَاهُ  
 أَبُوهُ فِي الْمَنَامِ + فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ +  
 قَالَ يَا أَبَتِ مَا رَأَيْتُ لِلْعَبْدِ خَيْرًا لَهُ مِنْ رُتْبَةٍ +  
 يَا بَنِيَّ عَلَيْكَ بِاللَّهِ لَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهِ + إِلَّا دَارَ  
 دَارَهُ + وَلَا زَنَانَ خَلْقَهُ + وَقَدْ رَفِئَهَا أَقْوَامُهَا  
 الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ كَلَّمُوا بِأَرْزَاقِكَ + أَخْبِرُوا  
 مِنْهُ وَالشَّرُّ مِنْهُ + يَرْوِي الْعَبْدُ بِسَمَاءِ  
 الْأَقَاتِ + حَتَّى إِذَا عَمَصَ الْعَبْدُ عَيْنَيْهِ  
 عَنِ الرَّغْمِ جَاءَ طَيْبُ الْقَرَبِ دَاوِي  
 جَرْحَهُ وَطَيْبُ الْحَيْتِ رَقْعَهُ + وَطَيْبُ  
 الشُّوقِ فَمَتَّهُ + أَلْيَدِيَّةً بِأَلْمَكَاكِ  
 إِذَا كَانَتْ الْجَنَّةُ مُحْفُوفَةً بِأَلْمَكَاكِ  
 فَكَيْفَ يَكُونُ قُرْبُ الْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ +  
 أَلْمُؤْمِنُ مِنْ عَامِلِ الْمَلِكِ فِي قَرْيَةٍ  
 الدُّنْيَا + إِذَا صَادَ الرُّسُومُ سَمَاءَ  
 وَالْقَلْبُ أَرْضًا + يَطْعَمُ الْقَلْبُ  
 مِنْ سُوْر سَمَاءِ السَّمَاءِ +  
 إِذَا شَاءَ جَمَعَ  
 بَيْنَهُمَا + ثُمَّ رَأَى  
 رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 قَرِيبًا مَدِيدَةً  
 كَانَتْ

## ملفوظات

جب علی بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہو گئی تو ان کے والد (فضیل بن عیاض) نے ان کو خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آبا جان میں نے بندہ کے لیے پروردگار سے بہتر (شفیع و محسن) کوئی بھی نہیں دیکھا۔ صاحبزادہ بس غذا کو تھام اور بحر اس کے کسی چیز میں بھی مشغول نہ ہو دُنیا اس کا گھر ہے اور ہر قسم کا رزق اُسی کا پبیدا کیا ہوا ہے کہ ہر ایک کی روزی اس نے مقدر فرمادی ہے۔ فرشتے تیرے رزق پر تعینات ہیں۔ خیر بھی اسی کی طرف سے ہے اور شر بھی اسی کی طرف سے ہے۔ بندے پر مصیبتوں کے تیرے برستے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ تیرا ہی کی طرف سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیتا (اور اپنے آپ کو نشانہ بنانے سے گھبرانا چھوڑ بیٹھتا) ہے تو طیب قریب آتا اور اس کے زخموں پر دوا لگاتا ہے اور طیب محبت اس کو اٹھایا اور طیب شوق اس کو سینہ سے لگایا ہے۔ ابتداء تکلیفوں ہی کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جب جنت ہی کا تکلیفوں سے احاطہ کیا گیا ہے کہ تکلیفیں جیسے بغیر کوئی جنت میں نہیں جاسکتا، تو قرب حق کا تو پوچھنا ہی کیا؟ بندہ مومن دُنیا کی بستی میں شاہی کارندہ ہے کہ آقا کے حکم کی بموجب عمل اور تحصیل تشخیص کرتا رہتا ہے جب باطن آسان بن جائے اور قلب زمین بن جائے تب آسمان باطن کا بچا کچا طعام قلب کو کھانا نصیب ہوتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے تو دونوں کو یک جا جمع بھی کر دیتا ہے۔ اس کے بعد حضرت محبوب جانی نے پاس ہی نگاہ ڈالی اور اس طرح ہاتھ بڑھاتے گویا

يَعَاذُكَ رَبِّ ۖ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ اعْبُدُوا بَنَاتِي  
فِي قَيْدِ الْحَالِ ۖ فِي قَيْدِ مِنَ الْحَيَاةِ ۖ الْيَوْمَ أَنَا  
أَحْسُنُ أَنَا أَصْغَرُ ۖ رَأَيْتُ ابْنِي آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فَقَالَ يَا بَنِي صَحَّحْتَ لِسِي ۖ أَوْ حَشَّةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا ۖ  
إِذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ فَطَعْمَكَ كُلُّ مُوَأَصِلٍ وَكُفْرَكَ  
كُلُّ قَوْمٍ يُبْشِرُ فَأَهْلُهُمْ قَبْلَ هَاجِرِهِمْ وَأَهْلُهُمْ ۖ فَيَكُونُ  
الْقَبْرُ طَرِيقًا إِلَى الْحَيَاةِ وَهَذَا ۖ مَتَّ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ  
مَتَّ عَنْكَ وَعَنْهُمْ وَقَدْ حَيَّيْتَهُمْ ۖ تَصِيرُ  
كَالْمَيِّتِ وَيَدُ السَّابِقَةِ ثَلَاثَةٌ وَتَقْلِبُهُ ۖ  
يَا خُلْدُ قِسْمٌ مِنْ قِسْمِهِ ۖ إِذَا تَحَرَّ هَذَا  
جَاءَتِ الْحَيَاةُ بِقُرْبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْعِلْمُ ۖ يَكْتَسِبُ هَذَا الظَّائِرُ ۖ لَا  
يُبَاتِي قَامَتِ الْقِيَامَةُ أَوْ كَرْتُمْ تَقَرُّوْنَ خُلْدُ  
الْمَوْتُ أَوْ كَرْتُمْ خُلْدُ ۖ عِنْدَهُ شُغْلٌ وَصِلُ  
إِلَى الْحَيَاةِ ۖ وَأَمَّا الْأَحْكَامُ فَبُنِي مَحْفُوظَةٌ  
مَحْفُوظَةٌ ۖ يُبْحَثَانِ مَنْ سَلَّ كَرُّ  
بِالْحِكْمِ وَفَصَحَّ كَرُّ بِالْعِلْمِ يَتَلَكَّسُ  
أَحَدُ كَرُّ بِرَبِّ الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ زِدَّةٌ  
وَصُوفٌ وَهُوَ عِنْدَ نَاكَافٍ ۖ  
قَدْ يَأْكُلُ الْعَبْدُ مِنْ كَسْبِهِ  
وَيَقْوَى إِيْمَانُهُ ۖ فَيَحْرُمُ  
عَلَيْهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ  
كَسْبِهِ ۖ

کسی چیز کو اپنی چھاتی سے لگایا جاتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ  
اے اہل مجلس! میں (ان حرکتوں میں) مسند و سمجھو۔ ہم آج حال  
اور حیات کی قید میں گوئیے اور بہرے بنے ہوئے ہیں کہ کچھ بیان نہیں  
کر سکتے، اس وقت میں نے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی زیارت  
کی وہ فرما رہے تھے کہ اے صاحبزادہ! تو نے میری طرف انتساب  
کو صحیح کر دکھایا (اور میرا خلف سعید ثابت ہوا)۔

(سلوک میں) وحشت کا ہونا لازمی ہے۔ جب تم کو موت آئے گی تو  
ہر جہت سے ہوتے کو توڑ دیگی اور ہر گناہ کو تجھ سے بیگانہ بنا دیگی۔ اندھا  
جُذائی سے قبل ہی تو ان کو چھوڑ دے اور تعلقات قطع کر کے کہ قرینہ  
کی طرف کا۔۔۔ راستہ اور دلیر بن جائے۔ مرنے سے پہلے مر جا۔  
اپنے آپ سے اور ساری مخلوق سے مر جا کہ خدا کے ساتھ زندگی نصیب  
ہو جائے گی۔ تجھ کو چاہیے کہ مردہ کی مثل ہو جائے اور دست تقدیر  
تجھ کو نوالے کھلائے اور کروٹیں دے کہ اپنا مقسم بلا قصد ارادہ یا  
کرے۔ جب یہ حالت کا بل ہو جائے گی تب قرب حق اور علم باللہ  
کی زندگی نصیب ہوگی۔ یہ طاہر روح دہر قسم کے فکر سے یکسو اور ہلک  
ہو جائیگا۔ اس کو پروا بھی نہ ہوگی کہ قیامت آئے نہ آئے اور موت پیدا  
کی جائے یا نہ کی جائے۔ بس اس کو وصال الہی کا مشغلہ ہوگا۔ ہاں البتہ  
احکام شریعت بدستور محفوظ ہیں گے کہ اس میں سر مو کو تا ہی نہ ہوگی  
پاک ذات ہے جس نے حکم شرعی سے تم کو ڈھانپا اور علم سے تم کو کھول دیا  
تم میں بعض لہجہ نیلے رنگ اور صوف کے کپڑوں سے نیکو کاروں کی  
صورت بنائے ہوئے ہیں، حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں بندہ  
اپنی محنت سے کم کر کھانا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا  
ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ پس اب کم کر کھانا اس پر حرام

لے یعنی احکام شریعت سب کے عام کئے کہ اولیاء و انبیاء بھی ان کے پابند ہیں اور منافقین و ریاکار بھی اس پر عمل رہے ہیں مگر علم الہی میں سب کے ہرے کھل گئے کہ  
جو شخص میں دھنص لکھے ہوئے ہیں اور جو بظاہر مسلمان ہیں مگر ان کا غایت کفر یہ ہوتا ہے کہ کافر لکھے ہوئے ہیں۔ ۱۲ منہ

اس کے بعد فرمایا کہ  
معدود بھو۔ ہم آج مال  
میں رکھ کچھ بیان کریں  
علیہ السلام کی زیارت  
میری طرف انتساب  
(تہوا۔)

بہتر کو موت آئے گی تو  
بے بیگانہ بنا دیگی۔ ہندوئی  
ت قطع کر کے کہ قبر خدا  
نے۔ مرنے سے پہلے مرحلہ  
اکے ساتھ زندگی نصیب  
ہے اور دست تقدیر  
قسم بلا قصد ارادہ یا  
قرب حق اور علم باللہ  
کے فکر سے یکسو اور ایک  
نئے آئے اور موت پیدا  
ہے مشغلہ ہوگا۔ ہاں البتہ  
میں سر مو کو تا ہی نہ ہوگا  
پایا اور علم سے تم کو کھول دیا  
سے نیکو کاروں کی  
ہے نزدیک کافر ہیں ہند  
تک کہ اس کا  
کھانا اس پر حرام  
میں سب کے ہرے کھائے تو

بَلَّالٌ لَهُ الْفَتْحُ خَزَانَةُ الْمَكِيِّينَ ۖ خُذْ مِنْ خَزَائِنِ  
الْجَنَّةِ ۖ قَالَ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا عُمَرَا مِنْ  
بِسْمِ اللَّهِ نِيَامًا اسْتَطَعْتُمْ أَكْثَرُ دَوَامِنَ تَدَارُكَ الْمَوْتِ  
رَأَاؤُكُمْ وَأَوَّلُهَا طَرَاوُكُمْ وَمَا وَرَاءَهُ أَذْكَرُ وَأَلْخَرَهُ  
يُحْيِيهِمْ أَوْ عَنْ إِيَّاهَا نَفَرًا عُمَرَا مِنْ الدُّنْيَا بِالسَّغْلِ  
بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَهَارَةِ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَ  
لَا تَحْدِثُ فِي الْقُلُوبِ وَتَحَارِبُ الشَّيَاطِينِ ۖ تَحَرَّوْا  
لِلْعَالِي وَالْقَطْعُ الْيَدِ ۖ أَلْتَوَيْعِدُ إِيَّادَ أَمْرٍ لَكَ  
الْمَوْتِ مِنَ الْكُلِّ وَدَائِلُ طَبْعِكَ إِلَى طَبْعِ  
الْمَلَأَكَةِ ۖ ثُمَّ قَنَائِدُ ۖ عَنْ طَبْعِ الْمَلَأَكَةِ  
الْمَوْتِ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يَسْقِيكَ مَا يَسْقِيكَ وَ  
يُحْيِيكَ بِأَعْمَالِكَ عِنْدَهُ لَا يَدْعَا عَلَى أَعْمَالِ الْكَافِرِينَ  
الْإِسْلَامُ ظَاهِرٌ وَالْإِيمَانُ قَوْلُهُ ۖ ثُمَّ الْمَعْرِفَةُ  
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ذَلِكَ ۖ ثُمَّ الْوُجُودُ بِاللهِ  
تَعَالَى ۖ لَمَّا كَانَ وَجُودُكَ بِهِ كَانَ كَلْمُكَ لَهُ ۖ  
أَلْتَوَيْعِدُ يَا كُلُّ مَنْ كَسِبَهُ وَسَتَبَهُ وَتَبْلُغُهُ  
أَقْدَمُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ لَمَّا كَانَ وَجُودُكَ بِهِ  
مِنْ مَوَاطِنِهِ وَتَرَاهُ مِنَ اللهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَتَكَلَّمُ عَلَيْهِ مِنَ  
الْكَلِمِ إِلَّا قَوْلٌ ۖ لَوْ تَقَدَّرَ فِي  
دَحْلَةٍ أَلْفَ عَاجِرٍ كَانَتْ  
كَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِاللهِ عَزَّ  
وَجَلَّ ۖ بِالسَّغْلِ  
رَحِمَكَ  
اللهُ

کر دیا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ بخون کا خزانہ کھول  
اور علم کے خزانے لے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ "جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فاسخ  
رہو۔ مرنا اور مرنے کے بعد کے واقعات کا۔ پہل صراط کا اور پہل صراط  
کے بعد والے حالات کا دھیان زیادہ رکھو۔ آخرت اور اس کی  
لذت و تکلیف کو یاد کرو اور دنیا سے فاسخ رہو۔" اللہ کے ساتھ  
مشغول ہو کر قلوب و باطن کی پاکی میں اور نفوس کے مجاہدہ میں  
اور شیاطین کے ساتھ جنگ و جدال میں لگ کر فاضل خدا کے  
بن جاؤ اور اسی کے مجدد ہو۔ اصل توحید یہ ہے کہ مخلوقات کو  
معدوم سمجھو۔ سب سے باہر نکل جائے اور طبیعت بدل کر  
فرشتوں کی سی بن جائے (کہ معصیت صادر ہی نہ ہو سکے) اس کے  
بعد فرشتوں کی طبیعت سے بھی فنائیت حاصل ہو اور اپنے رب  
کے ساتھ لاحق ہونا نصیب ہو جائے۔ اس وقت وہ تجھ کو  
پلائے جو کچھ بھی پلائے، اور ظاہری اعمال سے زائد قلبی اعمال  
کے ساتھ) تجھ کو مخصوص کیا جائے۔ اسلام ظاہری (اقرار کلمہ  
توحید) کا نام ہے۔ ایمان اس کے قوی ہونے کا نام ہے۔ پھر اس  
بعد معرفت الہی کا درجہ ہے اور پھر اللہ کے ساتھ ہستی کا جس جب  
ہو ہی ہی اللہ کے ساتھ ہوگی تب تو سزا یا اسی کا بن جائے گا۔ مومن ہی کمالی  
اور صہب عاشق کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور ماننا ہے کہ یہ (سبب اور  
معدی سبب) اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب قوی الایمان بن جاتا ہے  
تو توکل کے ذریعہ سے کھاتا ہے، اور اس کو بھی اللہ ہی کی طرف سے  
سمجھتا ہے اور پہلے خیال سے میری قبر میں واقع نہیں ہوتی،  
اگر وہ ہزار برس دہلی میں بیٹھا ہے (کہ دوری پہنچنے کی نظر ہر  
کوئی صورت ہی نہ ہو) تب بھی اس کا قلب حق تعالیٰ ہی  
کے ساتھ والہستہ رہے گا نصیحت مان لے خدا تجھ پر رحم کرے



يَا أَيُّهَا رَجُلُ تَلَقَّاهُ ۖ وَأَنْتَ تُعَارِضُهُ فِي  
قَضَائِهِ وَقُدْرِهِ ۖ لَا تُعَارِضْ وَلَا تُجَادِلْ  
عَنْ يَدِ عَارِضٍ رَبِّهِ عَنْ دَجَلٍ فِي  
الْخَلْقِ ۖ يَخْلُقُ خَلْقًا ثُمَّ يُعِيدُ مَعَهُ ۖ  
يَحْيَاهُ مِنْ دِيُونِ الشُّبُوحِ ۖ أَمَّا تَبِ  
مِائَةِ عَامٍ مَعَهُ وَلَا ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُ وَ  
رَدَّ عَلَيْهِ أَحْوَالَهُ ۖ اجْعَلِ الْإِسْتِغْفَارَ  
وَدَّابَّ لِسَانِكَ وَالْإِعْتِرَافَ دَابَّ  
فَلَيْكَ وَالشُّكْرَ دَابَّ سِرِّكَ ۖ  
الَّذِي كُرِّبَ أَوَّلًا بِالسَّانِ ثُمَّ يَتَعَلَّى  
إِلَى الْقَلْبِ جَاءَ الْحُبِّ وَالشُّوقِ  
تَعَدَّى إِلَى اللِّسَانِ ۖ صَحِبْتُ  
مَعَهُ نَحْمًا مَا نَأَيْتَ بِيَاضَ سِنَّ  
وَاحِدٍ مَعَهُ ۖ يَأْكُلُونَ مِنَ  
الطَّيِّبَاتِ وَلَا يُطْعَمُونَ لِقَمَةً  
تَأْكُلُوا ۖ دَعَا غَيْرَكَ يَسْتَبِغُ وَجْهَهُ  
أَنْتَ ۖ يَعْرِضُ غَيْرَكَ وَتَنْزِلُ  
أَنْتَ ۖ يَسْتَعْنِي غَيْرَكَ وَتَقْصُرُ  
أَنْتَ ۖ إِنَّمَا أُرِيكُمْ وَ  
أَهْدِيكُمْ وَأُعَلِّمُكُمْ  
لِذَلِكَ ۖ الْيَوْمَ قَطَعْتُ  
بِأَكْمَرِهِ تَنْفَعُونِي وَلَا  
تَضُرُّونِي وَلَا تُزِلُّونِي  
فِي رِزْقِي

تو خدا سے کیا منہ لے کر ملیگا حالانکہ اس کی قضاء و قدر کے متعلق  
تو اس سے معارضہ کر رہا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا)  
نہ جھگڑا کر اور نہ مقابلہ۔ عزیز علیہ السلام نے (مردہ بستی کے  
از سر نو) پیدا کرنے کے متعلق (صورۃ) معارضہ کیا تھا  
(کہ ایک مخلوق پیدا فرماتا ہے اور پھر اس کو نابینا کر دیتا ہے  
خدا جانے اس میں کیا مصلحت ہے) تو حق تعالیٰ نے جسٹ  
نبوت سے ان کا نام کاٹ دیا اور معزول بنا کر تنہا رہا جس تک  
مردہ بنائے رکھا (کہ اس زمانہ میں کوئی کار نبوت انجام نہ  
دے سکے) اس کے بعد (خطا معاف فرما کر) ان کو زندہ کیا،  
اور احوال سابقہ ان کو واپس دیئے۔ استغفار کو اپنی زبان کی  
عادت قرار دے، اور (گستاخوں کے) اقرار کو اپنے قلب کی  
عادت بنا اور سکون کو اپنے باطن کی عادت۔ ذکر اول زبان  
سے ہوا کرتا ہے اس کے بعد قلب کی طرف پہنچتا ہے، پھر  
محبت اور شوق آتا اور زبان پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ میں ایسے  
مشائخ کی صحبتوں میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے  
دانت کی بھی سپیدی نہیں دیکھی (کیونکہ کسی نے مسکرا کر مجھے  
بات ہی نہیں کی) وہ خود نفیس غذائیں کھایا کرتے اور مجھ کو  
ایک نوالہ بھی نہ دیتے تھے (باایں ہمہ میری طبیعت میں  
ان کی طرف سے بدگمانی یا ملال کا مطلق اثر نہیں آتا تھا)  
صاحبو! ادب حاصل کرو۔ دوسرے کو چھوڑ کر پیٹ بھرے  
مگر تو بھوکا ہی رہا کر در نہ دوسرے عزت پائیں گے اور تو ذلت  
پائے گا۔ دوسرے تو نگران جائیں گے اور تو مفلس ہی رہے گا۔  
اسی دن کے لئے میں تمہاری تربیت کرتا، تم کو تہذیب سکھاتا اور  
تم کو پڑھانا لکھانا ہوں، مجھے اس کا یقین حاصل ہو چکا ہے کہ نہ  
تم مجھ کو نفع پہنچا سکتے ہو نہ نقصان، اور نہ میسر رزق میں

لَا تَقْضُونَ مِنْهُ ذِكْرًا ۚ بَعْدَ ذَلِكَ تَكَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ ۚ  
 تَكَلَّمْتُ هُنَا أَوْ تَأْتِي الْفُجَارِيُّ وَالْفُجَارِيُّ ۚ أَكُلُّ  
 السَّمَوَاتِ يُقْسِي الْقَلْبَ وَيُقَيِّدُ السَّرَّ وَيُرِيْلُ  
 الْفُطْنَةَ وَيَكْثُرُ النَّوْمَ وَالْغَفْلَةَ وَيُقَيِّدُ الْحَوْصَ  
 وَيَقُولُ الْأَمَلُ ۚ يَا مَسْجُومًا فِي سَجْنٍ هَوَا  
 يَا عَبْدَ الْحُلِيِّ ۚ يَا جَاهِلًا بِعَاقِبَةِ أَمْرِهِ ۚ يَا  
 جَاهِلًا بِالْحُلِيِّ وَالْحَيِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عَلَيْهِ  
 وَلَهُ ۚ إِنَّ لَمْ تَعْقِلْ مَا عَقِلَ ۚ ذَكَرْتُ الْمَوْتَ  
 فَإِنَّ ذِكْرَكَ مُفْتَحٌ كُلِّ خَيْرٍ وَسَلَامَةٌ ۚ  
 إِذَا ذَكَرْتَ الْمَوْتَ انْقَطَعَ عَنْكَ الْفُضُولُ  
 إِذَا ضَعُفَ حُضْرُكَ وَقَلَّ أَمَلُكَ اسْتَوْجَبْتَ  
 تَوَضُّعَ أُمُورِكَ كُلِّهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ  
 جَلَّ يَا عَلَامَ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى  
 تَعْتَرِفَ بِنِعْمِهِ ۚ وَالْبَعْدُ تَعْرِفُكَ فِي  
 تَوْحِيدِهِ ۚ ثُمَّ تَقِفُ فِي تَوْحِيدِهِ عَنْ  
 تَوْحِيدِهِ غَيْرَ ۚ كَيْفَ يُحِبُّ مَنْ يَشْكُرُ أَمْرَهُ  
 وَيُنَظِّرُ ۚ وَيُحَادِّثُ ۚ الْحُبُّ وَالشُّوقُ  
 وَالْغَرَمُ مِنْهُ لَا يَنْتَبِهُ مِمَّ هَذَا إِذَا  
 صَحَّتِ الْمَحَبَّةُ فَلَا الْمَرْغَبُ مِثْلُ  
 الْأَقْدَارِ ۚ إِذَا تَمَكَّنَتِ الْمَحَبَّةُ  
 انْقَطَعَتِ الْمَعَارَضَةُ وَالنَّهْمَةُ ۚ  
 كُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُو قَالِي الْقَابِرِ ۚ  
 أَنْتَ فِي سَفَرٍ إِلَى الْقَابِرِ ۚ قَالَ  
 بَعْضُهُمُ الْغَارُوتُ يَشْعُلُهُ  
 مَعْرُوفُهُ

ذره برابر زیادتی کر سکتے ہونے کی۔ اس کے بعد میں نے وعظ کیا  
 شروع کیا ہے۔ یہ مضمون مجھ کو اُس وقت نصیب ہو چکا تھا  
 جبکہ میں بنوں اور جنگلوں میں تھا (اور آبادی میں آکر مسبر پر  
 بیٹھنے کا وقت بھی نہ آیا تھا) خواہشات کے موافق کھانا دل کو  
 سخت بنا دیتا ہے اور باطن کو قید کر لیتا اور ذکاوت زائل کر دیتا  
 اور نیند اور غفلت کو بڑھا دیتا اور حرص کو قوی اور آرزوؤں کو  
 دراز کر دیتا کرتا ہے۔ اے اپنی خواہش نفس کے جیل خانہ کے  
 قیدی، اے بندہ مخلوق اے اپنے انجام سے بے خبر اور اے  
 خالق و مخلوق اور اپنے نفع نقصان سے ناواقف۔ اگر تو سمجھا نہیں ہے  
 تو اب سمجھ لے موت کو یاد رکھ، کہ موت کا یاد رکھنا ہر خوبی اور  
 سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد رکھے گا تو فضولیات  
 تجھ سے دور ہو جائیں گی۔ جب تیری حرص کمزور اور آرزو کم  
 ہو جائے گی تب تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اپنے سائے  
 کام حق تعالیٰ کے والہ کر دے گا (کہ اللہ بس باقی ہوس) صابجہ  
 تجھ کو ہرگز فلاح نصیب نہ ہوگی، یہاں تک کہ تو اس کی نعمتوں کا  
 اقرار کرے اور نعمتیں تجھ کو توحید میں غرق کر دیں پھر اس کے  
 بعد دوسروں کی طرف نظر جانے سے تو اس کی توحید میں فنا ہو جائے  
 کس طرح محب بن سکتا ہے وہ شخص جو اس کا شکوہ کرے اور اس  
 (تضا و قدر کے متعلق) مناظرہ و مباحثہ کرتا ہے۔ محبت و شوق اور  
 اس کا قرب ان باتوں کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔ جب محبت  
 صحیح ہو جاتی ہے تو قضا، و قدر کے نزول کے وقت مطلق تکلیف  
 باقی نہیں رہا کرتی۔ جب محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو معارضہ اور  
 تہمت مرتفع ہو جاتا ہے۔ جو قدم تیرا بڑھ رہا ہے سو قبر  
 کی طرف بڑھ رہا ہے، کیونکہ تو قبر کی طرف سفر کرنے میں ضرور  
 ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ عارف کو وہ ذات جس کی معرفت اگر

نہ اس کی تضاد و قدر کے متعلق  
 کیوں کیا اور ایسا کیوں کیا  
 سلام نے (مردہ بستی کے  
 (صورۃ) معارضہ کیا تھا  
 پھر اس کو ناپائید کر دیتا ہے  
 (تو حق تعالیٰ نے جس  
 عزول بنا کر تنویر جس  
 کوئی کار نبوت انجیام  
 فرما کر) ان کو زندہ کیا  
 استغفار کو اپنی زبان کی  
 اقرار کو اپنے قلب کی  
 عادت۔ ذکر ازل زبان  
 طرف پہنچتا ہے، پھر  
 ہونے لگتا ہے۔ میں ایسے  
 میں سے کسی ایک کے  
 کیونکہ کسی نے مسکرا کر  
 میں کھایا کرتے اور مجھ کو  
 ہم میری طبیعت میں  
 طلق اثر نہیں آتا تھا  
 کے کو چھوڑ کر بیٹ بھرے  
 زنت پائیں گے اور تو ذات  
 اور تو مفلس ہی رہے گا۔  
 تا، تم کو تہذیب سکھانا اور  
 حاصل ہو چکا ہے کہ  
 ان، اور نہ میکر رزق میں

عَنِ الْقَبُولِ وَالرَّحْمَةِ وَالْحَمْدِ وَاللَّيْلَ وَمَا  
 زَاكَ النَّفْسُ صَارَ مَكَانَهَا أَمْرًا لِلَّهِ وَ  
 إِذَا زَاكَ النَّفْسُ صَارَ مَكَانَهَا الْآخِرَةُ وَ  
 إِذَا زَاكَ النَّفْسُ صَارَ مَكَانَهَا الْآخِرَةُ وَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَأْنِسُ بِقُرْبِهِ وَ  
 يَزْكِي نَاسَ الْيَوْمِ وَالصَّلَاةُ تَقْطَعُ بِكَ  
 نِصْفَ الظُّلُمَاتِ وَالصُّلُومُ يُقِيمُكَ عَلَى  
 الْبَابِ وَالصَّادِقَةُ تَدْخُلُكَ إِلَى  
 الدَّارِ هَلْكَ قَالَ بَعْضُ السَّائِلِينَ  
 وَاسْتَوْتُوا عَلَى قَطْعِ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
 اللَّهِ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ سَائِلُكَ  
 لَيْسَ وَأَوْحَدُ نَامٍ وَأَعْرَبُ نَامٍ وَلَا  
 حِفْظُ الْحُكْمِ نَفَقَ سَاءَ يُوسَفَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْرَارِكُمْ وَأَعْلَانِكُمْ  
 وَلَكِنَّ الْحُكْمَ يَدْرِي الْوَلِيَّ  
 مُسْتَعِدٌّ بِهِ لَيْلًا يُبْدَى وَكَدَّ  
 يَزْهَدُ بِالرَّحْمَةِ شَقْلًا بِالْمَوْتِ  
 وَيُقْطَعُ الرَّحْمَةُ عَنْهُ لَيْلًا  
 يَفْتَنُونَ رَهًا وَكَأَدَامَ شَقْلُهُ  
 بِهِ قَرَبَهُ إِلَيْهِ وَ  
 وَطَعَتْ فِي يَدِهِ الْفُكُونِ  
 كَلَامِي مِنْ لَوْدَانِكُمْ  
 بَعْدَ عَدَمِ  
 رُؤْيَاكُمْ  
 لِيَا كُمْ

حاصل ہوئی ہے۔ مخلوق میں مقبولیت و مردودیت اور مدح و ذم  
 کے (فکر و خیال) سے بے خبر نہ دیا کرتی ہے۔ جبکہ نفس دور ہوتا  
 ہے تو امر حق اس کی جگہ آجاتا ہے (کہ پہلے نفس کی تعمیل  
 تھی تو اب خدا کے حکم کا امتثال ہے) اور جبکہ دنیا (کی  
 محبت) مٹ جاتی ہے تو اس کی جگہ آخرت آجاتی ہے، اور جبکہ  
 آخرت (کی محبت بھی) جاتی رہتی ہے تو اس کی جگہ قُرب حق  
 آجاتا ہے کہ اسی کے قُرب سے اُنس حاصل ہوتا ہے اور اسی سے  
 راحت ملتی ہے۔ نماز تجھ کو (سلوک کا) آدھا راستہ ملے کر ایٹگی  
 اور روزہ (نصف باقی طے کر کے شاہی) دروازہ پر لاکھٹا کر مجھا۔  
 اور مسدقہ تجھ کو مکان کے اندر داخل کر دے گا۔ بعض مشائخ  
 نے اسی طرح کہا ہے۔ اللہ کا راستہ طے کرنے میں صبر اور  
 نماز سے اعانت حاصل کرو۔ سالک کی تنہائی و مسافرت بھی  
 کیا قابلِ حسرت ہے کہ کوئی اس کا ہم سفر نہیں۔ اگر شریعت کا  
 پاس لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کا پہلا (جس کو بن لاین  
 کی خورجی میں جیل کر کے چھپایا گیا تھا) بولتا اور تمہارے راز اور  
 کرتوت سب ظاہر کر دیتا۔ مگر شریعت علم الہی کے ماتحت ہے  
 اور اس کی پناہ پکڑے ہوئے ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو جائے (لہذا  
 حکم تقدیر ہمارے ان یوسف کے انسال اُس وقت خفی رہے)  
 کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ منعم کے ساتھ مشغولیت کے سبب  
 نعمت کی طرف سے بے رغبتی ظاہر ہوتی ہے، اور نعمت کو اُس  
 نے لیتا جاتا ہے، کہ منہا و نعمت کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے  
 پس جب منعم کے ساتھ مشغولیت ہر وقت کی ہو جاتی ہے تو اب  
 اس کو اپنے قریب فرمانا اور تمکین اس کے ہاتھ میں عطا  
 فرمادیتا ہے (کہ عالم میں تصرف کرے) تیرا وعظ تم سے پشت  
 پھیر لینے اور تنہائی طرف سے نظر ہٹا لینے کے بعد ہے اور

وَلَا ذَلَّكَ جَاوَزَ  
 إِلَيْكُمْ قَرَأْتِ  
 اللَّهُ الشَّصَّةَ  
 أَهْرَارًا لِلَّهِ عَزَّ  
 جَلَّ وَآثَا  
 وَاهِبَةً قَائِلًا  
 إِلَيْهَا وَأَوْفُو  
 الْآخِرَةَ قَوْ  
 فِي أَمْرَهَا  
 حُذْرًا مُشْ  
 أَعَدَّ فِيهَا  
 الْأَعْيُنُ  
 مَا تَشْهَدُ  
 قُلْتُ قَائِلًا  
 عَنْهَا إِلَى  
 وَالْخُذْبِ  
 لِلَّهِ عَزَّ وَ  
 الْجَعْلُ عَلَى  
 الصَّمْتِ ذِكْرُ  
 وَمِنْ الْقَلْبِ  
 مَتَى يَأْتِي  
 وَيَا رَا  
 الْحَلَا  
 اللَّهُ عَزَّ  
 رُو

وَاللَّهِ جَاوَزَتْ دَنْيَاكُمْ وَجَاوَزَتْ الْخَزْرَاءَ، نَظَرْتُ  
 إِلَيْكُمْ وَأَرَأَيْتُمْ لَا تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْمَلُونَ  
 فِيهِ إِلَّا تَتَصَرَّفُونَ فِيكُمْ، لَا تَقْرَأُونَ إِلَّا بَعْدَ  
 أَنْ يَرَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 جَلَّ، وَأَنَا الدُّنْيَا فَرَأَيْتُهَا قَدِ ابْتَدَأَتْ رَأَيْتُهَا  
 قَدِ ابْتَدَأَتْ خَادِعَةً، فَأَقْبْتُ مِنَ السُّكُونِ  
 إِلَيْهَا وَالْوَقُوفِ مَعَهَا لِسُرْعَةِ ذَهَابِهَا، وَأَنَا  
 الْخَزْرَاءُ قَدْ تَقَفْتُ عَنْهَا سَاعَةً نَظَرْتُ  
 فِي أَمْرِهَا، فَظَهَرَ عِنْدِي عَيْنُهَا وَهُوَ كَوْنُهَا  
 مُخْدَتَةٌ مُشْتَرِكَةٌ، وَرَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ  
 أَعْلَنَ فِيهَا شَهْوَةَ النَّفْسِ وَمَا تَلَدُّ بِهَا  
 الْأَعْيُنُ، وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَفِيهَا  
 مَا تَشْتَهُي الْعَيْنُ وَتَلَدُّ الْأَعْيُنُ  
 قُلْتُ: فَإِنَّ شَهْوَةَ الْقَلْبِ، فَأَعْرَضْتُ  
 عَنْهَا إِلَى مَوْلَاهَا وَبَارِيهَا وَخَالِقِهَا  
 وَالْمُخْبِرِ لَهَا، إِذَا تَلَقَّى الْعَبْدُ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، جَعَلَ لَهَا مِنَ  
 الْجَهْلِ عِلْمًا وَمِنَ الْبُعْدِ قُرْبًا وَمِنَ  
 الصَّمْتِ ذِكْرًا وَمِنَ الْوَحْشَةِ أُنْسًا  
 وَمِنَ الظُّلُمِ نُورًا، إِنْ قَنَعْتُمْ  
 رَبِّي يَا نَفْسُ وَيَا هَوَىٰ وَيَا طَبْعُ  
 وَيَا أَرَادَةَ، بِالتَّوْحِيدِ وَقَطْعِ  
 الْخَلَائِقِ وَالسُّكُونِ إِلَى  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكِ  
 رُؤْيَا الْخَلْقِ

اسی لئے میں تمہاری دنیا سے اور نیز آخرت سے آگے بڑھ گیا  
 (اور طالب مولیٰ بن گیا) ہوں۔ میں نے تمہاری حالت میں غور  
 کیا۔ پس سمجھ لیا کہ تمہارے ہاتھوں میں نقصان یا نفع اور دنیا  
 یا نہ دنیا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس اللہ ہی تمہارے اندر تصرف فرماتے  
 والا ہے کہ حق تعالیٰ کے نقصان پہنچائے، بغیر تم کچھ بھی نقصان  
 نہیں پہنچا سکتے۔ لہذا میں نے اللہ پاک کی طرف رجوع کیا  
 اب رہی دنیا سوا اس کو میں نے پایا کہ وہ فنا ہونے والی، اور  
 مٹ جانے والی، ہلاک کرنے والی اور متحار ہے۔ لہذا اس کے  
 جلد فنا ہو جانے کی وجہ سے اس پر دل ٹھہرانا اور اس کے ساتھ  
 قرار پکڑنا مجھ کو مکروہ معلوم ہوا۔ اب رہی آخرت سوا اس کے  
 پاس ضروری دیر میں نے توقف کیا اور اس کی حالت میں غور کیا تو  
 اس کا محیب بھی مجھ پر ظاہر ہو گیا، اور وہ یہ کہ وہ بھی عدم کے بعد  
 وجود میں آئی، اور (حادث ہونے میں دنیا کی) شریک ہے۔ نیز میں نے  
 دیکھا کہ حق تعالیٰ نے اس کے اندر نفس کی خواہشات اور وہ چیزیں  
 ہتیا فرمائی ہیں جن سے آنکھوں کو لذت حاصل ہو، چنانچہ حق تعالیٰ  
 کا ارشاد ہے کہ ”جنت میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی نفس خواہش کیا کرتے  
 اور جن سے آنکھیں لذت پایا کرتی ہیں۔“ پس میں نے کہا کہ جس چیز پر کو  
 قلب چاہتا ہے وہ کہاں ہے؟ لہذا میں اس سے منہ پھیر کر  
 اس کے خالق و موجد اور اس کے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہوا۔  
 جب بندہ خدا سے ڈرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو جہل کی جگہ علم اور بُعد  
 کی جگہ قُرب، اور سکوت کی جگہ ذکر، اور وحشت کی جگہ اُنس اور تاریکی  
 کی جگہ روشنی عطا فرمادیتا ہے۔ اے نفس اور اے خواہش نفس اور  
 اے طبیعت! اور اے ارادہ! (اچھی طرح سن لو) اگر تم خدا کو کیلتا  
 سمجھنے اور مخلوقات سے تعلق قطع کرنے اور حق تعالیٰ کے ساتھ  
 قرار پکڑنے اور مخلوق سے نظر اٹھا لینے پر قناعت کرو کہ حق تعالیٰ پر

مردود بیت اور مدح و ثناء  
 ہے۔ جب نفس دور رہتا  
 پہلے نفس کی تمیل  
 اور جب دنیا کی  
 ت آجاتی ہے، اور جب  
 اس کی جگہ قُرب حق  
 ہوتا ہے اور اسی سے  
 دھاراستہ لے کر ایلی  
 رازہ پر لاکھٹا کر جی  
 دے گا۔ بعض مشائخ  
 کرنے میں صبر اور  
 تنہائی و مسافرت بھی  
 نہیں۔ اگر شریعت کا  
 پہلو (جس کو بن لایم  
 اور تمہارے راز اور  
 ام الہی کے ماتحت ہے  
 ظاہر نہ ہو جائے لہذا  
 اس وقت غفی ہے)  
 طبیعت کے مہذب  
 اور نعمت کو اس  
 ساتھ مشغول نہ ہو  
 ہو جاتی ہے تو اب  
 کے ہاتھ میں عطا  
 اور عظمت سے پشت  
 لینے کے بعد ہے اور

لَا أَخَذُ مِنْهُمْ لَقْمَةً إِلَّا بَعْدَ سُؤْيَةٍ  
 الْحَقِّ ۖ وَالْأَخْلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَ وَلَا  
 أَشْرَبَ ۖ فَإِذَا امْتَرَطْتُ لِبِسْرِي إِلَى  
 الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ حَيْطَانُ دِينِ نَبِيِّنَا  
 قَدْ تَوَاقَعَتْ تَسْتَعِثُّ بِمَنْ يَبْنِيهِ ۖ  
 نَهْمُهُ قَدْ نَضَبَ مَأْوُهُ ۖ وَالرَّهْبُ لَا يُعْبَدُ  
 وَإِذَا عَمِدَ عُمِدَ رِيَاءٍ وَنِفَاقًا مِنْ  
 يُعَاوَنُ فِي إِقَامَةِ الْحَيْطَانِ ۖ وَيُجَمِّلُ  
 التَّمْرِ ۖ وَكُسْرَ أَهْلِ الْإِفْقَارِ ۖ أَتَكَلَّمُ  
 عَنْ عِلْمٍ لَا يُمْكِنُنَا أَنْ نَقْصَمَ بِهِ  
 وَلَا نَعْلَمَ بِهِ مَلَكًا لَا يُفْتَنُ بِهِ  
 لِأَحَدٍ ۖ الطُّورُ قُلُوبٌ لَا يَرَاهُ  
 شَيْطَانٌ يَفْسُدُهُ وَلَا سُلْطَانٌ  
 يَقْبِرُهُ ۖ أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِالطُّورِ  
 لِمُنَاجَاةِ حَبِيبِهِ وَكَلِمَةٍ عَلَيْهِ  
 وَيُجَلِّمُهُ لَهُ ۖ إِذَا عَرَفْتَ الْقَلْبُ  
 الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ ۖ وَسَعَى حَتَّى يَسْمَ  
 الْحَيَّةَ وَالْإِنْسَ وَالْمَلَكَ ۖ حَتَّى  
 إِذَا الْمَرْبِئُ شَيْءٌ يَعْوَقُهُ وَلَا  
 يَنْظُرُ إِلَيْهِ قَرَبٌ وَادْنَى ۖ أَمَا  
 سَمِعْتَ بِهَذَا مُوسَى كَيْفَ  
 ابْتَلَعَتْ كَنْ أَوْ كَنْ  
 أَحْمَالَ عَصِي قَى  
 حَبَالٍ وَكَمْ  
 تَتَغَيَّرُ

نظر ڈالے بغیر میں کسی سے ایک نوالہ بھی نہ لوں (تب تو میں تمہارے  
 حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں) ورنہ (یاد رکھو کہ) میں قسم کھا لوں گا کہ  
 نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔ اور (جب تم مجھ کے پیاسے) مر جائے  
 تو (تم سب کو چھوڑ کر) اپنے باطن سے حق تعالیٰ کی طرف اڑ جاؤں گا  
 (افسوس کہ) ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں  
 اور دہائی شے رہی ہیں کہ کوئی ہے جو ان کی تعمیر کرے؟ دین محمدی  
 کی نہر خشک ہوا چاہتی ہے اور خدا کی پرستش اول تو ہوتی ہی نہیں  
 اور کبھی ہوتی بھی ہے تو دکھائے اور نفاق کے ساتھ ہوتی ہے۔  
 ہے کوئی جو ان دیواروں کے سیدھا کرنے اور نہر کے وسیع  
 کرنے اور اہل نفاق کو شکست دینے میں مدد کرے؟ میں ایسے  
 علم کی گفتگو کر رہا ہوں جس کو واضح کرنا ہمارے امکان میں نہیں ہے  
 اور اس کو ہم کسی فرشتے کو بھی نہیں بتاتے کہ مبادا وہ کسی پر افشا کرے۔  
 طور (جو بجلی گاہ حق ہے درحقیقت) تیرا قلب ہی ہے کہ نہ اس پر شیطان  
 کی گماہ جاتی ہے جو اس کو بجھا دے اور نہ حاکم وقت بادشاہ  
 کی جو اس کو ماتحت بنائے۔ حق تعالیٰ نے (شرآن مجین میں)  
 طور کی قسم اسی لئے کھائی ہے کہ اس پر اپنے محبوب سے راز و نیاز اور  
 کلیم سے باتیں ہوئیں اور اس پر تجلی فرمائی تھی (پس قلب ان اوصاف  
 کی وجہ سے اس شرافت کا بدرجہ اولیٰ مستحق ہوا) جب قلب حق تعالیٰ  
 کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو اتنا وسیع  
 فرماتا ہے کہ جنات و انسان اور فرشتے سب اس میں سما جاتے ہیں  
 حتیٰ کہ جب کوئی چیز بھی ایسی نہیں رہتی جو اس کو (وصول اسے اللہ سے)  
 باز رکھے اور نہ وہ کسی جانب نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تب حق تعالیٰ  
 اس کو تشریف فرما اور اپنے پاس لے لیتا ہے۔ کیا تو نے عصائے  
 موسیٰ کا قصہ نہیں سنا کہ کیا کچھ لائیوں اور رستیدوں کے انبار  
 نکل گیا اور اس میں مطلق تغیر نہ آیا۔

سُؤَالٌ قَالَ لَهُ  
 الْبَصَرُ ۖ إِذَا أَمَرَ  
 عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ ۖ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 لَا يَقَعُ فِي قُلُوبِهِمْ  
 الْكِبَرُ إِذَا صَحَّ  
 مَعَ صِحَّةِ الْخَلْقِ  
 عِنْدَ جَوَائِزِ عِلْمِهِ  
 الْقَمْسُ وَالشَّهْرُ  
 الرَّفِيقُ ثُمَّ الْقَهْرُ  
 الْآخِرَةُ ۖ وَالْ  
 رَفِيقَةُ فِي الْقَلْبِ  
 وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ  
 وَالشَّهَوَاتُ أَذَى  
 فِي طَرِيقِ الْوَقْفِ  
 الطَّرِيقُ ۖ أَوْ  
 خَلْقُ تِلْكَ ۖ  
 تَرَى مَوْجِدَ  
 قَالَ الْحَوْلُ  
 السَّلَامُ عِنْدَ  
 فَقَالَ الْوَعْدُ  
 الرِّضَا بِقَضَا  
 أَنْتَ زَيْنُ  
 تَطَهَّرُوا الْعِبَادَ  
 الْعَاقِبَةُ وَ

(تو میں تہا سے  
میں تم کھانوں گا کہ  
کے پیاسے) مر جائے  
لے کی طرف اڑ جاؤ گا  
کی دیواریں گر رہی ہیں  
کہ کرے؟ درو محمدی  
دل تو ہوتی ہی نہیں  
کے ساتھ ہوتی ہے۔  
در نہر کے وسیع  
دکریے؟ میں لیے  
ے امکان میں نہیں ہے  
وادہ کسی پر افشا کرے۔  
ہے کہ نہ اس شیطان  
نامک وقت بادشاہ  
(شران مجنوں)  
ب سے راز و نیاز  
پس قلب ان اوصاف  
(ا) جب قلب حق تعالیٰ  
س کو اتنا وسیع  
میں سما جائے ہیں  
وصول اے اللہ  
ہے تب حق تعالیٰ  
یا تو نے عصائے  
تیموں کے انبار

سُئِلَ قَالَ لَهُ كَامِلٌ الْمَلَأَ قَالَ الْحَسَنُ  
الْبَصَرُ إِذَا الْمَلَأَ الْعَالَمَ زَاهِدًا كَانَ عَقُوبَةُ  
كُلِّ أَهْلٍ زَمَانَةٍ يَلْمُ كَانَ عَقُوبَةُ عَلَيْهِمْ قَالَ كَفَى  
الْعَمَلُ بِإِلَاقَةِ يَمَنِكَ لَمْ يَغْرِ خِلَاصٍ وَلَا عَمَلٍ  
لَا تَقُمْ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا يَنْتَبُتُ فَيَسْتَعِينُونَ وَلَا يَعْلَمُونَ  
الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ وَتَوَرَّكَ الْعِلْمُ كَطَفَاءٍ يَتَوَرَّهُ نَارُ  
مَعَاصِي الْخَلْقِ كَمَا يَطْفِئُ النَّارَ خُورُ الْمَرْمِي  
عِنْدَ جَوَازِهِ عَلَيْهَا قِيلَ الزَّارِيَةُ حُفَا لَفْدُ  
النَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْخَلْقِ وَالظُّفْرِ  
الرَّقِيقِ ثَمَرُ الْقَعُودِ بِالْخُلُوعِ طَرِيقُ  
الْآخِرَةِ وَالنَّفْسُ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَكُونَ  
رَافِقَةً فِي الطَّرِيقِ وَكَذَلِكَ الْهَوَى لَا يَصِلُ  
وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لَا يَصْلَحُ لِلصَّحْبَةِ  
وَالشَّهَوَاتُ إِذَا تَغَيَّرَتْ عَيْنُ فِطْرَتِكَ  
فِي طَرِيقِكَ وَالْخَلْقُ قُلُوبُكَ  
الطَّرِيقُ إِذَا تَرَدَّدَ هَوَاؤُكَ عَلَى بَابِ  
خُلُوتِكَ تَمْرًا دَخَلَ وَحَدَاةً  
تَرَى مُؤْنَسَكَ فِي خُلُوتِكَ  
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى عَلَيْهِ  
السَّلَامُ عَلَّمْنَا الْعِلْمَ الْأَكْبَرَ  
فَقَالَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالْحُبُّ لِلَّهِ  
أَنْتَ زَيْنُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَعَاصِدُهُمْ  
تُظْهِرُ الْعِبَادَةَ وَالرَّهَادَةَ بِإِمْنَةٍ  
الْعَاقِبَةُ وَبِكَ الْأَقْسَامُ

(سوال) کامل الملاح نے عرض کیا کہ حسن بصریؒ کا یہ قول ہے کہ جب  
عالم صاحبِ زہد نہیں ہوتا تو وہ اپنے ہم عصروں کے لئے موجبِ عذاب  
ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کیا کہ وہ دوسروں کے لئے سببِ عذاب ہو؟ آپ نے  
فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اخلاص اور عمل کے بغیر وعظ کیا کرتا ہے۔ لہذا  
نہ لوگوں کے قلوب میں اثر کرتا ہے اور نہ قائم رہتا ہے۔ پس لوگ سُنتے ہیں اور  
عمل نہیں کرتے (اور سن کر عمل نہ کرنے پر عذاب نازل ہوتا ہے) جب  
قلب صحیح اور علم سے متور ہو جایا کرتا ہے تو اپنی روشنی سے مخلوق کی حصیتوں  
کو اس طرح بھجوا دیتا ہے جس طرح (براہِ پلِ صراط) آگ پر گزرنے کے  
وقت مومن کا نور آگ کو بھجوا دے گا۔ بزدلوں کا قول ہے کہ اصل عزت  
نیشینی یہ ہے کہ نفس و خواہشات اور مخلوق کی مخالفت کی جائے اور اسے  
کار فریق ہاتھ لگے اور اس کے بعد (سب سے الگ ہو کر خلوت خانہ میں)  
بیٹھنا ہو۔ کیونکہ خلوت نشینی آخرت کا راستہ ہے (اور راستہ کے لئے  
رفیق کا ہونا لازمی ہے) اور نفس میں تو اس کی قابلیت ہی نہیں کہ اس راستہ  
کا رفیق بن سکے۔ علیٰ ہذا خواہش نفس بھی اس قابل نہیں۔ پس اگر اس کو رفیق  
بنایا تو (بجائے ہدایت کے) راستہ بھٹکا لے گا اور شیطان تو دشمن ہی ہے  
ساتھ رکھنے کے لائق ہی نہیں۔ اور خواہشات ایسی بلائیں ہیں کہ (اگر ان کو  
ساتھ رکھا تو) راستہ میں تیری ذکاوت فہم کی بنیادی کو بھی اندھا بنا دیگی۔  
اور مخلوق تو راستہ کی ڈاکو ہے (پس اس سے بھی رفاقت کی توقع رکھنا  
حماقت ہے۔ لہذا راہِ آخرت طے کرنے کے وقت ان سب کو چھوڑنا چاہیے)  
خواہش نفس کو اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر چھوڑ، اس کے بعد تنہا داخل  
ہو کہ اب خلوت میں انیس و غم خوار تجھ کو نظر آئے گا۔ حواریوں نے عیسیٰ  
علیہ السلام سے عرض کیا تھا کہ ہم کو بڑا علم تعلیم فرمائیے۔ آپ نے ارشاد  
فرمایا کہ اللہ سے ڈرنا اور تقصارت و قدر پر راضی رہنا اور اللہ واسطے محبت  
کرنا۔ تو تو زندیق ہے کہ خلوت میں بیٹھ کر کرتا ہے معصیتیں اور ظاہر کرتا  
سے عبادت و زہد، کیا انجنام کا تجھے ڈر نہیں رہا؟ تجھ پر افسوس (کہ)۔

مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَرَّجِلٍ بِخُرَّاسَانَ لَهُ مَاتَ لَهُ  
 سَلْبٌ بِالْعِرَاقِ لَهُ أَمْوَالٌ لَا وَارِثَ لَهُ سِوَاكَ  
 أَلَيْسَ يَتَّصِلُ لَهُ الَّذِي فِي مُلْكِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ  
 أَنْتُمْ تَقْرَأُونَ عَوَامٌ يَصْلَحُ لَكُمْ الْكَلَامُ فِي الْأَكْلِ  
 وَالشَّرْبِ وَاللَّبْسِ يَغْلِبُ عَلَيْنَا الْأَمْرُ فَكُلُّكُمْ  
 بِعَيْنِ ذَلِكَ فِي الْقَلْبِ يَنْفِي مَا دَيَّتِ النَّفْسُ  
 لِتَرْجِعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَرِيقٍ إِذَا  
 وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُبُّ رَجُلٍ وَبُغْضُ آخَرَ  
 أَوْ شَيْءٍ تَهْمَلُ فِي حُبِّ بَطْنٍ وَكَوْ  
 بُغْضِ بَطْنٍ هَ لَا كَرَامَةَ فِي حَالِكَ  
 الْجَمِيعَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ بِلَانٍ  
 وَاقْفُضْهُمَا وَالْأَرْحَمُ عَنْهُ فَإِنْ  
 أَتَاكَ بِالصَّغَرِ ارْجِعْ إِلَى قَلْبِكَ  
 إِذَا عَمِلَ الْقَلْبُ بِالْكِتَابِ  
 وَالسُّنَنِ قَرِيبٌ وَإِذَا اقْرَبَ يَعْلَمُ  
 وَإِذَا عَلِمَ أَبْصَرَ مَا لَهُ وَعَلَيْهِ  
 مَا لِيَقْبُ وَإِذَا لَبَّاطِلٌ وَمَا  
 لِلشَّيْطَانِ وَمَا لِلرَّحْمَنِ يَرَى  
 قُرْبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ  
 قُرْبَ الرَّبِّ مِنْهُ أَبَدًا  
 يَكُونُ فِي فَرْحَةٍ مَعَ الرَّحْمَنِ  
 عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ بَيْنَهُ  
 أَمْلًا يَشْتَرِي بَيْعَةً  
 عَلَى الْخَلْقِ بِلَا دَاخِلَتْ  
 هَهُنَا

کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ حالانکہ (مجدد مقسوم کی خدا کے بس  
 ایسی حالت ہے جیسے کوئی شخص خراسان میں ہو، اور عراق میں اُس کا  
 کوئی رشتہ دار نہ رہ جائے جس کے پاس بہت کچھ مال ہو، اور بجز اُس  
 خراسانی شخص کے اور کوئی اس کا وارث نہ ہو تو جو کچھ بھی اس کا ترکہ ہے  
 کیا وہ اُس خراسانی کو پہنچ نہ جائے گا، حالانکہ اُس کو اطلاع بھی نہ ہوگی۔  
 (اسی طرح مقسوم ہر شخص کو بلا اطلاع و علم ضرور پہنچ کر رہے گا، تم لوگ  
 تو عامی ہو کہ کھانے پینے اور پہننے کے قصے ہی تمہارے لئے مناسب ہیں۔  
 تم کیا جانو کہ قرب حق کیا ہے مگر مجبوری ہے کہ مضمون کا ہم یہ غلبہ  
 ہوتا ہے اور ہم وہ سری (یعنی وصول الی اللہ کے بلند مقام کی) گفتگو  
 کرنے لگتے ہیں (جس کو تم سمجھتے نہیں) قلب نفس کی نفسانیت کو مٹا  
 دیا کرتا ہے تاکہ اس کے راستہ سے اللہ کی طرف رجوع کرے۔ جب  
 تیرے دل میں ایک کی محبت اور دوسرے کی عداوت آتی ہے تو بتا  
 کہ کیا کیا کرتا ہے؟ (بس یہی ناکہ) اپنی طبیعت ہی سے محبت کرتا ہے  
 اور طبیعت ہی سے عداوت (حالانکہ اس میں) کوئی خوبی نہیں ہے۔  
 دونوں باتوں کو کتاب و سنت پر پرکھ لیا کر۔ اگر ان کے موافق ہوا کہے  
 تو بہتر ورنہ اس سے رجوع کیا کر۔ پھر اگر قصہ آن و حدیث اس کے  
 درست ہونے کا فتوے دے دیا کریں تو اب ان کے قلب کی طرف  
 رجوع کیا کر اور اس سے فتوے لینے کے بعد عمل کر (قلب جب قرآن  
 و حدیث پر عمل کیا کر لے تو مقرب بن جاتا ہے۔ اور جب مقرب بن جاتا  
 ہے تو اس کو علم نصیب ہوتا ہے۔ اور جب علم نصیب ہوتا ہے تو اس کو  
 اپنا نفع نقصان معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا چیز حق کی ہے اور کیا چیز باطل  
 کی؟ کون کام شیطانی ہے اور کون کام رحمانی؟ اس کو اپنا رب کے  
 قریب ہونا اور رب کا اپنے قریب ہونا نظر آتا کرتا ہے۔ وہ ہر وقت جملہ  
 کی معیت میں شاداں رہتا ہے۔ وہ شاہی ضیاء میں رہتا ہے کہ دانا  
 سے) خرید خرید کر مخلوق پر تقسیم کیا کرتا ہے۔ جب تو یہاں (ہماری مجلس

لَا تَحْلُمُ عَلَيْكَ وَادْخُلْ عَرَبَاتَا ۖ وَكَذَلِكَ اِحْلُمُ  
لَهُدَا ۖ وَوَرَعَكَ وَاحْوَالَكَ ۖ فَاِنَّكَ اَدَا  
مَخْلَتَ عَلَى مُتَلَيَسِّرًا ۖ وَمَا مَحْجُبُكَ عَنِّي مَا  
هَذَا ۖ اِحْلُمُ عَنْكَ ذَلِكَ وَادْخُلْ ۖ خُلْ مَا  
هَذَا وَذَلِكَ لَا يَقُوْنُكَ ۖ دَخَلْتَ عَلَى بَعْضِ  
الشَّيْخِ وَكَانَ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْحَوَاطِرِ ۖ فَقَالَ  
تُحِبُّ هَذَا الَّذِي اَنَا عَلَيْهِ ۖ فَكُلْتُ نَعَمْ ۖ  
قَالَ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَافْطِرُ وَفَتْ حُلَّ  
تَحِيْرِهِ وَطَعَامُ هَذِهِ الْبِلْدَةِ لَا يَسِيْرُ بِطَبِيْعٍ  
فَتَوَرَّعَ عَنْهُ ۖ كَانَ سِرِّي السَّقَطِيْ تُشِيْرُ  
عَلَى الْجَنِيْدِ بِالْكَلامِ عَلَى النَّاسِ فَرَأَى  
الْبَيْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا بِذَلِكَ  
فَلَمَّا نَفَيْتُ قَالَ لَهُ مَا قُلْتُمْ مَنَاحِيْ اُمْرَتِ  
وَيَلِكُ اَنْتَ تَتَكَلَّمُ عَلَى  
النَّاسِ وَبَعْدَ عَمَلِكَ سَخَامَةً  
لَيْسَ عَلَى وَجْهِهٖ اَلْاَرْضُ  
اَحَدٌ اَخَافُ مِنْهُ وَلَا اَرْجُوْهُ  
وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الدُّنْيَا  
وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ سِوَى الْحَقِّ  
عَمَّا وَجَلَّ ۖ قِيلَ لِبَعْضِ  
الصَّالِحِيْنَ هَلْ تَرَى  
رَبَّكَ فَقَالَ كَوْنُكُمْ اَمْرًا  
لَتَقَطَّعَتْ مَكَانِيْ ۖ  
قَالَ كَيْفَ  
تُرَاكُمُ

میں) آیا کرے تو اپنا پڑھا لکھا چھوڑ کر اور (اپنے علم ظاہری سے  
معرفی ہو کر آیا کر۔ علیٰ ہذا اپنا پڑھا لکھا تھوڑے اور اپنے کل حالات  
(دہیں) چھوڑ آیا کر، اس لئے کہ اگر ان کو لئے ہوئے آویجا تو بسا اوقات  
وہ چیزیں سمجھ کو مجھ سے اوجھل رکھیں گی (اور چونکہ اپنے آپ کو میرا  
حاجت مند نہ سمجھے گا لہذا برکات مجلس سے محروم رہے گا) سب  
کچھ اپنے سے ہٹا کر کے داخل ہوا اور یہاں جو کچھ ہے اس کو لے کر وہ  
(تیرا پہلا علم و تقویٰ) بھی تیرے ہاتھ سے نہ جائے گا۔ میں ایک  
بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا جن کی حالت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کے دل  
میں خطرہ گذرنا وہ اس کو بیان فرما دیا کرتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے  
کہ جو حالت میری ہے کیا تم کو مرغوب ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں  
مرغوب ہے۔ فرمانے لگے کہ میں صائم الدہر ہوں اور ہمیشہ آخر شب  
میں افطار کیا کرتا ہوں (تم بھی ایسا کرو) اور اس شہر کا کھانا پاکیزہ  
نہیں ہے، لہذا اس سے احتیاط کرو (کہ یہی بات تم کو بھی نصیب  
ہو جائے گی) حضرت سرتی سقطنی حضرت جنید کو وعظ فرمانے کا  
مشورہ دیا کرتے تھے (اور وہ انکسار کی وجہ سے ملتے نہ تھے) آخر  
جنید نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وعظ  
فرمانے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جنید سرتی سقطنی سے ملے  
تو ان کے ذکر سے پہلے ہی، انھوں نے فرمایا کہ (کیوں جناب) ہماری نہ  
مانی یہاں تک کہ (سرکار کی طرف سے) حکم ہوا: "تم پر افسوس کہ  
لوگوں کا واعظ بن گیا، حالانکہ تیرے اعمال ابھی تک ناکارہ ہیں (کہ اپنا  
ہی واعظ بننے کی ضرورت باقی ہے) سوائے حق تعالیٰ شانہ کے نہ سطح  
زمین پر کوئی ہے جس سے مجھ کو خوف یا طمع ہو نہ آسمان میں ہے نہ دنیا  
میں اور نہ آخرت میں۔ ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ کیا آپ کے پروردگار  
نظر آتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا نظر نہ آئے تو (میں زندہ بھی نہ  
رہ سکوں) یہیں پارہ پارہ ہواؤں۔ سائل نے کہا کہ کس طرح نظر

مجدد مقسوم کی خدا کے بس  
ہو، اور عراق میں اس کا  
پھر مال ہو، اور بجز اس  
ہو تو جو کچھ بھی اس کا ترک ہے  
اس کو اطلاع بھی نہ ہوگی  
مشرکہ پہنچ کر رہے گا، تم لوگ  
متباہے لئے مناسب ہیں  
ہے کہ مضمون کا ہم پر غلبہ  
اللہ کے بند مقام کی انگلی  
نفس کی نفسانیت کو مٹا  
طرف رجوع کرے۔ جبکہ  
لی عداوت آتی ہے تو بتا  
بت ہی سے محبت کرتا ہے  
(کوئی خوبی نہیں ہے۔  
اگر ان کے موافق ہوا کہ  
قرآن و حدیث اس کے  
ان کے قلب کی طرف  
دھل کر قلب جب قرآن  
ہے۔ اور جب مقرب ہو جائے  
نصیب ہوتا ہے تو اس کو  
کی ہے اور کیا چیز باطل  
؟ اس کو اپنا رب کے  
رہتا ہے۔ وہ ہر وقت جزو  
بہار بن جاتا ہے کہ دنیا  
بہت تو یہاں (بہاری جلس



قَالَ يُعْمَضُ عَيْنِي وَجُودُهُ قَلْبِي رَبِّهِ كَمَا  
 آدَاهُمْ نَفْسُهُ فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَشَاءُ ۖ يَرَى  
 قَلْبَهُ ۖ يَرَى صِفَاتِهِ ۖ يَرَى احْسَادَهُ ۖ يَرَى  
 لُطْفَهُ ۖ يَرَى بَرَّهُ ۖ يَرَى كَيْفَهُ كَمَا كَانَ أَبُو  
 الْقَاسِمِ الْجَنِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَيْسَ  
 عَلَى مَنِّي ۖ الصُّوفِيُّ مَن صَفَاعَيْنِ وَجُودِهِ  
 يَكُونُ قَلْبُهُ سَفِيدًا بَيْدَهُ وَبَيْنَ رِجْلَيْهِ  
 عَرَّ وَجَلَّ ۖ لَا يَكُونُ صُورَةً حَتَّى يَرَى  
 بَيْدَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ  
 يُؤَدِّبُهُ ۖ يَا مُرَّةً وَيَسَّاهُ ۖ يَرَكُّ  
 قَلْبَهُ وَيَصْفُو أَسْرَهُ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ ۖ  
 وَيَدُّهُ فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ۖ أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ آدَمُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ يَا نَسْرُ يَا نَبِيَّةَ ۖ وَحَسَابُ  
 النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا نَسْرُ يَا نَبِيَّةَ ۖ  
 فَإِذَا دَخَلُوا الْجَنَّةَ سَكَتُوا بِالْعَرَبِيَّةِ  
 بَلْفَغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَطَاعَ الْعَبْدُ لِلَّهِ تَعَالَى  
 أَعْطَاهُ الْمَعْرِفَةَ ۖ فَإِذَا أَعْطَاهُ لَمْ يَسْلَمْهَا  
 مِنْهُ لِيَعْلَمَ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ يَا نَسْرُ  
 خَاطِرُ الْمَلِكِ فَيَنْظُرُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ  
 يَقِفُ عِنْدَكَ ۖ يَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمِنْ  
 آيِنَ أَنْتَ ۖ يَقُولُ أَنَا حَظُّكَ مِنَ الشُّوْخِ  
 مِنَ الْحَقِّ ۖ أَنَا الْحَقُّ ۖ أَنَا مِنَ الْحَقِّ ۖ أَنَا  
 مِنَ الرَّقِيقَةِ ۖ يَلَاذِلُكَ الْخَاطِرُ بِأَطْنَةِ

آتے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اس کا وجود میری آنکھوں کو تو ہنسنے  
 کر لیتا ہے اس کے بعد اس کا رب اس کو اپنا دیدار دکھاتا ہے جس طرح  
 کہ جنت میں اپنا دیدار دکھائے گا جس طرح بھی چاہے گا۔ اپنی ذات بھی  
 دکھاتا ہے صفات بھی دکھاتا ہے اور احسان بھی دکھاتا ہے لطف بھی  
 دکھاتا ہے کرم بھی دکھاتا ہے اور کنار عاطفت بھی دکھاتا ہے۔ ابوالقاسم  
 جنید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا؟  
 صوفی وہ ہے جو اپنی بہت سی صاف ہو لیا ہو کہ اس کا قلب اس کے  
 اور رب کے درمیان سفیر بن جائے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لا کر ادب سکھائیں  
 اور امر دہی فرمادیں اُس وقت تک صوفی نہیں بنتا۔ اس کے بعد اس کا  
 قلب ترقی پاتا اور اس کا باطن صاف ہو کر شاہی آستانہ پر باطن حالت  
 پہنچتا ہے کہ اُس کا ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں  
 ہوتا ہے۔ اول جو آدم علیہ السلام نے بات کی تو سریانی زبان میں  
 بات کی۔ اور قیامت کے دن لوگوں سے حساب کتاب بھی سریانی  
 زبان میں کیا جائے گا۔ ہاں جس وقت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو  
 سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان یعنی عربی میں باتیں کریں گے۔ ایک  
 بزرگ کا قول ہے کہ جب بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو حق تعالیٰ  
 اُس کو معرفت عطا فرماتا ہے۔ اس کے بعد جب نافرمان بن جاتا ہے  
 تو اس معرفت کو اس سے پھینتا نہیں (بلکہ قائم رکھتا ہے) تاکہ اس کی  
 وجہ سے قیامت کے دن اُس پر محبت قائم ہو (اور نادانیت کا غرور  
 نہ کر سکے) خاطر فرشتہ جب مومن کے قلب میں واقع ہوتا ہے تو وہ اس کے  
 پاس توقف کرتا اور اس سے پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟  
 وہ جواب دیتا ہے کہ میں نبوت میں کا تیرا حصہ ہوں۔ حق کی طرف سے آیا  
 ہوں۔ میں برحق ہوں۔ میں محبوب کی طرف سے آیا ہوں۔ میں اس کی  
 طرف سے آیا ہوں جو (ظاہر و باطن کا) نگہاں ہے۔ پس یہ خاطر اس کے باطن

وَمَعَهُ وَبَصَرًا ۖ تَرَاهُ يُحِبُّ الْخَلْقَ ۖ يَهْدِيهِ  
 مِنْ وَطَنِهِ ۖ ثُمَّ يَأْتِيهِ أَمْرٌ فَيَرْجِعُ  
 بَعْضُ الْإِنْعَاجِ ۖ ثُمَّ يَأْتِيهِ أَمْرٌ فَيَرْجِعُ  
 أَيْضًا حَتَّى يَأْتِيَ الشُّكُونُ فَإِذَا جَاءَ الشُّكُونُ  
 كَانَ الْحَدِيثُ دَائِمًا ۖ تَرَاهُ كَأَنَّهُ يُصْنَعُ  
 بِإِذْنِهِ إِلَى أَحَدٍ مَجَانِبَهُ حَتَّى تَأْتِيَهُ  
 قَامَ رَجُلٌ يُطَلِّبُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا  
 فَأَقْعَدَ ۖ وَقَالَ أَنَا أَمْرٌ بِالْإِهْدِ  
 فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْآخِرَةِ ۖ ثُمَّ سَأَلَ  
 اللَّهُ تَعَالَى ۖ إِزْهَدْ حَتَّى يُعْطِيَكَ الْحَقُّ  
 عَنْ وَجَلٍ فَلَا تَأْخُذْ ۖ أَوْحَى اللَّهُ مَعَهُ  
 وَجَلًا ۖ لَمْ يَعْشِرْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ بِأَعْيُنِهِ أَحَدٌ رَأَى أَوْتَرَكَ ۖ  
 وَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا رَبِّ أَوْصِنِي قَالَ  
 أَوْصِيكَ فَرِي ۖ ثُمَّ قَالَ أَوْصِنِي قَالَ  
 أَوْصِيكَ لِي ۖ هَكَذَا أَرْنُكَ مَرَاتٍ  
 فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ أَوْصِيكَ  
 لِي لِكَلَامٍ حَتَّى تَنْفَقَسَ  
 عَنْكَ بَيْضَةُ وَجُودٍ لَوْ  
 وَيَضْمَرُكَ جَنَاحُ  
 الشَّرِّ وَيَفْعَلُ فِيكَ  
 الصَّبِيحَ  
 حِينَئِذٍ

ۛ

اس کے کان اور اس کی آنکھ سب میں لبریز ہو جاتا ہے (جس کا اثر یہ ہو گا کہ)  
 تو اس کو دیکھے گا کہ تنہائی کو محبوب سمجھے گا اور اپنے باطن سے ہجرت کر بیٹھے۔  
 اس کے بعد ایک دوسرا مضمون پیش آئے گا جو اس کو کچھ مذہب بنا دیتا  
 ہے۔ پھر اس کے بعد ایک بات اور پیش آتی ہے جو اس کو مذہب بنا دیتی  
 ہے۔ یہاں تک کہ شکون آ جاتا ہے (اور اب خلوت یا مخلوق و وطن سے  
 نفرت کا اثر باقی نہیں رہتا، پس جب شکون آ جاتا ہے تو اب ہر وقت کار و  
 نیاز ہو جاتا ہے۔ تو اس کو دیکھے گا کہ گویا کسی کی طرف کان لگائے ہوئے ہو  
 اور اس کے پہلو میں کوئی باتیں کرنے والا ہے جو اس سے باتیں کر رہا ہے  
 ایک شخص کھڑا ہو کر دنیا کی کوئی چیز آپ سے مانگنے لگا۔ آپ نے اس کو  
 بٹھایا اور فرمایا کہ میں تو تم سے یوں کہتا ہوں کہ دنیا کی رغبت دور کرو  
 اور اس کے بعد آخرت کی رغبت بھی دور کرو۔ اس کے بعد اللہ سے  
 مانگو (کہ جو بہتر سمجھے وہ عطا فرمائے) رُہ اختیار کر یہاں تک کہ  
 حق تعالیٰ دے تب بھی نہ لے۔ حق تعالیٰ نے عینے علیہ السلام کی  
 جانب وحی بھیجی کہ ”لے عینے ڈرتے رہو کہیں میں تمہارے ہاتھ سے  
 جاتا رہوں“ مومن نے علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ لے میرے  
 پروردگار کسی خاص بات کی نصیحت فرمائیے۔ ارشاد ہوا خاص نصیحت  
 یہ ہے کہ ”مجھ کو حاصل کرو“ پھر انھوں نے عرض کیا کہ خاص نصیحت  
 فرمائیے۔ حکم ہوا کہ خاص نصیحت یہی ہے کہ ”مجھ کو حاصل کرو“ چار مرتبہ  
 ایسا ہی ہوا کہ یہی جواب ملا خاص نصیحت یہ ہے کہ مجھ کو حاصل کرو“  
 وعظ کہنا جائز نہیں یہاں تک کہ تیرا بیضہ ہستی شکست ہو اور شریعت  
 کا بازو تجھ کو سیسہ اور تیری تربیت کر کے) مانگ کی قابلیت نکلے۔  
 ملے یا تو یہ مطلب کہ حق تعالیٰ کے دینے پر بھی اُس شے کی رغبت کے سبب پس کو نہ لے  
 بلکہ اگر لے تو سرکار کا عطیہ مجھ کو دیکھنے خیال سے لے، اور یا یہ مطلب کہ خود سوال کرنا  
 تو درکنار ایسا قدم ہونا چاہیے کہ ملنے پر بھی انکار کرے۔ اور کہے کہ مجھ کو تو صرف تو ہی  
 دے رہا ہے۔ اور یہی چاہتا ہوں کہ تو مل جائے۔ نہ میں دنیا کو نہ آخرت ۛ

میری آنکھوں کو تو بس  
 دیدار دکھاتا ہے جس طرح  
 چاہے گا۔ اپنی ذات بھی  
 بھی دکھاتا ہے تلف بھی  
 ت بھی دکھاتا ہے ابوالف  
 طرف سے ہے ہی کیا  
 اس کا قلب اس کے  
 حالت نہ ہو جائے کہ  
 رف لاکر ادب سکھائیں  
 بنتا۔ اس کے بعد اس کا  
 آستانہ پر ایس حالت  
 شد علیہ السلام کے ہاتھیں  
 تو سربانی زبان میں  
 ب کتاب بھی سربانی  
 اصل ہو جائیں گے تو  
 تیں کریں گے۔ ایک  
 ہے تو حق تعالیٰ  
 فرمان بن جاتا ہے  
 ہتا ہے تاکہ اس کی  
 نور واقفیت کا غلہ  
 ہوتا ہے تو وہ اس کے  
 اور کہاں سے آئیے  
 کی طرف سے آیا  
 ہوں۔ میں اس کی  
 یہ خاطر اس کے ہاتھ

وَتَلْقُطُ حَبَاتِ الْقَضْبِ وَتُؤْتِرِيهِمْ بِرِيْدِهِ هَذَا  
 تَرَوْا الْكَلَامَ عَلَى النَّاسِ وَدَعَا تَهُمْ إِلَى اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَكُونَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَاذِبٌ وَفِيهِ  
 أَهْلِيَّةُ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَاللَّعْنَةُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ بِأَحْمَدٍ هَذَا الْحُكْمُ الظَّاهِرُ بِالْعَمَلِ بِهِ  
 ثُمَّ انْظُرُوا مَاذَا تَرَوْنَ مِنْ طَيْبٍ مُرَّيٍ وَمُنَاجَاةٍ  
 الْعَوَامِّ لِلْعَوَامِّ عُسَّاقٍ بِأَتَكَلَّمُ وَأَنْتَ عِنْدِي  
 عَدَمٌ ۚ وَالسَّمَاءُ وَالْأَرْضُ عِنْدِي عَدَمٌ ۚ وَ  
 لَيْسَ يَنْفَعُنِي وَلَا يَضُرُّنِي إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 (سُؤَالٌ) مَا مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِ الْمُشَايِخِ خُذِ  
 الْغُرْبَةَ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ قَالُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 أَيْ خُذْهُ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِحْتِمَادِ فِي الصَّلَاةِ وَ  
 الصِّيَامِ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ لِقُرْبِهِ وَنُطْفِئِهِ ۚ فَإِذَا  
 قَرَّبَهُ وَالنُّطْفَةُ فَتَرَعْنِ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَفْطِنَ  
 بِشَرِّهِ وَمَوَائِدِكَ ۚ يَطْلُبُ ذَلِكَ  
 الطَّرِيقَ وَيَدْعُكَ ۚ كُلُّ مَنَّهُمْ قَدْ اسْتَعْلَى  
 هَذَا عِبْدٌ جَاهِلٌ وَدَرْهَمٌ وَهَذَا عِبْدٌ  
 سُلْطَانِي ۚ وَهَذَا عِبْدٌ نَفْسِهِ وَخَوَافِهِ ۚ  
 كُلُّ مَنَّهُمْ قَدْ اسْتَعْلَى ۚ هَذَا إِلَهِيكُمْ  
 وَهَذَا إِلَهِيكُمْ وَهَذَا إِلَهِيكُمْ وَ  
 هَذَا إِلَهِيكُمْ مِنَ النَّارِ وَهَذَا إِلَهِيكُمْ  
 لِلْجَنَّةِ ۚ قَامَ شَخْصٌ قَلْبُهُ لِلَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَمَعَ اللَّهِ  
 مُتَعَلِّقٌ بِاللَّهِ  
 زَاهِدٌ

اس وقت تو نفل کا دانہ چبے گا اور اپنے نفس پر ترجیح دے کر دوسروں  
 کے منہ میں ڈالے گا (کہ مخلوق تجھ سے متمتع اور شکم سیر ہوگی) حضرت  
 محبوبِ بھائی! تمہارا اس سے مطلب یہ تھا کہ جب تک حق تعالیٰ کی طرف سے  
 کشش نہ ہو اور لوگوں کو وعظ سنانے اور خدا کی طرف بلانے کی قابلیت  
 نہ آجائے اُس وقت تک وعظ گوئی اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانا ترک  
 کرنا چاہیے۔ حکم یعنی ظاہرِ شریعت کو اس پر عمل کر کے مضبوط مقام ہو۔  
 اس کے بعد دیکھنا کہ کیا کچھ اس کا مزہ دار قُرب اور راز و نیاز نظر آتا ہے۔  
 عوامِ انسان تو بس کھانے کے عاشق ہیں (ان کو قُرب و راز و نیاز سے  
 کیا حفظ) میں وعظ کہتا ہوں مگر خالی کہ (اے مخاطب) تو بھی  
 میرے نزدیک معدوم ہے اور آسمان و زمین بھی میرے نزدیک معدوم  
 اور بجز حق تعالیٰ کے نہ مجھ کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان (سوال)  
 ایک بزرگ کا قول ہے کہ "مُرید کو اس سے پہلے تھا کہ وہ سمجھنے لگے"  
 اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے  
 پہلے کہ وہ قُربِ حق اور نطفِ حق سے واقف ہو اس کو عبادت اور  
 نماز روزہ کے مجاہد میں لگاؤ کیونکہ قُرب و نطف سے کامیاب بننے کے  
 بعد وہ اعمال میں مستی کرنے لگے گا۔ پس اس سے پہلے کہ وہ تہائے  
 (رُوحانی) غور و نوش سے واقف ہو اس سے مجاہدہ کرنا ورنہ اس کا  
 مزہ چکھنے کے بعد وہ (اسی کا پوازا ہو کر تہائے قابو کا نہ رہے گا اور اہم  
 کو چھوڑ کر اسی کا طالب بن جائے گا) (انسوس کہ) ہر شخص دھندے میں  
 لگا ہوا ہے کہ یہ بندہ جاہ بنا ہوا ہے تو یہ بندہ درہم۔ اور یہ بندہ سلطنت  
 بنا ہوا ہے۔ تو یہ بندہ نفس و بندہ لباس۔ سب ہی دھندے میں  
 لگے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے روزہ میں مشغول ہے۔ تو یہ اپنی نماز میں اور  
 یہ خلوت کردہ میں۔ اور یہ دونوں کے خوف میں مشغول ہے۔ تو یہ جنت کی  
 محبت میں (مگر) ایک شخص خدا کا بندہ ایسا کھڑا ہوا کہ اس کا دل اللہ کے  
 واسطے اور اللہ ہی کے ساتھ ہے کہ اللہ سے لگاؤ والہ اور مخلوق سے



تَقْرُمُ قِيَامَتَكَ ۖ يُعَوِّزُكَ مِنْ عَشَائِكَ لُقْمَةُ  
تَقْرُمُ قِيَامَتَكَ ۖ دَرَجَ الْحَالَةِ تَدْخُلُ فِيكَ وَ  
تَنْزُوجُ بِقَلْبِكَ ۖ وَيَكُونُ لَكَ فَرَاخٌ تَطِيرُ ۖ  
تَقِفُ عَلَى مِرْقَاةِ سِرِّكَ ۖ تَأْتِي شَرْقًا وَغَرْبًا  
بَرًّا وَبَحْرًا ۖ أَنْتَ نَارُكُمْ ۖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهَوْا  
بِئْسَ الرَّجُلُ يَسْتَبِيهُ بَعْدَ الْمَوْتِ ۖ يَتَكَبَّرُ  
لِلْفَقِيرِ أَنْ يَتَّقِيَ بِالنَّعَانَةِ وَيَتَرَدَّى  
بِالْعِفَّةِ ۖ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْحَقِّ عِزًّا وَ  
جَلًّا ۖ وَيَسْعَى بِقَلْبِهِ الصِّدْقَ ۖ طَالِبًا  
لِبَابِ الْقُرْبِ ۖ مَهْمًا وَلَا عَيْنَ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ مَهْمًا وَلَا عَيْنَ الْحَيِّ وَالْمُتَوَدِّ  
تَتَقَبَّلُهُ عَيْنَاةُ الْحَقِّ وَلَا مَنَّةَ وَرَحْمَةً  
وَشَوْقَهُ إِلَيْهِ وَجَدَّ بَاتَهُ وَنَظَرَ آتَهُ وَ  
مُبَاهَاةَ وَمَوَازِيحَ أَرْوَاحِ أَنْبِيَائِهِ وَ  
مَلَائِكَةِ تَقْصِيهِ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْوَاحِ  
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ تَرْفَعُهُ إِلَى الْحَقِّ رَفًّا  
يَا مَوْتِي الْقُلُوبُ طَلِبُكُمْ لِحُجَّةٍ قَدْ كُفِّرَ  
عَنِ الْحَقِّ ۖ انْزِعُوا انْزِعُوا ۖ انْزِعُوا انْزِعُوا  
عَلَيْكُمْ بِقَصْرِ الْأَمَلِ حَتَّى يَقْرُبَ قَلْبُكُمْ وَ  
يَصْفُو عَيْنُ الْحَقِّ سِرًّا ۖ وَيَدْنُو إِلَى الْحَقِّ  
وَتَقْرَأُ أَسَافَتَكَ ۖ تَقِفُ سَطْرًا سَطْرًا وَ  
كَلِمَةً كَلِمَةً وَخَوْفًا خَوْفًا عَلَى أَوْفَانِكَ  
وَأَزْمَانِكَ وَسَاعَاتِكَ وَلِحَفَاطَتِكَ  
وَيَتَبَيَّنُ

پہنچائے گا (باقی اس سے پہلے) کہ اس اور (اللہ والا ہونے کا) دعوے  
کرنا چھوڑے (کیونکہ تیری حالت یہ ہے کہ) پشتہ تجھ کو کاٹے تو تجھ پر  
قیامت آجاتی ہے اور کھانے کا ایک نوالہ خالص ہو جائے تو قیامت  
ہو جاتی ہے۔ حالت (اور واردات) کو اجازت دے کہ تیرے اندر  
داخل ہو کر تیرے قلب سے اختلاط کرے اور (دونوں کی آمیزش  
سے) روحانی پتھر پیدا ہو جو پرواز کرے اور تیرے باطن کی سیر بھی  
پر جا بٹھہرے۔ اور مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے۔ (تو خواب  
خفت میں) سہیا ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ جب موت آئے گی تب انھیں  
کھلیں گی۔ برا شخص ہے جس کی آنکھ مرنے کے بعد کھلے۔ فقیر کی  
شان یہ ہے کہ قناعت کا تہ بند باندھے اور پارسانی کی چادر اوڑھے  
یہاں تک کہ حق تلے تک پہنچے اور دروازہ قُرب کا طالب بن کر صدق  
کے باطن پر دوڑتا ہے کہ دنیا و آخرت اور خلق و ہستی سب بھاگتا  
ہے (آخر کار) حق تلے کی عنایت اس کی شفقت اس کی رحمت  
اس کی طرف اشتیاق اس کے جذبات اس کی توجہات، اس کا  
(گروہ ملائکہ پر) فخر فرمانا اس کے انبیاء کی ردوں اور اس کے  
فرشتوں کے گرد ہا گروہ اس کا استقبال کریں گے۔ ملائکہ و راطع  
انبیاء و مرسلین (برائی بنے ہوئے) اس کے ساتھ ہو کر اس کو (دلہن  
بن کر) حق تلے تک پہنچائیں گے۔ اے مُردہ دلو! جنت کی  
طلب نے تم کو حق تلے سے مجرب بنا دیا (کہ طالب مولیٰ نہ بن سکے)  
پچو پچو اور ٹوٹو ٹوٹو۔ اُمیدوں کو کم کرنا کہ تیرے قلب کو قُرب اور  
باطن کو مخلوق سے صفائی نصیب ہو۔ اور وہ حق کے قریب جا پہنچے کہ  
تو اپنی تقدیر کے پڑھ سکے اور وقت و زمانہ و سماعت و لمحظہ (کی تعین کے  
ساتھ) اس کی سطر سطر اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف سے واقف ہو جائے  
اور تجھ کو معلوم ہو جائے کہ تیرا انجام کار کیا ہوتا ہے۔ جوں جوں خوف

لَكَ مَا تَوَلَّى إِلَيْهِ كُلَّمَا جَاءَكَ الْخَوْفُ إِلَيْهِ  
جَاءَ بِهِ الْقُرْبُ عِنْدَكَ حَيْثُ كَانَ الْثَبَاتُ بِلَا  
تَبَالٍ طَالَ عُمْرُكَ أَمْ قَصُرَ قَامَتِ الْقِيَامَةُ  
أَوْ لَمْ تَقُمْ أَحَبَّكَ الْخَلْقُ أَمْ بَغَضُوكَ  
أَخْطَاكَ أَمْ حَرَمُواكَ ثُمَّ قَامَ صَارِخًا وَ  
عَظِيمًا وَجْهَهُ ثُمَّ كَشَفَهُ ثُمَّ قَالَ يَا نَارُ كُونِي  
بُرْدًا وَسَلَامًا أَللَّهُمَّ لَا تُبَيِّدْ أَخْبَارَنَا ثُمَّ  
قَالَ وَقَالَ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لِلْفَضِيلِ بْنِ عَازِمٍ  
كَفَى اللَّهُ عَنَّا تَعَالَى كُنْ نَبِيٌّ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ، فَيُنَا  
لَكَ الْخَلْقُ خَلْفَتُكَ حَذَرِينَ بِبُرْدُونَ مَا تَوَلَّى قُلُوبُهُمْ  
وَسُجْلَةً خَاوِفًا أَنْ لَا تُقْبَلَ أَعْمَالُهُمْ حَافِلًا  
سُوءِ الْخَاتِمَةِ كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ إِنَّمَا هُوَ لِبَاسٌ دُونَ لِبَاسٍ قِي  
لِقَامٌ دُونَ طَعَامٍ وَأَيَّامٌ قَلِيلٌ  
يَا عَلَامُ اعْلُقْ بَابَ مَنَّةِ الْخَلْقِ وَقَدْ  
لَمْ يَكُنْ لَكَ بَابٌ مَنَّةِ الْحَيِّ ثُمَّ قَامَ وَجَعَلَ  
عِلْمُ نَارٍ مَنَّةً وَتَارَةً شِمْلًا وَاضْعَايْدَةً  
عَلَى صَدْرِكَ قَالِصًا عَلَى تَدْيِيهِ ثُمَّ قَعَدَ وَ  
قَالَ يَا أَعْيُ أَدْخُلْ هَذَا الْبَابَ الْمَقْشُوعَ  
لَا تَكُنْ هُوَ يَا بَابُ مَقْلَقٍ وَمَقْشُوعٍ أَدْخُلْ هَذَا  
الْمَقْشُوعَ بِإِصْبَعٍ السَّبَبِ بِالسُّنَّةِ لِأَحْيَاءِ الشَّرْعِ  
كَتَبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمَ  
لِأَيِّ الْمَسْبُوبِ بِإِصْبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَلَاكِهِ الْكُسْبُ  
سُنَّتُهُ

اللہ والا ہونے کا دعوے  
پیشہ تھ کو کالے تو بھڑ  
نہ ہو جائے تو قیامت  
ت ہے کہ تیرے اند  
ر (دونوں کی آمیزش  
رے باطن کی سیڑھی  
سیر کرے۔ تو خواب  
صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ن آئے گی تب تکھیں  
بعد کھلے۔ فقیر کی  
سائی کی چادر اوٹھے  
کا طالب بن کر صدق  
رہتی مسک بھاگتا  
ت اس کی رحمت  
تہات، اس کا  
ہوں اور اس کے  
کہ ملائکہ اور رافع  
تھ ہو کر اس کو (دہن  
دلو! جنت کی  
بولی نہ بن سکے)  
لب کو قرب اور  
قرب چاہیے کہ  
لحظ (کی تعین کے  
واقف ہو جائے  
جوں جوں خوف

تجھ کو خدا کی طرف کھینچ گا دُوس دُوس قرب اس کو تیری طرف کھینچ گا۔  
وہ وقت ہے اطمینان کا کہ تیری عمر کم ہو یا زیادہ، اور قیامت آوے یا  
نہ آوے، اور مخلوق تجھ سے محبت رکھے یا عداوت اور کچھ دے یا نہ دے  
تجھے مطلق بھی پروا نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ چنچ مار کر کھڑے ہو گئے اور  
اپنا منہ ڈھانپ لیا۔ اس کے بعد منہ کھولا اور فرمایا کہ اے آتش  
(شوق) ٹھنڈی اور سلامتی دالی بن جا (اور مجھ کو زیادہ بے تاب  
مت کر) یا اللہ ہلکے حالات کا افشامت کجو۔ اس کے بعد آپ  
بیٹھ گئے اور فرمایا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے کہا  
کہ آئیے ہمارے متعلق حق تعالیٰ کا جو کچھ علم واقع ہوا ہے اس پر  
ردویں (کہ خدا جانے جنتی قرار پائے ہیں یا دوزخی؟) یہ لوگ تھے  
درحقیقت ڈرنے والے اور لرزنے والے کہ دیتے تھے جو کچھ بھی بن پڑتا  
تھا اور پھر بھی ان کے قلوب لرزاں رہتے تھے۔ ڈرتے تھے کہ سب ادا  
ان کے اعمال مقبول نہ ہوں اور اندیشہ رکھتے تھے انجام کے بگڑ جانے  
کا۔ امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ (زندگی۔) دن تو چند  
ہیں اور (کام بہت کہ) یکے بعد دیگرے لباس اور نیے بعد دیگرے  
کھانا۔ صاحبزادہ۔ مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کر (یعنی کسی کا  
احسان مت اٹھا) کہ حق تعالیٰ کے احسان کا دروازہ کھل جائیگا (اور  
خزانہ غیب سے ملے گا) اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے۔ اور سینہ پر ہاتھ  
رکھ کر چھاتی پکڑ کر۔ (وجد کی حالت میں) دائیں بائیں جھومنے لگے۔ اس  
بعد بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے اندھے اس کھلے ہوئے دروازہ میں داخل  
ہو جا۔ بس دو ہی دور درازے ہیں جن میں ایک بند ہے اور ایک کھلا ہوا۔  
پس اس کھلے ہوئے (دروازہ حق) میں داخل ہو جا۔ شریعت نبویہ کو  
زندہ کرنے کے لئے سنت کے موافق سبب کو ساتھ لے۔ اس کے بعد  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کا متبع بن کر مسد بلا سباب  
کی طرف بڑھ۔ کیونکہ کسب آپ کی سنت ہے (جس کی آپ نے تو لا تعلیم

وَالرَّكْعُ حَالَتُهُ ۖ ثُمَّ إِنَّ قَدَرْتَ أَنْ تُفْنَى  
عَنْكَ فَأَنْعَلْ ۖ لَا مَعَ السَّبَبِ وَلَا مَعَ الْحَالِ ۖ  
مُتَوَصِّلًا لِلْحَقِّ ۖ يَكْفِيكَ يَرْفَعُكَ وَيَقْبَلُكَ بَلْ  
يُعْطِيكَ مَا لَا تَعْرِفُ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا  
تَعْلَمُونَ ۖ مُسَلِّمًا لَا مَوَاجِدَ قَدِيرًا ۖ أَيُّمَا سَقَطَتْ  
لَقَطَتْ فَضَّلَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ ۖ أَيُّمَا تَوَجَّهَتْ  
فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ ۖ رَأَيْتَ قُرْبَهُ وَأَنْسَهُ وَرَأَيْتَهُ  
وَرَحْمَتَهُ ۖ مَثَلُ الْغَنِيِّ مَثَلُ رَجُلٍ أَغْنَى يَأْتِيهِ  
طَعَامُهُ عَلَى أَطْبَاقٍ ۖ تَأْتِيهِ وَلَا يَعْلَمُ جَهَنَّمَ ۖ  
كَفَى إِذَا عِلِمَ أَصْلَهَا طَلَبَ تِلْكَ الْجَهَنَّمَ وَسَدَّ جَمِيعَ  
جِهَاتِهِ ۖ هَكَذَا هَذَا الْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ أَنَّ اللَّهَ  
هُوَ الْمُسْتَعِظُ هُوَ الْمُحِطُ هُوَ الْمَوْجِبُ إِلَيْهِ  
ذَلِكَ يُعَلِّقُ قَلْبَهُ بِاللَّهِ تَعَالَى نَفْسَهُ مَشْفُوقًا  
لَوْ عَلِمَتْ أَنَّهَا عَدُوٌّ تَوَكَّلَ وَقَاتَلَتْ لَخَالَتْكَ وَ  
مَا نَعْتَبَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهَا مِنْهُ  
فَذَلِكَ حَقُّهَا ۖ أَنْتَ لَا تَصْلَحُ لَكَ الشَّرَافُ  
بَلْ تَصْلَحُ لَكَ الْأَسْوَاقُ ۖ لَا يَصْلَحُ لَكَ  
أَنْ تَطْلُعَ عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى ۖ  
الْمُطْلِعُ عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى  
يَكُونُ آخِرَ سَبَبٍ ۖ مَنْ لَا يَلِيكَ سَبَبٌ  
فَلْيَخْلُ عَنْ الْخَلْقِ ۖ لِيَكُنْ  
مَا وَاهُ الْكُهُونُ وَالسَّوْجِلُ  
وَالْبَرَارِيُّ وَالْعِفَارِيُّ مَنْ  
لَا يَتِمُّكَ أَنْ  
يَجْمَعُ

دی ہے) اور توکل آپ کی حالت ہے۔ (جس پر عمر ہر فعلاً آپ قائم رہا)  
آس کے بعد اگر اپنے آپ سے فنا ہو جانے پر تجھ کو قدرت ہو تو اس کو  
حاصل کر کہ نہ سبب کی معیت رہے نہ حال کی۔ بس حق تعالیٰ کے حوالہ ہو کہ  
وہی کافی ہے۔ وہی تجھ کو اٹھائے گا اور قریب لے آئے گا بلکہ ایسا کچھ  
دیگا جس سے تو آگاہ بھی نہیں (چنانچہ وہ خود فرماتا ہے) اور اللہ جانتا  
ہے اور تم نہیں جانتے: "تو اس کی تقدیر کی موجوں کے حوالہ ہو جا کہ جہاں  
بھی گرے گا فضل خدا کا دانہ چمک لے گا۔ جب بھی منہ کرے گا اُدھر ہی اللہ  
کی ذات پائے گا۔ اور تجھ کو اس کا قُرب و اُنس اور اس کی شفقت و رحمت  
نظر آئے گی۔ جس کو غنا نصیب ہو جاتا ہے اُس کی مثال ایسی ہو جاتی ہے  
جیسے نابینا شخص کو طباقوں پر رکھے ہوئے کھانے اس کے پاس چلے آئے  
ہیں اور اس کو معلوم نہیں کہ ہر سے آتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب اصلیت سے  
آگاہ ہو جاتا ہے تو ساری جانبین بند کر کے اسی اصل نمانک طالب  
ہو رہتا ہے۔ یہی حال اس بندہ کا ہوتا ہے کہ جب وہ واقف ہو گیا کہ اللہ  
یہی (ہر مشکل کو) کھانسان کرنے والا ہے وہی مینے، اور وہی (اسباب بہتیا  
فرما کر روزی کے طباق) اس کی طرف روانہ کرنے والا ہے تو وہ اپنے  
قلب کو اللہ ہی کے ساتھ وابستہ کر لیتا ہے۔ تیرا نفس تیرا عشق  
بنا ہوا ہے۔ اگر تو جانتا کہ وہ درحقیقت تیرا دشمن اور تجھ کو برباد کرنے والا  
ہے تو ضرور اس کی مخالفت کرتا اور اس کو کچھ بھی نہ دیتا۔ بجز اتنے آجے  
دانہ کے جس کے بغیر چارہ نہ ہوتا کہ یہ اس کا حق ہے (جس کا پہنچانا شرطاً  
ضروری ہے) تیری (حالت ایسی گندی ہے کہ) خلوت خانہ تجھ کو شایان  
نہیں بلکہ بازار شایان ہے۔ تو اس قابل نہیں کہ راز ہائے خداوندی  
پر مطلع ہو (کیونکہ تیری زبان تیرے قابو میں نہیں اور) رازِ خداوندی  
پر مطلع ہونے والا بے زبان ہوا کرتا ہے۔ جو اپنے راز کے چھپانے پر  
قدرت نہ رکھے اُس کو چاہیے کہ مخلوق سے باہر چلا جائے۔ جس میں اتنی  
طاقت نہ ہو کہ حکم اور علم (یعنی شریعت و طریقت کو) جمع نہ کر سکے تو

بَيْنَ الْخُكْرِ وَالْوُ  
يَوْمَ ۖ قَالَ ذَلِكَ  
تُطَلَّبُ الدُّنْيَا  
يَا أَحْمَقُ أَذَى  
الْفَتْرَةِ وَجَلَبِ  
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ  
عِنْدَنَا خَائِي  
تُقَادُ ۖ يَا مُدْ  
غَيْرَ مَوْضِعِهِ  
لَهُ حَالٌ وَشَرٌّ  
وَالْغَضَبُ لَهُ  
الْبَصِيرُ يَقُونُ  
فِيهِ وَاجِبَةٌ  
بِالطَّاعَةِ وَاللَّ  
الْحَلَالِ ۖ أَقْصَى  
أَذَى ۖ أَحَدُكُمْ  
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ  
أَحَدُكُمْ إِلَى أَحَدٍ  
الْحَرَامِ وَالْحَرَامِ  
نَهْدِي فِي  
فِي الْحَرَامِ  
قَدْ بَرَّ  
يَبْعُدُ

رہ فرملا آپ قائم رہیں  
بھ کو قدرت ہو تو اس کو  
س حق تعالیٰ کے حوالہ کر  
ہے آئے گا بلکہ ایسا کچھ  
نہا ہے اور اللہ جاننا  
کے حوالہ ہو جا کر جہاں  
منہ کرے گا ادھر ہی اللہ  
اور اس کی شفقت و رحمت  
مثال ایسی ہو جاتی ہے  
اس کے پاس چلے آئے  
تھی کہ جب اصلیت سے  
اصل نماز کا طالب  
وہ واقف ہو گیا کہ اللہ  
اور وہی اسباب بہتیا  
نے والا ہے تو وہ اپنے  
بیر نفس تیرا معشوق  
اور تجھ کو بہاد کر نیا لا  
نہ دیتا بجز اتنے آج  
ہے (جس کا پہنچنا نامرغاً  
خلوت خانہ تجھ کو شایان  
راز ہائے خداوندی  
اور راز با خداوندی  
راز کے چھپانے پر  
علا جائے جس میں قی  
ت کو جمع نہ کر سکے تو

بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ الْعِلْمُ سَيَّاطُ الْمَلِكِ يُؤَدِّبُ  
قَالَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ شَدِيدَةٍ وَقَافَةٌ وَفِيكَ  
تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَأَنْتَ تَدْعِي الْمَحَبَّةَ  
بِأَحْمَقٍ إِذْ عَيَّتَ حُبَّكَ وَتَطْلُبُ مِنْهُ دَفْعَ  
الْقَدَرِ وَجَلِبَ النِّفْعُ بِتَنْهٍ مَا أَنْتَ مِنَ الْقَوْمِ  
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ النَّفْسِ الْهَوَى وَالشَّهْوَةِ  
عَنْدَنَا حَكْمٌ عِنْدَنَا صَيَّارِفَةٌ عِنْدَنَا  
لِقَادٍ يَا مَدْعِيَا مَا هَذَا تَقُولُ الشَّقِيُّ فِي  
غَيْرِ مَوْضِعٍ إِلَّا عَاءٌ لَهُ مَوْضِعٌ وَوَقْتُ الْكَلَامِ  
لَهُ حَالٌ وَالشُّكُوتُ لَهُ أُخْرَى وَالظُّرُوءُ لَهُ حَالٌ  
وَالْعَقْلُ لَهُ أُخْرَى آيِنَ الْعَاوِلُ حَتَّى تَقْبَضَ  
الْصِّدْقُ يَقُونُ تَزِيلُ جَمِيعِ الرِّمَافِ مَا نَ عَلَيْهِمُ الْعِبَادُ  
فِيهِ وَاجِبَةٌ شُكْرُ الْمُتَوَكِّلِ يُقَابِلُونَ التَّعَمُّرَ  
بِالطَّاعَةِ وَالشُّكْرَ يَا مُرَكَّ بِالْقَلِيلِ مِنَ  
الْحَلَالِ أَقْصَرُ مِنْ هَذَا الْحَلَالِ إِنْ أَكْثَرْتَ  
أَذَاكَ أَحْذَرُ إِلَى أَخْبِ الْمَبَاحِ الْمُشْتَرِكِ  
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ أَخَذْتَ ذَلِكَ أَذَاكَ  
أَحْذَرُ إِلَى أَخْبِ الشُّبُهَةِ وَالشُّبُهَةُ رَأَى  
الْحَرَامَ وَالْحَرَامُ إِلَى النَّارِ أَلَسْتَ إِهْدُ مَنْ  
نَهَيْتَ فِي الْحَلَالِ وَأَمَّا الرَّهْدُ  
فِي الْحَرَامِ قَدْ لَكَ وَاجِبٌ  
قَدْ يَرُدُّ وَارِدٌ إِلَى الْقَلْبِ  
فَيَعْرِجُ عَنْ حِمْلِهِ  
كَأَلَمْ يَمَّا إِذَا  
جَاءَ

مناسب ہے کہ اس کی قیام گاہ غار اور ساحل اور جنگل اور بہا  
ہوں۔ گرانی ایک شاہی چابک ہے، جس سے ادب سکھایا جاتا ہے۔ یہ  
کلمہ آپ نے قحط و فاقہ کے زمانہ میں فرمایا تھا پرفسوس کہ دعویٰ تو  
(خدا کی) محبت کا کرتا ہے اور طلب کرتا ہے دنیا اور آخرت کو  
اسے بے وقوف دعویٰ تو اس کی محبت کا اور طالب ہے مشق کے  
رفع اور راحت کے حصول کا۔ پرے ہٹ تو اللہ والوں میں داخل نہیں  
تو بندہ مخلوقات اور بندہ نفس و ہوی و خواہشات ہے۔ ہملے پاس  
تمہارے پرکھنے کی کسوٹیاں ہیں۔ ہملے پاس صراف ہیں۔ ہملے پاس  
پرکھنے موجود ہیں۔ اسے مدعی (دعویٰ) چیز کیا ہے؟ تو بے محل بات  
کہہ رہا ہے۔ دعا کے مانگے کا بھی ایک محل اور وقت ہو اگر تمہارے کلام  
کرنے کا وقت اور ہوتا ہے اور خاموش رہنے کا وقت دوسرا۔ دیکھنے کا  
موقع اور ہوتا ہے اور آنکھ بند کرنے کا موقع اور۔ کہاں ہے کام  
کرنے والا کہ ہم اس کو اپنی صحبت میں لیں؟ جو صدیق ہوتے ہیں،  
محسن کا شکر ادا کرنے کے لئے ان کی عبادت ضروری بن کر ہر وقت  
اُن پر زیادہ ہوتی رہتی ہے کہ نعمتوں کے مقابلہ میں وہ شکر اور اطاعت  
پیش کیا کرتے ہیں۔ تجھ کو قہور اس احلال استعمال کرنے کا حکم ہے۔ اس  
حلال میں بھی کم ہی پرکتفا کر کہ زیادتی کرے گا تو اس کا استعمال تجھ کو  
اس مباح تک جا پہنچائے گا جو عام مومنین کے لئے مباح ہے۔ اور  
اور جب تو اس کو لینے لگے گا تو وہ تجھ کو مالی شتبہ تک لے جائے گا۔  
اور شتبہ حرام تک جا پہنچائے گا۔ اور  
حرام آگ تک پہنچائے گا۔ زائد وہی ہے جو حلال میں زہد اختیار کرے  
ورنہ حرام سے متعلق زہد اختیار کرنا تو (سب ہی پر) واجب ہے (لہذا  
اس سے بچنا کمال ہی کیا ہوا) واردات میں کوئی وارد قلب پر ایسا  
بھی آتا ہے کہ قلب اس کی برداشت سے عاجز ہو جاتا ہے، (لہذا  
انسان وجد میں آکر ٹپنے لگتا ہے) جیسے ماں کی حالت ہے کہ جب



نَعَى وَلَدَهَا تَصَرَّحَ وَتَخَوَّقُ ثِيَابَهَا ۖ يُعْجِزُ  
 الْعَقْلُ عَنْ حَمَلِهِ ۖ يَعْنِي بِرَأْسِ السَّمَاءِ وَالْوَحْلُ  
 تُخَالِطُ النَّاسَ بِاللَّعَاءِ وَتُوَافِقُهُمْ وَتَعَاشِرُهُمْ  
 بِاللَّعَاءِ ۖ وَتَلُوُّنَا بِأَرْدَةِ كَظَرَةٍ إِلَى وَعْدِ  
 اللَّهِ ۖ إِلَى طَعَامِ الْفَضْلِ إِلَى أَنْ يَثْبُتَ بِرَأْسِ  
 فِي مَشِيئَتِكَ لِنُظَاهِرَ بِمَشِيئَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 مِنْ شَرْطِ النِّجْمَةِ تَرَدُّدُ الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ بَيْنَمَا  
 أَنْتَ كَذَلِكَ إِذْ تَنْطِقُ لِسَانُكَ وَاسْمَعْتَ أَذْنَاكَ  
 وَفُتِحَتْ عَيْنَاكَ ۖ جَاءَتْ الْأَنْفَاقُ وَالْأَكْرَامُ  
 وَجَاءَ صَفَاءُ الْأَسْرَارِ شَمَارًا وَجَوَاهِرُ جَاءَتْكَ  
 الْجَدُّ وَالْخَدَمُ ۖ خَدَمَكَ الْكُلُّ وَحَمْدُكَ  
 الْكُلُّ ۖ وَبَاهِي بِكَ الْحَقُّ الْكُلُّ ۖ قَالَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا  
 نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ امْتَرُوا أَمَرَ اللَّهُ وَأَمَرَ  
 رَسُولُهُ ۖ اِعْمَلُوا فِيهِمَا ۖ مَا فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ  
 أَنَا وَلَا تَحْزَنْ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ ۖ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ  
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي  
 قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّمَاءِ وَالْظَّاهِرِ ۖ أَقْسَمَ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ بِالسَّمَاءِ وَمِنْ طَرَفَيْهَا ۖ طَرَفَا حَمْدُ  
 صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ طَرَفَا هَمَّتْهُ ثُمَّ بَنِيَتْهُ  
 نَبِيْنَا صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ  
 السَّرَّاعَةِ وَكَلِمَةُ رَبِّهِ ۖ وَرَأَاهُ بِعَيْنِي وَرَأَيْتُ  
 وَبِعَيْنِي قَلْبِي ۖ لَمَّا كَانَ مِنْ مَسِيرِ  
 رَبِّي السَّمَاءَ رَأَيْتُ فِي  
 الْأَرْضِ بِعَيْنِي

اس کے بچے کے مرنے کی خبر اس کو پہنچتی ہے تو وہ حج اٹھتی اور کپڑے  
 پھاڑ لیتی ہے۔ اس سے مراد آپ کی سماع اور وجد تھا۔ دعا مانگنے میں  
 ہم عام لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاتے اور معاشرت کے درجہ میں  
 اُن کی موافقت کرنے لگتے ہیں، باقی ہمارے دل تو سرور اور (شانِ تسلیم  
 کے سبب) وعدہ خداوندی اور غذائے فضل کے منتظر رہا کرتے  
 ہیں (کہ دعا مانگے بغیر بھی جو وعدہ فرما چکا ہے وہ ضرور پہنچائے گا) یہاں  
 تک کہ اس کا ثبوت بھی ہو جاتا ہے اپنے قصد و ارادہ کی رغبت اٹھا لے  
 ارادہ خداوندی سے کامیاب ہو۔ محبت کی شرط یہی ہے کہ قصد ارادہ  
 ترک کر دیا جائے۔ جب تیری یہ حالت ہوگی تو تیری زبان گویا دوکان  
 شنوا اور آنکھیں بینا بن جائیں گی۔ طرح طرح کے لطف و کم آئینگی  
 اور باطن کی صفائی پھیل میوے اور جواہرات بن کر آئیں گے اور خدم  
 و چشم تجھ کو نصیب ہوں گے کہ سب تیری خدمت کریں گے۔ اور سب  
 تیری مدح اور حق تعالیٰ شانہ تیرے ذریعہ سے سب ہی پر فخر فرمائیں گے۔  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کو رسول دیں وہ لو اور جس شے سے  
 بھی روکیں اس سے رک جاؤ۔ تعمیل کرد حکم خدا و رسول کی، اور  
 ان کے فرمان پر عمل کرو۔ اس راستہ میں "سم" اور "میں" مطلق نہیں  
 بس "تو ہی تو" ہے۔ کہ وہی اول ہے وہی آخر اور وہی ظاہر ہے وہی  
 باطن۔ ارشاد خداوندی والسماء والظاہر کی تفسیر کے متعلق آپ نے  
 فرمایا کہ حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے آسمان کی اور اس شخص کی جو نے  
 آسمان کو کھٹکھٹایا۔ اس کو کھٹکھٹایا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔  
 اس کو دستک دی تھی آپ کی ہمت نے۔ اور اس کے بعد شب  
 معراج میں آپ کے جسم اطہر نے کہ جسم کو چڑھنا نصیب ہوا اساتو بیا  
 تک، اور آپ سے باتیں کیں آپ کے پروردگار نے۔ اور آسمان کی سیر  
 کے وقت آپ نے زیارت کی حق تعالیٰ کی چہرے کی آنکھوں سے بھی  
 قلب کی آنکھوں سے بھی؟ زمین پر نیکی کی حالت میں زیارت کی

وہ جج اٹھتی اور کپڑے  
دور و جد تھا۔ دعا مانگتے ہیں  
معاشرت کے درجہ میں  
توسرہ اور (شانِ تسلیم  
ل کے منتظر رہا کرتے  
وہ ضرور پہنچائے گا یہاں  
داراد کی رغبت اٹھا کہ  
یہی ہے کہ تصدرا دہ  
تیری زبان گویا اور کان  
کے لطف کرم آئینگے  
کرتائیں گے اور خدم  
ت کریں گے۔ اور سب  
سب ہی پر خضر فرمائے گا۔  
وہ لو اور جس شے سے  
خدا و رسول کی، اور  
اور ”میں“ مطلق نہیں  
اور وہی ظاہر ہے وہی  
تفسیر کے متعلق اپنے  
شخص کی خبر نے  
لی اللہ علیہ وسلم نے  
س کے بعد (شب  
میب ہوا ساقیوں کی  
نے۔ اور آسمان کی سیر  
کی آنکھوں سے بھی اور  
ت میں زیارت کی

لَهُمْ وَفِي السَّمَاءِ يُعْجَبُ رَأْسُهُ ۖ وَهَلْكَ أَكْثَرُ مَنْ  
فَعَمَّ قَلْبُهُ يَرَى قَلْبَهُ رَبَّهُ ۖ وَيَقْطَعُ الْحَبَّ بَيْنَهُ  
رَبِّ السَّمَاءِ ۖ وَالْأَسْوَارُ وَالْهَيْمُ تَطْرُقُ ۖ وَ  
الْأَسْوَارُ تَسِيرُ صُدُورُ الصِّدِّيقِينَ بِأَنْوَارِ اسْوَارِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۖ صُدُورُ مُضِيئَةٍ ۖ إِتَقَوْا فِرَاسَةَ  
الْمُؤْمِنِ الْقَلْبُ إِذَا قَرَّبَ صِلَا سَمَاءٍ فِيهَا الْجَوْمُ  
الْوَلَعُ وَشَمْسُ الْمَعْرِفَةِ ۖ تَسْتَضِيءُ الْمَلَائِكَةُ  
هَذِهِ الْأَنْوَارُ ۖ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَعَلَيْهَا حَافِظٌ  
مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ۖ يَحْفَظُهَا مَنْ أَنْ يَحْطَفُهَا  
الْقِيَا طِينٌ ۖ وَاحِدٌ أَفْرَادُ حَفَظَتُمْ يَقْوَمُوا  
مَلُوقًا حَفَظَتُمْ ۖ وَاللَّهُ مِنْ وَرَأْسِهِمْ مُحِيطٌ ۖ  
أَتِ الْفَصَاحَةُ ۖ وَالْبَلَاغَةُ خَرَّتْ بَيْتَكَ ۖ  
وَرَدُّ يَدُورُ مِنْ مَكَانِكَ لَا تَخْرُجُ ۖ كَأَنكَ  
بِمَلِكِ الطَّاغُوتِ ۖ لَعَلَّكَ دَعَا عَلَيْكَ بَعْضُ  
أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ عَمِيَتْ عَيْنَا بِصِيْرَتِكَ ۖ  
فَمِيتَ اللَّهُ فَصَيَّرَكَ اللَّهُ فِي الطَّرِيقِ ۖ تَبَيَّنَتْ  
فِي عَيْنِ قَصْبٍ لَوِ الشُّبُ ۖ كَثُرَتْ هُمُومُكَ  
وَالْقَطْعُ أَجْمَعُ قَصْرٌ لَوِ ۖ بَقِيَتْ قِطْعَةُ الْحَجَرِ  
لِللَّهِ نَبَا وَالْآخِرَةُ ۖ تَحْتَاجُ إِلَى صِدْقٍ  
مِنْكَ بَعْدَ الْإِقْرَارِ بِالْأَفْلَاحِ ۖ اسْتَأْنَسَ  
النَّوْمُ بِالْحَقِّ مَعْرُوبًا لَمَلَائِكَةٍ ۖ فَإِذَا اسْتَسْتِ  
بِمُؤَلَّاهٍ فَمِجْ لَكَ بَابٌ آخِرٌ إِذَا اسْتَسْتِ  
بِمُخْلَقٍ مِنَ الْأَنْسِ تَحَرَّكَ دُكَّ

ذَلِكَ قَوْحٌ لَكَ

بَابُ

قلب کی آنکھوں سے اور آسمان پر پہنچ کر چہرے کی آنکھوں سے۔  
اور یہی حال ہوتا ہے ہر اس شخص کا جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے۔  
کہ اس کا قلب زیارت کرتا ہے اپنے رب کی، اور اُس کے اور  
آسمان کے درمیان کے پرے سے کہ گریے جایا کرتے ہیں۔ اور باطن  
اور تمہیں اُدھر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازوں پر دستک دیا کرتی  
ہیں اور باطن سیر کیا کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے پر دروازہ عالم کے  
اسرار کی روشنی سے روشن ہوتے ہیں۔ مومن کی فراست سے ڈرا کر قلب  
جب مقرب بن جاتا ہے تو ایک آسمان بن جاتا ہے جس میں علم کے ستارے  
اور معرفت کا آفتاب چمکتا ہے۔ کہ اس نور سے فرشتے روشنی حاصل  
کرتے ہیں۔ ہر نفس پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے  
جو شیطان کی دست برد سے محفوظ رکھتا ہے اور خاص خاص افراد پر  
بھی ہیں جن کے محافظ (ایک نہیں بلکہ سیکڑوں فرشتے ہوتے ہیں جو)  
صف بستہ ان کی محافظت کیا کرتے ہیں اور سب بالامحافظ تواسلند  
ہے۔ تیری توصیحات و بلاغت نے تیرا گھر دیران کر دیا۔ تو اپنی تسلی  
کا شیدا بنا ہوا، اپنی جگہ بٹا ہوا چکر لگا رہا ہے گویا کہ تو کو بہو کا بیل  
ہے۔ شاید اللہ کے کسی ولی نے تجھ کو بد عادی ہے کہ تیرے قلب  
کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ تو نے خدا کو ہاتھ سے دیا۔ پس خدا نے  
تجھ کو برباد کر دیا۔ تیری چشم مقصود میں بہترے رے سے جم گئے اور تیرے  
افکار بکثرت اور مقصود کے بازو قطع ہو گئے۔ تو دنیا و آخرت کے مابین  
ایک مضغہ گوشت رہ گیا۔ تجھ کو اپنی ہی دشتی کا اقرار کرنے کے بعد  
کسی صدیق کی ضرورت ہے جو تیرے لئے دعا کرے۔ اللہ والوں کے  
ساتھ سچی انسیت حاصل کر۔ اس کے بعد فرشتوں کے ساتھ جب  
تو ان کے ساتھ مانوس ہوگا تو تیرے لئے دوسرا دروازہ کھل جائیگا۔  
جب انسانی مخلوق کے ساتھ انسیت حاصل کرے تو اس دروازہ  
کو بند کر دے گا تو تیرے لئے جہنات کے ساتھ انسیت کا دروازہ

الْأَنْسِ بِالْحَيَّةِ ۖ إِذَا سَدَّ دَنَّهُ قُوْحَ لَكَ بَابُ  
الْأَنْسِ بِالْمَلِكِ ۖ الْأَشْيَاءُ لَا تَقْعَلُ بِأَنْفُسِهِ  
أَنْتَارُ لَا تُخْرِقُ بِطَبْعِهَا وَلَا الْمَاءُ يُرْوَى بِطَبْعِهِ  
نَارُ تَسْرُدُ مَا أَحْرَقَتْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ ۖ أَبُو مُسْلِمٍ أَخُو لَدُنِّي رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ لَمَّا لُقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَخْتَرْقِ ۖ الشَّمْسُ لَمْ  
لَا تُخْرِقُهُ النَّارُ إِذَا اخْلَصَتْ فِي أَعْمَالِكَ  
اخْلَصَتْ مِنَ الْخَلْقِ ۖ أَخْرَجْتَ مِنْ بَيْتِهِمْ ۖ إِذَا  
تَبَصَّلَ إِلَى الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ بِالْخُرُوجِ مِنْ  
بَيْتِهِمْ ۖ وَتَطْلُبُهُ عَرَّ وَجَلَّ كَرَجُلٍ غَرَابِ  
دَخَلَ دَرْبًا يَطُورُ عَلَى صَدِيقٍ ۖ يَتَلَقَّى إِلَى  
أَقْصَاهُ وَتَعُوذُ إِلَى أَوَّلِهِ ۖ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ  
بَابَهُ ۖ وَالصَّهْبُ يُنْظَرُ إِلَيْهِ ۖ حَتَّى إِذَا سَأَى  
حَيْرَتَهُ اسْتَجَبَتْهُ الْحُبُّ فَخَرَّجَ إِلَيْهِ وَعَانَقَهُ  
وَضَمَّتْهُ إِلَيْهِ ۖ كَمَا فَعَلَ يُوسُفُ بِبَنِيَامِينَ ۖ  
فَقَالَ لَهُ أَنَا أَخُوكَ ۖ جَعَلَ اللَّهُ أَرْضَ الْقَلْبِ  
قَرَارَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ ۖ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثُ مَائَةٍ  
وَسِتُّونَ نَظْرَةً ۖ إِلَيْهِ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۖ وَلَا  
أَنْ جَعَلَهُ قَرَارَ التَّقَطُّعِ وَتَمَرَّقَ ۖ بِالْقَلْبِ  
إِذَا صَحَّ وَاسْتَقْرَبَ لِمَقْرَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزَ  
خِلَالَهُ أَنْهَارًا مِنَ الْحِكْمِ لَا تَقْدَامُ الْخَلْقِ رَهَابَ  
جَعَلَهُمُ لِلدِّينِ رَوَاسِيَ ۖ الْبُكَيْرُ مِنْهُمْ مَوْضِعُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّغِيرُ مَوْضِعُ الصَّحَابَةِ ۖ  
وَدُونَ ذَلِكَ مَوْضِعُ النَّبِيِّ الْعَيْنِ ۖ عَمَلُوا لِمَا قَالُوا  
أَمَثَلًا قَوْلًا وَفِعْلًا

کھل جائے گا۔ اور جب اس کو بھی بند کرنے کا وقت تو فرشتوں کے ساتھ  
انسیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ کوئی چیز بطور خود کچھ اثر نہیں کر سکتی  
نہ آگ اپنی ذات سے کسی کو جلا سکتی ہے اور نہ پانی بالطبع کسی کو سیراب  
کر سکے (چنانچہ سب نے دیکھ لیا کہ) نمرود کی آگ ابراہیم علیہ السلام  
کو جلانہ سکی اور ابومسلم خولانیؒ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو جل نہیں  
سمٹا بلکہ جانور کو بھی آگ نہیں جلا سکتی۔ جب تو اپنے اعمال میں مخلص  
بنے گا تو تجھ کو مخلوق سے خلاصی نصیب ہوگی کہ ان کے درمیان سے  
باہر نکال لیا جائے گا۔ اور خدا تک پہنچنے کی صورت یہی ہے کہ مخلوق  
سے باہر نکلے اور حق تعالیٰ کا طالب بننا ایسا ہے جیسے کوئی شخص سفر  
ہو اور (محبوب) کو جہ میں داخل ہو کہ دوست کی تلاش میں پھرتا لگے  
کہ آخر کو جہ تک پہنچ جائے اور پھر لوٹے (اسی طرح بار بار پھرتا لگے  
مگر) محبوب کا دروازہ نہ پہچانے۔ اور محبوب (اس کی) اس حالت  
کو دیکھ رہا ہو۔ حتیٰ کہ جب اس کی حیرانی دیکھ چکے اور محبت کا غلبہ ہو  
تو دفعۃً اس کی طرف نکلے اور اس کو چھاتی سے لگا کر چپٹا لیوے۔  
جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے بن یامین کے ساتھ کیا تھا کہ ان سے  
(چھپکے سے) فرمادیا کہ میں تو تمہارا بھائی (یوسف) ہوں۔ حق تعالیٰ  
نے زمین قلب کو محل معرفت و علم قرار دیا ہے۔ شب و روز میں  
اس کی جانب حق تعالیٰ کی تین سو ساٹھ نگاہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ قلب  
کو قرار عطا نہ فرماتا تو قلب ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہو جاتا۔  
جب قلب صحیح اور قُرب حق کا طالب بن جاتا ہے تو مخلوق کو نفع  
پہنچانے کے لئے اس کے درمیان حکمت و دانش کی نہریں بہتا دی  
جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ نے یہ حضرات صلحا و دین کے پہاڑ بنائے ہیں کہ  
ان میں بڑا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ہوتا ہے اور چھٹا  
صحابہ کی جگہ۔ اور جو اس سے کم رتبہ ہیں وہ تابعین کی جگہ۔ اس لئے کہ  
انھوں نے ان حضرات کے ارشادات کی تعمیل قولاً بھی اور فعلاً بھی

يَسْأَلُ عِلْمًا نَبِيًّا قَرَّتْ رُءُوسُهُمْ اَعْيُنُ النَّبِيِّينَ  
وَبَايَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُمُ الْمَلَايِكَةُ يَا هُوَ  
لِيَعْنِ اَتَّبِعَهُمْ وَخَفَّفَ عَنْهُمْ اَقَالَ الدُّنْيَا وَ  
الْآخِرَةِ : قَوْمٌ عِنْدَهُمْ شُعْلٌ شَاغِلٌ عَنِ  
الْاَسْبَابِ : قِيَامٌ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ : اَلْخَلْقِ  
عِنْدَهُمْ كَالْاَزْدَادِ : لَا يَتَعَلَّقُونَ بِاللّٰهِ نِيًّا وَ  
الدُّنْيَا تَحْرِصُ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ وَيُعْرِضُونَ عَنْهَا  
هَلْ الْاَزْدَىٰ فِي يَدٍ اَوْ لَيْسَ لَكَ بَلْ هُوَ مُشْتَرِكٌ  
اَلَّذِيْنَ اَنْ شَرَّكَ اَوْ لَمْ يَكُنْ جُعِلَ فِي يَدِكَ  
الْمُؤَاخَذَةُ وَالْاَحْذَىٰ : وَ اَنْفِقُوا مَا جَعَلَكُمْ  
تَسْتَخْلِفُونَ فِيْهِ هَلْ يَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ :  
وَابِ جَدِّكَ اَنْكَ اَطْعِمِ الْفَقْرَاءَ وَ اَقِ دَارَ الْوَيْدِ  
لِيَتَّقِي وَ اَخْلَعْهَا وَاِسْمٌ : اَيْنَ مِنْ عَنِّي بَابُ  
الْخَلْقِ وَ وَقَفَ عَلَىٰ بَابِ الْحَقِّ وَ اَنْزَلَ حَوَاجَةَ  
رَبِّهِ بِاَقْطَعِ الْاَسْبَابِ وَ اَخْلَعَ الْاَزْدَ بَابُ شَحْرِ  
الظُّرِّ مَا تَرَىٰ : قَفَّ عَلَىٰ بَابِهِ وَ تَوَسَّلَ الصَّبْرَ  
لِاَلَا لَمْ : قَدْرُهُ وَ قَضَاؤُهُ كَيْفَ تَقْطَعُ فَلَا تَتَأَلَّمُ  
وَتَنْتَبِذُ تَرَىٰ عَجَبًا : تَرَىٰ التَّكْوِيْنَ كَيْفَ يَجْعَلُ  
حَالَكَ : وَ الرَّحْمَةُ كَيْفَ تَرْثِيكَ وَ الْمَحَبَّةُ  
كَيْفَ تَرْثِيكَ : اَلَا اِنَّكَ كُلَّ الدَّائِرَةِ عَلَى الْكُلِّ  
بَعْدَ الْحَاجَةِ : وَ هِيَ حَالَةُ مُبَاهَاةِ  
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعَبْدِ الْمُجْرِمِ  
عَلَيْهِ مَرَا ضِعْمُ الْخَلْقِ  
وَالْاَسْبَابُ

و فرشتوں کے ساتھ  
خود کچھ اثر نہیں کر سکتی  
نی بالطبع کسی کو میرا  
گ ابراہیم علیہ السلام  
میں ڈال گیا تو جلے نہیں  
اپنے اعمال میں غلص  
ان کے درمیان سے  
مورت ہی ہے کہ مخلوق  
ہے جیسے کوئی شخص سار  
تلاش میں پھرتا ہے  
طرح بار بار پھر لگائے  
اس کی اس حالت  
لکے اور محبت کا غلبہ ہو  
لگا کر چپٹا لیوے  
ساتھ کیا تھا کہ ان سے  
ف) ہوں حق تعالیٰ  
ہے شب دروز میں  
ہوتی ہیں اگر وہ قلب  
بارہ بارہ جو صبا تا  
ہے تو مخلوق کو نفع  
نفس کی نہریں بہا دی  
کے پہاڑ بنا دیے ہیں کہ  
م کی جگہ ہوتا ہے اور  
میں کی جگہ اس نے کہ  
نہ بھی اور فعل بھی

ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی کہ انبیاء کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوئیں۔  
اور حق تعالیٰ نے ان سے فرشتوں پر فخر فرمایا۔ مبارک ہو اُس کو جو  
ان کا اتباع کرے اور (ان کی بانی خدمت کر کے) دنیوی مشاغل کے  
بوجھ اُن کے اوپر سے ہلکے کرے۔ اللہ والوں کے لئے ایسا شغل ہے  
جو کمائی سے روک دینے والا ہے۔ مخلوق کی اصلاح و بہبودی کے لئے  
وہ مستعد و مشغول ہیں۔ مخلوق ان کے نزدیک بمنزل اولاد کے ہے  
(لہذا سب پر حق ہے کہ ان کی خدمت کرے) دنیا سے ان کو وابستگی نہیں  
ہوتی۔ دنیا اپنے آپ کو اُن پر پیش کرتی ہے اور وہ اس سے منہ پھیر لیتے  
ہیں۔ یہ روپیہ پیسہ جو تیرے ہاتھ میں ہے محض تیرے لئے نہیں، بلکہ  
مشترک ہے کہ چڑوسی بھی (اس میں) تیرے ساجھی ہیں۔ تیری کسائی  
جو تیرے ہاتھ میں دی گئی ہے تو داد و سند کے لئے دی گئی ہے (کہ کما کر  
جن جن کے حقوق ہیں سب کو پہنچا دے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ)  
خرج کر و اس مال میں سے جس میں حق تعالیٰ نے تم کو جانشین بنایا ہے  
تا کہ دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو۔ اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کیا کر اور فقرا  
کو کھلایا کہ صدقین کا گھر (ظاہر میں) تنگ ہوتا ہے اور اندر سے وسیع  
کہاں ہے جس نے مخلوق کا دروازہ بند کیا اور حق تعالیٰ کے دروازہ پر آپڑا  
اور اپنی ساری ضروریات کو اپنے پروردگار ہی پر پیش کیا۔ اسباب کو قطع  
کر اور ارباب کو چھوڑ۔ پھر دیکھ کہ کیا کچھ نظر آتا ہے۔ اس کے آستانہ  
پر آپڑ، اور مصیبتوں کے وقت صبر کا تکیہ لگا کر قضا و قدر (تیرا گوشت)  
کاٹیں مگر تجھ کو تکلیف نہ ہو۔ اس وقت تجھ کو عجائبات نظر آئیں گے۔  
تو دیکھے گا کہ تکوین تیری کیا حالت بناتی ہے۔ اور رحمت تیری کیسی تر  
کرتی ہے۔ اور محبت تجھ کو کس قدر ترقی بخشی ہے۔ سارا مدار باوجود حق  
کے خاموش رہنے پر ہے۔ اور یہی حالت حق تعالیٰ کے بندہ پر فخر فرمانے  
کی ہے۔ جس طرح مونس علیہ السلام کو دنیا بھر کی دودھ پلایوں کی  
پستانیں روک کر ماں کی طرف لوٹایا (ایسی طرح) مخلوق واسباب

يُرَدُّهُ إِلَى قُرْبِهِ الْحَقُّ إِذَا احْصَلَ فِي حُجْرٍ لُحْفٍ  
 الرَّاحَةُ تَكْفِيهِ : تَكْفِيهِ رَاحَةً إِلَّا لَمْ يَكْفِهِ  
 الرَّحْمَةُ : أَمَّا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ  
 يَضْطَرُّكَ حَتَّى تَذْعُرَهُ : يُجِبُّ الْإِلْحَاحَ فِي  
 الدُّعَاءِ يَسُدُّ الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ حَتَّى  
 تَقِفَ عَلَى بَابِهِ : وَالْأَحْبَابُ رَأَوْ بَابَ  
 الْقُرْبِ مَفْتُوحًا : كَالَّذِي تَعْلَنُ بَابَهَا  
 دُونَ وَلَدِهَا وَتُوصِي الْجَبَانَ أَنْ لَا  
 يَفْتَحُوا بَابًا لِغَرَضٍ يُرِيدُ : خَرَجَ  
 تَعَدَّ بَابًا تَادِمًا : كُلُّ بَابٍ يَتَوَخَّاهُ  
 إِلَيْهِ يَرَاهُ مَفْتُوحًا يَعُودُ إِلَى بَابٍ أُقِرَّ  
 الْحَقُّ يُصَيِّقُ عَلَى عَبْدٍ لِيُرَدَّ إِلَيْهِ وَلَا  
 يُعْلَنُ قَلْبُهُ بِالْحَقِّ : يَسْتَبْغِي الْفَقْدَ  
 الصَّادِقُ أَنْ لَا يُطْلَبَ رِزْقَ نَفْسِهِ :  
 فَإِنْ كَانَ وَلَا يَدَّ طَالِبًا فَلْيُطْلَبْ  
 قَدْ رَكِبَ رَكْبًا : إِذَا اقْرَبَكَ وَابْتَكَ  
 تَنْعَمُ بِبَلَاءِهِ وَإِلَّا شَفَكَ  
 بِبَلَاءِكَ : الرَّغْبَةُ فِي الْأَشْيَاءِ  
 تَشَوُّشٌ عَلَيْكَ قُرْبُكَ مِنَ اللَّهِ  
 عَمَّا وَجَلَ وَالْهَبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ  
 مَنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ تَعَالَى  
 لَا عَقْلَ لَهُ : بَلَاءٌ يَلَا  
 شَحْنَةَ خَرَابٍ :  
 عَمُّ يَلَا  
 رَاعٍ

کی پستانیں اس پر حرام کر دی جاتی ہیں، اور حق تعالیٰ اس کو اپنے  
 قریب کو ٹال لیتا ہے۔ جب لطف حق کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے  
 تو اس کی بُو کے سامنے نہ بوسے تکالیف کی پروا رہتی ہے نہ بوسے رحمت  
 کی۔ (چنانچہ اس کا ارشاد ہے کہ) کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا  
 قبول کرتا ہے جبکہ وہ دعا مانگتا ہے۔ (چونکہ) دعائیں گرو گزانا اس کو  
 پسند ہے۔ لہذا تیرے سامنے کے سائے دروازے بند کر دیتا ہے  
 تاکہ تو چار طرف سے ناکام و مایوس ہو کر اس کے دروازے پر  
 آپڑے۔ حالانکہ احباب دروازہ قُرب کو کھلا پاتے ہیں۔ جیسے ماں  
 اپنے بچے کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لے اور ایک خاص غرض کے لئے  
 جوں کو مقصود ہو پڑدسیوں کو تاکید کرے کہ (میرے بچے کی بیتابی پر  
 ترس کھا کر) کوئی اپنا دروازہ نہ کھولے۔ اب بچے کی یہ حالت ہو کہ باہر  
 نکل کر روتا ہوا نادام اور پشیمان بیٹھ جائے کہ جس دروازہ کی طرف بھی  
 جائے اُس کو بند پائے۔ آخر کار ماں کے دروازے کی طرف آئے (اُس  
 وقت ماں اُس کی بے قراری اور ناکامی نہیں دیکھ سکتی، اور فوراً دروازہ  
 کھول کر چھاتی سے لگاتی ہے اسی طرح) حق تعالیٰ اپنے بند پر تنگی ڈالا  
 کرتا ہے تاکہ (چار طرف سے مایوس بنا کر) اس کو اپنی طرف کو گائے اور  
 مخلوق کے ساتھ اس کی دل بستگی نہ ہونے دے۔ فقیر صادق کی شان  
 یہ ہے کہ اپنے رزق کا متلاشی نہ ہو۔ اور اگر اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو  
 بس ضرورت کے قابل طلب کرے (نہ کہ زیادہ) جب حق تعالیٰ تجھ کو  
 مقرب بنا کر (تنگی و افلاس سے) آزمائے تو اس کے امتحان میں  
 ہشاش بشاش رہ، ورنہ وہ تجھ کو تیری مصیبت میں مشغول کر دے گا  
 (کہ وہ رفع نہ ہو سکے گی) ان دنیوی چیزوں کی رغبت تیرے قُرب خداوندی  
 اور مصیبت پر صبر کرنے کو مشوش بنا دے گی (لہذا کسی شے کی رغبت  
 ہی نہ کر) جو اللہ سے نہ ڈرے اُس میں مطلق عقل نہیں۔ جس شہر میں  
 کو قوال نہ ہو آخر وہ برباد ہو کر رہے گا۔ اور جس ریوڑ میں جروا ہا نہ ہو

مَا كُؤَلَهُ ۚ الَّذِينَ الْخَوْفُ ۚ مَنْ خَافَ أَذْلَهُ  
 لَا يَسْتَقِرُّ مَكَانًا وَاحِدًا أَبْلَ يُسَبِّرُ ۚ غَايَةُ  
 اسْتِقَارِ الْقَوْمِ قُرْبُ الْحَقِّ ۚ السَّيْرُ سَيْرُ  
 الْقَلْبِ ۚ سَيْرُ الْأَسْرَارِ ۚ إِذَا وَصَلُوا إِلَى الْبَابِ  
 اسْتَأْذَنَ السَّيْرُ فَيُؤْذَنُ لَهُ ۚ ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ  
 بَعْدَ الْأَمْسِ لِلْقَلْبِ صَارَ يَحْمِلُ قَلْبَ الْمَيِّتِ ۚ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمَرًا وَالْقَمَرُ نُهُشٌ وَالْحَلُوهُ  
 حُلُوهٌ وَالْبَاطِنُ ظَاهِرًا ۚ الْعَبْدُ فِي حَالَتِهِ  
 الْمَيِّتِ وَالْجَزْرُ ۚ إِذَا أَخَذَ رَأْسَهُ فِي رِيقِهِ  
 وَجِيهَتِهِ سَتَرَهُ عَلَى جَهَنَّمِ يَرَى مَا تَحْتَ الْبَحْرِ مِنْ  
 الْجَوَاهِرِ وَمَا يَسْتُرُ يَدَهُ عَلَيْهَا ۚ يَشِيرُ إِلَى حَاضِرِهِ  
 بِمَنْدِهِ ۚ أَنْتَ يَا فُلَانُ خُذْ كَذَا وَأَنْتَ خُذْ كَذَا  
 هُمُ الْمَمْلُوكُ مُلْكُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بَيْنَ يَدَيْ  
 الْحَقِّ عَرَفَ وَجَلَ عَلَى وَجْهِ النَّبَايَةِ ۚ وَاجْتَلَا فَتَرَى أَنَّ  
 عَلَى بَابِ الْمَلِكِ أَنْتَظِرُهُمْ ۚ نَظَرُوا إِلَيْكُمْ وَنَهَضُوا  
 رُؤُوسًا ۚ لَكُمْ أَقَابِي أَدَى هَذِهِ الْمَلَكَةِ ۚ  
 أَصْبَرْتُ نَحْتًا أَقَامَهُمْ ۚ وَأَوَّصِلُ الْعَبِيدَ بِالْظُلَمِ  
 فَمَا وَهَمًا وَفَكْرًا وَتَوَدُّدًا ۚ كُلَّمَا تَقَلَّبْتُ  
 عَلَى مَا رُفِعْتُ دُنْتُ ۚ إِنْ رَهِيمُ ابْنِ آدَمَ تَحَكَّرَ فِي  
 مُلْكِهِ فَقَعِمَتْ عَيْنَاهُ ۚ بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَقُولُ ۚ يَا اِرْهِيمُ قُلِ اللَّهُمَّ ارْضِنِي  
 بِقَضَائِكَ ۚ وَصَبِّرْنِي عَلَى بَلَائِكَ ۚ  
 وَأَوْدِغْنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ ۚ وَأَسْأَلُكَ نِعَامَ  
 نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِيَتِكَ وَالشُّبَاتِ  
 عَلَى عَجَبِكَ ۚ نَسِينَا

(بھڑیوں کی) خوراک بنے گا۔ اصل دین خوف ہی ہے۔ جس کو خوف ہوتا  
 ہے وہ اندھیرے سے اٹھا کر لاتا ہے اور ایک جگہ پر قرار نہیں پکڑا کرتا۔  
 بلکہ چلتا رہتا ہے۔ اللہ والوں کی رفتار کا منتہی قُربِ خداوندی ہے۔ رفتار  
 تو قلوب اور باطن ہی کی رفتار ہے۔ جب دروازے تک پہنچ جاتے  
 ہیں تو باطن (داخل کی) اجازت چاہا کرتا ہے۔ پس اس کو اجازت  
 مل جاتی ہے۔ اس کے بعد اُس قلب کے لئے اجازت مانگتا ہے  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب کا تارا چاند بن گیا تھا۔  
 اور چاند آفتاب بن گیا تھا۔ اور خلوتِ جلوت بن گئی تھی۔ اور باطن ظاہر  
 بن گیا تھا۔ بندہ عروج و بہبوط کی دو حالتوں کے درمیان ہے۔ جب  
 گریبان میں اپنا سر ڈالتا اور باطنی خیمہ میں بالکلیہ داخل ہوتا ہے تو سمندر  
 کی تہ کے جواہرات تک اس کو نظر آتے ہیں۔ مگر یہ اُن کی طرف ہاتھ نہیں  
 بڑھاتا بلکہ حاضرین سے کہتا ہے کہ اے فلاں تو اتنے لے اور اے  
 فلاں تو اتنے لے۔ یہی اللہ والے حق تعالیٰ کے حضور میں بطریقِ  
 نیابت و جانشینی زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ میں شاہی دروازہ  
 پر ان کا منتظر ہوں اور خواب ہو یا بیداری بہر حال تمہارا خیر خواہ  
 ہوں کہ تمہاری ہی خاطر اس شہر کی تکالیف برداشت اور مخلوق کی ایذاؤ  
 پر صبر کر رہا ہوں۔ رنج و غم اور فکر و تروء میں صبح سے شام اور شام سے  
 صبح کر دیتا ہوں۔ جس وقت بھی ایک قدم آگے بڑھتا ہوں (کہ تمہیں  
 چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں) تو (حکیم تقدیم تم ہی میں) واپس کر دیا جاتا ہوں۔  
 ابراہیم بن ادھم کو دعائے متعلق حیرت لاحق ہوئی (کہ ایک دعا لگوں جو شانِ  
 تسلیم کے خلاف بھی نہ ہو) پس اُنھوں نے آنکھیں بند کر لیں اور زندہ حق  
 سنائی دی کہ اے ابراہیم یوں دعا مانگو کہ بارالہا رضا بقضا نصیب اور  
 اپنی ڈالی ہوئی تکلیف پر صبر عنایت کر اور اپنے احسانات کی شکرگزاری  
 کی توفیق بخش۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری پوری نعمت کا  
 اور دوام عافیت کا اور تیری محبت پر ثابت قدم رہنے کا۔ ہمارے

در حق تعالیٰ اس کو اپنے  
 آغوش میں پہنچ جاتا ہے  
 پر واری ہے نہ بھٹکتا  
 عوبے قرار شخص کی دعوت  
 دعائیں گڑ گڑانا اس کو  
 دروازے بند کر دیتا ہے  
 اس کے دروازے پر  
 ہلکا پاتے ہیں۔ جیسے ماں  
 ایک خاص غرض کے لئے  
 (میرے بچہ کی بیتابی پر  
 بچہ کی یہ حالت ہو کہ بہر  
 جس دروازہ کی طرف بھی  
 رے کی طرف آئے (اُس  
 کھ سکتی، اور فوراً دروازہ  
 اے اپنے بندہ پر تنگی ڈالا  
 کو اپنی طرف کو مائے اور  
 فقیر صادق کی شان  
 کے بغیر چارہ ہی نہ ہوتا  
 (وہ) جب حق تعالیٰ تجھ کو  
 اس کے امتحان میں  
 ت میں مشغول کرے گا  
 بیت تیرے قُربِ خداوندی  
 لہذا کسی شے کی غیبت  
 عقل نہیں۔ جس شہر میں  
 ریوڑ میں جردا ہانہ ہو

هَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْفَى عَلَى قَلْبِهِمْ  
 طَمِينًا نَبَا قَلْبُهُ عَنْ أَهْلِهِ خَوَّجَ إِلَى حِرَا  
 وَحَى قِطْعَةً مِنْ طَوْرِ سَيْنَاءَ جَاءَ سَيْمٌ  
 رَاجِعَةً الْوَحْيَ كَانَ فِيهِ كَهْفٌ كَانَ فِيهِ  
 عَابِلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو كَشَّةَ جَاءَ مَكَانَهُ  
 يَعْبُدُ رَبَّهُ بِبَيْتٍ هُوَ كُنَّا لِلْبَرِي الْأَوَّلِيَا  
 تَكُونُ كَقَلْبِ الطَّبِيعِ إِذْ تَوَرَّى يَأْخُذُ  
 يَأْخُذُ بِهِ هَرَبَ مِنَ الصَّوْتِ جَاءَ  
 إِلَى بَيْتِهِ فَقَالَ زَمَرُونِي زَمَرُونِي  
 إِلَى أَسْمِ صَوْتًا مَا قِيلَ يَأْخُذُ  
 هَذَا لَا يَتَذَكَّرُ بِالْزَمِيمِ الشَّيْءِ  
 وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ هَذَا هُوَ  
 الْقَلْبُ مِثْلُهُ مِثْلُ نَوَافِيسِ  
 صَوْنٍ وَإِلَّا سَقَفَتْ لَهَا لَهَا أَرْبَعُ  
 حَيْطَانٍ وَافَقَتْ غَيْثُ الشَّيْءِ وَ  
 شَمْسُ الصَّبِيحِ يَنْزِلُ عَلَيْهِمَا  
 نَسَبَتْ وَاحِدٌ لَا يَرَاهَا إِذَا ظَهَرَ  
 سَعْمُهَا وَسُخْمَتْ وَأَضْمَرَتْ وَ  
 يَنْوِي النَّظْمُ امْنَحَا وَلَا سَبِيلَ لَهُمْ  
 عَلَيْكَ هَذَا الْقَلْبُ إِذَا شَاءَ  
 الشَّرَّاءُ أُولَايَةِ بَاطِنَةٍ فَكُنْ  
 أُولَايَةِ مِثْلُهَا مَا مَرَّ بِالْمَلِكِ  
 فَتَرَأَى مَبَاطِنُ  
 لَا يَزَالُ  
 مَعَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر (نبوت سے کچھ قبل) بھنبھناہٹ کی  
 سی آواز ڈالی گئی کہ آپ کا قلب اہل عیال سے اڑاں ہو گیا۔ اور آپ  
 شہر سے باہر نکل کر غارِ صرا میں پہنچے جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہے (وہاں  
 پہنچنے کے بعد) وحی کی باد نسیم چلی۔ وہاں ایک غار تھا جس میں ایک  
 عابد رہا کرتا تھا جس کو ابو کبشہ کہا کرتے تھے۔ آپ اس کی جبکہ  
 تشریف لائے اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ اسی  
 حالت میں تھے کہ (یعنی) خواب میں نظر آنے لگیں کہ (ادھر کچھ دیکھا اور  
 ادھر) صبح کی پو پھٹنے کی طرح (بجانب اس کا ظہور ہوا) دفعۃً آواز  
 آئی اے محمد اے محمد آپ (دُر کر) آواز سے بھاگے۔ اپنے گھر  
 پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کبیل اڑھاؤ، مجھے چادر میں چھپاؤ کہ مجھے آواز  
 سنائی دیتی ہے (اور پکارنے والا نظر نہیں آتا) کہا گیا کہ اے محمد  
 اس کا انتظام کبیل اڑھنے اور چادر میں لپیٹنے سے نہیں ہو سکتا یہ تو  
 خدائی کارنامہ ہے اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے (کہ جو کرنا چاہتا ہے  
 وہ رک نہیں سکتا) یہ قلب ہے جس کی مثال ایسی ہے جیسے چھوڑا رہ  
 کی گٹھلی کسی ایسے گھر کے صحن میں (آجے) جس کی چھت نہ ہو۔ چار  
 طرف دیواریں کھڑی ہوں (تاکہ کوئی اندر نہ آ سکے) جاڑہ کی بارش اور  
 گرمی کی دھوپ دونوں اس پر پڑیں اور وہ (اندر ہی اندر) آگتی رہے  
 کہ کسی کو نظر بھی نہ آئے (یہاں تک کہ) جب اس کی شاخیں ظاہر چلاویں  
 اور وہ اونچا ہو کر پھیل لے آئے اور پھیل بچتے ہو جاویں تو لوگ ان کو  
 چھنے لگیں مگر درخت پہنچنے کی کوئی سبیل نہ ہو یہی حالت قلب کی  
 ہے کہ حق تلے جب چاہتا ہے (اندر ہی اندر) اس کو حیات بخشتا  
 ہے (اور وہ مخلوق کی اصلاح کے قابل بن کر شہرت پالیتا ہے) ولات  
 باطنی اور مخفی مضمون ہے۔ اس کی مثال چھوڑا رہ کی گٹھلی کی سی ہے کہ فرختہ  
 اس کے اندرون کا فراش ہوتا اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے یہاں  
 تک کہ وہ (دُر کر) قُرب پر) سوار ہوتا (اور وہاں جا پہنچتا ہے)۔

قبل بھضناہٹ کی  
اڑان ہو گیا۔ اور آپ  
یک شکر ہے وہاں  
عار تھا جس میں ایک  
آپ اس کی جبکہ  
دل ہو گئے۔ آپ اسی  
(ادھر کچھ دیکھا اور  
بہوا) دفعہ آواز  
ملے۔ اپنے گھر  
میں چھپاؤ کہ مجھے آنا  
گیا کہ اے محمد  
نہیں ہو سکتا یہ تو  
(کہ جو کرنا چاہتا ہو  
سے جیسے چھوڑا رہ  
چھت نہ ہو۔ چار  
بڑے کی بارش اور  
اندرا) اگتی رہے  
شاخیں ظاہر ہوئی  
میں تو لوگ ان کو  
حالت قلب کی  
س کو حیات بخشنا  
پالیتا ہے) ولایت  
ہاکی ہے کہ فرشتہ  
تھرتلے یہاں  
اپنی جگہ ہے ا۔

اَلَا اِذَا رَكِبَ لَا تَسْأَلُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَيْدَ  
اَمِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ لَا تَقْرُبُ  
مِنْهُ لَا تَعْبُدُ لَطَلِبُ هَذِهِ الْاَشْيَاءِ اَيُّ شَيْءٍ  
تَعْمَلُ بِالرَّسْمَةِ ثُمَّ اَعْتَدْنَا عَنْ غَيْرِكَ لَا تَشْغَلُنَا  
بِعَمَلِكَ اَيُّ شَيْءٍ هَذَا يَقُولُ ذَلِكَ بوجہ مُعْصِي  
مُطْعَمٍ ثُمَّ غَطَّى وَتَهَوَّ وَقَامَ مَرَارِخًا ثُمَّ قَعَدَ وَقَامَ  
وَقَالَ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاكَ بَعْدَ حِينٍ هَ قَوْمٌ يَكُونُونَ  
الْقَلْبَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَسَا يُصَافَوْنَ اِلَيْهِمْ  
السَّخَرُ وَتَزُولُ التَّوْفِيقُ وَالسَّلَامُ اَلَسَوْفَ يُسْرِعُ  
خُطُوَاتِهِمْ اِذَا زَا اَهْلُ تَفِي الدُّنْيَا تَهْتَلُ عَلَيْكَ  
بَدَلُهَا اِذَا وَلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحْوَالُ مُخْصَصِهِمْ  
لَا يَصِيرُ الْبَدَلُ بَدَلًا حَتَّى تَصِيرَ اَثْقَالُ الْخَلْقِ  
فَلِي ظَهْرِهِ وَالرَّكْبُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ عَنْهُ يَلَاكِي  
بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَبْرُمُ اِذَا ظَاهِرُ الْحَمَلِ عَلَيْهِ وَيَاطِنُ  
عَلَى يَدَيْ رَحْمَتِهِ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ لَيْتَ وَمَا اَلَا  
الْقَوْمُ مِنَ الْقُلُوبِ وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنْ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ هِيَ  
بَعْدَ السُّؤْمِ وَتُؤْمُ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوَى  
وَالْاِمَادَةِ يَتَّبِقُ الْقَلْبُ طَعَامَهُ  
وَشَرَابَهُ الْمَنَاجَاةُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْقِيَامُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ  
بَيْنَ يَدَيْهِ اَلَا تَرَى  
مَنْ زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا  
لَسَا لَيْسَتْ غَلَّهَا

فرشتے کی بھی رسائی محال ہے) کھانے پینے اور پہننے میں حفاظت کے علاوہ  
حق تعالیٰ سے اور کسی شے کا سوال مت کر، اس سے بھاگے مت  
اور ان چیزوں کی غرض سے اس کی عبادت نہ کر کہ رحمت کو لے کر کیا  
کرے گا (رحیم کو لے تاکہ کام ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ (یا اللہ)  
ہم کو اپنے غیر سے بے نیاز بنا دے۔ ہم کو اپنے غیر میں مشغول نہ کر۔ یہ (غیر  
اللہ) چیزیں کیا ہے (جس کی طلب ہو) یہ کلمہ غضب ناک و ترش لہجہ میں  
فرمایا۔ اس کے بعد منہ ڈھانپ لیا اور بیخ مار کر کھڑے ہو گئے، پھر  
بیٹھ اور کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یقیناً کچھ عرصہ بعد تم کو اس کی حقیقت  
معلوم ہو جائے گی۔ اللہ والوں کو حق تعالیٰ سے بھی مانگنا گراں گزرتا ہے کہ  
مبادا حرص اور ترک تسلیم و تقویٰ ان کی جانب منسوب نہ ہو۔ شوق  
ان کے قدم آگے بڑھائے چلا جاتا ہے۔ جب دنیا کی رغبت تجھ سے  
جاتی رہے گی تو اس کا خرچ کرنا تجھ کو سہل ہو جائے گا۔ اولیاء اللہ کے  
ایسے حالات ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہیں۔ ابدال ابدال نہیں بنتے  
جب تک کہ مخلوق کے بوجھ ان کی پشت پر نہ ہوں کہ پروردگار ان کو  
اس کی طرف سے اٹھائے ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خدا کے سامنے سے  
کسی وقت ہٹتا نہیں۔ بظاہر بوجھ اس پر ہوتا ہے اور درحقیقت رحمت  
خداوندی کے ہاتھوں پر۔ سچ ماننے کی عادت ڈالو اور دلوں سے تہمت  
کو زائل کرو۔

نیز آپ نے قول خداوندی "اِنْ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ" کی تفسیر کے  
متعلق فرمایا کہ ظاہری مراد تہجد ہے (جس میں سونے کے بعد اٹھنا  
ہوتا ہے) اور اہل طریقت نے یہ معنی لئے ہیں کہ مخلوق اور نفس طبعیت  
اور خواہش و ارادہ کے سوجانے کے بعد (اُٹھ کر عبادت کرنا بہت سخت  
ہے کہ) سب کو فنا کرے اور قلب ہی قلب رہ جائے کہ اس کا کھانا  
پینا حق تعالیٰ سے راز و نیاز کرنا ہو اور اس کے حضور میں قیام و رکوع و  
سجود کیا تو دیکھتا نہیں کہ جو شخص دنیا سے باہر و جبے رغبت ہو جائے



مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ هَكَذَا يَرْهَدُ فِي  
الْآخِرَةِ لَيْتًا تَشْغَلُهُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتَمَكَّنُ  
أَنْ لَا تُوجَدَ الْآخِرَةُ لِأَنَّهَا حُلُوهٌ ظَاهِرَةٌ  
رَحْمَةً يَصْبِرُ الْقَلْبُ وَالسَّرُّ وَجَهًا يَبْدُو  
عَلَى ظَاهِرِهِ مَا فِي قَلْبِهِ يَحِبُّ دَوَامَ الدُّنْيَا  
لَا أَنَّهُ يَعْصِدُ اللَّهَ سِرًّا يُعَاوِلُهُ سِرًّا أَنْتَ فِي  
وَحْشَةٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى يَسْتَوْحِشُ  
قَلْبُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَسْتَأْنِسُ بِالْحَقِّ مِنْ بَابِ  
إِلَى بَابٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَابٌ مِنْ بِلْدَةِ إِلَى  
بِلْدَةٍ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ حَتَّى لَا يَبْقَى  
سَمَاءٌ يَقِيمُ الْقِيَامَةَ عَلَى نَفْسِهِ يَقُومُ بَيْنَ  
يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ مَصْحَافَهُ  
الْحُسْنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ تُوَقِّعُ بِالنَّارِ بَيْنَمَا  
هُوَ بَيْنَ خَوْفٍ وَرَجَاءٍ بَيْنَ سُقُوطٍ فِي النَّارِ  
وَعُبُورٍ تَدَارِكُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِلُطْفِهِ أَطْفَأَ  
النَّارَ بِمَاءِ رَحْمَتِهِ وَنَادَتْ النَّارُ مُجْزِيًا  
مُؤْمِنٌ فَقَدْ أَطْفَأَ نَارَكَ كَيْفُ يَقْرَأُ بِعَلْبِهِ  
الْعُبُورُ مَسِيرَةُ الْإِنْسَانِ فِي لَحْظَةٍ حَتَّى  
إِذَا اقْرَبَ مِنْ دَارِ الْمَلِكِ رَجَعَ إِلَى عَقْلِهِ وَ  
إِرَادَتِهِ وَحَبْلَتِهِ لِيُوَلِّاهُ وَشَوْقُهُ  
قَالَ لَا أَدْخُلُ إِلَّا مَعَ الْمُجُودِ  
أَمَا تَرَى السَّقَطَ يَقِفُ عَلَى بَدَنِ  
الْجَنَّةِ يَقُولُ لَا أَدْخُلُ حَتَّى يَدْخُلَ  
أَبَوَايَ آيِنَ الْجَارِ آيِنَ  
الشَّاهِدِ

کہ دنیا اس کو خدا سے غافل نہ بنائے۔ اسی طرح وہ آخرت سے غیبت  
ہو جاتا ہے تاکہ اس میں مشغول ہو کر رب سے غافل نہ ہو جائے اور تمتا  
کیا کرتا ہے کہ کاش آخرت پیدا ہی نہ ہوتی ہوتی۔ کیونکہ وہ شیریں اور ظاہر  
میں رحمت ہی رحمت ہے۔ (پس اس پر نہ سمجھنا بہت دشوار ہے) اس کا  
قلب باطن چہرہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ بھی اس کے دل کے اندر ہے وہ ظاہر  
جسم پر نمایاں ہونے لگتا ہے۔ وہ (اس حالت میں) دنیا کے دوام کو پسند  
کرتا ہے تاکہ چھپا ہوا اپنے اللہ کی عبادت کے حائلے اور مخفی کارگزاری  
قائم رہے (ورنہ آخرت میں تو سب کے سب اعمال آشکارا ہو جائیں گے  
اور انشاء کا لطف ہاتا ہے گا) (اے مخاطب) تو حق تعالیٰ سے متوہش  
ہے۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تیرا قلب مخلوق سے متوہش ہو اور حق تعالیٰ  
سے مانوس۔ دروازہ دروازہ پھرے، یہاں تک کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے  
(جس پر قرار ملے اُس وقت) اپنے نفس پر قیامت قائم کرے اور حق تعالیٰ  
کے حضور میں کھڑا ہو کر اپنے نامہ ہائے اعمال پڑھے۔ نیکیاں اور بدیاں  
اس کو دو رخ کا متوقع بنائیں کہ اب بظاہر نجات کی کوئی سبیل نہیں) اسی  
امید و ہم کی حالت میں ہو کہ (پُل صراط پر کھڑے ہو کر) کبھی دو رخ میں گرفتار  
اندیشہ ہو اور کبھی عبور کر جائے کی امید۔ دفعۃً حق تعالیٰ اپنے لطف سے  
دستگیری فرمائے کہ اب رحمت سے آگ کو مجھا دے اور آگ یوں کہ  
کہ جلد عبور کرانے بندہ مؤمن کہ تیرے نور نے میرے شعلوں کو مجھا دیا پس  
اس عبور کی مدت بہت ہی قلیل بن جائے کہ تین ہزار برس کی مسافت  
ایک لمحہ میں طے ہو۔ یہاں تک کہ جب شاہی دروازہ (یعنی جنت) کے  
قریب پہنچے تو اُس وقت عقل ٹھکانے آوے اور ارادہ و محبت موتی اور  
شوق عود کرے۔ پس کہنے لگے کہ میں تو محبوب کو ساتھ لئے بغیر اندر جانے  
نہیں دیکھو نامم نامم بچہ (میں بے عقلی و ناہنجی) جنت کے دروازہ پر  
کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ جب تک میرے ماں اور باپ بھائی داخل  
نہوں، میں تو داخل ہوں گا نہیں۔ کہاں ہے ہمسایہ اور کہاں ہے جو وقت

لَا يَدْخُلُ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْخُلُ إِلَى الْمَحْبُوثِ حَقٌّ إِذَا اسْتَمَرَ لَهُ رُزْقٌ إِلَى الدُّنْيَا لِإِسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ لِئَلَّا يَتَبَدَّلَ الْجُزْءُ وَيَنْتَسِمَ وَيَنْتَسِي بِقَرَعٍ رَبِّكَ مِنَ الْخَلْقِ ۖ وَلَا تَخْرُجُ نَفْسٌ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَسْتَوْفِيَ شَهْرَهَا فَأَتَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْعَلُوا فِي الطَّلَبِ مِنَ الْخَلْقِ لَا مِنَ الْخَلْقِ ۖ إِلَّا سَبْلَكُمْ حِجَابٌ ۖ أَبْوَابُ الْمَلَائِكِ مُغْلَقَةٌ ۖ إِذَا أَعْرَضَتْ عَنْهَا فَمِنْ لَكَ بَابٌ تَعْرِفُهُ ۖ بَابُ السَّرَّاسِ رَأَى سَيِّدٌ فَيَنْفَرُ مِنْ غَيْرِ حَوْلِكَ وَفُتُوكَ ۖ أَلَمْ تُؤْمِنُوا بِخُرُوجِ مَنْ طَبَعَهُ فَأَصْدَلًا إِلَى رَبِّهِ ۖ بَيْنَهُمَا هُوَ كُنْ لَكَ إِذْ هُوَ بِمِثْلِ الْأَقَاتِ فِي الْكَرْبِ فِي نَفْسِهِ وَتَالَهُ ۖ يَرْجِعُ إِلَى دُنُوبِهِ وَإِلَى سُوءِ أَدَبِهِ وَإِلَى سُوءِ حُلُودِ شَرِّعِ رَبِّهِ ۖ لَا يَسْتَعِينُ بِاللَّهِ عَزَّ وَلَا يَسْتَعِينُ بِغَيْرِهِ ۖ بَلْ يَدْكُرُ دُنُوبَهُ وَيَعُوذُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَلَأَمَةِ ۖ حَتَّى إِذَا قَرَعَهُ مِنْ ذَلِكَ رَجَعَ إِلَى الْقَدْرِ وَالسَّلَامِ وَالتَّقْوِيضِ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبِ ۖ بَيْنَهُمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ رَأَى بَابًا مَفْتُوحًا ۖ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

۞

پر موجود تھا۔ (جلو میرے ساتھ جنت میں) (الغرض بندہ مومن) جنت میں نہ جاوے گا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اُس کا ہاتھ تھامے اور محبوب کے پاس اس کو پہنچا دیں۔ جب بندہ کی یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تب وہ مقسوم پورا کرنے کے لئے دنیا کی طرف لوٹا یا جاتا ہے تاکہ علمِ الہی میں تغیر اور نسخ و محولان نہ ہو۔ حق تعالیٰ مخلوق کے متعلق جملہ امور سے فاسخ ہو چکا۔ کوئی نفس بھی دنیا سے باہر نہ نکلے گا جب تک کہ اپنا مقسوم پورا کرے گا۔ پس اللہ سے ڈرو اور مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالیٰ سے (رزق) طلب کرنے میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو۔ اسبابِ حقیقت حجاب ہیں کہ (ان کی وجہ سے) شاہی دروازے بند نظر آتے ہیں۔ پس جب تو اسباب سے رخ پھرنے کا تو تیرے لئے وہ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس کی تجھ کو شناخت حاصل ہو جائے گی یعنی باطنی دروازہ جو بند ہو گیا ہے پس وہ تیرے زورِ طاقت کے بغیر کھلے گا مومن اپنی طبیعت سے بیرہی کر اپنے پروردگار کا قصد کر کے چلتا رہتا ہے کہ دفعۃً اسی اثناء میں راستہ کے اندر اپنے جان و مال کے متعلق آفتوں کے ہاتھ میں گھر جاتا ہے تب اپنے گناہوں، اپنی گستاخی اور حدودِ شرعیہ کی خلاف ورزی کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ اسی سزا میں آفت آئی) وہ دعائے بھی مدد نہیں چاہتا اور بجز اپنے رب کے کسی کی اعانت نہیں دیتا۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور ٹوٹ ٹوٹ کر اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے (کہ نہ گناہ کرتا نہ سزا بھگلتا) یہاں تک کہ جب اس سے فاسخ ہو جاتا ہے تو قلب کے اعتبار سے تقدیر اور تسلیم و تقویض کی طرف رجوع کرتا ہے (کہ جو کچھ تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہو کر بابِ آقا کو اختیار ہے کہ چاہے مائے یا جلانے) وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ دفعۃً کھلا ہوا دروازہ اس کو نظر آ جاتا ہے (اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے کیوں کہ) جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے مخلصی نکال دیتا ہے۔ (اتنا بھی آزمائش کے لئے کیا تھا تاکہ دیکھے کہ کیا کام کرتا ہے،

طرح وہ آخرت سے غریب  
فیل نہ ہو جائے اور متنا  
کیونکہ وہ شیریں اور ظہیر  
نا بہت دشوار ہے اس کا  
دل کے اندر ہے وہ ظہیر  
میں) دنیا کے دوام کو پہلے  
ہلے اور محض کارگراری  
عمال آشکارا ہو جائیں گے  
حق تعالیٰ سے خوش  
سے متوحش ہو اور حق تعالیٰ  
کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہے  
ست قائم کرے اور حق تعالیٰ  
ھے۔ نیکیاں اور بدیاں  
کی کوئی سبیل نہیں) اسی  
کے کبھی دوزخ میں گرنا  
حق تعالیٰ اپنے لطف سے  
ماوے اور آگ یوں کہ  
رے شعلوں کو مجھا دیا ہیں  
ہزار برس کی مسانت  
رازہ (یعنی جنت) کے  
راہ وہ محبت مولیٰ اور  
ساتھ لئے بغیر اندر جانگ  
جنت کے دروازہ پر  
اور باپ بھائی داخل  
یہاں اور کہاں ہے جوت

بِقَدْرِ الْمَنْظَرِ كَيْفَ يَعْمَلُ ۚ وَبَلَوْنَا هُمْ بِالْحَسَنَاتِ  
وَالسَّيِّئَاتِ ۚ اِنَّمَا يَسْتَفِيدُ قَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ بِالْخَيْرِ  
وَالشَّرِّ ۚ بِالْعِزِّ وَالذُّلِّ وَالْغِنَى وَالْفَقْرِ ۚ حَتَّىٰ اِذَا  
اعْتَرَفَ بِالتَّوْحِيدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الشُّكْرُ ۚ وَ  
الشُّكْرُ الطَّاعَةُ لَا يَحْتَزُّكَ اللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ  
وَعَنْدَ الْبَلَاءِ الصَّبْرُ اعْتَرَفَ بِالذُّلِّ تَوْبٍ وَالْجَرَاءِ  
حَتَّىٰ انْتَهَتْ خُطْوَةُ الْحَسَنَةِ وَخُطْوَةُ السَّيِّئَةِ  
اِذْ هُوَ بِبَابِ الْمَلِكِ ۚ خَطَا خُطْوَةَ الشُّكْرِ  
وَخُطْوَةَ الصَّبْرِ ۚ وَالْقَارِئُ التَّوْفِيقُ ۚ رَأَى  
بَابَ الْمَلِكِ ۚ رَأَى هُنَاكَ مَا لَا عَيْنٌ  
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِهِ  
بَشِيرًا ۚ تَنْقَطِعُ تَوْبَةُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ۚ  
تَأْتِي الْمُحَادَثَةُ وَالْمُكَالَمَةُ وَالْمُجَالَسَةُ  
اَنْتَقَلَ هَذَا اِبْرَاهِيْمَ ۚ يَا جَمَلُ  
الطَّاهِرِينَ ۚ يَا اَحَقَّ ۚ اَنْتَ فِي قِيَامِكَ  
وَمُعُودِكَ بِكُلِّ اَخْلَاصٍ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ  
وَتَصُومُ وَعَيْنُكَ اِلَى اطْبَاقِ النَّاسِ  
وَالِى مَا فِي بُيُوتِهِمْ يَلْخَا رَجِيًّا  
عَنِ الْاَنَامِ ۚ يَا مُنْتَهَى دَاعِي  
صِفَتِ الصِّدِّيقِينَ وَ  
الرَّبَّانِيِّينَ ۚ اَمَا نَعْلَمُ  
اَنْكِ كُنْتُمْ مُسْتَارِكُمْ  
عَمَّكُمْ ۚ اِجْهَدْ  
جُهْدَكَ

ۛ

(چنانچہ فرماتا ہے کہ تم ہم نے ان کو آزمایا بھلائیوں سے بھی  
اور بُرائیوں سے بھی۔ ابن آدم کا قلب خیر و شر اور عزت و  
ذلت اور تو نگرى و افلاس سے ہی سیدھا ہوا کرتا ہے یہاں  
تک کہ جب نعمتوں کا حق قائل کے لئے مقرر جاتا ہے جو شکر  
کہلاتا ہے اور فکراً نام ہے طاعت کا کہ زبان اور اعضاء و جوارح  
کے دروازہ کی طرف) حرکت نہ کریں اور تکلیف کے وقت  
صبر کرے کہ گناہوں اور خطاؤں کا معترف ہو۔ پس جب بھلائی  
کا قدم اور بُرائی کا قدم (اس طرح) ختم ہو چکتا ہے تب دفعہ وہ  
شاہی دروازہ پر کھڑا ہوا نظر آتا ہے کہ قدم شکر بھی اٹھا چکا،  
اور قدم صبر بھی اٹھا چکا، اور چلانے والی توفیق تھی (کہ اس نے  
دونوں مرحلے طے کرائیے) اب وہ شاہی دروازہ دیکھتا ہے  
وہاں ایسا نظارہ کرتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی  
کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر ان کا خطرہ گزرا جبکہ  
بھلائی و بُرائی (یعنی راحت و تکلیف اور شکر و صبر کی نوبت  
ختم ہو جاتی ہے تب باہمی بات چیت اور گفتگو اور ہم نشینی کی  
نوبت آتی ہے۔ لے عراقی اے کوہوں کے بیل۔ یہ مضمون  
تیری سمجھ میں آتا ہے (یا نہیں) اے احمق تو بلا اخلاص  
کے قعود و قیام میں مشغول ہے کہ لوگوں ہی کیلئے نمازیں  
پڑھتا ہے۔ روزہ رکھتا ہے اور تیری آنکھیں لوگوں کے  
طباقت اور ان کے گھر کی چیزوں کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ روزہ  
دار سمجھ کر کچھ کھلا پلا دیں گے) اے گروہ مشائخے خارج  
اور صفِ صدیقین و ربانین سے علیحدہ پڑے ہوئے۔ کیا  
تجھے معلوم نہیں کہ میں (تمہارے تپالے اور کھوٹا کھڑا بچانے  
کے لئے گویا) تمہاری بھٹی اور تمہارا (سیدھا کرنے والا) مسطر  
اور تمہاری کسوٹی ہوں (میری ایذا کے متعلق) اپنی ساری

رَاقِعًا طَبَقَكَ عَيْنِي بِحَرْدٍ سَيِّفَكَ عَلَيَّ مَا أَنْتَ  
 عَلَى شَيْءٍ يَا جَوْهَلُ فِي جِبَالِكَ أَقْبَلُ لَكَ  
 إِلَهُهُمْ وَأَرْحَمُ لِي أَخَافُ أَنْ تَمُوتَ زَيْنًا  
 مُرَائِيًا دَجَالًا تَعَاقِبُ فِي قَبْرِكَ عُقُوبَةً  
 الْمَنَافِقِينَ فَكُفُّوْهُمَا أَنْتَ عَلَيْهِ تَحَرَّ  
 الْبَسِ لِبَاسَ الثَّقَوِي أَنْتَ عَنْ قُرَيْبٍ عَمِيكَ  
 لَا عَدَاوَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَتَدُ كَرُمًا  
 أَقُولُ لَكَ الصَّالِحُ تَنْبِيهُ رُؤْيَاهُ عَنْ  
 حَالِهِ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كُلَّ لِسَانَةٍ  
 نَطَقَ بِهِ اسْتَغْنَى بِهِ وَافْتَقَرَ إِلَيْهِ كُنْتُ  
 أَسْمَعُ فِي صُغْرِي وَأَنَا فِي بِلَدِي فَلَوْلَا  
 يَقُولُ لِي يَا مَبَارَكُ فَاغْرُبْ مِنْ ذِلَّةِ  
 الثَّقَوِيَّةِ وَلِي لَا تَسْمَعُ فِي الْحُلُوفِ وَلَوْلَا  
 يَقُولُ لِي لِي أَرَاكَ بِخَيْرٍ إِنْ أَرَادَتْ  
 الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ مُلَا زَعْفٍ إِذَا رَأَيْتَ  
 إِنْسَانًا يَهْرُبُ مِنِّي فَاعْلَمْ أَنَّهُ مُنَافِقٌ  
 أَمْوَالُهُمْ إِذَا غَمَصَ عَيْنِي رَأْسُهُ انْفَعَتْ  
 عَيْنَا قَلْبِهِ رَأَى مَا هُنَاكَ وَإِذَا  
 غَمَصَ عَيْنِي قَلْبُهُ انْفَعَتْ عَيْنَا رَأْسِهِ  
 رَأَى مَوْضِعَ اللَّهِ وَصَارَ رَيْفَةً فِي  
 حُلْفَةٍ فِيمَا خَاطَبَ اللَّهُ بِهِ مُوسَى  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لِي أَصْطَفَيْتُكَ  
 عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي وَبِكَلَامِي  
 وَقَرَّبْتُكَ إِلَيَّ كُنْتُ يَوْمًا  
 تَرُدُّ عَنِّي غَمًّا

کوشش خرچ کرے۔ اپنا طباق مجھ سے چھین لے۔ اپنی تلوار مجھ  
 پر سونٹ لے۔ (جو چاہے کر لے میرا بال بھی ہیکا نہیں ہوگا)  
 تو کچھ بھی تو نہیں۔ اے نادان میں تیری رستیوں میں بل دیتا ہوں  
 تیری غمخوئی و شفقت کرتا ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ تو زندقہ و  
 ریاکار و دجال نہ فرجائے کہ منافقوں کا ساتھ تو کبھی میں عداوت  
 ہو۔ پس اپنے کرم کو کم کر (لباس فسق و فجور سے) برہنہ ہو اور  
 نقوے کا لباس پہن کہ عنقریب تو غرنے والا ہے۔ میرے تیرے  
 درمیان کچھ دشمنی نہیں ہے۔ عنقریب تو یاد کرے گا کہ میں تجھ سے  
 کیا کہتا تھا۔ صاحب کی تو زیارت ہی اُس کی حالت کی اطلاع دیدیا  
 کرتی ہے۔ جو عارف حق بن جاتا ہے اُس کی زبان (دنیا کی باتوں سے)  
 گونگی ہو جایا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ہی سے بولتا اور اُسی کی ذات سے  
 غنی بنتا اور اسی کا محتاج ہوتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں اپنے وطن  
 کے اندر ایک آواز سنا کرتا تھا کہ ”اے مبارک“ پس میں  
 دُڑ کر اس آواز سے بھاگا کرتا تھا (کہ کون بولتا ہے جو دکھائی  
 نہیں دیتا) تیر خلوت میں مجھے سنائی دیا کرتا تھا کہ کوئی کہنے والا  
 مجھ سے کہتا ہے کہ ”میں تم کو اچھے حال پر پارا ہوں۔ اگر تجھ کو  
 فلاح درکار ہے تو میری صحبت اختیار کر جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ  
 مجھ سے بھاگتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ منافق ہے۔ مومن جب اپنے  
 چہرے کی آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے قلب کی آنکھیں کھل جاتی  
 ہیں اور وہاں جو کچھ ہے وہ اس کو نظر آتا ہے اور جب قلب کی آنکھیں  
 بند کرتا ہے تو چہرے کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور مرتبہ خداوندی  
 اور مخلوق میں اس کے تصرفات کو دیکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے مومن  
 علیہ السلام سے جو باتیں کی تھیں اُن میں یہ بھی تھا کہ میں نے تم کو اپنے  
 پیغامات اور بات چیت اور اپنا مقرب بنانے کے ذریعہ سے لوگوں  
 پر بزرگی عنایت فرمائی ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ تم بکریاں چراہے

کو آزمایا بھلائیوں سے بھی  
 سب خیر و شر اور عزت و  
 سیدھا ہوا کرتا ہے یہاں  
 لے لے مقرر جاتا ہے جو فکر  
 کا کہ زبان اور اعضا و  
 نریں اور تکلیف کے وقت  
 ترف ہو پس جب بھلائی  
 تم ہو چکتا ہے تب دفعہ  
 کہ قدم شکر بھی اٹھا  
 والی توفیق تھی (کہ اس  
 شاہی دروازہ دیکھا  
 کھنے دیکھا اور کسی  
 پران کا خطرہ گذرا جب  
 اور شکر و صبر کی نیت  
 اور گفتگو اور تم نشینی کی  
 ہو کے بیل۔ یہ مضمون  
 احمق تو بلا اذلاس  
 لوگوں ہی کیلئے نماند  
 کی آنکھیں لوگوں کے  
 رف لگی ہوئی ہیں رکبند  
 گروہ مشائخ سے فاج  
 رہ پڑے ہوئے کیا  
 نے اور کھوٹا کھرا بچانے  
 سیدھا کرنے والا اسطر  
 متعلق اپنی ساری

فَشَرَدَتْ مِنْهُمْ وَاحِدَةً ۖ فَتَبِعَهَا إِلَى أَنْ  
 أَدْرَكَهَا وَقَدْ عَيْتَتْ وَأَعْيَتْ فَضَمَّتْهَا  
 إِلَيْكَ وَقُلْتَ ۖ لَقَدْ أَتَعَبْتَ لَفْسَكَ  
 وَأَتَعَبْتَنِي ۖ دَوَاءُ الْمَحْجُوبِ الْكَظَرُ  
 فِي سَبَبِ حُجَابِهِ وَالْقَوْبَةُ عَنْهُ وَالْإِذْقَانُ  
 لَدَيْهِ ۖ الْمَعْصُومُونَ الْمَحْفُوظُونَ  
 مِنْ كُلِّ وَجَعٍ ۖ لَيْسَ لَهُمْ شُكُوبٌ ۖ  
 الْكَفُورِينَ فِي الظَّرِيقِ ۖ لَا كَلَامَ لَهُ  
 تَقَطَّعَ الْفَيَاقِي وَالْعَقَائِدُ الْكَرُونِ  
 وَالْبَحْرَيْنِ ۖ بِرِّ الْخَلْقِ وَبِرِّ  
 النَّفْسِ ۖ بِحُجْرِ الْحُكْمِ وَبِحُجْرِ  
 الْعِلْمِ ۖ وَالسَّاحِلِ ۖ الْقَوْمُ لَا  
 لَيْلَ لَهُمْ وَلَا نَهَارَ ۖ أَكَلَتْهُمْ  
 أَكْلُ الرِّضَىٰ ۖ وَتَوَسَّوهُمْ تَوَسُّمُ  
 الْغُرَقَىٰ ۖ كَلَامُهُمْ عَرَبِيٌّ  
 صَوْرَتُهُ ۖ مِنْ عَرَفَاتِ اللَّهِ  
 كُلِّ لِسَانُهُ لَكِنْ إِذَا شَاءَ  
 أَنْشَرَهُ ۖ يَنْطِقُ بِلَا أَدْوَابٍ  
 بِلَا أَلَاةٍ ۖ بِلَا تَرْطِيبٍ  
 بِلَا مُهْلَةٍ ۖ بِلَا عِلَّةٍ  
 لَا فَرْقَ بَيْنَ لِسَانِهِ  
 وَرَأْسِهِ ۖ إِذَا ذُنُّ لَا  
 حُجَابَ وَلَا يُؤَدُّ  
 وَلَا

تھے پس ان میں سے ایک بکری بھاگ نکلی اور تم اس کے پیچھے چلے  
 یہاں تک کہ تم نے اُس کو پکڑ لیا۔ حالانکہ تم بھی تھک گئے تھے۔ اور  
 بکری بھی تھک گئی تھی۔ پس تم نے اس کو اپنی گود میں لیا اور کہا کہ  
 (پیارے) تو نے اپنے آپ کو بھی تھکایا اور مجھے بھی تھکایا (اسی حکم و  
 شفقت کا یہ صلہ ملا کہ سرکش بندوں کو خداوندی آستانہ پر لانے  
 کے لئے شاہی سفیر قرار پائے) جو شخص محبوب ہو اس کا علاج یہ ہے  
 کہ اپنے حجاب کی دھڑلکش کرے اور اس سے توبہ کرے اور اس کے  
 سامنے اقرار کرے (کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کروں گا) جو حضرات  
 (بے راہی سے) معصوم اور ہر طرح پر محفوظ ہوتے ہیں ان کے لئے  
 تکوین (یعنی عالم میں تصرف کرنے کے اختیارات) نہیں ہوتے بخیر  
 تو راستہ میں ہے (اور منزل پر پہنچ کر تو مشاہدہ ہے یا تعمیل حکم)  
 جب تک کہ تو (مجاہداتِ نفس کے) بنوں یا بیابانوں کو قطع اور دونوں  
 برابر دونوں بحر یعنی بر خلق و بر نفس اور بحر شریعت اور بحر طریقت  
 اور ساحل کو طے نہ کرے اُس وقت تک وعظ کہنے کا وقت نہیں،  
 اللہ والوں کے لئے نہ رات ہے اور نہ دن۔ ان کا کھانا بیماروں کا  
 سا کھانا ہے (کہ قلیل مقدار اور طبیعت کی رائے کے موافق پرہیز کا  
 کھاتے ہیں) اور ان کا سونا مستغرق نیند والوں کا سا ہے (کہ جبکہ  
 پورا غلبہ ہوتا ہے تب آنکھ لگتی ہے) اور ان کا کلام بضرورت ہوتا ہے  
 اور نہ ہر وقت چُپ رہتے ہیں) جو شخص عارف حق بن جاتا ہے اُس کی  
 زبان گند موم جاتی ہے مگر جب خدا چاہتا ہے تو اُس کو نئی قسم کی زندگی  
 بخش کر بلا اسباب و آلات گویائی بخشتا ہے کہ بلا مرض ترتیب  
 صرف و جہلت کے بغیر بولتے ہیں (اس لئے کہ ان کی گویائی کو زبان  
 کی حاجت نہیں کہ اس کے لوازمات کے پابند ہوں) ان کی زبان ان  
 اُن کی اُٹھکی میں کوئی فرق نہیں ہوتا (کیوں کہ جو کام زبان دیتی ہے وہی  
 کام اُٹھکی دیتی ہے) پس اس وقت نہ کوئی پردہ ہوتا ہے نہ قیود نہ کوئی

بَابُ وَلَا تَنْزِيلُ  
 تَوَلَّيْتُ وَلَا  
 وَلَا جَنَانُ وَلَا  
 غَابَ الْيَوْمُ  
 وَالْثَانِيَةُ  
 مِنْ بَيْتِ  
 الْحَمْدِ  
 عَلَى الْبَاءِ  
 تَسْتَعِينُ  
 وَافْتَرِ  
 النِّعَمِ  
 أَنْتَ مُ  
 بِسْفِلَا  
 وَاجِبِ  
 حَتَّى  
 سَوِي  
 يَا  
 عَلَيْكَ  
 كَتَمَ  
 بَصْ  
 مَا  
 وَ  
 دَلَا  
 عَدَا  
 قَرَا

تم اس کے پیچھے پڑے  
 شک گئے تھے۔ اور  
 گود میں لیا اور کہا کہ  
 یہی تھکایا (اسی علم و  
 ری آستانہ پر لانے  
 ہو اس کا علاج یہ ہے  
 تو بہ کرے اور اس کے  
 کا) جو حضرات  
 تھے ہیں ان کے لئے  
 نہیں ہوتے بخیر  
 ہر ہے یا تمیں حکم  
 ہانوں کو قطع اور دونوں  
 بست اور بحر طریقت  
 کہنے کا وقت نہیں،  
 کا کھانا بیماروں کا  
 کے موافق برہیز کا  
 کا سا ہے (کہ جب  
 کلام بہ ضرورت ہوتا ہے  
 بن جاتا ہے اُس کی  
 س کوئی قسم کی زندگی  
 کہ بلا مرض ترتیب  
 ان کی گویائی کو زبان  
 رہیں) ان کی زبان الی  
 زبان دیتی ہے وہی  
 ہوتا ہے نہ قیود نہ کوئی

بَابُ وَلَا بَوَابَ وَلَا اِذْنَ وَلَا اسْتِغْنَانِ وَلَا  
 تَوَلِيَّةَ وَلَا اسْتَعْنَ وَلَا شَيْطَانَ وَلَا سُلْطَانَ  
 وَلَا جَنَانَ وَلَا بَنَانَ : ثُمَّ قَالَ خَابَ مَنْ  
 غَابَ الْيَوْمَ : لَا يَنْجِي فِيْ اَوَّلِ خُطْوَةٍ  
 وَالثَّانِيَةِ لَا يَنْجِي : اَلَا وُلِيَ الْخُرُوجُ  
 مِنْ بَيْتٍ وَجُودِكَ وَالثَّانِيَةِ هِيَ نَهْمَةُ  
 الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ : عَنْ الْوُفُوْ  
 عَلَى الْبَابِ وَلَيْتَا كَ تَعْبُدُ دِيَاكَ  
 تَسْتَعِيْنُ عَنْ دُرِّيْتِمَ : وَاسْجُدْ  
 وَاقْرَبْ بَعْدَ دُرِّيْتِمَ لَا تُضْعِفُ  
 النِّعَمَ اِلَى غَيْرِ : اَنْتَ مُشْرِكٌ  
 اَنْتَ مُغَيِّرُ نِعْمَاتِ اللّٰهِ : عَدَاةُ مَا  
 يَنْفُسُكَ مِنْ نِّعْمَةٍ : اَقْطَعْ زَنَاكَ  
 وَارْحِمُ : لَا عِبْرَةَ بِظَلَمِ  
 حَتَّى يَتَوَبَّ بِاِطْنِكَ وَتَخْلُصَ  
 سِرِّيَّتَكَ بِرَبِّكَ يَا غَلَامُ  
 يَا غَلِيْمُ اَلَيْسَى صَنَعَ اللّٰهُ  
 عَلَيْكَ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ النَّبِيُّ  
 كَتَمَهَا سَيْنِيْنَ : اَكَلْ بَعْضَهَا  
 بَعْضًا : حَتَّى قَبِلَ لَهُ بَلَمَ  
 مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ  
 وَاَنْتَ تَرَى شَيْئًا لِّظُهُورِكَ  
 وَلَا تَكْتُمُهُ : وَقَعَتْ  
 عَلَيْكَ رِزْمَةٌ نِّيَابٍ  
 مِنْ دَارِكَ فَخَنَّتْ بِاَلَاكَ

دروازہ نہ کوئی دربان اور نہ اجازت و طلب اجازت نہ تقسری  
 و برخواستگی نہ شیطان و سلطان اور نہ قلب و انگشت اس کے  
 بعد آپ نے فرمایا کہ جو آج غیر حاضر رہا وہ بڑے خسارہ میں  
 رہا (کہ فیضان کے مینہ بڑے اور اس کو قطرہ بھی نہ ملا) یہ  
 مرتبہ پہلی سیرھی پر حاصل نہیں ہوتا اور نہ دوسری سیرھی پر  
 (بلکہ بہت اُوپر پہنچ کر ملتا ہے) پہلی سیرھی تو خانہ ہستی سے  
 خارج ہوتا ہے اور دوسری سیرھی نعمت حق - الحمد للہ رب  
 العالمین (کہ سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہان کا)  
 دروازہ پر کھڑے ہونے کے وقت ہوتا ہے (جب کہ بادشاہ سے  
 غیبت ہوتی ہے) اور ایک نعبہ و ایک لیتین (کہ تیری ہی  
 عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) زیارت کے  
 وقت اور واسجد و اتقرب (کہ سجدہ کر اور مقرب بن) زیارت کے  
 بعد ہوتا ہے۔ نعمتوں کو غیر کی طرف منسوب نہ کرو (دوسروں کو  
 محسن سمجھ کر خدا کا) مشرک بنا ہوا ہے۔ تو نعمت ہائے خداوندی  
 کو (نا شکری کر کے) بدل رہا ہے لہذا اللہ نے جو نعمت تیرے نفس  
 کو دی تھی اس کو بدل دیا۔ اپنا زنا ر توڑ اور رجوع لا۔ جب تک  
 تیرا باطن توبہ نہ کرے اور تیرا اندرون مخلص نہ بنے اُس وقت  
 تک تیرے ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ اے صاحبِ جزا وہ اور اے  
 پیائے بچے! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت حاصل ہوئی  
 آپ نے اس کو برسوں چھپائے رکھا کہ بدن گھٹنے لگا یہاں تک کہ  
 آپ کو حکم ہوا کہ جو کچھ تم پر خدا کی طرف سے نازل ہو ہے اس کی  
 تبلیغ کرو (اور اب نعمت خداوندی کا اخفاء کرو) اور تیرے لئے  
 یہ حالت ہے کہ ذرا سی نعمت دیکھ پائے تو اس کو تمام عالم میں  
 آشکارا کرتا پھرتا ہے اور چھپاتا نہیں۔ تیرے گھر میں اُوپر سے  
 کپڑوں کی گھٹری آگری اور تونے دروازہ کھول کر آواز لگانی

وَقُلْتُ اشْتَرَيْتَنِي بِ لَعْنَتِهِمَا لَوْ جَدَّانِ عَادِيَّةٍ وَ  
 دِيْعَةٍ ۚ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءٍ مِنْهَا صِلَاحٌ الْقَلْبِ  
 الْاَوَّلُ الْمُنْظَرُ فِي الْقُصَّةِ ۚ الثَّانِي الْفَرَاغُ  
 لِلطَّاعَةِ ۚ الثَّالِثُ صِيَانَةُ الْكِرَامَةِ ۚ الْاَوَّلُ  
 تَرْكُ مَا يَشْغُلُكَ عَنِ اللَّهِ اَمَّا الْمُنْظَرُ فِي الْقُصَّةِ  
 فَمَا عِنْدَ لَوْ مِنْهُ خَيْرٌ ۚ اِنْ شَاءَ اللَّهُ هَذَا الْاَمْرُ  
 بِالنُّورِ وَالسَّانِي وَالْوُقُوفُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُنَاسَكَةُ  
 لَهُ لِيَحْفَظَ الدِّينَ ۚ الْمُؤْمِنُونَ يَقِفُونَ فِي اَكْثَلِ  
 وَشَرِّهِ ۚ يَطْلُبُ الْاِذْنَ مِنَ الْكِتَابِ السَّنَةِ  
 حَتَّى اِذَا اقْرَبَ مِنْ تَوَلَّاهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَمَّ  
 اَمَرَ بِاَمْرٍ ۚ وَفِيهِ يَنْهَوْنَ ۚ يَعْلَمُ بِعِلْمِهِ  
 يَنْصُصُ بِنَصْرِهِ ۚ جَلَّ دُؤَالُهُمْ قَبْلَ  
 الْمَوْتِ ۚ سَوَدَ تَرِيْدًا اِذَا نَجَّى الْغُبَارَ ۚ  
 يَا بَطَالِيْنَ يَا جَاهِلِيْنَ يَا غَافِلِيْنَ كَتَمْتُمْ  
 نَبَاهَهُ بَعْدَ حِينٍ ۚ  
 سُؤَالُ النَّفْسِ الْخَائِنَةِ كَيْفَ اَقْتَمُ  
 يَفْتَوَاهَا فَاجَابَ ۚ جَاهِدْهَا  
 حَتَّى تَمُوتَ ۚ ثُمَّ هَيِّئْهَا  
 نِسَاءً اُخْرَى فَيَقِيْمُهُ عَالِمَةٌ  
 مُطْمَئِنَّةٌ ۚ تَفْلِحُ بِابِ  
 شَهْوَاتِهَا ۚ حَتَّى اِذَا ذَبَلَتْ  
 رَجَعَتْ شَهْوَاتُهَا  
 اِلَى يَسَرِّكَ ۚ  
 نَصِيْرُ  
 قَلْبِكَ

شروع کردی کہ ہے کوئی جو اس کو مجھ سے خرید لے؟ حالانکہ  
 ممکن ہے کہ وہ (خدا نے تجھ کو نہ دی ہو بلکہ) پڑوسیوں کی ہو  
 جو عاریت ہے یا امانت۔ چار چیزیں ہیں جن سے قلب کی اصلاح  
 ہوتی ہے۔ اول غذا کی نگرانی (کہ حلال ہے یا حرام) دوم عطا  
 کئے فاسخ ہونا۔ سوم کرامت کی حفاظت (کہ دوسروں پر  
 اظہار نہ کرے) چہارم تمام ان چیزوں کا چھوڑ دینا جو خدا سے غافل  
 بنا دیں۔ سو پہلے درجہ یعنی غذا کی نگرانی کا یہ حال ہے کہ اس کی  
 تجھ کو خبر ہی نہیں۔ مضمون (قرب الہی) تو کامل تقویٰ اور آستانہ  
 حق پر حاضر رہنے اور حفاظت دین کی اس سے بار بار درخواست  
 کرنے سے درست ہو سکتا ہے۔ مؤمن اپنے کھانے پینے کے  
 متعلق توقف کرتا اور قرآن اور حدیث سے اجازت مانگا کرتا  
 ہے۔ یہاں تک کہ جب (اس پر کاربند رہنے کی بدولت) اپنے  
 مولیٰ کا مقرب بن جاتا ہے تب (یہ درجہ حاصل ہوتا ہے کہ) اس  
 کے حکم سے حکم کرتا اس کی ممانعت سے منع کرتا اس کے علم سے  
 عالم بنتا اور اس کی نصرت سے مدد کیا کرتا ہے۔ مرنے سے  
 قبل اس کے ساتھ از سر نو عہد و پیمان کرو۔ جب غبار چٹھے کا  
 تو عنقریب (حقیقت) نظر آجائے گی۔ اے ناکارو! اے نادان  
 اور اے غافل! کچھ ہی دنوں بعد اس کی حقیقت معلوم ہوئی تھی  
 ہے (سؤال) نفس تو خائن ہے پھر اس کے فتوے پر میں کیس  
 طرح اکتفا کرتوں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس کو مجاہدہ میں ڈال  
 یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس کے بعد اس کو دوسری زندگی  
 عطا ہوگی کہ وہ فقیہ عالم اور مطمئن بن کر زندہ ہوگا۔ اس کی  
 خواہشات و لذات کا دروازہ بند کر اور شہوتوں سے اس کو  
 روک لے۔ یہاں تک کہ جب وہ مہلا ہو جائے گا تو اس کی خواہشات  
 تیرے باطن کی طرف راجع ہو جائیں گی اور وہ مجاہدہ کی وجہ سے سترتا پاتا

الْمَجَاهِدَةُ ۚ الْقَوْمُ يَمُوتُونَ فِي اللَّيْلِ ۚ  
وَتَوْمُ الْعِيَالِ لَا تَهْتَمُّ مَكْفُونٌ يَحْمِلُونَ  
أَنْفَالُ الْعِيَالِ وَالْأَسْيَابِ مَعَ سَكُونٍ  
فَلَوْ هَمُّ إِلَى رَيْهَمُ عَرَّ وَجَلَّ ۚ جَوَارِحُهُمْ  
تَتَحَرَّكُ فِي الْأَسْيَابِ ۚ إِذَا كُنْتَ مُتَوَيِّبًا  
قَبْلَ الْبَلَاءِ لَمْ تَرْجِعْ حِينَ الْبَلَاءِ إِلَّا  
إِلَيْهِ ۚ لَمْ تَرَكَ كَاشِفًا إِلَّا هُوَ تَرَى  
الْحَيْدَ وَالْقَرَّ يَخْرُجَانِ مِنْ عَيْنِهِ ۚ  
وَالصَّمَّ وَالنَّفْعَ وَالْعِزَّ وَالْذُلَّ وَ  
الْفَنَاءَ وَالْفَقْرَ ۚ

سُؤَالٌ مَا مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِهِمْ إِنْ  
لَمْ يَنْفَعَكَ لَحْظُهُ لَمْ يَنْفَعَكَ وَعَظُهُ  
كَأَنَّ قَوْمًا غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ  
عَنْ عَيْنِهِمْ وَعَنْ قُلُوبِهِمْ وَرَأَوْهُمْ  
وَإِنْ تَحْظُرُكَ نَفْسُكَ إِذَا نَظَرَ  
الْوَرَى إِلَى آفِئَةِ يَأْسِي حَيَاةً  
اللَّهُ وَأَنْتَ مَا أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ صَرَفِيٍّ  
هَذَا أَهْمُ اللَّهِ ۚ قَالَ لَهُ قَائِلٌ لَهُ  
تَرَاكَ تُعَانِقُ هَذِهِ الْحَشْبَةَ تَوَحَّى  
رَمَانَةُ الْكُرْسِيِّ فَقَالَ لَكُمْ  
قَرَابَةُ مَنِّي وَتَرَى أَشْيَاءَ وَلَا  
تُخْبِرُ وَلَا تَنْفَرُ فَإِنَّكَ أَعْلَنُهَا  
فَيَمُنُّ لَهُ فَتَحْنُ أَقْرَبُ  
إِلَى قَلْبِكَ ۚ قَالَ  
يَا أَبْنُ

قلب بن قباے گا۔ اللہ والے تمنا کیا کرتے ہیں کدرات اچانک  
اور اہل و عیال سوجاویں اس لئے کہ وہ مکلف بنائے گئے ہیں  
کہ اہل و عیال اور اسباب کا بوجھ اٹھادیں اور دل ان کے پرہیزگار  
ہی کے ساتھ لگے رہیں۔ ان کے صرف اعضاء اسباب معاش  
میں حرکت کیا کرتے ہیں (اور رات کے وقت اس سے بھی نہایت  
ہلکی ہے لہذا رات کی تمنا ہوتی ہے) جب مصیبت سے قبل  
تو متقی ہوگا تو مصیبت کے وقت بھی خدا کے سوا کسی کی طرف  
رجوع نہ کرے گا کہ مصیبت کا دور کرنے والا بجز اس کے کسی کو  
نہ سمجھے گا۔ دیکھئے گا کہ بھلائی بُرائی اُسی کے پاس سے آتی ہے،  
اور ضرر و نفع اور عزت و توختی و افلاس (سب کو وہی بھیجتا ہے)  
سُؤَال۔ بزرگوں کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ جس کی نظر  
تجھ کو مفید نہ ہوگی اُس کا وعظ بھی تجھ کو نافع نہ ہوگا؟ آپ نے  
فرمایا کہ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ دنیا اور آخرت ان کی آنکھوں  
اور دلوں سے غائب ہو چکی اور انہوں نے اپنے رب کو دیکھ لیا جو  
لہذا اگر وہ تجھ پر بنگاہ ڈالیں گے تو تجھ کو نفع پہنچائیں گے۔ ولی  
جس وقت سوکھی زمین کی طرف بنگاہ ڈالتا ہے تو (اس کی برکت سے)  
حق تعالیٰ اس کو بھی زندہ کر دیتا اور روئیدگی بختا ہے۔ اور  
یہودی یا عیسائی پر بنگاہ ڈالتا ہے تو حق تعالیٰ ان کو ہدایت عطا  
فرما دیتا ہے۔ کسی شخص نے آپ سے عرض کیا کہ اس ممبر کے  
پایہ کو بار بار گلے سے لگاتے ہوئے ہم آپ کو کیوں دیکھتے ہیں؟  
آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ میرے قریب ہے اور بہت کچھ  
فیوض و حالات دیکھتا ہے۔ مگر نہ کسی کو اطلاع دیتا ہے نہ  
چنپی کھاتا ہے لہذا میں اس کو گلے لگاتا ہوں۔ سائل نے عرض  
کیا کہ ہم تو آپ کے قلب کے اس سے زیادہ قریب ہیں (لہذا ہم  
گلے لگنے کے زیادہ مستحق ہیں) آپ نے فرمایا کہ اے میرے بھائی تم



وَأَيُّ لَكُمَا تَكُونُ كَذَلِكَ إِذَا تَقَيَّمُ اللَّهُ تَعَالَى  
وَرَأَيْتُمُوهُ وَخَفَقْتُمُوهُ وَطَلَبْتُمُوهُ ۖ كُنْتُمْ  
أَكُونُ لَكُمْ خَادِمًا مَحِيثًا ۖ إِذَا زَهَدَ الْعَبْدُ  
وَتَرَاهُ جَمْعَ وَتَجَاعِدَ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ وَفَرَّجَ لَهُ  
أَدْنَاهُ ۖ أَعْمَضَ عَنِ الْإِطْلَاقِ عَلَى الْعِلْمِ ۖ  
أَرَاهُ الْعِلْمَ وَالطَّلَعَ بِإِلْخُمَالٍ وَالذُّبْنَ  
وَالشَّجَاعَةَ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ ۖ أَلْقَوْهُ يُنْقَضُ  
بِحَوَارِجِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ وَسُرُورِهِمْ وَخَلُوعِهِمْ  
مِنْ مَكَارِمِ رَحْمَتِهِمْ ۖ صَارُوا أَتَقِيَاءَ ۖ صَارُوا  
كَرَمًا عِنْدَهُ ۖ مَعْبُودٌ أَحَدُكُمْ دُرُّهُمْ وَ  
دِيَارُهُ ۖ إِذَا ذَهَبَ عَنْهُ قَامَتْ قِيَامَتُهُ ۖ وَتَقَوَّتْ  
صَلَاةُ جُمُعَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ لَا يُبَالِي ۖ أَوْ يَمُوتُ  
لَهُ وَلَوْ فَاسِقٌ فَاجِرٌ يَكُونُ رُحْمَةً ۖ وَيُطْلَبُ الْإِسْتِثْنَاءُ  
بِأَحَدِ الْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةِ مَعَهُ لَا يَسْتَأْذِنُ بِهِمْ الْمُبْدِ  
إِذَا صَغُرَ قَلْبُهُ ۖ اسْتَأْذِنَ بِالْمَلَائِكَةِ وَقَدْ مُخِّدُهُ  
فِي خَلْوَتِهِ ۖ يَا غَايِبًا عَنِ الْحَقِّ ۖ يَا غَايِبًا عَنِ الشَّرْعِ  
وَالدِّينِ ۖ يَا قَائِمًا مَعَ الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ الْقَبِيحَةِ ۖ يَا  
عَائِدًا لِلْخَلْقِ ۖ يَا نَاسِيًا الْحَقَّ ۖ لَا يَدُ مِنْ لِقَاؤِ اللَّهِ  
تَعَالَى ۖ أَلَيْسَ لَئِنْ ۖ تَرَى الْخَلْقَ وَالنَّفْسَ وَقَدْ لَقِيتَ  
الْحَقَّ ۖ سَوَى ذِكْرِهِ بَاطِلٌ ۖ سَوَى الْعِلْمِ بَاطِلٌ ۖ كُلُّ  
مُعَاوَلَةٍ لَغَيْرِهِ خَسْرَةٌ ۖ طَالِبُ الدُّنْيَا كَثِيرٌ  
وَطَالِبُ الْآخِرَةِ قَلِيلٌ ۖ أَنْتَ مَعَ دُنْيَاكَ لَيْلًا  
وَنَهَارًا تَسْتَخْدِمُكَ وَتَقْطَعُكَ  
نَحْنُ نَسْتَخْدِمُهَا

اس قابل اُس وقت ہو سکتے ہو جب کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اس کو  
دھیان رکھو۔ اس کا خوف کرو اور اس کے طالب بنو۔ تب میں  
خود تمہارا خادم و محب بن جاؤں گا۔ بندہ جب زاہد بنتا اور رجب  
لاتا اور (شہوات سے) منقبض ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو فتوحات  
بخشتا، مقرب بناتا اور اپنے پاس لے آتا ہے۔ وہ علم پر آگاہ ہونے  
سے آنکھیں بند کرتا ہے اور حق تعالیٰ اس کو علم کا نظارہ کراتا اور  
اس پر اطلاع بخشتا ہے۔ گمنامی و کس پر سی اور بیچنا حسن ادب میں  
داخل ہے۔ اللہ نے اپنے رکے احسانات کو اپنے اعضا اور قلوب اور  
اسرار اور خلوتوں سے ظاہر کیا کرتے ہیں۔ وہ پرہیزگار بن جاتے ہیں، اور  
خدا کے نزدیک محترم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا معبود تو درہم و دینار بنا ہوا ہے  
کہ اگر وہ جانا ہے تو قیامت آجاتی ہے اور نماز جمعہ یا جماعت کے جاتے  
ہے کی بروا بھی نہیں ہوتی۔ یا اگر بچہ مر جائے جو فاسق و فاجر ہو تو وہ  
وزاری کی حد نہیں رہتی اور کسی مخلوق کے ساتھ دل بہلانے کا متلاشی  
رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ فرشتے ہیں مگر بندہ اُن سے اُنس حاصل  
نہیں کرتا۔ جب قلب صاف ہوتا ہے تب فرشتوں سے اُنس حاصل کیا کرتا  
اور وہ خلوت میں اس سے باتیں کیا کرتے ہیں۔ اے حق سے غیر حاضر اور  
اے شریعت و مذہب سے غائب اے دنیا اور نفس و طبیعت کے ساتھ  
قائم اے مخلوق کو پوچھنے والے اور خدا کو بھولنے والے اللہ سے ملاقات  
ہونے بغیر چارہ نہیں۔ پس ابھی اس سے ملاقات کر۔ یعنی مخلوق اور نفس  
کو چھوڑ کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نصیب ہو جائے گی۔ اس کی بات کی بنا  
سب چیز باطل ہے اور اس کی واقفیت کے علاوہ ہر شے ناکارہ ہے۔ دنیا  
کے خواہاں بکھرتے ہیں اور آخرت کے خواہاں تھوڑے اور حق تعالیٰ کے  
خواہاں بہت ہی کم ہیں۔ تورات دن اپنی دنیا کے ساتھ لگا ہوا ہے کہ وہ  
تجھ سے خدمتیں کرائی اور تجھ کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ اور ہم دنیا سے اور  
جو کچھ بھی دنیا میں گھوم رہا ہے سب سے خدمت لے رہے ہیں تیری تو

وَمَا يَتَّقِلُ فِيهَا قَلْبُكَ أَنْتَ يَا مُدْرِكُ ۚ لَا بَلَدَ  
فِيهَا مِنْ يَدِ الشَّمْسِ وَالْعِلْمِ ۚ مَا يُفْتِيَانِكَ  
مِنْ خُدٍّ ۚ وَالْمُفْتِيَانِ لَهَا قَامَتَيْنِ ۚ مَا تُحْسِنُ  
شَأْنِي رَبُّكَ ۚ تَوْفَقُ عِنْدَ بَيْعِكَ وَشَرَاكَ  
وَقُعْمَتِكَ وَأَخِي لَكَ وَعَطَائِكَ وَكَلِمَتِكَ ۚ  
مَا كَانَ لِلَّهِ قَانَتُهُ ۚ وَمَا كَانَ لِعَبْدِهِ قَانَتُهُ  
فَتَنَّهُ ۚ إِذَا غَلَبَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَ التَّمْيِيزُ بَيْنَ  
النَّبَا وَالْآخِرَةِ ۚ بَيْنَ الْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ ۚ بَيْنَ  
الْقَبُولِ وَالرَّدِّ ۚ أَمْتَلَا قَلْبَهُ بِحُبِّهِ ۚ رَاحَ حَذَرُ  
الْمُحِبِّينَ وَشَرُّهُ ۚ رَاحَ حَذَرُ آبَائِهِ وَ  
مَنَاتِهِ ۚ الْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذَلِكَ ۚ رَاحَ حَذَرُ  
الْمُحِبِّينَ وَشَرُّهُ ۚ رَاحَ حَذَرُ آبَائِهِ وَهَمَاتِهِ  
لِحُبِّ جَمَعَ بَيْنَ ذَلِكَ ۚ رَاحَ حَذَرُ الْخَبَرِ وَالْعِيَاكِ  
الشَّمْسِ وَالنَّفْعِ ۚ أَبَدَ أَقْلَبُهُ فِي وَحْدٍ ۚ تَارَكَ  
لِلدُّنْيَا لِلدُّنْيَا تَعَالَى جَلَالًا ۚ وَأُخْرَى يَذْكُرُ  
لِيَحْمِلَ ۚ نَهَارُهُ دَاهِشٌ ۚ كُلَّمَا قَرُبَ  
مَا أَبْعَدَتْ ۚ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَنَّ اللَّهَ  
أَنَّ الْقَلْبُ يَرَى أَنْوَارَ الْفَرْبِ ۚ كُلَّمَا تَقَدَّمَ  
مَدَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ بِالنِّقْطَاءِ  
تَطَوَّاتِ أَجَلَهُ ۚ يَنْقَلِبُ الْأَمْرُ ۚ يَصِيرُ  
الْبَلْبُ مَطْلُوبًا وَالْقَاصِدُ مَقْصُودًا ۚ أَوَّلُ الْمُرِيدِ  
مَرَادًا ۚ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ  
حَيْثُ مِنْ عَمَلِ الشَّكْلَيْنِ ۚ يَرَى  
عَبْدُكَ خَارِجًا مِنْ أَيْتِ طَبْعِهِ  
وَشَهْوَتِهِ وَهَوَاهُ ۚ

کیا حقیقت ہے۔ اے مبتلائے ابدار دنیا کے متعلق ضرورت ہے دستِ شریعت کی اور علم کی کہ جو کچھ یہ دونوں تجھ کو فتویٰ دے کر جائز بتادیں اُس کو لے اور جس کے جواز کا فتویٰ نہ دیں اُس سے باز آجا۔ تجھ کو اپنے رب سے راز و نیاز آتا ہی نہیں۔ اپنی خرید و فروخت غور و فوش و آد و مستد اور بات چیت کے وقت توقف کیا کر کہ ان میں جو کام اللہ کے واسطے ہوا کرے اُس کو غنیمت سمجھ اور جو غیر اللہ کے لئے ہو اُس سے رُک جایا کر۔ جب محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا اور آخرت اور فینے نہ دینے اور ماننے نہ ماننے کا امتیاز جاتا رہا کرتا ہے۔ اس کا قلب محبوب کی محبت سے بریز رہتا ہے۔ محبوب کی بھلائی اور بُرائی یکساں اور اُس کے دروائے اور جو انہ سب ایک ہو جاتے ہیں کہ محبت ان سب کو ایک بنا دیتی ہے۔ یسٰی ہوئی خبر اور دیکھا ہوا مشاہدہ اور نفع نقصان یکساں بن جاتا ہے۔ ہر وقت اس کا قلب وجد میں ہوتا ہے کہ کبھی حق تعالیٰ کے ذکرِ جمالی میں وجد ہوتا ہے اور کبھی حق تعالیٰ کے ذکرِ جمالی میں تمام دن مدہوش رہتا ہے۔ یہ جوں جوں قریب ہوتا ہے وہ بید ہوتا جاتا ہے۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی آگ (جو کوہِ طور پر دکھائی دی تھی) کہ جوں جوں موسیٰ اس کے پاس جاتے تھے وہ دور ہوتی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ لَیْ اَنَا اللہ کی نوبت آئی۔ (کہ میں ہی تو اللہ ہوں) اسی طرح قلب کی حالت ہوتی ہو کہ جو انوارِ قُرب اس کو نظر آتے ہیں جوں جوں یہ (ان کی طرف) بڑھتا ہے وہ دُور ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جاتی ہے کہ مسافت کا ختم ہو جانا اس کی میعاد ہے (اس وقت) معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کہ طالبِ مَطلوب بن جاتا ہے اور قاصدِ مقصود بن جانا ہے اور مریدِ مراد بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کی ذرا سی کشش بھی دین و دنیا کے جملہ اعمال سے بہتر ہے (کہ سب کچھ اسی کی خاطر کیا جاتا ہے) وہ اپنے بندہ کو دیکھتا ہے کہ میری طلب میں اپنی طبیعت و شہوت و خواہش کے

مَوْجِدًا الْخَلْقَ وَتَارِكًا لِلشَّهَوَاتِ طَالِبًا لَهُ مُتَعَبِّرًا  
 يَقُومُ وَيَقْعُدُ لَا زَادَ وَلَا رَاحِلَةَ وَلَا رَفِيقَ ۖ  
 يُوَاصِلُ الصِّيَاءَ بِالْإِظْلَامِ صَيِّمًا وَصَلَاةً فِي  
 جَاهِدَةٍ ۖ بَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَلَدٍ  
 قَرْيَةٍ ۖ فِي رَجْعِ طُفْهِ ۖ عَلَى مَا يَدْرِي فَضْلُهُ نَاطِقٌ  
 إِلَى سَائِقِيهِ تَحِبُّ الْعَالِي وَانْتِ فِي الشُّعُومِ ۖ  
 تُحِبُّ الْجَنَّةَ وَلَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا ۖ فَتَالِ  
 بَعْضُهُمْ أَحْسَنُ نَفْسِكَ عَنِ الْمَأْكُولَاتِ ۖ  
 لَا تَأْكُلُ بِطَبِيعَةٍ وَلَا تَتَنَاوَلُ لُقْمَةً  
 إِلَّا يَتَوَفَّجُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَتَنَاوَلُ  
 دَوَاءً إِلَّا بِأَمْرِهِ ۖ يَنْقَلِبُ مِرَاجِعُهُ بِمَا  
 يَخْرُجُ مِنْ كُتُبِ الطَّبِّ وَفَتْوَاهُ هُوَ  
 يَتَوَقَّى الصَّلَاحِينَ طَبِيعُهُ الْمُحْجُوبُ  
 فِي بَيْتِهِ ۖ هُوَ يَتَوَلَّى أَعْنَ يَتِ وَمَشُورًا  
 ثُمَّ صَرَخَ صَرْخَةً عَظِيمَةً قِيَامَ  
 يَسْمِعُ تَارَةً عَنْ يَمِينِهِ وَتَارَةً  
 عَنْ شِمَالِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى  
 السَّمَاءِ مُتَبَرِّئًا بِالسَّلَامِ ۖ وَ  
 كَذَلِكَ إِلَى أَنْ حُجِّلَ بِهِ ثُمَّ  
 قَالَ وَاحْرِيْقَاهُ وَمُصِيبَتَاكَ  
 عَلَيَّكُمْ ۖ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ  
 لِللَّعَاءِ وَقَعْدَ لِللَّعَاءِ  
 وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ۖ ثُمَّ عَادَ  
 وَقَامَ يَتَلَوَّنُ وَجْهَهُ ۖ  
 تَارَةً صُفْرَةً

گھر سے باہر نکلا مخلوق کو اُودھ کر کہہ چکا اور خواہشات کو بھڑا۔ حالت  
 اس کی متغیر ہوئی کہ کبھی بیٹھتا ہے کبھی اُٹھتا ہے۔ نہ اس کے پاس  
 زادِ راہ ہے نہ سواری اور نہ رفیقِ سفر (اور بایں عجز و ماندگی)  
 نماز و روزہ اور مجاہدہ میں رات دن ایک کئے ہوئے ہے۔  
 اس وقت (یہ مضمون ختم ہوتا ہے کہ جوں جوں بڑھاؤں بعد  
 نظر آیا) پس دفعہ وہ اپنے آپ کو دروازہ قرب پر اور اس کی  
 آغوشِ لطف میں اور اس کے دستِ خوانِ فضل پر پاتا ہے  
 کہ اپنی تعبدیر کو دیکھ رہا (اور انجام و حالات سے آگاہ ہو رہا  
 ہے) (اے مخا طب) تو پڑا ہوا ہے تحتِ التری میں اور خواہش مند  
 ہے بے بندی کا۔ تو خواہش مند ہے جنت کا حالانکہ اس کے کام  
 کرتا نہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اپنے نفس کو مرغوب  
 چیزوں سے روک۔ باقتضاء طبیعت کچھ منت کھا اور حق تعالیٰ  
 کا فرمان آئے بغیر ایک نوالہ بھی تناول نہ کر۔ دوا بھی اُسی کے  
 حکم سے استعمال کر جیسی کتابوں اور اطباء کی رائے سے جو  
 مزاج قائم ہوا ہے اس کے برعکس ہو جائے گا کہ صالحین  
 کی کارسازی کا خدا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا طبیب اس  
 کا محبوب ہے۔ اس کے گھر کے اندر وہی اس کے کھانے پینے کی  
 چیزوں کا متکفل بنتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک چچ ماری اور  
 کھڑے ہو کر (وجد کی حالت میں) دایں بائیں بھونٹنے لگے۔ اور تسلیم  
 و تفریض کا اشارہ کرنے کو آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے (کہ ہم  
 آپ کے ہو چکے ہیں جو چاہیے وہ کیجئے) آخر مجلس تک یہی حال  
 رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہائے تہاری آتش ہائے تہاری  
 مُسببت اس کے بعد دھاکے لئے بیٹھ گئے۔ اور کوئی کلام نہیں  
 فرمایا۔ اس کے بعد پھر وہی حالت ہوئی اور کھڑے ہو گئے  
 کہ چہرہ مبارک کا رنگ بدلتا تھا۔ کبھی زرد ہو جاتا تھا

و تَارَةً صُفْرَةً  
 رَصَارَصِيْفٌ  
 مِنَ الْخَلْقِ فِي  
 كَانِ الْخَلْقِ كِ  
 ثَيْنًا ۖ كَانِ  
 هَذَا الْقَلْبُ  
 حُبٌّ وَ تَحْبُورٌ  
 رَمَدٌ كَوْرٌ ۖ لَا  
 تَعَالَى عَنْهُ جَاءَ  
 تَارِي هَذِهِ  
 بِاللَّفْعِ عَنْهُمْ  
 فِي هَذِهِ مِنْ يَسْ  
 أَحَبِّ نُسُكُمُ  
 تَأْخُذُ تَائِدُنُ  
 يَقُولُ ذَلِكَ بِكَلَا  
 وَالْعَدُوِّ فِي كَيْ  
 وَاحِدَةً لَا كَلَامَ  
 الْمُسْجِرَاتِ ۖ آ  
 الْمُعْجَزَاتِ وَالْأَوْدُ  
 رَدَّتْ قُرْبَابَ الْكُ  
 كَلَّمَ شَيْئًا  
 لَيْسَتْ تَتَبَرَّ  
 حُجَابٌ  
 حَيْثُكَ

ت کو چھوڑا۔ حالت  
ہے۔ نہ اس کے پاس  
بایں عجز و ماندگی  
ئے ہوئے ہے۔  
وں بڑھاؤں بعد  
رب پر اور اس کی  
فضل پر پاتا ہے  
الات سے آگاہ ہوا  
رخی میں اور خواہش مند  
حالانکہ اس کے کام  
نے نفس کو مرغوب  
ت کھا اور حق تعالیٰ  
کر۔ دوا بھی اسی کے  
لی رائے سے جو  
ئے کا کہ صالحین  
اس کا طبیب اس  
لے کھانے پینے کی  
یک بیج ناری اور  
و منے لگے۔ اور تسلیم  
تھ اٹھائے (کہ ہم  
س تک یہی حال  
اتش ہائے ہماری  
ور کوئی کلام نہیں  
ر کھڑے ہوئے  
رد ہو جاتا تو

وَكَاذِبَةٌ سَمَرَةٌ ۖ اِذَا ارْتَفَعَ عَنِ الدُّنْيَا  
رَبَّهَا رَضِيفٌ قُرْبِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ بِأَيِّ الْعِصْمَةِ  
مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ ۖ مِنَ الْعَرِيشِ إِلَى الثَّرَى  
كَانَ الْخَلْقُ كَمَا يُحْكَمُونَ ۖ كَانَ اللَّهُ مَا أَحَدَكَ  
شَيْئًا ۖ كَانَ لَا خَلْقَ غَيْرُهُ ۖ يَعْنِي صَاحِبَ  
هَذَا الْقَلْبِ الْمَوْصُوفِ ۖ وَاحِدٌ وَوَاحِدٌ ۖ  
فِيهِ وَتَحْيَوِي وَطَالِبٌ وَمَطْلُوبٌ ۖ ذَا كَرَمٍ  
كَمَلٌ كَوْرٌ ۖ لَا يَرَى غَيْرَهُ ۖ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ جَاءَنِي خَيْرٌ مَا يَكُونُ مِنْ بَلَاءٍ  
لِّي فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ ۖ ثُمَّ رَدَّ عَلَاكِهْلَ لِبَلَدَةٍ  
بِالْفَتْحِ عَنْهُمْ ۖ ثُمَّ قَالَ كَالْمُدِّ لِي تَعْرِى إِنَّ  
لِي فِي هَذِهِ مَنْ يَسْتَحْيِي الْقَتْلَ وَالْمُتَلَبَّ ۖ وَلَكِنْ  
لِي فِي تَكْرَمِ الْكَفِّ عَيْنٍ ۖ تَهْلِكُنَا بِهِمْ ۖ  
أَحَدٌ نَايِدُنْ نُوْدِهِمْ ۖ آيَشُ عَمِلْنَا تَحْنُ  
يَوْمَ ذَلِكَ بِكَلَامٍ مُضْمَنٍ جَعَلَتْ الصَّالِقِينَ  
الْقُدْرَةَ فِي كَيْدِ الْقَدْرِ ذَا بَا ۖ صَارَ أَسْبِقَكُ  
الْأَحَدَةُ ۖ لَكَلْبُ شَيْءٍ مِنَ الْكِرَامَاتِ  
الْمُعْجَزَاتِ ۖ أَنْتَ لَا تَزَاحِمُ الْأَنْبِيَاءَ فِي  
الْمُعْجَزَاتِ وَالْإِدْرِيَاءِ فِي الْكِرَامَاتِ إِنَّ  
رُؤُوسَ قُرْبِ الْحَقِّ وَصُحْبَتَهُ دُومَتِ النُّجْمَةِ  
كَلَّمَكَ شَيْءٌ أَكَلْتَ ۖ كَسَاكَ شَيْءٌ  
لَيْسَتْ تَبْقَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ  
حِجَابٌ ۖ وَرَدَّهَا بَعْدَ  
حِجَابٍ حِجَابٌ ۖ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
إِذَا

اور کبھی سُرخ (اس کے بعد فرمایا) قلب جب دُنیا سے اٹھ جاتا اور  
قُرْبِ خداوندی کا جہان بن جاتا ہے تو عرش سے لے کر تحت الثریٰ  
تک مخلوق میں سے کسی بھی محافظت کو گوارا نہیں کرتا۔ گویا کہ مخلوق  
پیدا ہی نہیں ہوئی۔ گویا کہ اللہ نے کسی شے کو بسایا ہی نہیں گویا  
کہ اس کے یعنی ایسے قلب والے شخص کے سوا اور کوئی مخلوق  
ہی نہیں۔ بس ایک شخص ہے ایک ذات کے لئے عجب ہے  
اور محبوب۔ طالب ہے اور مطلوب۔ ذا کر ہے اور مذکور۔ کہ کوئی  
دوسرا اس کو نظر ہی نہیں آتا۔  
(نیز آپ نے فرمایا) مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ اس شہر میں یکا  
بلا آنے والی ہے۔ اس کے بعد شہر والوں سے اس بلا کے دُور ہو سکی  
دُعا فرمائی اور پھر انکسار کے طور پر فرمایا کہ قسم ہے اپنی زندگی کی کہ  
اس شہر میں ایسے بھی لوگ ہیں جو قتل اور سولی کے مُسحق ہیں  
مگر ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہوا کرتی ہے  
(سو بارِ الہا کیا ان کی وجہ سے ہم کو ہلاک کر دے؟ کیا ان کے  
گناہوں میں ہم کو پڑ دے؟ ہم نے کیا کیا ہے؟ یہ لفظ غصہ کی  
آواز میں کہتے تھے۔ کیا دوست اور دشمن کو ایک تقدیر کی  
بھٹی میں ڈالو گے کہ دونوں گھل کر ڈھل ڈھلا کر ایک ہو جائیں  
(اے مخاطب) کرامت و معجزہ (یعنی خرق عادت امور صادر  
ہونے) کا طالب مت بن۔ اگر تو قریب حق اور حسد کی مصاحبت  
چاہتا ہے تو معجزات میں انبیاء کا اور کرامات میں اولیاء کا مقابلہ  
نہ کر۔ جب مصاحبت دائمی بن جائے گی تو جو کچھ وہ کھلائے گا وہ تو  
کھائے گا اور جو چیز وہ پہنائے گا وہ تو پہنے گا۔ ان (کراتوں  
وغیرہ) کی آرزو نہ کرنا حجاب ہے اور ان کے آگے پیچھے ان کا رد  
کرنا بھی حجاب ہے (بندہ کو طالبِ رضا بنانا چاہیے کہ جس حال  
میں رکھے وہ سر آنکھوں پر لے) اولیاء جب حق تعالیٰ کی طرف

سُئِلَ عَنْهُمْ إِلَى الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَّ خَلْقَهُمْ الْحَيِّ  
وَالْإِنْسِ وَالْمَلِكِ ۖ أَيْنَمَا سَقَطُوا لَقَطُوا ۖ حَتَّى  
يَبْلُغُوهُ ۖ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُمْ وَجْهُ الدُّنْيَا ۖ  
وَالْوُجُودُ يَخْلُصُ لَهُمْ ۖ أَلَطُفْتُ هُنَالِكَ وَاللَّيْلُ  
حَتَّى إِذَا أَذِنَ لَهُمْ بِالْخَوَلِ إِلَى بَابِ الْغَرْبِ  
صَدَمَتْهُمْ الْأَفَاتُ ۖ أَفَاتُ الْجَلَالِ لَتَنْدُوبِ  
نُفُوسِهِمْ وَبَقَايَا مِنْ وُجُودِهِمْ ۖ يُجْبَسُ عَنْهُ  
فَتَوْحُ الظَّاهِرِ ۖ طَعَامُ الظَّاهِرِ وَلِبَاسُهُ وَ  
كَافِيَتُهُ ۖ يَبْقَى الْقَلْبُ مُجَرَّدًا مَعَ الْبَرِّ الصَّافِي  
يُقَدِّمُ لَهُمْ طَعَامُ الْفَضْلِ وَشَرَابُ الْأَنْبِيَاءِ  
تَأْمُّ الْكَرَامَةِ ۖ لِبَاسُ الْمِنَّةِ ۖ يُلْقَمُ  
الْعِلْمُ الدُّنْيَا وَالْحِكْمَةُ ۖ ثُمَّ يَبْعَثُهُمُ  
الْمَلِكُ أَسْمَاءَهُمْ ۖ يَعْرِفُهُمْ  
بِعَمَّةِ السَّلَافَةِ وَالْإِيفَةِ ۖ وَيُنْكِيَهُمْ  
جَمِيعَ ذَلِكَ ۖ وَيُرْذِلُهُمُ إِلَى  
الْوُجُودِ لِإِصْلَاحِهِمْ وَهَذَا أَيْتُهُمْ  
وَدَلَالَتُهُمْ وَسَعَادَتُهُمْ ثُمَّ  
يُسَكِّنُ قُلُوبَهُمْ مِنَ السُّكُونِ  
وَالسَّنَةِ مِنْ الشُّوَالِ وَ  
الدُّعَاءِ مَعَ الْإِجَابَةِ ۖ  
هَذَا الْخَوَلُ الرَّمَاكِزُ لِمَا  
الرَّحَاقِ ۖ مُجِبُّ دَائِمٍ  
وَكُفْرٍ دَائِمٍ وَجِبَابِ  
الْعُجْبِ  
يُسْقَطُ

چلائے جاتے ہیں تو جن و انسان اور ملائکہ ان کی خدمت کیا کرتے  
ہیں کہ جہاں بھی وہ اترتے ہیں تقدیر کا آب و دانہ فرشتے یا انسان  
لاتے ہیں اور وہ کھالیتے ہیں یہاں تک کہ وہ (سیر و سلوک کی  
مسافت ختم کر کے) حق تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں (یہاں تک  
کہ دنیا کی سوزش ان سے دُور ہو جاتی ہے (کہ اس آب و  
دانہ کی احتیاج نہیں رہتی) اور وجود اس کا حادِم بنتا ہے  
(کہ خود ہستی ہی بحکم رب ان کی پرورش کرتی ہے) پس وہ وقت  
ہے لطف اور ناز کا۔ یہاں تک کہ جب دروازہ قُرب میں داخل  
کی ان کو اجازت ملتی ہے تو کالیف ان کو صدمے پہنچاتی ہیں  
یعنی آفاتِ جلال۔ تاکہ ان کے نفوس اور جو کچھ بھی ہستی و وجود کا  
اثر باقی رہ گیا ہے پھل جاوے (اور بے نفس و فناء و محض بکر  
حاضری ہو) ظاہری فتوحات (اور نذرانے) ان سے روک دئے  
جاتے ہیں اور یہ ظاہری کھانا اور پہننا اور صحت و تندرستی  
(ان سے لے لی جاتی ہے) بس فقط صاف شفا باطن کے ساتھ  
قلب باقی رہ جاتا ہے (تب) فضل کا کھانا اور انس کا پانی  
اور عزت کا تاج اور مفت و احسان کا لباس ان کے آگے  
سرکایا جاتا ہے (کہ اس سے تمتع ہو) عِلْمِ لدنی اور دابش کے  
نوالے ان کے مُنہ میں دئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بادشاہ  
حقیقی ان کو ان کے ناموں سے آشنا اور اپنی موجودہ و سابقہ  
نعمتیں بتلاتا اور ان سب نعمتوں میں ان کو رسا بسا کر مخلوق  
کی اصلاح و ہدایت اور رہبری و سفارت کے لئے ہستی کی طرف  
لوٹاتا ہے۔ اس کے بعد ان کے مَلُوب میں تکوین (و تفرقات) کو  
اور زیانوں میں قبول ہونے والے سوال و دعا کو جگہ بخشتا ہے  
یہ آخری زمانہ ہے۔ یہ زمانہ نفاق ہے کہ ہر وقت خود ستائی ہے  
اور ہر وقت کُفر و مَجُوبیت۔ خود ستائی تجھ کو نگاہ خداوندی سے

مِنْ عَيْنِ الرَّبِّ  
الْقَلْبِ حَاجِبًا  
بِالْقَلْبِ ۖ قُلْتُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْ  
حَدَّثَ كَذِبًا  
لَا لِبَاسَ لَهُ وَ  
وَلَا سُورَ لَهُ وَ  
حَتَّى يَرَى مَوْضِعَ  
سَابِقَتِهِ وَاسْتِ  
الصَّحَابِ وَ  
الْمَلَائِكَةِ  
وَالْمَلَائِكَةِ  
فَيَقُولُ بَعْضُ  
الْمُجُوبِ  
أَرْبَعِينَ أَوْ  
كَذَلِكَ لَمْ  
الْبَيْتِ وَدَا  
يُقَلِّبُ وَيُلْقِي  
مِحْطَةً يَأْتِي  
قَلْبُهُ يُقَالُ  
أَحْظَفُ  
نَفْسًا  
كَ  
قَلْبُهُ

مِنْ قَبْلِ الرِّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا هُمْ ضَالِّينَ ۖ عَنِ  
الطَّرِيقِ حَلَجَبَانِ ۖ إِنَّ قَال قَائِلٌ مَا النَّفَّائِ  
الْمُتَنَبِّهُ ۖ قُلْ لَهُ قَالِ الْمَسِيحِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنَافِقُ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ۖ وَإِذَا  
حَدَّثَ كَذَبَ ۖ وَإِذَا أَثْمِنَ خَانَ ۖ أَلَمْ يَكُنْ مِنْ  
الْبِئْسَاءِ لَكُمُ وَلَا طَعَامَ لَهُ وَلَا نِكَاحَ لَهُ  
وَلَا سُورَةَ لَهُ وَلَا أَمْنَ لَهُ وَلَا قَرَارَ لَهُ  
يَكُنْ بِرِي مَوْضِعَهُ وَيَسْمَعُ لِقَبِّهِ ۖ يَكُنْ بِرِي

سَلْبَقَتَهُ وَاسْمُهُ فِي خُلُوتِهِ ۖ يَتَنَادَمُ فِي  
الصَّحَارِيِّ وَاللَّيْلِ عَلَى الْقُدْرَةِ  
الْمَلَايِكَةُ تَرَى حَالَتَهُ وَيَسْمَعُ لِقَبِّهِ  
وَالْمَلَايِكَةُ تَقُولُ مَنْ هَذَا  
يَقُولُ بَعْضُهُمَا لِبَعْضٍ هَذَا أَفْلَانُ  
الْمُجُوبُ الصَّالِحُ ۖ وَاحِدٌ مِنْ  
أَرْبَعِينَ أَوْ مِنْ سَبْعَةٍ أَوْ مِنْ ثَلَاثَةٍ  
لَهُ كَلَامُ اللَّهِ كَذَلِكَ الْقَدْرُ يُقَالُ لَهُ  
الْيَمِينُ وَذَاتُ الشَّامِلِ ۖ الْقُدْرَةُ  
يُقَالُ لَهُ وَيُقَالُ لَهُ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِ  
مُحِيطٌ ۖ يَأْتِيهِ الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ  
قَلْبِهِ يُقَالُ لَهُ ارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ ۖ  
إِحْفَظْ كَنْزَكَ ۖ أَلَمْ  
نَفْسَكَ بِرَأْسِكَ كَأَنَّهُ  
كَانَ مِنْ مَنَامِ الْمَوْتِ  
قَلْبُكَ وَسِرُّكَ  
الْمَيُوتِ

گردے گی۔ یہ دونوں (یعنی خود ستائی و کفرانِ نعمت قرب حق کی)  
ضد ہیں اور راستہ سے روکنے والی چیزیں ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ  
نفاق کیا چیز ہے جس سے ہم کو بچنا چاہیے تو اس سے کہہ دو کہ  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق (کی)  
علامت یہ ہے کہ جب وعدہ کرتا ہے تو اس کے خلاف کرتا ہے  
اور جب بات کہتا ہے تو جھوٹی کہتا ہے اور جب اس کے پاس  
کوئی شے امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔ مومن جب تک  
اپنا مقام دیکھ نہیں لیتا اور اپنا لقب (جس نام سے عالم ملکوت  
میں پکارا جاتا ہے) سُن نہیں لیتا نہ اس کے لئے لباس ہے نہ  
طعام نہ نکاح نہ خوشی نہ امن اور نہ قرار۔ یہاں تک کہ وہ اپنی تقدیر  
کی نکتہ کو دیکھ نہ لے اور خلوت میں اپنا نام سُن نہ لے وہ تقدیر  
سے آگاہ ہو کہ جنگلوں اور رنبوں میں سونے کی سی صورت بنا کر پڑ جاتا  
ہے اور فرشتے اس کی حالت دیکھ کر اس کو اس کا لقب سناتے  
ہیں کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتے سے کہتا ہے کہ یہ کون شخص ہے؟  
دوسرے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں محبوب صدیق ہے۔ چالیس (ابدال)  
میں کا ایک۔ یا سات (غوثوں) میں کا ایک۔ یا تین (قطبوں)  
میں کا ایک۔ اس کا یہ مرتبہ ہے اور یہ مرتبہ ہے۔ اور تقدیر  
اس کو دہنی دہائیں کر دیتی رہتی اور تقدیر ہی اس کو  
حفاظتِ بدن کے لئے پہلو بدلواتی اور (بقائِ حیات  
کے لئے) نفع کھلاتی رہتی ہے اور اللہ سب سے بالا نگہبان ہے۔  
(کہ اس کی حفاظت اسی کی ہے باقی سب اس کے آلات ہیں) اس کے  
قلب کی جانب سے بات چیت (کی آواز) اس کو آتی رہتی ہے۔ کہ اپنے  
مکان کی طرف جاؤ۔ اپنے خزانہ کی حفاظت کرو اور اپنے نفس  
کو مخفی رکھو اور اس کو ایسا سمجھ لو گویا کہ خواب تھا تا کہ تمہارا  
قلب اور تمہارا باطن اس کی جانب ترقی کرے۔

خند مت کیا کرتے  
انہ فرشتے یا انسان  
بر و دلوں کی  
تے ہیں یہاں تک  
(کہ اس آب و  
سودم بنتا ہے  
(پس وہ وقت  
قرب میں داخل  
ہو چاتی ہیں  
بھی ہستی و وجود کا  
سنا و محض بکر  
سے روک دئے  
ت و تندرستی  
ن باطن کے ساتھ  
ر اُس کا پانی  
ان کے آگے  
اور درائش کے  
بعد بادشاہ  
وہ دسابقہ  
بسا کر مخلوق  
ہستی کی طرف  
و تعزرات کو  
بخشتا ہے  
دستائی ہے  
مداوندی سے

خُدَّ فِي كِتَابِ الْحِكْمِ ثُمَّ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ  
 حَتَّى تَبْلُغَ وَبُزُولَ صَبَاكَ ۖ حِينَئِذِينَ يَكُونُ  
 وَيُطْعَمُكَ ۖ رُبُّهُ هَذَا أَوَّاهٌ مُنْتَبِلٌ طَبْعًا  
 وَهَوًى وَشَهْوَةً ۖ أَنْتَ إِذَا مَتَّ إِلَى الصَّلَاةِ  
 بَعَثَ وَاشْتَدَّيْتَ وَأَكَلْتَ وَشَرِبْتَ وَنَكَحْتَ  
 بِقَلْبِكَ بَوَسَّوَسْتَ ۖ قِيلَ لَهُ مَا دَوَّاهُ ذَلِكَ ۖ  
 قَالَ تَصَفِّيَةٌ لِقَفَرِكَ مِنَ الْحَرَامِ وَالشَّيْءِ ۖ  
 وَاللَّوَاهُ الثَّانِي فَمَا كَفَّةُ النَّفْسِ فِيمَا تَأْمُرُكَ  
 مِنْ أَرْكَابِ الْمَنَاهِي ۖ إِذَا انْزَجَّ الْعَبْدُ  
 مِنْ كَلِمَةٍ تَكْفُرُ فِي قَلْبِهِ وَقَدْ أُضِيفَ إِلَيْهَا  
 أُخْرَى ۖ يَقُولُ قَلْفُهُ وَيَقْتَرُ أَنْزَعُجُهُ وَ  
 يُضَافُ إِلَيْهَا أُخْرَى ۖ يَأْتِي السَّكُونُ  
 وَالْهَدْوُ وَيَذْهَبُ قَلْفُهُ ۖ  
 يُحَاطَبُهُ الْحَجَرُ وَاللَّهُ فِي طَرِيقِهِ  
 تَشْيِيتًا لَهُ وَتَسْكِينًا ۖ يَقُولُ  
 لَهُ يَا وَرَى اللَّهِ ۖ يَا مَرَادَ اللَّهِ  
 يَا حَيِّبَهُ ۖ يَا مُقَرَّبَهُ ۖ  
 وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدْعُنِي ۖ  
 فَقَالَ اللَّهُمَّ آغْنِنِي عَنِ  
 الْخَلْقِ بِكَ وَأَغْنِنِي بِكَ  
 عَنِ السُّؤَالِ فَإِذَا  
 اسْتَفْنَى عَنِ الْخَلْقِ  
 لَزِمَ بَابَ الْحَقِّ  
 عَزَّ وَجَلَّ  
 فَيُعْنِيهِ

(اے مخاطب) کتب شریعت میں بیٹھ اور مکتب علم میں سوجھا کہ  
 شریعت پر عمل کرے اور علم الہی یعنی احکام تقصاء و قدر کے  
 آگے سر تسلیم خم کر کے بچس ہو جائے یہاں تک کہ حد بلوغ کو  
 پہنچ جائے اور تیرا بچپن جاتا رہے۔ اس وقت خدا ہی تجھ کو  
 پہنائے گا اور وہی تجھ کو کھلائے گا۔ تو اس حال کا خواہش مند ہے  
 حالانکہ طبیعت و خواہش و مشہوت سے لبریز ہے۔ تیری حالت تو  
 یہ ہے کہ جب نماز کو گھڑا ہوتا ہے تو اپنے قلب اور دوسوسوں  
 سے خرید و فروخت اور خورد و نوش و نکل میں لگا رہتا ہے۔  
 ایک شخص نے پوچھا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ  
 اپنے لقمہ کو حرام اور مشبہ سے بچانا اور دوسرا علاج نفس کا خلاف  
 کرنا ان منہیات کے مرتکب ہونے کے متعلق جن کا کہ وہ تجھ کو حکم کرتا  
 رہتا ہے۔ بندہ جب اس کلمہ سے جو اس کے قلب میں پڑتا ہے  
 گھبراتا اور پریشان ہوتا ہے تو دوسرا کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے  
 (تاکہ عادت ہو جائے پس) اُس کا اضطراب کم اور گھبراہٹ کمزور  
 پڑ جاتی ہے تب ایک کلمہ اور ڈال دیا جاتا ہے (کہ اتنا اضطراب  
 بھی باقی نہ رہے۔ پس سکون و قرار آ جاتا ہے اور متعلق جاتا  
 رہتا ہے) (اس وقت) اس کی تسکین و قرار کی غرض سے راستہ  
 میں پتھر اور ڈھیلے اس سے خطاب کرتے اور یوں کہتے ہیں  
 کہ اے ولی اللہ اے مطلوب خدا اے محبوب حق اے  
 مُقَرَّبِ ایزدی ۛ

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میرے لئے دعا کر دیجئے۔ تو آپ نے  
 یوں دعا کی کہ بارِ اہلباچھ کو اپنے ساتھ مشغول کر کے مخلوق سے  
 بے نیاز بنا دے اور اس شخص کو اپنی یاد میں لگا کر سوال سے  
 بے نیاز بنا دے۔ کیونکہ بندہ جب مخلوق سے بے نیاز بن  
 جاتا ہے تو دروازہ خداوندی کو چھٹ جاتا ہے۔ پس حق تعالیٰ

يَقْرَأُ بِمَا كَانُوا يَفْقَهُونَ ۖ فَاصْبِرْ ۚ إِنَّكَ بِرَبِّكَ عَلَىٰ ذِكْرٍ  
وَشَكْرٍ ۚ عَنِ السُّؤَالِ لَهُ ۚ إِذَا أَمْلَأْتَ مِنْ  
الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي الْبَرَارِ نَبَعَتْ لَكَ  
عَيْنٌ فِي دَارٍ ۚ بِأَقْوَىٰ سِلَاحِ الشَّيْطَانِ  
عَلَيْكَ الْخَلْقُ ۚ حَسْبُ قَلْبِكَ ثُمَّ ظَاهَرَ ۚ  
الشَّغْلُ كُلُّ الشَّغْلِ فِي دَارِ الْخَلْقِ وَتَبَاهَتْ  
مُحِبَّتُ الْمُشْفِقِينَ ۚ خَرَجَ فِي طَلَبِ عَجُوبٍ ۚ يُوسُفُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فِي طَلَبِ يَعْقُوبَ ۚ كَانَ  
مَنْ رَأَاهُ أَحَبَّ ۚ وَعَشِقَهُ تَبَرَّقَ ۚ وَ سَجَّحَ  
مَقْصُودُهُ لَا يَعْقُوبُ لَا الْأَعْيَارُ ۚ  
وَلَيْتَ الْإِنْسَانُ يَبْنِي وَيُنْشِئُ عَامِرًا

وَيُنْشِئُ وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابٌ  
جَاءَ مُنَادِي الْحَقِّ بِإِقْطَاعِ أَيْدِ الْخَلْقِ  
عَنْكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ لَا  
كَلَامَ حَتَّىٰ يَنْصَبَ الْمَاءُ عَنْ  
صِفْدَةٍ ۚ حَتَّىٰ يَخْلُوَ الْكَلْبُ لِمَا كَانَتْ  
يَسْرُكُ عِنْدَكَ فِي سَفِينَةٍ قَدْ رَمَتْ  
لَقَدْ نَسِيَ اللَّهُ مَجْرَاهَا وَ  
مُرْسَاهَا فِي بَحْرِ الْعِلْمِ ۚ مُحِبَّةٌ  
عِبَادَ اللَّهِ كَصُحْبَةِ  
الْأَسَدِ مَعَ الْخَوَافِ  
وَأَوْجَلِ ۚ الْإِنْسَانُ  
شَيْعَ بَغْيٍ ۚ  
لَا يَشْتَغِلُ

اس کو اپنے قُرب سے مالا مال بنا دیتا ہے اور جب وہ اپنے قُرب سے  
مالا مال بنا دیتا ہے تو بسندہ سوال چھوڑ کر اس کے ذکر اور اس  
کے شکر میں مشغول ہو جاتا ہے۔ جب تو بیا بانوں میں رہ کر کھانے  
پینے سے رُکا رہے گا تو تیرے گھر کے اندر چشمہ پیدا ہو جائے گا  
شیطان کا تیرے مقابلہ کے لئے سب سے زیادہ زبردستہ تمھارا  
مخلوق ہے (کہ مخلوق کے ساتھ مشغول کر کے وہ خدا سے غافل  
بنایا کرتا ہے) اقول اپنے قلب کو خوبصورت بنا اس کے بعد  
اپنے ظاہر کو۔ بڑا کام یہ ہے کہ مخلوق کے گھر میں رہ کر ثابت قدم  
رہے۔ ایک حسین عاشق اپنے معشوق کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔  
یوسف علیہ السلام یعقوبؑ کی تلاش میں نکلے کہ جو کوئی ان کو  
دیکھتا وہ ان سے محبت کرتا اور ان پر عاشق ہو جاتا تھا (محبوب)  
نقاب ڈالا اور قید خانہ میں گئے کیونکہ ان کا مقصود یعقوب  
تھے نہ کہ دوسرے لوگ۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ اے کاش میرا اور  
تمہارا تعلق آباد ہو اور میرا اور دُنیا بھر کا تعلق ویران ہو جائے۔  
حق کا منادی آیا (جو ڈونڈی پیٹ رہا ہے کہ) مخلوق کا تعلق  
قطع کر دو (منادی اپنے کام میں لگا رہے گا) یہاں تک کہ بکھت  
اپنی میعاد کو پہنچ جائے (کہ یا مخلوق کی اصلاح ہو یا منادی  
دُنیا سے اٹھ جائے) وعظ کہنا زیبا نہیں جب تک کہ تیرے  
میں نہ کہ سے پانی خشک نہ ہو جائے (یعنی بحر غفلت و خودی کی غرقابی  
سے نجات نہ پائے) اور عبادت کے لئے میدان صاف نہ ہو جائے  
کہ تیرا باطن خدا کے پاس اس کی قدرت کی کشتی میں (بیٹھا) ہو (اور  
اس وقت اس کو علم کے سمندر میں بسم اللہ مجرا باد رسا با تلقین  
کر کہ جس طرح چاہے چلائے اور جہاں چاہے ٹھہرائے) اہل اللہ کی  
مصاحبت خوف اور احتیاط میں ایسی ہے جیسے شیر کی مصاحبت  
کہ جو دوسرے سے پیٹ بھر چکا ہے وہ دوسرے کے ساتھ مشغول

مکتب علم میں سوجا کر  
تفصلاً و قد ر کے  
تک کہ حد بلوغ کو  
وقت حد ہی تجھ کو  
حال کا خواہش مند ہے  
تیری حالت تو  
طلب اور دوسو سو  
ح میں لگا رہتا ہے۔  
ہے؟ آپ نے فرمایا کہ  
سرا علاج نفس کا خلافت  
ہیں تاکہ وہ تجھ کو حکم کرنا  
قلب میں پڑتا ہے  
رڈال دیا جاتا ہے  
کم اور گھبراہٹ کمزور  
ہے (کہ اتنا اضطراب  
ہے اور تعلق جاتا  
کی غرض سے راستہ  
ادریوں کہتے ہیں  
محبوب حق اے  
تاکہ دیکھے تو آپ نے  
کہ کے مخلوق سے  
تاکہ سوال سے  
سے بے نیاز ہیں  
ہے۔ پس حق تعالیٰ



لَا شَيْءَ لَكَ بِغَيْرِكَ ۖ فَإِنْ التَّفَتَ إِلَيْهِ لَجَدَ  
رُجُوعَكَ ۖ أَفْتَرَسَكَ ۖ صُحْبَةُ الصِّدِّيقِ كَذَلِكَ  
لَا تَهْمُ فِي صُحْبَةِ الْمَلِكِ كَذَلِكَ ۖ كَانَ  
رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ يَتَهَمُ عَلَى  
الْخَطِطِ ۖ فَأَعْلَمَ بِذَلِكَ الْجَنَّةُ ۖ فَقَالَ  
لَهُ مَاذَا يَقُولُونَ عَنْكَ أَحَقُّ هُوَ قَالَ  
نَعَمْ تَكَلَّمْتُ بِقَلْبِكَ ۖ فَقَالَ نَعَمْ  
تَكَلَّمْتُ بِكَذَا وَكَذَا ۖ قَالَ لَا تَكَلَّمْ  
تَكَلَّمْ مَرَّةً أُخْرَى ۖ وَآخِرُهُ فَقَالَ  
لَا ۖ ثُمَّ تَكَلَّمْ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ  
وَآخِرُهُ فَقَالَ لَا ۖ فَقَالَ يَا سَيِّدُ  
مَا مَعِيَ حَتَّى فَالْظُّرْمَا مَعَكَ ۖ قَالَ  
صَدَقْتَ فِي الْجَمِيعِ ۖ إِنَّمَا أَرَدْتُ  
أَنْ أَخْتَبِرَ صَفَاءَ قَلْبِكَ وَنُبَاتَهُ  
فَلَوْ هُمُ حَجَّارِي ۖ أَرَادَتِ خَزَائِنُ  
عِلْمِهِ ۖ صَدْرُ سِرِّهِ ۖ حَزَائِنُ  
الْقَدَرِ فِي وَادِي الْقَدَرِ ۖ  
كُلَّمَا دَارَتْ أَسْرَارُهُمْ فِي  
مَنَاكِبِ دَايَا الْقَدَرِ  
أَلْفَتْ الْعُلُومَ وَالْأَسْرَارَ  
مَا يُصْنَعُ بِحُشْبٍ  
مُسْتَدَلٍّ ۖ مَا يُصْنَعُ  
بِالْظُّوْرِ بِلا  
مَخْصٍ ۖ صَحْرٌ  
يُكْمَرُ

ہونے کے سبب تیری طرف متوجہ نہ ہو گا۔ اور اگر تو نے لوٹ کر اسی  
طرف توجہ کی تو تجھ کو پھاڑ کھائے گا۔ صدیقین کی مصاحبت کا بھی یہی  
حال ہے کیونکہ ان کی شاہی مصاحبت میں خود بھی حالت ہے  
(کہ اگر دوسری طرف توجہ کریں تو ہلاک ہو جائیں) حضرت جنید کے  
رفقاء میں ایک شخص تھا جس کے متعلق مشہور تھا کہ قلبی خطرات  
پر مطلع ہو جاتا ہے۔ جنید کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے اُس سے  
فرمایا کہ لوگ جو بات تمہاری طرف منسوب کر رہے ہیں کیا یہ سچ ہے؟  
اس نے عرض کیا کہ جی ہاں سچ ہے۔ آپ اپنے دل میں کوئی بات لائی  
(میں بتا دوں گا کہ کیا بات لائے ہو) آپ نے فرمایا کہ اچھا میں نے  
دل میں ایک بات کا خیال کیا ہے بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس  
نے بتا دیا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں (تم نے  
غلط بتایا) پھر دوبارہ دل میں ایک بات لائے اور اس کو  
بھی اس شخص نے بتایا کہ یہ بات آئی ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں  
(غلط ہے) تب اس شخص نے کہا کہ یا حضرت جو (قابلیت) میرے  
پاس ہے وہ تو سچی ہے اب آپ اپنے مضمون میں غور فرما دیں (کہ  
واقعی وہی تھا جو میں نے بتایا یا دوسرا تھا) آپ نے فرمایا کہ واقعی  
ہر مرتبہ تم نے سچ بتایا مگر میرا مقصود (انکار کرنے سے) صحت یہ تھا کہ  
تمہاری صفائی قلب اور استقامت کا امتحان کروں (کہ تغلیط  
کرنے سے بدلتے تو نہیں ہو) اللہ والوں کے قلوب ارادہ خلاوندی  
کے راستے ہوتے ہیں (کہ ان میں وہی آتا ہے جو حق تعالیٰ کو منظور  
ہوتا ہے) وہ علم خداوندی کے مخزن ہوتے اور ایسے سینے ہوتے  
ہیں جن کے اندرونی راز تقدیر کے خزانے ہوتے ہیں جو تقدیر کے تنگی  
میں (مدفون) ہیں کہ جس وقت بھی غائب تقدیر کے گوشوں میں ان  
کے باطن گشت لگاتے ہیں تو علوم و اسرار پالیتے ہیں۔ کھوکھری  
کھوپڑوں اور صورت بلا معنی کو لے کر کیا کرے کہ بہرے گئے

عَنِ قَوْمِهِمْ رَايَعُولُونَ ۖ وَبَعْضُ النَّاسِ كَتَبَ  
 ثَلَاثًا ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ قِصَّةً ۖ يُوْصَلُ كُلَّ يَوْمٍ  
 قِصَّةً إِلَى أَمِيرِ الْبَلَدِ وَكَمْرِيَّامُ حَتَّى خَرَجَ  
 أَخِيذًا تَوْقِيْعُ مُرَادٍ ۖ وَأَنْتَ تَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى  
 يَوْمِيَّاتٍ أَوْ لَيْلَاتٍ تَسْأَلُ وَتَرْجِعُ إِلَى  
 الْخَلْقِ ۖ هَلَّا ذَكَرْتَ صَاحِبَ الْقِصَصِ ۖ مَا  
 دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تُفْلِحُ ۖ تَبْ عَنِ الْخَلْقِ  
 إِلَى الْحَقِّ ۖ وَلَيْسَ وَتُؤَدُّكَ عَلَى غَلْبَةٍ  
 أَبْ قَوْمٍ ۖ تَجِدُكَ يَدُ الْمُحِبَّةِ وَالْقُرْبِ ۖ  
 تَصِيْرُ حِلْسَ ذَلِكَ الْبَيْتِ ۖ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ بِلَاكَ  
 الْمَرَانِي وَالْمَكْنَةَ جَاءَكَ الْبِسْطُ مِنْ كُلِّ  
 جَانِبٍ قَوِي جَنَاحَكَ ۖ طَرَتْ إِلَى شَرْفَاتِ  
 ذَلِكَ الْبَيْتِ ۖ طَارَتْ تِلْكَ الشَّرْفَاتُ رُجْعًا  
 لَنْ سَقَطَتْ سَقَطَتْ فِي صَحْنِ الدَّارِ تَقْلَبُ  
 يَدِي صَاحِبِ الدَّارِ ۖ يَكُونُ دَاوِيًا جَابِلًا  
 لَنْ أَوْدَتْ نَفْعَ الْخَلْقِ هَلْكَ أَفَاعِلُ ۖ وَلَا  
 تَمْنِ هَذَا قَارِغًا ۖ كَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 يُرِيدُ الْكَلَامَ الَّذِي يُسَلِّ عَلَى  
 النَّاسِ مِنَ التَّوَقَّاتِ ۖ الصَّلَاةُ  
 صَلَاةٌ بِاللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْإِنْفِصَالِ  
 عَنْ عَالَمِهِ ۖ الْجِسْمُ لَا يَجُزُّ  
 فِي مَكَانَيْنِ ۖ الْإِنْفِصَالُ  
 مِنَ الْخَلْقِ وَالْإِصْلَاحُ  
 بِالْحَقِّ ۖ هَذِهِ صَلَاةُ  
 الْقَوْمِ ۖ

اور اندھے ہیں جو کچھ سمجھتے ہی ہیں۔ ایک شخص نے (بادشاہ کو راضی  
 کرنے کے لئے) ایام سال کی مقدار کے موافق (تین سو ساٹھ قصے  
 تصنیف کئے کہ حاکم شہر کو روزانہ ایک نیا (گھڑا ہوا) قصہ  
 پہنچاتا رہا اور تنگ دل نہ ہوا یہاں تک کہ انجام کار اس کی  
 مراد کا پروانہ صادر ہو گیا (دنیا دار کا تو یہ استغفال دیکھو) اور  
 تیری (جلد بازی کی) یہ حالت ہے کہ چند ہی روز اور چند ہی  
 رات دُعا کر کے گھبرا جاتا اور مخلوق کی طرف لوٹ آتا ہے۔ (کہ  
 اللہ نے تو سنی نہیں مخلوق ہی سے بھیک مانگ کر کچھ مل  
 جائے گا) اس کہانیاں گھڑنے والے کی حالت کو کیوں نہیں یاد  
 کرتا (کہ کم سے کم سال بھر تو انتظار دیکھ) جب تک تو مخلوق  
 کے ساتھ رہے گا ہرگز فلاح نہ پائے گا۔ مخلوق کو چھوڑ کر حق تعالیٰ  
 کی طرف رجوع کر اور چاہیے کہ اسی کے دروازہ قُرب کی چوکھٹ  
 پر پڑا رہے (تا کہ) محبت و قُرب کا ہاتھ تجھ کو کھینچ لے۔ تجھے اُسی گھر  
 کا ٹاٹ بن جانا چاہیے (کہ وہاں سے ٹلے ہی نہیں) یہاں تک  
 کہ جب تجھ کو وہ آسائش اور مقامات نظر آجائیں گے تو ہر طرف  
 سے انبساط تجھ کو نصیب ہو گا جو تیرے بازوؤں کو قوی بنادے گا  
 اور تو اس گھر کے کنگروں کی طرف پرواز کرے گا اور وہی کنگرے تیرا  
 آشیانہ بن جائیں گے کہ اگر گرے گا تو گھر کے صحن ہی میں گرے گا  
 اور صاحب خانہ ہی کے ہاتھوں میں پلٹے کھائے گا اور مستجاب الدعاء  
 بن جائے گا اگر تو (داغ بن کر) مخلوق کو نفع پہنچانا چاہتا ہے تو  
 ایسا بن جا اور خالی بکواس مت کر (اس سے آپ کا مقصود و اغظوں  
 کا وعظ تھا جو وہ لوگوں کو سُنایا کرتے تھے) صَلَاةُ اس کا  
 نام ہے کہ غیر اللہ سے انقطاع ہو کر حق تعالیٰ سے اتصال ہو۔ ایک  
 بدن ٹکڑے ہو کر دو مکانوں میں نہیں آ سکتا۔ پس خلق سے جُدا ہوا  
 ہو اور حق تعالیٰ سے وصال ہو۔ یہ تو اللہ والوں کی نماز ہے

اگر تو نے لوٹ کر اس کی  
 کی مصاحبت کا بھی یہی  
 خود ہی حالت ہے  
 (یہ) حضرت جنید کے  
 تھا کہ قلبی خطرات  
 تو آپ نے اس سے  
 رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟  
 میں کوئی بات لائی  
 فرمایا کہ اچھائیں نے  
 وہ کیا ہے؟ اس  
 نہیں دتم نے  
 ت لائے اور اس کو  
 نہ فرمایا کہ نہیں  
 جو (قابلیت) میرے  
 میں غور فرماویں کہ  
 آپ نے فرمایا کہ قوی  
 نے سے) مرنے یہ تھا کہ  
 کروں کہ تعلیم  
 محبوب ارادہ خداوندی  
 حق تعالیٰ کو منظور  
 ورا یہ سینے ہوتے  
 ہیں جو تقدیر کے جنگل  
 کے گوشوں میں ان  
 لیتے ہیں۔ کھوکھری  
 کے بہرے گئے

فَمَا صَلَوَةُ الْعِبَادِ أَنْ يَجْعَلُوا الْحَنَّةَ عَنْ يَمِينِ  
الْقَلْبِ وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهِ وَالصِّرَاطَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
وَالسَّابِقَ مُطْلَعًا عَلَيْهِ ۖ وَأَمَّا صَلَاةُ الْمُحْسِنِينَ  
فَمَعَى إِلَّا تَفْصِيلًا عَنْ الْخَلْقِ وَالْإِنْفِصَالِ ۖ  
عَلَامَةُ صِدْقِ طَلِبِ نَفْسِكَ الطَّعَامُ أَنْ  
تَكْتُمَ طَبَاخًا مِنْ بَاطِنِكَ كَهَيَاةِ الْقَمْرِ وَنُورِهِ ۖ  
عِنْدَ ذَلِكَ أَدْوَمِلُ إِلَيْهَا مَا يَقُومُ بِهِ أَوْ رَهَابُ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا  
هُوَ أَصْحَابُكَ وَأَنْتَ لَا تَعْمَلُ بِهَا سَائِرِ  
الْأَيَّاتِينَ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ الْقَلْبِ عَلَى مَلِكَةٍ  
عِنْدَ ذَلِكَ يَأْتِي الْفِعْلُ وَالْإِلْهَامُ ۖ وَقَبْلَ  
الدُّخُولِ تَفَرُّقٌ بَيْنَ دَاخِلِيٍّ يُرِيدُنِي بِإِلْهَامِكَ  
وَالْهَامِ شَيْطَانٍ وَالْهَامِ طَبِيعٍ وَالْهَامِ نَفْسٍ  
وَالْهَامِ مَلِكٍ ۖ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ تَصْحَبَ  
أَحَدًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَبِمْ وَصُوتُكَ  
عِنْدَ سُكُونِ الْهَمِيمِ وَتَوَرُّعِ الْعَمُودِ ۖ لَقَدْ  
أَقِيلُ عَلَى صَلَاتِكَ ۖ تَفْتَحُ بَابَ الصَّلَاةِ  
بِطُورِكَ وَبَابَ رَبِّكَ بِصَلَاتِكَ ۖ شَمُّ  
أَسْأَلُهُ بَعْدَ فَرَاغِكَ مِنْ أَصْحَابِ مَنْ  
الدَّلِيلُ ۖ مِنَ الْمُحِبِّ عِنْدَكَ ۖ مِنَ الْمَقْرَدِ  
مِنَ الْخَلِيفَةِ ۖ مِنَ النَّائِبِ ۖ هُوَ كَرِيمٌ  
لَا يُخَيِّبُ ظَنُّكَ ۖ لَا شَكَّ إِلَيْهِمْ  
قَلْبِكَ ۖ يُوجِي إِلَى سِرِّكَ يُبَيِّنُ  
لَكَ بِكَيْفِهِ الْأَنْوَابَ ۖ يُفَوِّقُ لَكَ  
الطَّرِيقَ ۖ مَنْ طَلَبَ وَجَدَ

اب رہی عابدوں کی ناز سوسا کی حقیقت یہ ہے کہ وہ جنت کو اپنے  
قلب کے داہنی طرف رکھتے ہیں اور دوزخ کو بائیں طرف اور  
بلی صراط کو نگاہ کے سامنے اور پروردگار کو اپنے حال سے باہر  
دھیان کرتے ہیں۔ اب رہے عشاق سوان کی نسا خلق سے  
انفصال ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال۔ اس کی شناخت  
کہ تیرے نفس کو غذا کی طلب ہے یہ ہے کہ تجھ کو اپنے باطن سے چوڑہ  
مُرخ کے پیچھے کی سی آواز سنائی دینے لگے۔ اس وقت اس کو اتنا  
کھانا دے جس سے وہ اپنی کمر مضبوط کر سکے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
اللہ نے ہر نفس کو اس کا فسق و فجور اور تقویٰ الہام کر دیا ہے  
کہ اپنے بھلے برے کو خوب سمجھتا ہے (وہی ہنسنا ہے اور وہی  
رُلاتا ہے۔ ان دونوں آیتوں پر (جس میں تقدیر کا مضمون تعلیم  
ہوا ہے) اس وقت عمل کر جبکہ قلب بادشاہ کے پاس داخل ہو جائے  
کہ اس وقت فعل اور الہام آئے گا اور احسن سے قبل اپنے  
قلب کے واردات میں فرقی کرنا ہو گا کہ الہام شیطان ہے یا  
الہام طبیعت اور الہام نفس ہے یا الہام فرشتہ؟ اگر تو چاہے  
کہ اللہ کے راستہ میں کسی کی صحبت نصیب ہو تو آوازوں کے چُپ  
اور آنکھوں کے بند ہو جانے کے وقت (یعنی آخر شب میں) پوری  
طرح وضو کر کے ناز کی طرہ متوجہ ہو کہ نسا کا دروازہ وضو سے  
کھولے اور خدا کا دروازہ نسا سے۔ اس کے بعد نسا سے فارغ  
ہو کر حق تعالیٰ سے سوال کر کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ کون  
ہے راہبر؟ کون ہے جو تجھ سے باخبر بنائے؟ مخلوق کو یکتا کون ہے؟  
نائب کون ہے؟ اس کی ذات کریم ہے وہ تیرے خیال کو نامراد  
رکھے گا۔ بے شک تیرے قلب کو الہام فرمائے گا تیرے باطن میں القا  
کرے گا۔ تیرا مقصود بیان کر دے گا۔ دروازے کھول دے گا اور راستہ  
روشن فرما دے گا۔ جس نے کوشش کے ساتھ کسی شے کو طلب کیا ہے ضرور

ہے کہ وہ جنت کو اپنے  
خ کو بائیں طرف اور  
کو اپنے مال سے بائیں  
کی نماز خلق سے  
مقال۔ اس کی شناخت  
کو اپنے باطن سے جوڑو  
اس وقت اس کو اتنا  
ن تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
الہام کر دیا ہے  
منسا تا ہے اور وہی  
مستدیر کا مضمون تعلیم  
لے پاس داخل ہو جائے  
احمد سے قبل اپنے  
ہام شیطان ہے یا  
رشتہ اگر تو پا ہے  
و آوازوں کے چُپ  
غرض میں پوری  
کا دروازہ وضو سے  
لے بعد نماز سے فانی  
اختیار کروں؟ کون  
رق کو یکتا کون ہے؟  
ے خیال کو نامراد  
تیرے باطن میں الفا  
دے گا اور راستہ  
ے کو طلب کیا ہے ضرور

وَجَدَ بِاللَّيْلِ جَاهِدًا وَإِنَّا لَنَهْدِيَهُمْ  
سُبُلَنَا أَلَعَلَّكَ لَافِي كَلَامِهِ فَإِذَا اخْتَدَتْ  
الْجِهَاتُ عَنْ قُلُوبِكَ وَعَلَبَ الْأَمْرُ عَلَى بَعْضِ  
وَأَحَدٍ دُونَكَ وَقَصْدٌ بِصُحْبَتِكَ لَهُ كَمُحِبَّةِ  
السَّيَّارِ وَالْحَيَاتِ بِلَا تَنْظُرُ إِلَى فَقْرِهِ وَ  
فَقْرِهِمْ نَسِيَهُ وَاخْلَالَ حَالَهُ بِرِثَائَتِهِ  
وَقَصُورِ عِيَادَتِهِ فَإِنَّ الْمَعْنَى فِي بَاطِنِهِ لَافِي  
ظَاهِرِهِ لَا يُبَيِّنُهُ لَكَ عَلَى وَجْهِهِ وَلَا تَبْدَأُ  
بِكَلَامِهِ وَلَا تُبْدِلُ لَهُ حَالًا أَنْتَظِرُ فَأَيُّكُمُ  
مِنْكُمْ؟ هُوَ الْكَاتِبُ وَالْأَمْرُ لِغَيْرِهِ هُوَ  
سَفِيرٌ هُوَ الْمُسَارُ وَالطَّبِيعُ لِغَيْرِهِ هُوَ الْمُعَيَّرُ  
وَالْعِبَادَةُ لِغَيْرِهِ قَسْبُ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى  
لِسَانِهِ لَا تَجَاوِزُ لِحْظَهُ لَا تَحْرِقُ حَدَّهُ  
أَبَدًا مُطْرِقًا خَائِفًا وَحَلَاةً لَا تَهْمُهُ  
فِي حَالِهِ وَلَا مَقَالَهُ وَلَا أَفْعَالَهُ  
قَضِيَّةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ يَعْمَلُ  
وَلَيْسَ بِقُلُوبِكَ مِنْ عَمَلِهِ  
إِلَى رَيْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا غَيْرُهُ مُتَوَكِّلُهُ  
لَا تُطْعِمُهُ مُتَكَلِّمُهُ لَا  
رَحْمَةً طِبْعًا عَلَى مَا طَبَعَتْ  
عَلَيْهِ الْبَهَائِعُ لَكِنَّ  
الْعَقْلَ يُمَيِّزُ وَالشَّرْعَ  
يُمَيِّزُ وَالْعِلْمَ  
يُمَيِّزُ  
الْقُرْبَ

پالیا ہے (وہ خود فرماتا ہے کہ) جنہوں نے ہمارے راستہ میں جدوجہد  
کی ہم ان کو اپنے راستوں کی رہبری کرتے رہتے ہیں "نقصان تیرے  
اندر ہے اس کے ارشاد میں نہیں ہے۔ پس جب مختلف جانہوں  
میں ایک جانب تیرے قلب کے نزدیک معین ہو جائے اور مضمون  
غالب آوے تو اس کو تمام اور اپنا مقصود بنائے۔ تیرا اس کی  
صحبت میں رہنا ایسے خوف و دہشت کے ساتھ ہونا چاہیئے  
جیسے درندوں اور سانپوں کی صحبت میں رہنا۔ کہ نہ ان  
کے افلاس پر نظر کر نہ اس کے نسب میں نقصان کا۔ نہ اس کے  
اختلال حال (بے سامانی) پر توجہ کر نہ اس کی قلب عبادت پر  
کیونکہ مضمون (جو اصل مقصود ہے) اس کے باطن میں ہے نہ ظاہر  
پر ہے نہ بدن پر اور نہ چہرہ پر۔ اس سے گفتگو میں ابتداء نہ کر اور  
اپنا حال مت ظاہر کر بلکہ رب کی جانب سے اس کے نفع کا منتظر رہ  
کہ وہ میرنشی ہے اور حکم دوسرے ہی کا ہے۔ وہ محض سفیر اور فرستادہ  
ہے اور طباق دوسرے ہی کا ہے۔ وہ ترجمان ہے اور عبادت  
دوسرے کی ہے۔ پس اس کی زبان پر حق تعالیٰ جو کچھ بھی جاری  
فرمائے اس کو قبول کر لے اور اس کی نجات سے تجاوز نہ کر۔ نہ اس کی  
مقرر کردہ حد سے آگے بڑھ۔ ہر وقت سرنگوں اور خائف و لرزاں  
رہ۔ اس کے حال اور اس کے قول و فعل میں اس پر الزام مت  
رکھ۔ جملہ ذوی العقول سے اس کو افضل سمجھ کہ وہ تجھ کو اپنے پاس  
سے پروردگار ہی کی طرف پہنچائے گا نہ کہ دوسرے کی طرف وہ  
پھل کھا رہا ہے تجھ کو اس کے بھلانے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود صاحب  
تکلم ہے تجھ کو اس کے بھلانے کی حاجت نہیں ہمارے  
طبیعت جو پاؤں کی سی پیدا کی گئی ہے (کہ خواہشات سے لبریز  
ہیں) مگر عقل (برے بھلے کی) تمیز سکھاتی ہے اور شریعت فرق کرتی  
ہے۔ علم (خطا و صواب کو) جُدا کرتا اور قُرب (حق و باطل سے)

يُمَيِّزُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالطَّاعَةُ تُمَيِّزُ وَالْأَصْلُ وَاحِدٌ  
 إِذَا عَمِلُوا بِالْعِلْمِ وَمَرُوا عَلَى مَيْتٍ أَخِيْبَهُ  
 أَوْ حَامٍ ذَكَرُوهُ : تَأْتِيهِ أَطْبَاقٌ فِي بَيْتِهِ  
 لِغَيْرِهِ : يَسْنَى فِي تَحْصِيلِ الْخُرَاجِ : فَلَا أَحْصَا  
 سَلَّمَ إِلَى الْمَلِكِ : وَلَهُ جَائِكَةُ يَأْخُذُ  
 مِنَ الْخَلْقِ لَا لَهُ : إِذَا ارَادَ اللَّهُ بِكَ خَيْرًا  
 تَبَهَّكَ : وَيُغَيِّبُ نَفْسَكَ عَنْكَ : مَا لَكُمْ  
 جَاهِلٌ : جَاهِلُكُمْ مُفْتَرٍ : زَاهِدُكُمْ  
 رَاغِبٌ : لَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ : بِرَأْسِكَ  
 بِالَّذِينَ الْآخِرَةُ : وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ  
 عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَدْعُوا رَبَّكُمْ  
 تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً : إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَعَدِّينَ  
 حَمَلَهَا عَلَى ظَاهِرِهَا أَنَّ الْمُتَعَدِّينَ  
 الطَّالِبِينَ مِنْ غَيْرِهِ : السَّائِلِينَ لِسِوَاهِ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ  
 لَا صَلَاحَ لَكُمْ أَنْ تَمُوتُوا جُلَاءً قُلْتُمْ مَنْ  
 كَانَ يَسْمَعُ لِلَّهِ وَالْإِنْتِقَاءَ بِكُلِّ  
 فَيَكُونُ جُلَاءً : وَإِلَّا فَلَا  
 يَحْضُرُ عِنْدِي فَيَكُونُ مَكِيدًا  
 لَمَّا خَرَجَ إِبْرَاهِيمُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 مِنَ الدِّينِ  
 وَكَثُرَتْ  
 مَوَاشِيهِ  
 وَحِلْمَانَهُ

تمیز کرتا اور معرفت و طاعت امتیاز کیا کرتی ہیں اور بڑا ایک ہے  
 جب علم پر عمل کرتے ہیں اور کسی مردہ (یعنی گمراہ) پر گزر جوتا ہے تو  
 اس کو (حیات روحانی دے کر) زندہ کر دیتے ہیں یا مبتلائے معصیت  
 پر گزرتے ہیں تو اس کو ذرا شغل بنا دیتے ہیں۔ اس کے گھر میں  
 (نفیس کھانوں کے) طباق پر طباق آتے ہیں دوسروں کے لئے  
 (کہ خود نہیں کھاتا) وہ (لوگوں سے جو کچھ بدلے لیتا ہے اپنے لئے  
 نہیں لیتا بلکہ (شاہی) خراج کی وصول یا بی میں سنی کرتا ہے اور  
 جب وصول کر لیتا ہے تو بادشاہ کے حوالہ کر دیتا ہے اس  
 کے پاس کاسہ ہے کہ مخلوق سے لیتا ہے اور اس میں بھرتا جاتا  
 ہے (مگر شاہی خزانہ میں داخل کرنے کو) نہ کہ اپنے لئے جب اللہ  
 تیری بہتری چاہے گا تو تجھ کو شور ویدے گا اور تیرے نفس کے  
 عیوب سے تجھ کو آگاہ بنا دے گا۔ تمہارا عالم بھی (درحقیقت) جاہل  
 ہے اور جاہل مفتری ہے۔ جو تم میں زاہد ہے وہ بھی حقیقت میں  
 راغب ہے (پھر راغب دنیا دار کا تو کیا بوجھنا) اپنے دین کو  
 ذریعہ معاش نہ بنالین کے ذریعہ سے تو آخرت ہی کمائی جاتی ہے۔  
 آید اعدوا لرحم لغرض خفیة انه لا یحب المتعدين (یعنی اپنے رب  
 کو عاجزی و خوف کے ساتھ پکارا کرو کیونکہ اس کو زیادتی کرنے  
 والے نہیں بھاتے) کی تفسیر کے متعلق آپ نے آیت کو ظاہری معنی پر  
 حمل کیا اور فرمایا کہ زیادتی کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو  
 خدا کے ہوا دوسرے سے مانعے اور غیر سے سوال کرے۔  
 عبد اللہ بن مسعود اپنے ساتھیوں سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ  
 میرے دل کی روشنی ہو کہ جو شخص اللہ واسطے سنتا اور میرے  
 وعظ سے نفع اٹھاتا ہے وہ روشنی بنتا ہے ورنہ سبب کدورت  
 ہوتا ہے کہ اس کو میرے پاس آنا بھی نہ چاہیے۔ ابراہیم علیہ السلام  
 جب آگ میں سے نکلے اور آپ کے مویشی نوکر چاکر زیادہ

میں اور بڑا ایک ہے  
 (راہ) پر گزر جوتا ہے تو  
 میں یا مبتلائے معصیت  
 اس کے گھر میں  
 دوسروں کے لئے  
 لے لیتا ہے اپنے لئے  
 میں سعی کرتا ہے اور  
 کہہ دیتا ہے اس  
 میں میں بھرتا جاتا  
 اپنے لئے جب اللہ  
 تیرے نفس کے  
 (درحقیقت) جاہل  
 بھی حقیقت میں  
 (نا) اپنے دین کو  
 کماٹی جاتی ہے  
 (یعنی اپنے رب  
 کو زیادتی کرنے  
 کو ظاہری معنی پر  
 وہ شخص ہے جو  
 سوال کرے -  
 رتے تھے کرم لوگ  
 شستا اور میرے  
 نہ سبب کدورت  
 براہیم علیہ السلام  
 دکر پاکر زیادہ

قَالَ دَرَانِي الشَّامُ كَثِيرَةً الْاَبْوَابِ اَنْزَوِي  
 عَنْكَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ التَّمَنِ وَدُعَاءِ تَوَمِيهِ  
 اَنْزَوِي لَتَرْبِيَةِ خَلْفِهِ مَا الْخَلَّةُ الصُّحْبَةُ  
 وَالْعَبْدَةُ الْوَصْلَةُ ۞

سُؤَالُ اَقَالَ يُقْتَدَى بِهِ اَمِ الْحَالُ ۞ قَالَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَقَالَ يُقْتَدَى بِهِ الْعَوَامُّ  
 وَالْحَالُ يُقْتَدَى بِهِ الْخَوَاصُّ ۞ مِنْ اَهْلِ  
 مَنْ اَنْتَ ۞ اَرِنِي بَصُوكَ ۞ اُقْبِلْ لَكَ عَسَا  
 مَا لَكَ وَ اَرِيكَ شِدَّةَ مَرَضِكَ وَ اُبْرِئُهُ ۞  
 كَانَ مِنْ دَايِمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَا دُهُ  
 الْمَوْضِعِ وَنَحْنُ قَدْ مُنِعْنَا مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ  
 يَحْدُثُ الْاَصْحَاءُ وَهَمَاتُنَا مُنِعَتْ اَرْجُلُنَا  
 عَنْ الْمَشْيِ اِلَى بُيُوتِكُمْ وَ اَيُّنَا عَنْ  
 تَنَاوُلِ اَمْرِكُمْ اَمْرًا مِنْ حَيْثُ الْحَالُ وَ  
 الْقُدْرَةُ ۞ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجُوزُ اَنْ يَمُوتَ  
 رَجُلٌ وَ يَخْلُفُ عَشْرَةً مِنَ الْاَوْلَادِ كُلُّهُمْ  
 بَاثُونَ بِهِ فِي دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ ۞ تَقَاسَمُوا  
 تَوَكُّتَهُ عَلَى السَّوَاءِ ۞ وَفِيهِمْ وَاحِدٌ كَانَ قَلْبُ  
 وَالِدِهِ اَلَيْهِ ۞ وَكَانَ يَتَمَنَّى اَنْ تَرِكَ جَمِيعَ تَوَكُّتِهِ  
 لِحَاءِ الْقُدْرِ ۞ اِلَى وَاحِدٍ وَاحِدٍ بِالْمَوْتِ ۞  
 لَبَقِيَ ذَالِكَ الْوَاحِدُ حَازَ جَمِيعَ تَوَكُّتِهِ ۞  
 كِبَاءُ الْقَضَاءِ وَالْقُدْرَةُ فِي هَذَا  
 عَجَبٌ اِلَى هَهُنَا وَالسَّلَامَةُ اَللَّهُمَّ  
 كُنْ الْخَلْقَ عَنَّا اَللَّهُمَّ كُنْ  
 النَّفْسَ عَنَّا

ہو گئے تو آپ نے شام میں بہت سے دروازوں کا ایک گھر بنایا  
 اور اس کی قیمت اور قوم کی تبلیغ سے فارغ ہو کر اس میں خلوت  
 نشین ہوئے۔ اور اپنے جانشینوں کی تربیت کے لئے خلوت  
 اختیار کی۔ خلوت نام ہے صحبت کا (جو ابراہیم خلیل اللہ  
 کو حاصل ہوئی) اور محبت نام ہے وصل کا (جو سیدنا محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو نصیب ہوئی)۔

سوال۔ قال کا اقتدا کرنا چاہیے یا حال کا؟ آپ نے فرمایا کہ قال  
 کا اقتدا کرنا چاہیے عوام کو۔ اور حال کا اقتدا کرنا چاہیے خواص کو۔  
 اب تو بتا کہ کس گروہ کے قابل ہے؟ مجھے اپنی نبض دکھا کہ مجھ کو تیرے  
 حال پر بٹھاؤں اور تیری سخت بیماری تجھ کو دکھا کر اس کو  
 دور کروں۔ بیماریوں کی عیادت کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی عادت ہے اور ہم کو اس کی مانعت ہوئی ہے مگر ہم اپنی  
 ہمت (اور توجہ سے) تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں۔ ہمارے  
 پانوں کو مانعت ہے کہ ہمارے گھروں کی طرف نہ چلیں۔ اور  
 ہاتھوں کو مانعت ہے کہ ہمارے اموال نہ لیں۔ ہم حالت اور تقدیر  
 کی حیثیت سے مامور ہیں (کہ جو حالت تقدیر میں ہے گھر بیٹھے  
 آجائے گی) نیز آپ نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مرے اور  
 دس لڑکے چھوڑے کہ سب یکساں باپ کے فرماں بردار ہوں۔ غرض  
 باپ کا ترکہ بھٹہ مساوی تقسیم کر لیں۔ مگر ان میں سے ایک بچہ باپ کا  
 (لاڈلا زیادہ ہو کہ اس کا) دل اس پر مائل ہو اور وہ آرزو رکھتا ہو  
 کہ کاش میرے سارے ترکہ کا یہی وارث ہو دے۔ پس تقدیر سے  
 وہ ایک ایک کر کے مر جائیں اور وہی ایک باقی رہ جائے کہ باپ  
 کا سارا ترکہ سمیٹ لے۔ پس قضا و قدر آوے (اور کہے کیوں جی)  
 کیا اس میں بھی کوئی عیب ہے؟ بس۔ یہی سمجھ لو والسلام۔  
 بار اہل خلق کی ایذا رسانی کو ہم سے روک بار اہل نفس اور

وَالْهُوِيَّةُ وَالْطَّبَائِعُ قُلْتَ أَخَاكَ هَذَا الْبَحْرُ  
وَأَنْتَ تَشْتَمُ قَبِيْرَ وَالْحَوْثُ بِضَلِّ ذَلِكِ إِشْمَا  
يَحْتَقِ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ لَمَّا عَلِمُوا  
خَافُوا عَلِمَتْ بِمَضَرَّةِ الشَّيْءِ فَاحْذَرُوْهُ  
وَاجْتَنِبُوْهُ بِالْمَوْتُ لَا بَدْلَ لَكَ مِنْهُ فَاغْلُ  
لَهُ يَا مَنْ لَيْسَ لِدَارِهِ سَقْفٌ قُلْ لَا  
لِعِيَالِهِ دَقِيْقٌ وَلَا شِعَارٌ وَلَا عِثَارٌ  
جَاءَ الشِّتَاءُ فَتَأَهَّبْ جَاءَ الْبَرْدُ  
فَتَرَجَّلْ جَاءَ السَّبْعُ فَاحْذَرْ سَبْعُ  
الْمَوْتُ يَا مَنْ قَوْلُكَ فِي صَلَاتِكَ  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ه  
إِيَّاكَ نُطِيْعُ وَإِيَّاكَ نُوْجِدُ مَتَى  
وَحَدَّثَ الْحَقُّ عَنِّي وَجَلَّ مَتَى  
أَحْلَصْتَ الْعَمَلَ بِمَتَى زَهْدٌ  
فِي الْخَلْقِ وَالزَّيَاةِ وَالْيَقَايِ وَالْهَوَا  
مَتَى تَذَلُّكَ لِلْحَقِّ يَا كَلْبَةً مِنْ  
حَيْثُ الْقَلْبُ مِنْ حَيْثُ الْخُلُوْةُ  
لَمَّا أَرْدَمَتْ شَهْوَةُ النَّفْسِ مَتَى  
رَوِيَّةَ الْحَقِّ اسْتَحْيَا مِنْ رُؤْيَا  
فَتَرَكَ شَهْوَةَ نَفْسِهِ مَتَى تَرَى يَعْصِي  
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاصِيًا عَلَى أَنْ يَمْلِكُ فِي  
خَلْقِهِ وَكَعِنْدَ شِدَّةِ شَيْفَاكِ مَتَى  
تَرَى عَصْمَتَكَ بِتِلْكَ عِصْمَةِ غَيْرِكَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا اجْتَمَعَ يُوسُفُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَنَاتِكَ الْمَرْأَةِ جَاءَتْ الْعِيَالُ وَلِيْ هَارِيَا

خواہشات و طبائع کی دست درازی کو ہم سے روک (اے مخاطب)  
تو کہتا تو یوں ہے کہ مجھے اس (دُنیا کے) سمندر سے ڈر لگتا ہے۔ حالانکہ  
اس میں تیرا پتھر ہے۔ ڈر لگنا تو اس کی ضد ہے۔ بس اللہ سے  
اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرا کرتے ہیں۔ چوتھو ان کو علم ہوا لہذا  
خوف پیدا ہوا۔ جب مجھ کو کسی شے کی معرفت کا علم ہو جائے تو اس  
سے ڈر اور بچ۔ موت آئے بغیر چارہ نہیں لہذا اس کے لئے  
عمل کر۔ اے وہ شخص جس کے جھونپڑے پر نہ پھت ہے اور نہ بال  
بچوں کے لئے آٹا ہے نہ (پکڑنے کا) استریا ابرہ ہے (دیکھ جاڑے  
آگے اس کا سامان کر۔ بادشاہ آ رہا ہے پایادہ ہو جا۔ درندہ آگیا  
پس بچ۔ یعنی درندہ موت۔ نمازیں تیرے آیتان نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ  
نَسْتَعِيْنُ کہنے کے معنی کیا ہیں؟ (یہی ناکہ تیری ہی اطاعت کرتے  
ہیں اور تجھ ہی کو (اعانت و عطا میں) بیکانہ سمجھتے ہیں (پھر اب  
تو ہی بتا کہ) تو نے خدا کو واحد کب سمجھا؟ عمل میں غفلت کب بنا؟  
مخلوق اور دکھا دے اور بفاق اور رفق سے بے رغبت کب ہوا؟  
حق تعالیٰ کے سامنے عاجزی کب کی؟ عاجزی تو قلب کے اعتبار  
سے ہوا کرتی ہے۔ خلوت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے جب  
شہوت نفس اور نگاہ حق دونوں مقابل ہوتی ہیں تو بندہ  
کو نگاہ حق سے شرم آجاتی ہے (کہ بادشاہ دیکھ رہا ہے) لہذا  
وہ شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو یوسف علیہ السلام کی طرح)  
اپنی خلوت میں غلبہ شہوت کے وقت یعقوب علیہ السلام کو  
دانتوں میں اٹکلی دبائے ہوئے کب دیکھے گا؟ تیری اپنی پارسائی  
پر نظر کب جائے گی؟ وہ پارسائی حق تعالیٰ کی غیرت ہی تو ہے  
(کہ غیرت حق کے لحاظ سے زنا صادر نہیں ہو سکتا) جب  
یوسف علیہ السلام اور وہ عورت (زلیخا) ایک جگہ اکٹھے ہوئے  
تو غیرت الہی آئی اور یوسف پیٹھ پھیر کر بھاگے (چنانچہ ارشاد ہوا کہ

سے روک (اے خفاطہ) رے ڈر لگتا ہے۔ حالِ کربند ہے۔ بس اللہ سے۔ جو کہ ان کو علم ہو لہذا۔ کثرت کا علم ہو جائے تو اس لہذا اس کے لئے پھٹت ہے اور نہ ہاں برہ ہے (دیکھ جاڑے پاپا پادہ ہو جا۔ درندہ گیاں تیاں کُنْبُرُ دِیَاکَن بری ہی اطاعت کرتے بیگانہ سمجھتے ہیں (پھر اب اس میں غصہ کب بنا؟ سے بے رغبت کب بھا؟ نری تو قلب کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے جب بل ہوتی ہیں تو بندہ ادا دیکھ رہا ہے لہذا علیہ السلام کی طرح) تو ب علیہ السلام کو کا؟ تیری اپنی پارسائی کے لئے کی غیرت ہی تو ہے اس جو سکتا (جب ایک جگہ اکٹھے ہوئے کے چنانچہ ارشاد ہلکہ

لَكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّ مِنْ جَلَدِنَا الْمُخْلِصِينَ هَمْزٌ تَنْقَلِبُ حَالَتَكَ حَالَةَ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلَمَّا تَخَلَّفَ يَوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَصْمَةَ فِي بَيْتِ اللَّهِ وَحَجْرَهُ وَافَقَ لُفْرِي حَبِيشَةً وَدَرْقَةً عَصْمَةً عِنْدَ خُلُوفٍ كُونُوا لَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ يَا مَرْيُومُ إِنَّ اسْتَعِدُّوا حَالَةَ الْبَصَلَتِي أَطْلَبُوهَا مِنَ اللَّهِ بِالتَّوَكُّلِ قَطْعُ الْأَسْبَابِ تَوَكُّدُ الْكَلِّ إِذَا الْقَلْبُ إِذَا الْقَلْبُ صَارَ كَلًا يَسْمَعُ مَا يَسْمَعُ الْمَلِكُ يَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الْمَلِكُ يُعْزِزُ يُعْزِزُ فَيُعْزِزُ مَلِكًا عَلَيْهِ وَقَالَ رَفِئِيلُ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَرُّ سِرٌّ أَلَسْتَ تَرَى أَهْلَ جَنِّ السَّيِّئِينَ مِنَ جَلَدِنَا الْفُورِ نَارًا أَيْشَ رَأَى رَأَتْ عَيْنُ الزَّائِسِ نَارًا أَوْ عَيْنُ الْقَلْبِ مُورًا رَأَتْ عَيْنُ الزَّائِسِ خَلْقًا وَعَيْنُ الْقَلْبِ حَقًّا قَالَ لِأَهْلِيهِ امْكُثُوا إِلَيَّ أَنْتُمْ نَارًا بِقَلْبِهِ جَدَبَتْ وَلَا لَهْدٍ مِنْ تَدَا فِي دُجَجَةٍ وَوَلَدَتْ رَهْدَتْ قَالَ قَالَ لِأَهْلِيهِ امْكُثُوا جَاءَتْ يَدَانِي عَلَى عِلْيَةٍ جَاءَتْ خَطَاطِفُ الْقَدْرِ سَلِمَتِ الْقَوْمُ مِنْ أَهْلِ الْيَمِّ وَأَوْلَادُهُمْ يَا حُكْمُ اثْبَتْ يَا عِلْمُ يُسْمِعُ اللَّهُ تَقْلَمُ يَا نَفْسُ أَتَبَيُّ يَا قَلْبُ وَيَا سِرٌّ أَجَبِيَا

ایسا ہی ہوا تا کہ ہم یوسف سے بدی دے حیاتی کو دفع کریں بیشک وہ ہمارے منتخب بندوں میں تھے۔ تیری حالت یوسف کی سی کب بنے گی؟ یوسف علیہ السلام نے جب اللہ کے گھر اور اللہ کی آغوش میں عصمت کو سنبھال سنبھال کر رکھا تو قید میں جانے کے متعلق حق تعالیٰ نے ان کی موافقت فرمائی (کہ دُعا قبول فرما کر امتحان گاہ سے یک سو کر دیا) اور خلوت میں بھی عصمت بخشی۔ اے اللہ کے بندو ایسے ہی تم بھی بن جاؤ۔ اے مرید و صدیق کی حالت مستحضر رہی لے لو اور خدا سے اس کے طالب بنو۔ توکل نام ہے اسباب قطع کرنے کا اور سب کے چھوڑ دینے کا۔ قلب جب (گندی حالت سے) پلٹتا ہے تو فرشتہ بن جاتا ہے کہ جو کچھ فرشتے سُنتے ہیں وہی اس کو بھی سُنانا دیتا ہے اور جس سے فرشتے واقف ہیں اس سے یہ بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ترقی کرتا ہے تو فرشتہ پر حاکم بن جاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں آپ نے فرمایا کہ باطن باطن ہی ہے۔ باطن ہی نے اہل و عیال کو چھوڑا تھا۔ جبکہ بجانب طور آگ نظر آئی تھی۔ کیا چیز دیکھی تھی؟ ظاہری آنکھ نے آگ دیکھی تھی اور قلب کی آنکھ نے نور ظاہری آنکھ نے مخلوق دیکھی تھی اور قلب کی آنکھ نے حق تعالیٰ کو دیکھا تھا اس وقت اپنے اہل سے فرمایا کہ تم ہمیں ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے۔ کہ اس آگ نے ان کے قلب کو کھینچا اور زُہر کی وجہ سے بی بی بیچہ سے بے رغبت بنا دیا لہذا اپنی اہل سے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ (اسی طرح) اونچی آوازیں آئیں اور تقدیر کے آنکڑے آئے جنھوں نے اللہ مالوں کو ان کے بی بی بیچوں سے پھین لیا۔ اے حکم قائم رہ اور اے علم (راز) حق آگے بڑھ۔ اے نفس ٹھہر (اور چُپ ہو جا) اور اے قلب اور اے باطن۔ تم دونوں جو اب دو۔



يَا حَيَّةَ مَنْ لَيْدٍ رُكْ هَذَا لِحَبِّ هَذَا أَوْ لَمْ  
يُؤْمِنْ هَذَا يَا حَيَّةَ، يَا حَيَّةَ، يَا حَجَابَةَ، يَا  
مَقَّةَ، لَعَلِّي أَيْتَكُمْ مِنْهَا بِحَيْرٍ أَتَبْتُ أَمَا كَانَ كُمْ  
حَتَّى أَيْتَكُمْ بِحَيْرٍ الطَّرِيقِ بِرَأْيَةٍ كَانَ قَدْ صَلَّ  
عَنِ الطَّرِيقِ غَابَتْ عَنْهُ دَلِيلُهُ حَضَرَ عَنْهُ  
نَقِيبُ الثَّقَبَاءِ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ قَبْلَ ذَلِكَ  
فَقَالَ مَشِيرًا إِلَيْهِ لَيْتَكَ لَمْ تُخْلَقْ وَإِذَا خُلِقْتَ  
عَلِمْتَ لَمْ خُلِقْتَ لَهُ يَا نَائِسًا نَائِبَةً فَكَرَّ  
السَّيْلَ قَدْ أَحَاطَ بِكَ مِنْ إِمَامِكَ يَا يَوْفَ  
الْقِيَمَةِ تَدْعِي مَا كَتَبْتُكَ، مَنْ مَعْلَمُكَ، مَنْ  
دَاعِيكَ، مَنْ نَبِيِّكَ لَا تَسْبَ لَكَ صَوِّحُ  
التَّسْبِ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَهْلُ الثَّقَوِيِّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَنْتَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ أَلْ مُحَمَّدٍ أَسْكَتَ  
أَنْتَ لَا عَقْلَ لَكَ بِبَيْتِكَ عَلَى  
الدَّجَلَةِ وَمَوْتُ عَطَشًا نَاظِرًا  
وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الرَّحْمَنِ النَّفْسُ  
وَالْخَلْقُ وَأَنْتَ يَا مُبْدِي الْخُلُقَاتِ  
وَقَدْ وَصَلْتَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ  
عَلَى مَطَارِقِ كَلَامِي  
إِنِّي إِذَا أَخَذَنِي جُؤُنِي  
لَا أَرَاكَ إِذَا تَارَ  
طَبَعُ سِرِّي طَبَعُ  
إِخْلَاصِي

ہائے بد نصیبی اس کی جو اس کو سمجھے نہیں اور نہ اس کو پسند کرے  
اور نہ اس کا یقین لائے۔ ہائے افسوس۔ وائے خسارہ۔ وائے  
محبوبیت وائے غضب۔ شاید میں تمہارے پاس کوئی اطلاع  
لے کر آؤں۔ تم اپنی جگہ ٹھیرے رہو تاکہ راستہ کی خبر لے کر آؤں  
اس لئے کہ وہ (شب میں) راستہ بھٹک گئے تھے اور اس کی  
علامتیں ان کی نظر سے غائب ہو گئی تھیں۔ ایک بار نقیب  
النقباء (شاہی باڈی کا ڈکا انصرامی) آپ کی خدمت میں  
حاضر ہوا۔ اور اس سے پہلے وہ کبھی نہ آیا تھا پس آپ نے  
اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اے کاش تو پیدا ہی نہ ہوا ہوتا  
اور پیدا ہوا تھا تو کاش جانتا کہ کیوں پیدا ہوا ہے۔ اے سوائے  
ہوئے جاگ اٹھ (عذاب کے) سیلاب نے آگے کی طرف سے تجھ کو  
آگھیرا ہے قیامت کے دن تجھ کو بلایا جائے گا (اور پوچھا جائے گا  
کہ تیری (کتاب آسمانی) کونسی ہے؟ تیرا معلم کون ہے؟ تیرا داعی کون تھا  
تیرا نبی کون تھا؟ تیرا کچھ نسب ہی نہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک  
صحیح النسب وہی ہے جو تقویٰ رکھتا ہو۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ  
آپ کی آل میں کون داخل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر متقی شخص محمد  
کی آل ہے۔" پس چپ رہے۔ تجھ عقل نہیں۔ تیرا گھر حبد  
پر ہے اور پھر یہاں سا مڑ رہا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے گمراہ بنا  
ہوا ہے (بس دو قدم ہیں کہ جہاں ان کو طے کیا اور) رحمن  
تاک پہونچا۔ یعنی نفس اور مخلوق۔ اور اے مرید تیرے لئے بھی  
دو قدم ہیں (کہ اٹھائے) اور رحمن تک پہونچا۔ یعنی دنیا اور  
آخرت اگر تجھ کو فلاح درکار ہے تو میرے وعظ کے گمراہوں پر صابر بنا  
رہ۔ مجھ پر جب (بعض فی اللہ کا) جنون سوار ہوتا ہے تو تو مجھ کو نظر  
نہیں آتا (اور بلا لحاظ و ہیبت سب کچھ کہہ گزرتا ہوں) جب  
میرے باطن کی طبیعت اور طبع اخلاص جو شش مارتی ہے تو

لَا أَرَى وَجْهَكَ  
الْحَبِثُ عَنْ قَلِيلٍ  
وَأَهْوَنُ حَرِيمِكَ  
أَنْتَ جُؤُنُ الْعَالَمِ  
يَا أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ  
فِيهِ زَائِلٌ مُتَقَرِّرٌ  
وَأَرَاكَ وَزَوْجَتَكَ  
أَوْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ  
مُسْتَقِيلٌ، يَا عَارِبُ  
يَا مُكْتَهَبِينَ وَلَا تُؤْخِرْ  
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ  
أُسْبُوعًا مَرَّةً وَلَا  
يَا شَيْءٌ وَعَدَلْ  
جَامِلٌ أَتَقَالَلَا  
حَمْلَكَ أَتَقَالِي  
وَجَلَّ سَافِرٌ  
كَلِمَةً فَكَيْفَ  
أَنْتَ كَسَلًا  
أَلَيْكُمُ  
شَيْئًا كَرَمًا  
وَمُتْلَكَ  
يَا مُجَاهِدًا  
وَأَرَاكَ  
خَدَّ  
سَافِرًا

اس کو پسند کرے  
نے خسارہ۔ وائے  
اس کوئی اطلاع  
کی خبر لے کر آؤں  
تھے اور اس کی  
ایک بار نقیب  
کی خدمت میں  
غالباً پس آپ نے  
یہاں ہی نہ ہوا ہوتا  
ہے۔ اے سوئے  
کے طرف سے تھے کہ  
(اور پوچھا جائے گا  
ہے پیر ادائی کون تھا  
کے رسول کے نزدیک  
چھ کیا رسول اللہ  
یا کہ ہر متقی شخص کو  
تیرا گھر جہل  
تے ہوئے گراہ بنا  
کیا اور) رحمن  
ید تیرے لئے بھی  
نچا۔ یعنی دُنیا اور  
گُر زوں پر مابینا  
ہے تو توجہ کو نظر  
رتا ہوں، جب  
س مارتی ہے تو

لَا أَرَى وَجْهَكَ + وَأُرِيدُ الصَّلَاحَ وَلَا رَالَةَ  
الْحَيَاتِ عَنْ قَلْبِكَ وَأَطِيعُ الْحَوَاقِ عَنْ بَيْتِكَ +  
وَأَصُونُ حَرِيمَكَ + أَفْتَمَّ عَيْنَيْكَ + وَأَنْظَرْنَا كَمَا مَلَكَ  
أَتَلَ جُودُ الْعَذَابِ وَالْمَوَاحِدَاتِ + وَبِكَ  
أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ قَلِيلٍ مَيِّتٌ + كُلُّ مَا أَنْتَ  
لَهُ زَائِلٌ مُتَعَرِّقٌ + هَذَا يُفَارِقُ وَلَدَا وَ  
الْأَوْ وَوَجْهَتَهُ + وَبِرَافِقِ الثَّرَابِ وَالْقَبْرِ وَالزَّيْنَةِ  
وَمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ + يَا رَاحِلُ يَا زَائِلُ يَا  
تَقُولُ يَا عَارِيَّةُ + سُبْحَانَ مَنْ مَنَّ عَلَيْنَا  
وَمُنَّ عَلَيْنَا وَلَا تَرَوْنَ + يَا مُدْبِرُ الْآلَاءِ بَيْنِي فِي  
سَنَةِ مَرَّةٍ أَوْ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةٍ أَوْ فِي كُلِّ  
سَبْعَةِ مَرَّةٍ مَلَا ذَرَّةً وَلَا حَبَّةً + خُذْ شَيْئًا  
لَا شَيْءَ + وَعَلَّ الْفَلَّاحُ شَيْءَ + أَنْ  
جَامِلٌ أَتَقَالِكَ + تَخَافُ أَنْ أَكْفِكَ  
حَمْلَكَ أَتَقَالِي + إِنَّمَا يَكْفِيهِمَا اللَّهُ عَمْرًا  
وَجَلَّ + سَافِرُ الْفَلَّاحِ لَسَمَّ مَرَّتِي  
كَلِمَةً فَكَيْفَ وَبَيْنِي وَبَيْنَكَ خُطُوكَ  
أَنْتَ كَسَلَانٌ + أَنْتَ جَوْهَلٌ +  
أَلَيْكُمُ + عِنْدَكَ أَتَكَ أَعْطَيْتَ  
شَيْئًا + كَرَسَمْتَ الدُّنْيَا  
مِثْلَكَ وَأَكَلْتَهُ + سَمَنْتَهُ  
بِالْحَاوَةِ وَاللَّذَّةِ ثُمَّ أَكَلْتَهُ  
لَوْ رَأَيْتَ فِيهِمَا  
خَيْرًا مَّا  
سَبَقْتَنَا

تیرا منہ مجھ کو دکھائی نہیں دیتا۔ اور میرا مقصود یہودی اور تیرے  
قلب سے خباثت کا دور کرنا ہوتا ہے کہ تیرے گھر میں لگی ہوئی آگ  
کو بجھاؤں اور تیرے ناموس کی حفاظت کروں۔ اپنی آنکھیں  
کھول اور دیکھ کہ تیرے سامنے کیا ہے؟ عذاب کے لشکر اور  
مواخذہ تجھ تک آ پہنچے ہیں۔ تجھ پر افسوس۔ اے یہ قوت  
تو چند ہی روز بعد مرنے والا ہے اور جس (عیش و تنعم) میں تو  
ہے سب زائل و متفرق ہونے والا ہے کہ اولاد کو۔ گھر کو اور  
بنی آدم کو چھوڑ جائے گا۔ اور مٹی کا اور قبر کا اور فرشتگان عذاب  
یا فرشتگان رحمت کا رسیق بنے گا۔ اے کونج کرنے والے  
اے برٹ جانے والے۔ اے انتقال پانے والے اور لے سرتاپا  
مستعار پاک ذات ہے جس نے (حیات و مال و جاہ کے) تم پر  
احسان فرمائے اے خافو اور تم کو نظر نہیں آتے۔ اے مبتلائے ادبار  
سال بھر میں ایک بار یا ایک ہینہ میں ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک بار  
میرے پاس کیوں نہیں آ جاتا کہ ذرہ دینے کی حاجت ہے ذایک  
حبہ کی۔ ناچیز کے بدلے چیز لے اور کل کو (اس ایک کے علاوہ)  
لاکھوں چیزیں اور ملیں گی۔ میں تیرے سارے بوجھ اٹھاؤں گا۔  
تجھ کو اندیشہ ہے کہ میں اپنے بوجھ اٹھانے کی تجھ کو تکلیف دوں گا  
(سو خاطر جمع رکھ) ساری ضروریات کے لئے تجھ اللہ کافی ہے  
(ایک نوالہ کا بھی میں کسی سے روادار نہیں) تجھے ایک بات سننے  
کے لئے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیئے تھا چہ جائیکہ میرے اور  
تیرے درمیان چند ہی قدم کا فاصلہ ہے۔ تو نہایت درجہ کاہل ہے  
تو سخت نادان ہے تو بد قماش ہے تو اس غرہ میں ہے کہ تجھ کو کچھ بل  
گیا ہے۔ تجھ جیسے بہیروں کو دُنیا نے مڑنا تازہ کیا اور پھر  
اس کو دکھایا ہے۔ جاہ و کثرت مال سے فریب بنایا اور اس کے بعد  
اس کو دکھائی۔ اگر ہم کو مال دُنیا میں کوئی خیر نظر آتی تو ہم سے پہلے تو

لَا يَحْمِلُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ مَا  
 نَحْنُ فِيهِ كُلُّهُ مِنَ اللَّهِ وَلَنَا نَزَلَ عَنِ  
 الْكَرَمِيِّ قَالَ لَهُ بَعْضُ تَلَامِيذِهِ  
 لَقَدْ بَالِغْتَ فِي الْخِطْبَةِ وَخَشَدْتَ  
 الْعَوَّلَ لَهُ فَقَالَ إِنْ جِئْتُ مَعَكَ كَلَامِي  
 فَسَيَعُودُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْضُرُ  
 جُلُوسَهُ وَبِأَتِيهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الْمَجْلِسِ  
 فَيَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعًا مُتَصَاغِرًا  
 رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 عَفْوَاءَ وَاللَّهُمَّ أَعِنَّا إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ  
 يَدَيَّ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لِتَطْلُبَ مَا عِنْدَهُ  
 مَقْتِكَ اللَّهُ مَنْ تَضَعُصَعُ لِعَيْنِي لِأَجْلِ  
 مَا فِي يَدَيْهِ ذَهَبٌ ثَلَاثِينَ دِينَارًا أَنْتَ  
 تَعُودُ تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ تَلْعَنُ اللَّهُ  
 تَعَالَى وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ سَأَيْتُ فِي  
 الرَّحْبَةِ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ مِنَ النَّاسِ  
 وَقَدْ بَاعَ جُبَّةً دِينَارًا بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ  
 دِينَارًا فَيَقْعُدُهُ فَوْقَ عَلَى رَجُلٍ  
 يَأْكُلُ هُنَّ يَسَبُّهُ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى أُعْطَاهُ  
 لِقْمَةً قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَتَّبِعْ جُبَّةً بِكَذَا  
 وَكَذَا قَالَ أَتُرِيدُ  
 صَنْعَتِي لِأَجْلِ هَذَا  
 مَنْ بَلَغَ غَايَةَ  
 الْوِلَايَةِ يَصِيرُ  
 قُطْبًا

اس تک نہ پہنچ سکتا۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کی طرفت مجاہد امور کا  
 منتہی ہے کہ جس حال میں بھی ہم ہیں وہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔  
 (وعظ فرما کر) جب آپ ممبر سے اترے تو کسی شاگرد نے عرض کیا کہ  
 (آج تو) حضرت نے نصیحت میں بہت زیادتی فرمائی اور نقیب النقباء  
 کو سخت پکڑا (اس کو ناگوار گذرا ہو گا) آپ نے فرمایا اگر میرے کلام  
 نے اس کے حق میں کام کیا ہے تو عنقریب دوبارہ آئے گا (چنانچہ ایسا  
 ہی ہوا کہ) اس کے بعد وہ خدا اس پر رحم فرمائے ہمیشہ مجلس وعظ میں  
 حاضر ہوتا اور کبھی جلسہ وعظ کے غیر وقت میں بھی آتا اور چھوٹا بن کر  
 نہایت عاجزی کے ساتھ آپ کے حضور بیٹھا کرتا تھا۔ بار الہا صبر  
 و عفو عطف کر۔ بار الہا ہماری مدد فرما۔ اگر تو مخلوق میں کسی  
 شخص کے پاس اس غرض سے کھڑا ہو گا کہ کچھ اس سے مانگے تو حق تعالیٰ  
 تجھ سے ناراض ہو جائے گا (چنانچہ حدیث ہے کہ) جو شخص کسی  
 دولت مند کے سامنے اس کے مال کی وجہ سے جھکا اس کا دل  
 تہائی دین جاتا رہا۔ (انسوس کہ) تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہو رہا  
 ہے اور اسی حالت پر خدا سے ملے گا (کہ وہاں بھی بھیک مانگے گا  
 اور نہ ملے گی) میں نے موضع رحبہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں  
 سے مانگ رہا تھا حالانکہ ایک ریشمی جوڑے پچیس دینار میں  
 فروخت کر چکا تھا (جس کی رقم اس کے پاس موجود تھی) چنانچہ  
 میں اس کے پیچھے ہو گیا۔ پس وہ ایک شخص کے پاس آکھڑا ہوا  
 جو ہر سہ کھا رہا تھا اور نہ ملا جب تک کہ اس نے ایک لقمہ  
 اس کو نہ دے دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ (بھیک مانگتے  
 شرم نہیں آتی) کیا تم نے ابھی اتنی قیمت کو چودہ فروخت نہیں  
 کیا؟ اس نے جواب دیا کہ (میں اس جاؤ بھی) کیا تمہاری (اس  
 نصیحت کے) سبب میں اپنا پیشہ چھوڑ دوں گا؟ جو شخص  
 انتہائے دلالت کو پہنچتا ہے وہ قطب وقت بن جاتا ہے۔

يَحْمِلُ أَثْقَالَ  
 يُعْطَى كَوَامَاتٍ  
 بِهِ عَلَى حِمْلٍ  
 وَطَرٍ يَحْتَقِي  
 هَذَا أَكْفَرُ وَأَوْ  
 هَذَا أَبْعَدُ لِبِ  
 وَالْجُوعِ عِنْدَ  
 غَيْرِكُمْ يَا أَهْلَ  
 يَا أَهْلَ الْأَرْضِ  
 مَا لَا تَعْلَمُونَ  
 يُصَدِّقُهُ بَادٍ  
 كَاهِرًا لَا كَلَامَ  
 سَابِقًا وَاحِدًا  
 وَمُحْبُوبًا وَ  
 مَتَى يَحْمِلُ مَتَى  
 مَتَى يَصِيرُ كَلَامَ  
 مَقْرُونًا وَتَلْفُو  
 مِنَ الْخَلْقِ قَا  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَزَّ وَجَلَّ كَفَّ  
 انْقَطَعَ لَمْ  
 كَلَامَهُ  
 يُخَرِّ  
 ف

کی کی طرف توجہ امور کا  
 ہی کی طرف سے ہے  
 گردنے عرض کیا کہ  
 بانی اور رفیق البقاء  
 فرمایا اگر میرے کلام  
 آئے گا چنانچہ ایسا  
 ہمیشہ مجلس وعظ میں  
 آتا اور چھوٹا بن کر  
 تھا۔ بار الہا صبر  
 تو مخلوق میں کسی  
 سے مانگے تو حق تعالیٰ  
 کہ جو شخص کسی  
 سے بھگا اس کا وہ  
 گئے کا غور ہو رہا  
 بھی بھیک مانگے گا  
 جس کو دیکھا کوگوں  
 میں دینا رہیں  
 موجود تھی چنانچہ  
 کے پاس آکر ہوا  
 نے ایک لمحہ  
 بھیک مانگتے  
 غم فروخت نہیں  
 کیا تھاری اس  
 ہر شخص  
 بن جاتا ہے۔

يُجْمِلُ أَنْفَالُ الْخَلْقِ جَمِيعًا وَلَا يَنْفَعُ  
 لِيُعطَى كَمَا يَمَانِ الْخَلْقِ جَمِيعًا لِيَسْتَفُوتَ  
 بِهِ عَلَى حِمْلٍ مَا حِمْلٌ لَا تَنْظُرُ قِيَمَتِي  
 وَطَرِيْقَتِي هَذَا الْبَلَاءُ بَعْدَ الْمَوْتِ  
 هَذَا أَكْفَنُ وَكَفَنُ الْمَيِّتِ يُجْمَلُ  
 هَذَا أَبْعَدُ لُبِّي الضُّوْفِ وَأَكْثَلُ خَشْنِ  
 وَالْجُوعِ عِنْدِي شَعْلٌ شَاعِلٌ مَعَ  
 عَمِيرِكُمْ يَا أَهْلَ بَعْدَ أَدَاكُمْ عَمَلَكُمْ  
 يَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَا أَهْلَ السَّمَاءِ وَيَخْلُقُ  
 مَا لَا تَعْلَمُونَ لَيْسَ بِالْقَوْلِ هَذَا أَظَاهَرُ  
 تَصَدِّقَهُ بَاطِنٌ وَبَاطِنٌ يُصَدِّقُهُ  
 ظَاهِرٌ لَا كَلَامَ حَتَّى تَصِيرَ أَرْبَابًا  
 سَرَبًا وَاحِدًا وَتَهْتَكُ وَاحِدَةً  
 وَمُحَبُّوْكَ وَاحِدًا يَتَّحِدُ قُلُوبُكَ  
 مَتَى يَحْمِلُ مَعْرُبُ الْحَقِّ فِي قَلْبِكَ  
 مَتَى يَصِيرُ قَلْبُكَ حُجَّةً وَبَا وَسِرَّةً  
 مَقْرُوبًا وَتَلْقَى رَبَّكَ بَعْدَ الْخُرُوجِ  
 مِنَ الْخَلْقِ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ  
 فَرُوحَهُ كَفَاةً مَعْنَى نَفْسِهِ وَمَنْ  
 انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا  
 سَعَلَ اللَّهُ إِلَيْهَا  
 يُخْرِقُ الْعَادَاتِ  
 فِيهِ

♦ ♦ ♦

کہ ساری مخلوق (کی اصلاح) کے لئے جوہر کا متحمل بنتا ہے۔ مگر اس کو ایمان  
 بھی ساری مخلوق کے (ایسا نوں کی) برابر عطا ہوا کرتا ہے  
 تاکہ جو بار اس پر رکھا گیا ہے۔ اس کے تحمل کی طاقت پاسکے۔  
 (اے نادان) میرے اس (قیمتی) کورہ اور فرش کی طرف  
 نظر مت کر (کہ فقیر ہو کر ایسا ہمیش قیمت سامان رکھ چھوڑا ہے)  
 یہ لباس تو مر جانے کے بعد کا ہے۔ یہ تو کفن ہے اور مردہ  
 کا کفن نفیس ہی ہوا کرتا ہے۔ یہ لباس (مردوں) میرے صوت  
 پہننے اور موٹا جھوٹا کھانے اور جھوکا رہنے کے بعد (عطا  
 ہوا) ہے میری مشغولیت کسی دوسرے ہی کے ساتھ ہے۔  
 اے باشندگانِ بغداد! سمجھ دار بنو۔ اے اہل آسمان و  
 زمین اور اے (آئندہ پیدا ہونے والی مخلوق جس کے متعلق ارشاد  
 خداوندی ہے کہ) پیدا فرمائے گا جن کا تم کو علم نہیں ہے۔ یہ  
 بات بناؤ سنگھار سے نہیں آیا کرتی۔ یہ وہ ظاہر ہے جس کی  
 تصدیق باطن کیا کرتا ہے اور وہ باطن ہے جس کی تصدیق ظاہر کیا  
 کرتا ہے۔ واعظ بننا زبیا نہیں یہاں تک کہ سارے خدا چھوٹ  
 کر تیرا ایک خدا بن جائے اور ساری جہات (منزوک ہو کر)  
 ایک جہت رہ جائے کہ تیرا محبوب ایک ہو اور تیرا قلب وحدت  
 قبول کرے۔ قُرب حق تیرے قلب میں کب خیمہ زن ہوگا اور  
 تیرا قلب مجذوب اور باطن مقرب کب بنے گا؟ کہ تو مخلوق  
 سے نکل کر اپنے رب سے ملے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سب سے ٹوٹ کر اللہ کا ہو رہا اللہ  
 اس کی ساری ضروریات کا متکفل ..... ہو جائے گا اور جو  
 دنیا کا ہو رہا حق تعالیٰ اس کو دنیا کے حوالہ کر دے گا (کہ اس میں  
 مرے کچھ) تو خلافِ عادت کا ظہور چاہتا ہے (کہ خدا کو چھوڑ کر  
 راحت کا خواہاں ہے سو ایسا نہیں ہو سکتا) اللہ کی

لَا يَنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِعَدْلِ الْإِنْفِطَاحِ إِلَيْهِ  
 بِقَلْبِهِ وَكُفَيْتِهِ + اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ  
 مَنْ عَمِلَ عَمَلًا يَرْيَدُ بِهِ غَيْرِي فَأَنَا  
 أَعْنَى الشَّرِّ لِيَكُنْ هُوَ شَرِّ لِي دُونِي  
 الْإِنْخِلَاصُ أَرْضُ الْمُؤْمِنِ وَالْأَعْمَالُ  
 حَيْطَاتُهَا + وَالْحَبِطَانُ تَبَدُّلٌ وَتَغَيُّرٌ  
 وَأَمَّا الْأَرْضُ فَلَا مَانَتَانِ سَيِّسُ الْبَنِيَّانِ  
 عَلَى التَّقْوَى فَإِنْ قِيلَ قَدْ انْقَطَعَتْ لِي اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَكْفِنِي مَوْتِي + فَالْجَوَابُ  
 أَنَّ الْخَلْقَ فِيكَ لَا فِي الرَّسُولِ + وَمَا  
 يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى هَلْ عِنْدَ كُمْ خَبْرٌ مِنَ  
 اللَّهِ تَعَالَى - لَا وَاللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ مُشْتَاقِي الدُّنْيَا  
 وَزِينَتِهَا + لَوْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ مَا تَدَّعِيَهُ لَمْ  
 تَخْتَلِكُمْ فِي طَلَبِ دَرَكَةٍ + أَسْرَمَ نَفْسَكَ فِي وَادٍ  
 الْقَدْرِ مَحْتَى إِذَا بَيَّلَ أَمْرَهَا لَا تَصِلَ رَأْسُ  
 دَرَجَتِكَ بِمَا بِالْقُرْبِ اسْتَقْبَلَتْ وَجْهَهُ  
 أَحْسَنُ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ + تَعَمَّتْ  
 الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمْ وَارْتَفَعَتِ الْحُبُّبُ وَالْوَسَائِلُ  
 سَمِعْتَ اسْتِغْنَاءَهُمْ مِنْ وَاِدْعَى قَدْرَكَ + تَسْلَمُ  
 وَدَائِعُكَ وَاسْتَوْفِ خِدْمَتِي لَكَ + أَنَا  
 مَحْبُوسَةٌ لَكُمْ هُنَا عَلَيْكَ وَلَكَ + يَشْفَعُ  
 فِي إِبْرَاهِيمَ قُرْبِكَ + حِينَئِذٍ أَمْتَدَّتْ  
 يَدُ الْعِلْمِ إِلَيْهَا وَسَاعَدَتْهَا  
 يَدُ الْحُكْمِ + أَقَاعَوْصِكَ  
 فِيمَا فِي بَدَأِ أَمْرِكَ

نعمتیں اسی وقت مل سکتی ہیں جبکہ دل سے اور سرتاپا اسی کا ہو  
 ہو رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے کوئی عمل کیا کہ اس کا  
 مقصود (میری ذات نہ ہو بلکہ) کوئی اور ہو تو میں چونکہ محتاجِ سماجی  
 نہیں ہوں لہذا وہ عمل دوسرے کا ہو گا میرا نہیں۔ اخلاص ہوس  
 کے لئے بمنزلِ زمین کے ہے اور اعمال اس کی دیواریں ہیں۔ اور تفریق  
 تبدیل دیواروں میں ہوا کرتا ہے نہ کہ زمین میں۔ تعمیر کی بنیاد تقویٰ  
 پر ہونی چاہیئے۔ پس اگر کوئی کہے کہ میں تو سب کو چھوڑ کر خدا کا ہو رہا  
 تھا مگر میری ضروریات کا وہ متکفل نہ ہوا اور مجھے تنگ دستی اور  
 پریشانی لاحق رہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نقصان تیرے اندر  
 ہے نہ کہ پیغمبر میں (جس کی شان یہ ہے کہ) وہ خواہشِ نفس سے  
 کوئی لفظ بولتا ہی نہیں۔ تمہیں اللہ سے کچھ واسطہ بھی ہے ؟  
 نہیں واللہ (کچھ بھی نہیں) تم تو دنیا اور اس کی زینت کے  
 دلدادہ ہو۔ اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہوتا (کہ خدا کا ہو رہا) تو  
 ذرہ کے طلب کرنے میں بھی تدبیر کو دخل نہ دیتا۔ اپنے آپ کو تقدیر  
 کے جنگل میں ڈال دے (کہ جو کچھ مقدر ہو گا مل رہے گا) یہاں تک کہ  
 جب تیری سیڑھی کا سراور داڑھِ قرب سے ہالے گا تو اُس وقت ایسا چہرہ  
 سامنے آئے گا جو دنیا و آخرت دونوں کی زینت سے زیادہ حسین ہو گا کہ تم  
 دونوں میں محبت تام ہو کر پردے اور واسطے اٹھ جائیں گے اور تقدیر کے  
 جنگل سے دنیا کی فریاد تجھ کو سُنانی دیگی (کہ تیری بہت کچھ امانتیں میرے  
 پاس ہیں) اپنی امانتوں پر قبضہ کر اور مجھ سے اپنی خدمت پوری لے لے  
 کہ میں تیری خدمت کے لئے قیدی بنی ہوئی تیرے پاس رکی ہوئی ہوں اور  
 تیرا قرب اس کی درخواست منظور کر لینے کی سفارش کرے گا (کہ اپنا  
 مقسم لے کر اس کو آزاد کر دے) اُس وقت علم الہی (یعنی تقدیر) کا ہاتھ  
 اس کی جانب بڑھے گا اور دستِ شریعت اس کی مدد کرے گا کہ شریعت  
 کے موافق اپنا مقسم اس سے لے لے گا) باقی رہا اپنی ابتدائی حالت میں

طبیعت و خواہش نفس دارادہ کی مٹنی الفت کرنے سے پہلے دُنیا میں  
مُنہک ہو جانا اور یوں سمجھنا کہ تو مُقرِّبین و محبوبین میں سے ہے سو  
یہ تو خالی حسرت ہے جو تجھ کو چسٹ رہی ہے اور بد نصیبی ہے جو تجھ کو دھوکہ  
دے رہی ہے۔ اگر تجھ کو عِلم ہو تا کہ دُنیا تیرے ٹکڑے کر رہی  
ہے تو کبھی اس کو نہ مانگتا۔ جس وقت تیرا باطن اللہ کے لئے جذب  
ہو جائے گا تو دُنیا تیرے لئے جذب ہو جائے گی۔ دُنیا کا شربت  
(در حقیقت) زہر ہے کہ اوّل شہاس دیتی ہے اور دوسرے نمبر پر  
تلخی۔ سچی کہ جب وہ تیرے دل میں گھس جائے گی اور تو اس کے بازو  
کے نیچے آجائے گا تو اس وقت زہر بن کر تجھ کو مار ڈالے گی۔ مُقرِّبین  
خلوت خانوں میں عزت نشینی سے پہلے خواہش میں امتیاز حاصل  
کر لیا کرتے تھے۔ اے وہ شخص جس کو خاطر نفس و شیطان اور خاطر  
قلب میں تیز حاصل نہیں ہوئی۔ بھلا خاطر شیطان جو معاصی اور  
نفسوں اور اصل (ایمان) میں کُفر اور فروعات (یعنی اعمال) میں  
نافرمانیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ خاطر فرشتہ سے جو طاعات اور  
اعمال صالحہ سے مخلوط ہوتے ہیں کیوں کر جُدا ہو سکتا ہے؟ منہو  
حلاج سے جن کو سُولی پر چڑھایا گیا تھا کسی نے سوال کیا کہ  
تجھ کو وصیت فرمائیے، آپ نے جواب دیا کہ وصیت ہے نفس کے  
متعلق (کہ اس کو زیر رکھو کیونکہ) اگر تو اس پر سوار ہو گیا (تو سب  
کام بن جائے گا) ورنہ یہ تجھ پر سوار ہو جائے گا (اور ذلیل بنا کر در بدر  
پھرائے گا) جب تیری خواہش یہ ہو کہ بادشاہوں کے ساتھ شراب  
نوشی کرے تو تجھ کو چاہیے کہ اوّل دیرانوں بیابانوں اور جنگلوں کو  
اختیار کرے یہاں تک کہ اپنے لشہ (غفلت سے) تجھ کو ہوش  
آجائے (اس وقت شاہی مُصاحبت کی قابلیت آئے گی) کہ  
ان کے راز فاش کرتا نہ پھرے گا کہ وہ ہلاک کر دیں۔ اسی لئے  
(ضرب المثل ہو گئی ہے کہ) بادشاہوں کا کوچ ان کے قیام سے

قَبْلَ مَخَالِفَةِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَإِسْرَادَتِكَ مَعَ  
رَعِكَ أَتَاكَ مِنَ الْمُتَقَرِّبِينَ الْمُحِبُّوِينَ فَذَلِكَ  
تَحَسُّرٌ يَلَا ذِمُّكَ وَحُرْمَانٌ يُخْذُكَ لَوْ  
عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا تَقْطَعُكَ بِمَا سَا لَهَا إِذَا  
تَهَدَّبَ بِأَهْلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَهَدَّبَتْ  
الدُّنْيَا لَكَ شَرَابُهَا سَمٌّ هِيَ تَبْدُو مَجْلَاوَةً  
وَتُشْبِهُ عِمْرَارَةً حَتَّى إِذَا صَارَتْ فِي قَلْبِكَ  
وَجُعِلَتْ تَحْتَ جَنَاحِهَا الْفُتَيْتُ سَمًّا قَدْ  
ذَبَحَتْكَ كَانَ مَنْ نَقَلَ مَرِيضًا بَيْنَ  
الْخَوَاطِرِ قَبْلَ الْإِنْخِطَاعِ إِلَى الزَّوَايَا يَا مَنْ  
لَمْ يُبَيِّزْ بَيْنَ خَاطِرِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ  
وَالْقَلْبِ كَيْفَ يَنْقَطِعُ خَاطِرُ الشَّيْطَانِ  
بِالْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَيَا الْكُفْرَ فِي  
الرُّصُلِ وَيَا الْمَعَاصِي فِي الْفُرُجِ وَخَاطِرُ  
الْمَلَائِكَةِ بِالنَّطَاعَاتِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ  
قِيلَ لِلَّذِي صُلِبَ يَعْزِي الْحَلَّاحُ أَوْصِيكَ  
قَالَ هِيَ نَفْسُكَ إِنْ رَكِبْتَهَا وَالْأَمَّا كِتَابُكَ  
إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْمُلُوكِ  
فَعَلَيْكَ بِالْخَوَاطِرِ وَالْفِيَاكِ وَالْقِفَارِ  
إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الصَّخُومُ مِنْ سُكْرِكَ  
لِيَكُنْ لِقَشِي إِسْرَارِهِمْ  
فِيهِ لِكُؤْلٍ  
وَلِهَذَا طَعْنُهُمْ  
نَحِيَّةً  
مِنْ

اور سرتاپا اسی کا ہر  
کوئی عمل کیا کہ اس کا  
میں چونکہ محتاج سامی  
انہیں ۳ اخلاص میں  
یواریں ہیں۔ اور تیز  
تعمیر کی بنیاد تقویٰ  
پھوڑ کر خدا کا ہور ہا  
مجھے تنگ دستی اور  
قصان تیرے اندر  
نفس سے  
اسط بھی ہے ؟  
س کی زینت کے  
خدا کا ہور ہا تو  
اپنے آپ کو تقدیر  
کا یہاں تک کہ  
اُس وقت ایسا چہرہ  
میں گے اور تقدیر کے  
بہت کچھ امتیں میرے  
حکومت پوری لے لے  
ر کی ہوئی ہوں اور  
ش کی کرے گا (کہ اپنا  
یعنی تقدیر) کا ہاتھ  
نہ دکر بھا کر شربت  
فی ابتدائی حالت میں

إِقَامَتُهُمْ هَذِهِ الدُّنْيَا جَوَلَتْ رَاحِلَةً  
 إِنْ شِئْتَ أَنْ تَكُنْ رَبَّكَ ۚ أَخْلَوْهُ بَعْدَ  
 أَحْكَامِ الشَّرْعِ ۚ بَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا  
 يَدْخُلُ مِنْ اسْتِعَانَةٍ وَعَزَّ وَجَلَّ عَلَى شَيْءٍ سَبَبُهُ  
 يَأْتِي ۚ بَابُ الْعِلْمِ بِطَرِيقِ الْحُكْمِ ۚ  
 الْحُكْمُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْكَوَامُ ۚ  
 تَنْقَبِلُ مَا يَأْمُرُنَا الْحُكْمُ وَتُسَمَّى  
 وَلِطِيمٌ ۚ حِينَئِذٍ تَارِكِي الْأَفَاقِ ۚ  
 فَهَمَّا يَحْتَاجُ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ عِلْمًا  
 يَقُولُ أَحَدُنَا مَا بَالِي ابْتَلَيْتُ  
 مَعَ قِيَامِي فِي الطَّاعَةِ ۚ يَقَالُ  
 لَهُ نَحْتَاجُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْعِلْمِ  
 صَاحِبُ الْحُكْمِ يَدْرُسُ وَصَاحِبُ  
 الْعِلْمِ يُخْرِجُ الْحُكْمَ مَعَ الزَّهَادِ  
 وَالْعِلْمُ مَعَ الصِّدْقِ يُقِينُ  
 الْمَجُوبِينَ الْمُؤَلِّسِينَ ۚ  
 الزُّهْدُ مَعَ الْحُكْمِ وَالْحُبُّ  
 مَعَ الْعِلْمِ هَذَا شَرِيكُهُ  
 وَهَذَا أَوْزُرُهُ ۚ أَلَمْ تَرَ هَذَا  
 تَهْتُمُّوهُ وَالزَّاهِدُ مُسَلُّوهُ  
 وَالْعَادِلُ حَتَّى بَعْدَ  
 الْمَوْتِ ۚ هَذَا الْمَتَرُ هَذَا

شَرَكُ

الشَّهَوَاتِ

وَصَامُ

بہتر ہے کہ ان کے قرب میں ہر وقت جان کا اندیشہ ہے یہ دُعا سفر  
 کی سوارچی بنائی گئی کہ اگر تو اپنے رب سے ملنا چاہے (تو اس پر سوار ہو کر  
 پہنچ سکتے ہے) غفلت بینی احکام شریعہ میں راسخ ہونے کے بعد  
 ہو کر تھی ہے۔ دروازہ خداوندی (پر پہنچنے) کے لئے ضرورت ہے  
 مدد چاہنے کی (کہ شیخ کو مددگار بنائے) اور ایک شے کا پختہ عنہم  
 کرنے کی جتن کا سبب (غیبی) پیدا ہوگا۔ علم کے دروازہ پر حکم کے  
 راستے سے جانا ہوگا اور حکم نام ہے (شریعت کے) احکامات و منہیات  
 کا کہ جو کچھ شریعت حکم دے ہم اس کو قبول کریں اور نہیں اور تعمیل کریں۔  
 اس وقت (امتحان کی غرض سے ہم پر تکالیف نازل ہوں گی پس ہاں  
 اس کی ضرورت ہے کہ بندہ صاحب علم ہو (درنہ) بعض لوگ کہنے  
 لگتے ہیں کہ کیا قصہ ہے "باوجودیکہ میں طاعت پر قائم ہوں  
 پھر بھی بلاؤں میں مبتلا ہوں" اس سے کہنا چاہیے  
 کہ تجھ کو تھوڑے سے علم کی ضرورت ہے (تاکہ معلوم کرے کہ امتحان  
 اسی کا ہوتا ہے جو کسی قابل ہو) صاحب شریعت اپنے لئے بھلائیوں  
 کا ذخیرہ کیا کرتا ہے اور صاحب علم (یعنی اہل طریقت) خرچ کیا کرتا  
 ہے کہ دوسرے مالامال ہوں) شریعت زاہدوں کے ساتھ  
 ہو کر ملیگی اور علم لدنی صدیقوں محبوبوں اور اُنس والوں کے  
 ساتھ۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور حب علم کی معیت  
 میں۔ یہ اس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر ہے۔ بناوٹی زہد  
 کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بخارج چھا ہوا ہو (کہ صراحت کا  
 تحمل دشوار ہے) اور سچا زہد ایسا ہے جیسے کوئی مریض سیل میں  
 مبتلا ہو (کہ صراحت اس کی طبیعت بن گئی جو فانییت تک عنقریب  
 پہنچا دے گی) اور جو عارف ہے وہ گویا مرنے کے بعد زندگی پا۔ نہ  
 والا ہے (کہ فنا کے بعد بقا حاصل کر چکا ہے) پس بناوٹی زہد نے تو  
 (نفس پر جبر کر کے گویا) شہوت کو چھوڑا اور روزہ رکھ لیا ہے۔

خَمَّتْ نَفْسُهُ ۚ  
 مَرَصَهُ أَوْزُهُ  
 بِالْإِصْفَاءِ ۚ  
 لَطْفِ اللَّهِ عَزَّ  
 زُهِدٌ ۚ طَعَامُ  
 الْأَوْثَانِ قَدْ  
 الدُّنْيَا حَتَّى  
 وَالْعَصَاةُ مَا  
 الْحَوَامِ ۚ أَحَدُ  
 ثَمَرِ الْأَشْيَاءِ  
 تَلَا شَيْءٌ ۚ  
 قَدْ رَقِيَ ۚ نَفْسُ  
 وَالْهَوَى قَدْ  
 وَالْقَلْبُ فِيهِ  
 وَالْثَوْبُ حَيْثُ  
 وَالْحَقُّ يَتَوَلَّى  
 مَوْتِهِ ۚ شَيْءٌ  
 مَوْتًا مَعْنُو  
 مَوْتِ صِدْقٍ  
 مَا آرَاهُ مَا  
 عَلَى بَابِهِ مَيِّ  
 وَالْأَسْرَارِ ۚ  
 فَلَمَّا آرَاهُ  
 عَلَى سِرِّ  
 رُوحِ

خَفَعْتُ نَفْسَهُ ۖ وَالرَّاهِدُ دَامَ تَرْكُهُ فَدَامَ  
 قَرَصُهُ ۖ أَوْرَثَهُ السَّلَّ ۖ مَا تَتِ الدُّنْيَا  
 إِلَّا ضَافَةً إِلَيْهِ ۖ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ عَلَى فِرَاشِهِ  
 لَطَمَ اللَّهُ عَنقَ وَجَلَّ ۖ إِذْ قَامَ عَلَى بَابِ  
 زُهْدِهِ طَعَامٌ قَدْ قَنَ ۖ لِيَأْسُرَ  
 الرُّومَ ۖ قَدْ تَغَيَّرَتْ ۖ لَا يَخْرُجُ مِنْ  
 الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوِي مَالَهُ ۖ أَلْكَهَارُ  
 وَالْعَصَاةُ مَا أَجْمَلُوا فِي الظَّلِيلِ أَخَذُوا  
 الْحَوَامَ ۖ أَحْيَا اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْعَمَدَ  
 ثُمَّ أُنْشَأَهُ خَلْقًا آخَرَ ۖ لَحْمٌ قَدْ  
 تَلَا شَوْ ۖ عَظْمٌ قَدْ ضَعُفَ ۖ جِلْدٌ  
 قَدْ رَقَ ۖ نَفْسٌ قَدْ ذَابَتْ عَدْبَهَا ۖ  
 وَالْمَهْوَى قَدْ عَنَلْ وَالظَّبْمُ قَدْ غَلَبَ  
 وَالْقَلْبُ فِيهِ الرُّوحُ وَالْمَعْنَى وَالْمَعْرِفَةُ  
 وَالشَّجِيحُ ۖ مَا تَعَرَّكَ إِلَّا لِقَلْبٍ ۖ  
 وَالْحَقُّ يَتَوَلَّاهُ ۖ يُجِدُّهُ بَعْدَ  
 مَوْتِهِ ۖ شَهْوَاتُهُ وَلَكِنَّهُ مَا تَتَّ  
 مَوْتًا مَعْنَوِيًّا ۖ مَوْتٌ عَلَى لَدَى  
 مَوْتٍ صِلَاقِي ۖ أَحْيَا اللَّهُ بَعْدَ  
 مَا أَرَاهُ مَا هُنَاكَ ۖ مَنْ تَرَكَهُ  
 عَلَى بَابِهِ مِثْلًا يُرِيدُ وَفُورَ الْحُكْمِ  
 وَالْأَسْرَارِ ۖ وَفُورَ الْجُودِ وَالرِّعَايَةِ  
 فَلَمَّا أَرَاهُ مُلْكَهُ وَأَطْلَعَهُ  
 عَلَى سِرِّهِ جَمَعَ بَيْنَ  
 رُوحِهِ وَجَسَدِهِ

پس اس کے نفس کو بخار چڑھ آیا (کہ دیکھتے مجھے مار کر نہ چھوڑے  
 اور واقعی زاہد کا ترک لذات دینی ہو گیا لہذا دائم المرض بن گیا۔  
 جس نے سبیل پیدا کر دی کہ اس کے اعتبار سے گویا دنیا مری (اور  
 اس میں کوئی لذت ہی باقی نہ رہی) پس وہ اسی حال میں لطف خداوندی  
 کے بستر پہنچا رہتا ہے کہ دفعۃً اپنے زہد کے دروازہ پر قدم کھانے  
 اور کھونٹوں پر رنگ برنگ کے لباس لٹکے ہوئے پاتا ہے (جن کو  
 حکیم تقدیر باؤل ناخواستہ استعمال کرتا ہے کیوں کہ جب تک  
 اپنا نصیب پورا نہ لے لے اُس وقت تک دنیا سے بچل نہیں سکتا۔  
 کافروں اور منافقوں نے دنیا طلبی کرنے میں بھی خوبی نہیں  
 برتی (کہ عریص بن کر اندھوں کی طرح ٹھک پڑے اور) حرام  
 کھانے لگے۔ (ورنہ ان کا مقصود تو خود آئے بغیر نہ رہتا)  
 اس بندہ کی (یعنی میری) تویہ شان ہے (فتا ہونے کے  
 بعد) اس کو اللہ نے زندہ کیا اور (گویا) دوسری ہی پیدائش  
 بخشی کہ گوشت پارہ پارہ ہو چکا ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ کھال  
 رقیق بن گئی۔ نفس کی حلاوت گچھل گئی۔ خواہش نفس معزول  
 ہو گئی۔ طبیعت مغلوب بن گئی اور قلب رہ گیا جس میں رُوح اور  
 معنی اور معرفت اور توحید (حب لوہ افروز) ہیں۔ اصل  
 سلطنت قلب ہی کے لئے ہے کہ حق تعالیٰ اس کا حسامی  
 بنتا ہے اور موت کے بعد اس کو حیات بخشتا ہے کہ اس کی  
 خواہشات و لذات کو مغنوی موت حاصل ہوتی ہے جو صدیقی موت  
 سے قبل علمی موت کہلاتی ہے۔ اپنے یہاں کی نعمتیں دکھانے کے  
 بعد حق تعالیٰ اس کو زندہ فرماتا ہے۔ وہ جس کو اپنے دروازہ پر  
 مڑوہ بنا چھوڑتا ہے اس کو بہتیری حکمتیں اور اسرار اور لشکر و رعایا  
 کے انبوہ کا نظارہ کراتا ہے۔ پس جب کہ اپنی سلطنت اس کو دکھایا  
 اور اسرار پر اس کو آگاہ کر چکا ہے تب اس کی روح کو بدن

ریشہ ہے) یہ دنیا سفر  
 پاس ہے (تو اس پر سوار ہو کر  
 سفر ہونے کے) بگڑ  
 لئے ضرورت ہے  
 ایک شے کا پختہ عزم  
 کے دروازہ پر حکم کے  
 احکامات و منہیات  
 درمیں اور تعمیل کریں۔  
 نازل ہوں گی ہیں ہاں  
 (رنہ) بعض لوگ کہنے  
 باعث پرستائے ہیں  
 سے کہنا چاہیے  
 کہ معلوم کرے کہ اتنا  
 رعیت اپنے لئے جلائی  
 (طریقہ) خرچ کیا کرتا  
 بت زاہدوں کے ساتھ  
 اور اُنس والوں کے  
 اور حب علم کی معیت  
 وزیر ہے۔ بناوٹی زاہد  
 (جو) کہ حرارت کا  
 یہ کوئی مرض سبیل میں  
 جو نایت تک غریب  
 نے کے بعد زندگی پاس  
 بناوٹی زاہد نے تو  
 روزہ رکھ لیا ہے



وَمَا هِيَ وَبِاطْنِهِ لَاسْتِيفَاءُ أَقْسَامِهِ قَبْلَ ذَلِكَ  
لَوْ عَرِضَتْ عَلَيْهِ أَقْسَامُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لَمْ  
يَتَنَادَلْ مِنْهَا ذَرَّةٌ وَاحِدَةً قَدْ رَوَّاهُ خَفِيَّةٌ  
إِرَادَةً بَاطِنَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْبِيَاؤُهُ وَ  
أَوْلِيَاؤُهُ وَالْخَوَاصُّ مِنْ خَلْقِهِ يَحُولُ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ شَهْوَاهِهِمْ لَا يَبْقَى فِيهِمْ شَهْوَةٌ وَلَا إِرَادَةٌ  
ذَرَّةٌ حَتَّى تَصِفُو بَوَاطِنَهُمْ لَهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ  
يُخَوِّفَهُمْ أَقْسَامَهُمْ وَجَدَ فِيهِمْ حَيَاةَ الْوُجُودِ  
لَاسْتِيفَاءُ الْأَقْسَامِ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا  
نَكَحَ مَا مَلَكَ إِلَّا خِرَالِ الزَّمانِ يُنْزِلُ لَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى إِلَى الْأَرْضِ فَيُزَوِّجُهُ بِحَادِيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ  
وَيُؤَلِّقُ لَهُ مِنْهَا وَلَدًا الْعَارِفُ يَتَنَادَلُ بَعْدَ  
أَحْكَامِ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ فَيَتَنَادَلُ أَقْسَامَهُ مَعَكُمْ  
يَتَنَادَلُ الشَّهْوَةُ بَعْدَ أَنْ زَهَدَ فِيهَا عِنْدَ  
الشَّكِّ فَإِذَا عَلِمَ طَابَتْ لَهُ الْأَمْوَالُ الْبَارِدُ  
وَالطَّعَامُ السَّيْنِيُّ عِنْدَ الزُّهْدِ  
كَشْرِبِ الْخَمْرِ وَكُلِّ لَحْمٍ الْحَنِيزِيِّ  
كَمَنْ زَاهِدٌ فَجُوبٌ بِزُهْدِهِ عَنْ  
الْحَقِّ وَكَمَنْ عَارِفٌ فَجُوبٌ  
يَنْظُرُهُ إِلَى مَعْرِفَتِهِ وَهَذَا  
نَادِرٌ وَالْغَالِبُ أَنْ  
يَكُونُ سَالِمًا وَفِي  
الْجُمْلَةِ فَقُرْبِكَ

إِلَى

ۛ

اور ظاہر کو باطن کے ساتھ جمع فرماتا ہے تاکہ اپنا مقسوم پورا کرے  
باقی اس سے پہلے تو اگر مشرق و غرب کے انواع و اقسام بھی اس پر  
پیش کئے جائیں تو اس میں سے ذرہ برابر قلیل مقدار بھی نہیں لیتا  
حق تعالیٰ کی مشیت جو باطن امر ہے انبیاء و اولیاء اور مخلوق  
میں خواص کے متعلق ان کے اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل  
ہو جایا کرتی ہے کہ ان میں نہ ذرہ برابر شہوت باقی رہتی ہے  
نہ ذاتی ارادہ۔ یہاں تک کہ ان کے باطن خدا کے لئے صاف  
بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب چاہتا ہے کہ ان کے مقسوم ان کو  
پہنچائے تو ان کے اندر حیات و وجود ڈال دیتا ہے تاکہ مقسوم پورے  
کر لیں (دیکھو) عیسیٰ علیہ السلام نے نہ نکاح کیا اور نہ کوئی شے  
اپنے قبضہ میں رکھی مگر مقسوم میں اولاد و سلطنت لکھی تھی  
اس لئے) آخری زمانہ میں حق تعالیٰ ان کو زمین پر آتا ہے گا  
اور خاندان قریش کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح کرائے گا کہ اس سے  
آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ عارف علم اور زہد کو مضبوط کرنے  
کے بعد کھایا پیا کرتا ہے۔ پس تمہارے ساتھ (میل کر) اپنا مقسوم  
استعمال کرتا ہے۔ وہ خواہش کی چیزیں اُس وقت کھاتا ہے  
جب کہ شک کے وقت اُن میں زہد اختیار کر چکا ہے۔ اس کے  
بعد جب صاحب علم بن جاتا ہے تو خواہشات اس کے لئے خوشگوار  
بن جاتی ہیں۔ زاہدوں کے نزدیک ٹھنڈا پانی اور نفیس کھانا  
(پرہیز کے درجہ میں) ایسا ہے جیسے شراب پینا یا سورہ کا گوشت  
کھانا۔ بہتیرے زاہدیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق تعالیٰ سے محبوب ہیں  
(کہ زہد ہی کو مقصود بالذات کمال سمجھ کر شریعت پر حملہ کرنے لگے)  
اور بہتیرے عارف ہیں کہ اپنی معرفت پر نظر کر کے (متکبران گئے)  
اور محبوب ہو گئے ہیں۔ اور یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے ورنہ اکثر  
(عارف بحمایہ حق) محفوظ ہی رہتے ہیں۔ الغرض دنیا و دین کا

أَبْنَاءُ الدُّنْيَا  
لَكَ أَنْ تَقِيلَ  
تَجُوزُ بِأَقْسَمِ  
يَا مَرْكَ أَنْ  
مَكَانَهُ رُحَصَ  
تَنْزِلُ مِنَ الرِّبَا  
كُلُّ أَعْمَالِكَ عَمَلٌ  
جَاءَ الْحُبُّ لِلَّهِ  
جَاءَ الْحُبُّ بِ  
جَلَّ لَكَ بِرَأْسِ  
أَهْلِ النَّارِ لِيُحِبُّ  
فَإِنْ كُنْتَ مِنْ  
إِذَا خَرَجْتَ مِنْ  
الْحَوِثِ كَأَنَّكَ  
أَنَّكَ مُبْتَلَى بِكَيْسٍ  
قَادِرٌ أَنْ يَزُرُقَ  
الْمُؤْمِنُ كَالْحَبِ  
ثَقِيلَةً رِيَاخُ قَدْ  
وَعِنْدَ صُحْبَةِ الْحَبِ  
ثَقِيلَةً رِيَاخُ أَقْدَمَ  
الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ  
لِلْمَلِكِ مَعَ  
أَعْمَلِ رَا  
سَ  
تَا

اِنْتَاء الدُّنْيَا يُبْعِدُكَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخُلُوْا  
لَكَ اَنْ تَقِيْلَ عَلَى الْاٰخِرَةِ وَعَلَى الطَّاعَةِ لَعَلَّكَ  
تَنْجُوْا : وَاَقْسَامُكَ تَارِيْكَ رَهْمًا كَارِهَةً :  
يَا مُرَّكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ طَبْعِكَ وَتَجْعَلَ  
مَكَانَهُ رُخْصَ الشَّمْعِ : هُوَ يَا مُرَّكَ اَنْ  
تَقْرَأَ مِنَ الرُّخْصِ شَيْئًا فَشَيْئًا اِلَى اَنْ تَصِيْرَ  
كُلُّ اَفْعَالِكَ عَنِ يَمِيْنَةٍ : فَاِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْعَزِيْمَةِ  
جَاءَ الْحُبُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ قَلْبِكَ : فَاِذَا ثَبَتَ  
جَاءَ الْحُبُّ : جَاءَتِ الْوَلَايَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَكَ بِاَنْ كُنْتَ عَاقِلًا عَدَّ نَفْسَكَ مِنْ  
اَهْلِ النَّارِ لِيُحْمِلَكَ ذَلِكَ عَلَى اِحْسَانِ الْعِلِّ  
فَاِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ اَدَيْتَ شُكْرَكَ  
وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ كَاَنَّكَ خَارِجٌ اِلَى  
الْحَوِيْثِ كَاَنَّكَ لَا تُرْجِعُ اِلَى مَوْلَاكَ : وَاَعْلَمُ  
اَنَّكَ مُبْتَلًى بِكَيْسِكَ وَيَتَقَنَّ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى  
قَادِرٌ اَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ وَبَطْشٍ :  
اَلْمَوْءُوْنُ كَالْجَبَلِ مَرَّةً وَكَالْوَيْسَةِ اُخْرَى :  
قَوْلُهُ رِيَّاحٌ قَدْرَةٌ : عِنْدَ الْحَيِّ الْبَلَايَا كَالْجَبَلِ  
وَعِنْدَ صُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَالْوَيْسَةِ  
قَوْلُهُ رِيَّاحٌ اَقْدَارُهُ يَا قَوْمَنَا فَاتَّكُمُ  
الرَّسَالَةُ وَالنَّبُوَّةُ لَا تَقُوْكُمْ اِلَا بِوَلَايَةِ : لَا صُحْبَةَ  
لِلْمَلِكِ مَعَ الْوُجُوْدِ : كَاَنَّكَ  
اَعْلَمُ لَا تُبْصِرُ : كَاَنَّكَ  
رَبِّكَ اَنْ لَا  
تَشْرَبُ :

قرب اختیار کرنا سمجھ کر حق تعالیٰ سے دُور لے جائے گا۔ اچھا تیرے  
لئے یہی ہے کہ آخرت اور طاعت کی طرف متوجہ رہے تاکہ نجات پائے  
اور دُنیا کی نعمتیں جو تیرے مقسوم میں ہیں وہ توجہ راہ تیرے پاس  
آہی جائیں گی۔ وہ تجھ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی طبیعت سے باہر نکل اور  
دکسل کی عادت چھوڑ کر شرعی رخصتوں کو جگہ دے۔ اس کے بعد  
وہ حکم دیتا ہے کہ رخصتوں کو بھی ایک ایک کر کے چھوڑ دے یہاں تک  
کہ تیرے سارے اعمال عزیمت بن جائیں۔ پس جبکہ تو عزمیت پر  
جمار ہے گا تو حُب خداوندی تیرے قلب میں آئے گی اور جب اس پر  
ثابت قدم رہے گا تو محبوبیت نصیب ہوگی اور حق تعالیٰ کی طرف  
سے تیرے لئے ولایت آئے گی۔ اگر تو عقلمند ہے تو اپنے آپ کو اہل جہنم  
میں شمار کرتا کہ یہ مضمون تجھ کو نیک اعمال پر برا نیگھتہ کرتا ہے۔  
پس اگر تو جنتی بھی ہوا تو (اس اپنے آپ کو دوزخی سمجھنے سے نیک  
اعمالیاں ہوئیں اُن سے گویا اس نعمت کا) شکر ادا کرتا رہا۔ جبکہ  
(کسب معاش کیلئے) تو اپنے گھر سے نکلا کرے تو (یوں سمجھا کر کہ) گویا لڑائی  
پر جا رہا ہے اور گویا کہ اپنے گھر کی طرف تو مٹنا نصیب نہ ہوگا اور  
جان لے کہ کسب کے ذریعہ سے تیرا امتحان لیا جا رہا ہے اور یقین کر لے  
کہ حق تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ سہی و کسب کے بغیر بھی تجھ کو رزق  
پہنچا دے۔ مومن کی یہ شان ہے کہ کبھی گویا پہاڑ ہے اور کبھی جانور کا پیر کہ  
تقدیر کی ہوائیں اس کو پلٹے دیتی ہیں مصیبتوں کے آنے کے وقت تو ایسا  
ہے جیسے پہاڑ اور حق تعالیٰ کفصاحت میں ایسا ہے جیسے پیر کہ اس کے احکامات  
قضا و قدر اس کو لٹے پلٹے ہیں (اور یہ ہر طرح بخوشی تعمیل کرتا رہتا ہے)  
صاحبو! رسالت و نبوت کے مرتبے تو تم سے جاتے رہے ایسا  
تو نہ ہو کہ ولایت کا درجہ بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ ہستی کے ہوتے  
ہوئے شاہی صحبت نصیب نہیں ہوتی (خدا کے سامنے ایسا بن جا)  
گویا کہ تو اندھلے کہ نظری نہیں آتا۔ گویا کہ سیراب ہے پینے کی

مقسوم پورا کرے  
مقسوم بھی اس پر  
مقسوم نہیں لیتا۔  
لیار اور مخلوق  
مقسوم در میان خالق  
باقی رہتی ہے  
اے کے لئے صاف  
کے مقسوم ان کو  
مقسوم پورے  
اور نہ کوئی شے  
ظننت لکھی تھی  
میں پڑا تے گا  
اے گا کہ اس کے  
مقبوط کرنے  
میں اپنا مقسوم  
کھاتا ہے  
اس کے  
کے لئے خوشگوار  
غیس کھانا  
ایسا سور کا گوشت  
کے لئے محبوب ہیں  
پر حملہ کرنے لگے  
(شکر بن گئے)  
سے دور نہ اکثر  
میں دنیا دلوں کا

كَأَنَّكَ مَيِّتٌ لَا حَرَكَةَ بِكَ ۖ وَيْلٌ لِّلْمُحْجُوِّينَ  
 الَّذِينَ لَا يَعْمَلُونَ أَنَّهُمْ مُخْجَوُونَ ۖ لَا تَعْمَلُ  
 خَيْرًا وَلَا تَعْمَلُ أَهْلُ الْخَيْرِ عَلَى الْخَيْرِ ۖ أَنْتَ  
 شَرٌّ مُّحِبٌّ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ۖ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ ۖ  
 مَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُكَ دَعَاؤُكَ وَهَوَاؤُكَ ۖ  
 عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَذَلُّ بَعْدَكَ مَنْ كَانَ رِيْدُ  
 الْعِزَّةِ ۖ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلَّهِ الْيَسَارُ  
 وَالصِّدْقُ يَقِينٌ ۖ الْخَبْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ  
 وَالْمَلَأَمُ لُطْفُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَمَنْ شَدَّ  
 عَنْ مُتَابَعَةِ الشَّرِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ فَمَنْ شَدَّ  
 أَوْ إِلَى مَرْكَبِ الشَّرِّ ۖ وَأَقَامَ هُنَاكَ  
 اسْتِنَابَةُ الْمَلَأَمِ وَسَلَّمَ الْمَرْكَبَ بِمَا كَفَى إِلَيْهِ  
 وَمَا هَرَكَ ۖ وَهَكَذَا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ  
 بِالْآخِرَةِ وَصَدَرَ عَلَى الْآذَانِ صَارَ مُخْجَوً ۖ الشَّرُّ  
 بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلُطْفِهِ  
 جَاءَهُ بِمَعْرِفَتِهِ وَخَلِمْ خُصْمَهُ ۖ وَلَا يَبْقَى  
 وَلَا يَبْقَى ۖ لَكَ فِي اللَّهِ مَنُّ وَحَدٌّ عَنْ قَوَائِدِ  
 عَالَمِهِ ۖ إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِ ۖ فَإِنَّ  
 الْمَلِكَ يَنْصَرِفُ فِي مَالِهِ الْعَبْدُ وَمَا بَيْنَكَ  
 وَمَوْلَاهُ ۖ مَا يَأْخُذُ مِنْكَ بِحَدِّ عَدَا ۖ  
 تَقُولُ لَهُ النَّارُ جُزْيًا مُؤْمِنٌ فَقَدْ أَطْفَأَ  
 نُورَهُ كَهَيِّ ۖ هَكَذَا فِي الدُّنْيَا إِذَا  
 قَوِيَ الْإِيمَانُ وَالْفَصْلُ الْبَاطِنُ  
 بِمُقَرَّبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ  
 جَاءَ نَارُ الْأَقَاتِ

ضرورت ہی نہیں اور گویا کہ مُردہ ہے جس میں حرکت ہی نہیں۔ افسوس  
 ان محجوبین پر جن کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ محبوب ہیں۔ تو خود نیک کام کر لے  
 اور نہ نیکو کاروں کی (مالی خدمت کر کے ان کی) نیکی پر اعانت کر لے۔  
 تو سرتاپا شر ہے کہ محبوب سمجھا ہے دُنیا کو بلا آخرت کے اور  
 ظاہر کو بلا باطن کے۔ تیری حکومت اور تیری تو نگری اور تیرا صاحب  
 (یعنی بادشاہ و وقت) تجھ کو مفید نہ ہوگا۔ عنقریب تجھ کو موت آجائیگی  
 اور مرے پیچھے ذلیل و خوار ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو (اسے)  
 اللہ اور رسول کی اطاعت کرنی چاہئے کیوں کہ عزت اللہ ہی  
 کی ہے اور اس کے رسول کی اور اولیاء و صدیقین کی۔ دُنیا  
 ایک سمندر ہے اور شریعت اس کی کشتی ہے اور لطف خدا اس کا  
 ناخد ہے تو جو شخص شریعت کی تابعداری سے ہٹا وہ دنیا کے سمندر میں  
 ڈوبے گا اور جس نے شریعت کی کشتی پر جگہ لے لی اور دہاں کھڑا ہو گیا تو خدا  
 نے اس کو اپنا نائب بنالیا اور کشتی مع سامان کے حوالہ کر دی اور اس  
 سے رشتہ جوڑ لیا۔ یہی حال ہے اس شخص کا جس نے دُنیا کو چھوڑا اور  
 علم حاصل کرنے میں مشغول ہوا۔ اور ایذاؤں پر مستبر کرتا رہا کہ وہ  
 شریعت کا محبوب بن گیا۔ اسی حالت میں تھا کہ دفعۃً حق تعالیٰ اپنا  
 لطف لے کر پہنچا۔ اپنی معرفت اور وہ خلعت لے کر پہنچا جو اس کیلئے  
 مخصوص تھے کہ ولایت برہ ولایت۔ تیرے لئے دو سردوں کے ہاتھ سے  
 جاتے رہے کی پوری تلافی خدا کے اندر موجود ہے کہ وہ مل گیا تو سب  
 کچھ مل گیا، اگر کوئی چیز تیرے ہاتھ سے جاتی ہے تو اس پر غم نہ کر۔ کیوں کہ  
 بادشاہ کو امتیاز ہے کہ اپنی ملک میں تصرف فرمائے۔ غلام اور جو کچھ بھی  
 غلام کے پاس ہے سب آقا کا ہے۔ جو کچھ بھی وہ تجھ سے لے گا کل کو  
 تو اسے پالے گا۔ آگ اس سے کہیگی کہ اے مومن جلد آگے بڑھ  
 کہ تیرے نور نے میرے شعلے بجھائے۔ اسی طرح دُنیا میں جب ایمان  
 قوی اور باطن شریعت سے متصل ہو جاتا ہے تو آتشِ آفات قلب

فَوَقَعَتْ عَلَى طَرَفِ  
 تَقَعْتُ فِي طَرَفِ  
 لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ  
 وَكَلِيلِ الْإِيمَانِ  
 أَطْفَأَ نُورَهُ  
 سِهَامَ نَقَمٍ فِي  
 لَا يَضُرُّكُمْ نَارُ  
 عِبَادٍ يَسْتَمِدُّونَ  
 فِي عَافِيَةٍ ۖ وَ  
 مَنْ عَرَفَ اللَّهَ  
 وَاللَّيَالِي ۖ وَ  
 قَبْلَ الدَّارِ حَصْرَ  
 الْمُبَارَكِ بِالْأَلَمِ  
 الْمَلِكِ ۖ إِنَّكَ  
 عَرَفَ اللَّهَ وَادَّخَرَ  
 شَيْءٌ مِنْ مَلِكِهِ  
 الْمَلِكِ ۖ طَعَامُ  
 شَمَوَاتٍ تَأْخُذُ  
 وَأَخْرَجَ الْقَلْبَ  
 لِشَوْئِي بِهِ ۖ  
 أَخْلَاقِهِ وَادَّخَرَ  
 وَقَرَّابَةً وَادَّخَرَ  
 عَلَيْهِ ۖ وَخَ  
 وَ

ملت ہی نہیں۔ انفس  
 خود خود نیک کام کرتا ہے  
 نیکی پر اعانت کرتا ہے۔  
 بلا آخرت کے اور  
 نگرہ اور تیرا صاحب  
 سب تجھ کو موت آجائیگی  
 ت کا خواہاں ہو تو (اسے  
 عزت اللہ ہی  
 مست یقین کی۔ دنیا  
 اور لطف خدا اس کا  
 وہ دنیا کے سمندر میں  
 وہاں کھڑا ہو گیا تو خدا  
 حوالہ کردی اور اس  
 نے دنیا کو چھوڑا اور  
 پرست کرنا رہا کہہ  
 دفعہ حق تعالیٰ اپنا  
 کر آپہنچا جو اس کیلئے  
 سردوں کے ہاتھ سے  
 کہ وہ مل گیا تو سب  
 اس پر ہم نہ کر۔ کہنا کہ  
 غلام اور جو کچھ  
 ہ تجھ سے لے گا کل کو  
 بس جلد آگے بڑھ  
 دنیا میں جب ایسا  
 آتش آفات قلب

فَوَقَعَتْ عَلَى طَرِيقِ الْقُلُوبِ ۖ تَأْتِي نَارَ النُّجَاهِ  
 تَقِفُ فِي طَرِيقِ الْمُرِيدِينَ ۖ فَاَلْمُرِيدُ تَأْخُذُهُ  
 لِمَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ بَقِيَّةِ الدُّنْيَا وَرُؤْيَا الْخَلْقِ ۖ  
 وَكَامِلُ الْإِيمَانِ يَقُولُ لَهُ جُزْيًا مَوْءِنٌ فَقَدْ  
 أَطْفَأَ سُورِدَهُ كَيْفَى فَلَا يَضُرُّهُمْ فِي الدُّنْيَا  
 سَهَامٌ تَقَعُ فِي جَدِّهِ الرِّقْلَةُ ۖ رَاغِمُوا عَمَلًا  
 لَا يَضُرُّكُمْ نَارُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 عِبَادَ يُسَمِّهِمْ أَطْبَاءَ ۖ يُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُكَلِّمُهُمْ  
 فِي عَافِيَةٍ ۖ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ ۖ  
 مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْقَطِعْ عَنِ السَّمَوَاتِ  
 وَاللَّيَالِ ۖ وَانَّمَا يُجَبَّرُ عَلَى اسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ  
 قَبْلَ الدَّارِ حَصَلَ لَهُ الْجَارُ ۖ فَلَمَّا هَذَا  
 الْمُبَارَكُ بِالْإِذْنِ يُمَكِّنُ مِنَ الْمَلِكِ ۖ قَالَ  
 الْمَلِكُ ۖ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۖ مَنْ  
 عَرَفَ اللَّهَ وَأَدْخَلَ عَلَيْهِ لَا يَمُدُّ عَيْنَيْهِ إِلَى  
 شَيْءٍ مِنْ مَمْلُوكِهِ وَلَا يَدْبُرُ لِعَرُوسٍ زُفْرًا إِلَى  
 الْمَلِكِ ۖ طَعَامُهَا وَشَرِبَتُهَا قَرِيبُ الْمَلِكِ ۖ بِجَمِيعِ  
 شَهْوَاتِهَا تَجِدُهُ فِي قَرْبِهِ ۖ إِذَا طَاعَتِ النَّفْسُ  
 وَأَخْرَجَ الْقَلْبَ مِنَ السُّجُونِ قَالَ الْمَلِكُ  
 (سُورَتِي بِهِ ۖ بَعْدَ ظَهْرِ عَجَابَتِهِ وَحُسْنِ  
 أَخْلَاقِهِ وَأَدَبِهِ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ بِالْكَوَاكِبِ  
 وَقَرَابَةِ وَأَدْنَاهُ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِ رَحْلَةً  
 عَلَيْهِ ۖ وَخَاطَبَهُ مِنْ غَيْرِ  
 وَاسْطَبَةِ

:

کے راستہ پر آکر پڑتی ہے اور مجاہدوں کی آگ مُریدوں کی راہ میں آتی  
 ٹھہرتی ہے تو جو مُرید ہوتا ہے (کہ ابھی راہِ طریقت کو طے نہیں کیا)  
 اس پر دنیا اور نگاہِ بَرِ خلق کا جو کچھ اثر باقی ہوتا ہے وہ آگ اُس کو جلا  
 دیتی ہے اور جو کامل الایمان ہوتا ہے اُس سے کہتی ہے کہ اے مومن جلد آگے  
 بڑھ کہ تیرے نور نے میرے غمے بجھائے۔ لہذا ان کو دنیا میں وہ تیر بھی  
 نقصان نہیں پہنچاتے جو فتنہ کی دیواروں پر پڑیں (اور ان کو چھوڑ دیں)  
 وہ کام کر دے جس سے نہ تم کو دنیا کی آگ ضرر پہنچائے نہ آخرت کی۔ اللہ  
 کے وہ بندے بھی ہیں جن کا نام اُس نے (روحانی) اطلبہ رتجویر فرمایا  
 ہے کہ ان کو عافیت ہی میں جلاتا ہے اور عافیت ہی میں مارتا ہے جو  
 حق تعالیٰ سے واقف ہو گیا اُس نے شہوات و لذات کو چھوڑ دیا اور اس کو  
 اپنے مقسوم کے پورا کرنے کے لئے مجبور ہی کیا جاتا ہے۔ اُس نے  
 گھر سے پہلے چڑوسی تلاش کیا۔ اس کو چڑوسی اچھا مل گیا۔ لہذا ان فرخ  
 نصیب کو گھر بھی ہاتھ آیا کہ شاہی رُخ نصیب نہ ہو اور بادشاہ نے  
 اس کو اطلاع بھی دیدی کہ تم آج سے ہمارے نزدیک صاحبِ شوق اور  
 اور مستعد ہو جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اس کی مملکت میں سے کسی شے  
 کی طرف نہ نگاہ اٹھائے گا نہ ہاتھ۔ وہ گویا ایک دہن ہے جو بادشاہ کی  
 نذر کی گئی ہے کہ اس کا کھانا اور اس کا پانی بس بادشاہ کا قریب ہے۔ اس کی  
 ساری خواہشیں بادشاہ کے قریب ہی میں ملتی ہیں۔ نفیس جبکہ اطاعت  
 کرتا ہے تو کچھل کر قلب کا ساتھی (اور یوسف علیہ السلام و ساقی کی  
 طرح گویا) قلب کا شریکِ جیل بن جاتا ہے کہ قلب جیل خانہ سے نکال لیا  
 (اور جب اُس نے اپنے رفیقِ جیل یعنی نفیس کی بادشاہ کو اطلاع دی تو  
 اس کی شرافت و حسنِ اخلاق و آداب واضح ہو جانے کے بعد بادشاہ  
 نے کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ لایا گیا تو بادشاہ نے  
 عزت کے ساتھ اُس کا استقبال فرمایا۔ اس کو مقرب بنا یا  
 اپنے پاس بٹھایا۔ اس کو خلعت بخشے اور بلا واسطہ اس سے

إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۖ لَا يَشْغُلُهُ بَغْيٌ  
 حُمْرٌ صَرَحَ رِضَى اللَّهِ عَمَّهُ ۚ وَقَالَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
 يَا اللَّهُ ۚ حَبِيبٌ غَائِبٌ ۚ قَلْبٌ مُشْغَلٌ حَتَّى لَا  
 يَشْغُلَ ۚ إِذَا طَالَتْ صُحْبَتُهُ ۚ وَذَهَبَ عَنْهُ عَنَاءُ  
 سَفَرِهِ ۚ نَبَتْ كَحْمُهُ ۚ وَشَدَّ عَظْمُهُ ۚ وَطَابَ عَيْشُهُ  
 وَسَكَنَتْ رَوْعَتُهُ ۚ صَارَ بِطَانَةً الْمَلِكِ ۚ مَيِّدِي  
 وَلَا هُوَ وَأَقْرَبُ عَلَى رَعِيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَقْلَبِي  
 وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْبَحْرِ لِيُفْتِنَ الْغُرَاقِي ۚ وَطَلَى  
 الْبَرَّ لِيَأْخُذَ الرِّجَالَ وَالْأَطْفَالَ مِنْ أَمْوَاهِ  
 السَّيَاحِ ۚ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِ طَبِيعِهِ أَهْلَهُ لِلنَّبَايَةِ  
 وَالْأَمَانَةِ ۚ يَخْلُكُمُ عَلَى قُلُوبِهِمْ كَمَا خَلَّمَ عَلَى قُلُوبِ  
 النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ۚ وَأَنْقَابُهُمُ الْقَابُ  
 الْأَوَّلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ ۚ يَا سَوْقَةَ لَهْمُنَا بِطَائِرِ  
 الْمَوَدِّ ۚ أَصْحَابُ الْأَخْبَارِ ۚ يُشِيرُ بِنِهَايِهِ إِلَى  
 مَنْ يَتَحَضَّرُ فَجَلَسَ مِنْ أَوْلِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ  
 أَخْفِيَاءُ لَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ حَضَرَ  
 سُؤَالٌ مَنَ يَصِيرُ الْبَسْطُ قَبْضًا وَالْقَبْضُ جَدًّا ۚ  
 إِذَا بَاسَطْتَ أَنْبَسَطَتْ ۚ وَإِنْ قَبَضْتَ رُخَصَتْ ۚ  
 عَزِيمَةٌ ۚ وَعِزِّمَتِكَ دَلَالَةٌ ۚ حَتَّى إِذَا صِرْتَ  
 مَلِكَ عَزِيمَةٍ أَدْخَلَكَ دَارَ الْفَضْلِ  
 وَالْأَنْسِ ۚ تَبْقَى بِلَا رُخْصَةٍ وَلَا عَزِيمَةٍ  
 فِعْلًا مُجَرَّدًا ۚ يَكُونُ مَثَلُكَ  
 مَثَلُ مَنْ يَبْنِي يَدَايِهِ طَبَقٌ  
 أَكَلَ فِيهِ بَعْضُ الْأَكْلِ ۚ  
 قِيلَ لَهُ

خطاب فرمایا کہ بیشک آج سے تم ہمارے نزدیک بارِ موعود معتمد ہو۔  
 اس کو دوسرے کے ساتھ مشغول نہ فرمائے گا، اس کے بعد اپنے ایک چیخ  
 ماری اور کہا یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ محبوب نظر سے ادجھل ہے مشغولیت  
 کے لئے تشریف لائے کہ دوسرے مشغول میں مشغولیت نہ ہو، جب  
 بندہ کی صحبت طویل ہو جاتی اور سفر کا تھکان دور ہو جاتا ہے تو گوشت  
 پیدا ہو جاتا ہڈیاں مضبوط ہو جاتیں۔ زندگی لذیذ بن جاتی اور اضطراب  
 (رفع ہو کر) تدار حاصل ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ شاہی محرم راز  
 بن جائے گا کہ اس کو اپنی رعایا اور اصحاب اقلیم پر حکومت و امارت  
 بخشنے کا اور سمندر کی طرف روانہ فرمائے گا تاکہ ڈوبے ہوؤں کو نکال کر خشکی  
 پر لائے اور بچوں اور بڑوں کو درندوں کے منہ سے چھڑائے جبکہ وہ  
 اپنی طبیعت کے گھر سے باہر نکل گیا تو نیابت و امانت کا اس کو اہل بنایا  
 کہ اس کے قلب کو خلعت پہنائے جاتے ہیں جس طرح کہ انبیاء و مرسلین  
 کے قلوب کو خلعت پہنائے تھے اور ان کے القاب اولیاء و ابدال کے  
 سے القاب ہوتے ہیں۔ اے بازارِ یو! (مجلس کا ادب کرو کہ یہاں  
 وہ حضرات موجود ہیں جو شاہی راز دار اور واقفانِ اخبار ہیں۔ اس لفظ  
 سے ان اولیاء و ملائکہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے جو آپ کی مجلس  
 میں حاضر ہوتے تھے اور نظروں سے پوشیدہ تھے کہ حاضرین کو ان کی  
 اطلاع نہ ہوتی تھی (سوال) بسط کس وقت میں قبض اور محول کس  
 وقت میں امر واقعی بنتا ہے؟ (آپ نے فرمایا) کہ جب وہ تجھ سے  
 انبساط کا برتاؤ فرمائے گا تو تجھ کو بسط حاصل ہو گا کہ تیرے حق میں  
 رخصت عزیمت بن جائے گی اور عزیمت ناز بن جائے گی یہاں  
 تک کہ جب تو سہ تاپا عزیمت بن جائے گا تب وہ تجھ کو خانہ فضل  
 انس میں لے آئے گا کہ تو فعلِ محض بنا ہوا رہ جائے گا کہ نہ رخصت ہوگی  
 نہ عزیمت۔ تیری مثال ایسی ہوگی جیسے کسی شخص کے سامنے طباق  
 رکھا تھا اور کچھ ہی کھانے پایا تھا کہ اُس سے کہا گیا کہ دوسرے

أَدْخَلَ بَيْتًا آخَرَ  
 لِنَا قِصَ الْعَمَلِ  
 الْإِيمَانِ ۚ وَالْأَرْضِ  
 عَلَى الْأَرْضِ  
 وَالْأَنْبِيَاءِ  
 مَنْ لَا يَسْتَعْمِلُ  
 أَرَى أَحَدًا  
 فِي تَوْدِ اللَّهِ  
 الْخُلُوعَ وَمَعَ  
 قَبْلَ أَنْ تَهْدَى  
 كَمْ مَخْضَرُ الْحُجَّةِ  
 كَمْ مَنْ رَأَى  
 حَيْدَرًا نَوَّصًا  
 زَادَ ۚ وَأَنَّهُ  
 وَتَنْظُرُ الْأَفَاقَ  
 الْأَذْكَارَ وَلَا  
 فَلَيْتَكَ ثَبَتَ  
 بَلْ كَلَّمَ  
 اسْتَوَى يَوْمَ  
 انْتَبَهَ رَحْمَةً  
 بِلُغَةٍ سَا  
 إِلَيْهَا جَاءَ  
 الْوَلَدُ  
 تَرَى  
 جَاءَ

ایک بار سورج معتمد ہوئے  
اس کے بعد اپنے ایک جج  
اور جمل ہے مشغولیت  
مشغولیت نہ ہوئے جبکہ  
دور ہو جائے تو گوشت  
بین جاتی اور اضطراب  
قت وہ شاہی محرم باز  
مہم پر حکومت و امارت  
بے ہودوں کو نکال کر خشکی  
سے چھڑائے جبکہ وہ  
نمانت کا اس کو اہل بنایا  
طرح کہ انبیاء و مرسلین  
ب ادلیار و ابدال کے  
کا ادب کرو کہ یہاں  
ن اخبار ہیں اس لفظ  
تھے جو آپ کی مجلس  
کہ حاضرین کو ان کی  
میں قبض اور غول کیں  
(کہ جب وہ تجھ سے  
ہو گا کہ تیرے حق ہیں  
بن جائے گی یہاں  
وہ تجھ کو خانہ فضل  
کا کہ نہ رخصت ہوگی  
کے سامنے طباق  
لیا کہ دوسرے

أَدْخُلْ بَيْتًا آخَرَ كُلُّ مَا هُنَا لَكَ بِالسُّخْصُ  
لِنَا قِصَ الْعَمَلِ وَالْعَمَلِ الْبَرِّ الْكَامِلِ  
الْإِيمَانِ وَالْمَلِكُ لِلْفَانِينَ مَا قَعَدْتُ  
عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا فِي خَلْوَةٍ فِيمَا تَقَدَّمَ  
وَالْأَنْ بِنِجَالٍ ذَلِكُ أَنَا فِي جُمْلَةٍ  
مَنْ لَا يَسْتَعْفِي مِنْ ذِكْرِ حَالِهِ بِرَأْيٍ لَا  
أَرَى أَحَدًا حَسَنَ الْأَدَبِ فِي مَوْضِعَيْنِ  
فِي تَرْكِ الدُّنْيَا وَفِي أَخْذِهَا لَا تَأْتِي  
الْخَلْوَةُ وَمَعَكَ بَهْلٌ لَا تَسْجُدُ  
قَبْلَ أَنْ تَهْتَلِبَ تَفْقَهُ خُفْرًا غَزَلًا  
كَمْ خُفْرًا نَجَّاسٍ وَلَا تَعْلُ بِكَلِمَةٍ  
كَمْ مَنْ رَأَى وَلِيًّا وَاحِدًا فَأَسْتَوْصَاهُ  
خَيْرًا قَوْصًا فَعَمِلَ بِهَا وَجَعَلَ  
زَادًا وَأَنْتَ تَطْلُمُ عَلَى الْأَخْبَارِ  
وَتَنْظُرُ إِلَّا فَارًا وَخُفْرًا نَجَّاسٍ  
الْأَذْكَارُ وَلَا يَتَقَدَّمُ لَكَ قَدَمٌ  
فَلَيْتَكَ ثَبَتَ قَدَمُكَ مَكَانَهَا  
بَلْ كَلَّمَا جِئْتَ تَاخُزَتْ مِنْ  
أَسْتَوَى يَوْمًا لَهْوًا مَبْهُوً  
إِنْ تَبَيْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ لَنْ تَبْصُرَ  
بِلُغَةٍ سَاعَةً فَلَا تَرْكُنْ  
إِلَى هَآؤُلَاءِ قَوْمٍ أَضْعَفُكُمْ  
الْهَيْبَةِ وَ  
تَقِيدَتْ  
جَوَارِحُهُمْ

مکان میں چلے اور وہاں کے (نفیس کھانے) کھائے۔ نصیحتیں ناقص العمل  
لوگوں کے لئے ہوا کرتی ہیں اور عزیمتیں کامل الایمان کے لئے اور سلطنت  
فنا ہو جانے والوں کے لئے زمانہ گزشتہ میں زمین پر میں جب بیٹھا  
خلوت ہی میں بیٹھا اور اب اس کے برعکس ہے (کہ اصلاح خلق  
کے لئے ہر وقت خلوت میں رہتا ہوں) میں اس مگر وہ میرے  
ہوں جن کو اپنی حالت بیان کرنے میں لحاظ نہیں ہوتا۔ اس لئے  
کہ مجھے کسی کے دکھانے کا خیال ہی نہیں ہوتا پھر اپنا حال  
ظاہر کرنے میں کیوں شرمادوں (حسن ادب کی دو مقام میں ضرورت  
ہے۔ یعنی ترک دنیا کے وقت اور دنیا لیتے وقت اپنے ساتھ  
جہالت لے کر خلوت میں داخل نہ ہو اور جب تک تہذیب حاصل نہ  
ہو جائے گوشہ گیر مت بن (اس لئے کہ حکم ہے) اول فقہ حاصل کر اس کے  
بعد عزت نشین ہو (افسوس ہے کہ تو کیا کچھ محاسن و عظمتیں حاضر  
ہوئے اور عمل ایک بات پر بھی نہیں کرتا۔ بہترے لوگ وہ تھے کہ کسی  
ولی کو دیکھ پائے تو اس سے نصیحت کے خواہاں ہوئے اور جب اُس نے  
اُن کو نصیحت کی تو اس پر عاقل بنے اور اس کو (اپنی آخرت کے لئے) زراہ  
راہ بنا لیا، اور تیری یہ حالت ہے کہ بہتری چسیندوں سے آگاہ ہوتا اور  
نشانیاں دیکھتا اور محاسن و عظمتیں حاضر ہوتا ہے، مگر تیرا ایک قدم  
بھی آگے کو نہیں بڑھتا۔ اور یہی غنیمت تھا کہ کاش ابنی جگہ قائم رہتا  
(غضب تو یہ ہے کہ) جوں جوں آتا ہے دُور دُور پیچھے ہٹتا ہے،  
(حدیث میں آیا ہے کہ) جس کے دُور دُور مساوی ہوں (کہ ترقی نہ کیے)  
وہ بڑے خسارہ میں ہے (پھر اسس کا تو کیا پوچھنا جو بجائے ترقی  
کے روزانہ رُوبہ تنزل ہو) جاگ اٹھ خدا تجھ پر رحم کرے، دنیا  
تو ایک ساعت کا کھیل ہے۔ لہذا اس کی طسرف سائل مت  
ہو۔ افسدہ والوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ ہیبت ان کو ضعیف بنا دیتی  
اور ان کے اعضا کو پابند کر لیتی ہے (کہ خلاف رضا و حق

اَسْتَوَلَتْ عَلَى قُلُوبِهِمُ الدَّهْشَةُ عَنِ الْخَلْقِ ۖ  
 فَصَارَ مَا فِي اَحْوَالِهِمُ الدُّرُومُ وَالْفُجُورُ ۖ اِذَا لَجَلَتْ  
 وَقْتُ اسْتَيْفَافِ الْاَقْسَامِ بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ يَلْقَاهُمْ  
 لَيْسَ لِمَنْ تَقَدَّمَ وَلَا لِمَنْ تَاَخَّرَ اِعْتِرَاضٌ  
 عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ ۖ يَعْنِي نَفْسَهُ ۖ اِحْفَظْ اَنْفُسَ  
 دِيْنِكَ وَالا اَهْلُكَ سَبِقَ وَطَرِيقِي ۖ لَا تَكُنْ  
 جَاهِلًا تَقْعُدُ فِي بَيْتِكَ وَهَذِي هٰذِي اَنَّا  
 اَدْوِيَةٌ شَرِيْنَا هَا وَنَجَعَتْ مَعَنَا نَدُّكُمْ  
 عَلَى شَيْءٍ مُّجْتَرَبٍ مَعْنَا ۖ اَقْلُوا اَيُّوْمًا لَا  
 يَنْفَعُ فِيْهِ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۖ اَيُّ شَيْءٍ مِّمَّا  
 مَالَ جَمَعْتُمْ مِنْ حِلٍّ وَرَاكِبَتَايَ  
 وَالتَّسْبِيحُ مِنْ رُحْمَةٍ وَاَدْعَيْتَ اَنَّهُ غَدَا  
 تَاَفْعَلُكَ مَعَ مَالِكَ مِنَ الْبَيْنَيْنِ ۖ كَمَا  
 زَعَمَتِ الْعَرَبُ السَّالِفَةُ ۖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۖ اِلَّا مَنْ اَتَى  
 اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۖ لَمْ يَنْظُرْ بِقَلْبِهِ اِلَى اَمْوَالِهِ  
 بَيْنَهُ وَكَمْ يَبْكُنَّهَا قَلْبُهُ ۖ بَلْ يَرَى اَنَّهُ  
 وَكَيْلٌ فِيْهِمَا يَفْصَحُهَا مَوَافَقَةُ رَبِّهِ  
 فَيَسْلَمُ قَلْبُهُ ۖ مِنْ اَفَاتِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ ۖ  
 كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخْبَرَاكَ الْمَلِكُ رِيْدًا اَنْ  
 يُزَوِّجَهُ جَارِيَةً وَيُرِيْدُ قَتْلَهُ عَلَى يَدِهَا ۖ  
 قَالَ فِي نَفْسِهِ اِنْ هَا بَتَّ اَدْرَكْتَنِيْ بِجُرْمِهِ ۖ  
 وَاِنْ خَالَفَتْهُ اَهْلُكُنِيْ سُلْطَانُهُ  
 وَاِنْ وَاَفَقَتْهُ اَهْلُكُنِيْ  
 بِجَارِيَتِهِ ۖ

نہ ہاتھ اٹھا ہے نہ پاؤں) چونکہ مخلوق کی طرف سے مدد جوئی ان کے  
 قلوب پر جھانی رہتی ہے لہذا ایک جگہ بڑا اور بیچارہ بنالک کے احوال  
 میں داخل ہو گیا۔ اور جب مقسوم پورا کرنے کا وقت آتا ہے تو حق تعالیٰ  
 ایسے لوگ کھڑے کر دیتا ہے جو اس کو نوالے بنا کر کھلاتے ہیں۔ اس  
 بندہ کے (یعنی میرے) متعلق اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی ایک کا بھی  
 اعتراض نہیں ہے۔ اپنے دین کے ستر کی حفاظت کر دو نہ (بہیت ہونے  
 سے کیا فائدہ) اپنے انتساب اور طریقت کا تعلق مجھ سے قطع کر لے۔ جاہل  
 مت بن کہ گھر میں جا بیٹھے اور بجواس بکنے لگے۔ ہم نے بہتری و دوائیں  
 پی ہیں اور وہ ہم کو موافق آئی ہیں۔ ہم تم کو اپنی آزمائی ہوئی جیسہ بتا  
 رہے ہیں۔ اس دن سے ڈرو جس میں نہ مال نفع دے گا نہ اولاد۔ کون  
 مال؟ یعنی وہ مال جس کو تو نے حلال اور اپنی کمائی سے جمع کیا اور  
 حلال طریقہ سے کمایا تھا اور گزشتہ اہل عرب کی طرح دعوے کیا تھا  
 کہ وہ مع اولاد کے فردا قیامت کو تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ حق تعالیٰ  
 فرماتا ہے اس دن کو یاد کرو۔ جس میں نہ فائدہ پہنچائے گا مال اور نہ  
 اولاد بجز اس شخص کے جو اللہ کے پاس حاضر ہر قلب سلیم لے کر۔  
 کہ جس نے اپنے قلب سے نہ اپنے مال و اولاد کی طرف نظر کی اور نہ  
 کو اس کے قلب نے اپنے اندر جگہ دی بلکہ یوں سمجھا رہا کہ مال و اولاد کے  
 متعلق میں تو دلیل ہوں کہ اپنے رب کی مرضی کے موافق ان کے ساتھ  
 برتاؤ کرتا رہوں۔ پس اس کا قلب مال و اولاد کی آفتوں سے سالم  
 رہتا ہے۔ جیسے کسی شخص کو اطلاع دی جائے کہ بادشاہ ایک کنیز  
 سے اس کا نکاح کرنا اور اسی کے ہاتھ سے اس کو قتل کرانا چاہتا ہے  
 پس وہ (پریشان ہو کر) اپنے دل میں کہنے لگے کہ اگر بھاگتا ہوں تو بادشاہ  
 اپنے لشکر سے مجھ کو پکڑ لے گا اور اگر شاہی حکم کے خلاف کرتا ہوں کہ  
 نکاح سے انکار کروں تو اس کی شانہ شان مجھ کو ہلاک کر دیگی  
 اور اگر موافقت کرتا ہوں تو اپنی کنیز کے ذریعے قتل کر لے گا (چرا

فیوض یزدانی ترجمہ النعم الزبانی  
 آمَرَ الْمَلِكُ بِتَرْكِ  
 أَمْرَهَا أَنْ تَسْمُو  
 يَا خَيْبَةَ مَنْ  
 وَلَكِنَّ الْأَوَّلَى  
 مَعَ حَدِّ قَلْبِهِ  
 دَخَلَ قَفِيلُ  
 الرِّقَافِ ۖ لَيْسَ  
 قَلْبُهُ مَحَلَّ السَّهْوِ  
 وَسُكُونِهَا وَ  
 وَالْحَوَاشِي وَ  
 فِيمَا وَصَلَ  
 تُحْكِمُكُمُ بَيْتَهُمَا  
 سَلِيمٌ ۖ الدُّنْيَا  
 وَكَحَلَّةٌ هَافِي  
 وَلَمْ يَكُنْ سَا  
 دِيْنَهُ ۖ فَتَلَا  
 الْعَارِثُ بِاللَّسِ  
 الدُّنْيَا أَرْوَا  
 جَاءَ رَسُولُ  
 سِرِّهِ بِأَنَّ  
 إِلَيْكَ طَلْفًا  
 حَيَاةً لِقَوْلِهِ  
 يَحْيَى تَوْ  
 نَعَبٍ  
 اَلْ

سے مدد ہوتی ان کے  
کارہنالن کے احوال  
ت آتے تھے تو حق تعالیٰ  
اکر کھلاتے ہیں اس  
میں سے کسی ایک کا بھی  
نہ کر درندہ سمیت بچنے  
سے قطع کر لے جا لے  
نے بہتری و دوائیں  
مائی ہوئی چھینتا  
گے گا نہ اولاد۔ کون  
نی سے جمع کیا اور  
طرح دعوے کیا تھا  
پائے گا۔ حق تعالیٰ  
نے کامال اور نہ  
بسیلم لے کر  
طرف نظر کی اور نہ  
را کہ مال و اولاد کے  
فق ان کے ساتھ  
نتوں سے سالم  
بادشاہ ایک کنیز  
تل کرانا چاہتا ہے  
ہو تاجا ہوں تو بادشاہ  
مطاف کرتا ہوں کہ  
کھ کھلاک کر دگی  
تل کرانا چاہتا ہے

أَمَّا الْمَلِكُ يَنْزُوجُ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ وَ  
أَمْرَهَا أَنْ تَسْتَبْدَّ وَأَوْذَا تَأْمَنُ أَنْ تَنْجَحَ  
يَا خَبِيَّةَ مَنْ تَخْلَفَ الْيَوْمَ عَقِيْ بِ يَا خَبِيَّةَ لَهُ  
وَلَكِنْ الْأَوَّلَى حُسْنُ الْأَدَبِ فِي أَهْلِهَا وَمُوَافَقَةُ  
مَعَ حَدِّ رِقْلَيْهَا قَالَتِ السَّمْعُ وَالطَّامَةُ  
دَخَلَ فَقِيلَ الْتَكَامُ وَالْهَدِيَّةُ جَاءَ  
الرُّقَاةُ لَيْسَ دَرَعُ الْمُحَدِّدِ تَحْلُ عَيْنِي  
قَلْبِي تَحْلُ السَّهَرُ لِيَنْظُرَ إِلَى حَرَكَاتِهَا  
وَسُكُونِهَا وَعَمَلِهَا أَنْ تَقْلِبَتْ فَرْحَةً  
وَالْحَوَاشِي وَالْحَدِّمْ يَهْجُونَ أَنَّهُ مَبْغُودٌ  
فِيهَا وَهَلْ لِيَبْرَ جَاءَ التَّهَارُفُ لَهُ  
تُحْلِكُ مَوْتَهُمَا إِذَا مَنْ آتَى اللَّهُ بِقَلْبِ  
سَلِيمٍ كَذَلِكَ نِيَا فِي الرُّوحَةِ لَا تَأْمَنُ مَعَهَا  
وَلَا تَخْلَعُهَا فِي عَمْرِهَا وَجَاءَ إِلَى الْخُرُوفِ  
وَلَمْ تَكُنْ سَلَبَتْ تَقْوَاهُ وَلَا عَزِيَّتْ  
رَيْنَهُ فَبَلَكَ السَّلَامَةُ هَكَذَا  
الْعَارِفُ بِاللَّهِ الرَّاهِدُ فِي هَلِكَةٍ  
الدُّنْيَا الرَّاغِبُ فِي الْآخِرَةِ إِذَا  
جَاءَ رَسُولُ الْوَلِيِّ عِنْدَ مَبْقَاءِ  
رَبِّهِ بِأَنَّ اللَّهَ يَزِيدُ أَنْ يُصَيِّفَ  
إِلَيْكَ طَائِفَةً مِنَ الدُّنْيَا لَتَكُونَنَّ  
حَيَاةً تَقْلُوبِ الصِّدْقَيْنِ وَ  
هِيَ تَوْعٌ مَشْغَلَةٌ وَ  
تَعِبٌ وَكَلَرٌ وَ  
الْتِقَاءُ

بچنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ (الغرض) بادشاہ نے اس کو حکم دیا  
کہ اس کی کنیزوں میں سے ایک کنیز کے ساتھ نکاح کرے اور کنیز کو تم  
دیا کہ اس کو زہر دیدے اور یا جس وقت وہ سو جائے تو اس کو بچ کر  
(ایسی صورت میں شیخ کی زمہری کے بغیر جاں بری محال ہے) داکو افسوس  
جو کج مجھ سے روگرداں ہوا۔ دائے افسوس اس کے حال پر  
(کہ عجب کشمکش میں پھنسا) مگر (جوں کہ) بہت تدریج ہی تھی کہ  
حسن ادب اور موافقت کا اظہار کرے اور قلب سے احتیاط و خوف  
بھی رکھے (لہذا) اُس نے عرض کیا کہ حکم والا بسر و چشم۔ اس کے بعد  
اندگیا اور نکاح دہرہ قبول کیا۔ آخر شب باشی کا وقت آیا اور اس  
نے احتیاط کی زرہ پہنی۔ اپنے قلب کی آنکھوں میں شب بیلاری  
کا شرم لگا یا تاکہ کنیز کے حرکات و سکنات اور کاروائی کو دیکھتا ہے  
(چنانچہ اس کو قتل کا موقع ہی نہ ملا) اس کی پریشانی فرحت  
سے بدل چلی اور نوکر چاکر سمجھے رہے کہ جس شے تک یہ شخص پہنچا یا  
گیلے وہ قابل رشک ہے (حتی کہ) دن نکل آیا اور وہ زہر سے بھی  
اس کو ہلاک نہ کر سکی (یہ مطلب ہے کہ) بجز اس شخص کے جو اللہ  
کے پاس آیا قلب سلیم لے کر کہ دُنیا ہے وہ زود ہر (جس سے  
اختلاط کیلئے خدا نے بندہ کو بھیجا ہے) اس نے نہ عمر بھر  
اس سے خلوت کی اور نہ اس کے پاس سویا (یہاں تک کہ) آخرت کی  
طرف آ پہنچا اور دُنیا نہ اس کا تقویٰ چھین سکی اور نہ اس کے دین میں تغیر  
لا سکی۔ پس یہ ہے وہ سلامتی جس کو قلب سلیم میں بیان کیا گیا ہے  
یہی حال ہوتا ہے اُس شخص کا جو اللہ کا عارف اِس دُنیا سے متنفر  
اور آخرت سے بارغبت ہے کہ صفائی باطن کے وقت جب علم کا قاصد  
آیاد اور پیام لایا کہ حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ دُنیا کا کچھ حصہ تیرے ساتھ  
منسوب کرے تاکہ وہ صدیقین کے قلوب کی زندگانی بنے اور وہ  
ایک قسم کا مشغلہ اور مشغلت و کدورت اور مشغولیت ہے۔ لہذا غرض یہ کہ



أَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُ بِتَسْلَمُ قَلْبُكَ وَبِرُؤُفِكَ فَيَنْتَبِهَ  
السِّرُّ لِيَاكُ بِهَ يَقُومُ السِّرُّ وَالْقَلْبُ يَصْطَحِبَانِ  
إِلَى بَابِ الْمَلِكِ بِهَ يَقُولَانِ مَا تَرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِنَا  
أَتُرِيدُ أَنْ نُجْبِنَا عَنْكَ بِهَ تَقْطَعَانِ عَنْ بَابِكَ بِهَ  
تَنْغْصِ عَيْشَنَا بِهَ لَا نَبْزَحُ إِلَّا بِالنَّوْاسِيقِ وَالْعُودِ  
لَا يَبْرَحَانِ حَتَّى يَقُولَ لَهُمَا لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا  
أَسْمَعُ وَأَرَى ذُفَيْرُجَانِ إِلَى الدُّنْيَا مَعَ  
حُجْرَائِي وَحَفَظَةٍ بِهَ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ يُقَلِّبُ  
سَلِيمُهُ مِنَ الْآفَاتِ وَالرِّبَاءِ وَالِتَّفَاقِ وَرُؤْيَا  
الْمُخْلِيقِ بِهَ أَيُّهَا الْمُرِيدُ الْمُسْتَحْدِدُ أَيُّهَا الثَّانِي  
فِي تَيْبَةِ الْقَدَرِ تَحْتَاجُ أَنْ تُنْظِفَ قَلْبَكَ  
لَا تَدْعُ فِيهِ لَادِرْهُمَا وَلَا دِينَارًا وَوَحَا  
فَحْشَبُ وَالْمُقَاتِلِ فِي حَيْبِكَ بِهَ تَحْتَاجُ أَنْ  
تُفَرِّغَ قَلْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالشَّهْوَاتِ وَالذَّائِرِ  
وَجَمِيعِ التُّرَاهَاتِ بِهَ تَتْرُكُ فِيهِ الذِّكْرَ  
مَا وَرَاءَ الْمَوْتِ بِهَ تَعْمَلُ فِيهِ كَيْمِيَاءَ  
قَصِيرَ الْأَمَلِ بِهَ تَقُولُ إِنِّي مُبْتَدِلُ الْأَنْفِ  
لِأَنَّ الْأَعْمَالَ تَصْغُرُ بِقَصْرِ  
الْأَمَلِ وَأَمَّا إِذَا طَوَّلْتَ الْأَمَلُ  
رَأَيْتَ هَذَا وَنَافَقْتَ هَذَا  
صَاحِبُ قَصْرِ الْأَمَلِ مُجَوِّدُ  
الْكُلِّ بِهَ قَالِمُ الْكُلِّ  
يَلْبَسُ لِبَاسَ التَّهْوُدِ بِهَ ثُمَّ  
لِبَاسَ الْفَنَاءِ ثُمَّ لِبَاسَ الْمَعْرِفَةِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کہ کیا کارروائی کرے گا جس سے تیرا قلب اور باطن سالم رہے؟ پس  
باطن اس پیام پر آگاہ ہوتا اور قلب و باطن دونوں ساتھ ہو کر شکا  
دروازہ پر جا کر عرض کرتے ہیں کہ "حضور والا ہمارے متعلق کیا چاہتے  
ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم کو اپنی ذات سے محبوب اور اپنے آستانہ  
سے ہٹا کر کے ہماری زندگی تلخ بنا دیں سو ہم تو عہد و پیمان  
لئے بغیر ملنے کے نہیں" الغرض وہ دونوں نہیں ملتے یہاں  
تک کہ بادشاہ فرماتا ہے کہ تم دونوں ڈر و دمت میں تمہارے  
ساتھ ہوں کہ سنتا اور دیکھتا رہوں گا۔ پس اس وقت وہ  
دونوں بہت کچھ محافظین و نگہبان لے کر دنیا کی طرف لوٹتے  
ہیں (جو دنیا کی مضرت سے اس کو بچائے رکھتے ہیں۔ یہ مطلب ہے  
اس کا کہ) مگر وہ شخص جو حاضر ہوا اللہ کے پاس ایسا قلب لے کر  
جو سالم رہا یعنی آفات و ریاء و نفاق اور مخلوق پر نظر رکھنے سے (بچا  
رہا) اسے مرید متحیر اے میدانِ تقدیر کے حیران و سرگشتہ۔ تجھ کو  
حاجت ہے کہ اپنی نشست گاہ (یعنی قلب) کو پاک صاف  
رکھے کہ نہ اس میں درہم ہو نہ دینار اور نہ جواہرات کی کنجی تیر جیب  
میں ہو (اور دل اس فانی مال و متاع میں) تجھ کو حاجت ہے  
کہ اپنے دل کو دنیا اور شہوات و لذت اور جملہ خرافات سے خالی  
کر کہ اس میں ذکر و فکر اور موت کی اور موت کے بعد کے واقعات  
کی یادداشت کو جگہ دے اور اس میں کوتاہی اُمید کی کیمیا بنائے  
یعنی یوں سمجھے کہ میں تو اب مرنے والا ہوں۔ کیونکہ آرزو کے کوتاہ  
کر لینے سے اعمال صاف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جب تو آرزو میں مل  
کہے گا تو کبھی اس (مخلوق) پر نگاہ چلے گی اور کبھی اس سے نفاق  
برتے گا۔ اُمید کا کم کرنے والا سب سے جدا اور سب سے بے تعلق  
ہوا کرتا ہے کہ اول زہد کا لباس پہنتا ہے اس کے بعد فنا کا لباس  
اور اس کے بعد موت کا لباس۔ جناب رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْقُلُوبُ لَكُمْ  
فَلَا يَكُنْ بِهَ  
وَعَدَ قَلَامِي  
ابْصَارُكُمْ  
الْحَدِيثُ  
بِسَبِّ الْكُفْرِ  
فَلَا تَكُنْ بُو  
وَأَذَاوَعَدُ  
أَيْدِيكُمْ  
إِذَا صَفَا  
رَبِّكَ مِنْ  
خَوْفِكَ وَ  
رَبِّكَ وَمِنْ  
بَيْنِ يَدَيْ  
أَنْ تَكُنْ  
فِي اللَّهِ تَذَلُّ  
وَلَنْ جَاوِ  
لِسِهَامِ قَدِ  
لِسِهَامِ  
خَلْ  
مِنْ  
وَأَسْتَأْذِنُ  
الْكُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَلُوا نِيَّ بَسِيَّةٍ  
 أَكْفَلُوا لَكُمْ بِالْحَنَّةِ إِذَا حَلَّتْ أَحَدُكُمْ  
 فَلَا يَكُنْ بِرَدٍّ أَوْ تَمِيزٍ فَلَا يَمْنَحَنَّ وَلَا إِذَا  
 وَعَلَّ فَلَا يَمْنَحَنَّ لَكُمْ أَيْدِيَكُمْ وَغَضُّوا  
 أَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوحَكُمْ هَذَا  
 الْحَدِيثُ ذَوَاهُ الطَّلَبُ فِي أَكْفَلُوا نِيَّ  
 بَسِيَّةٍ أَكْفَلُوا لَكُمْ بِالْحَنَّةِ إِذَا حَلَّتْ أَحَدُكُمْ  
 فَلَا تَكُنْ لِي وَلَا إِذَا أَوْ تَمِيزُكُمْ وَلَا تَحْزَنُوا  
 وَإِذَا أَعَدَّ تَمِيزُكُمْ فَلَا تَحْزَنُوا إِلَّا حَفَظُوا  
 أَيْدِيَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَفُرُوحَكُمْ  
 إِذَا صَفَا سِرُّكَ وَالْحَدَّ سَمِعْتَ دُعَاءَ  
 رَبِّكَ مِنْ غَيْرِ وَاسْطِجْ إِذَا نَحَدَّ  
 خَوْفُكَ وَرَجَاؤُكَ جَاءَ خَطَابُ  
 رَبِّكَ وَمَوْلَاكَ يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ اسْطَرِحْ  
 بَيْنَ يَدَيِ خَوَافِ قَرْنٍ قَدِيرَةٍ بِرَأْفَةٍ  
 أَنْ تَكُنْ لَكَ أَوْ تَحْزَنُ لَكَ مَنْ كَانَ  
 فِي اللَّهِ تَلَفُهُ كَانَ عَلَى اللَّهِ خَلْفُهُ  
 وَإِنْ جَاوَزَتْكَ فَمَعْلُومٌ عِنْدَ قُدْرَتِهِ  
 لِسِمَامٍ قَدِيرَةٍ إِذَا تَهَدَّى قَتَ  
 لِسِمَامٍ قَدِيرَةٍ بِكَانَ وَوُجْهًا  
 خَلَّ شَأْنًا قَتَلًا يَا قَاتِلِيَا  
 مِنْ هَذَا إِلَيْكَ تَهْنِئَةٌ بَوَقْدِ تَمِيزٍ  
 وَاسْتَأْنِيفُ الْعَمَلِ بِإِهْلِي تَعْلَى  
 الْكُلِّ بِتُبْعٍ عَنْ قُدْرَتِهِ  
 فِي بَيْتِهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم مجھ سے کچھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ  
 میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص بت  
 کہے تو جھوٹ نہ بولے۔ اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے  
 تو اس میں خیانت نہ کرے۔ اور جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف  
 نہ کرے۔ اور اپنے ہاتھوں کو (ضرب و ایذا سے) روک لو۔ اور  
 اپنی آنکھوں کو جھکالو (کہ نامحرم پر نہ پڑیں) اور شرم گاہوں  
 کی حفاظت کرو (کہ زنا نہ ہونے پائے) اس حدیث کو طبرانی نے  
 اس طرح روایت کیا ہے کہ تم میرے لئے ضامن ہو جو بات کچھ  
 باتوں کے، میں ضامن ہوں تمہارے لئے جنت کا کہ جب بات  
 کہو تو جھوٹ بات مت کہو۔ اور جب ایمین بنائے جاؤ تو خیانت  
 نہ کرو۔ اور جب وعدہ کرو تو اس کے خلاف نہ کرو۔ اور ہاتھوں اور  
 آنکھوں اور شرم گاہوں کی حفاظت کرو (کہ بے موقع ان کا  
 استعمال نہ ہو) جب تیرا باطن صاف اور پاک ہو جائے گا تو اپنے  
 رب کے پیکارنے کو تو بلا واسطہ ملے گا جب تیرا خوف درجا صرف  
 ایک (خدا کی) ذات سے ہو گا تب تیرے رب اور تیرے مولیٰ کا وحکا  
 آئے گا۔ صاحبزادہ! اس پر تقدیر کی ڈالیوں کے سامنے پڑ جا کر  
 وہ تجھے پسینے والیں یا تیرے اوپر ہو کر گزر جائیں۔ کیوں کہ جو خدا کی  
 راہ میں تلف ہوتا ہے اس کا نعم البدل خدا ہی کے ذمہ ہوتا ہے۔  
 اور اگر وہ تیرے اوپر ہو کر گزر جائیں تو ان سے وابستہ رہ۔  
 تقدیر کے تیروں کا نشانہ بن جا۔ کیوں کہ جب تو تیرے تقدیر  
 کا نشانہ بن جائے گا (کہ ان سے گھبرائے اور بھاگے گا نہیں)  
 تو اس کا وقوع محض کھرنٹ بنے گی نہ کہ ہلاکت۔ اے اس  
 سائے مضمون سے بے بہرہ شخص۔ تہذیب سیکھ اور آگے بڑھ  
 بنے سرے سے عمل کر۔ سائے (بچھلے کے کرائے) پر قلم بھی  
 میرے وعظ کے لئے (ممبر پر) بیٹھنے کے وقت اپنے کھمبی

باطن سالم ہے ہیں  
 زون ساتھ ہو کر شگاہ  
 ہمارے متعلق کیا چاہتے  
 محبوب اور اپنے آستانہ  
 تو عہد و پیمان  
 نہیں ہیں ملنے یہاں  
 ت میں تمہارے  
 میں اس وقت وہ  
 یا کی طرف لوٹے  
 ہیں۔ یہ مطلب ہے  
 ایسا قلب لے کر  
 پر نظر رکھنے سے بچا  
 و سرگشتہ۔ تجھ کو  
 کو پاک صاف  
 ت کی کئی تیری جب  
 تجھ کو حاجت ہے  
 غرافات سے خال  
 بعد کے واقعات  
 نید کی کمیا بنائے  
 لکہ آرزو کے کوتاہ  
 جب تو آرزو میں مل  
 بھی اُس سے نفاق  
 سب سے بے تعلق  
 کے بعد فنا کا لباس  
 رسول اللہ

هَذَا قَوْلِي لِلْكَلامِ هَذَا الْوَلَا يَأْتِ بِهِ هَهُنَا  
الْأَرْجَاءُ يَا مُبْتَغِي يَا لِعِيَالٍ لِيَكُنْ كَسْبُكَ  
لِعِيَالِكَ وَقَلْبُكَ بِفَضْلِ رَبِّكَ : قَوْمٌ حَلَا لَهُمْ  
فِي الْكِتَابِ هُمْ : وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَأْتِي مِنْ  
دُعَاهُمْ وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَأْتِي مِنْ دُعَاهُمْ  
بِلَا سُؤَالٍ : وَقَوْمٌ حَلَا لَهُمْ مَا يَطْلُبُونَ مِنْ  
أَيْدِي النَّاسِ : وَذَلِكَ حَالُكَ الْإِبْرَاهِيمِيَّةُ : وَ  
تِلْكَ لَا تَدْرِي : الْأَوَّلُ وَهُوَ الْكَسْبُ وَسُنَّةُ  
الْعَالِي : وَهُوَ السُّؤَالُ مُصَغَّرٌ : وَالثَّالِثُ الْعَزِيمَةُ  
وَالْكَدِّيَّةُ رُحْمَةٌ : فِيمَا بَيْنَهُمَا وَقَدْ يَكْدِي مَنْ  
لَحْيَا كُلُّ وَهُوَ قَتْلٌ : لِسُؤَالِ الْإِبْرَاءِ : وَ  
سُؤَالُ هَذَا الْعَبْدِ كَسُؤَالِ الْكَلْبِ : قَالَ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِدُّهُ سُؤَالُ الْكَلْبِ فَإِنَّهُ  
قَدْ يَأْتِيكُمْ مَنْ لَيْسَ بِحَيٍّ وَلَا إِنْ لِيَنْظُرَ  
مَا تَصْنَعُونَ فِيمَا حَوَّلَكُمْ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَّ :  
وَكُنْ لَكَ هَذَا الْعَبْدُ يَوْمَ السُّؤَالِ  
لِيَنْظُرَ الْحَيُّ مَا تَصْنَعُ فِيمَا  
حَوَّلَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ :  
اسْتَكْبَرُ مِنْ جَمَاعَةِ الْعُلَمَاءِ  
وَزِيَارَةِ الْقُبُورِ وَ  
الصَّلَاةِ الْحَيْنَ فَلَعَلَّكَ فَيَحْيَا  
قَلْبُكَ إِذَا أَحْكَمُوا  
إِمْتِنَانِ الْأَوَّلِ  
وَالْآخِرِ مَاءً

:

بیٹھے رہنے سے توبہ کر کہ ولایتیں یہاں ملتی ہیں۔ درجات یہاں  
ملتے ہیں۔ اے گرفتار اہل و عیال مناسب ہے کہ تیری کمائی تو  
اہل و عیال کے لئے ہو اور قلب فضل خداوندی کے لئے  
بعض لوگ وہ ہیں جن کو حلال معاش کسب ملتی ہے اور بعض  
وہ ہیں جن کو حلال معاش دعا کے ذریعہ سے ملتی ہے اور بعض  
وہ ہیں جن کو حلال معاش سوال کے بغیر دوسروں سے ملتی ہے۔  
اور بعض وہ ہیں جن کی حلال معاش اس طرح ملتی ہے کہ لوگوں سے  
مانگتے ہیں اور یہ مجاہدہ کی حالت ہے۔ اور یہ حالت ہمیشہ نہیں رہا  
کرتی۔ پہلی حالت یعنی کسب توسل سے ہے اور دوسری حالت  
یعنی دعا و سوال کمزوری ہے۔ اور تیسری حالت (یعنی توکل)  
عزیمت ہے اور بھیک مانگنا (بہ ضرورت مجاہدہ درپاست)  
رخصت ہے۔ اور کبھی ایسا شخص بھی سائل بنا کر تسبیح جو کھانا  
نہیں چاہتا (بلکہ محض تعمیل حکم الہی اور سعی کی آزمائش کے لئے  
سائل بنتا ہے) جو اس شخص کے لئے جس سے سوال کیا جا رہا ہے  
امتحان و آزمائش ہوا کرتا ہے۔ اس بندہ کا سوال ایسا ہے  
جیسا سوال شب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ شب کا سوال ردمت کیا کرو کیونکہ شب کے  
کے وقت تمہارے پاس (سائل بن کر) کبھی وہ آتا ہے جو نہ جن  
ہوتا ہے نہ انسان (بلکہ فرشتہ خدا ہوتا ہے جو سائل بن کر  
اس لئے آتا ہے) تاکہ دیکھے کہ جو نعمت خدا نے تم کو دے رکھی  
ہے اُس میں تم کیا عمل کرتے ہو۔ اسی طرح یہ بندہ سوال کرنیکا  
ماسور ہوتا ہے۔ تاکہ حق تعالیٰ دیکھے کہ اس کی عطا کردہ نعمت  
میں کیا عمل کرتے ہو۔ علماء کی مجلسوں میں آمد و رفت اور مقابروں  
صلحاء کی زیارت بکثرت کیا کر۔ کیا عجب ہے کہ تیرا قلب زندہ ہو جائے  
چوں کہ ان حضرات نے احکامات کی تعمیل اور منہیات سے

عَنِ الْكَوَاخِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ  
أُسْبُورِ أَكَلَهُ  
حَتَّى تَكُونَ كَالْ  
فِيهِ مَا تَمَّ كَسْبُ  
كَانَ فِيمَا لَمْ  
حَالَهُ فِيمَا  
تَفَرُّقَهُ وَحَدِّ  
حَالَهُ فِيمَا  
مِنْ بَيْنِ  
رَحِمَهُ اللَّهُ  
أَلَهُمْ سِ  
أَلَهُمْ سِ  
إِلَى الْحَقِّ  
مِنْكَ بِأَد  
شَاءَ مَلَكًا  
أَفْعَلُ وَالْثَّ  
إِلَّا شَارَكَ  
كَانَ لَهُ فِي  
بِأَلِهِ مَلِكًا  
الصَّادِقِ  
أَكْرَمَ بَقْو  
مَنْ أَكْرَمَ  
وَمَا مَلِكًا  
مَنْ أَكْرَمَ

تی ہیں۔ درجات یہاں  
سے کہ تیری کمائی تو  
سدا دندی کے لئے  
سے ملتی ہے اور بعض  
سے ملتی ہے اور بعض  
سروں سے ملتی ہے۔  
رج ملتی ہے کہ لوگوں  
حالت ہمیشہ نہیں رہا  
اور دوسری حالت  
حالت (یعنی توکل)  
بجاہدہ دریا صفت  
بنا کر تلے جو کھانا  
کی آزمائش کے لئے  
سوال کیا جاتا ہے  
کا سوال ایسا ہے  
سے اللہ علیہ وسلم  
کیا کرو کیونکہ (شبک)  
ی وہ آتا ہے جو نہ جن  
جسٹائل بن کر  
رانے تم کو دے رکھی  
یہ بندہ سوال کر نیکا  
س کی عطا کردہ نعمت  
مرد رفت اور مقابرو  
تیرا قلب زندہ ہو جائے  
اور منہ ہیا

عَنِ الْكَوَاكِبِ سَاعِدَهُمْ لَأَقْدَارُهُ  
عَبْدُ اللَّهِ بِنِ الرَّبِّ كَانَ يَأْكُلُ فِي كُلِّ  
أَسْبُوعٍ أَكْلَةً لَا يَسْتَعْلِمُ حَالَهُ  
حَتَّى تَكُونَ كَرَانًا مُنْقَلَبًا يَنْبُتُ  
فِيهِ مَا نَبَتُ كَسَفِينَةِ الْمَسَاكِينِ الَّتِي  
كَانَ فِيهَا الْخَوَرُ أَعَابَهَا الْفَرَحُ حَالَهُ  
حَالَةً فِيهَا جَمْعٌ وَحَالَةً فِيهَا  
تَفَرُّقٌ وَحَالَةً فِيهَا مَلَأَةٌ وَ  
حَالَةً فِيهَا كَلْبَةٌ مِنْ خَوَرٍ  
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَى النَّارِ لَا  
رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ عَفْوًا  
اللَّهُ سِتْرًا اللَّهُ تَبَاتًا  
اللَّهُ ضَا بَادًا وَصَلَتْ  
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَنِمَ  
مِنْكَ بِأَدَامِ الْفَرَاغِ  
شَاخٌ مَبْنَاهُ الْمَلِكُ دَلَّى  
الْفُضْلُ وَالْقَطْرُ وَالسَّمُّ وَ  
الْإِشَارَةُ أَجْوَى عَلَيْهِ مَا  
كَانَ لِي فِي حَالَةٍ عَمَلِي  
بِاللَّهِ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرُّبُّ  
الْقَادِرُ عَلَى زَعْمِ مَتَّ  
أَثَرَتْ بِقُوَّتِكَ جَارَكَ  
مَتَّ أَثَرَتْ بِقُوَّتِكَ  
وَعَمَامَتِكَ وَمَهْلَاكَ  
مَتَّ أَثَرَتْ بِمَلَاكَ

باز رہے کہ مضبوط تھا اس لئے تقدیر بھی ان کی موافق رہ گئی۔  
عبد اللہ بن زبیر (اس قدر زائد تھے کہ ہفتہ بھر میں ایک لقمہ  
کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہ ہوگی جب تک کہ تو اس  
سویخ دار کہنہ برتن کی طرح (ہمیدست) نہ بن جائے جس میں پانی  
ٹھہری نہ سکے اور مسکینوں کی اس شستی کی طرح نہ ہو جائے جس میں خضر  
بیٹھے تھے اور اس کو (تخت توڑ کر) عیث دار کر دیا تھا کہ اس کے  
بعد (جب) اطمینان نصیب ہوا تو وہ درست ہو گئی (سلوک میں مختلف  
حالات طاری ہوتے ہیں) ایک حالت ہے جس میں دل جمعی ہوتی جو  
اور ایک حالت ہے جس میں نفس و انتشار ہوتا ہے۔ اور ایک  
حالت ہے جس میں (مال و تعلقات ہر قسم کی) قلت ہوتی ہے۔  
اور ایک وہ حالت ہے جس میں (ہر شے کی) کثرت ہوتی ہے۔  
(اور کچھ مضر نہیں ہوتا) جو شخص میرے سامنے سے چل دیا وہ  
جہنم کی طرف گیا خدا اس پر رحم کرے۔ یا اللہ معاف فرما۔  
اے اللہ بزدل پوشی فرما۔ یا اللہ ثابت قدمی نصیب کر یا اللہ  
رضا عطا فرما۔ جب تجھ کو حق تعالیٰ تک وصول نصیب ہو جائیگا  
تب وہ ادارہ نفس پر اکتفا فرمائے گا (اور نوافل کی ضرورت نہ  
ہے گی چنانچہ جب) شاہی باورچی (مذتوں خدمت کر کے) بوڑھا  
ہو جاتا اور اس کی عقل میں، بینائی میں، سماعت میں اور ہاتھوں  
کی حرکت میں فتور آجاتا ہے (تو اس کی پیشن کردی جاتی) اور حالت  
کارگزاری میں جو وظیفہ اس کو ملا کرتا تھا وہ (گھسے بیٹھے) اس  
پر جاری رکھا جاتا ہے۔ اے اپنے گمان کے موافق طالبہ  
صادق تجھے خدا کی قسم ہے (سچ بتاؤ) کب وہ وقت آئے گا کہ تو  
اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو (اپنے نفس پر) ترجیح دے گا۔  
اور اپنا کمرہ اور اپنا حمامہ اور اپنا مصلیٰ و دسروں کو ہبہ  
کرے گا؟ اپنے مال میں دوسروں کو ترجیح کب دے گا؟ ان

لَهُمْ الْقَوْمُ أَذِلَّةٌ لَهُمْ وَطَبَعَهُمْ وَ  
 أَهْوَيْتَهُمْ وَشَرَّاهُمْ حَتَّى مَا وَجَدَ مَعْنَى دَفَنُوا  
 مَعْنَى تَوَلَّوْهُمْ يَدُ الْقَدَرِ قَدْ غَاسِلُ الْقَدَرِ  
 يُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبَهُمْ  
 بِأَسْطَرْدَرَاعِيهِ بِالْوَصِيلِ بَلْكَأَيَّ التَّقْدِيرِ بِأَسْطَرْدَرَاعِيهِ  
 تَحْتَ عِلَّةِ الْقَدَرِ دَوَامُ الْجَوَارِحِ الْكَفُّ عَنِ  
 الْمَا حِيَوِيهِ اذْ تَبْكَابُ الْفَوَاحِشِ مِنَ الْمَعَاصِي  
 وَالزَّلَّاتِ بَلْ كَلْفُ يَدِ لَوْ عَنِ السَّرْقَةِ وَالْمَقَرِ  
 وَالرَّجُلِ عَنِ الْمَشْيِ فِي الْمَعَاصِي وَالْمَشْيِ إِلَى السُّلْطَانِ  
 أَوْ لِأَحَدٍ مِنْ وَلَدِهِ أَوْ لِمَنْ بَلْ هَذِهِ الْعَيْنُ تَكْفُمُهَا  
 عَنِ الْمُسْتَعْنَاتِ نَامَتِ النَّفْسُ أَمَامَ الْحُكْمِ  
 طَارَ الْقَلْبُ فِي مَحَبَّةِ الْمُصَوِّبِ وَلَمْ يَلِ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا  
 أَحْسَنَ الْأَدَبِ الْقَصْفِ بِصِفَاتِ الشُّبُوقِ بِالْحُكْمِ  
 يَتَحَكَّرُ بَيْنَ الطَّبَعِ وَالْعِلْمِ تَارَةً يَرُدُّ الْقَطْبَ  
 وَتَارَةً يَرُدُّ الْعِلْمَ وَيَقُولُ مَا أَتَاكُمْ الشَّرُّ سَوْءُ  
 فَعْدُ وَبَلْ يَقُولُ الْحُكْمُ الْقَلْبُ مَا يَنْهِيكَ بِرَأْيِ قَائِمِهِ  
 كَالْحَادِمِ لَكَ رَأْيَ تِلْكَ وَأَنْتَ مَعَ الْمَلِكِ بِاللَّيْلِ  
 سَوِيْرُ فَلَكَ لَكُمْ أَلْخَوُكُمْ مَنْصَةً عَرُوسِهِمْ  
 أَلْتَهَارُ لِقَاءَهُمْ لِقَاءُ مَنْ الْأَسْبَابِ  
 الْمَصَائِبُ تَكْتُمُ

اللہ والوں نے اپنے نفسوں اپنی طبیعتوں اپنی خواہشوں کو کھلا دیا اور ہر  
 نوش تک کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ معنی مر گئے معنی فنا ہو گئے۔ دست شدت  
 ان کا کار ساز بنا۔ اور اصحاب کھف کے مثل ہو گئے کہ غسل دہندہ تقدیر  
 ان کو داہنی اور بائیں طرف کروٹ دیتا ہے اور ان کا کتا دونوں ہاتھ بچھے  
 دبیز پر بیٹھا ہے۔ یعنی بچا کچا نفس دبیز تقدیر پر ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔  
 اعضا کی دوا تو یہ ہے کہ گناہوں یعنی فحش معصیتوں اور لغزشوں کے ارتکاب  
 سے باز رہے کہ اپنے ہاتھ کو چوری اور مار پیٹ سے روکے اور پالوں کو  
 معصیتوں میں چلنے اور حاکم وقت اور ہر فرد بشر کی طرف چلنے سے روکے۔  
 اور اس آئینہ کو خوبصورت عورتوں سے باز رکھے۔ نفس تو شریعت کے سامنے  
 سوسے (کہ مخالفت کا احتمال ہی نہ رہے) اور قلب محبوب کی صحبت میں پرواز  
 کر جائے۔ اللہ کا دلی جب حُسنِ ادب میں کابل ہو جائے تو صفاتِ نبوت سے  
 متصف بن جاتا ہے اور حکمِ طبیعت و علم کے درمیان تجر ہو جاتا ہے کہ کبھی رد کرتا  
 ہے طبیعت کو اور کبھی رد کرتا ہے علم کو اور کہتا ہے کہ جو کچھ بھی تم کو رسولِ مطا  
 فرما دیں اس کو لو۔ قلب سے کہا کرتا ہے کیا تیرے لئے یہ بات کافی نہیں کہ میں  
 خادم بنا ہوا تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ میں تیرا محافظ ہوں اور تو بادشاہ کی  
 معیت میں ہے۔ رات ان حضرات کا گویا شاہی تخت ہے اور خلوت ان  
 کی دواہن کا پھیر کھٹ (کہ ان کی ساری لذت رات کے وقت اور خلوت  
 کی حالت میں ہوتی ہے کیونکہ دن بعض اسباب میں مشغولیت) کی وجہ سے  
 ان کو متوحش بنائے رکھتا ہے۔ مُصِیبتوں کو چھپانا چاہیے (کہ اسی سے قُرب  
 حق نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام

عہ حکم سے مراد شریعت ہے اور علم سے مراد علم الہی یعنی تقدیر۔ غالباً مطلب یہ ہے کہ طبیعت کا اقتضا تو یہ ہوتا ہے کہ خود بھی نیک عمل نہ کرے اور تقدیر سے واقفیت کا  
 اقتضا یہ ہے کہ کسی کو نصیحت نہ کرے کیونکہ تقدیر کے خلاف کرے کسی کو قدرت حاصل نہیں۔ پس جب بندہ حُسنِ ادب کی بدولت صفاتِ نبوت سے متصف ہوتا ہے تو سزا پایا  
 عباد اور بندہ حکم بن کر شریعت کا پابند ہو جاتا ہے کہ نہ طبیعت پر عمل کرے کہ کابل بنتا ہے اور نہ علم کے اقتضا کے موافق تبلیغ و اصلاح دسی سے باز رہتا ہے۔ اللہ احکام  
 شریعہ کی تعمیل اس کے لئے طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے کہ اس میں کوئی گرائی یا بار لائق نہیں ہوتا واللہ اعلم ۱۲ منہ

يَا بَنِي لَا تَقْصُصُوا رُؤْيَاكُمْ عَلَىٰ أَخَوَيْكُمْ يَسْتَكْبِرُوا عَنْكُمْ وَإِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَ الْكَفَّ  
أَجَلَهُ ۖ إِنْ سَأَلَ عَنْكُمْ مِنْكُمْ أَوْ تَكِبَّرَ عِنْدَ حَبِيبٍ مِمَّا  
إِلَىٰ قَرِيبٍ ۖ فَإِنَّهُمْ يَخْبِرُونَكُمْ عَنْكُمْ ۖ بِرَأْسِهِمْ قُلُوبُهُمْ

إِسْمُكَ عِنْدَ الْحَاسِبِ وَمَنْ فَشَّ ۖ أَنْتَ

فِي الْقَبْرِ مَدُّومٌ ۖ لَا تَذَرِي أَمِنْ أَهْلِ

النَّارِ أَنْتَ أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۖ مَا قَبْلَكَ

مُبَهَمَةٌ ۖ فَلَا تَغْتَرَّ بِصَفَاءِ حَلَاكَ ۖ مَا

تَذَرِي مَا نَسَمَكَ عَنْ ۖ يَا بَنِي لَا تَكِبَّرُوا

فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ وَإِذَا أَمْسَكَتْ

فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبْرِ ۖ وَهَبْ

أَمْسَ بِمَا فِيهِ شَاهِدٌ لَكَ وَعَلَيْكَ ۖ

وَعَنْدَ الْأَلَا تَذَرِي تَلَحُّقَهُ أَوْ لَا بِرَأْسِهِ

أَنْتَ ابْنُ يَوْمِكَ ۖ مَا أَغْفَلَكَ ۖ عِلَامَةٌ

غَفْلَتِكَ مُمْسَا حَبَّتِكَ الْغَفْلَةُ أَحْمَقُ

مَنْ لَا تَنْظُرَ عَلَيْهِ أَمَارَةُ الْحَقِّ بِمَا

تَقْصِبُ ۖ كَمْ تَقْصِبُ مِنَ الْمَسَاءِ

وَاهٍ ۖ ظَاهِرُكَ نَفْسُكَ ۖ

بَاطِنُكَ بَحْلٌ وَتَوَاقُعُ عَلَى

الْحَقِّ عَمْرٌ وَجَلَّ ۖ هَذَا

شَيْءٌ لَا يَبْعِي بِمَجْمَعِ

الْاِكْتِنَافِ وَكَحْلِ

الْأَعْيُنِ بِالدَّكْحَلِ لَا

بِالسَّهْمِ جَمِيعِ

الْخَلْقِ

کو نصیحت کی تھی کہ) بیٹا اپنی خواب اپنے بھائیوں کو مت سنا دیجیو۔  
لوگوں کے سامنے معزز بنارہہ درندہ شکوہ افلاس و اظہارِ مصیبت  
کی بدولت نظروں سے گر جائے گا) ایک دوسرے کے محافظ اور  
مُعین بنے رہو یہاں تک کہ لکھت اپنی میعاد کو پہنچ جائے (اور  
جو کچھ مقتدر ہے پورا ہو جائے) جب تیری قبر میں مُنکر و نکیر آدیں  
تو میری بابت ان سے پوچھو کہ وہ تجھ کو مجھ سے باخبر بنائیں گے  
آج تیرا نام مذنب (یعنی گناہ کار ہے) اور فردا قیامت کو تیرا  
نام محاسب و منافش ہوگا (کہ تجھ سے حساب بھی لیا جائے گا اور  
جرح بھی کی جائے گی) تو قبر کے اندر بد حال ہوگا۔ تجھے پتہ  
نہیں کہ جنتی ہے یا دوزخی تیرا انجام مبہم ہے لہذا اپنی صفائی  
حال پر دھوکا مت کھا۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل (قیامت کے  
دن) تیرا کیا نام ہوگا۔ بیٹا جب صبح ہوا کرے تو اپنے نفس سے  
صبح کی بات مت کر۔ کیوں کہ کیا خبر ہے وہ آئے گی یا نہیں  
کل گذشتہ تو اس حالت میں ختم ہو چکی کہ یہ تیرے لئے  
(صفائی کا) گواہ بنی یا تیرے اوپر (ثبوتِ جرم کا گواہ بنی) اور کل  
آئندہ کے متعلق خبر نہیں کہ تجھ کو ملے گی یا نہیں۔ لہذا بس تجھ کو  
تو آج ہی کے دن سے سرد کار ہے (افسوس) تو کس درجہ  
غافل ہے۔ تیری غفلت کی علامت یہ ہے کہ اہل غفلت ہی کی  
صُحبت تجھ کو نصیب ہے۔ اے یہ یوقون جس پر حقانیت کی علامت  
ظاہر نہیں ہے اس کی صُحبت میں کیوں رہتا ہے؟ اس کی  
صُحبت کیوں اختیار کرتا ہے جس کی بُنیاد ہی کمزور ہے کہ اس کی ظاہری  
حالت نفسانیت ہے اور باطنی حالت سخت دلی اور حق تعالیٰ شائد  
کے سامنے بد لحاظی و بے حیائی۔ یہ چیز مونڈھے سے کیڑے اور  
آنکھوں میں بیداری کا سُرمہ چھوڑ کر (معمولی سیاہ سُرمہ  
لگانے سے نہیں آیا کرتی۔ ساری مخلوق اس درجہ میں ہے

میشون کو کھلادیا اور  
نہا ہو گئے۔ دستِ قدرت  
(کہ) غسل دہندہ تیرے  
کا کتا دونوں ہاتھ پکڑے  
میلانے ہوئے ہے۔

اور لغزشوں کے ارتکاب  
روکے اور پالوں کو

طرح چلنے سے روکے۔

نفس تو شریعت کے سامنے

دوب کی محبت میں پہلاز

تو صفاتِ نبوت سے

رہتا ہے کہ کبھی رد کرتا

کچھ بھی تم کو رسولِ مطا

ت کا نہیں کہیں

اور تو بادشاہ کی

ہے اور خلوت ان

وقت اور خلوت

شفولیت کی وجہ سے

(کہ اسی سے تیرے

بوسعت علیہ السلام

نذر سے واقفیت کا

صفت رہتا ہے تو سراپا

رہتا ہے۔ اللہ اعلم

لَا عِلَاقَةَ بِهِمْ ۖ جَمِيعُ الشَّكْلِ لَا عِلَاقَةَ بِهِمْ ۖ يَا  
 أَحْسَنُ تَأْتِي بَابَ هَذَا أَوْ بَابَ هَذَا ۖ تَسْأَلُهُ  
 حَتَّى يَكْتُمُ جَمْعَكَ ۖ كَيْفَ يُرْجَى لَكَ الْفَلَاحُ ۖ  
 هَلَا كُنْتَ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ كَأَنَّكَ جَب ۖ مَنْ  
 جَاءَ أَخْبَرْتَ الْمَلِكَ بِمَكَانِهِ ۖ أَخَذَتْ وَقَعَتَهُ ۖ  
 أَنْتَ وَحَدَّثَهُ ۖ هَلَا جَعَلْتَ الْخَلْقَ عِيَالَكَ  
 وَأَنْزَوَيْتَ عَنْهُمْ ۖ اِسْتَعْلَتْ بِصَنَعِكَ فِي بَيْتِكَ  
 حَتَّى إِذَا تَوَابَا بِكَ رَأَوْا عِنْدَكَ مَا يَصْلُحُ لَهُمْ  
 بَيْتَكَ خَلُوتَكَ ۖ بَيْتَكَ قَلْبَكَ ۖ بَيْتَكَ سِرَّكَ ۖ  
 بَيْتَكَ بَاطِنَكَ ۖ صُحْبَتَكَ لِرَبِّكَ بِالْفَيْتَامِ بِأَمْرِهِ  
 وَالْإِنْتِهَاءِ عَنْ لَفْظِهِ وَالْمُوَافَقَةِ لَهُ فِي مَقْدُورِهِ  
 أَرَادَ الْخَلْقَ فِي دُعَائِكَ وَهَمَّتِكَ ۖ لَعَيْنِ  
 تَكْرُمِ الْفُتُوحِ ۖ إِذَا أَكْرَمْتَ الْكِرَامَ  
 الْبَرَّةَ فِي خَلُوتِكَ أَطَعْتَ مَوْلَاكَ وَلَمْ  
 تَعُصِهِ أَكْرَمْتَ الْقَوْمَ وَلَمْ تَقْضِمْ  
 نَفْسَكَ عِنْدَهُمْ سَقَمْتَ كَرِيمًا ۖ  
 فَإِذَا صِرْتَ كَرِيمًا أَكْرَمَ لِحِيلَكَ  
 أَلْفُ عَيْنٍ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنْ  
 أَهْلِكَ وَجَارِكَ وَأَهْلِ بَلَدِكَ  
 أَبَدُ الدَّهْرِ تَكْلِي ۖ أَبَدُ  
 الدَّهْرِ تَأْتِي الْأَنْبَاءُ مِنْ  
 يَكْدِي مِنْكَ ۖ مَوْثِقُكُمْ  
 مِنْكَ ۖ مَتْنِي بَابِكَ ۖ  
 مَتْنِي تَفَرُّغُ مِنْ  
 شَأْنِكَ ۖ

کہ اس کا اعتبار نہیں اور سارے تکلف غیر معتبر ہیں۔ اے بیوقوف  
 (تو ہر جانی کیوں بن گیا کہ کبھی) اس کے دروازے پر آتا ہے اور کبھی  
 اس کے دروازہ پر کہ بھیک مانگتا ہے تاکہ اپنی جمع کو بڑھائے تیرے  
 لئے فلاحیت کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔ دربان بن کر شاہی دروازے  
 پر کیوں نہ رہا کہ جو بھی بادشاہ کو پوچھتا ہوا آتا تو اس کو بادشاہ  
 کے ہونے کی اطلاع دیا کرتا کہ اسی کی داستان لیتا اور اسی  
 کی یکتائی سے اُنس پاتا۔ ایسا کیوں نہ بنا کہ مخلوق کو (شفقت  
 میں) اپنی اہل و عیال سمجھتا اور خود (سوال و انتفاع میں) ان سے  
 یک سو رہتا کہ اپنے گھر میں (بیٹھا ہو اکسب معاش کے لئے) کسی  
 چیز کے بنانے میں لگا رہتا کہ جب لوگ تیرے دروازے پر آتے  
 تو ان کو وہ چیز ملتی جو ان کے کام بناتی۔ تیرا گھر وہ ہے جسے خلوت  
 کہتے ہیں۔ تیرا گھر وہ ہے جس کا نام قلب اور باطن اور اندرون ہے  
 رب کے ساتھ تیری صحبت یہ ہے کہ اس کے ارشاد کی تعمیل کرے  
 اور اس کی ممنوعات سے رُکے اور اس کے مقدرات میں اس کا موافق  
 بنارہے کہ مخلوق کی روزیاں تیری دعا اور تیری توجہ میں (رکھ دیجادیں  
 اس لئے کہ) ایک آنکھ کے لحاظ سے ہزار آنکھوں کی عزت ہو اگر قی ہے  
 جب تو اپنی خلوت میں بزرگ و نیکو کار (فرشتوں) کا اکرام ملحوظ رکھے گا  
 (کہ ان کے دیکھنے کا لحاظ ہو گا تو) اپنے مولا کی اطاعت کرے گا اور  
 معصیت نہ کر سکے گا۔ پس چونکہ تو نے ان حضرات کی عزت کی اور  
 ان کے سامنے اپنے نفس کو رسوا نہ کیا لہذا تیرا نام معزز رکھ دیا جائے گا  
 اور جب تو معزز بن جائے گا تو اب تیری وجہ سے ہزار آنکھوں کی  
 عزت کی جائے گی کہ (تیری وجہ سے) تیرے اہل و عیال اور تیرے پڑوسیوں  
 اور تیرے اہل شہر سے بلائیں دور کر دی جائیں گی مدت العمر تو بھیک۔ یہی  
 مانگتا رہا مدت العمر دروازوں پر آتا رہا۔ وہ وقت کب آئے گا کہ تجھ سے کھانا  
 مانگا جائے وہ وقت کب آئے گا کہ لوگ تیرے دروازہ پر آئیں۔ وہ وقت کب آئے گا





اَلْمَسِيْبُ الظَّاهِرُ هَذَا الْبَاطِنُ اِذَا اَحْكَمْتَ  
الظَّاهِرَ اُفْرِتْ بِاِحْكَامِ الْبَاطِنِ اِذَا اَحْكَمْتَ  
الْبَاطِنَ بِالْعَمَلِ اِنَّكَ كُنْتَ عَلَامَةً كُنْتَ تَلَوْنَهُ  
كُنْتَ صَاحِبَهُ كُنْتَ فَاوِي النَّبِيَّةَ عَنْ طَبْعِكَ  
يُحْمِلُكَ الْعِلْمُ فَيُعَشِّقُكَ اِنَّكَ كُنْتَ لَقَوْحٍ بَيْنَ  
رَوْحَيْنِ كُنْتَ كَحَاجِبٍ بَيْنَ الْمَلِكِ وَوَزِيرِهِ  
كُنْتَ حُبُّوبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْحَقِّ وَالْبَاطِلِ  
عَنْ وَجَلٍّ وَالْمَلِكِ نَكَتَهُ فَرَحَهُ وَالْقُلُوبِ  
لَنَا حَالَةً يَقْبُحُ عَنْ حُضُورِكَ قَالَ  
دَاوُدُ لِبَنِيهِ سَلِمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ  
عَلَى جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلَائِكَةِ  
الْمُقَرَّبِينَ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
يَا بَنِي مَا اَفْجَمَ الْخَطِيئَةَ بَعْدَ الْمُسْكَنَةِ  
وَأَفْجَمَ مِنْ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ عَابِدًا  
فَقَرَأَ عِبَادَةَ رَبِّهِ اَرْضَعْتُمْ بِالْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا  
وَالْمُجْرَدَةُ وَالْآخِرَةُ فَنَادَوْكَ  
بِلَهْمِ تَغْيِيرٍ وَلَا سِرَّ اِغْيَارٍ  
لِلْعَوَامِ تَغْيِيرٍ وَلِلْعَوَامِ تَغْيِيرٍ  
الدُّنْيَا مَا تَرَاهُ وَالْآخِرَةُ مَا يُغْفَرُ لَكَ  
يَا بَنِيكَ مَا لَا تَعْقِلُ فَتَحْيِرُ مُمَيَّبَتَيْنِ  
لَكَ اَيَّا بَنِيكَ بِعَقْلِ مُشْتَرَكٍ  
فَهُوَ مِنَ الدُّنْيَا اَيَّا بَنِيكَ مِنْ  
حَيْثُ الْعَقْلُ الَّذِي هُوَ عَقْلُ  
الْعُقُولِ

خالق سبب کی اور ظاہر ضد ہے باطن کی۔ جب کو ظاہر کو درست کرے گا  
تب تجھ کو باطن کی درستی کا حکم ہو گا۔ جب تو شریعت کو اس پر عمل کر کے  
مضبوط کرے گا کہ اس کا تابع اس کا مصاحب اور ایسا بن جائے  
کہ جسم تیری طبیعت سے فنا ہو جائے۔ تب وہ علم لدنی تجھ کو بخشنے کا  
پس تجھ کو شہید بنائے گا اس وقت تو ایسا ہو گا جیسے داؤد  
بیبیوں کے درمیان ایک خاوند ہوتا ہے (کہ دونوں کی دلدادہی  
ملفوظ رکھ کر دونوں کے حقوق ادا کرتا ہے) تو ایسا ہو جائے گا جیسے  
دربان ہوتا ہے بادشاہ اور اس کے وزیر کے درمیان۔ تو دنیا  
و آخرت اور مخلوق و حق تعالیٰ شانہ اور فرشتوں کا محبوب اور  
قلوب کے لئے موجب فرحت بن جائے گا ہمارے لئے ایک حالت  
ہے جو تمہارے سامنے سے غائب ہے (کہ تم اس کو دیکھ نہیں سکتے)  
داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ  
بیٹا مسکین بننے کے بعد خطا کا رہنا بھی کیسی بُری بات ہے۔ اور اس  
سے زیادہ بُرا وہ شخص ہے جو عابد ہو اور پھر اپنے رب کی عبادت چھوڑ  
بیٹھے۔ (حق تعالیٰ کا ارشاد ہے) کیا تم آخرت کے مقابلہ میں  
دُنویٰ زندگی پر راضی ہو بیٹھے؟ دُنویٰ زندگی (جس کا ترک کرنا  
مزدوری ہے) تیرا وجود ہے اور آخرت (جس کو حاصل کرنا مزدوری ہے)  
تیری فنا نیست ہے۔ ہمتوں کے لئے بھی ایک تغیر ہے اور استمرار کے لئے  
بھی ایک تغیر ہے اور عوام کے لئے بھی ایک تغیر ہے اور خواص کے  
لئے بھی ایک تغیر ہے۔ دُنیا وہ (روپیہ پیسہ) ہے (اس طرح حاصل  
ہو کہ) اس پر تیری نظر جائے۔ اور آخرت وہ (روپیہ پیسہ) ہے  
جو فتوحات سے حاصل ہو کہ وہ چیز ملے جس کو تو سمجھ بھی نہ سکے لہذا  
تو حیران ہو۔ پس تجھ پر واضح کیا جائے کہ جو چیز عقل مشترک کے  
ذریعہ سے حاصل ہو وہ تو دُنیا ہے اور جو چیز اس عقل کی حیثیت  
سے تیرے پاس آوے جس کا نام عقل العقول ہے

مُؤْمِنٍ مِنَ الْآخِرَىٰ ۖ سِرُّكَ الْآخِرَىٰ وَظَلَمُكَ  
 دُنْيَا ۖ حَالَاتُ الدُّنْيَا مَا سَوَى الْحَيِّ عَمَّا وَجَلَّ  
 وَالْآخِرَى النَّعْتُ بِالْمَوْنِ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ  
 قَبْلِ وَقَالَ وَعَنِ الْمَدْحِ وَالشَّاءِ وَالذَّمِّ  
 وَالشَّرِّ مَعَ الْهَمِّ ۖ هَمُّكَ مَا هَمُّكَ ثَلَاثُ أَصْدَاقٍ  
 فِي إِرَادَتِكَ أَخَذَ الْحَيُّ عَمَّا وَجَلَّ بِسَبِّكَ ۖ  
 مَسْأَلُكَ فِي ضُحْبَةٍ قَدْرَةٌ ۖ كَانَ وَنَسَمٌ مَا بَيْنَ  
 مَخْطُوتِكَ أَوْ نَسَمٌ مِنْ خُطُوبَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 لِيَصْدُقَ إِرَادَتُكَ وَحُسْنُ أَدَبِكَ وَتَطَارُ مَسْأَلُكَ  
 عَنْ قَوْلِ حَيْدَرِكَ ۖ تَبَّكَ لَكَ جَاهِلُ الْجَهْلِ  
 الْحَيُّ وَمَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِهِ وَمَا عِنْدَكَ مِنْ  
 عِبَادَةٍ سَمِعُوا قَاطِعًا عَوَّاهٍ يَرَى الْعَبْدُ أَقْسَامَهُ  
 فِي اللُّوحِ الصَّفُوفِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى الرَّبِّ  
 أَقْسَامَ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ ۖ حَتَّى إِذَا انْقَضَى  
 نُورُ دِي فِي بَاطِنِهِ إِنَّهُ هُوَ الْأَعْبَدُ الْأَعْمَنُ  
 عَلَيْهِ ۖ وَرَأَتْهُمْ عِدَّةُ نَاكِرِينَ الْمُصْطَفِينَ  
 الْأَخْيَارَ ۖ هَذَا الشَّيْءُ يُخْبِي بِالسَّائِقَةِ  
 ثُمَّ يَصْفُو بِمُتَابَعَةِ أَقْدَامِ الْمُسْلِمِينَ  
 وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فِي سَمَاعِهِ وَوَجْهِهِ  
 أَنَّهُ رُقْعَةٌ ۖ فِيهَا مَسْأَلَةُ مُضَيِّقَةٍ  
 فَقَالَ حَتَّى أَتَاذِنَ فِي التَّكَلُّمِ  
 وَأَخَذَ طَرَبَهُ ثُمَّ قَالَ الْتِكَا حُ  
 هَلْ هُوَ وَاجِبٌ أَمْ لَا ۖ  
 وَهَذِهِ مَسْأَلَةٌ فِيهَا  
 خِلَافٌ ۖ

ب کو ظاہر کر کو درست کرے گا  
 شریعت کو اس پر عمل کر کے  
 سب اور ایسا بن جائے  
 سب علم لدنی تجھ کو بخشے گا  
 ایسا ہو گا جیسے دو  
 (کر دو دنوں کی دلداری  
 تو ایسا ہو جائے گا جیسے  
 کے درمیان۔ تو دنیا  
 مشغول کا محبوب اور  
 مارے لئے ایک حالت  
 اس کو دیکھ نہیں سکتے )  
 السلام سے فرمایا تھا کہ  
 بری بات ہے۔ اور اس  
 اپنے رب کی عبادت چھوڑ  
 عزت کے مقابلہ میں  
 کی (جس کا ترک کرنا  
 حاصل کرنا ضروری ہے  
 اور اسرار کے لئے  
 ہے اور خواص کے  
 (اس طرح حاصل  
 (روپیہ پیسہ ہے)  
 تو سمجھ بھی نہ سکے لہذا  
 یزید عقل مشترک کے  
 اس عقل کی حیثیت  
 بل العقل ہے

پس وہ آخرت ہے۔ تیرا اندرون آخرت ہے اور تیرا بیرون دنیا۔  
 حق تعالیٰ کے ماسوا جملہ حالات دنیا میں اور سوا کے ساتھ تعلق رکھنا  
 اور قیل و قال و مدح و ثنا و مذمت اور فکر کی معیت میں چلنے سے  
 منہ پھیر لینا آخرت ہے۔ تیرا فکر وہی کہلایا کجا جو تجھ کو بے چین بنادے  
 جس وقت تو اپنی ارادت میں سچا بن جائے گا تو حق تعالیٰ تیری دستگیری  
 فرمائے گا اور اپنی تقدیر کی صحبت میں تجھ کو چلائے گا کہ تیری سچی طلب  
 اور حُسنِ ادب اور اپنے پڑوسیوں کی بکواس سے کان بہرے بنالینے  
 کی وجہ سے تیرے دوستوں کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے  
 قدموں سے بھی زیادہ وسیع ہو گا۔ ہلاکت ہو تیرے لئے اے وہ  
 جاہل جو جاہل ہے حق تعالیٰ سے اور اس فضل سے جو اس کے پاس ہے  
 اور اس کے پاس والے ان بندوں سے جنہوں نے (ہر حکم خداوندی کو)  
 بسر و چشم رکھا اور عمل کیا ہے۔ بندہ (ولی بن کر) لوح محفوظ میں اول  
 اپنے مقسوم کی چیزوں کو دیکھتا ہے اس کے بعد اپنے اہل۔ اور اولاد  
 کے مقسوم دیکھنے کی طرف ترقی پاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے اس  
 عروج و آگاہی تقادیر پر متعجب ہوتا ہے تو اس کو اس کے باطن کے  
 اندر رزاد دی جاتی ہے کہ بے شک وہ ایک بسندہ ہے جس پر  
 ہم نے انعام فرمایا اور بے شک وہ ہمارے نزدیک البتہ برگزیدہ  
 اور منتخب بندوں میں ہے۔ یہ بات تقدیر سے حاصل ہوا کرتی ہے  
 اس کے بعد صفائی حاصل ہوتی ہے مشائخ کے اتباع میں ان کے  
 قدم بقدم چلنے سے۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ ایک بار سماع  
 و وجد کی حالت میں تھے کہ ان کے پاس ایک پرچہ آیا جس میں فقہ کا  
 ایک مسئلہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ جب تک کلام کرنے کی  
 اجازت نہ لے لوں اور منکر نہ کر لوں (جواب نہ دوں گا)  
 اس کے بعد آپ نے مسئلہ پڑھا کہ نکاح کرنا واجب  
 ہے یا نہیں ؟ اور فرمایا کہ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض

مِنْهُمْ مَنْ قَالَ هُوَ سَيِّئٌ وَكَرِهَتْهُ مَنْ قَالَ  
إِلَّا شَيْئًا بِالْعِبَادَةِ إِذَا لَمْ تَشُقْ نَفْسَهُ أَوْفَى  
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ  
إِلَّا شَيْئًا بِالْوَسْطَاءِ أَضَلُّ بِأَنْتَ مَتَى  
كُنْتَ مُرِيدًا فَإِلَّا شَيْئًا بِعِبَادَتِكَ أَضَلُّ  
وَرَأَى كُنْتَ مُرَادًا فَلَا تَدْبُرْكَ فِي نَفْسِكَ  
إِنْ شَاءَ هُوَ زَوْجُكَ وَإِنْ شَاءَ شَغَلَكَ بِسُوءِهَا  
إِنْ كَانَ ثَمَّةَ قَسْمٍ أَدْرَكَتْ يَا خُذْ النِّعَمَ  
بِدَيْلِكَ وَيَقُولُ لِلْحَقِّ خُذْ بِحَقِّكَ مِنْ هَذَا  
هُوَ هَارِبٌ مِنِّي وَأَنْتَ قَسَمْتَنِي لَعْنَةٍ مَا  
أَصْنَعُ وَهُوَ مُلْتَمِثٌ عَنِّي بِدَيْلِكَ إِلَيْهِ  
أَمَّا الْمُرِيدُ فَإِنَّ التَّزْوِجَ حَرَامٌ عَلَيْهِ  
مِنْ حَيْثُ الْبَاهِلُ أَوْ يَكُونُ لَهُ زِيَادَةٌ  
فِيهِمْ أَوْ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ أَصْلَابٍ مِنَ الْأَرْبَعِ  
هَذَا أَيْضًا مَا لَهُ نُبَاتٌ وَلَا نَبَاتٌ وَلَا  
أَثَاثٌ بَلْ يَكُونُ مُتَعَدِّيًا عَنْ جَمِيعِ  
أَتَوَاتِبَةٍ فَإِذَا أَدْخَلَ إِلَى مَقْصُودِهِ  
وَالْقَطْعَتِ سِيَاحَتَهُ هَذَا لَكَ بِرَأَى  
أَرَادَ مِلْكُهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ بِمِلْكِهِ  
يُوجِدُهُ يَقْدِرُ عَلَى مَنْ صَاحِبِ  
أَحَقُّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْأَحَقِّ  
مَنْ لَمْ يَغْرِزْ اللَّهَ عَمْرَ وَجَلَّ  
رَفِيعٌ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
مِنْ الْآخِرَةِ  
يَا غُلَامُ

نکاح کا قول ہے کہ نکاح کرنا سنت ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ  
اگر اس کے نفس میں ہیجان نہ ہو تو (بمجردہ کر) عبادت میں  
مشغول رہنا اولیٰ ہے (چنانچہ) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا  
یہی مذہب ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح کی مشغولیت  
افضل ہے (اور میرے نزدیک فیصلہ یہ ہے کہ) جب تک تو درجہ  
ارادت و طلب میں ہے اس وقت تک عبادت میں مشغول رہنا  
افضل ہے اور اگر تو (سلوک ختم کر کے خدا کا) مُراد و مطلوب  
بن جائے تو اب اپنے نفس کے متعلق کسی قسم کی بھی تدبیر کا مجھے  
حق نہیں۔ اگر وہ چاہے تو تیرا نکاح کر دے اور چاہے تو اس کے  
بسوا کسی دوسرے شغل میں لگائے (اس لئے کہ) اگر وہاں (خدا  
کے پاس) کوئی شے تیری قسمت میں ہوگی تو مجھ کو مل کر رہے گی کہ وہ  
مقصود تیرا دامن بکھر کر حق تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ اس شخص سے  
میرا حق دلو ادیکھے۔ یہ مجھ سے بھاگ رہا ہے اور آپ نے مجھ کو اس کے  
حق میں تجویز فرمایا ہے (پس آپ ہی فرمائیں کہ) میں کیا کروں؟ یہ  
تو مجھ سے رُخ پھیرے ہوئے ہے۔ (اس وقت حق تعالیٰ مجھ کو اس کی  
طرح متوجہ کر دے گا۔ باقی رہا مرید کا قصہ تو اس کے لئے تو نکاح کرنا بھی  
حرام اور یہ بھی حرام کہ کرتے سے کچھ بھی زیادہ ہو یا چار اُنکل زمین ہو۔  
اس لئے کہ مرید تو مسافر ہے سید ہے کہ نہ اُسے (ایک جگہ) قرار ہے  
نہ (اس کے پاس) ضرورت سے زیادہ (کپڑے) ہیں اور نہ اثاث البیت۔  
بلکہ وہ تمام اقسام کے کپڑوں سے معرّی ہے۔ ہاں جس وقت منزل مقصود  
پر پہنچ گیا اور سیاحت ختم ہوگئی تو اس وقت اس کے مالک کو  
اختیار ہے کہ نکاح کرانے مالک بنائے۔ موجود کرے کم کرنے (جو  
چاہے کرے) جو احمق کی صحبت اختیار کرے وہ بھی احمق اور  
احق وہ ہے جو حق تعالیٰ سے واقف نہ ہو کہ آخرت  
پھوڑ کر دنیوی زندگی پر راضی ہو بیٹھے۔ صاحبزادہ۔ تیرا

قَسَمُكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ ۚ لَا تَأْكُلْ  
 بِطَبْعِكَ وَهَوَاكَ مِنْ بَيْنِ شَيْطَانٍ ۖ  
 بَلْ تَوَقَّعْ سَاعَةً حَتَّى تَصِلَ إِلَى دَارِ  
 جَنَّتِكَ أَوْ قُرْبِ رَيْكِ ۖ قَالَ لَهُ رَجُلٌ  
 كَانَ لِي وَرَدٌ مِنْ صَغِيرَى إِلَى الْإِنِّ ۖ  
 أَلَا نَأْكُلُ أَفْئُومَ أَرْكَمَ رُكْعَتَيْنِ الْفَرَسِ مِنْ  
 وَفْقِي ۖ قَالَ رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُ لَا يَكُونُ  
 يَمُ نَظَرُهُ لِنَحْوِ السَّابِقَةِ ۖ لَمَحَتْكَ  
 عَيْنُ صِدِّيقِي فِي جَوَارِهِ إِلَى الْحَيِّ  
 عَمَّا وَجَلَّ فَاسْتَحْتَشَكَ ۖ فَقَالَ  
 لِإِخْوَانِهِ حَذُّوهُ مَعَكُمْ إِنْ لَمْ يَلْمِ  
 فِي آيَاتِهِ دَهْرًا كَمْ نَفَحَاتٍ لَا  
 نَتَعَرَّضُ لِلنَّفَحَاتِ ۖ لَا يَكُونُ  
 قَدْ شَاحَ قَلْبُكَ ۖ أَقْعَدَ هَٰذَا مَلِكُهُ  
 عَلَى بَابِ قَرْيَةٍ ۖ لَا يَكُونُ  
 ضَعْفُ الظَّاهِرِ وَقُوَى الْبَاطِنِ  
 لَا يَكُونُ ضَعْفُ الْعَظْمِ  
 مِنْ قَلْبِكَ رَفِّ جِلْدُكَ ۖ  
 لِمُخْطَفَاتِ الْغَيْرَةِ وَ  
 الْيَمَةِ سِرِّهَا يَرَى  
 قَلْبُكَ بَابَ رَيْكِ ۖ  
 غَشِيَتْهُ هَيْبَةُ  
 انْقِرَابِ  
 نَصْرَتِهِ

ۖ

مقسم تیرے سوا کوئی نہ کھائے گا (لہذا) باقتضائے طبیعت و مجاہدے  
 نفسانی شیطان کے ہاتھ سے مت کھا بلکہ ایک ساعت تاہل کر۔  
 یہاں تک کہ یا اپنے جنت کے گھر میں پہنچ جائے (کہ یہاں کے صبر  
 کی مکافات ہو جائے گی) اور یا اپنے رب کے قرب میں پہنچ جائے  
 (کہ پھر یہیں سب کچھ مل جائے گا) ایک شخص نے آپ سے عرض کیا  
 کہ بچپن سے لے کر اب تک میرے لئے ایک وظیفہ تھا جس کا میں  
 پابند تھا مگر اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہو کر دو رکعت بھی پڑھتا ہوں  
 تو فوراً گر پڑتا اور بے ہوش ہو جاتا ہوں (اپنی اس حرمان نصیبی  
 پر افسوس ہے) آپ نے فرمایا (اس کو بد نصیبی ہی کیوں سمجھا جائے)  
 کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ نگاہ تقدیر کی ایک نظر ہو کہ کسی صدیق  
 بندہ نے حق تعالیٰ کی طرف چلنے کی حالت میں مجھ پر نگاہ ڈالی  
 ہو اور پسند کر لیا ہو (کہ جس کی وجہ سے جذب کی حالت پیدا  
 ہو چکی) پھر آپ نے اس کے (دینی) بھائیوں سے فرمایا کہ اس کو  
 اپنے ساتھ لو (اور دو ماؤں میں شریک کرو) کیونکہ حق تعالیٰ  
 کے بعض آیات میں انفضال عائد ہوا کرتے ہیں پس اس کے انفضال  
 عائدہ کے درپے رہا کرو (کہ خدا جانے کونسا وقت ہو اور کام بن جائے)  
 کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرا قلب (مولا کی خدمت کرتا کرتا) بوڑھا ہو گیا  
 ہو کہ بادشاہ نے اس کو (پیش دے کر محنت ٹھہرا دی اور) اپنے دروازہ  
 قرب پر (دربان بنا کر) بٹھالیا ہو؟ کیا ایسا نہیں ہو اگر تاکہ ظاہر  
 ضعیف ہو گیا ہو (کہ درد پورا نہیں کر سکتا) اور باطن قوی ہو گیا  
 ہو؟ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تیرے قلب کی ہڈی کمزور اور اس کی  
 کھال رقیق ہو گئی ہو اور غیرت و احسان خداوندی نے اس کے  
 اندرون کو اچک لیا ہو کہ تیرا قلب اپنے رب کے آستانہ کو  
 دیکھتا ہو اور قرب کی ہیبت اس کو ڈھانپ لیتی پس اس کو بیہوش  
 کر دیتی ہو (کہ ضعف قلب کے سبب قہل نہ ہو سکا اور غیرت خداوندی نہ

ور بعض کا قول ہے کہ  
 وخرورہ کر) عبادت میں  
 شافعیؒ اور امام احمدؒ  
 نزدیک نکاح کی مشغولیت  
 ہے کہ) جب تک تو درجہ  
 ادا ت میں مشغول رہنا  
 خدا کا) مراد و مطلوب  
 سم کی بھی تدبیر کا مجھے  
 اور چاہے تو اس کے  
 لئے کہ اگر وہاں خدا  
 مجھ کو مل کر رہے گی کہ وہ  
 بے گاہ کہ اس شخص سے  
 اور آپ نے مجھ کو اس کے  
 میں کیا کروں؟ یہ  
 حق تعالیٰ مجھ کو اس کی  
 کے لئے تو نکاح کرنا بھی  
 دیا چار اٹکل زمین ہو۔  
 سے (ایک جگہ قرار ہے  
 اور نہ اثاث البیت۔  
 اس جس وقت منزل مقصود  
 اس کے مالک کو  
 جو کرے کم کرنے (جو  
 وہ بھی اتم اور  
 نہ ہو کہ آخرت  
 صاحبزادہ۔ تیرا

إِنَّ فِي حِفْظِ الْقَلْبِ لَشَغْلًا شَدِيدًا  
 ذَرَفَتْ مِنْ أَعْمَالِ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِنْ  
 أَعْمَالِ الظَّاهِرِ أَلْفَ مَرَّةٍ بِمَا دَامَ  
 الْقَرَارُ وَالسَّكَنَةُ مُبْقَاةٌ عَلَيْكَ  
 لَا ضَيْرَ قِيلَ لِلْعَنِيدِ إِنَّ  
 الْحَصْرَةَ قَائِمَةً عَلَى رَحَى يَدُورُ  
 فِيهَا وَهُوَ كَمَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ  
 فَقَالَ الْفَرُّوْا حَالَتِي فِي أَوْقَاتِ  
 الْقَلْوَةِ بِفَيْضٍ لَهُ إِنَّهُ لَا كَا  
 أَذِنَ الْمُؤَدِّنُ سَكَنَ قَالَ  
 لَا ضَيْرَ مِنْهُمْ مَنْ يُقْوَى  
 عَلَى الْأَعْمَالِ مِنْ حِينَ صَبَّرَهُ  
 إِلَى حِينَ الْمَوْتِ وَمِنْهُمْ  
 مَنْ يَتَعَمَلُ إِلَى أَنْ يَضْعَفَ  
 إِنْ كَانَ هَذَا مِنْ حَيْثُ  
 قُرْبٍ مِنْ حَيْثُ عَلِمَ مَرْتَبَةً  
 حَيْثُ مَشَاهِدَةٌ فَلَا بَأْسَ  
 وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ  
 شَيْطَانٌ يُغْوِيكَ وَنَفْسٌ  
 تُؤْذِيكَ صُحْبَةُ الْحَكِيمِ  
 تَنْبِيهِ الْعِلْمِ تَنْبِيهِ لَهُمْ  
 السِّرِّ أَعَدَّ لَهُ مِنْ  
 هَذَا أَخْبَرَ لِنُقْطَةِ  
 ثُمَّ الْفَصْلُ  
 وَالْوَصْلُ

کیفیت قلبیہ سے اعصاب و جسمانی کو بھی آگاہ کرنا گوارا دیکھا ہو؟  
 واقعی قلب کی نگہداشت کا شغل بھی ایسا زبردست ہے کہ ہر  
 طرف سے غافل کر دیتا ہے۔ قلب کا ذہن برابر عمل ظاہر کے  
 ہزار مرتبہ کے عمل سے بہتر ہے۔ جب تک فرائض اور سنت قائم  
 رہیں (تو کوئی بھی حالت کیوں نہ پیدا ہو) کچھ مضر نہیں ہوتی  
 حضرت جنید سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص کی (وجد و رقص  
 میں) یہ حالت ہے کہ (گویا) چلتی پر کھڑا ہے جو اس کو گھما رہی  
 ہے۔ اور کھانا پیتا کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کے  
 اوقات میں اس کی حالت پر غور کرو (کہ کیا ہوتی ہے؟)  
 اس شخص نے عرض کیا کہ جس وقت مؤذن اذان دیتا ہے تو اس  
 وقت تو اس کو سکون ہو جایا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تب کچھ  
 حرج نہیں (اور اس حالت وجد کو محمود اور من اللہ کہا جائے گا  
 کیونکہ بعض حضرات وہ ہوتے ہیں جو پچھلے سے لے کر مرتے دم تک  
 اعمال پر توی رہا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ عمل  
 کرتے کرتے ضعیف ہو جاتے (اور نوافل وغیرہ کے متحمل  
 نہیں رہتے) پس اگر یہ (قلبتِ عمل) بحیثیت قرب اور بحیثیت  
 علم اور بحیثیت مشاہدہ ہو تب تو کچھ حرج نہیں (کہ قلبی عمل برابر  
 ترقی پذیر رہتا ہے) اور اگر اس کے حشرات ہو تو اس کا  
 سبب شیطان ہے جو تجھ کو گمراہ بنا رہا ہے اور نفس ہے جو تجھ کو  
 ستا رہا ہے (اور اس کی شناخت یہی ہے کہ فرائض کے اوقات  
 پر پابندی و کاہلی دیکھ لی جائے) حکم کی صحبت سے علم کا نتیجہ  
 اور سر کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے (کہ جو شریعت کا پابند رہے گا وہ  
 علم لدنی اور اسرار سے نوازا جائے گا) تجھے اس کی خبر بھی ہے؟  
 اول (ساری مخلوق سے) علیحدگی اختیار کر اس کے بعد (حق کے  
 ساتھ) اتصال حاصل کر۔ اور اول اتصال حاصل کر اسکے بعد

ثُمَّ أَدْعُ  
 دَكَالَيْنِ  
 جَرَمِيَّةَ  
 قَالَ النَّبِيُّ  
 الْقُلُوبِ  
 الْقُرْآنِ  
 وَارْحَمَ  
 اجْعَلْهُ  
 ثُمَّ الْفَصْلُ  
 اعْتَزَلْ  
 كَانَ مَا آدَ  
 خُدَّ مَعَدَّ  
 بِالْحَكِيمِ  
 الْأَسْبَابِ  
 الْأَقْسَامِ  
 أَعُوْظُكُمْ  
 ظَهَرَ لَكَ  
 تَحْكَفُ الْإِ  
 حَسَنُ أَدَّ  
 مُنْفَصِ  
 الْأَسْبَابِ  
 مِصْبَا  
 فَيَ

گو اور ان کیسا ہو؟  
بر دست ہے کہ  
برابر عمل ظاہر کے  
نفس اور سنت قائم  
کچھ مضر نہیں ہوتی  
کی (وجہ و نقص  
جو اس کو گھبراہی  
یا کہ نماز کے  
سا ہوتی ہے ۱۹  
نیت دیتا ہے تو اس  
نے فرمایا تب کچھ  
من اللہ کہا جائے گا  
لے کر مرنے دم تک  
تے ہیں کہ عمل  
وغیرہ کے متحمل  
ب اور بحیثیت  
کہ قلبی عمل برابر  
ہو تو اس کا  
نفس ہے جو مجھ کو  
نفس کے اوقات  
سے علم کا نتیجہ  
بند رہے گا وہ  
س کی خبر بھی ہے؟  
کے بعد (حق کے  
حاصل کر اسکے بعد

ثُمَّ أَوْصِلْ يَا خَبِيبَةَ الْقَلَمِ يَنْ عَلَى  
دَكَالَيْنِ الْحَوْصِ وَالْأَمَلِ وَالْعِزَّةِ لَا  
جَرَمَ يَمُوتُ سِرًّا وَيَسُودُ قَلْبُكَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الْقُلُوبَ لَتَقْبَلُ أَدْمَانًا جَلَاءَ هَذَا قَدْ أَهْلَ  
الْقُرْآنِ يَا اللَّهُمَّ أَهْدِنَا وَاهْدِنَا  
وَارْحَمْنَا وَاعِزَّنَا وَافْعَلْ عَمْرَتِ بِنَا  
اجْعَلْهُ مُبَارَكًا آمِينَ كُنْتُ فِي الْفَصْلِ  
ثُمَّ الْفَصْلِ ثُمَّ أَوْصِلْ يَا تَفَقَّهُ ثُمَّ  
اعْتَزِلْ يَا مَنْ عَبْدَ اللَّهِ عَلَى جَهْلٍ  
كَانَ مَا أَتَىكَ الْكَثْرَةُ مَا أَصْلَحَهُ  
خُنْ مَعَكَ مِصْبَاحَ شَرِّهِ رَبِّكَ  
يَا خَبِيبَتُ خُلْ عَلَى الْعِلْمِ يَا قَطْمَ  
الْأَسْبَابِ يَا قَارِقِ الْإِخْوَانِ وَالْهَيْوَانِ  
الْأَقْسَامِ الْتَهْدُ فِيهَا لَا يَصْلُحُ  
أَعْطَا ظَهْرَكَ رَوْحَكَ أَعْطَا الْأَقْسَامِ  
ظَهْرَهُ لَا تَزْهَدْ ثُمَّ تَكَلَّفَ التَّهْدُ  
تَكَلَّفَ الْإِعْرَاضَ أَتَزْهَدُ شَرِّكَ  
حَسَنُ أَدَبِكَ كُنْ مُقَاطِعًا لِمَا سَوَا  
مُنْفَصِلًا عَنِ الْأَغْيَا رَا  
الْأَسْبَابِ خَلَقْنَا مِنْ لَظْفَاءِ  
مِصْبَاحِكَ عَلَى دَوَامِ ظِلْمَتِكَ  
فَيَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَرْكَ  
لَا إِذَا جَاءَ  
الْحَقُّ

(دوسروں کو) واصل بنا۔ وائے حسرت ان پر جو حرص و اُمید  
اور غفلت کی دوکانوں پر بیٹھے (ان کی خرید و فروخت میں مشغول  
ہیں) پس ضرور ہے کہ تیرا باطن مرجائے اور قلب سیاہ ہو جائے  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قلوب پر  
بھی زنگ آجایا کرتا ہے اور ان کی صیقل تلاوت قرآن ہے۔  
بار اللہ ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعہ سے (دوسروں  
کو ہدایت بخش۔ ہم پر رحم فرما اور ہماری وجہ سے دوسروں پر)  
رحم کر اور ہم کو عارف بنا اور ہماری وجہ سے (مخلوق کو)  
عارف بنا۔ میں جہاں کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنا (اے  
مخاطب) اول اختلاط کر (تاکہ علم سیکھے) اس کے بعد  
علحدگی اختیار کر (کہ خلوت میں بیٹھے) اس کے بعد (دوسروں  
کو) واصل بنا (کیونکہ مسئلہ قاعدہ یہ ہے) کہ "علم حاصل کر  
اس کے بعد عزت نشین بن"۔ جو شخص جہالت کے ساتھ اللہ  
کی عبادت کیا کرتا ہے وہ جتنی اصلاح کیا کرتا ہے اس سے  
زیادہ بگاڑ کیا کرتا ہے (لہذا) اپنے رب کی شریعت کا چراغ  
اپنے ساتھ لے کہ حکم (یعنی شریعت) ہی کی بدولت تو علم  
پر داخل ہو گا۔ اسباب کو قطع کر بھائیوں اور پرہیزوں  
سے مفارقت اختیار کر۔ جو چیزیں مقسوم میں ہوں ان  
میں زہد کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ لہذا اپنی بی بی کو پیٹھ عطا کر  
اور دوسری مقسوم چیزوں کو بھی پیٹھ عطا کر (کہ ان کے  
حقوق معاشرت آدا ہوں) زہد اختیار کر اس کے بعد بتکلف  
ناہد بن اور بتکلف روگردانی کر۔ حرص کو چھوڑ اور حسن ادب کا  
برتاؤ کر۔ ماسوائے اللہ سے بے تعلقی اور اغیار و اسباب سے  
جُدا اور اس سے خائف رہ کہ تیرا چراغ گل ہو کر کہیں ہمیشہ  
کے لئے اندھیرا نہ ہو جائے۔ جب یہ حالت ہوگی تو حق تعالیٰ

بَدَّ هُوَ اِمْدَادِهِ اِلَى مَصْبَاحِكَ ۚ تَوَدَّكَ فِی  
 عِلْمِكَ ۚ مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ اَوْ رَنَّهُ اللهُ عِلْمَ  
 مَا كَرِهَ يَعْلَمُ ۚ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَنْ يَّعِدَنَّ مَصَابِعَهَا  
 تَعَجَّرَتْ يَتَارِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ  
 يَبِينُ مَا هُوَ كَذَلِكَ اِذْ رَأَى نَارَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَ  
 تَمُوتُنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ رَأَى نَارًا فَقَالَ لَا أَطْلُعُ  
 اَمْ مَكْشُورًا اِنِّي اَنْتُ نَارًا ۚ نَادَاهُ الْحَقُّ بِطَرِيقِ  
 نَارِهِ ۚ جَعَلَ النَّارَ قُرْبَةً ۚ جَعَلَ رُؤْيَاهُ  
 لَهَا دَلِيلَهُ ۚ يَرَى نَارًا مِنْ شَجَرَةٍ قَلْبِهِ ۚ  
 يَقُولُ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَاسْمُهَا وَوُجُودُهَا هَلْ كُنَّا  
 مَكَامَكُمْ اِنِّي اَنْتُ نَارًا ۚ نَادَى السِّرُّ  
 الْقَلْبَ اِنِّي اَنَا رَبُّكَ ۚ اَنَا اللهُ فَاعْبُدْنِي  
 لَا تَدْنِ لِي بِغَيْرِي ۚ اِعْرِفْنِي وَاجْهَلْ  
 غَيْرِي ۚ اِلَهِي اَنْظِرْ لِي وَانْقِطِعْ عَنِّي ۚ  
 اُطْلُبْنِي وَاعْرِضْ عَنِّي ۚ اِلَى رُبِّي اِلَى  
 قُرْبِي اِلَى مَلِكِي اِنِّي سُلْطَانِي ۚ يَحْتَرِ اِذَا  
 تَقَرَّرَ اَنَّكَ تَحْتَ اللَّقَاءِ بِغَيْرِي  
 مَلْجُؤِي ۚ اَوْحَى اِلَى عَبْدِهِ مَا  
 اَوْحَى ۚ زَالَتْ الْحُجُبُ ۚ زَالَتْ  
 الْكُذُورُ ۚ سَكَنَتْ  
 النَّفْسُ ۚ جَاءَ السُّكُونُ  
 جَاءَ رَدُّ الْأَطْفَانِ ۚ اِذْ هَبَّ  
 اِلَى فِرْعَوْنَ ۚ يَا قَلْبُ ارْجِعْ  
 اِلَى الشَّيْطَانِ

تیرے چراغ کو اپنی امداد کا تیل عطا فرمائے گا اور تیرے علم میں  
 نورانیت بخشنے کا جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو ان  
 چیزوں کا علم بخشتا ہے جو اسے معلوم نہ تھیں۔ جو حق الیس روز  
 تک حق تعالیٰ کیساتھ اخلاص کا برتاؤ کرے گا حق تعالیٰ اس  
 کے قلب سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری فرمائے گا  
 اور اس کے بعد موتی علیہ السلام کی طرح اس کو حق تعالیٰ کی  
 آگ نظر آئے گی کہ جب انہوں نے (کوہ طور پر) آگ کو دیکھا  
 تو بنو اہل سے فرمایا کہ تم یہاں ٹھہر دیجئے ایک آگ نظر آئی ہے  
 (درحقیقت) آگ کے واسطے ان کو حق تعالیٰ نے آواز دی  
 تھی۔ آگ کو ان کے لئے قرب قرار دیا اور آگ کے دیکھنے کو  
 ان کا راہبر بنا دیا تھا (اسی طرح مخلص بندہ) اپنے قلب کے  
 رخت سے ایک آگ دیکھے گا اور اپنے نفس اپنی خواہش اور اپنے  
 اسباب اور اپنی ہستی سے کہیگا کہ تم سب یہاں ٹھہرو مجھے ایک  
 آگ نظر آئی ہے۔ باطن قلب کو آواز دے گا کہ میں ہی تیرا رب  
 ہوں۔ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس میری عبادت کر اور غصہ کرے آگے  
 مت جھک۔ مجھے پہچان اور دوسروں سے اسخبان بن۔ مجھ سے  
 واسطہ رکھ اور میرے علاوہ سب سے قطع تعلق کر۔ میرا  
 طالب بن اور دوسروں سے منہ موڑ۔ میرے علم کی طرف  
 میرے قرب کی طرف آ۔ میرے ملک کی طرف آ۔ میری سلطنت کی طرف آ۔  
 جبکہ یہ مضمون کا مل ہوتا ہے تو بقا کا میل ہوجاتی ہے۔  
 برتاؤ ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے اور وہی بندہ کی طرف  
 وہی فرمانا ہے جو کچھ بھی فرمانا ہے کہ پستے صلحہ ہوجا  
 ہیں۔ کہدورت زائل ہوجاتی ہے۔ دل ٹھہر جاتا ہے  
 سکون نصیب ہوتا ہے۔ عنایات ہوتی ہیں کہ فرعون  
 کی طرف حباؤ (یعنی) اسے قلب۔ شیطان

وَالنَّفْسُ وَالْهَوَىٰ  
 قُلْ لَهُمْ يَا قَوْمِ  
 اِلَهٌ لَّكُمْ الْقَطْعُ  
 اَنْتَ يَا مُسْكِينُ  
 لَكَ جُحُودٌ خَلَا تَدْرِي  
 الدُّنْيَا وَمَا اِلَّا اِلَٰهٌ  
 مَلِكٌ وَكَهْنٌ وَنَجَّاتٌ  
 لِّجَاوِزَةٍ مُّنْكَرٍ  
 وَيَمْنَعُ لَكَ بَابَهُ  
 سَمُومَهَا ۚ يَا قَوْمِ  
 اِلَٰهٌ يَّسْكُمُ دِيْنَهُ  
 حَتَّى تَقَامَ بَيْنَ يَدَيْ  
 عَيْنَيْكَ وَعَنْ فَمِكَ  
 وَبَيْنَ يَدَيْ قُوَّةِ  
 بِصَدْرِكَ ۚ عَمَلٌ  
 رَّزَقًا اِلَى رَحْمَةٍ  
 وَيَحْمِلُ حُجْرًا  
 شَاكِرًا بَعْدَ  
 مَا قَلَّ دَرِيْنُ  
 اِنَّ اِلَهَكَ لَا  
 يُغَيِّرُ مَا  
 اَلُشُّوْرُ  
 اَلشَّ

وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ ۖ طَرَفُهُمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أَلَىٰ ۖ  
 أَلَىٰ لَهُمْ يَا قَوْمِ الْيَهُودَ أَحَدٌ كُرْسِيُّكَ الرَّسُولُ  
 الْهَيْلُ ثُمَّ الْقَطْعُ ثُمَّ الْهَيْلُ ثُمَّ الْهَيْلُ ۖ أَمَّا  
 أَنْتَ يَا مُسْكِينُ سَوْفَ تَنْقُطُ قَوْلَاكَ وَتُحَوِّثُكَ  
 كَذِبُكَ خَلَا تُكَ ۖ وَيَجْمَعُ لَكَ بَيْنَ فَقْرٍ  
 الْإِنْسَانِ وَمَدَى الْأَخْرَجَ ۖ تَأْتِي الْقَبْرَ لَمْ يَتَّخِذْ  
 كَلِمَةً خَلَتْ تَحْتَ أَهْلِكَ ۖ وَخُزْنُكَ عَنْ  
 كَلَامِهِ مُنْكَرٌ نَكِيرٌ ۖ نَعْدَبُ فِي قَوْلِكَ  
 وَكَيْفَ لَكَ بَابُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّكَ مَدَى الْهَيْلِ  
 سَوْفَ مَهْمَا ۖ يَا قَوْمًا أَحْسِنُوا الْأَدَبَ فِي هَذِهِ  
 الْآرَةِ يَسْكُمُوا يَسْكُمُوا وَطَاهِرٌ كَوْرٌ يَأْهِنُكُمْ  
 خَلَتْ تَقَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَيْثُ يَزَالُ الْجَبَابِغُ  
 يَلْبِسُكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ أَيْمَانِكَ ۖ وَيَلْقِيكَ  
 وَبِزِيدٍ قُوَّةً إِلَى قُوَّةٍ ۖ وَبِهِدَّةً إِلَى  
 الْبُهِدَةِ ۖ عُمُرًا إِلَى عُمُرٍ بَقَاءً إِلَى بَقَاءٍ ۖ  
 رِزْقًا إِلَى رِزْقٍ ۖ يَشْكُرُ سَعْيَكَ  
 وَيَحْمِلُ حُسْنَ أَدَبِكَ ۖ يُسَمِّيكُ  
 شَاكِرًا بَعْدَ أَنْ سَمَّاكَ صَابِرًا  
 مَا قَلَّ دِينًا ۖ يُغَيِّرُ عَلَيْكَ ۖ  
 إِنْ اللَّهَ لَا يَغْنِي مَا يَقْوَمُ حَقُّهُ  
 يُغَيِّرُ مَا بَأْفُسُهُمْ ۖ أَخْلَاقُ  
 الشُّرُوعِ يُغَيِّرُهَا مُتَابَعَةً  
 الشُّرُوعِ ثُمَّ الْعِلْمُ  
 ثُمَّ الْقُدْرُ

ۛ

اور نفس و خواہش کی طرف جا۔ ان کو میرا راستہ بتا اور ان کو میری  
 طرف چلا۔ ان سے کہو کہ صاحبو میرا اتباع کرو کہ میں تم کو ہدایت  
 کے راستہ پر ڈال دوں گا۔ اول میل اس کے بعد بے تعلق ہو پھر  
 (تسلیمِ ہدایت کے لئے) میل چل اور اس کے بعد (ان کی) دھل بٹل  
 مگر اے مسکین تیری حالت (اس کے خلاف ہے) قریب ہے کہ تیرے  
 قوی منقطع ہو جائیں۔ اور تجھ سے بے وفائی کریں اور تیرے بار آشنا  
 تجھ کو چھوڑ دیں اور دنیا کی تنگ دستی اور آخرت کا عذاب  
 دونوں تیرے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ تو قبر میں داخل ہو اور وہ تجھ کو  
 اتنا بھینچے کہ تیری ادھر کی پسلیاں ادھر چلی جائیں اور منکر نکیر  
 کا جواب دینے سے تجھ کو گونگا بنادیں (کہ جواب منہ سے نہ نکلے)  
 قبر میں تجھ کو عذاب (حبس) اور دوزخ کی طرف ایک واہ  
 تیرے لئے (حبس) کھول دیا جائے کہ اس کی تپش اور کپٹ  
 تجھ کو پہنچے۔ صاحبو! اس دارِ دنیا میں با ادب بنو۔ کہ  
 تمہارا دین اور ظاہر و باطن سالم رہے یہاں تک کہ تجھ کو  
 حق تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے۔ اس وقت تیری آنکھوں  
 اور تیرے دہن اور تیرے کانوں سے محاب زائل ہو جائے گا۔  
 اور وہ تجھ کو خدا بخشنے کا اور قوت پر قوت۔ بصیرت پر بصیرت  
 عمر پر عمر۔ بقا پر بقا اور رزق پر رزق بڑھاتا رہے گا کہ تیری سعی  
 کی قدر اور تیرے حسنِ ادب کی ثناء فرمائے گا۔ اول تیرا نام خدا  
 و عاقل و متدین رکھے گا اور اس کے بعد تیرا نام شاکر و متراحم  
 اور تیری حالت بدل دے گا (چنانچہ خود فرماتا ہے کہ) بیشک اللہ  
 کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہیں بدلتا  
 (پس اہل اللہ) اپنی بد اخلاقیوں کو بدل ڈالتے ہیں اول شریعت  
 کی متابعت سے اور اس کے بعد علم لدنی سے اور اس کے بعد  
 تعذیر (پر یقین و ایمان لانے) سے کہ ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ

تے گا اور تیرے علم میں  
 حق تعالیٰ اس کو ان  
 ل۔ جو حق تعالیٰ سے  
 حق تعالیٰ اس  
 ان پر جاری فرمائے گا  
 اس کو حق تعالیٰ کی  
 طور پر آگ کو دیکھا  
 ایک آگ نظر آتی ہے  
 مالے آواز دی  
 آگ کے دیکھے کہ  
 اپنے قلب کے  
 اس آگ پر آتش اور اپنے  
 ہیں ٹھہر رہے ایک  
 کا کہ میں ہی تو تیرا رب  
 کر اور غمیر کے آگے  
 نہان بن۔ مجھ سے  
 قطع تعین کر۔ میرا  
 سے علم کی طرف  
 مری سلطنت کی طرف  
 کا میل ہو جاتی ہے۔  
 بندہ کی طرف  
 پڑے ملحد ہو جاتا  
 ٹھہر جاتا ہے  
 دتی ہیں کہ فرعون  
 لب۔ شیطان



كَأَنَّهُمْ بِمِجَالٍ لِّقَطْعٍ أَيْ بِهِمْ وَأَرْحَلِهِمْ ۖ لِقَطْعٍ  
أَعْضَاءُ لَهُمْ الْخَيْثُ الْيَقِيْنِيهَا أَمْ لَمْ ۖ لَا حَرَكَةَ  
وَلَا لَمَرَّ وَلَا كَيْفَ ۖ ذَهَبَتِ الْعُقُولُ عَقُولُ  
الْبَشَرِيَّةِ ۖ حَقٌّ ۖ إِذَا ذَهَبَتْ أَيَّامُ النَّبِيِّ وَعَادَ  
الْعَقْلُ إِلَيْهِمْ جَاءَتْ الطَّافَاتُ زَهْمًا بِالتَّغْيِيرِ  
وَالْتَّغْيِيرِ ۖ طَعَامٌ بَعْدَ الْجُوعِ ۖ شَرَابٌ بَعْدَ الظَّمَا  
كِسْفٌ بَعْدَ الْعَرَى ۖ مَا دُمْتُ فِي الْوَيْقِ يَا مُرَّةَ  
بِالتَّقْلِيلِ كَيْفَ تَنْفَعِي شَمُوتَكَ ۖ تُعْطَى هَذَا الْحُكْمُ  
حَقٌّ ۖ يَا وَارِثَ الشَّرِّ وَتَلَيْقِي عَنْ تَوَاهِيَةِ هَذِهِ  
الْأَيَّامِ تُتَّقِفُونَ وَخُطُوتُكَ تُقَرِّبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ  
وَجَلَّ مَعَ مُضِيِّ اللَّيْلِ وَفُجِيءَ التَّهَارُ ۖ هُمْ عَلَى  
أَقْسَامٍ ۖ مِنْهُمْ مَنْ يَلْتَمِسُ سَفَرَهُ فِي يَوْمِهِ ۖ وَ  
شَمَاهُ ۖ وَسِينِينَ ۖ لَا تُنْهَبُ زَمَانُكَ بِسِلْمٍ وَ  
كَيْفَ وَسَوَوْ ۖ بَلْ شُدَّ وَاسْلُكْ ۖ اْعْمَلْ  
لَعَلَّكَ إِذَا عَمِلْتَ فِي دَارِهِ إِتَّخَذَكَ  
قَلْبِيَّةً ۖ لَعَلَّ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ  
تَعَشَّقُكَ فَتَرْوِي جَهَا ۖ تُغَيِّرُ  
صُورَتَكَ وَيَبْأُ رُبِّيكَ لَكَ وَ  
فَأَسْكُ ۖ تَجْعَلُ سَاكِنًا  
أَوْ مِلَكًا نَائِبًا وَزَيْرًا  
مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَسْتَكْبِرُ  
لَكَ يَلِكُ ۖ إِذَا وَصَلْتَ  
إِلَيْهِ يُسَهِّمُكَ ۖ الزُّهْدُ  
وَالزُّرْدُ

ۛ

گویا ان کے ہاتھ پاؤں اور ان اعضاء جیشہ کے کاٹنے کے لئے جن  
میں ناقابل علاج زخم پڑ گیا ہے ان کو بے ہوشی کی دوا بلا دی گئی ہے  
کہ نہ حرکت ہوتی ہے نہ چون و چرا۔ ان کے ہوش یعنی بشریت کے ہوش  
حواس جاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب دوا کی بے ہوشی کا زمانہ ختم  
ہو جاتا ہے تو پھر ان کو ہوش آ جاتا ہے اور طرح طرح کی تبدیلی  
کے بعد ان کے رب کی عنایات آتی ہیں۔ یعنی بھوک کے بعد طعام اور  
پیاس کے بعد شربت اور برہنگی کے بعد لباس۔ جب تک تو راستہ  
میں ہے کہ صاحب نسبت نہیں تھا اس وقت تک تجھ کو (دنوی  
لذتوں کے کم استعمال کرنے کا حکم رہے گا۔ یہاں تک کہ تیری شہوت  
بجھ جائے (لہذا تجھ پر لازم ہے کہ اس حکم کا حق ادا کرے کہ احکامات  
شرعیہ پر کاربند ہو اور منہیات سے بچتا ہے۔ یہ زمانہ گزرتا رہے گا  
اور تیرے قدم روز بروز زمانہ کے ساتھ حق تعالیٰ کے قریب ہوتے  
رہیں گے۔ اللہ والوں کی قسمیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ایک  
دن میں اپنا سفر تمام کر لیتے (اور بہت ہی جلد سلوک طے کر کے صاحب  
نسبت بن جاتے ہیں) اور بعض ہیند بھر میں طے کرتے ہیں اور بعض  
برسہا برس میں (پس کسی کے لئے کوئی مدت نہیں ہے لہذا) اپنا  
چوں چرا میں برباد نہ کر بلکہ کمر باندھ اور کام کر۔ کیا عجب ہے کہ جب  
تو محبوب کے مکان میں کام کرنے لگے تو وہ تجھ کو (دل بہلانے والی  
باندی بنالے۔ کیا عجب ہے کہ اس کی باندیوں میں سے کوئی باندی  
تجھ پر عاشق ہو جائے اور وہ تجھ کو اس کے ساتھ بیٹا دے  
تیری صورت بدل جائے اور تیرے پچھاڑے اور ٹوکری کو فرخت  
کر دیا جائے اور تجھ کو ناظم یا صوبہ یا نائب وزیر بنا دیا جائے  
جو اللہ سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس سے حالات کی کثرت کا  
طالب نہیں ہوا کرتا۔ جب تو خدا تک وصول حاصل کرے گا اس وقت  
وہ تجھ کو خواہش عطا کرے گا۔ زہد اور خواہشات کا ترک معرفت

قَبْلِ الْمَعْرِفَةِ  
قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ  
اسْمَكَ ۖ يَوْمَ  
قَمَاشَةٍ ۖ دَا  
خَلَاةٍ ۖ يَفْ  
يَا تِي بِحُطُو  
تَقْدَرُ ۖ جَا  
جَاهِلًا بِمَا  
يَا تِي بِأَبِ  
دَوَائِهِ خَلَاةٍ  
وَالْمَلِكِ نَازِلًا  
لِلْخُلَمَانِ أَرْثَرُ  
يُقَلِّبُ مِنْ شَعْبٍ  
بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ  
أَسْرَارَهُ بِخَلْقِهِ  
يُكَاتِبُ أَهْلَهُ  
أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكُ  
عَلَيْكَ ۖ يَوْمَ  
دَائِمَةٍ ۖ إِذَا  
هَذَا مِنْكُمْ  
فِي يَوْمٍ  
وَالْعِلْمِ  
رِسْمٍ

قَبْلَ الْمَعْرِفَةِ ۖ قَبْلَ أَنْ يَفْصَلَ إِلَى الْمَلِكِ ۖ  
 قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ مَنْ أَنْتَ وَمَا لِقَبْكَ وَ مَا  
 اسْمُكَ ۖ يُودِعُ الْعَبْدَ مُحْطَوْلَةً شِيَايَةً وَ  
 قِمَاسَهُ دَارَهُ أَهْلَهُ أَوْلَادَهُ حُلَاةَ سُرْمَلِهِ  
 حُلَاةَ ۖ يَقْدِمُ رَجُلًا وَ يُؤَخِّرُ أُخْرَى ۖ  
 يَا تِيَّ يَحْطَوْنَ تَيْنَ رَجَاءٍ وَ خَوْفٍ عَلَى مَاذَا  
 تَقْدَرُ ۖ جَاهِلٌ بِالْكُلِّ ۖ فَاتْرَكَ الْكُلَّ ۖ  
 جَاهِلًا بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ ۖ فَإِذَا تَرَكَ الْكُلَّ  
 يَا تِيَّ بَابَ الْمَلِكِ ۖ يَقِفُ مَعَ غُلَامَانِ مَعَ  
 دَوَابِهِ خَلِيفَتَا رَاجِحًا ۖ لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهِ  
 وَالْمَلِكُ نَاطِقٌ إِلَيْهِ وَ خَبِيرٌ عِنْدَهُ يَقُولُ  
 لِلْغُلَامَيْنِ اثْرُوهَا عَلَى الْكُلِّ ۖ ثُمَّ لَا يَزَالُ  
 يَقُولُ مِنْ شُغْلٍ إِلَى شُغْلٍ ۖ حَتَّى يَجْعَلَ حَكِيمًا  
 بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ مُفَرَّدًا بَيْنَ يَدَيْهِ ۖ مُطْلَعًا عَلَى  
 أَسْرَارِهِ بِخَلْقِهِ وَ طَوَاقِهِ وَ مُنْطَقَتِهِ وَ تَأَمُّجٍ ۖ  
 يُكَاتِبُ أَهْلَهُ ائِمُّونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ بَعْدَ  
 أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكَ عَلَى نَفْسِي إِيَّايَ لَا أَتَّخِذُ  
 عَلَيْكَ ۖ يُوقِعُ لَهُ بِصُحْبَةٍ وَائِمَّةً وَوَلَايَةً  
 وَائِمَّةً ۖ إِذَا لَا يَبْقَى زُهْدٌ مَعَ الْمَعْرِفَةِ ۖ وَ  
 هَذَا مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ وَاحِدٌ ۖ هَذَا  
 شَيْءٌ يَنْتِجُهُ الْقَدَرُ وَالْإِيقَةُ  
 وَالْعِلْمُ لَا تَكُنْ أَنْتَ  
 رِبِّنَ قَالَ اللَّهُ فِي حَقِّهِ  
 وَلَا أَقْسَمُ

ۛ

قبل ہی قبل ہوا کرتا ہے اس سے پہلے ہی پہلے ہوتا ہے کہ تو بادشاہ تک پہنچے  
 اور اس سے پیشتر ہی پیشتر ہوتا ہے کہ تو واقف ہو کہ تو کون ہے اور (عالم  
 ملکوت میں) تیرا نام اور لقب کیا ہے ۛ بندہ (ابتداءً سلوک میں) الوداع  
 کہہ دیتا ہے اپنی لذتوں کو اپنے کپڑوں کو اپنے طرز انداز کو اپنے گھر کو اپنے  
 متعلقین کو اپنے بچوں کو، اپنے پردیسیوں کو اپنی بی بی کو اپنے دوست  
 و احباب کو کہ ایک پاؤں آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیچھے ہٹاتا ہے۔ یعنی  
 گذشتہ واقعات پر اُمید و بیم دونوں ہی کے قدم اٹھاتا ہے سب سے  
 ناواقف ہوتا ہے پس سب کو چھوڑ دیتا ہے۔ ناواقف ہوتا ہے اپنی عُقید  
 اور مُضر چیزوں سے۔ پس جب سب کو چھوڑ دیتا ہے تب شاہی دروازہ  
 پر آتا ہے شاہی نوکروں چاکروں اور چوپایوں کی معیت میں اُمید و بیم  
 کی حالت میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو خبر نہیں ہوتی کہ اس سے کیا مقصود  
 ہے ۛ اور چونکہ بادشاہ اس کی طرف نظر فرماتا رہتا ہے اور اس کی  
 ساری اطلاع اس کے پاس پہنچتی ہے (لہذا) وہ اپنے ملازمین سے فرماتا  
 ہے کہ اس کو سب پر ترجیح دو۔ اس کے بعد اس کو ایک خدمت سے دوسری  
 خدمت کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی حضوری کا رہبان  
 اور حاضر باش سمجھ خلعت اور ہار اور ٹپکا اور تاج دے کر اپنے اسرار کا  
 راز دار بنالیتا ہے (اس وقت) وہ اپنے متعلقین کو (یوسف علیہ السلام  
 کی طرح) لکھتا ہے کہ تم سب میرے متعلقین کے میرے پاس آ جاؤ۔ مگر اس  
 کے بعد کہ بادشاہ اپنے نفس پر لازم کر لے کہیں تیری حالت بدلوں گا نہیں  
 اس کو صحبت دائمی اور ولایت دائمی کا متوقع بنایا جاتا ہے (لہذا اب متعلقین  
 سے اختلاط مُضر نہیں ہوتا) کیونکہ معرفت کے ساتھ زہد باقی نہیں رہتا اور  
 اور ایسا عارث لاکھوں میں ایک ہی آدھ ہوتا ہے یہ بات تقدیر و سابقہ  
 اور علم ازلی ہی سے نصیب ہو جاتی ہے، (ورنہ آدمی کا کام نہیں کہ  
 ریاضت و مجاہدہ سے حاصل کر سکے) تو اس گروہ میں سے مست  
 بن جسکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں

بِالْقَسْرِ اللَّوَامَةُ هَ الْكُفْرُ مَنْ يَقُولُ مَا أَرَدْتُ  
بِحُكْمِي مَا أَرَدْتُ بِحُطْوَتِي مَا أَرَدْتُ بِأَمْرِي  
فَحَاسِبًا لِنَفْسِهِ مُؤَدِّيًا لَمْ تَفْعَلْ لِمَ صَنَعْتَ  
هَلْ هَذَا بَوَاقِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَيْكُمْ  
بِالْيَقِينِ بَعْدَ التَّحَاسُّبِ فَإِنَّهُ لُبُّ الْإِيمَانِ  
مَا أَذِيَتْ الْفَرْصَةُ إِلَّا بِالْيَقِينِ مَا زَهَدَ  
فِي الدُّنْيَا إِلَّا بِالْيَقِينِ عِنْدَ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ  
سُكُونٌ وَدَعَاءٌ فَإِنْ لَمْ يُجِبْ دَعْوَتَكَ  
تَعَبَّرْ مِنْ عِلَاقَاتِ الصِّدِّيقِينَ الرَّجُوعُ  
إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَرَادُوا كَيْدَكَ  
أَحْوَالِهِمْ رَجَعُوا إِلَى الْخَلْقِ فِي الْإِخْلَافِ وَالْعَطْلِ  
فَلَوْ هُمُ مَعَهُ وَأَبْدَأَ هُمُ مَعَ خَلْقِهِ يَحْتَاجُ  
ابْنُ آدَمَ أَنْ يَعْمَلَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى  
يَعْبُدَ طَبْعًا يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ وَ  
هَوَاهُ حَتَّى يَنْقُلَ مِنْ صِفَاتِ الْبَهَائِمِ إِلَى  
الْإِنْسَانِيَّةِ أَكْثَرَتْ هَذَا  
الرَّبِّ الَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ  
نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا أَجْزَاؤُهُ أَنْ  
تُكْفَرَ وَتُتَّعَبَّدَ وَتُسْتَحْيَ مِنْ أَعْيُنِ  
النَّاسِ أَنْ تَرَكَ وَكَأَنَّكَ  
تُسْتَحْيَ مِنْهُ

سلامت کرنے والے نفس کی (کیوں کہ) مومن کی تویہ شان ہے کہ وہ اپنے  
نفس سے حساب لینے کے لئے کہا کرے کہ میرے اس بات کرنے سے کیا  
مقصود ہے؟ اور قدم اٹھانے سے کیا مقصود ہے؟ اور اس نوالہ سے کیا  
مقصود ہے؟ اور یوں کہہ کر اس کو ادب سکھا یا کرے کہ ایسا کیوں کیا  
اور آیا یہ کتاب و سنت کے موافق ہے یا نہیں ہے؟ اس محاسبہ کے  
بعد درجہ یقین اختیار کر دو کہ وہ خلاصہ ایمان ہے یعنی فرائض بھی ادا  
کر دو تو یقین ہی کے ساتھ ادا کرو اور دُنیا میں زہد اختیار کر دو تب بھی  
یقین کے ساتھ (مگر افسوس تیرا یہ حال ہے کہ) دعا قبول ہو جانے کے  
وقت تو سکون و قرار ہوتا ہے اور اگر دعا قبول نہ ہو تو اعتراض کرنے  
لگتا ہے۔ حالانکہ ہر امر امتی خدا کی طرف رجوع کرنا صدیقین کی علامت  
ہے۔ پس جب ان کو اپنے احوال کا اخفاء مقصود ہوتا ہے تو داد  
و مستد میں مخلوق کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ان کے قلوب اللہ ہی کے  
ساتھ ہوتے ہیں اور بدن اس کی مخلوق کے ساتھ ابن آدم کو اس  
دارِ دُنیا میں ضرورت ہے کہ عمل کئے جائے یہاں تک کہ اس کی  
طبیعت بدل جائے۔ اپنے نفس اپنے شیطان اور اپنی خواہش کے  
ساتھ جہاد کرتا رہے۔ یہاں تک کہ چوپائوں کی خصلتوں سے منتقل  
ہو کر انسانی عادتیں اختیار کرے اور یوں کہتا رہے کہ (کیا تو اس  
پروردگار کا کفر کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی سے پیدا کیا اس کے بعد  
نطفہ سے اور اس کے بعد مرد بنا کر سیدھا کر دیا؟ کیا ان احسانات  
کا یہی معاوضہ ہے کہ اس کا کفر کرے اور اس کا منکر بنے اور لوگوں  
کی آنکھوں سے تو شرمائے کہ وہ دیکھ نہ لیں اور اُس سے نہ شرمائے

یَا أَهْلَ

جَمِ

لے نفس لوامہ ان لوگوں کا ہے جو اول بے باک ہو کر گناہ کر لیں اور بعد میں نادم ہو کر اپنے آپ کو ملامت کریں کہ ایسا کیوں کیا؟ سوا ایسا ہونا ضائع  
کی علامت ہے۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جو کام بھی کرے اس کو اول سوچ لے کہ جائز ہے یا نہیں بعد میں تاکہ ملامت کی نوبت ہی نہ آئے۔  
خلاصہ یہ ہے کہ صاحب شکر و محاسبہ بن آزاد و بے شکرت بن ۱۲ منہ۔

ن ہے کہ وہ اپنے  
کرنے سے کیا  
اس نواز سے کیا  
ایسا کیوں کیا  
سے محاسبہ کے  
رائے بھی ادا  
یتا کر تب بھی  
ہو جانے کے  
عزائم کرنے  
یقین کی علامت  
رہتا ہے تو داد  
ب انہری کے  
بن آدم کو اس  
کہ اس کی  
ہمیش کے  
وں سے منتقل  
(کیا تو اس  
س کے بعد  
ان احسانات  
اور لوگوں  
سے نہ شرمائے

بنا ہونا صنعت

ذائے -

وَهُوَ الرَّالِ بِمَا مَدَّ عِيَالُكَ فِي الظَّاهِرِ وَ  
يُجَاهِرُ الْحَقَّ بِالْمَعَادِي بِمَا لَسْتَ حَقِّي وَمَنْ  
وَهُوَ مُظْلِمٌ عَلَى سِرِّكَ وَسِرِّكَ يَا  
مَنْ يَظْهَرُ الْفَقْرَ وَيَكْتُمُ الْغِنَى مَا لَسْتَ حَقِّي تَبِيحُ  
دِينِكَ بِدُنْيَاكَ بِمَا يَكْتُمُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْ  
اللَّهِ دَابِّنْ شُكْرَكَ يَا غُلَامُ لَا تَتَّبِعْ أَحَدًا  
فِي خَالِقِكَ لَعَلَّكَ تُخْطِئُ وَتُصِيبُ لَا تَقْبَلُ  
عَلَى غَيْرِكَ حَتَّى يَسْتَحْسِنَ عَمَلَكَ يَا الْحَسْبِي  
وَالْقَبِيحُ إِلَى الشَّرِّ لَا إِلَى الْعُقُولِ هَذَا  
مِنْ حِمْتِ الظَّاهِرِ وَتَوَقَّى الْأَحْوَالَ بِأَنْ  
يَكُونَ الْقَبِيحُ وَالنَّحْسِي إِلَى الْبَاطِنِ  
كَتَوَى الْقَلْبِ تَقْنِي عَلَى فَتْوَى الْفَقِيهِ بِكَانَ  
الْفَقِيهِ يُفْتِي بِتَوَرُّعٍ اجْتِهَادٍ وَالْقَلْبُ لَا  
يُفْتِي إِلَّا بِالْعَرِيسَةِ مَا يَرْضَى الْحَقُّ وَمَا  
يُؤَافِقُ هَذَا أَفْضَاءُ الْعِلْمِ عَلَى الْحُكْمِ تَوَرُّعًا  
فَقِيحُ الْحُكْمِ ثُمَّ عَيْدُ الْعِلْمِ مَعَ عُيُودِ بَيْتِ  
الْحُكْمِ بِمَعْنَى تَوَرُّعًا مُوَالِفِينَ لَهُ مُتَذَلِّينَ  
تَنْحَلُّوا مَعَ الْعِلْمِ فِي مَحَبَّةِ الْحُكْمِ كُلُّ  
حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فِيمَا زِنْدَقَةٌ  
إِذَا دَخَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ أَقَمَتْ  
فِيمَا فِيهِ أَقَامُوا وَآكَكَتَ مِمَّا آكَكَوا  
وَأَشْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى عَلَى السِّرِّ وَالْخَلْوَةِ

يَا أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ  
جَمِيعُ مَا أَنْتُمْ  
فِيهِ

حالانکہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے؟ اسے ظاہری ولایت کے مدعی اور  
کھلم کھلا حق کی نافرمانیاں کرنے والے کیا تجھے اس سے شرم نہیں  
آتی۔ حالانکہ وہ آگاہ ہے تیرے باطن اور تیرے اندرون پر اور اسے  
وہ شخص جو تنگ دستی ظاہر کرتا اور تو بخوری کو چھپاتا ہے۔ تجھے شرم نہیں  
آتی کہ دنیا کے بدلہ دین کو بچ رہا ہے (خدا فرماتا ہے کہ) جو کچھ بھی تمہارا  
پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے پھر تر شکر کہاں چلا گیا۔  
صاحبزادہ - اپنے خالق کے بارے میں کسی پر بھی الزام مت رکھ  
کہ فلاں زاہد نہیں اور فلاں اچھا کھانا پیتا ہے اس لئے کہ تو بشر ہے  
جس سے خطا بھی ہوتی ہے اور صواب بھی۔ جب تک تیرے عمل  
درست نہ ہو جائیں دوسروں کو بُرا مت سمجھ۔ کیونکہ اچھا اور  
بُرا سمجھنا شریعت کا منصب ہے نہ کہ عقل کا۔ یہ تو ظاہری حالات  
کے اعتبار سے ہے اب رہے احوال باطنی سو ان میں احتیاط  
اس طرح کر کہ بُرا سمجھنا اور اچھا سمجھنا باطن کا منصب ہے قلب  
کا فتویٰ فقہ کے فتوے پر حاکم ہو اگر تا ہے کیونکہ فقیہ تو اپنے  
ایک قسم کے اجتہاد سے فتویٰ دیا کرتا ہے اور قلب اس پختہ علم  
کے بغیر کہ حق تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے موافق کیا ہے فتویٰ  
ہی نہیں دیتا۔ یہ علم کا فیصلہ ہے حکم کے تقابل میں (اور ظاہر ہے  
کہ علم کو حکم پر فوقیت ہے) اول بندہ حکم بنو اس کے بعد بندہ علم  
بنو مگر باطن صورت کو حکم کی بندگی بھی باقی رہے کہ اس کی موافقت  
والے اور اس کے سامنے سر جھکائے رہو۔ حکم کی مصاحبت میں رہ کر  
علم پر داخل ہو کیونکہ ہر وہ حقیقت جس کی (سچائی پر) شریعت  
گوہی نہ دے وہ زندقیت ہے جب تو اہل حق کی خدمت میں حاضر  
ہو گا تو جہاں وہ کھڑے ہیں وہیں تو کھڑا ہو گا اور جو چیز وہ کھا  
رہے ہیں وہی تو کھائے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کر دے اور  
خلوت پر۔ اے باشندگانِ شہر۔ تم جس حالت میں ہو وہ

مُكَرَّرٌ عِنْدِي ۖ وَجَمْعٌ مَا أَنَا فِيهِ مُكَرَّرٌ عِنْدَكَ ۖ  
 تَحْنُ صِدَائِكَ لَا تَنْفِي ۖ نَعِيشُ بَيْنَكُمْ بَقْوَةً صَالِحَةً  
 السَّمَوِيَّةِ ۖ لَا قَرَارَ جَوْرِ قُلُوبِنَا ۖ شَبَابُكَ قَدْ  
 ذَهَبَ فِي سَيْفِ الْخَالِقِ عَرَّ وَجَلَّ ۖ تَرْضَى زَوْجَتَكَ  
 وَوَلَدَكَ وَجَارَكَ وَسَلْطَانَكَ ۖ وَسَيْفُ الْمَلِكَةِ  
 وَالْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ لَا بَدَلَ لَكَ مِنَ  
 الْإِحْبَابَةِ إِلَى الْمَوْتِ ۖ تَنْفَى الْأَبَاءَ وَالْأُمَّهَاتِ  
 وَالْأَخْوَانَ وَالْأَصْحَابَ وَالسَّلَاطِينَ ۖ لَا يَقُولَنَّ  
 أَحَدٌ كَوْمَةً تَقُومُ الْقِيَامَةَ ۖ فَإِنَّمَا إِذَا مَاتَ  
 قَامَتْ قِيَامَتُهُ ۖ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ ثُمَّ  
 يَقْرُبُ الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ عَاشُوا بِالْأَمْنِ فَافِ  
 إِلَى الْحَيَاةِ مَا تَوَاتَرَتْ ۖ أَوْلَى عَرَّ  
 الْحَرَامِ ۖ وَثَانِيَةً عَنِ الشُّبُهَةِ ۖ وَثَلَاثَةً  
 عَنِ الْمُبَاهِجِ ۖ وَرَابِعَةً عَنِ الْحَصَلِ  
 الطَّلُوقِ ۖ وَخَامِسَةً عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سَوَى  
 اللَّهِ عَرَّ وَجَلَّ ۖ مَوْتِي عَنْ هَذَا كَأَلَا شَيْءٍ  
 لَا يَطْلُبُونَهَا وَلَا يَقْرُبُونَهَا ۖ  
 كَأَنَّهُمْ مَسْخُورٌ مَعَلَّانِي بِلَا  
 صَوْرَةٍ ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى  
 بِسَمِ اللَّهِ فَجَرَاهَا دُمُوسَاهَا بَرَادَا  
 جَرَّتِ الْقُلُوبُ عَلَى بِحَارِ  
 الْقَدْرِ مَرَّ سَاهَا عَلَى بَابِ  
 عَلَيْهِمْ وَقُرْبِهِ ۖ أَلَيْقَظَةُ  
 خِدْمَةٍ وَالنَّوْمُ وَوَصْلَةُ ۖ  
 إِذَا تَامَ

میرے نزدیک اوپری ہے اور میں جس حالتیں ہوں وہ تمہارے  
 نزدیک اوپری ہے۔ میں اور تم ایک دوسرے کی ضد ہیں  
 کہ ایک جب متفق نہیں ہو سکتے۔ خالق اسلاک ہی کی طاعت  
 سے باہم گذران کر رہے ہیں (ورنہ) ہمارے طائر قلوب کو  
 قرار نہیں رکھی کا بھی تم سے الگ ہو جاتا تیری نوجوانی خدا کو  
 ناراض رکھنے میں ختم ہوئی کہ راضی کرتا ہے آپنی بی بی کو اپنے  
 بچہ کو، اپنے پڑوسی کو، اپنے حاکم وقت کو اور ناراض کرتا  
 ہے فرشتوں کو اور حق تعالیٰ شانہ کو حالانکہ اسی کی طرف  
 لوٹتا ہے کہ موت کے حکم کی تعمیل کئے بغیر تجھے چارہ نہیں  
 (کہ مرے گا اور وہاں، ماں، باپ، بھائی، یا ر آشنا  
 اور سلاطین سب سے ملاقات کرے گا کوئی یوں نہ کہے کہ  
 قیامت کب آئے گی (اس میں تو بہت دیر معلوم ہوتی ہے)  
 کیونکہ جو مر گیا اس کی قیامت تو آ ہی گئی۔ اولیاء اللہ وہاں حق تعالیٰ  
 کے قُرب میں حق تعالیٰ کی جانب نسبت کے اعتبار سے زندہ ہیں  
 اور چند موتیں پا چکے ہیں۔ سب سے پہلی موت حرام چھوڑنے کی دوم  
 شبہات ترک کرنے کی سوم مباح سے احتیاط کر لینے کی، چہام حلال  
 خالص سے بھی احتراز کرنے کی اور پانچویں موت اللہ کے سوا  
 ہر چیز سے رُخ پھیر لینے کی۔ وہ ان سب چیزوں سے (گویا امرے  
 ہوئے ہیں کہ نہ ان کو طلب کرتے ہیں اور نہ ان کے پاس پھٹکتے ہیں  
 گویا کہ وہ معافی بلا صورت قابل میں آئے اور اس کے بعد  
 حق تعالیٰ نے ان کو حیات بخشی کہ اللہ ہی کے نام سے ہے ان کا  
 چلنا اور ٹھہرنا۔ قلوب جب تقدیر کے سمندر میں بہتے ہیں تو  
 ان کا ٹھہراؤ علم و قرب خداوندی کے دروازہ پر ہوتا ہے۔ ان کی  
 بیداری خدمت ہے (کہ اعمال کرتے ہیں) اور خواب (اپنے محبوب  
 سے) وصال ہے (کہ وصل کی لذت اٹھاتے ہیں) جب بسندہ

الْعَبْدُ فِي صَلَاتِهِ  
 الْبُيُوتِ تَقْصُ  
 أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ  
 الْقَرَى ۖ أَخَوَالُهُ  
 مَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ  
 اللَّهُ لَا هَالِكُ  
 تَهْوِي يَهْلِكُ  
 فَقَرَابَتُهُ ۖ سُبْحَانَ  
 تَعْمَلُ الْحَقُّ  
 أَعْصَانِي قَاعَهُ  
 دُنْيَا تَمَرُّ رِي  
 لَكَيْلًا يَجُوبُ  
 لَكَيْلًا يَشْتَدُّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 يَصْنَعُ كَمَا تَص  
 رَا يَنْبَغِي لِ  
 السَّاعَةِ أَنْ يَكُنْ  
 فَبِكَ ۖ مَا عَشَرَ  
 عَشْرَتِ ۖ حَزْ  
 لَاقِ خَوْفَهُ  
 الْحَقِّ وَار  
 الْهَوَى  
 مَنْ آمَنَ  
 جَمِ

الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ بَايَ اللَّهُ بِمَلَايِكَتِهِ  
 الْبَنِيَّةُ تَقْصُ وَالرُّوحُ طَائِرٌ ۖ اَلْخَلْقُ عِنْدَ  
 اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كَالدُّبَابِ وَالنَّارُ يَبْرُوكُ وَ  
 الْقَرْنُ ۖ اَحْوَالُهُمْ لَا تَضْبُطُ لَكُمْ ۖ كَوْنُوا عَقْلَاءَ  
 مَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ اِلَّا الْاَحْسَنُ ۖ وَمَا يَهْلِكُ عَلَى  
 اللَّهِ اِلَّا هَالِكٌ ۖ مَنْ اَمَرَكَ بِالْبَدْلِ وَالْعَطَاءِ  
 ثُمَّ وَصِدَ يَقْنًا ۖ مَنْ اسْتَغْنَى بِمَالِ الْفَقْرِ  
 فَقَرِيمٌ ۖ بِسَجَرَةِ الْاِسْلَامِ لَا يَقْنَمُ مِنْكَ بَعْدُ  
 تَعْمَلُ الْحَقَّ وَتَفْعَلُ الْحَقُّ ۖ اِذَا اَتَمَرْتَ  
 اَعْضَائِي فَاَعْلَمُوا اَنِّي قَدْ احْتَرَقَ قَلْبِي ۖ يَا  
 دُنْيَا تَمَرَّرِي عَلَى اَوَّلِيَّائِي فِي بَدْءِ الْاَمْرِ  
 لِكَيْلَا يَحْجُوزَكَ ۖ وَاُخِرِيَّيْنِي فِي اٰخِرِ الْاَمْرِ  
 لِكَيْلَا يَسْتَغْلِبَاكَ ۖ كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ  
 يَبْصُرُ كَمَا تَبْصُرُ السَّرَاةُ الْخَلْقَ ۖ وَيَقُولُ  
 (كَيِّنُفِي لَارِبْنِ اَدَمَ اِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ  
 السَّاعَةُ اَنْ يَسْكُنَ ۖ اَنْتَ عَدَمٌ لَا حَسَّ  
 فَيْكَ ۖ مَا عَشَقْتَ قَطُّ وَلَا عَشَقْتَ قَطُّ وَلَا  
 عَشَقْتَ ۖ حَزَنَ لَطُولِ مَقَامِهِ فِي الدُّنْيَا ۖ  
 (لَا اَنْ حَوْلَهُ مِنْ تَقْلِبِ الْاَعْيَانِ وَالْحَاجَةِ اِلَى  
 الْخَلْقِ وَاجْتَابَ عَنِ الرَّحْمَنِ لِعَلَّةِ  
 الْهَوَى وَالنَّفْسِ الطَّمِعِ وَالشَّيْطَانِ  
 مَنْ اَمِنَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا فَقَدْ  
 جَمَلَ بِجَلَالِ عَظِيمًا  
 يَا عَلَّامُ

ہوں وہ تمہارے  
 سرے کی ضد ہیں  
 ہلاک ہی کی طاقت  
 طائر قلوب کو  
 ہی نوجوانی خدا کو  
 بنی بی بی کو اپنے  
 اور ناراض کرتا  
 لاکہ اسی کی طرف  
 مجھے چارہ نہیں  
 یا ر آشنا  
 یوں نہ کہے کہ  
 علوم ہوتی ہے  
 اللہ وہاں حق تعالیٰ  
 سے زندہ ہیں  
 چھوڑنے کی دوم  
 کی، چہام حلال  
 اللہ کے سوا  
 سے (گویا امرے  
 پاس پھلتے ہیں  
 کے بعد  
 ہے ان کا  
 بنے ہیں تو  
 ہے۔ ان کی  
 (اپنے محبوب  
 جب بندہ

نماز پڑھتے پڑھتے سو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے اپنے فرشتوں  
 پر نخر فرماتا ہے (کہ دیکھو خدمت کرتا کرتا دھال کا مزہ لینے لگا)  
 بدن گویا پتھر ہے اور روح گویا پرندہ۔ اہل معرفت کے نزدیک  
 ساری مخلوق مکھیوں، تیتلوں اور ریشم کے کیڑوں کی مانند  
 ہے کہ ان کے احوال تمہارے احاطہ ضبط میں نہیں آ سکتے  
 سمجھ دار بنو کیوں کہ حق تعالیٰ (جیسے رحیم و کریم) کے سامنے  
 وہی ضائع ہوتا ہے جو سرتاپا احمق ہو اور اللہ کے سامنے وہی  
 ہلاک ہوتا ہے جس کی تقدیر ہی میں ہلاکت لکھی ہو جو تجھ کو جو دوسرا  
 کی ترغیب دے وہی تیرا سچا دوست ہے۔ جو فقیروں کے روپیہ  
 پیسہ سے تو نگر بنا وہ محتاج بنا۔ تجھ سے محض اسلام پر اکتفا  
 نہ کیا جائے گا (بلکہ ایمان و ایقان حاصل کرنا پڑے گا) تو سچا عل اور  
 اور سچا فعل کب کرے گا؟ جب میرے اعضاء حرکت کریں تو سمجھ لو  
 کہ میرا قلب جل رہا ہے۔ اے دنیا میرے دوستوں پر ابتدائی  
 حالت میں تلخ بن تاکہ وہ تجھ کو محبوب نہ سمجھنے لگیں اور انتہائی  
 حالت میں ان کی خاموشی بن تاکہ وہ تجھ میں مشغول نہ ہو جائیں عیسیٰ  
 بن مریم علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ جب ان کے نزدیک قیامت  
 کا تذکرہ ہوتا تو ایسے جیچتے تھے جیسے وہ ماں جیچتی ہے جس کا  
 بچہ مر جائے۔ اور یوں فرماتے تھے کہ "انسان کو زیبا نہیں کہ  
 قیامت کا اس کے نزدیک تذکرہ ہو اور وہ چہن سے پٹھا رہے"  
 تو عدم محض ہے تجھ میں مطلق حس نہیں، نہ تو کبھی عاشق ہوا، نہ  
 کوئی تجھ پر عاشق ہوا (کہ عشق کی چٹاک سے آگاہ ہوتا) عارف دنیا  
 میں زیادہ رہنے سے بھی غمگین ہوا کرتا ہے، کیونکہ غلبہ ہوا و نفس طبعیت  
 و شیطان کی وجہ سے اس کو تغیر احوال اور مخلوق کی احتیاج اور  
 رحمن سے محبوب ہو جانے کا خون رہتا ہے۔ جو شخص اس دنیا  
 میں نڈر رہا اس نے سخت نادانی کی۔ صاحبزادہ (آخر تم میں

مَنْ مَا يَكُونُ أَخُوهُ مَا يَكُونُ : لَكَ عَرَىٰ لِقَائِكَ  
وَيَذُنُكَ وَيَحْدُثُكَ وَيُلْقِمُكَ وَيُطْلَعُكَ  
وَيُشَاهِدُكَ وَيَفْتَحُكَ الْآبُوبَابَ وَيَقْوِدُكَ  
عَلَىٰ مَا يَدْرُكَ فَضْلِهِ وَقُرْبِهِ وَيُبَاسِطُكَ :  
وَلَكِنْ يَطْلُبُ مِنْكَ الْحُزْنَ : قَامَ إِلَيْهِ  
رَجُلٌ لَيْسَا لَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ : وَقَالَ هَذَا  
مَوْضِعُ الْحُزَنِ : أَلْبَزِقُ لَمَعَةً وَسَيَقْصُرُ عَمَّ  
غَيْبُكَ وَمَطَرُكَ يَقْرُبُ الْبُعْدُ إِلَى الْخُفَى عَزَّوَجَلَّ  
وَالْقُرْبُ إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ احْكَامِ الْحُكْمِ : بَعْدَ  
وَضْعِ كِتَابِ الْيَقِينِ فِي يَدِهِ وَالْإِطْلَافِ عَلَى  
أَسْرَارِهِ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ : أَخَوَيْنِ عَقِيلِ  
كَانَ صَاحِبَ قِرَارَاتٍ وَفَقِيهِ : تَنْقَرُ وَدُرَى  
فِي بِلَادِ الْكُفَّارِ وَفِي حَنْظَلِ صَلِيبٍ : فِيلٌ  
لَهُ مَا فَعَلْتَ بِتِلْكَ الْقِرَارَاتِ وَالْكَشَشِ :  
فَقَالَ لَا أَدْرِغِي مِنَ الْقِرَارِ شَيْئًا سَلَى  
آيَةً وَاحِدَةً وَقَدْ مَنَّا إِلَى مَا عَمَلُوا مِنْ  
عَمَلٍ جَعَلْنَا لَهُ هَبَاءً مَسْنُونًا : أَوَّلُ مَا  
بَرَزَتْهُ الشَّرُّ قَمَرُ الْقَلْبِ ثُمَّ التَّفَرُّ شَمَرُ  
الْجَوَارِحِ : إِذَا زَلَّتْ السُّرُكُ بَدَأَ مِنْ  
ظُهُورِهِ : أَلْمَنَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ  
كَالظَّبِيرِ فِي الْقَفَسِ : فَاهَرُ الشُّرُومِ  
قَفْسُهُ : كَوَحْلَيْنَا وَظَاهِرُ  
أَعْلَمَ لَبَيْتَنَا لَكَ ذُنُوبَكَ  
وَقُلْنَا يَا كَافِرُ  
يَا كَافِرُ :

سب سے زیادہ مامون وہی ہے جو (دُنیا میں) سب سے زیادہ خا -  
رہا ہو۔ قسم ہے اپنی زندگی کی حق تعالیٰ تجھ کو مقرب بنائے گا  
پاس بلائے گا باتیں کرے گا، نواسے کھلائے گا۔ مطلع کرے گا مشاہد  
کرائے گا اور تیرے لئے دروازے کھول دے گا اور تجھ کو اپنے دستِ مرفوع  
پر بٹھائے گا اور تجھ سے انبساط فرمائے گا مگر ہاں وہ تجھ سے حزن کا  
خواہاں ہے۔ ایک شخص کچھ پوچھنے کے لئے کھڑا ہوا پس آپ نے اس  
کی نہ سنی اور فرمایا کہ یہ موقع حزن کا ہے۔ بجلی ایک فوری چمک ہے  
اور بارش اس کے پیچھے پیچھے ہوتی ہے اسی طرح جب غم کی گھٹا بھاتی  
ہے تو آنکھ سے آنسو ٹپکتے ہیں (بندہ حق تعالیٰ کا قُرب چاہتا ہے اور  
قُرب حکم کو مضبوط کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ یقین کی کتاب اس کے  
ہاتھ میں رکھ دینے اور اپنے اسرار سے آگاہ بنادینے کے بعد ہوتا  
ہے اور آئندہ بھی جو کچھ ہو گا اسی کی طرف سے ہو گا۔) دیکھو قبیلہ  
بنی عقیل کا ایک شخص جو بڑا قاری و حافظ اور فقیہ شخص تھا  
نصرانی بن گیا اور کُفار کے ملک میں لوگوں نے اس کو اس حالت  
میں دیکھا کہ صلیب اس کے گلے میں تھی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ  
وہ علم و دینداری کہاں گئی؟ تو کہنے لگا کہ مجھے قرآن میں سے بجز  
اس آیت کے اور کچھ خبر نہیں وقد مننا الی ما عملوا (الہ خدا فرماتا  
ہے کہ جو کچھ اعمال اُنھوں نے کئے تھے ہم ان کی طرف بڑھے اور  
ان کو غبار پر آگندہ بنا دیا) اَوَّلُ باطنِ مزند ہوا کرتا ہے اس کے  
بعد قلب اس کے بعد نفس اور اس کے بعد اعضاء۔ جب باطن مزند  
ہو جاتا ہے تو ضرور اس کا ظہور ہوتا ہے۔ منافق کی مسجد کے  
اندر ایسی حالت ہوتی ہے جیسے پرند کی پنجرہ کے اندر نظر ہر  
شریعت اس کا پنجرہ ہے (اور وہ ہر وقت اس سے آزاد ہونے کا  
آرزو مند رہتا ہے) اگر علم ظاہر یعنی شریعت ہم کو اجازت دیتا  
تو ہم تیرے گناہ ظاہر کر دیتے اور اے کافر! اے ماسق!

بَيْنَ الشَّرِّ  
الْحُكْمِ وَالْأَمْرِ  
لَكَ : تَعْلِيمُ  
خَوَاصِّهِ أَطْلَعُ  
النَّفْسَ إِلَى  
دَخَلَتْ دُخُو  
مَفْتُوحًا قَدِ  
لَا هَلَاكَ عَلَيْكَ  
يَا سَيِّدَ الثَّبَتِ  
جَبْدِي لَا بَرَّ  
كُلِّ يَأْمَنُ لَكَ  
يَشْرَبُ : لَتَا  
ظَهَرَ مَتْنًا  
الْوَارِدُ بِإِذَا  
وَالْبَلَاءُ يَأْمَنُ  
عَنْ قَرَابِ يَنْدُ  
يُنَوِّجُكَ وَ  
وَالْجَلَالُ : أ  
قُرْبًا بِاللَّهِ  
اللَّهُ يَا لِنِعْمَةِ  
بَابِ الْقُرْبِ  
بَحْرُ الْعِلْمِ : وَ  
وَأَقْرَأَتْ فِيهَا  
وَالْأَكْلِ وَالشَّرِّ  
يَمُولُ وَخَلِ

کہہ کر پکارتے۔ مگر شریعت نے ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ حکم (یعنی شریعت) کے خادم اور علم کے طالب بنے رہو کہ علم ہی تم کو صاحب کشف بنائے گا۔ علم شریعت سیکھ اس کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرو۔ پس اگر تو خواص میں سے ہو تو وہ تجھ کو اپنے علم پر آگاہ فرمائے گا تیرا نفس جب تجھ کو اپنے مولیٰ تک پہنچا دے گا تو دروازے پر کھڑا ہو جائے گا اور تو شاہانہ داخلہ کی طرح داخل ہوگا۔ جب تو دروازہ کو کھلا ہوا دیکھے گا تو تجھ سے کہا جائے گا کہ (ایسے) اندر نہ جاؤ۔ یہیں کھڑے رہو۔ تمہارے متعلقین کا بھی تم پر حق ہے۔ اپنے جملہ متعلقین کو بھی میرے پاس لے آؤ۔ اے باطن اپنے قلب اور اپنے اعضاء و سمیت جمارہ۔ اس وقت نہ خرید و نہ فروخت نہ معاوضہ۔ کھائے وہ شخص جس نے کھایا نہیں، اور پتی اے وہ شخص جس نے پیا نہیں۔ کنواں جب کھدائی اور پھاؤ ڈرل پر صبر کرتا ہے تب اس میں چشمہ ظاہر ہوتا ہے کہ وارد و صادر کی جائے پناہ بن جاتا ہے (اسی طرح) جب تو مجاہدوں اور مصائب کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے گا تو عار و کس طرح بن جائے گا۔ اے فقیر صابر بن کہ عنقریب حق تعالیٰ تیری طرف نظر فرمائے گا۔ پس تجھ کو بندی عطا فرمائے اور تلخ اڑھکا اور عظمت و جلال کا شاہانہ لباس پہنائے گا۔ الہی مخلوق سے بند اور اپنا قرب عطا فرما۔ الہی مخلوق سے بے نیازی اور اپنی طرف احتیاج عطا کر۔ جملہ ماسوائے بے نیازی برت کر اللہ (کی یاد) کو محفوظ رکھ۔ جب تیرا قلب غلٹ وجود کی حالت میں دروازہ قرب پر ٹٹک رہے گا تو تو علم کی صبح طلوع کرے گی اور تیرے قلب کی آنکھ میں اسرار کا سرمہ لگائے گی اور تقدیروں کی فہرست تجھ کو پڑھا دی جائے گی۔ اس وقت جنت میں داخل ہو کر جو کہ اللہ کی مخلوق کے (دینی) بادشاہوں اور برگزیدہ اولیاء کیلئے

بِإِنِّ الشَّرَّاءَ مَقْنَعٌ آيِدٍ يَنْعَنُ ذَلِكَ : أَحَدٌ مِّنَ  
الْحَكْمِ وَاطْلُبُوا الْعِلْمَ : لِأَنَّ الْعِلْمَ يَكْشِفُ  
لَكُمْ : تَعْلِمُ الشَّرَّاءَ ثُمَّ اعْتَزِلْ : فَإِنْ كُنْتَ مِنْ  
خَوَاصِّهِ اَطْلَعَكَ عَلَى عِلْمِهِ : وَإِذَا انْتَهَتْ بِكَ  
النَّفْسُ إِلَى مَوَلاهَا وَقَفْتَ عَلَى الْبَابِ وَ  
دَخَلْتَ دُخُولَ الْمَوْلَى : وَإِذَا رَأَيْتَ الْبَابَ  
مَفْتُوحًا قِيلَ لَكَ لَا تَدْخُلْ كَمَا أَنْتَ :  
لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ : لِأَنَّ تَرْتِي بِأَهْلِكَ : تَجِيئُ  
يَا سِرُّ اثْبُتْ وَقَلْبُكَ وَجَوَارِحُكَ وَكُلِّيَّتُكَ  
جَبْدِيئِي لَا بَيْعَ وَلَا شِرَاءَ وَلَا مَعَاوَضَةَ :  
كُلُّ يَأْمَنُ لَمْ يَأْكُلْ وَاشْرَبَ يَأْمَنُ لَمْ يَشْرَبْ  
يَشْرَبُ : لَمَّا صَبَرْتَ الْيَتْرُ عَلَى الْحَقِّ وَالْمَعَادِ  
ظَهَرَ مِنْهَا الْمُحْيِي : صَارَ مَادِي الصَّادِرِ  
الْوَارِدِ : إِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْإِلَهِ الْمَجَاهِدَاتِ  
وَالْبَلَاءِ يَأْمَنُ تَكُونُ عَارِفًا بِأَقْبَرِ صَبْرٍ :  
عَنْ قَرِيبٍ يَنْظُرُ إِلَيْكَ الْحَقُّ فَيَرْفَعَكَ وَ  
يُتَوَجَّحُكَ وَيُلْبِسُكَ لِبَاسَ الْعِظَمَةِ وَالْمَلَكِ  
وَالْجَلَالِ : اللَّهُمَّ عَنْهُمْ بُعْدًا وَرَإَيْكَ  
قُرْبًا : اللَّهُمَّ عَنْهُمْ غَنًى وَرَإَيْكَ فَقْرًا : اِيْحْفَظْ  
اللَّهُ بِأَلْفِ عَمَّا سِوَاهُ : إِذَا تَلَقَّى قَلْبُكَ  
بِبَابِ الْقُرْبِ وَهُوَ فِي ظُلْمَةِ الْوُجُودِ طَلَعَ عَلَيْهِ  
بَحْرُ الْعِلْمِ : وَتَحَلَّى بَصَرُ قَلْبِكَ بِحُجْلِ الشَّرِّ :  
وَأَقْرَأَتْ فِيهِ مِنَ الْأَقْدَامِ إِذْ جِيئَكَ دُونَكَ  
وَالْأَكْلُ وَالشَّرْبُ : بَعْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ مَنُقُودَةٌ  
لِمَوْلَى خَلْقِهِ وَالْمُتَجَبِّهِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ

بے زیادہ خا۔  
مقرب بنائے گا  
مطلوع کرے گا مشاہد  
اور تجھ کو اپنے دستخون  
وہ تجھ سے حزن کا  
اپس آپ نے اس  
ک فوری چمک ہے  
بیب غم کی گھٹا چھائی  
رب چاہتا ہے اور  
کتاب اس کے  
ینے کے بعد ہوتا  
ہوگا۔ (دیکھو) قبیلہ  
حقہ شخص تھا  
س کو اس حالت  
س سے پوچھا کہ  
قرآن میں سے بجز  
الہ خدا فرماتا  
طرف بڑھے اور  
متر ہے اس کے  
ور جب باطن مرتد  
ت کی مسجد کے  
لے اندر غلاہر  
سے آزاد ہونے کا  
واجازت دیتا  
اے سائق



تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَنَامُ طَوْرًا وَلَا تَصْبُو سِرًا :  
 نَقُولُ اَنَا مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اَنَا مِنَ الْاَبْدَالِ لَيْسَ  
 هَذَا بِالْمَقْصِدِ : مُجَابَةُ مَخْلُقِ اللّٰهِ نَاظِرُونَ اِلَى  
 مَرَادِ اللّٰهِ : عِنْدَ كَرَمٍ هَذَا اَخْبَرُ : يَا اَهْلَ  
 السَّجَاسِ : يَا اَبْنَاءَ قَيْسٍ وَقَالَ : نَفَعٌ فِي يَدِهِ  
 وَاَدَارَ رُجْمَهُ اِلَى جَمِيعِ الْجَهَاتِ : مِنْ اَدْعَى حُبَّ  
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ وَرَمَى فِي خَلْقِهِ فَهُوَ  
 كَذَّابٌ مِنْ اَدْعَى حُبَّ الْجَنَّةِ مِنْ غَيْرِ بَدِّلِ الْمَالَ  
 وَالْمَلِكُ فَهُوَ كَذَّابٌ : مِنْ اَدْعَى حُبَّ النَّبِيِّ هَلَكَ  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُبِّ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ  
 فَهُوَ كَذَّابٌ : بَعَيْنِ الرَّائِسِ تُشَاهِدُ الدُّنْيَا :  
 وَبَعَيْنِ الْقَلْبِ تُشَاهِدُ الْآخِرَةَ : وَبَعَيْنِ  
 السِّرِّ تُشَاهِدُ السُّوْلَى : تَنَادَبَ مَعَ الْخَلْقِ يَمِيْنُ  
 لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ عَلَى صَوْتِ اَحَدِهِمْ حَقْطًا  
 لَا دَرِيكَ : وَتُبَارِكُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمَعَارِفِ :  
 وَتُعَارِضُهُ فِي اَفْعَالِهِ : قَبِيحٌ بِكَ : لَا تَطْلُمُ  
 الشَّمْسُ اِلَّا عَلَى جَاهِلٍ اِلَّا مَنْ اَنَزَّ اللّٰهُ عَلَى  
 هَوَاهُ وَطَبِيعِهِ وَنَفْسِهِ هَذَا شَيْءٌ مِنْ وَرَاءِ الْعُقُولِ  
 تَوَاحِدُ الرُّوْحِ وَالطَّبْعُ بِالْمَوْطَاةِ وَالْمَوَافَقَةُ :  
 وَاَمَّا يَا كَرِيْمًا فَلَا اِلَّا مَنْ اَكْرَهَ وَقَلْبُهُ  
 مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ : اَلْمُرِيدُ الصَّادِقُ كُلُّ  
 وَارِدٍ يَرُدُّ اِلَيْهِ لِيَعْرِضَ اَعْمَالَهُ الظَّاهِرَةَ  
 عَلَى مِرَاةِ الْحُكْمِ : وَيُعْرِضُ  
 اَعْمَالَهُ  
 الْبَاطِنَةَ

نقداً نقد ہیں موجود ہے۔ کھانے پینے میں مشغول ہو کہ کھائے اور  
 پئے اور (مزے سے) دیر تک سوائے اور باطن پر فریفتہ ہوا درکے  
 کہ میں اولیاء اللہ میں سے ہوں۔ میں ابدال میں سے ہوں۔ یہ بات محض  
 تمنا سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اللہ کی مخلوق کے برگزیدہ حضرات اللہ  
 کی مراد پر نظر رکھا کرتے ہیں (کہ جو اس کی منشا ہو فوراً اس پر کاربند ہو)  
 اے اہل مجلس اور اے قیل وقال والوہمیں اس کی کچھ خبر بھی ہے ؟  
 آپ نے ہاتھ میں پھونک مار کر اور چہرہ مبارک چاروں طرف گھما کر یوں  
 فرمایا کہ جس کو خلوت میں تقویٰ حاصل نہ ہو اور حق تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ  
 کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص مال و ملک خرچ کئے بغیر جنّت کی محبت کا  
 دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص فقرا و فقرا کو محبوب رکھے بغیر جنت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے چہرہ  
 کی آنکھ سے تو دنیا کا مشاہدہ کرے گا اور قلب کی آنکھ سے آخرت  
 کا اور باطن کی آنکھ سے مولا کا۔ تو مخلوق کے ساتھ تو اتنا ادب بڑھتا  
 ہے کہ ادب کی حفاظت کے خیال سے کسی کی آواز پر بھی تیری  
 آواز بلند نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ کی کھلم کھلا معصیتیں کرتا۔ اور  
 اس کے افعال میں مباحثہ کرتا ہے (کہ ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں  
 نہ کیا) تیری حالت بھی کس قدر قبیح ہے (ساری مخلوق کہ) جن پر  
 آفتاب طلوع کرتا ہے جاہل ہے بجز اُس کے جس نے اپنی خواہش اور  
 طبیعت و نفس پر اللہ کو ترجیح دی۔ یہ بات عقول سے بالا ہے روح  
 اور طبیعت کی گرفت موافقت ہی سے ہو سکتی ہے نہ کہ جبر سے چنانچہ  
 ارشاد ہے کہ (مگر وہ شخص جس پر (کفر کرنے کا) جبر کیا گیا ہو اور قلب  
 اس کا ایمان کے ساتھ مطمئن ہو) (وہ معذور ہے۔ اس سے معلوم  
 ہوا کہ جبر کا اثر اعضا پر ہوتا ہے نہ کہ قلب یا روح و طبیعت پر  
 مرید صادق کی یہ شان ہوتی ہے کہ جو حالت بھی اس کو پیش آتی ہے وہ  
 اس کے ظاہری اعمال کو ایمنہ شریعت پر اور باطنی اعمال کو ایمنہ

عَلَى مِرَاةِ الْوُجُوهِ  
 اَدْعَاهُ عَلَى  
 عَمَلِ مِرَاةِ  
 الْبَاطِنِ وَيُقَالُ  
 وَيُحْمَدُ اَمْرًا  
 مِنْ يَابِ الْحَقِّ  
 اَعْمَالُ كَمِيْنِ  
 وَبَيْنَ رَسَاكِ  
 لَا مَلِكُ مُقَرَّرِ  
 الْعُقُولِ الْقُدْرِ  
 حَتَّى اِذَا ذَهَبَتْ  
 بَعْدَ الْجُودِ وَشَرِّ  
 وَرَاحَةِ بَعْدِ  
 لَا تَكُنْ يَطْلُمُ عَلَى  
 ذَالِكِ الْعَبْدُ عَوَى  
 الْبَلَدَةِ وَالْاَقْوَى  
 عَلَى اَعْمَالِ اَهْلِي  
 مَوْرَهُمُ الْبَلَوَى  
 وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ  
 وَشَرِّ رَا  
 نَائِبُ اَيْنِ  
 الْمَسْكُ  
 الْقُ  
 ا

عَلَى مِرَاةِ الْعِلْمِ فَإِنْ وَافَقَ أَعْمَالُهُ الرِّئَاسَاتِ  
 أَدَّاهُكَ عَلَى الْمَلِكِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأَى وَافَقَ  
 عَمَلُ مِرَاةٍ دُونَ مِرَاةٍ لَا يَدَّخُلُ بِتَقَعُدُ عَلَى  
 النَّبَاثَةِ وَيُقَالُ لَهُ أَحْكِمُ أَمْرًا حَتَّى يُشْكِرَ سَعِيدًا  
 وَمُحَمَّدَ أَمْرًا بِهِ فَإِنَّهُ بَابٌ لَا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلَّا  
 مِنْ بَابِ الْحِكْمِ وَالْعِلْمِ فَإِذَا كَانَ كَذَا يُعْقَلُ لَهُ  
 أَعْمَالٌ تُنَمِّدُ تِلْكَ الْأَعْمَالِ هِيَ بَاطِنَةُ بَيْنِكَ  
 وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَطْلُمُ عَلَى ذَلِكَ الْعِلْمِ  
 لَا مَلِكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَذَهَبَتْ عَنْهُمْ  
 الْعُقُولُ الطَّرِيقَةُ وَذَهَبَ كَهْمُ عَقْلِ الْعُقُولِ  
 حَتَّى إِذَا ذَهَبَتْ عَنْهُمْ أَيَّامُ التَّبَسُّجِ رُدُّوا إِلَى طَعَامِ  
 بَعْدَ الْجُوعِ وَشَرَابِ بَعْدَ الظَّمَا وَقَوْمٌ بَعْدَ السَّهْرِ  
 وَرَاحَةِ بَعْدَ النَّعْمِ ثُمَّ يَرُدُّ إِلَى شُغْلٍ شَاغِلٍ  
 لَا يَكُونُ يَطْلُمُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ ثُمَّ يَطْلُمُ  
 ذَلِكَ الْعَمَلُ عَلَى مَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ  
 الْبَلَدَةِ وَالْإِلَاقَةِ وَرَافِدَاتِ الْقُطْبِ إِطْلَمَ  
 عَلَى أَعْمَالِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَقْسَامِهِمْ وَمَا تَوَلَّى  
 أُمُورَهُمْ أَلْيَهُ وَيَطْلُمُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ  
 وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَبِيرٍ  
 وَشَرٍّ وَلَا يَكُونُ مُرَدُّ الْمَلِكِ بِطَانَتِهِ  
 نَائِبُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ بِأَمِينٍ  
 الْمَمْلُوكَةِ فَهَذَا أَهْوَالُ الْعَدَنِ  
 الْقُطْبُ فِي زَمَانِهِ  
 الْقَلْبُ مُورِدُ  
 الْمَلَكَةِ

علم پر پیش کر کے حق و باطل معلوم کرتا ہے۔ پس اگر اس کے  
 اعمال دونوں آئینوں کے موافق ہوتے ہیں تو ان کو برتر و  
 بزرگ شاہنشاہ کے حضور میں پہونچا دیتا ہے اور اگر کوئی  
 عمل ایک آئینہ کے موافق اور دوسرے کے ناموافق ہوتا ہے تو اس کو  
 پیش نہیں کرتا۔ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنا  
 معاملہ درست کرتا کہ تیری سعی شکور اور انجام محمود ہو کیوں کہ وہ  
 ایسا دروازہ ہے جس میں بجز دروازہ حکم و علم کے اور کسی طرح  
 داخلہ نہیں ہو سکتا۔ پس جب ایسا ہو گا تو تیرے لئے ایسے اعمال  
 منکشف کر دئے جائیں گے جو پہلے اعمال سے متنازع ہوں گے اور  
 میرے اور تیرے رب کے درمیان غمی رہیں گے کہ ان اعمال پر نہ  
 کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہو سکتا ہے اور نہ کوئی بنی رسول۔ اُن کی  
 عقول شرعیہ جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول مرحمت ہوتی  
 ہے یہاں تک کہ جب یہ بیہوشی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو اُن کو واپس  
 کیا جاتا ہے کھانے کی جانب بھوک کے بعد اور پینے کی جانب پیاس  
 کے بعد خواب کی جانب بیداری کے بعد اور آرام کی جانب مشقت  
 کے بعد۔ اس کے بعد ایسا شغل ملتا ہے جو سب سے غافل بنالیتا ہے  
 اس لئے وہ مطلع ہو جاتا ہے اسرار کے خزانوں پر اور اس پر مطلع  
 ہو جاتا ہے جو اللہ کو اس سے مطلوب ہوتا ہے کہ اہل شہر کا صاحب  
 خدمت بنے) یا اہل ملک کا اور اگر وہ قطب ہوتا ہے تب  
 تو دنیا بھر کے اعمال اور ان کے مقسوم اور انجام کا پر مطلع ہوتا ہے  
 اور جلد اسرار کے خزانوں پر آگاہ ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھلائی اور  
 بُرائی بھی اس سے غمی نہیں رہتی اس لئے کہ وہ شاہی۔ یگاہ  
 روزگار شاہی رازدار اس کے انبیاء و رسل کا جانشین اور  
 ساری مملکت کا امین ہوتا ہے جس کو اپنے زمانہ کا قطب کہا  
 جاتا ہے۔ اس کا قلب فرشتوں کی آمد و رفت کا مقام ہوتا ہے

ل ہو کہ کھائے اور  
 پر فریفتہ ہو اور کہے  
 ہوں۔ یہ بات محض  
 رگزیدہ حضرات اللہ  
 را اس پر کار بند ہو  
 کچھ خبر بھی ہے ؟  
 طرف کھاکریوں  
 مالی کی محبت کا جو  
 رحمت کی محبت کا  
 محبوب رکھے بغیر دنیا  
 وہ جھوٹا ہے چہرہ  
 آنکھ سے آنرت  
 تو اتنا ادب برتنا  
 از پر بھی تیری  
 عصیتیں کرتا۔ اور  
 کیا اور ایسا کیوں  
 ق کہ جن پر  
 اپنی خواہش اور  
 سے بالا ہے روح  
 کہ جبر سے چنانچہ  
 گیا ہو اور قلب  
 اس سے معلوم  
 روح و طبیعت پر  
 پیش آتی ہے وہ  
 فی اعمال کو آئینہ

وَالسِّرُّ يُنْظَرُ لِحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ إِذَا أَسْرَأَ اللَّهُ  
لِنُقْطَاعِ عَبْدٍ إِلَيْهِ أَوَّلُ مَا يُوحِشُهُ مِنْ بَنِي  
آدَمَ ۖ ثُمَّ يُؤْنِسُهُ بِالسَّيَّارِ وَالْوَحْشِ وَالْحَيِّ ۖ  
حَتَّى إِذَا ذَهَبَتِ الْوَحْشَةُ الْأَدَمِيَّةُ بِالنَّاسِ  
بِالْحَيِّ وَالسَّيَّارِ انْسَهَ بِالْمَلَائِكَةِ عَلَى اخْتِلَافِ  
صَوَرِهَا ۖ يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْفَقَارِ  
وَالْحَارِ ۖ يَا مَنْ عَزَمَ عَلَى الْإِنْقِطَاعِ اسْمَهُ ۖ  
يَا طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامًا ثُمَّ مَرُوءِيَّةً ۖ  
حَتَّى إِذَا اسَّ إِلَى كَلَامِهِمْ وَاسْتَأْنَقَ إِلَى دُورِهِ  
صَوَرَهُمْ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ۖ لَيْسَ فِي  
خَلْقِ اللَّهِ أَلَّا حَدِيثًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۖ أَحْسَنُ  
الْحَقِيقَةِ صَبُورًا ۖ أَلَّا هُمْ كَلَامًا ثُمَّ يُجِيبُ  
وَصَلَاتَهُ عَلَى بَابِهِ ۖ ثُمَّ جَاءَهُ بِالنِّسْ قُدْرِهِ ۖ  
ثُمَّ يَكُونُ مَا يَكُونُ ۖ فِيمَا بَعْدَ الشُّكُوتِ يُوَدِّعُ  
إِلَى الْقَلْبِ ۖ كَمَا أَوْحَى إِلَى أُمِّ مُوسَى عَلَيْهِ  
السَّلَامُ حِينَ خَافَتْ عَلَيْهِ ۖ يَا قَلْبُ إِذَا خَفَتْ  
عَلَى السِّرِّ الَّذِي فِيكَ أَلْقِ الْبُنْيَةَ فِي بَحْرِ  
الْبَرَارِيِّ وَالْفَقَارِ ۖ وَفَارِقِ  
الْأَهْلَ وَالْأَصْحَابَ ۖ يَكُونُ  
إِمْرَأَةً حَيَّرَ امْنَكَ ۖ كَلْبِي  
وَلَدَهَا فِي الْيَمِّ وَأَنْتَ  
تَخْرُجُ خُطُوبَتَيْنِ  
تَحْبَافُ ۖ وَذَلِكَ  
لِنُقْصَابِ  
إِيمَانِكَ

اور باطن حق تعالیٰ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جب اللہ کسی بندہ کو اپنی طرف  
یک سو بنانا چاہتا ہے تو سب اس کو آدمیوں سے متوحش بناتا ہے  
اس کے بعد درندگان وحوش و جنات کی انسیت بخشتا ہے۔ یہاں  
تک کہ جب جنات اور درندوں کے ساتھ مانوس ہونے کی وجہ سے  
اس کی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے تو اس کو فرشتوں کے ساتھ  
انسیت بخشتا ہے جو مختلف صورتوں میں (اس کے پاس آتے جلتے)  
ہیں کہ بنوں اور بیابانوں اور سمندروں میں ان کی گفتگو اس کو  
سُنائی دیتی ہے اے وہ شخص جو یک سوئی کا عزم رکھتا ہے سُن لے  
(جو میں نے کہا) اور اے طالبِ مولا اَوَّل کلام ہے اور اس کے  
بعد دیدار۔ یہاں تک کہ جب ان فرشتوں کی گفتگو سے مانوس اور  
ان کی صورت دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اس کے اور فرشتوں کے  
درمیان سے پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فرشتوں سے  
زیادہ نہ کسی کی تقریر زیادہ لذیذ ہے اور نہ کسی کی صورت زیادہ  
حسین اور نہ کسی کا کلام زیادہ مزے دار اس کے بعد پھر پردہ ڈال دیا  
جاتا اور حق تعالیٰ اس بندہ کو اپنے دروازہ پر لے آتا ہے۔ اس  
کے بعد اپنے قُرب کا انس اس کو نصیب فرماتا ہے اور اس کے  
بعد ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ کہ سکوت کے بعد قلب کی طرف  
وحی ہوا کرتی ہے۔ جس طرح کہ موسیٰ کی والدہ کو اس وقت وحی لگی  
تھی جبکہ ان کو موسیٰ پر اندیشہ ہوا کہ ان کی ولادت کا راز آشکارہ  
ہو جائے کہ اے قلب جب تجھ کو اپنی راز پنہانی پر اندیشہ ہو کہ  
کہیں آشکارہ نہ ہو جائے تو جسم کو بنوں اور جنگلوں کے دریا میں  
ڈال دیجو اور متعلقین و احباب سے علیحدگی اختیار کیجیو (ورنہ تجھ سے  
تو عورت ہی بہتر کہ وہ اپنے بچہ کو (قتلِ سر پر راضی ہو کر) دریا میں  
ڈال رہی تھی۔ اور تو دو قدم چلتا ہوا بھی ڈرتا ہے اور یہ  
تیرے ایمان کے نقصان کا باعث ہے (جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ)

لَوْ أَنَّ رِبْكَ  
بَرَّكَ عَنْ  
تَكَادُ تَوَجَّعُ  
عَلَى قَلْبِكَ ۖ  
أَيْنَ أَنْتُمْ وَالْ  
الْأَكْلُ بِاللَّيْلِ  
سُتَّةً ۖ أَقْعَدُ  
الْإِيمَانُ ۖ تَا  
أَبْوَابِ الْخَلْقِ  
أَفْعَلُ ۖ تَقْلَعُ  
تَسْمَعُ غَيْرَ الْحَرِّ  
السَّيَّاحَةُ تَأْتِي  
بِأَعْوَامٍ كَثِيرَةٍ  
وَتَنْتَرِبُ وَر  
وَحَالَةَ الْأ  
حَقِيقَةِ ۖ وَ  
تَحَقَّقَتْ وَ  
وَلَا عَطَا  
عَلَابُ عَنْ  
يَا أُمِّ  
كَالْفِ  
إِذَا  
أ

سی بندہ کو اپنی طرف سے متوجس بنانا ہے۔  
بخشتا ہے۔ یہاں  
دوس ہوئے کی وجہ سے  
لو فرشتوں کے ساتھ  
کے پاس آتے جاتے  
کی گفتگو اس کو  
م رکھتا ہے سُن لے  
اور اس کے  
گفتگو سے مانوس و  
کے اور فرشتوں کے  
میں فرشتوں سے  
کی صورت زیادہ  
بعد بھر پر ڈال دیا  
رے آتا ہے۔ اس  
ہے اور اس کے  
دلِ قلب کی طرف  
اس وقت وحی کی گئی  
کا راز آشکارہ  
اندیشہ ہوا کہ  
ن کے دریا میں  
رکجو (درنہ) تجھ سے  
نہی ہو کر (دریا میں  
ڈرتا ہے اور یہ  
شارخاوندی ہے کہ

لَوْلَا اَنْ رَبَّنَا عَلٰی قَلْبِهَا هٰذَا هَلْكَ اِذَا اخْفَتَ فِي  
بِرْءٍ عِنْدَ انْقِطَاعِ مُرَادِكَ وَمَا لَكَ بِحَتِّ  
تَكَادُ تَوَجُّعُ اِلَى الْخَلْقِ وَالسَّبَبِ بِرَبِّطِ حَيْثُ  
عَلَى قَلْبِكَ يَا نَقْصَ الْخَوَّجِدِ وَالْعِلْمِ وَالْتَقْوَى  
اِنَّ اَنْتُمْ وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ حَالَةٍ يَا مُدْبِرُ  
الْاَكْلِ بِاللَّيْلِ نَفَاقٍ وَالْاَكْلِ بِالصَّنْعَةِ  
سُنَّةٍ يَا قَعْلُ مَعَ هَذِهِ السَّنَةِ حَتَّى يَأْتِيَ  
الْاَيَّامُ يَا تَاْخُذُ الصَّنْعَةَ فِي يَدِكَ وَتَغْلِقُ  
اَبْوَابَ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ حَيْثُ يُخْرِجُ اَنْ  
اُقْعَدُ بِقَلْبِكَ فِي دَارِ عِلْمِهِمْ اَعْنَى اَصَمٍّ وَلَا  
تَسْمَعُ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَرَى غَيْرَ فَضْلِ الْحَقِّ بِقَلْبِكَ  
الْاَيَّامُ تَأْتِي الْاَنْفَاقُ اَرْضٍ مَعَ السَّحَابَةِ  
يَا عَوَامُ كَيْسَ اَحَدُكُمْ اِذَا الْحَقُّ شَيْئًا اَخَذَهُ  
وَتَخَرَّبَ وَسَافَرَ حَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ  
وَحَالَةَ الْاَخْذِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
حَقِيقَةً يَا مَا اِذَا تَرَفَّتْ دَرَجَتُهُ وَ  
تَحَقَّقَتْ وَلَا يَتُّ لَا يَحْطُرُ بِقَلْبِهِ اَحَدٌ  
وَلَا عَطَاءٌ يَا تَأْتِيهِ الْاَشْيَاءُ وَهُوَ  
غَائِبٌ عَنْهَا يُسْمِرُ لَهُ تَنَاوُلَهَا  
يَا اُمَّ مُوسَى اِذَا اخْفَتَ عَلَيْهِ  
كَالْقَيْهِ فِي الْيَمِّ وَاَنْتَ  
اِذَا اخْفَتَ عَلَى دِينِكَ  
اَلَيْ قَلْبَكَ اِلَى

اللَّهُ

ۛ

اگر ہم والدہ موسیٰ کے قلب پر (صبر کی) گرہ نہ باندھتے تو وہ (بیچ کر)  
راز کو ظاہر کر دیتیں۔ اسی طرح جب اپنے بیابان (توکل میں) مُراد  
و مقصود کو منقطع ہونے کے وقت تجھ کو یہاں تک اندیشہ بڑھے کہ  
کیا عجب ہے مخلوق اور سبب کی طرف رُجوع کرے تو اس وقت  
تیرے قلب پر (صبر کی) گرہ لگائی جائے گی (اور منجانب اللہ حفاظت  
کا سامان ہوگا) اے توحید و علم و تقویٰ میں نقصان والو۔ تم ہر  
حالت میں توبہ کرنے سے کہاں دُور چلے گئے؟ اے بد نصیب، دین  
بچ کر کھانا نفاق ہے اور کسب کے ذریعہ سے کھانا سُنت ہے۔  
اس سُنت کو لے کر بیٹھ جا۔ یہاں تک کہ ایمان ماحصل ہو تجھے ہاتھ سے  
کسی پیشے کو اختیار کرنا اور اپنے قلب سے دروازے کے مخلوق کو بند  
کرنا چاہیے۔ اس وقت نکلیو یا بیٹھا رہو کہ (اب اطمینان ہے) اس  
کے خاندان علم میں اندھا اور بہرا بن کر چلتا پھرتا رہے گا کہ حق کے سوا  
نہ کسی کی سُننے کا اور نہ فضل حق کے سوا کچھ نظر آئے گا اس کے بعد حسیا  
نصیب ہوگی کہ (خدائی) پہرہ چوکی کے ساتھ تو اطراف زمین میں پھریگا  
اے عوام جب تم میں کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو کیا مخلوق سے  
لینے کی حالت میں مسافرت و سیاحت اختیار نہیں کرتا؟ اور ترقی ترقی  
سے لینے کی حالت تو حقیقی ہے (پس اس میں سیاحت ہو تو  
کیا بیمد ہے) ہاں جب اس کا درجہ ترقی پاتا اور اس کی دلالت  
متحقق ہو جاتی ہے تب اس کے قلب میں لینے دینے کا خطرہ بھی نہیں  
گزرتا۔ اشیاء اس کے پاس آتی ہیں اور وہ اُن سے غائب ہوتا ہے  
ان اشیاء کا استعمال اس کے مقصوم میں ہوتا ہے اس لئے اُن کا  
آنا ضرور ہے) اے والدہ موسیٰ جب تم کو اپنے بچہ کا خون ہو  
(کہ فرعون اِطلاع پا کر قتل نہ کر دے) تو ان کو دریا میں ڈال دیجو  
(اسی طرح اے بندہ مومن) جب تجھ کو اپنے دین کا اندیشہ ہو  
کہ کہیں جاتا نہ رہے) تو اپنے قلب کو خدا کی طرف ڈال دے اور

سَلَّمَ قَلْبَكَ إِلَيْهِ ۖ سَلَّمَ أَهْلَكَ إِلَيْهِ ۖ قُلْ أَنْتَ  
 الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْحَيَافَةِ فِي الْإِهْلِ وَالْكَوْلَةِ  
 مَعْرِفَتِكَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّتِكَ لَهُ كَمَثَلِ  
 هُمَيْنٍ فِي وَسْطِهِ ۖ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ هُوَ مَعَكَ ۖ  
 فَتَنَامُ مَعَ الْقَدَرِ وَتَسْمَعُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقَلْبِ  
 وَاللَّهْوِ ثُمَّ وَاللهِ إِنْ أَحْوَالَ الْأَوْلِيَاءِ كَحَوَالِ  
 الْأَنْبِيَاءِ ۖ لَكِنْ لَقَبُهُمْ غَيْرُ الْقَلْبِ هُمْ الْأَنْبِيَاءُ  
 وَالْمُرْسَلُونَ لَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ ۖ  
 لَا تَهْمُ حَوَاصِلُ الْحَقَائِقِ ۖ يَا عَبْدَ الْهَوَى وَالطَّبَعِ  
 يَا عَبْدَ الشَّوَاهِدِ وَالْحَمْدِ ۖ مَا جَعَلَ بِكَ الْقَلَمُ وَ  
 سَبَقَ بِكَ الْعِلْمُ مِنَ الْقَسَامِ لَا بَدْنَ مِنْ اسْتَيْفَا  
 بِمَا ۖ لَكِنَّ الشَّانَ هَلْ تَأْخُذُ هَارِيكَ أَوْ مَدَّ  
 تَوَجُّدَكَ أَوْ تَقْوَى لَكَ مَعَ التَّوَجُّدِ مِنْ أَسْرَارِ  
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِ عَبْدٍ لَا يَطْلُمُ عَلَيْهِ  
 الشَّيْطَانُ وَلَا الْعُقُولُ وَلَا الْمَلَكُ ۖ أَطْلُبُ  
 الْقُرْبَ مِنْ بَابِ فَتَاكَ ۖ إِذَا ارْصَنْتَ أَحَبَّكَ ۖ  
 فَإِذَا أَحَبَّكَ أَطْلَعَكَ ۖ أَصْبَحَكَ ۖ كُنْتُ  
 أَبْدًا فِي صُحْبَتِهِ مَعَ عِلْمِكَ وَالْعَابِدُ  
 يَصْبِرُ بِوَعْدَاتِهِ ۖ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْمُرِيدَ  
 هَذَا إِلَّا الْعَالِفُ ۖ أَنْتَ مُتَحَوِّلٌ ۖ  
 فَإِنْ وَافَقْتَ اللَّهَ فِي ذَلِكَ  
 وَإِلَّا فَأَنْتَ مَطْرُودٌ ۖ  
 كُنَّا لَمْ يَشَأْ حَلْفُهُمْ  
 وَنَحْنُ كَالدَّارَةِ

قلب کو اسی کے سپرد کر دے۔ اپنے متعلقین کو بھی اسی کے حوالہ کر اور  
 عرض کر کہ (بار خدا یا) تو ہی سفر کا رفیق ہے اور (تو ہی) بال تپوں  
 کے متعلق ہمارے پیچھے محافظ کا راساز۔ حق تعالیٰ کی معرفت و محبت  
 ایسی ہے جیسے گرمی (روپیوں کی) ہمیائی کہ جدھر بھی جائے گا وہ تیرے  
 ساتھ رہے گی۔ پس تو قدر ہی کی معیت میں سوئے گا اور قدرت و  
 قادر ہی کی سنے گا۔ واللہ باللہ اور اللہ کے حالات انبیاء کے سے حالت  
 میں مگر ان کا لقب دوسرا ہے اور ان کا لقب دوسرا۔ انبیاء و  
 مرسلین کے پاس (قبریں) منکر نکیر نہیں آتے اس لئے کہ وہ تو  
 مخلوق کے شفیق ہیں (پھر ان سے سوال اور حساب و کتاب کیسا)  
 اسی طرح ادیاء سے بھی حساب نہ لیا جائے گا کیونکہ وہ بھی مخلوق میں  
 خاصان خدا ہیں۔ اے بندہ خواہش و طبیعت اور اے بندہ حمد  
 شاعر۔ جس جس مقصود کے متعلق قلم چل چکا اور علم ازلی واقع  
 ہو چکا اس کا لینا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ باقی بات اتنی ہے  
 کہ ان کو اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے ۖ اور اپنے آپ کو وجود  
 بناتا ہے یا مفقود ۖ توحید کی معیت میں بندہ کے قلب کے اندر  
 ۵ سرار خداوندی میں سے ایک ایسا راز ہوتا ہے جس پر شیطان  
 آگاہ ہوتا ہے نہ عقول اور نہ فرشتہ۔ اپنے دروازہ فنا بت سے  
 قرب کا طالب ہو۔ جب تو (قضا و قدر پر پوری طرح) راضی ہو جائے گا  
 تب وہ تجھ کو (اسرار پر) آگاہ کرے گا اور اپنی مصاحبت میں لے لے گا  
 کہ تو اپنے علم کے ساتھ ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے اور مابعد کو عبادت  
 کی وجہ سے اس کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ اس کا علم کہ یہ شخص زحما  
 طالب ہے، یا نہیں عارف ہی کو ہوا کرتا ہے۔ تجھے چاہیے کہ حارث کا  
 حکوم بنا رہے۔ پس اگر اس مضمون میں تو نے اللہ کی موافقت کی  
 تو (ہر طرح کی خوبی حاصل ہوگی) ورنہ تو راندہ درگاہ ہو جائے گا  
 ہم اہل معرفت کے پیچھے چلا کرتے تھے۔ جیسے خاک کے ذرے تاک

اسی کے حوالہ کر اور  
اور تو ہی بال بچوں  
نے کی معرفت و محبت  
مصر بھی جائے گا دیر سے  
وئے گا اور قدرت و  
ات انبیاء کے سے حال  
دوسرا۔ انبیاء و  
اس لئے کہ وہ تو  
سب و کتاب کیسا  
کیونکہ وہ بھی مخلوق میں  
اور اسے بندہ حمد  
علم ازلی واقع  
باقی بات اتنی ہے  
اور اپنے آپ کو موجود  
کہ قلب کے اندر  
ہے جس پر شیطان  
وہ فنا بیت سے  
روح راضی ہو جائے گا  
محبت میں لے لے گا  
ہے اور عابد کو عبادت  
م کہ یہ شخص (سچا)  
چاہیے کہ مارن کا  
شد کی موافقت کی  
در گاہ ہو جائے گا  
کے ذرے تاک

لَسْتَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ كَلِمَاتٍ إِلَّا خَوَّلَ : مَنِ اسْتَعْلَى  
بِرَأْيِهِ ضَلَّ : وَبَعْدَ كَلَامٍ قَالَ : وَبِكَوْنٍ نَائِبٍ  
الرَّسُولُ فِي الْمَتَابَعَةِ يَتَرَكُ تَعْرِيفَكَ : يَأْخُذُ  
تَعْرِيفُ خُذُ : يَتَرَكُ الْمَتْرُوكَ : وَيَأْخُذُ الْمَخُودَ  
يُعْنِي لَكَ الْإِمْرُ كَفَالَيْنِ الصُّبْحِ : بِجَدِّدٍ  
عَلَى الْعَبْدِ تَوَكُّبِ الْوُجُودِ تَارَةً وَالْفَنَاءِ  
تَارَةً : تَارَةً يَقُولُ يَقْبَلُ الْحَقُّ عَلَيْهِ :  
وَتَارَةً يُوجَدُ فَيُخَيَّرُ عَنِ الْحَقِّ :  
رَوَى قَلْبِي عَنْ رَبِّي : إِنْ جَعَلَ لِحُلُوكِكَ  
بَابَيْنِ : بَابٌ إِلَى الْخَلْقِ وَبَابٌ إِلَى  
الْحَقِّ : تَوَدَّى حُقُوقَ الْخَلْقِ وَتَوَدَّى  
حُقُوقَ الْحَقِّ أَصْحَابِ الْخَلْقِ لِلْحَقِّ  
فَعَلَيْكَ أَشْرُ الْخَلْقِ : وَبَدُومَ لَكَ  
قُرْبُ الْحَقِّ : أَلْخَلْقُ مَا سَوَى الْحَقِّ  
وَهَذَا مَعْنَى يَعْمُرُ جَمِيعَ الْأَحْوَالِ  
مَعْنَى مَصِيبَتِكَ الْخَلْقُ يَصِيبُكَ  
لَهُمْ : بَعْدَ مَصِيبَةِ الْحَقِّ أَصْحَابِ  
الْخَلْقِ : فَإِذَا أَصِيبَتْ الْخَلْقُ  
بَعْدَ مَصِيبَةِ الْحَقِّ فَأَنْتَ  
مَعَ الْحَقِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ :  
عَلَامَةُ مَصِيبَتِكَ لِلْخَلْقِ  
أَنَّكَ لَا تَرَى النِّقَمَ  
وَالضَّرَّ مِنْ جَانِبِ  
الْخَلْقِ : بَلِ

:

ان سے (شاہی رہا میں) داخلہ کے الفاظ حاصل کر لیں۔ جس نے اپنی  
رائے پر اعتماد کیا (اور شیخ کی ضرورت نہ سمجھی) وہ گمراہ ہوا۔ (کچھ تقریر  
کے بعد فرمایا) اور (آخر کار بندہ مومن) اتباع میں رسول کا نائب  
بن جاتا ہے کہ ترک و اخذ کرتا رہتا ہے یعنی جو چیز چھوڑنے کے قابل  
ہے اس کو چھوڑتا ہے اور جو لینے کے قابل ہے اس کو لیتا ہے۔  
(اور یہ) امر (کہ کون چیز چھوڑی جائے اور کیا چیز لی جائے) تیرے لئے  
(اتباع رسول کی برکت سے) ایسی روشن ہو جائے گی جیسے صبح کی  
پوکا پھٹنا۔ بندہ کو کبھی وجود کا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور کبھی فنا کا۔ کبھی  
وہ (فنا ہو کر محو اور) مفقود ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ اس پر  
متوجہ ہو اور کبھی موجود ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے (مخلوق  
کو اس کے احکام کی) اطلاع دے (چنانچہ بزگوں کا قول ہے کہ)  
میرا قلب اپنے رب سے (بلا واسطہ) روایت کیا کرتا ہے۔ اپنی خلوت  
کے دور وازہ بنا۔ ایک مخلوق کی طرف اور دوسرا حق تعالیٰ  
کی طرف کہ (تبلیغ و ہدایت کے ذریعہ سے) مخلوق کے حقوق  
بھی ادا ہوتے رہیں۔ مخلوق کی صحبت حق تعالیٰ ہی کے لئے  
اختیار کرتا کہ مخلوق کے شر سے تیری حفاظت ہوتی رہے  
اور قرب حق تیرے لئے دائمی رہے۔ حق کے سوا سب چیز  
خلق میں داخل ہے اور یہ معنی جملہ حالات کو شامل ہیں۔ مخلوق  
کی صحبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ تو ان کی خیر خواہی کرے حق تعالیٰ  
کی صحبت کے بعد مخلوق کی صحبت اختیار کیجیو۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ  
کی صحبت کے بعد تو مخلوق کی صحبت اختیار کرے گا تو تو  
حق تعالیٰ ہی کی معیت میں رہے گا نہ کہ مخلوق کی معیت میں اور  
تیری (اللہ واسطہ) مخلوق کی صحبت رکھنے کی شناخت یہ ہے  
کہ نفع اور نقصان مخلوق کی جانب سے نہ سمجھے بلکہ (یوں سمجھے کہ)  
اور (عبادت و ریاضت سے) حق تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہوتے رہیں

الْكُلِّ مَسْكُونٍ عَلَيْكَ مَسْكُونُونَ ۖ قُلُوبًا كَلَّتْ  
 مِنْ طَعَامٍ فَضِيلَةٍ وَصَمِعَتْ حَيْثُ رَأَتْ قُرْحًا  
 قُرِيحًا ۖ حَاطَبَ اللَّهُ تَوَلَّوْهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ  
 الْمَوْتِ ۖ يُخَاطَبُونَ فِي الْقِيَامَةِ ۖ وَاحِدًا أَوْ أَفْرَادًا  
 يُخَاطَبُونَ فِي الدُّنْيَا ۖ أَبُو الْقَاسِمِ الْجَنِيدُ قَالَ  
 تَكَلَّمْتُ الْأَبْعَدَ شَهَادَةً أَرْبَعِينَ مِنَ الْأَبْدَانِ  
 مِنْ مَجْلَمِهِمُ الْبَتَرِيِّ السَّقَطِيِّ وَكَمْ يَفْعَلُ بِقَوْمِهِمْ  
 حَتَّى رَأَى الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
 يَقُولُ يَا جَنِيدُ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّ قَدْ أَنْ  
 لَكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ الْأَنْ ۖ إِنْ أَرَدْتَ الْحَيَاةَ وَالْزَّيَادَةَ  
 وَالثَّبَاتَ فَافْعَلْ مَا نَقُولُ ۖ وَإِلَّا فَالْوَيْلُ لَكَ ۖ  
 عِنْدَ الصَّلَاةِ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَعِنْدَ الْمَلَائِكَةِ  
 أَيْضًا تَسْتَقْبِلُ قِبْلَةً ۖ وَهُوَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بَوَّجَهُ  
 قَلْبُكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ ۖ كَمَا اسْتَقْبَلْتَ بَوَّجَهُ  
 الْكُفَّةَ ۖ فَإِنْ اسْتَقْبَلْتَ بَوَّجَهُ الْخَلْقِ عِنْدَ  
 الْأَقَاتِ كَانَ إِيْمَانُكَ بِاطِلًا ۖ لِأَنَّ الْبَلَاءَ عِنْدَ  
 الْإِيْمَانِ مُنْكَسَرٌ ۖ وَإِنِ اسْتَقْبَلْتَ قُلُوبَ فِيهِ كَيْدٌ ۖ  
 لَكِنَّ الْإِيْمَانُ قُلُوبَ الْعَوَامِ لِلدُّنْيَا وَالْخَوَاصِّ يَحِظُ  
 الْأَخْوَى وَالْخَوَاصُّ الْخَوَاصِّ تَكْسِرُ قُلُوبَهُمْ لِقَوَاتِ  
 الْمَوْتِ ۖ أَوْ الْحِجَابِ وَقَدْ بَعْدَ الْكُفْرِ ۖ لِكُلِّ  
 أَحَدٍ إِيْمَانٌ يُخَصُّ ۖ إِلَّا أَحَادُ أَفْرَادًا  
 وَإِنِ اسْتَقْبَلْتَ لِحْجَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ  
 سَمِعَ عَنْ قَوْلِ الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سب (یا نقصان پہونچانے میں) تجھ پر مسلط کئے گئے ہیں (یا نفع پہونچانے میں) مسخر بنائے گئے ہیں۔ (اللہ والوں کے) مطلوب نے اس کے فضل کا کھانا کھایا اور اس کی باتیں سنی اور اس کے قرب کی فرحت دیکھی ہے۔ اللہ نے ان کے قلوب سے دُنیا میں قبل از موت ہی خطاب فرمایا (اور اجسام سے) قیامت میں خطاب کیا جائے گا اور اکا دکا ایسے بھی ہیں جن سے دُنیا ہی میں خطاب کیا جاتا ہے۔ ابو القاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ابدال کی شہادت ہوئے بغیر کہ ان چالیس میں سری سقطی بھی داخل ہیں وعظ نہیں فرمایا اور ان چالیس کے ارشاد پر بھی عمل نہ کیا یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے جنید لوگوں کو وعظ کرو کہ اب تمہارے وعظ کہنے کا وقت آگیا۔ اگر تو حق اور ترقی اور استقامت کا خواہاں ہے تو جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر عمل کرو ورنہ تیرے لئے ہلاکت ہے۔ نماز کے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور مصیبت کے وقت بھی ایک قبلہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے قلب کا منہ حق تعالیٰ کی طرف کرے جیسا کہ (نماز کے وقت) تو نے اپنا منہ کعبہ کی طرف کر لیا تھا۔ پس اگر مصائب کے وقت تو نے اپنا منہ مخلوق کی طرف کیا (کہ کاش کوئی اگر میری مصیبت دور کر دے) تو بس تیرا ایمان باطل ہوا۔ ایمان کے وقت مصیبت خود شکستہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت میں دلوں کا شکستہ ہونا کبیرہ گناہ ہے۔ ہاں عوام الناس کے دلوں کا ٹوٹنا دُنیا کے لئے ہمارا تباہی اور خواص کا حرج آخرت کے لئے اور اخص الخواص کے دلوں کا ٹوٹنا مولے کے ہاتھ سے جاتے رہنے پر ہوتا ہے یا پردہ اٹھ جانے کے بعد پردہ پڑ جانے سے۔ (غرض) ہر شخص کے لئے ایک شکستگی ہے جو اس کے لئے مخصوص ہے۔ بجز اکا دکا افراد کے کہ ان کی شکستگی صرف حق تعالیٰ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

آپ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ دَعَاءَ مُلْحُونًا ۖ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ  
 دَعَاءَ مُتَمَتِّعًا مُسْتَعِثًّا فِيهِ ۖ أَنَا وَإِلَاقِيَاءُ  
 مِنْ أُمَّتِي بُرَاءٌ مِنَ التَّكَلُّفِ ۖ قَدْ يَغْلِبُ  
 الْمُؤْمِنُ الرِّجَاءُ ۖ يَنْظُرُ إِلَى دِيْوَانِ مَعَاصِيهِ  
 فَلَا يَجِدُ فِيهِ مَعْصِيَةً ۖ لَقِنَ الرَّشِدَ مِنْ  
 حَالِ صِفَرٍ مِنْ كِتَابِ إِلَى مُقَرَّبِي إِلَى  
 يَحْمِلُ ۖ قَدْ يَكُونُ هَذَا وَهُوَ نَادِرٌ فَلَا  
 يُرَى لَهُ مَعْصِيَةٌ وَفِي دِيْوَانِ الْأَوَامِرِ  
 فَلَا يَرَى لَهُ أَمْرًا مَثْرُوكًا فَيَقْضَى عَلَيْهِ  
 بِتَوَرُّعٍ مَعْصِيَةٍ لَكِنَّا يَهْلِكُ بِشَعْرِ  
 يَتَذَارَكُ فَيَتَوَبُّ فَتَكُونُ تِلْكَ  
 الْمَعْصِيَةُ سَائِقَةً ۖ كَالْعَقَّةِ عَلَى  
 رَأْسِهِ هَذَا الذَّنْبُ فِي حَقِّ هَذَا  
 الْمُؤْمِنِ الصَّالِحِ لَنْ كَذِبٌ أَدْمَكِيكَ  
 السَّلَامُ وَهَذَا أَنَا دُرُشَادٌ لَا يَلْقَوْتُ  
 إِلَيْهِ وَلَا يَنْبَأُ بِهِ إِلَّا رَادٌّ فِي النَّفْسِ  
 لَرَادَّ تَيْنٍ وَهَذَا صَدِّاقٌ ۖ إِرَادَةُ  
 مَا سَوَى الْحَقِّ قَدْ إِرَادَةُ الْحَقِّ ۖ  
 فَهَمَّا يَضْطَلِحَانِ وَتَقْتَلِبَانِ إِلَى  
 أَنْ يَتِمَّ أَرْبَعُونَ سَنَةً ۖ وَهُوَ مَقْضَى  
 تَوَلَّى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَلَاءٍ  
 أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمْ  
 يَغْلِبْ خَبْرًا

پوچھا کیا حق تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو کانے کے طرز پر ہو آجے  
 جواب دیا کہ وہ دعا مراد ہے جس میں نفع ہو اور قافیہ اور جمع کی بندش ہو  
 کہ اس میں تکلف کو دخل ہوتا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ میں اور  
 میرے پرہیزگار اُمتی تکلف سے بری ہیں۔ کبھی مومن پر رہا کا غلبہ  
 ہوتا ہے کہ اپنے رجسٹر معصیت کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی معصیت  
 بھی نظر نہیں آتی (کیونکہ) بچپن ہی سے اس کو صلاحیت تلقین  
 کی گئی تھی (کہ ہوش آتے ہی) کتاب لے کر (بغرض تحصیل علم)  
 قاری کے پاس گیا یا (بغرض عمل و عبادت) محراب کی طرف  
 ایسا کبھی ہوا کرتا ہے اگرچہ نادر ہے۔ الغرض اس کو اپنی کوئی  
 معصیت ہی نظر نہیں آتی اور رجسٹر احکامات پر نظر ڈالتا ہے تو  
 کوئی حکم ایسا نہیں پاتا جس کو چھوڑ دیا ہو۔ تب کسی قسم کی معصیت  
 کا اس کے لئے (منجانب اللہ) حکم کیا جاتا ہے تاکہ (اپنی بے گناہی  
 پر مغرور ہو کر) تباہ نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ (اس معصیت کا  
 مرتکب ہو کر فوراً ہی اس کی تلافی اور توبہ کرتا ہے۔ پس یہ معصیت  
 اس کے لئے امر تقدیری ہوتا ہے جیسے سر میں ٹھوکا۔ اس سچے مومن  
 کے حق میں یہ گناہ ایسا ہوتا ہے جیسا آدم علیہ السلام کا گناہ  
 تھا (کہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا اس لئے ہو کر رہا) مگر ایسا شاذ و نادر  
 ہوتا ہے کہ نہ اس کی طرف التفات کرنا چاہیئے نہ توبہ۔ نفس میں دو  
 قسم کے ارادے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔  
 ایک ارادہ ماسوی اللہ کا اور دوسرا ارادہ حق تعالیٰ شاذ  
 کا۔ پس یہ دونوں باہم مصالحت اور جنگ کرتے رہتے ہیں  
 (کہ کبھی یہ غالب آیا اور کبھی وہ) یہاں تک کہ چالیس سال  
 پورے ہو جاتے ہیں (اور اب جنگ ختم ہو کر ایک کی فتح ہو جاتی  
 ہے) اور یہی مطلب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اس ارشاد کا کہ جس کی عمر چالیس سال کی ہو گئی اور اس کا خیر

کئے ہیں یا نسخ ہو چکا  
 اس کے مطلوب نے  
 اور اس کے قرب کی  
 از موت ہی خطاب فرمایا  
 اُتار دیا ایسے بھی ہیں  
 بدرجہ اللہ علیہ نے  
 اس سری سقطی بھی  
 ارشاد پر بھی عمل نہ  
 کلمہ کو (غالب میں) دیکھا  
 نہ تباہی و عذاب کہنے  
 کا خواہاں ہے تو  
 تباہی کے وقت  
 بھی ایک قبہ کی  
 حق تعالیٰ کی طرف  
 کر لیا تھا پس اگر  
 کہ کاش کوئی اگر  
 اور ایمان کے وقت  
 اس کا منکسر ہونا  
 دنیا کے لئے ہوا کرتا ہے  
 اس کے دلوں کا ٹوٹنا  
 وہ اٹھ جانے کے  
 ہکٹتی ہے جو اس  
 کی شکستگی صرف  
 اور ارشاد کا مطلب



تَرَكَ فَلَيْسَتْ حَقُّهُ إِلَى النَّارِ إِشَارَةٌ إِلَى هَذَا  
الْأَصْلِ يَا إِبْرَاهِيمَ بَيَانُ الطَّرِيقِ الظَّاهِرِ ظَنُّهُ  
وَرُؤْيَا الْبَاطِنِ انْفِطَامٌ مَا دُمْتَ تَعْرِفُ مَا  
سِوَاهُ وَبَعْرِقَتِكَ كَأَنَّكَ كَهْوَسٌ تَارَةً كَلْبُهُمْ  
وَتَارَةً تَنْزِلُ لَهُمْ هَذِهِ الدَّارُ لِيَمَّا طَرِيقًا  
مَلَامَةً الْوَرَى إِلَّا سِتْغْنَاءُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي  
كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَنَاعَةُ بِاللَّهِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ وَالرَّجُوعُ  
إِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِنْ أَبَتْ نَفْسُكَ إِلَّا إِدْعَاءُ  
الْوَلَايَةِ خَدَّ هَذَا هَذِهِ الْخُصَالِ إِنْ لَمْ تَقِفْ  
فَلَسْتَ بِوَرَى لَا يَبْنِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَسُدَّ خُلَّ  
عَلَى الْمُلُوكِ إِلَّا بَعْدَ انْقِطَاعِ أَيْمَانِهِ وَرِثْقَاتِهِ  
وَقُوَّةِ عَلَيْهِ بِاللَّهِ وَرُحْمَةً وَتُسْكِينِ  
مِنْ الْمَغْرَقَةِ وَالْأَشْيِ بِاللَّهِ قَدْ خَلُّونَ  
إِلَيْهِمْ يَقْوَى وَيُجْرِعُونَ عَنْهُمْ يَقْوَى  
كُنْتُ أَصْغَبُ بَعْضَ النَّاسِ  
يُحَدِّثُنِي كُلَّ مَا دَخَلَ جُرَى لِي وَ  
يَجُورِي لِي وَكَانَ يَمُشِي مَعَهُ  
صَبِيٌّ مُسْتَحْسَنٌ وَيَدْخُلُ  
إِلَى السَّلَاطِينِ فَخَطَرُ  
بِقُلِّي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ  
فَقَالَ يَا وَلَدِي هَذَا  
الصَّبِيُّ هُوَ فِي  
رَبَابٍ وَ  
أَخَافُ

اس کے شر پر غالب نہ ہوا (جس سے معلوم ہوا کہ اس مدت کی جنگ  
میں شر کو فتح ہوئی اور خیر کو شکست) پس وہ جہنم کی تباری کرے  
کہ اب اصلاح کی توقع نہیں) یہ اسی اصل کی طرف اشارہ  
ہے کہ (اصلاح کا زمانہ چالیس سال عمر سے قبل ہی قبل ہے)  
آئے بیان طریقت کے منسکر۔ ظاہر (یعنی شریعت) تو دیا ہے  
کہ تربیت اُسی کے دودھ سے ہوتی ہے (اور نگاہ باطن دودھ  
پھوڑنے کا زمانہ ہے) کہ جملہ مخلوق سے زہد اختیار کر کہ صرف  
حق تعالیٰ کی تربیت پر نظر ہو) جب تک تو ماسوی اللہ سے واقف  
رہے گا اور وہ تجھ سے واقف رہیں گے اس وقت تک تو لہوس  
کہلائے گا کہ کبھی ان کا تابع بنے گا اور کبھی ان کے سامنے جھکے گا۔ اس گھر  
کے ہی دو طریق ہیں (یعنی شریعت اور طریقت) ولی کی علامت  
یہ ہے کہ اللہ کے بھروسہ پر ہر چیز سے استغنا ہو اور ہر شے کو چھوڑ کر  
اللہ پر قناعت ہو اور ہر بات میں اللہ کی طرف رجوع ہو۔ پھر اگر  
ولایت کا دعویٰ کئے بغیر تیرا نفس مانتا ہی نہیں تو ان خصلتوں سے  
نفس کی حد بندی کر اور اگر وہ ان پر نہ ٹھہرے تو مرگزدی نہیں ہے  
عالم کو زیبا نہیں کہ بادشاہوں کے پاس جائے مگر اس کے بعد کہ  
ایمان و اتقا مضبوط اور علم حق اور زہد قوی اور معرفت و انس  
باللہ راسخ ہو جائے اس وقت علماء کا سلاطین کے پاس جانا بھی  
قوتوں کے ساتھ ہوگا اور نکلنا بھی قوتوں کے ساتھ۔ میں ایک  
بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا (جن کی کشف کی یہ حالت تھی کہ  
میرے گذشتہ و آئندہ واقعات مجھ سے بیان کر دیا کرتے تھے  
ان کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہا کرتا اور وہ سلاطین کے پاس  
آتے جاتے تھے۔ اس کے متعلق میرے دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ یہ دونوں  
باتیں تو اہل اللہ کی شان کے خلاف ہیں پس فرمانے لگے کہ صاحبزادہ  
اس لڑکے کا تو یہ قصہ ہے کہ وہ خانقاہ میں رہتا ہے اور اگر اس کو وہاں

اِنْ تَرَكَتْهُ هُنَاكَ هَلَكُوكُمُ اِيْمًا ۚ وَ اَتَاكَ مَحْيٰى  
 عَلَى السَّلَاطِيْنِ قَلِيْسٌ لِيْ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ ۚ وَ  
 اِنَّمَا اَدْخَلُ اِيْكُمْ اَعْظَمَ وَ اَكْثَفَ لَهُمْ  
 طَرَفُ الْعَدْلِ ۚ اَنْ تَحْرُقَ فِيْ هُمِيَّتِكُمْ خَلْلٌ  
 وَ تَحْنُ نَصَحَتُهُمْ بِاَلَا دِيْب ۚ سَاَلَ سَائِلٌ  
 اِذَا كَانَ الطَّعَامُ مُفْتَضِلًا كَيْفَ يَصِحُّ  
 الصِّيَامُ وَ الصَّلَاةُ ۚ فَقَالَ اَلْخَلْلُ بَيْنَ  
 وَ الْحَرَامِ بَيْنَ ۚ اَلشَّرُّ بَيْنَ لَكَ  
 وَ التَّوَقُّفُ اَيْضًا ۚ اِذَا قَالَ لَكَ اَنْفَلَا لَا  
 فَهُوَ حَرَامٌ ۚ وَ اِنْ قَالَ نَعَمْ فَهُوَ حَلَالٌ ۚ  
 وَ اِنْ سَكَتَ فَلَمْ يَقُلْ نَعَمْ وَلَا لَا فَهُوَ  
 شُبُهَةٌ ۚ اِنْ عَدِمْتَ الْمَأْكُوْلَ فَارْتَوِ  
 صَبَرْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ الْقَنَاعَةُ ۚ تَدْرِي  
 كَمْ عِنْدَهُ مِنَ الطَّعَامَاتِ وَ الصُّوْمِ اَلْقَلِيلُ  
 لَا يَغْبِطُهَا ۚ اِنَّمَا مَرُّ اَدَاةٍ مِنْكَ  
 قُلُوبٌ مَّاءٍ مِنَ الْاَكْلِ اِلَّا اَغْيَارُ ۚ  
 اَلرَّاهِدُ الْمُنَافِقُ ظَاهِرُهُ مَاءٌ وَ  
 بَاطِنُهُ مَكْدَرٌ ۚ اَلْهَفَارُ فِيْ عَدِيَّةٍ  
 وَ الْخُشُوْعُ فِيْ كَيْفِيَّةٍ وَ جَبَّةُ الطُّوْفِ  
 عَلِيَّةٌ وَ زُهْدُهُ كَفْيٌ يَدِيْهِ وَ  
 بَاطِنُهُ يَكْدِيْ بِنَفْسِهِ رَاحِبَةٌ  
 رَآى الْحَمْدُ وَ الدِّمَاقُ بِعَيْنَةٍ  
 طَائِعَةٌ اِلَى مَا يَكْبِيْ  
 النَّاسُ ۚ اَمَّا  
 الْعَارِفُ

ہو کر اس مدت کی جنگ  
 وہ جہنم کی تباری کرے  
 اس کی طرف اشارہ  
 سے قبل ہی قبل ہے  
 شریعت) تو دایہ ہے  
 و زنگاہ باطن دودھ  
 اختیار کر کہ صرف  
 سوئی اشہ سے واقف  
 وقت تک بواہوس  
 سامنے مجھے گا۔ اس گھر  
 ولی کی علامت  
 و ہر شے کو چھوڑ کر  
 رجوع ہو۔ پھر اگر  
 تو ان خصلتوں سے  
 تو ہرگز تو دلی نہیں ہے  
 مگر اس کے بعد کہ  
 اور معرفت و انس  
 کے پاس جانا بھی  
 ساتھ میں ایک  
 نفس کی یہ حالت تھی کہ  
 ن کر دیا کرتے تھے  
 ہ سلاطین کے پاس  
 پیدا ہوا کہ یہ دونوں  
 لکے کما جہزادہ  
 اور اگر اس کو ہاں

چھوڑ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ (اہل خانقاہ) اس کی (ناجاڑ محبت  
 کی) وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ باقی رہا میرا سلاطین کے پاس  
 آنا جانا سو مجھے سلاطین کی مطلق حاجت نہیں۔ میں جو ان کے  
 پاس جاتا ہوں تو صرف (اس لئے تاکہ ان کو نصیحت کروں اور  
 انصاف کے راستے ان کے لئے واضح کر دوں) ”صاحبوتم (بزرگوں  
 کی) صحبت اختیار کرتے ہو تو اس میں خلل پڑتا ہے (اس لئے نفع  
 نہیں ہوتا) اور ہم ان کی صحبت میں ادب کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ ایک  
 سائل نے سوال کیا کہ جب کھانا بھی گڑبڑ ہوا تو روزہ نماز ہی کیا دست  
 ہو گئے؟ آپ نے فرمایا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے  
 کہ شریعت نے (دونوں کو) تیرے لئے بیان کر دیا اور تامل بھی (فلاح  
 کر دیا کہ) جب قلب (کسی غذا کے متعلق) تجھ سے ناکرے تو وہ حرام  
 ہے اور جس کے متعلق ہاں کرے وہ حلال ہے اور اگر سکوت کرے  
 (کہ نہ ہاں کرے اور نہ نا) پس وہ مشتبہ ہے (کہ اس سے بھی  
 پرہیز کرنا چاہیے) اگر تجھ کو مرغوب طبع چیزیں میسر نہ آئیں اور  
 تو اپنے نفس کو صابر بنالے (کہ ان کی طلب میں قدم نہ بڑھائے)  
 تو اس کا نام قناعت ہے (اور یہی حاصل کرنے کے قابل چیز ہے ورنہ)  
 عبادتیں اور روزہ نماز تو تم کو معلوم ہی ہے کہ خدا کے پاس کتنی  
 کچھ ہیں (کہ کروڑ ہا فرشتے رات دن اسی میں مشغول ہیں) جن کی  
 اس کو پرواہی نہیں۔ بس اس کا مقصد و تجھ سے وہ قلب ہے جو  
 کرداروں اور اغیار سے صاف ہو۔ ریاکار زادہ کا بیرون صاف  
 ہوا کرتا ہے اور اندرون مکدر۔ زردی ہوتی ہے اس کے رخساروں  
 میں اور خشوع ہوتا ہے اس کے مؤنذہوں میں اور صوف کا جبہ ہوتا ہے  
 بدن پر اور زہد ہوتا ہے ہاتھوں کی پتھیلیوں میں۔ حالانکہ اس کا  
 باطن بھیک مانگا کرتا اور نفس مدح و ذم کی طرف متوجہ اور اکھ لوگوں کے  
 مال و متاع کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جو عارف ہوتا ہے اس کا

وَقَاهُمْ مِّنْ مَّكْرِهِمْ يَسُوْءٍ مِّنْ اِلْقَامٍ ۚ  
 اَقْسَامُ لُّغُوْسٍ وَّاَقْسَامُ تَتَعَلَّقُ بِهٖ جَهَنَّمُ  
 اَلْمَلِكُ ۚ كَاَنَّهُ اُسْتَاذُ دَارٍ ۚ عَاَزَمُ  
 جَبِيْشٌ ۚ مَعَ سَلَامَةِ سِرِّهٖ ۚ مَعَ صَفَاءِ  
 قَلْبِهٖ ۚ مَعَ رُوْيَةِ حَقَرَتِهٖ ۚ اَمْوَاجُ اَوَّلِهِ  
 تَتَلَاطَمُ ۚ بِحَارِ الدُّنْيَا ۚ لَا تَمْلَأُ  
 قَلْبَهٗ ۚ بِجَمِيْعِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ  
 اَلْاَرْضَيْنِ وَسَادِرُ الْمَوْجُوْدَاتِ بِكَامَاتِهٖ  
 اِلٰى قَلْبِهٖ مُتَلَا شَيْئًا ۚ هٰذِهِ صُوْرَةُ  
 الْعَارِفِ وَتِلْكَ صُوْرَةُ الشَّرَّاهِلِ ۚ مَا  
 عِنْدَكَ مِنْ هٰذَا اَخْبَرٌ ۚ فَلَمْ لَا تَقْطَعْ  
 لِسَانَكَ عَنِ الظَّنِّ فِي الْخَلْقِ ۚ يَا سَلَابِيْنَ  
 الدُّنْيَا يَطْرُقُ الْاٰخِرَةُ مِنْ اَيْدِيْ اَرْبَابِهَا  
 بِاجْمَعِ الْاِبَانَتِ ۚ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْتَوْبَةِ  
 مِنْ هٰؤُلَاءِ الْعَوَامِ ۚ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ  
 بِاللَّذُوْبِ مِنْ هٰؤُلَاءِ ۚ لَا خَيْرَ عِنْدَكُمْ  
 لَا رَجْمَ وَلَا دَوْحَ وَلَا نَجَاةَ وَلَا نَوَى  
 وَلَا دِيْنَ عِنْدَكُمْ ۚ وَامَّا دُنْيَاكُمْ فَلَا  
 بَقِيَّةَ ۚ تَاْخُذُوْنَ بِطَبَاقِكُمْ وَاَهْوِيْنَكُمْ  
 تَاْخُذُوْنَ الدُّنْيَا لَهَا لَا لِاٰخِرَةٍ ۚ  
 شَغْلُكُمْ مَعَكُمْ ۚ كَلَّا فِيْ عَلِيْكُمْ  
 يُشَيِّدُ بِنَاكَ كَلْبَهٗ اِلٰى  
 وَعَاظَ زَايِمَ وَبَلَّيَ ۚ  
 كَطَارُوتَا  
 وَ

ظاہر تو کسی مقسوم کے ساتھ ملوث ہوتا ہے خواہ وہ اپنے نفس کے  
 مقسوم ہوں (جیسے بی بی بچے مال اسباب وغیرہ) یا وہ مقسوم  
 ہوں جن کو اس کے ساتھ تعلق ہے (جیسے لینا دینا اور عوام الناس  
 سے اختلاط) کہ وہ شاہی کا زندہ اور اس کے محل کا بخشی اور اس کے  
 لشکر کا سپہ سالار ہوتا ہے (کہ سب کی تنخواہیں اور انتظامات  
 اس کے ہاتھوں انجام پاتے ہیں لہذا تعلقات سے ملوث ہونا  
 ضرور ہو اگر یہ سب خدمات) باطن کی سلامتی اور قلب کی صفائی  
 کے ساتھ اور بارگاہ پر نظر رکھ کر (انجام پاتی) ہیں کہ علم کی موجیں  
 اس کو تلاطم میں رکھتی ہیں اور دُنیا بھر کے سمندر بھی اس کے قلب  
 کو لبریز نہیں کر سکتے۔ ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی  
 مخلوق ہے وہ سب اور جملہ موجودات اس کے قلب کے اعتبار  
 سے لاشے محض ہیں۔ یہ حالت تو عارف کی ہے اور وہ حالت ناہر  
 کی تھی۔ تیرے پاس اس کی کچھ بھی واقفیت نہیں۔ پس مخلوق کے  
 متعلق بدگمانی کرنے سے اپنی زبان کو کاٹ کیوں نہیں ڈالتا  
 (کہ خود آشنا نہیں تو دوسروں پر بدگمانی و بدزبانی تو نہ کرے)  
 اے آخرت کے ذریعہ سے دُنیا داروں سے دُنیا کے چھیننے والو۔  
 اے حق تعالیٰ سے نادان قفوم ان عوام کی بہ نسبت توبہ کرنے کے  
 زیادہ مستحق ہو۔ تم کو گناہوں کا اقرار کرنا۔ ان سے زیادہ ضروری  
 ہے کہ نہ تمہارے پاس خیر ہے نہ نفع اور نہ حیات ہے اور نہ نجات  
 اور نہ روشنی ہے اور نہ دین۔ رہی تمہاری دُنیا سو وہ باقی رہنے  
 والی نہیں۔ تم (جو کچھ لیتے ہو) اپنی طبیعت اور خواہش نفس  
 کے ساتھ لیتے ہو اور دُنیا حاصل کرتے ہو۔ دُنیا کے لئے نہ کہ  
 آخرت کے لئے۔ میری توجہ و محنت تمہارے ساتھ ہے اور میرا  
 وعظ تمہارے ہی لئے ہے (اس سب مضمون سے آپ کا اشارہ  
 اپنے زمانہ اور شہر کے واعظوں کی طرف تھا) گو مجھے بن جاؤ

تَعْلَمُوا لَا يَنْتَكُمُ أَحَدٌ ۖ كَانَ الْكَلَامُ يُعَدُّ كُمْ ۖ  
 اسْتَعْبِدُ لِسَانِي الْيَوْمَ ۖ اسْتَعْبِدُ قَائِلِي الْيَوْمَ ۖ  
 لَا سَيْتًا سِوَايَ الْفَرْبَةِ وَالْخُلُوعِ وَمَقَامِ الْفَرْبَةِ  
 يَا مَنْ صَمَتَ فِي خُلُوتِهِ أَلْسَانُ فِي صَمَتٍ جَلُوتِكَ  
 يَا بَنِي خُلُوعٍ تُحَرِّجُ خُلُوعًا ۖ حَرَسْتُ ثَمَرُ نَظْمٍ ۖ اِقْبَالَ  
 عَلَى السِّلَاحِ ثَمَرُ اِقْبَالَ عَلَى الْمَمْلُوكِ ۖ قَالِ  
 بَعْضُ الصِّدِّيقِينَ اَلْحَلَالَ الطَّلُقُ فِي الرَّجَائِيْنَ  
 تَرِيدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الرُّوحَانِيْنَ حَتَّى يَكُوْنَ  
 حَالُكَ فِي الرُّوحَانِيْنَ تَمَيُّزًا بَيْنَ الْحَيَاتِ  
 وَالطَّيِّبِ صَبَاحُ سِرِّكَ شَمْسُ مَعْرِفَتِكَ قَمَرُ  
 قُرْبِكَ مِنْ تَرَبُّكَ ۖ الْحَرَامُ عِنْدَ وُجُودِ نَفْسِكَ  
 وَالشُّبْهَةُ عِنْدَ وُجُودِ الْقَلْبِ ۖ وَالْحَلَالَ الطَّلُقُ  
 عِنْدَ صِفَاءِ السِّرِّ ۖ هَذَا مِنْ زَوَادِ الْعُقُولِ ۖ مَا  
 دَامَ ثَمَرُ نَفْسٍ قَانَتْ تَأْكُلُ حَرَامًا ۖ وَمَا دَامَ  
 ثَمَرُ قَلْبٍ قَانَتْ تَأْكُلُ شُبْهَةً ۖ وَإِنْ كَانَ ثَمَرُ  
 صِفَاءِ سِرِّ قَانَتْ تَأْكُلُ الْحَلَالَ الطَّلُقُ ۖ قَالَ  
 لَهُ قِيلَ اِنَّ النَّفْسَ لَا تَارَكَهُ يَاسُوءُهُ لَا  
 مُبَالِي مِنْ اَيْنَ آكَتَ ۖ كَالرُّوحَةِ السُّوْمُ تَقُولُ  
 لِرُوحَتِهَا اسْرِقِي وَاطْعِمِي ۖ فَيَقِي لَا تَمَيُّزُ بَيْنَ  
 الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ۖ وَلِهَذَا اِذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبُّتُ  
 يَدَاكَ ۖ قَاتِ الدِّينَ يُعِينِكَ عَلَى امُورِ اخَوَتِكَ  
 اَلنَّفْسُ كَهَذِهِ الرُّوحَةِ بِالْطَّنَاءِ تَرِيدُ  
 اَنْ تَمَيُّزَ بَيْنَ الْحَلَالِ  
 وَالْحَرَامِ ۖ

اور سیکھو۔ کسی کو بھی وعظ نہ کہنا چاہیے (یوں سمجھو کہ) وعظ کہنا  
 دوسروں ہی کا منصب ہے آج میں اپنی زبان مستعار لیتا ہوں  
 اور آج بدن مستعار لیتا ہوں (کہ تم میں بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا ہوں  
 ورنہ میری اصلی حالت تو خلوت و سکوت ہے) سیاحت و خلوت  
 سے مانوس ہونا قرب حق کی کُنجی ہے۔ اے وہ شخص جس نے خلوت میں  
 سکوت اختیار کیا بڑی بات تو جلوت میں خاموش رہنا ہے۔  
 صاحبزادہ۔ اول خلوت ہے اس کے بعد جلوت۔ اول گونگابنا  
 ہے اس کے بعد گویائی۔ اول آقا کی طرف توجہ کرنا ہے اس کے  
 بعد غلام پر متوجہ ہونا۔ ایک صدیق کا قول ہے کہ حلال خالص  
 روحانیت والوں میں ہوتا ہے۔ ”تجھ کو چاہیے کہ روحانیت والوں  
 میں بنے تاکہ تیری حالت اہل روحانیت میں شامل ہو اور تیرے باطن  
 کا چراغ اور معرفت کا آفتاب اور قرب الہی کا مہتاب ناپاک  
 اور پاک میں امتیاز کرے۔ حرام غذا نفس کی ہستی کے وقت ہوا  
 کرتی ہے اور شبہ قلب کی ہستی کے وقت اور خالص صفائی باطن کے  
 وقت۔ اور یہ مضمون عقول سے بالا ہے۔ جب تک وہاں یعنی کھاتے  
 وقت (نفس موجود ہے تو) سمجھ لے کہ تو حرام کھا رہا ہے اور جب تک  
 قلب موجود ہے تو مشتبہ کھا رہا ہے۔ اور اگر اس وقت صفائی باطن  
 موجود ہے تو حلال خالص کھا رہا ہے۔ آخر یہ کیوں کہا گیا ہے کہ  
 ”بیشک نفس بُرائی کا حکم کرنے والا ہے۔“ اسی لئے کہ اس کو پرواہ  
 نہیں ہوتی کہ کہاں سے کھایا؟ جیسے بد دین بی بی کی اپنے خاوند سے  
 کہتی ہے کہ چوری کر کے لا اور ہمیں کھلا کہ اس کو حلال اور حرام کی  
 تمیز ہی نہیں ہوتی اور اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کہ ”دین دار عورت سے نکاح کیا کرو“ کہ دین دار عورت  
 تیرے آخرت کے معاملات میں تیری مدد کرے گی۔ نفس بھی باطنی  
 عورت کے مثل ہے۔ تجھ کو چاہیے کہ حلال اور حرام میں

نفس کے  
 یا وہ مقسوم  
 عوام الناس  
 فانی اور اس کے  
 نظامات  
 ملوث ہونا  
 ب کی صفائی  
 لم کی مویں  
 س کے قلب  
 جو کچھ بھی  
 کے اعتبار  
 و حالت ناہر  
 مخلوق کے  
 میں ڈالتا  
 تو نہ کرے  
 مینے والو۔  
 بہ کرنے کے  
 یا نہ ضروری  
 نہ نجات  
 قی رہنے  
 ہر نفس  
 لئے نہ کہ  
 ہے اور میرا  
 اشارہ  
 ن جا د

وَإِذَا حَضَرَ الظُّلُقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَإِنْ كَانَ مِنْ  
كَسْبِكَ تَوَقَّفْ بِرَأْسِيبِ أَنْ مَا خَيْرٌ وَمَا طَيِّبٌ  
تَتَوَسَّلَ قَلْبُكَ إِلَى سِرِّكَ ۖ وَتَوَسَّلَ سِرُّكَ إِلَى  
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ۖ يُوَجِّهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى  
قَلْبِكَ مَلَكًا ۖ إِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ لَكَ كَلُومًا  
مِنْ طَيِّبَاتٍ مَا زَرَقْنَا كَرَّ الْآيَةِ يَتَنَوَّلُ هَذِهِ الْآيَةَ  
عَلَى قَلْبِكَ ۖ عِنْدَ ذَلِكَ كُلِّ ۖ وَإِنْ كَانَ حَرَامًا  
وَشَبَّهَهُ قَالَ لَكَ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا آمَنَ يَدُ كُرْ  
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنَّ لَكَ هُوَ الْحَرَامُ فَلَا تَقْرُبْهُ  
فَإِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ۖ أَفَعَلُ  
بَيْنَ يَدَي قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ مُسْتَسْلِمًا حَتَّى  
تَأْتِيَ يَدُ فَضْلِهِ ۖ تَمُدُّ يَدَكَ إِلَى اسْتِيفَاءِ  
حُظُوظِكَ ۖ أَلَزَّهُدُ عَمَلُ سَاعَةٍ ۖ وَالْوَرَمُ  
عَمَلُ سَاعَتَيْنِ ۖ وَالْمَعْرِفَةُ عَمَلُ الْآبَاءِ ۖ  
إِذَا قَابَلْنَا أَحْوَالَكَ بِأَحْوَالٍ مِنْ تَقَدَّمَ كَمْ  
يُحْدِثُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا ۖ أَطْعَمَتْ نَفْسَكَ  
فَمَا ظَرَفَتْكَ ۖ بَلَّغَتْهَا شَمَواتِهَا فَاسْتَطَالَتْ  
عَلَيْكَ ۖ وَكَوَأَنَّكَ قَطَعْتَ مَوَارِدَهَا اشْتَغَلَتْ  
بِكُسْرُهَا ۖ بَلَّ بَلَّغَتْهَا شَمَواتِهَا وَفَتَحَتْ بَابًا  
لِشَيْطَانِكَ ۖ لَا تَهَيَّجْهَا النَّفْسُ ۖ مَا لَهَا  
لِسَانٌ ۖ بَلَّ يُوَفِّي إِلَيْهَا شَيْطَانُ  
الْحَيِّ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا شَيْطَانُ  
الْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَبَهَتْ بِالْفَضُولِ  
إِنْ أَحْتَمَّتِ الْمَادَّةُ  
وَوَلَّطَتْهَا

استیاز کرے اور جب خالص حلال بھی تیرے سامنے آوے اگرچہ  
وہ تیری کمائی کا کیوں نہ ہو تو توقف کر اور یوں سمجھا کہ روٹی سالن  
پتکڑی نہیں۔ پس میرا قلب تیرے باطن کا توسل اور باطن  
اپنے پروردگار کا وسیلہ پکڑے گا اور حق تعالیٰ تیرے قلب کی طرف  
ایک فرشتہ بھیجے گا (جس کا یہ کام ہوگا) کہ اگر کھانا حلال ہے تب  
تو وہ تیرے قلب پر اس آیت کو پڑھے گا کہ کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ  
(کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو عطا فرمائی) اس وقت تو اس کو  
کھا لیجو۔ اگر کھانا حرام یا مشتبہ ہوگا تو وہ یہ آیت پڑھے گا۔ وَلَا تَأْكُلُوا  
مِمَّا يَمْسِكُكُمْ إِلَّا بِرِئَاسَةٍ لَسَانِكُمْ ۚ وَذَلِكُمْ لَعَنَ الْبَاطِلُ  
عَلَيْكُمْ ۚ (جو جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اس کو مت  
کھاؤ) پس تب اس کے پاس بھی نہ جائیو کہ حق تعالیٰ اس کے بدلے میں  
تجھ کو اس سے بہتر غذا عطا فرمائے گا۔ قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم  
جھٹکا کر بیٹھ جا یہاں تک کہ فضل خداوندی کا ہاتھ آوے اور لذتوں  
کے استعمال کی جانب تیرا ہاتھ (پکڑ کر) بڑھائے۔ زہد ایک ساعت  
قابل ہے۔ اور تقویٰ دو ساعت کا۔ البتہ معرفت ہر وقت کا عمل ہے  
جب متقدمین کے حالات سے ہم تیرے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تو کچھ  
نسبت نظر نہیں آتی۔ تو اپنے نفس کو کھلاتا ہے۔ پس وہ (موتا تازہ  
ہو کر اُٹا) تجھ سے مناظرہ کرتا ہے۔ تو اس کی خواہشات اس کو پہنچاتا  
ہے پس وہ تیرے ہی اوپر بھونکتا ہے۔ اے کاش تو اس کے مادہ کو قطع  
کرتا اور اس کی شکستگی میں مشغول ہوتا مگر تو نے تو اس کی خواہشات  
اس کو پہنچائیں اور شیطان کے لئے دروازہ کھول دیا کیونکہ شیطان  
ہی طرح طرح کی آرزوئیں نفس کو تلقین کیا کرتا ہے (کہ فلاں چیزوں  
کی فرمائش کر) نفس کے زبان نہیں ہے مگر شیطان الجب اس میں  
(خواہشات) ڈالتا ہے (اور اس کی فرمائشیں تجھ سے ہونے لگتی ہیں  
جب تو کہو اس میں منہ پھاڑتا رہے گا تو شیطان الانس (یعنی بدین  
اجباب) ہی تجھ پر قابو پائیں گے۔ اگر تو نفس کے مادہ کو داغ دیتا اور

عَنِ الْحَرَامِ وَ  
تَأْكُلُهَا ۖ  
فَضْلُهَا ۖ  
تَبْتَ أَشْجَا  
إِسْتِصْنَاءُ  
إِلَى قَلْبِهَا ۖ  
الْمُطْمَئِنَّةُ  
مَرْجِيَّةُ الْغَا  
أَيُّ أَنْتَ مِنْ  
الْحَضَرَةِ ۖ وَ  
الْأَخْيَارُ لَا  
نَفْسًا حَتَّى تَقْ  
تَابِعَهُ تَرْتَبِعُ  
فِي الْحَضَرَةِ ۖ  
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ  
إِيمَانِكَ تَأْكُلُ  
وَالشَّيْءُ ۖ كَحِ  
يَرْكُوبُ الْعِزَّ  
رَكِبَتْ نَفْسُكَ  
فَقِيلَ لِلْعَلَّامِ  
قَالَ نَفْسُكَ  
شَغَلَتْكَ ۖ كَحِ  
أَمْرِي كَانَ  
السُّوقِ مَرَاةً  
فَمَضَيْتُ إِلَى

اس کو حرام اور مشبہات و مشتبہات سے علیحدہ کر لینا تو اس کے اہمال کو سکون ہو جاتا۔ اگر تو مہلح غذائیں تقبیل کرتا تو اس کی بہت کچھ فضولیات گھل جاتیں اور اس کی خواہشات کا درخت جڑ سے اکھڑ کر اس میں اُمید و بیم کا درخت اُگ آتا۔ اس کی باطنی تاریکی روشنی بن جاتی اور وہ قلب کے ساتھ سکون پاتا۔ اس کو ندامی جاتی کہ اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف چل کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ عانی شخص کو موت کے وقت یہ ندامی جاتی ہے (اور خواص کو زندگی میں اصلاح نفس کے وقت) تو دسٹرخوان قرب اور آستانہ حضرت خداوندی سے کہاں دُور چلا گیا (کہ اس آیت کا مصداق بنتا) کہ واقعی وہ ہمارے نزدیک یقیناً برگزیدہ اور منتخب گروہ میں ہیں۔ تیرا قلب ہرگز صاف نہ ہوگا جب تک کہ نفس صاف نہ ہو جائے۔ اور جب تک کہ وہ اصحابِ کف کے کتے کی طرح تاج نہ بن جائے کہ قلب تو حضوری میں ہو اور نفس اس کے باہر آنے کے انتظار میں دروازہ قرب کی چوکت پر بیٹھا رہے۔ ظاہر شریعت پر عمل کرنا ضروری سمجھ کہ اپنے ایمان کی کمزوری کے وقت کتاب و سنت کی رخصتوں پر عمل کرے۔ اور جب ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور سخت احکام کو اختیار کرے۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہو جائے گا (کہ اس کو زیر اور محکوم بنالے) تو تقدیر اور اس کی موافقت میں تجھ کو چلنا نصیب ہوگا۔ منصور حلاج کو جب سولی پر چڑھایا گیا تو کسی نے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ بس نفس کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر تو اس کو اپنی خدمت میں نہ لگائے گا تو وہ تجھ کو اپنی خدمت میں لگائے گا۔ ابتدائی زمانہ میں میرے پاس ایک کرتہ تھا۔ نہایت عمدہ۔ میں بارہا اس کو فروخت کرنے کے لئے بازار کی طرف گیا مگر اس کو کسی نے نہ خریدا۔ آخر ایک شخص ہر میرا گذر ہوا اور میں نے اس کو ایک دینار کے عوض اس گے

عَنِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ الْمُشْتَبِهَاتِ سَكَنَتْ نَارُ نَفْسِهَا ۖ تَوَقَّلْتَ مِنَ الْمَيْحِ ذَابَتْ عِدَّةُ فَضْلِهَا ۖ انْقَلَعَتِ الشَّهَوَاتُ مِنْهَا ۖ نَبَتَ اشْجَارُ الْخَوْفِ وَالسَّجَاءِ فِيهَا ۖ اسْتَضَاءَتْ ظُلُمَةُ بَاطِنِهَا ۖ اِطْمَأَنَّتْ اِلَى قَلْبِهَا ۖ تَوَدَّيْتُ يَا اَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِنْ جِئْتِ اِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مُرْضِيَةً اَلْعَالَمِ يَنَادِي بِهَا عِنْدَ الْمَوْتِ ۖ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ سَمَاءِ الْقُرْبِ ۖ مِنْ خَلْدٍ اَلْخَصْرِ ۖ وَرَأَيْتُمْ عِنْدَنَا لِمَنْ الْمُصْطَفَيْنِ اَلْاَخْيَارُ لَا يَصِفُو قُلُوبَهُمْ حَتَّى تَصِفُو نَفْسَهُمْ حَتَّى يَصِفُو كُلَّ اَصْحَابِ الْكُفْرِ ۖ تَابِعَةُ تَرْكَبُ بَابَ عُبَيْرَةِ الْفَرْدِ اَلْقَلْبُ فِي الْخَصْرِ وَحَى مُنْظَرَةٌ لِّخُرُوجِهِ ۖ عَلَيْكَ بِظَاهِرِ الشَّرْعِ ۖ عِنْدَ صُغْفٍ اَيِّمَانِكَ تَاْخُذُ الرِّخَصَةَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ۖ حَتَّى اِذَا قَوِيَ اِيْمَانُكَ عَلَيْهِ بِرُكُوبِ الْعَزِيْمَةِ وَالْاَسَدِ ۖ اِنْ رَكِمْتَ نَفْسَكَ سِرْتَمَ الْقَدْرِ وَمَوَافِقَتِهِ قِيلَ لِلْعَلَّاجِ حَيْنَ صُيْلٍ اَوْ صَيْقٍ ۖ قَالَ نَفْسُكَ اِنْ لَمْ تَشْغَلْهَا فَادَاكَ شَغَلَتْكَ ۖ كَانَ لِي قَمِيصٌ فِي بَدَنِ اَمْرِي كَانَ نَاعِمًا ۖ اَخْرَجْتَهُ اِلَى السُّوقِ مَرَّةً اَعْدَةً لَمْ يَشْتَرِهَا اَحَدٌ قَمَضْتُ اِلَى اِنْسَانٍ فَوَهَنْتُهُ ۖ

اے اگرچہ کرکر روٹی سالن اور باطن کے قلبی طرف ماحلال بہت بات مارتنا کم تو اس کو گاہ۔ ولا تا کلا کیا اس کو مت کے بدلہ میں سامنے سر تسلیم اور لذتوں ایک ساعت نفی کا عمل ہے تے ہیں تو کچھ وہ (موٹا تازہ اس کو پہنچانا کے مادہ کو قطع خواہشات ہو کہ شیطان فلاں چیزوں اس میں ہونے لگتی ہیں (یعنی بد دین کو دلائے دیتا اور

عَنْهُ عَلَى دِينَارٍ إِلَى أَنْ جَاءَتْ يَوْمَ الْوَعْدِ  
فَإِذَا بَيْنَكَ الرَّجُلُ قَدْ جَاءَ بِالْقَمِيصِ ۖ قَالَ  
خَيْلُ الْبَسَةِ وَأَنْتَ فِي حَيْلٍ مِنَ الدَّيْنَارِ فَاثْنَعْتُ  
فَقَالَ خُنْدٌ وَلَا أَعُودُ ۖ فَأَلْزَمْنِي بِلَبْسِهِ ۖ  
عَنْ ذَلِكَ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَسِيمِي لَا زُهْدَ لِي فِيهِ  
(سُئِلَ) عَنْ قَوْلِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ  
لِغَيْرِ اللَّهِ فَأَبَى أَنْ يَكُونَ إِلَّا اللَّهُ ۖ فَقَالَ هَذَا  
الْقَوْلُ مُتَوَرِّقٌ فِي حَقِّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ لِأَنَّ التَّعَلَّمَ  
لِغَيْرِ اللَّهِ شُرْكٌ ۖ وَتَحْمِلُهُ عَلَى وَجْهِ آخِرٍ أَنْ  
يَكُونَ يُرِيدُ بِهِ الْآخِرَةَ وَهُوَ نَقْصُ الْإِنْفَاءِ ۖ فَلَمْ  
يَزَالُوا يَعْمَلُونَ بِهِ حَتَّى أَتَى بِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَقُرِئَ ۖ أَخَذُوا ظَاهِرًا مِنَ بَاطِنٍ ۖ فَرُغَا مِنْ  
أَصْلٍ ۖ أَقْبَلُوا عَلَى مَا رَدَّتْهُ الْعَوَامُ شَرًّا  
خَصُّوا بِطَعَامِ الْفَضْلِ ۖ أَكَلُوا أَكَلَتَيْنِ  
فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ ۖ شَارَكُوا الْعَوَامَ  
فِيمَا أُعْطُوا ۖ إِذَا أَرَادَكَ لَا مِيرَ  
هَبَاكَ لَهُ ۖ مَنْ عَرَفَ بَدَلَ أَمْرِي  
وَقَعَدَ عَنِّي فَهُوَ مُدْنِبٌ  
عَلَى الْحَقِيقَةِ ۖ كَانَ  
أَحَدُهُمْ  
إِذَا

پاس رہن رکھ دیا۔ یہاں تک کہ عید کا دن آگیا اور دفعۃً وہ شخص دکھائی دیا کہ  
کرتہ لارہا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ لو اس کو پہن لو اور ایک دینار میں نے  
معاف کیا۔ میں نے انکار کیا (کہ میں نہ معاف کراؤں اور نہ رہن بھی چھڑاؤں)  
اُس نے مجھ سے کہا کہ یا تو اس کو لے لو ورنہ میں اسے جلادوں کا غرض اس نے  
پہننے پر مجھے مجبور کر دیا۔ اُس وقت میں نے سمجھ لیا کہ میرے مقدر کا  
ہے اور اس میں میرا زبدا کام نہیں دے سکتا کسی عالم کے اس قول کا مطلب  
آپ سے پوچھا گیا کہ ”ہم نے علم سیکھا تو غیر اللہ کے لئے تھا مگر وہ اللہ ہی کا  
ہو کر رہا۔“ آپ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے حق میں تو یہ قول عیب ہے کیونکہ غیر اللہ  
کے لئے علم کا سیکھنا شرک ہے مگر ہم اس کو دوسری صورت پر حل کرتے ہیں  
کہ غیر اللہ سے مراد آخرت ہو کہ وہ بھی نقص ہے (مگر شرک نہیں ہے) پس  
(مطلب یہ ہوا کہ علم سیکھا تو اس نیت سے تھا کہ آخرت حاصل ہو اور)  
اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک اور اس کے قریب تک  
لے آیا (اور نتیجہ حصول حق ہی نکلا) کہ باطن سے ظاہر کو اخذ کیا اور اصل سے  
فروع کو حاصل کیا (لہذا شرک نہ ہوا) اول وہ عوام کے دسترخوان پر بٹھائے  
گئے (کہ طالب آخرت بنے) اس کے بعد طعام فضل سے مخصوص بنائے گئے  
(کہ طالب مولا بن گئے) ایک ہی حالت میں دونوں نوالے کھائے (کہ ایک  
ہی علم کی بدولت آخرت بھی ہاتھ آئی اور مولا بھی ملا) عوام کے بھی  
شریک ہوئے اس شے میں جو ان کو ملی۔ جب وہ تجھ سے کسی کام کا لینا  
چاہے گا تو اس کے لئے تجھ کو خود تیار کر دے گا۔ جو میری ابتدائی حالت سے  
واقعہ ہوا اور پھر مجھ سے (علیحدہ ہو کر) پیٹھ پر ہادِ حقیقت وہ گنہ گار ہے۔  
(متقدمین کا تو یہ حال تھا کہ) جب کوئی شخص ان میں سے کسی کی

عہ اس لئے کہ آپ کی ابتدائی حالت جو غایت زہد و تجرد کی تھی کہ آبادی سے متوحش ہو کر جنگلوں میں پھرتے اور گھاس پات پر قناعت کرتے تھے  
بتا رہی ہے کہ خواہشات و لذات اور حب مال و جاہ کا آپ میں شائبہ بھی نہیں رہا۔ پس حکیم امت بن کر اگر اچھے کپڑے پہنے یا مال کی فتوحات بہت  
مہمائی تو اس کو طلب دنیا کس طرح کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ

رَأَاهُ عَلَى خَرْقٍ عَادَةٍ مِنَ الْكَرَامَاتِ ۖ يَقُولُ لَهُ  
رَأَيْتَ هَذِهِ هَكَاتِ يَدَكَ ۖ فَيُشِيرُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
رَأَيْتَ بِهَا حَتَّى السَّمَاءِ ۖ وَرَجُلٌ مُسْكِينٌ  
يَعْمَلُ أَيَّامًا لِلَّهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ سِرٌّ مِنَ اللَّهِ لَيْلًا  
يُحْدِثُ بِهِ نَهَارًا ۖ سَلَبَ ۖ وَاللَّهُ الرَّجُلَ وَاحِدٌ  
وَالْعِلْمُ وَالْكَرَامَةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ ۖ يُؤْمَرُ صَاحِبُهَا  
بِالْكَيْتَانِ حَتَّى يَأْتِيَ الْقَضَاءُ وَالْقَدْرُ بِإِظْهَارِ  
ذَلِكَ مَعَ حِفْظِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ مَعَ الْحَيَّةِ عَزَّوَجَلَّ ۖ  
إِذَا كَانَ وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُسْنُ الدُّنْيَا وَزَيْنَتُهَا  
هَرُولٌ مِنْهَا ۖ فَلَا شَكَّ أَنَّكَ تَتَّبِعُكَ سَيْلٌ  
قِيلَ لَهُ أَقْطَاكُمْ صَعْبٌ ۖ قَالَ عَلَيْكَ لَا تَهْ مَا  
يَصْعَبُ الْإِطْلَامُ إِلَّا عَلَى طِفْلِ لَا يَعْرِفُ إِلَّا أُمَّهُ  
حَسَبُ ۖ أَمَّا مَنْ عَقَلَ وَعَوَى الْأَكْلَ وَالشُّوبَ  
نَهَدَ فِي ذَلِكَ اللَّيْلِ الْخَارِجَ مِنْ صَدْرِهِ ۖ  
كَأَنَّهُ خَرُمَ ابْرَةً ۖ بِاللَّهِ هَرُولٌ وَأَفْهِدٌ لَبَاسٌ  
لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ وَأَصْفِيَاءِهِ وَيُحِبُّهَا  
عَنْكَ حَتَّى يَصْغُو قَلْبَكَ عَنْهَا وَيَتَنَحَّى مِنْ قَلْبِكَ  
ذِكْرُهَا ۖ وَتَدْوِمَ عَلَى تَوَكُّلِكَ حَسْرَتُهَا  
وَيُقَامَ حَبْلُكَ لِلْمَلِكِ مَقَامٌ جُفَاهًا بِحَقِّهِ  
إِذَا امْتَلَأَ قَلْبُكَ حُبِّ نَبِيِّكَ  
وَالْأُنْسُ بِهِ وَالنَّقْطَعَتِ  
الْأَلَاتُ ۖ

کرامتوں میں سے کوئی خرقی عادت بات دیکھ پاتا تو وہ اس کو قسم دلاتے اور اس  
سے فرمایا کرتے کہ تم نے یہ کرامت دیکھ لی ہاتھ لاؤ۔ (اور عہد کر دو کہ تم نے  
دم تک اس کا کسی سے تذکرہ نہ کریں گے اور (آج یہ حالت ہے کہ) بیچارا  
مسکین چند روز اندر واسطے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ رات کو کوئی ذرا سا  
خداوندی راز اس کو نصیب ہوتا ہے تو دن بھر اس کا تذکرہ کرتا رہتا ہے بخوبی  
ہوتا ہے کہ وہ چھین لیا جاتا ہے۔ واللہ آدمی بھی ایک چیز ہے اور علم و کرامت بھی  
ایک چیز ہے صاحب کرامت کو حکم ہے کہ کرامت کو چھپائے یہاں تک کہ فساد نہ  
آئے اور اس کے ظاہر کرنے کا حکم دے (تو اس وقت بیشک) اپنے قلب اور  
راز دنیا ز مع الحقی کی حفاظت رکھ کر اس کو ظاہر کرنا چاہیے جب دنیا کا سن  
اور اس کی زینت دل میں واقع ہو کرے تو اس سے بھاگ کر یقیناً وہ تیرے  
پچھے پچھے ہوئے گی (سوال) کسی نے عرض کیا کہ دودھ چھوڑنا (یعنی ترک  
لذات دنیا) تو بڑی دشواریاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دودھ چھوڑنا صرف اسی بچے  
کو تو دشوار ہے جو ماں کے سوا کسی چیز سے واقف ہی نہ ہو اور جو خورد نوش سے  
اکاھ ہو جائے اس کو اس ذرا سے دودھ سے جو سوئی کے ناک کی طرح پستان  
سے نکلتا ہے بے رغبت بن جانا کیا دشوار ہے ۹ تجھے قسم ہے خدا کی بھاگ اور  
دروازہ حق کا قصد کر کیا عجب ہے کہ اولیاء و اصفیاء میں شامل ہو جائے اور  
حق تعالیٰ ان (دنیاوی لذتوں کو) تجھ سے روک دے یہاں تک کہ تیرا قلب  
ان سے صاف ہو جائے (کہ اب ان کی خواہش ہی نہ رہے) اور ان کی  
یاد بھی تیرے قلب سے علیحدہ ہو جائے اور خود ان کی تیرے ہاتھ سے  
نکل جانے پر حسرت دائمی ہو جائے اور بادشاہ کی محبت ان کی محبت  
کے قائم مقام بن جائے۔ یہاں تک کہ جب حُبِ خداوندی اور  
اس کے اُنس سے تیرا قلب لبریز ہو جائے گا اور آلات منقطع

۵۵ اسی طرح جس دنیا دار کے نزدیک بس دنیا ہی کی لذتیں ہیں ان کو تو اس کا چھوڑنا بے شک مشکل ہو گا اور جو شخص قرب و وصال حق اور انس با شکی  
گوںان غذاؤں سے اشتنا ہو گیا اس کو ان نانی و ناپائدار لذتوں کا چھوڑ دینا کیا دشوار ہے ۹ ۱۷ منہ

مخفی دکھائی دیا کہ  
بہ دینار میں نے  
زندہ رہنا بھی چھوڑ دیا  
ان کا غرض اس نے  
یہ میرے مقدر کا  
م کے اس تول کا طلب  
نہا کردہ اللہ ہی کا  
دل عیب ہے کیونکہ غیر اللہ  
دور پر صل کرتے ہیں  
نہ نہیں ہے) پس  
ن حاصل ہوا اور  
س کے قریب تک  
نہ کیا اور اصل سے  
دستر خوان پر بٹھائے  
مخصوص بنائے گئے  
والے کھائے (کہ ایک  
لا) عوام کے بھی  
سے کسی کام کا لینا  
بابتدائی حالت سے  
وقت وہ گنہ گار ہے۔  
س ان میں سے کسی کی

پر قناعت کرتے تھے  
نے یا مال کی فتوحات بہریت



يَحْيٰى هَاكَذَا مَدَّةً مَّزْمُورَةً عَلَيْكَ وَحَرَامٍ بِمَعْرِفَةِ  
حَفَظَةٍ وَهِيَ مَنُورَةٌ السَّمُورَةُ تَأْتِي بِسَلَامٍ  
يُحِبُّ تَقُولُ : قِسْمَكَ فِي الْمَوْضِعِ الْفَلَانِي  
وَالْمَوْضِعِ الْفَلَانِي : يَنْتُ فَلَانٍ قِسْمَكَ : كُلُّ  
لَحْظَةٍ فِي زِيَادَةٍ تَمْلِكُ : يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ يَا  
أَهْلَ مَمْلَكَةِ الدُّنْيَا وَمُلُوكَهَا وَمَلَائِسَآءَ  
وَأَوْلَادَهَا عِنْدِي ثِيَابٌ مُّعَلَّقَةٌ فِي بَيْتِ آيْمَا  
شَفَقْتُ لَيْسْتُ : عَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ فِي أَوْ  
أَيْتَكُمْ يَجُودُ لَا قَبْلَ لَكُمْ هَا وَالسَّلَامُ  
الْعَزِيدُ زُهْدٌ وَالْأَخْذُ مَعْرُوفَةٌ : دَعَا أَقَابِلَ  
مَنْ لَقَدْ : كُلُّ وَاحِدٍ شَيْخٍ زَمَانِهِ :  
وَالزَّاهِدُ غُلَامٌ الْعَارِضُ : مَا دَامَ كَمَتْ  
تَوْعُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا : وَالْأَخْرَجُ  
تَوْعُ بَقَايَا طَيْمٍ وَهُوَ : أَعْنَدَ لَكَ ذَلِكَ  
الزُّلَّةُ : فَإِنْ أَخَذَ قَلْبُهُ مَا يَأْخُذُ هَا  
حَقُّ دَهَبَ الْكُلِّ عَنِ الْقَلْبِ انْقَلَمَ  
بِعُرْوَةٍ اسْتَقَى الزُّهْدُ : جَاءَ زَيْدٌ  
الْمَعْرُوفَةُ : جَاءَ الْقُرْبُ : جَاءَ  
الْحَقُّ : جَاءَ الْمَسْلَبُ : انْقَطَعَ  
السَّبَبُ جِيئَ بِنِجْمٍ  
الثَّبَاتُ

ہو جائیں گے (کہ اسبابِ زلفظ زہد کی تو تیرے اوپر حفاظت کی غرض سے ضرور  
اور حفاظت پر ہمارے مقرر کر نیکی کے بعد ان لذاتِ دنیوی کو بھی خادِم بنا کر تیرے پاس  
بایں حالت لایا جائیگا کہ اس کا زہر نکال دیا ہو گا اور وہ دوستانہ زبان سے عرض کرے گی  
کہ آپ کا مقصود فلاں فلاں موقع پر ہے اور فلاں عورت کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے  
غرض ہر لحاظ اس کی خوشامد و چاہو سب سے زیادہ ہوگی تاکہ تم اپنا مقصود اس سے حاصل  
کر کے بارامنت سے اس کو سبکدوش کر۔ اے باشندگانِ عراق اور اے  
دنیا بھر کے اہلِ مملکت و شاہان و سلاطین و حکام و کانگہا کہ تم کو میرے گھر  
کے اندر بہتیرے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں جو نسا چاہتا ہوں پہن لیتا ہوں۔ تم میرے  
متعلق (بدرگونی و اعتراض سے بچکر) اپنی سلامتی و صحت و دولت و تم پر ایسا (یعنی لشکر  
لاؤنگا جس کے مقابلہ کی تم میں طاقت نہیں۔ والسلام) (دنیا کی نعمتوں کا ترک  
کرنا زہد کہلاتا ہے اور ان کا لینا معرفت کہلاتا ہے) بشرطیکہ زہد کے بعد اور حکمِ تقدیر  
(جو متقدّمین کے احوال چھوڑو۔ ہر شخص اپنے زمانہ کا شیخ ہے۔ اور زہد شخصِ عارف کا خلاق  
ہوا کرتا ہے جب تک بھی اس میں دنیا و مافیہا کی کوئی خوبی قائم و موجود ہے (وہ زہد کہتی  
اور آخرت بھی طبیعت و خواہش کا ایک قسم کا لقیہ ہی ہے) لہذا جب خواہش لذت  
بالکل سلب ہو جائیگی تب زہد ختم ہو جائے گا کیا یہ ترک لذت تیرے پاس موجود ہے؟  
اور جب تو اس سے بھی محروم ہے تو ماعرفوں پر اعتراض چھوڑنا بڑی بات ہے اس  
اگر اس کا قلب لینے کے جو کچھ بھی لیا کرتا تھا یہاں تک کہ ساری (لذتوں کا) قلب ہی سے  
قلع قمع ہو جائے اور (لذات پسندی کا درخت) اپنی جڑ اور ریخوں تک سے اکھڑ جائے  
اس وقت زہد ختم ہو جاتا ہے۔ معرفت آجاتی ہے۔ صفائی آجاتی ہے کہ زہد  
دور ہو جاتی ہے۔ قُرب آجاتا ہے۔ حتی آجاتا ہے۔ مسبب الاسباب  
آجاتا ہے اور سبب منقطع ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی جانب استقامت

عہ حضرت محبوبِ بھائی پر فتوحات و دہریا کی اتنی کثرت تھی کہ لباس و طعام و غیرہ میں بھی بادشاہ معلوم ہوتے تھے۔ عام آدمیوں کا چونکہ خیال تھا کہ بزرگی اسی کا نام ہے کہ نہ اچھا کھائے  
اور نہ اچھا پہنے لے آپ کو بار بار نصیحت کرنی پڑتی تھی کہ اصل زہد وہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا کہ قلب میں کسی شے کی رغبت نہ تھی اور جو شے  
سوم بن کر اشد کی طرف سے آئی تھی اس کے استعان سے انکار کرنا بے ادبی سمجھتے تھے اور متقدمین کے اقوال پیش کرنا کہ فلاں بزرگ نے زہد کی یہ تعریف لکھی ہے (راوی صفحہ ۶۴۶)

تنت کی غرض سے نروڈ

یاد رہے کہ تکریر سے پاس

وستانہ زبان سے عرض کر گئی

اپنی قسمت میں لکھی ہوئی ہے

پنا مقصود اس سے حاصل

مکان عراق اور اسے

ان کا کہنا کہ اس میرے گھر

پہن لیتا ہوں تم میرے

روئے تم پر ایسا رغبی اشکر

رونیالی نعمتوں کا ترک

رہے کہ بعد اور حکم تقدیر

دور زار شخص عارف کا غلام

موجود ہے (وہ زہر لکھی)

لہذا جب خواہش لذت

تیرے پاس موجود ہے؟

باند بڑی بات ہے اس

(لذتوں کا) طلب ہی سے

نہیں نک سے اظہر جائے

سفالی آجاتی ہے کہ نہ

سبب الاسباب

کی جانب استقامت

إِلَيْهِ وَيَقُولُ عَلَى بَابِ دَارِهِ يَا مُرُ الْخَلْقِ وَيَنْهَاهُمْ  
تَتَعَلَّقُ بِكَ مَعَاصِيكَ بِالْأَعْدَاءِ وَيُشَقُّونَ بِأَنْ أَدْرَكَ  
أَنْ تُخْضَعُ الْأَعْدَاءُ قُتِبَ الْإِنِّ وَاسْتَعْلَى بِخَيْرِكَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
شَاهِدٌ وَهُوَ مَعَكَ أَيْمًا تَوَجَّهَتْ كَانَ ابْنُ عَطَايَا عَوَامُ اللَّهُ  
أَرْحَمُ عَزَمِي فِي دُنْيَايَ الْمَوْتُ مَوْتَانِ مَوْتُ الْعَوَامِ  
هُوَ الْمَوْتُ الْمَعْنُودُ وَهُوَ مَوْتُ الْخَوَاصِّ هُوَ مَوْتُ الْأَهْوِيَّةِ وَ  
النَّفْسِ وَالْطَّيَّارِ وَالْعَادِيَةِ بِقِيَابِ الْقَلْبِ فَإِذَا أَحْتَى  
الْقَلْبُ جَاءَ الْقَرِيبُ فَإِذَا جَاءَ الْقَرِيبُ جَاءَتِ الْحَيَاةُ  
الدَّائِمَةُ بِحَيْثُ يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذِكْرِ الْمَوْتِ  
فِي بَاطِنِهِ شَيْءٌ يَخْصُهُ وَظَاهِرُهُ يُدِيرُ النَّاسَ  
بِالْمَوْتِ وَوَيْدَكَ هُوَ مَعَهُمْ حُكْمًا ظَاهِرًا أَيْ  
ظَوَاهِرُكُمْ تَشْهَدُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَبِوَاطِنُكُمْ بِالْعَكْسِ  
مِنْ ذَلِكَ أَيْ وَجْهَكُمْ إِلَى الْكُفَّةِ وَقُلُوبَكُمْ  
إِلَى اللَّهِ زَهْمُ الدُّنْيَا مَنْ خَافَ أَذَى الْوَحْدَانِيَّةِ  
أَلَّاهُمْ خَلَاصًا يَا نِي شَيْطَانُ الْقَلْبِ الْمُعْرِضُ فِي الْعَالَمِ  
فِي أَرْضِ اللَّهِ تَعَالَى طَائِفًا مَكُونًا بِدِينِهِ مَعَهُ ذِكْرُهُ كَانَتْ  
حُبًّا فَإِذَا سَمِعْتَ ذِكْرَهُ لَكَ كَانَتْ تَحْجُوبُ مَعَهُ ذِكْرُهُ  
بِلِسَانِكَ كَانَتْ تَلْبُتُ فَإِذَا ذِكْرُهُ بِقَلْبِكَ كَانَتْ سَلَاكًا  
فَإِذَا ذِكْرُهُ بِسِرِّكَ كَانَتْ عَارِفًا يَتَعَبَّنُ عَلَيْكَ أَنْ لَا  
تَعْبُدَ الصِّدِّيقِينَ إِلَّا بَعْدَ تَهْنِئَةٍ أَخْلَاقُكَ السُّورَةُ  
وَالْأَمَّا دُمْتُ

رجوع کرتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کے دروازہ محل پر ٹھہر جاتا ہے کہ غلغلوں کو امر و نہی کرتا  
(اور نیا بہت نبوت کا کام انجام دیتا ہے) تیری مصیبتیں تجھ کو لپیٹی ہوئی ہیں تیرے  
دشمن تجھ سے دل ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دشمن ذلیل ہوں تو اب  
تو بہ کرے اور آخرت کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اللہ تجھ پر نگہبان ہے۔ اور جبر بھی  
تو جائیگا وہ تیرے ساتھ ہے۔ ابن عطایا دعا مانگا کرتے تھے کہ بارالہا دنیا میں میری  
غربت و تنہائی پر رحم فرما موت دو قسم کی ہے ایک عوام کی موت ہے جس کو سب  
جاتے ہیں اور دوسری خواص کی موت ہے یعنی خواہشات و نفوس و طباع و عادات  
کا مرجع۔ پس انکے مرجع پر قلب زندہ ہو جاتا ہے اور جب قلب زندہ ہو جاتا  
ہے تو قرب نصیب ہوتا ہے اور حیات دائمی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس وقت بندہ  
اور موت کی یاد میں آ کر قائم کر دی جاتی ہے کہ اس کے باطن میں ایسی شے ہوتی ہے  
جو اسی کے لئے مخصوص ہے اور ظاہر اس کا لوگوں کو مرنا یاد دلانا رہتا ہے اور انکے  
ساتھ خود بھی حکم ظاہر کی نصیحت قبول کرتا رہتا ہے۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تمہارا  
ظاہر تو ولایت کی گواہی دیتے ہیں اور اندرون اس کے برعکس ہیں۔ میں دیکھتا  
ہوں کہ تمہارے منہ کعبہ کی طرف ہیں اور دل دراہم و دنیا کی طرف۔ جو دوا کرتا  
ہے وہ اندھیرے سے اٹھتا رہتا ہے (مگر خون ہی کہاں ہے) بارالہا خلاصی نصیب  
فرما۔ اللہ کی زمین میں جو شخص بیکار خلق (طلب زمانہ) ہوتا ہے تو شیطان اس کے  
قلب کے سامنے مطیع بنا ہوا اور مشکیں بندھا ہوا آیا کرتا ہے۔ جب تک تو خدا کا ذکر نہ کرے  
جب تو زبان سے اس کا ذکر کرے تو اس کا دل تڑپا کر لے گا اور جب قلب اس کا ذکر کرے گا تو  
ساکل کہلائے گا اور جب اپنے باطن سے اس کا ذکر کرے گا تو عارف کہلائے گا  
تجھ پر لازم ہے کہ اپنی بد اخلاقیوں کے درست ہونے سے پہلے صالحین کی  
صحبت اختیار نہ کرے اور نیز جب تک (تیری نفسانیت کی یہ حالت ہو)

(باقی حاشیہ صفحہ ۶۴۶ کا) دوسروں پر حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ شیخ کا حال مجاہد ہوتا ہے ابتدائی حالت میں زہد کی بیشک ضرورت ہے اور جو شخص جس مرتبہ میں ہوتا ہے اسی کی  
حالت بیان کیا کرتا ہے پس دُنیا سے زہر کرنا تو ابتدائی حال ہے کسی شے سے اعراض دینی کیا کرتا ہے جس کی کچھ نہ کچھ وقعت اس کے قلب میں ہو چنانچہ کئی اہل گریہ کو  
دی جائیں تو کوئی بھی ان سے منہ نہیں پھرتا کیونکہ کہتا ہے ان کا لینا اور نہ لینا دونوں برابر ہے اسی طرح جب تک نفس و خواہش کا کچھ شائبہ باقی رہتا ہے اس وقت  
تک دُنیا و آخرت کی لذت چیزوں سے اعراض نہیں ہوا کرتا ہے اور جب ان کی کوہری محاربت راجح ہو جاتی ہے تو اعراض قائم نہیں رہتا اور کفریوں کی طرح آئیں تب پردہ  
نہیں ہوتی اور دنیا میں تب پردہ نہیں ہوتی۔ اسی راز کی وجہ سے زہد کو عارف کا غلام کہا گیا ہے کہ اس میں صورت زہد ہے کہ اس کا بدن بھی (باقی صفحہ ۶۴۸ پر)

ی کا نام ہے کہ نہ اچھا لکھا

کی رغبت نہ تھی اور جو شے

حرف لکھی ہے (باقی صفحہ ۶۴۸ پر)

تَغْيِيرُكَ لِقَبَّةٍ وَرُحَّةٍ فَلَا تَصْحَبُهُمْ فَإِنَّ فَسَادَكَ  
 فِي صُحْبَتِهِمْ يَغْلِبُ عَلَى صَلَاحِكَ ۚ دَعُ عَنْكَ هَذِهِ الرُّحَى  
 وَلَا تَوَارِدْ غَيْرَهَا وَلَا تَصْعَبْ غَيْرَهَا وَلَا تَصَافِ غَيْرَهَا ۚ سَوْفَ  
 عَلَيْكَ يَا أَحَبُّ الْحُبِّ يَا أَحَقُّ بِمُحَمَّدٍ أَوْ تَصْرَفِي  
 أَحَبُّ إِلَيْكَ مَتَى دَجَالٌ يَأْتِي مُحْرَسَانِ يَنْطَلِقُ ظَاهِرًا  
 وَيَتَفَقَّهُ عَلَيْكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْكَ ۚ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَكَلَا  
 هَلُمُّوا إِلَى حَيَاةٍ دَائِمَةٍ ۚ إِلَى مُعِينٍ لَا يَنْصُبُ  
 أَبَدًا ۚ إِلَى بَابٍ لَا يُغْلِقُ أَبَدًا ۚ هَلُمُّوا إِلَى ظِلِّ  
 لَا يَزُولُ ۚ إِلَى لَمَسَةٍ لَا تَنْقُصُ ۚ لَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ  
 إِلَّا اللَّهُ ۚ يَا تَرْبِيَةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَا  
 تَرْبِيَةَ السَّمَوَاتِ ۚ يَا أَحَبُّ إِلَيْنَا تَحْرُومِي الْحُبِّ وَالْإِبْوَابِ  
 بِمَا رِصْدِي ۚ ارَادِنَا تَحْرُومِي الْحُبِّ وَالْإِبْوَابِ  
 فَلَا يَبْقَى بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ حِجَابٌ ۚ تَرَاهُ كَمَا تَرَاهُ ۚ  
 حَيِّتَيْنِ التَّكَلُّسُ بِالْأَقْسَامِ ۚ يَا مَدْعَى الْوَلَايَةِ  
 لَا تَنْدَرِ لَكَ ۚ عِلْمٌ يَنْشُرُ عَلَى رَأْسِكَ مُنَادٍ  
 يُنَادِي عَلَيْكَ ۚ الْوَلَايَةُ أَعْمَالٌ لَا أَقْوَالٌ ۚ يَمْلَأُ  
 بَاطِنًا وَعِمَارَتَهُ اتِّصَالٌ ۚ الْقَلْبُ مَفَاتِيحُهَا  
 الْإِيمَانُ وَحَقِيقَتُهَا كَيْسٌ عِنْدَ لَمَسِهَا خَبَرٌ  
 تَعْلَقُ بِذِيْلٍ بَعْضُ مُمْرٍ ۚ بَعْضُ نَعُوسٍ  
 عِمَامَةٌ ۚ الْمَطْمَئِنِّينَ ۚ وَلَا تَطْلُبْ مِنْهُمْ لِقَمَةً  
 لِيَمْكُنُواكَ مِنْ لَبْسِ أَشْوَاهِهِمْ  
 وَالْوُفُوفُ بَيْنَ  
 أَيْدِيهِمْ

کہ ایک نور اور ایک کھڑا کپڑا تجھ کو متغیر نہ دے (کہ نہ ملنے پر لال سیلا ہو جاوے)  
 اسوقت تک ان کی صحبت اختیار نہ کر ورنہ ان کی صحبت میں تیرا لگاؤ تیری اصلاح  
 پر غالب رہے گا۔ ان رعوتوں کو چھوڑ اور اللہ کے سوا نہ کسی سے محبت کر اور  
 نہ کسی کی صحبت اختیار کر ورنہ کسی سے دوستانہ کر چھٹکا رہے تیرے اوپر  
 اے نندوں کے گندے اور اے احمق یہودی اور نصرانی میرے نزدیک تجھ  
 سے زیادہ پیارا ہے کہ اس نے اسلام کا دعویٰ تو نہیں کیا اور تو مدعی اسلام  
 بن کر ان کے سے کام کرتا ہے) دجال جو خراسان کی طرف سے آئے گا اور اس کا  
 بھی ظاہر صاف ستھرا اور علم تجھ سے زیادہ ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے زیادہ  
 محبوب ہے کہ تو اس سے بھی گیا لگتا ہے) اے بندگانِ خدا دینی حیات کی طرف  
 آؤ۔ ایسے چشمہ کی طرف آؤ جو کبھی خشک نہ ہوگا۔ ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہ  
 ہوگا ایسے سایہ کی طرف آؤ جو کبھی زائل نہ ہوگا اور ایسے پہل کی طرف آؤ جو کبھی کم ہوگا  
 کہ اس کی حقیقت مجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں اے شہوات و لذات کے پرورش  
 یافتہ اور اے ہوس کے تربیت یافتہ خیر کسی اور ہی چیز میں ہے۔ ہمارے صدق  
 ارادت کی آگ میں جل جا کر پردوں اور دروازوں کو چاک کر لے گا۔ پس ہمارے  
 اوزیر سے درمیان کوئی پردہ نہ رہیگا۔ جس طرح ہمیں دیکھ رہا ہے اس ذات کو  
 بھی دیکھنے لگے گا۔ اس وقت مقسوم کے استعمال میں مشغولیت (بیشک مفید)  
 ہوگی۔ اے ولایت کے مدعی۔ دعویٰ مت کر کیونکہ ولایت ایسا علم ہے جو پھیل کر  
 رہیگا کہ علی الاعلان اللہ کی طرف سے منادی تجھ پر نہاد گی (کہ فلاں شخص دلی ہے  
 اس کو مانی ولایت افعال کا نام ہے اقوال کا نہیں ہے۔ وہ ایک اندرونی تعمیر  
 ہے جس کی عمارت (فخون کے ساتھ) باطلہ رہنما ہے۔ قلب کی کجی ایمان ہے اور  
 اسکی حقیقت کی تجھ کو مطلق خبر بھی نہیں کسی لگاؤ زور کا اور نفس مطمئنہ والے  
 بندوں میں کسی بندہ کے دامن سے چپٹ جا اور ان سے ایک لقمہ بھی مت طلب کر  
 تاکہ وہ تجھ کو مسموم نہ دے ان کے پیڑے پہن سکے اور ان کے سامنے کھڑا رہ سکے  
 و جوارِ حلا

راقی حاشیہ صفحہ ۴۴۱ لآت سے آشنا نہیں ہوتا اور عارفین حقیقی زہد ہے کہ حکم تقدیر اس کا بدن لذتوں سے آشنا ہوتا ہے اور پھر اس کے قلب میں  
 اللہ لآتوں سے ذرہ برابر انس نہیں ہوتا ۱۲۱ منہ

نے پر لال پیلا ہوتا

نیرنگا رتیری احوال

سی سے محبت کر اور

رہے تیرے اوپر

سیرے نزدیک مجھ

یا اور زودی اسلام

سے آئے گا اور اس کا

دیک مجھ سے زیادہ

رائی حیات کی طرف

کی طرف کو بھی بند نہ

طرف آد کو بھی کہہ گا

لذات کے پرورش

ہے۔ ہمارے صدق

کر لے گا پس ہمارے

ہے اس ذات کو

یت (بیشک مفید)

یسا علم ہے جو ہمیں

کہ فلاں شخص دلی ہے

ایک اندر فی تیسر

کی بھی ایمان ہے اور

اور نفس مطمئنہ والے

قد بھی مست طلب کر

کے سامنے کھڑا رہ سکے

پراس کے قلب میں

حَقِّ ارَادَتٍ عَلَى ذَلِكَ لَعَلَّهُ يُقَرَّبُكَ وَيُجِلُّكَ  
 بَعْضُ خِلْقَانِ كَلِمَاتِهِ ۖ وَيَقْلَعُكَ عَلَى بَعْضِ أَحْوَالِهِ  
 يَثْبُتُ جَاشِدٌ وَيَطِيبُ مَقَامَكَ ۖ حَقٌّ إِنْ أَرَيْتَ مَوَارِدَ  
 الْحَقِّ إِلَى قَلْبِكَ عِمَضُ عَيْنَيْكَ ۖ وَأَحْبَبُ لَا تَعْتَرِ  
 إِلَى الْغَيْرِ سِرًّا ۖ وَارِدُ الْحَقِّ يَأْتِي قُلُوبَهُمْ عَلَى  
 اخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ ۖ سَعْيٌ طَوَاهِرُهُمْ  
 لِنَعْتِغِزَ بَوَاطِنَهُمْ ۖ وَنَحْتَاجُ السَّرِيدَ الْمَطْلَمَ عَلَى أَمْرٍ  
 أَنْ يَكُونَ أَعْنَى أَصَمِّ سَكْرَانٍ ۖ حَقٌّ إِذَا أَظْهَرْتَ  
 مَجَابَّتَهُ عِنْدَكَ وَتَحَقَّقَ آدِيَهُ يَكْتُمُ سِرًّا ۖ  
 لَعَلَّهُ يَلْبَسُ قَلْبَهُ بِبَعْضِ ثِيَابِهِ ۖ يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ  
 قَلْبُهُ كَيْدُ شَيْخِ بْنِ نُؤُونٍ مَعَ مَوْسَى صَلَوَاتِ اللَّهِ  
 عَلَيْهِمَا يَا عَلَاهُمْ مَا لَيْسَ فِي مَدْرِكَ فَهُوَ  
 خَارِجٌ عَنْ مَمْلَكَتِكَ ۖ لَا يَخْلُوعُوا إِنَّمَا أَنْ يَكُونَ  
 لَكَ أَوْ لِعَدْلِكَ ۖ مَعْنَاهُ إِنَّمَا أَنْ يَكُونَ كَمَمَكَ أَوْ  
 قَسَمُ عَدْلِكَ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكَ فَسَوْفَ يَأْتِيكَ وَأَنْتَ  
 نَائِمٌ ۖ فَهَذَا الْقَلْبُ الَّذِي يَنْفُصُ فَيْدَ دَيْنِكَ لِمَا كَا  
 نَ لَكَ دُمْتُ عَلَى سَمَاعِ الْعِلْمِ وَمَصَاحِبَةِ أَهْلِ  
 الدِّينِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالتَّفَكُّرِ فَمَا هَوَاتِ لَسَهْلَ عَلَيْكَ  
 تَزَاكُ الْأَسْبَابِ وَالْأَمْرُ بَابُ تَزَاكُ الْعَمَلِ لِلْخَلْقِ  
 بَعْدَ الْإِحْلَاصِ رِيَاءٌ ۖ أَقَامَ إِذَا تَزَاكُ رُؤْيَا  
 الْخَلْقِ لِيُظَهَّرَ بِالْإِحْلَاصِ فَيَرْجَى لَهُ ۖ مَا دُمْتُ  
 هَرِيدًا فَعَلَيْكَ بِمَلَا زَمَةِ هَذَا الْحَكِيمِ ۖ لَعَلَّ  
 عَمَلَكَ يُوصِلُكَ إِلَى الْعِلْمِ ۖ يَسْتَعِزُّ قَلْبَكَ  
 وَجَوَارِحَكَ وَسِرِّكَ ۖ يَا مَرْكَ الْعِلْمِ وَ  
 يَنْمَاحَ ۖ اللَّهُمَّ

یہاں تک کہ جب تو اس حالت پر قائم رہیگا تو کیا عجب ہے کہ وہ بندہ حق تجھ کو  
 قریب بلائے اور اپنی کلمات کی گدڑی تجھ کو پہن دے اور اپنے بعض احوال پر  
 آگاہی بخشنے کی تیرا دل ٹھیر جائے اور مقامِ نفیس بن جائے یہاں تک کہ جب تو وارداتِ  
 خداوندی کو اپنے قلب کی طرف آتا ہوا دیکھے تو اپنی آنکھیں بند کرے اور سر جھکائے اور  
 اس کے راز کو کسی پر افشاء نہ کر اہل اللہ کے قلوب پر وارداتِ حق ان کے حالات و مقامات  
 کے موافق مختلف آیا کرتے ہیں کہ باطن کے تیسرے ان کے ظاہر تغیر ہوتے رہتے ہیں  
 اور اس سر پر مگر جو ان کے اسرار پر مطلع ہو ضرورت ہے کہ اندھا بہرا اور مست  
 بنا رہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے نزدیک اس کی شرافت کھل جائے گی اور وہ  
 متحقق ہو جائے گا کہ راز کو مخفی رکھتا ہے تو کیا عجب ہے کہ اس کے قلب کو اپنا کوئی  
 کپڑا پہن دے اور اپنے ظاہر سے اللہ کے حضور میں دعا بھی کرے۔ اس کا قلب ایسا ہونا  
 چاہیے جیسا کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے ساتھ تھے کہ ہر طرح حکوم  
 و راز دار غلام بنے ہوئے تھے چنانچہ خلافت و نبوت سے نوازے گئے صابرا جزا  
 جو چیز تیری ملک میں نہیں وہ تیرے قبضہ میں نہیں (کیونکہ وہ باتوں سے) خالی  
 نہیں کہ یا وہ تیرے لئے ہوگی یا غیر کے لئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا وہ تیرے  
 تیرے مقصود کی ہوگی یا دوسرے کے مقصود کی۔ پس اگر تیرے مقصود کی  
 ہوگی تو تو سوتا رہے گا اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ پھر یہ شفقت جو  
 تیرے دین کو نقصان پہونچا رہی ہے کس لئے ہے؟ اگر تو ہمیشہ علم مستند اور  
 معرفت دین داروں کی صحبت میں بیٹھتا اور آنے والے واقعات میں غور  
 فکر کرتا رہے گا تو اسباب و ارباب کا چھوڑنا تجھ کو آسان ہو جائے گا احلاص  
 حاصل ہو جائے گا تو بخون کی وجہ سے کسی عمل کا چھوڑ دینا بھی زیادہ البتہ اگر غفلت  
 کے دکھاوے ہی کے خیال سے چھوڑا جائے تاکہ احلاص حاصل ہونے میں  
 کامیابی ہو تو اُمید ہے (کہ مصیبت نہ بنے) جب تک تو مرید اور طالب  
 بنا جو ہے حکم شریعت کی پابندی ضروری سمجھ کیا عجب ہے کہ تیرا  
 عمل مجھ کو علم تک پہونچا دے کہ وہ تیرے قلب و اعضا و باطن  
 سے عمل کرائے لگے اور وہ علم ہی تجھ کو اروہی کرے۔ بار بار اہا

مَا مَثَلُ إِلَّا مَنْ يُرِيدُ لَكَ وَلَكِنَّ الْآفَاتِ مَنَعَتْ  
عَنْكَ ۖ وَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دِينَ عَلَيْكَ ۖ فَكَانَ  
تَأَخَّرَتْ مَعَ قَدَرِكَ ظَلَمْتَ ۖ وَإِنْ تَرَكْتَ لِقَوْتَ  
حَدِّ مِنَ الدُّنْيَا لَقَدْ رَجَا حَيْدَكَ لِلَّهِ وَلِلْإِسْمِ كُنَّا إِذَا  
أَخْتَقَ إِسْلَامُكَ بِالسَّلَامِ سَلَمْتَ نَفْسَكَ  
إِلَى يَدِ قَدَرِهِ ۖ كَسَا قَلْبَكَ تَرَكَا ظَاهِرًا لَكَ وَ  
بَاطِنًا ۖ وَتَوَوْتُ فِي الْيَوْمِ كُنَّا أَوْ كُنَّا تَرَكْنَا يَحْيِيكَ  
تَرَكْنَا يَحْيِيكَ مِنْكَ الْخَبَائِثُ وَاللَّهُ وَرَأَتْ ۖ كَلَّمَا  
رَأَى ۖ الْخَلْقُ مَاتَ ۖ وَكَلَّمَا رَأَى الْحَقُّ عَاشَ ۖ  
إِذَا رَأَى الْخَلْقُ افْتَقَرُ وَذَلَّ وَهَانَ ۖ رَابَتْ لَعَنَةُ  
الْعَادَةِ ۖ فَلَا رَأَى الْحَقُّ عَاشَ وَاسْتَعِشَّ وَارْتَفَعَ  
غَابَ مِنَ الْخَلْقِ وَعَنِ نَفْسِهِ وَعَنِ وَجْهِهِ ۖ عَاشَ  
مَعَ الْحَقِّ وَمَاتَ عَنِ الْخَلْقِ ۖ كِتَابُ التَّوْحِيدِ  
الْمُتَّوِّقِينَ كَلَّمَا رَجَاءُ هُمْ مُرِيدُ يَأْمُرُونَ بِالنَّحْوِ  
بِعَمَلِ الْخَلْقِ وَالنَّفْسِ ۖ تَرَكْنَا يَحْيِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ  
فَلَا تَرَكْنَا هَذَا قَلْبُ الْحَقِّ يُقَلِّبُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ۖ  
إِذَا دُمْتَ التَّرَقُّى إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَعَلَيْكَ  
بِتَرْكِ الْمَوَالِمِ وَالشُّبُهَةِ ۖ حَتَّى إِذَا تَرَكْتَ ذَلِكَ  
فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَلَائِلِ الْمُشْتَرِكَةِ  
تَرَكْنَا عَلَيْكَ بِتَرْكِ السَّبَاحِ ۖ  
تَرَكْنَا عَلَيْكَ بِالْحَلَائِلِ الْمُطْلَقَةِ ۖ  
وَهُوَ أَجْمَاعُ الْحُكْمِ  
وَالْعِلْمِ ۖ أَجْمَاعُ  
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ

ہم میں کوئی نہیں جو تیرا خواہاں نہ ہو مگر آفات ہم کو تجھ سے روک رہے  
ہیں اگر گنہگار کر رضا پر قضا چھوڑ بیٹھتے ہیں احکامات خداوندی تجھ پر فرض  
ہیں کہ ان کا وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے (پس اگر باوجود قدرت  
کے تو ادا کرنے میں) تاخیر کرے گا تو ظالم ٹھہرے گا اور اگر چھوڑ بیٹھے گا تو  
کافر قرار پائے گا۔ دُنیا سے اپنی حاجت کی مقدار لے لے نہ کہ بہو و لعب اور جمع  
کرنے کے لئے جب شانِ تسلیم کی وجہ سے تیرا اسلام متحقق ہو جائے گا تو اپنے  
نفس کو اس کے دستِ تقدیر کے حوالہ کر دے گا۔ وہ تیرے قلب کو لباس  
پہنائے گا۔ اس کے بعد تیرے ظاہر اور باطن کو لباس پہنائے گا۔ اور تجھ کو دن میں  
طرح طرح کی فحاشیت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد وہ تجھ کو زندگی نئے گھر تجھ سے  
بنجاستوں اور کدورتوں کو نکال دیگا (ایسے شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ)  
جس وقت بھی مخلوق کو دیکھتا ہے تو مُردہ بن جاتا ہے اور جس وقت حق کو دیکھتا  
ہے تو زندہ ہو جاتا ہے۔ جب مخلوق کو دیکھتا ہے تو محتاج و ذلیل و خوار  
بن جاتا ہے کہ عادت اس کو نکل لیتی ہے اور جب حق کو دیکھتا ہے تو بی اٹھ  
اور ہشاش ہوتا اور اٹھ بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے نفس اور ہستی  
سے غائب ہوتا ہے۔ حق کی سمیت میں زندہ ہوتا ہے اور مخلوق کی طرف  
سے مُردہ (یہ) سچے مریدوں کا مکتب ہے کہ جب کوئی مُرید اُن کے پاس  
آتا ہے تو (لکھنے پڑھنے کی جگہ) اس کو مٹانے کا حکم دیتے ہیں۔ یعنی  
اول مخلوق اور نفس کے مٹانے کا (کہ ان کو کمال عدم سمجھ) اور پھر دُنیا و  
آخرت کے محو کرنے کا۔ اور جب یہ (درجہ) تکمیل پر پہنچ جاتے تو پلٹنے  
والا خدا جس طرح بھی چاہتا ہے اس کو پلٹاتا ہے۔ اگر تجھ کو اس  
مرتبہ تک ترقی کرنا مقصود ہو تو حرام و مشتبہ کو ترک کر اور جب یہ پورا  
ہو جائے تو حلال مشترک کو بھی ترک کرنا ضروری سمجھ۔ اس کے بعد سباح  
کو ترک کر۔ اور اس کے بعد حلالِ خالص کو اختیار کر اور حلالِ خالص وہ ہے  
(جس کے حلال ہونے پر) حکم اور علم دونوں کا اجماع اور ظاہر و باطن دونوں  
کا اتفاق ہو (کہ شریعت و طریقت دونوں کی رُو سے قابلِ استعمال ہو)

م کو تجھ سے روک رہے

ت خداوندی تجھ پر قرض

پس اگر باوجود قدرت

اور اگر جھوٹ بیٹھ کا تو

لیلیٰ نہ کہ لہو و لعبا در جمع

محقق ہو جائے گا تو اپنے

نیرے قلب کو لباس

پنہائیگا۔ اور تجھ کو دن میں

کو زندگی بخشے گا پھر تجھ سے

عالت ہو جاتی ہے کہ

ما و جس وقت حق کو دیکھتا

محتاج و ذلیل و خوار

حق کو دیکھتا ہے تو جی اٹھ

ر اپنے نفس اور ہستی

ہے اور مخلوق کی طرف

دئی مُرید اُن کے پاس

کا حکم دیتے ہیں یعنی

م سمجھ) اور پھر دنیا و

پر پہنچ جانے تو پٹنے

ہے۔ اگر تجھ کو اس

کو ترک کر اور جب پورا

ی سمجھ اس کے بعد مباح

کر اور صلا خالص نہ ہے

ع اور ظاہر و باطن و ظہور

و سے قابلِ استمال نہی

هُوَ مَا لَا يَدْخُلُ فِي يَدِ الْمَلِكَةِ ۖ كَمَا فِي الْبَرَارِيِّ  
وَالصَّخَارِيِّ وَالسَّوَارِحِلِ ۖ يَا بَيْتِكَ وَأَنْتَ غَائِبٌ عَنْ  
النَّظَارَةِ وَرَاهِمًا مِمَّنْ يُلْقِمُ تَابِتِكَ وَأَنْتَ نَائِمٌ كَقَوْمٍ  
يَبْنِي قَلْبَكَ ۖ تَرَى حَوْلَكَ الْمَلَائِكَةَ فِي أَرْوَاحِ  
النَّبِيِّينَ ۖ وَالْعَامَرُ يُفْتِيكَ بِنَاوِلِهِ ۖ يَصْمَنُ  
لَكَ سَلَامَةَ الْقُرْبِ ۖ قَمَّ فَارِغًا عَنِ الْخَلْقِ ۖ لَا  
رَجَاءَ لَهُمْ وَلَا مَدَّ لَهُمْ وَلَا ذَقَمَهُمْ وَلَا صَوَّرَهُمْ وَلَا  
مَعْنَاهُمْ ۖ تَأْتِيكَ مِنْهُ اللَّهُ بِالْإِلَهَاتِ ۖ لَمْ يَشْرَفْ  
يَا بَيْتِكَ الْقُرْبُ وَالْبُخَى ۖ دَوَامُ الطُّعْبَةِ وَالْبُعْدُ  
عَنِ الْخَلِيفَةِ وَالْفَنَاءُ عَنِ الْوُجُودِ ۖ اُطْلُبُوا الْمَحْوُ  
بَعْدَ الْإِثْبَاتِ وَالْعَدَمَ بَعْدَ الْوُجُودِ وَالْقُرْبَ بَعْدَ  
الْبُعْدِ وَالصَّفَاءَ بَعْدَ الْكَلْبِ وَالْوَصْلَ بَعْدَ الْقَطْعِ  
وَاللِّقَاءَ بَعْدَ الْفَقْدِ ۖ صَحَّتْ الْقَلْبُ بِلَا لِسَانٍ  
صَحَّةُ السِّرِّ بِلَا قَلْبٍ صَحَّةُ السِّرِّ بِلَا وَجُودٍ هُنَالِكَ  
الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۖ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ إِلَى الْخَلْقِ  
وَبِهِ الْعِبَادُ أَصْلَحَ ۖ وَبِهِ قُرْبٌ يَا بَايَاطِلُ يَا  
هُوسُ اِقْطِعِ الْأَسْبَابَ وَاخْلِكِ الْأَرْبَابَ وَقَدْ  
وَصَلَتْ ۖ مَا تَرَكْتَ يَسْتَقْبِلُكَ ۖ هُنَالِكَ كُلُّ  
طَعَامٍ عَلَى طَبَقٍ ۖ الْطَهِيْبُ فِي دَارِ الْعَجُوبِ فِي دَارِ  
الْقُرْبِ ۖ قَامَ رَجُلٌ يُسَالُهُ مُسَلَّةٌ قَالَ لَهُ  
أَمْسِلْ أَرَى سُؤَالَكَ يَخْرُجُ مِنْ طَبْعِكَ وَنَفْسِكَ  
لَا تُخَاطِرُ مَعِيَ ۖ أَنَا سَيِّفٌ أَنَا قَتَالٌ وَدُجْدَمٌ  
اللَّهُ نَفْسَهُ ۖ أَمَّا أَنْتَ يَا عَامِرٌ  
فَيُحَذِّرُكَ اللَّهُ عَذَابَهُ ۖ  
وَأَنْتَ يَا خَاصِمٌ

اور وہ شے ہے جو کسی دستِ ملکیت میں داخل نہ ہو جیسے بنوں اور  
جنگلوں اور سمندر کے کناروں میں (نصیب ہوا کرتا ہے) کہ وہ خود  
تیرے پاس آوے اور تو اس کے انتظارِ روا ہتمام سے غائب ہو۔ نوالے  
تیرے پاس آویں اور تو سویا ہوا ہو کہ اپنے قلب کی آنکھیں کھولے  
تو اپنے گرد ملائکہ درارِ ارواح انبیاء کو دیکھے اور علم اس کے کھالینے کا  
تجھ کو فتویٰ دے اور قرب کے سالم رہنے کا ضامن بنے۔ مخلوق سے خالی الذہن  
ہو کر کھڑا ہو کہ نہ ان کی توقع کوئی چیز ہو اور نہ ان کی مدحِ زوم نہ ان  
کی صورتیں اور نہ ان کے معافی۔ احسانِ خداوندی تیرے پاس  
بشاشت لے کر آئے۔ اس کے بعد تجھ کو قرب و تو نگری و دوامِ صحبت  
اور مخلوق سے دوری اور ہستی سے فنایت ہو۔ اثبات کے بعد محویت کے  
طالب بنو اور وجود کے بعد عدم کے اور دوری کے بعد قرب کے اور  
کدورت کے بعد صفائی کے اور قطع کے بعد وصل کے اور گمشدگی کے  
بعد ملاقات کے۔ قلب کی صحت اس میں ہے کہ زبان نہ ہو اور باطن کی  
صحت اس میں ہے کہ قلب نہ ہو اور باطن کی صحت اس میں ہے کہ  
ہستی نہ ہو۔ اس جگہ ولایت اللہ سچے ہی کی ہے۔ جب پاہے گا  
اس کو مخلوق کی طرف اٹھا کھڑا کرے گا اور اس سے بندوں کی  
اصلاح فرمائے گا اور اس کی برکت سے قرب بخشے گا۔ اے سرتاپا باطل  
اے سرتاپا ہوس اسباب کو قطع کر اور ارباب کو ترک کر کر یقیناً وصل ہو جائیگا  
اور جو کچھ چھوڑے گا وہ خود سامنے آجائے گا کہ وہاں ہر قسم کا کھانا بھی  
طباق میں موجود ہے۔ اور طبیب بھی محبوب کے مکان اور قرب کے  
گھر میں موجود ہے۔ ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھے کو کھڑا ہوا تو آپ نے  
اس سے فرمایا کہ بس رک جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تیرا سوال تیری طبیعت اور  
نفس سے نکل رہا ہے۔ میرے ساتھ خطرہ کا معاملہ نہ کر۔ میں صاحب  
سیف اور صاحبِ قتل ہوں۔ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے نفس سے  
یعنی اے عامی تجھ کو تو حق تعالیٰ ڈراتا ہے اپنے عذاب سے اور اے خاص

فَمِنْ رَأَى اللَّهَ كَفَسَهُ ۖ وَيَا خَاصَّ الْخَاصِّ  
يُحَذِّرُكَ اللَّهُ بِمِثْلِ بَابِهِ ۖ يُحَذِّرُكَ يَا عَلِيُّ  
أَنْ يَأْخُذَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَفُؤَادَكَ وَمَالَكَ وَ  
أَهْلَكَ ۖ ثُمَّ يُنْقِلُكَ إِلَى الْآخِرَةِ فَمَوْلَاهُ وَيَا  
خَاصَّ الْخَاصِّ يُحَذِّرُكَ مِنْهُ ۖ فَكُنْ عَلَى قَدَرِ  
الْحَذَرِ حَتَّى لَا تَعْقَلَ بِسَائِرِ الْمَخْشِيِّاتِ  
يَقُولُ لَهُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ  
لَا أَتَاكَ هَذَا كَمَا كُنْتَ تَتَوَقَّعُ إِلَى الْخَوْفِ يَمْنَعُكَ  
كُلَّمَا تَكَلَّمَ دَامَتْكَ بِالْخَوْفِ صَفَاهُ بَرَادًا تَمُوتُ  
صِحَّةُ الْقَلْبِ لَا يَصْرُهُ مُلْكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ  
الْأَرْضِ ۖ لَيْسَ هَذَا إِلَهِي ۖ يَا الْحَقُّ وَالْحَقُّ  
وَالْتَكَلُّفُ ۖ هَذَا إِبَاهِيلِيَّةٌ تَأْتِي مِنَ السَّمَاءِ  
يُرِيكَ الْفِعْلُ مَعَ قِيَامِ الْوُجْهِ فِي قَلْبِكَ  
الْحَمْدُ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ الْجَلِيلِ ۖ  
السَّهَابُ وَالرَّوَادِدُ تَقْرَأُونَ ۖ جَاءَ  
مُرِيدٌ إِلَى حَيْكِمٍ فَقَدْ بَيَّنَّ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ  
إِنِّي أَكُنْتُ بَعَثْتُ فِي الْجَنَّةِ لَا أَطْلُبُ فِيهَا  
فَقَالَ لَهُ الْحَكِيمُ كَيْفَ تَمَتَّعْتَ مِنَ الدُّنْيَا  
فَقَضَاكَ مِنَ الْآخِرَةِ ۖ إِنَّكَ كَأَنَّ  
السَّوْتُ حَقًّا لَا بَدَلَ مِنْهُ فَمَتَّعْتُ السَّامِعَ ۖ  
الْمَيْتُ لَا مَخَاطَةَ لَهُ ۖ لَا عَطَاءَ لَهُ  
لَا مَنَعَ لَهُ لَا رَجَاءَ لَهُ ۖ لَا مُعَادَاةَ  
وَلَا مُصَادَقَةَ ۖ سَكُونٌ سَكُونٌ  
كُنْ كَأَمَيَّتٍ فِي جَلْبِ الْفَنَاءِ وَ  
دَفْعِ الصَّرَرِ ۖ

تجھ کو ڈراتا ہے اللہ اپنے نفس سے اور لے خاص الخاص تجھ کو اللہ ۱۰ ا  
ہے اپنی تسبیحیں سے (کہ حالت نہ بدل دے) آتے عالی تجھ کو تو  
اس بات سے ڈراتا ہے کہ (حسلاف محکم کرے گا تو) تیری سماعت و  
بصارت اور قوتیں اور مال و اولاد لے لے گا۔ اس کے بعد تجھ کو آخرت  
کی طرف منتقل فرما کر مواخذہ کرے گا۔ اور لے خاص الخاص تجھ کو اپنی  
ذات سے ڈراتا ہے پس ہر وقت خوف زدہ رہو یہاں تک کہ کسی وقت  
بھی غفلت نہ ہونے پائے (اور یہ نوبت آئے کہ حق تیرے باطن سے  
راز دینا کرے اور اس سے کہے کہ میں ہی تو اللہ ہوں۔ پس نہ خوف کر  
اور نہ بچاؤ۔ جب یہ مضمون کمال کو پہنچ جائے گا تو ایہ حالت ہوگی کہ  
جس وقت بھی تو خوف کی طرف قدم بڑھائے گا وہ تجھ کو روک دے گا اور  
جب کبھی تیرا دامن خوف سے منکدر ہو گا وہ اس کو صاف کر دے گا۔ جب قلب  
کی صحت کامل ہو جاتی ہے تو زمین و آسمان کی سلطنت بھی اس کو مضطر  
نہیں ہوتی۔ یہ بات آرائش و آرزو اور تفتیش سے نہیں آیا کرتی۔ یہ تو  
اس اہمیت کی وجہ سے نصیب ہوتی ہے جو آسمان سے آیا کرتی  
ہے کہ قلب میں زہر موجود ہو اور کام تجھ کو ترقی بخشنے (اس وقت اجوت  
نالال ہوگی تجھ پر اور تیرے تمام اہل مجلس پر۔ اور بات اور زائد اعلانات  
آگے پیچھے آتے رہیں گے۔ ایک مرید کسی دانش مند شیخ کے پاس آیا  
اور کہنے لگا کہ میں جنت میں صرف ایک مختصر مکان کا متمتع ہوں۔ پس  
دانشمند نے اس سے کہا کہ جتنی بات پر آخرت کے متعلق تم نے قناعت  
کر لی کافی اتنی ہی دنیا پر قناعت کرتے (تو کام بن جاتا) جب مزاحمت  
ہے کہ مرے بغیر چارہ نہیں تو ابھی کیوں نہ مر جاؤ کہ مردوں کی سی  
حالت پیدا کر لے) مردہ کو نہ میل جول سے علاقت ہوتا ہے نہ بخشش  
سے اور نہ دریغ کرنے سے۔ نہ اُسے کچھ توقع ہوتی ہے۔ نہ کسی  
سے دشمنی اور نہ کسی سے دوستانہ۔ بس سکون اور خاموشی  
(اس پر طاری) ہوتی ہے۔ تحصیل منفعت اور دفع مضرت میں (وہ)

الْمَيْتُ لَا يَمُوتُ لَا يَمُوتُ لَا يَمُوتُ  
مَيْتٌ ۖ إِذَا مَاتَ  
كَانَ صِدْقًا  
بِالْحَقِّ وَالصِّدْقُ  
صَوْنٌ فِي تَوْنٍ  
يَصْفُو عَيْنَ الْخَوِ  
وَلَا يَطْلُبُ  
عَلَى الرَّاقِعِ  
مُؤَلَّفًا حَتَّى  
يَقْدِرَ الْمَكَانُ  
الْمُقْتَضَى مِنْكَ  
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ  
إِذَا أَدْبُوَا  
قَلْبَكَ فَارْغُ  
أَنْتَ فَارْغُ  
مِنْ الْعِلْمِ  
وَلَا الْمُرُودِ  
مِنْهُ وَلَا تَتَّخِذْ  
اسْتِصْفَاةً وَ  
وَأَوْدِيَةً  
التَّائِيَّةَ إِلَيْكَ  
الدُّنْيَا وَهِيَ  
أَفْصَى مِنْهَا  
وَقَدْ بَالِغُ عَمْرِ  
اللَّهُ

لَا يَسْتَلِمْ لَكُمْ بِمَقَرٍّ إِذَا شَاءَ أَنْطَقَكَ وَأَنْتَ  
مَيِّتٌ ۖ إِذَا مَتَّ عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْكَ لَطَقَتْ بِكَ لَحْمٌ  
كَانَ صِدْقًا وَحَقًّا ۖ لَئِنْ أَلَمَيْتَ لَأَخِيضَنَّ بِرَأْسِكَ  
بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ ۖ كَتَبْتُ لِلْبَرِّ رُقْعَةً رَحِيلُ  
صُوفِي يُرِيدُ شَيْئًا ۖ قَالَ هَذَا أَبَاطُ ۖ الطُّوفَانُ  
يَصْفُو عَنْ الْخَلْقِ ۖ لَا يَرَاهُمْ ۖ الصُّوفِيُّ يُطَلِّبُ  
وَلَا يُطَلَّبُ ۖ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِذَا الْقَسَمَ الْخَوِيُّ  
عَلَى الزَّالِفِ مَا يَصْنَعُ ۖ قَالَ يَقْعُدُ سَاجِدًا  
مُؤَلِّقًا حَتَّى يَصْنَعَ الْقَدْرَ فِي يَدِهِ خَرْقَةً  
يَقْدِرُ الْمَكَانَ ۖ أَوْ يَسْلُكُ غَيْرَهُ عَنْهُ إِذَا فَنَاءَ  
الْمُقَاتِلُ مِنْكَ ثُمَّ عَلَى الْبَايَةِ عَلَى الْعَتَبَةِ ۖ  
أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ ۖ سَمِعْتُكَ إِذَا أَقْبَلُوا ۖ هُنَا لَكَ  
إِذَا أَذْبَرُوا ۖ أَنْتَ هَا لَكَ أَنْتَ مُشْرِقٌ ۖ  
قَلْبُكَ فَارِغٌ مِنَ التَّوْحِيدِ ۖ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ  
أَنْتَ فَارِغٌ مِنَ الْخَيْرَاتِ ۖ أَنْتَ خَارِجٌ  
مِنَ الْعِلْمِ ۖ لَا تَعُدُّ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَلَا الْمُرِيدِينَ  
وَلَا الْمُرَادِينَ وَلَا الصَّالِحِينَ ۖ لَوْلَا حَيَاتِي  
مِنْهُ لَوَلَيْتُ بَابَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ وَ  
اسْتَضَيْتُهُ وَكُنْتُ أَمِيرًا إِذَا نَزَلْتُ وَهَدَيْتُهُ  
وَأُودِعْتُهُ ۖ يَا حَبِيبَ هَذَا الدَّافِعُ لِمَا يَفُودُ  
النَّاطِلُ الْبَرِّ الْمَتَلَسِّسَ ۖ وَحَيْثُكَ تَطْلُبُ مِنَ  
الدُّنْيَا وَهِيَ بِالْمَشْرِقِ وَأَنَا بِالْمَغْرِبِ أَخَذُ  
أَقْسَامِي مِنْهَا بِالْقَوْلِ حَيْثُ أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرَةِ  
وَقَرَّبَ الْحَقُّ عَنِّي وَجَلَ ۖ دِينُ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح بن جا کر مردہ کسی سے بات ہی نہیں کیا کرتا۔ اس کے بعد جو  
چاہے گا تو تیرے مردہ ہونے کی حالت ہی میں مجھ کو گویائی بخشنے گا۔  
جب تو مخلوق سے اور اپنے آپ سے مر جائے گا تو (گویائی پانے کے بعد)  
وہ کلام کرے گا جو سچ اور حق ہو گا۔ کیونکہ مردہ حق اور سچی ہی اطلاع  
دیتا ہے۔ ایک صوفی شخص نے آپ کو قہ لکھا تھا جس میں وہ کوئی چیز  
مانگتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (تصوٹ) باطل ہے کیوں کہ صوفی  
مخلوق سے صاف ہوا کرتا ہے کہ ان پر اس کی نظر ہی نہیں جاتی  
صوفی سے تو دوسرے مانگا کرتے ہیں وہ خود کسی سے نہیں مانگا کرتا۔  
ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ گڈرٹی جب بیوند لگنے کی حد سے  
زیادہ پھٹ جائے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ خاموشی اور (مرضی خلایک)  
موانعت کر کے بیٹھ رہے۔ یہاں تک کہ تقریر اس پھٹن کی مقدار پر بیوند  
اس کے ہاتھ میں رکھے یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص اس میں بیوند  
لگا دے۔ جب کئی تیرے ہاتھ سے گم ہو جائے تو دروازہ پر سوجا  
چو کھٹ پر سوجا۔ تو مخلوق کا بندہ بنا ہوا ہے کہ مخلوق کے متوجہ ہونے میں  
تیری فریبی ہے اور ان کے رُخ بھرنے میں تیری لاغری۔ تو تباہ کا ہے  
مُشْرک ہے تیرا قلب تو حید سے خالی ہے تو بندہ مخلوق ہے تو بھلا کیوں  
سے خالی ہے تو شمار سے خارج ہے کہ نہ تو علماء میں شمار کیا جاسکتا ہے  
نہ مریدوں میں اور نہ مرادین میں اور نہ صلحاء میں۔ اگر مجھے اللہ کی شرم  
نہ ہوتی تو میں تم میں سے ہر شخص کے دروازہ پر آتا اور اس کا  
جہان بن کر اس کا کان ملتا اور اس کو تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے اس  
پیسہ کی محبت بھی (کیا ہی بُری بلا ہے) کہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اپنے  
ساتھ چپے ہوئے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ مجھ پر انوس کہ مجھ سے  
دُنیا طلب کرتا ہے حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں (مجھے  
اس سے کیا نسبت) میں تو اس سے اپنا مقسوم لیتا ہوں تو حید کے ساتھ مجھ سے  
تو آخرت اور قُرب حق طلب کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی

خاص مجھ کو اللہ...  
اے اے عالی تجھ کو تو  
کا تو تیری سماعت د  
اس کے بعد مجھ کو آخرت  
خاص الٰہی میں تجھ کا اپنی  
یہاں تک کہ کسی وقت  
حق تیرے باطن سے  
نہ ہوں۔ پس نہ غن کر  
کا تو (یہ حالت ہوگی کہ)  
مجھ کو روک دے گا اور  
صاف کر دینگا۔ جب قلب  
طلعت بھی اس کو مضر  
نہیں آیا کرتی۔ یہ تو  
سمان سے آیا کرتی  
نہیں (اس وقت) جنت  
بابات اور انوار انعامات  
سند (شیخ) کے پاس آیا  
کا مسمی ہوں۔ پس  
ملحق تم نے قناعت  
جانتا جب مزاحی  
ہا (کہ مردوں کی سی  
تو ہوتا ہے نہ بخشش  
ہوتی ہے۔ نہ کسی  
سکون اور خاموشی  
رو بخ معرفت میں وہ



وَأَنْتُمْ حِطَّانُهُ وَيَتَنَازَرُ أَسَاسُهُ هَلُمُّوا يَا  
 أَهْلَ الْأَرْضِ نُسَيْدُ مَا هَدَمَ وَيُقِيمُ مَا وَقَعَ هَذَا  
 شَيْءٌ مَا يَتَمُّ يَا شَمْسُ وَيَا قَمَرُ وَيَا هَارُ تَعَالَوْا  
 نَعْمَ مِنَ الْحَالِ مَا يَكُنُّ نَتْنَاوِمُ لِنَجِي الْقَدْرِ  
 بِسَمِ اللَّهِ ثُمَّ اتَّكَأَ إِلَى الْكُرْسِيِّ وَتَرَكَ يَدَهُ  
 تَحْتَ رَأْسِهِ وَغَمَضَ عَيْنَيْهِ وَكَثَّ هَذَا كَهَيْئَةِ  
 ثَمَرٍ قَدِيدٍ وَقَالَ أَنْتُمْ بِلَهُ وَجَائِنُ فَعَوَّكُمْ  
 عَوِّي خَسَارَةً فِي رَأْسِ الْمَلِكِ لَا عَنْ عُدُوٍّ وَلَا  
 تَهْوَسَ وَلَا يَغْلِبُ عَلَيْكَ شَرُّكَ إِلَّا شَرُّ الْبَطْرِ  
 أَنْتَ عَنْ قَرِيبٍ مَيِّتٌ وَحَضَرَ خَلِيسَةُ أَسْتَاذُ  
 دَارِ الْإِلَامِ عُمَرُ بْنُ بَنِي رَيْشِ الزُّوْدِ سَاءَ مَعَهُ  
 خَدَمٌ وَرَعْلَمَانُ كَثِيرَةٌ وَلَمْ يَكُنْ حَضَرَ خَلِيسَةُ  
 قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا اجْتَمَعَ بِهِ فَبَعْدَ دُخُولِهِ قَالَ  
 رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّكُمْ يَخْجَلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا بِأَلَلِ اللَّهِ  
 مَنْ يَخْجَلُ مِنْهُ كُلُّكُمْ خَلَقَ ذَلِكَ وَجُودٌ بِأَمِيَّتِ  
 يَا تَرَابُ تَصِيرُ تَرَابًا يَدَاسُ قَبْرَكَ مِنْ تَرَابٍ  
 إِلَى تَرَابٍ مِنْ أَلَمِهِ إِلَى اللَّحْدِ مَا  
 جَدُّكَ خَبَرُ حَالِ السَّيِّبِ أَنْتَ أَصَمُّ بِكَ  
 خَبَلُ بِكَ جُنُونٌ أَنْتَبَهُ قَبْلَ أَنْ  
 يَبْتِمَكَ الْمَوْتُ كُنْ وَاعِظْ نَفْسَكَ  
 وَطَهِّرْ قَلْبَكَ مَالِكَ أَنْتَ مُسَافِرٌ  
 عَلَى رُغْجٍ إِذَا جَاءَ أَجَلُكُمْ فَلَا  
 يَسْتَخْرُونَ سَلَمَةً وَلَا يَسْتَقْتِي مُؤَنَّهُ  
 كُلُّ مَا تَمْلِكُ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ  
 يَعْظُمُ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يَفْخُمُكَ

دیواریں پے درپے گر رہی ہیں اور اُس کی بنیاد بکھری جاتی ہے۔ ہاں  
 باشندگانِ زمین آؤ جو گر گیا ہے اس کو مضبوط کر دیں اور جو ٹھہر گیا  
 اس کو درست کر دیں۔ یہ چیز (ایک سے) پوری نہیں ہوتی (سب ہی  
 کو مل کر کام کرنا چاہیے) اے سورج اے چاند اور اے دن تم  
 سب آؤ۔ ہاں بعض حالت وہ بھی ہے جو غفی رکھی جاتی ہے۔ ہم کو  
 چاہیے کہ تقدیر کی آمد کے انتظار میں سو رہیں۔ بسما اللہ (اس کے بعد  
 ممبر پر آپ نے نکیہ لگایا اور ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں بند کر لیں  
 اور کچھ دیر اسی حالت میں رہے۔ اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا، تم  
 بیوقوف دیوانے ہو۔ تمہارا مجھ سے (الگ ہو کر) بلا عذر بیٹھنا  
 اصل راس المال کا نقصان ہے۔ بواہوس مت بن اور متکبر و مغرور  
 کا شرک تجھ پر غالب نہ آنا چاہیے تو غریب مرنے والا ہے اس لئے  
 موت کا سامان کر) ایک بار آپ کی مجلس میں امام کے مکان کا ناظم عبد اللہ  
 بن رئیس الروسا حاضر ہوا کہ اس کے ساتھ نوکر کچا کھی تھے اور اس سے پہلے  
 وہ نہ کبھی آپ کی مجلس میں آیا تھا اور نہ آپ کے پاس بیٹھنے کا اس کو اتفاق ہوا  
 تھا پس اس کے آتے ہی آپ نے فرمایا کہ تم سب کی یہ حالت ہے کہ ایک  
 دوسرے کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ کی خدمت کون کرتا ہے؟ تم سب مخلوق  
 ہی مخلوق ہو اور یہی ہستی کہلاتی ہے (جس کو فنا کرنے کی ضرورت ہے)  
 اے مرنے والے۔ اے مٹی۔ تو مٹی بن جائے گا کہ تیری قبر مال ہوگی ایک  
 مٹی سے دوسری مٹی کی طرف اور گہوارہ سے لحد کی طرف۔ تجھے کچھ خبر نہیں  
 کہ سبب کا کیا حال ہے تو بہر ہے۔ تجھے خطب و جنون ہو رہا ہے۔ اس سے  
 پہلے بیدار ہو جا کہ موت تجھ کو بیدار کرے۔ اپنے نفس کا ناصح بن اور  
 اس کو پامال کر اور اپنا مال تقسیم کر دے۔ کیونکہ تجھ کو بادل ناخو استہ سفر  
 کرنا پڑے گا (چنانچہ ارشاد ہے کہ) جب ان کی اجل آپہونے لگی تو نہ  
 ایک ساعت تجھے ہٹ سکیں گے اور نہ آئے بڑھ سکیں گے جو کچھ تیرے  
 ملکیت میں ہے سب تجھ پر وبال ہے اور جس کو بھی تو بڑا سمجھے ہوئے ہے

ی جاتی ہے۔ ہاں  
 بریں اور جوڑو گیا  
 ہوتی اسب ہی  
 ورتے دن تم  
 جاتی ہے۔ ہم کو  
 ہاں اس کے بعد  
 آنکھیں بند کر لیں  
 اور فرمایا، تم  
 بلا عذر بیٹھ رہنا  
 اور متکبر و مغرور  
 لا ہے اس لئے  
 مکان کا ناظم ہو اللہ  
 تھے اور اس سے پہلے  
 اس کو اتفاق ہوا  
 حالت ہے کہ ایک  
 ہے؟ تم سب مخلوق  
 نے کی ضرورت ہے  
 پر مال ہوگی ایک  
 تھے کچھ نہیں  
 ہو رہا ہے۔ اس  
 کا ناظم بن اور  
 بادل ناخواستہ سفر  
 ہوئے گی تو نہ  
 گے جو کچھ تیرے  
 لکھے ہوئے ہے

عَلَيْكَ بِصِدْقِكَ مِنْ حَذَرِكَ وَعَدٌ وَكَ  
 مِنْ أَعْرَافٍ ۚ اللَّهُمَّ تَهَنَّنَا مِنْ رِقَّةِ الْخَالِقِينَ  
 وَالنَّعْمَ بَعْضَنَا بَعْضٍ ۚ أَشْغَلْنَاكَ وَأَوْرَدَكَ حَتَّى نَهْضَ  
 لِقُوسِنَا وَهَيْلِ مَهَالِكِكَ وَتَشْتَغِلَ بِقِيَّةِ الْعُمْرِ  
 مِنْ شَرِّ طَوْعِكَ وَغِيَرِكَ أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنًا ۚ  
 لَا يَسْبِغِي أَنْ يَدْعُو الْعَبْدُ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ  
 إِلَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ ۚ لَا تَقْلُدْ ۚ وَبِئْسَ  
 لِلْحَالِئِينَ خَانَ نَفْسَهُ وَرَبَّهُ وَنَبِيَّهُ ۚ يَا مُرُ  
 وَلَا يَمْتَنِلُ وَيَهْجُو وَلَا يَنْتَبِئُ وَيَقُولُ لَا  
 يَعْمَلُ ۚ بِهِ لَا عُدَّةَ بِجَمِيعِ أَكْثَارِكَ وَحَقِّ  
 سَبَائِكَ وَصَفَارَةٍ وَجَهْلِكَ ۚ الْإِيمَانُ هَهُنَا ۚ  
 أَشَارَ إِلَى قَوْمٍ كَانُوا يَعِشُونَ أَسْتَذِلَّ الدَّارُ  
 هَذِهِ صِفَتُهُمْ ۚ أَهْلُ اللَّهِ كُلِّ مِثْمُهُمْ عَلَى  
 قَلْبِهِ شَحْنَةٌ يُحَارِبُونَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ  
 وَالْمَهْوَى وَقَطَاعَ الطَّرِيقِ عَنِ اللَّهِ فَيَكُنَّا  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ  
 أَقْوَامًا تَقَرُّ مِنْ شَفَاهُمُ بِالْمَقَارِيفِ  
 فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ عُلَمَاءُ أُمَّتِكَ  
 اللَّهُمَّ أَصْلِحِ الْكُلَّ ۚ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا  
 صِدَاقِينَ وَأَصْلِحْ بَنَانًا ۚ اجْعَلْ  
 حَوْلَنَا إِلَيْكَ وَإِقْبَالَكَ عَلَيْكَ  
 قَمْرٌ وَضَعُ يَدِكَ عَلَى  
 يَدِي ۚ يُشِيرُ  
 بِذَلِكَ إِلَى أَسْتَذِلَّ  
 دَا

سب سیر لے سفر ہے اور جس کی تو تعظیم کر رہا ہے تیرا دشمن ہے۔ تیرا دوست  
 وہ ہے جو تجھ کو ڈرے اور دشمن وہ ہے جو غافل بنائے۔ بار آہا  
 غافلوں کی نیند سے ہم کو بیدار فرما اور ہم میں ایک کو دوسرے  
 سے نفع دے۔ ہم کو ہمارے اور اپنے ساتھ مشغول فرماتا کہ ہم اپنے  
 نفوس کی اصلاح کر لیں۔ اور ان کو تیری نذر گزاران دیں اور ہمارا  
 عمر اسی میں مشغول رہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے کے لئے شرط  
 یہ ہے کہ تو خود مومن ہو۔ مناسب نہیں کہ بندہ مخلوق کو خدا  
 کی طرف بلائے جب تک کہ خود وہاں تک نہ پہنچ جائے۔ افسوس  
 اس خائن پر جس نے خیانت کی اپنے نفس سے اور اپنے رب سے اور  
 اپنے نبی سے کہ دوسروں کو حکم دیتا ہے اور خود تعمیل نہیں کرتا۔ دوسروں  
 کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا۔ کہتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ تیرے  
 موندھوں کے سیکڑے مچھوں کے کتر دانے اور چہرہ کے زرد ہو جانیکا  
 کچھ بھی اعتبار نہیں۔ ایمان یہاں (یعنی قلب میں) ہوا کرتا ہے (نہ  
 بدن پر) اس سے اشارہ (علماء کی) اس جماعت کی طرف تھا جو ناظم مکان  
 کو (مال کی طبع میں ہر وقت) گھیرے رہتے تھے کہ ان کی حالت یہی تھی  
 (جو حضرت مدوح نے بیان فرمائی) اللہ وانوں کی یہ شان ہے کہ ان میں  
 سے ہر شخص کے قلب پر (خدا کی بولیس) تعینات ہوتی ہے جو نفس و طبیعت  
 اور خواہش اور راہ خداوندی کے ڈاکوؤں سے جنگ کرتی رہتی ہیں ہمارے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے (معراج میں) چند جماعتوں  
 کو دیکھا کہ ان کے مونٹ قینچوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا  
 کہ یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا کہ تمہاری امت کے علماء ہیں (جو دوسروں  
 کو زبان سے نصیحت کرتے تھے مگر خود عمل نہ کرتے تھے) بار آہا سب کی  
 اصلاح فرما۔ بار آہا ہم کو نیکو کار بنا اور ہمارے ذریعہ سے (دوسروں کو) ہدایت  
 بخش اور ہماری حاجات اور توجہ اپنی طرف کر لے۔ (ناظم محل کی طرف  
 اشارہ فرما کر کہا کہ) کھڑا ہو اور (بیت کے لئے) اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر

حَتَّى تَهْرُجَ إِلَى رَبِّنَا مِنْ هَذِهِ الدَّارِ الْخَرَابِ  
وَمَلَكَ دَوْلًا لَهُ وَأَنزَلَنَا إِلَى اللَّهِ إِلَى الْعَمَلِ  
عَنْ قَرِيبٍ تُرَدُّ إِلَى الْحَقِّ يَسْأَلُكَ عَنْ أَعْمَالِكَ  
خَلَقَكَ لِتُوحِيدِهِ مَا خَلَقَكَ لِلدُّنْيَا وَلَا لِلْآخِرَةِ  
الْدُّنْيَا لَا تُشْبِعُكَ وَلَا تُرْوِيكَ غَدَا سَرُّ  
مَكَارِهِ دَاهِيَتِكَ رُؤْيَاكَ لِنَفْسِكَ نَظَرُكَ  
إِلَى وَجْهِ الدُّنْيَا مِنْ تَدْبِيرِ نَفْسِكَ وَجَعَلَ قَلَمًا  
وَزَيْتًا أَلْهُو مِنْ مَدْرُوكٍ لَا مَدْرُوكٍ إِذَا اخْلُوتَ  
عَنْ نَفْسِكَ كَلِمَةً قَلْبِكَ تَشْرَحُ أَطْلَمَا السُّرَّ  
ثُمَّ تَوَلَّى كَمَا الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ فَتَكُونُ شُحْنَةً  
الْعِبَادَةِ وَالْإِلَادَةِ وَهَذِهِ النَّفْسُ أَعْرَّ لَهَا  
بِمَاذَا إِذَا رَأَيْتَ شَيْخًا قُلْتَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَبْلِي وَعَبْدُهُ الصَّالِحُ وَالْفَاسِقُ وَالشَّابُّ  
وَالصَّغِيرُ هَذَا اتَّعَزَلَ النَّفْسُ وَتَجَعَلَ  
الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ تَأْخُذُ الْآخِرَةَ عَيْنُ  
قَلْبِكَ فَتَدْمِيلُ بَابِ قُرْبٍ بَابِ سُلْطَانٍ  
بَابِ كِبَرِيَّةٍ وَجَلَالَةٍ تَصْغُرُ الْآخِرَةُ مِنْ  
عَيْنِ قَلْبِكَ تَشْتَأَى إِلَيْهِ وَحُبُّ لِقَاءِهِ  
تَنْظُرُ إِلَى الدُّنْيَا فَتَرَاهَا أَوْحَشَ خَلْقِ اللَّهِ  
وَتَخْرُجُ مِنْ قَلْبِكَ فَتَصِيرُ كَالْمَطْلَقَةِ بَعْدَ  
ظَهْرِ الْعُيُوبِ تَحْرِفُ النَّفْسُ عَنْهَا لُحْمَاتُ  
الْآخِرَةِ مِنْ يَبَنَةٍ فَتُظْهِرُ السَّابِقَةَ إِلَى عُيُوبِهَا  
وَالَهَا حُدُّهُ فَتُخَلِّقُ لَيْسَ إِيَّاكَ  
فِيهَا الْيَهُودُ  
وَالنَّصَارَى

رکھ دے تاکہ اس اُجاڑ گھر (یعنی دُنیا) اور مال و اولاد سے بھاگ کر  
زب کی طرف پلکیں اور اللہ کی طرف اور عمل کی طرف چلیں۔ عنقریب  
تجھ کو حق کی طرف لوٹنا ہوگا اور وہ تجھ سے تیرے اعمال کی باز پرس کرے گا  
اُس نے تجھ کو اپنی توحید کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نہ تجھ کو دُنیا کے لئے پیدا  
کیا ہے اور نہ آخرت کے لئے۔ دُنیا تو نہ تجھے سیر کر سکتی ہے نہ سیراب دے تو غدار  
و مکار ہے۔ تیرا اپنے نفس کی طرف نظر کرنا کہ بل بوتے سے سب کچھ کر سکتا  
ہوں اور اپنے نفس کی تدبیر سے دُنیا کے مُنہ کی طرف دیکھنا اور اس کو  
وزیر بنالینا تیرے لئے بڑی مہیبت ہے، مومن انجام میں ہو اگر تاہم  
صاحبِ ابدار نہیں ہوا کرتا۔ جب تو اپنے نفس سے تنہائی اختیار کرے گا تب  
تیرا قلب تجھ سے باتیں کرے گا۔ اس کے بعد باطن تم دونوں سے میل جول  
کرے گا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ تمہارا کارساز بنے گا پس تو باشندگانِ بلاد  
کا کو تو ال بن جائیگا۔ اس نفس کو معزول کر دے۔ مگر کس طرح؟ جب کسی بوڑھے  
شخص کو دیکھا کرے تو یوں سمجھا کر کہ چونکہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے اس لئے  
اس نے مجھ سے پہلے خدا کی عبادت کی ہے اور خدا کا نیکو کار بندہ ہوا فاسق  
اور جوان ہوا بچہ (ہر ایک کے متعلق ایسی ہی مناسب توجہ کر لیا کر) اس  
طرح پر نفس معزول ہو جائیگا اور دُنیا تیرے قلب سے منقبض ہو جائے گی  
کہ تیرے قلب کی آنکھ آخرت کو لے لیگی۔ پھر تجھ کو دروازہ قرب و دروازہ  
سُلطان اور کبریا و جلال کے دروازہ پر لا ڈالے گی۔ تیرے قلب کی  
آنکھوں میں آخرت حقیق معلوم ہونے لگے گی تو خدا کا مشتاق بن جائے گا  
اور اس کی ملاقات کو محبوب سمجھنے لگے گا۔ تو دُنیا کی طرف نظر کرے گا تو وہ  
ساری مخلوق میں سب سے زیادہ وحشت ناک دکھائی دیگی۔ لہذا تیرے دل  
سے کل جائے گی اور ایسی ہو جائیگی جیسے عیوب ظاہر ہونیکے بعد طلاق دی  
ہوئی عورت ہوتی ہے کہ نفس اس سے گھبراتا ہے اس کے بعد آخرت بنی سنو کی  
ہوئی تیرے پاس آئے گی۔ پس تقدیر لازمی اس کے عیوب اور یہ بات ظاہر  
کرے گی کہ یہ بھی حادث اور مخلوق ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر اسلام لائے تھے تو

إِذَا اسْمُكُمْ  
الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَّ  
تَشْعَلُ هُوَ  
فَطَلَبُوهَا  
فَسَكَنُوا إِلَيْهِمْ  
اللَّهُ تَعَالَى إِلَى  
عَلَى غَرَّةٍ  
فِي الْأَوَّلِ عَلَى  
تَوَسُّعٍ فِيهِ  
كَانَ فِيهِ مِنْ  
عُمَى أَذَانُ الرَّ  
يَا حَطَبَ الدَّارِ  
أَلَا إِلَى اللَّهِ تَوَجَّ  
لَكُمْ سَائِقُ لَد  
هَهُنَا وَارَى لَد  
مَا قَطَعَتْ الْكُ  
الْمَقَامُ حَمْدُ  
عَنْدَى سَوَاءُ  
ذُوهُ حَمْدُ  
عَلَيْكُمْ اللَّهُ  
دَحَلَتْ مَعَ كُلِّ  
عَنْهُ مُنْكَرًا  
عَلَيْكُمْ إِذَا  
عِبَادُ  
وَجَدُوا

اور اولاد سے بھاگ کر  
طرف چلیں۔ عنقریب  
ان اعمال کی بازپرس کر لیا  
جس پر تھوڑے دین کے لئے پیدا  
ہوئے ہیں۔ سیراب و توفار  
نے سے سب کچھ کر سکتا  
ہے۔ دیکھنا اور اس کو  
انجام میں ہو کر رہا ہے  
پانی اختیار کر لیا تب  
دونوں سے میل جول  
پس تو باشندگان بلاد  
طرح؟ جب کسی بوٹھے  
سے زیادہ اس لئے  
و کا رہندہ ہو یا فاسق  
تو توجیہ کر لیا کہ اس  
میں منقبض ہو جائے گی  
ازہ قرب و دروازہ  
لی۔ تیرے قلب کی  
ستار بن جائے گا  
طرف نظر کر لیا تو وہ  
دیگ۔ لہذا تیرے دل  
نیکے بعد طلاق دی  
جس پر آخرت بنی سنو  
ب اور یہ بات ظاہر  
کر اسلام لائے تھے تو

اِذَا اسْمُكَ فِي الْجَنَّةِ الْمَنْقُودَةِ الصَّافِيَةِ قَرَابُ  
الْحَقِّ عَمَّا رَجَلُ الْإِسْتِنَاسِ وَالْوُصُولُ إِلَيْهِ لَا  
تَشْتَغِلُ هَؤُلَاءِ السَّمَوِّينَ يَجْلُو الدُّنْيَا  
فَطَلَبُهَا يَجْلُو الْأَخْرَجَةَ فَطَلَبُهَا يَجْلُو الْخَلْقَ  
فَسَكُنُوا إِلَيْكُمْ يَا قَوْمَنَا احْذَرُوا أَوْ حَى  
اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي بَعْضُ أَنْبِيَائِهِ احْذَرُوا اخْلُذُوا  
عَلَى غَيْرَةِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَسْكُنُ  
فِي الْأَوَّلِ عَلَى يَوْسُفَ ثُمَّ عَادَ يَسْكُنُ عَلَى نَفْسِهِ  
تَوَسَّعَ فِيهِ كَوْنُهُ يَنْبَغِي خَافَ عَلَى عَصَمَتِهِ لِمَا  
كَانَ فِيهِ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ صُمِّرْ بَكْمُ  
عَمِّي أَذَانُ الرُّؤُوسِ لَكُمْ وَلَا أَذَانُ لِلْعُكُوبِ  
يَا حَطَبَ النَّارِ يَا عَوَامُّ يَا طَخَامُ اسْتَمِرُّ فِي هَوْنِ  
أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ أَلَا إِنِّي سَأَعِ  
لَكُمْ سَائِقَ لَكُمْ نَاطُورَ لَكُمْ مَا تَرَقَيْتُ  
هَهُنَا وَآزَى لَكُمْ وَجُودَ إِلَى الْقَرَارِ وَالْقَعَمِ بَعْدَ  
مَا قَطَعْتُ الْكُلَّ بِسَبِّ التَّوْحِيدِ أَلَمْ تَرَ هَذَا  
الْمَقَامَ حَمْدُكُمْ وَذَمُّكُمْ وَاقْبَالُكُمْ وَمَدَابِكُكُمْ  
عِنْدِي سَوَاءٌ كَرِهْتُمْ يَدِي أَمْ لَيْسَ كَرِهْتُمْ يَقُولُ  
ذُو سَمْدٍ بِلَا هَمٍّ مِنَ اللَّهِ لَا مُمْرَةَ بِلَا كَلِي  
عَلَيْكُمْ اللَّهُ أَخَذَ مِنْكُمْ اللَّهُ بِذُنُوبِكُمْ  
دَخَلْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ الْقَبْرَ وَجَاوَزْتُ  
عَنْهُ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا رَحْمَةً وَشَفَقَةً  
عَلَيْكُمْ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا آمَنَ

عِبَادَةُ آتَى فِي قَلْبِهِ  
وَجِدًا وَشَوْقًا إِلَيْهِ

اس میں تیرے شریک ہوں گے۔ البتہ لقا نقد حجت جو بالکل صاف ہے  
وہ قرب حق اور اس سے مانوس ہونا اور وصول الی اللہ ہے۔ ان بواہر و  
کے ساتھ مشغول مت ہو جو دنیا سے جاہل ہیں کہ اس کو طلب کرنے لگے  
(علیٰ ہذا) آخرت سے جاہل ہیں۔ پس اس کو طلب کرنے لگے۔ خلق سے  
جاہل ہیں پس ان سے جی لگانے لگے۔ صابو ڈرو۔ حق تعالیٰ نے  
ایک نبی کو وحی فرمائی تھی کہ ڈرو کہیں اچانک تمہاری گرفت نہ کر لوں  
یعقوب علیہ السلام اول تو یوسف پر رویا کرتے تھے اس کے بعد اپنے  
نفس پر رونے لگے تھے کہ کہیں حُب خلق کی گرفت نہ ہو جائے حالانکہ یوسف  
پر روزنامہ دین ہی تھا کیونکہ یوسف میں ان کے نبی ہونے کی علامت  
ان کو محسوس ہوئی تو چونکہ ان میں حُسن و جمال تھا اس لئے ان کی عصمت کا  
اندیشہ ہوا کہ کہیں برباد نہ ہو جائے تم کو گئے بہرے اندھے ہو  
کہ تمہارے سروں میں توکان ہیں۔ مگر قلوب کے کان نہیں۔ لے دوئی  
کی لکڑیو۔ اے عامیو اور اے کینز تم مبتلائے ہوس ہو۔ آگاہ ہو جاؤ  
کہ اللہ ہی کی طرف جملہ کام رجوع کرتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ میں تمہارا  
چرواہا ہوں۔ میں تمہارا ہانکنے والا اور تمہارا (مصلح و محافظ) باغبان  
ہوں نفع اور نقصان میں تم پر نظر رکھ کر میں نے یہاں تک ترقی نہیں  
پائی بلکہ سب کو توحید کی تلوار سے قطع کر دینے کے بعد اس مرتبہ پر  
پہنچا ہوں کہ تمہاری مدح اور مذمت اور تمہاری توجہ و دہ رخی سب کی  
سب میرے نزدیک مساوی ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو میری بہت کچھ مذمت  
کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی مذمت مدح سے بدل جاتی ہے دونوں  
(مذمت و مدح) اللہ کی طرف سے ہیں نہ کہ اس کی طرف سے میرا تم پر  
توجہ کرنا بھی اللہ واسطہ ہے اور تم سے (روپیہ پیسہ) لینا بھی اللہ واسطہ  
اگر مجھ سے ہو سکتا تو تم پر رحمت و شفقت کی بنا پر تم سے ہر ایک کے  
ساتھ میں اس کی قبر میں جاتا اور اس کی طرف سے منکر و نکیر کو خود جواب دیا  
کہ رات حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو اس کے قلب میں اپنا شوق اور

يُنْفِىْ اَبُوْزَيْدَ السُّطَّافِىَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لِّمَا سَمِعَ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ الْجَبِيْثِ يُمَتِّعُهُ اِلَى قُلُوْبِهِمْ اَبْوَابُ الْقُرْبِ لَا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ سِوَى الصَّبَوَاتِ الْحَمْسِ وَقَلْبِ الْاَدَمِيَّةِ الْبَشَرِيَّةِ صُوْرُهُمْ صُوْرُ الْاَنْسِ وَقُلُوْبُهُمْ مَعَ الْقُدْرَةِ اَسْرَارُهُمْ مَعَ الْمَلِكِ اَنْتَ طَاعَتِكَ عَلَى اَجْهَدَ وَثِيَاكَ وَظَاهِرِكَ وَزَنْدَقَتِكَ فِيْ خَلُوْقِكَ وَكُفْرِكَ عَلَى بَاطِنِكَ قَلْبِكَ مَشْحُوْنٌ بِالتَّفَاقِ وَالْعَجَبِ وَسُوْرُ الظَّنِّ بِالْخَلْقِ مَا يَطْرُقُ الْاَلِ السَّيْفُ اِلَّا اَنْ تَوْرَ اَلْشَّرُّ اَمْرًا بِالسُّكُوْتِ وَالْكُتْمَانِ وَالسِّرِّ وَالْاَكْمُتُ اَشْرَمُ اِلَيْكَ يَا حُدَيْدَ وَاحْدَتُ بِكْمَلِكَ وَآخِرُجَتِكَ كَلَامُنَا يَعْْمَلُ فِيْ ظَاهِرِكُمْ وَقُلُوْبُنَا تَعْمَلُ فِيْ بَوَاطِنِكُمْ مَنْ يَتَّبِعُهُمْ وَيَكْلِفُهُمْ كَذَبَهُ اللهُ فَوَيْلٌ لِّلَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ وَمَالِهِ وَبَلَدِهِ اِلَّا اَنْ يَتَوَبَّ مَا مِنْ صَلَاةٍ اِلَّا وَاعْرَمُ اَنْ اَسْتَغْلَفَ مَنْ يَصِلُ بِالْاَسْوَءِ حَقًّا اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ اَعْدَتْ اِلَى الصَّلَاةِ وَكَذَلِكَ فِيْ وَقْتِ كُلِّ عَجَلٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُحْمِلُنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ لَا تَفْرَحْ مَعَ مَنْ يَفْرَحُ بِلَا اِحْرَافٍ مَعَ مَنْ يَحْزَنُ بِلَا تَصَدُّقٍ مَعَ مَنْ يَصْحُوكُ بِلَا اَبْكٍ مَعَ مَنْ يَتَّبَعِيْ سَيِّرُؤَامَةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَالِيَّةُ كَلُوْا اَقْسَامَكُمْ عَلَى بَابِهِ عَلَى عَتَبَةِ قُرْبِهِ عَقْلٌ لَّيْسَ عِنْدَكَ اَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا فَيَمُحِّصُهَا وَرَاى عِلَّتْ عَلَيْهِ عِيَالٌ خَذَ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ لَا لَكَ كَانَ الرَّسُوْلُ مَصْلَى اَللّٰهُ

و جد ڈال دیتا ہے ابو یزید بسطامی سات مرتبہ جلا وطن کئے گئے اس لئے کہ ان سے عجیب عجیب کلام سنا جاتا تھا (جو وجد و شوق میں نکلتا مگر شرعاً ناجائز ہوتا تھا) ائمہ والوں کے قلوب کی طرف قرب کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ بجز پانچ نمازوں اور آدمیت و بشریت کے لقب کے اور کوئی چیز ان کو مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتی۔ انکی صورتیں آدمیوں کی سی ہیں اور ان کے قلوب تقدیر کے ساتھ ہیں اور باطن بادشاہ کے ساتھ تیری طاعتیں صرف تیرے چہرے اور کپڑوں اور ظاہر ہی پر ہیں اور خلوت میں زندہ ہے اور باطن پر کفر۔ تیرا دل نفاق و خود ستائی اور مخلوق کے ساتھ بدگمانی سے لبریز ہے۔ پس تلوار ہی تجھ کو پاک بنا سکتی ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔ شریعت نے ہم کو خاموشی و اخفا اور رازداری کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور تیری آستین پر گر کر تجھ کو نکال باہر کرتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر پر اثر کرتا ہے اور ہمارے قلوب تمہارے باطن میں اثر کرتے ہیں۔ جو مجھ پر ہمت لگائے اور جھٹلائے خدا اس کو جھٹلائے۔ اور اللہ اس میں اور اس کے اہل و عیال و مال و وطن میں تفرقہ ڈال دے مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔ کوئی نہ اتنی ایسی نہیں ہوتی جس میں میرا یہ عزم نہ ہوتا ہو کہ نماز پڑھانے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنا دوں مگر جب نماز کا وقت آتا ہے تو (ہمت نہیں ہوتی) اور نماز کی طرف آ جاتا ہوں۔ اور یہی حال ہر عیس کے وقت رہتا ہے۔ بارگاہِ وہ بوجھ ہم سے نہ اٹھو جس کی ہم میں طاقت نہیں۔ خوش ہونے والوں کے ساتھ خوش نہ ہو بلکہ محزون رہنے والوں کے ساتھ محزون رہا کر ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسا مت کر بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کر بلند ہمتی کے ساتھ (راہ طریقت میں) چلو اور اپنے مقسوم اس کے دروازہ پر اور اس کے آستانہ قرب پر (پہنچ کر) کھاؤ تجھے عقل ہی نہیں حصول دنیا سے منہ پھیر اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہوں تو دنیا میں سے جو کچھ لے انہیں کے لئے نہ کہ اپنے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَا  
وَالْمَسَاكِينِ وَالْيَا  
أَرْوَاحِهِمْ يَقُولُ  
فَإِذَا قِيلَ لَا  
بِاخْتِبَاءٍ سَمِعَ أَنَّهُ  
اللَّهُ قَدْ رُبِّيَ أَنْ  
شَدَّ عَلَى الْحَرْثِ يَرَى  
مِنْهُ التَّوَمُّ فِي دَا  
يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ  
الْبَرِيَّةِ فَيَخْرُجُ  
أَتَارُهَا بِقَائِلِ  
قُلُوْبِ الْاَدَمِيَّةِ  
بَقِيَ سُورَةُ الْقَوْمِ  
الْحَرَامِ وَالرَّبِّ  
وَالْاَحْلَاصِ يَا  
مَنْفَعَةً فَيُنْكِرُ  
وَجَوْهَكُمْ خَيْرٌ  
يَسْتَبْرَأُ لَعَلَّهُ  
يَتَغَيَّرُ خَلْقُكُمْ  
قَدْ مَنَّ مِنَ الْحَقِّ  
جَاءَ اِلَى  
وَجَلَّ  
الْحَقِّ  
وَلَا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خُدَّ الصَّدَقَاتِ يُفَرِّقُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ  
وَالْمَسْكِينِ وَالْجَاهِلِينَ : ثُمَّ يَأْتِيُ بِيُوتَ  
أَزْوَاجِهِ يَقُولُ هَلْ فَرِحَ شَيْءٌ : جَاءَ نَاشِئٌ :  
فَإِذَا قِيلَ لَا : يَقُولُ إِنْ رَأَيْتُمْ إِذَا صَارَ لَكُمْ يَعْلَمُ  
بِأَحْبَابِ يَسْتَأْذِنُ مِنْهُ الصِّيَامُ هَكَذَا الْوَلِيَاءُ  
الَّذِينَ قَدْ يُرِيدُ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى سَطْحِ بَيْتِهِ لِيَنَامَ مِنْ  
شِدَّةِ الْحَرِّ يَبْرِي عَلَى الدَّرَجَةِ بَابًا يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ  
مِنْهُ التَّوَمُّ فِي دَارِهِ : يَبْرِي بَابَ دَارِهِ مَفْتُوحًا  
يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرَادُ مِنْهُ الْخُرُوجُ إِلَى الْفَتَوَاءِ  
الْبَرِيَّةِ فَيُخْرِجُ هَذِهِ الشُّبُوهَ بَاقِيَةً فِي الْخُلُقِ  
أَنَارُهَا : فَأَيْدِهَا : مَعْنَاهَا : مُنْقِصَةً عَلَى  
قُلُوبِ الْوَلِيَاءِ : الشُّبُوهَ كَانَتْ طَعَامًا وَشَرَابًا  
بَقِيَ سُورُ الْقَوْمِ : أَخْرَجُوا مِنْ عِنْدِي يَا أَكَلَةَ  
الْحَرَامِ وَالرِّبَا لَسْتُ بِقَاضٍ : أَنَا مُرَدُّ لِحُجْرٍ  
وَالْأَحْلَاصِ : أَيْشُ أَعْمَلُ بِكَزْبَتِكُمْ : لَا  
مَنْفَعَةَ فِيكُمْ أَعْمَالُكُمْ تُنَادِي عَلَيْكُمْ فِي  
وُجُوهِكُمْ خَيْرًا كَانَ وَشَرًّا : أَلَسْتُ كَوْنُ خَيْرٍ  
يَسْتَنْظِرُ لَعَلَّهُ يَمُحِي ذَلِكَ مِنْ وَجْهِكَ لَعَلَّهُ  
يَتَغَيَّرُ حُلُو تَكَ فَيَمُحِي السَّوَادَ مِنْ وَجْهِكَ  
قَدْ مَنَّ مِنَ الْحَيِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدَةِ  
جَاءَ رَأْيِي فَقُلْتُ لَهُ نُبِّ لِي اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ : فَقَالَ قَدْ كُنْتُ فِي  
الْحَيَّةِ : قُلْتُ لَهُ قَدْ كُنْتُ  
وَلَكِنْ تَمَرَزْنَا وَفَسَنِي  
وَمَجَّرَ كَلَمَ يَنْبُ

بلاوطن لئے گئے اس لئے  
و شوق میں نکلتا مگر شرعاً  
نقرب کے دروازے کھول  
بشریت کے لقب کے اور  
صورتیں آدمیوں کی سی  
ملن بادشاہ کے ساتھ  
ظاہری پر ہیں اور  
باقی خود ستانی اور  
بھی تجھ کو پاک بنا سکتی  
اور تیری آستین پر گر  
رکتا ہے اور ہائے  
تہمت لگائے اور  
راس کے اہل و عیال  
کوئی نساڑا بی  
انے کے لئے کسی کو  
تہمت نہیں ہوتی  
لے وقت رہتا ہے  
میں خوش ہونے  
ساتھ عزوں و ہر  
وں کے ساتھ رویا کر  
قسم اس کے  
و تجھے عقل ہی نہیں  
ہوں تو دنیا میں  
اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم صدقات وصول فرمایا کرتے اور فقراء و مساکین و مجاہدین  
تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ازواج مطہرات کے تجروں میں تشریف  
لاتے اور پوچھا کرتے تھے کہ کیا فتوحات ہوئی اور کوئی چیز آئی ہے ؟ پس  
جب جواب ملتا کہ نہیں تو فرمایا کرتے کہ ”اچھا ہمارا روزہ ہے“ آمد کی بندش  
سے آپ سمجھ جاتے تھے کہ حق تعالیٰ کو آپ سے روزہ رکھنا مقصود ہے  
بھی حالت اولیاء اللہ کی ہوتی ہے کہ کبھی وہ گرمی کی شدت کے  
سبب چاہتے ہیں کہ گھر کی چھت پر جا لیٹیں۔ پس سیر صحری پر دروازہ  
نظر آتا ہے جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں کہ گھر ہی میں ان کا سونا حسد کو  
مطلوب ہے یا مثلاً اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا رکھتے ہیں تو جان لیتے ہیں  
کہ جنگل و بیابان کی طرف نکل جانا ان سے مقصود ہے پس انکل  
جاتے ہیں۔ اس نبوت کے آثار مخلق میں اب بھی باقی ہیں کہ ان کا  
فائدہ اور مقصود اولیاء اللہ کے دلوں پر بانٹ دیا گیا ہے۔ نبوت تو  
ایک (بھر پور) کھانا پانی تھا۔ اب اللہ والوں کا جھوٹا بچا کچھ باقی رہ  
گیا ہے۔ اسے حرام اور سود کھانے والا۔ میرے پاس سے دُور ہو جاؤ  
کہ میں قاضی نہیں ہوں (جو شرعی حد لگانے کی خدمت انجام دوں)  
میں تو تو حید و اخلاص کی تربیت دینے والا ہوں۔ تمہاری کثرت  
کو لے کر میں کیا کروں۔ تم میں نام کو بھی منفعت نہیں۔ تمہارے بُرے  
اور بھلے اعمال خود تمہارے سُنہ پر پکار رہے (اور تمہاری باطنی  
حالت سے آگاہ بنا رہے ہیں۔ بس خاموشی بہتر ہے۔ منتظر رہنا  
چاہیے کہ شاید تیرے چہرے سے یہ نحو ہو جائے اور تغیر آکر خلوت  
نصیب ہو کہ چہرہ سے سیاہی زائل ہو جائے۔ اہل شہر میں سے ایک  
شخص حج سے لوٹا اور میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ”خدا  
سے توبہ کر“ اس نے جواب دیا کہ ”میں توج میں تھا“ میں نے  
اس سے کہا کہ ہاں یہ تو مجھے معلوم ہے مگر اس کے بعد جو زنا اور فسق  
و فجور ہوا (اس کے لئے توبہ کی ضرورت ہے) مگر اُس نے توبہ نہ کی۔

فَلَمَّا مَاتَ رَأَيْتُهُ حِينَ صَلَاتِي عَلَيْهِ كَأَنَّهُ مَخْرُجٌ مِنَ  
 التَّابُوتِ وَتَعَلَّقَ بِذِي بَنِي إِسْرَءِيلَ لَهُ مِنْ هَذَا  
 حَدِّ رُتْكَ ۖ مَا أَصْحَرَكُنْ بَكُوْزٍ وَزُرْكُمُوكُنْ  
 لَكَ شَيْئٌ ۖ وَكَوْنُ لَكَ فَلَئِنْ كُنْ ذَلِكَ لَهُ حَقٌّ  
 يُعْطِيكَ كِتَابًا بِسُفْلٍ لَّنَا لَا تَقْصِفُ عَنْ  
 الطَّاعَةِ وَالْخَيْرِ فَيَقْرَأُ ذَلِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ عِنْدَ  
 الْبَرَاءَةِ ۖ أَرْجُو سَعَاةَكُمْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ  
 فَلَا تَشْرِكُ تَوْحِيدُ رَبِّيَّتُهُ مِنَ الْبَصِيرِ  
 أَصْبَحَ الْيَوْمَ بَابُ مَقْنُونٍ عَلَى أَغْلَقِهِ عَقَبُ  
 نَسِيكُكُمْ لَا حُبَّ وَلَا كَرَامَةٍ ۖ صَرَحَ رَجُلٌ فِي  
 جُلُوسِهِ وَقَالَ اللَّهُ ۖ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَوْ  
 نَسْأَلُ عَنْ هَذَا ۖ مُحَاسَبٌ عَلَيْكَ ۖ لَمْ تَقُلْتَ  
 رِيَاءُ أَوْ نِفَاقًا ۖ إِحْلَاصًا أَوْ شُرْكًَا ۖ هَذَا  
 الْيَوْمَ مُطْلَقٌ ۖ مَنْ شَاءَ فَلْيُجْعَلْ وَمَنْ شَاءَ  
 فَلْيَقْعُدْ ۖ ثُمَّ صَرَخَ قَامَ إِلَيْهِ حُلِّيٌّ كَثِيرٌ  
 يَتَّبِعُونَ صَارِيحِينَ بَارِكِينَ بِرَأْدِ جَاءَ عَصْفُكُمْ  
 فَقَعَدَ عَلَى رَأْسِهِ حَقٌّ رَأْسُهُ لَهُ وَكَذَلِكَ  
 وَهُوَ عَلَى رَأْسِهِ وَالنَّاسُ عَلَى دُنُوحِ الْكُرْسِيِّ  
 وَالْقَرَارِ حَوْلَهُ وَهُوَ لَا يَذَرُ حَتَّى مَدَّ يَدَهُ  
 بَعْضُ أَصْحَابِهِ عَنَّا قَطَارًا ۖ ثُمَّ دَعَا وَهَبَ  
 النَّاسُ بِأَلْمُكَاهِ وَاللَّعَاءِ وَالْعَوْبَةِ فَزَلَّ  
 وَخَرَجَ عَلَى حَالِهِ إِلَى جَامِعِ الرَّمَاةِ وَتَبِعَهُ  
 حُلِّيٌّ كَثِيرٌ بِأَلْمُكَاهِ وَالْقَرَارِ

وَالْوَجْدِ وَالْفَقْرِ عَيْنِ

الْبُشَايِبِ

پس جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھتے وقت میں نے  
 اس کو دیکھا کہ گویا تابوت سے نکلا اور میرے دامن سے چپٹ گیا۔ تب  
 میں نے اس سے کہا کہ اسی سے تو میں تجھ کو ڈراتا تھا۔ جن باتوں کا تم  
 دعویٰ کرتے ہو ان میں کس قدر جھوٹ اور کمر شامل ہے۔ تیرے لئے شیخ  
 ہے اور (غالباً) جو ہی گالہنڈا (اس دعویٰ کو) اس کے حوالہ کرنا چاہیے  
 تاکہ وہ تجھے پروانہ عطا کرے جس کے بارے تو طاعت و غیر سے کمزور  
 نہ ہونے پائے اور وہ مرتے وقت اور (دنیا سے) جدائی کے وقت پڑھا  
 جائے۔ کیا اس (قیامت کے) روز میں تمہاری سفارش کی امید رکھوں گا  
 حالانکہ یہ شرک ہے۔ توحید کو میں نے بچپن سے پرورش کیا ہے۔ کیا  
 اس دن اس کو ضائع کر دوں گا؟ کیا کھلے ہوئے دروازہ کو اپنی طرف سے  
 بند کر دوں گا؟ میں تم سب کو بھلا چکا کہ نہ محبت ہے اور نہ اس میں کوئی  
 خوبی آپ کی مجلس میں ایک شخص نے چیخ ماری اور کہا اللہ پس آپ نے  
 فرمایا کہ غمگین نہ ہوئے اس کی بابت سوال اور حساب ہو گا کہ کس نیت سے  
 کہا تھا یعنی دکھاوے کے لئے کہا تھا یا بروئے نفاق؟ اور اخلاص سے  
 ساتھ کہا تھا یا شرک کے ساتھ؟ آج کا دن (گویا) آگن ہے جس پر  
 ہتھوڑے پر ہتھوڑے پڑیں گے) لہذا جس کا جی چاہے چلا جائے اور جس کا  
 جی چاہے بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپ نے چیخ ماری اور ایک بڑی مخلوق چھٹی  
 چلائی اور روتی توبہ کرتی ہوئی آپ کی طرف کھڑی ہو گئی۔ دفعہ ایک  
 پڑیا آئی اور آپ کے سر پر بیٹھی۔ پس آپ نے اس کے لئے سر جھکا دیا  
 اور اسی طرح (سر جھکا کر) بیٹھ رہے کہ پڑیا آپ کے سر پر تھی اور آدمی  
 ممبر کی سیڑھیوں پر اور چیخ پکار آپ کے چار طرف اور آپ بھٹکتے نہ تھے۔  
 یہاں تک کہ بعض اصحاب نے چڑیا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور وہ اڑ گئی۔  
 اس کے بعد آپ دعا مانگنے لگے اور لوگوں نے گریہ و دُعا و توبہ کا شور  
 مچایا پس آپ (ممبر پر سے) اترے اور اسی حالت میں جامع مسجد صاذکی  
 طرف نکل کھڑے ہوئے اور مخلوق روتی چلائی و جد کرتی اور کپڑے پھاڑتی

ثُمَّ قَالَ سَرَفِي اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْخِرَازِمَانِ : أَللَّهُمَّ  
 إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ : يَكُونُ شَيْءٌ مِمَّا تَمْنَى  
 مِنْهُ اللَّهُ بَلْ لَكِنْ يُوَافِقُ الْقَضَاءَ وَالْقَدَرَ لَا  
 تَنْهَبُ الدُّنْيَا دِينَكَ : أَحْفَظْ مَا وَجَّهَكَ  
 انْتَسِبْ بِعَمَمِ هَمَّكَ : هُوَ بَابُ الْاِخْتِيارِ مِنْ  
 اللَّهِ : اسْتَغْنِ بِهِ عَنِ الْخَلْقِ : يُخَاطِبُ السَّبَبَ  
 الْمُسَبَّبُ : الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ : الْقَعْبُ مَقْرُونٌ  
 مِنْهُ أَوْ فِي شَيْءٍ مُسْتَأْنَفٍ مُبْتَدَأٍ : يَقَالُ لَهُ  
 قُمْ بِنَا نَأْتِي الْمُسَبَّبُ : نَأْتِي الْمَعِينُ : نَأْتِي  
 الْأَصْلُ : نَقَرٌ مِمَّا رِيعَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ  
 نَقَفٌ عَلَى بَابِ الْعُلُوِّ : عَلَى رَأْسٍ وَادِ الْفَضْلِ  
 نَسَقٌ عَلَى الْكُفْرِ السَّاقِيَةِ : نَأْتِي أَصْلَهَا :  
 حَتَّى إِذَا أَتَى أَصْلَ النَّهْرِ رَأَى الْمَاءَ يَخْرُجُ  
 مِنْ أَصْلِ جَبَلِ الْفَضْلِ : قَعْدُ هُنَا كَوْنُ  
 خَيْمًا : جَاءَتِ السَّكَايَةِ وَالْعَنَايَةِ :  
 جَاءَتِ الْهِدَايَةِ : جَاءَتِ الْمَعْرِفَةِ  
 الْعُلُومُ : لَنَا أَبْوَابُ شَيْءٍ تَدْخُلُ عَلَيْكَ هَا  
 أَنْتَ تَكْادِبُ : اِبْرَاهِيمُ الْخَوَاصِ رَحِمَهُ اللَّهُ  
 عَلَيْهِ قَالَ بَقِيَّتُ فِي بَادِيَةِ أَيْكَمَا لَمْ أَرَفْهَا  
 أَحَدًا : فَأَقْضَى لِي السَّكِينُ  
 إِلَى مَكَانٍ أَخَذَنِي  
 مِنْهُ وَحْشَةٌ :  
 إِذَا أَنَا

آپ کے پیچھے ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ بارِ ہا  
 ہم اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ایک چیز ظاہر ہوتی ہے جس سے  
 بھاگنے کی میں تمنا کرتا ہوں مگر وہ قضا و قدر کے موافق ہوتی  
 ہے۔ لہذا مجبوراً اس کو اختیار کرنا پڑتا ہے (دنیا کہیں تیرا دین  
 برباد نہ کر دے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر اور اس لئے کسب کرتا کہ  
 فکرِ جمع کر سکے۔ یہ (کسب و محنت) اللہ سے لینے کا دروازہ ہے  
 اس کے سبب مخلوق سے بے نیاز بن جا (کہ بھیک مانگنی نہ پڑے)  
 سببِ مسبب سے اور ظاہرِ باطن سے یوں خطاب کیا کرتا ہے کہ شقت سے  
 فراغت ہو چکی ہے (کہ مقسوم بلا شقت بھی مل کر رہے گا) یا (محنت کرنا)  
 کسی نئی اور جدید شے کے متعلق ہوا کرتا ہے (کہ شقت اٹھائیں گے  
 تو ملے گی ورنہ نہیں) اس سے کہا جاتا ہے کہ چلو ہمارے ساتھ کہ ہم  
 دونوں خالق اسباب کے پاس پہنچیں۔ اصل چشمہ کے پاس  
 آئیں اور جڑ کے پاس حاضر ہوں۔ استناء قضا و قدر کو دستک  
 دیں۔ دروازہ علم اور وادئِ فضل کے کنارہ پر ٹھہریں۔ بھری نہر  
 پر چلیں اور نہر کی بھی اصل کے پاس پہنچیں۔ حتیٰ کہ جب دونوں  
 نہر کی اصل پر آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ پانی تو فضل کے پہاڑ کی  
 جڑ سے نکل رہا ہے (کہ اس کے حاصل کرنے میں نہ کسی کی محنت کو دخل  
 ہے نہ مشقت کو) لہذا وہیں بیٹھ جاتے اور خیمہ گاڑ لیتے ہیں۔  
 (اس وقت) کفایت و عنایت آتی ہے۔ ہدایت آتی ہے معرفت آتی  
 ہے۔ اور طرح طرح کے علم آتے ہیں (اور وہ ان سے مالا مال ہوتے رہتے  
 ہیں ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم حق تعالیٰ تک  
 پہنچتے ہیں۔) تجھ کو با ادب رہنا چاہیے (اور بد زبانی نہ کرنی چاہیے)  
 ابراہیم خالص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدتوں ایک جنگل میں  
 رہا کہ وہاں کوئی شخص بھی مجھے نظر نہ آیا۔ آخر بادیہِ پیمانی نے مجھے  
 ایسی جگہ پہنچا دیا جس سے مجھے وحشت پیدا ہوئی۔ دیکھتا کیا جا

پڑھتے وقت میں نے  
 سے چٹ گیا۔ تب  
 جن باتوں کا تم  
 ہے۔ تیرے لئے شیخ  
 کے حوالہ کرنا چاہیے  
 تیرے کزور  
 کی کے وقت پڑھا  
 ش کی اُسید رکھوں گا  
 ش کیا ہے۔ کیا  
 ازہ کو اپنی طرف سے  
 رہنا اس میں کوئی  
 شہر میں آپ نے  
 دگا کہ کس نیت سے  
 اور اخلاص سے  
 جس پر  
 جائے اور جس کا  
 بڑی مخلوق جتنی  
 دفعہ ایک  
 نے سر جھکا دیا  
 تھی اور آدمی  
 بیٹھے نہ تھے۔  
 درود اڑ گئی۔  
 تو بہ کا شور  
 مسجد صاذکی  
 سے پھاڑتی



بَسَاتٍ قَاتِرُهُنَّكَ فَبَجِبْتُ مِنْهُ ۖ فَقُلْتُ لَهُ  
 مِنْ أَيْنَ ۖ قَالَ هُوَ ۖ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ أَيْنَ ۖ  
 فَقَالَ هُوَ ۖ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا فَاجْعَلْ  
 نَفْسَكَ لَهُ فِدَاءً فَصَرَخَ صَرْخَةً وَوَقَعَ ۖ فَقُلْتُ  
 إِلَيْهِ فَلَا أَهْوَمِيَّتَ ۖ فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ لِاجْتِمَاعِ  
 لَهُ كَصِيٍّ أَوْلَانِي ۖ فَهَاجَتْ إِلَيْهِ قَلَمُ أَجْدَهُ ۖ فَكَرَا  
 هَاقِبَ يَهْتَفُ يَا أَبْنَاهُ هَذَا الَّذِي طَلَبَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ  
 فَلَمْ يَجِدْهُ الْجَنَّةُ ۖ فَلَمْ يَجِدْهُ ۖ طَلَبَتْهُ  
 النَّارُ فَلَمْ يَجِدْهُ ۖ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا ۖ فَقَالَ  
 اِهْمَاتِفِي فِي جَنَاتٍ وَتَهْمِي فِي مَقْعِدِ صِدْقٍ  
 عِنْدَ مَلِكِكَ مُقْتَدِرٍ ۖ يَا هَوَسٌ لَا تَقْضُ ۖ  
 ائْتُوا السُّيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۖ مِنْ أَبْوَابِ السُّيُوتِ  
 الْفُتُوحُ الَّذِيْنَ قَوَّارِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَضَارِ  
 مَعَارِي ۖ صَارُوا بَيْتِ الْقُرْبِ ۖ صَارُوا  
 أَصْيَافُ الْمَلِكِ ۖ يُغْدِي عَلَيْهِمْ بَطْنِي  
 وَيُرَاحُ عَلَيْهِمْ بِأَحْرٍ ۖ وَتَغَايَرُ عَلَيْهِمْ  
 أَنْوَاعُ الْخَلْقِ ۖ وَيُطَوِّفُهُمْ مَمْلَكَتُهُ  
 أَرْضِيهِمْ وَسَمَوَاتِهِ ۖ أَسْرَارُهُ وَ  
 مَعْرِفَتُهُ ۖ أَنْتَ مِنْ دَوْلَةِ حَاظِ  
 عَرْضُهُ قَرَسِيٍّ وَمَعْلَكِ أَرْبَعٍ  
 كَيْفَ لَكَ أَنْ تَنْقَبِ الْقَوْمَ  
 إِذَا وَصَلُوا إِلَى الْخَلْقِ  
 الْحَاظِ فِيهِ لَهُمْ  
 أَلْفُ بَابٍ

کہ ایک نوجوان وہاں کھڑا ہے۔ میں اس سے متعجب ہوا کہ یہ یہاں کہاں  
 پس میں نے اُس سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ اُس نے جواب  
 دیا "وہی وہ" میں نے کہا کہ کہاں جاؤ گے؟ اُس نے جواب دیا وہی  
 وہ" میں نے کہا کہ (اس درجہ فنائیت میں ہو کہ وہی وہ کے  
 سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا) اگر تم سچے ہو تو اپنی جان اس پر قربان  
 کر دو۔ پس اُس نے ایک چمچ ناری اور گر پڑا۔ میں نے جو بڑھ کر دیکھا  
 تو وہ مرجھا تھا۔ میں ذرا پرے جھٹا تاکہ اس کی نفش کو چھپانے کیلئے  
 کنکریاں جمع کر لوں۔ پس آکر جو دیکھا تو نفش کو نہ پایا اور ہاتھ غیبی  
 کی آواز سنائی دی کہ اے ابراہیم یہ وہ شخص تھا کہ ملک الموت نے  
 اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ جنت نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا اور  
 دوزخ نے اس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ پس میں نے عرض کیا کہ پھر  
 آخر ہے کہاں؟ ہاتھ نے جواب دیا کہ سچے مقام میں باغات داہار  
 کے اندر قدرت والے بادشاہ کے پاس۔ اے بواہوس غافل  
 مت بن۔ گھروں میں ان کے دروازوں کی طرف سے آیا کر دو (یعنی  
 بارگاہِ خداوندی میں) ان فانی مشائخ کے واسطوں سے جو طاعت  
 حق میں فنا ہو چکے سر تا سر سنی بن چکے۔ خائے قرب کے ٹاٹ بن  
 چکے اور شاہی ہمان قرار پا چکے ہیں کہ ایک طباق ان پر صبح کو  
 آتا ہے اور دوسرا طباق شام کو۔ حق تعالیٰ طرح طرح کے خلعت  
 ان کو بدلواتا اور اپنی مملکت کا ان کو گشت کرتا ہے کہ اپنی زمینوں  
 کا بھی اور آسمانوں کا بھی اور اسرار کا بھی اور معرفت کا بھی۔ تو ایسی  
 دیوار کے پیچھے ہے جس کی موٹائی تین میل کی ہے اور تیرے ساتھ  
 (اس میں دروازہ کھولنے کے لئے) صرف ایک سوئی ہے۔ پھر بھلا  
 تجھ سے کیوں کر ہو سکتا ہے کہ اس میں سوراخ کر سکے (اور اس کے  
 پرے کا نظارہ نصیب ہو) اللہ والے جب اس دیوار تک پہنچتے ہیں  
 تو (بفضل خداوندی) اس میں ہزاروں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَدْعُوهُمْ بِالْخَوَلِ فِيهِ خُذِ النِّعَةَ  
وَقَرِّ إِلَى الْمُنْعَوِ لَا تَقِيدُكَ دَعْوَاهُ وَتُقَيِّدُهُ  
النَّظَرُ فِي وَجْهِ النِّعَةِ أَيْ نِعْمَةُ أُمِّ هِيَ نِعْمَةٌ  
أُمِّ رَحْمَةٍ لَا تَغْتَرَّ بِهَا هَرَاهَا لَا تَنْسُ النِّعَمَ  
فِيهَا لَا تَنْظُرْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا تَعْدِلْ عَيْنَيْكَ  
عَنِ الْمُنْعَوِ لَا تَأْكُلْ مِنْ يَدِ الدُّنْيَا لَعَلَّكَ  
مَسْمُومٌ إِذَا جَاءَكَ نَكَ بَطْعَامٍ فَانْظُرْ إِلَى  
وَزِيرِكَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ خُنْ مَشُورَتَهُمَا  
فَلَنْ أَقْتِيَاكَ تَوْفَقٌ لَا تَقْتَعِلْ لَا تَشْرَه  
إِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ أَمَّاكَ الْمَقْتُونُ  
النَّفْسُ إِذَا جَاهَدَتْهَا وَخَالَفَتْهَا انْسَبَكَتْ  
مَعَ الْقَلْبِ صَارَتْ شَيْئًا وَاحِدًا خُوطِبَتْ  
وَنُودِيَتْ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ صَارَ  
عِنْدَهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ خَيْرٌ مِنَ السِّتْرِ  
وَالسِّتْرُ خَيْرٌ مِنَ الْحَقِّ عَرَى وَجَلَّ أَعْطِ الْوَدَّ  
حَقَّهُ ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ أَعْطِ التَّقْوَى حَقَّهَا  
ثُمَّ كُلْ وَلَا تُبَالِ وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنُّهُ خُنْ  
حَاجُكَ قَعَادُكَ مُرِيدُكَ مَلَأُكَ حُبُّكَ  
كَابِرُكَ نَأَتْ عَنَّا أَوْلَادُهَا وَأَهْلُو نَاوِدِ يَارَنَا  
لَا تَعْنِدُنَا إِلَّا شَيْخَالُ بَعْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
لَوْعٌ وَبِالنَّفْسِ مَعْصِيَةٌ وَبِالْخَلْقِ  
لَا يُعْرَاجُ عَنْ بَلَايِهِ مِنَ الْأَذَلِيَّةِ  
مَنْ تَعَمَّدَ الْمَلَأُكَ لَهُ وَ  
كَذِفُ أَيْدِيهِ إِلَى دَلَامِهَا  
أَحَادُ أَحَادُ

ہر دروازہ ان کو بلانا کہ مجھ میں کو ہو کر اندر جائیے۔ نعمت کو لے  
اور پھر منعم کی طرف لپک۔ کہیں وہ نعمت تجھ کو اپنا پابند بنالے  
کہ اس میں مشغول ہو کر منعم سے غافل ہو جائے (چھوڑ اس نعمت کو  
اور اس کو جسے نعمت اپنا قیدی بنائے۔ نعمت کی ذات میں غور  
کر لیا کر کہ آیا وہ نعمت ہے یا نعمت ہے یا رحمت ہے۔ اس کی ظاہری  
حالت پر دھوکہ مت کھا۔ اس میں (لگ کر) منعم کو مت بھول  
نہ داہنی طرف دیکھ نہ بائیں طرف۔ منعم سے اپنی آنکھ کسی طرف بھی  
مت پھیر۔ دُنیا کے ہاتھ سے مت کھا کہ شاید اس میں زہر ملا ہوا ہو۔  
دُنیا جب تیرے پاس کوئی کھانا لائے تو اپنے دونوں وزیر یعنی  
قرآن و حدیث کی طرف دیکھ اور اُن سے مشورہ لے۔ پس اگر  
وہ اجازت دیدیں تب بھی ذرا تامل کر۔ جلدی نہ کر۔ حریص مت  
بن اور نفس سے فتویٰ پوچھ۔ اگرچہ مفتی فتویٰ دے چکیں۔ جب نفس  
سے مجاہدہ لیگا اور اس کی مخالفت کریگا تو وہ قلب کے ساتھ ڈھل  
ڈھلا کر ایک شے بن جائیگا۔ اس کو اے نفس مطمئنہ کہہ کر خطاب و ندادی  
جایا کرگی۔ اس کو قلب کی طرف سے اطلاع ہوا کرگی اور قلب کو باطن  
کی طرف سے اور باطن کو حق تعالیٰ کی طرف سے احتیاط کا حق ادا کر اسکے  
بعد کھا اور کچھ پروانہ کر۔ تقویٰ کا حق پورا ادا کر وادراس کے بعد کچھ  
پروانہ کر۔ حضرت مہرِ وحی نے فرمایا (بارالہا) ہم تیری ہی طرف عازم تھی  
کو مقصود قرار دینے والے۔ تیرے چاہنے والے۔ تیرے طالب و تیرے  
مُحِب۔ اور تیرے ہی خواہاں ہیں۔ ہماری اولاد ہمارے اہل و عیال اور  
ہمارے گھر بار سب ہم سے چھوٹ چکے ہیں۔ تو ہم کو نہ چھوڑو (کہ  
پھر ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے) غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہو جاؤ  
لعب ہے اور نفس کے ساتھ مشغولیت معصیت ہے اور مخلوق کے  
ساتھ مشغولیت دروازہ حق سے کج روی ہے۔ بعض اولیاء وہ ہیں کہ فرشتے  
ان کو سجدہ کرتے اور پیچھے ہاتھ باندھ کھڑے رہتے ہیں۔ بعض بعض

کہ یہ یہاں کہاں  
س نے جواب  
جواب دیا وہی  
وہی وہ کے  
اس پر قربان  
جو بڑھ کر دیکھا  
وچھپائے کیئے  
وہ ہاتھ غیبی  
مکہ الموت نے  
اور مگر نہ پایا اور  
من کیا کہ پھر  
غایت داہرا  
لبوس غافل  
اکر و یعنی  
سے ہو طاعت  
ٹاٹ بن  
ان پر صبح کو  
کے خلعت  
بنی زمینوں  
ی۔ تو ایسی  
سے ساتھ  
پھر بھلا  
اس کے  
پہر نیچے ہیں  
ملنے ہیں۔

مِنَ الْأَوَّلِيَاءِ تَرَى الْمَلَائِكَةَ ۖ ذَٰلِكَ الْمَلَائِكَةُ  
 قَعَدَ فِي مَسْجِدٍ بِالسَّكَامِ خَائِفًا فَقَالَ فِي نَفْسِهِ  
 لَيْتَنِي كُنْتُ أَعْلَمُ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمِ ۖ وَإِذَا  
 شَخْصَانِ نَزَلَا فَقَعَدَ إِلَى جَنِيَّةٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
 لِلْآخَرِ زَيْدٌ أَنْ تَعْلَمَ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمِ ۖ قَالَ  
 تَعْمَدُ فَقَالَ لَهُ قُلِ اللَّهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنِّي  
 أَقُولُ ذَٰلِكَ ۖ فَقَالَ لَيْسَ كَذَٰلِكَ زَيْدٌ أَنْ  
 تَقُولَ اللَّهُ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِيْرُهُ ثُمَّ صَوَّاهَا  
 بِحَذَائِي إِلَى السَّمَاءِ ۖ رَاجِعًا ظَاهِرًا  
 الْخَلْقِ وَقَلْبِكَ الْآخِرَةَ وَسِرِّكَ أَوْفَقَهُ مَعَ  
 الْحَقِّ خَارِجًا عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۖ إِنَّ قُدْرَتَهُ  
 وَالْأَفْلَاقَ تُعَدُّ بِالسَّلَامَةِ أَهْرَبُ فِي تَقْيَاتِي  
 وَالْقِفَارِ ۖ انْتَسِبَ الْإِيمَانُ فِي الْخَلْقِ  
 الصَّوَارِ ۖ وَالْقِفَارِ ۖ ثُمَّ دَخَلَ إِلَى الْخَلْقِ ۖ  
 أَطْلَبَ فَيَقَارِي خَلْقَهُ قَبْلَ الطَّرِيقِ إِلَى  
 الْخَلْقِ ۖ وَبَعْدَ كَلَامٍ ۖ يَأْخُذُونَ بِغَيْرِهِمْ  
 يُفَرِّقُونَ ۖ يَفْتَتِمُونَ ۖ هُمْ قِيَامٌ مَعَ الْمَعْنَى  
 يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْكَ بِالْأَخْذِ مِنْكَ ۖ أَلْتَرِيدُ  
 يَا خُذْ مِنْ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ ۖ وَالْعَارِفُ يَأْخُذُ  
 مِنَ الْخَلْقِ ۖ لِأَنَّ الْعَارِفَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ بِرَأْيِهِ  
 عَامِلٌ جَهْدٌ نَائِبُ الْمَوْلَى ۖ يَأْخُذُ مِنَ  
 الْخَلْقِ بِغَيْرِ ۖ وَطَبَقَهُ  
 مَعَ الْمَوْلَى ۖ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 وَمِنْ ذُرَاوِ الْأَنْوَابِ  
 وَالْحَقِّ ۖ

ادلیا وہ ہیں کہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ ایک ایسے ہی بزرگ ملک شلم  
 میں مسجد کے اندر جا بیٹھے اور دل میں کہنے لگے کہ کاش مجھ کو اسم اعظم  
 معلوم ہو جاتا۔ دفعۃً دو شخص نظر آئے کہ (آسمان سے) اترے اور  
 ان کے پہلو میں آ بیٹھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا (کیوں جی)  
 کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ ہاں پہلے نے کہا کہ  
 کہو اللہ (کہ یہی اسم اعظم ہے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں) میں نے اپنے دل  
 میں کہا کہ اس کو تو کہا ہی کرتا ہوں (مگر اسم اعظم کی جو خاصیت ہے  
 وہ تو ظاہر ہوتی نہیں) اُس نے جواب دیا کہ یہ بات نہیں۔ ہمارا  
 مطلب یہ ہے کہ اللہ اس طرح کہو کہ قلب میں دوسرا کوئی بھی نہ ہو  
 (اس وقت اثر ظاہر ہو گا) اس کے بعد میرے سامنے دونوں آسمان  
 کی طرف چڑھ گئے۔ اپنے ظاہر کو مخلوق بنا (کہ لوگوں میں مشغول  
 رہے) اور قلب کو آخرت بنا (کہ اس کا فکر رکھے) اور باطن کو دنیا و آخرت  
 سے باہر نکال کر حق تعالیٰ کے ساتھ کھڑا کر دے۔ اگر تجھ سے ایسا  
 ہو سکے (تو کرور نہ سلامتی کی رفاقت سے ہاتھ دھولے۔ اور  
 بیابانوں اور جنگلوں کی طرف بھاگ۔ خلوتوں اور صحرا و بیابان  
 میں ایمان کی کمائی کر۔ اس کے بعد مخلوق کی طرف آ۔ مخلوق کی طرف  
 کا راستہ اختیار کرنے سے قبل خلوت میں رفیق طلب کر (کہ شیخ کی  
 رفاقت کے بغیر خالی خلوت بھی مضر ہے)  
 کچھ تقریر کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دوسروں کے لئے لیتے ہیں کہ بانٹ  
 دیتے اور تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ معنی کے ساتھ قائم ہیں کہ تجھ سے لے کر  
 تیرے ہی اوپر خیرات کر دیتے ہیں۔ مرید (بلا سبب واسطہ) اللہ سے  
 لیا کرتا ہے۔ اور عارف مخلوق سے لیتا ہے اس لئے کہ عارف مخلوق  
 ہی سے وصول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ کارندہ ہے۔ پیشکار ہے اور شاہی  
 نائب ہے۔ وہ مخلوق سے لیتا ہے (مگر) دوسروں کے لئے اور اس کا  
 طباق بادشاہ کے ساتھ اسی کے آگے اور دروازوں اور پردوں سے

ہی بزرگ ملک شلم  
ش مجھ کو اسم اعظم  
ن سے اترے اور  
پوچھا (کیوں جی)  
باکراں پہلے نے کہا کہ  
میں نے اپنے دل  
لی جو خاصیت ہے  
بات نہیں۔ ہمارا  
سر کوئی بھی نہ ہو  
نے دونوں آسمان  
گوں میں مشغول  
رباطن کو دنیا و آخر  
اگر تجھ سے ایسا  
دھولے۔ اور  
اور صحرا و بیابان  
آ۔ مخلوق کی طرف  
لب کر کہ شیخ کی  
تھے ہیں کہ ہانٹ  
ہیں کہ تجھ سے لے کر  
واسطہ اللہ سے  
کہ عارف مخلوق  
نکار ہے اور شاہی  
کے لئے اور اس کا  
وں اور پردہ سے

شَهَوَاتِهِ نَحْتُ أَقْدَامِهِ ۖ وَالْحَلَقُ نَحْتُ قَدَمِهِ ۖ  
عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ تَبْتَاعُ الْكُلَّ وَلَا تَفْقِدُ  
وَلَا تَبْدَلُ ۖ إِنَّ كَهْمُ تَعْلُومٍ عَلَى يَدَيْ لَا فَلَاحَ  
لَكَ قَطُّ ۖ لَا أَعْلَمُكَ لَطِيفَكَ وَلَا أَرُدُّكَ الْعَصَا  
عَنْكَ خَوْفًا مِنْ سُلْطَانِكَ وَسُطُورَتِكَ ۖ شَغْلُ  
يَسْغُلُكَ عَمَّا قَدْ هُوَ مَيَّسُومٌ عَلَيْكَ ۖ عِيَا لَكَ  
عَنْ قَرِيبٍ يَحْكُمُهُمْ شَوْمُكَ فَيَكْدُونَ الْفَنَاءُ  
بِكُلِّ عِيَالِهِ إِلَى اللَّهِ وَيُسَلِّمُهُمُ الْكَيْدَ وَالْمَنَافَى  
الْفَاجِرُ بِكُلِّ عِيَالِهِ إِلَى دُحُوبِهِ دِينَهُ وَتَوَكَّلْ  
مِنْ عِقْلَارِهِ وَصَنَعِهِ ۖ لَا جَرَمَ لَكُلُّكُمْ عَاقِبَتُهُمْ  
إِلَى الْفَقِيرِ ۖ أَنْتَ جَاهِلٌ وَمَقْمُوتٌ مُبْعَدٌ  
تَمْلُؤُونَ ۖ قَدْ أُشْرِبَ فِي قَلْبِكَ حُبُّ عَجَلِ  
الدُّنْيَا ۖ أَلَا تَهْمُ أَرُؤُتِي مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا  
لِمَعُونَتِهِ عَلَى الدِّينِ ۖ وَمَنْ طَلَبَ  
الْآخِرَةَ لِرَوْحِهِمْ ۖ وَمَنْ طَلَبَ  
الْآخِرَةَ رِيَاءً فَلَا تَوَرُّقَهُ وَمَنْ  
طَلَبَ الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا فَلَا تَوَرُّقَهُ  
لَا تَهْمَا حِجَابٌ عَنْكَ ۖ لَيْتَ  
أَقْلَمَ وَاحِدٌ مَسْئَلَكُمْ ۖ كُنَّا تَعْلَمُ  
يَذِيلُهُ غَدَابَةً إِذَا جَاءَنِي رَجُلٌ  
مَدَامٌ أَعُولُ لَهُ إِنْ كَانَ لَكَ  
غَدَا شَيْءٌ ۖ فَاصْبِرْنَا مَعًا  
وَادْعُنَا فِي دَعْوَتِكَ ۖ  
وَرَأَى أَنَّ لَنَا شَيْءًا  
فَسَنُفِيكَ مِنْهُ

پرے ہے۔ اس کی خواہشات اس کے قدموں کے نیچے (پامال) ہوتی  
ہیں اور ساری مخلوق اس کے تلوؤں کے (ماتحت) ہوتی ہے۔  
موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب چیزوں کو نگل جاتا تھا اور اس میں  
کوئی تغیر و تبدل نہ آتا تھا۔ اگر تو نے میرے ہاتھ پر (بیعت ہو کر)  
فلاح نہ پائی تو تیرے لئے کہیں فلاح نہیں۔ میں تجھ کو تیرے طباق  
کی وجہ سے تعلیم نہیں دوں گا اور نہ تیری شان و شوکت (کے ڈر)  
سے تجھ سے لائھی ہٹاؤں گا۔ جو شغل بھی تجھ کو مجھ سے غافل  
بنائے وہ تیرے لئے منحوس ہے اور تیری غومت (تجھ ہی تک محدود)  
نہ رہے گی بلکہ غمغریب تیرے بال بچوں کو لاحق ہوگی کہ وہ بھیسا  
مانجئے لگیں گے۔ نیکو کار اپنے اہل و عیال کو اللہ کے حوالہ کرتا اور  
اسی کو سونپ کر جاتا ہے۔ اور منافق فاجر اپنے بال بچوں کو اپنے دہم  
اپنے دینار اپنی ہائے مرگ کے ترکہ اور اپنے پیشہ و حرفت کے بھروسہ پر  
چھوڑتا ہے۔ لہذا ضرور ہے کہ ان کا انجام تنگ دستی ہو۔ تو جاہل ہے  
مبغوض ہے (رحمت حق سے) دور اور ٹھنکا را ہوا ہے کہ تیرے قلب  
میں گو سالہ دنیا کی محبت رچ گئی ہے۔ ہاں اہل جو شخص دنیا کو احانت  
دین کے لئے طلب کرے اس کو عطا فرما اور جو آخرت کو تیری ذات  
(کی خوشنودی) کے لئے طلب کرے اس کو نصیب فرما اور جو آخرت  
کا طالب دکھاوے کی غرض سے ہو کہ لوگ دین دار سمجھیں گے) اس  
کو نصیب نہ فرما۔ اور جو دنیا کو دنیا کے لئے طلب کرے (کہ یہاں خوب  
مزے اڑاؤں گا) اس کو نصیب نہ فرما۔ کیونکہ یہ دونوں دنیا و آخرت  
تجھ سے روکنے والی ہوئیں۔ اے کاش تم میں سے کئی کو فلاح نصیب ہو کہ  
ہم بھی فردا قیامت کو اس کے دامنوں سے لگ جائیں۔ جب کوئی نیکو  
کار شخص میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے کہا کرتا ہوں کہ اگر کل (قیامت  
کے دن) تم کو کوئی شے نصیب ہو تو جو ہمیں ساتھ لےجیو اور اپنی دعا  
میں ہم کو بھی شریک کر لےجیو اور اگر ہم کو کچھ ملا تو ہم اس میں سے

خُدَّوَا كَلَامِي خَالِصًا لَا يَمَعُوقُ وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ  
فَلَنْ مَعَهُ هَذَا فَقَدْ فُتُّتُ وَفُتُّتُمْ وَكَانَ كُنْتُ  
بِصِدِّ ذَلِكَ فَقَدْ فُتُّتُمْ وَخَسِرْتُ بِالْخَلْقِ  
كَلَامًا مَلَكُ وَشَيْطَانُ وَرَأْسُ بِالْمَلِكِ خَيْرٌ  
مَلِكِي وَالشَّيْطَانُ شَرٌّ مَلِكِي وَالرَّأْسُ مَخْطَلٌ  
مُتَزَيِّجٌ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِذَا غَلَبَ الْخَيْرُ الْخَيْرَ  
بِالْمَلِكِ وَإِنْ غَلَبَ الشَّرُّ الشَّرَّ بِالْخَيْرِ  
يَا قَوْمَ الْإِسْلَامُ يَسْبِقُ وَيَسْتَعِيشُ يَدَا  
فِي رَأْسِهِ مِنْ هَوْلَاءِ الْفَجَارَةِ مِنْ هَوْلَاءِ  
الْفَسَاقِ مِنْ هَوْلَاءِ أَهْلِ الْيَدِّ وَالْضَّلَالِ  
مِنَ الظُّلْمَةِ مِنَ الْأَرْسِيِّ ثِيَابَ الشُّرُورِ  
مِنَ الْمُدَّعِينَ مَا لَيْسَ فِيهِمْ أَنْظَرُ إِلَى مَنْ  
تَقَدَّمَ مَكَ وَرَأَى مَنْ كَانَ مَعَكَ أَمْرًا هَيَّا  
أَكَلًا شَارِبًا كَانَ لَمْ يَكُونُوا مَا أَتَى  
قَلْبَكَ أَتَكَلَّبُ يَنْصَحُ صَاحِبَهُ فِي صَبِيهِ وَ  
رَأْسِهِ وَمَا شَيْئًا وَحَرَّاسِيهِ وَيَصْبِيصُ عَيْنَهُ  
رُؤْيِيهِ فَإِنَّمَا يَطْعُمُهُ عِنْدَ عَشَائِهِ لَقَمَةً  
أَوْ لَقِيمَاتٍ أَوْ يَطْعُمُهُ شَيْئًا لَيْسَ بِإِدَا وَأَنْتَ  
تَأْكُلُ بَعْمَ اللَّهِ وَتَسْتَعِمُّ مِنْهَا لَا تُعْطِيهِ مِنْهَا  
مَطْلُوبُهُ لَا تُؤْفِيهِ حَقَّهُ تَرُدُّ أَمْرًا  
لَا تَحْفَظُ حَدُّدَكَ يَا غَلَامُ لَا  
تَعْدِلْ مَعَ الْفَقْرِ وَالضَّبَرِ وَالسَّلَامَةِ  
شَيْئًا اسْتَغْنِ بِاللَّهِ فِي فَقْرِكَ  
فَإِنَّ الْخَيْرَ يُطْفِئُ وَيَسْخَرُ رَبُّكَ  
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

تم کو دیریں گے۔ میرے خالص بے غرض کلام کو لو اور عمل کرو کہ یقیناً  
فلاح پاؤ گے۔ کیونکہ اگر یہ صحیح ہوا تو میں بھی ہامراد ہوا اور تم بھی ہامراد  
ہوئے۔ اور اگر اس کی ضد ہو تو تم بہر حال کامیاب ہوئے اور  
ضارہ میرے لئے ہوا۔ مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ اور شیطان  
اور انسان۔ پس فرشتہ تو سرتاپا خیر ہے اور شیطان سرتاپا  
شر اور انسان مخلوط اور بلا جلا ہے کہ خیر بھی ہے اور شر بھی پس  
جب خیر غالب ہوتی ہے تو فرشتہ سے جالاحق ہوتا ہے اور  
اگر شر غالب ہو گیا تو شیاطین کے ساتھ جاشمل ہوا۔ صاحبو  
اسلام رو رہا ہے اور ان فاسقوں۔ ان بدعتیوں۔ گمراہوں کو  
کے کپڑے پہننے والوں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرنے والوں کے  
(ظلم) سے جو ان میں موجود نہیں ہیں اپنے سر کو تھامے ہوئے فریاد  
نچا رہا ہے۔ اپنے متقدمین اور نظر کے سامنے والوں کی طرف غور کر  
کہ امر وہی بھی کرتے تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے (اور دفعہ انتقا  
پاکر ایسے ہو گئے) گویا ہوئے ہی نہ تھے۔ تیرا دل کس قدر سخت ہے  
گناہی شکار کرنے اور کھیتی و مویشی کی نگہبانی و مالک کی حفاظت  
کرنے میں اپنے مالک کی خیر خواہی کیا کرتا اور اسے دیکھ کر (خوشی  
کے مارے) کھلایا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کو شام کے وقت  
صرف ایک دو نوالے یا ذرا سی مقدار کھانا دیا کرتا ہے۔ اور تو ہر وقت  
اللہ کی قسم قسم کی نعمتیں شکم سیر ہو کر کھاتا رہتا ہے۔ مگر ان نعمتوں  
کے دینے سے جو اس کو مقصود ہے نہ تو اس کو پورا کرتا ہے اور  
نہ اس کا حق ادا کرتا ہے (بلکہ اس کے برعکس) اس کا حکم رد  
کرتا ہے اور اس کی حدود (شریعت) کی حفاظت نہیں کرتا۔  
صاحبزادہ۔ فقر و صبر اور سلامتی کی برابر نعمت کسی شے  
کو بھی مت سمجھ۔ اپنے فقیر میں اللہ کے ساتھ تو نگر بنارہ کہ تم تو  
شرارت سکھاتا اور رب کو بھلا دیا کرتا ہے (کیونکہ مالدار شخص دنیوی

اَثَرُ هَوَاہُ عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ : اَثَرُ النَّفْسِ وَالطَّمَعِ  
 عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ : اَثَرُ الْفِطْرِ عَلٰی الصَّوْمِ : اَثَرُ  
 الْحَرَامِ عَلٰی الْحَلَالِ : اَثَرُ الْعَقْلَةِ عَلٰی الْيَقَظَةِ  
 اَثَرُ الْمَعْصِيَةِ عَلٰی التَّوْبَةِ وَبِحُكِّ سَوَادِكَ  
 بَادِيَةٍ : رَاسْتَحْيَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ : لَٰنَ تَسْمَعُ بِرَجُلٍ خَيْرٌ  
 مِّنْ اَنْ نَّاتِيَهُ وَلَا نَ تَاتِيَهُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ  
 تَخْبِرَكَ فَاِذَا خَبَرْتَهُ مَقْتًا وَمَقْتًا مَّمْلَكًا : هَذَا  
 الزَّكَانُ مُؤَرَّرٌ : اَكْثَرُ الْخَلْقِ الْاَلْقِيَاءُ  
 عَلَيْكَ : خَرَقُ ظَاهِرٍ اِلَى بَاطِنٍ : قُفْلٌ عَلٰی  
 خَرَبَةٍ خَسْبَةٌ مُّسْتَدَّةٌ : تَخْرِجَةٌ لَا تَصْلُحُ  
 اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ : اَلْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا مَلِكٌ  
 وَفِي الْاٰخِرَةِ مَلِكٌ : عَمِلَ بِطَاعَتِهِ  
 وَتَرَكَ مَعْصِيَتَهُ : وَحْدَةٌ فِي خَلْقِهِ  
 وَجَلْوَتِهِ : مَقَّتَ الدُّنْيَا : طَلَقَهَا  
 وَهِيَ وَرَاءُهَا مَنَاشِدَةٌ يَا بَنِيَّ  
 خُذْ طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ : يَقُولُ  
 لَا اَكْلُ حَتّٰى اَتِيَ بِابِ الْاٰخِرَةِ  
 كَلَّمَهُ مَسْمُومٌ : يَا اُمَّاهُ  
 حَقَّقِي مَا مَعَكَ حَتّٰى تَأْتِي  
 قَمَرًا مَّا نَدُّ الْاٰخِرَةِ :  
 وَادْبَاجَاءَتْ وَفَقَشَتْ  
 طَعَامًا مَلَكٌ وَفَقَشَتْ  
 وَشَمَّتْ

زندگی کو ترجیح دیتا۔ خدا کے حکم پر غواہش نفس کو ترجیح دیتا۔ امر خدا کی  
 پر نفس اور طبیعت کو ترجیح دیتا۔ روزہ پر بے روزہ رہنے کو  
 ترجیح دیتا۔ حلال پر حرام کو ترجیح دیتا۔ بیداری پر غفلت کو  
 ترجیح دیتا اور توبہ پر معصیت کو ترجیح دیتا۔ افسوس کہ  
 تیرے عیوب کھلے ہوئے ہیں۔ کچھ تو شرم کر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ (وہ زمانہ آنے والا ہے  
 جس میں یہ حالت ہوگی کہ ایک شخص کا حال دُور ہی سے) سُن لینا  
 اس سے بہتر ہو گا کہ اس کے پاس آؤ اور محض آجانا اس سے بہتر  
 ہو گا کہ اس کو آزماؤ کیونکہ جب تم اس کو آزماؤ گے تو (ایسا بدار کار  
 پاؤ گے کہ) اس سے بھی بُغض رکھو گے اور اس کے عمل سے بھی  
 زمانہ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اکثر مخلوق (ایسی ہی ہے کہ اس سے ملنا  
 جُلنا مضر ہے) کیونکہ ان کے) باطن تک کھلی ہوئی پھٹن موجود ہے  
 (گویا) سبزی ہے کوڑی پر اور گھن کھائی ہوئی کھوکری لکڑی ہے  
 جو بجز آگ کے کسی مصرف کی بھی نہیں۔ مومن دُنیا میں بادشاہ  
 (بنا ہوا ہوتا) ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ (بنا ہوا ہو گا  
 اور کیوں نہ ہو جبکہ) وہ حسد کی طاعت کو عمل میں لایا۔ اور  
 اس کی معصیت کو چھوڑا۔ اپنی خلوت و جلوت میں اس کو کیتا سمجھا  
 دُنیا کو مبغوض رکھا۔ اس کو طلاق دیدی اور وہ قسبیں دلائی  
 ہوئی اس کے پیچھے پیچھے (دوڑ رہی) ہے کہ بیٹا اپنا دانہ اور پانی  
 تو لے لے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ کھاؤں گا جب تک کہ آخرت  
 کے دروازہ پر نہ پہنچ جاؤں۔ کیونکہ مکن ہے کہ اس میں زہر ملا  
 ہوا ہو۔ پس اے مادر جو کچھ (میرے حصہ کا) تیرے پاس ہو اس کو  
 ڈالتی جا۔ یہاں تک کہ داروغہ آخرت آجائے۔ پس جب وہ آجائے گا  
 اور تیرے کھانے کی تلاشی لے گا اور سونگھے اور چمکے لے گا۔ (جس  
 سے اطمینان ہو جائے کہ وہ کسی طرح نقصان دہ نہیں ہے

ر عمل کرو کہ یقیناً  
 اور تم بھی بائراد  
 ب ہوئے اور  
 شتہ اور شیطان  
 شیطان سرتاپا  
 اور شر بھی پس  
 ہوتا ہے اور  
 ل ہوا۔ صاحبو  
 س۔ گمراہوں مگر  
 نے والوں کے  
 مے ہوئے فریاد  
 کی طرف غور کر  
 رفتہ انتقا  
 ندر سخت ہے  
 کی حفاظت  
 لکھ کر (خوشی  
 ام کے وقت  
 اور تو ہر وقت  
 مگر ان نعمتوں  
 رتا ہے اور  
 حکم زد  
 نہیں کرتا۔  
 (ت) کسی شے  
 ارہ کہ تمہارا  
 ر شخص دنیوی

حَيْثُ كَانَ مِنْ يَدِهَا تَأْخُذُكَ الْخَيْرُ وَالْإِلَهَ  
 تَطْعُمُكَ مِنْ طَعَامِهَا وَتُسْقِيكَ شَرَابِهَا وَ  
 تَغْلِقُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا الدُّنْيَا بَيْنَمَا أَنْتَ كَذَلِكَ  
 حَدَّ مَتَكَ يَدُ الْغَيْرَةِ فِي سُبْحَةِ يَدِ الْعِرَّةِ  
 مِنْكَ يَا أَيُّهَا الشُّكُونُ إِلَى غَيْرِي يَا أُمِّي  
 هَلْ لَوْ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ مَصْنُوعَةٍ هَلَا آتَيْنَا  
 قَبْلَ الدَّارِ بِحَتِّهِ إِنْ أَعْلَمَكَ وَكَسَاكَ وَ  
 أَسْكَ وَأَطْعَمَكَ التَّرْيَاقَ وَدَرَعَكَ بِأَ  
 لَتَقُوْنِي وَالتَّوْرَةَ وَالْحَفِظَ حَرَجْتَ إِلَى الدُّنْيَا  
 فِي مُصْحَبَتِي بَنِي لَكَ دَكَّةٌ مُخَاطِبُ أَهْلِ  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَكَ مَاذَا تَصْنَعُ بِهِ  
 يَدُ نَعْمَ عَنْكَ حَتَّى سَاعَةٍ يَا بَنِيكَ الْمَوْتُ  
 يَدُ نَعْمَ عَنْكَ وَرُبَّمَا يَكُونُ ذَلِكَ بَعْدَ  
 سَاعَةٍ تَعْلَقُ بِرَجَالِ الْحَقِّ عِنْدَ مُجَاجِلَتِهِ  
 نَعْمَ فِي بَحْرِ الدُّنْيَا يَدُ أَوْدُنِ الْمَرْفَعَةِ وَ  
 يُبْهَوْنَ الْفُتُوْى وَبُرْهْمُونَ أَهْلَ الْعَذَابِ  
 كَرُّ عِنْدَكَ إِنْ أَعْرِفْتَهُ فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْهُ إِيَّاكَ  
 عَلَى نَفْسِكَ يَسْتَسْمِعُ الْقَدَرُ فِي وَجْهِهِ الْوَصْدَ  
 بِالْقَضَاءِ وَيَأْخُذُ بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْمَلِكِ  
 وَيَسْتَفْتِيهِمْ لَهُمُ الْبَابُ وَيَقْرَأُ لَهُمْ  
 إِلَى الْمَلِكِ حَيْثُ يَنْتَهِى صَارُوا  
 مِنْ حَرْبِ اللَّهِ فِي هَذَا  
 هَوَسٌ أَصْلُ هَذَا  
 كَأَمَلٍ وَفِيهَا  
 الْقَدَرُ

اس وقت میں اس کو اسی کے ہاتھ سے کھاؤں گا۔ (الغرض) آخر  
 تجھ کو اس کی طرف لے جائے گی۔ اس کے کھانے میں سے تجھ کو کھلائیگی اور  
 اس کا پانی تجھ کو پلائے گی۔ اور تیرے اور اس کے یعنی دُنیا کے درمیان فصل  
 لگائیگی تاکہ تجھ کو اس کھانے پینے کے اور کوئی تعلق اس سے نہ ہو تو اسی  
 حال میں ہوگا کہ دست غیرت خداوندی و دست عزت تجھ کو پکڑ لے گا  
 اور کہے گا کہ (کیوں صاحب) آپ میرے غیر کے ساتھ جی لگانا کیسا؟  
 میاں یہ آخرت بھی مخلوق ہے۔ یہ بھی مصنوع ہے۔ تم گھر سے پہلے  
 (پڑوسی کی تلاش میں) ہمارے پاس کیوں نہ آگئے؟ یہاں تک  
 کہ جب وہ تجھ کو کھا پڑھا دے گا۔ لباس پہنا دے گا۔ اُس نخسے کا  
 تریاق کھلا دے گا اور توفیق و تقویٰ و حفاظت کی زرہ پہنا دے گا تو  
 دُنیا کی طرف اس کی معیت میں آئے گا کہ وہ تیرے لئے دکان بنا دیا  
 کہ (تاجر آخرت بن کر) اہل دُنیا و اہل آخرت سے خطاب کرے گا  
 تو مال لے کر کیا کرے گا؟ کیا ایک لحظہ کے لئے وہ تجھ سے بخار دفع کر  
 سکتا ہے؟ تجھ کو موت آتی ہے کیا وہ موت کو تجھ سے دُور کر سکتا ہے  
 اور کیا عجب ہے کہ اگلی ہی ساعت میں موت آجائے (پھر ایسی بے سود  
 چیز سے تعلق کیوں رکھا جائے) مردانِ خدا سے تعلق کر کہ ان کے پاس  
 دیولے اور بحرِ دُنیا کے ڈوبے ہوئے (جمع ہوتے) ہیں کہ وہ بیماروں کا  
 معالجہ کرتے اور ڈوبے ہوؤں کو تراتے اور مستحقینِ عذاب پر ترس  
 کھاتے ہیں۔ جب تو ایسے شخص سے آگاہ ہو جائے تو اس کا پاس  
 پڑ رہ اور اگر اس سے آگاہ نہ ہو تو اپنے نفس پر رو کر ہائے نصیبی  
 راہبر بھی نہ ملا) قضا و قدر پر راضی رہنے والوں کے سامنے تقدیر  
 مُسکراتی اور ان کے ہاتھ پکڑ کر بادشاہ تک لے جاتی اور ان کے لئے  
 دروازہ کھلواتی اور ان کو شاہی مقرب بنا دیتی ہے۔ پس اس وقت  
 وہ خدائی گروہ میں بن جاتے ہیں (جن کے لئے فلاح کا بھی وعدہ ہے)  
 یہ معنی ہوس نہیں ہے۔ اس کی اصل تو کامل ہے کہ تقدیر کی مہافت کر

لَا تُخَافُ مَوْتَ وَلَا تَعْلَبُ مَوْتَ؛ الْمَوَاقِفُ الْمَوَاقِفُ  
 نَبِيٍّ إِنَّ مَعَادِي كَلَامُ الْوَلَدَيْنِ الْقَدِيمَيْنِ  
 مَقَامُ الرَّسُولِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَنَحْنُ مِنْ  
 اللَّهِ كَلَامُهُمْ عَنِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ فِي الشَّرِّ أَعْدَدُ  
 بِمَقْبَرَةٍ خَاطِبِ النَّوْفِ مَا لَيْفَتُهُ بِالْأَمِّ  
 صِرْمٌ آيِنُ الْأَهْلِ آيِنُ الْأَوْلَادِ آيِنُ  
 الدُّوْرِ آيِنُ الْأَمْوَالِ آيِنُ الشَّكَاكِ  
 آيِنُ الْقَوَّةِ آيِنُ الْأَمْرِ آيِنُ الْكَمِيِّ  
 آيِنُ الرَّحْمَنِ آيِنُ الْعَطَا آيِنُ الْغَنَاءِ  
 آيِنُ الشَّهَوَاتِ كَلَامُهُمْ يُخَاطِبُونَ نَكَّةً  
 نَبِيٍّ مَنَا عَلَى مَا خَلَفْنَا فَرِحْنَا بِمَا قَدَرْنَا  
 هَكَذَا أَنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَزُودَ  
 الْمَقَابِرَ خَالِيًا عَنِ الرَّفِيفِ وَخَلْوَهَا  
 عَنِ النَّسَاءِ وَالرِّجَالِ كَوْنُهَا عَقْلًا  
 أَنْتُمْ مَوْتِي عَنْ قَرِيبٍ دَخَلْتُ جَنَانًا  
 يَوْمًا فِي جُلُوسٍ فَقَالَ لَا تَرَوْنَ  
 إِلَى هَذِهِ النِّسْبَةِ كَتَاوَرَدَ عَلَيْهِ  
 الْمَوْتُ وَأَدْهَشَهُ غَيْبُ رُشْدِهِ  
 حَتَّى لَمْ يَعْرِفْ أَحَدًا مِنْ أَقَارِبِهِ  
 فَكَلَّمَكَ الْمَوْعِدُ إِذَا وَرَدَتْ  
 عَلَى قَلْبِهِ الْخُشْيَانُ أَدْهَشَتْهُ وَ  
 غَيَّبَتْ رُشْدَهُ حَتَّى لَا  
 يَعْرِفَ سَوَى رَيْبِهِ  
 عَمْرٍ وَجَلَّ

تتمة

نہ خدا سے جھگڑا کرو اور نہ اس سے لڑائی۔ مرافت موافقت ہی کا ہے  
 ہے (کہ جو تقدیر کا موافق بنا رہے اس حق تعالیٰ اس کا بہر حال رفیق بن  
 رہے گا) یعنی بن معاذ فرماتے ہیں کہ ان صدیقیوں کا کلام جو رسولوں  
 کے قائم مقام اور ان کے اسرار میں ان کے بدل ہیں وحی خداوندی ہے  
 (جو الہام کی صورت میں ان کے قلوب پر اتنا ہوتی ہے) ان کا کلام  
 اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ ہی کے ساتھ ہے اور اللہ ہی کے متعلق  
 ہے۔ کسی مقبرہ میں بیٹھ کر مردوں سے خطاب کر کہ (کیوں صاحبو) تم  
 کس حال سے سلائی ہوئے اور تمہارا انجام کار کیا ہوا؟ کہاں گئے  
 اہل دیار کہاں گئے بال تجھے؟ کہاں گئے مسکنات؟ کیا ہوا  
 مال و منال؟ کہاں گئی جوانی؟ کہاں گئی قوت؟ کہاں گیا حکم  
 کہاں گئی مافقت؟ کہاں گیا لینا؟ کہاں گیا دینا؟ کہاں گئے  
 دوست احباب؟ اور کہاں گئیں خواہشات؟ وہ تجھ کو (بزبان  
 حال) جواب دیں گے کہ جو کچھ چھوڑ آئے اُس پر حسرت ہوئی اور  
 جو نیک اعمال آگے بھیج دیئے تھے ان پر سرور ہوئے۔ جب  
 تو رفیق اور عورتوں اور مردوں سے قبرستان کے خالی ہونے  
 کے وقت قبروں کی زیارت کرنی چاہا کرے تو ایسا ہی (خطاب کیا  
 کر۔ صاحب عقل بنو۔ تم غمگین مرنے والے ہو۔ ایک دن  
 کوئی جنازہ آپ کی مجلس میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس  
 مرنے والے کی حالت دیکھتے بھی جو کہ جب موت آپہنچی تو اُس نے  
 اس کو مدہوش کر دیا اور ہوش و حواس کھو دئے کہ اپنے اقارب  
 میں سے بھی کسی کو یہ نہ پہچان سکا۔ یہی حال معرفت کا ہے کہ جب  
 وہ مومن کے قلب پر وارد ہوتی ہے تو اُس کو مدہوش کر دیتی ہے۔  
 اور اس کے ہوش و حواس کھو دیتی ہے کہ وہ بجز اپنے پروردگار  
 جل جلالہ کے کسی کو بھی نہیں پہچانتا۔

تتمة

الغرض آخر  
 تجھ کو کھلائی گئی اور  
 یکے در میان فضل  
 سے نہ ہے تو ایسی  
 تجھ کو کپڑے کا  
 جی لگا نکالسا؟  
 تم گھر سے پہلے  
 یہاں تک  
 نکلا اُس نے تجھے  
 وہ پہن دے گا تو  
 نے وہاں بنادیا  
 خطاب کرے گا  
 سے بخار دے کر  
 ور کر سکتا ہے  
 پھر ایسی بے سود  
 ان کے پاس  
 وہ بیماروں کا  
 عذاب پر ترس  
 ہی کے پاس  
 کہ بائے بھیبی  
 سانسے تقدیر  
 ورنہ کے لئے  
 بس اس وقت  
 کا بھی وعدہ ہے  
 کی موافقت کر



## ذکر وفاتہ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

اِسْتَوْصَى عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالِدَهُ الْعَظِيمَ : رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فِي مَرَمِنْ مَوْتِهِ : فَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلَیْكَ بِتَقْوَى اللہِ وَطَاعَتِهِ وَلَا خَفَا أَحَدًا وَلَا تَرْجُئُهُ : وَاسْئَلِ الْخَوَارِجَ كُلَّهُمَا إِلَى اللہِ : عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَشْجُرْ بِأَحَدٍ سِوَى اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْقِلْ إِلَّا عَلَیْكَ بِسُحَّانَ : يَا التَّوْحِيدُ التَّوْحِيدُ التَّوْحِيدُ : وَجُمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيدُ : وَقَالَ فِي مَرَمِنْ مَوْتِهِ إِذَا مَاتَ الْقَلْبُ مَعَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْلُو مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ أَنَا لَبٌّ لَا قِشْرٌ : وَقَالَ لَا وَلاَدَہُ بَعْدَ دَاوَمِنْ حَوْنٍ فَأَنَا مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ مَعَ غَيْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ : بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَلَا تَقْسِمُونِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا تَقْسِمُوا أَحَدًا عَلَيَّ : وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَدْ حَضَرَ عِنْدِي غَيْرُكُمْ فَأَوْسَعُوا لَهُمْ وَكَادُوا مَعَهُمْ : لَهُمْ رَحْمَةٌ عَظِيمَةٌ وَلَا تُضَيِّقُوا عَلَيْهِمُ الْمَكَانَ : وَخَلِّفِي بَعْضُ وَلَدِهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَكَاتُہُ : عَفَّرَ اللہُ فِي وَلَدِهِ مُحَمَّدًا اللہُ عَلَیَّ وَعَلَيْكُمْ بِسْمِ اللہِ غَيْرُ مَوْعِدِينَ : قَالَ ذَلِكُمْ وَفَا وَكَلِمَةً : وَقَالَ وَبَلَّغُوا أَنَا لَا بَالِي بِشَيْءٍ لَا بِسَلَاكٍ وَلَا بِسَلَاكِ الْمَوْتِ يَا مَلِكُ الْمَوْتِ كُنْ بَيْنَنَا مَيِّتُونَ لَا مَيِّتُونَ : وَصَاحَ صَوْتُهُ عَظِيمَةً وَفِيكَ فِي الْيَوْمِ

## ذکر وفات

شیخ عبدالوہاب نے اپنے والد ماجد حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ سے آپ کے مرض الموت میں کچھ وصیت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اور اس کی اطاعت کو لازم کر لیجو اور نہ کسی سے خوف رکھو نہ طمع۔ اور ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالہ کیجو اور اسی سے مانگیو اور حق تعالیٰ کے سوا نہ کسی پر بھروسہ رکھو نہ اعتماد۔ توحید توحید توحید سب چیز کا خلاصہ توحید ہے۔ آپ نے مرض الموت میں یہ بھی فرمایا کہ جب قلب حق تعالیٰ کے ساتھ ہو جاتا ہے تو نہ کوئی شے اس سے خالی رہتی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے باہر نکلتی ہے۔ میں مغز ہوں پوست نہیں ہوں۔ نیز آپ نے اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کہ میرے ارد گرد سے دُور ہٹ جاؤ کہ میں ظاہر سے تمہارے ساتھ ہوں اور باطن سے دوسرے کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے بلکہ ساری مخلوق کے درمیان اتنا بُعد ہے جتنا آسمان و زمین میں نہ مجھ کو کسی پر قیاس کرو اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو، نیز آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آئے ہیں لہذا جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ باادب رہو۔ یہاں (فرشتوں اور ارواح انبیاء کا) بڑا ہوش ہے۔ ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔ ایک صاحبزادہ نے مجھے اطلاع دی کہ آپ یوں فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ مجھے بھی بخشے اور تمہیں بھی اور مجھ پر بھی توجہ فرمائے اور تم پر بھی۔ بسم اللہ (تشریف لائے خدا کے ہر وقت رکھو) رخصت نہ کئے جاؤ۔ ایک دن رات کامل آپ یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا کہ میں کسی شے کی بھی پروا نہیں کرتا نہ فرشتہ کی نہ ملک الموت کی۔ لے لے ملک الموت تم ہٹ جاؤ ہمارے لئے تمہارے سوا اور یہی کوئی ہے جو (قبض الوح) کا شغل ہو گا اس کے بعد ایک بڑی چیخ ماری۔ اور یہ اُس دن کا واقعہ ہے جس کی شام کو آپ نے وفات پائی اور آپ کے کسی صاحبزادے نے آپ کی طبیعت کا حال

الَّذِي مَاتَ فِي عَشِيَّتِهِ ۖ وَسَأَلَهُ بَعْضُ وَلَدِهِ  
عَمَّا يَجِدُهُ فَقَالَ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ عَنْ شَيْءٍ  
أَنَا هُوَذَا تَقَلَّبَ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ  
يَوْلَدُهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ أَنْتَ نَائِمٌ أَوْ مُتِّبٌ ۖ مَوْتُوا  
فِي وَقْتٍ أَنْتُمْ هُمْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَمَاعَةُ أَوْلَادِهِ  
عِنْدَهُ وَوَلَدُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ كَتَبَ عَنْهُ فَقَالَ  
أَمَّتْهُ عَفِيفًا لِي كَتَبَ ۖ فَأَخَذَتْ وَكَتَبَتْ  
سَجْعَلُ اللَّهِ بَعْدَ عَسْرِ لِسْرَاهُ مَرَّةً وَابْتِخَارَ  
الْقِفَائِثِ عَلَى مَا جَاءَتْ ۖ أَلْحَمُّهُ يَتَغَيَّرُ وَالْعِلْمُ  
لَا يَتَغَيَّرُ ۖ أَلْحَمُّهُ يَسْتَمُ وَالْعِلْمُ لَا يَسْتَمُ ۖ رَا  
يَنْقُضُ عِلْمُ اللَّهِ بِحِكْمَةٍ وَأَخْبَرَنِي وَلَدُ الْأَعْبَدِ  
الرَّزَاقِ وَمَوْلَى آتَهُ كَانَ يُدْفَنُ يَدَهُ فَا  
يَمُدُّهَا وَيَقُولُ ۖ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
وَبَرَكَاتُهُ ۖ تَوَبُّوا وَادْخُلُوا فِي الصَّافِي هُوَذَا  
أَجْبَى إِلَيْكُمْ ۖ وَكَانَ يَقُولُ ۖ ارْفُتُوا ارْفُتُوا  
ثُمَّ آتَاهُ الْحَقُّ وَسَكَرَاتُ الْمَوْتِ ۖ فَكَانَ  
يَقُولُ اسْتَعْنَتْ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَخْفَى الْمَوْتُ ۖ سُبْحَانَ  
مَنْ تَعَمَّرَ زَيْدًا قُدْرَةً وَقَهَرَ عِبَادَهُ  
بِالْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي وَلَدُهُ مُوسَى آتَهُ  
لَمَّا قَالَ تَعَمَّرَ زَيْدٌ لَمْ يَمُوتْ هَا  
لِسَانُهُ عَلَى الْقِصَّةِ فَمَا  
زَالَ يُكْرَرُهَا حَتَّى قَالَ  
لَعَنَ زَوْجًا مِثْلَهَا

فی قدس سرہ  
بارک اللہ تعالیٰ  
رکھو نہ طبع۔

سے مانگیو اور  
بد تو حید تو حید

بھی فرمایا کہ

اس سے

میں غز ہوں

فرمایا کہ

اے ساتھ

اور تمہارے

زمین میں نہ

را آپ نے

کرو اور ان

ہو ہے۔ ان پر

فرماتے تھے

اور مجھ پر

وقت رہو گا

اور فرمایا

اے کلمہ الموتی

کا متکفل

بس کی شاک

ت کا حال

پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی کچھ نہ پوچھے میں وہی ہوں کہ علم  
خداوندی میں کروٹیں لے رہا ہوں نیز اپنے صاحبزادہ عبدالجبار سے فرمایا کہ تم  
سورج ہو یا جاگ بھ تو تم لوگ میرے اندر فنا ہو جاؤ کہ بیداری نصیب ہوگی  
میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صاحبزادگان کی ایک جماعت آپ کے پاس  
موجود تھی اور آپ کے صاحبزادہ عبدالعزیز (جو کچھ بھی دہن مبارک سے نکلتا  
تھا لکھ رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ (قلم کا غدا) عقیقت کو دے تاکہ  
وہ لکھے۔ چنانچہ میں نے لے لیا اور لکھنا شروع کیا۔ سبجمل اللہ  
بعد عسر لیسرا (عنقریب حق تعالیٰ مشکل کے بعد آسانی عطا فرمائے گا)  
صفات خداوندی کے متعلق اطلاعیں جس طرح آئی ہیں اسی  
طرح ان پر عبور کرو۔ حکم بدل جایا کرتا ہے۔ مگر علم نہیں  
بدلا کرتا۔ حکم منسوخ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر علم منسوخ نہیں ہوتا  
کرتا۔ اللہ کا علم اس کے حکم سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور آپ کے  
صاحبزادگان عبدالرزاق و موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ آپ ہاتھ اٹھاتے  
اور دروازہ فرما کر یہ کلمات کہتے تھے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ میں تمہارے پاس آتا ہوں۔  
نیز آپ فرماتے تھے۔ نرمی کرو نرمی۔ اس کے بعد حق اور سکرات  
موت آپہنچی۔ چنانچہ آپ فرماتے لگے کہ میں مدد لیتا ہوں لا الہ  
الا اللہ سے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو ہمیشہ زندہ وقائم رہنے  
والا ہے کہ نہ وفات پائے گا اور نہ اس کو موت کا اندیشہ۔ پاک ذات  
ہے جس نے غلبہ پایا قدرت سے اور غالب ہوا اپنے بندوں پر موت کا  
حکم لگا کر کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔  
اور آپ کے صاحبزادہ موسیٰ نے مجھے خبر دی کہ جب آپ نے (اس  
وعظ میں) تفریز کا لفظ کہا تو آپ کی زبان اس کو ٹھیک طور پر ادا  
نہ کر سکی۔ پس آپ اس کو بار بار دہرتے رہے۔ یہاں تک کہ کہا تفریز  
کہ آواز کھینچی اور سختی کے ساتھ اس کو نکالا حتیٰ کہ زبان نے

صَوْنَهُ وَشَدَّ دَهَا حَتَّى صَمَّ لِسَانَهُ حَتَّى قَالَ  
 اللَّهُ بِأَلَلِهِ ۖ اللَّهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْنُهُ وَلِسَانُهُ  
 مَلْهُوٌّ بِسَقْفٍ حَلِيقِهِ ۖ ثُمَّ مَاتَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 وَأَرْضَاهُ ۖ وَجَمَعَ بَيْنَنَا وَيَسْتَعِيذُ فِي مَقْعَدٍ مِنْهُ  
 عِنْدَ يَلِيكَ مُقَدِّمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ ۖ وَصَلُّوا عَلَى اللَّهِ عَلَى سَيِّدِ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَمُقَدِّمِ الشُّفَعَاءِ مُحَمَّدٍ  
 خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ۖ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝

اس کو صحیح ادا کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ اللہ اللہ اس کے بعد  
 آواز پست ہو گئی اور زبان مبارک تالو کو چپٹ گئی۔ اس کے بعد  
 انتقال فرمایا۔ فاما اللہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ راضی ہو اُنے  
 اور ان کو راضی رکھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان اجتماع فرما  
 پتے ٹھکانے میں قدرت والے پادشاہ کے پاس اور ہر قسم کی تعریف  
 اللہ ہی کو زیبا ہے جو پروردگار ہے سارے جہان کا، اور اللہ  
 کی رحمتیں نازل ہوں سردار انبیاء اور شفاعت کرنیوالی جماعت  
 کے سپہ سالار سیدنا محمد پر جو بہترین مخلوقات ہیں صلے اللہ علیہ  
 وعلى آله واصحابہ اجمعین ۝

عاشق الہی عفی عنہ مترجم